

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخاری شریف

مترجم ہاشمی اردو

بہارِ ہاشمی کے ساتھ حدیث شریف کی مستند ترین کتاب

تالیف

شیخ الحدیث علامہ محمد امجد علی عثمانی مدظلہ العالی

جلد دوم

الحاق الامیاتیات

لاہور: کراچی پاکستان



تصحیح، ترتیب نو اور نظر ثانی کے بعد جدید ایڈیشن



جملہ حقوق محفوظ



صحیح بخاری شریف کا یہ اردو
ترجمہ ایک قانونی معاہدے کے تحت
محمد سعید اینڈ سنز (قرآن محل) کراچی سے حاصل
کیا گیا ہے۔ یہ ایڈیشن حواشی، ذیرائع اور کمپوزنگ وغیرہ
کے بے شمار اضافوں کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے اور اس موجودہ
صورت میں ادارہ اسلامیات (لاہور، کراچی) اسکے واحد قانونی مالک و مختاریں۔

اشاعت اول

جمادی الثانی ۱۴۲۲ھ - اگست ۲۰۰۳ء

اشاعت دوم

رجب ۱۴۲۶ھ - اگست ۲۰۰۵ء

ادارۃ اسلامیات پبلشرز، بک سیلرز، کمپیوٹرز اینڈ پرنٹرز

۱۳- دینا تھمہ میٹین، مال روڈ، لاہور فون ۲۷۲۳۳۳۳۳-۲۷۲۳۳۳۳۳ فیکس ۲۷۲۳۳۳۳۳-۲۷۲۳۳۳۳۳

۱۹۰- اتارکلی، لاہور۔ پاکستان..... فون ۲۷۲۳۳۳۹۹۱-۲۷۲۳۳۳۵۵

مومن روڈ، چمک اردو بازار، کراچی۔ پاکستان..... فون ۲۷۲۳۳۳۰۱

ویب سائٹ: www.idaracislamiat.com

لٹے کے پتے

ادارۃ المعارف، جامعہ دارالعلوم، کورنگی، کراچی نمبر ۱۳

مکتبہ معارف القرآن، جامعہ دارالعلوم، کورنگی، کراچی نمبر ۱۳

مکتبہ دارالعلوم، جامعہ دارالعلوم، کورنگی، کراچی نمبر ۱۳

ادارۃ القرآن و العلوم الاسلامیہ، اردو بازار، کراچی

دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی نمبر ۱

بیت القرآن، اردو بازار، کراچی نمبر ۱

بیت العلوم، تاج روڈ، لاہور

بخاری شریف

جدید حواشی کے ساتھ حدیث شریف کی مستند ترین کتاب

بُخَارِی شَرِیف

جلد دوم

تَسْلِیْفُ

المؤید فی الشیخ ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ حواشی
حضرت مولانا محمد علی رحمہ اللہ علیہ
حضرت مولانا ابوالفتح رحمہ اللہ علیہ
مولانا محمد حسین
مولانا قاری
مولانا محمد علی

ترجمہ و فائدہ: حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب فاضل تخصص فی الافاق جامعہ دار العلوم کراچی

احادیث لامیات
لاہور - کراچی
پاکستان

بخاری شریف اردو (کامل)

قارئین کی سہولت کے پیش نظر بخاری شریف کی تینوں جلدوں میں موجود ابواب کی تفصیل یہاں دی جا رہی ہے تاکہ ایک نظر میں مندرجات کا اندازہ ہو سکے اور موضوع اور حدیث مبارکہ تلاش کرنے میں آسانی ہو۔ (ناشرین)

جلداول

- ۱- کتاب الوجی
- ۲- کتاب الایمان
- ۳- کتاب العلم
- ۴- کتاب الوضو
- ۵- کتاب الغسل
- ۶- کتاب الحيض
- ۷- کتاب التیمم
- ۸- کتاب مواقیت الصلوٰۃ
- ۹- کتاب الجمعہ
- ۱۰- کتاب العیدین
- ۱۱- کتاب الوتر
- ۱۲- کتاب الجنائز
- ۱۳- کتاب الزکوٰۃ
- ۱۴- کتاب المناسک
- ۱۵- کتاب الصوم
- ۱۶- کتاب البیوع
- ۱۷- کتاب السلم
- ۱۸- کتاب الشفعہ
- ۱۹- کتاب الوکالۃ
- ۲۰- کتاب المساقاۃ
- ۲۱- کتاب الخصومات
- ۲۲- کتاب الملقط

- ۲۳- کتاب الرهن
- ۲۴- کتاب العتق
- ۲۵- کتاب المکاتب
- ۲۶- کتاب الہبۃ
- ۲۷- کتاب الشہادت
- ۲۸- کتاب الصلح
- ۲۹- کتاب الشروط

جلد دوم

- ۱- کتاب الشروط
- ۲- کتاب الوصایا
- ۳- کتاب الجہاد والسير
- ۴- کتاب بدء الخلق
- ۵- کتاب الانبیاء
- ۶- کتاب المغازی
- ۷- کتاب التفسیر

جلد سوم

- ۱- کتاب التفسیر
- ۲- کتاب الطلاق
- ۳- کتاب النفقات
- ۴- کتاب الاطعمہ
- ۵- کتاب العقیقہ

- ۶- کتاب الذبائح
- ۷- کتاب الاضاحی
- ۸- کتاب الاشریہ
- ۹- کتاب المرضی
- ۱۰- کتاب الطب
- ۱۱- کتاب اللباس
- ۱۲- کتاب الآداب
- ۱۳- کتاب الاستیذان
- ۱۴- کتاب الدعوات
- ۱۵- کتاب القدر
- ۱۶- کتاب الفرائض
- ۱۷- کتاب الحدود
- ۱۸- کتاب الدیات
- ۱۹- کتاب استتابۃ المرتدین
- ۲۰- کتاب الاکراہ
- ۲۱- کتاب الحیل
- ۲۲- کتاب التعبیر
- ۲۳- کتاب الفتن
- ۲۴- کتاب الاحکام
- ۲۵- کتاب التمنی
- ۲۶- کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة
- ۲۷- کتاب التوحید

فہرست ابواب صحیح بخاری شریف مترجم اردو جلد دوم

صفحہ	عنوان	باب	پارہ	صفحہ	عنوان	باب	پارہ
۴۹	آیت مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ ذَيْنَ کا مطلب۔	۱۷	"	گیارہواں پارہ			
۵۱	اپنے رشتہ داروں کے لئے وقف اور وصیت کے جواز کا بیان۔	۱۸	۱۱	۲۹	لوگوں سے زبانی شرطیں طے کرنے کا بیان۔	۱	۱۱
۵۲	عورتوں اور بچوں کے عزیزوں میں داخل ہونے کا بیان۔	۱۹	"	"	آزاد کردہ غلام کی میراث کی شرط مقرر کرنے کا بیان۔	۲	"
۵۳	کیا واقف اپنے واقف سے منتفع ہو سکتا ہے؟	۲۰	"	۳۰	مزارعت میں شرط لگانے کا بیان الخ۔	۳	"
"	مال موقوفہ کو غیر کے قبضہ میں دینے کا بیان۔ (اس ترجمہ الباب کے تحت کوئی حدیث نہیں)	۲۱	"	۳۱	کافروں کے ساتھ جہاد و مصالحت کی شرطیں لکھنے کا بیان۔	۴	"
۵۴	انسان کا اپنا گھر اللہ کے لئے صدقہ کے لئے الفاظ کی ادائیگی کا بیان۔ (اس ترجمہ الباب کے تحت کوئی حدیث نہیں)	۲۲	"	۴۱	قرض میں شرط لگانے کا بیان۔	۵	"
"	کسی شخص کا اپنی ماں کی طرف سے اپنے باغ یا زمین کو صدقہ دینے کا بیان۔	۲۳	"	"	مکاتب اور ناجائز شرطوں کا بیان۔	۶	"
"	کسی شخص کا صدقہ و خیرات کے لئے اپنا مال اپنا کوئی غلام یا کوئی جانور وقف کرنے کا بیان۔	۲۴	"	۴۲	لوگوں کے درمیان متعارف شرطوں، اقرار میں استثناء اور شرط لگانے کے جواز کا بیان۔	۷	"
۵۵	کسی شخص کا اپنے وکیل کو صدقہ دینے کا بیان۔	۲۵	"	۴۳	وقف میں شرطیں لگانے کا بیان۔	۸	"
۵۶	اس فرمان الہی کا بیان کہ جب تقسیم مال کے وقت رشتہ دار اور یتیم و مسکین آجائیں تو ان کو بھی اس میں سے کچھ دو۔	۲۶	"	کتاب الوصایا			
"	میت کی نذر کے پورا کرنے اور اچانک مرنے والے کی طرف سے خیرات کرنے کے استحباب کا بیان۔	۲۷	"	۴۳	وصیتوں کا بیان۔	۹	"
۵۷	وقف اور صدقے میں گواہ مقرر کرنے کا بیان۔	۲۸	"	۴۵	محتاج و نادار چھوڑنے سے زیادہ اچھا یہ ہے کہ وارثوں کو مالدار چھوڑا جائے۔	۱۰	"
"	اللہ تعالیٰ کا قول کہ قییموں کو ان کے مال دے دو۔	۲۹	"	"	تہائی مال کی وصیت کا بیان۔	۱۱	"
				۴۶	وصیت کرنے والے کا وصی سے یہ کہنے کا بیان کہ تم میری اولاد کی نگہداشت کرو۔	۱۲	"
				۴۷	مریض اپنے سر سے کوئی واضح اشارہ کرے تو اس کا اعتبار کیا جائے گا۔	۱۳	"
				"	وارث کے حق میں وصیت درست نہیں۔	۱۴	"
				"	موت کے وقت خیرات کرنے کا بیان۔	۱۵	"
				۴۸	وصیت کے اجزاء اور ادائے قرض کے بعد حصے تقسیم ہوں۔	۱۶	"

صفحہ	عنوان	باب	پارہ	صفحہ	عنوان	باب	پارہ
۶۵	اللہ تعالیٰ کا قول کہ اے ایمان والو جب تم میں سے کوئی مرنے لگے تو وصیت کے وقت تم میں سے یا تمہارے عزیزوں میں سے دو عادل گواہ ہوں اٹھ۔	۴۴	۱۱	۵۸	اللہ تعالیٰ کا قول کہ یتیموں کی جوانی کا جب تم کو یقین ہو جائے اور ان میں تم صلاحیت بھی دیکھ لو تو ان کا مال ان کو لوٹا دو۔ (اس ترجمہ الباب میں کوئی حدیث نہیں)	۳۰	۱۱
۶۶	ورشہ کی غیر حاضری میں وصی کا میت کے قرضوں کو ادا کرنے کا بیان۔	۴۵	"	۵۹	اس امر کا بیان کہ یتیم کے مال میں وصی کے لئے محنت کرنا اور اس سے اپنی محنت کے مطابق کھانا جائز ہے۔	۳۱	"
کتاب الجہاد والسیر				"	اللہ تعالیٰ کا قول کہ جو لوگ یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں، اٹھ۔	۳۲	"
				۶۰	اللہ تعالیٰ کا قول کہ لوگ آپ سے یتیموں کے متعلق پوچھتے ہیں اٹھ۔	۳۳	"
۶۷	جہاد کی فضیلت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کا بیان۔	۴۶	"	"	یتیم سے سفر و حضر میں کام لینے کا بیان۔	۳۴	"
۶۹	سب سے افضل وہ مومن ہے جو اللہ کی راہ میں اپنی جان و مال کے ذریعے جہاد کرے	۴۷	"	۶۱	بغیر حدود بتائے زمین وقف کرنے اور اسی طرح کا صدقہ بھی جائز ہے، اس کا بیان۔	۳۵	"
۷۰	مردوں اور عورتوں کو جہاد اور شہادت کی دعا مانگنے کا بیان۔	۴۸	"	۶۲	ایک مشترک جماعت کا زمین صدقہ کر دینے کے بیان میں۔	۳۶	"
۷۱	اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والوں کے درجوں کا بیان۔	۴۹	"	"	وقف کے کاغذات لکھے جانے کا بیان۔	۳۷	"
"	صبح اور شام اللہ کی راہ میں چلنے کا بیان۔	۵۰	"	"	فقیر غنی اور مہمانوں کے لئے وقف کرنے کا بیان۔	۳۸	"
۷۲	بڑی آنکھوں والی حوروں کا بیان۔	۵۱	"	۶۳	مسجد کے لئے زمین وقف کرنے کا بیان	۳۹	"
۷۳	شہادت کی آرزو کرنے کا بیان۔	۵۲	"	"	جانور، گھوڑے، اسباب اور چاندی، سونا وقف کرنے کا بیان۔	۴۰	"
۷۴	اس شخص کی فضیلت کا بیان جو اللہ کے راستہ میں سواری سے گر کر مر جائے۔	۵۳	"	۶۴	گمراہ کا وقف سے اپنے لئے ضروری خرچ لینے کا بیان۔	۴۱	"
"	خدا کی راہ میں کسی عضو کو صدمہ پہنچنے کا بیان۔	۵۴	"	"	زمین یا کنواں وقف کر نیوالا اپنے لئے شرط لگائے کہ دوسرے مسلمانوں کی طرح وہ بھی اپنا ذول کنوئیں میں ڈالے گا، اٹھ۔	۴۲	"
۷۵	اللہ کی راہ میں زخمی ہونے کا بیان۔	۵۵	"	۶۵	وقف کر نیوالے کا کہنا کہ اس کی قیمت اللہ ہی سے مطلوب ہے تو ایسے وقف کا بیان۔	۴۳	"
۷۶	اللہ تعالیٰ کا قول اے نبی آپ کہہ دیجئے کہ تم ہمارے لئے دو اچھی چیزوں میں سے ایک کا انتظار کرتے ہو۔	۵۶	"				
"	اللہ تعالیٰ کا قول کہ مسلمانوں میں بعض وہ مرد ہیں جنہوں نے اللہ سے کئے ہوئے وعدہ کو سچ کر دکھایا۔	۵۷	"				
۷۸	جہاد سے پہلے عمل صالح کے موجود ہونے کا بیان۔	۵۸	"				

صفحہ	عنوان	باب	پارہ	صفحہ	عنوان	باب	پارہ
۸۸	خندق کھودنے کا بیان۔	۷۹	۱۱	۷۸	نامعلوم تیر لگنے سے مرجانوالے کا بیان۔	۵۹	۱۱
۸۹	اس شخص کا بیان جس کو کوئی عذر جہاد سے مانع ہو۔	۸۰	"	"	اللہ کا بول بالا کرنے والے مجاہد کا بیان۔	۶۰	"
"	اللہ کی راہ میں روزہ رکھنے کی فضیلت	۸۱	"	۷۹	اس شخص کے بیان میں جس کے دونوں پاؤں راہ خدا میں غبار آلود ہو جائیں۔	۶۱	"
۹۰	اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی برتری کا بیان۔	۸۲	"	"	اللہ کی راہ میں گرد کو سر سے پونچھ ڈالنے کا بیان۔	۶۲	"
۹۱	غازی کو سامان مہیا کرنے یا اس کی عدم موجودگی میں اس کے گھر کی اچھی طرح خبر گیری کرنے کی فضیلت کا بیان۔	۸۳	"	۸۰	جنگ میں گرد آلود ہو جانے کے بعد نہانے کا بیان۔	۶۳	"
"	جنگ کے وقت خوشبو لگانے کا بیان۔	۸۴	"	"	اللہ تعالیٰ کا قول کہ ان لوگوں کو جو راہ خدا میں قتل کئے گئے مردہ نہ کہو بلکہ زندہ ہیں۔	۶۴	"
۹۲	دشمن کے حال کی خبر لانے والی جاسوسی ٹکڑیوں کی فضیلت کا بیان۔	۸۵	"	۸۱	شہید پر فرشتوں کے سایہ کرنے کا بیان۔	۶۵	"
"	کسی ایک شخص کو جاسوسی کے لئے روانہ کرنے کا بیان۔	۸۶	"	"	شہید کا دنیا میں دوبارہ جانے کی تمنا کرنے کا بیان۔	۶۶	"
"	دو آدمیوں کا ایک ساتھ سفر کرنے کا بیان۔	۸۷	"	۸۲	تلوار کی چمک کے نیچے جنت کے وجود کا بیان۔	۶۷	"
"	گھوڑے کی پیشانیوں میں قیامت تک برکت قائم رہنے کا بیان۔	۸۸	"	"	جہاد کیلئے اولاد کی آرزو کرنے کا بیان۔	۶۸	"
۹۳	ہر امام کے ساتھ خواہ نیک ہو یا بدکار، جہاد کا سلسلہ قیامت تک لازماً جاری رہنے کا بیان	۸۹	"	۸۳	لڑائی میں بہادری اور بزدلی دکھانے والے کا بیان۔	۶۹	"
"	اللہ کی راہ میں مجاہد کے گھوڑا رکھنے والے کی فضیلت کا بیان۔	۹۰	"	"	بزدلی سے پناہ مانگنے کا بیان۔	۷۰	"
۹۴	گھوڑے اور گدھے کے نام رکھنے کا بیان۔	۹۱	"	۸۴	جنگی کارنامے اعلان کرنے والوں کا بیان۔	۷۱	"
۹۵	گھوڑے کی نحوست کا بیان۔	۹۲	"	"	جہاد کے لئے نکلنا واجب ہے اور جہاد میں نیک نیت ہونا لازمی ہے۔	۷۲	"
"	گھوڑا تین قسم کے لوگوں کے پاس ہوتا ہے۔	۹۳	"	۸۵	کافر کا مسلمان کو قتل کر کے خود مسلمان ہو جانے کا بیان۔	۷۳	"
۹۶	دوسرے کے جانور کو جہاد میں مارنے والے کا بیان۔	۹۴	"	۸۶	روزہ پر جہاد کو ترجیح دینے والوں کا بیان۔	۷۴	"
۹۷	شریر جانور اور گھوڑے پر سواری کرنے کا بیان۔	۹۵	"	"	قتل کے سوا شہادت کی باقی سات سورتوں کا بیان۔	۷۵	"
"	غنیمت سے حصہ ملنے کا بیان۔	۹۶	"	"	اللہ تعالیٰ کا قول کہ مسلمانوں میں جو لوگ معذور نہیں ہیں اور جہاد سے پیٹھ پر ہیں الخ	۷۶	"
"	میدان جنگ سے دوسرے کے جانور کو ہنکالے جانے کا بیان۔	۹۷	"	۸۷	جنگ کے وقت مبر کرنے کا بیان۔	۷۷	"
۹۸	جانور کے رکاب اور تسمہ کا بیان۔	۹۸	"	۸۸	جہاد کی ترغیب کا بیان۔	۷۸	"

صفحہ	عنوان	باب	پارہ	صفحہ	عنوان	باب	پارہ
۱۰۹	یہ نہ کہا جائے کہ فلاں شخص شہید ہے۔	۱۲۱	۱۱	۹۸	نگلی پیٹھ گھوڑے پر سواری کرنے کا بیان۔	۹۹	۱۱
۱۱۰	تیر اندازی کا شوق دلانے کا بیان۔	۱۲۲	"	"	ست رفتار گھوڑے کا بیان۔	۱۰۰	"
۱۱۱	ہتھیاروں سے کھیلنے کا بیان۔	۱۲۳	"	۹۹	گھوڑ دوڑ کرانے کا بیان۔	۱۰۱	"
"	ساتھی کی ڈھال سے کام لینے کا بیان۔	۱۲۴	"	"	دوڑ کے لئے گھوڑوں کو سکھانے کا بیان۔	۱۰۲	"
۱۱۲	ڈھال وغیرہ سے کھیلنے کا بیان۔	۱۲۵	"	"	گھوڑوں کی گھوڑ دوڑ کی حد مقرر کرنے کا بیان۔	۱۰۳	"
۱۱۳	تلوار گلے میں حائل کرنے کا بیان۔	۱۲۶	"	۱۰۰	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا بیان۔	۱۰۴	"
"	تلوار پر سونے چاندی کا کام کرانے کا بیان۔	۱۲۷	"	"	رسول اللہ ﷺ کے سفید خچر کا بیان۔	۱۰۵	"
۱۱۴	سفر میں قیلوہ کرتے وقت تلوار کو درخت سے حائل کر دینے کا بیان۔	۱۲۸	"	۱۰۱	عورتوں کے جہاد کا بیان۔	۱۰۶	"
"	خود پہننے کا بیان۔	۱۲۹	"	"	دریا میں سوار ہو کر عورتوں کے جہاد کرنا کا بیان۔	۱۰۷	"
۱۱۵	مرتے وقت ہتھیار توڑ دینے کا بیان۔	۱۳۰	"	۱۰۲	بعض بیویوں کو چھوڑ کر بعض کو اپنے ساتھ جہاد میں لے جانے کا بیان۔	۱۰۸	"
"	قیلوہ کرتے وقت امام کے پاس سے الگ ہو جانے اور درخت کے نیچے لیٹنے کا بیان۔	۱۳۱	"	"	عورتوں کا مردوں کے ساتھ مل کر لڑنے کا بیان۔	۱۰۹	"
"	نیزہ کے متعلق بیان۔	۱۳۲	"	۱۰۳	جہاد میں عورتوں کا مردوں کے پاس مشکیں بھر بھر کے لے جانے کا بیان۔	۱۱۰	"
۱۱۶	سرور عالم ﷺ کی زرہ اور قمیص کا بیان۔	۱۳۳	"	"	میدان جہاد میں عورتوں کا زخمیوں کی مرہم پٹی کرنے کا بیان۔	۱۱۱	"
۱۱۷	سفر اور جنگ میں جبہ پہننے کا بیان۔	۱۳۴	"	"	میدان جنگ میں عورتوں کا زخمیوں اور مقتولوں کو اٹھالے جانے کا بیان۔	۱۱۲	"
۱۱۸	ریشمی کپڑا پہننے کا بیان۔	۱۳۵	"	"	بدن سے تیر نکالنے کا بیان۔	۱۱۳	"
۱۱۹	کوئی چیز چھری سے کاٹ کر کھانے کا بیان۔	۱۳۶	"	۱۰۴	میدان میں نگرانی کرنے کا بیان۔	۱۱۴	"
"	جنگ روم کا بیان۔	۱۳۷	"	"	میدان جہاد میں خدمت کی فضیلت کا بیان۔	۱۱۵	"
"	یہودیوں سے جنگ کرنے کا بیان۔	۱۳۸	"	۱۰۵	سفر میں اپنے ساتھی کا اٹھانے کی برتری کا بیان۔	۱۱۶	"
۱۲۰	ترکوں سے جنگ کا بیان۔	۱۳۹	"	۱۰۶	اللہ کی راہ میں ایک دن نگرانی کرنے کی فضیلت۔	۱۱۷	"
"	ہالوں کے جوتے پہننے والوں سے جنگ کا بیان۔	۱۴۰	"	"	بچے کو میدان جنگ میں خدمت کے لئے لے جانے کا بیان۔	۱۱۸	"
۱۲۱	شکست کے بعد امام کا سواری سے اتر کر باقیماندہ ساتھیوں کی صف بندی کر کے اللہ سے مدد مانگنے کا بیان۔	۱۴۱	"	۱۰۷	دریا میں سواری کرنے کا بیان۔	۱۱۹	"
"	مشرکوں کے لئے شکست اور زلزلہ کی بددعا کرنے کا بیان۔	۱۴۲	"	۱۰۸	جنگ میں کمزوروں اور نیکیوں کے ذریعے مدد چاہنے کا بیان۔	۱۲۰	"
۱۲۳	مسلمانوں کا اہل کتاب کو ہدایت کرنے اور ان کو کتاب اللہ کی تعلیم دینے کا بیان۔	۱۴۳	"	"			

صفحہ	عنوان	باب	پارہ	صفحہ	عنوان	باب	پارہ
۱۳۸	خوف کی حالت میں تیز روی کرنے اور گھوڑے کو ایڑ لگانے کا بیان۔	۱۶۱	۱۲	۱۳۳	تالیف قلوب کے طور پر مشرکین کے لئے راہ ہدایت کی دعا کرنے کا بیان۔	۱۴۴	۱۱
"	راہ خدا میں اجرت دینے اور سواریاں مہیا کرنے کا بیان۔	۱۶۲	"	"	یہود و نصاریٰ کو اسلام کی دعوت دینے کا بیان	۱۴۵	"
۱۳۹	رسول اللہ ﷺ کے پرچم کے بیان میں۔	۱۶۳	"	۱۳۴	سرور عالم ﷺ کا کافروں کو اسلام اور نبوت کی طرف بلانے کا بیان۔	۱۴۶	"
۱۴۰	مزدور کا بیان۔	۱۶۴	"	۱۳۵	ایک خاص مقام کا ارادہ کرنے اور توریہ کے طور پر کسی اور طرف جہاد کے اظہار کا بیان۔	۱۴۷	"
۱۴۱	سرکارِ دو عالم ﷺ کا فرمان کہ ایک ماہ کی مسافت تک کے رعب و دبدبہ کے ذریعے مجھے مدد دی گئی۔	۱۶۵	"	۱۳۶	ظہر کی نماز پڑھ کر سفر کرنے کا بیان۔	۱۴۸	"
۱۴۲	جہاد میں زاد راہ لے جانے کا بیان۔	۱۶۶	"	۱۳۷	اخیر مہینے میں نکلنے کا بیان۔	۱۴۹	"
۱۴۳	اپنے کندھوں پر زادہ راہ لاد کر لے جانے کا بیان۔	۱۶۷	"	بارہواں پارہ			
"	خاتون کا ایک بھائی کے پیچھے ایک ہی سواری پر بیٹھنے کا بیان۔	۱۶۸	"				
۱۴۴	حج اور جہاد میں ایک سواری پر دو آدمیوں کے بیٹھنے کا بیان۔	۱۶۹	"	۱۳۲	ماہ رمضان میں سفر کرنے کا بیان۔	۱۵۰	۱۲
"	گدھے پر پیچھے بٹھانے کا بیان۔	۱۷۰	"	"	سفر کے وقت دوستوں اور رشتہ داروں کو رخصت کرنے کا بیان۔	۱۵۱	"
۱۴۵	کسی شخص کا رکاب یا اسی طرح کی کوئی چیز تھامنے کا بیان۔	۱۷۱	"	"	احکام امام کی تعمیل اور فرمانبرداری کا بیان۔	۱۵۲	"
"	دشمن کے ملک میں قرآن کریم ساتھ لے کر سفر کرنے کا بیان۔	۱۷۲	"	۱۳۳	امام کی طرف سے جنگ کرنے اور اس کے ذریعے پناہ مانگنے کا بیان۔	۱۵۳	"
۱۴۶	جنگ کے دوران میں اللہ اکبر کہنے کا بیان۔	۱۷۳	"	"	میدانِ جنگ سے فرار نہ ہونے کی بیعت کا بیان۔	۱۵۴	"
"	بہ آواز بلند تکبیر کہنے کی کراہت کا بیان۔	۱۷۴	"	۱۳۵	امام کا لوگوں پر حسب استطاعت احکام واجب کرنے کا بیان۔	۱۵۵	"
۱۴۷	نقیب میں اُترتے وقت سبحان اللہ کہنے کا بیان۔	۱۷۵	"	"	رسول اللہ ﷺ جب دن میں اول وقت نہ لڑتے تو سورج ڈھلنے تک لڑائی کو مؤخر کر دیتے۔	۱۵۶	"
"	بلندی پر چڑھتے وقت اللہ اکبر کہنے کا بیان۔	۱۷۶	"	۱۳۶	امام سے اجازت طلب کرنے کا بیان۔	۱۵۷	"
"	مسافر کی اتنی ہی عبادتیں لکھی جاتی ہیں جتنی کہ وہ بحالت سکونت کیا کرتا تھا۔	۱۷۷	"	۱۳۷	نئے دولہا کے لئے جہاد میں جانے کا بیان (اس ترجمہ الباب کے تحت کوئی حدیث نہیں)	۱۵۸	"
۱۴۸	تن تھاپنے کا بیان۔	۱۷۸	"	"	شب زفاف کے بعد جہاد میں جاننا کا بیان۔	۱۵۹	"
"	چلنے میں تیز رفتاری کا بیان۔	۱۷۹	"	"	(اس ترجمہ الباب کے تحت کوئی حدیث نہیں)		
				"	خوف کی حالت میں امام کی تیز روی کا بیان	۱۶۰	"

صفحہ	عنوان	باب	پارہ	صفحہ	عنوان	باب	پارہ
۱۵۷	سوئے ہوئے مشرک کو قتل کر دینے کا بیان۔	۱۹۸	۱۲	۱۳۹	اپنا گھوڑا سواری کے لئے دے کر پھر اسے بکنا	۱۸۰	۱۲
۱۵۸	دشمن سے مقابلہ نہ کرنے کی خواہش کا بیان	۱۹۹	"		ہوا دیکھنے کا بیان۔		
۱۵۹	جنگ میں فریب دہی کا بیان۔	۲۰۰	"	۱۵۰	والدین کی اجازت سے میدانِ جہاد میں جانے	۱۸۱	"
۱۶۰	جنگ میں جھوٹ بولنے کا بیان۔	۲۰۱	"		کا بیان۔		
"	حربی کافروں کو پوشیدہ طور پر قتل کر دینے کا بیان	۲۰۲	"	"	اؤٹ کی گردن میں گھنٹی وغیرہ باندھنے کا بیان۔	۱۸۲	"
۱۶۱	دشمن کے شرفساد سے بچاؤ کیلئے حیلہ گیری کا بیان	۲۰۳	"	۱۵۱	جس کا نام ایک مرتبہ فوج میں لکھ لیا جائے اور	۱۸۳	"
"	جنگ میں رجز خوانی اور خندق کھودتے وقت	۲۰۴	"		اس کی بیوی حج کے لئے روانہ ہو یا اس کو خود		
	آواز بلند کرنے کا بیان۔				کوئی عذر ہو تو ایسے شخص کو کیا میدانِ جہاد میں		
۱۶۲	گھوڑے کی اچھی سواری نہ کر سکنے کا بیان۔	۲۰۵	"		جانے کی اجازت دی جائے؟		
"	جلائے ہوئے ٹاٹ سے زخم کے مندل کرنے	۲۰۶	"	"	جاسوس کا بیان۔	۱۸۴	"
	اور عورت کا اپنے باپ کے چہرے سے خون			۱۵۲	قیدیوں کو لباس پہنانے کا بیان۔	۱۸۵	"
	دھونے اور ڈھال میں پانی بھر کر لانے کا بیان۔			"	جس کے ہاتھ پر کوئی مسلمان ہوا ہو اس کی	۱۸۶	"
"	میدانِ جنگ میں افراتفری چمانے، آپس میں	۲۰۷	"		فضیلت کا بیان۔		
	قتل و فساد ڈالنے کی کراہیت کا بیان۔			۱۵۳	قیدیوں کو زنجیر میں کسنے کا بیان۔	۱۸۷	"
۱۶۳	جب رات کے وقت کچھ خوف ہو جائے۔	۲۰۸	"	"	اہل کتاب میں سے اسلام لانے والوں کی	۱۸۸	"
"	دشمن کو دیکھنے کے بعد خوب چلا کر تمام لوگوں کی	۲۰۹	"		فضیلت کا بیان۔		
	اطلاع کیلئے فریاد کو پہنچو کہنے کا بیان			۱۵۴	دارالحرب والوں پر شیخون مارنے میں بچوں اور	۱۸۹	"
۱۶۵	جس نے کہا اس کو پکڑ لو، اور میں فلاں کا لڑکا ہوں	۲۱۰	"		سوئی ہوئی عورتوں کے قتل ہو جانے کا بیان۔		
۱۶۶	کسی آدمی کے حکم پر دشمن کے اتر آنے کا بیان	۲۱۱	"	"	جنگ میں بچوں کے قتل کر دینے کا بیان۔	۱۹۰	"
"	جنگی قیدی کے قتل اور ایک جگہ کھڑا کر کے قتل	۲۱۲	"	۱۵۵	جنگ میں عورتوں کو مار ڈالنے کا بیان۔	۱۹۱	"
	کرنے کا بیان۔			"	عذاب الہی کی سزا نہ دینے کا بیان۔	۱۹۲	"
"	کیا آدمی اپنے آپ کو گرفتار کرادے الخ	۲۱۳	"	"	اللہ تعالیٰ کا قول کہ قید کے بعد یا تو احسان کرنا	۱۹۳	"
۱۶۹	جنگی قیدی کی رہائی کا بیان۔	۲۱۴	"		چاہئے یا فدیہ لینا چاہئے الخ		
"	مشرکوں کے فدیہ کی ادائیگی کا بیان۔	۲۱۵	"	۱۵۶	مسلمان قیدی کا ان لوگوں کو جنہوں نے اسے قید	۱۹۴	"
۱۷۰	حربی کافر کا امان طلب کئے بغیر دارالاسلام میں	۲۱۶	"		کیا ہے ان کو قتل کرنا اور دھوکہ دینا الخ		
	داخل ہونے کا بیان۔				(اس ترجمہ الباب میں کوئی حدیث نہیں)		
"	ذمیوں کی جانب سے جنگ کرنے اور غلام نہ	۲۱۷	"	"	کسی مشرک کا مسلمان کو سوختہ کر دینے کے	۱۹۵	"
	بنائے جانے کا بیان۔				بدلے میں اس مشرک کو جلا دینے کا بیان۔		
۱۷۱	قاصد کو انعام دینے کا بیان۔	۲۱۸	"	"	(اس باب میں کوئی عنوان نہیں ہے)	۱۹۶	"
	(اس ترجمہ الباب میں کوئی حدیث نہیں ہے)			۱۵۷	گھروں اور باغوں کے سوختہ کر دینے کا بیان	۱۹۷	"

صفحہ	عنوان	باب	پارہ	صفحہ	عنوان	باب	پارہ
۱۸۳	ذمی عورتوں اور نافرمان مسلمان عورتوں کے ہال دیکھنے اور ان کے نکاح کرنے کی ضرورت پر مجبور ہو جانے والے شخص کا بیان۔	۲۳۸	۱۲	۱۷۱	ذمیوں اور ان کے معاملات میں سفارش کرنے کا بیان۔	۲۱۹	۱۲
۱۸۴	غازیوں کے استقبال کرنے کے حکم کا بیان	۲۳۹	"	"	قاصدوں کے آگے اپنی آرائش کا بیان۔	۲۲۰	"
"	جہاد سے لوٹ کر کیا کہے؟	۲۴۰	"	۱۷۲	بچوں کو اسلامی اصول بتانے کی ترکیبوں کا بیان	۲۲۱	"
۱۸۵	سفر سے لوٹ کر نماز پڑھنے کا بیان۔	۲۴۱	"	۱۷۳	ارشاد گرامی رسالت مآب ﷺ کہ یہودیوں تم اسلام لاؤ، تاکہ تمہاری حفاظت ہو۔	۲۲۲	"
۱۸۶	مسافر کو آتے وقت کھانا کھلانے کا بیان الخ	۲۴۲	"	"	(اس عنوان کے تحت کوئی حدیث نہیں)	"	"
۱۸۷	مالی غنیمت کے پانچویں حصہ کی فریضت کا بیان۔	۲۴۳	"	"	دار الحرب میں مسلمان ہونے والے اگر سرمایہ دار اور زمیندار ہوں تو وہ پورا سرمایہ انہیں کا ہے	۲۲۳	"
۱۹۲	خمس کی ادائیگی خیر و مذہب ہے۔	۲۴۴	"	"	امام کا لوگوں کی اسم نویسی کرنے کا بیان۔	۲۲۴	"
۱۹۳	رسالت مآب ﷺ کی رحلت کے بعد ازواج مطہرات کے نفقہ کا بیان۔	۲۴۵	"	۱۷۵	اللہ تعالیٰ کا فاسق، فاجر آدمی کے ذریعے اسلامی امداد کا بیان۔	۲۲۵	"
"	ازواج مطہرات کے مکان اور ان مکانوں کا انہی کی طرف منسوب کرنے کا بیان۔	۲۴۶	"	"	میدان جنگ میں دشمن کے ڈر سے امیر بنائے بغیر اپنے آپ سالار بن جانے کا بیان۔	۲۲۶	"
۱۹۶	رسالت مآب ﷺ کی زرہ، عصا، انگوٹھی وغیرہ کا بیان۔	۲۴۷	"	۱۷۷	فوجی امداد کا بیان۔	۲۲۷	"
۱۹۸	رسول اللہ ﷺ اور مسکینوں کی ضرورتوں کو پورا کرنے کیلئے ادائے خمس کی دلیلوں کا بیان الخ	۲۴۸	"	"	دشمن پر فتح مندی کے بعد ان کے میدان جنگ میں تین دن تک ٹھہرے رہنا۔	۲۲۸	"
۱۹۹	اللہ تعالیٰ کا حکم کہ مال غنیمت کا پانچواں حصہ اللہ اور رسول اللہ ﷺ کیلئے ہے، الخ۔	۲۴۹	"	"	دوران جہاد و سفر میں مال غنیمت تقسیم کر لینے کا بیان۔	۲۲۹	"
۲۰۰	رسالت مآب ﷺ کا فرمان کہ مالی غنیمت تمہارے لئے حلال کر دیا گیا الخ	۲۵۰	"	۱۷۸	مسلمان کا مال جب مشرک لوٹ کر لے جائیں پھر یہ مال مسلمان پا جائیں الخ	۲۳۰	"
۲۰۲	جنگ میں شرکت کرنے والے کے لئے مالی غنیمت کا بیان۔	۲۵۱	"	۱۷۹	فارسی یا کسی غیر عربی زبان میں گفتگو کرنے کا بیان الخ۔	۲۳۱	"
۲۰۳	مال غنیمت کی خاطر جنگ کرنے والے کے لئے ثواب میں کمی کا بیان۔	۲۵۲	"	۱۸۰	مال غنیمت میں خیانت کرنے کا بیان الخ	۲۳۲	"
"	امام کے پاس جو کچھ مالی غنیمت آئے اس کو بانٹنے اور غیر حاضر لوگوں کے لئے اٹھا رکھنے کا بیان۔	۲۵۳	"	"	مال غنیمت میں سے تھوڑا سا لینے کا بیان، الخ	۲۳۳	"
۲۰۴	بنو قریظہ اور بنو نضیر کے مال کو رسول اللہ ﷺ کا تقسیم کرنا۔	۲۵۴	"	۱۸۱	مال غنیمت کے اونٹوں اور بکریوں کے ذبح کی کراہت کا بیان۔	۲۳۴	"
				"	فتوحات کی بشارت دینے کا بیان۔	۲۳۵	"
				۱۸۲	خوشخبری دینے والے کو انعام دیئے جانے کا بیان	۲۳۶	"
				"	فتح مکہ کے بعد ہجرت باقی نہ رہنے کا بیان	۲۳۷	"

صفحہ	عنوان	باب	پارہ	صفحہ	عنوان	باب	پارہ
۲۲۷	بیوفائی اور عہد شکنی کرنے والے کیلئے امام کی بددعا کا بیان۔	۲۷۰	۱۲	۲۰۴	رسالت مآب ﷺ اور صحابہ کے ہم رکاب رہ کر جہاد کرنے والے کے مال میں بحالت زیت و مرگ برکت ہونے کا بیان۔	۲۵۵	۱۲
۲۲۸	عورتوں کو کسی کو پناہ اور امان دینے کا بیان۔	۲۷۱	"	"	جب امام کسی کو کسی ضرورت کی بنا پر کہیں بھیجے تو اس کے حصہ رسدی کا بیان۔	۲۵۶	"
۲۲۹	مسلمانوں کی ذمہ داری اور پناہ دہی پر پناہ دہندہ کے ہر فرد کی عمل آوری میں یکسانیت کا بیان۔	۲۷۲	"	"	مسلمانوں کی ضرورت کے لئے خمس ثابت ہونے کی دلیل۔	۲۵۷	"
"	کافروں کا صبا نہ کہنے کا بیان۔	۲۷۳	"	"	خمس لئے بغیر رسالت مآب ﷺ کا قیدیوں پر احسان کرنے کا بیان۔	۲۵۸	"
۲۳۰	مشرکوں سے مال وغیرہ پر صلح اور قول و قرار کرنے کا بیان۔	۲۷۴	"	"	امام کو حق حاصل ہے کہ وہ خمس اپنے بعض عزیزوں کو دے۔	۲۵۹	"
"	ایضائے عہد کی برتری کا بیان۔	۲۷۵	"	"	جو شخص مقتول کافروں کے ساز و سامان میں خمس نہ لے۔	۲۶۰	"
۲۳۱	کوئی ذمی اگر جادو کرے تو اس کو معاف کیا جا سکتا ہے۔	۲۷۶	"	"	رسالت مآب ﷺ کا مولفۃ القلوب وغیرہ کو خمس وغیرہ سے دینے کا بیان۔	۲۶۱	"
"	بیوفائی کی ممانعت کا بیان۔	۲۷۷	"	۲۱۲	دار الحرب میں کھانے پینے کی چیزیں پائے جانے کا بیان۔	۲۶۲	"
۲۳۲	قول و قرار فتح کر دینے کا بیان۔	۲۷۸	"	"	ذمی کافروں سے جزیہ لینے اور قول و اقرار کرنے کا بیان۔	۲۶۳	"
"	معاہدہ کر کے غداری کرنے والے کے جرم کا بیان (اس ترجمہ الباب میں کوئی عنوان نہیں)	۲۷۹	"	۲۱۴	امام اگر بادشاہ مملکت سے کوئی عہد و پیمان کرے تو اس معاہدہ کی پابندی اس ملک کے تمام باشندوں پر ہونے کا بیان۔	۲۶۴	"
۲۳۳	تین دن یا وقت مقررہ تک کے لئے صلح کرنے کا بیان۔	۲۸۰	"	۲۱۹	سرکار رحمۃ للعالمین ﷺ کی امان میں آئے ہوئے لوگوں سے حسن سلوک کا بیان۔	۲۶۵	"
"	غیر معین وقت کیلئے وعدہ کرنے کا بیان۔ (اس ترجمہ الباب میں کوئی حدیث نہیں)	۲۸۱	"	"	رسالت مآب ﷺ کا بحرین میں جاگیریں دینا۔	۲۶۶	"
۲۳۴	مشرکوں کی لاشوں کو کنوئیں میں پھینکنے کی اجرت نہ لینے کا بیان۔	۲۸۲	"	۲۲۳	قول و قرار کئے ہوئے آدمی کو بغیر کسی جرم کے قتل کر دینے کے گناہ کا بیان۔	۲۶۷	"
"	نیک اور بدکار سے غداری کرنے والے پر گناہ کا بیان۔	۲۸۳	"	"	یہودیوں کو جزیرہ عرب سے باہر نکال دینے کا بیان	۲۶۸	"
<p>تیرہواں پارہ</p> <p>کِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ</p>				۲۲۶	مسلمانوں سے بے وفائی کرنے والے مشرکین کو کیا معاف کر دیا جائے؟	۲۶۹	"
				"			
۲۳۸	اللہ تعالیٰ کا قول کہ وہی ہے جو اول بار پیدا کرتا ہے، پھر دوبارہ زندہ کرے گا، الخ	۲۸۵	۱۳	"			
۲۴۰	سات زمینوں کے بارے میں جو روایات آئی ہیں	۲۸۶	"	"			

صفحہ	عنوان	باب	پارہ	صفحہ	عنوان	باب	پارہ
۲۸۹	تمام روحوں کے ایسے لشکر تھے جو جمع تھے۔ (اس میں کوئی حدیث نہیں)	۳۰۳	۱۳	۲۳۱	ستاروں کا بیان (اس کے تحت کوئی حدیث نہیں)	۲۸۷	۱۳
"	فرمانِ الہی کہ ہم نے نوحؑ کو ان کی قوم کی طرف بھیجا۔	۳۰۴	"	۲۳۲	آیت اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ	۲۸۸	"
"	فرمانِ الہی کہ بے شک ہم نے نوحؑ کو ان کی قوم کی طرف یہ پیغام دے کر بھیجا کہ اپنی قوم کو ان پر دردناک عذاب آنے سے پہلے ڈرائے، اِٹھ۔	۳۰۵	"	۲۳۵	آیت، وہی ہے جو بارانِ رحمت سے پہلے متفرق ہوائیں بھیجتا ہے۔	۲۸۹	"
۲۹۲	آیت اور بے شک الیاسؑ پیغمبروں میں سے ہیں اِٹھ۔	۳۰۶	"	"	فرشتوں کا بیان۔	۲۹۰	"
"	اور یس علیہ السلام کا بیان۔	۳۰۷	"	۲۵۳	جب کوئی تم میں سے آمین کہتا ہے تو آسمان میں فرشتے بھی آمین کہتے ہیں، سوان دونوں کی آمین جب مل جائے تو اس کہنے والے کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔	۲۹۱	"
۲۹۳	آیت کریمہ، اور ہم نے عاد کی طرف ان کے بھائی کو رسول بنا کر بھیجا اِٹھ (اس ترجمہ الباب میں کوئی حدیث نہیں)	۳۰۸	"	۲۵۸	جنت کا بیان اِٹھ۔	۲۹۲	"
۲۹۵	آیت، اور رہے عاد تو انہیں بہت تیز اور سخت ہوا سے برباد کر دیا گیا اِٹھ	۳۰۹	"	۲۶۳	جنت کے دروازوں کا بیان۔	۲۹۳	"
۲۹۶	یا جوج اور ماجوج کے واقعہ کا بیان۔ (اس ترجمہ الباب میں کوئی حدیث نہیں)	۳۱۰	"	"	دوزخ کا بیان۔	۲۹۴	"
"	فرمانِ الہی، اور یہ لوگ آپ سے ذوالقرنین کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔	۳۱۱	"	۲۶۵	ابلیس اور اس کے لشکروں کا بیان۔	۲۹۵	"
۲۹۸	آیت کریمہ، اور اللہ نے ابراہیمؑ کو اپنا دوست بنایا۔	۳۱۲	"	۲۷۶	جن اور اُن کے ثواب و عذاب کا بیان۔	۲۹۶	"
۳۰۳	یَزْفُون یعنی تیز چلنے کا بیان۔	۳۱۳	"	"	اللہ تعالیٰ کا قول کہ اللہ نے زمین میں ہر قسم کے جانور پیدا کر کے پھیلا دیئے اِٹھ۔	۲۹۷	"
۳۱۲	آیت کریمہ، اور انہیں ابراہیمؑ کے مہمانوں کا قصہ سناؤ۔	۳۱۴	"	۲۷۷	مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہیں، جنہیں وہ لے کر پہاڑوں کے دروں میں چلا جائے گا۔	۲۹۸	"
۳۱۵	آیت کریمہ، اور کتاب میں اسماعیلؑ کا ذکر کرو۔	۳۱۵	"	۲۸۰	پانچ موذی جانوروں کو حرم میں بھی مارنے کی اجازت کا بیان۔	۲۹۹	"
"	اسحاق بن ابراہیمؑ کے قصہ کا بیان۔ (اس ضمن میں کوئی حدیث نہیں)	۳۱۶	"	۲۸۲	جب کسی کے پینے کی چیز میں کبھی گر جائے تو اسے اور غوطہ دینا چاہئے۔	۳۰۰	"
"	آیت کریمہ، کیا تم یعقوبؑ کی وفات کے وقت موجود تھے۔	۳۱۷	"	کتاب الانبیاء			
۲۸۴	حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی ذریت کی پیدائش کا بیان اِٹھ	۳۰۱	۱۳				
"	فرمانِ الہی کہ جب آپ کے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں دنیا میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں۔	۳۰۲	"				

صفحہ	عنوان	باب	پارہ	صفحہ	عنوان	باب	پارہ
۳۳۱	آیت کریمہ، جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ایک گائے ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے۔	۳۳۲	۱۳	۳۱۴	آیت کریمہ، کا بیان، اور ہم نے لوطؑ کو رسول بنا کر بھیجا اے	۳۱۸	۱۳
۳۳۲	موسیٰؑ کی وفات اور اس کے بعد کے حالات کا بیان۔	۳۳۳	"	"	آیت کریمہ، پس جب لوطؑ کے پاس فرشتے آئے تو انہوں نے کہا کہ تم اجنبی لوگ ہو اے۔	۳۱۹	"
۳۳۳	فرمان الہی، اور اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے سامنے زوجہ فرعون کی مثال بیان کرتا ہے۔	۳۳۴	"	۳۱۵	آیت کریمہ، اور ہم نے غمود کی طرف ان کے بھائی صالحؑ کو رسول بنا کر بھیجا۔	۳۲۰	"
۳۳۴	آیت کریمہ، بے شک قارون، موسیٰؑ کی قوم سے تھا اے۔	۳۳۵	"	۳۱۷	آیت کریمہ، کیا تم یعقوبؑ کی وفات کے وقت موجود تھے؟	۳۲۱	"
۳۳۵	فرمان خداوندی، اور بیشک یونسؑ پیغمبروں میں سے ہے اے۔	۳۳۶	"	"	آیت کریمہ، بے شک یوسفؑ اور ان کے بھائیوں کے قصہ میں پوچھنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔	۳۲۲	"
۳۳۶	آیت کریمہ، اور ان سے اس بستی کی حالت پوچھئے جو دریا کے کنارے تھی۔ (اس ضمن میں کوئی حدیث نہیں)	۳۳۷	"	۳۲۰	فرمان الہی، اور جب ہم نے نجات دی ایوبؑ کو جب انہوں نے اپنے رب کو پکارا اے	۳۲۳	"
۳۳۷	آیت کریمہ، اور ہم نے داؤدؑ کو زبور مرحمت فرمائی	۳۳۸	"	۳۲۱	آیت کریمہ، اور کتاب میں موسیٰؑ کا ذکر کیجئے۔ (اس ضمن میں کوئی حدیث نہیں)	۳۲۴	"
۳۳۸	داؤد علیہ السلام کی نماز اور روزہ اللہ کو سب سے زیادہ پسند ہونے کا بیان۔	۳۳۹	"	"	آیت کریمہ، اور فرعون کے خاندان میں اس مومن آدمی نے کہا جو اپنا ایمان اب تک چھپائے ہوئے تھا اے	۳۲۵	"
۳۳۹	آیت کریمہ، اور ہمارے بندہ داؤدؑ کو قوت والے تھے یاد کیجئے اے۔	۳۴۰	"	۳۲۲	آیت کریمہ، اور کیا آپؐ تک موسیٰؑ کا قصہ پہنچا ہے؟ اے	۳۲۶	"
۳۴۰	آیت کریمہ، اور ہم نے داؤدؑ کو سلیمانؑ جیسا بیٹا عنایت فرمایا اے۔	۳۴۱	"	۳۲۳	اللہ تعالیٰ کا قول، کیا آپؐ تک موسیٰؑ کا واقعہ پہنچا، اور اللہ نے موسیٰؑ کو کلام سے نوازا۔	۳۲۷	"
۳۴۱	آیت کریمہ، اور بے شک ہم نے لقمانؑ کو حکمت عطا فرمائی۔	۳۴۲	"	۳۲۴	آیت کریمہ، ہم نے موسیٰؑ سے تیس دن کا وعدہ کیا۔	۳۲۸	"
۳۴۲	فرمان خداوندی کا بیان، اور ان کے سامنے بستی والوں کی مثال بیان کیجئے۔ (اس ضمن میں کوئی حدیث نہیں)	۳۴۳	"	۳۲۵	طوفان کا بیان۔ (اس ضمن میں کوئی حدیث نہیں)	۳۲۹	"
"	آیت کریمہ، آپؐ کے رب کی مہربانی کا ذکر اس کے بندہ ذکر کیا پر جب انہوں نے اپنے رب کو چپکے سے پکارا اے۔	۳۴۴	"	واقعہ خضر موسیٰ علیہما السلام			
۳۴۳	آیت کریمہ، اور کتاب میں مریمؑ کا ذکر کیجئے، اے	۳۴۵	"				
				۳۳۰	(اس باب میں کوئی عنوان نہیں)	۳۳۰	"
				۳۳۱	آیت، وہ اپنے بتوں کے پاس بیٹھے تھے۔	۳۳۱	"

صفحہ	عنوان	باب	پارہ	صفحہ	عنوان	باب	پارہ
۳۷۹	قبیلہ خزاعہ کا بیان۔	۳۶۵	۱۳	۳۳۵	آیت کریمہ، اور جب فرشتوں نے کہا اے مریم اللہ نے تمہیں برگزیدہ کیا اے	۳۳۶	۱۳
۳۸۰	زمزم کا اور عرب کی جہالت کا بیان۔	۳۶۶	"	"	فرمان خداوندی کہ "اور جب فرشتوں نے کہا اے مریم، کن فیکون تک"	۳۳۷	"
"	خود کو اپنے باپ دادا کی طرف اسلام یا زمانہ جاہلیت میں منسوب کرنے کا بیان۔	۳۶۷	"	"	اس فرمان الہی کا بیان کہ "اور کتاب میں مریم کا ذکر کیجئے، جب وہ اپنے گھر والوں سے جدا ہو گئیں اے"	۳۳۸	"
۳۸۱	حبشیوں اور بنی ارفدہ کا بیان۔	۳۶۸	"	۳۵۲	عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام کے اترنے کا بیان۔	۳۳۹	"
"	اپنے نسب کو سب و شتم سے بچانے کو پسند کرنے کا بیان۔	۳۶۹	"	"	بنی اسرائیل کے واقعات کا بیان۔	۳۵۰	"
۳۸۲	رسول اللہ ﷺ کے اسمائے گرامی کا بیان۔	۳۷۰	"	۳۵۱	بنی اسرائیل میں ابرص، ناپیدنا اور ایک گنجلے کا بیان۔	۳۵۱	"
"	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا بیان۔	۳۷۱	"	چودھواں پارہ			
۳۸۳	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت کا بیان۔	۳۷۳	"				
۳۸۴	(اس باب کا کوئی عنوان نہیں ہے)	۳۷۴	"	۳۵۲	غار والوں کا قصہ۔	۳۵۲	۱۴
"	مہربوت کا بیان۔	۳۷۵	"	۳۶۰	(اس باب میں کوئی عنوان نہیں)	۳۵۳	"
"	رسول اللہ ﷺ کے اوصاف کا بیان۔	۳۷۶	"	۳۶۸	بزرگی اور فخر کی باتوں کے بیان میں۔	۳۵۴	"
۳۹۱	نہید کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کی آنکھیں سو جاتیں اور دل بیدار رہتا تھا۔	۳۷۷	"	۳۷۰	(اس باب میں کوئی عنوان نہیں ہے)	۳۵۵	"
۳۹۲	اسلام میں نبوت کی علامتوں کا بیان۔	۳۷۸	"	"	قریش کے مناقب کا بیان۔	۳۵۶	"
۴۱۸	اللہ تعالیٰ کا قول کہ یہ اہل کتاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا پہچانتے ہیں جس طرح اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں، اے"	۳۷۹	"	۳۷۲	قریش کی زبان میں قرآن کے نازل ہونے کا بیان۔	۳۵۷	"
"	مشرکین کا خواہش کرنا کہ رسول اللہ ﷺ ان کو کوئی معجزہ دکھلائیں، اس پر آپ نے ان کو شق القمر کا معجزہ دکھایا۔	۳۸۰	"	۳۷۳	اہل یمن سے حضرت اسماعیل علیہ السلام سے رشتہ داری کا بیان۔	۳۵۸	"
۴۱۹	(اس باب کا کوئی عنوان نہیں)	۳۸۱	"	"	(اس باب میں کوئی عنوان نہیں)	۳۵۹	"
۴۲۲	صحابہ کے فضائل کا بیان۔	۳۸۲	"	۳۷۴	اسلم، غفار، مزنیہ، جہدیہ اور اشج کے تذکروں کا بیان۔	۳۶۰	"
۴۲۳	مہاجرین کے مناقب و فضائل کا بیان۔	۳۸۳	"	۳۷۶	قوم کے بھانجا اور غلام کو اسی قوم میں شمار کرنے کا بیان۔	۳۶۱	"
۴۲۵	رسول اللہ کا فرمان کہ ابوبکرؓ کے دروازے کے علاوہ مسجد میں سب کے دروازے بند کر دو	۳۸۴	"	"	آب زمزم کا بیان۔	۳۶۲	"
"	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب پر ابوبکر صدیق کی فضیلت کا بیان۔	۳۸۵	"	۳۷۸	قطانوں کا بیان۔	۳۶۳	"
				"	جاہلیت کی طرح گفتگو کرنے کی ممانعت۔	۳۶۴	"

صفحہ	عنوان	باب	پارہ	صفحہ	عنوان	باب	پارہ
۳۶۷	حضرت خالد بن ولید کے فضائل کا بیان۔	۳۰۹	۱۳	۳۲۶	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ اگر میں کسی کو غلیل بناتا۔	۳۸۶	۱۳
۳۶۸	حضرت ابو حذیفہؓ کے مولیٰ سالم کے فضائل کا بیان۔	۳۱۰	"	"	(اس باب کا کوئی عنوان نہیں)	۳۸۷	"
"	حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے فضائل کا بیان	۳۱۱	"	۳۳۶	حضرت عمرؓ بن خطاب کے فضائل کا بیان۔	۳۸۸	"
۳۶۹	حضرت معاویہؓ کے فضائل کا بیان۔	۳۱۲	"	۳۳۲	حضرت عثمانؓ بن عفان کے مناقب کا بیان	۳۸۹	"
۳۷۰	حضرت فاطمہؓ کے فضائل کا بیان۔	۳۱۳	"	۳۳۵	حضرت عثمانؓ بن عفان سے بیعت کرنے پر سب کے متفق ہونے کا بیان۔	۳۹۰	"
"	حضرت عائشہؓ کی فضیلت کا بیان۔	۳۱۴	"	۳۵۰	حضرت علیؓ بن ابی طالب کے مناقب کا بیان	۳۹۱	"
پندرہواں پارہ				۳۵۳	حضرت جعفرؓ بن ابی طالب کے فضائل کا بیان۔	۳۹۲	"
				۳۱۵	انصار کے مناقب کا بیان۔	۳۹۳	"
۳۷۳	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ "اگر میں نے ہجرت نہ کی ہوتی تو میں انصار میں سے ہوتا۔"	۳۱۶	"	۳۵۵	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں کے فضائل کا بیان۔	۳۹۴	"
"	سرکار دو عالم ﷺ کا مہاجرین و انصار کے درمیان اخوت قائم کرنے کا بیان۔	۳۱۷	"	۳۵۶	حضرت زبیرؓ بن عوام کے فضائل کا بیان۔	۳۹۵	"
۳۷۶	انصار سے محبت رکھنے کا بیان۔	۳۱۸	"	۳۵۸	حضرت طلحہؓ بن عبید اللہ کے فضائل کا بیان۔	۳۹۶	"
"	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار سے فرمانا کہ تم مجھے سب سے زیادہ محبوب ہو۔	۳۱۹	"	"	حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے فضائل کا بیان	۳۹۷	"
۳۷۷	انصار کی اتباع کرنے کا بیان۔	۳۲۰	"	۳۵۹	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سسرالی رشتہ داروں کا بیان۔	۳۹۸	"
"	انصار کے گھرانوں کی فضیلت کا بیان۔	۳۲۱	"	۳۶۰	حضرت زیدؓ بن حارثہ کے مناقب کا بیان۔	۳۹۹	"
۳۷۸	نبی ﷺ کا انصار سے فرمانا کہ تم صبر کرنا حتیٰ کہ مجھ سے حوض کوثر پر ملاقات ہو۔	۳۲۲	"	"	حضرت اسامہؓ بن زید کے فضائل کا بیان۔	۴۰۰	"
۳۷۹	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا، اے اللہ انصار و مہاجرین کی حالت درست فرما۔	۳۲۳	"	۳۶۱	(اس باب کا کوئی عنوان نہیں)	۴۰۱	"
۳۸۰	آیت کریمہ، اور وہ مہاجرین کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں، اگرچہ خود حاجت مند ہوں۔	۳۲۴	"	۳۶۲	حضرت عبداللہ بن عمرؓ بن خطاب کے فضائل کا بیان۔	۴۰۲	"
۳۸۱	ارشاد نبویؐ کہ نیکو کار انصاریوں کی نیکی قبول کرو۔	۳۲۵	"	"	بیان۔	۴۰۳	"
۳۸۲	حضرت سعدؓ بن معاذ کے مناقب کا بیان۔	۳۲۶	"	۳۶۳	حضرت عمارؓ، حذیفہ رضی اللہ عنہما کے فضائل کا بیان۔	۴۰۴	"
۳۸۳	اسیدؓ بن خضیر اور عباد بن بشرؓ کی منقبت کا بیان۔	۳۲۷	"	۳۶۴	حضرت عبیدہؓ بن جراح کے فضائل کا بیان	۴۰۵	"
				۳۶۵	حضرت مصعبؓ بن عمیر کے حالات۔	۴۰۶	"
				"	حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کے فضائل کا بیان	۴۰۷	"
				۳۶۶	حضرت بلالؓ بن رباح کے فضائل کا بیان۔	۴۰۸	"
				۳۶۷	حضرت ابن عباسؓ کے فضائل کا بیان۔		

صفحہ	عنوان	باب	پارہ	صفحہ	عنوان	باب	پارہ
۵۱۴	شب اسراء کی حدیث۔	۴۵۵	۱۵	۴۸۳	حضرت معاویہ بن جبل کے مناقب کا بیان۔	۴۲۸	۱۵
۵۱۵	معراج کا بیان۔	۴۵۶	"	۴۸۴	حضرت سعد بن عبادہ کی منقبت کا بیان۔	۴۲۹	"
۵۱۸	انصار کے وفود کا بیان۔	۴۵۷	"	"	حضرت ابی بن کعب کے مناقب کا بیان۔	۴۳۰	"
۵۲۰	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عائشہ سے نکاح کرنے کا بیان۔	۴۵۸	"	۴۸۵	حضرت زید بن ثابت کے مناقب کا بیان۔	۴۳۱	"
۵۲۱	آنحضرت ﷺ اور آپ کے اصحاب کا مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کا بیان۔	۴۵۹	"	"	حضرت ابوطالب کے مناقب کا بیان۔	۴۳۲	"
۵۳۸	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کی مدینہ تشریف آوری کا بیان۔	۴۶۰	"	۴۸۶	حضرت عبداللہ بن سلام کے مناقب کا بیان	۴۳۳	"
۵۴۳	مہاجر کا مکہ میں حج ادا کرنے کے بعد پھرنے کا بیان (یہ باب ترجمہ الباب سے خالی ہے)	۴۶۱	"	۴۸۷	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت خدیجہ سے نکاح اور ان کی فضیلت کا بیان۔	۴۳۴	"
"	آنحضرت ﷺ کا فرمان کہ "اے خدا میرے صحابی کی ہجرت کو قبول فرما"۔	۴۶۲	"	۴۸۹	جریر بن عبداللہ بکلی کا بیان۔	۴۳۵	"
۵۴۴	رسول اللہ ﷺ نے کس طرح اپنے اصحاب کے درمیان اخوت قائم کرائی۔	۴۶۳	"	۴۹۰	حذیفہ بن یمان عسی کا بیان۔	۴۳۶	"
۵۴۵	(یہ باب عنوان سے خالی ہے)	۴۶۴	"	"	سعید بنت عتبہ بن ربیعہ کا بیان۔	۴۳۷	"
۵۴۷	جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ کے پاس یہودیوں کے آنے کا بیان۔	۴۶۵	"	۴۹۱	زید بن عمرو بن نفیل کے قصہ کا بیان۔	۴۳۸	"
۵۴۸	سلمان فارسی کے اسلام کا بیان۔	۴۶۶	"	۴۹۲	کعبہ کی تعمیر کا بیان۔	۴۳۹	"
سولہواں پارہ				۴۹۳	زمانہ جاہلیت کا بیان۔	۴۴۰	"
				۴۹۷	دور جاہلیت میں قسامت کا بیان۔	۴۴۱	"
کتاب المغازی				۵۰۰	رسول اللہ ﷺ کی بعثت کا بیان۔	۴۴۲	"
				"	رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب کو مشرکین کے ہاتھوں تکالیف پہنچنے کا بیان۔	۴۴۳	"
				۵۰۳	حضرت ابوبکر کے اسلام کا بیان۔	۴۴۴	"
				"	حضرت سعد کے اسلام کا بیان۔	۴۴۵	"
				"	جنت کا بیان۔	۴۴۶	"
				۵۰۴	حضرت ابوذر کے اسلام کا بیان۔	۴۴۷	"
				۵۰۵	سعید بن زید کے اسلام کا بیان۔	۴۴۸	"
۵۵۰	جنگ عسیرہ یا عسیرہ کا بیان۔	۴۶۸	۱۶	۵۰۶	حضرت عمر بن خطاب کے اسلام کا بیان۔	۴۴۹	"
"	مقتولین بدر کے متعلق نبی اکرم ﷺ کا بیان	۴۶۹	"	۵۰۸	شق قمر کا بیان۔	۴۵۰	"
۵۵۲	قصہ غزوہ بدر۔	۴۷۰	"	۵۰۹	مملکت حبشہ کی جانب ہجرت کرنے کا بیان	۴۵۱	"
۵۵۳	اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "جب تم اپنے مالک سے فریاد کر رہے تھے"۔	۴۷۱	"	۵۱۲	نباشی کی وفات کا بیان۔	۴۵۲	"
۵۵۴	(اس باب میں کوئی عنوان نہیں)	۴۷۲	"	۵۱۳	رسول اللہ ﷺ کی مخالفت پر مشرکین کا آپس میں	۴۵۳	"
"	شرکائے جنگ بدر کی تعداد کا بیان۔	۴۷۳	"	"	تسمیں کھانے کا بیان۔	۴۵۴	"
					ابوطالب کے قصہ کا بیان۔	۴۵۵	"

صفحہ	عنوان	باب	پارہ	صفحہ	عنوان	باب	پارہ
۶۲۳	رسول اکرم ﷺ کا جنگ خندق سے واپس آنا۔	۴۹۸	۱۶	۵۵۵	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا برائے ہلاکت	۴۷۴	۱۶
۶۲۷	غزوہ ذات الرقاع کا بیان۔	۴۹۹	"		کفار ان قریش۔		
۶۳۱	قصہ غزوہ بنی المصطلق۔	۵۰۰	"	۵۵۶	قتل ابوجہل کا بیان۔	۴۷۵	"
۶۳۲	قصہ غزوہ بنی النمار۔	۵۰۱	"	۵۶۱	شرکائے اصحاب بدر کی فضیلت۔	۴۷۶	"
"	حضرت عائشہؓ پر تہمت لگانے کا بیان۔	۵۰۲	"	۵۶۳	(اس باب میں کوئی عنوان نہیں ہے)	۴۷۷	"
۶۳۲	غزوہ حدیبیہ کا بیان۔	۵۰۳	"	۵۶۷	میدان بدر میں فرشتوں کی حاضری۔	۴۷۸	"
۶۵۵	قصہ قبائل عکمل و عرینہ۔	۵۰۴	"	۵۶۸	(یہ باب عنوان سے خالی ہے)	۴۷۹	"
ستر ہواں پارہ				۵۷۸	شرکائے جنگ بدر بترتیب حروف تہجی۔	۴۸۰	"
				۵۸۰	یہود بنی نضیر کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تشریف لے جانا۔	۴۸۱	"
۶۵۷	غزوہ ذات القرد کا بیان۔	۵۰۵	۱۷		کعب بن اشرف یہودی کے قتل کا واقعہ۔	۴۸۲	"
"	جنگ خیبر کا بیان۔	۵۰۶	"	۵۸۵	قصہ قتل ابورافع عبد اللہ بن ابی الحقیق۔	۴۸۳	"
۶۷۵	آنحضرت ﷺ کا اہل خیبر پر عامل مقرر کرنا۔	۵۰۷	"	۵۸۶	غزوہ اُحد کا بیان۔	۴۸۴	"
۶۷۶	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اہل خیبر کے ساتھ بیائی کا معاملہ کرنا۔	۵۰۸	"	۵۹۰	آیت، اِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا۔	۴۸۵	"
"	خیبر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے کے لئے زہر آلود کمری کا بیان۔	۵۰۹	"	۵۹۹	آیت، اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ۔	۴۸۶	"
۶۷۷	زیدہ بن حارثہ کے غزوہ کا بیان۔	۵۱۰	"	۶۰۰	آیت، اِذْ تُصْعِقُوْنَ وَلَا تَلُوْنَ عَلٰی اَحَدٍ۔	۴۸۷	"
"	عمرہ قضا کا بیان۔	۵۱۱	"	"	آیت، ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَیْكُمْ مِّنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمْنَةً نُّعَاسًا۔	۴۸۸	"
۶۸۰	غزوہ موتہ کا بیان جو ملک شام میں ہے۔	۵۱۲	"	۶۰۱	آیت، لَیْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ۔	۴۸۹	"
۶۸۲	قبیلہ جبینہ کی قوم حرافہ کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسامہ بن زید کو بھیجنا۔	۵۱۳	"	۶۰۲	اُمّ سلیط کا ذکر۔	۴۹۰	"
۶۸۳	غزوہ فتح مکہ کا بیان۔	۵۱۴	"	"	شہادت حضرت امیر حمزہؓ۔	۴۹۱	"
۶۸۵	غزوہ فتح کا بیان جو رمضان میں پیش آیا۔	۵۱۵	"	۶۰۵	یوم احد میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زخمی ہونے کا بیان۔	۴۹۲	"
۶۸۶	فتح مکہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پرچم کہاں نصب فرمایا۔	۵۱۶	"	۶۰۶	آیت، الَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ۔	۴۹۳	"
۶۹۰	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ مکرمہ کے اوپر سے داخل ہونے کا بیان۔	۵۱۷	"	"	شہدائے اُحد کا بیان۔	۴۹۴	"
۶۹۱	فتح مکہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اترنے کی جگہ کا بیان۔	۵۱۸	"	۶۰۸	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ "احد ہم سے محبت کرتا ہے"۔	۴۹۵	"
"	(یہ باب ترجمہ الباب سے خالی ہے)	۵۱۹	"	۶۰۹	غزوہ رجع کا بیان۔	۴۹۶	"
				۶۱۶	جنگ خندق کا بیان۔	۴۹۷	"

صفحہ	عنوان	باب	پارہ	صفحہ	عنوان	باب	پارہ
اٹھارہواں پارہ				۶۹۳	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ فتح مکہ میں ٹھہرنے کا بیان۔	۵۲۰	"
۷۳۶	حجۃ الوداع کا بیان	۵۲۵	۱۸	۶۹۴	(یہ باب عنوان سے خالی ہے)	۵۲۱	۱۷
۷۳۳	غزوۂ تبوک کا بیان۔	۵۲۶	"	۶۹۸	آیت، وَیَوْمَ حُنَیْنٍ اِذْ اَعْجَبَتْکُمْ الْخ	۵۲۲	"
۷۴۵	کعب بن مالک کا واقعہ۔	۵۲۷	"	۷۰۲	غزوۂ اوطاس کا بیان۔	۵۲۳	"
۷۵۲	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام حجر میں قیام فرمانے کا بیان۔	۵۲۸	"	۷۰۳	غزوۂ طائف کا بیان۔	۵۲۴	"
۷۵۳	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ان خطوط کا بیان جو کسریٰ اور قیصر کو لکھے گئے۔	۵۲۹	"	۷۱۰	نجد کی طرف دستہ کی روانگی کا بیان۔	۵۲۵	"
۷۵۵	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری اور وفات کا بیان۔	۵۵۰	"	۷۱۱	نبی خزیمہ کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خالد بن ولید کو روانہ کرنے کا بیان۔	۵۲۶	"
۷۶۶	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات سے قبل آخری کلام کا بیان۔	۵۵۱	"	"	عبداللہ بن حذافہ سہمی کے دستہ کا بیان۔	۵۲۷	"
"	آنحضرت ﷺ کی وفات کا بیان۔	۵۵۲	"	۷۰۲	حجۃ الوداع سے پہلے ابو موسیٰؓ اور معاذؓ کو یمن روانہ کرنے کا بیان۔	۵۲۸	"
"	یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے۔	۵۵۳	"	۷۱۵	حضرت علیؓ بن ابی طالب اور خالد بن ولید کی حجۃ الوداع سے پہلے یمن کی طرف روانگی کا بیان	۵۲۹	"
۷۶۷	آنحضرت ﷺ کا مرض الموت میں اسامہ بن زیدؓ کو امیر لشکر بنا کر بھیجنے کا بیان۔	۵۵۴	"	۷۱۸	غزوہ ذی الحلیفہ کا بیان۔	۵۳۰	"
"	یہ بات ترجمۃ الباب سے خالی ہے۔	۵۵۵	"	۷۱۹	غزوۂ ذات سلاسل کا بیان۔	۵۳۱	"
۷۶۸	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جہاد اور ان کی تعداد کا بیان۔	۵۵۶	"	۷۲۰	جریر کا یمن کی طرف جانے کا بیان۔	۵۳۲	"
کتاب التفسیر				"	غزوہ سیف البحر کا بیان۔	۵۳۳	"
۷۶۸	سورۃ فاتحہ کی تفسیر اور فضیلت کا بیان۔	۵۵۷	"	۷۲۲	سنہ ۹ھ میں حضرت ابوبکرؓ کا لوگوں کو حج کرانے کا بیان۔	۵۳۴	"
۷۶۹	آیت، غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ کی تفسیر کا بیان۔	۵۵۸	"	۷۲۳	بنو تمیم کے وفد کا بیان۔	۵۳۵	"
"	آیت، وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَاءَ كُلَّهَا کی تفسیر کا بیان۔	۵۵۹	"	"	عنوان سے خالی ہے۔	۵۳۶	"
۷۷۱	مجاہد کا بیان ہے کہ شیاطین سے منافق اور مشرک مراد ہیں۔	۵۶۰	"	۷۲۴	وفد عبدالقیس کا بیان۔	۵۳۷	"
۷۷۲	آیت، فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰہِ اَنْدَادًا الْخ کی تفسیر کا بیان۔	۵۶۱	"	۷۲۶	وفد بنو حنیفہ اور شامہ بن آثال کے قصہ کا بیان	۵۳۸	"
"	آیت، وَظَلَّلْنَا عَلَیْکُمْ الْعَمَامَ الْخ کی تفسیر کا بیان۔	۵۶۲	"	۷۲۹	اسود بن عسی کے قصہ کا بیان۔	۵۳۹	"
				"	اہل نجران کے قصہ کا بیان۔	۵۴۰	"
				۷۳۰	عمان اور بحرین کے قصہ کا بیان۔	۵۴۱	"
				۷۳۱	اشعریوں اور یمین کی آمد کا بیان۔	۵۴۲	"
				۷۳۴	دوس اور طفیل بن عمروسی کے قصہ کا بیان۔	۵۴۳	"
				۷۳۵	وفد بنی طے اور عدی بن حاتم کے قصہ کا بیان	۵۴۴	"

صفحہ	عنوان	باب	پارہ	صفحہ	عنوان	باب	پارہ
۷۸۸	آیت، وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا.	۵۸۷	۱۸	۷۷۲	آیت، وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هَذِهِ الْقَرْيَةَ.	۵۶۳	۱۸
"	آیت، فَاتْلَوْهُمُ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةً لَخ	۵۸۸	"	۷۷۳	آیت، مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ.	۵۶۴	"
۷۸۹	آیت، وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ.	۵۸۹	"	۷۷۴	آیت، مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنسِهَا.	۵۶۵	"
۷۹۰	آیت، فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ آذَى الْخ	۵۹۰	"	۷۷۵	آیت، وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا.	۵۶۶	"
"	آیت، فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ.	۵۹۱	"	۷۷۶	آیت، وَأَنْجِدُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ.	۵۶۷	"
"	آیت، لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ.	۵۹۲	"	۷۷۷	آیت، وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ.	۵۶۸	"
۷۹۱	آیت، ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ.	۵۹۳	"	۷۷۸	آیت، فَوَلُّوا أَمْنًا بِاللَّهِ.	۵۶۹	"
۷۹۲	آیت، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً الْخ	۵۹۴	"	۷۷۹	آیت، سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ.	۵۷۰	"
"	آیت، وَهُوَ الَّذِي خِصَّام.	۵۹۵	"	۷۸۰	آیت، وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا.	۵۷۱	"
۷۹۳	آیت، أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تُدْخِلُوا الْحَنَّةَ.	۵۹۶	"	۷۸۱	آیت، وَمَا جَعَلْنَا الْقَبِيلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا	۵۷۲	"
"	آیت، نِسَاءً وَلَكُمْ حَرَتْ لَكُمْ الْخ	۵۹۷	"	۷۸۲	آیت، قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ.	۵۷۳	"
۷۹۴	آیت، وَإِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَلْيَعْنَ أَجْلَهُنَّ الْخ	۵۹۸	"	۷۸۳	آیت، وَلَئِنْ آتَيْتَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ.	۵۷۴	"
"	آیت، وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا	۵۹۹	"	"	آیت، الَّذِينَ آتَيْنَهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ الْخ	۵۷۵	"
۷۹۵	آیت، حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوَسْطَى.	۶۰۰	"	"	آیت، وَلِكُلِّ وِجْهَةٍ هُوَ مُوَلِّيهَا الْخ	۵۷۶	"
۷۹۶	آیت، وَقَوْمُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ.	۶۰۱	"	۷۸۴	آیت، وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ قَوْلٌ وَجْهَكَ.	۵۷۷	"
"	آیت، فَإِنْ حِفْتُمْ فَرِحَالًا أَوْ رُكْبَانًا.	۶۰۲	"	"	آیت، وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ قَوْلٌ وَجْهَكَ.	۵۷۸	"
۷۹۷	آیت، وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا.	۶۰۳	"	۷۸۵	آیت، إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ الْخ	۵۷۹	"
"	آیت، وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ ارْنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى.	۶۰۴	"	۷۸۶	آیت، وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْدَادًا.	۵۸۰	"
۷۹۸	آیت، أَوِذْ أَحَدُكُمْ أَنْ تَكُونَ لَهُ جَنَّةُ الْخ	۶۰۵	"	"	آیت، يَأْتِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُحِبَ عَلَيْكُمْ	۵۸۱	"
"	آیت، لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ الْحَافَا.	۶۰۶	"	۷۸۷	الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ الْخ	۵۸۲	"
۸۰۰	آیت، وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا.	۶۰۷	"	۷۸۸	آیت، يَأْتِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُحِبَ عَلَيْكُمْ	۵۸۳	"
"	آیت، يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا.	۶۰۸	"	۷۸۹	الضَّيَامُ الْخ	۵۸۴	"
				۷۹۰	آیت، أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ	۵۸۵	"
				۷۹۱	مَرِيضًا الْخ	۵۸۶	"
				۷۹۲	آیت، فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمْ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ.	۵۸۷	"
				۷۹۳	آیت، أَجَلٌ لَكُمْ لَيْلَةُ الضَّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى	۵۸۸	"
				۷۹۴	نِسَائِكُمْ الْخ	۵۸۹	"
				۷۹۵	آیت، كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَبَيِّنَ لَكُمْ	۵۹۰	"
				۷۹۶	الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ الْخ	۵۹۱	"

صفحہ	عنوان	باب	پارہ	صفحہ	عنوان	باب	پارہ
۸۱۷	آیت، رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ۔	۶۳۲	۱۸	۸۰۰	آیت، فَأَذْنُوا بِحَرْبٍ فَأَعْلَمُوا۔	۶۰۹	۱۸
۸۱۸	آیت، رَبَّنَا إِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ۔	۶۳۳	"	۸۰۱	آیت، وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ الْخ	۶۱۰	"
تَفْسِيرُ سُورَةِ النَّسَاءِ				"	آیت، وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ۔	۶۱۱	"
				"	آیت، وَإِنْ تُبْذَرُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ الْخ	۶۱۲	"
تَفْسِيرُ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ				۸۰۲	آیت، آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ۔	۶۱۳	"
۸۱۹	آیت، وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَمَانِ	۶۳۴	"	۸۰۳	آیت، مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ الْخ	۶۱۴	"
۸۲۰	آیت، وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ۔	۶۳۵	"	"	آیت، وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا۔	۶۱۵	"
۸۲۱	آیت، وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَىٰ	۶۳۶	"	۸۰۴	آیت، إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ	۶۱۶	"
"	آیت، يُوصِيكُمُ اللَّهُ۔	۶۳۷	"	"	وَأِيمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا۔	"	"
۸۲۲	آیت، وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ	۶۳۸	"	۸۰۵	آیت، قُلْ يَٰ أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ	۶۱۷	"
"	آیت، وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرِهًا	۶۳۹	"	الْخ	"	"	"
"	آیت، وَلِكُلِّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ	۶۴۰	"	۸۰۸	آیت، لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّىٰ تُنْفِقُوا الْخ	۶۱۸	"
"	الْوَالِدَانِ الْخ	"	"	۸۰۹	آیت، فَأَتُوا بِالتَّوْبَةِ فَأَتُوهَا۔	۶۱۹	"
۸۲۳	آیت، إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ۔	۶۴۱	"	۸۱۰	آیت، كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ۔	۶۲۰	"
۸۲۵	آیت، فَكَفِّفْ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ۔	۶۴۲	"	"	آیت، إِذْ هَمَّتْ طَّائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا۔	۶۲۱	"
"	آیت، وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ الْخ	۶۴۳	"	۸۱۱	آیت، لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ۔	۶۲۲	"
۸۲۶	آیت، أُولَى الْأَمْرِ مِنْكُمْ۔	۶۴۴	"	"	آیت، وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أَخْرَارِكُمْ	۶۲۳	"
"	آیت، فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ	۶۴۵	"	۸۱۲	آیت، أَمَنَةً نُّعَاسًا۔	۶۲۴	"
"	يُحَكِّمُوكَ۔	"	"	"	آیت، الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ الْخ	۶۲۵	"
۸۲۷	آیت، فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ	۶۴۶	"	"	آیت، إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ الْخ	۶۲۶	"
"	مِنَ النَّبِيِّنَ۔	"	"	۸۱۳	آیت، وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخُلُونَ بِمَا	۶۲۷	"
"	آیت، وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔	۶۴۷	"	"	أَنَّهُمُ اللَّهُ الْخ	"	"
۸۲۸	آیت، فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنَةً الْخ	۶۴۸	"	"	آیت، وَلِتَسْمَعَنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا	۶۲۸	"
"	آیت، وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ الْخ (اس	۶۴۹	"	"	الْكِتَابِ۔	"	"
"	ضمن میں کوئی حدیث نہیں)	"	"	۸۱۵	آیت، وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا	۶۲۹	"
"	آیت، وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِدًا الْخ	۶۵۰	"	"	أُوتُوا۔	"	"
۸۲۹	آیت، وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْفَىٰ إِلَيْكُمْ السَّلَامَ۔	۶۵۱	"	۸۱۶	آیت، إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ الْخ	۶۳۰	"
"	آیت، لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ۔	۶۵۲	"	۸۱۷	آیت، الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا الْخ	۶۳۱	"

صفحہ	پارہ	باب	عنوان	صفحہ	پارہ	باب	عنوان
۸۳۳	۱۸	۶۷۴	آیت، وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ الخ	۸۳۱	۱۸	۶۵۳	آیت، إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّيْتُمْ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ.
۸۳۵	"	۶۷۵	آیت، إِنْ تُعَذِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ عَبْدُكَ.	"	"	۶۵۴	آیت، إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ الْخ
تَفْسِيرُ سُورَةِ أَنْعَامٍ				"	"	۶۵۵	آیت، فَعَسَى اللَّهُ أَنْ يَغْفُو عَنْهُمْ.
۸۳۶	"	۶۷۶	آیت، وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ.	۸۳۲	"	۶۵۶	آیت، وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ بِكُمْ أَدَى مِنْ مَطَرٍ.
"	"	۶۷۷	آیت، قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ خ	"	"	۶۵۷	آیت، وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ الْخ
۸۳۷	"	۶۷۸	آیت، وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ.	۸۳۳	"	۶۵۸	آیت، وَإِنْ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا.
"	"	۶۷۹	آیت، وَيُونُسَ وَلُوطًا وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ.	"	"	۶۵۹	آیت، إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي النَّارِ الْأَسْفَلِ
۸۳۸	"	۶۷۹	آیت، أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهِدَاهُمْ اقتدِهـ.	۸۳۳	"	۶۶۰	آیت، إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ.
"	"	۶۸۰	آیت، وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِي ظُفْرٍ.	"	"	۶۶۱	آیت، يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفَيِّقُكُمُ الْخ
۸۳۹	"	۶۸۱	آیت، لَا تَقْرُبُوا الْفَوَاحِشَ الْخ	تَفْسِيرُ سُورَةِ مَائِدَةِ			
"	"	۶۸۲	آیت، هَلُمُّ شَهْدَاؤَكُمْ.	۸۳۵	"	۶۶۲	آیت، الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ الْخ
۸۵۱	"	۶۸۳	آیت، قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّي الْفَوَاحِشَ الْخ	"	"	۶۶۳	آیت، فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا
"	"	۶۸۴	آیت، وَلَمَّا جَاءَ مُوسَى لِمِيقَاتِنَا الْخ	۸۳۷	"	۶۶۴	آیت، فَادْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا الْخ
۸۵۲	"	۶۸۵	آیت، الْعَمَنَ وَالسَّلَوى.	"	"	۶۶۵	آیت، إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ.
"	"	۶۸۶	آیت، يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ الخ	۸۳۹	"	۶۶۶	آیت، وَالْحُرُوحَ قِصَاصٌ.
۸۵۳	"	۶۸۷	آیت، وَقُولُوا حَقَّه.	"	"	۶۶۷	آیت، يَا أَيُّهَا الرُّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ.
۸۵۴	"	۶۸۸	آیت، خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ الْخ	"	"	۶۶۸	آیت، لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي إِيمَانِكُمْ.
تَفْسِيرُ سُورَةِ أَنْفَالٍ				"	"	۶۶۹	آیت، لَا تَحْرِمُوا طَبِيعَتَ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ.
۸۵۵	"	۶۸۹	آیت، يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ الْخ	"	"	۶۷۰	آیت، إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ الْخ
"	"	۶۹۰	آیت، إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللَّهِ الضُّمُّ الْبُكْمُ الخ	۸۴۱	"	۶۷۱	آیت، لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحُ الْخ
۸۵۶	"	۶۹۱	آیت، يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ الْخ	۸۴۲	"	۶۷۲	آیت، لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ الْخ
				۸۴۳	"	۶۷۳	آیت، مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ بَحِيرَةٍ وَلَا سَائِبَةٍ الخ

صفحہ	عنوان	باب	پارہ	صفحہ	عنوان	باب	پارہ
۸۷۳	آیت، لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ النِّجَاحُ	۷۱۶	۱۹	۸۵۶	آیت، وَإِذْ قَالُوا اللَّهُمَّ إِن كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ	۶۹۲	۱۸
تفسیر سورہ یونس				۸۵۷	آیت، وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمُ الْخَبْرَ	۶۹۳	"
۸۷۵	آیت، وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا سُبْحَنَهُ الْخَبْرُ	۷۱۷	۱۹	"	آیت، وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ	۶۹۴	"
"	آیت، وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَءِيلَ الْبَحْرَ الْخَبْرُ	۷۱۸	"	۸۵۸	آیت، يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ	۶۹۵	"
تفسیر سورہ ہود				۸۵۹	آیت، أَلَمْ يَخَفْ اللَّهُ عَنْكُمْ	۶۹۶	"
۸۷۶	آیت، أَلَا إِنَّهُمْ يَتَّبِعُونَ صُدُورَهُمْ الْخَبْرَ	۷۱۹	۱۹	انیسواں پارہ			
۸۷۷	آیت، وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ	۷۲۰	"	تفسیر سورہ برآءہ			
۸۷۹	آیت، وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ الْخَبْرُ	۷۲۱	"	۸۶۰	آیت، بَرَاءَةٌ مِنَ اللَّهِ الْخَبْرُ	۶۹۷	۱۹
"	آیت، وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرْآنَ	۷۲۲	"	۸۶۱	آیت، فَسَبِّحُوا فِي الْأَرْضِ الْخَبْرُ	۶۹۸	"
۸۸۰	آیت، وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ الْخَبْرُ	۷۲۳	"	"	آیت، وَأَذَانٌ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ الْخَبْرُ	۶۹۹	"
تفسیر سورہ یوسف				۸۶۲	آیت، إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ	۷۰۰	"
۸۸۲	آیت، وَيُؤْتِيهِمْ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلَى آلِ يَعْقُوبَ	۷۲۴	۱۹	"	آیت، فَقَاتِلُوا أَلِمَّةَ الْكُفْرِ	۷۰۱	"
"	آیت، لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ الْخَبْرُ	۷۲۵	"	۸۶۳	آیت، وَالَّذِينَ يَكْتِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ	۷۰۲	"
۸۸۳	آیت، بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا الْخَبْرُ	۷۲۶	"	"	آیت، يَوْمَ يُحْمَى عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ	۷۰۳	۱۹
۸۸۴	آیت، وَرَأَوُذَاهُ الْيَتَّى هُوَ فِي بَيْتِهَا الْخَبْرُ	۷۲۷	"	۸۶۴	آیت، إِنَّ عَذَابَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ	۷۰۴	"
"	آیت، فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ الْخَبْرُ	۷۲۸	"	"	آیت، ثَانِي اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ الْخَبْرُ	۷۰۵	"
۸۸۵	آیت، حَتَّى إِذَا اسْتَأْيَسَ الرُّسُلُ	۷۲۹	"	۸۶۵	آیت، وَالْمُؤَلَّفَةُ قُلُوبُهُمْ	۷۰۶	"
تفسیر سورہ رعد				"	آیت، الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ الْخَبْرُ	۷۰۷	"
۸۸۷	آیت، اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَى الْخَبْرُ	۷۳۰	۱۹	۸۶۷	آیت، اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ	۷۰۸	"
تفسیر سورہ ابراہیم				۸۶۸	آیت، وَلَا تَصِلْ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ الْخَبْرُ	۷۰۹	"
۸۸۸	آیت، كَشَحْرَةَ طَبِيبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ	۷۳۱	۱۹	۸۶۹	آیت، سَيُخْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ الْخَبْرُ	۷۱۰	"
"	آیت، يَثْبُتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا الْخَبْرُ	۷۳۲	"	"	آیت، وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ الْخَبْرُ	۷۱۱	"
۸۸۹	آیت، أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ الْخَبْرُ	۷۳۳	"	۸۷۰	آیت، مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا الْخَبْرُ	۷۱۲	"
				۸۷۱	آیت، لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ الْخَبْرُ	۷۱۳	"
				"	آیت، وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا الْخَبْرُ	۷۱۴	"
				۸۷۳	آیت، يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ	۷۱۵	"

صفحہ	پارہ	باب	عنوان	صفحہ	پارہ	باب	عنوان
۹۱۲	۱۹	۷۵۶	آیت، قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا.	تَفْسِيرُ سُورَةِ حَجَر			
"	"	۷۵۷	آیت، أُولَئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمُ الْخ	۸۹۰	۱۹	۷۳۳	آیت، إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ.
تَفْسِيرُ سُورَةِ مَرِيَمَ				۸۹۱	"	۷۳۵	آیت، وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْحَجَرِ الْمُرْسَلِينَ.
۹۱۳	۱۹	۷۵۸	آیت، وَأَنْذَرَهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ.	"	"	۷۳۶	آیت، وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي الْخ
۹۱۴	"	۷۵۹	آیت، وَمَا تَنْتَظِرُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ.	۸۹۲	"	۷۳۷	آیت، الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ الْخ
"	"	۷۶۰	آیت، أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا الْخ	"	"	۷۳۸	آیت، وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ الْخ
"	"	۷۶۱	آیت، أَطْلَعَ الْغَيْبَ أَمْ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا.	تَفْسِيرُ سُورَةِ نَحْلٍ			
۹۱۵	"	۷۶۲	آیت، كَلَّا سَنَكُفُّ مَا يَقُولُ الْخ	۸۹۳	۱۹	۷۳۹	آیت، وَمِنْكُمْ مَّنْ يُرِيدُ إِلَى آرْذَلِ الْعُمُرِ.
"	"	۷۶۳	آیت، وَتَرَاهُ مَا يَقُولُ الْخ	تَفْسِيرُ سُورَةِ بَنِي إِسْرَآئِيلَ			
تَفْسِيرُ سُورَةِ طه				۸۹۵	۱۹	۷۴۰	(یہ بات ترجمۃ الباب سے خالی ہے)
۹۱۷	۱۹	۷۶۴	آیت، وَأَصْطَفَيْنَاكَ لِنُنْفِئِي.	۸۹۶	"	۷۴۱	آیت، وَإِذَا أَرَدْنَا أَنْ نُهْلِكَ قَرْيَةً الْخ
"	"	۷۶۵	آیت، وَلَقَدْ أَوْحَيْنَا إِلَى مُوسَى أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي.	"	"	۷۴۲	آیت، ذُرِّيَّةً مِّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ الْخ
۹۱۸	"	۷۶۶	آیت، فَلَا يَخْرُجُكَمَا مِنَ الْحَيَّةِ فَتَشْفِي الْخ	۸۹۸	"	۷۴۳	آیت، وَأَتَيْنَا دَاوُدَ زُورًا.
تَفْسِيرُ سُورَةِ أَنْبِيَاءَ				۸۹۹	"	۷۴۴	آیت، قُلْ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ الْخ
۹۱۹	۱۹	۷۶۷	آیت، كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ.	"	"	۷۴۵	آیت، أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ الْخ
تَفْسِيرُ سُورَةِ حَجَّ				"	"	۷۴۶	آیت، وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ الْخ
۹۲۰	۱۹	۷۶۸	آیت، وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى.	"	"	۷۴۷	آیت، إِنْ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا.
۹۲۱	"	۷۶۹	آیت، وَمِنَ النَّاسِ مَن يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَى حَرْفٍ.	۹۰۰	"	۷۴۸	آیت، عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا.
"	"	۷۷۰	آیت، هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ.	"	"	۷۴۹	آیت، وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ الْخ
تَفْسِيرُ سُورَةِ مُؤْمِنُونَ				۹۰۱	"	۷۵۰	آیت، وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ.
۹۲۲	"	۷۷۱	آیت، هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ.	"	"	۷۵۱	آیت، وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ الْخ
"	"	۷۷۲	آیت، هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ.	۹۰۳	"	۷۵۲	آیت، وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرُ شَيْءٍ جَدَلًا.
"	"	۷۷۳	آیت، هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ.	"	"	۷۵۳	آیت، وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ لَا أَبْرَحُ.
"	"	۷۷۴	آیت، هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ.	۹۰۶	"	۷۵۴	آیت، فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنَهُمَا الْخ
"	"	۷۷۵	آیت، هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ.	۹۰۹	"	۷۵۵	آیت، فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ الْخ

صفحہ	عنوان	باب	پارہ	صفحہ	عنوان	باب	پارہ
۹۴۳	آیت، وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ.	۷۸۹	۱۹	تَفْسِيرُ سُورَةِ نُورٍ			
تَفْسِيرُ سُورَةِ نَمَلٍ				۹۴۳	آیت، وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ الْخ	۷۷۱	۱۹
تَفْسِيرُ سُورَةِ قَصَصٍ				۹۴۵	آیت، وَالْحَامِسَةُ أَنْ لَعَنَ اللَّهُ عَلَيْهِ	۷۷۲	"
۹۴۶	آیت، إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ الْخ	۷۹۰	۱۹	"	آیت، وَيَذَرُ عَنْهَا الْعَذَابَ الْخ	۷۷۳	"
۹۴۷	آیت، إِنَّ الَّذِي قَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ الْخ	۷۹۱	"	۹۴۶	آیت، وَالْحَامِسَةُ أَنْ غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهَا	۷۷۴	"
تَفْسِيرُ سُورَةِ عَنكَبُوتٍ				۹۴۷	آیت، إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ الْخ	۷۷۵	۱۹
تَفْسِيرُ سُورَةِ رُومٍ				"	آیت، وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ مَا يَكُونُ لَنَا	۷۷۶	"
۹۴۹	آیت، لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ.	۷۹۲	۱۹	الْخ	آیت، وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ	۷۷۷	"
تَفْسِيرُ سُورَةِ لُقْمَانَ				"	آیت، إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِالسِّتْرِ الْخ	۷۷۸	"
۹۵۰	آیت، لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ الْخ	۷۹۳	۱۹	"	آیت، وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ مَا يَكُونُ	۷۷۹	"
"	آیت، إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ.	۷۹۴	"	۹۴۵	آیت، يَعْظُمُكُمْ اللَّهُ أَنْ تَعُودُوا لِمِثْلِهِ أَبَدًا.	۷۸۰	"
تَفْسِيرُ سُورَةِ تَزِيلِ السَّجْدَةِ				"	آیت، إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ	۷۸۱	"
۹۵۱	آیت، فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمُ.	۷۹۵	۱۹	الْخ	آیت، وَلَا يَأْتِلِ أُولَؤُا الْفَضْلِ مِنْكُمْ	۷۸۱	"
تَفْسِيرُ سُورَةِ أَحْزَابٍ				وَالسَّعَةِ.	وَالسَّعَةِ.	۷۸۲	"
۹۵۲	آیت، النَّبِيُّ أَوْلىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ.	۷۹۶	۱۹	۹۳۹	آیت، وَلِيُضْربَ بِخَيْرِهِمْ عَلَىٰ جُيُوبِهِمْ.	۷۸۲	"
۹۵۳	آیت، أَدْعُوهُمْ لِأَبَائِهِمْ.	۷۹۷	"	تَفْسِيرُ سُورَةِ فُرْقَانٍ			
"	آیت، فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ الْخ	۷۹۸	"	۹۴۱	آیت، الَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ الْخ	۷۸۳	۱۹
۹۵۴	آیت، قُلْ لَّا زَوَاجَ لَكَ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْحَيَاةَ	۷۹۹	"	"	آیت، وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ.	۷۸۴	"
"	الدُّنْيَا الْخ	۸۰۰	"	۹۴۲	آیت، يُضَاعَفُ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ.	۷۸۵	"
"	آیت، وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ.	۸۰۱	"	۹۴۳	آیت، إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا الْخ	۷۸۶	"
۹۵۵	آیت، وَتُخْفَىٰ فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ	۸۰۲	"	"	آیت، فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا.	۷۸۷	"
"	مُبْدِيهِ الْخ			تَفْسِيرُ سُورَةِ شُعَرَاءٍ			
"	آیت، تُرْجَىٰ مِنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ الْخ	۸۰۲	"	۹۴۴	آیت، وَلَا تُحْزِنُنِي يَوْمَ يَبْعَثُونَ.	۷۸۸	۱۹

صفحہ	عنوان	باب	پارہ	صفحہ	عنوان	باب	پارہ
۹۹۲	تفسیر سورۃ وَالطُّورِ.	۸۲۶	"	۹۵۶	آیت، لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ	۸۰۳	۱۹
۹۹۳	تفسیر سورۃ وَالنَّجْمِ.	۸۲۷	"		لَكُمْ الْخ		
۹۹۶	تفسیر سورۃ اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ.	۸۲۸	"	۹۶۰	آیت، إِنَّ تَبَدُّوا شَيْعًا أَوْ تَخْفَوْهُ الْخ	۸۰۳	"
۱۰۰۰	تفسیر سورۃ الرَّحْمَنِ.	۸۲۹	"	"	آیت، إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ	۸۰۵	"
۱۰۰۳	تفسیر سورۃ وَاقِعَةٍ.	۸۳۰	"		الْخ		
۱۰۰۴	تفسیر سورۃ حَدِيدِ.	۸۳۱	۲۰	۹۶۱	آیت، لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى	۸۰۶	"
"	تفسیر سورۃ مُحَادِلَةٍ.	۸۳۲	"	تَفْسِيرُ سُورَةِ سَبَا			
"	تفسیر سورۃ حَشْرِ.	۸۳۳	"				
۱۰۰۷	تفسیر سورۃ مُمْتَحِنَةٍ.	۸۳۴	"	۹۶۳	آیت، حَتَّىٰ إِذَا فُزِعَ عَنْ قُلُوبِهِمُ الْخ	۸۰۷	۱۹
۱۰۱۱	تفسیر سورۃ صَفِّ.	۸۳۵	"	"	آیت، إِنَّ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ	۸۰۸	"
"	تفسیر سورۃ جُمُعَةٍ.	۸۳۶	"		شَدِيدٍ.		
۱۰۱۲	تفسیر سورۃ مُنَافِقُونَ.	۸۳۷	"	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ			
۱۰۱۷	تفسیر سورۃ تَغَابُنِ.	۸۳۸	"				
"	تفسیر سورۃ طَلَاقِ.	۸۳۹	"	۹۶۵	تفسیر سورۃ مَلَائِكَةٍ.	۸۰۹	۲۰
۱۰۱۹	تفسیر سورۃ تَحْرِيمِ.	۸۴۰	"	"	تفسیر سورۃ يٰسَ.	۸۱۰	"
۱۰۲۳	تفسیر سورۃ مُلْكِ.	۸۴۱	"	۹۶۶	تفسیر سورۃ وَالصَّافَّاتِ.	۸۱۱	"
"	تفسیر سورۃ ن وَالْقَلَمِ.	۸۴۲	"	۹۶۷	تفسیر سورۃ ص.	۸۱۲	"
۱۰۲۴	تفسیر سورۃ الْحَاقَّةِ.	۸۴۳	"	۹۶۹	تفسیر سورۃ زُمَرِ.	۸۱۳	"
۱۰۲۵	تفسیر سورۃ مَعَارِجِ.	۸۴۴	"	۹۷۱	تفسیر سورۃ مُؤْمِنِ.	۸۱۴	"
"	تفسیر سورۃ نُوحِ.	۸۴۵	"	۹۷۲	تفسیر سورۃ خَمِ السَّجْدَةِ.	۸۱۵	"
۱۰۲۶	تفسیر سورۃ جِنِّ.	۸۴۶	"	۹۷۶	تفسیر سورۃ خَمِ عَسَقِ.	۸۱۶	"
۱۰۲۷	تفسیر سورۃ مَزْمَلِ.	۸۴۷	"	"	تفسیر سورۃ خَمِ زُحُرْفِ.	۸۱۷	"
"	تفسیر سورۃ مُدَّثِّرِ.	۸۴۸	"	۹۷۸	تفسیر سورۃ الدُّخَانِ.	۸۱۸	"
۱۰۲۹	تفسیر سورۃ قِيَامَةِ.	۸۴۹	"	۹۸۱	تفسیر سورۃ جَاثِيَةِ.	۸۱۹	"
۱۰۳۱	تفسیر سورۃ دَهْرِ.	۸۵۰	"	۹۸۲	تفسیر سورۃ أَخْقَافِ.	۸۲۰	"
"	تفسیر سورۃ وَالْمُرْسَلَاتِ.	۸۵۱	"	۹۸۳	تفسیر سورۃ مُحَمَّدٌ ﷺ	۸۲۱	"
۱۰۳۳	تفسیر سورۃ عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ.	۸۵۲	"	۹۸۴	تفسیر سورۃ فَتَحِ.	۸۲۲	"
۱۰۳۴	تفسیر سورۃ وَالنَّازِعَاتِ.	۸۵۳	"	۹۸۸	تفسیر سورۃ حُجُرَاتِ.	۸۲۳	"
"	تفسیر سورۃ عَبَسَ.	۸۵۴	"	۹۹۰	تفسیر سورۃ قِ.	۸۲۴	"
۱۰۳۵	تفسیر سورۃ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ.	۸۵۵	"	۹۹۲	تفسیر سورۃ ذَارِيَاتِ.	۸۲۵	"

صفحہ	عنوان	باب	پارہ	صفحہ	عنوان	باب	پارہ
۱۰۵۰	تفسیر سورۃ اَلَمْ تَرَ کَیْفَ.	۸۷۹	"	۱۰۳۵	تفسیر سورۃ اِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ.	۸۵۶	"
۱۰۵۱	تفسیر سورۃ لَا یَلَافِ قُرْیَیْشَ.	۸۸۰	"	۱۰۳۶	تفسیر سورۃ وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ.	۸۵۷	"
"	تفسیر سورۃ اَرَاَیْتَ.	۸۸۱	"	"	تفسیر سورۃ اِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ.	۸۵۸	"
"	تفسیر سورۃ کَوْثَرِ.	۸۸۲	"	۱۰۳۷	تفسیر سورۃ بُرُوجِ.	۸۵۹	"
۱۰۵۲	تفسیر سورۃ قُلْ یَٰۤاَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ.	۸۸۳	"	"	تفسیر سورۃ طَارِقِ.	۸۶۰	"
"	تفسیر سورۃ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ.	۸۸۴	"	"	تفسیر سورۃ سَبِّحْ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی	۸۶۱	"
۱۰۵۳	تفسیر سورۃ تَبَّتْ یَدَاۤ اٰبٰی لَهَبٍ.	۸۸۵	"	۱۰۳۸	تفسیر سورۃ هَلْ اَتٰکَ خَلِیْتُ الْغَاشِیَةِ	۸۶۲	"
۱۰۵۵	تفسیر سورۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ.	۸۸۶	"	"	تفسیر سورۃ وَالْفَجْرِ.	۸۶۳	۲۰
۱۰۵۶	تفسیر سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ.	۸۸۷	"	۱۰۳۹	تفسیر سورۃ لَا اُقْسِمُ.	۸۶۴	"
"	تفسیر سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ.	۸۸۸	"	"	تفسیر سورۃ وَالشَّمْسِ وَضُحٰیہَا.	۸۶۵	"
بَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ				۱۰۴۰	تفسیر سورۃ وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی.	۸۶۶	"
				۱۰۴۳	تفسیر سورۃ وَالضُّحٰی.	۸۶۷	"
۱۰۵۷	نزل وحی کی کیفیت اور سب سے پہلے کیا نازل ہوا؟ الخ	۸۸۹	۲۰	۱۰۴۴	تفسیر سورۃ اَلَمْ نَشْرَحْ.	۸۶۸	"
۱۰۵۸	قرآن، قریش اور عرب کی زبان میں نازل ہوا۔	۸۹۰	"	"	تفسیر سورۃ وَالنَّہْلِ.	۸۶۹	"
۱۰۵۹	قرآن جمع کرنے کا بیان۔	۸۹۱	۲۰	۱۰۴۸	تفسیر سورۃ عَلَقِ.	۸۷۰	"
۱۰۶۱	آنحضرت ﷺ کے کاتب کا بیان۔	۸۹۲	"	"	تفسیر سورۃ قَدَرِ.	۸۷۱	"
۱۰۶۲	قرآن شریف سات طریقوں پر نازل کیا گیا ہے۔	۸۹۳	"	۱۰۴۹	تفسیر سورۃ بَیِّنَةِ.	۸۷۲	"
۱۰۶۳	قرآن کی ترتیب کا بیان۔	۸۹۴	۲۰	۱۰۵۰	تفسیر سورۃ زُلْزَلِ.	۸۷۳	"
۱۰۶۵	حضرت جبریل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن مجید پیش کرتے تھے۔	۸۹۵	"	"	تفسیر سورۃ وَالْعَادِیَاتِ.	۸۷۴	"
۱۰۶۶	آنحضرت ﷺ کے قراء صحابہ کا بیان۔	۸۹۶	"	"	تفسیر سورۃ الْقَارِعَةِ.	۸۷۵	"
				"	تفسیر سورۃ اَلْہَاکُمُ النَّکَاثِرِ.	۸۷۶	"
				"	تفسیر سورۃ وَالْعَصْرِ.	۸۷۷	"
				"	تفسیر سورۃ وَیْلٌ لِّکُلِّ هُمَزَةٍ.	۸۷۸	"

گیارہواں پارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱ باب الشُّرُوطِ مَعَ النَّاسِ بِالْقَوْلِ .

۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ يُزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ وَغَيْرُهُمَا قَدْ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ إِنَّا لَعِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي بْنُ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوسَى رَسُولُ اللَّهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا كَانَتْ الْأَوَّلُ نِسْيَانًا وَالْوَسْطَى شَرْطًا وَالثَّالِثَةُ عَمْدًا قَالَ لَا تَوَاحِدُنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا لَقِيَا غُلَامًا فَقَتَلَهُ فَأَنْطَلَقَا فَوَجَدَا جَدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقُضَ فَأَقَامَهُ قَرَأَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَا مُمْهِمٌ مَلِكٌ.

گیارہواں پارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب ۱۔ لوگوں سے زبانی شرطیں طے کرنے کا بیان۔

۱۔ ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن جریج، یعلیٰ بن مسلم، عمرو بن دینار، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباسؓ ابی بن کعبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موسیٰ علیہ السلام کے قصہ کی پوری حدیث اور خضر کا موسیٰ سے یہ کہنا کہ کیا میں نے آپ سے پہلے ہی نہیں کہہ دیا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے اس تمام واقعہ کو بیان کر کے ارشاد فرمایا کہ پہلی بار تو بھولے سے اعتراض ہوا، دوسری مرتبہ بطور شرط کے، اور تیسری بار انہوں نے قصد اخلاف معاہدہ کیا، حضرت موسیٰ نے کہا تھا وہ میں بھول گیا تھا، اس کا مواخذہ مجھ سے نہ کرو، اور مجھ پر تنگی نہ ڈالو، پھر وہ دونوں ایک لڑکے سے طے جس کو حضرت خضر نے قتل کر دیا، اور دونوں آگے چلے پھر انہوں نے ایک دیوار دیکھی جو گرا چاہتی تھی حضرت خضر نے اسے درست کر دیا (ابن عباس اس سورت یعنی سورہ کہف میں وراء ہم ملک کے بجائے اما مهم ملک پڑھتے تھے لیکن یہ قول ضعیف ہے)

ف: امام بخاریؒ اس حدیث سے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ جو شرط آپس میں بغیر لکھنے کے اور بغیر گواہوں کی موجودگی کے محض زبانی لگائی جائے وہ بھی معتبر ہوتی ہے، اس پر عمل کرنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ و حضرت خضرؑ کے قصہ میں محض زبانی لگائی گئی شرط کا بھی اعتبار کیا گیا اور وہ شرط یہ ہے ”ان سالتك عن شيء بعدھا فلا تصاحبني“ ترجمہ: اگر میں نے اس کے بعد آپ سے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا تو مجھے اپنے ساتھ نہ رکھنا۔

۲ باب الشُّرُوطِ فِي الْوَلَاءِ .

باب ۲۔ آزاد کردہ غلام کی میراث کی شرط مقرر کرنے کا بیان۔

۲۔ مالک، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ بریرہ میرے پاس آئیں، اور انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں نے اپنے مالکوں سے نواوقیہ پر آزاد ہونے کا معاہدہ کیا، ایک اوقیہ ہر سال ادا کرتی رہوں گی، آپ میری مدد کیجئے، حضرت عائشہؓ نے کہا

۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ نَيْبُ بَرِيرَةَ فَقَالَتْ كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أَوْقِيَةً فَأَعْيِنْنِي فَقَالَتْ إِنْ أَحْبَبُوا

أَنْ أَعْدَهَا لَهُمْ وَيَكُونُ وَلَاؤُكَ لِي فَعَلْتُ
فَذَهَبْتُ بِرَبِيرَةٍ إِلَى أَهْلِهَا فَقَالَتْ لَهُمْ فَأَبَوْا
عَلَيْهَا فَحَاجَّاهُ مِنْ عِنْدِهِمْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ عَرَضْتُ
ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ
فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْ
عَائِشَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
خُذِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ
أَعْتَقَ فَعَلْتُ عَائِشَةُ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى
عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ رَجَالٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا
لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ
فِي كِتَابِ اللَّهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ
قَضَاءُ اللَّهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللَّهِ أَوْثَقُ وَإِنَّمَا الْوَلَاءُ
لِمَنْ أَعْتَقَ.

۳ باب إذا اشترط في المزارعة إذا شئت
أخرجتك .

ف: (مزارعت کے معنی مشترکہ کاشت جس میں ایک کی محنت دوسرے کا سرمایہ ہو)

۳- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
يَحْيَى أَبُو غَسَّانَ الْكِنَانِيُّ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا قَدَعَ أَهْلُ
خَيْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَامَ عُمَرُ خَطِيبًا
فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ عَامِلَ يَهُودَ خَيْبَرَ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَقَالَ
نُقِرُّكُمْ مَا أَقْرَكُمُ اللَّهُ وَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عُمَرَ خَرَجَ إِلَى مَالِهِ هُنَاكَ فَعُدِدِي عَلَيْهِ مِنَ
اللَّيْلِ فَقَدِغَتْ يَدَاهُ وَرَجُلَاهُ وَلَيْسَ لَنَا

اگر وہ لوگ چاہیں کہ میں انہیں یکمشت تمہاری سب قیمت دے
دوں، اور تمہاری میراث میرے لئے ہو، تو میں یہ کر سکتی ہوں،
اس پر بریرہ نے اپنے مالکوں کے پاس جا کر ان سے کہا، مگر انہوں
نے نہ مانا پھر وہاں سے حضرت عائشہؓ کے پاس آئیں، اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم بھی بیٹھے ہوئے تھے، بریرہ نے کہا، میں نے آپ
کی وہ بات ان سے کہی تھی مگر وہ بغیر شرط کے نہیں مانتے، حضور
اس بات کو سن رہے تھے حضرت عائشہؓ نے آپ سے پورا واقعہ بیان
کر دیا، آپ نے فرمایا تم بریرہ کو مول لے لو، اور ولاء کی شرط انہیں
کے لئے رہنے دو، اس لئے کہ ولاء تو اسی کو ملے گی، جو آزاد کرے
پس حضرت عائشہؓ نے ایسا ہی کیا اس کے بعد آپ نے لوگوں میں
کھڑے ہو کر اللہ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا، کہ آزاد کردہ غلام کی
میراث کی بابت لوگ ایسی شرطیں لگاتے ہیں، جو کتاب اللہ میں
نہیں ہیں، یاد رکھو، جو شرط کتاب اللہ میں نہ ہو، وہ باطل ہے، اللہ کا
فیصلہ بہت سچا اور اللہ کی شرط بہت مضبوط ہے، اور ولاء (۱) اسی کو
ملے گی جو آزاد کرے۔

باب ۳- مزارعت میں یہ شرط لگانے کا بیان کہ جب میں
چاہوں گا تو کاشت کار کو بے دخل کر دوں گا۔

۳- ابو احمد، محمد بن یحییٰ، ابو غسان کنانی، مالک، نافع، ابن عمرؓ سے
روایت کرتے ہیں کہ جب خیبر والوں نے مار کر میرے ہاتھ پاؤں
توڑ ڈالے تو ان کے بعد ایک دن حضرت عمرؓ نے کھڑے ہو کر ایک
تقریر کے دوران میں کہا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے خیبر کے یہودیوں سے ان کے مالوں کی بابت ایک معاملہ کیا تھا،
اور فرمایا تھا کہ جب تک اللہ تم کو قائم رکھے گا ہم بھی تم کو قائم رکھیں
گے، اور یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب کہ عبد اللہ بن عمرؓ اپنی جائیداد
پر گئے تھے، جہاں ان پر شب کے وقت ظلم کیا گیا، اور ان کے ہاتھ
پاؤں توڑ دیئے گئے، انہوں نے کہا ان یہودیوں کے علاوہ کوئی ہمارا

(۱) ولاء کا معنی یہ ہوتا ہے کہ آزاد شدہ غلام یا باندی کی وراثت کا مستحق اسکے دیگر ورثاء کے نہ ہونے کی صورت میں انکا آزاد کرنے والا مولیٰ
ہوتا ہے۔

دشمن وہاں نہیں ہے ہمارا شبہ انہیں پر ہے اور اب میں ان کو جلا وطن کر دینا مناسب سمجھتا ہوں، جب حضرت عمرؓ نے اس بات کا مضبوط ارادہ کر لیا، تو ابو حقیق (۱) یہودی کے خاندان میں سے ایک آدمی آیا، اور کہا کہ امیر المؤمنین آپ ہم کو نکال رہے ہیں، حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں برقرار رکھا اور یہاں کی جائیداد کی بابت ہم سے معاملہ کیا، اور اس بات کی ہمارے لئے شرط کر دی تھی، حضرت عمرؓ نے فرمایا تم یہ سمجھ رہے ہو کہ میں حضور کا یہ قول بھول گیا، جو تجھ سے فرمایا گیا تیرا کیا حال ہو گا جب تو خیر سے نکالا جائے گا تیرا اونٹ تجھے لئے راتوں رات پھرے گا، اس نے کہا یہ تو ابو القاسم کا مذاق تھا، حضرت عمرؓ نے کہا اے خدا کے دشمن تو جھوٹ بولتا ہے پھر اس کو حضرت عمرؓ نے نکال دیا اور جو کچھ میوہ جات، اونٹ، اسباب، عماریاں اور رسیاں وغیرہ ان کی تھیں، ان کی قیمت دے دی، اس کو حماد بن سلمہ نے بھی روایت کیا، انہوں نے عبید اللہ سے روایت کیا، میں گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے نافع سے انہوں نے حضرت ابن عمرؓ سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مختصر طور پر یہی روایت بیان کی۔

ف: جلاوطن کرنے کا سبب حضورؐ کی وہ وصیت تھی جس میں آپؐ نے یہ ارشاد فرمایا کہ یہود و مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دینا۔ جزیرہ عرب میں دو دین جمع نہیں ہو سکتے۔ (مشکوٰۃ: ص ۳۵۵)

باب ۴۔ کافروں کے ساتھ جہاد اور مصالحت کی شرطیں لکھنے کا بیان۔

۴۔ عبد اللہ بن محمد، عبد الرزاق، معمر، زہری، عروہ بن زبیر، حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان سے روایت کرتے ہیں اور دونوں ایک دوسرے کی تصدیق کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمانہ حدیبیہ میں تشریف لے چلے اثنائے راہ میں بطور معجزہ کے خالد بن ولید (جو ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے) کے متعلق فرمایا کہ مقام غمیم میں قریش کے ساتھ مقدمۃ الحشیش پر ہیں، تم داہنی طرف چلنا اور ادھر خالد کو مسلمانوں کا آنا ذرا بھی معلوم نہ ہوا تھا جب لشکر کا غبار ان تک پہنچا تو انہیں معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

هُنَاكَ عَبْدٌ غَيْرُهُمْ هُمْ عَدُوْنَا وَتُهُمَّنَا وَقَدْ رَأَيْتَ إِجْلَآتَهُمْ فَلَمَّا أَجْمَعَ عُمَرُ عَلَى ذَلِكَ أَنَا أَحَدُ بَنِي أَبِي الْحَقِيقِ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَتُخْرِجُنَا وَقَدْ أَقْرَأْنَا مُحَمَّدٌ وَعَامِلُنَا عَلَى الْأَمْوَالِ وَشَرَطَ ذَلِكَ لَنَا فَقَالَ عُمَرُ أَطَنْتَ آتَى نَسِيتُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكَ إِذَا أُخْرِجْتَ مِنْ خَيْبَرَ تَعْدُو بِكَ قُلُوبُكَ لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ فَقَالَ كَانَتْ هَذِهِ هَزِيلَةً مِنْ أَبِي الْقَاسِمِ قَالَ كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللَّهِ فَأَجْلَاهُمْ عُمَرُ وَأَعْطَاهُمْ قِيَمَةَ مَا كَانَ لَهُمْ مِنَ الثَّمَرِ مَالًا وَإِبِلًا وَعَرُوضًا مِنْ أَقْتَابٍ وَجِبَالٍ وَغَيْرِ ذَلِكَ رَوَاهُ حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَحْسِبُهُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَصَرَهُ.

۴ باب الشُّرُوطُ فِي الْجِهَادِ وَالْمُصَالِحَةِ مَعَ أَهْلِ الْحَرْبِ وَكِتَابَةُ الشُّرُوطِ.

۴۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمُسَوِّدِ ابْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَدِيثَ صَاحِبِهِ قَالَ أَخْرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَّةِ حَتَّى كَانُوا يَبْعُضُ الطَّرِيقِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ

(۱) یہ ابو حقیق خیبر کے یہودیوں کا سردار تھا۔

آگئے، اسی اثنا میں فوراً ایک شخص قریش کو خبر دینے کے لئے چل دیا، ادھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم برابر چلے جا رہے تھے، یہاں تک کہ جب آپ اس پہاڑی پر پہنچے جس کے اوپر سے ہو کر لوگ مکہ میں اترتے ہیں تو آپ کی اونٹنی بیٹھ گئی، لوگوں نے کہا حل حل بہت کوشش کی گئی، کہ وہ چلے مگر اس نے جنبش نہ کی صحابہؓ نے کہا قصوا بیٹھ گئی، قصوا بیٹھ گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قصوا خود سے نہیں بیٹھی، نہ اس کی یہ عادت ہے، بلکہ اسے اس نے روکا ہے، جس نے ہاتھی کو روکا تھا، پھر آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، کہ کفار قریش مجھ سے جس بات کا سوال کریں گے، اور وہ اس میں اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں کی تعظیم کریں گے تو میں ان کی اس بات کو میں منظور کر لوں گا، اس کے بعد آپ نے قصوا کو ڈانٹا تو اس نے جست لگائی، اور روانہ ہو گئی، یہاں تک کہ حدیبیہ کے کنارے ایک گڑھے پر بیٹھ گئی، جس میں پانی بہت ہی تھوڑا سا تھا، لوگ اس سے تھوڑا تھوڑا پانی لیتے تھے، تھوڑی ہی دیر میں لوگوں نے اس کو پی لیا اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پیاس کی شکایت کی، تو آپ نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکال کر دیا، اور حکم دیا کہ اس کو اس پانی میں ڈال دیں، پس خدا کی قسم پانی فوراً ابلنے لگا، یہاں تک کہ سب لوگ اس سے سیراب ہو گئے، اتنے میں بدیل بن ورقاء خزاعی نے اپنی قوم خزاعہ کے چند آدمیوں کو جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خیر خواہ تھے، اور تہامہ کے رہنے والے تھے، ساتھ لا کر کہا کہ میں نے کعب بن لوی اور عامر بن لوی کو اس حال میں چھوڑا ہے، کہ وہ حدیبیہ کے گہرے چشموں پر فروکش ہیں، ان کے ہمراہ دودھ والی اونٹنیاں ہیں، ہر طرح سے ان کا سامان درست ہے، اور وہ لوگ آپ سے جنگ کرنا چاہتے ہیں، اور آپ کو کعبہ سے روکنا چاہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم کسی سے لڑنے کے لئے نہیں آئے، ہم تو صرف عمرہ کرنے آئے ہیں، درحقیقت قریش کو لڑائی ہی نے کمزور کر دیا ہے، اور ان کو بہت کچھ نقصان پہنچا ہے، اگر وہ چاہیں تو میں ان سے کوئی مدت مقرر کر لوں، لیکن وہ میرے اور کفار عرب کے درمیان نہ پڑیں، نتیجہ میں اگر میں غالب آ جاؤں اور اس وقت قریش چاہیں کہ اس دین میں داخل ہوں جس میں اور لوگ داخل ہوئے

بِالْعَمِيمِ فِي خَيْلٍ لِّقُرَيْشٍ طَلِيعَةً فَخَذُوا ذَاتَ الْيَمِينِ قَوْلَ اللَّهِ مَا شَعَرَ بِهِمْ خَالِدٌ حَتَّى إِذَا هُمْ بِقَتَرَةِ الْحَيْشِ فَاَنْطَلَقَ يَرْكُضُ نَذِيرًا لِّقُرَيْشٍ وَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِي يُهْبِطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا بَرَكَتٌ بِهِ رَاحِلَتُهُ فَقَالَ النَّاسُ حَلْ حَلْ فَالْحَلَّتْ فَقَالُوا خَلَاتِ الْقُصُوءُ خَلَاتِ الْقُصُوءُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَلَاتِ الْقُصُوءُ وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخَلْقٍ وَلَكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفَيْلِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَسْأَلُونِي خُطَّةً يُعْظَمُونَ فِيهَا حُرْمَاتِ اللَّهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَتْ قَالَ فَعَدَلَ عَنْهُمْ حَتَّى نَزَلَ بِأَقْصَى الْحُدَيْبِيَّةِ عَلَى تَمَدٍ قَلِيلٍ الْمَاءِ يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضًا فَلَمْ يَلْبَثْهُ النَّاسُ حَتَّى نَزَحُوهُ وَشُكِّيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَطَشُ فَاَنْتَرَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ ثُمَّ أَمَرَ هُمْ أَنْ يَجْعَلُوهُ فِيهِ قَوْلَ اللَّهِ مَا زَالَ يَجِيشُ لَهُمْ بِالرَّيِّ حَتَّى صَدَرُوا عَنْهُ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ الْخَزَاعِيُّ فِي نَفَرٍ مِنْ قَوْمِهِ مِنْ خَزَاعَةَ وَكَانَ عَيْيَةً نُصَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ تِهَامَةٍ فَقَالَ إِنِّي تَرَكْتُ كَعْبَ بْنَ لُؤَيٍّ وَعَامِرَ بْنَ لُؤَيٍّ نَزَلُوا أَعْدَادَ مِيَاهِ الْحُدَيْبِيَّةِ وَمَعَهُمُ الْعُودُ الْمَطَايِلُ وَهُمْ مُقَاتِلُوكَ وَصَادُوكَ عَنِ الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَمْ نَجِءْ لِقِتَالِ أَحَدٍ وَلَكِنَّا جِئْنَا مُعْتَمِرِينَ وَإِنْ قُرَيْشًا قَدْ نَهَكْتَهُمُ الْحَرْبُ

ہیں تو وہ ایسا کریں، اور اگر میں غالب نہ آؤں تو پھر وہ آرام اٹھائیں، کیونکہ اس صورت میں ان کا مقصود پورا ہو جائے گا، اور اگر وہ اس کو منظور نہ کریں، تو قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، کہ میں اپنی اس حالت میں ان سے اس وقت تک جنگ کروں گا، تا آنکہ قتل کر دیا جاؤں، اور بے شک اللہ اپنے دین کو جاری رکھے گا، بدیل نے کہا جو کچھ آپ نے کہا میں قریش سے جا کر یہی کہہ دوں گا، چنانچہ وہ گیا اور قریش سے جا کر کہا کہ ہم تمہارے پاس اسی شخص کے پاس سے آرہے ہیں، اور ہم نے انہیں کچھ کہتے ہوئے سنا ہے، اگر تم چاہو تو ہم بیان کر دیں، تو ان کے بے وقوفوں نے کہا کہ ہمیں اس کی کچھ حاجت نہیں، کہ کسی بات کی خبر دو، لیکن عقل مندوں نے کہا کہ تم نے ان سے جو کچھ سنا ہے بیان کرو بدیل نے کہا میں نے ان کو یہ یہ کہتے سنا ہے، پھر جو کچھ آپ نے فرمایا تھا بیان کر دیا، تو عروہ بن مسعود کھڑے ہو گئے اور کہا کہ لوگو کیا میں تمہارا باپ نہیں؟ انہوں نے کہا ہاں! عروہ نے کہا کیا تم میری اولاد کی طرح نہیں ہو، انہوں نے کہا ہاں! عروہ نے کہا کیا تم مجھ سے کسی قسم کی بدظنی رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا نہیں! عروہ نے کہا کیا تم نہیں جانتے کہ میں نے عکاظ والوں کو تمہاری نصرت کے لئے بلایا مگر جب انہوں نے میرا کہنا نہ مانا، تو میں اپنے اعزہ اور اولاد کو جس نے میرا کہنا مانا، اس کو تمہارے پاس لے آیا، انہوں نے کہا ہاں! یہ سب کچھ ٹھیک ہے، عروہ نے کہا اچھا اب میری ایک بات مانو، اس شخص (یعنی حضور) نے تمہارے سامنے ایک اچھی بات پیش کی ہے، اس کو منظور کر لو، اور مجھے اجازت دو کہ میں اس کے پاس جاؤں، سب نے کہا اچھا آپ جاییے، چنانچہ عروہ آپ کے پاس آئے اور گفتگو کرنے لگے، آپ نے اس سے ویسی ہی گفتگو کی جیسی کہ بدیل سے کی تھی، عروہ نے کہا اے محمد یہ بتاؤ کہ اگر تم اپنی قوم کی جڑ بنیاد بالکل کاٹ ڈالو گے، تو اس میں تمہارا کیا فائدہ ہو گا، کیا تم نے اپنے سے پہلے کسی عرب کے متعلق سنا ہے کہ اس نے اپنی قوم کا استیصال کیا ہو، اور اگر دوسری بات ہو جائے کہ تم مغلوب ہو جاؤ تو پھر کیا ہو گا؟ اور نتیجہ میں تو یہی آخری بات معلوم ہو رہی ہے، کیونکہ میں تمہارے ہمراہ ایسے لوگ اور ایسے مختلف آدمی دیکھ رہا ہوں جو بھاگ جانے کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں، سنو! وہ تمہیں میدان جنگ میں

وَأَصْرَتْ بِهِمْ وَإِنْ شَاءَ مَا دَدْتُهُمْ مُدَّةً وَيُحْلُوا بَيْنِي وَبَيْنَ النَّاسِ فَإِنْ أَظْهَرَ فَإِنْ شَاءُوا أَنْ يَدْخُلُوا فِيمَا دَخَلَ فِيهِ النَّاسُ فَعَلُوا وَالْأَفْقَدُ حَمُّوا وَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَوَا الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقَاتِلَنَّهُمْ عَلَى أَمْرِي هَذَا حَتَّى تَنْفَرِدَ سَالِفَتِي وَلَيَنْفِذَنَّ اللَّهُ أَمْرَهُ فَقَالَ بُدَيْلٌ سَأَبْلُغُهُمْ مَا تَقُولُ فَاَنْطَلَقَ حَتَّى آتَى قُرَيْشًا قَالَ إِنَّا قَدْ جِئْنَاكُمْ مِنْ هَذَا الرَّجُلِ وَسَمِعْنَاهُ يَقُولُ قَوْلًا فَإِنْ شِئْتُمْ أَنْ نَعْرِضَهُ عَلَيْكُمْ فَعَلْنَا فَقَالَ سَفَهَاؤُهُمْ لَا حَاجَةَ لَنَا أَنْ تُخْبِرَنَا عَنْهُ بِشَيْءٍ وَقَالَ ذُو الرَّاْيِ مِنْهُمْ هَاتِ مَا سَمِعْتَهُ يَقُولُ قَالَ سَمِعْتَهُ يَقُولُ كَذًا وَكَذَا فَحَدَّثَهُمْ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ أَيْ قَوْمِ الْكُتُمِ بِالْوَلَدِ قَالُوا بَلَى قَالَ أَوْلَسْتُ بِالْوَالِدِ قَالُوا بَلَى قَالَ فَهَلْ تَنْهَمُونِي قَالُوا لَا قَالَ الْكُتُمُ تَعْلَمُونَ أَنِّي اسْتَفَرْتُ أَهْلَ عَكَاظٍ فَلَمَّا بَلَغُوا عَلَى جِئْتُكُمْ بِأَهْلِي وَوَلَدِي وَمَنْ أَطَاعَنِي قَالُوا بَلَى قَالَ إِنْ هَذَا قَدْ عَرَضَ لَكُمْ خُطَّةٌ رُشِدٍ أَقْبِلُوهَا وَدَعُونِي آتِيهِ قَالُوا آتِيهِ فَاتَاهُ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِنْ قَوْلِهِ لِبُدَيْلٍ فَقَالَ عُرْوَةُ عِنْدَ ذَلِكَ أَيْ مُحَمَّدٌ أَرَأَيْتَ إِنْ اسْتَأْصَلْتَ أَمْرَ قَوْمِكَ هَلْ سَمِعْتَ بِأَحَدٍ مِنَ الْعَرَبِ اجْتَاَحَ أَهْلَهُ قَبْلَكَ وَإِنْ تَكُنِ الْأُخْرَى فَإِنِّي وَاللَّهِ لَأَرَى وَجُوهَهَا وَإِنِّي لَأَرَى أَشْوَابًا مِنَ النَّاسِ خَلِيفًا أَنْ يَفِرُّوا وَيَدْعُوكَ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ

أَمْصَصُ بِيْظِرِ اللَّاتِ أَنْحُنْ نَفَرَعْنَهُ وَنَدَعُهُ
فَقَالَ مَنْ ذَا قَالُوا أَبُو بَكْرٍ قَالَ أَمَا وَالَّذِي
نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَا يَدُكَ كَانَتْ لَكَ عِنْدِي لَمْ
أَجْزِكَ بِهَا لَا جَبْنَكَ قَالَ وَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَا تَكَلَّمَا أَخَذَ
بِلِحْيَتِهِ وَالْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ السَّيْفُ
وَعَلَيْهِ الْمَغْفَرُ فَكَلَّمَا أَهْوَى عُرْوَةُ بِيَدِهِ
إِلَى لِحْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ضَرَبَ يَدَهُ بِنَعْلِ السَّيْفِ وَقَالَ لَهُ أَخْرُ
يَدَكَ عَنْ لِحْيَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَرَفَعَ عُرْوَةُ رَأْسَهُ فَقَالَ مَنْ هَذَا
قَالُوا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَقَالَ أَيْ عَدُوُّ
الْأَسْتِ أَسْعَى فِي غَدْرَتِكَ وَكَانَ الْمُغِيرَةُ
صَحْبَ قَوْمًا فِي الْحَاثِلِيَّةِ فَفَقَتَلَهُمْ وَأَخَذَ
أَمْوَالَهُمْ ثُمَّ جَاءَ فَاسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا الْإِسْلَامُ وَأَقْبَلُ وَأَمَا
الْمَالُ فَلَسْتُ مِنْهُ فِي شَيْءٍ ثُمَّ إِنَّ عُرْوَةَ
جَعَلَ يُؤْمِقُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَيْنَيْهِ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا تَنَحَّمْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُحَامَةً
إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَذَلِكَ بِهَا
وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ وَإِذَا أَمَرَهُمْ ابْتَدَرُوا أَمْرَهُ
وَإِذَا تَوَضَّاءَ كَادُوا يَفْتِكُلُونَ عَلَى وَضُوئِهِ
وَإِذَا تَكَلَّمُوا خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا
يُحِدُونَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيمًا لَهُ فَرَجَعَ عُرْوَةُ
إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَيْ قَوْمُ وَاللَّهِ لَقَدْ
وَفَذْتُ عَلَى الْمُلُوكِ وَوَفَذْتُ عَلَى قَبِصَرَ
وَكَسْرَى وَالنَّحَاشِيِّ وَاللَّهِ إِنْ رَأَيْتُ مَلِكًا

تہا چھوڑ دیں گے، حضرت ابو بکر (رضی اللہ عنہ) نے سن کر عروہ
سے کہا کہ ”امصص بیظر اللات“ لات بمعنی مخصوص بت کے
بظر بمعنی عورت کی شرم گاہ کے حصہ کا گوشت امصص بمعنی چوس اور
یہ جملہ ایک بہت بری گالی کے طور پر کہا جاتا ہے، اور پھر حضرت
ابو بکر صدیقؓ نے کہا کہ کیا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت
سے بھاگ جائیں گے، اور انہیں تہا چھوڑ دیں گے، عروہ نے کہا یہ
کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ابو بکرؓ ہیں عروہ نے کہا قسم ہے اس کی
جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر مجھ پر تمہارا ایک احسان نہ ہوتا
جس کا میں نے ابھی تک بدلہ نہیں دیا ہے، تو میں ضرور تم کو جواب
دیتا حضرت مسور بن مخرمہ کہتے ہیں کہ عروہ پھر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے گفتگو کرنے لگا، اور جب وہ آپ سے بات کرتا تو ازارہ
خوشامد آپ کی ڈاڑھی میں ہاتھ ڈال دیتا، مغیرہ بن شعبہؓ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے سر ہانے کھڑے ہوئے تھے، جن کے ہاتھ میں
نگلی تلوار تھی اور خود ان کے سر پر تھا جب عروہ (۱) اپنا ہاتھ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈاڑھی کی طرف بڑھانے لگا، تو مغیرہ نے اپنا
ہاتھ تلوار کے قبضہ پر ڈال دیا، اور کہا کہ عروہ اپنا ہاتھ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی ڈاڑھی سے ہٹالے، عروہ نے اپنا سر اٹھایا اور پوچھا یہ
کون ہے؟ لوگوں نے کہا مغیرہ بن شعبہؓ! عروہ نے کہا اے بے وقوف
کیا تو سمجھتا ہے کہ میں تیری بے وفائی کے انتقام کی فکر میں نہیں
ہوں، مغیرہ نے جو زمانہ جاہلیت میں کچھ لوگوں کے پاس نشست و
برخواست کرتے تھے، انہوں نے کسی کو قتل کر ڈالا اور اس کا مال لے
لیا تھا، اور اس کے بعد وہ مسلمان ہو گئے تھے، اس کے بعد عروہ گوشہ
چشم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو دیکھنے لگا، راوی
کہتا ہے کہ اس نے یہ حال دیکھا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم لعاب
تھوکتے، تو وہ صحابہ میں سے کسی نہ کسی کے ہاتھ پر پڑتا جس کو وہ اپنے
چہرے اور بدن پر مل لیتا، اور جب آپ کوئی حکم دیتے تو وہ بہت جلد
اس کی تعمیل کرتے جب آپ وضو کرتے، تو وہ لوگ آپ کے وضو
کے غسلہ پر لڑتے تھے (ایک کہتا تھا، ہم اس کو لیں گے، دوسرا کہتا تھا
کہ ہم لیں گے) جب وہ لوگ بات کرتے تھے، تو آپ کے سامنے

(۱) اس سے معلوم ہوا کہ حفاظت کی غرض سے امیر کے سر کے پاس تلوار وغیرہ کوئی ہتھیار لیکر کھڑے ہونے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

اپنی آوازیں پست رکھتے تھے اور بے محابا آپ کی طرف بوجہ تعظیم نہ دیکھتے تھے، پھر عروہ اپنے ساتھیوں کے پاس لوٹ گیا، اور کہا اے لوگو! اللہ کی قسم، میں بادشاہوں کے دربار میں گیا، قیصر کسریٰ اور نجاشی (۱) کے دربار میں گیا، مگر اللہ کی قسم میں نے کسی بادشاہ کو ایسا نہیں دیکھا، کہ اس کے مصاحب اس کی اتنی تعظیم کرتے ہوں، جتنی محمدؐ کی یہ تعظیم کرتے ہیں، اللہ کی قسم، جب وہ تھوکتے ہیں، تو وہ جس کسی کے ہاتھ پڑتا ہے، وہ اس کو اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا ہے، اور جب وہ کسی بات کے کرنے کا حکم دیتے ہیں، تو ان کے اصحاب بہت جلد اس حکم کی تعمیل کرتے ہیں، جب وضو کرتے ہیں، تو ان کے غسل وضو کے لئے لڑتے مرتے ہیں، اپنی آوازیں ان کے سامنے پست رکھتے ہیں، نیز بغرض تعظیم ان کی طرف دیکھتے تک نہیں، بے شک انہوں نے تمہارے سامنے ایک عمدہ مسئلہ پیش کیا ہے، لہذا تم اس کو مان لو، چنانچہ بنی کنانہ میں سے ایک شخص نے کہا کہ، مجھے بھی اجازت دو کہ میں بھی ان کے پاس جا کر ان کو دیکھوں، تو لوگوں نے کہا کہ اچھا تم بھی ان کے پاس جاؤ، جب وہ آنحضرت اور آپ کے اصحاب کے سامنے آیا، تو آپ نے فرمایا کہ یہ فلاں شخص ہے، اور وہ اس قوم میں سے ہے، جو قربانی کے جانوروں کی تعظیم کیا کرتے ہیں، لہذا تم قربانی کے جانور اس کے سامنے کرو، جب قربانی کے جانور اس کے سامنے لائے گئے، اور لوگوں نے لبیک کہتے ہوئے اس کا استقبال کیا، اس نے یہ حال دیکھا، تو کہنے لگا، سبحان اللہ! ایسے اچھے لوگوں کو کعبہ سے روکنا زیبا نہیں ہے، پھر جب وہ اپنے لوگوں کے پاس لوٹا تو کہنے لگا کہ، میں نے قربانی کے جانوروں کو دیکھا کہ انہیں فلاں پھل پھل سے پہنائے گئے تھے اور ان کا اشعار کیا ہوا تھا (یعنی ان اونٹوں کے کوہان پر اس لئے زخم لگایا جاتا ہے تاکہ وہ حج کا ہدیہ متصور کئے جائیں، لہذا میں تو یہ مناسب نہیں سمجھتا کہ ان لوگوں کو کعبہ سے روکا جائے، پھر ان میں سے ایک اور شخص کھڑا ہوا، جس کا نام ”مکرز بن حفص تھا“ اس نے کہا کہ مجھے بھی اجازت دو کہ میں بھی محمدؐ کے پاس جاؤں، لوگوں نے کہا کہ اچھا تم بھی جاؤ، چنانچہ جب وہ مسلمانوں کے پاس آیا، تو رسول اللہؐ نے فرمایا، یہ مکرز ہے، اور یہ ایک بدکار آدمی ہے، وہ رسول اللہؐ سے گفتگو

فَقَطُّ يُعْظِمُهُ أَصْحَابُهُ مَا يُعْظِمُهُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدًا وَاللَّهِ إِنْ تَنَحَّمْ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَذَلِكَ بِهَا وَجْهَةٌ وَجِلْدَةٌ وَإِذَا أَمَرَهُمْ ابْتَدَرُوا أَمْرَهُ وَإِذَا تَوَضَّاءَ كَاذُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَى وَضُوئِهِ وَإِذَا تَكَلَّمْ حَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يُحِذُّونَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيمًا لَهُ وَإِنَّهُ قَدْ عَرَضَ عَلَيْكُمْ خُطَّةٌ رُشِدٌ فَاقْبَلُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي كِنَانَةَ دَعُونِي ائْتِيهِ فَقَالُوا ائْتِيهِ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا فُلَانٌ وَهُوَ مِنْ قَوْمٍ يُعْظِمُونَ الْبُذُنَ فَابْعَثُوا لَهُ فَبَعِثَتْ لَهُ وَاسْتَقْبَلَهُ النَّاسُ يَلْبُونَ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا يَنْبَغِي لِهَؤُلَاءِ أَنْ يُصَدَّوْا عَنِ الْبَيْتِ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ مِكْرَزُ بْنُ حَفْصٍ فَقَالَ دَعُونِي ائْتِيهِ فَقَالُوا ائْتِيهِ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا مِكْرَزٌ وَهُوَ رَجُلٌ فَاجِرٌ فَحَجَلْ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا هُوَ يُكَلِّمُهُ إِذْ جَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ مَعْمَرٌ فَأَخْبَرَنِي أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّهُ لَمَّا جَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ سَهَّلَ لَكُمْ مِنْ أَمْرِكُمْ قَالَ مَعْمَرٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ فِي حَدِيثِهِ فَجَاءَ سُهَيْلُ ابْنُ عَمْرٍو فَقَالَ اكْتُبْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابًا فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَاتِبَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبْ

(۱) ان تین بادشاہوں کا خاص طور پر تذکرہ کیا اس لیے کہ یہ اس زمانے کے بادشاہوں میں سے بڑے شمار ہوتے تھے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قَالَ سُهَيْلٌ أَمَّا
الرَّحْمَنُ قَوْلَ اللَّهِ مَا أَدْرَى مَا هُوَ وَلَكِنْ
اَكْتُبْ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ كَمَا كُنْتَ تَكْتُبُ
فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ وَاللَّهِ لَا نَكْتُبُهَا إِلَّا بِسْمِ
اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْتُبْ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ ثُمَّ قَالَ
هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ
فَقَالَ سُهَيْلٌ وَاللَّهِ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ
اللَّهِ مَا صَدَدْنَاكَ عَنِ الْبَيْتِ وَلَا قَاتَلْنَاكَ
وَلَكِنْ اَكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ إِنِّي
لَرَسُولُ اللَّهِ وَإِنْ كَذَّبْتُمُونِي اَكْتُبْ
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ الرَّهْرِيُّ وَذَلِكَ
لِقَوْلِهِ لَا يَسْأَلُونِي خُطَّةً يُعْظَمُونَ فِيهَا
حُرْمَاتِ اللَّهِ إِلَّا ابْعَظْتُهُمْ إِيَّاهَا فَقَالَ لَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنْ تُخْلُوا
بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَتَنْطُوفَ بِهِ فَقَالَ سُهَيْلٌ
وَاللَّهِ لَا تَتَحَدَّثُ الْعَرَبُ أَنَّا أُحِذْنَا ضُغْطَةً
وَلَكِنْ ذَلِكَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَكَتَبَ فَقَالَ
سُهَيْلٌ وَعَلَى أَنَّهُ لَا يَأْتِيكَ مِنَّا رَجُلٌ وَإِنْ
كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا قَالَ
الْمُسْلِمُونَ سُبْحَانَ اللَّهِ كَيْفَ يُرَدُّ إِلَى
الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ جَاءَ مُسْلِمًا فَبَيْنَمَا هُمْ
كَذَلِكَ إِذْ دَخَلَ أَبُو جَنْدَلٍ بْنُ سُهَيْلٍ بْنُ
عَمْرِو بْنِ سَفْ فِي قُبُودِهِ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ
أَسْفَلِ مَكَّةَ حَتَّى رَمَى بِنَفْسِهِ بَيْنَ أَظْهُرِ
الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ سُهَيْلٌ هَذَا يَا مُحَمَّدُ
أَوَّلُ مَا أَقَاضِيكَ عَلَيْهِ أَنْ تَرُدَّهُ إِلَيْنَا فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَمْ نَقْضِ

کر رہا تھا کہ سہیل بن عمرو نامی ایک شخص کافروں کی طرف سے آیا
معرکہ کہتے ہیں، مجھ سے ایوب نے عکرمہ سے روایت کر کے یہ بیان کیا
کہ جب سہیل آیا تو رسول اللہ نے فرمایا کہ اب تمہارا کام آسان
ہو گیا، (۱) معمر کہتے ہیں کہ زہری نے مجھ سے اپنی حدیث میں یہ
بھی بیان کیا کہ جب سہیل بن عمرو آیا تو اس نے کہا کہ آپ ہمارے
اور اپنے درمیان میں صلح نامہ لکھ دیجئے، پس رسول اللہ نے کاتب کو
بلایا اور اس سے فرمایا کہ لکھ، بسم اللہ الرحمن الرحیم، سہیل نے کہا خدا
کی قسم، ہم رحن کو نہیں جانتے کہ وہ کون ہے، کفار نے یہ اس لئے کہا
کہ وہ لفظ رحن کو خدا کا نام جانتے ہی نہ تھے، آپ یوں لکھوائے،
باسمک اللہم، جیسا کہ آپ پہلے لکھا کرتے تھے، مسلمانوں نے کہا،
ہم تو بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی لکھوائیں گے، رسول اللہ نے فرمایا اس
پر اصرار نہ کرو، باسمک اللہم لکھ دو، پھر آپ نے فرمایا (لکھو)
”ہذا ما قاضی علیہ محمد رسول اللہ“ سہیل نے کہا خدا کی قسم
اگر ہم جانتے کہ آپ خدا کے رسول ہیں، تو ہم آپ کو کعبہ سے نہ
روکتے، اور نہ آپ سے جنگ کرتے، آپ من جانب محمد بن عبد اللہ
لکھے، اس پر رسول اللہ نے فرمایا، خدا کی قسم بے شک میں اللہ کا رسول
ہوں، اور اگر تم لوگ میری تکذیب ہی کرتے ہو، تو محمد بن عبد اللہ
لکھ لو، زہری کہتے ہیں کہ یہ سب باتیں آپ نے اس لئے منظور
کر لیں کہ آپ فرما چکے تھے کہ وہ جس بات کی مجھ سے درخواست
کریں گے، بشرطیکہ اس میں وہ اللہ کی حرمت والی چیزوں کی عظمت
کریں، تو میں اسے قبول کر لوں گا، پھر رسول اللہ نے فرمایا ”علی ان
تخلوا بیننا و بین البیت فنطوف بہ“ (اس بات پر کہ اے کفار مکہ،
تم ہمارے اور کعبہ کے درمیان میں راہ صاف کر دو، تاکہ ہم اس کا
طواف کر لیں) سہیل نے کہا کہ خدا کی قسم! ہم یہ بات اس سال منظور
نہیں کریں گے، کیونکہ ڈر ہے کہ عرب یہ نہ کہیں کہ ہم مجبور کر
دیئے گئے، بلکہ اگلے برس یہ بات پوری ہو جائے گی، چنانچہ حضرت
نے یہی لکھوادیا، پھر سہیل نے کہا یہ بھی لکھو دیجئے کہ ”وعلی انہ لا
یأتیک منارجل دان کان علی دینک الا رد دتہ“ (اس بات پر کہ
اے محمد ہماری طرف سے جو شخص تمہارے پاس جائے، اگرچہ وہ

تمہارے دین پر ہو تب بھی تم اسے ہماری طرف واپس لوٹا دینا۔) مسلمانوں نے کہا سبحان اللہ! وہ مشرکوں کے پاس کیوں واپس کر دیا جائے گا؟ حالانکہ وہ مسلمان ہو چکا ہے، اسی حالت میں ابو جندل بن سہیل اپنی بیٹیوں کو کھڑکھڑاتے ہوئے مکہ کے نشیب سے آئے تھے، مسلمانوں کے درمیان آگئے، تو انہوں نے کہا محمد یہی سب سے پہلی بات ہے، جس پر ہم آپ سے صلح کرتے ہیں کہ تم ابو جندل کو مجھے واپس دے دو، جس پر رسول اللہ نے فرمایا، ہم نے ابھی تحریر ختم نہیں کی۔ ابھی سے ان شرائط پر عمل کیونکر ضروری ہو سکتا ہے، سہیل نے کہا اللہ کی قسم ہم تم سے کسی بات پر صلح کبھی نہ کریں گے، رسول اللہ نے فرمایا۔ اچھا اس ایک آدمی کی تم مجھے اجازت دیدو، سہیل نے کہا میں ہر گز اس کی اجازت نہ دوں گا، آنحضرت نے فرمایا نہیں اس کی اجازت دے دو اس نے کہا میں نہ دوں گا، مکرز نے کہا میں اس کی اجازت آپ کو دیتا ہوں، ابو جندل نے کہا (۱) مسلمانو! کیا میں مشرکوں کے پاس واپس کر دیا جاؤں گا، حالانکہ میں مسلمان ہو چکا ہوں، کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں نے اسلام کیلئے کیا کیا مصیبتیں اٹھائی ہیں، درحقیقت ابو جندل کو خدا کی راہ میں بہت سخت تکلیفیں دی گئی تھیں، حضرت فاروقؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کے پاس آکر عرض کیا کہ کیا آپ اللہ کے سچے نبی نہیں ہیں؟ حضرت نے فرمایا کیوں نہیں، میں ضرور سچا نبی ہوں، میں نے عرض کیا، کیا ہم حق پر اور ہمارا دشمن باطل پر نہیں ہے؟ حضرت نے فرمایا، کیوں نہیں تم حق پر ہو، میں نے عرض کیا، پھر ہم اپنے دین میں کیوں نرمی برتیں، آپ نے فرمایا میں خدا کا رسول ہوں، اس کی نافرمانی نہیں کرتا، وہی ہمارا مددگار ہے، میں نے عرض کیا، کیا آپ ہم سے بیان نہ کرتے تھے کہ ہم کعبہ میں جائیں گے، اور اس کا طواف کریں گے، آپ نے فرمایا کیا میں نے یہ کہا تھا کہ تم اسی سال کعبہ میں جاؤ گے اور طواف کرو گے؟ میں نے کہا نہیں، تو آپ نے فرمایا کہ تم کعبہ میں جاؤ گے اور اس کا طواف کرو گے، حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ میں آپ کے پاس سے پھر ابو بکرؓ کے پاس گیا، اور ان سے کہا ابو بکر! محمد اللہ کے سچے نبی

الْكِتَابَ بَعْدُ قَالَ قَالَ فَوَاللَّهِ إِذَا لَمْ أَصَالِحْكَ عَلَى شَيْءٍ أَبَدًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجِزْهُ لِي قَالَ مَا أَنَا بِمُحِيزِهِ لَكَ قَالَ بَلَى فَاَفْعَلْ قَالَ مَا أَنَا بِفَاعِلٍ قَالَ مَكْرَرٌ بَلْ قَدْ أَجَزَنَاهُ لَكَ قَالَ أَبُو جَنْدَلٍ أَيْ مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ أُرِّدُ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ جِئْتُ مُسْلِمًا إِلَّا تَرَوْنَ مَا قَدْ لَقِيتُ وَكَانَ قَدْ عَذَّبَ عَذَابًا شَدِيدًا فِي اللَّهِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاتَيْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَلَسْتُ نَبِيَّ اللَّهِ حَقًّا قَالَ بَلَى قُلْتُ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَعَدُّونَا عَلَى الْبَاطِلِ قَالَ بَلَى قُلْتُ فَلِمَ تُعْطَى الدِّيَّةُ فِي دِينِنَا إِذَا قَالَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَلَسْتُ أَعْصِيهِ وَهُوَ نَاصِرِي قُلْتُ أَوْلَيْسَ كُنْتَ تُحَدِّثُنَا أَنَا سَنَاتِي الْبَيْتِ فَنَطُوفُ بِهِ قَالَ بَلَى فَأَخْبَرْتُكَ أَنَا تَأْتِيهِ الْعَامَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنَّكَ آتِيهِ وَمُطَوِّفٌ بِهِ قَالَ فَاتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَيْسَ هَذَا نَبِيَّ اللَّهِ حَقًّا قَالَ بَلَى قُلْتُ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَعَدُّونَا عَلَى الْبَاطِلِ قَالَ بَلَى قُلْتُ فَلِمَ تُعْطَى الدِّيَّةُ فِي دِينِنَا إِذَا قَالَ أَيُّهَا الرَّجُلُ إِنَّهُ لَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ يَعْصِي رَبَّهُ وَهُوَ نَاصِرُهُ فَاسْتَمْسَكَ بِغُرْزِهِ فَوَاللَّهِ إِنَّهُ عَلَى الْحَقِّ قُلْتُ أَلَيْسَ كَانَ يُحَدِّثُنَا أَنَا سَنَاتِي الْبَيْتِ وَنَطُوفُ بِهِ قَالَ بَلَى فَأَخْبَرْتُكَ أَنَّكَ تَأْتِيهِ الْعَامَ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنَّكَ آتِيهِ وَمُطَوِّفٌ بِهِ قَالَ الزُّهْرِيُّ قَالَ

(۱) حضرت ابو جندلؓ کو واپس کر دیا گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ صبر کرنا ثواب کی امید رکھنا اللہ تعالیٰ تیری رہائی کی کوئی صورت پیدا فرمادیں گے۔ (فتح الباری: ج ۵، ص ۲۶۳)

نہیں ہیں؟ ابو بکرؓ نے کہا ہاں بیشک وہ خدا کے رسول ہیں، میں نے کہا کیا ہم حق پر اور ہمارا دشمن باطل پر نہیں ہے؟ انہوں نے کہا ہاں، یہ بات درست ہے میں نے کہا، پھر کیوں ہم اپنے دین کے بارے میں دبتے رہیں، تو ابو بکرؓ نے کہا اے عمر! بیشک یہ خدا کے رسول ہیں، اور وہ اپنے پروردگار کی نافرمانی نہیں کرتے، اور وہ ان کا مددگار ہے، لہذا تم ان کی مخالفت نہ کرو، کیونکہ خدا کی قسم وہ حق پر ہیں، میں نے کہا کیا وہ ہم سے بیان نہ کرتے تھے کہ ہم کعبہ جائیں گے، اور اس کا طواف کریں گے، تو ابو بکرؓ نے کہا ہاں ”کہا تھا“ مگر کیا تم سے یہ بھی کہا تھا کہ تم اسی سال کعبہ جاؤ گے، میں نے کہا یہ تو نہیں کہا تھا، ابو بکرؓ نے کہا، پھر تم کعبہ ضرور جاؤ گے، اور اس کا طواف کرو گے، زہری کہتے ہیں کہ فاروق اعظمؓ کہتے تھے کہ اس گستاخی کے کفارہ میں میں نے بہت سی عبادتیں کیں، (۱) راوی کا بیان ہے کہ پھر جب صلح نامہ کی تحریر سے فراغت ہوئی، تو رسول اللہؐ نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ اٹھو سر منڈو، لو، اور قربانی پیش کرو، راوی کہتا ہے اللہ کی قسم، کوئی شخص بھی ان میں سے نہ اٹھا، یہاں تک کہ آپؐ نے تین مرتبہ یہی فرمایا، جب ان میں سے کوئی نہیں اٹھا، تو آپؐ خود ام سلمہؓ کے پاس گئے، اور ان سے یہ سب پورا واقعہ بیان کیا، جو لوگوں سے آپؐ کو پیش آیا تھا، ام سلمہؓ نے کہا یا رسول اللہؐ کیا آپؐ یہ بات چاہتے ہیں، تو اچھا ذرا آپؐ باہر تشریف لیجائیے، اور ان میں سے کسی کے ساتھ کلام نہ کیجئے، یہاں تک کہ آپؐ اپنے قربانی کے جانوروں کی قربانی کر دیجئے، اور سر مونڈنے والے کو بلائیے، تاکہ وہ آپؐ کے سر کے بال صاف کر دے، چنانچہ آپؐ باہر تشریف لائے، اور ان میں سے کسی سے کچھ گفتگو نہیں کی، یہاں تک کہ آپؐ نے سب کچھ پورا کر لیا، یعنی قربانی کے جانور قربان کر دیئے، اور اپنا سر بھی مونڈوا لیا، صحابہ نے جب یہ دیکھا تو اٹھے، اور انہوں نے قربانی کی، (۲) ایک نے دوسرے کا سر مونڈ دیا، اثر دحام کی وجہ سے عین ممکن تھا کہ ایک دوسرے کو مار ڈالے، (اس کے بعد) آپؐ کے پاس کچھ مسلمان

عَمَرُ فَعَمِلْتُ لِدَلِيلِكَ اَعْمَالًا قَالَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَضِيَةِ الْكِتَابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ قُومُوا فَانْحَرُوا ثُمَّ احْلِقُوا قَالَ فَوَاللَّهِ مَا قَامَ مِنْهُمْ رَجُلٌ حَتَّى قَالَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا لَمْ يَقُمْ مِنْهُمْ أَحَدٌ دَخَلَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَذَكَرَ لَهَا مَا لَقِيَ مِنَ النَّاسِ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَتَجِبُ ذَلِكَ أُخْرِجُ ثُمَّ لَا تُكَلِّمُ أَحَدًا مِنْهُمْ كَلِمَةً حَتَّى تَنْحَرَ بُذْنَكَ وَتَدْعُو حَالِقَكَ فَيَحْلِقَكَ فَخَرَجَ فَلَمْ يُكَلِّمُ أَحَدًا مِنْهُمْ حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ نَحَرَ بُذْنَهُ وَدَعَا حَالِقَهُ فَحَلَقَهُ فَلَمَّا رَأَوْا ذَلِكَ قَامُوا فَانْحَرُوا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَحْلِقُ بَعْضًا حَتَّى كَادَ بَعْضُهُمْ يَقْتُلُ بَعْضًا غَمًّا ثُمَّ جَاءَهُ نِسْوَةٌ مُؤْمِنَاتٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمْ الْمُؤْمِنَاتُ مِنْهَا جَرَّاتٍ فَأَمْتَحِنُوهُنَّ حَتَّى يَبْلُغَ بَعْضُهُنَّ الْكُوفَرِ فَطَلَّقَ عَمْرُ بْنُ يَوْمِيذٍ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا لَهُ فِي الشِّرْكِ فَتَزَوَّجَ إِحْدَهُمَا مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَالْأُخْرَى صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ ثُمَّ رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَجَاءَهُ أَبُو بَصِيرٌ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ وَهُوَ مُسْلِمٌ فَأَرْسَلُوا فِي طَلَبِهِ رَجُلَيْنِ فَقَالُوا الْعَهْدُ الَّذِي جَعَلْتَ لَنَا فَدَفَعَهُ إِلَى الرَّجُلَيْنِ فَخَرَجَا بِهِ حَتَّى بَلَغَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَتَزَلُّوا يَأْكُلُونَ مِنْ تَمَرٍ لَهُمْ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ

(۱) حضرت عمرؓ کی یہ گفتگو اگرچہ اسلامی جذبے اور دینی حمیت کی بنا پر تھی لیکن پھر بھی اس کے کفارے کیلئے بعد میں کئی غلام آزاد کیے تھے اور کئی نفلی عبادتیں کیں۔ (فتح الباری: ج ۵، ص ۲۶۵)

(۲) صحابہ کرامؓ اولاً حلق وغیرہ سے رکے رہے یا تو اس انتظار میں کہ شاید وحی آجائے جس کی بناء پر یہ معاہدہ ختم کر دیا جائے، یا کہ میں داخلے کی اجازت مل جائے، لیکن جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو فوراً سب نے احرام کھول دیئے۔

عورتیں آئیں تو اللہ نے آیت ”یاایہا الذین امنوا اذا جاءکم المومنات مهاجرات“ (ترجمہ اے مسلمانوں جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو ان کا امتحان کرلو) (اس کے آگے یہ ہے کہ تم ان کو کافروں کی طرف واپس نہ کرو) سے بعصم الکوافر تک نازل فرمائی۔ (اس پوری آیت کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان عورتیں جو ہجرت کر کے آئیں انہیں واپس نہ کرو) حضرت عمرؓ نے اس دن دو مشرک عورتوں کو جو ان کے نکاح میں تھیں۔ طلاق دے دی، ان میں سے ایک کے ساتھ تو معاویہ بن ابوسفیان نے اور دوسری کے ساتھ صفوان بن امیہ نے نکاح کر لیا، پھر رسول اللہؐ مدینہ لوٹ آئے، تو ابو بصیر جو قریشی نسل تھے، حضرت کے پاس آئے وہ مسلمان تھے، کفار نے ان کے تعاقب میں دو آدمی بھیجے اور حضرت سے کہلوایا، ہم سے جو معاہدہ آپ نے کیا ہے اس کا خیال کیجئے، چنانچہ آپ نے ابو بصیر کو ان دونوں شخصوں کے حوالہ کر دیا اور وہ دونوں ابو بصیر کو لے چلے جب ذوالحلیفہ میں پہنچے، تو وہ لوگ اتر کے اپنے چھوہارے کھانے لگے، ابو بصیر نے ان میں سے ایک شخص سے کہا کہ اے فلاں! خدا کی قسم تیری تلوار تو بہت عمدہ معلوم ہوتی ہے، اس شخص نے اپنی تلوار میان سے نکالی اور کہا ہاں خدا کی قسم یہ بہت عمدہ تلوار ہے، میں نے اس کو کئی مرتبہ آزمایا ہے، ابو بصیر نے کہا مجھے دکھاؤ، میں بھی اسے دیکھوں چنانچہ وہ تلوار اس نے ابو بصیر کو دی، ابو بصیر نے اس سے اس کو مار ڈالا، اور اس کو ٹھنڈا کر دیا، لیکن دوسرا شخص بھاگ گیا، اور مدینہ آکر دوڑتا ہوا مسجد میں گھس گیا۔ رسول اللہؐ نے جب اسے دیکھا تو فرمایا کہ یہ کچھ خوفزدہ ہے، جب وہ رسول اللہؐ کے پاس پہنچا، تو اس نے کہا خدا کی قسم میرا سنا بھی قتل کر دیا گیا، اور میں بھی قتل کر دیا جاتا، پھر ابو بصیر آئے اور انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہؐ! خدا کی قسم اللہ نے آپ کو بری الذمہ کر دیا، آپ تو مجھے کفار کی طرف واپس کر چکے تھے، لیکن اللہ نے مجھے ان کافروں سے نجات دیدی، اس پر رسول اللہؐ نے فرمایا کہ یہ تو لڑائی کی آگ ہے، اگر کوئی مقتول کا مددگار ہوتا، تو یہ آگ بھڑک اٹھتی جب یہ بات ابو بصیر نے سنی، تو سمجھ گئے کہ آنحضرتؐ پھر انہیں کفار کی طرف واپس کر دیں گے، لہذا وہ چلدیئے، یہاں تک کہ دریا کے

لَا أَحَدَ الرَّجُلَيْنِ وَاللَّهُ إِنِّي لَا أَرَى سَيْفَكَ هَذَا يَأْفَلَانُ جَيْدًا فَاسْتَلَّهَ الْآخَرُ فَقَالَ أَجَلُ وَاللَّهِ إِنَّهُ لَحَيِّدٌ لَقَدْ جَرَّبْتُ بِهِ ثُمَّ جَرَّبْتُ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ أَرِنِي أَنْظُرَ إِلَيْهِ فَاْمَكْنَهُ مِنْهُ فَضَرَبَتْهُ حَتَّى بَرَدَ وَفَرَّ الْآخَرُ حَتَّى أَتَى الْمَدِينَةَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَعْدُو فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَأَاهُ لَقَدْ رَأَى هَذَا زُعْرًا فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُتِلَ وَاللَّهِ صَاحِبِي وَإِنِّي لَمَقْتُولٌ فَجَاءَ أَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَدْ وَاللَّهِ أَوْفَى اللَّهُ ذِمَّتَكَ قَدْ رَدَدْتَنِي إِلَيْهِمْ ثُمَّ أَنْجَانِي اللَّهُ مِنْهُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلَ أُمِّهِ مِسْعَرُ حَرْبٍ لَوْ كَانَ لَهُ أَحَدٌ فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ عَرَفَ أَنَّهُ سَيَرُدُّهُ إِلَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى سَيْفَ الْبَحْرِ قَالَ وَيَنْفَلْتُ مِنْهُمْ أَبُو جَنْدَلُ بْنُ سُهَيْلٍ فَلَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ فَجَعَلَ لَا يَخْرُجُ مِنْ قُرَيْشٍ رَجُلٌ قَدْ أَسْلَمَ إِلَّا لَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ حَتَّى اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ عَصَابَةُ قَوَالِهِ مَا يَسْمَعُونَ بِعَبْرِ خَرَجَتْ لِقُرَيْشٍ إِلَى الشَّامِ إِلَّا اعْتَرَضُوا لَهَا فَقَتَلُوهُمْ وَأَخَذُوا أَمْوَالَهُمْ فَأَرْسَلَتْ قُرَيْشٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَاشِدُهُ بِاللَّهِ وَالرَّحِمِ لَمَّا أَرْسَلَ فَمَنْ آتَاهُ فَهُوَ آمِنٌ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَانْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ حَتَّى بَلَغَ الْحِمِيَّةَ حِمِيَّةَ الْحَاثِلِيَّةِ وَكَانَتْ حِمِيَّتُهُمْ أَنَّهُمْ لَمْ يَقْرَؤُوا أَنَّهُ نَبِيُّ اللَّهِ وَلَمْ يَقْرَؤُوا بِسَمِ

اللَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ وَحَالُوا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ
الْبَيْتِ وَقَالَ عُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرُوَّةُ
فَأَخْبَرْتَنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُهُنَّ وَبَلَّغَنَا أَنَّهُ لَمَّا
أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ يَرُدُّوْا إِلَى الْمُشْرِكِينَ
مَا أَنْفَقُوا عَلَى مَنْ هَاجَرَ مِنْ أَزْوَاجِهِمْ
وَحَكَمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَنْ لَا يُمَسِّكُوا
بِعِصَمِ الْكُوفَرِ أَنْ عَمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَيْنِ
قَرِيبَةَ بِنْتِ أَبِي أُمَيَّةَ وَابْنَةَ جَرُولِ الْخُزَاعِيِّ
فَتَزَوَّجَ قَرِيبَةَ مُغَوِيَّةً وَتَزَوَّجَ الْأُخْرَى
أَبُو جَهْمٍ فَلَمَّا أَبَى الْكُفَّارُ أَنْ يَقْرَؤُوا بِأَدَاءِ
مَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَنْزَلَ
اللَّهُ تَعَالَى وَإِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ
إِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقِبْتُمْ وَالْعَقْبُ مَا يُؤْدِي
الْمُسْلِمُونَ إِلَى مَنْ هَاجَرَتْ امْرَأَتُهُ مِنْ
الْكُفَّارِ فَأَمَرَ أَنْ يُعْطَى مَنْ ذَهَبَ لَهُ زَوْجٌ
مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَا أَنْفَقَ مِنْ صَدَاقِ نِسَاءِ
الْكُفَّارِ اللَّائِي هَاجَرْنَ وَمَا نَعَلَمُ أَحَدًا مِنَ
الْمُهَاجِرَاتِ ارْتَدَّتْ بَعْدَ إِيْمَانِهَا وَبَلَّغَنَا
أَنَّ أَبَا بَصِيرٍ بْنُ أَسِيدٍ الثَّقَفِيُّ قَدِمَ عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤْمِنًا مُهَاجِرًا
فِي الْمُدَّةِ فَكَتَبَ الْأَخْنَسُ بْنُ شَرِيْقٍ إِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ أَبَا بَصِيرٍ
فَدَفَعَهُ الْحَدِيثَ۔

کنارے پہنچے اور اس طرف سے ابو جندل بن سمیل بھی چھوٹ کر آ
رہے تھے راستہ میں وہ بھی ابوبصیر سے مل گئے یہاں تک کہ جو
قریشی مسلمان ہو کر آتا ابوبصیر سے مل جاتا آخر کار ان سب کی
ایک ٹولی ہو گئی (۱) خدا کی قسم جب وہ کسی قافلہ کی نسبت سنتے تھے کہ
وہ شام کی طرف جا رہا ہے تو وہ اس کی گھات میں لگ جاتے اور ان
کے آدمیوں کو قتل کر دیتے اور ان کا مال لوٹ لیتے آخر قریش نے
رسول اللہ کے پاس آدمی بھیجا (۲) اور آپ کو اللہ کا اور اپنی قرابت کا
واسطہ دلایا کہ آپ ابوبصیر کو ان باتوں سے منع کرا بھیجیں آئندہ سے
جو شخص آپ کے پاس مسلمان ہو کر جائیگا وہ بے خوف ہے چنانچہ
رسول اللہ نے ابوبصیر وغیرہ کو منع کرا بھیجا اور اللہ نے آیت
”وہو الذی الخ یعنی وہی ہے جس نے کافروں کے ہاتھ تم سے اور
تمہارے ہاتھ ان سے روک دیئے حمیتہ الجاہلیتہ“ تک نازل فرما
کر ان کے تعصب کے اس حال کو ظاہر کیا کہ انہوں نے آنحضرت
کے نبی ہونے کا مضمون قائم رکھا اور نہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کو قائم
رکھا بلکہ مسلمانوں اور کعبہ کے درمیان حائل ہو گئے عقیل زہری
سے راوی ہیں کہ عروہ نے کہا کہ مجھ سے حضرت عائشہ فرماتی تھیں
کہ رسول اللہ ان عورتوں کا جو مسلمان ہو کر آئیں امتحان لے لیا
کرتے تھے اور ہم کو یہ بھی خبر ملی ہے کہ جب اللہ نے یہ حکم نازل
کیے کہ کافروں نے اپنی ان بیبیوں پر جو ہجرت کر کے مسلمانوں کے
پاس آجائیں جو کچھ خرچ کیا وہ تمام صرف یہ مسلمان ان مشرکوں کو
دے دیں اور مسلمانوں کو یہ حکم دیا کہ کافر عورتوں کی عصمت کو نہ
روکیں اس وقت حضرت عمرؓ نے اپنی دو بیبیوں کو ایک قریبہ بنت ابی
امیہ اور دوسری بنت جرو ل خزاعی کو طلاق دے دی قریبہ سے تو
معاویہ نے نکاح کیا اور دوسری سے ابو جہم نے نکاح کر لیا اور
کافروں نے اس بات سے انکار کیا کہ جو کچھ مسلمانوں نے اپنی بیبیوں
پر خرچ کیا ہے وہ اگر کافروں کے پاس چلی جائیں تو انکا خرچ
مسلمانوں کو لوٹا دیں تو اس وقت اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی وان

(۱) وہاں جمع ہونے والے مسلمانوں کی تعداد چالیس سے زیادہ ہو گئی تھی اس سے زیادہ کی تعداد بھی روایات میں ملتی ہیں۔

(۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا والا نامہ جب ان کے پاس پہنچا تو ابوبصیر کی وفات قریب تھی اور اس حالت میں ان کا انتقال ہوا کہ وہ والا نامہ
ان کے ہاتھ میں تھا۔ ابو جندل اور دوسرے مسلمان مدینہ میں آگئے تھے۔

فانکم الخ (یعنی اور اگر تمہاری کچھ بیبیاں کافروں کے پاس چلی جائیں پس تم بھی معاوضہ لے لو) اور معاوضہ یہ تھا کہ کافروں کی عورت جو مسلمان کے پاس ہجرت کر کے آ جاتی تھی اس کا خرچ مسلمان واپس کر دیتے تھے اب انہیں حکم دیا کہ کافروں کی ان عورتوں کا جو ہجرت کر کے آ گئی ہیں ان کا مہر وغیرہ جو کچھ ملا ہو وہ اس مسلمان کو دیدیا جائے جس کی بی بی کافروں کے پاس چلی گئی ہو اور ہم نہیں جانتے کہ ہجرت کر کے آنیوالیوں میں سے کوئی عورت مسلمان ہونیکے بعد مرتد ہو گئی ہو اور ہم کو یہ خبر بھی ملی ہے کہ ابو بصیر بن اسید ثقفی مسلمان ہو کر رسول اللہ کے پاس ہجرت کر کے آ گئے تھے اسی مدت صلح میں اخنس بن شریق نے رسول اللہ کو خط بھیجا جس میں اس نے ابو بصیر کو آپ سے مانگا تھا اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث جو اوپر گزری بیان کی ہے (۱)۔

باب ۵۔ قرض میں شرط لگانے کا بیان:

۵۔ لیث جعفر بن ربیعہ، عبد الرحمن بن ہریر اور ابو ہریرہ کے ذریعہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے بنی اسرائیل میں سے ایک شخص کا ذکر کیا کہ جس نے بنی اسرائیل میں سے کسی سے ہزار دینار ایک مدت کیلئے قرض مانگے تھے حضرت ابن عمرؓ اور عطاء کہتے ہیں کہ اگر قرض میں کوئی شخص مدت معین کر دے تو یہ درست ہے۔

باب ۶۔ مکاتیب اور ناجائز شرطوں کا بیان، جو کہ کتاب اللہ کے خلاف ہیں۔

۶۔ جابر بن عبد اللہ نے مکاتیب کے بارے میں کہا ہے کہ ان کی شرطیں انکے اور انکے مالکوں کے درمیان جو کچھ طے ہو جائیں وہ صحیح ہیں اور ابن عمرؓ یا حضرت عمرؓ نے کہا ہے کہ جو شرط کہ کتاب اللہ کے مخالف ہو وہ باطل ہے، اگرچہ شرط کرنے والا سو شرطیں کرے، امام

۵۔ بَابُ الشَّرْطِ فِي الْقَرْضِ.

۵۔ حَدَّثَنَا وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يُسَلِّفَهُ أَلْفَ دِينَارٍ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَعَطَاءٌ إِذَا أَجَّلَهُ فِي الْقَرْضِ جَازَ.

۶۔ بَابُ الْمُكَاتِبِ وَمَا لَا يَحِلُّ مِنَ الشَّرْطِ الَّتِي تُخَالِفُ كِتَابَ اللَّهِ

۶۔ حَدَّثَنَا وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي الْمُكَاتِبِ شُرُوطُهُمْ بَيْنَهُمْ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَوْعَمَرُ كُلُّ شَرْطٍ خَالَفَ كِتَابَ اللَّهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ وَقَالَ أَبُو عَبْدِ

(۱) صلح حدیبیہ کا واقعہ ۶ھ میں پیش آیا (۲) مسلمانوں کی طرف سے یہ معاہدہ حضرت علیؓ نے لکھا (۳) اس معاہدے کی مدت دس سال طے ہوئی تھی مگر مشرکین مکہ کی طرف سے اس معاہدے کی خلاف ورزی ہونے کی بناء پر یہ معاہدہ مدت سے پہلے ہی ختم ہو گیا (۴) اس معاہدے میں کافروں کی طرف سے آنے والے کسی مسلمان کے واپس کرنے کی جو شرط لگائی گئی ہے یہ پہلے تو مشروع تھی لیکن بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا۔ اب کافروں کے ساتھ صلح کرتے وقت ایسی شرط لگانا صحیح نہیں ہے۔ (اعلاء السنن ج ۱۲، ص ۵۵)

بخاری نے کہا یہ قول حضرت عمر اور ابن عمر دونوں سے مروی ہے۔
 ۷۔ علی بن عبد اللہ سفیان، یحییٰ عمرہ کے ذریعے حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ بریرہ ان کے پاس اپنی کتابت کا روپیہ ادا کرنے میں مدد مانگنے کو آئیں، تو انہوں نے کہا اگر تم چاہو تو میں تمہارے مالکوں کو تمہاری پوری قیمت دے دوں، اس کے بعد تمہیں آزاد کر دوں اور ورثہ مجھے ملے، پھر جب رسول اللہ تشریف لائے تو میں نے آپ سے اس کا ذکر کیا، رسول اللہ نے فرمایا کہ ان کو خرید لو، پھر ان کو آزاد کر دو اور ولاء تو اسی کو ملے گی، جو آزاد کرے اس کے بعد رسول اللہ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا کہ لوگ کیوں ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو کہ کتاب اللہ میں نہیں ہیں، جو شخص ایسی شرط کرے گا کہ وہ شرط کتاب اللہ میں نہ ہو، تو وہ شرط اسے نہ ملے گی، اگرچہ وہ سو شرطیں کرے۔

باب ۷۔ لوگوں کے درمیان متعارف شرطوں، اقرار میں استثناء اور شرط لگانے کے جواز کا بیان اور اگر کوئی شخص کہے کہ مجھے پر ایک یا دو درہم کے سوا سودرہم فلاں شخص کے واجب ہیں:

۸۔ ابن عون ابن سیرین سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ایک شخص نے اپنے کرائے والے سے کہا کہ تم اپنی سواریاں کسو، اگر میں فلاں فلاں دن تمہارے ہمراہ نہ چلوں تو تمہیں سودرہم دوں گا لیکن وہ اس دن نہ گیا، شریح نے کہا کہ جو شخص خوشی سے بغیر جبر کے اپنے اوپر کوئی شرط عائد کرے تو وہ اس پر لازم ہو جائیگی، ایوب نے ابن سیرین سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے کچھ غلہ بیچا اور مشتری نے کہا کہ اگر میں چہار شنبہ کے دن تمہارے پاس نہ آ جاؤں، تو میرے اور تمہارے درمیان بیع باقی نہ رہے گی، پھر وہ چہار شنبہ کو نہ آیا، تو شریح نے مشتری سے کہا کہ تو نے وعدہ خلافی کی، لہذا اس کے خلاف انہوں نے فیصلہ کر دیا۔

۹۔ ابوالیمان، شعیب ابوالزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں یعنی ایک کم سو جو شخص ان کو یاد کرے، وہ جنت میں داخل

اللَّهُ يُقَالُ عَنْ كِلَيْهِمَا عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ .
 ۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَتَتْهَا بَرِيرَةُ تَسْأَلُهَا فِي كِتَابَتِهَا فَقَالَتْ إِنْ شِئْتَ أُعْطِيتُ أَهْلُكَ وَيَكُونُ الْوَلَاءُ لِي فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُهُ ذَلِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتِاعِيهَا فَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مِنْ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنْ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ .

۷ باب مَا يَجُوزُ مِنَ الْإِشْتِرَاطِ وَالْثَّنْيَا فِي الْأَقْرَارِ وَالشُّرُوطِ الَّتِي يَتَعَارَفُهَا النَّاسُ بَيْنَهُمْ وَإِذَا قَالَ مِائَةً إِلَّا وَاحِدَةً أَوْ ثِنْتَيْنِ .

۸۔ حَدَّثَنَا وَقَالَ ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ رَجُلٌ لِكُرْبِيَّةٍ أَدْخَلَ رِكَابَكَ فَإِنْ لَمْ أَرْحَلْ مَعَكَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا فَكَذَا مِائَةُ دِرْهَمٍ فَلَمْ يَخْرُجْ فَقَالَ شُرَيْحٌ مَنْ شَرَطَ عَلَى نَفْسِهِ طَاعَةً غَيْرَ مُكْرَهٍ فَهُوَ عَلَيْهِ وَقَالَ أَيُّوبُ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ إِنَّ رَجُلًا بَاعَ طَعَامًا وَقَالَ إِنْ لَمْ أَتِكَ الْأَرْبَعَاءَ فَلَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بَيْعٌ فَلَمْ يَحْجِ فَقَالَ شُرَيْحٌ لِلْمُشْتَرِي أَنْتَ أَخْلَفْتَ فَقَضَى عَلَيْهِ .

۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ لِلَّهِ

ہوگا۔

تَسْعَةً وَتِسْعِينَ إِسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا مَن أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

۸ باب الشُّرُوطُ فِي الْوَقْفِ.

۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنْبَأَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَصَابَ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُ فِيهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ لَمْ أَصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفُسٌ عِنْدِي مِنْهُ فَمَا تَأْمُرُ بِهِ قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا قَالَ فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ أَنَّهُ لَا بَيْعَ وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ وَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَفِي الْقُرْبَى وَفِي الرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ لِأَجْنَحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ وَيُطْعِمَ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ سِيرِينَ فَقَالَ غَيْرَ مُتَّائِلٍ مَالًا.

باب ۸۔ وقف میں شرطیں لگانے کا بیان:

۱۰۔ قتیبہ بن سعید، محمد بن عبد اللہ انصاری، ابن عون، نافع کے ذریعہ حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب کو خیبر میں کچھ زمین ملی، تو وہ رسول اللہؐ کے پاس اس کے بارے میں مشورہ لینے آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ! مجھے خیبر میں ایک ایسی زمین ملی ہے کہ میں نے اس سے زیادہ نفیس مال کبھی نہیں پایا، پھر آپ اس کے بارے میں مجھے کیا حکم دیتے ہیں، آپ نے فرمایا، اگر تم چاہو، تو اصل درخت اپنے قبضہ میں رکھو اور اس کے پھل صدقہ کر دو، حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے اس کو صدقہ کر دیا، اس شرط پر کہ نہ وہ بیچا جائے نہ ہبہ کیا جائے اور نہ ورثاء میں دیا جائے، بلکہ فقیروں، رشتہ داروں، غلاموں کے آزاد کرنے، مسافروں اور مہمانوں کے صرف میں لایا جائے ہاں متولی کے لئے کچھ حرج نہیں، کہ وہ دستور کے موافق اس میں سے کچھ لے، اور کسی غیر متمول کو کھلائے، پھر میں نے ابن سیرین سے اس حدیث کو بیان کیا، تو انہوں نے کہا کہ یہ بھی شرط ہے کہ وہ متولی کسی مال کے جمع کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو۔

وصیتوں کا بیان

باب ۹۔ وصیتوں کا بیان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ وصیت کرنے والے کا وصیت نامہ لکھا ہوا ہونا چاہئے، اور فرمان الہی کہ جب تم میں سے کوئی شخص مرنے لگے اور مال چھوڑے، تو والدین اور رشتہ داروں کے حق میں دستور کے مطابق تم پر وصیت فرض ہے، نیز پرہیز گاروں کے لئے ایسا کرنا ضروری ہے، جو شخص وصیت کو سننے کے بعد بدل ڈالے، تو اس کا گناہ بدلنے والوں پر ہے، بے شک اللہ تعالیٰ سننے اور جاننے والا ہے اور جو شخص وصیت کرنے والے

کتاب الوصایا

۹ باب الْوَصَايَا وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَّةُ الرَّجُلِ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى كُتِبَ عَلَيْكُمُ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا أَنْ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ فَمَنْ بَدَّلَهُ بَعْدَ مَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ فَمَنْ خَافَ مِنْ مَوْصٍ جَنَفًا أَوْ إِثْمًا

کی طرف سے حق تلفی یا طرفداری کا ڈر رکھتا ہو اور ان کے درمیان صلح کرادے، تو ان پر گناہ نہیں، بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے، بخف سے مراد ہے، جھک جانا، متجانب (جھکنے والا) اسی سے ہے۔

۱۱- عبد اللہ بن یوسف، مالک نافع، حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو جس کے پاس وصیت کے لائق کچھ مال ہو، یہ جائز نہیں ہے کہ دو شب بھی بغیر اس کے رہے کہ وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی نہ ہو، امام مالک کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن مسلم نے بھی عمرو بن دینار سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے روایت کیا ہے۔ (۱)

۱۲- ابراہیم بن حارث، یحییٰ بن ابی بکر، زہیر بن معاویہ، جعی، ابو طلحہ عمرو بن حارث، رسول اللہ ﷺ کے بستی بھائی، یعنی ام المومنین حضرت جویریہ بنت حارث کے بھائی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات کے وقت نہ کوئی درہم چھوڑا اور نہ کوئی غلام، نہ کوئی لونڈی اور نہ کوئی چیز، سوائے اپنے سفید نچر اور اسلحہ اور ایک زمین کے، جس کو آنحضرت ﷺ نے صدقہ کر دیا تھا۔

۱۳- خلاد بن یحییٰ، مالک، طلحہ بن مصرف سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے عبد اللہ بن ابی اوفیٰؓ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے کچھ وصیت کی تھی؟ انہوں نے کہا، نہیں! میں نے کہا، پھر کیوں کر لوگوں پر وصیت فرض کی گئی یا انہیں وصیت کا حکم دیا گیا، تو انہوں نے جواب دیا کہ آنحضرت ﷺ نے قرآن شریف پر عمل کرنے کی وصیت کی تھی۔

۱۴- عمرو بن زرارہ، اسلمیل، ابن عون، ابراہیم، اسود سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کے سامنے لوگوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے وصی حضرت علیؓ تھے جس پر انہوں نے کہا کہ

فَأَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ عَفُورٌ رَّحِيمٌ جَنَافًا مَّيْلًا مُتَّحَانِفًا مَّائِلًا.

۱۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاحِقُ أَمْرِی مُسْلِمٌ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ تَابِعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۲- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْخَرِثِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْخَرِثِ خَتَنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخِي جُؤَيْرِيَةَ بِنْتَ الْخَرِثِ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهِ دِرْهَمًا وَلَا دِينَارًا وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً وَلَا شَيْئًا إِلَّا بَعَلْتُهُ الْبَيْضَاءُ وَسَلَاحَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً.

۱۳- حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى فَقَالَ لَا فَقُلْتُ كَيْفَ تَحِبُّ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةَ أَوْ أَمُرُوا بِالْوَصِيَّةِ قَالَ أَوْصَى بِكِتَابِ اللَّهِ.

۱۴- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زَرَّارَةَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ ذَكَرُوا عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ وَصِيًّا فَقَالَتْ

(۱) اگر کسی شخص کے ذمہ کسی کا حق باقی ہو جیسے قرض، امانت وغیرہ تو اس کیلئے وصیت کرنا یا لکھ کر رکھنا ضروری ہے۔ یہ حدیث بھی ایسے ہی شخص کے بارے میں ہے، لیکن اگر کسی کا کوئی حق ذمہ میں واجب الادا نہ ہو تو پھر وصیت کرنا یا لکھ کر رکھنا ضروری نہیں ہے، ہاں مستحب ہے۔

آپ نے کب انہیں وصیت کی؟ میں تو آنحضرت کو اپنے سینے سے یا اپنی گود سے تکیہ لگائے ہوئے تھی، آپ نے پانی کا طشت مانگا اور میری گود میں جھگ گئے، مجھے معلوم بھی نہیں ہوا کہ آپ کی وفات ہو گئی، بتاؤ آپ نے انہیں وصیت کب کی؟ (۱)

باب ۱۰۔ محتاج و نادر چھوڑنے سے زیادہ اچھا یہ ہے کہ وارثوں کو مالدار چھوڑا جائے:

۱۵۔ ابو نعیم، سفیان، سعد بن ابراہیم، عامر بن سعد، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لئے تشریف لائے اس وقت میں مکہ میں تھا، آپ اس بات کو برا جانتے تھے کہ جس مقام سے ہجرت کی ہے وہاں موت آئے، اس لئے آپ نے فرمایا اللہ ابن عفراء پر رحم کرے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنے کل مال کی وصیت کر جاؤں، فرمایا، نہیں میں نے عرض کیا نصف کی، فرمایا نہیں، میں نے عرض کیا تہائی کی، فرمایا ثلث کا مضائقہ نہیں، اور ثلث بھی بہت ہے، تم کو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جانا، اس سے بہتر ہے کہ انہیں محتاج چھوڑ جاؤ، ایسا نہ کرو کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور تم جو کچھ بغرض ثواب خرچ کرو گے وہ صدقہ ہے، یہاں تک کہ وہ لقمہ جو تم اپنی بی بی کے منہ میں اٹھا کے دو، وہ بھی صدقہ ہے اور عنقریب اللہ تمہیں سرفراز اور بلند مرتبہ کر دے گا، پس کچھ لوگوں کو تجھ سے نفع پہنچے گا اور کچھ لوگوں کو تجھ سے ضرر پہنچے گا، اس زمانہ میں حضرت سعد کی صرف ایک ہی صاحبزادی تھی۔

باب ۱۱۔ تہائی مال کی وصیت کا بیان اور حسن بصری نے فرمایا ذمی کو بھی تہائی مال سے زیادہ وصیت جائز نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، ذمیوں کے درمیان بھی اس کے موافق فیصلہ کرو، جو اللہ نے نازل فرمایا ہے، معاملات کا

مَنْ أَوْصَىٰ إِلَيْهِ وَقَدْ كُنْتُ مُسْنِدَةً إِلَىٰ صَدْرِي أَوْ قَالَتْ حِجْرِي قَدَعَا بِالطُّسْتِ فَلَقِدَ انْحَنَتْ فِي حِجْرِي فَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُ قَدَمَاتٍ فَمَنْ أَوْصَىٰ إِلَيْهِ .

۱۰۔ بَابُ أَنْ يَتْرَكَ وَرَثَتَهُ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ يَتَكَفَّفُوا النَّاسَ۔

۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي وَأَنَا بِمَكَّةَ وَهُوَ يَكْرَهُ أَنْ يَمُوتَ بِالْأَرْضِ الَّتِي هَاجَرَمِنْهَا قَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ ابْنَ عَفْرَاءَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِي بِمَا لِي كُلِّهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَالْشُّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ الثُّلُثُ قَالَ قَالْتُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ تَدْعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ فِي أَيْدِيهِمْ وَإِنَّكَ مَهْمَا أَنْفَقْتَ مِنْ نَفَقَةٍ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ حَتَّى اللَّقْمَةُ الَّتِي تَرْفَعُهَا إِلَىٰ فِي أَمْرَاتِكَ وَعَسَى اللَّهُ أَنْ يَرْفَعَكَ فَيَنْتَفِعَ بِكَ نَاسٌ وَيَضْرِبَكَ آخَرُونَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا ابْنَةٌ.

۱۱۔ بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ وَقَالَ الْحَسَنُ لَا يَجُوزُ لِلذِّمِيِّ وَصِيَّةٌ إِلَّا الثُّلُثُ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ وَأَنَّ أَحْكَمَ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ.

(۱) روافض کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض الوفا کے زمانے میں حضرت علیؓ کیلئے خلافت کی وصیت کی تھی۔ اکابر صحابہ کرامؓ نے اس بات کی تردید فرمائی ہے حضرت عائشہؓ نے بھی اس حدیث میں اسی بات کی تردید فرمائی ہے اور حضرت علیؓ نے بھی کبھی اسے لیے اس چیز کا دعویٰ نہیں کیا نہ ہی خلیفہ بننے سے پہلے اور نہ ہی خلیفہ بننے کے بعد۔

اندرونی فیصلہ بھی اللہ کے نازل کردہ حکم کے موافق کرو۔

۱۶- قتیبہ بن سعید، سفیان، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ کاش لوگ وصیت کے مسئلہ میں رابع تک آجاتے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ ثلث کا کچھ مضائقہ نہیں اور ثلث بھی بہت ہے۔

۱۷- محمد بن ابراہیم، زکریا، عدی، مروان، ہاشم بن ہاشم، عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں ایک مرتبہ بیمار ہوا تو آنحضرتؐ میری عیادت کیلئے تشریف لائے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اللہ سے دعا فرمائیے، وہ مجھے ایڑیوں کے بل نہ لوٹا دے (یعنی مکہ میں جہاں سے میں ہجرت کر چکا ہوں، مجھے موت نہ دے) آپ نے فرمایا، گھبراؤ نہیں، تمہیں وہاں موت نہیں آئیگی، امید ہے کہ اللہ تمہیں بلند مرتبہ کر دے گا تم سے کچھ لوگوں کو نفع پہنچے گا، میں نے عرض کیا میں چاہتا ہوں کہ وصیت کروں اور میوے صرف ایک ہی بیٹی ہے، کیا میں نصف کی وصیت کروں۔ آپ نے فرمایا نصف بہت ہے، میں نے کہا تو تہائی مال کی، آپ نے فرمایا تہائی کا مضائقہ نہیں اور تہائی بھی بہت ہے، پس لوگوں نے تہائی کی وصیت کرنی شروع کی، اور یہ ان کے لئے جائز ہو گیا۔ (۱)

باب ۱۲- وصیت کر نیوالے کا وصی سے یہ کہنے کا بیان کہ تم میری اولاد کی نگہداشت کرنا اور یہ کہ وصی کیلئے کس طرح کا دعویٰ جائز ہے۔

۱۸- عبد اللہ بن مسلمہ، مالک، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہؓ زوجہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص کو یہ وصیت کی تھی کہ زمرہ کی لونڈی کا لڑکا میرا ہے، تم اس کو اپنے ساتھ لے لینا، چنانچہ جب فتح مکہ کا سال آیا تو انہوں نے اس لڑکے کو ساتھ لیا، اور کہا یہ میرے بھائی کا بیٹا ہے، انہوں نے مجھے اس کے بارے میں وصیت کی تھی،

۱۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَوْ عَصَى النَّاسُ إِلَى الرَّبْعِ لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثَّلَاثُ كَثِيرٌ أَوْ كَبِيرٌ.

۱۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا زَكْرِيَاءُ بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَضْتُ فَعَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ لَا يَرُدَّنِي عَلَى عَقْبِي قَالَ لَعَلَّ اللَّهَ يَرْفَعَكَ وَيَنْفَعُ بِكَ نَاسًا قُلْتُ أُرِيدُ أَنْ أُوصِيَ وَإِنَّمَا لِي ابْنَةٌ قُلْتُ أُوصِيَ بِالنِّصْفِ قَالَ النِّصْفُ كَثِيرٌ قُلْتُ فَالثَّلَاثُ قَالَ الثَّلَاثُ كَثِيرٌ أَوْ كَبِيرٌ فَأَوْصَى النَّاسُ بِالثَّلَاثِ وَجَازَ ذَلِكَ لَهُمْ.

۱۲ باب قَوْلِ الْمُوصِيِّ لِوَصِيِّهِ تَعَاهُدٌ وَلَدِي وَمَا يَجُوزُ لِلْوَصِيِّ مِنَ الدَّعْوَى.

۱۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ عَقْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهْدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةَ زَمْعَةَ مَنِيَّ فَأَقْبَضَهُ إِلَيْكَ فَلَمَّا كَانَ عَامَ الْفَتْحِ أَحَدًا سَعْدٌ فَقَالَ ابْنُ

(۱) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی بیماری بڑی سنگین تھی اور بچنے کی امید نہ تھی، اس لیے سارا مال وقف کر دینے کے متعلق سوال کیا تھا۔ لیکن حضرت سعدؓ کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشن گوئی پوری ہوئی اور اس کے بعد تقریباً پچاس سال تک آپ زندہ رہے اور فتح قادسیہ جیسے عظیم الشان کارنامے اسلام میں سرانجام دیے۔

اس پر عبد بن زمعہ کھڑے ہو گئے اور کہا یہ میرا بھائی ہے، میرے باپ کی لونڈی کا لڑکا ہے، انہی سے پیدا ہوا ہے، پھر دونوں رسول اللہ کے پاس آئے، سعد نے کہا یا رسول اللہ یہ میرے بھائی کا بیٹا ہے، انہوں نے مجھے اس کے بارے میں وصیت کی تھی عبد بن زمعہ نے کہا کہ وہ میرا بھائی ہے، میرے باپ کی لونڈی کا لڑکا ہے، اس مقدمہ کی سماعت فرما کر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے عبد بن زمعہ! یہ لڑکا تمہی کو ملے گا، گھبراؤ نہیں، لڑکا صاحب فراش کو ملتا ہے اور زانی کو پتھر ملتے ہیں، پھر آپ نے ام المومنین سودہ بنت زمعہ سے فرمایا کہ، تم اس لڑکے سے پردہ کرو، کیونکہ آپ نے اس لڑکے میں عتبہ کی مشابہت دیکھی، چنانچہ اس لڑکے نے پھر حضرت سودہ کو نہیں دیکھا یہاں تک کہ وہ اللہ کو پیارا ہو گیا۔

باب ۱۳۔ مریض اپنے سرے سے کوئی واضح اشارہ کرے تو اس کا اعتبار کیا جائے گا۔

۱۹۔ حسان بن ابی عباد، ہمام، قتادہ، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کا سر، دو پتھروں کے بیچ میں رکھ کر کچل دیا تھا، جب اس سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ کس نے یہ سلوک کیا ہے، کیا فلاں فلاں لوگوں نے، اور جب اس یہودی کا نام لیا گیا، تو اس نے اپنے سر سے اشارہ کیا کہ ہاں! چنانچہ وہ یہودی لایا گیا، اور اس سے پوچھا گیا، تو اس نے اقرار کر لیا، اس پر رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ اس کا سر بھی پتھر سے کچل دیا جائے، چنانچہ اس کا سر بھی کچل دیا گیا۔

باب ۱۴۔ وارث کے حق میں وصیت درست نہیں۔

۲۰۔ محمد بن یوسف اور ورقا بن ابی نجیح، عطاء، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، ابتداء اسلام میں یہ دستور تھا کہ مال اولاد کا ہے اور والدین کیلئے وصیت کرنی چاہئے، پھر اللہ نے اس حکم میں سے جس کو چاہا منسوخ کر دیا، اور مرد کا حصہ عورت سے دگنا کر دیا اور ماں باپ میں سے ہر ایک کیلئے چھٹا حصہ اور بی بی کے لئے اگر اولاد ہو، تو آٹھواں حصہ اور اولاد نہ ہو، تو چوتھا حصہ اور شوہر کے لئے اگر اولاد نہ ہو، تو آدھا اور اولاد ہو، تو چوتھا حصہ مقرر کر دیا۔

باب ۱۵۔ موت کے وقت خیرات کرنے کا بار۔

أَحْيَىٰ قَدْ كَانَ عَهْدَ إِلَيَّ فِيهِ فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ أَحْيَىٰ وَابْنُ أُمِّ أَبِي وَلَدَ عَلِيٍّ فِرَاشِهِ فَنَسَاوَقَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ ابْنُ أَحْيَىٰ كَانَ عَهْدَ إِلَيَّ فِيهِ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ أَحْيَىٰ وَابْنُ وَلِيدَةَ أَبِي وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ ابْنُ زَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسُودَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ احْتَجِبِي مِنْهُ لِمَارَايَ مِنْ شَبْهِهِ بَعْتَهُ فَمَارَا هَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ.

۱۳ باب إِذَا أَوْمَأَ الْمَرِيضُ بِرَأْسِهِ إِشَارَةً بَيِّنَةً جَارَتْ.

۱۹۔ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ أَبِي عَبَادٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكَ أَفْلَانَ أَوْ فُلَانًا حَتَّى سَمِيَ الْيَهُودِيُّ فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا فَجِئَ بِهِ فَلَمْ يَزَلْ حَتَّى اعْتَرَفَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ رَأْسَهُ بِالْحِجَارَةِ.

۱۴ باب لَا وَصِيَّةَ لَوَارِثٍ.

۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ وَرْقَاءَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ وَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ فَنَسَخَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ مَا أَحَبَّ فَجَعَلَ لِلذَّكَرِ مِثْلَ حِظِّ الْأُنثَيَيْنِ وَجَعَلَ لِلْأَبَوَيْنِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسَ وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الثُّمْنَ وَالرُّبْعَ وَلِلزَّوْجِ الشُّطْرَ وَالرُّبْعَ.

۱۵ باب الصَّدَقَةُ عِنْدَ الْمَوْتِ.

۱۲- محمد بن العلاء، ابواسامہ، سفیان، عمارہ، ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کونسا صدقہ افضل ہے، فرمایا کہ تمہاری تندرستی کے زمانہ میں جب کہ تمہیں دولت کی حرص ہو، سرمایہ داری کی خواہش ہو، تنگدستی کا خوف ہو، اس وقت صدقہ دو اور صدقہ میں اتنی تاخیر نہ کرو کہ جب جاں حلق میں پہنچ جائے، تو تم کہو فلاں شخص کو اس قدر دینا، اور فلاں شخص کو اس قدر دینا، کیونکہ اب تو وہ فلاں شخص کا ہی ہے یعنی وارث کا ترکہ ہوگا۔

باب ۱۶- وصیت کے اجراء اور ادائے قرض کے بعد حصے تقسیم ہوں۔ بیان کیا گیا ہے کہ شریح اور عمر بن عبد العزیز اور طاؤس اور عطاء اور ابن اذینہ نے مریض کا اقرار قرض کے متعلق جائز قرار دیا ہے۔ حسن بصریؒ کہتے ہیں کہ آدمی کا سب سے زیادہ تصدیق کرنے کے قابل وہ دن ہے جو دنیا کا آخری دن، اور آخرت کا پہلا دن ہو اور ابراہیم اور حکم کہتے ہیں کہ جب وارث قرض سے کسی شخص کو بری کر دے، تو وہ بری الذمہ ہو جائے گا، رافع بن خدیج نے یہ وصیت کی تھی کہ میری بیوی فزاریہ سے وہ مال نہ لیا جائے، جو اسکے دروازہ کے اندر بند ہو چکا ہے، اور جس پر اس کا قبضہ ہے، حسن بصریؒ کا قول ہے کہ اگر کوئی شخص مرتے وقت اپنے غلام سے کہے کہ میں نے تجھے آزاد کر دیا، تو جائز ہے، شععی کہتے ہیں کہ عورت اگر اپنے مرتے وقت کہے کہ میرے شوہر نے میرا مہر مجھے دیدیا، اور میں نے اس سے لے لیا، تو یہ معتبر ہوگا، لیکن بعض لوگ کہتے ہیں کہ مریض کا اقرار معتبر نہ ہوگا، (۱) کیونکہ وارثوں کو اس سے بدگمانی ہو سکتی ہے، اس

۲۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ^{رض} قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَارَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ حَرِيصٌ تَأْمَلُ الْغِنَى وَتَخْشَى الْفَقْرَ وَلَا تُمَهِّلَ حَتَّى إِذَا بَلَغْتَ الْحُلُقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ .

۱۶ بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِيُ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَيُذَكِّرُ أَنَّ شُرَيْحًا وَعُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَطَاوُسًا وَعَطَاءً وَابْنَ أُذَيْنَةَ أَجَازُوا إِقْرَارَ الْمَرِيضِ بِدَيْنٍ وَقَالَ الْحَسَنُ أَحَقُّ مَا يُصَدَّقُ بِهِ الرَّجُلُ آخِرَ يَوْمٍ مِنَ الدُّنْيَا وَأَوَّلَ يَوْمٍ مِنَ الْآخِرَةِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ وَالْحَكَمُ إِذَا أَبْرَأَ الْوَارِثُ مِنَ الدَّيْنِ بَرِيٌّ وَأَوْضَى رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَنَّ لَا تُكْشَفَ أَمْرَاتُهُ الْفَرَارِيَّةُ عَمَّا أُغْلِقَ عَلَيْهِ بَابُهَا وَقَالَ الْحَسَنُ إِذَا قَالَ لِمَمْلُوكِهِ عِنْدَ الْمَوْتِ كُنْتُ أَعْتَقْتُكَ جَازَ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ إِذَا قَالَتِ الْمَرْأَةُ عِنْدَ مَوْتِهَا إِنَّ زَوْجِي قَضَانِي وَقَبَضْتُ مِنْهُ جَازَ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَا يَحْجُوزُ إِقْرَارُهُ لِسُوءِ الظَّنِّ بِهِ لِلْوَرَثَةِ

(۱) امام بخاری دلائل دے کر یہ بات فرمانا چاہتے ہیں کہ مریض جو مرض الوفات میں مبتلا ہو اس کا اقرار معتبر ہے۔ بعض الناس سے مراد حضرت امام ابو حنیفہؒ ہیں کہ ان کے نزدیک مریض کا اپنے وارث کے حق میں اقرار معتبر نہیں ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ جو اس اقرار کو معتبر نہیں مانتے اسکی وجہ یہ ہے کہ دوسری حدیث میں ہے ”لا وصیة لوارث ولا اقرار له بدین“ یعنی وارث کیلئے نہ وصیت (بقیہ اگلے صفحہ پر)

ثُمَّ اسْتَحْسَنَ فَقَالَ يَجُوزُ إِقْرَارُهُ
بِالْوَدِيعَةِ وَالْبِضَاعَةِ وَالْمُضَارَبَةِ وَقَدْ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ اكْذَابُ
الْحَدِيثِ وَلَا يَحِلُّ مَالُ الْمُسْلِمِينَ
لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةُ
الْمُنَافِقِ إِذَا أُؤْتِمِنَ خَانَ وَقَالَ اللَّهُ
تَعَالَى إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُوَدُّوا
الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا فَلَمْ يَخُصَّ وَارِئًا
وَلَا غَيْرَهُ فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

کے بعد انہوں نے استحسان کیا (یعنی بلحاظ اصول اصطلاح فقہ
کسی حکم کی توفیق اور باریک دلیل جو غور و فکر کے بغیر جلد
ذہن نشین نہ ہو سکے، اور سمجھ میں نہ آ سکے، اس کا اظہار کیا)
اور کہا کہ مریض کا اقرار، ودیعت اور بضاعت اور مضاربت
کے متعلق جائز ہے، رسول اللہ نے فرمایا ہے، بد ظنی سے بچو،
کیونکہ بد ظنی ایک جھوٹی چیز ہے، اور مسلمانوں کا مال ناحق
لے لینا جائز نہیں ہے، رسول اللہ فرماتے ہیں، منافق کی نشانی
یہ ہے کہ جب وہ امین بنایا جاتا ہے، تو خیانت کرتا ہے، اللہ
نے فرمایا ہے، ان اللہ یا مکر الخ بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے،
کہ تم امانتوں کو ان کے مالکوں کی طرف واپس کر دو، پس اللہ
تعالیٰ نے وارث اور غیر وارث کی اس میں تخصیص نہیں کی،
اس حدیث کو عبد اللہ بن عمرو نے رسول اللہ ﷺ سے
روایت کیا ہے۔

۲۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ
مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ أَبُو سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثُ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ
وَإِذَا أُؤْتِمِنَ خَانَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ .

۲۲۔ سلیمان بن داؤد، نافع بن مالک بن ابی عامر، ابو سہیل ان کے
والد حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں،
آپ نے فرمایا منافق کی تین علامتیں ہیں، جب وہ بات کرے، تو
جھوٹ بولے، جب امین بنایا جائے، تو خیانت کرے، اور جب معاہدہ
کرے، تو وعدہ خلافی کرے۔

۱۷ بَابُ تَأْوِيلِ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى مِنْ بَعْدِ
وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَيُذَكَّرُ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالذَّيْنِ

باب ۱۷۔ من بعد وصيته تو صون بہا اودین (۱) یعنی
قرض اور وصیت کا مطلب، رسول اللہ نے وصیت کرنے
سے پہلے ایک کا دوسرے سے قرضہ جو اس کے ذمہ واجب

(بقیہ گزشتہ صفحہ) معتبر ہے اور نہ ہی اقرار۔ (اعلاء السنن: ج ۱۵، ص ۴۸۸)

(۱) اس آیت میں ذکر کرتے وقت وصیت کو دین پر مقدم کیا گیا ہے، حالانکہ ادا کرنے کے اعتبار سے میت کے مال سے قرضوں کی ادائیگی
وصیت پر مقدم ہوتی ہے۔ اس میں حکمت یہ ہو سکتی ہے کہ وصیت ایک احسان ہے، جبکہ قرض کی ادائیگی ایک حق کی ادائیگی ہے تو وصیت
میں زیادہ اجر ہے۔ یا یہ کہ وصیت عموماً فقراء و مساکین کیلئے ہوتی ہے جو بزور طاقت نہیں مانگ سکتے، جبکہ قرض خواہ زور دیکر بھی قرض واپس
لے سکتا ہے، تو وصیت کے پورا کرنے میں سستی اور غفلت کا اندیشہ تھا اس بناء پر وصیت کا ذکر مقدم کیا گیا۔ (دیکھیں کتب تفسیر)

تھا، ادا کر دیا تھا، نیز اللہ عزوجل کا ارشاد ہے، اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ اَنْ تُوَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰى اَهْلِهَا لَهَذَا اَمَانَةٌ كَاذًا كَرَدْنَا وَصِيَّتْ نَفْلِيْ پوری کرنے سے مقدم ہے، رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ، صدقہ مالدار کی حالت میں دینا چاہئے، ابن عباس نے کہا غلام اپنے مالک کی اجازت کے بغیر وصیت نہ کرے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، کہ غلام اپنے مالک کے مال کا نگران اور محافظ ہے۔

۲۳- محمد بن یوسف اوزاعی زہری، سعید بن مسیب و عروہ بن زبیر حکیم بن حزام سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک مرتبہ کچھ مانگا، آپ نے مجھے دیدیا، پھر میں نے آپ سے مانگا، آپ نے پھر مجھے دے دیا، اس کے بعد آپ نے مجھ سے فرمایا، کہ اے حکیم یہ مال ایک سبز شیریں چیز ہے، جو شخص اس کو بغیر حرص کے لے گا، اس کے لئے اس میں برکت دی جائے گی، اور جو شخص اس کو لالچ کے ساتھ مانگے گا، اس کے لئے اس میں برکت نہ دی جائے گی، اور وہ مثل اس شخص کے ہوگا، جو کھائے اور سیر نہ ہو، اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے، حضرت حکیم کہتے ہیں، پھر میں نے کہا، کہ یا رسول اللہ قسم ہے، اس کی جس نے حق کے ساتھ آپ کو بھیجا ہے، میں آپ کے بعد کسی سے سوال نہ کروں گا، یہاں تک کہ دنیا سے سدھار جاؤں، حضرت ابو بکر اپنی خلافت کے زمانہ میں حضرت حکیم کو وظیفہ دینے کے لئے بلاتے رہے، لیکن وہ اس میں سے کچھ قبول کرنے سے انکار کرتے رہے، پھر حضرت عمر نے اپنی خلافت کے زمانہ میں ان کو بلایا، تاکہ ان کو وظیفہ دیں، مگر انہوں نے اس کے لینے سے انکار کر دیا، تو حضرت عمر نے کہا، اے مسلمانوں! میں حکیم کو ان کا وہ حق جو اللہ نے ان کے لئے اس مال غنیمت میں مقرر فرمایا ہے، دینا چاہتا ہوں، مگر وہ اس کے لینے سے انکار کرتے ہیں، الغرض حضرت حکیم نے رسول اللہ کے بعد کسی سے مرتے دم تک سوال نہیں کیا۔

۲۴- بشر بن محمد سختیانی، عبد اللہ، یونس، زہری، سالم، حضرت ابن

قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَقَوْلُهُ اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ اَنْ تُوَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰى اَهْلِهَا فَادَاءُ الْاَمَانَةِ اَحَقُّ مِنْ تَطَوُّعِ الْوَصِيَّةِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَدَقَةَ اِلَّا عَنْ ظَهْرِ غَنًى وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يُوصِي الْعَبْدُ اِلَّا بِاِذْنِ اَهْلِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبْدُ رَاعٍ فِيْ مَالِ سَيِّدِهِ.

۲۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حَزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ لِيْ يَا حَكِيْمُ اِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلُوٌّ فَمَنْ اَخَذَهُ بِسَخَاوَةٍ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهُ بِاِسْرَافٍ نَفْسٍ لَمْ يَبَارِكْ لَهُ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِيْ يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى قَالَ حَكِيْمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَرْزَأُ اَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى اَفَارِقَ الدُّنْيَا فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يَدْعُوْهُ حَكِيْمًا لِّيُعْطِيَهُ الْعَطَاءَ فَيَأْبَى اَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا ثُمَّ اِنْ عَمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَيَأْبَى اَنْ يَقْبَلَهُ فَقَالَ يَامَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ اِنِّيْ اَعْرَضُ عَلَيْهِ حَقُّهُ الَّذِيْ قَسَمَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ هَذَا النَّفْءِ فَيَأْبَى اَنْ يَّأْخُذَهُ فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيْمٌ اَحَدًا مِنَ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تُوَفِّيَ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

۲۴- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ نِ السَّخْتِيَانِيُّ

عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں سے ہر شخص نگرانی کا ذمہ دار ہے، حاکم سے اس کی رعیت کی بابت پرسش ہوگی، امام بھی نگران ہے اور اس سے اس کے مقتدیوں کے بابت پرسش ہوگی، مرد بھی اپنے گھر کا نگران ہے اس سے اس کے گھر والوں کی بابت پرسش ہوگی اور عورت شوہر کے گھر کی نگران ہے، اس سے اس کے گھر کی بابت پرسش ہوگی، اور خادم اپنے آقا کے مال کا نگران ہے، اس سے اس کے مال کی بابت پرسش ہوگی، حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں، مجھے خیال ہوتا ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ مرد اپنے باپ کے مال کا نگران ہے۔

باب ۱۸۔ اپنے رشتہ داروں کے لئے وقف اور وصیت کے جواز کا بیان اور رشتہ دار کون کون ہیں؟ ثابت، انس سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے ابو طلحہ سے فرمایا، اپنے اس باغ کو اپنے غریب عزیزوں میں تقسیم کر دو، تو انہوں نے وہ باغ حضرت حسان اور ابی بن کعب کو دے دیا تھا، انصاری کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد، بروایت ثمامہ اور حضرت انس، ثابت کی حدیث کی طرح بیان کرتے ہیں کہ حضرت نے ابو طلحہ سے فرمایا، اس کو اپنے غریب اعزہ کو دیدو، حضرت انس نے بیان کیا کہ پھر انہوں نے حسان اور ابی بن کعب کو دیا اور وہ مجھ سے زیادہ ان کے قریبی رشتہ دار تھے، حسان اور ابی بن کعب کی قرابت ابو طلحہ سے اس طرح ہے کہ ابو طلحہ کا نام زید بن سہیل بن اسود بن حرام بن عمرو بن زید مناة بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار اور حسان کا نسب یہ ہے حسان بن ثابت بن منذر بن حرام پس یہ دونوں حرام تک پہنچ کر تیسری پشت میں مل جاتے ہیں اس طرح پر کہ حرام بن عمرو بن زید مناة بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار، پس عمرو بن مالک تک اور حسان اور ابی طلحہ اور ابی کی چھ پشتیں، اور ابی بن کعب اپنے شجرہ ابی بن کعب بن قیس بن عبید بن زید بن

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا رَاعِيَةٌ وَمَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ فِي مَالِ سَيِّدِهِ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ قَالَ وَحَسِبْتُ أَنَّ قَدْ قَالَ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي مَالِ أَبِيهِ .

۱۸ باب إِذَا وَقَفَ أَوْ وُضِيَ لِأَقَارِبِهِ وَمَنْ الْأَقَارِبُ وَقَالَ ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ اجْعَلْهَا لِفُقَرَاءِ أَقَارِبِكَ فَجَعَلَهَا لِحَسَّانٍ وَأَبِي بَنْ كَعْبٍ وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ مِثْلَ حَدِيثِ ثَابِتٍ قَالَ اجْعَلْهَا لِفُقَرَاءِ قَرَابَتِكَ قَالَ أَنَسٌ فَجَعَلَهَا لِحَسَّانٍ وَأَبِي بَنْ كَعْبٍ وَكَانَا أَقْرَبَ إِلَيْهِ مِنِّي وَكَانَ قَرَابَةُ حَسَّانٍ وَأَبِي مِنْ أَبِي طَلْحَةَ وَأَسْمُهُ زَيْدُ بْنُ سَهْلٍ بِنِ الْأَسْوَدِ بْنِ حَرَامٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ مَنَاةُ بْنُ عَدِيٍّ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ بْنُ الْمُنْذِرِ ابْنِ حَرَامٍ فَيَجْتَمِعَانِ إِلَى حَرَامٍ وَهُوَ الْأَبُ الثَّالِثُ وَحَرَامُ بْنُ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ مَنَاةُ ابْنِ عَدِيٍّ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ فَهُوَ يَجَا مَعَ حَسَّانَ أَبَا طَلْحَةَ وَأَبِي إِلَى سِتَّةِ آبَاءٍ إِلَى عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ أَبِي

معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار، پس عمرو بن مالک میں حسان اور ابو طلحہ اور ابی سب مل جاتے ہیں، بعض لوگ کہتے ہیں، اگر اپنے قرابت والوں کے لئے کوئی شخص وصیت کرے، تو وصیت اس کے مسلمان باپ دادا کی طرف ہوگی، اس وصیت کا اثر نہیں لوٹ سکتا۔

۲۵- عبد اللہ بن یوسف، مالک، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے حضرت کو ابو طلحہ سے فرماتے سنا ہے کہ میں مناسب سمجھتا ہوں کہ تم اس باغ کو اپنے اعزہ میں تقسیم کر دو تو ابو طلحہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں ایسا ہی کروں گا، چنانچہ ابو طلحہ نے اس کو اپنے عزیزوں اور اپنے چچا کے بیٹوں میں تقسیم کر دیا، ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی، وانذر عشیرتک الاقربین، تو رسول اللہ ﷺ نے قبائل قریش سے فرمایا کہ اے بنی فہر، اے بنی عدی، حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ جب آیت وانذر عشیرتک الاقربین نازل ہوئی، تو رسول اللہ ﷺ نے پکار کر فرمایا، کہ اے گروہ قریش۔

باب ۱۹- عورتوں اور بچوں کے عزیزوں میں داخل ہونے کا بیان۔

۲۶- ابو الیمان، شعیب، زہری، سعید بن مسیب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وانذر عشیرتک الاقربین، تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو گئے اور آپ نے فرمایا کہ اے گروہ قریش! تم اپنی جانوں کو بچاؤ، میں اللہ کے عذاب سے تمہیں کچھ بھی نہیں بچا سکتا، اے بنی عبد مناف! میں تمہیں خدا کے عذاب سے کچھ بھی نہیں بچا سکتا، اے عباس بن عبد المطلب میں تمہیں اللہ کے عذاب سے کبھی نہیں بچا سکتا، اور اے صفیہ! رسول اللہ کی پھوپھی، میں تمہیں خدا کے عذاب سے کیسے بچا سکتا ہوں، اور اے فاطمہ بنت محمد! تم مجھ سے میرا مال جس قدر چاہو لے لو، مگر میں خدا کے عذاب سے تمہیں نہیں بچا سکوں گا، نیز ابو الیمان کے ساتھ اس روایت کو اصغ نے بسلسلہ سند

بُنْ كَعْبِ بْنِ قَيْسِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مُعَوِيَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ فَعَمَّرُوا بُنْ مَالِكٍ يَجْمَعُ حَسَّانَ وَابَا طَلْحَةَ وَأَيُّوًا وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا أَوْضَى لِقَرَابَتِهِ فَهُوَ إِلَى آبَائِهِ فِي الْإِسْلَامِ .

۲۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ أَرَأَيْتَ أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمَّا نَزَلَتْ وَانْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِي بَنِيَّ فِهْرٍ بَنِيَّ عَدِيٍّ لَبِطُونَ قُرَيْشٍ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَمَّا نَزَلَتْ وَانْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَامَعْشَرَ قُرَيْشٍ .

۱۹ بَاب هَلْ يَدْخُلُ النِّسَاءُ وَالْوَلَدُ فِي الْأَقَارِبِ .

۲۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَانْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَالَ يَامَعْشَرَ قُرَيْشٍ أَوْ كَلِمَةً تَحْوِيهَا اشْتَرَوْا أَنْفُسَكُمْ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ مَنْفٍ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا صَفِيَّةُ عَمَّةُ رَسُولِ اللَّهِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ سَلِّنِي مَا شِئْتُ مِنْ مَالِي لَا أُغْنِي عَنْكَ

ابن وہب یونس، ابن شہاب روایت کیا ہے۔

مِنْ اللَّهِ شَيْئًا تَابَعَهُ أَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ
يُونُسَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ .

باب ۲۰۔ واقف کیا اپنے وقف سے متفع ہو سکتا ہے؟
حضرت عمرؓ نے اپنے وقف میں یہ شرط کر دی تھی کہ وقف
کے متولی پر کچھ گناہ نہیں، کہ وہ اس میں سے کھائے اور
وقف کا متولی کبھی خود وقف کر نیوالا ہوتا ہے، اور کبھی کوئی
دوسرا اور اسی طرح کوئی شخص قربانی کا جانور یا کسی اور چیز کی
اللہ کیلئے نذر مانے، تو اس کے لئے جائز ہے، کہ اس سے نفع
اٹھائے جیسا کہ اس کا غیر اس سے نفع اٹھاتا ہے، اگرچہ اس
نے کوئی شرط نہ کی۔

۲۰ بَاب هَلْ يَنْتَفِعُ الْوَاقِفُ بِوَقْفِهِ
وَقَدْ اشْتَرَطَ عُمَرُ ۞ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهُ
أَنْ يَأْكُلَ وَقَدِيلِي الْوَاقِفِ وَغَيْرُهُ
وَكَذَلِكَ مَنْ جَعَلَ بُذْنَةً أَوْ شَيْئًا لِلَّهِ فَلَهُ أَنْ
يَنْتَفِعَ بِهَا كَمَا يَنْتَفِعُ غَيْرُهُ وَإِنْ لَمْ
يَشْتَرِطْ .

۲۷۔ قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، قتادہ، حضرت انس سے روایت کرتے
ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو قربانی کے جانور کو
ہانک رہا ہے، تو آپ نے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جا، اس نے عرض کیا
یا رسول اللہ یہ تو قربانی کا جانور ہے، آپ نے تیسری بار یا چوتھی بار
فرمایا کہ اے یو قوف! اس پر سوار ہو جا۔

۲۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بُذْنَةً فَقَالَ لَهُ ارْكَبْهَا
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا بُذْنَةٌ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ
أَوِ الرَّابِعَةِ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ أَوْ وَيْحَكَ .

۲۸۔ اسماعیل، مالک ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ سے روایت
کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ ایک آدمی قربانی کے
جانور کو ہانک رہا ہے، آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا، اس نے عرض
کیا، یہ تو قربانی کا جانور ہے، آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا، دوسری
یا تیسری بار فرمایا کہ تیری خرابی ہو۔

۲۸ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي
الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ۞ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ
بُذْنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا بُذْنَةٌ
قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ .

باب ۲۱۔ مال موقوفہ کو غیر کے قبضہ میں نہ دینے کا بیان تو یہ
اس لئے جائز ہے کہ حضرت عمرؓ نے خود وقف کیا، اور فرمایا
کہ متولی کے لئے اس میں سے کھانے میں کوئی مضائقہ نہیں،
اور انہوں نے یہ تخصیص نہیں کی، کہ اس کے وہ خود متولی
ہوں گے یا کوئی اور، نیز نبی ﷺ نے حضرت ابو طلحہ سے فرمایا
تھا میں مناسب سمجھتا ہوں، کہ اس باغ کو تم اپنے عزیزوں
میں تقسیم کر دو، تو انہوں نے کہا میں ایسا ہی کروں گا، چنانچہ

۲۱ بَاب إِذَا وَقَفَ شَيْئًا فَلَمْ يَدْفَعْهُ إِلَى
غَيْرِهِ فَهُوَ جَائِزٌ لِأَنَّ عُمَرَ ۞ أَوْقَفَ وَقَالَ
لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهُ أَنْ يَأْكُلَ وَلَمْ
يُخَصَّصْ أَنْ وَلِيَهُ عُمَرُ أَوْ غَيْرُهُ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ أَرَى
أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ أَفْعَلُ
فَقَسَمَهَا فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ .

۲۲ بَاب إِذَا قَالَ ذَارِي صَدَقَةً لِلَّهِ وَلَمْ يُبَيِّنْ لِلْفَقَرَاءِ أَوْ غَيْرِهِمْ فَهُوَ جَائِزٌ وَ يَصْعَقُهَا فِي الْأَقْرَبِينَ أَوْ حَيْثُ أَرَادَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بِيءُ طَلْحَةَ حِينَ قَالَ أَحَبُّ أَمْوَالِي بِرِّحَاءٍ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ فَأَجَازَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَحُوزُ حَتَّى يُبَيِّنَ لِمَنْ وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ .

۲۳ بَاب إِذَا قَالَ أَرْضِي أَوْ بُسْتَانِي صَدَقَةً عَنْ أُمِّي فَهُوَ جَائِزٌ وَإِنْ لَمْ يُبَيِّنْ لِمَنْ ذَلِكَ .

۲۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْلَى أَنَّهُ سَمِعَ عِكْرَمَةَ يَقُولُ أَبَانَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ تَوَقَّيْتُ أُمَّهُ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي تَوَقَّيْتُ وَأَنَا غَائِبٌ عَنْهَا أَيْنَعُفَهَا شَيْءٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي أَشْهَدُكَ أَنَّ حَائِطِي الْمَخْرَافَ صَدَقَةٌ عَنْهَا .

۲۴ بَاب إِذَا تَصَدَّقَ أَوْ أَوْقَفَ بَعْضَ مَالِهِ أَوْ بَعْضَ رَقِيقِهِ أَوْ دَوَّابِهِ فَهُوَ جَائِزٌ .

۳۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ

انہوں نے اس کو اپنے اعزہ اور چچا کی اولاد میں تقسیم کر دیا۔ باب ۲۲۔ انسان کا اپنا گھر اللہ کے لئے صدقہ میں الفاظ کی ادائیگی کا بیان اگرچہ یہ نہ کہے کہ فقیروں کے لئے ہے، یا کسی اور کے لئے ہے، (۱) تو یہ قول جائز ہے اور وہ اس کو اپنے اعزہ میں یا جہاں چاہے تقسیم کر دے، نبی ﷺ نے حضرت ابو طلحہ سے فرمایا، جب کہ انہوں نے عرض کیا تھا کہ مجھے اپنے مالوں میں سب سے زیادہ پسندیدہ حانمی باغ ہے اور وہ اللہ کیلئے صدقہ ہے، پس رسول اللہ ﷺ نے اس کو جائز رکھا، بعض لوگ کہتے ہیں کہ ایسا وقف ناجائز ہے، جب تک بیان نہ کر دے، کہ کس کیلئے وقف کرتا ہے، لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

باب ۲۳۔ کسی شخص کا اپنی ماں کی طرف سے اپنے باغ یا زمین کو صدقہ دینے کا بیان، تو یہ جائز ہے اگرچہ یہ بیان نہ کرے کہ فلاں کے لئے اس کو وقف کر رہا ہے۔

۲۹۔ محمد، مخلد بن یزید، ابن جریج، یعلیٰ، عکرمہ، حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ سعد بن عبادہ کی والدہ کا انتقال ہو گیا اور وہ اس وقت ان کے پاس موجود نہ تھے، انہوں نے کہا یا رسول اللہ! میری ماں کی وفات ہو گئی، اور میں ان کے پاس موجود نہ تھا، کیا انہیں کچھ نفع دے گا، اگر میں ان کی طرف سے صدقہ دوں، حضرت نے فرمایا ہاں! سعد نے کہا اچھا میں آپ کو گواہ کرتا ہوں کہ میرا باغ مخراف نامی ان کی طرف سے صدقہ ہے۔

باب ۲۴۔ کسی شخص کا صدقہ و خیرات کے لئے اپنا مال اپنا کوئی غلام یا کوئی جانور وقف کرنے کا بیان۔

۳۰۔ یحییٰ بن کبیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب، عبد اللہ بن کعب، کعب بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری توبہ قبول ہونے کا شکریہ یہ

(۱) وقف کرنے والے کا اپنی وقف کی ہوئی چیز سے نفع اٹھانا نفع اٹھانے کی شرط لگانا صحیح ہے یا نہیں؟ اسی طرح وقف کی جہت متعین کیے بغیر یعنی یہ تعین کیے بغیر کہ کس کیلئے وقف ہے؟ یہ وقف صحیح ہے یا نہیں؟ ان امور میں فقہاء کے مذاہب مختلف ہیں، جن کا بیان کتب فقہ میں تفصیل سے مذکور ہے۔

ہے کہ میں اپنے کل مال سے اللہ اور رسول کے لئے صدقہ کر کے اس دولت سے دست بردار ہو جاؤں، آپ نے فرمایا، تم کچھ مال اپنا اپنے پاس رکھو، تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے، میں نے عرض کیا، میں اپنا وہ حصہ جو خیبر میں ہے اپنے پاس روک لوں گا۔

باب ۲۵۔ کسی شخص کا اپنے وکیل کو صدقہ دینے اور وکیل کا اسکو لوٹا دینے کا بیان، اسماعیل کہتے ہیں کہ مجھ سے عبدالعزیز بن عبد اللہ بن ابی سلمہ، اسحق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے کہا، میں اس حدیث کو حضرت انس ہی سے سمجھتا ہوں کہ وہ کہتے تھے، جب یہ آیت نازل ہوئی، لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تَحِبُّونَ اِلَّا عَنْ رِسْوَلٍ اَوْ طَلْحَةَ اِلَى رَسُوْلٍ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلُ اللّٰهِ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِیْ کِتَابِہِ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنْ اَحَبَّ اَمْوَالِیْ اِلَیَّ بَیْرُ حَآءُ قَالَ وَكَانَتْ حَدِیْقَةُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُہَا وَیَسْتَظِلُّ بِہَا وَیَشْرَبُ مِنْ مَّائِہَا فَہِیَ اِلَیَّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَ اِلَیَّ رَسُوْلُہِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْجُوْ اَبْرَہَ وَزُخْرَہُ فَضَعُہَا اِیَّی رَسُوْلُ اللّٰهِ حَیْثُ اَرَاکَ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَحْ یَا اَبَا طَلْحَہُ ذٰلِکَ مَالٌ رَّابِحٌ قَبْلِنَاہُ مِنْکَ وَرَدَدْنَاہُ عَلَیْکَ فَاجْعَلْہُ فِی الْاَقْرَبَیْنِ فَتَصَدَّقْ بِہِ اَبُو طَلْحَہُ عَلَی دَوٰی رَحِمَہُ قَالَ وَكَانَ مِنْہُمْ اُبَیُّ وَحَسَّانُ قَالَ وَبَاَعَ حَسَّانُ

باب ۲۵۔ کسی شخص کا اپنے وکیل کو صدقہ دینے اور وکیل کا اسکو لوٹا دینے کا بیان، اسماعیل کہتے ہیں کہ مجھ سے عبدالعزیز بن عبد اللہ بن ابی سلمہ، اسحق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے کہا، میں اس حدیث کو حضرت انس ہی سے سمجھتا ہوں کہ وہ کہتے تھے، جب یہ آیت نازل ہوئی، لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تَحِبُّونَ اِلَّا عَنْ رِسْوَلٍ اَوْ طَلْحَةَ اِلَى رَسُوْلٍ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلُ اللّٰهِ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِیْ کِتَابِہِ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنْ اَحَبَّ اَمْوَالِیْ اِلَیَّ بَیْرُ حَآءُ قَالَ وَكَانَتْ حَدِیْقَةُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُہَا وَیَسْتَظِلُّ بِہَا وَیَشْرَبُ مِنْ مَّائِہَا فَہِیَ اِلَیَّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَ اِلَیَّ رَسُوْلُہِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْجُوْ اَبْرَہَ وَزُخْرَہُ فَضَعُہَا اِیَّی رَسُوْلُ اللّٰهِ حَیْثُ اَرَاکَ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَحْ یَا اَبَا طَلْحَہُ ذٰلِکَ مَالٌ رَّابِحٌ قَبْلِنَاہُ مِنْکَ وَرَدَدْنَاہُ عَلَیْکَ فَاجْعَلْہُ فِی الْاَقْرَبَیْنِ فَتَصَدَّقْ بِہِ اَبُو طَلْحَہُ عَلَی دَوٰی رَحِمَہُ قَالَ وَكَانَ مِنْہُمْ اُبَیُّ وَحَسَّانُ قَالَ وَبَاَعَ حَسَّانُ

باب ۲۵۔ کسی شخص کا اپنے وکیل کو صدقہ دینے اور وکیل کا اسکو لوٹا دینے کا بیان، اسماعیل کہتے ہیں کہ مجھ سے عبدالعزیز بن عبد اللہ بن ابی سلمہ، اسحق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے کہا، میں اس حدیث کو حضرت انس ہی سے سمجھتا ہوں کہ وہ کہتے تھے، جب یہ آیت نازل ہوئی، لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تَحِبُّونَ اِلَّا عَنْ رِسْوَلٍ اَوْ طَلْحَةَ اِلَى رَسُوْلٍ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلُ اللّٰهِ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِیْ کِتَابِہِ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنْ اَحَبَّ اَمْوَالِیْ اِلَیَّ بَیْرُ حَآءُ قَالَ وَكَانَتْ حَدِیْقَةُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُہَا وَیَسْتَظِلُّ بِہَا وَیَشْرَبُ مِنْ مَّائِہَا فَہِیَ اِلَیَّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَ اِلَیَّ رَسُوْلُہِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْجُوْ اَبْرَہَ وَزُخْرَہُ فَضَعُہَا اِیَّی رَسُوْلُ اللّٰهِ حَیْثُ اَرَاکَ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَحْ یَا اَبَا طَلْحَہُ ذٰلِکَ مَالٌ رَّابِحٌ قَبْلِنَاہُ مِنْکَ وَرَدَدْنَاہُ عَلَیْکَ فَاجْعَلْہُ فِی الْاَقْرَبَیْنِ فَتَصَدَّقْ بِہِ اَبُو طَلْحَہُ عَلَی دَوٰی رَحِمَہُ قَالَ وَكَانَ مِنْہُمْ اُبَیُّ وَحَسَّانُ قَالَ وَبَاَعَ حَسَّانُ

باب ۲۵۔ کسی شخص کا اپنے وکیل کو صدقہ دینے اور وکیل کا اسکو لوٹا دینے کا بیان، اسماعیل کہتے ہیں کہ مجھ سے عبدالعزیز بن عبد اللہ بن ابی سلمہ، اسحق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے کہا، میں اس حدیث کو حضرت انس ہی سے سمجھتا ہوں کہ وہ کہتے تھے، جب یہ آیت نازل ہوئی، لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تَحِبُّونَ اِلَّا عَنْ رِسْوَلٍ اَوْ طَلْحَةَ اِلَى رَسُوْلٍ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلُ اللّٰهِ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِیْ کِتَابِہِ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنْ اَحَبَّ اَمْوَالِیْ اِلَیَّ بَیْرُ حَآءُ قَالَ وَكَانَتْ حَدِیْقَةُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُہَا وَیَسْتَظِلُّ بِہَا وَیَشْرَبُ مِنْ مَّائِہَا فَہِیَ اِلَیَّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَ اِلَیَّ رَسُوْلُہِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْجُوْ اَبْرَہَ وَزُخْرَہُ فَضَعُہَا اِیَّی رَسُوْلُ اللّٰهِ حَیْثُ اَرَاکَ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَحْ یَا اَبَا طَلْحَہُ ذٰلِکَ مَالٌ رَّابِحٌ قَبْلِنَاہُ مِنْکَ وَرَدَدْنَاہُ عَلَیْکَ فَاجْعَلْہُ فِی الْاَقْرَبَیْنِ فَتَصَدَّقْ بِہِ اَبُو طَلْحَہُ عَلَی دَوٰی رَحِمَہُ قَالَ وَكَانَ مِنْہُمْ اُبَیُّ وَحَسَّانُ قَالَ وَبَاَعَ حَسَّانُ

فروخت کر ڈالا، (۱) تو ان میں سے کسی نے کہا کہ تم ابو طلحہ کے صدقہ کو بیچ رہے ہو، انہوں نے جواب دیا، میں چھوہاروں کا ایک صاع ایک صاع درہم کے بدلے کیوں نہ بیچوں، کیونکہ وہ بہت زیادہ مہنگی قیمت پر بک رہا ہے، لہذا اس کو بیچ ڈالتا ہوں، انسؓ کہتے تھے، وہ باغ بنی جدیلہ کے محلہ کے برابر تھا، جس کو معاویہ نے تعمیر کیا تھا۔

باب ۲۶۔ اس فرمان الہی کا بیان کہ جب تقسیم مال کے وقت رشتہ دار اور یتیم و مسکین آجائیں، تو ان کو بھی اس میں سے کچھ دو۔

۳۱۔ محمد بن فضل ابو النعمان، ابو عونہ، ابی بشر، سعید بن جبیر، ابن عباس سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، کہ کچھ لوگ خیال کرتے ہیں کہ یہ آیت منسوخ ہے، حالانکہ خدا کی قسم یہ منسوخ نہیں ہے، بلکہ یہ منجملہ ان آیات کے ہے، جن پر عمل کرنے میں لوگوں نے سستی کی ہے، سنو! عزیز دو قسم کے ہوتے ہیں، ایک تو وہ جو وارث ہوں، اور یہی مطلب ہے، جس کے ذمہ جو واجب ہے، وہ ان کو کچھ دے دے، اور دوسرا وہ جو وارث نہ ہو، جس کے معنی یہ ہیں کہ وہ اس طرح نرم بات کہے کہ مجھے اختیار نہیں کہ تجھے کچھ دے دوں۔

باب ۲۷۔ میت کی نذروں کے پورا کرنے اور اچانک مرنیوالے کی طرف سے خیرات کرنے کے استحباب کا بیان:

۳۲۔ اسماعیل، مالک، ہشام، ہشام کے والد، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ میری ماں دفعتاً مر گئی اور میں خیال کرتا ہوں کہ اگر وہ بول سکتی، تو خیرات کرتی، کیا میں ان کی طرف سے صدقہ دوں، آپ نے فرمایا ہاں ان کی طرف سے صدقہ (۲)۔

حَصَّتَهُ مِنْ مُعْوِيَةَ فَقِيلَ لَهُ تَبِيعُ صَدَقَةَ أَبِي طَلْحَةَ فَقَالَ لَا أَبِيعُ صَاعًا مِنْ تَمْرِ بِصَاعٍ مِنْ ذَرَاهِمٍ قَالَ وَكَانَتْ تِلْكَ الْحَدِيقَةُ فِي مَوْضِعٍ قَصْرِ بَنِي جَدِيلَةَ الَّذِي بَنَاهُ مُعْوِيَةُ.

۲۶. بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَإِذَا خَصَرَ الْقِسْمَةَ أُولُو الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسْكِينُ فَأَرْزُقُوهُمْ مِنْهُ.

۳۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ نَاسًا يَزْعُمُونَ أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ نُسِخَتْ وَلَا وَاللَّهِ مَا نُسِخَتْ وَلَكِنَّهَا مِمَّا تَهَاوَنَ النَّاسُ هُمَا وَالْيَتَامَى وَالْإِنْفِاقُ وَذَلِكَ الَّذِي يَرْزُقُ وَال لَّا يَرِثُ فَذَلِكَ الَّذِي يَقُولُ بِالْمَعْرُوفِ يَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ أَنْ أُعْطِيكَ.

۲۷. بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ لِمَنْ يَتَوَفَّى فُجَاءَةً أَنْ يَتَصَدَّقُوا عَنْهُ وَقَضَاءِ النَّذْرِ عَنِ الْمَيِّتِ.

۳۲. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي أَقْتَلِمْتُ نَفْسَهَا وَارَاهَا لَوْ تَكَلَّمْتُ تَصَدَّقْتُ فَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ تَصَدَّقْ عَنْهَا.

(۱) حضرت حسانؓ نے حضرت معاویہؓ کو اپنا حصہ ایک لاکھ درہم کے عوض فروخت کیا تھا۔

(۲) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ میت کی طرف سے اگر صدقہ وغیرہ کیا جائے تو میت کو اس کا ثواب پہنچتا ہے۔

۳۳- عبد اللہ بن یوسف، مالک ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ نے رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ پوچھا کہ میری ماں مر گئی (۱) اور ان پر ایک نذر باقی ہے، تو آپ نے فرمایا کہ تم اس کو ان کی طرف سے پورا کر دو۔

باب ۲۸- وقف اور صدقے میں گواہ کرنے کا بیان:

۳۴- ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، ابن جریج، یعلیٰ، ابن عباس کے آزاد کردہ غلام عکرمہ، ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ سعد بن عبادہ جو بنی ساعدہ کے بھائی بند تھے، ان کی والدہ وفات پا گئیں، اور وہ ان کے پاس موجود نہ تھے، ایک دن وہ رسول اللہ کے پاس آئے، اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میری والدہ کی وفات ہو گئی، اور میں ان کے پاس حاضر نہیں تھا، اگر میں ان کی طرف سے کچھ صدقہ دوں، تو وہ انہیں فائدہ مند ہوگا، آپ نے فرمایا ہاں! اس پر انہوں نے کہا، میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میرا باغ مخرف (نامی) ان کے لئے خیرات ہے۔

باب ۲۹- اللہ تعالیٰ کا قول کہ یتیموں کو انکے مال دے دو، اور خراب مال کو اچھے مال سے نہ بدلو، اور انکا مال اپنے مالوں کیساتھ ملا کر نہ کھاؤ، بے شک یہ بڑا گناہ ہے، اور اگر تمہیں ڈر ہو کہ یتیموں میں برابری نہ کر سکو گے، تو تم نکاح کر لو، ان عورتوں سے جو تمہیں پسند ہوں۔

۳۵- ابو الیمان، شعیب، زہری، عروہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہؓ سے آیت وان خفتم الاتقسطوا فی الیتامی کا مطلب پوچھا، حضرت عائشہؓ نے کہا، اس کا مطلب یہ ہے کہ یتیم لڑکی اپنے ولی کی تربیت میں ہوتی، تو ولی کو اس کے حسن و مال کا لالچ ہو تا، وہ چاہتا کہ میں اس کے خاندان کی عورتوں کے مہر

۳۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّادَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عَبَّادَةَ اسْتَفْتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ فَقَالَ أَفْضِهِ عَنْهَا.

۲۸ بَابُ الْإِشْهَادِ فِي الْوَقْفِ وَالصَّدَقَةِ.

۳۴- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْلَى أَنَّهُ سَمِعَ عِكْرَمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَبْنَانَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عَبَّادَةَ أَخَانِي سَاعِدَةُ تُؤَقِّتُ أُمَّهُ وَهُوَ غَائِبٌ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي تُؤَقِّتُ بِي عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي أَشْهَدُكَ أَنَّ حَاطِطِي الْمِخْرَافَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا.

۲۹ بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَأَنْتُمْ الِيتَامَى أَمْوَالُهُمْ وَلَا تَبْدَلُوهَا الْخَبِيثَ بِالطَّيِّبِ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَهُمْ إِلَى أَمْوَالِكُمْ إِنَّهُ كَانَ حُوبًا كَبِيرًا وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ.

۳۵- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ هِيَ الْيَتِيمَةُ فِي حَجَرٍ وَلَيْهَا فِرْعَبٌ فِي

(۱) حضرت سعد بن عبادہ کی والدہ کا نام عمرہ بنت مسعود تھا۔ سنہ ۵ھ میں انکی وفات ہوئی تھی جبکہ حضرت سعدؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ دومہ الجندل کے لیے گئے ہوئے تھے۔

جَمَا لَهَا وَمَالَهَا وَيُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِأَدْنَى مِنْ
سُنَّةٍ نِسَائِهَا فَتُهَوَّ عَنْ نِكَاحِهَا إِلَّا أَنْ
يُقْسِطُوا لَهَا فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ وَأَمَرُوا
بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ
ثُمَّ اسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَعْدَ فَاتَزَلَّ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ وَيَسْتَفْتُونَكَ
فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ قَالَتْ فَبَيَّنَ
اللَّهُ فِي هَذِهِ أَنَّ النِّسْمَةَ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ جَمَالٍ
وَمَا لَ رَغْبُوا فِي نِكَاحِهَا وَلَمْ يَلْحَقُوهَا
بِسُنَّتِهَا بِإِكْمَالِ الصَّدَاقِ فَإِذَا كَانَتْ مَرْغُوبَةً
عَنْهَا فِي قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرَكَوْهَا
وَالْتَمَسُوا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ قَالَ فَكَمَا
يَتَرَكُونَهَا حِينَ يَرْعَبُونَ عَنْهَا فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ
يَنْكِحُوهَا إِذَا رَغِبُوا فِيهَا إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهَا
الْأَوْفَى مِنَ الصَّدَاقِ وَيُعْطُوهَا حَقَّهَا.

۳۰. بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَابْتُلُوا النِّسْمَةَ
حَتَّى إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُمْ مِنْهُمْ
رُشْدًا فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَلَا
تَأْكُلُوهَا إِسْرَافًا وَبِدَارًا أَنْ يَكْبَرُوا وَمَنْ
كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا
فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ
أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ وَكَفَى بِاللَّهِ
حَسِيبًا لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ
وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ
الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ
نَصِيبًا مَفْرُوضًا حَسِيبًا يَعْنِي كَافِيًا.

سے کم میں اسکے ساتھ نکاح کرلوں، لہذا ان یتیم لڑکیوں کیساتھ
نکاح کی ممانعت کر دی گئی، مگر یہ کہ انکے مہر کی تکمیل از روئے
انصاف کریں، اور یتیم لڑکیوں کے سوا اور عورتوں سے نکاح کرنے
کی انہیں اجازت دے دی گئی ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں، اس کے
بعد پھر لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے یتیم لڑکیوں کے نکاح کی
بابت پوچھا، تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی یَسْتَفْتُونَكَ
النِّسَاءَ اِنْ (اور تم سے یتیم عورتوں کی بابت پوچھتے ہیں، کہہ دو کہ
اللہ تم کو انکے بارے میں فتویٰ دیتا ہے) حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ اللہ
تعالیٰ نے اس آیت میں یہ بات بیان فرمائی کہ یتیمہ جب جمال والی
اور مالدار ہوتی ہے، تو اس کے نکاح میں یہ لوگ رغبت کرتے ہیں،
اور تکمیل مہر میں اس کے خاندان کا دستور اسی کے ساتھ نہیں
برتتے، لیکن جب وہ مال اور جمال کی کمی کی وجہ سے غیر مرغوب ہو،
تو اسے چھوڑ دیتے ہیں، اور کسی اور عورت سے نکاح کر لیتے ہیں،
حضرت عائشہ کہتی ہیں، پس جس طرح وہ یتیم لڑکی کو چھوڑ دیتے ہیں،
جبکہ وہ غیر مرغوب ہوتی، تو اسی طرح انہیں یہ اختیار نہیں کہ یتیم
لڑکی سے جبکہ وہ مرغوب ہو، بغیر اس کے کہ پورا مہر دیں اور اس کا
حق ادا کریں اس کے ساتھ نکاح کریں۔

باب ۳۰۔ اللہ تعالیٰ کا قول یتیموں کی جوانی کا جب تم کو یقین
ہو جائے اور ان میں تم صلاحیت بھی دیکھ لو، تو ان کا مال ان کو
لوٹا دو، اور ان کے بڑے ہونے کے خوف سے تم فضول
خرچی کر کے اسے جلدی جلدی نہ کھا جاؤ، اور جو شخص مال دار
ہو تو یتیم کا مال کھانے سے الگ رہے، اور جو شخص فقیر ہو تو
دستور کے مطابق اس میں سے کھائے، اور جب انہیں ان کا
مال دے دو، تو ان پر گواہ مقرر کر دو، اللہ یقیناً حساب لینے والا
کافی ہے، ماں باپ اور رشتہ دار جو مال چھوڑیں ان میں
مردوں کا حصہ ہے اور عورتوں کا حصہ ہے، خواہ مال زیادہ ہو یا
کم، حصہ مقرر ہے اور حسیب سے مراد کافی ہے۔

باب ۳۱۔ اس امر کا بیان کہ یتیم کے مال میں وصی کے لئے محنت کرنا اور اس سے اپنی محنت کے مطابق کھانا جائز ہے۔

۳۶۔ ہارون، ابو سعید (بنی ہاشم کے آزاد کردہ غلام) صخر بن جویریہ، نافع، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے اپنا کچھ مال رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں یعنی ایک باغ خیرات کر دیا تھا، جس کا نام ٹمغ تھا، حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے کچھ مال پایا ہے، جو میرے نزدیک بہت نفیس ہے، میں چاہتا ہوں کہ اس کو خیرات کر دوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم اصل درختوں کو اس شرط پر خیرات کر دو کہ وہ نہ تو بیچے جائیں، اور نہ بہہ کئے جائیں اور نہ ان میں کوئی وراثت جاری ہو، بلکہ ان کے پھل کام میں لائے جائیں، چنانچہ حضرت عمرؓ نے اس کو اسی شرط پر خیرات کر دیا، ان کا یہ صدقہ اللہ کی راہ میں غلاموں میں، مسکینوں میں، مہمانوں میں مسافروں میں اور قرابت والوں میں خرچ کیا جاتا تھا، اور انہوں نے یہ بھی کہہ دیا تھا کہ جو شخص اس کا متولی ہو، اس کے لئے کچھ گناہ نہیں ہے دستور کے موافق اس میں سے کچھ کھائے یا اپنے کسی دوست کو کھلائے۔

۳۷۔ عبید بن اسماعیل، ابو اسامہ، ہشام، عروہ، حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ آیت ومن كان غنيا فليستعفف ومن كان فقيرا فليأكل بالمعروف (یتیم کے ولی (۱) کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ اگر وہ محتاج ہو تو دستور کے موافق اپنے حق کے لحاظ سے یتیم کے مال میں سے لے سکتا ہے۔

باب ۳۲۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ جو لوگ یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں، اور وہ عنقریب دوزخ میں داخل ہوں گے، اس باب میں یتیم کا مال کھانے کی ممانعت ہے۔

۳۸۔ عبدالعزیز بن عبد اللہ، سلیمان بن بلال، ثور بن زید مدنی، ابو الغیث، حضرت ابو ہریرہؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ

۳۱ بَاب وَمَا لِلْوَصِيِّ أَنْ يَعْمَلَ فِي مَالِ الْيَتِيمِ وَمَا يَأْكُلُ مِنْهُ بِقَدْرِ عَمَلَاتِهِ.

۳۶۔ حَدَّثَنَا هُرُؤُنُ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ تَصَدَّقَ بِمَالٍ لَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ تَمَغٌ وَكَانَ نَحْلًا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي اسْتَفْذْتُ مَالًا وَهُوَ عِنْدِي نَفِيسٌ فَأَرَدْتُ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْ بِأَصْلِهِ لَا بَيْعًا وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ وَلَكِنْ يُنْفَقُ تَمَرًا فَتَصَدَّقَ بِهِ عُمَرُ فَصَدَقْتَهُ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَفِي الرِّسَاكِ وَالْمَسَاكِينِ وَالضُّعْفِ وَأَبْنِ السَّبِيلِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَلَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُؤْكَلَ صَدِيقُهُ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ بِهِ.

۳۷۔ حَدَّثَنَا عُيَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ قَالَتْ أُنْزِلَتْ فِي وَالِىِ الْيَتِيمِ أَنْ يُصِيبَ مِنْ مَالِهِ إِذَا كَانَ مُحْتَاجًا بِقَدْرِ مَالِهِ بِالْمَعْرُوفِ.

۳۲ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَهُمْ لَا يَبْصُرُونَ سَعِيرًا.

۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ ن

(۱) وصی یعنی یتیم کے مال کے محافظ نگران کے لیے بوقت ضرورت یتیم کے مال میں سے بقدر ضرورت لینا اور استعمال کرنا جائز ہے۔

نے فرمایا سات ہلاک کرنے والی باتوں سے دور رہو، لوگوں نے پوچھا، 'یا رسول اللہ وہ کونسی باتیں ہیں، فرمایا خدا کے ساتھ شرک کرنا، اور جادو کرنا، اور اس جان کا ناحق مارنا، جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے، اور سود کھانا، اور یتیم کا مال کھانا، اور جہاد سے فرار یعنی بھاگنا، اور پاک دامن بھولی بھالی، مومن عورتوں پر زنا کی تہمت لگانا۔

الْمَدَنِيِّ عَنْ أَبِي الْعَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُؤْبَقَاتِ قَالُوا يَارَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَالسَّحَرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ الرِّبَا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالتَّوَلَّى يَوْمَ الرَّحْفِ وَقُدْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ.

باب ۳۳۔ اللہ تعالیٰ نے کہا لوگ آپ سے یتیموں کے متعلق پوچھتے ہیں، تو آپ ان سے کہہ دیجئے کہ انکی صلاح بہتر ہے، اور اگر تم ان سے مل جل کر رہو، تو وہ تمہارے بھائی ہیں، اللہ مفسد اور مصلح کو جانتا ہے، اگر اللہ چاہتا، تو تمہیں مصیبت میں کر دیتا، بیشک اللہ عزت والا، حکمت والا ہے اور لَاَعْتَنُكُمْ کے معنی لا حرجکم وضیق (یعنی تمہیں حرج اور تنگی میں ڈال دیتا) اور عنت کے معنی جھک گئے، اس حدیث کو ہم سے سلیمان بن حرب نے بسلسلہ سند حماد، ایوب نافع بیان کیا، حضرت ابن عمر نے کبھی کسی کی وصیت نامہ منظور نہیں کی، اور ابن سیرین کو یتیم کے مال میں زیادہ پسند یہ تھا کہ اس کے خیر خواہ اور اس کے اولیاء جمع ہوں، اور غور کریں کہ اس کے لئے جو مفید ہے، وہی کام اس کے مال سے آغاز کر دیا جائے، اور طاؤس سے جب یتیموں کے معاملہ میں پوچھا جاتا، تو وہ یہ آیت پڑھ دیتے واللہ يعلم المفسد الخ اور عطاء نے یتیموں کے بارے میں خواہ وہ چھوٹے ہوں یا بڑے کہا ہے کہ ولی ہر شخص پر بقدر اس کے حصہ کے خرچ کرے۔

۳۳ بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَى قُلْ إِصْلَاحُ أَمْرِهِمْ خَيْرٌ وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَأَعْتَنُكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ لَاَعْتَنُكُمْ لَا حَرَجَ لَكُمْ وَضِيقٌ وَعَنْتُ خَضَعْتُ وَقَالَ لَنَا سُلَيْمٌ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ مَرَدَّ ابْنُ عُمَرَ عَلَى أَحَدٍ وَصِيَّةً وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ أَحَبَّ الْأَشْيَاءِ إِلَيْهِ فِي مَالِ الْيَتِيمِ أَنْ يَجْتَمِعَ إِلَيْهِ نَصَحَاؤُهُ وَأَوْلِيَاؤُهُ فَيَنْظُرُوا الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَانَ طَاوُسٌ إِذَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْيَتَامَى قَرَأَ وَاللَّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ وَقَالَ عَطَاءٌ فِي يَتَامَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ يُنْفَقُ لِلْوَلِيِّ عَلَى كُلِّ إِنْسَانٍ بِقَدَرِهِ مِنْ حِصَّتِهِ.

باب ۳۴۔ یتیم سے سفر و حضر میں کام لینے کا بیان اگر یہ اس کے لئے بہتر ہو، مال اور سوتیلے باپ کا یتیم کی نگہداشت کرنا۔

۳۴ بَابُ اسْتِخْدَامِ الْيَتِيمِ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ إِذَا كَانَ صَاحِبًا لَهُ وَنَظَرِ الْأُمِّ وَزَوْجِهَا لِلْيَتِيمِ.

۳۹۔ یعقوب بن ابراہیم بن کثیر، ابن علیہ، عبدالعزیز انس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ میں تشریف لائے تو آپ کے پاس کوئی خادم نہ تھا، پس ابو طلحہ نے جو میری والدہ کے دوسرے شوہر تھے، میرا ہاتھ پکڑ لیا، اور مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جا کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ انس ایک سمجھدار لڑکا ہے، یہ آپ کی خدمت کرے گا، چنانچہ میں نے سفر اور حضر میں آپ کی خدمت کی، اگر میں نے کوئی کام کر دیا تو آپ نے مجھ سے یہ نہیں فرمایا کہ تم نے اس کو اس طرح کیوں کیا اور اگر کوئی کام میں نے نہیں کیا، تو آپ نے مجھ سے یہ نہیں فرمایا کہ تم نے یہ کام کیوں نہیں کیا۔

باب ۳۵۔ بغیر حدود بتائے زمین وقف کرنا اور اسی طرح کا صدقہ بھی جائز ہے اس کا بیان:

۴۰۔ عبداللہ بن مسلمہ، مالک، الحنفی بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے انس بن مالک کو کہتے ہوئے سنا کہ مدینہ میں تمام انصار سے زیادہ مالدار ابو طلحہ تھے، اور انہیں دوسرے باغات اور مال و دولت سے زیادہ بیرحاء نامی باغ محبوب تھا، جو مسجد کے قبلہ کی جانب تھا، رسول اللہ ﷺ وہاں تشریف لے جاتے، اور اس کا شیریں پانی پیتے تھے، انس کہتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی لن تنالوا البر حتی تنفقوا مماتحبون، تو ابو طلحہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا، یا رسول اللہ، اللہ فرماتا ہے لن تنالوا البر حتی تنفقوا مماتحبون اور بے شک مجھے اپنے تمام مالوں سے زیادہ محبوب بیرحاء ہے، اور وہ اللہ کے لئے صدقہ کر دیا ہے، میں اس کے ثواب اور اجر کی اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں، پس جہاں اللہ آپ کو بتائے، آپ اس کو خرچ کر دیجئے، حضرت نے فرمایا مبارک ہو، یہ تو فائدہ دینے والا مال ہے، اگرچہ فانی ہے اور جو کچھ تم نے کہا میں نے سن لیا، میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اس کو تم اپنے اعزاء میں تقسیم کر دو، ابو طلحہ نے عرض کیا کہ جی اچھا چنانچہ اس کو ابو طلحہ نے اپنے اعزاء اور اپنے چچا کے بیٹوں میں تقسیم کر دیا۔

۳۹۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَاخْتَدَّ أَبُو طَلْحَةَ بَيْدِي فَأَنْطَلَقَ بِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَنَسًا غُلَامٌ كَثِيرٌ فَلْيُخْذْكَ قَالَ فَخَدَمْتُهُ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ مَا قَالَ لِي لَيْشِيءٌ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا هَكَذَا وَلَا لَيْشِيءٌ لِمَ أَصْنَعُهُ لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هَذَا هَكَذَا.

۳۵ باب إِذَا وَقَفَ أَرْضًا وَلَمْ يُبَيِّنِ الْحُدُودَ فَهُوَ جَائِزٌ وَكَذَلِكَ الصَّدَقَةُ.

۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِي بِالْمَدِينَةِ مَالًا مِنْ تَخْلٍ وَكَانَ أَحَبَّ مَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءٌ مُسْتَقْبَلَةُ الْمَسْجِدِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ قَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلْتُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَى بَيْرُحَاءٍ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ أَرْجُو بَرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ فَضَعْتُهَا حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ فَقَالَ بَخْ ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ أَوْ رَائِحٌ شَكَّ ابْنُ مُسْلِمَةَ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِ بَيْنَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَفِي بَنِي عَمِّهِ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ رَائِحٌ.

۳۱- محمد بن عبد الرحیم، روح بن عبادہ، زکریا بن الحلق، عمرو بن دینار، عکرمہ حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا میری ماں کا انتقال ہو گیا ہے، اگر میں اس کی طرف سے کچھ صدقہ دوں، تو کیا وہ اس کو فائدہ پہنچائے گا؟ آپ نے فرمایا ہاں، میں نے عرض کیا، میرا ایک باغ ہے، آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کو ان کی طرف سے صدقہ کر دیا۔

باب ۳۶- ایک مشترکہ جماعت کا زمین صدقہ کر دینے کے بیان میں:

۳۲- مسدد، عبد الوارث، ابویاتح، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد بنانے کا حکم دے کر فرمایا، اے بنی نجار تم اپنا یہ باغ بقیعت میرے ہاتھ فروخت کر ڈالو، ان لوگوں نے عرض کیا، خدا کی قسم ہم اس کی قیمت اللہ کے سوا کسی سے نہ لیں گے۔

باب ۳۷- وقف کے کاغذات لکھے جانے کا بیان:

۳۳- مسدد، یزید بن زریع، ابن عون، نافع حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر کو خیر میں ایک زمین ملی، وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا، کہ مجھے ایک ایسی زمین ملی ہے کہ اس سے عمدہ مال مجھے کبھی نہیں ملا تھا، آپ اس کے بارے میں مجھے کیا حکم دیتے ہیں، حضور اکرم نے فرمایا، اگر چاہو، تو اصل درخت اپنے قبضہ میں رکھو، اور اس کے پھلوں کو خیرات کر دو، چنانچہ حضرت عمر نے اس کو اس شرط پر خیرات کر دیا کہ اصل بیڑ بیچے نہ جائیں، اور نہ بہہ کئے جائیں، اور نہ ان میں میراث جاری کی جائے، بلکہ فقراء میں قرابت والوں میں، غلاموں کی آزادی میں، خدا کی راہ میں مہمانوں میں اور مسافروں میں ان کے پھل خرچ کئے جائیں، اور جو شخص اس کا متولی ہو وہ اتنا کر سکتا ہے کہ اپنی واقعی ضرورت کے موافق اس میں سے خود کھائے یا اپنے کسی دوست کو کچھ کھلائے، بشرطیکہ اس طرح وہ مال جمع کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو۔

باب ۳۸- فقیر، مالدار، اور مہمانوں کیلئے وقف کرنے کا بیان:

۴۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا رُوْحُ بْنُ عَبْدِ عَادَةَ حَدَّثَنَا زَكْرِيَاءُ بْنُ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي تُوْقِيْتُ أَنْفَعَهَا إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ لِي مِخْرَافًا وَ أَشْهَدُكَ أَنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا.

۳۶ باب إِذَا أَوْقَفَ جَمَاعَةٌ أَرْضًا مَشَاعًا فَهُوَ جَائِزٌ.

۴۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هَذَا قَالُوا لَا وَاللَّهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ.

۳۷ باب الْوَقْفِ كَيْفَ يُكْتَبُ.

۴۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَصَابَ عُمَرُ بِخَيْرٍ أَرْضًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أَصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ مِنْهُ فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي بِهِ قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ عُمَرُ أَنَّهُ لَا يَبَاغُ أَصْلُهَا وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ فِي الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبَى وَالرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالضَّيْفِ وَابْنِ السَّبِيلِ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلَّيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ.

۳۸ باب الْوَقْفِ لِلْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ وَالضَّيْفِ.

۴۴- ابو عاصم، ابن عون، نافع، حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر نے خیبر میں کچھ مال پایا، تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے بیان کیا، آپ نے فرمایا، اگر تم چاہو، تو اسے خیرات کر دو، چنانچہ انہوں نے اس کو فقراء میں اور مساکین میں اور اعزاء میں، اور مہانوں میں خرچ کرنے کے لئے خیرات کر دیا۔

باب ۳۹- مسجد کے لئے زمین وقف کرنے کا بیان۔

۴۵- الطلق، عبدالصمد، عبدالوارث، ابوالتیاح، حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تشریف لائے، تو آپ نے مسجد بنانے کا حکم دیا، اور فرمایا کہ اے بنی نجار تم اپنا یہ باغ میرے ہاتھ فروخت کر ڈالو، ان لوگوں نے کہا، خدا کی قسم ہم اس کی قیمت اللہ کے سوا اور کسی سے نہیں لیں گے۔

باب ۴۰- جانور، گھوڑے، اسباب، چاندی، سونا وقف کرنے کا بیان، زہری نے اس شخص کے بارے میں جس نے ہزار اشرفیاں خدا کی راہ میں وقف کیں، اور اپنے غلام تاجر کو اس لئے حوالہ کیں، کہ وہ ان سے تجارت کرے اور نفع کو مسکینوں پر اور اپنے اعزاء پر خیرات کر دے، تو کیا اس شخص کو جائز ہے کہ اس ہزار اشرفیوں کے نفع میں سے خود بھی کھالے، اگرچہ اس نے اس کے نفع کو مسکینوں کے لئے خیرات نہیں کیا، کہا اس کو اس میں سے کھانے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔

۴۶- مسدود، یحییٰ، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر نے ایک مرتبہ اپنا ایک گھوڑا خدا کی راہ میں دے دیا تھا۔ جو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر کو دیا تھا، کہ وہ اس پر سوار ہوا کریں، لیکن حضرت عمر نے وہ ایک اور شخص کو سوار ہونے کیلئے دے دیا، پھر حضرت عمر نے دیکھا، کہ وہ شخص کھڑا اس گھوڑے کو بازار میں بیچ رہا ہے، اس پر انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کی اجازت طلب کی کہ اس کو مول لے لیں، آپ نے فرمایا تم اس کو مول نہ لو اور اپنے صدقہ کو واپس نہ کرو۔

۴۴- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ وَجَدَ مَالًا بِخَيْبَرٍ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ قَالَ إِنْ شِئْتَ تَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقْ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَذِي الْقُرْبَى وَالضَّعِيفِ.

۳۹ بَابُ وَقْفِ الْأَرْضِ لِلْمَسْجِدِ.

۴۵- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَمَرَ بِالْمَسْجِدِ وَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَاطِطِكُمْ هَذَا قَالُوا لَا وَاللَّهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ.

۴۰ بَابُ وَقْفِ الدَّوَابِّ وَالْكِرَاعِ وَالْعُرُوضِ وَالصَّامِتِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فِيمَنْ جَعَلَ أَلْفَ دِينَارٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَرَفَعَهَا إِلَى غُلَامٍ لَهُ تَاجِرٌ يَتَجَرُّ بِهَا وَجَعَلَ رِبْحَهُ صَدَقَةً لِلْمَسَاكِينِ وَالْأَقْرَبِينَ هَلْ لِلرَّجُلِ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ رِبْحِ ذَلِكَ أَلْفِ شَيْئًا وَإِنْ لَمْ يَكُنْ جَعَلَ رِبْحَهَا صَدَقَةً فِي الْمَسَاكِينِ قَالَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا.

۴۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ لَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَعْطَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَحْمِلَ عَلَيْهَا رَجُلًا فَأَخْبَرَ عُمَرَ أَنَّهُ قَدْ وَقَفَهَا يَبِيعُهَا فَسَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَّبِعَهَا فَقَالَ لَا تَتَّبِعْهَا وَلَا تَرْجِعَنَّ فِي صَدَقَتِكَ.

۴۱ باب نَفَقَةِ الْقِيَمِ لِلْوَقْفِ.

باب ۴۱۔ نگران کا وقف سے اپنے لئے ضروری خرچ لینے کا بیان۔

۴۷۔ عبد اللہ بن یوسف، مالک، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے وارث نہ دینار تقسیم کریں، نہ درہم بلکہ جو کچھ میں اپنی بیبیوں کے خرچ اور کارندے کی اجرت سے فاضل چھوڑ دوں وہ صدقہ ہے۔

۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْتَسِمُوا وَرَثَتِي دِينَارًا مَّا تَرَكَتُمْ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمَوْنَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ.

۴۸۔ قتیبہ بن سعید، حماد، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ عمر نے اپنے وقف میں یہ شرط مقرر کی تھی کہ جو شخص اس کا متولی ہو وہ اس سے میں سے کھالے اور اپنے دوست کو کھلا دے، بشرطیکہ وہ اس طریقہ سے مال جمع کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو۔

۴۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ اشْتَرَطَ فِي وَفْقِهِ أَنْ يَأْكُلَ مَنْ وَلِيَهُ وَيُوكِلَ صَبْدِيقُهُ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ مَالًا.

باب ۴۲۔ زمین یا کنواں وقف کر نیوالا اپنے لئے شرط لگائے کہ دوسرے مسلمانوں کی طرح وہ بھی اپنا ڈول اس میں ڈالے گا، تو ایسے وقف کے درست ہونیکا بیان، حضرت انس نے ایک گھر وقف کر دیا تھا، پھر وہ وہاں جاتے، تو اسی میں مقیم ہوتے، حضرت زبیر نے بھی اپنے گھر خیرات کر دیئے تھے اور اپنی مطلقہ بیٹیوں سے کہہ دیا تھا کہ وہ اس میں رہیں، لیکن وہ مکان کو نقصان نہ پہنچائیں، اور نہ خود تکلیف اٹھائیں، پھر اگر کوئی شوہر دار لڑکی اپنے شوہر کی وجہ سے مالدار ہو جاتی، تو اس سے یہ کہہ دیتے کہ اس کو ان مکانات میں رہنے کا حق نہیں ہے، اور حضرت ابن عمر نے اپنا حصہ جو حضرت عمر کے گھر سے انہیں ملا تھا، اسکو اپنی محتاج اولاد کے لئے عمری (عمری اس ہبہ کو کہتے ہیں جس میں تازیست خود تصرف کر نیکا حق ہو) کر دیا تھا اور عبدان ان چند واسطوں سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عثمان جب محاصرہ میں آگئے، تو انہوں نے بالاخانہ پر چڑھ کر باغیوں کے سامنے آکر کہا میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں، اور یہ قسم میں صرف اصحاب

۴۲ باب إِذَا وَقَفَ أَرْضًا أَوْ بَيْتًا وَ اشْتَرَطَ لِنَفْسِهِ مِثْلَ دَلَاءِ الْمُسْلِمِينَ وَأَوْقَفَ آنَسٌ دَارًا فَكَانَ إِذَا قَدِمَهَا نَزَلَهَا وَتَصَدَّقَ الزُّبَيْرُ بِدَوْرِهِ وَقَالَ لِلْمَوْدُودَةِ مِنْ بَنَاتِهِ أَنْ تَسْكُنَ غَيْرَ مُضَرَّةٍ وَلَا مُضَرٍّ بِهَا فَإِنْ اسْتَعْنَتْ بِزَوْجٍ فَلَيْسَ لَهَا حَقٌّ وَجَعَلَ ابْنُ عُمَرَ نَصِيئَهُ مِنْ دَارِ عُمَرَ سُكْنَى لِذَوَى الْحَاجَةِ مِنْ آلِ عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ عَبْدَانُ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَيْثُ حُوصِرَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ لَا أَنشُدُكُمْ إِلَّا أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَفَرَ رُومَةً فَلَهُ الْجَنَّةُ فَحَفَرْتُهَا أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَجَهَّزْتُهُمْ قَالَ

فَصَدَّقُوهُ بِمَا قَالَ وَقَالَ عُمَرُ فِي وَقْفِهِ
لَا جُنَاحَ عَلَيَّ مَنْ وَلِيَهُ أَنْ يَأْكُلَ وَقَدْ يَلِيهِ
الْوَاقِفُ وَغَيْرُهُ فَهُوَ وَاسِعٌ لِكُلِّ.

رسول اللہ کو دیتا ہوں، کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ نے
فرمایا تھا جو شخص رومہ نامی کنویں کو مول لے لے اسے جنت
ملے گی، میں نے اسے مول لے لیا ہے، کیا تم نہیں جانتے کہ
حضرت نے فرمایا تھا کہ جو شخص جیش عسرت یعنی غزوہ
تبوک کا سامان درست کر دے اسے جنت ملے گی، میں نے
اس کا سامان درست کر دیا، روای کہتا ہے کہ صحابہ نے حضرت
عثمان کی تصدیق کی، اور حضرت عمر نے اپنے وقف میں یہ
فرمایا تھا کہ جو شخص اس کا متولی ہو اس پر کچھ گناہ نہیں کہ وہ
اس میں سے کچھ کھالے، اور وقف کا متولی کبھی خود واقف بھی
ہوتا ہے، کبھی کوئی دوسرا، تو یہ بات ہر ایک کیلئے جائز ہوئی،
کہ متولی اپنے ضروری خرچ کیلئے اس میں سے کچھ لے لے۔

باب ۴۳۔ وقف کرنے والے کا کہنا کہ اس کی قیمت اللہ ہی
سے مطلوب ہے، تو ایسے وقف کا بیان:

۴۹۔ مسدود، عبد الوارث، ابوالتیاح، حضرت انس سے روایت کرتے
ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد بناتے وقت فرمایا تھا کہ اے بنی
نجاہتم اپنا باغ میرے ہاتھ فروخت کر ڈالو، ان لوگوں نے عرض کیا،
کہ ہم تو اس کی قیمت اللہ ہی سے چاہتے ہیں۔

باب ۴۴۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اے ایمان والو جب تم میں سے
کوئی مرنے لگے، تو وصیت کے وقت تم میں سے یا تمہارے
عزیزوں میں سے دو عادل گواہ ہوں، اگر تم سفر میں ہو، اور تم
پر موت کی مصیبت آجائے، تو ان دونوں کو نماز کے بعد
روک لو، وہ اللہ کی قسم کھائیں، اگر تمہیں شبہ ہو کہ ہم اس
کے بدلے میں کوئی قیمت نہیں لیں گے، اگرچہ قرابت والا
ہو، اور ہم اللہ کی گواہی نہیں چھپائیں گے (ایسا کریں تو) اس
وقت ہم گناہگاروں میں سے ہو جائیں گے۔ پھر اگر معلوم ہو
کہ واقعی یہ گواہ جھوٹے تھے، تو دوسرے وہ گواہ کھڑے ہوں،

۴۳ بَاب إِذَا قَالَ الْوَاقِفُ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ
إِلَّا إِلَى اللَّهِ فَهُوَ جَائِزٌ.

۴۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ
أَبِي الْتِيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَاطِطِكُمْ
قَالُوا لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ.

۴۴ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يَأَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنَكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدُكُمْ
الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ
مِنْكُمْ أَوْ آخَرَيْنِ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنْتُمْ
ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَأَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةُ
الْمَوْتِ تَحْسِبُوهَا مِنْ بَعْدِ الصَّلَاةِ
فَيُقْسِمُنِ بِاللَّهِ إِنْ ارْتَبْتُمْ لَأَنْشُرِي بِهِ ثَمَنًا
وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَى وَلَا نَكْفِيكُمْ شَهَادَةَ اللَّهِ إِنَّا
إِذَا لَمِنَ الْأَثِمِينَ فَإِنْ غَيْرَ عَلَيْهِمَا

اَسْتَحَقَّ اِنَّمَا فَاخِرَانِ يَقُومَانِ مَقَامَهُمَا
مِنَ الدِّينِ اَسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوَّلِيَانِ
فَيُقْسِمَانِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَا اَحَقُّ مِنْ
شَهَادَتَيْهِمَا وَمَا اَعْتَدَيْنَا اِنَّا اِذَا لَمِنَ
الظَّالِمِيْنَ ذٰلِكَ اَدْنٰى اَنْ يَّاتُوْا بِالشَّهَادَةِ
عَلٰى وَجْهِهَا اَوْ يَخَافُوْا اَنْ تُرَدَّ اِيْمَانٌ بَعْدَ
اِيْمَانِهِمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوا وَاللّٰهُ
لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ وَقَالَ لِيْ عَلِيُّ
بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَدَمَ حَدَّثَنَا
اِبْنُ اَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي الْقَسِمِ
عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيْدٍ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ
اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ
بَنِي سَهْمٍ مَّعَ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ وَعَدِيٍّ بْنِ
بَدَّاءٍ فَمَاتَ السَّهْمِيُّ بِارْضٍ لِّسَ بِهَا
مُسْلِمٌ فَلَمَّا قَدِمَ بَتْرِكِيَهٗ فَقَدُوْا جَمَاعًا مِنْ
فِضَّةٍ مُّخَوَّصًا مِنْ ذَهَبٍ فَاحْلَفُوْهُمَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
وُجِدَ الْجَمَاعُ بِمَكَّةَ فَقَالُوْا بَتَعْنَاهُ مِنْ تَمِيْمٍ
وَّعَدِيٍّ فَقَامَ رَجُلَانِ مِنْ اَوَّلِيَايْهِ فَحَلَفَا
لَشَهَادَتُنَا اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتَيْهِمَا وَاِنَّ الْجَمَاعَ
لِصَاحِبِهِمْ قَالَ وَفِيْهِمْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ.

جو میت کے قریبی رشتہ دار ہوں، وہ خدا کی قسم کھا کر کہیں
ہماری گواہی پہلے گواہوں کے مقابلہ میں زیادہ معتبر ہے، اور
ہم نے کوئی ناحق بات نہیں کہی ایسا کیا ہو، تو بے شک ہم
گناہگار ہوں گے، یہ تدبیر ایسی ہے، جس سے ٹھیک ٹھیک
گواہی دینے کی زیادہ امید ہوتی ہے، یا اتنا ضرور ہو گا کہ وصی یا
گواہوں کو ڈر ہو گا کہ ایسا نہ ہو ان کے قسم کھانے کے بعد
پھر وارثوں کو قسم دی جائے، اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو،
اس کا حکم سنو، اور اللہ نافرمان لوگوں کو راہ پر نہیں لگاتا، اور
امام بخاری کہتے ہیں کہ مجھ سے علی بن عبد اللہ نے کہا کہ
ہم سے یحییٰ بن آدم نے ان سے ابن ابی زائدہ نے محمد بن
قاسم سے انہوں نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ
ایک شخص قبیلہ بنی سہم کا تمیم داری اور عدی بن بداء کے
ہمراہ باہر گیا، پھر سہمی ایسی جگہ چاکر مر گیا، جہاں کوئی
مسلمان نہ تھا، جب تمیم اور عدی اس کا ترکہ لائے، تو چاندی
کا ایک جام جسمیں سنہری نقش تھے، کھو گیا، رسول اللہ ﷺ
نے ان دونوں کو حلف دے دیا اس کے بعد لوگوں نے وہ جام
مکہ میں پایا، اور بیان کیا کہ ہم نے اس کو تمیم سے اور عدی
سے خرید لیا ہے، پھر وہ شخص میت کے رشتہ داروں میں سے
کھڑے ہو گئے، اور انہوں نے قسم کھائی کہ ہماری شہادت ان
دونوں شہادتوں کی بہ نسبت زیادہ قابل قبول ہے، ہم گواہی
دیتے ہیں کہ یہ پیالہ ہمارے عزیز کا ہے، چنانچہ حضرت انسؓ
کہتے ہیں کہ یہ آیت انہیں کے حق میں نازل ہوئی، یا ایہا
الذین امنوا شہادۃ بینکم۔

باب ۴۵۔ ورثہ کی غیر حاضری میں وصی کا میت کے قرضوں
کو ادا کرنے کا بیان:

۴۵ باب قَضَاءِ الْوَصِيِّ ذِيْنَ الْمَيِّتِ
بِغَيْرِ مُحَضَّرٍ مِنَ الْوَرَثَةِ.

۵۰۔ محمد بن سابق یا فضل بن یعقوب، شیبان ابو معاویہ، فراش شعبی جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد احد کے دن شہید ہو گئے اور انہوں نے چھ بیٹیاں چھوڑیں اور کچھ قرض اپنے اوپر چھوڑا پس جب کھجوریں توڑنے کا زمانہ آیا تو میں نے آنحضرت سے جا کر کہا کہ یا رسول اللہ آپ جانتے ہیں کہ احد کے دن میرے والد شہید ہو گئے اور انہوں نے اپنے اوپر بہت قرض چھوڑا ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے ہمراہ تشریف لے چلے تاکہ قرض خواہ آپ کو دیکھ کر کچھ کمی کر دیں۔ آپ نے فرمایا تم جاؤ اور ہر قسم کی کھجوریں ایک ایک گوشہ میں جمع کر دو چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا بعد اس کے آپ کو بلایا جب قرض خواہوں نے آپ کو دیکھا تو اس وقت مجھ سے اور بھی زیادہ سخت تقاضا کرنے لگے آپ نے انکو ایسا کرتے ہوئے دیکھ کر بڑی ڈھیری کے گرد تین مرتبہ چکر لگایا اس کے بعد آپ اس پر بیٹھ گئے پھر فرمایا تم اپنے قرض خواہوں کو بلاؤ پھر برابر آپ انہیں ناپ ناپ کر دیتے رہے یہاں تک کہ اللہ نے میرے والد کا قرض ادا کر دیا (۱) اور میں خدا کی قسم اس پر راضی تھا کہ اللہ میرے والد کا قرض ادا کر دے چاہے میں اپنی بہنوں کے پاس ایک کھجور لوٹا کر نہ لے جاؤں سب قرضہ میں نکل جائے مگر خدا کی قسم پوری ڈھیریاں بچ رہیں میں اس ڈھیری کی طرف جس پر رسول اللہ بیٹھے ہوئے تھے خاص طور پر غور کر رہا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ اس میں سے ایک کھجور بھی کم نہیں ہوئی۔

جہاد اور سیرت رسول ﷺ

باب ۴۶۔ جہاد کی فضیلت اور آنحضرت ﷺ کے حالات کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے جنت کے بدلے انکی جانوں کو خرید لیا ہے ان کی حالت یہ ہے کہ وہ اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہیں تو قتل کرتے ہیں اور قتل کئے جاتے ہیں تورات اور انجیل اور قرآن میں یہ

۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ أَوْ الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْهُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ فَرَّاشٍ قَالَ قَالَ الشَّعْبِيُّ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ أَبَاهُ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ سِتَّ بَنَاتٍ وَتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا فَلَمَّا حَضَرَ جَدَّاهُ النَّخْلُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ وَالِدِي اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ دَيْنًا كَثِيرًا وَإِنِّي أَحِبُّ أَنْ يَرَكَ الْغُرَمَاءُ قَالَ أَذْهَبُ فَبَيِّدُ كُلَّ تَمَرٍ عَلَى نَاحِيَّتِهِ فَقَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُ فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ أَغْرَوْا بِي تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا رَأَى مَا يَصْنَعُونَ طَافَ حَوْلَ أَعْظَمِهَا يَدُّ رَأً تِلْكَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ أَصْحَابَكَ فَمَا زَالَ يَكِيلُ لَهُمْ حَتَّى آدَى اللَّهُ أَمَانَةً وَالِدِي وَأَنَا وَاللَّهِ رَاضٍ أَنْ يُؤَدِّيَ اللَّهُ أَمَانَةً وَالِدِي وَلَا أَرْجِعُ إِلَى إِخْوَاتِي بِتَمَرَةٍ فَسَلَّمَ وَاللَّهِ الْبَيَادِرُ كُلُّهَا حَتَّى إِنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْبَيْدَرِ الَّذِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ تَمَرَةً وَاجِدَةً.

کِتَابُ الْجِهَادِ وَالسَّيْرِ

۴۶ باب فَضْلِ الْجِهَادِ وَالسَّيْرِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنْ لَهُمُ الْجَنَّةُ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعُذًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ

(۱) یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا کہ وہ کھجوریں جو پہلے ناکافی معلوم ہو رہی تھیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاء کی برکت سے نہ صرف کافی ہو گئیں بلکہ بخر ہیں۔

خدا کا سچا وعدہ ہے، اور اللہ سے بڑھ کر کون وعدے کو پورا کرنے والا ہے، پس تم اس خرید و فروخت پر خوشی کا اظہار کرو، تم نے جو تجارت کی ہے، یہ بڑی کامیابی ہے، اللہ تعالیٰ کے قول و بشر المومنین تک اور حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ حدود سے مراد خدا کی اطاعت ہے۔

۵۱- حسن بن صباح، محمد بن سابق، مالک بن مغول، ولید بن عیزار، ابو عمرو شیبانی، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! کون سا عمل سب سے افضل ہے، آپ نے فرمایا کہ اپنے وقت پر نماز پڑھنا، میں نے عرض کیا، پھر کون سا فرمایا، اپنے والدین کی خدمت کرنا، میں نے عرض کیا کہ پھر کون سا فرمایا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، اس کے بعد میں نے رسول اللہ ﷺ سے نہیں پوچھا، اگر میں آپ سے زیادہ پوچھتا تو آپ اور زیادہ مجھے بتا دیتے۔

۵۲- علی بن عبداللہ، یحییٰ بن سعید، سفیان، منصور، مجاہد، طاؤس، حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، فتح مکہ کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی (۱) ہاں جہاد اور نیک نیتی کا ثواب ملتا ہے، اگر تم جہاد کے لئے طلب کئے جاؤ، تو فوز اکبر بستہ ہو جاؤ۔

۵۳- مسدد، خالد، حبیب بن ابی عمر، عائشہ، بنت طلحہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! ہم جہاد کو تمام اعمال میں افضل سمجھتے ہیں، پھر ہم جہاں کیوں نہ کریں، فرمایا، تمہارا عمدہ جہاد حج مبرور ہے۔

۵۴- الحق بن منصور، عفان، ہمام، محمد بن مجاہد، ابو حصین، ذکوان، حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں، کہ ایک شخص رسول

وَالْقُرْآنِ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ إِلَىٰ قَوْلِهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْحُدُودُ الطَّاعَةُ.

۵۱- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ الْوَلِيدَ بْنَ الْعِزَّارِ ذَكَرَ عَنْ أَبِي عَمْرٍو وَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ مَسْعُودٍ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ عَلَىٰ مِقَاتِهَا قُلْتُ ثُمَّ أَيْ قَالَ ثُمَّ بَرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ ثُمَّ أَيْ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَسَكَتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ اسْتَزِدُّهُ لَزَادَنِي.

۵۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا هَجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتَفْرَغْتُمْ فَأَنْفِرُوا.

۵۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَرَى الْجِهَادَ أَفْضَلَ الْعَمَلِ أَفَلَا نَجَاهِدُ قَالَ لَكِنْ أَفْضَلُ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُورٌ.

۵۴- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُجَّادَةَ قَالَ

(۱) یعنی فتح مکہ کے بعد اب مکہ دارالاسلام ہو گیا ہے اور اسلام کے زیر سلطنت آگیا ہے۔ اس لیے یہاں سے اب ہجرت کا کوئی سوال باقی نہیں رہتا۔ یہ مطلب نہیں کہ ہجرت کا سلسلہ سرے سے ختم ہو گیا ہے۔ چونکہ اس وقت بڑی ہجرت مکہ ہی سے ہوئی تھی اور اسلام قبول کرنے کے بعد مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنا فرض تھا، مکہ مکرمہ فتح ہونے کے بعد یہ ہجرت منسوخ ہو گئی۔

اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی عبادت بتائیے جو جہاد کے ہم مرتبہ ہو، آپ نے فرمایا کہ ایسی عبادت تو کوئی نہیں، لیکن کیا تم یہ کر سکتے ہو کہ جب مجاہد جہاد کیلئے نکلے تو اپنی مسجد میں جائے اور نماز پڑھنے کھڑا ہو جائے اور سست نہ ہو اور برابر روزے رکھے کوئی روزہ نہ چھوڑے اس نے عرض کیا کہ حضرت ایسا کون کر سکتا ہے، حضرت ابو ہریرہؓ کہتے تھے کہ مجاہد کا گھوڑا جب اپنی رسی میں بندھا ہوا چرنے کیلئے چلتا پھرتا ہے تو اس گھوڑے کے ہر ہر قدم پر مجاہد کیلئے نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

باب ۴۷۔ سب سے افضل وہ مومن ہے جو اللہ کی راہ میں اپنی جان و مال کے ذریعہ جہاد کرے اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ اے ایمان والو! کیا میں تمہیں وہ تجارت بتلاؤں کہ جو تمہیں تکلیف دہ عذاب سے نجات دلائے وہ یہ ہے کہ اپنی جانوں اور مالوں کے ذریعہ جہاد کرو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے اگر تم سمجھ رکھتے ہو اور اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تم کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور ہمیشہ رہنے والے باغوں میں اچھے گھروں میں (داخل کرے گا) اور یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔

۵۵۔ ابو الیمان، شعیب، زہری، عطاء بن یزید، لیشی، حضرت ابو سعید خدری روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ دربار رسول اللہ میں عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ! سب لوگوں میں افضل کون ہے؟ فرمایا وہ مومن جو اپنی جان سے اور اپنے مال سے خدا کی راہ میں جہاد کرتا ہو پھر صحابہ نے عرض کیا اس کے بعد کون؟ فرمایا وہ مومن جو پہاڑ کے کسی درے میں رہتا ہو اور وہیں خدا کی عبادت کرتا ہو اور لوگوں کو اپنے ضرر سے محفوظ رکھتا ہو۔

۵۶۔ ابو الیمان، شعیب، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہو اللہ اس شخص کو

أَخْبَرَنَا أَبُو حُصَيْنٍ أَنَّ دُكْوَانَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذُلُّنِي عَلَى عَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ قَالَ لَا أَجِدُهُ قَالَ هَلْ تَسْتَطِيعُ إِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُومَ وَلَا تَقُتِرَ وَتَصُومَ وَلَا تُفْطِرَ قَالَ وَمَنْ يَسْتَطِيعُ ذَلِكَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ فَرَسَ الْمُجَاهِدِ لَيَسْتَنُّ فِي طَوْلِهِ فَيَكْتُبُ لَهُ حَسَنَاتٍ.

۴۷ باب أَفْضَلُ النَّاسِ مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَى تِجَارَةٍ تُنْجِيَكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ذَلِكَ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ يَعْفِرُ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلُكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتٍ عَدْنٍ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ.

۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ قَالُوا ثُمَّ مَنْ قَالَ مُؤْمِنٌ فِي شُعْبٍ مِنَ الشُّعَابِ يَتَّقِي اللَّهَ وَيَدْعُ النَّاسَ إِلَى شِرِّهِ.

۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقُولُ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاللَّهُ
أَعْلَمُ بِمَنْ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ
الْقَائِمِ وَتَوَكَّلْ اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِهِ بَأَن
يَتَوَفَّاهُ أَوْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرْجِعَهُ سَالِمًا مَعَ
أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ.

۴۸ بَاب الدُّعَاءِ بِالْجِهَادِ لِلرِّجَالِ
وَالنِّسَاءِ وَقَالَ عُمَرُ ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي
بَلَدِ رَسُولِكَ.

۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ
إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ
مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ أُمَّ حَرَامٍ تَحْتَ عِبَادَةِ
بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطْعَمَتْهُ وَجَعَلَتْ تَقْلِي رَأْسَهُ
فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ وَمَا
يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي
عَرِضُوا عَلَيَّ غَزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَرْكَبُونَ نَجَجَ
هَذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسِيرَةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ
عَلَى الْأَسِيرَةِ شَكَ إِسْحَاقُ قَالَتْ فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ
فَدَعَا لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
وَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ
وَمَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ
أُمَّتِي عَرِضُوا عَلَيَّ غَزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَا قَالَ
فِي الْأَوَّلِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ
أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتَ مِنَ الْأَوَّلِينَ
فَرَكِبْتَ الْبَحْرَ فِي زَمَانٍ مُعَوِيَّةَ ابْنِ أَبِي سُفْيَانَ

خوب پہچانتا ہے، جو راہ میں جہاد کرتا ہے، اس کی مثال اس کی سی ہے،
جو روزانہ روزہ رکھتا ہو، اور تمام رات نماز پڑھتا ہو، اللہ نے اپنی راہ
میں جہاد کرنے والے کیلئے اس بات کی ذمہ داری لی ہے کہ اگر اس کو
موت دے گا، تو اسے جنت میں داخل کر دے گا، یا غازی بنا کر اسے
ثواب اور مال غنیمت کے ساتھ زندہ لوٹائے گا۔

باب ۴۸۔ مردوں اور عورتوں کا جہاد اور شہادت کی دعا
مانگنے کا بیان، حضرت عمرؓ کہا کرتے تھے کہ اے اللہ مجھے اپنے
رسول کے شہر (یعنی مدینہ منورہ) میں شہادت عنایت فرما:

۵۷۔ عبد اللہ بن یوسف، مالک، الحنفی بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے
روایت کرتے ہیں، انہوں نے انس بن مالک کو کہتے ہوئے سنا کہ
رسول اللہ ﷺ کی عادت تھی کہ آپ ام حرام بنت ملحان کے پاس
تشریف لے جاتے، وہ آپ کو کھانا کھلاتی تھیں، اور ام حرام عبادہ بن
صامت کے نکاح میں تھیں، ایک دن اسی عادت کے موافق رسول
اللہ ان کے پاس گئے، اور انہوں نے حضرت کو کھانا کھلایا، اور آپ کے
سر میں جو مین دیکھنے لگیں، پھر آنحضرات سو گئے اور ہنستے ہوئے بیدار
ہو گئے، ام حرام کہتی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ
کیوں ہنس رہے ہیں، فرمایا، اس وقت خواب میں میری امت کے کچھ
لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے پیش کئے گئے، جو بحری جہاز پر
سوار تھے، اور تخت نشین بادشاہوں کی طرح تھے، ام حرام کہتی ہیں،
میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے ان
لوگوں میں شامل کر دے، رسول اللہ نے میرے لئے دعا کی، اس کے
بعد آپ کو پھر نیند آ گئی، اور آپ سو گئے، اور تھوڑی دیر بعد ہنستے
ہوئے بیدار ہوئے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیوں ہنس
رہے ہیں، فرمایا کہ اب کی مرتبہ خواب میں میری امت کے لوگ خدا
کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے سامنے لائے گئے، جیسا کہ آپ نے پہلی
بار فرمایا تھا، ام حرام کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ!
آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے ان میں شامل کر دے، آپ نے
فرمایا کہ تم پہلے لوگوں میں سے ہو، چنانچہ وہ حضرت معاویہ بن ابی
سفیان کے زمانہ میں دریا میں سوار ہوئیں، پھر جب دریا سے باہر نکلنے

لگیں، تو سواری کے جانور سے گر پڑیں اور اللہ کو پیاری ہو گئیں۔

باب ۴۹۔ اللہ کے راستہ میں جہاد کرنیوالوں کے درجوں کا بیان، لفظ سمیل عربی میں مذکر و مونث دونوں طرح استعمال ہوتا ہے چنانچہ ہذا سمیلی اور ہذہ سمیلی دونوں طور پر مستعمل ہے۔

۵۸۔ یحییٰ بن صالح، فلیح، ہلال بن علی، عطاء بن یسار، حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جو شخص اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور نماز پڑھے اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ کے ذمہ یہ وعدہ ہے کہ وہ اس کو جنت میں داخل کر دے گا، خواہ وہ فی سمیل اللہ جہاد کرے یا جس سر زمین میں پیدا ہوا ہو، وہیں جمار ہے، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم لوگوں میں اس بات کی بشارت نہ سنا دیں، آپ نے فرمایا، جنت میں سو درجے ہیں، وہ اللہ نے فی سمیل اللہ جہاد کرنے والوں کیلئے مقرر کئے ہیں، دونوں درجوں کے درمیان اتنا فاصل ہے، جیسے آسمان و زمین کے درمیان، پس جب تم اللہ سے دعا مانگو تو اس سے فردوس طلب کرو، کیونکہ وہ جنت کا افضل اور اعلیٰ حصہ ہے، مجھے خیال ہے کہ حضور نے اس کے بعد یہ بھی فرمایا کہ اس کے اوپر صرف رحمن کا عرش ہے اور یہیں سے جنت کی نہریں جاری ہوئی ہیں۔

۵۹۔ موسیٰ، جریر، ابو رجاء، سمرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے ایک دن فرمایا کہ آج شب میں نے دو آدمیوں کو خواب میں دیکھا، وہ میرے پاس آئے اور مجھے درخت پر چڑھالے گئے، پھر انہوں نے ایک گھر میں جو نہایت عمدہ اور افضل تھا، اور میں نے اس سے عمدہ مکان کبھی نہیں دیکھا، مجھے داخل کیا، اور ان دونوں آدمیوں نے مجھ سے کہا کہ یہ شہداء کا مکان ہے۔

باب ۵۰۔ صبح اور شام اللہ کی راہ میں چلنے اور جنت میں بقدر ایک کمان جگہ کی فضیلت کا بیان۔

۶۰۔ معلیٰ بن اسد، وہیب، حمید، حضرت انس بن مالک، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ خدا کی راہ میں صبح

فَصْرِعَتْ عَنْ دَأْبَتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ.

۴۹ باب دَرَجَاتِ الْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُقَالُ هَذِهِ سَبِيلِي وَهَذَا سَبِيلِي.

۵۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ جَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ الَّتِي وُلِدَ فِيهَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا تُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَأَعْلَى الْجَنَّةِ أَرَاهُ قَوْفَهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ وَمِنْهُ تَفْجَرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ وَقَوْفَهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ.

۵۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ آتِيَانِي فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ فَأَدْخَلَانِي دَارًا هِيَ أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ لَمْ أَرَقُ أَحْسَنُ مِنْهَا قَالَا أَمَا هَذِهِ الدَّارُ لِلشَّهَدَاءِ.

۵۰ باب الْغُدْوَةِ وَالرُّوحَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَابَ قَوْسٍ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ.

۶۰۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهَبٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ

وشام کو چلنا تمام دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

۶۱- ابراہیم بن منذر، فلیح، فلیح کے والد، ہلال بن علی، عبدالرحمن بن ابی عمر، ابو ہریرہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ بیشک جنت کا ایک چھوٹا سا مقام جو بقدر ایک کمان کے ہو، اس چیز سے جس پر آفتاب طلوع ہوتا ہے، اور غروب ہوتا ہے، یعنی تمام دنیا سے بہتر ہے، آپ نے فرمایا کہ خدا کی راہ میں صبح کو یا شام کو چلنا ان تمام چیزوں سے بہتر ہے، جس پر آفتاب طلوع ہوتا ہے، یا غروب ہوتا ہے۔

۶۲- قبیصہ، سفیان، ابو حازم، سہیل بن سعد، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، خدا کی راہ میں صبح یا شام کو (یعنی تھوڑی دیر بھی) چلنا تمام دنیا و مافیہا سے افضل ہے۔

باب ۵۱- بڑی آنکھوں والی حوروں کا بیان، اور ان کی صفت جن کو دیکھ کر عقل حیران ہو جاتی ہے، ان کی آنکھ کی سیاہی بھی زیادہ ہوگی، اور انکی آنکھ کی سفیدی بھی بہت صاف ہوگی، زوجہم بحور عین کا یہ مطلب ہے، کہ ہم نے حور عین سے (بڑی آنکھوں والی حور) انکا نکاح کر دیا۔

۶۳- عبد اللہ بن محمد، معاویہ بن عمرو، ابوالفتح، حمید، حضرت انس بن مالک، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، جس بندہ کے لئے اللہ کے پاس کچھ بھلائی ہے، وہ مر جانے کے بعد یہ نہیں چاہتا کہ دنیا کی طرف لوٹ آئے، چاہے اسے دنیا کی ہر چیز دے دی جائے، مگر شہید بوجہ اس کے کہ وہ شہادت کی فضیلت دیکھتا ہے، لہذا وہ اس بات کو دوست رکھتا ہے کہ دنیا کی طرف لوٹ کر آئے، اور دوبارہ پھر قتل کیا جائے، حمید راوی کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک کو رسول اللہ سے یہ بھی روایت کرتے ہوئے سنا کہ خدا کی راہ میں صبح و شام کو تھوڑی دیر بھی چلنا تمام دنیا و مافیہا سے اچھا ہے، اور بیشک جنت میں تمہارا ایک چھوٹا سا مقام جو ایک کمان یا ایک کوڑے کے برابر ہو، تمام دنیا و مافیہا سے بہتر ہے، اور اگر اہل جنت

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعْدُوَّةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

۶۱- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَابُ قَوْسٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ رَقَالَ لَعْدُوَّةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ.

۶۲- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّوحَةُ وَالْعُدُوَّةُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

۵۱ بَابُ الْحُورِ الْعَيْنِ وَصِفَتِهِنَّ يَحَارُ فِيهَا الطَّرْفُ شَدِيدُهُ سَوَادِ الْعَيْنِ شَدِيدُهُ بَيَاضُ الْعَيْنِ وَزَوْجَنَا هُمْ أَنْكَحَنَا هُمْ.

۶۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَعْوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَمُوتُ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ يَسْرُهُ أَنْ يَرْجَعَ إِلَى الدُّنْيَا وَأَنَّ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا إِلَّا الشَّهِيدَ لِمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فَإِنَّهُ يَسْرُهُ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيَقْتُلَ مَرَّةً أُخْرَى وَسَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَوْحَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ عُدُوَّةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَقَابُ قَوْسٍ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ أَوْ مَوْضِعٌ قَبْدٍ يَعْنِي سَوْطَةً

میں سے کوئی عورت زمین کی طرف رخ کرے، تو وہ تمام فضا کو جو آسمان اور زمین کے بیچ میں ہے، روشن کر دے گی اور اس کو خوشبو سے بھر دے گی، اور بے شک اس کا دوپٹہ جو اس کے سر پر ہے تمام دنیا و ما فیہا سے اعلیٰ و افضل ہے۔

باب ۵۲۔ شہادت کی آرزو کرنے کا بیان۔

۶۴۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر چند مسلمان ایسے نہ ہوتے جن کا دل مجھ سے پیچھے رہ جانے کو گوارا نہ کرے گا، اور اگر ان سب کو ساتھ لے جاؤں، تو اتنی سواریاں مجھے نہ ملیں گی، جن پر ان کو سوار کروں، تو میں کسی چھوٹے لشکر سے بھی جو خدا کی راہ میں جہاد کرتا ہے، پیچھے نہ رہتا، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں اس بات کو زیادہ پسند کرتا ہوں کہ خدا کی راہ میں قتل کر دیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں۔

۶۵۔ یوسف بن یعقوب صفار، اسمعیل بن علیہ، ایوب، حمید بن ہلال، انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ (غزوہ موتہ کی طرف لشکر روانہ کرنے کے بعد ایک روز) آپ نے خطبہ پڑھنا شروع کیا (۱) اس وقت زید نے جھنڈا لیا، جو شہید کر دیئے گئے، ان کے بعد جعفر نے جھنڈا لیا، اور وہ بھی شہید کر دیئے گئے، ان کے بعد عبد اللہ بن رواحہ نے جھنڈا لیا، انکو بھی شہید کر دیا گیا، انکے بعد خالد بن ولید نے بغیر اس کے کہ کوئی ان کو اپنا امیر بنائے جھنڈا لیا، اور ان کے ہاتھ پر فتح ہو گئی، آپ نے فرمایا کہ ہمیں اس کی خواہش نہیں ہے کہ وہ ہمارے پاس رہتے، یعنی شہید نہ ہوتے اور یہ فرمایا کہ انہیں اس بات کی ذاتی خواہش نہیں کہ وہ ہمارے پاس رہتے، اس عالم میں کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے۔

خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ أَهْلِ الْحِجَةِ أَطْلَعَتْ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ لَأَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَكَتْهُ رِيحًا وَلَنَصِيفُهَا عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

۵۲ باب تَمَنَّى الشَّهَادَةِ.

۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَا أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَا تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي وَلَا أَجِدَ مَا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ أُحْيَى ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَى ثُمَّ أُقْتَلُ.

۶۵۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأَصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ فَأَصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَأَصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ غَيْرِ امْرَأَةٍ فَفَتَحَ لَهُ وَقَالَ مَا يَسُرُّنَا أَنَّهُمْ عِنْدَنَا قَالَ أَيُّوبُ أَوْ قَالَ مَا يَسُرُّهُمْ أَنَّهُمْ عِنْدَنَا وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ.

(۱) یہ واقعہ غزوہ موتہ میں پیش آیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف فرما ہیں اور بذریعہ وحی خبر دے رہے ہیں کہ اب فلاں شہید ہو گیا اب فلاں شہید ہو گیا، اور فلاں نے قیادت سنبھال لی۔ اس سے پہلے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم لشکر کو رخصت کر رہے تھے اسی وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت کر دی تھی کہ اس کے امیر زید بن حارثہ ہیں، اگر یہ شہید ہو جائیں تو جعفر طیار کو امیر بنالیا، اگر وہ شہید ہو جائیں تو عبد اللہ بن رواحہ کو امیر بنالیا، گویا کہ آپ نے پہلے ہی اشارہ کر دیا تھا کہ ان مذکورہ لوگوں کے مقدر میں شہادت ہے۔

۵۳ باب فَضْلٍ مَنْ يَصْرَعُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
فَمَاتَ فَهُوَ مِنْهُمْ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَمَنْ
يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ
ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى
اللَّهِ وَقَعَ وَحَبَّ.

باب ۵۳۔ اس شخص کی فضیلت کا بیان جو اللہ کے راستہ میں
سواری سے گر کر مر جائے، تو وہ ان ہی میں سے ہے اور اللہ
تعالیٰ کا قول کہ جو شخص اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسول
کی طرف ہجرت کرتے ہوئے نکلا، پھر اس کو موت آجائے،
تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ واجب ہو گیا، اور واقع کے معنی وجب
ہے، یعنی واجب ہو گیا۔

۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي
اللَّيْثُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ
حَبَّانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ خَالَتِهِ أُمِّ حَرَامٍ
بِنْتِ مِلْحَانَ قَالَتْ نَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمًا قَرِيبًا مِنِّي ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ فَقُلْتُ
مَا أَصْحَبَكَ قَالَ أَنَسٌ مِنْ أُمَّتِي عَرَضُوا عَلَيَّ
يَرْكَبُونَ هَذَا الْبَحْرَ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِيرَةِ
قَالَتْ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ
نَامَ الثَّانِيَةَ فَعَلَّ مِثْلَهَا فَقَالَتْ مِثْلَ قَوْلِهَا
فَأَجَابَهَا مِثْلَهَا فَقَالَتْ أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي
مِنْهُمْ فَقَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَخَرَجَتْ مَعَ
زَوْجِهَا عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ غَازِيًا أَوَّلَ مَا رَكِبَ
الْمُسْلِمُونَ الْبَحْرَ مَعَ مُعَوِيَةَ فَلَمَّا انْصَرَفُوا مِنْ
غَزْوِهِمْ قَافِلِينَ فَتَزَلَّوْا الشَّامَ فَقَرِبتِ إِلَيْهَا دَابَّةٌ
لَتَرَكَبَهَا فَصَرَعَتْهَا فَمَاتَتْ.

۶۶۔ عبد اللہ بن یوسف، لیث، یحییٰ، محمد بن یحییٰ بن حبان، انس بن
مالک اپنی خالہ ام حرام بنت ملحان سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتی
تھیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے ہاں سو رہے تھے، آپ
مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ
کیوں مسکراتے ہیں، فرمایا میری امت کے کچھ لوگ اس وقت خواب
میں میرے سامنے پیش کئے گئے، اور وہ اس سبز دریا میں کشتی پر تخت
نشین بادشاہوں کی طرح سو رہے تھے، ام حرام نے عرض کیا، آپ اللہ
سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے انہیں لوگوں میں سے کر دے، آپ نے
میرے لئے دعا کی، پھر آپ دوبارہ سو رہے اور مسکراتے ہوئے بیدار
ہوئے، تو ام حرام نے اسی قسم کی گفتگو پھر کی، اور آپ نے اسی قسم کا
جواب دیا، انہوں نے کہا کہ آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے انہیں
لوگوں سے کر دے، آپ نے فرمایا تم پہلے لوگوں میں سے ہو، چنانچہ
وہ اپنے شوہر عبادہ بن صامت کے ہمراہ جہاد میں نکلیں، وہ سب سے
پہلا جہاد تھا، جس میں مسلمان حضرت معاویہ کے ہمراہ دریا پار گئے
تھے، پھر جب وہ لوگ جہاد سے فارغ ہو کر مملکت شام میں لوٹے، تو
ام حرام ایک جانور سے گر کر وہیں انتقال کر گئیں۔

۵۴ باب مَنْ يُنْكَبُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

باب ۵۴۔ خدا کی راہ میں کسی عضو کو صدمہ پہنچنے کا بیان:
۶۷۔ حفص بن عمر حذی، ہمام، اسحاق، انس سے روایت کرتے ہیں،
کہ رسول اللہ نے قبیلہ بنی سلیم (۱) کے کچھ لوگوں کو قبیلہ بنی عامر کی
طرف ستر آدمیوں کے ساتھ تبلیغ کے لئے بھیجا، جب وہ لوگ وہاں

۶۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ حَدَّثَنَا
هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْوَامًا مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ إِلَى

(۱) جن لوگوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا وہ انصار میں سے تھے اور قرآن کے قاری تھے، بنو عامر کے پاس انکو بھیجا تھا اس مہم میں
غدار کی کرنے والے قبیلہ بنو سلیم کے لوگ تھے۔

پہنچ گئے، تو میرے ماموں حرام بن ملحان نے ان سے کہا، پہلے میں جاتا ہوں، اگر وہ لوگ مجھے امن دیدیں، یہاں تک کہ میں انہیں رسول اللہ کا حکم پہنچا دوں، تو فیہا ورنہ تم مجھ سے قریب رہنا، اور وقت پر میری مدد کرنا، چنانچہ وہ آگے بڑھے اور کافروں نے انہیں امان دی اور اس حالت میں کہ رسول اللہ کا پیغام انہیں پہنچا رہے تھے، یکایک کافروں نے اپنے ایک آدمی کی طرف اشارہ کیا، اور اس نے ان کے سینہ میں نیزہ پار کر دیا، انہوں نے کہا اللہ اکبر قسم ہے رب کعبہ کی، میں تو اپنی مراد کو پہنچ گیا، اس کے بعد وہ لوگ ان کے باقی اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کو قتل کر دیا، صرف ایک لنگڑا آدمی بچا، جو پہاڑ پر چڑھ گیا، ہمام راوی کہتے ہیں، مجھے خیال پڑتا تھا کہ ایک اور شخص بھی ان کے ہمراہ ہی رہا تھا، اس واقعہ کی جبرائیل نے رسول اللہ کو خبر دی کہ وہ لوگ جنہیں آپ نے بطور تبلیغ بھیجا تھا، وہ سب اپنے پروردگار سے مل گئے، اللہ ان سے راضی ہے اور وہ سب اس سے خوش ہیں، بعض کہتے ہیں کہ ہم لوگ پڑھا کرتے تھے، بلغوا قومنا، یعنی ہماری قوم کو یہ خبر پہنچا دو کہ ہم اپنے رب سے مل گئے، اور وہ ہم سے خوش ہوا، اور ہم کو بھی خوش کر دیا، لیکن سرور عالم نے چالیس دن تک قبیلہ زعل بنی ذکوان، بنی لحيان اور بنی عصبہ کے لوگوں پر، جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تھی، ان کیلئے بددعا کی۔

۶۸۔ موسیٰ بن اسمعیل، ابو عوانہ، اسود بن قیس، جندب بن سفیان سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کسی جہاد میں تھے، آپ کی انگلی زخم کی وجہ سے خون آلود ہو گئی، تو آپ نے فرمایا اہل انت الا اصبع دمیت و فی سبیل اللہ مالقبت (تو تو ایک انگلی ہے، جو خون آلود ہو گئی اور تو نے جو پایا اللہ کی راہ میں پایا۔

باب ۵۵۔ اللہ کی راہ میں زخمی ہونے والے کا بیان:

۶۹۔ عبد اللہ بن یوسف، مالک، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہوگا، اور اللہ

عامر فی سبیین فلما قدموا قال لہم خالی اتقدمکم فان امنونی حتی ابلیغہم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والا کنتم منی قرینا فتقدم فامنوه فبینما یحدثہم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اومؤا الى رجل منہم فطعنہ فانفذہ فقال اللہ اکبر فزت ورب الکعبۃ ثم مالوا علی بقیۃ اصحابہ فقتلواہم الا رجلا اعرج صعد الجبل قال ہمام فاراہ اخر معہ فاخبر جبریل علیہ السلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہم قد لقوا ربہم فرضی عنہم وارضاہم فکنا نقرأ ان یبلغوا قومنا ان قد لقینا ربنا فرضی عنا وارضانا ثم نسیخ بعد فدا علیہم اربعین صباحا رعل و ذکران و بنی لحيان و بنی عصبۃ اللذین عصوا اللہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۶۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَعْضِ الْمَشَاهِدِ وَقَدْ دَمِيَتْ إصْبَعُهُ فَقَالَ هَلْ أَنْتَ إِلَّا إصْبَعٌ دَمِيَتْ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ مَالَقِيَتْ۔

۵۵ باب مَنْ يُخْرَجُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي

اس شخص کو خوب جانتا ہے، جو اس کی راہ میں زخمی ہوتا ہے، وہ قیامت کے دن اس حالت میں اٹھایا جائیگا کہ اس کے خون کا رنگ بالکل تازہ خون کی طرح ہوگا اور اس میں سے مشک کی خوشبو آئے گی۔

باب ۵۶۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اے نبی آپ کہہ دیجئے کہ تم ہمارے لئے دو اچھی چیزوں میں سے ایک کا انتظار کرتے ہو اور لڑائی ڈول کی طرح ہے۔

۷۰۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ابو سفیان ابن حرب سے ہر قل نے کہا کہ میں نے تم سے پوچھا تھا کہ تمہاری جنگ محمد ﷺ کے ساتھ کسی طرح رہتی ہے، تم نے کہا کہ لڑائی ڈول کی طرح ہے، کبھی ہمارے ہاتھ میں، کبھی ان کے ہاتھ میں ہاں تمام رسولوں کی اسی طرح آزمائش ہوتی ہے، پھر انجام خیر ان ہی کے لئے ہوتا ہے، جو اللہ والے ہیں۔

باب ۵۷۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ مسلمانوں میں بعض وہ مرد ہیں جنہوں نے اللہ سے کئے ہوئے وعدے کو سچ کر دکھایا، پھر ان میں سے بعض وہ ہیں جنہوں نے اپنا کام پورا کر دیا، اور بعض انتظار میں ہیں اور انہوں نے اپنے عہد میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔

۷۱۔ محمد بن سعید خزاعی، عبد الاعلیٰ، حمید، عمرو بن زرارہ، زیاد، حمید الطویل، انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ میرے چچا انس بن نضر جنگ بدر میں شریک نہ ہو سکے تھے، تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! سب سے پہلی جنگ جو آپ نے مشرکین سے کی ہے، میں اس میں شریک نہ تھا، اگر اللہ مجھے مشرکوں کی جنگ اب دکھا دے، تو بیشک اللہ آپ کو دکھلا دیگا کہ میں کیا کیا کروں گا جب جنگ احد کا دن آیا اور مسلمانوں نے فرار کیا، تو انہوں نے کہا اے اللہ میں تجھ سے اس حرکت کی عذر خواہی کرتا ہوں، جو ان مسلمانوں نے کی ہے، اور میں تیرے سامنے بیزاری ظاہر کرتا ہوں، اس حرکت سے جو ان لوگوں نے کی ہے، اور جب وہ آگے بڑھے، تو سعد بن معاذ ان سے

نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُكَلِّمُ أَحَدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكَلِّمُ فِي سَبِيلِهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَوْ لَدَّمِ الرِّيحُ رِيحَ الْمُسْلِكِ.

۵۶ بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَا إِلَّا إِحْدَى الْحُسَيْنَيْنِ وَالْحَرْبُ سِحَالٌ.

۷۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَفْيَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرْقُلَ قَالَ لَهُ سَأَلْتُكَ كَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ فَزَعَمْتُ أَنَّ الْحَرْبَ سِحَالٌ وَدَوَّلٌ فَكَذَلِكَ الرَّسُولُ تَبْتَلِي ثُمَّ تَكُونُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ.

۵۷ بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَن قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَن يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا.

۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ نِ الْخُزَاعِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ حَمِيدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا ح حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ حَدَّثَنَا زِيَادٌ قَالَ حَدَّثَنِي حَمِيدُ بْنُ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ غَابَ عَمِّي أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلْتَ الْمُشْرِكِينَ لَئِنْ اللَّهُ أَشْهَدَنِي قِتَالَ الْمُشْرِكِينَ لَيَرَيْنَ اللَّهُ مَا أَصْنَعُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ وَانْكَشَفَ الْمُسْلِمُونَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعْتَذِرُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعْتُ هَؤُلَاءِ يَعْنِي أَصْحَابَهُ وَأَبْرَأُ

ملے، انہوں نے کہا اے سعد قسم ہے نضر کے پروردگار کی جنت قریب ہے، مجھے احد کی طرف سے جنت کی خوشبو آرہی ہے، سعد کہا کرتے تھے یا رسول اللہ! اگرچہ میں بھی عربی بہادر اور جانباز ہوں، لیکن انس نے جو کیا وہ میں نہیں کر سکتا، انس بن مالک کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے چچا کو میدان جنگ میں اس طرح مقتول پایا کہ اسی سے کچھ اوپر زخم تلوار کے، اور نیزوں اور تیر کے انکے جسم پر آئے تھے اور مشرکوں نے ان کا مثلہ بھی کر دیا تھا (یعنی انکے کان ناک وغیرہ کاٹ ڈالے تھے) اس سبب سے ان کی بہن کے سوائے کسی نے ان کو نہیں پہچانا، انہوں نے ان کو انکی انگلیوں سے پہچان لیا، انس بن مالک کہتے تھے، ہمیں خیال ہوتا ہے کہ یہ آیت ان کے اور ان جیسے مسلمانوں کے لئے نازل ہوئی ہے، رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ الخ نیز انس کہتے ہیں کہ ان کی بہن نے جن کا نام ربیع تھا ایک عورت کے آگے والے دانت توڑ ڈالے تھے، تو رسول خدا نے قصاص کا حکم دیدیا تھا، انس بن نضر نے کہا کہ یا رسول اللہ! قسم ہے اس کی جس نے حق کے ساتھ آپ کو بھیجا ہے، میری بہن کے دانت تو توڑے نہیں جاسکتے، اس کے بعد مدعی لوگ دیت پر راضی ہو گئے، اور قصاص انہوں نے معاف کر دیا، تو رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ کے بندوں میں بعض ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسہ پر قسم کھالیں، تو وہ اس کو پورا کرتا ہے۔

۷۲- ابو الیمان، شعیب، زہری، اسمعیل، براور اسمعیل، سلیمان، محمد بن ابی عتیق، ابن شہاب، خارجہ بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت کہتے تھے کہ جب میں نے قرآن مجید متفرق چیزوں پر سے نقل کر کے مصحف میں لکھا، تو ایک آیت احزاب کی مجھے نہ ملی، میں رسول اللہ ﷺ کو اسے پڑھتے ہوئے سنتا تھا، آخر میں نے اسے صرف خزیمہ انصاری کے پاس پایا، جن کی شہادت کو رسول اللہ ﷺ نے دو مردوں کی شہادت کے برابر قرار دیا تھا، وہ آیت یہ تھی۔ من المؤمنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ۔

إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلَاءِ يَعْزِي الْمُسْرِكِينَ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ يَا سَعْدُ ابْنُ مُعَاذٍ الْجَنَّةُ وَرَبِّ النَّصْرِ إِنِّي أَجِدُ رِيحَهَا مِنْ دُونِ أَحَدٍ قَالَ سَعْدُ فَمَا اسْتَطَعْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا صَنَعَ قَالَ أَنَسُ فَوَجَدْنَا بِهِ بَضْعًا وَتَمَانِينَ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ أَوْ طَعْنَةً بِرُمَحٍ أَوْ رَمِيَّةٍ بِسَهْمٍ وَ وَجَدْنَاهُ قَدْ قُتِلَ وَقَدْ مَثَلَ بِهِ الْمُسْرِكُونَ فَمَا عَرَفَهُ أَحَدٌ إِلَّا أُخْتَهُ بَيْنَانِهِ قَالَ أَنَسُ سُبَّانَ رَبِّي أَوْ نَظَنُّ أَنْ هَذِهِ الْآيَةُ نَزَلَتْ فِيهِ وَفِي أَشْبَاهِهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رَجَالَ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهُ عَلَيْهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ وَقَالَ إِنَّ أُخْتَهُ وَهِيَ تُسَمَّى الرَّبِيعَ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ أَمْرٍ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَنَسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا يُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا فَرَضُوا بِالْأَرْضِ وَتَرَكُوا الْقِصَاصَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبْرَهُ.

۷۲- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي آخِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ أَرَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ نَسَخْتُ الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ فَقَدْتُ آيَةً مِنْ سُورَةِ الْأَحْزَابِ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُهَا فَلَمْ أَجِدْهَا إِلَّا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ الَّذِي جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهُ شَهَادَةً رَجُلَيْنِ وَهُوَ قَوْلُهُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رَجَالَ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهُ عَلَيْهِ.

۵۸ بَابُ عَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْقِتَالِ وَقَالَ
أَبُو الدَّرْدَاءِ إِنَّمَا تُقَاتِلُونَ بِأَعْمَالِكُمْ وَقَوْلُهُ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ
كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ
إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ
صَفًّا كَانَهُمْ بَنِيَّانَ مَرُصُوصًا.

باب ۵۸۔ جہاد سے پہلے عمل صالح کے موجود ہونے کا بیان
ابو الدرداء کہتے ہیں تم لوگ اپنے اعمال کے موافق جہاد میں
ثواب حاصل کرو گے، اور اللہ تعالیٰ کا قول اے ایمان والو
کیوں ایسی بات کہتے ہو جو تم نہیں کرتے، اللہ کے نزدیک یہ
بات بہت ناپسند ہے، کہ تم ایسی بات کہو جو تم نہیں کرتے
بیشک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو راہ خدا میں اس
طرح صف بستہ ہو کر لڑتے ہیں گویا کہ وہ سیسہ پلائی ہوئی
دیوار ہیں۔

۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا
شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَاءُ بِنْتُ
أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ أَتَى النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ بِالْحَدِيدِ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقَاتِلْ أَوْ أَسْلِمْ قَالَ أَسْلِمْتُ ثُمَّ
قَاتِلْ فَأَسْلَمَ ثُمَّ قَاتِلْ فَقَاتِلْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمِلَ قَلِيلًا وَأَجَرَ كَثِيرًا.

۷۳۔ محمد بن عبد الرحیم، شبانہ بن سوار فزاری، اسرائیل، ابواسحاق
براء سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ کے پاس ایک شخص
تھیاروں سے لیس آیا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں پہلے
جہاد میں چلا جاؤں یا اسلام لے آؤں، آپ نے فرمایا پہلے اسلام لا، پھر
جہاد میں شرکت کرنا، چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور جہاد میں وہ مقتول
ہو گیا، تو رسول اللہ نے فرمایا کہ اس نے کام تو کم کیا، لیکن ثواب بہت
پائے گا۔

۵۹ بَابُ مَنْ أَتَاهُ سَهْمٌ غَرَبَ فَقَتَلَهُ.

باب ۵۹۔ نامعلوم تیر لگنے سے مر جانے والے کا بیان۔

۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ
بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ
حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ أُمَّ الرَّبِيعِ بِنْتَ الْبَرَاءِ
وَهِيَ أُمُّ حَارِثَةَ بِنِ سُرَاقَةَ أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَلَا تُحَدِّثُنِي عَنْ
حَارِثَةَ وَكَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ أَصَابَهُ سَهْمٌ غَرَبَ
فَإِنْ كَانَ فِي الْحَنَةِ صَبَرْتُ وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ
اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ فِي الْبُكَاءِ قَالَ يَا أُمَّ حَارِثَةَ إِنَّهَا
جَنَانٌ فِي الْحَنَةِ وَأَنَّ ابْنَكَ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ
الْأَعْلَى.

۷۴۔ محمد بن عبد اللہ، حسین بن محمد، ابو احمد، شیبانی، قتادہ، انس بن
مالک سے روایت کرتے ہیں کہ ام الربیعہ بنت البراء جو حارثہ بن
سراقہ کی ماں تھیں، رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں، اور انہوں نے
عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے حارثہ کی کیفیت بتائیے جو بدر کے
دن مقتول ہوئے، اور ایک نامعلوم تیر ان کے لگ گیا تھا، اگر وہ جنت
میں ہیں، تو میں صبر و شکر کروں، اور اگر کوئی دوسری بات ہو، تو میں
ان پر خوب آنسو بہاؤں، (۱) تو آپ نے فرمایا کہ اے ام حارثہ! ایک
جنت کی یاد ہو جنت کے اندر بہت سی جنتوں میں ہے، اور بے شک
تمہارا بیٹا فردوس اعلیٰ میں فروکش ہے۔

۶۰ بَابُ مَنْ قَاتَلَ لِنَكُونُ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ

باب ۶۰۔ اللہ کا بول بالا کرنے والے مجاہد کا بیان۔

(۱) یہ واقعہ نوحہ کی حرمت سے پہلے کا ہے۔

الْعُلَيَّا.

۷۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمُنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِرَأْيِ مَكَانِهِ فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لَتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلَيَّا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

۶۱ باب مَنْ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ.

۷۵۔ سلیمان بن حرب، شعبہ، عمرو، ابی وائل، ابو موسیٰ اشعری سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا یا حضرت کوئی شخص حصول غنیمت کے لئے جہاد کرتا ہے اور کوئی شخص ناموری کی غرض سے جہاد کرتا ہے اور کوئی شخص اپنی بہادری دکھانے کے لئے لڑتا ہے، تو فی سبیل اللہ مجاہد کون ہے، فرمایا وہ شخص جو محض اس لئے لڑے کہ اللہ کا بول بالا ہو جائے، تو دراصل وہی شخص مجاہد فی سبیل اللہ ہے (۱)۔

باب ۶۱۔ اس شخص کے بیان میں جس کے دونوں پاؤں راہ خدا میں غبار آلود ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ اہل مدینہ اور اہل اعراب کو جو ان کے گرد رہتے ہیں، یہ حق نہیں کہ رسول اللہ سے پیچھے رہیں، آیت ان الله لا يضيع اجر المحسنين تک۔

۷۶۔ الملق، محمد بن مبارک، یحییٰ بن حمزہ، یزید بن ابی مریم، عباہ بن رافع بن خدیج، ابو عیسٰں جن کا نام عبدالرحمن بن جبیر ہے، سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کے دونوں پاؤں اللہ تعالیٰ کی راہ میں چلتے چلتے غبار آلود ہو جائیں، تو اس کو آگ نہ چھوئے گی۔

۷۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمٍ أَخْبَرَنَا عُبَايَةُ بْنُ رَافِعٍ ابْنُ خَدِيجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عَيْسَى هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اغْبَرَّتْ قَدَمًا عَبْدٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ.

باب ۶۲۔ اللہ کی راہ میں گرد کو سر سے پونجھ ڈالنے کا بیان۔

۶۲ باب مَسْحِ الْعُبَارِ عَنِ الرَّأْسِ فِي السَّبِيلِ.

۷۷۔ ابراہیم بن موسیٰ، عبد الوہاب، خالد، عکرمہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس نے ان سے اور علی بن عبد اللہ سے کہا کہ تم دونوں ابو سعید خدری کے پاس جاؤ اور ان سے ان کی حدیثیں سنو، چنانچہ ہم ان کے پاس گئے اس وقت وہ اور ان کے بھائی اپنے ایک باغ میں تھے اور پانی کھینچ رہے تھے جب انہوں نے ہم کو دیکھا تو آئے

۷۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَهُ وَلَعَلِّي بَنَ عَبْدُ اللَّهِ إِيْتِيَا أَبَا سَعِيدٍ فَاسْمَعَا مِنْ حَدِيثِهِ فَاتَيْنَاهُ وَهُوَ وَآخُوهُ فِي حَائِطٍ لَهُمَا يَسْقِيَانِهِ فَلَمَّا رَأَانَا جَاءَنَا فَاحْتَبَسَ

(۱) مطلب یہ کہ اس کا مقصد اصلی اعلاء کلمۃ اللہ ہونہ کہ کچھ اور، لہذا اگر مقصود صرف یہی تھا اس کے ساتھ ساتھ مال غنیمت شہرت وغیرہ بھی خود بخود حاصل ہو گئی تو وہ بھی قتال فی سبیل اللہ کرنے والا ہی ہو گا۔

اور بصورت اٹھاء بیٹھ گئے، اور کہا کہ ہم تعمیر مسجد نبوی کے وقت ایک ایک اینٹ اٹھاتے تھے، اور عمار دو، دو اینٹیں اٹھاتے تھے، پھر رسول اللہ ان کے پاس سے گزرے، اور ان کے سر سے غبار صاف کیا، فرمایا عمار کی بے کسی قابل افسوس ہے، ان کو ایک باغی جماعت قتل کرے گی، وہ انکو خدا کی طرف بلاتے ہوں گے، اور وہ انکو دوزخ کی طرف بلاتے ہوں گے۔

باب ۶۳۔ جنگ میں گرد آلود ہو جانے کے بعد نہانے کا بیان۔

۷۸۔ محمد عبده، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ جب جنگ خندق سے لوٹے، اور آپ نے اپنے ہتھیار کھول کر غسل کا ارادہ فرمایا، تو جبریل آپ کے پاس آئے، اور آپ کے سر پر غبار جما ہوا تھا، جبریل نے کہا، کیا آپ نے ہتھیار رکھ دیئے؟ اللہ کی قسم میں نے نہیں رکھے، رسول اللہ نے فرمایا کہ اب کدھر جانا چاہتے ہیں، جبریل نے کہا اس طرف اور آپ نے بنی قریظہ کی طرف اشارہ کیا، حضرت عائشہ کہتی ہیں، پھر اسی وقت رسول اللہ ﷺ بنی قریظہ کی طرف نکلے۔

باب ۶۴۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ان لوگوں کو جو راہ خدا میں قتل کئے گئے مردہ نہ سمجھو، بلکہ وہ اپنے پروردگار کے پاس زندہ ہیں، انہیں اللہ کے پاس سے رزق پہنچایا جاتا ہے، وہ اس سے خوش ہیں، جو اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے فضل سے دے رکھا ہے، اور جو لوگ ابھی ان سے نہیں ملے ہیں خوش ہو رہے ہیں کہ انہیں خوف نہ ہوگا، اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے، اللہ تعالیٰ کی نعمت اور فضل سے خوش ہو رہے ہیں، اور یہ کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

۷۹۔ اسلمیل بن عبد اللہ مالک، اسلم بن ابی عبد اللہ بن ابی طلحہ، انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے اصحاب پر معونہ کو قتل کیا تھا، تیس دن تک بد

وَجَلَسَ فَقَالَ كُنَّا نَنْفُلُ لِبَنِ الْمَسْجِدِ لَبْنَةً لَبْنَةً وَكَانَ عَمَّارٌ يَنْفُلُ لِبَنَتَيْنِ لِبَنَتَيْنِ فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَنْ رَأْسِهِ الْغُبَارَ وَقَالَ وَيْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُهُ الْبَغْيَةُ عَمَّارٌ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ وَيَدْعُوهُمْ إِلَى النَّارِ.

۶۳ بَابُ الْغُسْلِ بَعْدَ الْحَرْبِ وَالْغُبَارِ.

۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَجَعَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاعْتَسَلَ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ وَقَدْ عَصَبَ رَأْسَهُ الْغُبَارُ فَقَالَ وَضَعْتَ السِّلَاحَ فَوَاللَّهِ مَا وَضَعْتَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيْنَ قَالَ هَهُنَا وَ أَوْمَأَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ قَالَتْ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۶۴ بَابُ فَضْلِ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ إِلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةِ اللَّهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يُضَيِّعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ.

۷۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

دعا کی قبیلہ رعل اور ذکوان اور عصیہ پر جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تھی، یہ قاتلین اصحاب پیر معونہ ہیں، حضرت انس کہتے ہیں کہ جو مسلمان پیر معونہ میں قتل کئے گئے تھے، ان کے بارے میں قرآن کی آیت نازل ہوئی تھی، جس کو ہم نے پڑھا تھا، مگر تھوڑے دنوں بعد وہ منسوخ ہو گئی، وہ آیت یہ تھی بلغوا اقومنا ان قد لقینا ربنا فرضی عنا ورضینا عنه۔

۸۰۔ علی بن عبد اللہ سفیان عمرو سے روایت کرتے ہیں انہوں نے جابر بن عبد اللہ کو کہتے ہوئے سنا کہ احد کے دن صبح کو کچھ لوگوں نے شراب پی (۱) پھر اس کے بعد وہ شہید ہو گئے، سفیان سے پوچھا گیا کہ کیا اسی دن کے اخیر میں وہ لوگ شہید ہو گئے، انہوں نے کہا یہ مضمون اس حدیث میں نہیں ہے۔

باب ۶۵۔ شہید پر فرشتوں کے سایہ کرنے کا بیان۔

۸۱۔ صدقہ بن فضل ابن عیینہ، محمد بن منکدر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے جابر بن عبد اللہ کو کہتے ہوئے سنا کہ میرے والد رسول اللہ کے پاس لائے گئے، ان کا مثلہ کیا گیا تھا، وہ آپ کے سامنے رکھ دیئے گئے، میں ان کا چہرہ کھول کھول کر دیکھنے لگا، میری قوم نے مجھے منع کیا، پھر رونے کی آواز سنی گئی، بیان کیا گیا کہ یہ عمرو کی بیٹی یا عمرو کی بہن ہے، حضرت نے فرمایا کیوں روتی ہو کیونکہ فرشتے اپنے پروں سے برابر ان پر سایہ کر رہے ہیں (امام بخاری کہتے ہیں) میں نے صدقہ سے جو میرے استاد تھے پوچھا کہ اس حدیث میں یہ بھی ہے یہاں تک کہ وہ آسمان کی طرف اٹھا لیے گئے، انہوں نے کہا ہاں کبھی کبھی جابر یہ بھی کہتے تھے کہ فرشتے ان کو اٹھا کر آسمان کی طرف لے گئے اور تھوڑی دیر بعد پھر زمین پر لا کر انہیں رکھ دیا۔

باب ۶۶۔ شہید کا دنیا میں دوبارہ جانے کی تمنا کرنے کا بیان۔

۸۲۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، قتادہ، انس بن مالک، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص جنت میں داخل ہوتا ہے، وہ اس بات کو نہیں چاہتا کہ دنیا کی طرف پھر لوٹ جائے، چاہے

اللہ علیہ وسلم علی الذین قتلوا أصحاب بئر معونۃ ثلثین غداۃ علی رعل و ذکوان وعصیۃ عصت اللہ ورسولہ قال انس انزل فی الذین قتلوا بئر معونۃ قرآن قرآنہ ثم نسخ بعد بلغوا قومنا ان قد لقینا ربنا فرضی عنا ورضینا عنه۔

۸۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ اصْطَبَحَ نَاسٌ مِنَ الْخَمْرِ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ قُتِلُوا شُهَدَاءَ فَقِيلَ لِسُفْيَانَ مِنْ آخِرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ قَالَ لَيْسَ هَذَا فِيهِ۔

۶۵ باب ظِلُّ الْمَلَائِكَةِ عَلَى الشَّهِيدِ۔

۸۱۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُكَدَّرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ جِئْتُ بِأَبِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ مَثَلَ بِهِ وَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَذَهَبَتْ أَكْشِفُ عَنْ وَجْهِهِ فَتَهَانِي قَوْمِي فَسَمِعْتُ صَوْتَ صَاحِبَةٍ فَقِيلَ ابْنَةُ عَمْرِو أَوْ أُخْتُ عَمْرِو فَقَالَ لِمَ تَبْكِي أَوْ لَا تَبْكِي مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا قُلْتُ لِصَدَقَةِ أَفِيهِ حَتَّى رُفِعَ قَالَ رُبَّمَا قَالَ۔

۶۶ باب تَمَنَّى الْمُجَاهِدِ أَنْ يَرْجَعَ إِلَى الدُّنْيَا۔

۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱) اس وقت ابھی شراب حرام نہیں ہوئی تھی اس لیے انکا شراب پینا کوئی حرام یا غلط کام نہیں تھا بلکہ مباح تھا۔

دنیا میں پھر اسے دنیا بھر کی چیزیں مل جائیں، البتہ شہید یہ چاہتا ہے کہ وہ ہر بار دنیا کی طرف لوٹایا جاتا رہے، تاکہ وہ دس مرتبہ قتل کیا جائے، کیونکہ وہ قتل فی سبیل اللہ کی فضیلت دیکھ چکا ہے۔

باب ۶۷۔ تلوار کی چمک کے نیچے جنت کے وجود کا بیان حضرت مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں، ہم سے ہمارے نبی محترم رسول اللہ نے بیان فرمایا، جو شخص ہم میں سے قتل کیا جائے، وہ جنت میں جائیگا، اور جب حضرت عمر نے رسول اللہ سے عرض کیا، کہ کیا ہمارے مقتول جنت میں اور کافروں کے مقتول جہنم میں نہ جائیں گے؟ تو آپ نے فرمایا ہاں، ہاں! ضرور جائیں گے۔

۸۳۔ عبد اللہ بن محمد، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق، موسیٰ بن عقبہ، سالم ابو النضر جو عمر بن عبد اللہ کے مولیٰ (اور منشی بھی تھے) سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی نے ان کو یہ لکھ بھیجا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جنت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے، عبد العزیز اویسی نے یہ روایت ابو الزناد، موسیٰ بن عقبہ سے اس حدیث کی متابعت کی ہے۔

باب ۶۸۔ جہاد کے لئے اولاد کی آرزو کرنے والے کا بیان۔

۸۴۔ لیث کا قول ہے کہ مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے عبد الرحمن بن ہرمل سے نقل کیا وہ کہتے تھے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ کو رسول اللہ سے یہ روایت کرتے سنا کہ آپ نے فرمایا سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے ایک دن کہا تھا کہ میں آج کی رات سو یا ننانوے عورتوں کے پاس جاؤں گا، اور وہ عورتیں ایک ایک شہسوار پیدا کریں گی، جو خدا کی راہ میں جہاد کرے گا۔ تو ان سے ان کے ایک ساتھی نے کہا کہ انشاء اللہ کہو، مگر انہوں نے انشاء اللہ نہیں کہا، ان میں سے اگرچہ صرف ایک عورت حاملہ ہوئی، لیکن اس نے بھی آدھا بچہ جنا، قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے، اگر وہ انشاء اللہ کہہ لیتے،

قَالَ مَا أَحَدٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ أَنْ يَرْجَعَ إِلَى الدُّنْيَا وَلَهُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا الشَّهِيدُ يَتَمَنَّي أَنْ يَرْجَعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرَى مِنَ الْكِرَامَةِ.

۶۷ بَابُ الْجَنَّةِ تَحْتَ بَارِقَةِ السُّيُوفِ وَقَالَ الْمَغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ أَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُولِ رَبِّنَا مَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ إِلَى الْجَنَّةِ وَقَالَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ قَتَلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتَلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلَى.

۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَكَانَ كَتَابَتُهُ قَالَ كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ تَابَعَهُ الْأَوْيُوسِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ.

۶۸ بَابُ مَنْ طَلَبَ الْوَلَدَ لِلْجِهَادِ.

۸۴۔ قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَزٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَنُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَا طُوفَانَ اللَّيْلَةِ عَلَى مِائَةِ امْرَأَةٍ أَوْ تَسَعٍ وَتَسَعِينَ كُلُّهُنَّ تَأْتِي لِفَارِسٍ يُحَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبَتُهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَقُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةً وَاحِدَةً جَاءَتْ بِشِقِ رَجُلٍ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ

تو سب عورتوں کے بچے پیدا ہوتے اور بے شک وہ سب جانباز بہادر ہو کر اللہ کی راہ میں جہاد کرتے۔

باب ۶۹۔ لڑائی میں بہادری اور بزدلی دکھانے والے کا بیان:

۸۵۔ احمد بن عبد الملک بن واقد، حماد بن زید، ثابت، انس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ حسین اور سب سے زیادہ بہادر اور سب سے زیادہ نخی تھے، ایک مرتبہ مدینہ والوں کو کچھ خوف ہو گیا تھا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ ایک گھوڑے پر سوار ہوئے اور سب سے آگے آگے تشریف لے چلے اور فرمایا ہم نے اس گھوڑے کو گہرے دریا کی طرح (سبک رو) پایا۔

۸۶۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، عمر بن محمد بن جبیر بن مطعم، محمد بن جبیر کہتے ہیں کہ مجھ سے جبیر بن مطعم نے بیان کیا کہ غزوہ حنین سے لوٹنے وقت ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جا رہے تھے اور آپ کے ہمراہ کچھ اور لوگ بھی تھے، چند دیہاتی آپ کو لپٹ گئے اور کچھ مانگنے لگے، یہاں تک کہ وہ درخت کے نیچے آپ کو لے گئے اور آپ کی چادر انہوں نے اتار لی، رسول اللہ ﷺ نے وہاں ٹھہر کر فرمایا، میری چادر دید و اگر میرے پاس ان درختوں کے برابر بکریاں ہوتیں، تو میں وہ تم کو تقسیم کر دیتا، بخدا میں کنجوس جھوٹا بھر و پیا اور بزدل نہیں ہوں۔

باب ۷۰۔ بزدلی سے پناہ مانگنے کا بیان:

۸۷۔ موسیٰ بن اسمعیل، ابو عوانہ، عبد الملک بن عمیر، عمرو بن میمون اودی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص اپنے بیٹوں کو یہ کلمات اس طرح سکھاتے تھے، جس طرح معلم لوگوں کو کتابت سکھاتے ہیں اور کہتے جاتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے بعد ان کو پڑھا کرتے تھے، وہ کلمات یہ ہیں، اللہم انی اعوذ بک من الحبن و اعوذ بک ان اردالی اردل العمر و اعوذ بک من فتنہ الدنیا و اعوذ بک من عذاب القبر، پھر میں نے مصعب سے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے اس کی تصدیق کی۔

لَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فُرْسَانًا آجْمَعُونَ.

۶۹ بَابُ الشَّجَاعَةِ فِي الْحَرْبِ وَالْحُبَنِ.

۸۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَرَعَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَهُمْ عَلَى فَرَسٍ وَقَالَ وَحَدَّنَاهُ بَحْرًا.

۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ إِنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ يَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ النَّاسُ مَقْفَلَةً مِنْ حُنَيْنٍ فَعَلِقَهُ النَّاسُ يَسْتَلُونَهُ حَتَّى اضْطَرُّوهُ إِلَى سَمُرَةٍ فَخَطِفَتْ رِدَائِهِ فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْطُونِي رِدَائِي لَوْ كَانَ لِي عَدَدُ هَذِهِ الْعِصَا عَنَّمَا لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُونِي بِحَيًّا وَلَا كَذُوبًا وَلَا جَبَانًا.

۷۰ بَابُ مَا يَتَعَوَّذُ مِنَ الْحُبَنِ.

۸۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونِ الْأَوْدِيَّ قَالَ كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُ بَنِيهِ هُوَ لَا يَكْلِمُ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُعَلِّمُ الْعِلْمَانَ الْكِتَابَةَ وَيَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُمْ ذُبُرَ الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْحُبَنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْدَلِ الْعُمَرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَحَدَّثْتُ بِهِ مُصْعَبًا فَصَدَّقَهُ.

۸۸- مسدود، معتمر، سلیمان، انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے اللہ انی اعوذ بک من العجز (۱) والکسل والجبن والهرم واعوذ بک من فتنة المحياد والممات واعوذ بک من عذاب القبر۔

باب ۷۱۔ جنگی کارنامے اعلان کرنے والوں کا بیان، اس کو ابو عثمان نے حضرت سعد سے بھی بیان کیا ہے۔

۸۹- قتیبہ بن سعید، حاتم، محمد بن یوسف، سائب بن یزید سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ کی سعد کی اور مقداد بن اسود کی اور عبدالرحمن بن عوف کی صحبت اٹھائی ہے ان میں سے کسی کو رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث نقل کرتے نہیں سنا صرف حضرت طلحہ کو جنگ احد کا واقعہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

باب ۷۲۔ جہاد کیلئے نکلنا واجب ہے اور جہاد میں نیک نیت ہونا لازمی ہے، اللہ تعالیٰ کا قول کہ جہاد کیلئے نکلو ہلکے ہو یا بو جھل اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو اگر کوئی سامان قریب ہوتا اور نزدیک کا سفر ہوتا تو وہ ضرور تمہارے ساتھ ہوتے، لیکن انکو یہ (تبوک کی) راہ دور معلوم ہوئی اور عنقریب وہ قسم کھائیں گے اللہ تعالیٰ کی آخر آیت تک اور اللہ کا قول کہ اے مسلمانو! جب تم سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے راستہ میں جہاد کیلئے نکلو تو تم کو کیا ہو گیا ہے کہ زمین پر ڈھیر ہو جاتے ہو کیا تم آخرت کے بدلے دینی زندگی پر خوش ہو اور حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ فافرو

۸۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجَبَنِ وَالْهَرَمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۷۱ بَابُ مَنْ حَدَّثَ بِمَشَاهِدِهِ فِي الْحَرْبِ قَالَ أَبُو عُثْمَانَ عَنْ سَعْدٍ۔

۸۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ صَحِبْتُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ وَاسْعَدًا وَالْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ يَوْمِ أُحُدٍ۔

۷۲ بَابُ وَجُوبِ الْغَيْرِ وَمَا يُجِبُّ مِنَ الْجِهَادِ وَالنِّيَّةِ وَقَوْلِهِ انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا وَسَفَرًا قَاصِدًا لَاتَّبَعُوكَ وَلَكِنْ بَعَدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ وَسَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ الْآيَةِ وَقَوْلِهِ يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَالَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمْ انْفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَنَا قُلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ أَرْضَيْتُمْ بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ إِلَى قَوْلِهِ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ يُذَكِّرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ انْفِرُوا

(۱) عجز کا معنی یہ کہ کام پر قدرت ہی نہ ہو اور کسل کا معنی یہ ہے کہ کام پر قدرت کے ہوتے ہوئے سستی کی وجہ سے اسے نہ کرنا۔

ثَبَاتٍ سَرَايَا مُتَفَرِّقِينَ يُقَالُ أَحَدُ الثَّبَاتِ ثَبَّةٌ.

اثبات کا مطلب یہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے دستوں میں متفرق طور پر جہاد کیلئے نکلے، ثبات کا واحد شبہ ہے جس کے معنی پلاٹون یعنی فوج کے چھوٹے سے دستہ کے ہیں۔

۹۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا حِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَبَيَّةٌ وَإِذَا اسْتَفْرُغْتُمْ فَأَنْفِرُوا.

۹۰۔ عمرو بن علی، یحییٰ، سفیان، منصور، مجاہد، طاؤس، ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ بعد فتح مکہ کے ہجرت باقی نہیں رہی، مگر جہاد اور نیت کا ثواب باقی ہے اور جب جہاد کے لئے حاکم شریعت کی طرف بلائے جاؤ، تو فوراً حاضر ہو جاؤ۔

۷۳ بَابُ الْكَافِرِ يَقْتُلُ الْمُسْلِمَ ثُمَّ يُسْلِمُ فَيُسَدِّدُ بَعْدَ يُقْتَلُ.

باب ۷۳۔ کافر کا مسلمان کو قتل کر کے خود مسلمان ہو جانے اور پھر اسلام پر ثابت قدم رہ کر راہ خدا میں قتل کئے جانے کا بیان۔

۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَضْحَكُ اللَّهُ إِلَى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ يَقَاتِلُ هَذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلُ ثُمَّ يَتَوَبُّ اللَّهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْتَشْهِدُ.

۹۱۔ عبد اللہ بن یوسف، مالک، ابوالزناد، اعرج، ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ ان دو مردوں کے حال سے تعجب کرتا ہے، ایک وہ جو دوسرے کو قتل کرتا ہے، پھر وہ دونوں جنت میں جاتے ہیں، ایک تو اس وجہ سے کہ خدا کی راہ میں لڑ کے مقتول ہو جاتا ہے، پھر اللہ قاتل کو بھی توبہ نصیب کرتا ہے، تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہو جاتا ہے۔ (۱)۔

۹۲۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْسَةُ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِخَيْبَرٍ بَعْدَ مَا افْتَتَحُوهَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَسْهَمَ لِي فَقَالَ بَعْضُ بَنِي سَعِيدٍ بَنِي الْعَاصِ لَا تَسْهَمُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ هَذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقِلٍ فَقَالَ ابْنُ سَعِيدٍ بَنِي الْعَاصِ وَاعْجَبْنَا لَوَبْرِ

۹۲۔ حمیدی، سفیان، زہری، عبسہ بن سعید، حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا آپ اس وقت خیبر میں تھے اور مسلمان خیبر فتح کر چکے تھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مال غنیمت میں میرا حصہ بھی لگائیے، سعید بن عاص کے بیٹوں میں سے کسی نے کہا یا رسول اللہ ان کا حصہ نہ لگائیے، میں نے کہا کہ حضرت یہ ابن قوقل کا قاتل ہے، بحالت کفر اس نے ان کو قتل کیا تھا، آپ اس کی بات نہ مانئے، سعید بن عاص کے بیٹے نے کہا، تعجب

(۱) یعنی ضابطہ تو یہ ہے کہ قاتل اور مقتول ایک ساتھ جنت یا جہنم میں جمع نہ ہونگے، اگر مقتول شہید ہے تو یقیناً ایسے انسان کا قاتل جہنم میں جائے گا، لیکن خداوند قادر اپنی قدرت کے عجائبات ملاحظہ فرماتا ہے کہ ایک شخص نے کافروں کی طرف سے لڑتے ہوئے ایک مسلمان کو شہید کر دیا، پھر خدا کی قدرت کہ اسے بھی ایمان کی دولت نصیب ہوئی، اس کے بعد وہ مسلمانوں کی طرف سے لڑتے ہوئے شہید ہوتا ہے، اس طرح قاتل اور مقتول دونوں جنت میں داخل کیے جاتے ہیں۔

ہے ارضان پہاڑی کے گیدڑ تو مجھ پر ایک مرد مسلمان کے قتل کا عیب لگاتا ہے، جسے اللہ نے میرے ہاتھوں بزرگی دی اور مجھے اس کے ہاتھوں ذلیل نہیں کیا، اعرج کہتے ہیں، مجھے معلوم نہیں کہ پھر حضرت نے انکا حصہ لگایا نہیں لگایا سفیان نے کہا یہ حدیث مجھ سے سعیدی نے بواسطہ اپنے دادا اور حضرت ابوہریرہ کے بیان کی ہے، بخاری نے کہا کہ سعیدی کا نام عمرو بن یحییٰ بن سعید بن عمرو بن سعید بن عاص ہے۔

باب ۷۴۔ روزہ پر جہاد کو ترجیح دینے والوں کا بیان۔

۹۳۔ آدم، شعبہ، ثابت بنانی، حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ ابو طلحہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں جہاد کے سبب روزے نہ رکھتے تھے، جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی (۱) تو میں نے ان کو سوائے عید الفطر و عید الاضحیٰ کے کبھی روزہ ترک کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

باب ۷۵۔ قتل کے سوا شہادت کی باقی سات صورتوں کا بیان۔

۹۴۔ عبد اللہ بن یوسف، مالک، سہمی، ابو صالح، ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ شہید پانچ قسم کے ہوتے ہیں، وہ جو طاعون کے مرض سے مر جائے، وہ جو پیٹ کے مرض سے مر جائے، وہ جو ڈوب کر جان بحق ہو، اور وہ جو دیوار کے گرنے سے مر جائے، اور وہ جو اس کی راہ میں اس طرح شہید ہو کہ اپنی جگہ پہنچ کر جان دے یا میدان جنگ میں پہنچ کر واصل بحق ہو۔

۹۵۔ بشر بن محمد، عبد اللہ، عاصم، حفصہ بنت سیرین، حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ طاعون بھی مسلمان کی شہادت کا سبب ہے۔

باب ۷۶۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ مسلمانوں میں جو لوگ معذور نہیں ہیں، اور جہاد سے بیٹھ رہیں، اور وہ راہ خدا میں اپنی

تَدْلِي عَلَيْنَا مِنْ قَلْبِهِمْ أَرْضَانِ يَنْعَى عَلَى قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَكْرَمَهُ اللَّهُ عَلَى يَدَيَّ وَلَمْ يُهْنَى عَلَى يَدَيْهِ قَالَ فَلَا أَدْرِي أَسْهَمَ لَهُ أَمْ لَمْ يُسْهِمَ لَهُ قَالَ سُفْيَانُ حَدَّثَنِي السَّعِيدِيُّ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ السَّعِيدِيُّ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ بَنِ عَمْرُو بْنُ سَعِيدٍ بَنِ الْعَاصِ.

۷۴ بَاب مَنِ اخْتَارَ الْعَزْوَ عَلَى الصَّوْمِ.

۹۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبَنَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ لَا يَصُومُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَحْلِ الْعَزْوِ فَلَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَرَهُ مُفْطِرًا إِلَّا يَوْمَ فِطْرِ أَوْ أَضْحَى.

۷۵ بَابُ الشَّهَادَةِ سَبْعَ سِوَى الْقَتْلِ.

۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُهْمِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْغَرِقُ وَصَاحِبُ الْهَذَمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

۹۵۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّاعُونَ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

۷۶ بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولَى الضَّرَرِ

(۱) روزہ اس لیے نہ رکھتے تھے کہ کہیں اسکی وجہ سے کمزوری پیدا نہ ہو جائے جو جہاد میں نقصان دہ ثابت ہو اس لیے جہاد میں شرکت کے لیے نفلی روزہ کو ترک کر دیتے تھے۔

جانوں اور مال کے ذریعہ جہاد کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے، اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو جو اپنے مال اور اپنی جان کے ذریعہ جہاد کریں، بیٹھ رہنے والوں پر ایک درجہ فضیلت دی ہے، اور ہر ایک سے اللہ تعالیٰ نے اچھا وعدہ کیا ہے، اور اللہ تعالیٰ نے بیٹھ رہنے والوں پر جہاد کرنے والوں کو فضیلت دی ہے، آخر آیت غفور الرحیم تک۔

۹۶۔ ابوالولید شعبہ ابوالمحق سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے براء کو کہتے ہوئے سنا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی، لایستوی القاعدون من المومنین، تو رسول اللہ ﷺ نے زید بن ثابت کا تب وحی کو بلایا، جو ایک شانے کی ہڈی لے کر آئے، اور اس پر اس آیت کو لکھ دیا، ابن ام مکتوم نے اپنی نابینائی کی شکایت کی، تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی، لایستوی القاعدون من المومنین غیر اولی الضرر۔

۹۷۔ عبد العزیز بن عبد اللہ ابراہیم بن سعد زہری، صالح بن کیسان، ابن شہاب، سہل بن سعد ساعدی فرماتے ہیں، میں نے مروان بن حکیم کو مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھا، تو میں سامنے سے آکر اس کے پہلو میں بیٹھ گیا، اس نے مجھ سے کہا، زید بن ثابت نے اسے اطلاع دی کہ رسول اللہ ﷺ نے جب انہیں آیت لایستوی القاعدون من المومنین غیر اولی الضرر والمجاهدون فی سبیل اللہ لکھوائی تو ابن ام مکتوم آپ کے پاس آئے، اور آپ اس وقت مجھ سے یہی آیت لکھوا رہے تھے، ابن ام مکتوم نے کہا، کہ یا رسول اللہ! اگر میں قدرت رکھتا، تو ضرور جہاد کرتا، وہ نابینا آدمی تھے، پس اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر یہ آیت نازل فرمائی، اس وقت آپ کا زانو میرے زانو پر تھا، اور اتنا بوجھ پڑ رہا تھا کہ مجھے اپنی ران کے پھٹ جانے کا اندیشہ ہو گیا، جب ”غیر اولی الضرر“ نازل ہوئی تو آپ کی وہ بھاری کیفیت جاتی رہی۔

باب ۷۷۔ جنگ کے وقت صبر کرنے کا بیان۔

وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ إِلَىٰ قَوْلِهِ غَفُورًا رَحِيمًا۔

۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا فَجَاءَ بِكَيْفٍ فَكَبَّهَا وَشَكَا ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ ضَرَارَتَهُ فَنَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولَى الضَّرَرِ۔

۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ نِ الرَّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ نِ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَلَى عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ يَمْلُهَا عَنِّي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اسْتَطِيعَ الْجِهَادُ لَجَاهَدْتُ وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَحَدَّثَهُ عَلَيْهِ فَحَدَّثَنِي فَقُلْتُ عَلَى حَتَّى خِفْتُ أَنَّ تَرْضَ فَنَحَدَّثَنِي ثُمَّ سُرِّي عَنْهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرُ أُولَى الضَّرَرِ۔

۷۷ باب الصبر عند القتال۔

۹۸- عبد اللہ بن محمد، معاویہ بن عمرو، ابوالفتح، موسیٰ بن عقبہ، سالم ابی النضر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی نے لکھا تھا، اور میں نے اس کو پڑھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم دشمن کے مقابلہ پر جاؤ، تو صبر کرو۔

باب ۷۸- جہاد کی ترغیب کا بیان، اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو جہاد پر آمادہ کیجئے۔

۹۹- عبد اللہ بن محمد، معاویہ بن عمرو، ابوالفتح، حمید سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ جب خندق میں گئے، تو مہاجرین اور انصار سردی کے زمانے میں سویرے سویرے خندق کھود رہے تھے، جن کے پاس غلام بھی نہ تھے، جو انکے لیے کام کرتے جب آپ نے ان کی پریشانی اور بھوک کی حالت دیکھی، تو فرمایا اے اللہ زندگی بیشک آخرت ہی کی زندگی ہے، اور میرے اللہ تو انصار اور مہاجرین کو بخش دے، اس کے جواب میں مہاجرین و انصار نے کہا:

ہم وہ ہیں جنہوں نے آپ کے ہاتھ پر جہاد کی بیعت کی ہے، جب تک کہ ہے زندگی لڑتے رہیں گے ہم سدا۔

باب ۷۹- خندق کھودنے کا بیان۔

۱۰۰- ابو معمر، عبدالوارث، عبدالعزیز، حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ مہاجرین و انصار مدینہ کے گرد خندق کھودتے اپنی پیٹھ پر مٹی لادتے، اور یہ کہتے جاتے، ہم وہ ہیں جنہوں نے محمد صلعم سے جہاد اسلامی کی بیعت کی ہے، جب تک زندہ ہیں مسلمان رہیں گے، اور رسول اللہ ان کو جواب دیتے جاتے، اے میرے اللہ آخرت کی بھلائی کے سوا کوئی بھلائی نہیں ہے، پس تو مہاجرین اور انصار میں برکت عطا فرما۔

۱۰۱- ابوالولید، شعبہ، ابوالفتح، حضرت براء سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پتھر اٹھاتے جاتے، اور فرماتے جاتے، لو لا انت ما

۹۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعْوِيَّةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ مُوسَى ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ أَبِي النَّضْرِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ أَبِي أَوْفَى كَتَبَ قَفْرَاتُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا.

۷۸ بَابُ التَّحْرِيطِ عَلَى الْقِتَالِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى حَرِّضَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ.

۹۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعْوِيَّةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَنْدَقِ فَإِذَا الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ عَيْدٌ يَفْعَلُونَ ذَلِكَ لَهُمْ فَلَمَّا رَأَى مَا بِهِمْ مِنَ النَّصَبِ وَالْجُوعِ قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشَ الْأَخِيرَةِ فَاعْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ فَقَالُوا مُجِيبِينَ لَهُ -

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا

عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدًا

۷۹ بَابُ حَفْرِ الْخَنْدَقِ.

۱۰۰- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَعَلَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ الْخَنْدَقَ حَوْلَ الْمَدِينَةِ وَيَقْلُونَ التُّرَابَ عَلَى مُتُونِهِمْ وَيَقُولُونَ نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا عَلَى الْإِسْلَامِ مَا بَقِينَا أَبَدًا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجِيبُهُمْ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْأَخِيرَةِ قَبَارِكُ فِي الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ.

۱۰۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا.
۱۰۲۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ يَقُولُ
التُّرَابَ وَقَدْ وَارَى التُّرَابَ بَيَاضَ بَطْنِهِ وَهُوَ
يَقُولُ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا
صَلِّينَا فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْنَا وَتَبَّتِ الْأَقْدَامُ إِنْ
لَا قِينَا إِنْ الْأَوَّلَى قَدَبَعُوا عَلَيْنَا إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً
أَيْنَا.

۸۰۔ بَابُ مَنْ حَبَسَهُ الْعُذْرُ عَنِ الْغَزْوِ.

۱۰۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ
حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ قَالَ رَجَعْنَا مِنْ
غَزْوَةِ تَبُوكَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ
ابْنُ زَيْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزَاةٍ فَقَالَ إِنْ أَقْوَامًا
بِالْمَدِينَةِ خَلَفْنَا مَا سَلَكْنَا شُعْبًا وَلَا وَايِدًا إِلَّا
وَهُمْ مَعَنَا فِيهِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ وَقَالَ مُوسَى
حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَوَّلُ أَصَحُّ.

۸۱۔ بَابُ فَضْلِ الصَّوْمِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

۱۰۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ
سَعِيدٍ وَشَهْبِيلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا
النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ

اهتدنيا، تو اگر ہدایت نہ کرتا، تو نہ ملتی ہم کو راہ حق۔

۱۰۲۔ حفص بن عمر، شعبہ، ابوالحق، حضرت براء سے روایت کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو جنگ احزاب کے دن مٹی اٹھاتے دیکھا، اور مٹی سے آپ کے پیٹ کا رنگ چھپ گیا تھا، اور آپ فرماتے جاتے تھے، اے اللہ اگر تو نہ ہوتا، تو ہم ہدایت نہ پاتے، اور ہم نہ صدقہ دیتے، اور نہ نماز پڑھتے، پس تو ہم پر اطمینان نازل فرما، اور جب ہم دشمن سے مقابلہ کریں، تو ہمیں ثابت قدم رکھ، بے شک ان لوگوں نے ہم پر ظلم کیا ہے، جب یہ کوئی فساد کرنا چاہتے ہیں، تو ہم ان کی بات میں نہیں آتے۔

باب ۸۰۔ اس شخص کا بیان جس کو کوئی عذر جہاد سے مانع ہو۔
۱۰۳۔ احمد بن یونس، زہیر، حمید، حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ ہم غزوہ تبوک سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ واپس لوٹے، تو فرمایا کہ کچھ لوگ مدینہ میں ہمارے پیچھے رہ گئے ہیں، وہ ایسے ہیں کہ جس درے میں یا جس میدان میں ہم جائیں، وہ ضرور اس میں ہمارے ساتھ ہوں گے (۱) ان کو کسی عذر نے روک لیا ہے، اور موسیٰ نے یہ روایت حماد، حمید، موسیٰ بن انس، حضرت انس سے نقل کی ہے، لیکن امام بخاری نے فرمایا ہے کہ پہلی سند زیادہ صحیح ہے۔

باب ۸۱۔ اللہ کی راہ میں روزہ رکھنے کی فضیلت کا بیان۔

۱۰۴۔ الحق بن نصر، عبدالرزاق، ابن جریج، یحییٰ بن سعید، اسمعیل بن ابی صالح، نعمان بن ابی عیاش، ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ بیشک جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن بھی روزہ رکھے، اللہ اس کو دوزخ سے ستر برس کی مسافت کے برابر دور کر دیتا ہے۔

(۱) چونکہ ان کی نیت جہاد میں جانے کی تھی مگر عذر کی بناء پر نہ جاسکے تو محض اپنی اچھی نیت کی بناء پر اجر و ثواب میں مجاہدین کے ساتھ شریک ہو گئے۔

صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَعْدَ اللَّهِ وَجْهَهُ عَنِ
النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا.

۸۲. بَابُ فَضْلِ النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

۱۰۵۔ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ
عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ زَيْدَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْفَقَ
زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ دَعَاهُ خَزَنَةُ الْحَنَّةِ كُلُّ
خَزَنَةٍ بَابِ أَى قُلْ هَلُمَّ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ
اللَّهِ ذَلِكَ الَّذِي لَا تَوَى عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ.

۱۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَنَانَ حَدَّثَنَا
فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنَّمَا
أَخْشَى عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِي مَا يَفْتَحُ عَلَيْكُمْ
مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ ثُمَّ ذَكَرَ زَهْرَةَ الدُّنْيَا
فَبَدَأَ بِأَخْذِهَا وَتَنَّى بِالْأُخْرَى فَقَامَ رَجُلٌ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْيَأْتِي الْخَيْرُ
بِالشَّرِّ فَسَكَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قُلْنَا يُؤْخَى إِلَيْهِ وَسَكَتَ النَّاسُ
كَانَ عَلَى رُؤُوسِهِمُ الطَّيْرُ ثُمَّ إِنَّهُ مَسَحَ عَنْ
وَجْهِهِ الرُّخَصَا فَقَالَ آيِنِ السَّائِلُ إِنْفَا
أَوْ خَيْرٌ هُوَ ثَلَاثًا إِنْ الْخَيْرُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِالْخَيْرِ
وَإِنَّهُ كُلَّمَا يُنْبِئُ الرَّبِيعَ مَا يَقْتُلُ حَبْطًا
أَوْ يَتِيمٌ إِلَّا إِكْلَةَ الْخَضِرِ أَكَلْتُ حَتَّى إِذَا
امْتَلَأَتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسُ
فَقَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ رَفَعَتْ وَإِنَّ هَذَا الْمَالُ
خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَنِعَمَ صَاحِبِ الْمُسْلِمِ لِمَنْ
أَخَذَهُ بِحَقِّهِ فَجَعَلَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينَ وَمَنْ لَمْ يَأْخُذْهُ

باب ۸۲۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی برتری کا بیان:

۱۰۵۔ سعد بن حفص، شیبان، یحییٰ، ابو سلمہ، ابو ہریرہؓ رسول اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں دو چیزیں خرچ کرے، اسے جنت کے دروغہ بلائیں گے، ہر دروغہ علیحدہ علیحدہ دروازے سے کہے گا، اے فلاں، فلاں یہاں آؤ، حضرت ابو بکر نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس شخص کو تو پھر کچھ خوف نہیں، رسول اللہ نے فرمایا کہ میں امید کرتا ہوں کہ تم انہیں میں سے ہو گے۔

۱۰۶۔ محمد بن سنان، فلیح، ہلال، عطاء بن یسار، ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے، اور فرمایا کہ میں تم پر اپنے بعد صرف ان چیزوں کا خوف کرتا ہوں جو دنیا کی برکتوں میں سے تمہیں ملیں گی، اس کے بعد آپ نے دنیا کی نعمتوں کا ذکر کرنا شروع کیا، اور یکے بعد دیگرے بیان کرتے چلے گئے، پھر ایک شخص کھڑا ہو گیا، اور اس نے کہا یا رسول اللہ! کیا خیر یعنی مال سے شر و فساد پیدا ہوگا، رسول اللہ نے اس کو جواب نہ دیا، ہم لوگوں نے اپنے دل میں کہا کہ شاید آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے، سب لوگ اس طرح خاموش تھے، جیسے ان کے سروں پر پرندہ بیٹھا ہے، جو جنبش سے اڑ جائے، کچھ وقفہ کے بعد آپ نے اپنے چہرہ مبارک سے پسینہ پونچھا، اور فرمایا وہ سائل جو ابھی تھا کہاں ہے؟ کیا وہ مال خیر ہے، یہی تین مرتبہ فرمایا بیشک خیر برائی پیدا نہیں کرتا، موسم بہار کا سبزہ اگر چہ خوشگوار ہے، لیکن کبھی کبھی فنا کے گھاٹ اتار دیتا ہے، یا موت کے قریب پہنچا دیتا ہے، جو جانور اس سبزہ کو اتنا کھائے کہ جب اس کی کوکھ تن جائے، تو دھوپ میں جا پڑے، اور وہیں پڑے پڑے جگالی کرے، لید کرے، پیشاب کرے، اور پھر اگر چرنا شروع کر دے، اس کو ایسا سبزہ ہلاک نہیں کرتا، دنیا کا یہ مال ہر ابھرا ضرور ہے، لیکن درحقیقت اسی مسلمان کا مال اچھا ہے، جو حق کے ساتھ اس کو حاصل کرے، اور پھر مجاہدوں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کو دیتا رہے، اور جو شخص ناحق کسی کا مال اڑالے، وہ اس بیمار کی طرح ہے، جو کتنا ہی

کھائے، لیکن سیری نہیں ہوتی، ایسی دولت اس صاحب مال کے خلاف قیامت کے دن شہادت دے گی۔

باب ۸۳۔ غازی کو سامان مہیا کرنے یا اس کی عدم موجودگی میں اس کے گھر کی اچھی طرح خبر گیری کرنے کی فضیلت کا بیان:

۱۰۷۔ ابو معمر، عبد الوارث، حسین، یحییٰ، ابو سلمہ، بسر بن سعید، حضرت زید بن خالد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کا سامان درست کر دے، تو گویا اس نے خود جہاد کیا ہے، اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کے پیچھے اس کے گھر کی عمدہ طور پر خبر گیری کرے، تو گویا اس نے خود جہاد کیا ہے۔

۱۰۸۔ موسیٰ، ہام، الطلق بن عبد اللہ، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ میں ام سلیم اور اپنی ازواج کے گھروں کے علاوہ اور کسی کے گھر تشریف نہ لے جاتے تھے، آپ سے کسی نے کہا کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں، فرمایا میں اس پر ترس کھاتا ہوں، اس کا بھائی میرے ہمراہ مقتول ہوا ہے۔

باب ۸۴۔ جنگ کے وقت خوشبو لگانے کا بیان۔

۱۰۹۔ عبد اللہ بن عبد الوہاب، خالد بن حارث، ابن عون، موسیٰ بن انس ایک روز جنگ یمامہ کا ذکر کر رہے تھے، انہوں نے کہا کہ حضرت انسؓ ثابت بن قیس کے پاس گئے، اور وہ اپنے دونوں رانیں کھولے ہوئے تھے، اور اپنے بدن میں حنوط (خوشبو لگانا) لگا رہے تھے، انسؓ نے کہا چامیاں تمہیں میدان جنگ میں جانے سے کیا چیز روک رہی ہے، انہوں نے کہا میرے بھتیجے ابھی چلتا ہوں، اور وہ حنوط لگانے لگے، اس کے بعد آئے اور بیٹھ گئے، پھر انہوں نے لوگوں کے بھاگنے کا ذکر کیا، اور کہا کفار جب ہمارے سامنے ہوتے، تو ہم ان سے لڑتے، مگر ہم ایسا رسول اللہ کے ہمراہ نہ کرتے تھے، تم نے اپنے حریف کو بری عادت ڈال دی ہے۔

بِحَقِّهِ فَهُوَ كَالْأَكْلِ الَّذِي لَا يَشْبَعُ وَيَكُونُ عَلَيْهِ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ.

۸۳ باب فَضْلِ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا أَوْ خَلَفَهُ بِخَيْرٍ.

۱۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا.

۱۰۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ بَيْتًا بِالْمَدِينَةِ غَيْرَ بَيْتِ أُمِّ سُلَيْمٍ إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ إِنِّي أَرْحَمُهَا قَتِيلَ أَخُوهَا مَعِيَ.

۸۴ باب التَّحَنُّطِ عِنْدَ الْقِتَالِ.

۱۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ قَالَ وَذَكَرَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ قَالَ أَتَى أَنَسٌ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ وَقَدْ حَسَرَ عَنْ فَخِذَيْهِ وَهُوَ يَتَحَنُّطُ فَقَالَ يَا عَمَّ مَا يَحْبُسُكَ أَنْ لَا تَجِيءَ قَالَ الْآنَ يَا ابْنَ أَخِي وَجَعَلَ يَتَحَنُّطُ يَعْنِي مِنَ الْحَنُوطِ ثُمَّ جَاءَ فَجَلَسَ فَقَدْ كَرِنِي الْحَدِيثُ انْكِشَافًا مِنَ النَّاسِ فَقَالَ هَكَذَا عَنْ وَجْهِهَا حَتَّى نُضَارِبَ الْقَوْمَ مَا هَكَذَا كُنَّا نَفْعَلُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَا عَوَّدَ ثُمَّ أَقْرَأَكُمْ رَوَاهُ حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ.

۸۵ باب فَضْلِ الطَّلِيعَةِ.

باب ۸۵۔ دشمن کے حال کی خبر لانے والی جاسوسی ٹکڑیوں کی فضیلت:

۱۱۰۔ ابو نعیم، سفیان، محمد بن مکندر، حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ احزاب میں فرمایا کہ میرے پاس دشمن کی خبر کون لائے گا؟ زبیر نے کہا میں، آپ نے فرمایا میرے پاس دشمن کی خبر کون لائے گا؟ زبیر نے عرض کی کہ میں، تو آنحضرت نے فرمایا کہ ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں اور میرے حواری زبیر ہیں۔

باب ۸۶۔ کسی ایک شخص کو جاسوسی کے لئے روانہ کرنے کا بیان:

۱۱۱۔ صدقہ، ابن عیینہ، ابن مکندر، جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو آواز دی، صدقہ راوی کہتے ہیں، مجھے خیال ہوتا ہے کہ جنگ خندق کا دن تھا، زبیر نے جواب دیا، پھر آپ نے لوگوں کو آواز دی، تو زبیر ہی نے جواب دیا، پھر آپ نے لوگوں کو آواز دی، تو زبیر ہی نے جواب دیا، آخر میں آپ نے فرمایا، کہ ہر نبی کے حواری ہوا کرتے ہیں اور میرے حواری زبیر بن عوام ہیں۔

باب ۸۷۔ دو آدمیوں کے ایک ساتھ سفر کرنے کا بیان:

۱۱۲۔ احمد بن یونس، ابن شہاب، خالد خدا، ابو قلابہ، مالک بن حویرث سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس سے لوٹے ایک میں تھا، اور ایک میرا سا بھی دونوں سے حضور نے فرمایا تھا، تم اذان دینا، اور تم اقامت کہنا، اور تم میں جو بڑا ہو، وہ امام بنے۔

باب ۸۸۔ گھوڑے کی پیشانیوں میں قیامت تک برکت قائم رہنے کا بیان۔

۱۱۳۔ عبد اللہ بن مسلمہ، مالک، نافع، عبد اللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، گھوڑوں کی پیشانی سے قیامت تک کے لئے برکت وابستہ ہے۔

۱۱۴۔ حفص بن عمر، شعبہ، حصین، ابن ابی السفر، شعبی، عروہ بن جعد

۱۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَأْتِنِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ يَوْمَ الْأَحْزَابِ قَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا ثُمَّ قَالَ مَنْ يَأْتِنِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ قَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَ الزُّبَيْرِ.

۸۶ باب هَلْ يُبْعَثُ الطَّلِيعَةُ وَحْدَهُ.

۱۱۱۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَذَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ قَالَ صَدَقَةُ أَظُنُّهُ يَوْمَ الْحَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَذَبَ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَذَبَ النَّاسَ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَإِنَّ حَوَارِيَ الزُّبَيْرِ بَنُ الْعَوَامِ.

۸۷ باب سَفَرِ الْإِثْنَيْنِ.

۱۱۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ انْصَرَفْتُ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا أَنَا وَصَاحِبٌ لِي أَذِنًا وَأَقِيمًا وَلِكُلِّكُمَا أَكْبَرُ كُفْمًا.

۸۸ باب الْخَيْلِ مَعْقُودَةٍ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

۱۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

۱۱۴۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی سے برکت قیامت تک کے لئے وابستہ ہے، سلیمان نے یہ روایت شعبہ، عروہ بن ابی الجعد سے روایت کیا ہے اور مسدد نے بروایت ہشیم، حصین، شعبی، عروہ بن ابی الجعد اس کی متابعت کی ہے۔

۱۱۵۔ مسدد، یحییٰ، شعبہ، ابوالتیاح، انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ گھوڑوں کی پیشانیوں میں برکت رکھی ہوئی ہے۔

باب ۸۹۔ ہر امام کیساتھ خواہ نیک ہو یا بدکار جہاد کا سلسلہ قیامت تک لازماً جاری رہنے کا بیان، اس لئے کہ رسول اللہ کا ارشاد ہے کہ گھوڑوں کی پیشانی سے قیامت تک برکت وابستہ ہے (۱)۔

۱۱۶۔ ابو نعیم، زکریا، عامر، عروہ باریقی سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک برکت و صلاحیت وابستہ ہے، یعنی ثواب اور نعمت۔

باب ۹۰۔ اللہ کی راہ میں مجاہد کے گھوڑا رکھنے والے کی فضیلت اور بزرگی کا بیان و من رباط الخیل کا اعلان۔

۱۱۷۔ علی بن حفص، ابن مبارک، طلحہ بن ابی سعید، سعید مقبری، ابو ہریرہ کی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کیلئے گھوڑا پالے، اور محض اللہ پر ایمان لانے کی وجہ سے اس کے وعدوں کو سچا سمجھے، تو بیشک اس کا کھانا اس کا پینا اس کی لید اور اس کا پیشاب غرض اس کی ہر چیز ثواب بن کر قیامت

حَصِينٌ وَابْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْحَجَّادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودَةٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ سُلَيْمَنُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ أَبِي الْحَجَّادِ تَابِعَهُ مُسَدَّدٌ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ حَصِينٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ أَبِي الْحَجَّادِ.

۱۱۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَرَكَةُ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ.

۸۹ بَابُ الْجِهَادِ مَا ضَمَّ الْبَرَّ وَالْفَاجِرَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَعْقُودَةٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

۱۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَاءُ عَنْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ الْبَارِقِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودَةٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ.

۹۰ بَابُ مَنْ احْتَبَسَ فَرَسًا لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَمَنْ رَبَّاطُ الْخَيْلِ.

۱۱۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا طَلْحَةُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ الْمَقْبَرِيِّ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِيْمَانًا بِاللَّهِ

(۱) ان گھوڑوں سے مراد وہ گھوڑے ہیں جو جہاد کی نیت سے تیار کیے گئے ہوں اور امام بخاریؒ نے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ گھوڑوں میں جو خیر و برکت کے متعلق حدیث آئی ہے، وہ ان کے آلہ جہاد ہونے کی وجہ سے ہے اور جب قیامت تک ان میں خیر و برکت قائم رہے گی تو اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جہاد کا حکم بھی قیامت تک باقی رہے گا۔ مسلمانوں کے امراء چاہے صالح ہوں یا نہ ہوں، جہاد کا سلسلہ بند نہ ہونا چاہئے۔

کے دن اس جہاد کرنے والے کے اعمال میں وزن کی جائیگی اور یہ وزن بڑا بھاری ہوگا۔

باب ۹۱۔ گھوڑے اور گدھے کے نام رکھنے کا بیان۔

۱۱۸۔ محمد بن ابی بکر، فضیل بن سلیمان، ابو حازم، عبد اللہ بن ابی قتادہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ کے ہمراہ کہیں چلے وہ اپنے چند ہمراہیوں کے ساتھ پیچھے رہ گئے اور یہ سب احرام باندھے ہوئے تھے البتہ ابو قتادہ غیر محرم تھے پھر ان سب نے ایک گور خر کو دیکھا، مگر کچھ نہ کہا، لیکن ابو قتادہ نے جب اسے دیکھا تو وہ اپنے گھوڑے پر جس کا نام جرادہ تھا سوار ہو گئے اور ان لوگوں سے کہا کہ وہ انکا کوڑا انہیں دیدیں، مگر ان لوگوں نے نہ دیا آخر کار انہوں نے خود اتر کے کوڑا لیا اور گور خر پر حملہ کر کے اس کو زخمی کر دیا، پھر اس کا گوشت ابو قتادہ نے بھی کھایا اور ان لوگوں نے بھی کھایا، پھر وہ لوگ نادام ہوئے کہ ہم تو محرم تھے ہم نے گوشت کیوں کھایا، اور رسول اللہ سے ابو قتادہ نے مل کر اس کی بابت دریافت کیا، آپ نے فرمایا، کیا تمہارے پاس اس کا کچھ گوشت بچا ہے لوگوں نے کہا ہاں اس کا پیرنج گیا ہے آپ نے وہ لے لیا اور تناول فرمایا۔

۱۱۹۔ علی بن عبد اللہ بن جعفر، معن بن عیسیٰ، ابی بن عباس بن سہل اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا ہمارے باغ میں رسول اللہ ﷺ کا ایک گھوڑا تھا اور بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس کا نام لحیف تھا۔

۱۲۰۔ اسحاق بن ابراہیم، یحییٰ بن آدم، ابو الاحوص، ابو اسحق، عمرو بن میمون، حضرت معاذ سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایک گدھے پر رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھا، آپ کے اس گدھے کا نام عفیر تھا، آپ نے فرمایا کہ اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا حق اس کے بندوں پر کیا ہے، میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتا ہے، فرمایا اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ اس کی عبادت کریں، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں، اور بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ جو شخص اس کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو اس کو عذاب نہ دے، میں نے عرض کیا، میں اس بات کی لوگوں کو بشارت دے دیتا

وَتَصْدِيقًا لِّوَعْدِهِ فَإِنَّ شِبَعَةَ وَرِيَّةَ وَرَوْنَةَ وَبَوْلَةَ فِي مِيزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ.

۹۱ بَابِ اسْمِ الْفَرَسِ وَالْحِمَارِ.

۱۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَخَلَّفَ أَبُو قَتَادَةَ مَعَ بَعْضِ أَصْحَابِهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَوْ حِمَارًا وَحَشِيًّا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ فَلَمَّا رَأَوْهُ تَرَ كُوهُ حَتَّى رَأَاهُ أَبُو قَتَادَةَ فَرَكِبَ فَرَسًا لَهُ يُقَالُ لَهُ الْجَرَادَةُ فَسَأَلَهُمْ أَنْ يَتَاوَلُوهُ سَوَطَهُ فَأَبَوْا فَتَنَاولَهُ فَحَمَلَ فَعَقَرَهُ ثُمَّ أَكَلَ فَأَكَلُوا فَنَدِمُوا فَلَمَّا أَدْرَكُوهُ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ قَالَ مَعَارِجَلُهُ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَهَا.

۱۱۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبِي بْنُ عَبَّاسٍ بْنُ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطِنَا فَرَسٌ يُقَالُ لَهُ اللَّحِيفُ.

۱۲۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ آدَمَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ كُنْتُ رَدَفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِمَارٍ يُقَالُ لَهُ عَفِيرٌ فَقَالَ يَا مُعَاذُ هَلْ تَذَرِي حَقَّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ

ہوں، فرمایا بشارت نہ دو، ورنہ وہ اسی پر تکیہ کر لیں گے، اور اعمال صالحہ چھوڑ بیٹھیں گے۔

۱۲۱۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، قتادہ، انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مدینہ میں کچھ خوف تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے عاریتہ ہمارا مندوب نامی گھوڑا لیا، اور اس پر سواری کی اور سفر سے لوٹ کر فرمایا کہ ہم نے کوئی خوف کی بات نہیں دیکھی، اور بیشک ہم نے اس گھوڑے کو دریا کی طرح سبک روپایا۔

باب ۹۲۔ گھوڑے کی نحوست کا بیان۔

۱۲۲۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، سالم بن عبد اللہ، عبد اللہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے میں نے سنا کہ نحوست صرف تین چیزوں میں ہے، گھوڑے میں (۱) عورت میں اور گھریں۔

۱۲۳۔ عبد اللہ بن مسلمہ، مالک، ابو حازم بن دینار، سہیل بن سعد، ساعدی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اگر نحوست کسی چیز میں ہوتی، تو عورت میں ہوتی، مکان میں ہوتی اور گھوڑے میں ہوتی۔

باب ۹۳۔ گھوڑا تین قسم کے لوگوں کے پاس ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، والخیل والبغال والحمیر لیرکبھنہا وزینتہ (گھوڑوں، خچروں اور گدھوں کو ہم نے اس لئے پیدا کیا، کہ ان پر سوار ہو، اور زینت بھی دکھاؤ۔)

۱۲۴۔ عبد اللہ بن مسلمہ، مالک، زید بن اسلم، ابو صالح، سلمان، ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا گھوڑا تین قسم کے آدمیوں کے پاس ہو سکتا ہے، ایک شخص کے لئے باعث اجر ہے، ایک شخص جس کے لئے باعث ستر ہے، اور ایک شخص کے لئے جرم کا سبب ہے، لیکن وہ شخص جس کے لئے باعث ثواب ہے، وہ شخص ہے جو اس کو خدا کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے پالے اور کسی چراگاہ یا

شیئاً فقلت یارسول اللہ افلا ابشیرہ الناس قال لا تبشیرہم فیتکلو۔

۱۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ فَرَزَخٌ بِالْمَدِينَةِ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لَنَا يُقَالُ لَهُ مَنْدُوبٌ فَقَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ فَرَزَخٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا۔

۹۲ بَاب مَا يُدْكِرُ مِنَ شُومِ الْفَرَسِ۔

۱۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ يَقُولُ إِنَّمَا الشُّومُ فِي ثَلَاثَةٍ فِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالْذَّارِ۔

۱۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ نِ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ الشُّومُ فِي شَيْءٍ فَفِي الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ۔

۹۳ بَاب الْخَيْلِ لِثَلَاثَةٍ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَالْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيرُ لِيُرَكَّبُوَهَا وَزِينَتُهُ۔

۱۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ لِثَلَاثٍ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلَى رَجُلٍ وَزْرٌ فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَطَالَ فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا

(۱) گھوڑے کی نحوست یہ کہ فخر و ریاء کیلئے اسے رکھا جائے، عورت کی نحوست یہ کہ وہ بد اخلاق ہو یا نجھ ہو، گھر کی نحوست یہ کہ بہت تنگ ہو، پڑوسی اچھے نہ ہوں، مسجد سے دور ہو، بذات خود ان تین چیزوں میں بھی نحوست نہیں ہوتی۔

باغ میں اسکو لمبی رسی میں باندھ دے، تو اس پر چراگاہ یا باغ کا جو جو حصہ اس رسی کے اندر آئیگا، اتنے ہی تنکوں کے برابر نیکیاں اس کو ملیں گی، اور اگر اتفاق سے وہ اپنی رسی توڑ کر ایک ٹیلہ یا دو ٹیلہ پھاند جائے، تو اس کی لید کے وزن اور قدم کے نشانوں کے برابر اس کو نیکیاں ملیں گی، اور اگر اس کا گذر کسی نہر پر ہو جائے، جس سے وہ پانی پنی لے اگرچہ مالک نے پانی پلانے کا ارادہ نہ کیا ہو، تب بھی اسے نیکیاں ملیں گی، اور جو شخص گھوڑے کو دکھاوے، اور فخر کی غرض سے باندھے، اور اہل اسلام کی دشمنی کے لئے رکھے، تو وہ گھوڑا اس کیلئے جرم کا سبب ہے، جب رسول اللہ ﷺ سے گدھوں کی بابت پوچھا گیا، تو آپ نے فرمایا، ان کے بارے میں مجھے کوئی حکم نہیں ملا، مگر یہ آیت فمن یحمل الخ یعنی جو ذرہ برابر نیکی کریگا اسے دیکھ لیگا، اور جو ذرہ برابر برائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا، یہ آیت جامع ہے۔

باب ۹۴۔ دوسرے کے جانور کو جہاد میں مارنے والے کا بیان۔
۱۲۵۔ مسلم ابو عقیل ابوالتوکل ناجی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری کے پاس جا کر کہا، اس مسئلہ میں جو کچھ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہو، مجھ سے بیان کیجئے، انہوں نے کہا، میں کسی سفر میں آپ کے ساتھ تھا، ابو عقیل کہتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں رہا کہ وہ جہاد کا سفر تھا یا عمرے کا لیکن جب ہم لوٹنے لگے، تو رسول اللہ نے فرمایا، جو شخص اپنے گھر والوں کے پاس جلد لوٹ جانا چاہے، وہ جلدی کرے، جابر کہتے ہیں، پھر ہم چلے اور میں اپنے الگ رکنی اونٹ پر سوار تھا، اور دوسرے لوگ میرے پیچھے تھے، میں اس طرح چلا جا رہا تھا کہ یکایک وہ اونٹ تھک کر کھڑا ہو گیا، رسول اللہ نے فرمایا جابر ٹھہر جاؤ، اور آپ نے اسے اپنے کوڑے سے ایک دفعہ مارا، تو وہ اونٹ تیز چلنے لگا، آپ نے فرمایا کیا تم یہ اونٹ بیچو گے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! جب ہم مدینہ پہنچ گئے، اور رسول اللہ اپنے صحابہ کی جماعت کے ہمراہ مسجد میں تشریف لے گئے، تو میں بھی آپ کے پاس گیا، اونٹ کو میں نے بلاط کے ایک گوشہ میں باندھ دیا تھا پھر دوران نشست میں نے حضرت سے عرض کیا آپ کا اونٹ ہے؟ آپ باہر تشریف لائے اور اونٹ کو چکر دینے لگے، اور مجھ سے یہ فرمایا، ہاں یہ اونٹ تو ہمارا ہی ہے، پھر رسول اللہ نے چند اوقیہ سونا بھیجا اور فرمایا یہ

أَصَابَتْ فِي طِيلِهَا ذَلِكَ مِنَ الْمَرْجِ أَوِ الرُّوَصَةِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٌ وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيلَهَا فَاسْتَنْتَ شَرْقًا أَوْ شَرْقَيْنِ أَرَوَّائِهَا وَانَارُهَا حَسَنَاتٌ لَهُ وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يَرُدْ أَنْ يَسْقِيَهَا كَانَ ذَلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فُخْرًا وَرِقَاءً وَتَوَاءَ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ وَزَرَتْ عَلَى ذَلِكَ وَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمْرِ فَقَالَ مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهَا إِلَّا هَذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَادَةُ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ.

۹۴ باب مَنْ ضَرَبَ دَابَّةً غَيْرِهِ فِي الْغَزْوِ.
۱۲۵۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ قَالَ أَتَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ فَقُلْتُ لَهُ حَدِّثْنِي بِمَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَافَرْتُ مَعَهُ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ قَالَ أَبُو عَقِيلٍ لَا أَذْهَبُ غَزْوَةً أَوْ عُمْرَةً فَلَمَّا أَنْ أَقْبَلْنَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَتَعَجَّلَ إِلَى أَهْلِهِ فَلْيَعَجَّلْ قَالَ جَابِرٌ فَأَقْبَلْنَا وَكُنَّا عَلَى جَمَلٍ لِي أَرْمَكَ لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ وَالنَّاسُ خَلْفِي فَبَيْنَا أَنَا كَذَلِكَ إِذْ قَامَ عَلَيَّ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَابِرُ اسْتَمْسِكْ فَضْرَبَهُ بِسَوْطِهِ ضَرْبَةً قَوَّتَبَ الْبَعِيرُ مَكَانَهُ فَقَالَ أَتَبِيعُ الْجَمَلَ قُلْتُ نَعَمْ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فِي طَوَائِفِ أَصْحَابِهِ فَدَخَلْتُ إِلَيْهِ وَعَقَلْتُ الْجَمَلَ فِي نَاحِيَةِ الْبَلَاطِ فَقُلْتُ لَهُ هَذَا جَمَلُكَ فَخَرَجَ فَجَعَلَ يُطِيفُ بِالْجَمَلِ وَيَقُولُ الْجَمَلُ جَمَلُنَا

جابر کو دیدو اس کے بعد فرمایا کہ تم نے پوری قیمت لے لی میں نے عرض کیا جی ہاں! فرمایا اب یہ اونٹ اور قیمت دونوں تمہارے ہیں۔

باب ۹۵۔ شریر جانور اور گھوڑے پر سواری کرنے کا بیان اور راشد بن سعد کہتے ہیں کہ زمانہ سلف کے لوگ نہ جانور پر سوار ہونا پسند کرتے تھے، کیونکہ وہ زیادہ بہادر اور دلیر ہوتا ہے۔

۱۲۶۔ احمد بن محمد، عبد اللہ شعبہ، قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک کو کہتے ہوئے سنا کہ مدینہ میں کچھ خوف پھیلا، تو رسول اللہ نے ابو طلحہ کا ایک گھوڑا مانگ لیا، جس کا نام مندوب تھا، اور آپ اس پر سوار ہو کر باہر تشریف لے گئے، اور لوٹ کر فرمایا، ہم نے کوئی ہراس نہیں دیکھا، البتہ ہم نے اس گھوڑے کو دریا کی طرح سبک رو پایا۔

باب ۹۶۔ غنیمت سے حصہ ملنے کا بیان۔

۱۲۷۔ عبید بن اسماعیل، ابواسامہ، عبید اللہ ثامع، ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھوڑے کے دو حصے اور اس کا سوار کے ایک حصہ مال غنیمت میں مقرر فرمایا تھا (۱) اور امام مالک نے فرمایا کہ عام گھوڑوں اور خصوصاً ترکی گھوڑوں کا حصہ مال غنیمت میں لگایا جائے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے گھوڑوں اور خچروں اور گدھوں کو تمہارے سوار ہونے کیلئے بنایا، اور ایک گھوڑے سے زیادہ کا حصہ نہیں لگایا جائے گا۔

باب ۹۷۔ میدان جنگ سے دوسرے جانور کو ہنکا کر لے جانے کا بیان:

۱۲۸۔ قتیبہ، سہل بن یوسف، شعبہ، ابوالفتح سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے براء بن عازب سے پوچھا کیا تم لوگ حنین کی جنگ

فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ اعْطُوهَا جَابِرًا ثُمَّ قَالَ اسْتَوْفَيْتِ الثَّمَنَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ الثَّمَنُ وَالْجَمَلُ لَكَ.

۹۵ باب الرُّكُوبِ عَلَى الدَّيَّانَةِ الصَّعْبَةِ وَالْفُحُولَةِ مِنَ الْخَيْلِ وَقَالَ رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ كَانَ السَّلَفُ يَسْتَجِبُونَ الْفُحُولَةَ لِأَنَّهَا أَجْرَى وَأَجْسَرُ.

۱۲۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَرَعٌ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ مَدُوبٌ فَرَكِبَهُ وَقَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ فَرَعٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا.

۹۶ باب سِهَامِ الْفَرَسِ.

۱۲۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِصَاحِبِهِ سَهْمًا وَقَالَ مَالِكٌ يُسَهَّمُ لِلْخَيْلِ وَالْبَرَادَيْنِ مِنْهَا لِقَوْلِهِ وَالْخَيْلُ وَالْبِعَالُ وَالْحَمِيرُ لِتَرْكَبُوهَا وَلَا يُسَهَّمُ لِأَكْثَرِ مِنَ فَرَسٍ.

۹۷ باب مَنْ قَادَ دَابَّةً غَيْرَهُ فِي الْحَرْبِ.

۱۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُونُسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبُرَاءِ بْنِ

(۱) بعض احادیث میں یہ مضمون آیا ہے کہ گھڑ سوار کو دو حصے اور پیادہ کو ایک حصہ دیا جائے گا، انہیں احادیث کی بناء پر امام ابو حنیفہؒ کا مذہب یہ ہے کہ شاہ سوار کو دو اور پیادہ کو ایک حصہ ملے گا۔ اس مضمون پر مشتمل احادیث کے مطالعہ کیلئے ملاحظہ ہو سنن ابی داؤد: ج ۳، ص ۲۸۔ مستدرک حاکم: ج ۲، ص ۱۳۔ دار قطنی: ج ۲، ص ۱۳۶۔ اعلاء السنن: ج ۱۲، ص ۱۵۶۔

میں رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے، کہا ہاں ایسا ہوا تو ہے، لیکن رسول اللہ اپنی جگہ پر ثابت قدم رہے، اس کی وجہ یہ ہوئی کہ قبیلہ ہوازن کے لوگ بڑے تیر انداز تھے، ہم نے جب ان سے مقابلہ کیا اور ان پر حملہ کیا، تو وہ بھاگ نکلے پھر مسلمان غصیٹوں پر جھک پڑے، اور کافروں نے تیروں سے ہمارے سینوں کو چھیدنا شروع کر دیا، اور ہم لوگوں کو پیچھے ہٹا دیا، مگر رسول اللہ جیسے رہے، میں نے دیکھا کہ آپ اپنے سفید خچر پر سوار تھے، اور ابوسفیان ان کی لگام پکڑے ہوئے تھے، اور آپ فرماتے جاتے تھے، انا النبی لا کذب انا ابن عبدالمطلب (میں نبی ہوں اور اس میں کچھ جھوٹ نہیں، میں عبدالمطلب جیسے سردار کا بیٹا ہوں)۔

باب ۹۸۔ جانور کے رکاب اور قسم کا بیان۔

۱۲۹۔ عبید بن اسلمیل ابواسامہ، عبید اللہ، نافع، ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنا پیر رکاب میں رکھتے تھے، اور آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر کھڑی ہوتی تھی، تو مسجد ذی الحلیفہ کے قریب سے آپ تلبیہ پڑھتے۔

باب ۹۹۔ ننگی پیٹھ گھوڑے پر سواری کرنے کا بیان۔

۱۳۰۔ عمرو بن عون، حماد، ثابت، انس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے سامنے ایک ننگی پیٹھ کے گھوڑے پر سوار ہو گئے، اس پر زین نہ تھی۔ آپ کی گردن میں ایک تلوار لٹکی ہوئی تھی۔

باب ۱۰۰۔ ست رفتار گھوڑے کا بیان۔

۱۳۱۔ عبدالاعلیٰ بن حماد، یزید بن زریع، سعید، قتادہ، حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مدینہ والوں کو حریفوں کا کچھ خوف پیدا ہو گیا تھا، رسول اللہ ﷺ ابو طلحہ کے گھوڑے پر سوار ہو گئے، جو بہت ست چلتا تھا، یا یہ کہ اس میں سستی تھی، پھر آپ جب لوٹے، تو فرمایا کہ ہم نے تمہارے اس گھوڑے کو دریا کی طرح سبک رو پایا، پھر وہ گھوڑا اس کے بعد ایسا ہو گیا کہ کوئی گھوڑا اس سے سبقت نہ لے جاتا تھا۔

عَازِبٌ أَقَرَّرْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمِرَّانَ هَوَازِينَ كَانُوا قَوْمًا رَمَاءً وَإِنَّا لَمَّا لَقِينَاهُمْ حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ فَأَنْهَزُوا فَأَقْبَلَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى الْغَنَائِمِ وَاسْتَقْبَلُونَا لِسَهَامٍ فَأَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَمِرَّ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ وَإِنَّهُ لَعَلَى بَعْثَةِ الْبَيْضَاءِ وَإِنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَحَدُ بِلْحَا مِهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ.

۹۸ بَابُ الرِّسَاكِ وَالْعَرُزِ لِلدَّابَّةِ.

۱۲۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ رَحْلَهُ فِي الْعَرُزِ اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ فَأَمَمَهُ أَهْلٌ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ.

۹۹ بَابُ رُكُوبِ الْفَرَسِ الْعُرَى.

۱۳۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ اسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَرَسٍ عُرِيٍّ مَاعَلَيْهِ سَرَجٌ فِي عُنُقِهِ سَيْفٌ.

۱۰۰ بَابُ الْفَرَسِ الْقَطُوفِ.

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَرَعُوا مَرَّةً فَرَسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ كَانَ يَقْطِفُ أَوْ كَانَ فِيهِ قِطَافٌ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ وَجَدْنَا فَرَسَكُمْ هَذَا بَحْرًا فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ لَا يُجَارَى.

باب ۱۰۱۔ گھوڑ دوڑ کرانے کا بیان۔

۱۳۲۔ قبیسہ، سفیان، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تربیت یافتہ گھوڑوں کو مقام حفا سے مقام ثنیۃ الوداع تک دوڑایا، اور غیر تربیت یافتہ گھوڑوں کو مقام ثنیۃ سے مسجد بنی زریق تک دوڑایا، حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ میں بھی ان لوگوں میں تھا، جنہوں نے گھوڑ دوڑ کی تھی، سفیان کہتے ہیں، کہ حفا سے ثنیۃ تک پانچ میل یا چھ میل ہیں، اور ثنیۃ سے مسجد بنی زریق تک ایک میل ہے۔

باب ۱۰۲۔ دوڑ کے لئے گھوڑوں کو سکھانے (۱) کا بیان۔

۱۳۳۔ احمد بن یونس، لیث، نافع، عبد اللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے ان گھوڑوں میں جن کی تربیت کی گئی تھی، گھوڑ دوڑ کرائی، اور ان کی ام (حد) ثنیۃ سے مسجد بنی زریق تک قرار دی، اور عبد اللہ بن عمر بھی ان لوگوں میں تھے، جنہوں نے گھوڑ دوڑ کی تھی، ابو عبد اللہ نے کہا کہ ام کے معنی غایۃ (آیہ کریمہ) فطال علیہم الامد کے یہی معنی ہیں۔

باب ۱۰۳۔ گھوڑوں کی گھوڑ دوڑ کی حد مقرر کرنے کا بیان۔

۱۳۴۔ عبد اللہ بن محمد، معاویہ، ابوالفتح، موسیٰ بن عقبہ، نافع، ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان گھوڑوں کے درمیان جن کی تربیت کی گئی تھی، گھوڑ دوڑ کرائی، اور ان کو مقام حفا سے چھوڑا، اور اس کی انتہا ثنیۃ الوداع کو قرار دیا، ابوالفتح راوی کہتے ہیں کہ میں نے موسیٰ سے کہا کہ ان دونوں جگہوں کے درمیان کس قدر فصل تھا، انہوں نے کہا چھ یا سات میل کا، اور جو گھوڑے تربیت نہ کئے گئے تھے، ان کے درمیان میں بھی گھوڑ دوڑ کرائی، اور ان کو ثنیۃ الوداع سے چھوڑا، اور اس کی انتہا مسجد بنی زریق کو قرار دیا، میں نے

۱۰۱ بَابُ السَّبْقِ بَيْنَ الْخَيْلِ .

۱۳۲۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَجْرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ضَمَرَ مِنَ الْخَيْلِ مِنَ الْحَفِيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَأَجْرَى مَا لَمْ يُضَمَّرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَكُنْتُ فِيمَنْ أَجْرَى قَالَ عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عُبيدُ اللَّهِ قَالَ سَفْيَانُ بَيْنَ الْحَفِيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ خَمْسَةِ أَمْيَالٍ أَوْ سِتَّةَ وَبَيْنَ ثَنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ مِيلٌ .

۱۰۲ بَابُ إِضْمَارِ الْخَيْلِ لِلْسَّبْقِ .

۱۳۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ وَكَانَ أَمَدُهَا مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ سَابِقَ بِهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَمَدًا غَايَةً فَقَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ .

۱۰۳ بَابُ غَايَةِ السَّبْقِ لِلْخَيْلِ الْمُضْمَرَّةِ .

۱۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُطَوِّعٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَابَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي قَدْ أُضْمِرَتْ فَأَرْسَلَهَا مِنَ الْحَفِيَاءِ وَكَانَ أَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ فَقُلْتُ لِمُوسَى فَكَمْ كَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَالَ سِتَّةَ أَمْيَالٍ أَوْ سَبْعَةَ وَسَابِقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ فَأَرْسَلَهَا مِنَ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ

(۱) اضمار کا معنی یہ ہے کہ گھوڑے کو پہلے خوب اچھے طریقے سے چارہ وغیرہ کھلایا جائے، جب وہ موٹا ہو جائے تو اسکو گرمی والی جگہ بند کر دیا جائے یا اسے خوب دوڑایا جائے، جسکی بناء پر اسے خوب پسینہ آئے، ایسا کرنے سے اسکا گوشت کم ہو جاتا ہے اور رفتار بڑھ جاتی ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ گھوڑ دوڑ، تیر اندازی، تیراکی اور اسلحہ کی مشق وغیرہ اگر جہاد کی نیت سے ہوں تو بہت جزیں مستحب ہیں۔

پوچھا ان دونوں کے درمیان میں کس قدر فصل تھا، انہوں نے کہا ایک میل یا اس کے قریب، اور ابن عمر بھی ان لوگوں میں تھے، جنہوں نے گھوڑ دوڑ کی تھی۔

باب ۱۰۴۔ رسول اللہ کی اونٹنی کا بیان، ابن عمر کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے اسامہ کو اپنی اونٹنی قصوانامی پر اپنے پیچھے سوار کر لیا تھا، اور حضرت مسور کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا کہ قصوا آپ نہیں بیٹھی۔

۱۳۵۔ عبد اللہ بن محمد، معاویہ، ابوالحسن، حمید، انس سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے تھے کہ رسالت مآب ﷺ کی اونٹنی کا نام عضباء تھا۔

۱۳۶۔ مالک بن اسماعیل، زہیر، حمید، حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک اونٹنی تھی، جس کا نام عضباء تھا، کوئی اونٹنی اس سے آگے نہ بڑھتی تھی، حمید راوی نے یہ کہا کہ کوئی اس سے آگے نہ جاسکتی تھی، پس ایک اعرابی ایک نوجوان اونٹ پر سوار ہو کے آیا اور وہ اس سے آگے نکل گیا مسلمانوں کو یہ بات بہت شاق گزری، یہاں تک کہ آپ کو معلوم ہوا، آپ نے فرمایا اللہ پر یہ حق ہے کہ دنیا کی جو چیز بلند ہو، اس کو پست کر دے، موسیٰ، حماد، ثابت نے حضرت انس سے روایت کر کے، بہت طویل حدیث بیان کی ہے۔

باب ۱۰۵۔ رسول اللہ ﷺ کے سفید خچر کا بیان، حضرت انس اور ابو حمید کہتے ہیں کہ شاہ ایلہ نے نبی کریم ﷺ کو ایک سفید خچر ہدیہ میں دیا تھا۔

۱۳۷۔ عمر بن علی، سفیان، ابوالحسن، عمرو بن حارث سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ نہیں چھوڑا، سوائے ایک سفید خچر اور ہتھیاروں کے، اور ایک زمین کے جس کو

وَكَانَ أَمَدُهَا مَسْجِدَ بَنِي زُرَيْقٍ قُلْتُ فَكَمْ بَيْنَ ذَلِكَ قَالِ مِيلٌ أَوْ نَحْوَهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ مِمَّنْ سَاقٍ فِيهَا.

۱۰۴ بَابُ نَاقَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ أَرَدَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ عَلَى الْقُصَوَاءِ وَقَالَ الْمِسُورُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَلَّتِ الْقُصَوَاءُ.

۱۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعْوِيَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَتْ نَاقَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهَا الْعُضْبَاءُ.

۱۳۶۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ تُسَمَّى الْعُضْبَاءُ لَا تُسَبِّقُ قَالَ حُمَيْدٌ أَوْ لَا تُكَادُ تُسَبِّقُ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ فَسَبَّقَهَا فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ حَتَّى عَرَفَهُ فَقَالَ حَقٌّ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يَرْتَفَعَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ طَوْلُهُ مُوسَى عَنْ حَمَادٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۰۵ بَابُ بَعْلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْضَاءِ قَالَهُ أَنَسٌ وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَهْدَى مَلِكٌ آيَلَةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۳۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ وَبْنَ الْحَارِثِ قَالَا مَاتَرَكَ النَّبِيُّ

آپ نے بطور صدقہ کے چھوڑا تھا۔

۱۳۸۔ محمد بن ثنیٰ، یحییٰ بن سعید، سفیان، ابوالحسن، براء سے روایت کرتے ہیں ان سے ایک شخص نے کہا اے ابو عمارہ کیا تم لوگ حنین کے دن بھاگ گئے تھے؟ انہوں نے کہا نہیں خدا کی قسم رسول اکرم ﷺ نے پیٹھ نہیں پھیری، بلکہ جلد باز لوگ بھاگ گئے تھے، کیوں کہ (قبیلہ) ہوازن (کے لوگوں) نے انہیں تیروں پر رکھ لیا تھا اور رسول اللہ ﷺ اپنے ایک سپید خنجر پر سوار تھے، اور ابوسفیان بن حارث اس کی لگام پکڑے ہوئے تھے اور آپ یہ فرماتے جاتے تھے انا النبی لا کذب، انا ابن عبدالمطلب۔

باب ۱۰۶۔ عورتوں کے جہاد کا بیان۔

۱۳۹۔ محمد بن کثیر، سفیان، معاویہ بن الحنفیہ، عائشہ بنت طلحہ، ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے جہاد کی اجازت طلب کی، تو آپ نے فرمایا کہ تم لوگوں کا جہاد توجہ ہے، اور عبد اللہ بن ولید نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا، پھر انہوں نے معاویہ سے اس کو بیان کیا۔

۱۴۰۔ قبیسہ، سفیان اور حبیب بن ابی عمرہ، عائشہ بنت طلحہ، عائشہ ام المومنین، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ سے آپ کی بیویوں نے جہاد کی اجازت طلب کی، تو آپ نے فرمایا کہ (تمہارا) عمدہ جہاد حج ہے۔

باب ۱۰۷۔ دریا میں سوار ہو کر عورتوں کے جہاد کرنے کا بیان: ۱۴۱۔ عبد اللہ بن محمد، معاویہ بن عمرو، ابوالحسن، عبد اللہ بن عبد الرحمن سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ بنت ملحان کے پاس تشریف لے گئے، اور ان کے ہاں تکیہ لگا کے لیٹ گئے، اور (سو گئے) پھر (جب بیدار ہوئے تو) بنیے، بنت ملحان نے کہا کہ یا رسول اللہ! آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسَلَاحَهُ وَأَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةً.

۱۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا عَمَارَةَ وَلَيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ وَلَّى سُرْعَانَ النَّاسِ فَلَقِيَهُمْ هَوَارِئُ بِالْبَيْتِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ اخَذَ يَلْحَمِيهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ.

۱۰۶ بَابُ جِهَادِ النِّسَاءِ.

۱۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ جِهَادُكُمْ الْحَجُّ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُعَاوِيَةَ هَذَا.

۱۴۰۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بِهَذَا وَعَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهُ نِسَاءَهُ عَنِ الْجِهَادِ فَقَالَ نَعَمْ الْجِهَادُ الْحَجُّ.

۱۰۷ بَابُ غَزْوِ الْمَرْأَةِ فِي الْبَحْرِ.

۱۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَةِ مِلْحَانَ فَاتَّكَمَاءَ عِنْدَهَا ثُمَّ

فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ میری امت کے کچھ لوگ خدا کی راہ میں (جہاد کرنے کیلئے) اس دریا میں سوار ہو گئے، ان کی حالت مثل تحت نشین بادشاہوں کے ہو گئی، بنت ملحان نے کہا یا رسول اللہ! اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے ان لوگوں میں سے کر دے، آپ نے فرمایا اے اللہ بنت ملحان کو انہیں میں سے کر دے، آپ نے پھر ایک نیند لی اور مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے، تو بنت ملحان نے آپ سے پھر وہی عرض کیا، آپ نے ان سے پھر ویسا ہی فرمایا، بنت ملحان نے کہا اللہ سے دعا کیجئے، مجھے انہیں لوگوں میں سے کر دے، آپ نے فرمایا تم پہلے لوگوں میں سے ہو، پچھلے لوگوں میں سے نہیں ہو، عبدالرحمن کہتے ہیں، انس کہتے تھے، پھر بنت ملحان نے عبادہ بن صامت سے نکاح کر لیا، پھر وہ معاویہ کی بی بی یعنی بنت قریظہ کے ہمراہ دریا میں سوار ہوئیں، جب لوٹ کر اپنی سواری پر بیٹھنے لگیں، تو اس سے گر پڑیں اور اس سے کچل کر مر گئیں۔

باب ۱۰۸۔ بعض بیویوں کو چھوڑ کر بعض کو اپنے ساتھ جہاد میں لے جانے کا بیان۔

۱۳۲۔ حجاج بن منہال، عبد اللہ بن عمر نمیری، یونس، زہری، عروہ بن زبیر و سعید بن مسیب، و علقمہ بن وقاص و عبید اللہ بن عبد اللہ ان چاروں حضرات نے مجھ سے حضرت عائشہ کی حدیث تھوڑی تھوڑی بیان کی کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر میں جانے کا ارادہ فرماتے، تو اپنی بیبیوں کے درمیان قرعہ ڈالتے تھے، جس کے نام کا قرعہ نکل آتا، اسی کو اپنے ہمراہ لے جاتے تھے، (اسی دستور کے موافق) ایک جہاد میں ہمارے درمیان قرعہ ڈالا، تو اس میں میرا نام نکلا، پس میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ گئی، (اور یہ واقعہ) نزول حجاب کے بعد کا ہے۔

باب ۱۰۹۔ عورتوں کا مردوں کے ساتھ مل کر لڑنے کا بیان۔
۱۳۳۔ ابو معمر، عبدالوارث، عبدالعزیز، حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ جب احد کے دن لوگ رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کے

صَحِّحَكَ فَقَالَتْ لِمَ تَضَحُّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ نَاسٌ مِّنْ أُمَّتِي يَرَكِبُونَ الْبَحْرَ الْأَخْضَرَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِثْلَهُمْ مِثْلُ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِيرَةِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا مِنْهُمْ ثُمَّ عَادَ فَضَحِكَ فَقَالَتْ لَهُ مِثْلُ أَوْيَمٍ ذَلِكَ فَقَالَ لَهَا مِثْلُ ذَلِكَ فَقَالَتْ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَلَسْتَ مِنَ الْآخِرِينَ قَالَ أَنَسٌ فَتَزَوَّجَتْ عُبَادَةَ بْنَ صَامِتٍ فَرَكِبَتْ الْبَحْرَ مَعَ بِنْتِ قَرِظَةَ فَلَمَّا فَقَلَّتْ رَكِبَتْ ذَاتِبَتَا فَرَقَصَتْ بِهَا فَسَقَطَتْ عَنْهَا فَمَاتَتْ .

۱۰۸ باب حَمْلِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ فِي الْغَزْوِ دُونَ بَعْضِ نِسَائِهِ.

۱۴۲۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ النَّمِيرِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ ابْنَ وَقَاصٍ وَعُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ كُلُّ حَدِيثِي طَائِفَةٌ مِّنَ الْحَدِيثِ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَفْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيُّتُهُنَّ يَخْرُجُ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةِ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيهَا سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ .

۱۰۹ باب غَزْوِ النِّسَاءِ وَقِتَالِهِنَّ مَعَ الرِّجَالِ.
۱۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ

ہٹ گئے، تو میں نے عائشہ بنت ابی بکر اور ام سلیم کو دیکھا کہ یہ دونوں اپنے دامن اٹھائے ہوئے تھیں، میں ان کے پیروں کی جھانکھن دیکھ رہا تھا، پانی کی مشکیں اپنی پیٹھ پر لادے ہوئے لاتی تھیں، پیاسے لوگوں کے منہ میں ڈال دیتی تھیں، پھر لوٹ جاتی تھیں، اور ان کو بھرتی تھیں، پھر آتی تھیں اور ان کو پیاسے لوگوں کے منہ میں ڈالتی تھیں۔

باب ۱۱۰۔ جہاد میں عورتوں کا مردوں کے پاس مشکیں بھر بھر کر لیجانے کا بیان۔

۱۴۴۔ عبداللہ، یونس، ابن شہاب، ثعلبہ بن ابی مالک سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب نے مدینہ کی عورتوں کو کچھ چادریں تقسیم کی تھیں، تو ایک نہایت عمدہ چادر بچ گئی، پاس بیٹھنے والوں میں سے کسی نے کہا، کہ امیر المؤمنین یہ چادر آپ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی، یعنی نواسی کو جو آپ کے نکاح میں ہیں دے دیجئے (ان کی مراد تھی) ام کلثوم بنت علی عمر نے فرمایا، ام سلیط اس کی زیادہ مستحق ہیں، اور ام سلیط انصاری خواتین میں سے تھیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی، عمر نے کہا وہ احد کے دن ہمارے لئے مشکیں بھر بھر کے لاتی تھیں، ابو عبد اللہ کہتے ہیں کہ ”تزر“ کے معنی ”تخبط“ یعنی سیتی ہے۔

باب ۱۱۱۔ میدان جہاد میں عورتوں کا زخمیوں کی مرہم پٹی کرنے کا بیان۔

۱۴۵۔ علی بن عبد اللہ، بشر بن مفضل، خالد بن ذکوان، ربیع بنت معوذ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم جہاد میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جاتی تھیں، اور پانی پلاتی تھیں، اور زخمیوں کا علاج کرتی تھیں، اور زخمیوں اور مقتول لوگوں کو اٹھا کے مدینہ لاتی تھیں۔

باب ۱۱۲۔ میدان جنگ میں عورتوں کا زخمیوں اور مقتولوں کو اٹھالے جانے کا بیان۔

أُحْدِ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ وَامَّ سُلَيْمٍ وَانْهَمَا لِمُسْمِرَتَانِ أَرَى خَدَمَ سَوْقَهُمَا تَنْقُطَانِ الْقِرْبَ وَقَالَ غَيْرُهُ تَنْقُطَانِ الْقِرْبَ عَلَى مُتُونِهِمَا ثُمَّ تَفَرَّغَا نَهَا فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرَجَّعَا فَتَمَلَّا نَهَا ثُمَّ تَحَيَّيَا فَتَفَرَّغَا فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ .

۱۱۰ باب حَمَلِ النِّسَاءِ الْقِرْبَ إِلَى النَّاسِ فِي الْغَزْوِ .

۱۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَسَمَ مَرُوطًا بَيْنَ نِسَاءٍ مِنْ نِسَاءِ الْمَدِينَةِ فَبَقِيَ مِرْطٌ حَيْدٌ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَعْطِ هَذَا ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي عِنْدَكَ يُرِيدُونَ أُمَّ كَلْثُومَ بِنْتَ عَلِيٍّ فَقَالَ عُمَرُ أُمَّ سُلَيْطٍ أَحَقُّ وَأُمَّ سُلَيْطٍ مِنْ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ فَإِنَّهَا كَانَتْ تَزْفِرُنَا الْقِرْبَ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ تَزْفِرُ تَحِيْطُ .

۱۱۱ باب مُدَاوَاةِ النِّسَاءِ الْجَرْحَى فِي الْغَزْوِ .

۱۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ الرَّبِيعِ بِنْتُ مُعَوِذٍ قَالَتْ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْقِي وَنَدَاوِي الْجَرْحَى وَنَرْدُ الْقَتْلَى إِلَى الْمَدِينَةِ .

۱۱۲ باب رَدِّ النِّسَاءِ الْجَرْحَى وَالْقَتْلَى .

۱۴۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مَعُوذٍ قَالَتْ كُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْسَقَى الْقَوْمُ وَنَحْنُ مَعَهُمْ وَنَزِدُ الْجَرْحَى وَالْقَتْلَى إِلَى الْمَدِينَةِ.

۱۱۳۔ بَابُ نَزْعِ السَّهْمِ مِنَ الْبَدَنِ.

۱۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو آسَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ رُمِيَ أَبُو عَامِرٍ فِي رُكْبَتِهِ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ قَالَ انْزِعْ هَذَا السَّهْمَ فَتَزَعْتُهُ فَتَزَامِنَهُ الْمَاءُ فَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبِيدِ أَبِي عَامِرٍ.

۱۱۴۔ بَابُ الْجِرَاسَةِ فِي الْغَزْوِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

۱۴۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَسْهَرٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَبِيعَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْرَ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ قَالَ لَيْتَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِي صَالِحًا يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقَالَ أَنَا سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ جِئْتُ لِأَحْرُسَكَ وَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۴۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَسَّ عَبْدُ الدِّينَارِ وَالذِّرْهَمِ وَالْقَطِيفَةِ وَالْخَمِصَةِ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ

۱۴۶۔ مسدد، بشر بن مفضل، خالد بن ذکوان، ربیع بنت معوذ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جہاد میں جاتے تھے اور لوگوں کو پانی پلاتے تھے اور ان کی خدمت کرتے تھے اور زخمیوں اور مقتولوں کو مدینہ میں واپس لاتے تھے۔

باب ۱۱۳۔ بدن سے تیر نکالنے کا بیان۔

۱۴۷۔ محمد بن علاء، ابواسامہ، برید بن عبد اللہ، حضرت ابو موسیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ ابو عامر کے گھٹنے میں تیر لگا تو میں ان کے پاس گیا، انہوں نے مجھ سے کہا اس تیر کو نکال لو، میں نے نکال لیا، تو اس سے پانی بہنے لگا، میں رسول اللہ کے پاس گیا اور آپ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا اے اللہ عبید یعنی ابو عامر کو بخشدے۔

باب ۱۱۴۔ میدان جہاد میں نگرانی کرنے کا بیان۔

۱۴۸۔ اسماعیل بن خلیل، علی بن مسہر، یحییٰ بن سعید، عبد اللہ بن ربیعہ بن عامر، حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کسی سفر میں ایک رات کو سوئے نہ تھے جب مدینہ پہنچے تو نیند غالب تھی آپ نے فرمایا کہ کاش میرے اصحاب میں کوئی نیک مرد آج کی شب میری پاسبانی کرتا (۱) یکایک ہم نے ہتھیار کی آواز سنی، فرمایا یہ کون ہے اس نے جواب دیا سعد بن ابی وقاص ہیں اس لئے آیا ہوں کہ حضور کی پاسبانی کروں اس کے بعد آنحضرت سو رہے۔

۱۴۹۔ یحییٰ بن یوسف، ابو بکر، ابو حصین، ابو صالح، ابو ہریرہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا دینار اور درہم کا بندہ اور قطیفہ اور خمیسہ کا بندہ ہلاک ہو جائے (یہ دونوں چادریں ہیں) اسے اگر دیا جائے تو مسرور ہوتا ہے اور اگر نہ دیا جائے تو ناخوش ہو جاتا ہے ہلاک ہو جائے اور سرنگوں ہو جائے، جب اس کو کانٹا چبھے تو نہ

(۱) جب یہ آیت نازل ہوئی ”والله يعصمك من الناس“ تو اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پہرہ ختم کر دیا۔

نکلے، خوشخبری ہے، اس بندے کے لئے جو اپنے گھوڑے کی لگام اللہ کی راہ میں پکڑے ہوئے ہو، اس کے سر کے بال پر اگندہ اور پاؤں گرد آلود ہوں، اگر وہ امام کی جانب سے پاسبانی پر مقرر ہو، تو حفاظت میں پوری تہدہ ہی سے لگا رہے، اور اگر فوج کے پیچھے حفاظت کے لئے لگا دیا جائے، تو لشکر کے پیچھے لگا رہے، اگر اندر آنے کی اجازت چاہے، تو اجازت نہ ملے اور اگر وہ کسی کی سفارش کرے، تو اس کی سفارش نہ مانی جائے، ابو عبد اللہ نے کہا کہ اسرائیل اور محمد بن جواد نے ابو حصین سے اس کو مرفوعاً روایت نہیں کیا، اور کہا کہ تمہارے معنی ہیں کہ اللہ نے ان کو ہلاک کر دیا، طوبی فعلی کے وزن پر ہے یعنی ہر پاکیزہ چیز اس کی اصل یاہ ہے جو وہ اسے بدل گئی اور یہ یطیب سے مشتق ہے۔

باب ۱۱۵۔ میدان جہاد میں خدمت کی فضیلت کا بیان۔

۱۵۰۔ محمد بن عمرہ، شعبہ، یونس بن عبید، ثابت بنانی، حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں جریر بن عبد اللہ کے ہمراہ تھا، تو وہ میری خدمت کر دیا کرتے تھے، حالانکہ وہ انس سے عمر میں زیادہ تھے، جریر کہتے تھے کہ میں نے انصار کو ایک ایسا کام (یعنی رسول اللہ ﷺ کی خدمت) کرتے دیکھا ہے کہ ان میں سے کسی کو میں پاتا ہوں، تو اس کی خدمت کرتا ہوں۔

۱۵۱۔ عبد العزیز بن عبد اللہ، محمد بن جعفر، عمرو بن ابی عمرو (مطلب بن خطاب کے آزاد کردہ غلام) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے انس بن مالک کو کہتے ہوئے سنا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ آپ کی خدمت کرنے کیلئے خیبر گیا، جب آپ خیبر سے لوٹنے لگے، اور آپ کو احد (پہاڑ) دکھائی دیا، تو آپ نے فرمایا یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں، پھر آپ نے مدینہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اے اللہ میں اس کے دونوں سنگتانوں کے درمیانی مقام کو حرم بناتا ہوں، جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم بنایا، اے اللہ ہمارے لئے ہمارے صاع اور مد (غلہ اور چھوہارے) ناپنے کے دوپیمانے تھے) میں برکت عنایت کر۔

۱۵۲۔ سلیمان بن داؤد، ابو الریح، اسمعیل بن زکریا، عاصم، مورق عجمی، انس سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ تو ہم میں سب سے زیادہ سایہ اس شخص پر

يَرْضُ تَعَسَ وَانْتَكَسَ وَإِذَا شَيْكَ فَلَا انْتَقَشَ طُوبَى لِعَبْدٍ اخِذَ بَعَنَانَ قَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَشَعَتْ رَأْسُهُ مُغْبِرَةً قَدَمَاهُ إِنْ كَانَ فِي الْحَرَّاسَةِ كَانَ فِي الْحَرَّاسَةِ وَإِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ إِنْ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنَ لَهُ وَإِنْ شَفَعَ لَمْ يَشْفَعْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ لَمْ يَرْفَعَهُ إِسْرَائِيلُ وَمُحَمَّدُ بْنُ حُجَّادَةَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ وَقَالَ تَعَسَا كَأَنَّهُ يَقُولُ فَاتَّعَسَهُمُ اللَّهُ حَبِيَهُمْ طُوبَى فَعَلَى مِنْ كُلِّ شَيْءٍ طَيِّبٍ وَهِيَ بَاءٌ حَوَّلَتْ إِلَى الْوَاوِ وَهِيَ مِنْ يَطِيبُ.

۱۱۵ باب فضْلِ الْخِدْمَةِ فِي الْجَزْوِ.

۱۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرُورَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَنِي مَالِكٍ قَالَ صَحِبْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَكَانَ يَخْدُمُنِي وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْ أَنَسٍ قَالَ جَرِيرٌ إِنِّي رَأَيْتُ الْأَنْصَارَ يَصْنَعُونَ شَيْئًا لَا أَحَدٌ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا أَكْرَمْتُهُ.

۱۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْظَلٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ أَخْدِمُهُ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاجِعًا وَبَدَّاهُ أَحَدٌ قَالَ هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ ثُمَّ أَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَحْرَمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا كَتَحْرِيمِ إِبْرَاهِيمَ مَكَّةَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمَدِينَا.

۱۵۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ زَكْرِيَاءَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ مَوْرِقِ الْعَجَلِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

تھا جو اپنی چادر سے سایہ کئے ہوئے تھا (بعض آدمی سورج سے اپنے ہاتھوں کی آڑ کر لیتے تھے) بعض آدمیوں کا روزہ تھا، بعض کا نہ تھا جنہوں نے روزہ رکھا تھا، انہوں نے کچھ کام نہیں کیا، اور جن لوگوں نے روزہ نہیں رکھا تھا، انہوں نے اونٹوں کو اٹھایا، اور ان پر پانی بھر بھر کے لائے، غرض ہر طرح کی خدمت کی اور کام کیا، آپ نے فرمایا کہ آج تو روزہ نہ رکھنے والے (سب) ثواب (لوٹ) لے گئے (۱)۔

باب ۱۱۶۔ سفر میں اپنے ساتھی کا سامان اٹھانے کی برتری کا بیان۔

۱۵۳۔ اسحق بن نصر، عبدالرزاق، معمر، ہمام، حضرت ابو ہریرہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا، انسان کے ہر جوڑ پر ایک صدقہ روزانہ واجب ہوتا ہے، کوئی شخص کسی کی سواری میں مدد کرے، اس کو اس پر چڑھائے، یا اس کا اسباب اس پر رکھوا دے، تو یہ بھی صدقہ ہے، اور کسی سے اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے، اور ہر قدم جو نماز کے لئے بڑھے، وہ بھی صدقہ ہے، اور کسی مسافر کو راستہ بتانا یہ سب صدقہ کی قسمیں ہیں۔

باب ۱۱۷۔ اللہ کی راہ میں ایک دن نگرانی کرنیکی فضیلت کا بیان، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، اے مسلمانو! صبر کرو اور دوسروں کو صبر کی تلقین کرو اور نگہداشت کرو، ربط کے معنی نگرانی و نگہداشت کرنا۔

۱۵۴۔ عبد اللہ بن مزیر، ابو النصر، عبدالرحمن بن عبد اللہ بن دینار، ابو حازم، سہل بن سعد ساعدی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، خدا کی راہ میں ایک دن (بھی) پاسبانی کرنا تمام دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے، اور جنت میں تمہارا (چھوٹے سے چھوٹا) مقام جو بقدر ایک کوڑے کے ہو، وہ تمام دنیا و مافیہا سے بہتر ہے، اور صبح و شام کے وقت جو بندہ خدا کی راہ میں چلتا ہے، وہ تمام دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ نَاطِلًا الَّذِي يُسْتَظِلُّ بِكَسَائِهِ وَأَمَّا الَّذِينَ صَامُوا فَلَمْ يَعْمَلُوا شَيْئًا وَأَمَّا الَّذِينَ أَفْطَرُوا فَبِعَثُوا الرِّكَابَ وَامْتَنَهُنَا وَعَا لَحُجُوا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُفْطَرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ.

۱۱۶ باب فَضْلِ مَنْ حَمَلَ مَتَاعَ صَاحِبِهِ فِي السَّفَرِ.

۱۵۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ سُلَامَى عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلُّ يَوْمٍ يُعِينُ الرَّجُلَ فِي دَأْيِهِ يُحَامِلُهُ عَلَيْهَا أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ وَكُلُّ خُطْوَةٍ يَمْشِيهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ وَدَلَّ الطَّرِيقَ صَدَقَةٌ.

۱۱۷ باب فَضْلِ رِبَاطٍ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا إِلَى الْآخِرِ الْآيَةِ.

۱۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ أَبَا النَّصْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطٌ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَمَوْضِعُ سَوْطٍ أَحَدٍ كُمْ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَالرَّوْحَةُ يَرْوُحُهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ الْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا.

(۱) روزہ نہ رکھنے والے اپنے عمل کا ثواب بھی حاصل کرنے والے بن گئے اور روزہ داروں کی خدمت کی بناء پر ان کا ثواب بھی حاصل کر گئے۔ اگرچہ روزہ داروں کو بھی ان کے روزہ کا ثواب ملا۔

۱۱۸ باب مَنْ غَزَا بِصَبِيٍّ لِلْخِدْمَةِ.

باب ۱۱۸۔ بچے کو میدان جنگ میں خدمت کیلئے لے جانے کا بیان۔

۱۵۵۔ قتیبہ، یعقوب، عمرو، انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو طلحہ سے فرمایا کہ کوئی لڑکا تم اپنے لڑکوں میں سے تلاش کر دو جو میرا کام کر دیا کرے تاکہ میں خیر جاؤں پس مجھے ابو طلحہ اپنے ہمراہ سوار کر کے لے گئے میں قریب البلوغ تھا رسول اللہ ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا جب آپ فروکش ہوتے تھے میں اکثر آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنتا تھا اللھم انی اعوذ بک من الھم و الحزن (ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں غم و رنج سے اور عاجزی اور سستی سے اور بخل سے اور نامردی سے اور قرض کے بار سے اور لوگوں کے غلبہ سے) بعد اس کے ہم خیر گئے تو جب اللہ نے (خیر کا) قلعہ آپ کے لئے فتح کر دیا تو آپ سے صفیہ بنت حنی کے جمال کا ذکر کیا گیا ان کا شوہر اسی لڑائی میں مقتول ہو چکا تھا اور وہ نئی دلہن تھیں لہذا انہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنے لئے خاص کر لیا اور ان کو اپنے ہمراہ لے چلے یہاں تک کہ جب ہم لوگ مقام سدا الصہباء تک پہنچے اور وہ (حیض سے) طاہر ہوئیں تو آپ نے ان سے زفاف کیا بعد اس کے آپ نے ایک چڑے کے چھوٹے سے دسٹر خوان میں حیس بنویا اور مجھ سے فرمایا جس قدر لوگ تمہارے آس پاس ہیں سب کو بلاو بس حضرت صفیہ کا یہی ولیمہ تھا اس کے بعد ہم مدینہ کو چلے حضرت انس کہتے ہیں پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ صفیہ کو اپنی عیاذ ہائے ہوئے تھے (جب کبھی اترنے چڑھنے کی ضرورت ہو جاتی تھی تو) آپ اپنے اونٹ کے پاس بیٹھ جاتے تھے اور اپنا گھنٹارہ دیتے تھے صفیہ اپنے پیر آپ کے گھٹنے پر رکھ کر سوار ہو جاتی تھیں پھر ہم چلے یہاں تک کہ جب ہم مدینہ کے قریب پہنچے تو آپ نے احد کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں پھر آپ نے مدینہ کی طرف نظر کی اور فرمایا کہ اے اللہ میں اس کے دونوں سنگستانوں کے درمیانی مقام کو حرم قرار دیتا ہوں جس طرح ابراہیم نے مکہ کو حرم قرار دیا اے اللہ مدینہ والوں کے لئے مد میں اور صاع میں برکت دے۔

۱۵۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ عَمْرِو عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي طَلْحَةَ التَّمِمْ غَلَامًا مِّنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي حَتَّى أَخْرَجَ إِلَى خَيْبَرَ فَخَرَجَ بِي أَبُو طَلْحَةَ مُرْدِفِي وَأَنَا غَلَامٌ رَاهِقٌ الْحُلَمُ فَكُنْتُ أَخْدِمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ كَثِيرًا يَقُولُ ااَللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الھَمِّ وَالْحُزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْحُبْنِ وَضَلَعِ الدِّينِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ ثُمَّ قَدِمْنَا خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْحِصْنَ ذُكِرَ لَهُ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُنَيٍّ ابْنِ أَخْطَبٍ وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ غُرُوسًا فَاصْطَفَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فَخَرَجَ بِهَا حَتَّى بَلَغْنَا سَدَ الصَّهْبَاءِ حَلَّتْ قُبْنِي بِهَا ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطْعٍ صَغِيرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْنُ مَنْ حَوْلَكَ فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيمَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَفِيَّةَ ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَوِّي لَهَا وَرَاءَهُ بَعَائِيَهُ ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيرِهِ فَيَضَعُ رُكْبَتَهُ فَتَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلَى رُكْبَتِهِ حَتَّى تَرْكَبَ فَيَسْرُنَا حَتَّى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ نَظَرَ إِلَى أَحَدٍ فَقَالَ هَذَا جَبَلٌ يُجْبِنُنَا وَنُحِبُّهُ ثُمَّ نَظَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ ااَللَّهُمَّ إِنِّي أَحْرَمُ مَا بَيْنَ لَا بَيْتَهَا بِمِثْلِ مَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمَ مَكَّةَ ااَللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مُدَّتِهِمْ وَصَاعِهِمْ.

۱۱۹ باب رُكُوبُ الْبَحْرِ.

۱۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي أُمُّ حَرَامٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمًا فِي بَيْتِهَا فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يُضْحِكُكَ قَالَ عَجِبْتُ مِنْ قَوْمٍ مِنْ أُمَّتِي يَرْكَبُونَ الْبَحْرَ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِيرَةِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ أَنْتِ مَعَهُمْ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَيَقُولُ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَتَزُوجَ بِهَا عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَخَرَجَ بِهَا إِلَى الْغَزْوِ فَلَمَّا رَجَعَتْ قَرِبتْ ذَاتَ بَنَاتٍ لَتَرْكَبَهَا فَوَقَعَتْ فَأَنْدَقَتْ عُنُقَهَا.

۱۲۰ باب مَنِ اسْتَعَانَ بِالضُّعَفَاءِ وَالصَّالِحِينَ فِي الْحَرْبِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سُفْيَانَ قَالَ لِي قَيْصَرُ سَأَلْتُكَ أَشْرَافَ النَّاسِ اتَّبَعُوهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ فَزَعَمْتُ ضُعَفَاءُ هُمْ وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ.

۱۵۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَأَى سَعْدٌ أَنَّ لَهُ فَضْلًا عَلَى مَنْ دُونَهُ

باب ۱۱۹۔ دریا میں سواری کرنے کا بیان۔

۱۵۶۔ ابو النعمان، حماد بن زید، یحییٰ، محمد بن یحییٰ بن حبان، انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے ام حرام نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن میرے گھر قیلولہ فرمایا، پھر آپ ہنستے ہوئے بیدار ہوئے، تو ام حرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ کیوں ہنس رہے ہیں، فرمایا میں اپنی امت کے ایک گروہ کو خواب میں دیکھنے سے خوش ہوا (۱) وہ دریا پر اس طرح سوار ہوں گے جیسے تخت نشین بادشاہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان میں کر دے، آپ نے فرمایا تم انہیں میں سے ہو، اس کے بعد آپ سو رہے، پھر ہنستے ہوئے بیدار ہوئے، اور اسی طرح دو مرتبہ یا تین مرتبہ فرمایا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان میں سے کر دے، آپ نے فرمایا تم اگلوں میں سے ہو، چنانچہ ام حرام کے ساتھ عبادہ بن صامت نے نکاح کیا، اور ان کو جہاد میں لے گئے، پھر جب وہ لوٹیں، تو سواری ان کے قریب لائی گئی، تاکہ وہ اس پر سوار ہو جائیں، مگر وہ گر پڑیں، اور ان کی گردن کچلی گئی۔

باب ۱۲۰۔ جنگ میں نیکوں اور کمزوروں کے ذریعہ مدد چاہنے کا بیان۔ حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ مجھ سے ابوسفیان نے بیان کیا، وہ کہتے تھے، کہ مجھ سے قیصر نے کہا کہ میں نے تم سے پوچھا تھا کہ امیر لوگوں نے محمد کی پیروی کی ہے یا غریبوں نے، تم نے بتایا غریبوں نے، اور یہی غریب لوگ رسولوں کے پیروہوتے ہیں۔

۱۵۷۔ سلیمان بن حرب، محمد بن طلحہ، طلحہ، مصعب بن سعد سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ سعد بن ابی وقاص کے دل میں خیال آیا کہ ان کو ان کے ماتحت لوگوں پر (کسب معاش میں

(۱) اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس واقعہ جہاد کی طرف اشارہ فرمایا ہے یہ غزوہ حضرت عثمان غنیؓ کے زمانہ خلافت میں حضرت معاویہؓ کی سرکردی میں پیش آیا۔ حضرت معاویہؓ نے جہاد کیلئے بحری سفر اختیار کرنے اور بحر میں جہاد کرنے کیلئے اولاً حضرت عمرؓ سے اجازت مانگی، مگر حضرت عمرؓ نے اجازت نہیں دی، پھر حضرت عثمان غنیؓ سے اجازت مانگتے رہے، بالآخر حضرت عثمان غنیؓ نے انہیں اسکی اجازت مرحمت فرمادی۔

ان سے زیادہ کوشش کرنے کی وجہ سے) فضیلت حاصل ہے، تو آپ نے فرمایا کہ تم کو کمزور لوگوں کی وجہ سے مدد دی جاتی ہے، اور رزق دیا جاتا ہے۔

۱۵۸۔ عبد اللہ بن محمد، سفیان، عمرو، جابر، ابو سعید خدری، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ جہاد کریں گے، تو یہ کہا جائیگا کہ کیا تم میں کوئی شخص ایسا ہے، جو رسول اللہ کی صحبت سے فیضیاب ہوا ہو، جواب دیا جائے گا، ہاں، ان کے ذریعہ دعا مانگی جائے گی اور اس کی فتح ہو جائے گی، پھر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ کہیں گے کہ کیا تم میں کوئی ایسا ہے جس نے رسول اللہ کے صحابہ کی صحبت اٹھائی ہو، جواب دیا جائیگا ہاں! پس اس کے ذریعہ سے دعا مانگی جائے گی، اور فتح ہو جائے گی، پھر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ تم سے پوچھا جائیگا کہ کیا تمہاری جماعت میں کوئی ایسا ہے، جس نے رسول اللہ کے اصحاب کی صحبت والوں کی صحبت سے فائدہ اٹھایا ہو، جو ابدا جائیگا ہاں! موجود ہیں اس وقت اس کے ذریعہ سے دعا مانگی جائیگی، اور تم کو فتح ہو جائے گی۔

باب ۱۲۱۔ یہ نہ کہا جائے کہ فلاں شخص شہید ہے، (۱) حضرت ابو ہریرہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ اس شخص سے خوب واقف ہے، جو اس کی راہ میں جہاد کرتا ہے، اللہ اس شخص سے خوب واقف ہے، جو اس کی راہ میں زخمی ہوتا ہے۔

۱۵۹۔ قتیبہ، یعقوب بن عبد الرحمن، ابو حازم، سہیل بن سعد ساعدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مشرکوں سے مقابلہ ہوا، اور دونوں فریق نے باہم جنگ کی، آخر رسول اللہ اپنے لشکر میں لوٹ کر آئے، اور وہ اپنے لشکر میں لوٹ گئے، رسول اللہ کے اصحاب میں ایک شخص تھا، جو کافروں کا کوئی بھاگتا ہوا آدمی بھی نہ چھوڑتا تھا، اس کے تعاقب میں دوڑتا اور اسے اپنی تلوار سے مار ڈالتا، سہل نے کہا کہ آج ہماری طرف سے کوئی شخص ایسا نہیں لڑا جیسا فلاں شخص لڑا، رسول

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَنْصُرُونُ وَتُرْزَقُونَ إِلَّا بِضَعْفَائِكُمْ.

۱۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو سَمِعَ جَابِرًا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي زَمَانٌ يَغْزُو فِتَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيَقَالُ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقَالُ نَعَمْ فَيُفْتَحَ عَلَيْهِ ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ فَيَقَالُ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقَالُ نَعَمْ فَيُفْتَحَ ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ فَيَقَالُ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ صَاحِبَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقَالُ نَعَمْ فَيُفْتَحَ.

۱۲۱ باب لَا يَقُولُ فَلَانٌ شَهِيدٌ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِهِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكَلِّمُ فِي سَبِيلِهِ

۱۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّقَى هُوَ وَالْمُشْرِكُونَ فَاقْتُلُوا فَلَمَّا مَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَسْكَرِهِ وَمَالَ الْآخِرُونَ إِلَى عَسْكَرِهِمْ وَفِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱) اس ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ آخرت کے اعتبار سے یقینی طور پر کسی کے بارے میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ یقیناً شہید ہے، نامعلوم اسکی نیت کیا تھی؟ ہاں البتہ دنیوی احکام یعنی غسل، کفن، دفن وغیرہ میں ظاہر کا اعتبار ہوگا اور شہید کے احکام اس پر جاری ہوں گے۔

اللہ نے فرمایا کہ آگاہ ہو وہ دوزخیوں میں سے ہے، حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا، میں اس کے ساتھ رہوں گا، دیکھوں گا، اس کا انجام کیا ہوتا ہے، چنانچہ وہ اس کے ساتھ رہا، جہاں کہیں وہ کھڑا ہوا وہیں یہ بھی کھڑا ہوا، اور جب وہ دوڑا، تو یہ بھی اس کے ساتھ دوڑا، سہل کہتے ہیں، پھر وہ شخص سخت زخمی ہو گیا، تو اس نے مرنے میں جلدی کی، اپنی تلوار کا قبضہ زمین پر اور اس کی نوک اپنے دونوں پستانوں کے بیچ میں رکھ کر تلوار پر جھک پڑا اور اپنے آپ کو قتل کر ڈالا، پھر وہ دوسرا آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا، کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ خدا کے رسول ہیں، حضرت نے فرمایا، کیا ہوا، اس نے عرض کیا، کہ جس کی نسبت آپ نے ابھی فرمایا تھا، کہ یہ دوزخیوں میں سے ہے، اور لوگوں نے اس کو بہت سخت سمجھا تھا، تو میں نے کہا تھا، کہ میں تمہیں اطمینان کرائے دیتا ہوں، چنانچہ میں اس کی نگرانی کیلئے چلا، بالآخر وہ شخص سخت زخمی ہو گیا، اور اس نے مرنے میں عجلت کر کے اپنی تلوار کا قبضہ زمین پر اور اس کی باڑھ اپنے دونوں پستانوں کے درمیان رکھ کر اپنی تلوار پر جھک پڑا اور اپنے آپ کو قتل کر ڈالا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک آدمی لوگوں کے ظاہر میں اہل جنت کے کام کرتا ہے، حالانکہ وہ آخر کار دوزخ والوں میں ہوتا ہے، اور ایک آدمی لوگوں کے ظاہر میں دوزخ والوں کے کام کرتا ہے، حالانکہ وہ آخر کار جنت والوں میں سے ہوتا ہے۔

باب ۱۲۲۔ تیر اندازی کا شوق دلانے کا بیان، اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ ان کے لئے جس قدر قوت اور گھوڑے تمہارے لئے ممکن ہوں، اس سے تم اللہ تعالیٰ کے دشمن اور اپنے دشمنوں کو ذراؤ گے۔

۱۶۰۔ عبد اللہ بن مسلمہ، حاتم بن اسمعیل، یزید بن ابوعبید، سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (قبیلہ) اسلم کے کچھ لوگوں کی طرف سے گزرے، وہ تیر اندازی کی مشق کر رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، اے اولاد اسمعیل (علیہ السلام) تیر اندازی

رَجُلٌ لَا يَدْعُ لَهُمْ شَادَّةً وَلَا فَاذَةً إِلَّا اتَّبَعَهَا يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهِ فَقَالَ مَا أَجْزَأُ مِنَّا الْيَوْمَ أَحَدٌ كَمَا أَجْزَأُ فُلَانٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا صَاحِبُهُ قَالَ فَخَرَجَ مَعَهُ كُلُّهَا إِذَا وَقَفَ وَقَفَ مَعَهُ وَإِذَا أَسْرَعَ أَسْرَعَ مَعَهُ قَالَ فَخَرَجَ الرَّجُلُ جَرَحًا شَدِيدًا فَاسْتَعَجَلَ الْمَوْتُ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ وَدُبَابَهُ بَيْنَ تَدْيِيهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَخَرَجَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ الرَّجُلُ الَّذِي ذَكَرْتُ إِنَّمَا أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَعْظَمَ النَّاسُ ذَلِكَ فَقُلْتُ أَنَا لَكُمْ بِهِ فَخَرَجْتُ فِي طَلَبِهِ ثُمَّ جَرَحَ جَرَحًا شَدِيدًا فَاسْتَعَجَلَ الْمَوْتُ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ فِي الْأَرْضِ وَدُبَابَهُ بَيْنَ تَدْيِيهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِنْدَ ذَلِكَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْحَنَّةِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْحَنَّةِ.

۱۲۲۔ باب التَّحْرِيطِ عَلَى الرَّمْيِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَاعِدُوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهَبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ.

۱۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَفَرٍ مِنْ أَسْلَمَ يَنْتَضِلُونَ فَقَالَ النَّبِيُّ

کرو، تمہارے باپ اسمعیل بھی بڑے تیر انداز تھے اور میں فلاں لوگوں کی طرف ہوں، سلمہ کہتے ہیں کہ دونوں جڑگوں میں سے ایک رک گیا، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اب تم تیر اندازی کیوں نہیں کرتے، انہوں نے عرض کیا کہ ہم کیونکر تیر اندازی کریں، آپ تو ان لوگوں کے ساتھ ہیں، آپ نے فرمایا کہ تیر اندازی کرو، میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

۱۶۱۔ ابو نعیم، عبد الرحمن بن غسلی، حمزہ بن ابی اسید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر کے دن جب ہماری قریش کے مقابلہ میں صفیں قائم کیں، اور انہوں نے ہمارے مقابلہ میں صفیں قائم کیں، تو فرمایا کہ جب وہ لوگ تمہارے قریب آ جائیں، تو تم تیر مارنا ابو عبد اللہ کہتا ہے کہ اکثر لوگ کے معنی ہیں اکثر و کم (یعنی تم پر زیادہ حملہ کریں)

باب ۱۲۳۔ ہتھیاروں سے کھیلنے کا بیان۔

۱۶۲۔ ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، معمر زہری ابن مسیب، ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حبشی آنحضرت کے سامنے اپنے حرا ب سے کھیل رہے تھے، تو حضرت عمر نے آکر کنکروں سے ان کو مارا، جس پر آنحضرت نے فرمایا عمر انہیں رہنے دو، اور علی (بن مدینی) نے اتنی روایت زیادہ کی ہے، وہ کہتے ہیں ہم سے عبد الرزاق نے بیان کیا وہ کہتے ہیں، ہم سے معمر نے بیان کیا کہ مسجد میں وہ لوگ کھیل رہے تھے۔

باب ۱۲۴۔ ساتھی کی ڈھال سے کام لینے کا بیان، اور عام ڈھال کا بیان۔

۱۶۳۔ احمد بن محمد، عبد اللہ، اوزاعی، الخلق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ رسول اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک ڈھال سے کام لیتے تھے (۱) اور وہ تیر اندازی میں بہت اچھے تھے، پس جب وہ تیر مارتے تھے، تو آنحضرت ﷺ سر اٹھا کے ان کے تیر کے گرنے کی جگہ دیکھتے تھے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِرْمُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا إِرْمُوا وَأَنَا مَعَ بَنِي فُلَانٍ قَالَ فَأَمْسَكَ أَحَدُ الْفَرِيقَيْنِ بِأَيْدِيهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ لَا تَرْمُونَ قَالُوا كَيْفَ تَرْمِي وَأَنْتَ مَعَهُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِرْمُوا فَإِنَّا مَعَكُمْ كُلُّكُمْ .

۱۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ الْغَسِيلِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ حِينَ صَفَّفْنَا لِقَرِيشٍ يَصِفُّوْنَا لَنَا إِذَا أَكْثَبُواكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالنَّبْلِ .

۱۲۳ باب اللُّهُو بِالْحِرَابِ وَنَحْوَهَا .

۱۶۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مُعَمَّرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا الْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِرَابِهِمْ دَخَلَ عُمَرُ فَأَهْوَى إِلَى الْحَصَى فَحَصَبَهُمْ بِهَا فَقَالَ دَعُهُمْ يَا عُمَرُ وَزَادَ عَلِيٌّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَخْبَرَنَا مُعَمَّرٌ فِي الْمَسْجِدِ .

۱۲۴ باب الْمَجْنِ وَمَنْ يَتَرَسُّ بِتَرَسٍ صَاحِبِهِ .

۱۶۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ يَتَرَسُّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَرَسٍ وَاحِدٍ وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ حَسَنَ

(۱) اصل میں حضرت ابو طلحہ بہت اچھے تیر انداز تھے اس لیے جب وہ جنگ کے موقع پر دشمنوں پر تیر برساتے، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ڈھال سے انکی حفاظت فرماتے کہ مبادا کسی طرف سے دشمن کا کوئی تیر زخمی نہ کر دے، اسی طرز عمل کو حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔

الرَّمِي فَكَانَ إِذَا رَمَى تَشَرَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْظُرُ إِلَى مَوْضِعِ نَبْلِهِ.

۱۶۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ قَالَ لَمَّا كُسِرَتِ بِيضَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِهِ وَأُذُنِي وَوَجْهُهُ وَكُسِرَتِ رَبَاعِيَّتُهُ وَكَانَ عَلَيَّ يَخْتَلِفُ بِالْمَاءِ فِي الْمَجَنِّ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تُغْسِلُهُ فَلَمَّا رَأَتْ الدَّمَ يَزِيدُ عَلَى الْمَاءِ كَثْرَةً عَمَدَتْ إِلَى حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهَا وَالصَّفَقَتُهَا عَلَى جُرْحِهِ فَرَقَا الدَّمَ.

۱۶۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بَنِی الْحَدَثَانِ عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا آفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً سَنَتِهِ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْكَرَاعِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

۱۶۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ عَنْ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْدِي رَجُلًا بَعْدَ سَعْدٍ سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَرَمَ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي.

۱۲۵ بَابُ الدِّرَاقِ.

۱۶۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ عَمْرُو حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۶۴۔ سعید بن عفیر، یعقوب بن عبد الرحمن، ابو حازم، سہل بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کے سر پر خود ٹوٹ گیا، اور آپ کا چہرہ مبارک خون آلود ہو گیا، اور آپ کا آگے کا دانت ٹوٹ گیا، تو علیؑ ڈھال میں پانی بھر بھر کے لاتے تھے، اور حضرت فاطمہؑ اسے دھوتی جاتی تھیں، جب انہوں نے خون کو دیکھا کہ پانی سے بڑھتا جاتا ہے، تو انہوں نے ایک چٹائی لی، اور اس کو جلایا، پھر اس کو آپ کے زخم پر لگا دیا، تو خون بند ہو گیا۔

۱۶۵۔ علی بن عبد اللہ، سفیان، عمرو زہری، مالک بن اوس بن حدثنان، عمر سے روایت کرتے ہیں کہ بنی نضیر کی دولت اس قسم کی تھی جو اللہ نے اپنے رسول کو بغیر جنگ کے دلادی تھی، اس کے حاصل کرنے کے لئے مسلمانوں نے کوئی گھوڑا نہیں دوڑایا تھا اور جنگ نہیں کی، پس وہ مال رسول اللہ نے لے لیا اور اس میں سے ایک سال کا خرچ اپنے گھروالوں کو دے دیتے، اس کے بعد جو باقی بچتا، اس کو اسلحہ اور گھوڑوں کی فراہمی کیلئے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے واسطے خرچ فرماتے۔

۱۶۶۔ مسدد، یحییٰ، سفیان، سعد بن ابراہیم، عبد اللہ بن شداد حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ سعد بن ابی وقاص کے سوا اور کسی شخص کے لئے اپنے مال باپ کے فدا ہونے کو فرمایا ہو، ہاں سعد کی نسبت البتہ میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تیرا دم و تم پر میرے ماں باپ فدا ہو جائیں۔

باب ۱۲۵۔ ڈھال وغیرہ سے کھیلنے کا بیان۔

۱۶۷۔ اسماعیل، ابن وہب، عمرو، ابوالاسود عروہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اس وقت میرے پاس دو لڑکیاں تھیں، جو جنگ بعاث کے واقعات کا

رہی تھیں، آپ بستر پر لیٹ رہے اور اپنا منہ پھر لیا، پھر ابو بکر آئے اور انہوں نے مجھے ڈانٹا، اور کہا رسول اللہ ﷺ کے پاس شیطانی باجہ کا کیا کام، لیکن آنحضرت ان کی طرف متوجہ ہوئے، اور فرمایا انہیں چھوڑ دو، جب آنحضرت ایک دوسرے کام میں مصروف ہو گئے، تو میں نے ان دونوں کو اشارہ کر دیا، وہ نکل گئیں، حضرت عائشہ کہتی ہیں، کہ عید کے دن حبشی نیزے اور ڈھال کے ساتھ کھیلا کرتے تھے، پس میں نے آپ سے درخواست کی یا آپ نے مجھ سے فرمایا، کیا تم دیکھنا چاہتی ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا، میرا رخسار آپ کے رخسار کے قریب تھا، اور آپ فرماتے جاتے تھے دونوں بنی ارفدہ یہاں تک کہ جب میں تھک گئی، تو آپ نے فرمایا، بس، میں نے کہا جی آپ نے فرمایا، اچھا اب جاؤ احمد نے ابن وہب سے فلما غفل روایت کیا ہے۔

باب ۱۲۶۔ تلوار گلے میں جمائل کرنے کا بیان۔

۱۶۸۔ سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ثابت، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت، اور سب لوگوں سے زیادہ بہادر تھے، ایک مرتبہ مدینہ والوں کو کچھ خوف ہو گیا، اور ایک طرف سے کچھ آواز آئی، تو لوگ اس آواز کی طرف گئے، آنحضرت سب سے آگے تشریف لے گئے، اور آپ نے اس واقعہ کی تحقیق کی، آپ ابو طلحہ کے گھوڑے پر بغیر زین کے سوار تھے، اور گلے میں تلوار جمائل تھی، اور آپ فرما رہے تھے کہ ڈرو مت، کوئی خوف نہیں ہے، اس کے بعد فرمایا، البتہ ہم نے اس گھوڑے کو دریا کی طرف سبک سیر دیکھا۔

باب ۱۲۷۔ تلوار پر سونے چاندی کا کام کرانے کا بیان۔

۱۶۹۔ احمد بن محمد، عبد اللہ، اوزاعی، سلیمان بن حبیب سے روایت کرتے ہیں، کہ میں نے ابو امامہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک یہ تمام فتوحات ان لوگوں نے کئے ہیں جن کی تلواروں پر نہ سونے کا کام تھا نہ چاندی کا کام تھا، ان کی تلوار پر چڑے کا، اور ران کا، اور لوہے کا کام ہوتا تھا۔

وَسَلَّمَ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ تُغَيَّيَانِ بِغَنَاءٍ بُعَاثَ فَاَضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ وَحَوْلَ وَجْهِهِ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَأَتَتْهُنِي وَقَالَ مِزْمَارَةُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعَهَا فَلَمَّا عَمِلَ عَمَلَهُمَا فَخَرَجَتَا قَالَتْ وَكَانَ يَوْمَ عِيدٍ يُلْعَبُ السُّودَانُ بِالْذَّرَقِ وَالْجِرَابِ فَأَمَّا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّمَا قَالَ تَشْتَهِيْنِ أَنْ تَنْظُرِي فَقُلْتُ نَعَمْ فَأَقَامَنِي وَرَأَاهُ خَدِيءٌ عَلَى خَدِيهِ وَيَقُولُ دُونَكُمْ بَنِي أَرْفَدَةَ حَتَّى إِذَا مِلْتُ قَالَ حَسْبُكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَأَذْهَبِي قَالَ أَحْمَدُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ فَلَمَّا غَفَلَ.

باب ۱۲۶۔ الْحَمَائِلُ مَوْتَعِلِي السَّيْفِ بِالْعُنَى.

۱۶۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَرَعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَيْلَةً فَخَرَجُوا نَحْوَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اسْتَبْرَأَ الْخَبَرَ وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ غُرَبِيٍّ وَفِي عُنُقِهِ السَّيْفُ وَهُوَ يَقُولُ لَمْ تُرَاعُوا ثُمَّ قَالَ وَجَدْنَاهُ بَحْرًا أَوْ قَالَ إِنَّهُ لَبَحْرٌ.

باب ۱۲۷۔ حِلْيَةِ السُّيُوفِ.

۱۶۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ لَقَدْ فَتَحَ الْفُتُوحَ قَوْمٌ مَا كَانَتْ حِلْيَةُ سُيُوفِهِمُ الذَّهَبَ وَلَا الْفِضَّةَ إِنَّمَا كَانَتْ حِلْيَتُهُمُ الْعَلَابِيُّ وَالْأَثْلُ وَالْحَدِيدُ.

باب ۱۲۸۔ سفر میں قیلولہ کرتے وقت اپنی تلوار کو درخت سے حائل کر دینے کا بیان۔

۱۷۰۔ ابو الیمان، شعیب، زہری، سان بن ابی سان، دؤلی و ابو سلمہ، جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے جہاد کیلئے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نجد کا سفر کیا، جب آنحضرت یہاں سے لوٹے تو وہ بھی آپ کے ہمراہ لوٹے، ان لوگوں نے دو پہر ایسے جنگل میں کاٹی، جس میں گھنے اور سایہ دار درخت تھے، جہاں آنحضرت فروکش ہوئے، تمام لوگ درختوں کے نیچے سایہ میں پھیل گئے تاکہ کچھ ٹکان دور ہو جائے، رسول اللہ ایک درخت کے نیچے فروکش ہوئے اور آپ نے اپنی تلوار اس میں لٹکادی، ہم لوگ تھوڑی دیر ہی سوئے تھے کہ یکایک رسول اللہ ہمیں پکارنے لگے، تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک اعرابی آپ کے پاس ہے، حضرت نے فرمایا کہ اس شخص نے مجھ پر میری تلوار کھینچی تھی، میں سو رہا تھا پھر میں جاگ اٹھا، نگئی تلوار اس کے ہاتھ میں تھی اس نے کہا کہ اب آپ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے تین مرتبہ اللہ اللہ کہا، آپ نے اس سے بدلہ نہیں لیا، اور وہ بیٹھ گیا اور موسیٰ بن اسمعیل بن سعد سے وہ زہری سے راوی ہیں کہ انہوں نے کہا کہ اس نے تلوار میان میں کر لی اور اب یہ بیٹھا ہے، لیکن آپ نے اس سے انتقام نہیں لیا۔

باب ۱۲۹۔ خود پہننے کا بیان۔

۱۷۱۔ عبد اللہ بن مسلمہ، عبد العزیز بن ابی حازم، ابی حازم، سہل سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے رسول اللہ ﷺ کے زخم کی بابت جو احد کے دن آپ کے لگا تھا، پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک زخمی ہو گیا تھا، اور آپ کے آگے کے دانت ٹوٹ گئے تھے، اور خود آپ کے سر اقدس پر توڑ دیا گیا تھا، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا خون دھوتی تھیں اور حضرت علیؓ پانی ڈالتے تھے، جب حضرت فاطمہ نے دیکھا کہ خون بڑھتا ہی جا رہا ہے، تو انہوں نے ایک ٹاٹ کا ٹکڑا لیا اور اس کو جلا کر خاکستر کر کے آپ کے زخم میں بھر دیا، جس سے خون رک گیا۔

۱۲۸ بَابُ مَنْ عَلَّقَ سَيْفَهُ بِالشَّجَرِ فِي السَّفَرِ عِنْدَ الْقَائِلَةِ.

۱۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ الدُّثَلِيُّ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهُ فَأَذَرَ كُنْهَهُمُ الْقَائِلَةَ فِي وَادٍ كَثِيرٍ الْعَصَا فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ وَنِمْنَا نَوْمَةً فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونَا وَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِي فَقَالَ إِنَّ هَذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِي وَأَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِي يَدِي صَلْنَا فَقَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي فَقُلْتُ اللَّهُ ثَلَاثًا وَلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ وَرَوَى مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ فَشَامَ السَّيْفُ فَهَا هُوَذَا جَالِسٌ ثُمَّ لَمْ يُعَاقِبْهُ.

۱۲۹ بَابُ لُبْسِ الْبَيْضَةِ.

۱۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ جُرْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ جُرْحٌ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُسِرَتْ رُبَاعِيَّتُهُ وَهَشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَغْسِلُ الدَّمَ وَعَلَى يُمُسِكُ فَلَمَّا رَأَتْ أَنَّ الدَّمَ لَا يَزِيدُ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ حَصِيرًا فَأَحْرَقَتْهُ حَتَّى صَارَ رَمَادًا ثُمَّ أَلْفَقَتْهُ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ.

باب ۱۳۰۔ مرتے وقت ہتھیار توڑنے کے جائز (۱) نہ ہونے کا بیان۔

۱۷۲۔ عمرو بن عباس، عبدالرحمن، سفیان، ابوالحق، عمرو بن حارث سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات کے وقت کچھ نہیں چھوڑا، سوا اپنے ہتھیاروں کے، اور ایک سفید خچر کے، اور ایک زمین کے جس کو آپ نے صدقہ کر دیا۔

باب ۱۳۱۔ قیلولہ کرتے وقت امام کے پاس سے الگ ہو جانے، اور درخت کے نیچے لیٹنے کا بیان۔

۱۷۳۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، سان بن ابی سان، ابو سلمہ، جابر، دوسری سند، موسیٰ بن اسمعیل، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، سان بن ابی سان، دولی، جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک مرتبہ جہاد کیا جب وہاں سے لوٹنے لگے، تو دوپہر ایک ایسے میدان میں ہوئی، جہاں کانٹے دار درخت بکثرت موجود تھے، تمام لوگ درختوں کے نیچے سایہ لینے کے لئے پھیل گئے، اور آپ نے بھی ایک درخت کے نیچے فروکش ہو کر اپنی تلوار اس میں لٹکا دی، اور آرام فرمایا، جب بیدار ہوئے، تو ایک شخص کو اپنے پاس کھڑا دیکھا، جس سے آپ واقف نہیں تھے، آپ نے ہم لوگوں سے ارشاد فرمایا کہ اس شخص نے میری تلوار کھینچ لی تھی اور کہنے لگا تھا، اب آپ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے میری حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے! وہی میرا محافظ اور بچانے والا موجود ہے، اس پر اس نے تلوار پھینک دی، اور اب یہاں بیٹھا ہوا ہے، لیکن میں اس سے انتقام نہیں لوں گا۔

باب ۱۳۲۔ نیزہ بازی کے متعلق بیان، حضرت ابن عمر کی مرفوع روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، میرا رزق

۱۳۰۔ بَابُ مَنْ لَّمْ يَرَكَسَرَ السِّلَاحَ عِنْدَ الْمَوْتِ .

۱۷۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرُو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سِلَاحَهُ وَبَعْلَةً بَيْضَاءَ وَارْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً .

۱۳۱۔ بَابُ تَفَرُّقِ النَّاسِ عَنِ الْإِمَامِ عِنْدَ الْقَاتِلَةِ وَالْإِسْطِطْلَالِ بِالشَّجَرِ .

۱۷۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ وَابْنُ سَلَمَةَ أَنَّ جَابِرًا أَخْبَرَهُمَا ح وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ الدَّوْلِيِّ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذَرَ كَتِفَهُمُ الْقَاتِلَةَ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِصَاةِ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْعِصَاةِ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ فَزَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَبَقَطَ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا اخْتَرَطَ سَيْفِي فَقَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ قُلْتُ اللَّهُ فَشَامَ السَّيْفُ فَهَاهُوَذَا جَالِسٌ ثُمَّ لَمْ يُعَاقِبْهُ .

۱۳۲۔ بَابُ مَا قِيلَ فِي الرِّمَاحِ وَيَذْكُرُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱) جاہلیت میں یہ طریقہ رائج تھا کہ جب کوئی رئیس وغیرہ بڑا آدمی مر جاتا تو اسکی موت پر اس کے ہتھیاروں کو توڑ دیا جاتا اور اس کے جانوروں کو ہلاک کر دیا جاتا۔ یہ اس بات کی علامت سمجھی جاتی کہ اب ان ہتھیاروں کا حقیقی معنی میں کوئی اٹھانے والا باقی نہیں رہا۔ ظاہر ہے کہ اسلام میں اس طرح کے طرز عمل کیلئے کوئی وجہ جواز نہیں، اسی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر آپ کے ہتھیاروں کو توڑا نہیں گیا۔

جُعِلَ رِزْقِي تَحْتَ ظِلِّ رُمُحِي وَجُعِلَ
الدِّلَّةُ وَالصَّغَارُ عَلَى مَنْ خَالَفَ أَمْرِي.

میرے نیزے کے سایہ کے نیچے مقرر کیا گیا ہے، اور جو
میرے حکم کی خلاف ورزی کریگا، اس پر ذلت اور رسوائی
مقرر کی گئی ہے۔

۱۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُثَيْدٍ اللَّهُ
عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي
قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ
مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرَمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ
فَرَأَى حِمَارًا وَحُشِيًّا فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ
فَسَالَ أَصْحَابَهُ أَلْ يَتَاوَلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا
فَسَالَهُمْ رُمُحَهُ فَأَبَوْا فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى
الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَعْضٌ فَلَمَّا أَدْرَكُوا
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ عَنْ
ذَلِكَ قَالَ إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطَعَمَكُمُوهَا اللَّهُ
وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي
قَتَادَةَ فِي الْحِمَارِ الْوَحْشِيِّ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي
النَّضْرِ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ.

۱۳۳۔ بَابُ مَا قِيلَ فِي دِرْعِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمِيصِ فِي الْحَرْبِ
وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا
خَالِدٌ فَقَدْ احْتَبَسَ أَدْرَعَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

۱۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ فِي قُبَّةِ اللَّهِ أَنِّي أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ
اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبِدْ بَعْدَ الْيَوْمِ فَأَخَذَ
أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ فَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَدْ

۱۷۴۔ عبد اللہ بن یوسف (عمر بن عبید اللہ کے آزاد
کردہ غلام) نافع (ابو قتادہ انصاری کے آزاد کردہ غلام) ابو قتادہ سے
روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک مرتبہ حج
کیلئے گئے، اور جب مکہ کے راستے میں پہنچے، تو اپنے ساتھیوں سے پیچھے
رہ گئے، در آنحالیکہ خود غیر محرم تھے، جب انہوں نے ایک گور خر
دیکھا، تو اپنے گھوڑے پر سوار ہو گئے، اور اپنے ساتھیوں سے اپنا کوڑا
مانگا، انہوں نے انکار کیا، پھر اپنا نیزہ مانگا، پھر بھی انہوں نے انکار کیا،
پھر انہوں نے خود اپنے گھوڑے سے اتر کر کوڑا اور نیزہ لے لیا، اور
گور خر پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا، جس کو آپ کے بعض ساتھیوں
نے کھایا، اور بعض نے انکار کیا، جب یہ واقعہ آنحضرت کو اطلاع دیکر
گور خر کے گوشت کھانے کا مسئلہ پوچھا گیا، تو آپ نے فرمایا، یہ تو ایک
غذا تھی، جو اللہ نے تمہیں دی، زید بن اسلم، عطار بن یسار سے گور خر
کے متعلق بواسطہ ابو قتادہ، ابو النضر کی حدیث کے مثل روایت
کرتے ہیں، اس میں اسی طرح ہے کہ آپ نے فرمایا، کیا تمہارے پاس
کچھ گوشت بچا ہوا ہے۔

باب ۱۳۳۔ سرور عالم کی زرہ اور قمیص کا بیان، جو آپ لڑائی
میں پہنتے تھے، نبی اکرم ﷺ کا قول ہے، کہ خالد نے اپنی
زرہیں خدا کی راہ میں وقف کر رکھی ہیں۔

۱۷۵۔ محمد بن ثنی، عبد الوہاب، خالد، عکرمہ سے روایت کرتے ہیں،
کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر کے دن جبکہ آپ ایک قبہ کے اندر تھے، فرمایا،
اے اللہ! میں تجھے تیرے عہد اور وعدے کا واسطہ دیتا ہوں، اے اللہ
اگر تو چاہے، تو آج کے بعد پھر تیری عبادت نہ کی جائے گی، پس
ابو بکر نے آپ کا ہاتھ پکڑ لیا، اور کہا یا رسول اللہ اسی قدر دعا آپ کو
کافی ہے، بے شک آپ نے اپنے پروردگار سے بہت الحاح کیا، آپ

اس وقت زرہ پہنے ہوئے تھے، پس آپ یہ کہتے ہوئے باہر نکلے (ترجمہ) عنقریب یہ جماعت بھگا دی جائے گی، اور لوگ پیٹھ پھیر لیں گے، بلکہ قیامت ان کا وعدہ ہے، اور قیامت بہت سخت اور تلخ چیز ہے، وہب نے کہا کہ ہم سے خالد نے یوم بدر کا لفظ بیان کیا۔

۱۷۶۔ محمد بن کثیر، سفیان، اعمش، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی جب وفات ہوئی، تو اس وقت آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس تیس صاع جو میں گروی تھی، اعمش کہتے ہیں کہ آپ نے اپنی لوہے کی زرہ رہن رکھ دی تھی اور معلیٰ نے کہا، حدیثا عبدالواحد، حدیثا الاعمش وقال رہنہ درعامن حدید۔ (۱)

۱۷۷۔ موسیٰ بن اسمعیل، وہب، ابن طاؤس، طاؤس کے والد ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا بخیل اور خنی کی مثال ان دو آدمیوں کی طرح ہے جن کے بدن پر لوہے کے اس قدر تنگ دو جے ہوں، جس سے ان کے ہاتھ انکی گردنوں کی طرف کھینچ گئے ہوں، پھر جب کبھی سختی صدقہ دینے کا ارادہ کرتا ہے، تو وہ جب اس کے جسم پر پھیلتا جاتا ہے، یہاں تک کہ جسم کے نیچے لٹکنے لگتا ہے، اور جب کبھی بخیل صدقہ دینے کا ارادہ کرتا ہے، تو اس کا ہر حلقہ اپنے پاس والے حلقہ سے ملتا جاتا ہے، اور اس کے جسم پر سکتا جاتا ہے، اور اس کے ہاتھ اس کی گردن سے مل جاتے ہیں، پھر انہوں نے آپ کو یہ کہتے سنا کہ وہ اسکو پھیلانے کی کوشش کرتا ہے، مگر اس کے ہاتھ دراز اور کشادہ نہیں ہو سکتے۔

باب ۱۳۴۔ سفر اور جنگ میں جب پہننے کا بیان۔

۱۷۸۔ موسیٰ بن اسمعیل، عبدالواحد، اعمش، ابوالضحیٰ مسلم بن صبیح، مسروق، حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لئے ایک دن باہر تشریف لے گئے، جب آپ لوٹے، تو میں آپ کے سامنے پانی لے گیا، آپ نے وضو کیا، اور آپ کے جسم پر اس وقت ایک شامی جبہ تھا، آپ نے کلی کی

الْحَحَتْ عَلَى رَبِّكَ وَهُوَ فِي الدَّرْعِ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ سَيَهْزُمُ الْجَمْعُ وَيُولُونُ الدُّبُرَ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَذْهَى وَأَمْرٌ وَقَالَ وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَوْمَ بَدْرٍ.

۱۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِنَثْلَيْنِ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ وَقَالَ يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ دِرْعٌ مِنْ حَدِيدٍ وَقَالَ مُعَلَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ وَقَالَ رَهْنَهُ دِرْعًا مِنْ حَدِيدٍ.

۱۷۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ مِثْلُ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ قَدْ اضْطَرَّتْ أَيْدِيُهُمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا فَكُلَّمَا هَمَّ الْمُتَصَدِّقُ بِصَدَقَتِهِ اتَّسَعَتْ عَلَيْهِ حَتَّى تُعْفَى آثَرُهُ وَكُلَّمَا هَمَّ الْبَخِيلُ بِالصَّدَقَةِ انْقَبَضَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ إِلَى صَاحِبَتِهَا وَتَقَلَّصَتْ عَلَيْهِ وَانْضَمَّتْ يَدَاهُ إِلَى تَرَاقِيهِ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَيَجْتَهِدُ أَنْ يُوسِعَهَا فَلَا تَتَّسِعُ.

۱۳۴۔ بَابُ الْجُبَّةِ فِي السَّفَرِ وَالْحَرْبِ.

۱۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الضُّحَى مُسْلِمٌ هُوَ ابْنُ صُبَيْحٍ عَنْ مُسْرُوقٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْمَغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ فَلَقِيَتْهُ بِمَاءٍ

(۱) اس باب اور اس میں ذکر کردہ حدیث سے امام بخاریؒ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ لڑائی کے موقع پر زرہ پہننا جائز ہے اور یہ توکل کی خلاف نہیں۔

وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَحَهَهُ فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ مِنْ كُمَيْهِ فَكَانَا ضَيِّقَيْنِ فَأَخْرَجَهَا مِنْ تَحْتِ فَعَسَلَهُمَا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَعَلَى خُفَيْهِ.

۱۳۵ باب الْحَرِيرِ فِي الْحَرْبِ.

۱۷۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقْدَامِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ فِي قَمِيصٍ مِنْ حَرِيرٍ مِنْ جِگَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا.

۱۸۰- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ وَقَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرَ شَكُّوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي الْقَمْلَ فَأَرْخَصَ لَهُمَا فِي الْحَرِيرِ فَرَأَيْتُهُ عَلَيْهِمَا فِي غَزَاهُ.

۱۸۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فِي حَرِيرٍ.

۱۸۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَرُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَخَّصَ أَوْ رَخَّصَ لِحِجَّةٍ بِهِمَا.

اور ناک میں پانی لیا اور اپنے منہ کو دھویا اور دونوں ہاتھوں کو اپنی آستینوں سے نکالنے لگے، تو وہ تنگ تھیں، لہذا آپ نے ان کو اندر سے نکالا اور ان کو دھویا، اور اپنے سر کا مسح کیا اور موزوں پر بھی مسح کیا۔

باب ۱۳۵- جنگ میں ریشمی کپڑا پہننے کا بیان۔

۱۷۹- احمد بن مقدم، خالد، سعید، قتادہ، حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمن بن عوف کو اور زبیر کو ریشمی کپڑے کی اجازت دے دی تھی، بوجہ خارش کے جو ان کے جسم میں تھی۔

۱۸۰- ابوالولید، ہمام، قتادہ، انس، محمد بن سنان، ہمام، قتادہ، حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمن بن عوف اور زبیر نے رسول اللہ ﷺ سے جوؤں کی شکایت کی، تو آپ نے انہیں ریشمی کپڑے کی اجازت دے دی، چنانچہ ایک جہاد میں میں نے ان کے جسم پر ریشمی کپڑا دیکھا۔

۱۸۱- مسدد، یحییٰ، شعبہ، قتادہ، حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمن بن عوف کو اور زبیر بن عوام کو ریشمی کپڑے کی اجازت دے دی تھی۔

۱۸۲- محمد بن بشار، غندر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمن بن عوف اور زبیر کو ریشمی کپڑے پہننے کی اجازت دی گئی، خارش کی وجہ سے جو ان کو تھی (۱)۔

(۱) اس باب میں ذکر کردہ احادیث کی بناء پر بعض فقہاء کی رائے یہ ہے کہ لڑائی کے موقع پر یا کسی بیماری کی صورت میں مردوں کیلئے ریشم پہننا جائز ہے۔ جبکہ حضرت امام ابو حنیفہ کی رائے یہ ہے کہ ایسے موقعوں پر بھی مردوں کیلئے خالص ریشم پہننا جائز نہیں ہے، البتہ اگر اضطراری حالت ہو کہ بغیر ریشم پہنے علاج کی کوئی صورت نہ ہو تو خالص ریشم پہننے کی اجازت ہے۔ اسی طرح لڑائی کے موقع پر وہ کپڑا جس کا بانا ریشم کا ہو، وہ پہننے کی اجازت ہے، جبکہ عام حالات میں ایسا ریشم پہننا بھی صحیح نہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ کی دلیل وہ حدیث ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم اور سونے کے بارے میں فرمایا ”ہذا حرام علی دکتور اعنی حل لاسہا“ ترجمہ: یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں اور عورتوں کیلئے حلال ہیں (اعلاء السنن، ج ۴، ص ۲۸۵) اس باب کی احادیث کے بارے میں یہ عین ممکن ہے کہ یہ اجازت حالت اضطراری میں دی گئی ہو، تو امام ابو حنیفہ کی رائے انتہائی احتیاط اور تقویٰ پر مبنی ہے۔

۱۳۶ باب مَا يُدْكَرُ فِي السَّكِينِ .

۱۸۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْ كَتِفٍ يَحْتَزُّ مِنْهَا ثُمَّ دُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَزَادَ فَالْقَى السَّكِينِ .

۱۳۷ باب مَا قِيلَ فِي قِتَالِ الرُّومِ

۱۸۴- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ يَزِيدَ الدَّمَشَقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ أَنَّ عُمَيْرَ بْنَ الْأَسْوَدِ الْعَنْسِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ أَتَى عِبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَهُوَ نَازِلٌ فِي سَاحِلِ حَمَصَ وَهُوَ فِي بَنَاءٍ لَهُ وَمَعَهُ أُمُّ حَرَامٍ قَالَ عُمَيْرٌ فَحَدَّثَنَا أَنَّ حَرَامَ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوَّلُ حَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ الْبَحْرَ قَدْ أُوجِبُوا قَالَتْ أُمُّ حَرَامٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا فِيهِمْ قَالَ أَنْتِ فِيهِمْ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ حَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ مَدِينَةَ قَيْصَرَ مَغْفُورٌ لَهُمْ فَقُلْتُ أَنَا فِيهِمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا .

۱۳۸ باب قِتَالِ الْيَهُودِ .

۱۸۵- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَوِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَقَاتِلُوا الْيَهُودَ حَتَّى يَخْتَبِئَ أَحَدُهُمْ وَرَاءَ الْحَجَرِ فَيَقُولُ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَأَيْتُ فَاغْتَلَهُ .

۱۸۶- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا

باب ۱۳۶- کوئی چیز چھری سے کاٹ کر کھانے کا بیان۔

۱۸۳- عبد العزیز بن عبد اللہ، ابراہیم بن سعد ابن شہاب، جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ شانے کا گوشت کھا رہے تھے اس کو کاٹتے جاتے تھے پھر آپ نماز کے لئے بلائے گئے آپ نے نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا دوسری روایت میں زہری نے اتنا لفظ زیادہ نقل کیا ہے کہ آپ نے چھری ڈال دی۔

باب ۱۳۷- جنگ روم کا بیان۔

۱۸۴- اسحاق بن یزید دمشقی، یحییٰ بن حمزہ، ثور بن یزید، خالد بن معدان، عمیر بن اسود عنسی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت عبادہ بن صامت کے پاس گئے جب کہ وہ ساحل حمص میں اپنے ایک محل میں تھے اور ان کے ہمراہ ان کی بی بی ام حرام بھی تھیں۔ عمیر کہتے ہیں کہ ہم سے ام حرام نے بیان کیا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سب سے پہلے جو لوگ دریا میں جنگ کریں گے ان کے لئے جنت واجب ہے۔ ام حرام کہتی تھیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں انہیں میں سے ہو جاؤں فرمایا تم انہیں میں ہو ام حرام کہتی تھیں (۱) کہ پھر رسول اللہ نے فرمایا کہ میری امت میں سب سے پہلے جو لوگ قیصر کے شہر میں جنگ کریں گے وہ مغفور ہیں میں نے عرض کیا کہ رسول اللہ! کیا میں ان لوگوں میں سے ہوں آپ نے فرمایا نہیں۔

باب ۱۳۸- یہودیوں سے جنگ کرنے کا بیان۔

۱۸۵- اسحاق بن محمد فروی مالک، نافع، عبد اللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک زمانہ میں تم یہودیوں سے جنگ کرو گے اور جب کوئی یہودی کسی پتھر کی آڑ میں چھپے گا تو وہ پتھر کہے گا کہ اے عبد اللہ یہ دیکھو یہ ایک یہودی میرے پیچھے چھپا ہوا ہے۔ دوڑو اسے قتل کر دو۔

۱۸۶- اسحاق بن ابراہیم (جری) عمارہ بن قحطاع، ابو زرعہ، ابو ہریرہ

(۱) "قیصر کے شہر" سے مراد قسطنطنیہ ہے اس شہر والوں سے جہاد کیلئے مسلمانوں کی طرف سے سب سے پہلے ۵۲ھ میں لشکر روانہ ہوا۔

نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، قیامت پانہ ہوگی یہاں تک کہ تم یہودیوں سے جنگ کرو گے، حتیٰ کہ وہ پتھر جس کے پیچھے یہودی چھپا ہوگا، کہے گا کہ اے مسلم! یہ میرے پیچھے یہودی ہے، اے قتل کر ڈال۔

باب ۱۳۹۔ ترکوں سے جنگ کا بیان۔

۱۸۷۔ ابوالنعمان، جریر بن حازم، حسن بصری، عمرو بن تغلب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ من جملہ قیامت کی علامتوں کے یہ ہے کہ تم ایسے لوگوں سے جنگ کرو گے، جن کے چہرے ایسے چوڑے ہو گئے جیسے چوڑی ڈھالیں۔

۱۸۸۔ سعید بن محمد، یعقوب، ابو صالح، اعرج، ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ تم ترکوں سے جنگ کرو گے (۱) جن کی آنکھیں چھوٹی ہو گئی، رنگ سرخ ناک اور چہرے ایسے چوڑے ہو گئے، جیسے چوڑی ڈھالیں، اور قیامت قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ تم ایسے لوگوں سے جنگ کرو گے، جو بالوں کی جوتیاں پہنے ہوں گے۔

باب ۱۴۰۔ بالوں کے جوتے پہننے والوں سے جنگ کرنے کا بیان۔

۱۸۹۔ علی بن عبد اللہ، سفیان، زہری، سعید بن مسیب، ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ تم ایسے لوگوں سے جنگ کرو گے، جن کی جوتیاں بالوں کی ہو گئی، اور قیامت قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ تم ایسے لوگوں سے جنگ کرو گے، جن کے چہرے بڑی ڈھالوں کے مثل ہوں

جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْمِقْعَانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا الْيَهُودَ حَتَّى يَقُولَ الْحَجَرُ وَرَأَاهُ الْيَهُودِيُّ يَا مُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَأَيْتُ فَاقْتُلْهُ.

۱۳۹ باب قتال الترك .

۱۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُقَاتِلُوا قَوْمًا عِرَاضُ الْوُجُوهِ كَأَنَّ وَجُوهُهُمْ الْمَجَانُ الْمُطْرَقَةُ .

۱۸۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا التُّرُكَ صِغَارَ الْأَعْيُنِ حُمْرُ الْوُجُوهِ ذُلْفُ الْأَنْوُفِ كَأَنَّ وَجُوهُهُمْ الْمَجَانُ الْمُطْرَقَةُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نَعَالُهُمُ الشَّعْرُ.

۱۴۰ باب قتال الذين ينتعلون الشعر .

۱۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نَعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا كَأَنَّ

(۱) ترکی کون لوگ ہیں اور ان کا نسب کس سے ملتا ہے؟ اس بارے میں متعدد اقوال ہیں۔ (۱) یہ حضرت ابراہیمؑ کی ایک باندی قنطورا کی اولاد ہیں (۲) یافث بن نوح کی اولاد ہیں (۳) یاجوج ماجوج کے چچا کی اولاد ہیں۔ ترکوں کے بارے میں احادیث میں جو کچھ بھی مذمت وغیرہ آئی ہے یا ان سے لڑائی کا تذکرہ ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ اس وقت یہ قوم کافر تھی، انکی مذمت اور ان سے جنگ صرف اس وجہ سے تھی کہ وہ کافر تھے۔ لیکن اب یہ قوم مسلمان ہے اس لیے احادیث میں جن امور کا تذکرہ ہے وہ اس دور کے مسلمان ترکوں پر نافذ نہیں کیے جاسکتے۔

گے، سفیان کہتے ہیں، ابوالزناد نے اعرج سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے اتنی روایت زیادہ کی ہے کہ ان کی نکھیں چھوٹی اور ان کی ناکیں چھٹی ہو گئی، ان کے چہرے بڑی ڈھالوں کے مثل چوڑے ہوں گے۔

باب ۱۴۱۔ شکست کے بعد امام کا سواری سے اتر کر باقی ماندہ ساتھیوں کی صف بندی کر کے اللہ سے مدد مانگنے کا بیان۔

۱۹۰۔ عمرو بن خالد، زبیر، ابواسحاق سے روایت کرتے ہیں، میں نے حضرت براء سے سنا، ان سے ایک شخص نے پوچھا تھا، ابو عمارہ کیا تم حنین کے دن بھاگ گئے تھے، انہوں نے کہا نہیں، خدا کی قسم رسول اللہ نہیں بھاگے، بلکہ آپ کے نو عمر اصحاب جن کے پاس ہتھیار نہ تھے، وہ چلے گئے تھے، اور وجہ یہ ہوئی کہ ان کا واسطہ قبیلہ ہوازن اور بنی نصر کے تیر اندازوں سے پڑا، وہ ایسے مشاق تھے کہ ان کا کوئی تیر خالی نہیں جاتا تھا، انہوں نے ان کو تیروں پر رکھ لیا اس وجہ سے وہ ہٹ گئے، اس کے بعد وہ رسول اللہ کے پاس حاضر ہوئے، اس وقت آپ اپنے سفید خچر پر سوار تھے، جس کو آپ کے چچا کے بیٹے ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب ہانک رہے تھے، پس آپ اترے اور آپ نے ارحم الراحمین سے مدد مانگی اس کے بعد فرمایا انا النبی لا کذب، انا ابن عبدالمطلب اور اصحاب کو صف بستہ کیا۔

باب ۱۴۲۔ مشرکوں کیلئے شکست اور زلزلہ کی بددعا کرنے کا بیان۔

۱۹۱۔ ابراہیم بن موسیٰ، عیسیٰ، ہشام، محمد، عبیدہ، حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں کہ جنگ احزاب کا دن آیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ! ان کافروں کے گھروں کو اور ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے، انہوں نے ہمیں درمیانی نماز یعنی نماز عصر سے روکا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا۔

۱۹۲۔ قبیسہ، سفیان، ابن ذکوان، اعرج، ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قنوت میں یہ دعا مانگا کرتے تھے کہ اے اللہ

وَجُوهَهُمُ الْمَحَانُ الْمَطْرَقَةُ قَالَ سُفْيَانٌ وَزَادَ فِيهِ أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَايَةً صَغَارَ الْأَعْيُنِ ذُلْفَ الْأَنْثُوفِ كَانَ وَجُوهَهُمُ الْمَحَانُ الْمَطْرَقَةُ .

۱۴۱ بَابُ مَنْ صَفَّ أَصْحَابَهُ عِنْدَ الْهَزِيمَةِ وَنَزَلَ عَنْ دَابَّتِهِ وَاسْتَنْصَرَ .

۱۹۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ أَكُنْتُمْ فَرَرْتُمْ يَا أَبَا عَمَّارَةَ يَوْمَ حَنِينٍ قَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّهُ خَرَجَ شُبَّانُ أَصْحَابِهِ وَاحِفَاتُهُمْ حُسْرًا لَيْسَ بِسِلَاحٍ فَاتَوَا قَوْمًا رُمَاءَ جَمَعَ هَوَازَنَ وَبَنِي نَصْرٍ مَا يَكَادُونَ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ فَرَشَقُوهُمْ رَشَقًا مَا يَكَادُونَ يُخْطِئُونَ فَأَقْبَلُوا هُنَالِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى بَعْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَابْنُ عِمَّةٍ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَقُودُهُ فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرْتُمْ قَالَ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ثُمَّ صَفَّ أَصْحَابَهُ .

۱۴۲ بَابُ الدُّعَاءِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ بِالْهَزِيمَةِ وَالزَّلْزَلَةِ .

۱۹۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَيْسَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْأَحْزَابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلَكَ اللَّهُ بَيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا شَعَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ .

۱۹۲۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ

سلمہ بن ہشام کو کفار کے ظلم سے نجات دے، اے اللہ ولید بن ولید کو نجات دے، اے اللہ عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دے، اے اللہ قبیلہ مضر کے کافروں پر سختی کر، اے اللہ اسی طرح کال ڈال دے، جس طرح یوسف کے زمانہ میں قحط سالیان نازل فرمائی تھیں۔

۱۹۳۔ احمد بن محمد، عبد اللہ، اسمعیل بن ابی خالد، عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ احزاب کے دن مشرکوں کیلئے یہ بددعا کی تھی کہ اے اللہ کتاب کے نازل کرنے والے حساب کے جلد لینے والے، اے اللہ ان ٹولیوں کو بھگا دے، اے اللہ ان کو تتر بتر کر دے، اور ان کو اکھاڑ دے۔

۱۹۴۔ عبد اللہ بن ابی شیبہ، جعفر بن عون، سفیان، ابو الخلق، عمرو بن میمون، عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ایک دن کعبہ کے سایہ میں نماز پڑھ رہے تھے، ابو جہل نے اور قریش کے چند لوگوں نے باہم مشورہ کیا، مکہ سے باہر ایک اونٹنی ذبح کی گئی تھی، ان لوگوں نے ایک آدمی بھیجا اور اس کی اوجھ لے آئے، اور آنحضرت ﷺ پر اس کو ڈال دیا، پھر حضرت فاطمہ آئیں اور انہوں نے اس کو آپ کے اوپر سے ہٹایا، اور آپ نے فرمایا کہ اے اللہ! قریش کی گرفت کر، اے اللہ! قریش کی گرفت کر، اے اللہ! قریش کی گرفت کر، ابو جہل بن ہشام اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ اور ابی بن خلف اور عتبہ بن ابی معیط کے لئے آپ نے یہ بددعا کی تھی، عبد اللہ بن مسعود کہتے تھے کہ خدا کی قسم میں نے ان کو بدر کے کنوئیں میں مقتول پڑا دیکھا، اور ابو الخلق نے کہا کہ میں ساتواں بھول گیا اور یوسف بن ابی الخلق نے ابو اسحاق کے واسطے سے امیہ بن خلف کا نام لیا، اور شعبہ نے امیہ یا ابی کہا اور صحیح امیہ ہے۔

۱۹۵۔ سلیمان بن حرب، حماد، ایوب، ابن ابی ملیکہ، حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ یہودی ایک روز رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا کہ السام علیک یعنی تم پر موت آئے۔ تو میں نے ان پر لعنت کی، آپ نے فرمایا تمہیں کیا ہو گیا ہے میں نے کہا آپ نے

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو فِي الْقُنُوتِ
اللَّهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنِ هِشَامٍ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ
الْوَلِيدِ اللَّهُمَّ أَنْجِ عِيَّاشَ ابْنَ أَبِي رَبِيعَةَ اللَّهُمَّ
أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ
طَائِكَ عَلَى مُضَرِّ اللَّهُمَّ سَيِّئِينَ كَسْبَنِي يُوسُفَ.

۱۹۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ
اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ
فَقَالَ اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ
اللَّهُمَّ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ اللَّهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ.

۱۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ
عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ظِلِّ
الْكَعْبَةِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَنَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ
وَنَجَرَتْ جَزُورٌ بِنَاحِيَةِ مَكَّةَ فَأَرْسَلُوا فَجَاؤُوا
مِنْ سَلَاهَا وَطَرَحُوهُ عَلَيْهِ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ
فَالْقَتْهُ عَنْهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اللَّهُمَّ
عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ لِأَبِي جَهْلٍ
بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ
وَالْوَلِيدَ بْنَ عُتْبَةَ وَأَبِي بَنٍ خَلْفَ وَعُقْبَةَ بْنَ أَبِي
مُعَيْطٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُمْ فِي قَلْبِ بَدْرٍ
فَنَلَى قَالَ أَبُو إِسْحَقَ وَنَسِيتُ السَّابِعَ وَقَالَ
يُوسُفُ بْنُ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ أُمِّيَةَ بْنَ
خَلْفٍ وَقَالَ شُعْبَةُ أُمِّيَةُ أَوْ أَبِي وَالصَّحِيحُ أُمِّيَةُ.

۱۹۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ
عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ
الْيَهُودَ دَخَلُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ فَلَعَنَهُمْ فَقَالَ مَالِكٌ قُلْتُ

نہیں سنا، جو ان لوگوں نے کہا، فرمایا تم نے نہیں سنا کہ میں نے کہہ دیا
وعلیکم۔

باب ۱۴۳۔ مسلمانوں کا اہل کتاب کو ہدایت کرنے اور ان کو
کتاب اللہ کی تعلیم دینے کا بیان۔

۱۹۶۔ الحق، یعقوب بن ابراہیم، ابن شہاب کے بھتیجے، ابن شہاب،
عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعودؓ حضرت عبد اللہ بن عباس سے
روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قیصر کو خط لکھا اور فرمایا کہ
یہ بھی اس میں لکھ دو کہ فان تولیت فان علیک اثم الاریسیین۔

باب ۱۴۴۔ تالیف قلوب کے طور پر مشرکین کیلئے راہ
ہدایت کی دعا کر نیکا بیان۔

۱۹۷۔ ابو الیمان، شعیب، ابو الزناد، عبد الرحمن، ابو ہریرہ سے روایت
کرتے ہیں کہ طفیل بن عمرو دوسی اور ان کے ساتھی آنحضرت کے
پاس آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ (قبیلہ) دوس کے لوگوں نے نافرمانی
کی اور آپ کی پیروی سے انکار کر دیا، آپ اللہ سے ان کے لئے بددعا
کیجئے، لوگ کہتے کہ اب حضرت بددعا کرنی چاہتے ہیں، اور دوس کا
قبیلہ ہلاک ہو جائیگا، مگر آپ نے بددعا نہیں کی، بلکہ فرمایا اے اللہ
دوس کو ہدایت کر اور ان کو دائرہ اسلام میں لے آ۔

باب ۱۴۵۔ یہود و نصاریٰ کو اسلام کی دعوت دینے کا بیان (۱)
اور ان سے کس بات پر جنگ کی جائے اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے قیصر و کسریٰ کو کیا لکھا تھا، اور جنگ سے پہلے
دعوت اسلام ضروری ہے۔

۱۹۸۔ علی بن جعد، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک سے روایت
کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب روم کے بادشاہ کو خط لکھا

أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ فَلَمْ تَسْمَعْ مَا قُلْتُ
وَعَلَيْكُمْ۔

۱۴۳۔ بَاب هَلْ يُرْشِدُ الْمُسْلِمُ أَهْلَ
الْكِتَابِ أَوْ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ۔

۱۹۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ
قَالَ أَخْبَرَنِي عُيَيْنَةُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ
مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى قَيْصَرَ
وَقَالَ فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْأَرِيسِيِّينَ۔

۱۴۴۔ بَاب الدُّعَاءِ لِلْمُشْرِكِينَ بِالْهُدَى
لِيَتَأَلَّفَهُمْ۔

۱۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا
أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
قَدِمَ طَفِيلُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الدَّوْسِيِّ وَأَصْحَابُهُ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ دَوْسًا عَصَتْ وَأَبَتْ فَأَدْعُ اللَّهَ
عَلَيْهَا فَيَقْبِلَ هَلَكْتُ دَوْسٌ قَالَ اللَّهُمَّ اهْدِ
دَوْسًا وَاتَّ بِهَمْ۔

۱۴۵۔ بَاب دَعْوَةِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ
وَعَلَى مَا يُقَاتِلُونَ عَلَيْهِ وَمَا كَتَبَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كِسْرَى وَقَيْصَرَ
وَالدَّعْوَةِ قَبْلَ الْقِتَالِ۔

۱۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَجَّادِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ
قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ

(۱) کافروں کے ساتھ جہاد کرنے سے پہلے انہیں دعوت اسلام دینا اس وقت ضروری ہے جبکہ ان تک اسلام کی دعوت نہ پہنچی ہو، اگر ظن
غالب یہ ہو کہ ان تک دعوت اسلام پہنچ چکی ہے، تو پھر ضروری نہیں، البتہ اگر کسی نقصان کا اندیشہ نہ ہو تو ایسی صورت میں بھی دعوت
اسلام مستحب ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ قِيلَ لَهُ إِنَّهُمْ لَا يَقْرَأُونَ كِتَابًا إِلَّا أَنْ يَكُونُ مَخْتُومًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِصَّةٍ فَكَاتَبَنِي أَنْظُرْ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ .

۱۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ يَدْفَعُهُ إِلَى كِسْرَى فَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ يَدْفَعُهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى فَلَمَّا قَرَأَهُ كِسْرَى خَرَقَهُ فَحَسِبْتُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُمَزَّقُوا كُلُّ مُمَزَّقٍ .

۱۴۶۔ بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْإِسْلَامِ وَالتَّبَوُّةِ وَأَنْ لَا يَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ إِلَهًا إِلَّا خَيْرَ الْآيَةِ .

۲۰۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَزَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى قَيْصَرَ يَدْعُوهُ إِلَى الْإِسْلَامِ وَبَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَيْهِ مَعَ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ وَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى لِيَدْفَعَهُ إِلَى قَيْصَرَ وَكَانَ قَيْصَرٌ لَمَّا كَشَفَ اللَّهُ جُنُودَ فَارَسَ مَشَى مِنْ جِمَصَ إِلَى إِنْجِيَاءَ شُكْرًا لِمَا أَنْبَأَهُ اللَّهُ فَلَمَّا جَاءَ قَيْصَرَ كَتَابُ رَسُولِ اللَّهِ

چاہا، تو آپ سے بیان کیا گیا کہ وہ لوگ بغیر مہر کے خط کو نہیں پڑھتے، لہذا آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی گویا میں اب بھی اس کی چمک آپ کے ہاتھ میں دیکھ رہا ہوں، اس میں آپ نے محمد رسول اللہؐ کندہ کرایا تھا۔

۱۹۹۔ عبد اللہ بن یوسف، لیث، عقیل، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، حضرت عبد اللہ بن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا خط کسری بادشاہ ایران کو بھیجا تو قاصد کو آپ نے حکم دیا تھا کہ وہ اس خط کو بحرین کے سردار کے حوالے کر دے، پھر بحرین کے سردار نے اس کو کسریٰ تک پہنچایا، جب اس کو کسریٰ نے پڑھا، تو پھاڑ ڈالا، خیال کرتا ہوں کہ سعید بن مسیب کہتے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے بددعا کی کہ وہ بالکل پارہ پارہ کر دیئے جائیں۔

باب ۱۴۶۔ سرور عالم کا کافروں کو اسلام اور نبوت کی طرف بلانے کا بیان، اور اللہ کا فرمان کہ ان میں سے ایک دوسرے کو اللہ کے سوا معبود نہ بنائے، اور اللہ کا فرمان اور کسی بشر کے لئے مناسب نہیں کہ اللہ اسے حکم اور نبوت عطا کرے، پھر لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ۔

۲۰۰۔ ابراہیم بن حمزہ، ابراہیم بن سعد، صالح بن کیسان، ابن شہاب، عبید اللہ بن عتبہ، حضرت عبد اللہ بن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قیصر کو خط لکھا، آپ نے اس کو اسلام کی دعوت دی تھی، اور آپ نے اپنا خط دحیہ کلبی کے ہاتھ بھیجا تھا، اور یہ حکم دیا تھا کہ وہ اس خط کو سردار بصری کے حوالہ کر دیں، تاکہ وہ اس کو قیصر تک پہنچا دے، قیصر جب سے اللہ نے اسے فتح فارس عنایت کی تھی، مقام حمص سے بیت المقدس کی طرف گیا ہوا تھا، اللہ کی اس نعمت کا شکریہ ادا کرنے کیلئے، پس جب قیصر کے پاس رسول اللہ ﷺ کا نامہ مبارک پہنچا، اور اس نے اس کو پڑھا، تو کہا ان کی قوم کے کسی آدمی کو میرے پاس ڈھونڈ لاؤ، تاکہ میں اس سے رسول اللہ ﷺ کی بابت پوچھوں، حضرت ابن عباس کہتے ہیں، مجھ سے

ابوسفیان نے بیان کیا کہ وہ اس زمانہ میں قریش کے چند لوگوں کے ساتھ تھے جو بغرض تجارت شام گئے تھے یہ سفر اس مدت میں ہوا جب کہ رسول اللہ ﷺ اور کفار قریش کے درمیان صلح قرار پائی تھی ابوسفیان کہتے ہیں کہ ہمیں شام کے کسی مقام میں قیصر کے قاصد نے پایا اور وہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو بیت المقدس لے گیا تو ہم قیصر کے سامنے لے جائے گئے وہ اس وقت اپنے دربار میں بیٹھا تھا اور سرداران روم اس کے ارد گرد جمع تھے قیصر نے اپنے ترجمان سے کہا کہ ان سے پوچھو کہ یہ شخص جو نبوت کا دعویٰ کرتا ہے نسب میں سب سے زیادہ اس کا قریب ان میں کون ہے؟ ابوسفیان کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میں ان سب سے زیادہ ان کا قریب عزیز ہوں۔ قیصر نے کہا ان کے اور تمہارے درمیان کیا قرابت ہے؟ میں نے کہا کہ وہ میرے چچا کے بیٹے ہیں قافلہ میں اس وقت میرے سوا عبد مناف کی اولاد میں سے کوئی نہ تھا قیصر نے کہا ان کو میرے پاس لے آؤ اور میرے ساتھیوں کی نسبت حکم دیا کہ وہ میری پیٹھ کے پیچھے میرے شانے کے پاس کھڑے کر دیئے جائیں پھر اس نے اپنے ترجمان سے کہا کہ ان کے ساتھیوں سے کہہ دو کہ میں ان سے اس شخص کے حالات پوچھوں گا جو نبی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اگر یہ جھوٹ کہیں تو تم ان کی تکذیب کر دینا ابوسفیان کہتے ہیں خدا کی قسم! اگر اس وقت اس بات کی شرم نہ ہوتی کہ میرے ساتھی مجھے جھوٹا کہیں گے تو میں اپنی طرف سے بھی قیصر سے کچھ بیان کرتا جب کہ اس نے آنحضرت کی بابت مجھ سے کچھ پوچھا تھا مگر مجھے اس بات کی غیرت آئی کہ لوگ مجھے جھوٹا کہیں گے اس لئے میں نے بالکل سچ بیان کر دیا اس کے بعد قیصر نے اپنے ترجمان سے کہا کہ ان سے پوچھو کہ یہ شخص جو تم لوگوں کے درمیان ہے اس کا نسب کیسا ہے؟ میں نے کہا کہ وہ ہم میں بڑے نسب والے ہیں کہنے لگا کہ کیا اس سے پہلے تم میں سے کسی نے یہ بات کہی ہے؟ میں نے کہا نہیں کہنے لگا کہ کیا قبل اس کے جو بات انہوں نے کہی ہے کیا تم نے ان کو جھوٹ بولتے سنا ہے؟ میں نے کہا نہیں کہنے لگا کیا ان کے باپ دادا میں کوئی بادشاہ تھا؟ میں نے کہا نہیں کہنے لگا کیا امیر لوگوں نے ان کی پیروی کی یا غریبوں نے؟ میں نے کہا امیروں نے نہیں بلکہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جِئْنَا قَرَاءَةً لِنَسْأَلَهُ هَهُنَا أَحَدًا مِنْ قَوْمِهِ لَأَسْأَلَهُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرَنِي أَبُو سُفْيَانَ أَنَّهُ كَانَ بِالشَّامِ فِي رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدِ امْوَأَ تِجَارًا فِي الْمَدِينَةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ كُفَّارِ قُرَيْشٍ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَوَجَدْنَا رَسُولَ قَيْصَرَ يَبْعُضُ الشَّامَ فَأَنْطَلَقَ بِي وَبِأَصْحَابِي حَتَّى قَدِمْنَا إِيْلَيْهِ فَأَدْخَلَنَا عَلَيْهِ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ فِي مَحَلِّسٍ مُلْكِهِ وَعَلَيْهِ النَّجَاحُ وَإِذَا حَوْلَهُ عِظَمَاءُ الرُّومِ فَقَالَ لَتَرْجُمَانِهِ سَلُّهُمْ إِلَيْهِمْ أَقْرَبُ نَسَبًا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا أَقْرَبُهُمْ إِلَيْهِ نَسَبًا قَالَ مَا قَرَابَةُ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ فَقُلْتُ هُوَ ابْنُ عَمِّي وَلَيْسَ فِي الرَّكْبِ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ مَنْفٍ غَيْرِي فَقَالَ قَيْصَرُ أَذْنُوهُ وَأَمَرَ بِأَصْحَابِي فَجَعَلُوا خَلْفَ ظَهْرِي عِنْدَ كَيْفِي ثُمَّ قَالَ لَتَرْجُمَانِهِ قُلْ لِأَصْحَابِهِ إِنِّي سَأَلْتُ هَذَا الرَّجُلَ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَإِنْ كَذَبَ فَكَذِبُوهُ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ وَاللَّهِ لَوْ لَا الْحَيَاءُ يَوْمَئِذٍ مِنْ أَنْ يَأْتُرَ أَصْحَابِي عَنِّي الْكَذِبَ لَكَذَبْتُهُ جِئْنَا سَأَلْنِي عَنْهُ وَلَكِنِّي اسْتَحْيَيْتُ أَنْ يَأْتُرُوا الْكَذِبَ عَنِّي فَصَدَّقْتُهُ ثُمَّ قَالَ لَتَرْجُمَانِهِ قُلْ لَهُ كَيْفَ نَسَبُ هَذَا الرَّجُلِ فَبُكِمَ قُلْتُ هُوَ فِينَا دُونَ سَبِّ قَالَ فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَبْلَهُ قُلْتُ لَا فَقَالَ كُنْتُمْ تَتَّبِعُونَهُ عَلَى الْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَأَشْرَافُ النَّاسِ يَتَّبِعُونَهُ أَمْ ضَعَفَاءُ هُمْ قُلْتُ بَلْ ضَعَفَاءُ هُمْ قَالَ فَيَزِيدُونَ أَوْ يَنْقُصُونَ قُلْتُ بَلْ يَزِيدُونَ قَالَ

فَهَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ سَخِطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ
قُلْتُ لَا قَالِ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ الْآنَ مِنْهُ
فِي مُدَّةٍ نَحْنُ نَخَافُ أَنْ يَغْدِرَ قَالَ أَبُو سَفِينٍ
وَلَمْ يُمْكِنِي كَلِمَةً أَدْخُلُ فِيهَا شَيْئًا انْتَقَضَ بِهِ
لَا أَخَافُ أَنْ تُؤْثَرَ عَنِّي غَيْرُهَا قَالَ فَهَلْ
قَاتَلْتُمُوهَا أَوْ قَاتَلَكُمْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ
كَانَتْ حَرْبُهُ وَحَرْبُكُمْ قُلْتُ كَانَتْ دُولًا
وَسِجَالًا يُدَالُ عَلَيْنَا الْمَرَّةُ وَنُدَالُ عَلَيْهِ
الْأُخْرَى قَالَ فَمَادَا يَأْمُرُكُمْ قَالَ يَأْمُرُنَا أَنْ نَعْبُدَ
اللَّهَ وَحْدَهُ لَا نُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَيَنْهَانَا عَمَّا كَانَ
يَعْبُدُ آبَاؤُنَا وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ
وَالْعَفَافِ وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ فَقَالَ
لِتَرْجُمَانِهِ حِينَ قُلْتُ ذَلِكَ لَهُ قُلْ لَهُ إِنِّي
سَأَلْتُكَ عَنْ نَسَبِهِ فِيمُكُمْ فَرَعَمْتُ أَنَّهُ دُونَسَبٍ
وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي نَسَبٍ قَوْمِهَا
وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ أَحَدٌ مِنْكُمْ هَذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ
فَرَعَمْتُ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَالَ
هَذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ قُلْتُ رَجُلٌ يَأْتِمُ بِقَوْلٍ قَدْ قِيلَ
قَبْلَهُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهَمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ
أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ فَرَعَمْتُ أَنْ لَا فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ
يَكُنْ لِيَدْعِ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ وَيَكْذِبَ عَلَى
اللَّهِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ
فَرَعَمْتُ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ
قُلْتُ يَطْلُبُ مَلِكُ آبَائِهِ وَسَأَلْتُكَ أَشْرَافُ
النَّاسِ يَتَّبِعُونَهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ فَرَعَمْتُ أَنْ
ضُعَفَاءُ هُمْ اتَّبِعُوهُ وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَأَلْتُكَ
هَلْ يَزِيدُونَ أَوْ يَنْقُصُونَ فَرَعَمْتُ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ
وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حَتَّى يَتِمَّ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ
أَحَدٌ سَخِطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ فَرَعَمْتُ
أَنْ لَا فَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حِينَ تَخْلُطُ بِشَأْنَتِهِ

غریب لوگ ان کی پیروی کر رہے ہیں! پھر کہنے لگا: وہ لوگ روز بروز
زیادہ ہوتے جاتے ہیں یا کم؟ میں نے کہا: زیادہ ہوتے جا رہے ہیں، کہنے
لگا: پھر کیا کوئی شخص ان کے دین میں داخل ہو نیکی بعد ناخوش ہو کر پھر
بھی جاتا ہے؟ میں نے کہا: نہیں، کہنے لگا: کیا گاہے وعدہ خلافی کرتے
ہیں؟ میں نے کہا: کبھی نہیں، اور اب ہم ان کی طرف سے صلح کی
مدت کے اختتام پر ہیں، ہمیں خوف ہے کہ وہ عہد شکنی کریں گے،
ابوسفیان نے کہا: مجھے ایسی بات اپنی طرف سے داخل کرنے کا جس پر
لوگ مجھے جھوٹا نہ کہہ سکیں، سو اس بات کے اور موقع نہیں ملا، کہنے
لگا: کیا تم نے کبھی ان سے جنگ کی ہے؟ میں نے کہا: ہاں! کہنے لگا: پھر
تمہاری اور ان کی جنگ کس طرح رہی؟ میں نے کہا: لڑائی تو ڈول کشی
کی طرح ہے، کبھی وہ ہم پر غلبہ پا جاتے ہیں، اور کبھی ہم ان پر کہنے لگا:
آخر وہ تم کو کس بات کا حکم دیتے ہیں؟ میں نے کہا: وہ ہمیں صرف اس
بات کا حکم دیتے ہیں کہ ہم صرف اللہ کی عبادت کریں اس کے ساتھ
کسی کو شریک نہ کریں، ہمارے باپ دادا جن کی پرستش کرتے تھے،
ان کی عبادت سے روک دیا ہے، ہمیں نماز، صدقہ، پرہیزگاری، وعدہ
وفائی اور امانت کے ادا کرنے کا حکم دیتے ہیں، جب میں یہ سب کچھ
کہہ چکا، تو اس نے اپنے ترجمان سے کہا کہ ان سے کہو کہ میں نے تم
سے ان کے نسب کی بابت پوچھا، تو تم نے کہا: وہ ذی نسب ہیں، اور
تمام پیغمبر اپنی قوم کے نسب میں اسی طرح بڑے درجہ کے بھیجے گئے
ہیں، اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا ان سے پہلے یہ بات تم سے کسی
نے کہی، تم نے کہا: نہیں، اگر ان سے پہلے کسی نے یہ بات کہی ہوتی، تو
میں کہہ دیتا کہ وہ ایسے شخص ہیں جو اس قول کی اقتداء کرتے ہیں، جو
ان سے پہلے کہا جا چکا ہے، میں نے تم سے پوچھا کہ کیا قبل اس کے کہ
جو بات انہوں نے کہی ہے، تم ان کو جھوٹ کے ساتھ متھم جانتے تھے،
تم نے کہا: نہیں، پس میں سمجھ گیا کہ ایسا نہیں ہو سکتا کہ وہ لوگوں پر
جھوٹ بولنا چھوڑ دیں، اور اللہ پر جھوٹ بولیں، اور میں نے تم سے
پوچھا: کیا ان کے باپ دادا میں کوئی بادشاہ ہوا ہے، تم نے کہا: نہیں، میں
کہتا ہوں کہ اگر ان کے باپ دادا میں کوئی بادشاہ ہوا ہوتا، تو وہ اس
طریقہ سے اپنے باپ دادا کا ملک حاصل کرنا چاہتے ہیں، اور میں نے تم
سے پوچھا: کیا سرمایہ داران کے پیرو ہیں، یا غریب لوگ، تم نے کہا کہ

زیادہ تر غریب لوگوں نے ان کی اتباع کی ہے اور تمام پیغمبروں کی اتباع بھی لوگ کرتے ہیں اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا وہ لوگ زیادہ ہوتے جاتے ہیں یا کم؟ تو تم نے کہا وہ زیادہ ہوتے جاتے ہیں ایمان کا یہی حال ہے کہ وہ عنقریب کامل ہو جائے اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا کوئی شخص بعد اس کے کہ ان کے دین میں داخل ہو اس سے ناخوش ہو کر پھر بھی جاتا ہے؟ تم نے کہا نہیں ایمان کا یہ ہی حال ہے جب اس کی بشارت دلوں میں مل جاتی ہے تو پھر کوئی شخص اس سے خفا نہیں ہوتا اور میں نے تم سے پوچھا کہ وہ کبھی عہد شکنی کرتے ہیں؟ تم نے کہا نہیں اسی طرح تمام رسول و وعدہ خلافی نہیں کرتے اور میں نے تم سے یہ بھی پوچھا کہ کیا تم نے ان سے جنگ کی ہے اور انہوں نے تم سے جنگ کی ہے۔ تم نے کہا ہاں انہوں نے ایسا کیا ہے اور یہ کہ ہماری اور ان کی جنگ ڈول کی طرح رہتی ہے کبھی وہ تم پر غالب آتے ہیں اور کبھی تم ان پر چھا جاتے ہو اسی طرح تمام پیغمبروں کی آزمائش کی جاتی ہے اور انجام کار سرخروئی اور عزت انہیں کیلئے ہے میں نے تم سے پوچھا کہ وہ تم کو کس بات کا حکم دیتے ہیں؟ تم نے کہا وہ ہمیں اس بات کا حکم دیتے ہیں کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ وہ تمہیں ان چیزوں کی پرستش سے روکتے ہیں جن کی عبادت تمہارے باپ دادا کیا کرتے تھے اور وہ تم کو نماز، صدقہ، پرہیزگاری، ایفاء عہد اور ادائے امانت کا حکم دیتے ہیں اور یہی پیغمبر کی صفت ہے میں جانتا تھا کہ ایک پیغمبر ظاہر ہونے والے ہیں مگر مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ وہ تم میں سے ہونگے جو کچھ تم کہتے ہو اگر وہ سچ ہے تو عنقریب وہ میری اس جگہ کے مالک ہو جائیں گے مجھے امید ہے کہ میں ان سے ملوں گا لیکن یہ بہت دور کی بات ہے اگر میں ان کے پاس ہوتا تو ان کے مقدس پیروں کو دھوتا ابو سفیان سے مروی ہے کہ قیصر نے پھر آپ کا خط منگوا کر پڑھایا اس کا مضمون یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ خط) اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہر قل بادشاہ روم کے نام سلام ہو اس شخص پر جو ہدایت کی پیروی کرے اما بعد! میں تمہیں اسلام کی طرف بلاتا ہوں اسلام لے آؤ تو فتح جائے گا اسلام لے آؤ تو اللہ تم کو دو گنا ثواب دے گا اور اگر اسلام سے انکار کرو گے تو تمہاری پوری قوم کا

الْقُلُوبَ لَا يَسْخَطُهُ أَحَدٌ وَ سَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُونَ فَرَعَمْتُ أَنْ لَا وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ لَا يَغْدِرُونَ وَ سَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ وَقَاتَلْتُكُمْ فَرَعَمْتُ أَنْ قَدْ فَعَلَ وَأَنَّ حَرْبَكُمْ وَ حَرْبُهُ تَكُونُ دُونَ يَدَانِ عَلَيْكُمُ الْمَرَّةَ وَ تَدَالُونَ عَلَيْهِ الْأُخْرَى وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلَى وَ تَكُونُ لَهَا الْعَاقِبَةُ وَ سَأَلْتُكَ بِمَاذَا يَأْمُرُكُمْ فَرَعَمْتُ أَنَّهُ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبَيْنَهَا كُمْ عَمَّا كَانَ يَعْْبُدُ آبَاءُكُمْ وَ يَأْمُرُكُمْ بِالصَّلَاةِ وَ الصَّدَقِ وَ الْعَقَابِ وَ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَ آدَاءِ الْأَمَانَةِ قَالَ وَ هَذِهِ صِفَةُ النَّبِيِّ قَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ وَلَكِنْ لَمْ أَظُنْ أَنَّهُ مِنْكُمْ وَإِنْ يَكُ مَا قُلْتُ حَقًّا فَيُوشِكُ أَنْ يَمْلِكَ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ وَلَوْ أَرَجُوا أَنْ أَخْلَصَ إِلَيْهِ لَتَحَشَّمْتُ لِقَائِهِ وَلَوْ كُنْتُ عَنْدَهُ لَعَسَلْتُ قَدَمَيْهِ قَالَ أَبُو سُفْيَانٍ ثُمَّ دَعَانِي كَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلَامٌ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدَاعِيَةِ الْإِسْلَامِ أَسْلِمْتَ تَسْلِمٌ وَ أَسْلِمَ يُؤْتِكَ اللَّهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَعَلَيْكَ إِثْمُ الْأَرَبِيِّينَ وَ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لَا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ قَالَ أَبُو سُفْيَانٍ فَلَمَّا أَنْ قَضَى مَقَالَتَهُ عَلَتْ أَصْوَاتُ الَّذِينَ حَوْلَهُ مِنْ عَظَمَاءِ الرُّومِ وَ كَثُرَ لَعْنُهُمْ فَلَا أَدْرَى مَاذَا قَالُوا وَ أَمْرُنَا فَأَخْرَجْنَا فَلَمَّا أَنْ خَرَجْتُ مَعَ أَصْحَابِي وَ خَلَوْتُ بِهِمْ قُلْتُ لَهُمْ لَقَدْ أَمَرَ ابْنُ أَبِي

كَبِشَّةٌ هَذَا مَلِكٌ بَنَى الْأَصْفَرَ يَخَافُهُ قَالَ أَبُو
سُفْيَانَ وَاللَّهِ مَا زِلْتُ ذَلِيلًا مُسْتَيْقِنًا بِأَنَّ أَمْرَهُ
سَيُظْهَرُ حَتَّى أَدْخَلَ اللَّهُ قَلْبِي الْإِسْلَامَ وَأَنَا
كَارِهٌ -

گناہ تم کو ہو گا۔ اے اہل کتاب تم ایک ایسی بات کی طرف آؤ جو ہمارے
تمہارے دونوں کے درمیان میں مشترک ہے وہ یہ کہ ہم سب لوگ
صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور ہم میں سے کوئی شخص کسی مخلوق
کو معبود نہ بنائے۔ پھر تم اگر اعراض کرو گے تو گواہ رہنا کہ ہم مسلمان
ہیں ابوسفیان راوی ہیں کہ ہر قل نے اس خط کو پڑھا کر سب کو سنایا۔
اہلیان دربار میں طرح طرح کی چہ میگوئیاں ہونے لگیں اور نتیجہ شور
و شغب تک پہنچا، مہر شہر کا حاکم اور وزراء مملکت میں زور زور سے
باتیں ہونے لگیں اور نہ معلوم کیا کیا، اول تول بکتے رہے آخر کار ہم
لوگوں کو دربار سے باہر نکال دیا گیا، چنانچہ میں اپنے ساتھیوں کے
ساتھ باہر نکلا، میں نے ان سے تنہائی میں کہا اب تو ابن ابی کعبہ یعنی
محمد کا کام بہت بڑھ گیا ہے یہ روم کا بادشاہ جنگ میں ان سے ڈرتا ہے
اور میں اپنے دل میں ذلت محسوس کرنے لگا اور اس بات کا یقین
ہو گیا کہ محمد کا دین غمگین غالب آ جائے گا یہاں تک کہ اس کے
بعد اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام کو پختہ کر دیا۔

۲۰۱۔ عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی، عبد العزیز بن ابی حازم، ابو حازم سہل
بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو
خیبر کے دن فرماتے ہوئے سنا کہ اب کے جھنڈا اس کو دوں گا جس
کے ہاتھ پر فتح ہو جائے گی، پھر صحابہ میں سے ہر ایک اس بات کی
امید کرنے لگے کہ علم و پرچم ہم کو مرحمت ہو گا، لیکن دوسرے دن
تمام صحابہ کی موجودگی میں، سرور عالم نے فرمایا، علی کہاں ہیں؟ کسی
نے کہا، ان کی آنکھوں میں درد ہے، آپ نے ان کو بلایا، اور وہ آپ
کے سامنے حاضر کئے گئے، آپ نے ان کی دونوں آنکھوں میں لعاب
لگایا، جب وہ اچھے ہو گئے، اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پہلے ان کو کوئی
شکایت تھی ہی نہیں، اس کے بعد ان کو علم دیا، حضرت علی نے کہا، ہم
ان کافروں سے جنگ کریں یعنی کہ وہ ہمارے مثل ہو جائیں، آپ
نے فرمایا کہ آہستگی کرو، جب تم ان کے میدان میں جاؤ تو ان کو اسلام
کی دعوت دینا اور جو خدا کی طرف سے ان پر فرض ہے اس سے ان
کو آگاہ کرنا، قسم ہے خدا کی کہ اگر تمہارے ذریعہ کسی ایک شخص کو
بھی ہدایت مل گئی، تو یہ عمل تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بھی
زیادہ اچھا ہے۔

۲۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ لَا أُعْطِينَ الرَّايَةَ
رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ فَقَامُوا يَرْجُونَ
لِذَلِكَ أَيُّهُمْ يُعْطَى فَعَدَوْا وَكُلُّهُمْ يَرْجُوا
أَنْ يُعْطَى فَقَالَ آيْنِ عَلِيٌّ فَقِيلَ يَشْتَكِي
عَيْنَيْهِ فَأَمَرَ فَدْعَى لَهُ فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ
فَبَرَأَ مَكَانَهُ حَتَّى كَانَتْ لَمْ يَكُنْ بِهِ شَيْءٌ
فَقَالَ نَقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا فَقَالَ
عَلِيٌّ رَسُلِكَ حَتَّى تَنْزَلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ
ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ
عَلَيْهِمْ قَوْلَ اللَّهِ لَأَنْ يُهْدَى بِلَكَ رَجُلٌ وَاحِدٌ
خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ.

۲۰۲۔ عبد اللہ بن محمد، معاویہ بن عمرو، ابوالفتح، حمید، حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی قوم سے جہاد کرتے تھے تو بغیر اس کے کہ صبح ہو جائے، جہاد شروع نہ کرتے، پھر اگر آپ اذان کی آواز سن لیتے، تو جہاد موقوف کر دیتے، اور اگر اذان کی آواز نہ سنتے، تو صبح کے بعد فوراً قتل و خونریزی کا حکم دیتے، چنانچہ ہم خیبر میں بھی رات ہی کے وقت گئے تھے۔

۲۰۳۔ قتیبہ، اسماعیل بن جعفر، حمید، حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ خیبر میں شب کے وقت پہنچے، اور آپ جب شب کے وقت کسی قوم کے پاس جاتے تھے، تو بغیر صبح ہونے ان کی مار نہ کرتے تھے، پھر جب صبح ہوئی، تو یہود اپنے بھاؤں اور ٹوکروں لے کر نکلے، جب انہوں نے آپ کو دیکھا، تو کہا کہ محمد (ﷺ) آگئے، خدا کی قسم اور ان کا لشکر بھی آگیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اکبر (اللہ بہت بڑا ہے) خیبر برباد ہو گیا، ہم جب کسی قوم کے میدان میں ڈیرے ڈالتے ہیں، تو ان سبے ہوؤں کی صبح، شام غریباں سے بدل جاتی ہے۔

۲۰۴۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جہاد کروں، یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں۔ پس جو شخص لا الہ الا اللہ کہہ دے گا، اس کی جان اور اس کا مال محفوظ ہو جائے گا، حق کے بدلے، اور اس کا حساب و کتاب خدا کے ذمہ ہے، اس مضمون کو حضرت عمر اور ابن عمرؓ نے بھی رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا ہے۔

باب ۱۴۔ ایک خاص مقام کا ارادہ کرنے اور توریہ کے طور پر کسی اور طرف جہاد کے اظہار کا بیان، اور یہ کہ جمعرات کو سفر کرنے کی فضیلت ثابت ہے۔

۲۰۵۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن کعب بن

۲۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ عَنْ حَمِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا غَزَا قَوْمًا لَمْ يَغْزُ حَتَّى يُصْبِحَ فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ وَإِنْ لَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا أَغَارَ بَعْدَ مَا يُصْبِحُ فَتَزَلْنَا خَيْرَ لَيْلًا .

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ غَزَا بِنَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى خَيْبَرَ فَجَاءَ هَا لَيْلًا وَكَانَ إِذَا جَاءَ قَوْمًا بَلِيلٍ لَا يُغَيِّرُ عَلَيْهِمْ حَتَّى يُصْبِحَ فَلَمَّا أَصْبَحَ خَرَجَتْ يَهُودُ بِمَسَاجِيهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا مُحَمَّدٌ وَاللَّهِ مُحَمَّدٌ وَالْحَمِيسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ أَكْبَرُ خَرَبْتُ خَيْبَرَ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ .

۲۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَدْ عَصَمَ مِنْهُ نَفْسَهُ وَمَالَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ رَوَاهُ عُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۴۷ باب مَنْ أَرَادَ غَزْوَةً فَارْتَدَّ بِغَيْرِهَا وَمَنْ أَحَبَّ الْخُرُوجَ يَوْمَ الْحَمِيسِ .

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ

مالک سب بیٹوں میں سے حضرت کعب کو لے کر چلنے والے تھے کہ میں نے حضرت کعب بن مالکؓ سے سنا جب کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے جہاد میں پیچھے رہ گئے تھے کہ آنحضرت ﷺ جب کسی جہاد کا ارادہ فرماتے تھے تو بطور توریہ کے دوسرے جہاد کو ظاہر فرماتے تھے۔

۲۰۶۔ احمد بن محمد، عبد اللہ، یونس، زہری، عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت کعب بن مالکؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آنحضرت ﷺ اکثر جب کسی جہاد کا ارادہ فرماتے تو (مصلحت کی وجہ سے اپنے عمل سے) اس کے خلاف مقام کو (۱) ظاہر فرماتے، یہاں تک کہ غزوہ تبوک آگیا، اس جہاد کا ارادہ رسول اللہ ﷺ نے سخت گرمی میں فرمایا، اور دور دراز کا سفر اور جنگلات کا سامنا تھا، اور دشمنوں کی کثیر تعداد سے مقابلہ تھا، تو آپ نے مسلمانوں سے اس جہاد کو صاف صاف بتلادیا تھا، تاکہ وہ اپنے دشمن کے مطابق سامان تیار کر لیں، اور جس طرف جانا تھا، وہ بھی بتادیا تھا، یونس نے بواسطہ زہری بیان کیا ہے کہ مجھ سے عبد الرحمن بن کعب بن مالک نے فرمایا کہ حضرت کعب بن مالک فرمایا کرتے تھے کہ کم ہوتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ جمعرات کے سوا اور کسی دن سفر کیلئے نکلیں۔

عبد اللہ بن محمد، ہشام، معمر، زہری، عبد الرحمن بن کعب بن مالک اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ غزوہ تبوک میں جمعرات کے دن (مدینہ سے) نکلے تھے، اور آنحضرت ﷺ یہ دوست رکھتے تھے کہ سفر کیلئے جمعرات کے دن نکلا جائے۔

باب ۱۴۸۔ ظہر کی نماز پڑھ کر سفر کرنے کا بیان۔

۲۰۷۔ سلیمان بن حرب، حماد، ایوب، ابو قلابہ، انس سے روایت

ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ حِينَ تَخْلَفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرَى بِغَيْرِهَا.

۲۰۶۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَمًا يُرِيدُ غَزْوَةً يَغْزُوهَا إِلَّا وَرَى بِغَيْرِهَا حَتَّى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ فَغَزَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا وَمَقَارًا وَاسْتَقْبَلَ غَزْوَةً كَثِيرَةً فَجَلَّى لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوا أَهْبَةَ عَدُوِّهِمْ وَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِي يُرِيدُ وَعَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يَقُولُ لَقَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِذَا خَرَجَ فِي سَفَرٍ إِلَّا يَوْمَ الْخَيْمِيسِ.

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْخَيْمِيسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَيْمِيسِ.

۱۴۸ بَابُ الْخُرُوجِ بَعْدَ الظُّهْرِ.

۲۰۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ

(۱) اس کو توریہ کہتے ہیں۔ توریہ کا معنی یہ ہے کہ کوئی ذو معنی لفظ بولا جائے اس طریقہ سے کہ سننے والا ایک معنی مراد لے اور متکلم کی مراد دوسرا معنی ہو جتنی حکمت عملی کی بناء پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کیا کرتے تھے۔

کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعت اور عصر کی دو الحقیفہ میں دو رکعت پڑھیں اور میں نے صحابہ سے سنا کہ حج و عمرہ دونوں کا تلبیہ با آواز بلند کہتے جاتے تھے۔

باب ۱۴۹۔ اخیر مہینے میں نکلنے کا بیان اور کریب نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ مدینہ سے ذیقعدہ کی پچیسویں تاریخ کو روانہ ہوئے تھے اور مکہ شریف میں ذی الحجہ کی چوتھی تاریخ کو پہنچے تھے۔

۲۰۸۔ عبد اللہ بن مسلمہ، مالک، یحییٰ بن سعید، عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ کو کہتے ہوئے سنا کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کیلئے پچیس ذی قعدہ کو روانہ ہوئے، ہم کو صرف حج کا خیال تھا، لیکن جب ہم مکہ کے قریب پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے اعلان فرمایا، جس شخص کے ہمراہ قربانی نہ ہو اور وہ کعبہ کا طواف اور کوہ صفا اور مردہ کے درمیان سعی کر چکا ہو، تو احرام کھول دے۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ قربانی والے دن ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا۔ تو میں نے پوچھا کہ یہ کیسا گوشت ہے؟ کہا رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیبیوں کی طرف سے قربانی کی ہے، مشہور راوی یحییٰ کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث قاسم بن محمد بن ابی بکرؓ سے بیان کی، تو انہوں نے کہا اللہ کی قسم حضرت عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے یہ حدیث تم سے بالکل ٹھیک بیان کی ہے۔

عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ لِدَى الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ وَسَمِعْتُهُمْ يَصْرُخُونَ بِهِمَا جَمِيعًا.

۱۴۹ باب الْخُرُوجِ اخِرَ الشَّهْرِ وَقَالَ كُرَيْبٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اِنْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ لَيْالٍ ذِي الْقَعْدَةِ وَقَدِمَ مَكَّةَ لِأَرْبَعٍ لَيَالٍ خَلَوْا مِنْ ذِي الْحِجَّةِ.

۲۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ ۞ تَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ لَيَالٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَلَا نَرَى إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَذِي إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَنْ يَحِلَّ قَالَتْ عَائِشَةُ ۞ فَدَخَلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمٍ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هَذَا فَقَالَ نَحَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِهِ قَالَ يَحْيَى فَذَكَرْتُ هَذَا الْحَدِيثَ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ أَتَيْتُكَ وَاللَّهِ بِالْحَدِيثِ عَلَى وَجْهِهِ.

بارہواں پارہ

۱۵۰۔ بَابُ الْخُرُوجِ فِي رَمَضَانَ .

۲۰۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ أَفْطَرَ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ .

۱۵۱۔ بَابُ التَّوْدِيعِ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْثٍ وَقَالَ لَنَا إِنْ لَقِيتُمْ فُلَانًا وَفُلَانًا لِرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ سَمَّا هُمَا فَحَرَّ قَوْمُهُمَا بِالنَّارِ قَالَ تُمْ آتِيَاهُ تُودِعُهُ حِينَ أَرَدْنَا الْخُرُوجَ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَمَرْتُكُمْ أَنْ تُحَرِّقُوا فُلَانًا وَفُلَانًا بِالنَّارِ وَإِنَّ النَّارَ لَا يَعْذِبُ بِهَا إِلَّا اللَّهُ فَإِنْ أَحَدْتُمُوهُمَا فَاقْتُلُوهُمَا .

۱۵۲۔ بَابُ السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِلْإِمَامِ .

۲۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

بارہواں پارہ

باب ۱۵۰۔ ماہ رمضان میں سفر کرنے کا بیان۔

۲۰۹۔ علی بن عبد اللہ، سفیان، زہری، عبید اللہ، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے ماہ رمضان میں روزہ رکھ کر سفر کیا اور مقام کدید میں پہنچ کر افطار فرمایا، سفیان نے بواسطہ زہری کہا کہ عبید اللہ نے حضرت ابن عباسؓ سے بھی یہی مضمون حدیث بیان کیا ہے اور اس کے ماہی پوری حدیث بیان کی۔

باب ۱۵۱۔ سفر کے وقت دوستوں اور رشتہ داروں کو رخصت کرنے کا بیان اور ابن وہب نے کہا کہ مجھے بتوسط عمرو، بکر اور سلیمان بن یسار کے ابو ہریرہؓ سے یہ حدیث پہنچی ہے کہ آنحضرتؐ نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا اور قریش کے دو آدمیوں کے نام لے کر فرمایا کہ اگر تم کو قریش کے فلاں فلاں آدمی ملیں تو انہیں آگ کی نذر کر دینا، ابو ہریرہؓ کہتے ہیں جب ہم چلنے لگے تو آپ کے پاس رخصت ہونے کو آئے تو ارشاد فرمایا کہ میں نے تم کو حکم دیا تھا کہ فلاں فلاں کو نذر آتش کر دینا (۱) لیکن آگ سے تو اللہ تعالیٰ عذاب دیتا ہے لہذا تم ان کو گرفتار کر کے تلوار کے گھاٹ اتار دینا۔

باب ۱۵۲۔ احکام امام کی تعمیل اور فرمانبرداری کا بیان۔

۲۱۰۔ مسدد، یحییٰ، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، محمد بن صباح، اسمعیل بن زکریا، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں

(۱) انسان خواہ کتنا ہی بڑا مجرم کیوں نہ ہو بلکہ کوئی بھی جاندار ہو بعد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آگ سے جلانے کی ممانعت کر دی تھی۔ اس حدیث میں جو حکم ہے وہ پہلے کا ہے، پھر شریعت اسلامی کا قانون یہی قرار پایا کہ خواہ جرم کتنا ہی سنگین کیوں نہ ہو جلانے کی سزا کسی کو بھی نہ دی جائے جیسا کہ اس حدیث کے آخر میں اسکی تصریح ہے۔

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام کی بات سنا اور حکم ماننا ہر شخص پر فرض ہے جب تک کہ کسی بری بات اور گناہ کرنے کا حکم نہ دیا جائے اور اگر کسی گناہ کے کرنے کا حکم دیا جائے تو اس وقت امام کی بات نہ سنے اور نہ اس کے احکام ہی مانے جائیں۔

باب ۱۵۳۔ امام کی طرف سے جنگ کرنے کے اور اسکے ذریعہ پناہ مانگنے کا بیان۔

۲۱۱۔ ابوالیمان، شعیب، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم لوگ دوسری امتوں سے باعتبار زمانہ اگرچہ اخیر میں ہیں، لیکن مرتبہ میں بہت آگے اور بلند ہیں، نیز اسی اسناد سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے میری اطاعت کی، اس نے اللہ کی اطاعت کی، اور جس نے میری نافرمانی کی، اس نے اللہ کی نافرمانی کی، اور جو شخص حاکم شریعت کی اطاعت کریگا، اس نے میری اطاعت کی، اور جو حاکم کی خلاف ورزی کریگا، اس نے میری نافرمانی کی، سنو امام ڈھال کی طرح ہے (۱) اسکی آڑ لے کر جنگ کی جاتی ہے، اور اسی کی پناہ لی جاتی ہے، پس اگر وہ اسے ڈرنے اور عدل و انصاف کرنے کا حکم دے، تو اس کو ثواب ملے گا، اور وہ اگر اس کی خلاف ورزی کرے، تو اس پر گناہ ہوگا۔

باب ۱۵۴۔ میدان جنگ سے فرار نہ ہونے کی بیعت کا بیان، اور بعض کہتے ہیں، موت پر ہے حسب فرمان الہی کہ بے شک اللہ ان مسلمانوں سے راضی ہو گیا، جب کہ اسے رسول اکرم تم سے لوگ درخت کے تلے بیعت کر رہے تھے۔

۲۱۲۔ موسیٰ جویریہ، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ سال آئندہ یعنی بیعت رضوان کے بعد جب ہم پھر لوٹے، تو ہمارے دونوں ساتھیوں میں سے کسی نے اس درخت کو نہ پایا، جس کے نیچے ہم نے بیعت کی تھی، جہاں اللہ کی مہربانی تھی، اس کے بعد میں نے نافع سے پوچھا کہ رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے کس

وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ حَقٌّ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِالْمَعْصِيَةِ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ .

۱۵۳ بَابُ يُقَاتِلُ مِنْ وَرَاءِ الْإِمَامِ وَيُتَّقِي

بِهِ .

۲۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: نَحْنُ الْأَحْزَرُونَ السَّابِقُونَ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَمَنْ يُطِيعِ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ يُعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي وَإِنَّمَا الْإِمَامُ حُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقَى بِهِ فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَعَدَلَ فَإِنَّ لَهُ بِذَلِكَ أَجْرًا وَإِنْ قَالَ بِغَيْرِهِ فَإِنَّ عَلَيْهِ مِنْهُ .

۱۵۴ بَابُ الْبَيْعَةِ فِي الْحَرْبِ أَنْ لَا يَفِرُّوا وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَلَى الْمَوْتِ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ .

۲۱۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: رَجَعْنَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَمَا اجْتَمَعَ مِنَّا اثْنَانِ عَلَى الشَّجَرَةِ الَّتِي بَايَعْنَا تَحْتَهَا كَانَتْ رَحْمَةً مِنَ اللَّهِ فَسَأَلْتُ نَافِعًا عَلَى أَيِّ شَيْءٍ

(۱) امام سے مراد وہ شخص ہے جو مسلمانوں کے معاملات اور امور کا منتظم ہوا، اسکو ڈھال اس لیے فرمایا کہ اس کے نظم کی بناء پر لوگ دشمن کے حملہ سے اور آپس کی تکالیف سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔

بات پر بیعت لی تھی، موت پر؟ تو انہوں نے کہا کہ نہیں، بلکہ جنگ میں ثابت قدم رہنے پر بیعت لی تھی۔

۲۱۳۔ موسیٰ بن اسماعیل، وہیب، عمرو، عباد، حضرت عبداللہ بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ واقعہ حرہ (۱) کے زمانہ میں ایک شخص نے آکر مجھ سے کہا کہ خطلہ کے بیٹے لوگوں سے موت پر بیعت لے رہے ہیں، تو حضرت عبداللہ نے کہا کہ ہم رسالتناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی سے اس شرط پر بیعت نہیں کریں گے۔

۲۱۴۔ مکی بن ابراہیم، یزید بن ابی عبید، سلمہ بن اکوع سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ سے بیعت رضوان کے بعد ایک درخت کے سایہ کی طرف چلا، لوگوں کے کم ہو جانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابن اکوع آئیے بیعت نہیں کرنی؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تو بیعت کر چکا ہوں، فرمایا مکرر چنانچہ میں نے دوبارہ بیعت کی، میں نے ان سے کہا اے ابو مسلم! تم نے اس دن کس بات پر بیعت کی تھی، انہوں نے جواب دیا موت پر بیعت کی تھی۔

۲۱۵۔ حفص، شعبہ، حمید، انس سے روایت کرتے ہیں کہ خندق کے دن انصار کہہ رہے تھے ہم نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد پر بیعت کی ہے اور جب تک زندہ رہیں گے، لگا تار جہاد کرتے رہیں گے، اور جہاد ہی ہماری زندگی ہے، جس کے جواب میں رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اے اللہ عیش تو آخرت ہی کی ہے، اور اے اللہ! تو انصار و مہاجرین کو سر بلند کر، اور انہیں عیش و آرام عطا فرما۔

۲۱۶۔ الحنفی، محمد بن فضیل، عاصم، ابو عثمان، مجاشع سے روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے بھائی کو اپنے ساتھ لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم سے ہجرت پر بیعت لے لیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

بَايَعَهُمْ عَلَى الْمَوْتِ قَالَ لَا بَا يَعَهُمْ عَلَى الصَّبْرِ .

۲۱۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ وَ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : لَمَّا كَانَ زَمَنُ الْحَرَّةِ آتَاهُ ابْنُ فَقَالَ لَهُ : إِنَّ ابْنَ حَنْظَلَةَ يُبَايِعُ النَّاسَ عَلَى الْمَوْتِ فَقَالَ : لَا تُبَايِعْ عَلَى هَذَا أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۲۱۴۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَدَلْتُ إِلَى ظِلِّ الشَّجَرَةِ قَالَ يَا ابْنَ الْأَكُوْعِ أَلَا تُبَايِعُ قَالَ قُلْتُ قَدْ بَايَعْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَابْيَضَا فَبَايَعْتُهُ الثَّانِيَةَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تُبَايِعُونَ يَوْمَئِذٍ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ .

۲۱۵۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَتْ الْأَنْصَارُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ تَقُولُ : نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا حِينًا أَبَدًا فَاجَابَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَكَرِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ .

۲۱۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ فُضَيْلٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ مُجَاشِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَآحِي فَقُلْتُ بَايَعْنَا

(۱) یہ واقعہ ۵۳ھ میں یزید بن معاویہ کے دور میں پیش آیا۔ جنگ کے موقع پر امام موت پر عہد لے یا صبر و استقامت پر دونوں کا مقصد ایک ہی ہے کہ جنگ سے راہ فرار اختیار نہ کی جائے۔

ہجرت تو مسلمانوں کے لئے ختم ہو چکی، تو میں نے عرض کیا، آپ کس بات پر ہم سے بیعت لیں گے، ارشاد فرمایا، اسلام اور جہاد پر۔

باب ۱۵۵۔ امام کالوگوں پر حسب استطاعت احکام واجب کرنے کا بیان۔

۲۱۷۔ عثمان، جریر، منصور، ابو وائل سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعود نے مجھ سے ایک دن کہا کہ آج میرے پاس ایک آدمی نے آکر مسئلہ پوچھا، جس کا جواب میں نہ دے سکا، اس نے کہا ہم اس شخص کے بارے میں کیا رویہ اختیار کریں، جو ہتھیاروں سے لیس اور بالکل تندرست ہے، وہ ہمارے رئیسوں کی معیت میں جہاد بھی کرتا ہے، لیکن وہ ایسے احکام دیتا ہے، جن کی ہم تعمیل نہیں کر سکتے ہیں میں نے اسکو جواب دیا، بخدا میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ میں تمہیں کیا جواب دوں، البتہ یہ سن لو کہ، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے، تو آپ ہمیں ہر کام کا ایک دفعہ حکم دیتے، اور اس کام کو ہم کر لیا کرتے، اور بلا شک تم میں سے ہر شخص اس وقت تک اچھا رہے گا، جب تک اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے گا، اور جب کسی کے دل میں کوئی شبہ پیدا ہو، تو اسکو چاہئے کہ وہ دوسرے آدمی سے دریافت کر لے، جو اسکی تسلی کر دے اور تم عنقریب ایسی اچھی صفات کے آدمیوں کو پاؤ گے، اور قسم ہے اس معبود واحد کی، جتنی دنیا گزر چکی ہے، اس کی بابت میں کہتا ہوں کہ وہ ایک حوض کی طرح ہے، جس کا صاف و شفاف پانی تو پلایا گیا ہے، اور اس کی گار باقی رہ گئی ہے۔

باب ۱۵۶۔ آنحضرت ﷺ جب دن میں اول وقت لڑائی نہ کرتے، تو پھر سورج کے ڈھلنے تک لڑائی کو موخر کر دیتے تھے۔ (۱)

۲۱۸۔ عبد اللہ، معاذ، ابو اطلق، موسیٰ، سالم، حضرت عمرو بن عبید اللہ کے آزاد کردہ غلام ابو النضر سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن ابی اوفی نے ایک خط بھیجا، جس کو میں نے پڑھا تھا کہ آنحضرت ﷺ

عَلَى الْهَجْرَةِ فَقَالَ مَضَتْ الْهَجْرَةُ لِأَهْلِهَا فَقُلْتُ غَلَامٌ تَبَاعُنَا قَالَ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ.

۱۵۵ بَاب عَزَمَ الْإِمَامُ عَلَى النَّاسِ فِيهَا يُطِيقُونَ.

۲۱۷ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَقَدْ أَتَانِي الْيَوْمَ رَجُلٌ فَسَأَلَنِي عَنْ أَمْرٍ مَا دَرَيْتُ مَا أَرَدَ عَلَيْهِ: فَقَالَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا مُؤَدِّيًا نَشِيطًا يَخْرُجُ مَعَ أَمْرَانَا فِي الْمَغَازِي فَيَعِزُّمُ عَلَيْنَا فِي أَشْيَاءَ لَا يُحْصِيهَا فَقُلْتُ لَهُ وَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لَكَ إِلَّا أَنَا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَسَى أَنْ لَا يَعِزُّمُ عَلَيْنَا فِي أَمْرٍ إِلَّا مَرَّةً حَتَّى نَفْعَلَهُ وَإِنْ أَحَدُكُمْ لَنْ يَزَالَ بِخَيْرٍ مَا اتَّقَى اللَّهَ وَإِذَا شَكَ فِي نَفْسِهِ شَيْءٌ سَأَلَ رَجُلًا فَشَفَّاهُ مِنْهُ وَأَوْشَكَ أَنْ لَا تَجِدُوهُ وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ مَا أَذْكَرُ مَا غَبَرَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا كَالثَّعْبِ شَرِبَ صَفْوَهُ وَبَقِيَ كَذَرُهُ.

۱۵۶ بَاب كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ آخَرَ الْقِتَالِ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ.

۲۱۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ابْنُ عَمْرٍ وَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ

(۱) سورج کے ڈھلنے تک لڑائی موخر کرنے میں کئی حکمتیں ہو سکتی ہیں (۱) یہ نماز کا وقت ہے مسلمان اپنے لشکروں کیلئے نماز کے بعد دعائیں کریں گے (۲) یہ ہوا کے چلنے کا وقت ہے کبھی حق تعالیٰ ہواؤں کے ذریعے مسلمانوں کی مدد فرماتے ہیں (۳) نماز کا وقت ہو جانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی خاص برکتیں نازل ہوتی ہیں۔

ایک مرتبہ دوران جہاد میں سورج ڈھلنے کے منتظر رہے اور آفتاب ڈھل جانے کے بعد آپ نے لوگوں میں کھڑے ہو کر فرمایا کہ اے لوگو! تم دشمن سے دو بدو ہونے کی خواہش نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے عافیت و سلامتی طلب کرو اور جب تم دشمن سے مقابلہ کرو تو صبر کرو اور سمجھ لو کہ جنت تلواروں کے سایہ کے نیچے ہے پھر فرمایا کہ اے اللہ کتاب نازل فرمانے والے اور بادلوں کو چلانے والے اور کافروں کو لرزاں و خیراں بھگانے والے مالک، تو ان کافروں کو شکست دیدے اور ہم کو ان پر فتح عنایت فرما۔

باب ۱۵۷۔ امام سے اجازت طلب کرنے کا بیان، اللہ تعالیٰ کے اس قول کے موافق کہ مومن وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور جب کسی کام کیلئے اکٹھے ہوتے ہیں تو اجازت حاصل کئے بغیر جاتے نہیں ہیں، آخر آیت تک۔

۲۱۹۔ الحنفی، جریر، مغیرہ، شعبی، جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میدان جنگ میں تھا، اسی میدان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ملے اور میں اپنے پانی بھرنے والے اونٹ پر سوار تھا جو تھک گیا تھا اور چل نہیں رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تمہارے اونٹ کو کیا ہو گیا ہے، میں نے عرض کیا وہ تھک گیا ہے، تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عقبی رخ سے آکر اس کو ڈانٹا اور اس کیلئے دعا کی اور پھر آپ میرے اونٹ کے سامنے چلتے رہے اور فرمایا اب تمہارے اونٹ کا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا یہ تو بہتر ہو گیا ہے اور دراصل اس کو آپ کی برکت حاصل ہو گئی ہے، فرمایا کہ تم اس کو میرے ہاتھ پیو گے؟ تو میں شرمایا کیونکہ میرے پاس پانی بھرنے کیلئے اور کوئی اونٹ نہیں تھا، لیکن اس کے باوجود میں نے ہاں کہہ دی، تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو تم اس کو بیچ ڈالو، پھر میں نے اس کو اس شرط پر فروخت کر دیا کہ مدینہ تک اس پر سواری کروں گا، پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری حال میں

اللَّهُ وَكَانَ كَاتِبًا لَهُ قَالَ قَالَ كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَرَأَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيهَا أَنْتَظَرَ حَتَّى مَالَتْ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُّوْا اللَّهَ الْعَافِيَةَ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ الْحَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانصُرْنَا عَلَيْهِمْ .

۱۵۷ باب اسْتِئْذَانِ الرَّجُلِ الْإِمَامَ لِقَوْلِهِ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلَى أَمْرٍ جَامِعٍ لَمْ يَذْهَبُوا حَتَّى يَسْتَأْذِنُوهُ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ إِلَىٰ

۲۱۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَلَحَّحَ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى نَاضِحٍ لَنَا قَدْ أَغْيَا فَلَا يَكَادُ يَسِيرُ فَقَالَ لِي مَا لِبَعِيرِكَ قَالَ قُلْتُ عَيْبٌ قَالَ فَتَحَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَرَهُ وَدَعَالَهُ فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْإِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيرُ فَقَالَ لِي كَيْفَ تَرَى بَعِيرَكَ قَالَ قُلْتُ بِخَيْرٍ قَدْ أَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ قَالَ أَفَتَبْعُنِيهِ قَالَ فَاسْتَحْيَيْتُ وَلَمْ يَكُنْ لَنَا نَاضِحٌ غَيْرُهُ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَبْعُنِيهِ فَبِعْتُهُ إِيَّاهُ عَلَى أَنَّ لِي فَقَارَ ظَهْرِهِ حَتَّى أَبْلَغَ الْمَدِينَةَ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي

شادی ہوئی ہے اور میں نے آپ سے اجازت طلب کی اور آپ نے مجھے اجازت دے دی چنانچہ میں اپنے سب ساتھیوں سے پہلے ہی مدینہ پہنچ گیا اور سب سے پہلے مدینہ میں مجھے میرے ماموں ملے اور انہوں نے اسی اونٹ کا حال پوچھا تو سارا ماجرا میں نے ان کو کہہ دیا اور انہوں نے پورا واقعہ سن کر مجھے ملامت کی اور جس وقت میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے روانگی کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا کہ اے جابر تو نے کنواری سے شادی کی ہے یا شادی شدہ سے؟ تو میں نے کہا شادی شدہ سے؟ جس پر آپ نے فرمایا تم نے کنواری سے شادی کی ہوتی تاکہ تم دونوں آپس میں کھیلتے میں نے کہا یا رسول اللہ! میرے والد نے وفات پائی یا شہید ہوئے اور میری چھوٹی بہنیں ہیں مجھے برا لگا کہ میں انہی کی طرح عورت سے شادی کروں جو نہ ان کو ادب سکھائے گی اور نہ ان کی خدمت کر سکے گی اس لئے میں نے ثیبہ سے شادی کر لی جو ان کی خدمت کرے اور ان کو سلیقہ مند بنائے اور پھر جب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ پہنچ گئے تو دوسرے دن میں اپنا وہ اونٹ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ نے اس کی قیمت مجھے عنایت فرمائی اور وہ اونٹ بھی مجھے واپس کر دیا مغیرہ کہتے ہیں کہ ہماری رائے میں یہ بیع بہت اچھی ہے اور اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے:

باب ۱۵۸۔ نئے دلہا کے جہاد میں جانے کا بیان اس مسئلہ میں جناب جابرؓ نے آنحضرت ﷺ سے روایت نقل کی ہے۔

باب ۱۵۹۔ شب زفاف کے بعد جہاد میں جانے کا بیان اس مسئلہ کو حضرت ابو ہریرہؓ نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے:

باب ۱۶۰۔ خوف کی حالت میں امام کی تیز روی کا بیان۔
۲۲۰۔ مسدد، یحییٰ، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ مدینہ میں ایک مرتبہ خوف و ہراس پیدا ہو گیا تھا تو حضرت ابو طلحہؓ کے گھوڑے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو کر باہر گئے اور لوٹ کر کہا کہ ہم نے تو کچھ بھی نہیں دیکھا البتہ اس

عَرُوسٌ فَاسْتَاذَنْتُهُ فَأَذِنَ لِي فَتَقَدَّمْتُ
النَّاسَ إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ
فَلَقَيْتَنِي خَالِي فَسَأَلَنِي عَنِ الْبَعِيرِ فَأَخْبَرْتُهُ
بِمَا صَنَعْتُ فِيهِ فَلَا مَنِي قَالَ وَقَدْ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي
جِئْنِ اسْتَاذَنْتُهُ هَلْ تَزَوَّجْتَ بَكْرًا أَمْ نَبِيًّا
فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ نَبِيًّا فَقَالَ هَلَّا تَزَوَّجْتَ
بَكْرًا تَلَاعِبَهَا وَتُلَاعِبَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ تُؤَفِّي وَالِدِي أَوْ اسْتَشْهِدَ وَلِي
أَخَوَاتٍ صَغَارَ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ مِنْهُنَّ
فَلَا تُؤَدِّبُهُنَّ وَلَا تَقُومَ عَلَيْهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ
نَبِيًّا لَتَقُومَ عَلَيْهِنَّ وَتُؤَدِّبُهُنَّ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ
غَدَوْتُ عَلَيْهِ بِالْبَعِيرِ فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ وَرَدَّهُ
عَلَيَّ قَالَ الْمَغِيرَةُ هَذَا فِي قَضَائِنَا حَسَنٌ
لَا نَرَى بِهِ بَأْسًا .

۱۵۸ بَابُ مَنْ عَزَا وَهُوَ حَدِيثُ عَهْدٍ
بِعُرْسِهِ فِيهِ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ .

۱۵۹ بَابُ مَنْ اخْتَارَ الْغَزْوَ بَعْدَ الْبِنَاءِ فِيهِ
أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ .

۱۶۰ بَابُ مُبَادَرَةِ الْإِمَامِ عِنْدَ الْفَزَعِ .

۲۲۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ
حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَزَعٌ فَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِيَبِي طَلْحَةَ فَقَالَ

مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا .

۱۶۱ باب السَّرْعَةِ وَالرَّكْضِ فِي الْفَرْعِ-

۲۲۱- حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَارِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : فَرَعَ النَّاسُ فَرَكَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ بَطْنًا ثُمَّ خَرَجَ يَرْكُضُ وَحْدَهُ فَرَكَبَ النَّاسُ يَرْكُضُونَ خَلْفَهُ فَقَالَ لَمْ تَرَاغُوا إِنَّهُ لَبَحْرٌ فَمَا سَبَقَ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمَ .

۱۶۲ باب الْجَعَائِلِ وَالْحُمْلَانِ فِي السَّبِيلِ قَالَ مُجَاهِدٌ قُلْتُ لِأَبْنِ عُمَرَ الْغَزْوُ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أُعِينَكَ بِطَائِفَةٍ مِّنْ مَّالِي قُلْتُ أَوْسَعَ اللَّهُ عَلَيَّ قَالَ إِنْ غَنَّاكَ لَكَ وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَكُونَ مِنْ مَّالِي فِي هَذَا الْوَجْهِ وَقَالَ عُمَرُ إِنْ نَاسًا يَأْخُذُونَ مِنْ هَذَا الْمَالِ لِيُجَاهِدُوا ثُمَّ لَا يُجَاهِدُونَ فَمَنْ فَعَلَهُ فَتَنَحْنُ أَحَقُّ بِمَالِهِ حَتَّى نَأْخُذَ مِنْهُ مَا أَخَذَ وَقَالَ طَاوُسٌ وَمُجَاهِدٌ إِذَا دُفِعَ إِلَيْكَ شَيْءٌ تَخْرُجُ بِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَاصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ وَضَعُهُ عِنْدَ أَهْلِكَ .

۲۲۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ سَأَلَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ فَقَالَ زَيْدٌ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ قَالَ عُمَرُ بْنُ

گھوڑے کو دریا کی طرح سبک روپایا۔

باب ۱۶۱- خوف کی حالت میں تیز روی کرنے اور گھوڑے کو ایڑ لگانے کا بیان۔

۲۲۱- فضل، حسین، جریر، محمد، انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ لوگوں میں خوف و ہراس پیدا ہوا تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ کے ست گھوڑے پر سواری کر کے اس کو ایڑ لگائی اور دوسرے آدمی بھی اپنے گھوڑوں پر سواری آپ کے پیچھے گھوڑے دوڑاتے ہوئے چلے اور لوٹ کر فرمایا کہ تم میں سے کسی کو ڈرنے کی ضرورت نہیں، البتہ یہ گھوڑا صبار فٹار اور سبک سیر ہے، پھر اس کے بعد وہ گھوڑا سواری میں بھی کسی سے پیچھے نہیں رہتا تھا۔

باب ۱۶۲- راہ خدا میں اجرت دینے اور سواریاں مہیا کرنے کا بیان، مجاہد کہتے ہیں، میں نے ایک مرتبہ ابن عمرؓ سے کہا جہاد میں چلے، تو جواب دیا کہ میں تو دل سے یہ چاہتا ہوں کہ میں اپنے مال سے تمہاری مدد کروں، تو میں نے کہا، اللہ نے مجھے بہت کچھ دیا ہے جس پر انہوں نے فرمایا، تمہاری سرمایہ داری تمہیں مبارک رہے، میں تو یہ چاہتا ہوں کہ میرا بھی کچھ مال اس راستہ میں کام آئے، حضرت عمرؓ نے فرمایا، بعض لوگ یہ مال اس لئے لیتے ہیں کہ جہاد کریں لیکن وہ میدان جہاد میں قدم نہیں رکھتے، پس جو کوئی یہ حرکت کریگا، تو ہم اس مال کے زیادہ حقدار ہیں، اور جو کچھ اس نے جہاد کے نام پر لیا ہے، اس سے واپس لے لیں گے، طاووس و مجاہد کہتے ہیں کہ جب تم کو کوئی چیز اس لئے دی جائے کہ اس کی مدد سے راہ خدا میں نکل سکو، تو اس چیز کو اپنے گھر والوں کے پاس رکھ دو، یا جو چاہو کرو، مگر جہاد کے لئے گھر سے ضرور نکل پڑو۔

۲۲۲- حمیدی، سفیان، مالک زید سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد اسلم سے سنا، کہتے تھے کہ حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا میں نے ایک گھوڑا راہ خدا میں سواری کیلئے دیا، لیکن میں نے دیکھا کہ

وہ فروخت کیا جا رہا ہے، تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا میں اس کو خرید لوں، تو سرور عالم نے ارشاد فرمایا کہ اس کو نہ خریدو، اپنے صدقہ کو واپس نہ لو۔

۲۲۳۔ اسلمیل، مالک، نافع، عبد اللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے ایک گھوڑا راہ خدا میں سواری کے لئے دیا، اور پھر اس کو فروخت ہوتا ہوا دیکھ کر یہ خیال کیا کہ اس کو مول لے لوں، پھر رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا، تو آپ نے فرمایا، تم اس کو مول نہ لو، اور اپنی صدقہ کی ہوئی چیز کو واپس نہ لو۔

۲۲۴۔ مسدد، یحییٰ، ابوصالح، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اگر میں امت پر سخت نہ سمجھتا، تو کسی چھوٹے سے لشکر سے پیچھے نہ رہتا لیکن مجھے اتنی سواریاں دستیاب نہیں ہوتیں کہ میں ان سب کو سوار کر لوں، اور مجھے یہ اچھا معلوم نہیں ہوتا، کہ میرے ساتھی مجھ سے پیچھے رہ جائیں، اور میری خواہش تو یہ ہے کہ میں راہ خدا میں جہاد کروں، اور قتل کر دیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، اور پھر قتل کر دیا جاؤں، اور پھر زندہ کیا جاؤں۔

باب ۱۶۳۔ رسول اللہ ﷺ کے پرچم کے بیان میں۔

۲۲۵۔ سعید، لیث، عقیل، ابن شہاب، ثعلبہ بن ابی مالک قرظی سے روایت کرتے ہیں کہ قیس بن سعد انصاری جو رسول اللہ ﷺ کے جھنڈے کے علمبرار تھے، جب انہوں نے حج کیا، تو سر میں کنگھی کی۔

۲۲۶۔ قتیبہ، حاتم، سلمہ سے روایت کرتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ خیبر سے پیچھے رہ گئے، کیونکہ ان کے آشوب چشم ہو گیا تھا، انہوں

الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَرَأْتُهُ يَبَاغُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيهِ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعْدُ فِي صَدَقَتِكَ

۲۲۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَوَجَدَهُ يَبَاغُ فَأَرَادَ أَنْ يَتَنَاعَهُ فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَبْتَعُهُ وَلَا تَعْدُ فِي صَدَقَتِكَ.

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَاهُ رِزْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنْ أَشَقُّ عَلَى أُمَّتِي مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ وَلَكِنْ لَا أَجِدُ حَمُولَةً وَلَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ وَيَشَقُّ عَلَيَّ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي وَلَوْ دِدْتُ أَنِّي قَاتَلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقُتِلْتُ ثُمَّ أُحْيِيتُ ثُمَّ قُتِلْتُ ثُمَّ أُحْيِيتُ.

۱۶۳ بَاب مَا قِيلَ فِي لَوَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۲۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ الْفَرَزِيُّ أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ صَاحِبَ لَوَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ الْحَجَّ فَرَجَلَ.

۲۲۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ

نے کہا، میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ گیا ہوں، چنانچہ وہ روانہ ہوئے اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گئے اور جب اس رات کی شام ہوئی جس کی صبح کو آپ نے خیبر فتح کیا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کل میں جہنڈا اس شخص کو دوں گا یا فرمایا یہ جہنڈا کل وہ آدمی لے گا جو اللہ تعالیٰ کو اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح نصیب کرے گا، پھر یکایک ہم سے حضرت علیؓ آئے، جن کی آمد کی ہم کو امید نہیں تھی، تو لوگوں نے کہا، یہ علی ہیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو پرچم مرحمت فرمایا اور ان کے ہاتھ پر فتح نصیب ہوئی۔

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْبَرَ وَكَانَ بِهِ رَمَدٌ فَقَالَ أَنَا اتَّخَلَّفْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءَ اللَّيْلَةِ اتَّبَعِي فَتَحَهَا فِي صَبَاحِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَعْطَيْنَ الرَّايَةَ أَوْ قَالَ لِيَأْخُذَنَّ عَدَا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَوْ قَالَ يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَإِذَا نَحْنُ بَعْلِي وَمَا نَرْجُوهُ فَقَالُوا هَذَا عَلِيٌّ فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَفَّحَ اللَّهُ عَلَيْهِ .

۲۲۷۔ محمد، ابواسامہ، ہشام، عروہ، نافع سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عباس کو زبیر سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ اس جگہ رسول اللہ ﷺ نے تم کو حکم دیا تھا کہ پرچم نصب کرو۔

۲۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُولُ لِلزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا هَهُنَا أَمَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَرْكُزَ الرَّايَةَ .

باب ۱۶۳۔ مزدور کا بیان حسن و ابن سیرین کہتے ہیں کہ مزدور کو مال غنیمت سے حصہ دیا گیا ہے (۱) عطیہ بن قیس نے ایک گھوڑا اڑھائی کے کرایہ سے لیا، اس گھوڑے کا حصہ چار سو دینار آئے، چنانچہ دو سو دینار خود رکھ کر باقی دو سو دینار گھوڑے کے مالک کو دیدیئے۔

۱۶۴۔ بَابُ الْأَجِيرِ وَقَالَ الْحَسَنُ وَابْنُ سِيرِينَ يُقْسِمُ لِلْأَجِيرِ مِنَ الْمَغْنَمِ وَأَخَذَ عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ فَرَسًا عَلَى النِّصْفِ فَبَلَغَ سَهْمُ الْفَرَسِ أَرْبَعِمِائَةَ دِينَارٍ فَأَخَذَ مِائَتَيْنِ وَأَعْطَى صَاحِبَهُ مِائَتَيْنِ .

۲۲۸۔ عبد اللہ، سفیان، ابن جریج، عطاء، صفوان، یعلیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ غزوہ تبوک میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھا اور میں نے ایک جوان اونٹ ایک مجاہد کو سواری کے لئے دیدیا تھا جو میرے اعمال میں زیادہ قابل اعتماد ہے اور اس

۲۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱) حنفیہ کے نزدیک مزدور کے مسئلہ کے تفصیل یہ ہے کہ اگر اس نے جہاد میں حصہ نہ لیا ہو تو اسے مال غنیمت میں سے حصہ نہیں ملے گا اور اگر اس نے جہاد میں شرکت کی اور وہ مسلمان ہو تو اسے مال غنیمت میں سے ایک مجاہد کی حیثیت سے حصہ ملے گا نہ کہ مزدور ہونے کی حیثیت سے (اعلاء السنن: ج ۱۲، ص ۲۲۲)

میں ایک آدمی کو مزدوری پر رکھا تھا جس نے ایک آدمی کو قتل کر دیا ان دونوں نے آپس میں ایک دوسرے کو کاٹ کھایا اور اپنا ہاتھ اس کے منہ سے جھٹکا دے کر کھینچا اور اس کے دانت گرا دیئے پھر اس شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر دانتوں کا معاوضہ طلب کیا مگر آپ نے کوئی بدلہ نہیں دلایا اور فرمایا کہ کیا وہ شخص اپنا ہاتھ تیرے منہ میں رہنے دیتا تاکہ تو اس کا ہاتھ اس طرح چبا ڈالتا جس طرح اونٹ (گھاس) چباتا ہے۔

باب ۱۶۵۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ ایک ماہ کی مسافت تک کے رعب و دبہ سے مجھے مدد دی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ اعلان کہ کافروں کے دلوں میں ہم عنقریب رعب و دبہ قائم کر دیں گے اس وجہ سے کہ انہوں نے اللہ کے ساتھ شرک کیا ہے اس کو حضرت جابر نے رسالتِ مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا ہے۔

۲۲۹۔ یحییٰ، لیث، عقیل، ابن شہاب، سعید، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں جو امع الکلم کے ساتھ مبعوث ہوا ہوں اور بذریعہ رعب میری مدد کی گئی ہے اور ایک دن جب کہ میں سو رہا تھا تو میرے پاس روئے زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں (۱) اور میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تو رخصت ہو گئے اور تم اس خزانہ کو نکال رہے ہو۔

۲۳۰۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ ابوسفیان نے ان سے کہا کہ ہر قل نے مجھے بیت المقدس سے بلوا بھیج کر رسول اللہ ﷺ کا نامہ گرامی منگو کر پڑھا اور جب خط پڑھنے سے چھٹی ہوئی تو اس کے پاس شور و غوغا بڑھ گیا

عَزَوَةٌ تَبُوكَ فَحَمَلْتُ عَلَى بَكْرِ فَهُوَ أَوْتَقُ
أَعْمَالِي فِي نَفْسِي فَاسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا فَقَاتَلَ
رَجُلًا فَعَضَّ أَحَدُ هُمَا الْأُخْرَى فَانْتَرَعَ يَدَهُ مِنْ
فِيهِ وَنَزَعَ ثَنِيَّتَهُ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَهَا فَقَالَ أَبْدِفْ يَدَهُ إِلَيْكَ
فَتَقَضَّهَا كَمَا يَقْضُمُ الْفَحْلُ .

باب ۱۶۵ قولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَقَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ سَنُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَا أَشْرَكُوا بِاللَّهِ وَقَالَ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۲۲۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ فَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أَتَيْتُ بِمِفْتَاحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوَضَعْتُ فِي يَدَيَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَقَدْ ذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ تَنْتَلُونَهَا .

۲۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاسْفِيَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرْقَلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ وَهُمْ

(۱) اس خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بشارت دی گئی تھی کہ آپ کی امت اور آپ کے متبعین کے ہاتھوں دنیا کی دو سب سے بڑی سلطنتیں فتح ہو گئی اور ان کے خزانوں کے وہ مالک ہو گئے۔ چنانچہ بعد میں اس خواب کی واضح اور مکمل تعبیر مسلمانوں نے دیکھی کہ دنیا کی بڑی سلطنتیں ایران اور روم مسلمانوں نے فتح کیں۔

کی اور نماز ادا کی۔

۲۳۴۔ بشر، حاتم، یزید، سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ لوگوں کا زادراہ کم ہو گیا، اور سب تہی دست ہو گئے، تو آپ سے اونٹ کاٹنے کی اجازت طلب کرنے حاضر ہوئے، آپ نے ان کو اجازت دیدی، اسکے بعد حضرت عمر سے ان لوگوں نے مل کر پوری کیفیت بیان کی، تو انہوں نے فرمایا کہ اونٹوں کے بعد تم کس طرح زندہ رہو گے، چنانچہ حضرت عمرؓ نے دربار رسالت میں حاضر ہو کر کہا یا رسول اللہ اونٹوں کے بعد انکی زندگی کیسے کئے گی؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں میں اعلان کر دو کہ وہ اپنا بچا ہوا زادراہ ہمارے پاس لے آئیں، چنانچہ انکے زادراہ لانے کے بعد آپ نے دعا فرمائی، اور اللہ سے برکت طلب کی، اور انکے ناشتے دان منگوئے، اور لوگوں نے ان کو بھرنا شروع کیا، جب لوگ اپنے ناشتے دان بھرنے سے فارغ ہو گئے، تو آپ نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوائے کوئی معبود نہیں ہے، اور میں اللہ کا رسول ہوں۔

باب ۱۶۷۔ اپنے کندھوں پر زادراہ لاد کر لے جانے کا بیان۔
۲۳۵۔ صدقہ، عبدہ، ہشام، وہب، حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم تین سو آدمی جہاد کیلئے روانہ ہوئے اور ہم سب لوگ اپنا اپنا زادراہ اپنے کندھوں پر لادے ہوئے تھے، چنانچہ تھوڑے دنوں بعد جب وہ زادراہ ختم ہو گیا، اور ایک ایک آدمی صرف ایک ایک چھوہارے پر گزر کرنے لگا، تو ایک آدمی نے کہا اے ابو عبد اللہ! ایک چھوہارے سے آدمی کا بھلا کیا ہوتا ہے، تو انہوں نے جواب دیا، ہم نے اس ایک چھوہارے کی اس وقت قدر جانی، جب وہ بھی ہمارے پاس نہ رہا، یہاں تک کہ جب ہم دریا کے کنارے پہنچے، تو اچانک دریائے ایک مچھلی باہر نکال پھینکی، اور ہم نے اٹھارہ دن تک اس میں سے جتنا چاہا کھایا۔

۱۶۸۔ خاتون کا اپنے بھائی کے پیچھے ایک ہی سواری پر بیٹھنے کا

وَسَلَّمَ بِالْأَطْعِمَةِ فَلَمْ يُؤْتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بِسَوِيْقِي فَأَكَلَ فَأَكَلْنَا وَشَرَبْنَا ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا وَصَلَّيْنَا.

۲۳۴۔ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ مَرْحُومٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَفَّتْ أَزْوَادُ النَّاسِ وَأَمَلَقُوا فَأَتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَحْرِ إِبِلِهِمْ فَأَذِنَ لَهُمْ فَلَقِيَهُمْ عُمَرُ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ مَا بَقَاؤُكُمْ بَعْدَ إِبِلِكُمْ فَدَخَلَ عُمَرُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا بَقَاؤُهُمْ بَعْدَ إِبِلِهِمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادِ فِي النَّاسِ يَأْتُونَ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ فَدَعَا وَبَرَكَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَا هُمْ بِأَوْعِيَتِهِمْ فَأَحْتَسَى النَّاسُ حَتَّى فَرَعُوا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ .

۱۶۷ باب حَمَلِ الزَّادِ عَلَى الرِّقَابِ.
۲۳۵۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا عَبْدُهُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ وَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا وَنَحْنُ ثَلَاثُمِائَةٍ نَحْمِلُ زَادَنَا عَلَى رِقَابِنَا فَقَفَى زَادُنَا حَتَّى كَانَ الرَّجُلُ مِنَّا يَأْكُلُ فِي كُلِّ يَوْمٍ ثَمْرَةً قَالَ رَجُلٌ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ وَإِنْ كَانَتْ الثَّمَرَةُ تَقَعُ مِنَ الرَّجُلِ قَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِينَ فَقَدْنَا هَا حَتَّى أَتَيْنَا الْبَحْرَ فَإِذَا حَوْثٌ قَدْ قَذَفَهُ الْبَحْرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا مَا أَحْبَبْنَا.

۱۶۸ باب إِرْدَافِ الْمَرَأَةِ خَلْفَ أَحْيَاهَا.

بیان۔

۲۳۶۔ عمرو بن علی، ابو عاصم، عثمان، ابن ابی ملیکہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! آپ کے اصحاب تو حج اور عمرہ دونوں کا ثواب حاصل کر کے لوٹ رہے ہیں، اور میں نے صرف حج ہی کیا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تو جاؤ اور تم کو عبدالرحمنؓ اپنی سواری پر پیچھے بٹھالیں گے، اور پھر آپ نے عبدالرحمنؓ کو حکم دیا کہ ان کو مقام تنعیم سے عمرہ کرا لائیں، اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے مکہ کی بلندی پر پہنچ کر ان کی واپسی کا انتظار فرمایا۔

۲۳۷۔ عبد اللہ، ابن عیینہ، عمرو بن دینار، عمرو بن اوس، عبدالرحمن بن ابوبکر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے (عبدالرحمن بن ابوبکرؓ) حکم دیا کہ میں حضرت عائشہؓ کو اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھا کر تنعیم سے عمرہ کرا لاؤں۔

باب ۱۶۹۔ حج اور جہاد میں ایک سواری پر دو آدمیوں کے بیٹھنے کا بیان۔

۲۳۸۔ قتیبہ، عبد الوہاب، ایوب، ابو قلابہ، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں ابو طلحہ کے پیچھے ایک ہی سواری پر بیٹھا ہوا تھا، اور لوگ حج و عمرہ کا ایک ساتھ بلند آواز سے تلبیہ کہہ رہے تھے (تلبیہ بمعنی لیک کہنا)

باب ۱۷۰۔ گدھے پر پیچھے بٹھانے کا بیان۔

۲۳۹۔ قتیبہ، ابو صفوان، یونس، ابن شہاب، عروہ، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک گدھا جس کی زین پر ایک چادر پڑی ہوئی تھی، اس پر رسول اللہ ﷺ نے سوار ہو کر اپنے پیچھے اسامہ کو بٹھالیا تھا۔

۲۴۰۔ یحییٰ، یونس، نافع، عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن آنحضرت ﷺ مکہ کے بالائی حصہ سے تشریف لائے، اور اپنے پیچھے اسامہ کو بٹھائے ہوئے تھے، اور ہم رکابی میں بلال اور

۲۳۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَرْجِعُ أَصْحَابُكَ بِأَجْرِ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَلَمْ أَرِدْ عَلَى الْحَجِّ فَقَالَ لَهَا أَذْهَبِي وَلْيُرِدْ فُكْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَأَمَرَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَنْ يَعْمرَ هَا مِنْ التَّنْعِيمِ فَانْتَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى مَكَّةَ حَتَّى جَاءَتْ.

۲۳۷۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُرِدَفَ عَائِشَةَ وَأَعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ.

۱۶۹ بَابُ الْإِرْتِدَافِ فِي الْغَزْوِ وَالْحَجِّ.

۲۳۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ أَبِي طَلْحَةَ وَإِنَّهُمْ لَيَصْرُخُونَ بِهِمَا جَمِيعًا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ.

۱۷۰ بَابُ الْإِرْدَفِ عَلَى الْحِمَارِ.

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى إِكَاظٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ وَرَأَاهُ.

۲۴۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ يُونُسُ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ يَوْمَ

عثمان بن طلحہ دربان کعبہ تھے، آپ نے اپنے اونٹ کو مسجد میں بٹھا کر حضرت عثمان کو حکم دیا کہ وہ کعبہ کی کنجی لے آئیں، چنانچہ در کعبہ وا کیا گیا (کھولا گیا) اور رسول اللہ ﷺ مع اسامہ، بلال اور عثمان داخل ہوئے کعبہ میں اور بہت دیر ٹھہرنے کے بعد وہاں سے نکلے، تو لوگ آگے بڑھے، عبد اللہ بن عمر سب سے پہلے داخل ہوئے، دروازہ کے پیچھے حضرت بلالؓ کو کھڑا پایا، اور ان سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز کہاں پڑھی ہے؟ چنانچہ حضرت بلال نے اشارہ سے اس جگہ کا بتایا، جہاں رسالت مآب نے نماز پڑھی تھی، عبد اللہ کہتے ہیں یہ پوچھنا میں بھول گیا کہ آپ نے کتنی رکعتیں پڑھیں:

باب ۱۷۱۔ کسی شخص کا رکاب یا اسی طرح کی کوئی چیز تھامنے کا بیان۔

۲۴۱۔ الحق، عبد الرزاق، معمر، ہمام، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انسان کے بدن کے ہر جوڑ پر طلوع آفتاب کے ساتھ ایک صدقہ واجب ہو جاتا ہے، دو آدمیوں میں انصاف و عدل کر دینا صدقہ ہے، کسی آدمی کو اس کے سوار ہونے میں مدد دینا یا اس کی سواری پر اس کا مال و اسباب لا دینا صدقہ ہے، کسی سے اچھی بات کہنا صدقہ ہے اور ہر وہ قدم جو نماز کے لئے اٹھے صدقہ ہے، اور تکلیف دینے والی چیز کو راستہ سے ہٹا دینا صدقہ ہے۔

باب ۱۷۲۔ دشمن کے ملک میں قرآن کریم ساتھ لے کر سفر کرنے کا بیان: (۱) محمد بن بشر نے بوساطت عبید اللہ، نافع اور ابن عمرؓ سے اسی قسم کی حدیث رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے، کہ آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرام نے دشمن کے ممالک میں سفر کیا، اور وہ قرآن کریم کے عالم

الْفَتْحِ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ عَلَى رَاحِلَتِهِ مُرَدِّفًا أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَمَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ مِنَ الْحَبَابَةِ حَتَّى آتَاخَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْتِيَ بِمِفْتَاحِ الْبَيْتِ فَفَتَحَ وَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ أَسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ فَمَكَثَ فِيهَا نَهَارًا طَوِيلًا ثُمَّ خَرَجَ فَاسْتَبَقَ النَّاسُ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ فَوَجَدَ بِلَالًا وَرَأَى الْبَابَ قَائِمًا فَسَأَلَهُ أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَتَسَبَّحْتَ أَمْ أَسَأَلَهُ كُمْ صَلَّى مِنْ سَجْدَةٍ.

۱۷۱ باب مَنْ أَخَذَ بِالرِّكَابِ وَنَحْوِهِ.

۲۴۱۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سَلَامِي مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلُّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ الْإِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَيُعِينُ الرَّجُلَ عَلَى دَابَّتِهِ فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ وَيُمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ.

۱۷۲ باب السَّفَرِ بِالصَّاحِفِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ وَكَذَلِكَ يُرَوَّى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَابِعَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ

(۱) کافروں کے علاقے میں، اسی طرح سفر کے دوران قرآن کریم کو لیکر جانے میں اگر بے ادبی کا اندیشہ ہو تو بیجا ناجائز نہیں ہے اگر بے ادبی کا اندیشہ نہ ہو تو بیجا نہ میں مضائقہ نہیں۔

تھے۔

۲۴۲۔ عبد اللہ مالک، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قرآن کریم ساتھ لے کر دشمن کے ملک میں سفر کرنے سے منع فرمایا ہے۔

باب ۱۷۳۔ جنگ کے دوران میں اللہ اکبر کہنے کا بیان:

۲۴۳۔ عبد اللہ بن محمد، سفیان، ایوب، محمد انس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ خیبر میں صبح کو اس وقت پہنچے کہ وہاں کے باشندے اپنے پھاڑے وغیرہ اپنی گردنوں پر رکھے گھروں سے نکل رہے تھے تو انہوں نے آپ کو دیکھ کر کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آگئے، ان کا لشکر آگیا، محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی فوج آگئی اور پھر وہ قلعہ میں پناہ گزیں ہو گئے تب رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ اٹھا کر فرمایا اللہ اکبر، خیبر ویران ہو گیا، واقعہ یہ ہے کہ جب ہم کسی میدان میں ڈیرے ڈالتے ہیں تو وہاں کے ڈروپوکوں کی ہوا اکھڑ جاتی ہے اور ہم نے وہاں کچھ گدھے پکڑ کر ان کا گوشت پکایا، تو رسالتاب کے منادی نے اعلان کیا کہ اللہ اور اس کا رسول تم کو گدھے کا گوشت کھانے سے منع کرتا ہے، چنانچہ سب ہانڈیاں الٹ دی گئیں۔ اس حدیث کی متابعت علی نے سفیان سے کی ہے کہ آنحضرت نے ہاتھ اٹھائے۔

باب ۱۷۴۔ با آواز بلند تکبیر کہنے کی کراہیت کا بیان۔

۲۴۴۔ محمد، سفیان، عاصم، ابو عثمان، ابو موسیٰ اشعری سے روایت کرتے ہیں کہ ہم حج میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے جب ہم کسی بلندی پر چڑھتے تو بلند آواز سے لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہتے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگو! تم اپنی جان پر رحم کرو، کیونکہ نہ تو تم کسی بہرے کو پکار رہے ہو، اور نہ کسی غائب کو اور اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے، بے شک وہ سنتا ہے اور بلاشبہ وہ تم سے قریب و نزدیک

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سَافَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ الْقُرْآنَ.

۲۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ.

۱۷۳ بَابُ التَّكْبِيرِ عِنْدَ الْحَرْبِ .

۲۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ وَقَدْ خَرَجُوا بِالْمَسَاجِي عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَلَمَّا رَأَوْاهُ قَالُوا هَذَا مُحَمَّدٌ وَالْحَمِيسُ مُحَمَّدٌ وَالْحَمِيسُ فَلَجَّأُوا إِلَى الْحِصْنِ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ خَرَبْتُ خَيْبَرَ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْدَرِينَ وَأَصَبْنَا حُمْرًا فَطَبَخْنَاهَا فَنَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ فَأَكْفَمَتِ الْقُدُورُ بِمَا فِيهَا تَابَعَهُ عَلِيٌّ عَنْ سُفْيَانَ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ .

۱۷۴ بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنْ رَفْعِ الصَّوْتِ فِي

التَّكْبِيرِ .

۲۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى وَادٍ هَلَلْنَا وَكَبَّرْنَا ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ

ہے۔

ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّهُ مَعَكُمْ إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ.

۱۷۵ باب التَّسْبِيحِ إِذَا هَبَطَ وَادِيًا .

۲۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَإِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا.

۱۷۶ باب التَّكْبِيرِ إِذَا عَلَا شَرْفًا .

۲۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنِ عَنْ سَالِمِ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَإِذَا تَصَوَّبْنَا سَبَّحْنَا .

۲۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَفَلَ مِنَ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ الْغَزْوُ يَقُولُ كُلَّمَا يَرَفَعُ عَلَى نَبِيَّةٍ أَوْفَدَ فِدٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ أَيُّونُ تَأْتِيُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ قَالَ صَالِحٌ فَقُلْتُ لَهُ أَلَمْ يَقُلْ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ شَاءَ اللَّهُ قَالَ لَا .

۱۷۷ باب يُكْتَبُ لِلْمُسَافِرِ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ فِي الْإِقَامَةِ .

باب ۱۷۵۔ نشیب میں اترتے وقت سبحان اللہ کہنے کا بیان۔
۲۳۵۔ محمد سفیان، حصین، سالم، حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ہمیشہ جب کسی بلندی پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب نشیب میں اترتے تو سبحان اللہ کہتے۔

باب ۱۷۶۔ بلندی پر چڑھتے وقت اللہ اکبر کہنے کا بیان۔
۲۴۶۔ محمد بن بشار، ابن ابی عدی، شعبہ، حصین، سالم، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم جب کسی بلندی پر چڑھتے تھے تو اللہ اکبر کہتے تھے اور جب نشیب کی جانب آتے تھے تو سبحان اللہ کہتے تھے۔

۲۴۷۔ عبد اللہ، عبد العزیز، صالح، سالم، عبد اللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت اب جب حج یا عمرہ سے واپس ہوتے اور میرا گمان یہ ہے کہ انہوں نے جہاد سے واپسی کا نام لیا تھا تو آپ جب کسی اونچی پہاڑی یا ٹیلہ پر چڑھتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے اور اسکے بعد فرمایا کرتے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ہم توبہ کر کے آرہے ہیں ہم عبادت گزار اور سجدہ کنال اپنے رب کی تعریف کرنیوالے ہیں اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور اپنے بندہ کی مدد کی اور اس نے جماعتوں کو تنہا بھگا دیا صالح کا بیان ہے کہ میں نے سالم سے دریافت کیا کہ عبد اللہ بن عمر نے کیا انشاء اللہ نہیں کہا تھا تو انہوں نے جواب دیا نہیں کہا تھا۔

باب ۱۷۷۔ مسافر کی اتنی ہی عبادتیں لکھی جاتی ہیں جتنی کہ وہ بحالت سکونت کیا کرتا تھا (۱)۔

(۱) سفر بھی ایک عذر ہے اور بیماری بھی، ان دونوں صورتوں میں بہت سی دوسری رعایات کے ساتھ ساتھ شریعت کی طرف سے ایک بہت بڑی خوشخبری یہ ہے کہ جن عبادت کا مسافر یا مریض پہلے سے عادی تھا اور سفر یا مرض کی وجہ سے انہیں چھوڑنے پر مجبور ہوا تو اللہ تعالیٰ چھوڑنے کے باوجود وہ عبادتیں اس کے نامہ اعمال میں درج فرماتے ہیں۔

۲۴۸۔ مطر، یزید بن ہارون، عوام، ابراہیم، ابواسمعیل سکسکی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابو بردہ سے سنا کہ وہ اور یزید بن ابو کبشہ ایک مرتبہ ہم سفر تھے اور یزید سفر میں روزہ رکھا کرتے تھے جن سے ابو بردہ نے کہا میں نے ابو موسیٰ سے کئی مرتبہ یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسالتاب نے ارشاد فرمایا بندہ جب بیمار ہو جاتا ہے یا سفر کرتا ہے تو جتنی عبادت وہ سکونت اور صحت کی حالت میں کیا کرتا تھا اتنی ہی عبادتیں اس کے لئے لکھی جاتی ہیں۔

باب ۱۷۸۔ تن تنہا سفر کرنے کا بیان۔

۲۴۹۔ حمیدی، سفیان، محمد بن منکدر، حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ یوم خندق میں رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو آواز دی تو زبیر نے لیک کہا پھر آپ نے لوگوں کو آواز دی تو زبیر ہی نے جواب دیا اور (تیسری دفعہ) پھر آپ نے لوگوں کو آواز دی تو زبیر ہی نے جواب دیا (پھر) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں اور میرے حواری زبیر ہیں سفیان نے کہا حواری کے معنی ہیں مددگار۔

۲۵۰۔ ابوالولید، عاصم، محمد ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے جو مجھے معلوم ہے کہ تنہائی میں کیا ہے تو کوئی مسافر رات کے وقت اکیلا سفر نہ کرے۔

۲۵۱۔ ابونعیم، عاصم بن محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر اور ان کے والد ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو کہ تنہائی میں کیا خرابی ہے جو میں جانتا ہوں تو پھر کوئی تمہارات میں سفر اختیار نہ کرے۔

باب ۱۷۹۔ چلنے میں تیز رفتاری کرنے کا بیان، ابو حمید نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے مجھے مدینہ جانے کی جلدی

۲۴۸۔ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَبُو إِسْمَاعِيلَ السَّكْسَكِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ وَأَصْطَحَبَ هُوَ وَيَزِيدُ ابْنُ أَبِي كَبْشَةَ فِي سَفَرٍ فَكَانَ يَزِيدُ يَصُومُ فِي السَّفَرِ فَقَالَ لَهُ أَبُو بُرْدَةَ سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى مِرَارًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيمًا صَحِيحًا.

۱۷۸ باب السَّيْرِ وَحْدَهُ.

۲۴۹۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ نَدَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَ الزُّبَيْرِ قَالَ سُفْيَانُ الْحَوَارِيُّ النَّاصِرُ.

۲۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمُ مَا سَارَ رَاكِبٌ بَلِيلٍ وَحْدَهُ.

۲۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بِنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمُ مَا سَارَ رَاكِبٌ بَلِيلٍ وَحْدَهُ.

۱۷۹ باب السَّرْعَةِ فِي السَّيْرِ قَالَ أَبُو جَمِيدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہے، 'تو جو شخص میرے ساتھ جلدی چلنا چاہے، تو وہ جلدی کرے۔

۲۵۲۔ محمد، یحییٰ، ہشام سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد عروہ نے کہا 'اسامہ سے سوال کیا گیا انہوں نے کہا یحییٰ نے بیان کیا، میں بھی سن رہا تھا کجھتہ الوداع پر رسالت مآب کی رفتار کی روایت مجھ سے ساقط ہو گئی اور اسامہ نے کہا کہ سرور عالم درمیانی چال چلتے تھے اور جب کسی میدان میں آپ کا گزر ہوتا، تو آپ اپنی سواری کو تیز رو کر دیا کرتے تھے۔

۲۵۳۔ سعید، محمد، زید، اسلم سے روایت کرتے ہیں کہہا کہ میں نے مکہ معظمہ کے راستہ میں عبداللہ بن عمر کا ساتھ کیا تھا، جب ان کو ان کی بیوی صفیہ بنت ابوعبید کی سخت علالت کی خبر ملی، تو انہوں نے سواری کی رفتار تیز کر دی، اور غروب شفق کے بعد انہوں نے سواری سے اتر کر مغرب اور عشاء کی نماز یک جا طور پر پڑھی، اور کہا میں نے رسالت مآب کو دیکھا ہے کہ جب آپ کو قطع مسافت میں عجلت ہوتی، تو آپ مغرب کی نماز میں تاخیر فرماتے، اور گاہے دونوں نمازیں ایک ساتھ پڑھتے تھے۔

۲۵۴۔ عبداللہ، مالک، ابوصالح، ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب نے فرمایا ہے کہ عذاب کا ایک حصہ سفر ہے، جو تم میں سے کسی کی نیند، طعام اور پینے کو روک دیتا ہے، پس تم میں سے جب کوئی اپنی ضرورت پوری کر چکے، تو اپنے اہل و عیال کی طرف واپسی میں جلدی سے کام لے۔

باب ۱۸۰۔ اپنا گھوڑا سواری کے لیے دیکر اسے بکتا ہوا دیکھنے کا بیان۔

۲۵۵۔ عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع، عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت فاروق اعظم نے ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں کسی کو سواری کے لئے دیا اور پھر اس کو بکتا ہوا پایا، تو انہوں نے اس کو مول لے لینا چاہا، اور رسالت مآب سے دریافت فرمایا، تو آپ نے فرمایا تم

إِنِّي مُتَعَجِّلٌ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَتَعَجَّلَ مَعِيَ فَلْيَعَجِّلْ.

۲۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ قَالَ سَيْلُ أَسَامَةَ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يَحْيَى يَقُولُ وَأَنَا أَسْمَعُ فَسَقَطَ عَنِّي عَنْ مَسِيرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ فَكَانَ يَسِيرُ الْتَعَقُّ فَإِذَا وَجَدَ فَجُوهَ نَصٍّ وَالنَّصُّ فَوْقَ.

۲۵۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ هُوَ ابْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِطَرِيقِ مَكَّةَ فَلَمَّغَهُ عَنْ صَفِيَّةِ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ شِدَّةً وَجَعٌ فَاسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى إِذَا كَانَ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّفَقِ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعَتَمَةَ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ آخَرَ الْمَغْرِبَ وَجَمَعَ بَيْنَهُمَا.

۲۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَمِيِّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدُكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ فَإِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ فَلْيَعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ.

۱۸۰ باب إِذَا حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فَرَاَهَا تَبَاعُ.

۲۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَوَجَدَهُ يَبَاعُ فَأَرَادَ أَنْ يَتَنَاعَهُ

اس کو نہ خریدو اور اپنے صدقہ کو نہ لوٹاؤ۔

فَسَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَبْتَغُهُ وَلَا تَعْدُ فِي صَدَقَتِكَ .

۲۵۶۔ اسماعیل، مالک، زید، اسلم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے اللہ کی راہ میں ایک آدمی کو ایک گھوڑا سواری کیلئے دیا تو اس نے اس گھوڑے کو خراب کر دیا یا اسکو بیچتے ہوئے دیکھا تو میں نے اسکو مول لینا چاہا اور مجھے یہ بھی گمان ہوا کہ وہ اس گھوڑے کو کم قیمت پر فروخت کر دیگا اس لئے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اسکو ہر گز نہ خریدنا خواہ ایک درہم ہی میں کیوں نہ ملے کیونکہ ہبہ کا واپس لینے والا ایسا ہے جیسے کتابچہ اپنی قے کو خود چاٹ لیتا ہے۔

۲۵۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَابْتَاعَهُ أَوْ فَاضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ بَائِعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَإِنْ بَدَرَهُمْ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي هَبِّهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ .

۱۸۱ باب الْجِهَادِ بِإِذْنِ الْأَبَوَيْنِ .

باب ۱۸۱۔ والدین کی اجازت سے میدان جہاد میں جانے کا بیان۔

۲۵۷۔ آدم، شعبہ، حبیب، ابوالعباس سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے سنا انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی نے آکر میدان جہاد میں جانے کی اجازت طلب کی تو سرور عالم نے دریافت فرمایا کیا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں اس نے جواب دیا جی ہاں اس پر ارشاد ہوا کہ جاؤ اور انہی کی خدمت میں لگے رہو۔

۲۵۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ وَكَانَ لَا يَتَّبِعُهُمْ فِي حَدِيثِهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ أَحَىٰ وَالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيهِمَا فَجَاهِدُ .

۱۸۲ باب مَا قِيلَ فِي الْحَرَسِ وَنَحْوِهِ فِي أَعْنَاقِ الْإِبِلِ .

باب ۱۸۲۔ اونٹ کی گردن میں گھنٹی وغیرہ باندھنے کا بیان۔

۲۵۸۔ عبد اللہ بن یوسف، مالک، عبد اللہ بن ابوبکر، عباد، ابو بشیر انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک دفعہ رسالت مآب ﷺ کے ساتھ شریک سفر تھے عبد اللہ نے کہا میرا خیال ہے کہ انہوں نے کہا کہ لوگ اپنی خواب گاہوں میں تھے کہ جناب رسالت مآب نے ایک قاصد کے ذریعہ کہلا بھیجا کہ کسی اونٹ کی گردن میں لکھن تانت یا کسی دوسری قسم کا قلاوہ نہ لٹکایا جائے اور اگر لٹکا ہوا ہو تو کاٹ دیا جائے۔

۲۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّ أَبَا بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَصْفَارِهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ وَالنَّاسُ فِي مَبِيتِهِمْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا أَنْ لَا يَبْقَيْنَ فِي رَقَبَةٍ بَعِيرٍ قَلَادَةً مِنْ وَتَرٍ أَوْ قِلَادَةً إِلَّا قُطِعَتْ .

باب ۱۸۳۔ جس کا نام ایک مرتبہ فوج میں لکھ لیا جائے اور اس کی بیوی حج کے لئے روانہ ہو، یا اس کو خود کوئی عذر ہو، تو ایسے شخص کو کیا میدان جہاد میں جانے کی اجازت دی جائے:

۲۵۹۔ تميمہ، سفیان، عمرو، ابو سعید، حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے، اور نہ کوئی عورت بغیر کسی محرم کے اکیلی سفر کرے، پھر ایک آدمی نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میرا نام فلاں فلاں جہاد میں لکھ لیا گیا ہے، اور میری بیوی حج کے لئے جا رہی ہے، تو آپ نے ارشاد فرمایا اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔

باب ۱۸۴۔ جاسوس کا بیان، اور فرمان الہی کہ میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو تم دوست نہ بناؤ، تجسس بمعنی تفتیش۔

۲۶۰۔ علی، سفیان، عمرو، حسن، عبید اللہ بن ابی رافع سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسالت مآب نے مجھ سے اور زبیر اور مقداد سے فرمایا روانہ ہو جاؤ اور جب روضہ خانہ میں پہنچو، تو وہاں تم کو ایک بڑھیا ملے گی جس کے پاس ایک خط ہے، پس وہ خط تم اس سے لے لینا، چنانچہ ہم چل دیئے اور ہمارے گھوڑے ہوا ہو گئے، اور ہم نے روضہ خانہ میں پہنچ کر اس بڑھیا کو جالیا، اور ہم نے کہا، وہ خط نکالو اس نے کہا کہ میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے، تو ہم نے کہا کہ وہ خط نکال کر دو، ورنہ کپڑے اتار کر تلاش دو، چنانچہ وہ خط اس نے اپنے جوڑے سے نکالا، جس کو لے کر ہم لوگ رسالت مآب ﷺ کی خدمت میں لوٹے، اور اس خط میں تحریر تھا، من جانب حاطب بن ابی بلتعہ، بنام مشرکین مکہ، جس میں رسول اللہ ﷺ کے بعض حالات کی حاطب نے مشرکین کو خبر دی تھی، چنانچہ سرور عالم نے حاطب کو بلا کر پوچھا، اے حاطب یہ کیا ہے؟ حاطب نے عرض کیا، یا رسول اللہ! مجھے سزا دینے میں آپ جلدی نہ کیجئے، واقعہ یہ ہے کہ میں قریش خاندان کا فرد نہیں ہوں، لیکن الحاقی طور پر میرا شمار ان میں ہوتا ہے، آپ کے ساتھ جو

۱۸۳ بَاب مَنِ اُكْتُبَ فِي جَيْشٍ فَخَرَجَتْ اِمْرَأَتُهُ حَاجَةً اَوْ كَانَ لَهُ عُذْرٌ هَلْ يُؤْذَنُ لَهُ .

۲۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي مُعَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ وَلَا تُسَافِرَنَّ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا مُحْرَمٌ فَقَالَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اُكْتُبْتُ فِي غَزْوَةٍ كَذَا وَكَذَا وَخَرَجْتُ امْرَأَتِي حَاجَةً قَالَ اذْهَبْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ .

۱۸۴ بَابُ الْجَاسُوسِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ التَّجَسُّسُ التَّبَحُّثُ .

۲۶۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ قَالَ أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرُ وَالْمُقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ قَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخَ فَإِنَّ بِهَا طَعِينَةً وَمَعَهَا كِتَابٌ فَخَلُّوهُ مِنْهَا فَانْطَلِقْنَا تَعَادَى بَنَّا خَيْلُنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى الرَّوْضَةِ فَإِذَا نَحْنُ بِالطَّعِينَةِ فَقُلْنَا أَخْرِجِي الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِيَ مِنْ كِتَابٍ فَقُلْنَا لَتُخْرِجَنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُلْقِيَنَّ الْيَابَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَاتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أَنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

مہاجرین ہیں ان کے قرابت دار مکہ میں موجود ہیں جن کی وجہ سے ان کے مال و دولت اور اہل و عیال کی وہ حفاظت کرتے ہیں۔ اندریں حالات میں نے یہ سوچا کہ چونکہ میرا نسب تعلق ان سے نہیں ہے اس لئے ان پر کوئی احسان دھروں تاکہ وہ میرے قرابتداروں کی حفاظت کریں اور میں نے یہ فعل کا فرانہ تخیل کے مد نظر نہیں کیا ہے اور میں دین اسلام سے مرتد بھی نہیں ہوا ہوں اور اسلام لانے کے بعد کفر کی طرف مجھے کسی قسم کی کوئی رغبت بھی نہیں ہے جس پر رسالت مآب نے فرمایا حاطب سچ کہہ رہا ہے حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے میں اس منافق کی گردن اڑا دینا چاہتا ہوں تو سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ جنگ بدر میں شریک ہو چکا ہے اور تمہیں معلوم نہیں کہ اہل بدر کی حالت تو اللہ ہی جانتا ہے جیسا کہ اس نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم جو کچھ چاہو کرو۔ میں نے تمہاری مغفرت کر دی ہے مسفیان نے کہا یہ کیا (اچھی سند ہے)

وَسَلَّمَ يَحَاطَبُ مَا هَذَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَعَجَلْ عَلَيَّ إِنِّي كُنْتُ امْرَأًا مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ بِمَكَّةَ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ فَأَحْبَبْتُ إِذْ قَاتَنِي ذَلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ اتَّخَذَ عَنْدَهُمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي وَمَا فَعَلْتُ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا وَلَا رِضًا بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ صَدَقَكُمْ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعْنِي أَضْرِبُ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ قَالَ إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَكُونَ قَدْ أَطْلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اْعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ قَالَ سُفْيَانُ وَآئِي إِسْنَادٍ هَذَا.

۱۸۵ باب الْكِسْوَةِ لِلْأَسَارَى .

باب ۱۸۵۔ قیدیوں کو لباس پہنانے کا بیان۔
۲۶۱۔ عبد اللہ ابن عیینہ، عمرو، جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ جنگ بدر میں قیدی گرفتار کئے گئے جس میں حضرت عباسؓ بھی لائے گئے جن کے جسم پر کوئی کپڑا نہیں تھا رسول اللہ ﷺ ان کے لئے ایک قمیص تلاش کرنے لگے اور لوگوں نے عبد اللہ بن ابی کا کرتہ جو حضرت عباسؓ کے جسم پر ٹھیک بیٹھتا تھا ڈھونڈ نکالا جو آپ نے حضرت عباس کو پہنایا اسی وجہ سے رسالت مآب نے اپنا کرتہ اسے دیا تھا جو عبد اللہ بن ابی کو پہنایا گیا ابن عیینہ نے کہا کہ رسالت مآب ﷺ پر اس نے کچھ احسان کیا تھا اس لئے آپ نے چاہا کہ اس کی مکافات کر دیں۔

۲۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ وَسَمِعَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ أَتَانِي بِأَسَارَى وَأَتَانِي بِالْعَبَّاسِ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ ثَوْبٌ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ قَمِيصًا فَوَجَدُوا قَمِيصَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي يَقْدِرُ عَلَيْهِ فَكَسَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ فَلِذَلِكَ نَزَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصَهُ الَّذِي الْبَسَهُ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدٌ فَاحَبَّ أَنْ يُكَافِئَهُ.

۱۸۶ باب فَضْلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلَى يَدَيْهِ رَجُلٌ .

باب ۱۸۶۔ جس کے ہاتھ پر کوئی مسلمان ہوا ہو اس کی فضیلت کا بیان۔

۲۶۲۔ قتیبہ، یعقوب، ابو حازم، سہیل، یعنی ابن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ خیبر میں فرمایا میں کل اس

۲۶۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

شخص کے ہاتھ میں پرچم دوں گا، جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح نصیب کرے گا، وہ اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے، اور اللہ و رسول اس کو دوست رکھتے ہیں، چنانچہ لوگ رات بھر انتظار کرتے رہے، کہ کل پرچم کس کو مرحمت ہوتا ہے، صبح کو سب لوگ اس کے امیدوار تھے، کہ آپ نے فرمایا، علی کہاں ہیں؟ عرض کیا گیا، ان کی آنکھیں دکھ رہی ہیں، چنانچہ (انکو طلب کر کے) انکی آنکھوں میں آپ نے اپنا لعاب دہن لگا کر دعائے صحت کی، اور وہ اچھے ہو گئے، ایسا معلوم ہوتا تھا گویا ان کی آنکھوں میں کسی قسم کی تکلیف تھی ہی نہیں، اور آپ نے پرچم حضرت علی کو مرحمت فرمایا، جس پر حضرت علی نے کہا، میں ان لوگوں سے اس وقت تک لڑوں گا، جب تک وہ ہماری طرح نہ ہو جائیں، تو آپ نے فرمایا، ذرا صبر سے کام لو، جب تم ان کے میدان میں جاؤ، تو ان کو اسلام کی دعوت دینا، اور منجانب اللہ جو کچھ ان پر واجب ہے، اس کی اطلاع پہنچا دینا، کیونکہ اللہ تعالیٰ اگر تمہارے ذریعہ سے کسی آدمی کو ہدایت دیدے، تو تمہارا یہ فعل تمہارے لئے سرخ اونٹوں کے گلے سے زیادہ اچھا ہے۔

باب ۱۸۷۔ قیدیوں کو زنجیروں میں کسے کا بیان۔

۲۶۳۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، محمد بن زیاد، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے حال پر تعجب کرتا ہے، جو زنجیر میں جکڑے ہوئے جنت میں داخل ہوتے ہیں (۱)۔

باب ۱۸۸۔ اہل کتاب میں سے اسلام لانے والوں کی فضیلت کا بیان۔

۲۶۴۔ علی، سفیان، صالح، شعبی، ابو بردہ سے روایت کرتے ہیں، ابو بردہ نے اپنے والد سے سنا کہ رسالت اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین آدمی ایسے ہیں، جن کو دو گنا ثواب ملے گا، ایک وہ جو اپنی لونڈی کو اچھی طرح تعلیم دے، اور اس کو ادب سکھائے، اور پھر اسے آزاد کر کے اس سے خود نکاح کر لے، اس کو دو ہر ا ثواب ملے گا، اور ایک وہ مومن

عَبْدُ الْقَارِي عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَهْلٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ عَذَارًا جَلَاءً يَفْتَحُ عَلَيَّ يَدِيهِ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولَهُ فَبَاتَ النَّاسُ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَى فَعَدُّوا كُلَّهُمْ يَرْجُوهُ فَقَالَ آيَنَ عَلَيَّ فَقِيلَ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ قَبْرَةً كَأَن لَّمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ فَقَالَ أَفَاتِلَهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا فَقَالَ انْفُذْ عَلَى رَسُولِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَحِبُّ عَلَيْهِمْ فَوَاللَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا خَيْرَ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ .

۱۸۷ بَابُ الْأَسَارِيِّ فِي السَّلَاسِلِ .

۲۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَجَبَ اللَّهُ مِنْ قَوْمٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فِي السَّلَاسِلِ .

۱۸۸ بَابُ فَضْلِ مَنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ .

۲۶۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَيٍّ أَبُو حَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو بَرْدَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُؤْتُونَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ الرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ

(۱) اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو کافر تھے اور مسلمانوں کے ہاتھوں قید ہو کر مسلمانوں کے پاس آئے، بعد میں مسلمان ہو گئے۔

اہل کتاب جو پہلے سے مومن تو تھا، لیکن پھر رسول اللہ ﷺ پر ایمان لایا، اس کو بھی دو ہزار ثواب ملے گا اور ایک وہ غلام جو اللہ کا حق ادا کرتا ہے، اور اپنے آقا کی بھی خیر خواہی کرتا ہے، پھر فصیحی نے کہا یہ حدیث میں نے تم کو تم سے کچھ لئے بغیر سنا ہے، حالانکہ اس سے کم مضمون کی حدیث سننے کے لئے آدمی مدینہ منورہ جاتا تھا۔

باب ۱۸۹۔ دار الحرب والوں پر شیخوں مارنے میں بچوں اور سوئی ہوئی عورتوں کے قتل ہو جانے کا بیان لیبیتہ لیل بمعنی رات کے سوتے ہوئے۔

۲۶۵۔ علی سفیان زہری، عبید اللہ، ابن عباس، صعب بن جثامہ سے روایت کرتے ہیں کہ مقام البواء یا ودان میں میرے پاس سے رسول اللہ ﷺ گزرے، اور آپ سے حربی مشرکوں کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ ان پر شیخوں مارا جاتا ہے، تو انکی عورتیں بچے بھی قتل ہو جاتے ہیں، تو آپ نے جواب دیا وہ بھی انہیں میں سے ہیں (۱) اور میں نے آپ کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا کہ چراگاہ اللہ اور رسول کے سوا دوسرے کی نہیں یعنی خود رو چراگا ہوں کا اللہ اور رسول کے سوا کوئی اور شخص مالک نہیں ہے اور ان چراگا ہوں کو اپنے لئے مخصوص کرنے کا بھی کوئی حق نہیں رکھتا ہے، بلکہ تمام خود رو چراگا ہیں صرف مسلمانوں کی (سرکار کی) ہیں صعب، عمرو، ابن شہاب، زہری، عبید اللہ، حضرت ابن عباس زہری کے توسط سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ بچے اور ان کی عورتیں انہی مشرکوں میں سے ہیں، اور عمرو کے قول کی طرح یہ نہیں کہا کہ وہ اپنے باپ دادا میں سے ہیں۔

باب ۱۹۰۔ جنگ میں بچوں کے قتل کر دینے کا بیان۔

۲۶۶۔ احمد بن یونس، لیث، نافع، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ کو کسی جہاد میں ایک مقتولہ

الْأَمَّةُ فَيُعَلِّمَهَا فَيُحْسِنُ تَعْلِيمَهَا وَيُؤَدِّبُهَا فَيُحْسِنُ آدَبَهَا ثُمَّ يُعْتَمِدُهَا فَيَتَزَوَّجُهَا فَلَهُ أَجْرَانِ وَمُؤْمِنُ أَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِي كَانَ مُؤْمِنًا ثُمَّ آمَنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَالْعَبْدُ الَّذِي يُؤَدِّي حَقَّ اللَّهِ وَيَنْصَحُ لِسَيِّدِهِ ثُمَّ قَالَ الشَّعْبِيُّ وَأَعْطَيْتُكُمَهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ وَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَرَحُلُ فِي أَهْوٍ مِنْهَا إِلَى الْمَدِينَةِ .

۱۸۹ باب أَهْلِ الدَّارِ يُبْتِغُونَ فَيُصَابُ الْوِلْدَانُ وَالذَّرَارِيُّ بَيَاتًا لَيْلًا لَيْبِيتَهُ لَيْلًا يُبْتِغُ لَيْلًا .

۲۶۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا زُهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ الصَّعْبِ بْنِ جَثَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ مَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَوَاءِ أَوْ بَوْدَانَ وَسُئِلَ عَنْ أَهْلِ الدَّارِ يُبْتِغُونَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَيُصَابُ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ قَالَ هُمْ مِنْهُمْ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا حِمِّي إِلَّا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا الصَّعْبُ فِي الذَّرَارِيِّ كَانَ عَمْرُو يُحَدِّثُنَا عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ الصَّعْبِ قَالَ هُمْ مِنْهُمْ وَلَمْ يَقُلْ كَمَا قَالَ عَمْرُو وَهُمْ مِنْ آبَائِهِمْ .

۱۹۰ باب قَتْلِ الصَّبِيَّانِ فِي الْحَرْبِ .

۲۶۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ

(۱) جہاد میں کفار کی عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے ممانعت ہے، لیکن اگر کفار پر شیخوں مارا جائے اور رات کی تاریکی کی وجہ سے عورتوں اور بچوں کی تمیز مشکل ہو تو ایسی صورت میں اگر غیر اختیاری طور پر یہ لوگ نشانہ بن جائیں تو گناہ نہیں۔

عورت ملی، تو آپ نے بچوں اور عورتوں کے قتل کو برا جانا۔

باب ۱۹۱۔ جنگ میں عورتوں کو مار ڈالنے کا بیان۔

۲۶۷۔ اٹحق بن ابراہیم، ابواسامہ، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے کسی جہاد میں ایک قتل شدہ عورت دیکھی، تو رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کے قتل کی ممانعت فرمادی۔

باب ۱۹۲۔ عذاب الہی کی سزا نہ دینے کا بیان۔

۲۶۸۔ قتیبہ، لیث، بکیر، سلیمان، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے ہمیں ایک لشکر کے ساتھ جانے کا حکم دیا، اور فرمایا کہ فلاں فلاں آدمی مل جائیں تو ان کو آگ میں جلا ڈالنا، پھر جب ہم لوگ جانے لگے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم سے کہا تھا کہ فلاں فلاں کو نذر آتش کر دینا، لیکن آگ کا عذاب تو صرف اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے، لہذا اگر تم کو وہ مل جائیں، تو ان دونوں کو قتل کر دینا۔

۲۶۹۔ علی، سفیان، ایوب، عکرمہ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب علیؓ نے کچھ لوگوں کو آگ میں جلا دیا تھا، جب ابن عباس کو یہ اطلاع ملی، تو انہوں نے کہا کہ میں اگر ان کی جگہ پر ہوتا، تو ہرگز نہ جلاتا، کیونکہ رحمتہ اللعالمین نے فرمایا ہے کہ عذاب الہی سے کسی کو سزا نہ دینا، اور میں تو ان کو قتل کر دیتا، جیسا کہ رسالت مآب نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو کوئی اپنا مذہب تبدیل کر دے، تو اس کو جان سے مار ڈالو۔

باب ۱۹۳۔ قید کے بعد یا تو احسان کرنا چاہئے، یا فدیہ لینا چاہئے، اور اسی مضمون کی حدیث ثمامہ نے بیان کی ہے اور فرمان الہی کہ نبی کو یہ زیبا نہیں کہ ان کے پاس قیدی ہوں، آخر تک۔

امْرَأَةً وَجَدَتْ فِي بَعْضِ مَجَازِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ .

۱۹۱ بَاب قَتْلِ النِّسَاءِ فِي الْحَرْبِ .

۲۶۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ حَدَّثَكُمْ عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ وَجَدْتُ امْرَأَةً مَقْتُولَةً فِي بَعْضِ مَجَازِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ .

۱۹۲ بَاب لَا يُعَذَّبُ بِعَذَابِ اللَّهِ .

۲۶۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْكَثِّبِيُّ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْثٍ فَقَالَ إِنْ وَجَدْتُمْ فُلَانًا وَفُلَانًا فَاحْرِقُوهُمَا بِالنَّارِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَرَدْنَا الْخُرُوجَ إِنِّي أَمَرْتُكُمْ أَنْ تُحْرِقُوا فُلَانًا وَفُلَانًا وَإِنَّ النَّارَ لَا يُعَذَّبُ بِهَا إِلَّا اللَّهُ فَإِنْ وَجَدْتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمَا .

۲۶۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَرَّقَ قَوْمًا فَبَلَغَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أُحْرِقْهُمْ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللَّهِ وَلَقَتْلُهُمْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ .

۱۹۳ بَاب فَمَا مَنَا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءٌ فِيهِ حَدِيثُ ثُمَامَةَ وَقَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى الْآيَةِ .

باب ۱۹۴۔ مسلمان قیدی کا ان لوگوں کو جنہوں نے اسکو قید کیا ہے، قتل کرنا، اور ان کو دھوکہ دینا، تاکہ کافروں سے نجات پا جائے کیا یہ جائز ہے؟ مسور نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث بیان کی ہے۔

باب ۱۹۵۔ کسی مشرک کا مسلمان کو سوختہ کر دینے کے بدلے میں اس مشرک کو جلا دینے کا بیان۔

۲۷۰۔ مَعْلً، وَهَيْبٌ، أَيُّوبُ، أَبُو قَلَابَةَ، أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ سے روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ عکَل کے آٹھ آدمی دربار رسالت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے مدینہ منورہ کی آب و ہوا کو نا موافق پا کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم کو کچھ اونٹ دیدیجئے اس پر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارے لئے یہی مناسب ہے کہ تم جنگل میں اونٹوں کے پڑاؤ پر جا رہو، چنانچہ وہ لوگ اونٹوں کے پڑاؤ پر جا رہے اور اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پی کر تندرست اور موٹے ہو گئے اور انہوں نے چرواہوں کو قتل کر کے اونٹوں کو ہانک لیا اور اسلام لانے کے بعد مرتد ہو گئے، جب یہ مقدمہ دربار رسالت میں پیش کیا گیا، تو آپ نے ان کی تلاش میں آدمی روانہ کئے، ابھی زیادہ دن چڑھنے نہ پایا تھا کہ وہ سب گرفتار کر کے لائے گئے اور ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے گئے اور پھر سلاخیں گرم کر کے ان کی آنکھوں میں پھر وادیں اور انہیں جنگل بیابان میں ڈال دیا گیا اور وہ پانی پانی کرتے سب کے سب مر گئے ابو قلابہ نے کہا کہ ان لوگوں نے قتل و غارت گری کی اور اللہ و رسول سے جنگ کی تھی اور ملک میں بد امنی پھیلائی تھی۔

باب ۱۹۶۔ اس باب میں کوئی عنوان نہیں ہے۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب اور ابو سلمہ حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک چوٹی نے کسی نبی کو کاٹ لیا تھا، تو انہوں نے حکم دے کر چوٹیوں کا چھتہ جلوادیا، اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ تم کو ایک چوٹی نے کاٹا تھا، اور تم نے سب چوٹیوں کا چھتہ جلوادیا،

۱۹۴۔ بَابُ هَلْ لِلْأَسِيرِ أَنْ يَقْتُلَ وَيَخْدَعَ الَّذِينَ أَسَرُّوهُ حَتَّى يَنْجُو مِنَ الْكُفْرَةِ فِيهِ الْمِسُورُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۹۵۔ بَابُ إِذَا حَرَّقَ الْمُشْرِكُ الْمُسْلِمَ هَلْ يُحَرَّقُ.

۲۷۰۔ حَدَّثَنَا مُعْلًى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَهْطًا مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةً قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَمَعُوا الْمَدِينَةَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبِغَارِ سَلَا قَالَ مَا أَحَدُ لَكُمْ إِلَّا أَنْ تَلْحَقُوا بِالذُّودِ فَانْطَلَقُوا فَشَرِبُوا مِنْ آبِوَالِهَا وَالْبَانِهَا حَتَّى صَبَّحُوا وَسَمِعُوا وَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَأْفَوْا الذُّودَ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ فَاتَى الصَّرِيخُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فَمَا تَرَجَّلَ النَّهَارَ حَتَّى أَتَى بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ ثُمَّ أَمَرَ بِسَامِيرٍ فَأُحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ بِهَا وَطَرَحَهُمْ بِالْحَرَةِ يَسْتَسْقُونَ فَمَا يَسْقُونَ حَتَّى مَاتُوا قَالَ أَبُو قَلَابَةَ قَتَلُوا وَسَرَقُوا وَحَارَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَعَوْا فِي الْأَرْضِ فَسَادًا.

۱۹۶۔ بَابُ -

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَاهُ رِزَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَرِصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِقَرِيَةِ النَّمْلِ

جو اللہ کی تسبیح کرتی تھیں۔

فَأَحْرَقَتْ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ
أَحْرَقَتْ أُمَّةً مِّنَ الْأُمَمِ تَسْبِيحُ.

۱۹۷ باب حَرْقِ الدُّوْرِ وَالنَّحِيلِ .

۲۷۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ
لِي جَرِيرٌ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَلَّا تَرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَكَانَ بَيْنَا
فِي خَنْعَمٍ يُسَمَّى كَعْبَةَ الْيَمَانِيَةِ قَالَ فَاَنْطَلَقْتُ
فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ وَكَانُوا
أَصْحَابَ خَيْلٍ قَالَ وَكُنْتُ لَا أَتَيْتُ عَلَى
الْخَيْلِ فَضَرَبَ فِي صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَرَّ
أَصَابِعِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللَّهُمَّ تَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ
هَادِيًا مُّهْدِيًا فَاَنْطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا
ثُمَّ بَعَثَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُخْبِرُهُ فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ
مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا كَانَتْهَا جَمَلٌ أَجُوفٌ أَوْ
أَحْرَبُ قَالَ فَبَارَكَ فِي خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا
خَمْسَ مَرَّاتٍ .

۲۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ
عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ حَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْلَ بَنِي النَّضِيرِ .

۱۹۸ باب قَتْلِ النَّائِمِ الْمُشْرِكِ .

۲۷۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
زَكْرِيَاءَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي
إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَهْطًا مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى أَبِي رَافِعٍ لِيَقْتُلُوهُ فَاَنْطَلَقَ

باب ۱۹۷۔ گھروں اور باغوں کے سوختہ کر دینے کا بیان۔

۲۷۱۔ مسدد، یحییٰ، اسلمیل، قیس، جریر سے روایت کرتے ہیں کہ
رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ تم مجھے ذی خلعہ کی طرف سے
بے فکر کیوں نہیں کر دیتے، اور اسے برباد کیوں نہیں کر دیتے، وہ
قبیلہ خثعم کا بت خانہ ہے، اور یہ اسکو کعبہ یمانیہ کے نام سے یاد کرتے
ہیں، چنانچہ میں (جریر) بنو خمس کے ڈیڑھ سو گھوڑ سواروں کو لے کر
چلا، اور میں اپنے گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا تھا، تو آپ نے
میرے سینہ پر پھینکی دی، اور آپ کی انگلیوں کے نشانات میرے سینہ پر
موجود ہیں، اور پھر رسالت مآب نے فرمایا اے اللہ! اس کو ثبات
دیدے، اور اسکو ہدایت کر نیوالا، اور ہدایت یافتہ بنادے، بالآخر جریر
اس بت خانہ کی طرف روانہ ہوئے، اور توڑ پھوڑ کر نذر آتش کر دیا،
اور پھر رسول اللہ ﷺ کو اسکی اطلاع بھیجی، اور جریر کے قاصد نے
دربار رسالت میں عرض کیا، قسم ہے اسکی جس نے حق کے ساتھ
آپ کو مبعوث فرمایا ہے کہ میں آپ کے پاس اس وقت آیا ہوں،
جبکہ میں نے اس بت خانہ کو اس حال پر چھوڑا کہ وہ کھوکھلے اونٹ یا
خارشی اونٹ کی طرح تھا، تو آپ نے بنو خمس کے گھوڑوں اور
باشندوں کے لئے پانچ دفعہ برکت کی دعا مانگی۔

۲۷۲۔ محمد بن کثیر، سفیان، موسیٰ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما
سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے
(قبیلہ) بنو نضیر کے باغ جلا دیئے تھے۔

باب ۱۹۸۔ سوئے ہوئے مشرک کو قتل کر دینے کا بیان۔

۲۷۳۔ علی، یحییٰ، زکریا، ابوالحق، حضرت براء بن عازب سے روایت
کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چند انصاریوں کو ابورافع کے پاس
بھیجا، تاکہ وہ اس کو قتل کر دیں، چنانچہ ایک انصاری اس کے قلعہ میں
داخل ہوا، اور وہ کہتا تھا کہ میں گھوڑوں کے اصطبل میں چھپ گیا،
اور قلعہ کا دروازہ بند ہو گیا، اس کے بعد ایک چوکیدار اپنا گدھا سلاشا

رَجُلٌ مِنْهُمْ فَدَخَلَ حِصْنَهُمْ قَالَ فَدَخَلْتُ فِي مَرْبِطِ دَوَابِّ لَهُمْ قَالَ وَأَغْلَقُوا بَابَ الْحِصْنِ ثُمَّ إِنَّهُمْ فَقَدُوا حِمَارًا لَهُمْ فَخَرَجُوا يَطْلُبُونَهُ فَخَرَجْتُ فِيمَنْ خَرَجَ أَرِيهِمْ أَنَّنِي أَطْلُبُهُ مَعَهُمْ فَوَجَدُوا الْحِمَارَ فَدَخَلُوا وَدَخَلْتُ وَأَغْلَقُوا بَابَ الْحِصْنِ لَيْلًا فَوَضَعُوا الْمِفَاتِيحَ فِي كَرَّةٍ حَيْثُ أَرَاهَا فَلَمَّا نَامُوا أَخَذْتُ الْمِفَاتِيحَ فَفَتَحْتُ بَابَ الْحِصْنِ ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ فَأَجَابَنِي فَتَعَمَّدْتُ الصَّوْتِ فَضَرَبْتُهُ فَصَاحَ فَخَرَجْتُ ثُمَّ جِئْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ كَأَنِّي مُعِيْتُ فَقُلْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ وَغَيَّرْتُ صَوْتِي فَقَالَ مَا لَكَ لِأَمَلِكَ الْوَيْلُ قُلْتُ مَا شَأْنُكَ قَالَ لَا أَدْرِي مَنْ دَخَلَ عَلَيَّ فَضَرَبَنِي قَالَ فَوَضَعْتُ سَيْفِي فِي بَطْنِهِ ثُمَّ تَحَامَلْتُ عَلَيْهِ حَتَّى قَرَعَ الْعَظْمَ ثُمَّ خَرَجْتُ وَأَنَا دَهْشُ فَاتَيْتُ سَلَامًا لَهُمْ لِأَنْزِلَ مِنْهُ فَوَقَعْتُ فَوُثِّتَ رَجُلِي فَخَرَجْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَقُلْتُ مَا أَنَا بِبَارِحٍ حَتَّى أَسْمَعَ النَّاعِيَةَ فَمَا بَرِحْتُ حَتَّى سَمِعْتُ نَاعِيَا أَبِي رَافِعٍ تَاجِرِ أَهْلِ الْحِجَازِ قَالَ فَقُمْتُ وَمَا بِي قَلْبَةً حَتَّى أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْنَاهُ

۲۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى أَبِي رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتِيكٍ بَيْتَهُ لَيْلًا فَقَتَلَهُ وَهُوَ نَائِمٌ.

۱۹۹ باب لَا تَمْنُوا لِقَاءَ الْعَدُوِّ.

کرنے باہر نکلا، میں بھی ان لوگوں کے ساتھ باہر نکل آیا اور میں یہ دکھلا رہا تھا کہ میں بھی ان کے ساتھ گدھا تلاش کر رہا ہوں، جب ان کو گدھا مل گیا، تو میں ان کے ساتھ قلعہ میں چلا آیا اور انہوں نے قلعہ کا دروازہ بند کر کے اس کی کنجیاں ایک سواری میں رکھ دیں، جس کو میں دیکھ رہا تھا، اور جب وہ سب سو گئے، تو میں نے کنجیاں لے کر قلعہ کا دروازہ کھولا، ابورافع کی طرف چلا، اور آواز دی اے ابورافع! اس نے مجھے جواب دیا تو میں آواز کی طرف لپکا، اور اس پر وار کیا، وہ چیخنے لگا، تو میں باہر نکل آیا، اس کے بعد پھر اسی طرح گیا، گویا میں فریاد رس ہوں، اور میں نے آواز بدل کر کہا، اے ابورافع! اس نے کہا تو کون ہے؟ تیری ماں کی خرابی ہو، میں نے کہا، کیا بات ہے، تو اس نے کہا، مجھے کچھ معلوم نہیں پس اس آدمی نے مجھ پر تلوار کا وار کیا ہے (اتاسکر) میں نے اپنی تلوار اس کے پیٹ پر رکھ دی، اور اس پر اتنا زور دیا کہ وہ اس کی ہڈیوں میں اتر گئی، اور اس کے بعد میں باہر نکل آیا، اور میں خوفزدہ تھا جو توں کر کے اترنے کے لئے سیڑھی کے پاس آیا مگر گر پڑا، اور میرا پیر ٹوٹ گیا، اور پھر میں نے اس حالت میں اپنے دوستوں کے پاس پہنچ کر کہا، میں اس وقت تک نہیں جاؤں گا جب تک رونے والوں کی آواز نہ سن لوں، چنانچہ میں اس وقت تک باہر نہیں گیا، جب تک میں نے اہل حجاز کے تاجر ابورافع پر رونے والیوں کی آواز نہ سن لی، میں وہاں کھڑا رہا، مگر مجھ میں چلنے کی قوت نہ رہی تھی، آخر ہم سب نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضری دے کر پورا واقعہ بیان کیا۔

۲۷۴۔ عبد اللہ بن محمد، یحییٰ بن آدم، یحییٰ بن ابی زائدہ، ان کے والد ابو الحنفیہ، حضرت براء بن عازبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے چند انصاریوں کو ابورافع کے (قتل) کیلئے بھیجا تھا، چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عتیک نے رات کے وقت اس کے کمرہ میں داخل ہو کر سوتے ہی میں اس کو مار ڈالا۔

باب ۱۹۹۔ دشمن کے مقابلہ نہ کرنے کی خواہش کا بیان۔

نے فریب کا نام دیا۔

۲۷۷۔ ابو بکر بن اصرم، عبد اللہ، معمر، ہمام بن منہ، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے لڑائی کا نام فریب رکھا ہے۔

۲۷۸۔ صدقہ ابن عیینہ، عمرو، حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لڑائی دراصل دھوکہ ہے۔

باب ۲۰۱۔ جنگ میں جھوٹ بولنے کا بیان۔

۲۷۹۔ قتیبہ، سفیان، عمرو بن دینار، حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ کعب بن اشرف کو قتل کرنے کا ذمہ کون لیتا ہے؟ کیونکہ اس نے اللہ کو اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت تکلیف دی ہے، تو محمد بن مسلمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ پسند کرتے ہیں کہ میں اس کو قتل کر دوں؟ جس پر آپ نے فرمایا ہاں، جابر نے کہا کہ محمد بن مسلمہ نے اس کے پاس جا کر کہا کہ اس نبی نے ہم کو پریشان کر دیا ہے، ہم سے صدقہ مانگتے ہیں، تو اس نے جواب دیا کہ خدا کی قسم تم بھی ان کو پریشان کرو، اس پر محمد نے کہا کہ ہم تو ان کی پیروی کا اقرار کر چکے ہیں، انہیں چھوڑ نہیں سکتے، بس ہم تو اس بات کے منتظر ہیں کہ ان کا انجام کار کیا ہوتا ہے، اور وہ اسی طرح اس سے باتیں کرتے رہے، حتیٰ کہ قابو پا کر کعب کو تہ تیغ کر دیا۔

باب ۲۰۲۔ حربی کافروں کو پوشیدہ طور پر قتل کر دینے کا بیان۔
۲۸۰۔ عبد اللہ، سفیان، عمرو، حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کعب بن اشرف کے لئے کون ذمہ داری قبول کرتا ہے؟ محمد بن مسلمہ نے عرض کیا، آپ پسند کرتے ہیں کہ میں اسے مار ڈالوں؟ فرمایا ہاں! محمد بن مسلمہ نے پھر عرض کیا، آپ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس سے کچھ کہوں، تو آپ نے فرمایا کہ

وَلْتَقَسَمَنَّ كُنُوزَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَسَمَى الْحَرْبَ خُدْعَةً.

۲۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَصْرَمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنْبِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خُدْعَةٌ.

۲۷۸۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خُدْعَةٌ.

۲۰۱ بَابُ الْكِذْبِ فِي الْحَرْبِ.

۲۷۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ أَدَّى اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ أَتَجِبُ أَنْ أَقْتُلَهُ يَارَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاتَاهُ فَقَالَ إِنَّ هَذَا يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَنَّا وَسَالَكْنَا الصَّدَقَةَ قَالَ وَابْضًا وَاللَّهِ قَالَ فَإِنَّا قَدْ اتَّبَعْنَاهُ فَنَكْرَهُ أَنْ نُدْعَهُ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى مَا يَصِيرُ أَمْرُهُ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُهُ حَتَّى اسْتَمَكَّنَ مِنْهُ فَقَتَلَهُ.

۲۰۲ بَابُ الْقَتْلِ بِأَهْلِ الْحَرْبِ.

۲۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ أَنْ أَقْتُلَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَذَّنَ لِي فَأَقُولُ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ.

میں نے تجھے اجازت دی۔

باب ۲۰۳۔ دشمن کے شر و فساد سے بچاؤ کیلئے حیلہ گری کا بیان۔

لیث، عقیل، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن صیاد کی طرف رسول اللہ ﷺ روانہ ہوئے اور آپ کے ساتھ ابن صیاد کی طرف جانے کے لئے ابی بن کعب بھی ہمراہ تھے، آپ سے کہا گیا کہ ابن صیاد باغ میں ہے چنانچہ آپ باغ میں درختوں کی آڑ لیتے ہوئے اس کے پاس پہنچے جو اپنی چادر پر لیٹا ہوا کچھ گن گنا رہا تھا، ابن صیاد کی ماں نے آپ کو دیکھ لیا اور کہا اے صاف (ابن صیاد) دیکھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں، تو ابن صیاد فوراً ہی اٹھ بیٹھا، جس پر رسالت مآب نے فرمایا، اگر اس کی ماں اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیتی، تو حقیقت حال معلوم ہو جاتی۔

باب ۲۰۴۔ جنگ میں رجز خوانی اور خندق کھودتے وقت آواز بلند کرنے کا بیان، سہل و انس دونوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یزید نے سلمہ کے ذریعہ یہ حدیث آنحضرت سے بیان کی ہے۔

۲۸۱۔ مسدد، ابوالاحوص، ابوالفتح، حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے خندق کے دن رسالت مآب ﷺ کو مٹی اٹھاتے ہوئے دیکھا، مٹی سے آپ کے سینہ کے بال چھپ گئے تھے اور آپ بہت بالوں والے تھے اور آپ عبد اللہ بن رواحہ کا رجز پڑھتے جاتے اور فرماتے اے اللہ! اگر تو ہمارا مددگار معاون نہ ہوتا، تو ہم ہدایت نہ پاتے، نہ صدقہ دیتے اور نہ ہی نماز پڑھتے، بس تو ہم پر اطمینان نازل فرما، اور دشمن کے مقابلہ میں ہم کو ثابت قدم رکھ، بے شک دشمنوں نے ہم پر بغاوت اور چڑھائی کی ہے، جب وہ فساد کرنا چاہتے ہیں، تو ہم مانع و مزاحم ہوتے ہیں، اور یہ الفاظ بلند اور اونچی آواز سے فرماتے تھے۔

۲۰۳ بَاب مَا يَجُوزُ مِنَ الْإِحْتِيَالِ وَالْحَذَرِ مَعَ مَنْ يَخْشَى مَعَرَّتَهُ .

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ أَبِي بْنُ كَعْبٍ قَبْلَ ابْنِ صَيَّادٍ فَحَدَّثَ بِهِ فِي نَخْلٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ طَفِقَ يَتَقَبَّى بِجُدُوعِ النَّخْلِ وَابْنُ صَيَّادٍ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمْرَمَةٌ قَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا صَافِ هَذَا مُحَمَّدٌ فَأَوْتَبَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكْتَهُ بَيْنَ .

۲۰۴ بَاب الرَّجْزِ فِي الْحَرْبِ وَرَفْعِ الصَّوْتِ فِي حَفْرِ الْخَنْدَقِ فِيهِ سَهْلٌ وَانْسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِ يَزِيدٌ عَنْ سَلَمَةَ .

۲۸۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ يَنْقُلُ التُّرَابَ حَتَّى وَارَى التُّرَابَ شَعْرَ صَدْرِهِ وَكَانَ رَجُلًا كَثِيرًا لَشَعْرٍ وَهُوَ يَرْجُزُ بِرَجَزِ عَبْدِ اللَّهِ م .

اللَّهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا

وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

فَأَنْزَلْنَا سَكِينَةً عَلَيْنَا

وَبَيَّتَ الْأَقْدَامُ إِنَّ لَاقَيْنَا

إِنَّ الْأَعْدَاءَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا

إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَيْنَا
يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ.

۲۰۵ باب مَنْ لَا يُثَبِّتُ عَلَى الْخَيْلِ .

۲۸۲ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ
حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ
جَرِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُذْ أَسْلَمْتُ وَلَا رَأَيْتُ
إِلَّا تَبَسَّمَ فِي وَجْهِهِ وَلَقَدْ شَكَوْتُ إِنِّي لَا
أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي
وَقَالَ اللَّهُمَّ بَنِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا.

۲۰۶ باب دَوَاءِ الْجُرْحِ بِإِحْرَاقِ
الْحَصِيرِ وَغَسْلِ الْمَرْأَةِ عَنْ أَبِيهَا الدَّمَ عَنْ
وَجْهِهِ وَحَمْلِ الْمَاءِ فِي التُّرْسِ .

۲۸۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ قَالَ سَأَلُوا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ
السَّاعِدِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَابَ شَيْءٍ دُوِيَ
جُرْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَقِيَ
مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَعْلَمَ بِهِ مِنِّي كَانَ عَلِيٌّ يَجِيءُ
بِالْمَاءِ فِي تَرْسِهِ وَكَانَتْ يَعْغِي فَاطِمَةُ تَغْسِلُ
الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَأُخِذَ حَصِيرٌ فَأُحْرِقَ ثُمَّ
حُشِيَ بِهِ جُرْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۰۷ باب مَا يَكْرَهُ مِنَ التَّنَازُعِ
وَالِإِخْتِلَافِ فِي الْحَرْبِ وَعُقُوبَةِ مَنْ
عَضَى إِمَامَهُ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَنَازَعُوا
فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ قَالَ فَتَادَةُ
الرَّيْحِ الْحَرْبُ .

۲۹۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ

باب ۲۰۵ - گھوڑے کی سواری اچھی نہ کر سکنے والے کا بیان۔
۲۸۲ - محمد بن عبد اللہ، ابن ادریس، اسماعیل، قیس، حضرت جریر سے روایت کرتے ہیں کہ جب سے میں اسلام لایا تب سے رسالت مآب ﷺ نے مجھ سے کوئی حجاب نہیں رکھا اور مجھے دیکھ کر مسکراتے تھے میں نے آپ سے شکایت کی کہ میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا تو آپ نے دست مبارک میرے سینہ پر تھپ تھپا کر فرمایا کہ اے اللہ اس کو جمادے اور اس کو ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنادے۔

باب ۲۰۶ - جلانے ہوئے ٹاٹ سے زخم کو مند مل کرنے اور عورت کا اپنے باپ کے چہرے سے خون دھونے اور ڈھال میں پانی بھر کر لانے کا بیان۔

۲۸۳ - علی بن عبد اللہ، سفیان، ابو حازم سے روایت کرتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت سہیل بن سعد ساعدی سے پوچھا کہ رسالت مآب ﷺ کے زخم کا علاج کس چیز سے کیا گیا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ مجھ سے زیادہ واقف کار لوگوں میں کوئی نہیں رہا ہے، حضرت علیؑ اپنی ڈھال میں پانی بھر کر لاتے تھے اور جناب فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کے چہرہ مبارک سے خون دھوتی تھیں اور ٹاٹ کی چٹائی جلا کر رسول اللہ ﷺ کے زخم میں بھری گئی۔

باب ۲۰۷ - میدان جنگ میں افراتفری مچانے، آپس میں فتنہ و فساد ڈالنے اور حکم حاکم کی مخالفت کرنے کی کراہیت کا بیان اور اللہ کا فرمان کہ تم باہم نزاع نہ کرو ورنہ سست ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی، فتادۃ نے کہا کہ ریح بمعنی جنگ ہے۔

۲۸۴ - یحییٰ، وکیع شعبہ، سعید اپنے والد بردہ اور اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ اور ابو موسیٰ کو جانب

یمن روانہ کرتے وقت یہ فرمایا کہ تم دونوں آسانیاں کرنا اور کوئی سختی نہ کرنا، خوشخبری سننا اور لوگوں کو متفرق نہ کر دینا، باہم اتحاد و انصاف رکھنا اور کبھی اختلاف نہ ہونے دینا۔

۲۸۵۔ عمرو بن خالد، زہیر، ابو الحق، حضرت براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن پچاس پیادوں پر عبد اللہ بن جبیر کو سردار مقرر کر کے فرمایا کہ اگر تم ہم کو اس حالت میں دیکھو کہ پرندے ہمارا گوشت کھا رہے ہیں تب بھی اپنی جگہ سے نہ ہٹنا جب تک کہ میں تم سے کہلانہ بھیجوں اور اگر تم یہ دیکھو کہ ہم نے کافروں کو بھگا دیا ہے اور ان کو پامال کر دیا ہے تب بھی تم اپنی جگہ سے نہ ہٹنا تاکہ میں تم کو کہلانہ بھیجوں بالآخر آپ نے کفار کو شکست دے دی، حضرت براء نے کہا کہ میں نے عورتوں کو دیکھا کہ اللہ کی قسم! وہ بھاگ رہی تھیں اور ان کے جھانج رہے تھے اور ان کی پنڈلیاں کھلی ہوئی تھیں اور وہ اپنے کپڑے اٹھائے ہوئے تھیں کہ عبد اللہ بن جبیر کے ساتھیوں نے کہا لوگو! مال غنیمت! مال غنیمت! تمہارے ساتھی تو غالب آگئے اب تم کیا دیکھ رہے ہو اس پر عبد اللہ بن جبیر نے کہا کہ لوگو! کیا تم نے رسالت مآب ﷺ کا ارشاد گرامی طاق نسیان میں رکھ دیا تو اور لوگوں نے کہا کہ ہم تو کافروں کے پاس جا کر ان کا مال غنیمت لوٹیں گے چنانچہ یہ لوگ وہاں پہنچے تو ان کا رخ بدل گیا اور کفار بھاگتے ہوئے سامنے کی طرف آگئے اور پھر سے لڑائی ہونے لگی اور مسلمان شکست خوردہ ہو گئے اور یہی معنی ہیں اس آیت و حکم الہی کے کہ جب رسول ان کو ان کے پیچھے سے بلارہے تھے اور رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ہمراہ سوائے بارہ آدمیوں کے اور کوئی نہ رہا اور مسلمانوں کے ستر آدمیوں کو کافروں نے شہید کر دیا ادھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے ایک سو چالیس مشرکوں کو یوم بدر میں مارا تھا کہ ستر قتل ہوئے اور ستر قیدی ہاتھ آئے تھے تو ابوسفیان نے تین مرتبہ کہا کہ کیا ان میں محمد (ﷺ) ہیں؟ جس پر رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کو اس کا جواب دینے سے منع کر دیا تھا پھر ابوسفیان نے تین مرتبہ کہا کیا تم میں ابن ابی قحافہ ہیں؟ (یعنی صدیق اکبر) اور پھر تین مرتبہ کہا کیا تم میں عمر بن

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا وَابَا مُوسَى إِلَى الْيَمَنِ قَالَ يَسِيرُوا لَا تُعْسِرُوا وَبَشِيرًا وَلَا تَنْفِرُوا وَتَطَاوَعًا وَلَا تَخْتَلِفُوا.

۲۸۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَالِ يَوْمَ أُحُدٍ وَكَانُوا خَمْسِينَ رَجُلًا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جُبَيْرٍ فَقَالَ إِنْ رَأَيْتُمُونَا تَحْطِفُنَا الطَّيْرُ فَلَا تَبْرَحُوا مَكَانَكُمْ هَذَا حَتَّى أُرْسَلَ إِلَيْكُمْ وَإِنْ رَأَيْتُمُونَا هَزَمْنَا الْقَوْمَ وَأَوْطَانَاهُمْ فَلَا تَبْرَحُوا حَتَّى أُرْسَلَ إِلَيْكُمْ فَهَزَمُوهُمْ قَالَ فَاْنَا وَاللَّهِ رَأَيْتُ النِّسَاءَ يَشْتَدِدْنَ قَدْ بَدَتْ خَلَاجِلُهُنَّ وَأَسْرُ قُهُنَّ رَافِعَاتٍ يَتَابِهْنَ فَقَالَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُبَيْرٍ الْغَنِيمَةُ أَى قَوْمِ الْغَنِيمَةِ ظَهَرَ أَصْحَابُكُمْ فَمَا تَنْتَظِرُونَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جُبَيْرٍ أَنْسَيْتُمْ مَا قَالَ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا وَاللَّهِ لَتَأْتِيَنَّ النَّاسَ فَلَنَصِيبَنَّ مِنَ الْغَنِيمَةِ فَلَمَّا أَتَوْهُمْ صُرِفَتْ وَجُوهُهُمْ فَأَقْبَلُوا مِنْهُمْ زَمِيْنٌ فَذَاكَ إِذِ دَعَوْهُمْ الرَّسُولُ فِي أَخْرَاهُمْ فَلَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا فَاصَابُوا مِنَّا سَبْعِينَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ أَصَابَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعِينَ وَمِائَةً سَبْعِينَ أَسِيرًا وَسَبْعِينَ قَتِيلًا فَقَالَ أَبُو سُوْفْيَانُ أَيْ الْقَوْمِ مُحَمَّدٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَهَذَا هُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجِيبُوهُ ثُمَّ قَالَ أَيْ الْقَوْمِ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ أَيْ الْقَوْمِ ابْنُ الْخَطَّابِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَمَّا

الخطاب ہیں؟ اور پھر اس کے بعد اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ یہ تو سب مارے گئے، جس پر فاروق اعظم اپنے آپ کو نہ روک سکے اور کہا کہ اے اللہ کے دشمن، اللہ کی قسم! جن لوگوں کا تو نے نام لیا ہے وہ سب زندہ ہیں، اور جس بات سے تم رنجیدہ ہو، وہ برقرار ہے، ابوسفیان نے کہا، آج بدر کے دن کا بدلہ نکل گیا، اور لڑائی تو ذول کی طرح ہے، تم اپنے لوگوں میں سے بعض کے ناک کان کٹے پاؤ گے، جس کا میں نے کوئی حکم نہیں دیا، اور یہ بات مجھے ناگوار بھی معلوم نہیں ہوئی، اس کے بعد ابوسفیان رجز پڑھنے لگا کہ اے ہبل بلند ہو جا، اے ہبل اونچا ہو جا، جس پر رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ جواب کیوں نہیں دیتے، آپ کے اصحاب نے پوچھا یا رسول اللہ ہم کیا کہیں، فرمایا کہو اللہ ہی سب سے زیادہ بلند اور بزرگ موجود ہے، جس پر ابوسفیان نے کہا ہمارے پاس عزا ہے اور تمہارے لئے عزی نہیں ہے، تو پھر رسول اللہ ﷺ نے اصحاب سے کہا، تم اس کا جواب کیوں نہیں دیتے، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کیا کہیں، آپ نے فرمایا کہ کہو اللہ ہمارا مددگار ہے، اور تمہارا مددگار و معاون نہیں ہے۔

باب ۲۰۸۔ جب رات کے وقت کچھ خوف ہو جائے۔
۲۸۶۔ قتیبہ بن سعید، حماد، ثابت، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ خوبصورت، سب سے زیادہ نئی، اور سب سے زیادہ بہادر تھے، ایک مرتبہ شب کے وقت ایک آواز سننے سے کچھ خوف طاری ہو گیا تھا، تو ابو طلحہ کے ننگی پیٹھ والے گھوڑے پر رسول اللہ ﷺ سوار ہو کر اور اپنی گردن میں تلوار حماکل کر کے باہر تشریف لے گئے، اور وہاں سے لوٹ کر فرمایا، ڈرو نہیں، کوئی خوف نہیں کرو اور اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس گھوڑے کو میں نے دریائی طرح تیز رو پایا۔

باب ۲۰۹۔ دشمن کے دیکھنے کے بعد خوب چلا کر تمام لوگوں کی اطلاع کے لئے ”فریاد کو پہنچو“ کہنے کا بیان۔

هَؤُلَاءِ فَقَدْ قُتِلُوا فَمَا مَلَكَ عُمَرُ نَفْسَهُ فَقَالَ كَذَبْتَ وَاللَّهِ يَاعَدُوْا اللَّهَ اِنَّ الدِّينَ عَدَدَتْ لَاحْيَاءُ كُلُّهُمْ وَقَدْ بَقِيَ لَكَ مَا يَسُوْتُكَ قَالَ يَوْمَ يَوْمٍ يَوْمٍ بَدْرٍ وَالْحَرْبُ سِحَالٌ اِنَّكُمْ سَتَجِدُوْنَ فِي الْقَوْمِ مِثْلَهُ لَمْ اَمْرِهَا وَلَمْ تَسُوْ نِي ثُمَّ اَخَذَ تَرْتَجِزُ اَعْلُ هُبْلُ اَعْلُ هُبْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَجِيْبُوْا لَهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللَّهِ مَا نَقُوْلُ قَالَ قُوْلُوْا اَللَّهُ اَعْلَى وَاَحْلُ قَالَ اِنَّ لَنَا الْعُرَى وَلَا عُرَى لَكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَجِيْبُوْا لَهُ قَالُوْا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللَّهِ مَا نَقُوْلُ قَالَ قُوْلُوْا اَللَّهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلَى لَكُمْ .

۲۰۸ باب إِذَا فُرِعُوا بِاللَّيْلِ .
۲۸۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ قَالَ وَقَدَفِرَعَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَيْلَةً سَمِعُوا صَوْتًا قَالَ فَتَلَقَّاهُمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرَى وَهُوَ مُقَلَّدٌ سِفْفَهُ فَقَالَ لَمْ تَرَاعُوا لَمْ تَرَاعُوا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَهُ بَحْرًا يَعْنِي الْفَرَسَ .

۲۰۹ باب مَنْ رَأَى الْعَدُوَّ فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَاصْبَاحَاهُ حَتَّى يَسْمَعَ النَّاسُ .

۲۸۷۔ مکی بن ابراہیم، یزید بن عبید اللہ، حضرت سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں مدینہ سے غابہ کی طرف جا رہا تھا اور جب غابہ کی پہاڑی پر پہنچا تو مجھے عبدالرحمن بن عوف کا ایک غلام ملا، میں نے کہا، تیری خرابی ہو تو یہاں کہاں؟ اس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک اونٹنی پکڑی گئی، اور میرے استفسار پر اس نے جواب دیا، بنو غطفان و فزارہ نے پکڑ لی، اور پھر میں نے فریاد کو پہنچو، فریاد کو پہنچو، تین مرتبہ اس زور سے کہا کہ سب مدینہ والے سن لیں، اس کے بعد میں نے دوڑ کر ان لوگوں کو جالیا، جو اونٹنی کو پکڑے ہوئے جا رہے تھے، میں نے ان کو تیر مارنے شروع کئے، اور میں کہہ رہا تھا کہ میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج ذیلیوں کی ہلاکت کا دن ہے، بالآخر میں نے ان کے اس اونٹنی کا دودھ پینے سے پہلے وہ اونٹنی چھڑالی، اور ہانک لایا، پھر رسالت مآب ﷺ سے مل کر میں نے کہا کہ یا رسول اللہ! وہ لوگ پیاسے تھے، اور میں نے اس کا دودھ پینے سے پہلے ہی وہ اونٹنی ان سے چھڑالی، اب آپ ان کے تعاقب میں کسی کو بھیجیے، جس پر ارشاد عالی ہوا کہ اے ابن اکوع اب تم کو اونٹنی مل گئی ہے، اور جب تم قابو پاؤ، تو بخشش کرو، ان کی قوم ان کی مہمانی کرے گی۔

باب ۲۱۰۔ جس نے کہا کہ اس کو پکڑ لو، اور میں فلاں کا لڑکا ہوں، سلمہ نے کہا کہ اس کو پکڑ لو اور میں ابن اکوع ہوں۔

۲۸۸۔ عبد اللہ، اسرائیل، ابوالحق سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت براء سے ایک آدمی نے پوچھا کہ اے ابو عمارہ! کیا تم حنین کے دن بھاگ کھڑے ہوئے تھے؟ تو براء نے کہا، اور میں سن رہا تھا لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس دن پیٹھ نہیں موڑی، ابوسفیان بن خارث آپ کے شجر کی باگ تھامے ہوئے تھے، اور جب مشرکوں نے آپ کو نزعہ میں لے لیا، تو آپ سواری سے اتر کر فرمانے لگے، میں نبی ہوں، جس میں کوئی جھوٹ نہیں ہے، اور میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں، براء کا بیان ہے کہ اس دن آپ سے زیادہ کسی کو بہادر نہیں دیکھا گیا۔

۲۸۷۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلْمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ قَالَ خَرَجْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ ذَاهِبًا نَحْوَ الْعَابَةِ حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِبَنِيَّةِ الْعَابَةِ لَقِيتُنِي غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قُلْتُ وَيْحَكَ مَا بَكَ قَالَ أُحِذْتُ لِقَاحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَنْ أَخَذَهَا قَالَ غَطَفَانٌ وَفَزَارَةٌ فَصَرَخْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ أَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يَاصْبَاحَاهُ يَاصْبَاحَاهُ ثُمَّ انْدَفَعْتُ حَتَّى الْقَاهُمْ وَقَدْ أَخَذُوهَا فَجَعَلْتُ أَرْمِيهِمْ وَأَقُولُ أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمَ يَوْمَ الرُّضْعِ فَاسْتَنْقَذْتُهَا مِنْهُمْ قَبْلَ أَنْ يَشْرَبُوا فَأَقْبَلْتُ بِهَا أَسْوَفَهَا فَلَقِيتُنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْقَوْمَ عَطَاشٌ وَإِنِّي أَعْجَلْتُهُمْ أَوْ يَشْرَبُوا سَفِيَهُمْ فَأَبْعَثْ فِي إِيْرِهِمْ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ مَلَكَتْ إِنْ الْقَوْمَ يُقْرُونَ فِي قَوْمِهِمْ .

۲۱۰ باب مَنْ قَالَ خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ فُلَانٍ وَقَالَ سَلْمَةُ خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ .

۲۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا أَبَا عَمَّارَةَ أَوَلَيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ الْبَرَاءُ وَأَنَا أَسْمَعُ أَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُولِ يَوْمَئِذٍ كَانَ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ إِحْدًا بَعَنَانَ بَعْلَتِهِ فَلَمَّا غَشِيَهُ الْمُشْرِكُونَ نَزَلَ فَجَعَلَ يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبُ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ فَمَا رَأَى مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ أَشْجَعُ مِنْهُ .

۲۱۱ باب إِذَا نَزَلَ الْعَدُوُّ عَلَى حُكْمٍ رَجُلٍ .

۲۸۹- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبرَاهِيمَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ هُوَ ابْنُ سَهْلٍ بْنِ حَنِيفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ بَنُو قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمٍ سَعْدٍ هُوَ ابْنُ مَعَاذٍ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قَرِيبًا مِنْهُ فَجَاءَ عَلَى جِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمُوا إِلَيَّ سَيِّدِكُمْ فَجَاءَ فَجَلَسَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ إِنَّ هَذَا لَأَنْزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ قَالَ فَإِنِّي أَحْكُمُ أَنْ تُقَاتِلَ الْمُقَاتِلَةَ وَأَنْ تُسَبِّحَ الدُّرِّيَّةَ قَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ .

۲۱۲ باب قَتْلُ الْأَسِيرِ وَقَتْلُ الصَّبْرِ .

۲۹۰- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ ابْنَ خَطْلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكُعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ .

۲۱۳ باب هَلْ يَسْتَأْذِرُ الرَّجُلُ وَمَنْ لَمْ يَسْتَأْذِرْ وَمَنْ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْقَتْلِ .

۲۹۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ ابْنُ أَسِيدٍ بْنُ حَارِبَةَ الثَّقَفِيُّ وَهُوَ خَلِيفَةُ

باب ۲۱۱- کسی آدمی کے حکم پر دشمن کے اتر آنے کا بیان۔

۲۸۹- سلیمان، شعبہ، سعد، ابوامامہ بن سہل بن حنیف، حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ سعد بن معاذ کی ثالثی پر جب بنو قریظہ رضامند ہو کر نیچے اتر آئے، تو رسالت مآب ﷺ نے سعد کو بلوایا، جو آپ کے قریب ہی مقیم تھے، وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے اور جب وہ نزدیک آگئے، تو آپ نے فرمایا، اپنے سردار کو اتارنے کے لئے کھڑے ہو جاؤ، حضرت سعد نے آکر رسول اللہ ﷺ کے پاس نشست کی، پھر آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ تمہارے حکم پر قلعوں سے اتر آئے ہیں، سعد نے جواب دیا، ان میں سے جوڑنے کے قابل ہیں، وہ قتل کر دیئے جائیں، اور بال بچوں کو قید کر لیا جائے، اس پر رسالت مآب ﷺ نے فرمایا، اے سعد! تم نے فرشتہ کے حکم کے مطابق یہ فیصلہ کیا ہے۔

باب ۲۱۲- جنگی قیدی کے قتل اور ایک جگہ کھڑا کر کے قتل کرنے کا بیان۔

۲۹۰- اسلمیل، مالک، ابن شہاب، حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ فتح مکہ کے سال مکہ معظمہ میں داخل ہوئے، آپ کے سراقہؓ پر خود تھا، جب آپ نے اس کو سر سے اتارا، تو ایک آدمی نے آکر کہا کہ ابن خطل کعبہ کے پردے پکڑے کھڑا ہے، اس کے جواب میں آپ نے فرمایا، اس کو وہیں قتل کر دو۔

باب ۲۱۳- کیا آدمی اپنے آپ کو گرفتار کر دے، اور وہ جو اپنے آپ کو گرفتار نہ کرے، اور قتل ہوتے وقت دو رکعت نماز پڑھنے کا بیان۔

۲۹۱- ابوالیمان، شعبہ، زہری، عمرو بن ابی سفیان، حلیف بنو زہرہ اور دوست ابوہریرہ، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے آدمیوں کا جاسوسی کا گروپ بنایا، اور اس پر عاصم بن

لَبَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ
 أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ
 رَهْطٍ سَرِيَّةً عَيْنًا وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ
 ثَابِتٍ نِ الْأَنْصَارِيِّ جَدَّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ
 فَأَنْطَلَقُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْهَدَاةِ وَهُوَ بَيْنَ
 عُسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوا لِحَيٍّ مِنْ هَذِيلٍ
 يُقَالُ لَهُمْ بَنُو لَحِيَّانٍ فَتَفَرَّوْا لَهُمْ قَرِيبًا مِنْ
 مِائَتِي رَجُلٍ كُلُّهُمْ رَامَ فَأَقْتَصُّوا أَثَارَهُمْ
 حَتَّى وَجَدُوا مَا أَكَلَهُمْ تَمَرًا تَزَوَّدُوهُ مِنْ
 الْمَدِينَةِ فَقَالُوا هَذَا تَمَرُ ثَرْبٍ فَأَقْتَصُّوا
 أَثَارَهُمْ فَلَمَّا رَأَوْهُمْ عَاصِمٌ وَأَصْحَابُهُ
 لَحَاجُوا إِلَى فَدَقْدٍ وَأَحَاطَ بِهِمْ الْقَوْمُ
 فَقَالُوا لَهُمْ أَنْزِلُوا وَأَعْطُونَا بِأَيْدِيكُمْ وَلَكُمْ
 الْعَهْدُ وَالْمِيثَاقُ وَلَا نَقْتُلُ مِنْكُمْ أَحَدًا قَالَ
 عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ أَمِيرُ السَّرِيَّةِ أَمَا أَنَا فَوَاللَّهِ
 لَا أَنْزِلُ الْيَوْمَ فِي ذِمَّةِ كَافِرٍ اللَّهُمَّ أَخْبِرْنَا
 نَبِيَّكَ فَرَمَوْهُمْ بِالْئِبْلِ فَقَتَلُوا عَاصِمًا فِي
 سَبْعَةِ فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ بِالْعَهْدِ
 وَالْمِيثَاقِ مِنْهُمْ حُبَيْبُ بْنُ الْأَنْصَارِيِّ وَابْنُ
 دُثْنَةَ وَرَجُلٌ آخَرٌ فَلَمَّا اسْتَمَكَّنُوا مِنْهُمْ
 اِطْلَقُوا أَوْتَارَ قَسِيهِمْ فَأَوْثَقَوْهُمْ فَقَالَ
 الرَّجُلُ الثَّلَاثُ هَذَا أَوَّلُ الْغَدْرِ وَاللَّهُ لَا
 أَصْحَبَكُمْ إِنَّ فِي هَؤُلَاءِ لَأَسُوءَ يُرِيدُ
 الْقَتْلَ فَحَرَّرُوهُ وَعَالَجُوهُ عَلَى أَنْ
 يَصْحَبَهُمْ فَأَبَى فَقَتَلُوهُ فَأَنْطَلَقُوا بِحُبَيْبٍ
 وَابْنِ دُثْنَةَ حَتَّى بَاغَوْهُمَا بِمَكَّةَ بَعْدَ وَقْعَةِ
 بَدْرِ فَأَبْتَعَ حُبَيْبًا بَنُو الْحَارِثِ ابْنِ عَامِرٍ
 ابْنِ نُوْفَلٍ بْنُ عَبْدِ مَنَافٍ وَكَانَ حُبَيْبٌ هُوَ
 قَتَلَ الْحَارِثَ بْنَ عَامِرٍ يَوْمَ بَدْرِ فَلَبِثَ

ثابت انصاری کو جو عاصم بن عمر کے دادا تھے سردار بنا کر روانہ کیا
 جب یہ لوگ مکہ اور عسفان کے درمیان مقام ہداتہ میں پہنچے تو بنو
 ہذیل کے ایک قبیلہ بنو لحيان کو ان کی خبر مل گئی جنہوں نے ان کے
 مقابلہ کے لئے تقریباً دو سو آدمیوں کو روانہ کیا جو سب کے سب ماہر
 تیر انداز تھے اور ان کے پاؤں کے نشانات پر چلے یہاں تک کہ انہوں
 نے ان کے کھائے ہوئے چھوہارے، جو زور راہ کے طور پر یہ لوگ
 مدینہ سے لائے تھے دیکھ کر کہا یہ مدینہ کے چھوہارے ہیں اور جب
 ان لوگوں نے عاصم اور ان کے ساتھیوں کو دیکھ لیا تو یہ لوگ پہاڑ
 کی چوٹی پر چڑھ گئے اور ان کو قبیلہ بنو لحيان والوں نے گھیر لیا اور ان
 سے کہا کہ پہاڑ سے اتر آؤ اور اپنا ہاتھ ہمارے ہاتھ میں دو اور ہمارا
 یہ عہد و پیمان ہے کہ ہم تم میں سے کسی کو قتل نہیں کریں گے جس
 پر عاصم بن ثابت سردار لشکر نے کہا اللہ کی قسم! میں تو کسی کافر کی
 امان میں نہیں اترؤں گا اور اے اللہ! تو ہماری خبر اپنے رسول پاک کو
 دیدے، پھر انھوں نے تیر اندازی کر کے عاصم کو شہید کر دیا جو کہ
 سات آدمیوں میں سے ایک تھے پھر تین آدمی وعدہ لیکر اتر گئے
 خبیث انصاری ابن دھنہ اور ایک تیسرا آدمی جب انھوں نے ان پر
 قدرت پائی تو ان لوگوں نے کمانوں کی تانت سے ان کو باندھ لیا
 ان میں سے تیسرے آدمی نے کہا کہ یہ پہلی بے وفائی ہے اور
 وعدہ خلافی ہے اور اللہ کی قسم! تمہارے ساتھ نہیں رہوں گا بیشک
 میں اپنے ساتھیوں کی طرح ہونا چاہتا ہوں پھر سب لوگوں نے اس
 کو کھینچا اور اس بات پر مجبور کیا کہ وہ بھی ان کے ساتھ رہیں، مگر
 انہوں نے نہ مانا اور ان کافروں نے ان کو وہیں شہید کر دیا اور خبیث
 وابن دھنہ کو لے جا کر مکہ میں بیچ ڈالا یہ واقعہ جنگ بدر کے بعد
 معرض ظہور میں آیا خبیث کو حارث بن نوفل بن عبد مناف کے
 بیٹوں نے مول لے لیا اور خبیث نے حارث بن عامر کو بدر کے دن
 مار ڈالا تھا اور خبیث ان لوگوں کے پاس قید و بند میں رہے زہری
 نے کہا کہ مجھے عبید اللہ بن عیاض نے اطلاع دی کہ حارث کی بیٹی
 نے مجھے خبر دی جب وہ لوگ ان کے قتل کے لئے جمع ہوئے تو
 انہوں نے حارث کی بیٹی سے استرا مانگا تاکہ زیر ناف کی صفائی
 کر لیں چنانچہ اس نے اس کو استرا دے دیا اور میرے ایک بچہ کو

بٹھالیا، اور میں غفلت میں تھی کہ میرا بچہ ان کے پاس چلا گیا، وہ کہتی ہیں کہ پھر میں نے خبیب کے زانو پر اپنے بچہ کو بیٹھا دیکھا، اور استرا ان کے ہاتھ میں تھا، تو میں دیکھ کر گھبرا گئی اور میرے ہوش و حواس ٹھکانے نہ رہے، خبیب نے میرے چہرے سے پہچان لیا اور کہا کیا تم اس بات سے ڈر رہی ہو کہ میں اس بچہ کے مار ڈالوں گا، میں تو ہر گز ایسا نہیں کروں گا، حارث کی بیٹی نے کہا، اللہ کی قسم! میں نے خبیب سے بہتر کوئی قیدی نہیں دیکھا، اور اللہ کی قسم! میں نے تو ایک دن یہ دیکھا کہ انگور کا خوشہ ان کے ہاتھ میں تھا، اور وہ انگور کھا رہے تھے، دریاں حالیکہ وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے، اور اس وقت مکہ میں کوئی میوہ نہیں تھا، اور وہ کہتی ہیں (۱) کہ یہ رزق من جانب اللہ نازل ہوا تھا جو اس نے خبیب کو دیا تھا پھر جب وہ لوگ حرم سے باہر چلے گئے، تاکہ ان کو حرم کے باہر قتل کر دیں، تو خبیب نے ان سے کہا کہ مجھے اتنی مہلت دے دو کہ میں دو رکعت نماز پڑھ لوں، اور انہوں نے ان کو چھوڑ دیا اور خبیب دو رکعت نماز سے فارغ ہو کر کہنے لگا کہ اگر تم کو یہ خیال نہ ہو تا کہ مجھے قتل کا خوف ہے، تو ایک بہت لمبی نماز پڑھتا، اور اے اللہ! ان کافروں کو گن گن کر مار (اور پھر کہا)

”مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے کہ میں حالت اسلام میں شہید کیا جا رہا ہوں، جس پہلو پر بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں پچھاڑا جاؤں، اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے، اگر وہ چاہے تو کئے ہوئے اعضاء کے ٹکڑوں میں برکت دیدیے۔“

پھر ان کو ابن حارث نے قتل کر دیا، اور خبیب ہی وہ شخصیت ہیں، جنہوں نے ہر مرد مسلمان کے لئے جو قید کر کے قتل کیا جائے، دو رکعت نماز مسنون کر دی ہے، اور اللہ تعالیٰ نے عاصم بن ثابت کی وہ دعا جس دن وہ شہید کئے گئے سن لی، اور رسول اللہ ﷺ کو انکی خبر پہنچا دی، اس کے بعد سرور کائنات نے اپنے اصحاب سے ان کی خبر بیان کی، اور جو کچھ ان پر گزرا اس کا اظہار فرمایا، اور کفار قریش نے حضرت عاصم کی لعش مبارک کے پاس کچھ آدمی بھیجے، تاکہ انکے جسم کا کچھ حصہ کاٹ کر لے جائیں، جس سے ان کی وفات کی صداقت ہو سکے،

خُبَيْبٌ عِنْدَهُمْ أَسِيرًا فَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ ابْنُ عِيَّاضٍ أَنَّ بِنْتَ الْحَارِثِ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُمْ حِينَ اجْتَمَعُوا اسْتَعَارَ مِنْهَا مُوسَى يَسْتَحِدُّبَهَا فَأَعَارَتْهُ فَأَحَدًا ابْنًا لِي وَأَنَا غَافِلَةٌ حِينَ أَنَا قَالَتْ فَوَجَدْتُهُ مَجْلِسَةً عَلَى فَخِذِهِ وَالْمُوسَى بِيَدِهِ فَقَزَعْتُ فَرَعَةً عَرَفَهَا خُبَيْبٌ فِي وَجْهِ فَقَالَ تَحْشِينَ أَنْ أَقْتُلَهُ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذَلِكَ وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ أَسِيرًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ خُبَيْبٍ وَاللَّهِ لَقَدْ وَجَدْتُهُ يَوْمَ يَأْكُلُ مِنْ قِطْفِ عِنَبٍ فِي يَدِهِ وَإِنَّهُ لَمُرْتَقٍ فِي الْحَدِيدِ وَمَا بِمَكَّةَ مِنْ نَمَرٍ وَكَانَتْ تَقُولُ أَنَّهُ لِرِزْقٍ مِنَ اللَّهِ رَزَقَهُ خُبَيْبًا فَلَمَّا خَرَجُوا مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ فِي الْحِلِّ قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ ذَرُونِي أَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ فَتَرَكُوهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنْ تَظُنُّوا أَنَّ مَابِي جَزَعٌ لَطَوَّلْتُهَا اللَّهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا..

مَا أَبَالِي حِينَ أَقْتُلُ مُسْلِمًا عَلَى آيٍ شَيْقَ كَانَ لِلَّهِ مَصْرَعِي وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلَهِ وَإِنْ يَشَأْ يُبَارِكْ عَلَى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعٍ فَقَتَلَهُ ابْنُ الْحَارِثِ فَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَسَنَ الرُّكْعَتَيْنِ لِكُلِّ أَمْرٍ مُسْلِمٍ قُتِلَ صَبْرًا فَاسْتَحَابَ اللَّهُ لِعَاصِمِ ابْنِ ثَابِتٍ يَوْمَ أُصِيبَ فَأَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ خَبَرَهُمْ وَمَا أُصِيبُوا وَبَعَثَ نَاسٌ مِنْ كُفَّارِ قُرَيْشٍ إِلَى عَاصِمٍ حِينَ حَدَّثُوا أَنَّهُ قُتِلَ لِيُؤْتُوا بِشْيَاءٍ مِنْهُ يُعْرِفُ وَكَانَ قَدْ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ عَظَمَائِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ فُبِعَتْ

(۱) یہ حضرت خبیبؓ کی کرامت تھی اور اس میں کفار کیلئے یہ اشارہ تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور انکا لایا ہوا دین سچا دین ہے۔

عَلَى عَاصِمٍ مِثْلُ الظَّلَّةِ مِنَ الْبَيْرِ فَحَمَّتَهُ
مِنْ رَسُولِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَى أَنْ يَقْطَعَ
مِنْ لَحْمِهِ شَيْئًا .

۲۱۴ باب فَكَاكِ الْأَسِيرِ فِيهِ عَنْ أَبِي
مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ .

۲۹۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ
عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُّوا الْعَانِيَ يَعْنِي الْأَسِيرَ
وَأَطْعِمُوا الْحَائِجَ وَعَوِّدُوا الْمَرِيضَ .

۲۹۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ أَنَّ عَامِرًا حَدَّثَهُمْ عَنْ
أَبِي جَحِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيِّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مِّنَ
الْوَحْيِ إِلَّا مَا فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ وَالَّذِي فَلَقَ
الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا أَعْلَمُهُ إِلَّا فَهَمًا يُعْطِيهِ
اللَّهُ رَجُلًا فِي الْقُرْآنِ وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ
قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفَكَاكُ
الْأَسِيرِ وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ .

۲۱۵ باب فِدَاءِ الْمُشْرِكِينَ .

۲۹۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ
مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ
حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ اسْتَأْذَنُوا رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ

اور جناب عاصم نے بدر کے دن کفار قریش کے ایک سردار کو قتل کر
دیا تھا، مگر عاصم کی نعش پر بھڑیں بادلوں کی طرح اللہ نے پیچھے سے
مقرر فرمائیں، جنہوں نے عاصم کی نعش کو ان کافروں کے پیچھے
ہونے آدمیوں سے بجالایا اور وہ اس بات پر قادر نہ ہو سکے کہ آپ
کی نعش مبارک سے کوئی ٹکڑا کاٹ سکیں۔

باب ۲۱۴ - جنگی قیدی کی رہائی کا بیان، اس بارے میں حضرت
ابو موسیٰ نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث
بیان کی ہے۔

۲۹۲ - قتیبہ بن سعید، جریر، منصور، ابوداؤد، حضرت ابو موسیٰ رضی
اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا،
قیدی کو رہائی دو، بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور بیماروں کی عیادت (یعنی بیمار
پرسی) کرو۔

۲۹۳ - احمد بن یونس، زہیر، مطرف، عامر، ابو حنیفہ سے روایت کرتے
ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ سے پوچھا کہ آپ کے پاس قرآن کریم
کے سوا کچھ اور بھی وحی کے طور پر ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ قسم
ہے اللہ کی! جس نے دانہ کو چیرا اور اس میں سے درخت نکلا، میں اس
بات سے واقف نہیں، البتہ اللہ تعالیٰ نے ایک سمجھ تو مجھے دی ہے جو
اللہ تعالیٰ فہم قرآن میں کسی کو مرحمت فرماتا ہے اور جو کچھ اس صحیفہ
میں ہے (اس کے سوا اور کوئی چیز میرے پاس نہیں ہے) میں نے
پوچھا، صحیفہ میں کیا چیز ہے؟ تو انہوں نے فرمایا، دیت اور قیدی کی
رہائی اور یہ کہ کوئی مسلمان کافر کے بدلہ میں قتل نہ کیا جائے۔

باب ۲۱۵ - مشرکوں کے فدیہ کی ادائیگی کا بیان۔

۲۹۴ - اسماعیل بن ابی اویس، اسماعیل بن ابراہیم، موسیٰ بن شہاب
حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
سے بعض انصار نے اجازت طلب کی، انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ!
آپ ہم کو اجازت دیجئے کہ ہم اپنے بھانجا عباس کیلئے ان کا فدیہ چھوڑ
دیں، تو آپ نے فرمایا ان کو ایک درہم بھی نہ چھوڑو، اور ابراہیم،
عبد العزیز، حضرت انسؓ کے ذریعہ سے روایت کرتے ہیں کہ بحرین

سے رسالت مآب ﷺ کے پاس مال آیا، تو حضرت عباسؓ نے آپ کے پاس آکر عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کچھ دیجئے، اس لئے کہ میں نے اپنا اور عقیل کا فدیہ دے دیا ہے، تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لے لو، اور ان کو سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کپڑے ہی میں بحرین کا مال دیا۔

۲۹۵۔ محمود، عبدالرزاق، معمر، زہری، محمد بن جبیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں بدری قیدی تھا، اور میں نے رسالت مآب ﷺ کو نماز مغرب میں سورہ طور پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

باب ۲۱۶۔ حربی کافر کا امان طلب کئے بغیر دارالاسلام میں داخل ہونے کا بیان۔

۲۹۶۔ ابو نعیم، ابو عمیس، یاس بن سلمہ بن اکوع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حالت سفر میں مشرکوں کا ایک جاسوس آیا، اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام کے پاس بیٹھ کر باتیں کرنے لگا، اور جب وہ جانے لگا تو آپ نے فرمایا اس کو بلا لو، اور اس کو مار ڈالو، چنانچہ اس کو قتل کیا گیا، اور اس کا سامان آپ نے قاتل کو دلوایا (۱)۔

باب ۲۱۷۔ ذمیوں کی جانب سے جنگ کرنے اور غلام نہ بنائے جانے کا بیان۔

۲۹۷۔ موسیٰ، ابو عوانہ، حصین، عمرو بن میمون، حضرت عمر سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، میرے بعد جو کوئی خلیفہ ہو، اس کو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے ذمہ کی وصیت کرتا ہوں کہ لوگوں سے قول و اقرار پورا کرے، اور ان کی طرف سے جنگ کرے،

اِذْذَنْ فَلَنْتُرِكَ لَا بِنِ اُخْتِنَا عَبَّاسٍ فِدَاةً فَقَالَ لَا تَدْعُوْنَ مِنْهُ دِرْهَمًا وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَجَاءَهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَعْطِنِي فَأَنِّي فَادَيْتُ نَفْسِي وَفَادَيْتُ عَقِيلًا فَقَالَ خُذْ فَاعْطَاهُ فِي ثَوْبِهِ.

۲۹۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ جَاءَ فِي أُسَارَى بَدْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ.

۲۱۶ بَابُ الْحَرْبِيِّ إِذَا دَخَلَ دَارَ الْإِسْلَامِ بِغَيْرِ أَمَانٍ.

۲۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ عَنْ إِيَّاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ وَمَرَفَى سَفَرٍ فَحَلَسَ عِنْدَ أَصْحَابِهِ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ انْقَتَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْلُبُوهُ وَاقْتُلُوهُ فَقَتَلُوهُ فَفَقَلَهُ سَلْبَةً.

۲۱۷ بَابُ يُقَاتِلُ عَنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَلَا يُسْتَرْقُونَ.

۲۹۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَأَوْصِيَهُ بِذِمَّةِ اللَّهِ وَذِمَّةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ

(۱) اگر کوئی کافر حربی (یعنی ایسے کافر ملک کا باشندہ جسکے ساتھ مسلمانوں کی جنگ ہو) بغیر امان لیے مسلمانوں کے ملک میں آجائے تو وہ مسلمانوں کیلئے مال غنیمت ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کافر حربی جاسوس اگر مسلمانوں کے ملک میں پکڑا جائے تو اسے قتل کیا جاسکتا ہے۔

اور ان کی طاقت سے زیادہ ان سے کام نہ لے۔

باب ۲۱۸۔ قاصد کو انعام دینے کا بیان۔

باب ۲۱۹۔ ذمیوں اور ان کے معاملات میں سفارش کرنے کا بیان۔

۲۹۸۔ قبیسہ، ابن عیینہ، سلیمان احول، سعید، حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا جمہرات کا دن، اور آہ! جمہرات کا دن بھی کیسا تھا، اور پھر اتار دئے کہ انکے آنسوؤں سے منگریزے تک بھیگ گئے، اور پھر کہنے لگے کہ جمہرات کے دن رسالت مآب ﷺ کے مرض میں شدت ہوئی، تو آپ نے فرمایا، لکھنے کے لئے کوئی چیز لاؤ کہ میں تمہیں ایک تحریر لکھ دوں، جس کے بعد تم گمراہی میں کبھی نہ پڑ سکو گے، پھر لوگوں نے اختلاف کیا، حالانکہ رسول اللہ کے سامنے اختلاف نہ کرنا چاہئے، لوگ بولے کہ آپ ہمیں چھوڑ کر جارہے ہیں، اور فرمایا مجھے چھوڑ دو، میں جس حالت میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے، جس کی طرف تم لوگ مجھے بلا رہے ہو، اور آپ نے بوقت وفات تین وصیتیں کیں، مشرکوں کو جزیرہ عرب سے نکال دینا، قاصدوں کو اسی طرح انعام دینا، جس طرح میں انعام دیا کرتا تھا، اور تیسری وصیت میں خود بھول گیا۔ یعقوب بن محمد نے کہا کہ میں نے مغیرہ بن عبد الرحمن سے جزیرہ عرب کی بابت دریافت کیا، تو انہوں نے کہا اس سے مکہ معظمہ، مدینہ منورہ، یمامہ اور ارض یمن مراد ہے، اور یعقوب نے کہا، اور عرج تہامہ کا ابتدائی حصہ۔

باب ۲۲۰۔ قاصدوں کے لئے اپنی آرائش کا بیان۔

۲۹۹۔ یحییٰ، عقیل، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے بازار میں ایک ریشمی چوندہ بکتے ہوئے دیکھا، تو اس کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لا کر عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ اسکو خرید لیجئے، عید کے روز اور جس دن وفد آتے ہیں، اس کو زیب تن فرمایا کیجئے، تو آپ نے فرمایا، یہ لباس ان

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُوفَى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَأَنْ يُقَاتَلَ مِنْ وَرَائِهِمْ وَلَا يُكَلَّفُوا إِلَّا طَاعَتَهُمْ ۚ

۲۱۸ بَابُ جَوَائِزِ الْوُفْدِ .

۲۱۹ بَابُ هَلْ يُسْتَشْفَعُ إِلَى أَهْلِ الدِّمَةِ وَمُعَامِلَتِهِمْ .

۲۹۸۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَمَا يَوْمَ الْخَمِيسِ ثُمَّ بَكَى حَتَّى خَضَبَ دَمْعُهُ الْحَصْبَاءَ فَقَالَ اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ يَوْمَ الْخَمِيسِ فَقَالَ ائْتُونِي بِكِتَابٍ أَكْتُبُ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا فَتَنَازَعُوا وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيِّ تَنَازُعٍ فَقَالُوا هَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعُونِي فَأَلَذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونِي إِلَيْهِ وَأَوْضَى عِنْدَ مَوْتِهِ يَثْلِثُ أَخْرَجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ وَنَسِيتُ الثَّالِثَةَ وَقَالَ أَبُو يَعْقُوبَ بْنُ مُحَمَّدٍ سَمِعَ الْمُغِيرَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ فَقَالَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ وَالْيَمَامَةَ وَالْيَمَنَ وَقَالَ يَعْقُوبُ وَالْعَرَجُ أَوَّلُ تِهَامَةَ .

۲۲۰ بَابُ التَّجَمُّلِ لِلْوُفُودِ .

۲۹۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ وَجَدَ عُمَرُ حُلَّةَ اسْتَبْرَقَ تَبَاعُ فِي السُّوقِ فَأَتَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

لوگوں کا ہے جن کو آخرت میں کوئی حصہ نہیں ملے گا، پھر تھوڑے دنوں بعد حسب مشیت خداوندی، آپ نے ایک ریشمی چوغہ حضرت عمرؓ کو بھیجا جس کو لے کر وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تھا کہ یہ لباس اس شخص کا ہے جس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے یا یہ فرمایا تھا کہ اس کو تو وہی شخص زیب تن کرتا ہے جس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے، لیکن وہی لباس آپ نے میرے لئے بھیجا ہے، ارشاد گرامی ہوا کہ اس کو بیچ ڈالو یا اپنے کسی اور کام میں لے آؤ۔

باب ۲۲۱۔ بچوں کو اسلامی اصول بتانے کی ترکیب کا بیان۔

۳۰۰۔ عبد اللہ بن محمد، ہشام، معمر، زہری، سالم، عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ اور دیگر اصحاب نے سرور عالم کے ساتھ ابن صیاد کی طرف جانے کے لئے رخت سفر باندھا اور بنو مغالہ کے ٹیلوں کے پاس اس کو بچوں کے ساتھ کھیلتا ہوا پایا، ابن صیاد بچہ نہیں تھا، بلکہ وہ تقریباً بالغ ہو چکا تھا، لیکن سرور عالم کی تشریف آوری کی اسکو کچھ خبر نہیں ہوئی، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اس کی پیٹھ ٹھوکی اور فرمایا کیا تو اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں، تو ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکھ کر کہا، میں یقیناً اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ آپ امیوں کے رسول ہیں، (۱) اور پھر رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا آپ اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں، تو رسالت مآب ﷺ نے یہ کہہ کر کہ میں تو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا ہوں، فرمایا اب تو کیا دیکھتا ہے، جس پر ابن صیاد نے کہا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْتَعْ هَذِهِ الْحُلَّةَ فَتَحْمَلْ بِهَا لِلْعِيْدِ وَلِلْوُفُوْدِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ أَوْ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فَلَبِثَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُجَّةٍ دِيْبَاجٍ فَأَقْبَلَ بِهَا عَمْرٌ حَتَّى أَتَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتُ إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ أَوْ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ ثُمَّ أَرْسَلْتَ إِلَيَّ بِهَذِهِ فَقَالَ تَبِعْهَا أَوْ تُصِيبُ بِهَا بَعْضَ حَاجَتِكَ.

۲۲۱ باب كَيْفَ يُعْرَضُ الْإِسْلَامُ عَلَى الصَّبِيِّ.

۳۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ انْطَلَقَ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتَّى وَجَدُوهُ يَلْعَبُ مَعَ الْعِلْمَانِ عِنْدَ أَطْمِ بْنِ مَعَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ صَيَّادٍ يَحْتَلِمُ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ يَدِهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ أَمَنْتُ

(۱) اس جملے کی بناء پر بعض نے کہا کہ یہ ابن صیاد ان یہودیوں میں سے تھا جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت پر ایمان تو رکھتے تھے، لیکن ساتھ ہی یہ کہتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور نبوت صرف عرب کے ساتھ خاص ہے۔

میرے پاس کوئی خبر سچی آتی ہے اور کوئی جھوٹی، تو سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تجھ پر اصل حقیقت کا پردہ پڑ گیا ہے، اور اس کے بعد فرمایا، میں اپنے دل میں ایک بات کہتا ہوں، بتاؤ وہ کیا ہے؟ اس پر ابن صیاد نے جواب دیا وہ دھواں ہے، جس کے جواب میں سرور عالم ﷺ نے فرمایا، دور ہو جا تو اپنی حد سے زیادہ نہیں بڑھ سکتا، تو حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے اجازت مرحمت فرمائیے کہ میں اس کی گردن صاف کر دوں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ دجال ہے، تو اس کو مار ڈالنا تمہارے بس کی بات نہیں ہے، اور اگر یہ دجال نہیں ہے، تو اس کے قتل سے تم کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا، ابن عمر کا بیان ہے کہ رسالت مآب ﷺ اور ابی بن کعب اس باغ میں جس میں ابن صیاد رہا کرتا تھا، ایک دن جا رہے تھے، اور جب باغ میں پہنچ گئے، تو درختوں کے تنوں میں چھپنے لگے، تاکہ وہ آپ کو دیکھ نہ سکے، اور آپ اس کی کچھ باتیں سن سکیں، آپ نے دیکھا کہ وہ اپنے بچھونے پر اپنی چادر میں لپٹا پڑا تھا، جس میں ایک گنگناہٹ تھی، آپ کھجوروں کے تنوں میں چھپے ہوئے تھے کہ ابن صیاد کی ماں نے آپ کو دیکھ لیا اور اپنے بیٹے ابن صیاد سے اس کا نام لے کر کہا، ارے اوبیٹا، ”صاف“ چنانچہ ابن صیاد (۱) اٹھ بیٹھا، تو رسالت مآب ﷺ نے فرمایا، اگر یہ عورت اپنے بیٹے صاف کو اس کی اصلی حالت پر رہنے دیتی، تو حقیقت حال صاف ہو جاتی، سالم کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے کہا، اس کے بعد رسالت مآب ﷺ نے لوگوں کے مجمع میں کھڑے ہو کر سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف کی، اور پھر دجال کا تذکرہ کر کے فرمایا، میں تمہیں دجال سے ڈراتا ہوں، اور ہر نبی نے اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا ہے، اور حضرت نوحؑ نے بھی اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا ہے، لیکن میں ایسی بات بھی بتائے دیتا ہوں، جو کسی نبی نے اپنی قوم سے نہیں کہی، سنو وہ بات یہ ہے کہ دجال کا نا ہو گا اور اللہ تعالیٰ یک چشمی نہیں ہے۔

بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا تَرَى قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَأْتِنِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِخْسَافُ لَنْ تَعْدُو قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَدُنُّ لِي فِيهِ أَضْرِبُ غُنْقَهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ يَكُنْهُ فَلَنْ تُسَلِّطَ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ انْطَلِقِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِيُّ بْنُ كَعْبٍ يَأْتِيَانِ النَّحْلَ الَّذِي فِيهِ ابْنُ صَيَّادٍ حَتَّى إِذَا دَخَلَ النَّحْلَ طَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْفِي بِجُدُوعِ النَّحْلِ وَهُوَ يَحْتِلُ ابْنُ صَيَّادٍ أَوْ يَسْمَعُ مِنْ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمَزَةٌ قَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْفِي بِجُدُوعِ النَّحْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ أَيُّ صَافٍ وَهُوَ اسْمُهُ فَتَارَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتَهُ بَيْنَ وَقَالَ سَالِمٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَتَانِي عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَالَ فَقَالَ إِنِّي أُنْذِرُكُمْوَهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أُنْذِرَهُ قَوْمَهُ لَقَدْ أُنْذِرَهُ نُوْحٌ قَوْمَهُ وَلَكِنْ سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ وَأَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ.

(۱) ابن صیاد کا معاملہ مشکوک تھا اور بعد میں بھی مشکوک رہا اس نے اسلام قبول کیا اور بہت سے اسلامی اعمال میں صحابہ کرام کے ساتھ شریک رہا، مگر بعد میں ایسی باتیں بھی کہیں جو ایمان کے منافی تھیں، دجال کی بہت سی علامتیں اس میں پائی جاتی تھیں، کئی صحابہ کرام اس کے دجال ہونے میں متردد تھے۔

باب ۲۲۲۔ ارشاد گرامی رسالت مآب کہ یہودیو! تم اسلام لاؤ، تاکہ تمہاری حفاظت ہو جائے، مقبری نے حضرت ابو ہریرہؓ سے یہ حدیث بیان کی ہے۔

باب ۲۲۳۔ دار الحرب میں مسلمان ہونے والے اگر سرمایہ دار اور زمیندار ہوں، تو وہ پورا سرمایہ انہیں کا ہے۔

۳۰۱۔ محمود، عبدالرزاق، معمر، زہری، علی، عمرو بن عثمان بن عفانؓ حضرت اسامہ بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حجتہ الوداع کے موقع پر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ کل کہاں قیام فرما ہوں گے؟ تو آپ نے فرمایا، عقیل نے ہمارے لیے کوئی مکان چھوڑا یا سب بیچ ڈالے، پھر فرمایا ہم لوگ کل خیف بن کنانہ میں، بمقام محصب قیام کریں گے، جہاں قریش نے کفر پر قسم کھائی تھی، اور یہ واقعہ یوں تھا کہ بنی کنانہ نے قریش سے بنو ہاشم کے بارے میں یہ قسم لی تھی، کہ ان کے ہاتھ نہ کوئی چیز فروخت کریں گے، اور نہ ان کو رہنے کی جگہ ہی دیں گے، زہری نے کہا کہ خیف بمعنی چٹیل میدان۔

۳۰۲۔ اسلعل، مالک، زید اپنے والد اسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے اپنے ہنی غلام کو ایک چراگاہ پر مقرر کر کے فرمایا، اے ہنی تم مسلمانوں سے بڑی عاجزی کے ساتھ ملنا، مظلوم کی دعا سے بچنا، کیونکہ مظلوم کی بددعا بہت جلد قبول ہوتی ہے، اور اس چراگاہ میں تھوڑے اونٹ والوں اور تھوڑی سی بکریوں والوں کو اندر آنے کی اجازت دینا، لیکن خبردار عبدالرحمن بن عوف اور عثمان بن عفان کے مویشیوں کو اس میں نہ آنے دینا، کیونکہ ان دونوں کے جانور اگر ہلاک بھی ہو جائیں، تو یہ دونوں کھیتی باڑی اور باغوں سے اپنا کام چلا سکتے ہیں اور اگر تھوڑے سے اونٹ والوں اور تھوڑی سی بکریوں والوں کے مویشی ہلاک ہو جائیں، تو وہ اپنے بچوں کو میرے پاس لا کر کہیں گے، اے امیر المومنین ہم تو۔ فقیر ہو گئے، اوہنی! تیرا باپ نہ رہے، کیا میں انہیں کچھ رقم دیے جانے کا حکم نہیں دوں گا؟ لہذا سونے اور نوٹوں کے دینے کی یہ نسبت انکو پانی اور گھاس دینا میرے لئے زیادہ آسان ہے، اور اللہ کی قسم! یہ لوگ یہ خیال کریں گے کہ میں

۲۲۲ بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْيَهُودِ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا قَالَهُ الْمُقْبِرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ .

۲۲۳ بَابُ إِذَا أَسْلَمَ قَوْمٌ فِي دَارِ الْحَرْبِ وَلَهُمْ مَالٌ وَأَرْضُونَ فَهِيَ لَهُمْ .

۳۰۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا فِي حَجَّتِهِ قَالَ وَ هَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ نَحْنُ نَازِلُونَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ الْمُحَصَّبِ حَيْثُ قَاسَمَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْكُفْرِ وَذَلِكَ أَنَّ بَنِي كِنَانَةَ حَالَفَتْ قُرَيْشًا عَلَى بَنِي هَاشِمٍ أَنْ لَا يُبَايِعُوهُمْ وَلَا يُؤْوُوهُمْ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَالْخَيْفُ الْوَادِي .

۳۰۲ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اسْتَحْمَلَ مَوْلَى لَهُ يُدْعَى هُنِيًّا عَلَى الْحِمَى فَقَالَ يَا هُنِيُّ اضْمُمْ جَنَاحَكَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ مُسْتَجَابَةٌ وَأَدْخِلْ رَبَّ الصُّرَيْمَةَ وَرَبَّ الْعُغَيْمَةِ وَإِيَّايَ وَنَعَمْ ابْنُ عَوْفٍ وَنَعَمْ ابْنُ عَفَّانٍ فَإِنَّهُمَا إِنْ تَهْلِكَ مَا شِئْتُهُمَا يَرْجِعَا إِلَى نَحْلٍ وَزَرْعٍ وَإِنَّ رَبَّ الصُّرَيْمَةَ وَرَبَّ الْعُغَيْمَةِ إِنْ تَهْلِكَ مَا شِئْتُهُمَا يَأْتِنِي بَيْنِيهِ فَيَقُولُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفْتَارِكُهُمْ أَنَا لَا أَبَا لَكَ فَالْمَاءُ وَالْكَلَّا أَيْسَرُ عَلَيَّ مِنَ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَأَيُّمُ اللَّهُ إِنَّهُمْ لَيَرَوْنَ آتِي قَدْ

نے ان پر ظلم کیا ہے، کیونکہ یہ شہر انہیں کے ہیں زمانہ جاہلیت میں انہوں نے انہی شہروں کے لئے لڑائیوں میں اپنی عزیز جانیں قربان کیں ہیں، اور اسلام میں وہ اسی زمین پر اسلام لائے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر میری تحویل میں ایسے جانور نہ ہوتے، جن کو میں اللہ کی راہ میں سواری کے طور پر دیتا ہوں، تو میں ہر گز انکے شہروں کی ایک بالشت بھر جگہ کو بھی چراگاہ نہ بناتا۔

باب ۲۲۴۔ امام کالوگوں کی اسم نویسی کرنے کا بیان۔

۳۰۳۔ محمد بن یوسف، سفیان، اعمش، ابوالاکل، حضرت حذیفہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جتنے لوگ اسلام کا کلمہ پڑھتے ہیں، ان سب کے نام لکھ کر میرے سامنے لاؤ، چنانچہ ہم نے ایک ہزار پانچ سو مردوں کے نام لکھ کر پیش کئے، میں نے دل میں کہا، کہ ہم اب تک کافروں کا خوف کرتے ہیں حالانکہ ہم ڈیڑھ ہزار آدمی ہیں، اور اپنے آپ کو فتنہ میں مبتلا پاتے ہیں اور ڈر کے مارے بعض آدمی تو تنہا نماز پڑھ رہے ہیں۔

۳۰۴۔ عبدان، ابو حمزہ، اعمش سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے انہیں پانچ سو پایا، ابو معاویہ کہتے ہیں کہ وہ چھ سات سو کے قریب تھے۔

۳۰۵۔ ابو نعیم، سفیان، ابن جریج، عمرو بن دینار، ابی معبد، عبد اللہ بن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسالت مآب ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میرا نام فلانے، فلانے جہاد میں لکھ دیا گیا ہے، اور میری بیوی حج کو جانے والی ہے، فرمایا، جاؤ لوٹ جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ فریضہ حج ادا کرو۔

باب ۲۲۵۔ اللہ تعالیٰ کا فاجر، فاسق آدمی کے ذریعہ اسلام کی امداد کا بیان۔

۳۰۶۔ ابوالیمان، شعیب، زہری (دوسری سند) محمود، عبدالرزاق، معمر، زہری، ابن مسیب، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ ہم رسالت مآب ﷺ کے ہمراہ تھے، آپ نے اس شخص کی بابت جو اسلام کا دعویٰ کیا کرتا تھا، فرمایا یہ دوزخی ہے، اور جب میدان

ظَلَمْتُهُمْ إِنَّهَا لِبِلَادِهِمْ فَقَاتِلُوا عَلَيْهَا فِي الْحَاہِلِيَّةِ وَأَسْلَمُوا عَلَيْهَا فِي الْإِسْلَامِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَا الْعَمَالُ الَّذِي أَحْمِلُ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا حِمِيتُ عَلَيْهِمْ مِنْ بِلَادِهِمْ شَيْئًا .

۲۲۴ بَاب كِتَابَةِ الْأِمَامِ النَّاسِ .

۳۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حَذِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبُوا إِلَيَّ مَنْ تَلَفَظَ بِالْإِسْلَامِ مِنَ النَّاسِ فَكُتِبْنَا لَهُ أَلْفًا وَخَمْسِمِائَةَ رَجُلٍ فَقُلْنَا نَحَافُ وَنَحْنُ أَلْفٌ وَخَمْسِمِائَةٌ فَلَقَدْ رَأَيْنَا أَتْلَيْنَا حَتَّى الرَّجُلُ لِيُصَلِّيَ وَحَدَهُ وَهُوَ خَائِفٌ .

۳۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ فَوَجَدْنَا نَاهُمْ خَمْسِمِائَةَ قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ مَا بَيْنَ سِتِّمِائَةٍ إِلَى سَبْعِمِائَةٍ .

۳۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي مُعَبَّدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُتِبْتُ فِي غَزْوَةٍ كَذَا وَكَذَا وَأَمْرَاتِي حَاجَّةٌ قَالَ ارْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ .

۲۲۵ بَاب إِنْ اللَّهَ يُؤَيِّدُ الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ .

۳۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

جنگ میں آیا تو اس آدمی نے بہت سے لوگوں کو تہ تیغ کیا اور اس معرکہ میں اسے کاری ضرب لگی تھی کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! جس کو آپ نے دوزخی فرمایا تھا اس نے آج بڑی جوانمردی سے کشتے کے پتے لگائے تھے اور بالآخر خود داعی اجل کو لبیک کہا ہے جس پر رسالت مآب ﷺ نے فرمایا وہ تو دوزخ میں گیا حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ قریب تھا کہ بعض لوگ شک و شبہ میں گرفتار ہو جائیں اتنے میں کسی نے کہا وہ جوانمرد ابھی تک مرا نہیں ہے بلکہ اس کو کاری زخم آئے ہیں جب رات ہوئی تو وہ ان زخموں کی تکلیف برداشت نہ کر سکا اور اس نے خود کشی کر لی جب رسالت مآب ﷺ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا اللہ اکبر! میں اس امر کی شہادت دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں اس کے بعد آپ نے بلال کو حکم دیا کہ اعلان کر دو کہ جنت میں مسلمانوں کے علاوہ اور کوئی دوسرا داخل نہیں ہوگا اور اللہ تعالیٰ بعض اوقات اسلام کو بدکار آدمی کے کام سے بھی مدد دیتا ہے۔

باب ۲۲۶۔ میدان جنگ میں دشمن کے ڈر سے امیر بنائے بغیر اپنے آپ سالار بن جانے کا بیان۔

۳۰۸۔ یعقوب بن علیہ، ایوب، حمید، انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب نے جنگ موتہ کے زمانہ میں خطبہ پڑھ کر فرمایا کہ زید نے جھنڈا لیا اور وہ شہید کر دیئے گئے (۱) پھر وہ علم جعفر نے لیا اور وہ بھی شہید کر دیئے گئے اس کے بعد عبد اللہ بن رواحہ نے اس پر چم کو بلند کیا اور وہ بھی شہید کر دیئے گئے پھر خالد بن ولید نے قبل اس کے کہ ان کو امیر بنایا جائے اس پھریرے کو اونچا کیا اور ان کے ہاتھ پر فتح نصیب ہوئی مجھے اسکی خوشی نہیں یا یہ فرمایا کہ ان کو ان کی مسرت نہیں کہ وہ ہمارے پاس رہتے انسؓ کا کہنا ہے کہ اس وقت آپ کی آنکھوں سے ٹپاٹپاٹ آنسو گر رہے تھے۔

شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ يَدْعَى الْإِسْلَامَ هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ قِتَالًا شَدِيدًا فَاصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الَّذِي قُلْتَ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَإِنَّهُ قَدْ قَاتَلَ الْيَوْمَ قِتَالًا شَدِيدًا وَقَدِمَاتِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّارِ قَالَ فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ أَنْ يَرْتَابَ فَيَنْتَمِا هُمْ عَلَى ذَلِكَ إِذْ قِيلَ إِنَّهُ لَمْ يَمُتْ وَلَكِنَّ بِهِ جِرَاحًا شَدِيدًا فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يَصْبُرْ عَلَى الْجِرَاحِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ ثُمَّ أَمَرَ بِأَنَّا لَا يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَإِنَّ اللَّهَ لَيُؤَيِّدُ هَذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ.

۲۲۶ باب مَنْ تَأَمَّرَ فِي الْحَرْبِ مِنْ غَيْرِ امْرَأَةٍ إِذَا خَافَ الْعَدُوَّ .

۳۰۸۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخَذَا الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ غَيْرِ امْرَأَةٍ فَقُتِحَ عَلَيْهِ وَمَا يَسْرُنِي أَوْ قَالَ مَا يَسْرُهُمْ أَنَّهُمْ عِنْدَنَا وَقَالَ وَإِنَّ عَيْنِي لَتَدْرِفَانِ .

(۱) یہ واقعہ غزوہ موتہ کا ہے، یہ غزوہ جمادی الاولیٰ ۸ھ میں پیش آیا، جعفرؓ نے جھنڈا پہلے اپنے دائیں ہاتھ سے پکڑا تو وہ ہاتھ کٹ گیا، پھر بائیں ہاتھ سے پکڑا وہ بھی کٹ گیا، پھر کلائیوں سے پکڑا وہ بھی کٹ گئیں، اس کے ساتھ ہی آپ شہید ہو گئے، اس وقت انکی عمر ۳۳ سال تھی اللہ تعالیٰ نے انہیں بازوؤں کے عوض دو پر عطا فرمائے۔

۲۲۷ باب الْعَوْنُ بِالْمَدَدِ .

۳۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَسَهْلُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ رِغْلٌ وَذَكْوَانٌ وَعَصِيَّةٌ وَبَنُو لَحْيَانَ فَرَعَمُوا أَنَّهُمْ قَدْ اسْلَمُوا وَاسْتَمَدَوْهُ عَلَى قَوْمِهِمْ فَأَمَدَّهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ أَنَسٌ كُنَّا نُسَمِّيهِمُ الْقُرَاءَ يَحْطُبُونَ بِالنَّهَارِ رَوِيصُلُونَ بِاللَّيْلِ فَانْطَلَقُوا بِهِمْ حَتَّى بَلَغُوا بِئْرَ مَعُونَةَ غَدَرُوا بِهِمْ وَقَتَلُوهُمْ فَقَنَتَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى رِغْلٍ وَذَكْوَانٍ وَبَنِي لَحْيَانَ قَالَ قَتَادَةُ وَحَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّهُمْ قَرَأُوا بِهِمْ قُرْآنًا آلا يَلْعَنُوا عَنَّا قَوْمَنَا بَانًا قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَارْضَانَا ثُمَّ رُفِعَ ذَلِكَ بَعْدُ .

۲۲۸ باب مَنْ غَلَبَ الْعَدُوَّ فَأَقَامَ عَلَى عَرَصَتِهِمْ ثَلَاثًا .

۳۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرْنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِالْعَرَصَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ تَابِعَهُ مَعَاذٌ وَعَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۲۲۹ باب مَنْ قَسَمَ الْغَنِيمَةَ فِي عَزْوِهِ وَسَفَرِهِ وَقَالَ رَافِعٌ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَاصْبَنَّا غَنَمًا وَإِبِلًا فَعَدَلَ عَشْرَةَ مِّنْ

باب ۲۲۷۔ فوجی امداد کا بیان۔

۳۰۹۔ محمد بن بشار، ابن عدی و سہل، سعید، قتادہ، انس سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب کے پاس رعل، ذکوان، عصیہ اور بنو لحيان نے یہ دعویٰ کر کے کہ وہ اسلام لائے ہیں، آپ سے اپنی قوم کے لئے امداد کی درخواست کی، تو آپ نے ستر انصاریوں کی امداد کیلئے ان کے حوالہ کئے، انس نے کہا کہ ہم ان انصاریوں کو ”قراء“ کہتے تھے یہ لوگ دن کو لکڑیاں جمع کرتے اور رات بھر نماز پڑھتے چنانچہ وہ عابد و زاہد ستر قراء ان کے ساتھ روانہ ہوئے اور مقام بیر معونہ میں پہنچ کر ان لوگوں نے ان انصاریوں سے بے وفائی کی اور سب کو شہید کر دیا، تو رسالت مآب ﷺ نے ایک مہینہ تک قنوت میں رعل، ذکوان اور بنو لحيان کے لئے بددعا کی، قتادہ نے کہا کہ انس نے بیان کیا ہے کہ مسلمان ان کی شان میں ایک عرصہ تک یہ آیت پڑھتے رہے کہ آگاہ ہو جاؤ اور ہماری قوم کو یہ خبر پہنچا دو کہ ہم اپنے رب سے مل گئے ہیں وہ ہم سے راضی ہو گیا، اور ہم اس سے راضی ہیں، پھر یہ بعد میں منسوخ ہو گئی۔

باب ۲۲۸۔ دشمن پر فتح مندی کے بعد ان کے میدان جنگ میں تین دن تک ٹھہرنے کا بیان۔

۳۱۰۔ محمد بن عبد الرحیم، روح بن عبادہ، سعید، قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم سے حضرت انس بن مالک نے بتوسط ابو طلحہ کے کہا کہ جب رسول اکرم ﷺ کسی قوم پر فتح مند ہو جاتے تو تین دن تک ان کے میدان جنگ میں اقامت فرماتے تھے، معاذ و عبد الاعلیٰ نے اس حدیث کو سعید، قتادہ، حضرت انس اور ابو طلحہ کے ذریعہ بحوالہ آنحضرت ﷺ بیان کیا ہے۔

باب ۲۲۹۔ دوران جہاد و سفر میں مال غنیمت تقسیم کر لینے کا بیان، حضرت رافع نے کہا کہ ہم لوگ رسول اللہ کے ساتھ ذوالحلیفہ میں مقیم تھے جہاں ہم کو مال غنیمت میں سے اونٹ اور بکریاں ملیں اور سرکار دو عالم نے دس بکریوں کو ایک

اونٹ کے مساوی قرار دیا۔

۳۱۱۔ ہدیہ بن خالد، ہمام، قتادہ، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے مقام جعرانہ سے عمرہ کیا، جہاں آپ ﷺ نے جنگ حنین کی غنیمت تقسیم کی (۱)۔

الْغَنَمِ بِبَعِيرٍ .
۳۱۱۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا أَخْبَرَهُ قَالَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ .

باب ۲۳۰۔ مسلمان کا مال جب مشرک لوٹ کر لے جائیں پھر یہ مال مسلمان پا جائیں، ابن نمیر، عبید اللہ، نافع نے ابن عمرؓ کے ذریعہ بیان کیا کہ انکا ایک گھوڑا چلا گیا، جس کو دشمنوں نے پکڑ لیا، اور جب مسلمانوں نے کافروں پر غلبہ حاصل کیا، تو وہ گھوڑا رسول اللہ کے زمانہ میں ابن عمر کو واپس کر دیا گیا، اور ان کا ایک غلام بھی بھاگ گیا، اور رومیوں میں جا کر مل گیا، جب مسلمانوں نے ان رومیوں پر فتح مندی حاصل کی، تو وہ غلام بھی خالد بن ولید نے رسول اللہ ﷺ کے بعد ابن عمر کو واپس کر دیا۔

۲۳۰۔ بَاب إِذَا غَنِمَ الْمُشْرِكُونَ مَالَ الْمُسْلِمِ ثُمَّ وَجَدَهُ الْمُسْلِمُ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ ذَهَبَ فَرَسٌ لَهُ فَأَخَذَهُ الْعَدُوُّ فَظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ فَرَدَّ عَلَيْهِ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَقَ عَبْدٌ لَهُ فَلَحِقَ بِالرُّومِ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُونَ فَرَدَّ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۳۱۲۔ محمد بن بشار، یحییٰ، عبید اللہ، نافع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ایک غلام بھاگ کر رومیوں میں مل گیا، اور حضرت خالد بن ولیدؓ نے جب روم فتح کیا، تو حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو وہ غلام واپس کر دیا، ان کا ایک گھوڑا بھی رومیوں میں چلا گیا تھا، فتح کے بعد خالد بن ولیدؓ نے وہ گھوڑا بھی ان کو واپس کر دیا۔

۳۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ عَبْدًا لِابْنِ عُمَرَ أَبَقَ فَلَحِقَ بِالرُّومِ فَظَهَرَ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَرَدَّ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ وَأَنَّ فَرَسًا لِابْنِ عُمَرَ عَارَ فَلَحِقَ بِالرُّومِ فَظَهَرَ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ .

۳۱۳۔ احمد، زہیر، موسیٰ، نافع سے روایت کرتے ہیں کہ جس دن مسلمانوں نے رومیوں سے مقابلہ کیا، تو اس دن عبداللہ بن عمر ایک گھوڑے پر سوار تھے، اور خالد بن ولید مسلمانوں کے سپہ سالار تھے جن کو حضرت ابو بکرؓ نے سردار فوج مقرر کیا تھا، اس گھوڑے کو دشمنوں نے پکڑ لیا، اس کے بعد جب دشمنوں کو شکست ہوئی، تو سپہ سالار خالد بن ولید نے ابن عمر کو وہ گھوڑا واپس کر دیا۔

۳۱۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقَبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ عَلَى فَرَسٍ يَوْمَ لَقِيَ الْمُسْلِمُونَ وَآمِيرُ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَئِذٍ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بَعَثَهُ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَهُ الْعَدُوُّ فَلَمَّا هَزَمَ الْعَدُوُّ رَدَّ خَالِدٌ فَرَسَهُ .

(۱) حنیفہ کے ہاں مال غنیمت دارالاسلام میں لاکر ہی مجاہدین کے درمیان تقسیم کیا جائے گا، دارالحرب میں تقسیم نہیں کیا جائے گا، اس باب اور اس میں ذکر کردہ حدیث سے اسی بات کی تائید ہوتی ہے، کیونکہ ذوالخلیفہ اور جعرانہ جہاں مال غنیمت تقسیم کیا گیا دونوں جگہیں دارالاسلام میں شامل تھیں۔

باب ۲۳۱۔ فارسی یا کسی غیر عربی زبان میں گفتگو کرنے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان کہ تمہارے رنگ اور زبان کا اختلاف اور ہم نے ہر قوم میں اس کا ہم زبان رسول بھیجا:

۱۴۔ عمرو بن علی، ابو عاصم، حنظلہ، ابوسفیان، سعید، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہم نے بکری کا ایک چھوٹا بچہ ذبح کیا ہے، اور ایک صاع جو کا آٹا پیسا ہے، لہذا آپ چند آدمیوں کو لے کر تشریف لائیے، تو رسول اللہ ﷺ نے بلند آواز سے پکارا کہ اے اہل خندق! جابرؓ نے کھانا پکایا ہے، پس جلدی سے چلو کہ یہ خوشخبری کی بات ہے۔

۱۵۔ حبان، عبد اللہ، خالد، سعید، ام خالد بنت خالد بن سعید سے روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، اور میں پیلے رنگ کا ایک کرتہ پہنے ہوئی تھی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، سنہ سنہ، عبد اللہ کہتے ہیں کہ سنہ کے معنی حبشی زبان میں حسنہ اور خوب کے ہیں، پھر (ام خالد) مہر نبوت سے کھیلنے لگی، تو میرے والد نے مجھے ڈانٹا، جس پر رسالت مآب ﷺ نے فرمایا اسے کھیلنے دو، پھر آپ نے مجھے درازی عمر کی دعا دے کر فرمایا، کہ تیرا پرانا کرو (۱) اور پھاڑو، قمیص پرانی کرو اور پھاڑو، اور پھر پرانی کرو اور پھاڑو، عبد اللہ بن مبارک کہتے ہیں کہ ام خالد نے اتنی عمر پائی کہ ان کی درازی عمر کالوگوں میں چرچا ہوا کرتا تھا۔

۳۱۶۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، محمد بن زیاد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن بن علیؑ نے صدقہ کے چھوہاروں میں سے ایک چھوہارہ لے کر اپنے منہ میں رکھ لیا، تو سرور کائنات ﷺ نے فرمایا: کُح، کیا تم نہیں جانتے کہ ہم صدقہ نہیں کھلا کرتے، فارسی زبان میں کُح کُح کے معنی ہیں تھو تھو۔

٢٣١ بَابُ مَنْ تَكَلَّمَ بِالْفَارِسِيَّةِ وَالرُّطَانَةِ
وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَاحْتِلَافُ السِّتِيكُمُ وَالْوَانِكُمُ
وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ .

٣١٤- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ دَبَحْنَا بُهَيْمَةَ لَنَا وَطَحْنَتْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُورًا فَحَى هَلَّا بِكُمْ.

٣١٥- حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ
اللَّهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ خَالِدٍ
بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَتْ آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي وَعَلَى قَمِيصٍ
أَصْفَرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَنَهُ سَنَهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنَةٌ
قَالَتْ فَذَهَبْتُ أَلْعَبُ بِخَاتَمِ النَّبَوَةِ فَرَجَرَنِي أَبِي
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَهَا ثُمَّ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْلِي
وَأَخْلِقِي ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَبَقِيَتْ حَتَّى دُكِرَ.

٣١٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخَذَ تَمْرَةً
مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفَارِسِيَّةِ كَخْ كَخْ أَمَا
تَعْرِفُ إِنَّا لَأَنَا كُلُّ الصَّدَقَةِ .

(۱) یہ دعا ہے۔ اس شخص کو دی جاتی جو کوئی نیا لباس پہنے۔

باب ۲۳۲۔ مال غنیمت میں خیانت کر نیکا بیان، اور اللہ تعالیٰ کا فرمان جو شخص خیانت کریگا، تو بروز حشر اس چیز کو لاویگا جس کی اس نے خیانت کی۔

۳۱۷۔ مسدد، یحییٰ، ابو حیان، ابوزرعہ، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسالت مآب ﷺ نے ہم میں کھڑے ہو کر مال غنیمت میں خیانت کر نیکا تذکرہ کر کے اس کو بڑا بھاری گناہ ظاہر کر کے، اور خیانت بواجرم بتا کر فرمایا، مجھے قیامت کے دن کسی کو اس حالت میں دیکھنا محبوب نہیں کہ اس کی گردن پر میماتی ہوئی بکری سوار ہو، اور اس کی گردن پر گھوڑا بیٹھا ہوا جھننا رہا ہو، اور وہ کہے یا رسول اللہ امداد فرمائیے، تو میں کہہ دوں گا کہ تیرے لئے مجھے کوئی اختیار نہیں ہے، میں نے تجھے حکم الہی پہنچا دیا تھا اور اس کی گردن پر لد اہوا اونٹ بلبلا رہا ہو وہ کہے یا رسول اللہ میری امداد فرمائیے، تو میں کہہ دوں گا، میرے اختیار میں تیرے لئے کوئی چیز نہیں ہے، اور اگر اس کی گردن پر سونا چاندی بلبلا رہے ہوں، اور وہ مجھے کہے کہ یا رسول اللہ امداد فرمائیے، تو میں کہہ دوں گا، تیرے لئے میرے اختیار میں کچھ نہیں ہے، میں تو احکام الہی پہنچا چکا، یا اس کی گردن پر پکڑے حرکت کر رہے ہوں، اور وہ کہے یا رسول اللہ! میری فریاد رسی کیجئے، تو میں کہوں گا، تیرے لئے میں کوئی اختیار نہیں رکھتا میں تو تجھے احکام الہی پہنچا چکا ہوں، ایوب نے ابو حیان کے واسطے سے فرس لہ تحمۃ کے الفاظ روایت کئے ہیں۔

باب ۲۳۳۔ مال غنیمت میں سے تھوڑا سا لینے کا بیان، عبد اللہ بن عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نہیں کیا کہ آپ نے ایسے خیانت کرنے والے شخص کا مال و متاع سوختہ کر دیا ہو، (۱) اور یہی بیان صحیح ہے۔

۳۱۸۔ علی، سفیان، عمرو، سالم بن ابی الجعد، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ کر کہ نامی ایک شخص رسالت مآب ﷺ کے اسباب پر متعین تھا، جب اس کا انتقال ہوا، تو نبی صلی اللہ

۲۳۲ بَابُ الْغُلُولِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَمَةِ.

۳۱۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي حَبَّانٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو زُرْعَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ فِينَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْغُلُولَ فَعَظَّمَهُ وَعَظَّمَ أَمْرَهُ قَالَ لَا أَلْفِينِ أَحَدَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ شَاةٌ لَهَا تُغَاءٌ عَلَى رَقَبَتِهِ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغَشَيْتُ فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ وَعَلَى رَقَبَتِهِ بَعِيرٌ لَهُ رُغَاءٌ وَعَلَى رَقَبَتِهِ صَامِتٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغَشَيْتُ فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ أَوْ عَلَى رَقَبَتِهِ رُقَاعٌ تَخْفِقُ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغَشَيْتُ فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ وَقَالَ أَيُّوبُ عَنْ أَبِي حَبَّانٍ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ.

۲۳۳ بَابُ الْقَلِيلِ مِنَ الْغُلُولِ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ حَرَّقَ مَتَاعَهُ وَهَذَا أَصَحُّ.

۳۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْحَمْدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ عَلَى نَقْلِ النَّبِيِّ صَلَّى

علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جہنمی ہے، پھر لوگ اس کی تفتیش کرنے لگے، تو انہوں نے اس کے سامان میں ایک عباہ دیکھی، جو اس نے خیانت کر کے مال غنیمت میں سے چھپا کر رکھ لی تھی، ابو عبد اللہ کا بیان ہے کہ ابن سلام نے کہا کہ کر کہہ کاف کے زبر سے ہے اور اسی طرح محفوظ ہے۔

باب ۲۳۴۔ مال غنیمت کے اونٹوں اور بکریوں کے ذبح کی کراہیت کا بیان۔

۳۱۹۔ موسیٰ بن اسماعیل، ابو عوانہ، سعید بن مسروق، عباہ، رافع بن خدیج سے روایت کرتے ہیں کہ مقام ذوالحلیفہ میں ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قیام کیا، جہاں لوگوں کو بھوک لگی، اور ہم کو کچھ بکریاں ملی تھیں، اور رسالت مآب ﷺ لوگوں سے کچھ پیچھے تھے کہ انہوں نے جلدی جلدی ہانڈیاں چڑھادیں، آپ ﷺ نے تشریف لا کر ان ہانڈیوں کے اوندھا دینے کا حکم دیا، چنانچہ وہ سب ہانڈیاں اوندھا دی گئیں، اس کے بعد آپ ﷺ نے دس بکریوں کو ایک اونٹ کے مساوی قرار دے کر مال غنیمت تقسیم فرمایا، ان میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا، لوگوں کے پاس گھوڑے بہت کم تھے، وہ سب اس اونٹ کے پیچھے دوڑے، لیکن اس نے سب کو تھکا دیا، اور پھر ایک آدمی نے اس اونٹ کو تیر مارا جس سے وہ رک گیا، تو رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ ان جانوروں میں بھی وحشیوں کی طرح بعض وحشی جانور ہوتے ہیں، پس جو کوئی اس میں سے سرکشی کرے، تو تم بھی اس کے ساتھ یہی معاملہ کرو، اس پر میرے دادا نے کہا، ہمیں دشمن سے کل کے دن مقابلہ کا خوف ہے، اور ہمارے پاس چاقو نہیں ہیں، بتائیے کہ کیا ہم بانس سے ذبیحہ کر لیں، تو سرور عالم ﷺ نے فرمایا جو چیز جانوروں کی گردن سے خون بہا دے اور ان پر بوقت ذبح اللہ کا نام لے لیا گیا ہو، تو اس کو کھاؤ بشرطیکہ دانت اور ناخن سے نہ ذبح کیا گیا ہو، اور اس کی اصل وجہ بھی تمہیں بتائے دیتا ہوں، کہ دانت در حقیقت ہڈی ہے، اور ناخن سے حبشی ذبح کا کام لیتے ہیں۔

باب ۳۳۵۔ فتوحات کی بشارت دینے کا بیان۔

۳۲۰۔ محمد بن ثنی، یحییٰ، اسماعیل، قیس، جریر بن عبد اللہ سے روایت

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ كِرْكِرَةٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِي النَّارِ فَذَهَبُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَوَجَدُوا عَبَاةً قَدْ غَلَّهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ابْنُ سَلَامٍ كِرْكِرَةٌ يَعْنِي يَفْتَحُ الْكَافَ وَهُوَ مَضْبُوطٌ كَذَا.

۲۳۴ باب مَا يَكْرَهُ مِنْ ذَبْحِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ فِي الْمَغَانِمِ .

۳۱۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَاةِ ابْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَأَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ وَأَصَبْنَا إِبِلًا وَغَنَمًا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْرِيَّاتِ النَّاسِ فَعَجَلُوا فَنَصَبُوا الْقُدُورَ فَأَمَرَ بِالْقُدُورِ فَأَكْفَفْتُ ثُمَّ قَسَمَ فَعَدَلَ عَشْرَةَ مِنَ الْغَنَمِ بِبَعِيرٍ فَتَدَمَّنَهَا بَعِيرٌ وَفِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَسِيرُ فَطَلَبُوهُ فَأَعْيَاهُمْ فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللَّهُ فَقَالَ هَذِهِ الْبَهَائِمُ لَهَا أَوَابِدُ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَانَدٌ عَلَيْكُمْ فَأَصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا فَقَالَ جَدِّي إِنَّا نَرْجُوا أَوْ نَخَافُ أَنْ نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مَدَى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ فَقَالَ مَا أَنْتَ إِلَّا دَمٌ وَذُكْرَاسُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنُّ وَالْظُّفَرُ وَسَاحِدَتُكُمْ عَنْ ذَلِكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفَرُ فَمَدَى الْحَبَشَةِ .

۳۳۵ باب الْبَشَارَةُ فِي الْفَتْوحِ .

۳۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ قَالَ لِي جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَكَأَنَّ بَيْنَنَا فِيهِ خَنْعَمٌ يُسَمَّى كَعْبَةَ الْيَمَانِيَّةِ فَأَنْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةٍ مِّنْ أَحْمَسَ وَكَانُوا أَصْحَابُ خَيْلٍ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَتُبْتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ فِي صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِهِ فِي صَدْرِي فَقَالَ اللَّهُمَّ بَيِّنْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًا فَأَنْطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا فَأَرْسَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُهُ فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا كَانَتْهَا جَمَلٌ أَجْرَبُ قَبَارِكَ عَلَى خَيْلٍ أَحْمَسَ وَرَجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ قَالَ مُسَدَّدٌ بَيَّنْتُ فِي خَنْعَمٍ .

۲۳۶ باب مَا يُعْطَى الْبَشِيرُ وَأَعْطَى كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ ثَوْبَيْنِ حِينَ بُشِّرَ بِالتَّوْبَةِ .

۲۳۷ باب لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ .
۳۲۱ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَبَيَّةٌ وَإِذَا اسْتَنْفَرْتُمْ فَأَنْفِرُوا .

۳۲۲ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ مُحَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ مُحَاشِعٌ بِأَخِيهِ

کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ تو ذی الخلصہ کو تباہ و برباد کر کے مجھے خوشخبری کیوں نہیں دیتا؟ ذی الخلصہ دراصل ایک مکان تھا جو بنو خنعم کا بنایا ہوا تھا اور وہ اسے کعبہ یمانیہ کہتے تھے، میں بہادر ڈیڑھ سو گھوڑا سواروں کے ساتھ روانہ ہوا، اور میں نے آپ سے عرض کیا کہ میں گھوڑے پر اچھی طرح جم کر نہیں بیٹھ سکتا، تو آپ نے میرے سینہ کو تھپکا جس سے آپ کی مبارک انگلیوں کے نشانات کو میں نے اپنے سینہ پر دیکھا ہے، پھر آپ نے فرمایا اے اللہ جریر کو گھوڑے کی نشست پر ثبات عطا فرما، اور اس کو ہدایت کرنے والا، اور ہدایت یافتہ بنادے، پھر ہماری ٹولی اس بت خانہ کی طرف گئی، اور اسے تھوڑا پھوڑ کر جلا ڈالا، اور پھر رسالت مآب ﷺ کی خدمت میں خوشخبری دینے کے لئے ایک قاصد روانہ کیا اور جریر کے اس قاصد نے دربار رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، میں نے آپ کے پاس آنے سے پہلے اس بت خانہ کو خارش کی اونٹ کی طرح چھوڑا ہے، تو آپ نے بنو احمس اور ان کے سواروں کے لئے پانچ دفعہ برکت کی دعا مانگی، مسد نے کہا کہ ذی الخلصہ بنو خنعم کا بت خانہ تھا۔
باب ۲۳۶ - خوشخبری دینے والے کو انعام دیئے جانے کا بیان، کعب بن مالک نے توبہ قبول ہونے کی خوشی پر خوشخبری دینے والے (۱) کو دو کپڑے دیئے۔

باب ۲۳۷ - فتح مکہ کے بعد ہجرت باقی نہ رہنے کا بیان۔
۳۲۱ - آدم، شیبان، منصور، مجاہد، طاووس، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ اب ہجرت باقی نہ رہی، مگر جہاد اور نیک نیتی کا ثواب باقی ہے، اور جب تم لوگ جہاد کے لئے طلب کئے جاؤ، تو فوراً حاضر ہو جاؤ۔

۳۲۲ - ابراہیم، یزید، خالد، ابو عثمان، نہدی، مجاشع بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ مجاشع نے اپنے بھائی مجالد بن مسعود کو لے کر رسالت مآب ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یہ مجالد

آپ سے ہجرت پر بیعت کرنا چاہتے ہیں، ارشاد ہوا کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی ہے، لیکن اسلام پر ان کی بیعت لے لیتا ہوں۔

مُحَالِدِ بْنِ مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَذَا مُحَالِدٌ يُبَايِعُكَ عَلَى الْهَجْرَةِ فَقَالَ لَا هَجْرَةَ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ وَلَكِنْ أَبَايَعُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ .

۳۲۳۔ علی، سفیان، عمرو بن جریج، عطاء سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں اپنے ساتھ عبید بن عمیر کو لے کر حضرت عائشہ کے پاس گیا وہ شیر پہاڑ کے پاس تشریف فرما تھیں، پس انہوں نے ہم سے فرمایا کہ جب سے پروردگار عالم نے اپنے حبیب پاک کو مکہ پر فتح دی ہے اس وقت سے ہجرت باقی نہیں رہی ہے۔

۳۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرُو بْنُ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ ذَهَبْتُ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَهِيَ مُحَاوِرَةٌ بِثَبْرِ فَقَالَتْ لَنَا انْقَطَعَتِ الْهَجْرَةُ مُنْذُ فَتَحَ اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ .

باب ۲۳۸۔ ذمی عورتوں اور نافرمان مسلمان عورتوں کے بال دیکھنے، (۱) اور ان کے ننگا کرنے کی ضرورت پر مجبور ہو جانے والے شخص کا بیان۔

۲۳۸ بَاب إِذَا اضْطَرَّ الرَّجُلُ إِلَى النَّظَرِ فِي شُعُورِ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَالْمُؤْمِنَاتِ إِذَا عَصَيْنَ اللَّهَ وَتَجَرَّيْدَ هُنَّ .

۳۲۴۔ محمد، ہشیم، حصین، سعد، ابو عبد الرحمن عثمانی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عطیہ علوی سے کہا میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ جس چیز نے تمہارے پیرومرشد کی خوزیزی پر دلیر بنایا میں نے ان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے (علی) اور زبیر کو فلاں باغ میں جانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ وہاں تم کو ایک عورت ملے گی، جس کو حاطب نے ایک خط دیا ہے، چنانچہ ہم اس باغ میں پہنچے اور اس عورت سے وہ خط مانگا تو اس عورت نے جواب دیا حاطب نے تو مجھے کوئی خط نہیں دیا ہے، تو ہم نے اس سے کہا تو وہ خط نکال ورنہ ہم تم کو ننگا کر دیں گے، تب اس نے وہ خط اپنے جوڑے سے نکالا (جو ہم نے دربار رسالت ﷺ میں پیش کیا) جس پر آپ ﷺ نے حاطب کو طلب کیا (اور حاطب نے حاضر ہو کر عرض کیا) جلدی نہ کیجئے اللہ کی قسم! میں نے کوئی کفر نہیں کیا، نیز اسلام میں کسی نئی چیز کی زیادتی بھی نہیں کی، اور مجھے اسلام زیادہ محبوب ہے، واقعہ یہ ہے کہ آپ کے اصحاب میں کوئی شخص ایسا نہیں جس کا کوئی عزیز مکہ

۳۲۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشِبٍ الطَّائِفِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَكَانَ عُثْمَانِيًا فَقَالَ لِابْنِ عَطِيَّةٍ وَكَانَ عَلَوِيًّا إِنِّي لَا أَعْلَمُ مَا الَّذِي جَرَّ أَصْحَابَكَ عَلَى الدِّمَاءِ سَمِعْتُهُ يَقُولُ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالثَّبِيرَ فَقَالَ اتُّوْا رَوْضَةَ كَذَا وَتَجِدُونَ بِهَا امْرَأَةً أَعْطَاهَا حَاطِبٌ كِتَابًا فَأَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَقُلْنَا الْكِتَابَ قَالَتْ لَمْ يُعْطِنِي فَقُلْنَا لَتُخْرِجَنَّ أَوْ لَا خَرَدَنَّكَ فَأَخْرَجَتْ مِنْ حُجْرَتِهَا فَأَرْسَلَتْ إِلَى حَاطِبٍ فَقَالَ لَا تَعْلَلْ وَاللَّهِ مَا كَفَرْتُ وَلَا أَرَدَدْتُ لِلْإِسْلَامِ إِلَّا حُبًّا وَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِكَ إِلَّا وَلَهُ بِمَكَّةَ مَنْ يَدْفَعُ اللَّهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَلَمْ يَكُنْ لِي أَحَدٌ فَأَحْبَبْتُ أَنْ

(۱) زنا اور بد نظری کے حرام ہونے میں مومن اور کافر عورتیں برابر ہیں ہاں البتہ شدید ضرورت کے موقع پر دیکھنا جائز ہے اسی کی دھمکی دی گئی مگر اسکی نوبت نہیں آئی۔

اتَّخَذَ عِنْدَهُمْ يَدًا فَصَدَّقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَهُ فَإِنَّهُ قَدْ نَافَقَ فَقَالَ مَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ أَطْلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اْعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَبُذِلَ لِدِي جَرَاءً.

میں نہ ہو، اور جن سے اللہ ان کے اہل و عیال اور مال و اسباب کی حفاظت نہ کرتا ہو، لیکن وہاں میرا کوئی نہیں اس لئے میں نے یہ چاہا کہ میں ان پر ایک احسان کروں (تاکہ اپنے اہل و عیال کی حفاظت کر اسکوں) جس کی رسالت مآب ﷺ نے تصدیق فرمائی حضرت عمرؓ نے عرض کیا، حضور آپ مجھے اجازت دید دیجئے، میں اس کی گردن مارے دیتا ہوں، اس لئے کہ یہ منافق ہے، تو سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا، تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ اہل بدر کا حال جانتا ہے اور اس نے فرمایا اے بدر والو! تم جو چاہو کرو، پس اس حکم نے انہیں جری اور دلیر بنا دیا ہے۔

۲۳۹ باب اسْتِقْبَالِ الْعَرَاةِ .

۳۲۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَحُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ لَا بَنِي جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَتَذْكُرُ إِذْ تَلَقَّيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَنْتَ وَابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ فَحَمَلْنَا وَتَرَكَكَ.

باب ۲۳۹- غازیوں کے استقبال کرنے کے حکم کا بیان۔

۳۲۵- عبد اللہ بن ابی الاسود، یزید بن زریع، حمید بن الاسود، حبیب بن الشہید، ابن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن زبیرؓ نے حضرت ابن جعفر رضی اللہ عنہم سے کہا کہ تمہیں یاد ہوگا جب کہ ہم تم اور حضرت ابن عباسؓ رسول اللہ ﷺ کے استقبال کیلئے آئے انہوں نے کہا ہاں! آپ نے ہمیں اٹھالیا اور تمہیں چھوڑ دیا۔

۳۲۶- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ السَّائِبُ ابْنُ يَزِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ذَهَبْنَا تَلَقَّيْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الصَّبْيَانِ إِلَى نَبِيَةِ الْوَدَاعِ .

۳۲۶- مالک بن اسماعیل، ابن عیینہ، زہری، سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لڑکوں کو اپنے ساتھ لے کر شنیۃ الوداع تک رسالت مآب ﷺ کے استقبال کو جایا کرتے تھے۔

۲۴۰ باب مَا يَقُولُ إِذَا رَجَعَ مِنَ الْعُرْوِ .

۳۲۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَفَلَ كَبَّرَ ثَلَاثًا قَالَ أَيُّوْنَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَأْتِيُوْنَ عَابِدُوْنَ حَامِدُوْنَ لِرَبِّنَا سَاجِدُوْنَ صَدَقَ اللَّهُ وَعْدُهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ .

باب ۲۴۰- جہاد سے لوٹ کر کیا کہے؟

۳۲۷- موسیٰ بن اسماعیل، جویریہ، نافع، عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ جب جہاد سے واپس ہوتے، تو تین دفعہ تکبیر کہتے اور فرماتے، ہم واپس آ رہے ہیں اللہ نے چاہا، تو ہم توبہ کرنے والے اور کچے عبادت گزار بن کر اپنے پروردگار کی تعریف کریں گے، اور خوب سجدے کریں گے، اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا، اور اپنے بندہ کی مدد کی، اور کافر جماعتوں کو تتر بتر کر دیا۔

۳۲۸- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ

۳۲۸- ابو معمر، عبد الوارث، یحییٰ بن ابی اسحاق، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ عصفان سے واپسی پر ہم

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم رکاب تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹنی پر سوار تھے اور حضرت صفیہ بنت حی کو اپنے پیچھے بٹھالیا تھا آپ کی اونٹنی کا پیر پھسلا اور دونوں گر پڑے تو ابو طلحہ نے سواری سے کود کر عرض کیا کہ اے سرور عالم ﷺ مجھے آپ پر قربان کرے تو آپ نے فرمایا تم ذرا صفیہ کو دیکھو چنانچہ ابو طلحہ نے اپنے منہ پر کپڑا ڈال کر صفیہ کے پاس پہنچ کر ان کو چادر اڑھائی اور دونوں کے لئے سواری کو ٹھیک ٹھاک کیا جب وہ دونوں سوار ہو گئے تو ہم نے رسول اللہ ﷺ کے اطراف حلقہ بنالیا اور جب ہم لوگ مدینہ کے قریب پہنچے تو آپ مدینہ منورہ پہنچنے تک آہوں تائبوں عابدوں لربنا حامدون فرماتے رہے اس دعا کا ترجمہ حدیث نمبر ۳۲۷ میں گزر چکا ہے۔

۳۲۹۔ علی بن بشر بن المغفل، یحییٰ بن ابی الحلق، حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اور ابو طلحہ دونوں رسالت مآب ﷺ کے شریک سفر تھے اور سرور عالم ﷺ نے اپنے پیچھے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو اپنی سواری پر بٹھالیا تھا اثنائے راہ میں اونٹنی کا پاؤں پھسلا تو آپ اور بی بی گر پڑیں تو حضرت انس کہتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ ابو طلحہ اپنی اونٹنی پر سے کود کر رسالت مآب ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے سرور عالم ﷺ! اللہ مجھے آپ پر قربان کرے آپ کو کچھ چوٹ تو نہیں آئی، فرمایا نہیں مگر بی بی کو دیکھو چنانچہ ابو طلحہ نے اپنے منہ پر کپڑا ڈال کر حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی جانب رخ کیا اور ان کو چادر اڑھادی پھر وہ بی بی (حضرت صفیہ) کھڑی ہو گئیں اور دونوں کی سواریاں کس کر ٹھیک کر دی گئیں تو پھر دونوں سوار ہو کر روانہ ہوئے یہاں تک کہ جب مدینہ کے میدان میں تھے یا مدینہ منورہ دور سے دکھائی دے رہا تھا تو سرور عالم ﷺ نے فرمانا شروع کیا آہوں تائبوں عابدوں لربنا حامدون اور یہی دعا پڑھتے ہوئے مدینہ میں داخل ہوئے (ترجمہ پہلے گزر چکا ہے)

مَالِكُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَةً مِنْ عُسْفَانَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَقَدْ أَرَدَفَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُحَيٍّ فَعَثَرَتْ نَاقَتَهُ فَضَرَعَا جَمِيعًا فَأَتَتْحَمَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ قَالَ عَلَيْكَ الْمَرْءَةُ فَقَلَبَ ثَوْبًا عَلَى وَجْهِهِ وَأَتَاهَا فَالْقَاهُ عَلَيْهَا وَأَصْلَحَ لَهَا مَرْكَبُهُمَا فَرَكَبَا وَاسْتَفْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ آئِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُ ذَلِكَ حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ.

۳۲۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْثَةَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَقْبَلَ هُوَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةُ مُرْدِفُهَا عَلَى رَاحِلَتِهِ فَلَمَّا كَانُوا بِنَعُضِ الطَّرِيقِ عَثَرَتِ النَّاقَةُ فَضَرَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَرْءَةُ وَإِنْ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ أَحْسِبْ قَالَ أَتَتْحَمَ عَنْ بَعِيرِهِ فَأَنَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ هَلْ أَصَابَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَلَكِنْ عَلَيْكَ بِالْمَرْءَةِ فَالْقَى أَبُو طَلْحَةَ ثَوْبَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَصَدَ قَصْدَهَا فَالْقَى ثَوْبَهُ عَلَيْهَا فَقَامَتِ الْمَرْءَةُ فَشَدَّ لَهَا عَلَى رَاحِلَتِهَا مَرْكَبًا فَسَارُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بَطْهَرِ الْمَدِينَةِ أَوْ قَالَ أَشْرَفُوا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آئِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُهَا حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ.

باب ۲۴۱۔ سفر سے لوٹ کر نماز پڑھنے کے حکم کا بیان۔

۲۴۱۔ بَابُ الصَّلَاةِ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ.

۳۳۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ لِي ادْخُلِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ رَكَعَتَيْنِ.

۳۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ وَعَمِّهِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ ضَحَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ.

۴۴۲۔ بَابُ الطَّعَامِ عِنْدَ الْقُدُومِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُفْطِرُ لِمَنْ يَعْشَاهُ.

۳۳۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ نَحَرَ جُزُورًا أَوْ بَقَرَةً زَادَ مُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَارِبٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ إِنْ شَتَرَى مِنِّْي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا بِأَوْقِيَّتَيْنِ وَدِرْهَمٍ أَوْ دِرْهَمَيْنِ فَلَمَّا قَدِمَ صِرَارًا أَمَرَ بِقَرَّةٍ فَذَبَحَتْ فَاتَّكَلُوا مِنْهَا فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ أَمَرَنِي أَنْ اتِيَ الْمَسْجِدَ فَأُصَلِّيَ رَكَعَتَيْنِ وَوَزَنَ لِي ثَمَنَ الْبَعِيرِ.

۳۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمْتُ مِنْ

۲۳۰۔ سلیمان بن حرب، شعبہ، محارب بن دثار، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں رسالت مآب ﷺ کے ہمراہ تھا، تو جب ہم مدینہ منورہ پہنچے، تو آپ نے مجھ سے فرمایا کہ مسجد میں جا کر دو رکعت نماز ادا کرو۔

۲۳۱۔ ابو عاصم، ابن جریج، ابن شہاب، عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب، عبید اللہ بن کعب، کعب سے روایت کرتے ہیں کہ چاشت کے وقت جب رسالت مآب ﷺ سفر سے واپس آتے (تو بیٹھنے سے پہلے) مسجد میں جا کر دو رکعت نماز ادا فرماتے تھے۔

باب ۴۴۲۔ (مسافر کو) آتے وقت کھانا کھلانے کا بیان، اور ابن عمر (جب سفر سے واپس آتے تو (۱) مزاج پر سی کیلئے آنے والوں کی وجہ سے روزہ نہیں رکھتے تھے۔

۳۳۲۔ محمد، وکیع، شعبہ، محارب بن دثار، حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو آپ نے ایک اونٹ یا ایک گائے ذبح کرائی، معاذ نے شعبہ کے ذریعہ محارب سے اس حدیث میں اتنے الفاظ اور زیادہ کئے ہیں کہ جابر کہتے ہیں دو اوقیہ اور ایک یا دو درہم میں ایک اونٹ آپ نے مجھ سے مول لیا، اور مقام صرار میں پہنچ کر ذبح گائے کا حکم دیا، چنانچہ وہ ذبح کی گئی اور سب لوگوں نے اس کا گوشت کھایا اور آپ ﷺ نے مدینہ پہنچ کر مجھے حکم دیا کہ میں مسجد میں جا کر دو رکعت نماز ادا کروں اور آپ ﷺ نے اس اونٹ کی قیمت مجھے تول کر دی تھی۔

۳۳۳۔ ابوالولید، شعبہ، محارب بن دثار، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک سفر سے میں واپس ہوا، تو رسالت

(۱) حضرت ابن عمر کی یہ عادت تھی کہ سفر میں روزہ نہیں رکھتے تھے نہ فرض نہ نفل، البتہ جب گھر پر مقیم ہوتے تو بکثرت روزے رکھا کرتے تھے، گھر پر مقیم ہونے کی صورت میں اگرچہ آپ کی عادت بکثرت روزے رکھنے کی تھی لیکن جب آپ سفر سے واپس تشریف لاتے تو ایک دن اس خیال سے روزہ نہیں رکھتے تھے کہ لوگ ملنے آئیں گے اور انکی ضیافت ضروری ہے۔

مآب ﷺ نے فرمایا، دو رکعت نماز ادا کرو، اطراف مدینہ میں ایک مقام کا نام صرار ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب ۲۴۳۔ مال غنیمت کے پانچویں حصہ کی فرضیت کا بیان۔
 ۳۳۴۔ عبدان، عبد اللہ، یونس، زہری، علی بن حسین، حسین بن علی سے روایت کرتے ہیں کہ علی نے کہا کہ بدر کے دن مال غنیمت میں سے ایک اونٹنی میرے حصہ میں آئی تھی، اور خمس کے مال میں سے ایک اونٹنی رسالت مآب ﷺ نے مجھے مرحمت فرمائی تھی، پھر جب میں نے حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ سے شب زفاف کا ارادہ کیا، تو میں نے بنو قینقاع کے ایک سار سے ٹھہرا لیا کہ وہ میرے ہمراہ چل کر اذخر لے آئیں، اور میں وہ اذخر سناروں کے ہاتھ بیچ کر اس سے اس اپنے نکاح کی دعوت ولیمہ میں امداد حاصل کروں، اور اس دوران میں کہ میں اپنی اونٹنی پر متعلقہ سامان از قبیل کجاوہ گھاس رکھنے کا جال اور رسیاں رکھنے کے لئے جمع کر رہا تھا، اور میری یہ دونوں اونٹنیاں ایک انصاری کے کمرہ کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں، جب کہ میں سامان لے کر لوٹا، تو دیکھا کہ میری دونوں اونٹنیوں کے کوہان کاٹ لئے گئے ہیں، اور ان کے کولہے توڑ دیئے گئے ہیں، اور ان کی کلچیاں نکال لی گئیں ہیں، تو یہ منظر دیکھ کر مجھے اپنی آنکھوں پر قابو نہیں رہا اور میں نے پوچھا کہ یہ کس کی حرکت ہے؟ تو لوگوں نے بیان کیا کہ حمزہ بن عبد المطلب نے سب کاروائی کی ہے، اور جو اسی گھر میں چند شرابی انصاریوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، چنانچہ میں روانہ ہو کر سیدہ رسالت مآب ﷺ کے پاس پہنچا، اور اس وقت آپ کے پاس زید بن حارثہ بیٹھے ہوئے تھے، رسالت مآب ﷺ نے میرے چہرے سے میری کیفیات دلی کو پہچان کر فرمایا، کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! آج کے جیسا دن میں نے کبھی نہیں دیکھا، حمزہ نے میری اونٹنیوں پر ظلم کیا، ان کے کوہان کاٹ لئے، اور ان کے کولہے توڑ ڈالے، اور وہ ایک گھر میں بیٹھا ہوا شراب پی رہا تھا، تو رسالت مآب ﷺ نے اپنی چادر منگوا کر اوڑھی، اور چل دیئے، اذر آپ کے ساتھ میں اور زید بن حارثہ تھے، جہاں حضرت حمزہ تھے،

سَفَرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلِّ رُكْعَتَيْنِ صِرَارًا مَوْضِعَ نَاحِيَةِ بِالْمَدِينَةِ.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۲۴۳ باب فَرَضِ الْخُمْسِ .

۳۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِّنْ نَّصِيبِي مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي شَارِفًا مِّنْ الْخُمْسِ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ ابْتِنِيَ بِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعَدْتُ رَجُلًا صَوَاغًا مِّنْ بَنِي قَيْنِقَاعَ أَنْ يَرْتَحِلَ مَعِيَ فَنَاتِي بِأَذْخَرٍ أَرَدْتُ أَنْ أُبِيعَهُ الصَّوَاغِينَ وَأَسْتَعِينُ بِهِ فِي وَلِيمَةِ عُرْسِي فَبَيْنَا أَنَا أَجْمَعُ لِشَارِفِي مَتَاعًا مِّنَ الْأَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ وَالْحَبَالِ وَشَارِفَايَ مُنَاخَتَانِ إِلَى جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ رَجَعْتُ حِينَ جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ فَإِذَا شَارِفَايَ قَدْ اجْتَبَّ أَسْنِمَتُهُمَا وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا وَأُخِذَ مِّنْ أَكْبَادِهِمَا فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنِي حِينَ رَأَيْتُ ذَلِكَ الْمَنْظَرَ مِنْهُمَا فَقُلْتُ مَنْ فَعَلَ هَذَا فَقَالُوا فَعَلَ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ فِي هَذَا الْبَيْتِ فِي شَرْبٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَأَنْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ الَّذِي لَقِيتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالِكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ عَدَا حَمْزَةُ عَلَى نَافَتِي

آپ ﷺ نے اس گھر میں پہنچ کر اندر آنے کی اجازت طلب کی اور ان کی اجازت پر آپ اندر تشریف لائے، تو آپ نے سب کو شراب نوشی کرتے دیکھا، اور حمزہ کو ان کی حرکت پر ملامت کرنے لگے، مگر حمزہ بدست تھے، اور ان کی سرخ سرخ آنکھیں باہر نکلی پڑ رہی تھیں، انہوں نے پہلے تو نظریں اٹھا کر رسول اللہ ﷺ کو گھنٹوں تک دیکھا، پھر ناف تک دیکھا پھر آنکھیں اوچی کر کے آپ کے چہرے کو دیکھ کر کہا، تم لوگ تو میرے باپ کے غلام ہو، رسول اللہ ﷺ سمجھ گئے کہ حمزہ شراب کے نشہ میں بالکل مست ہے، پھر آپ اٹے پاؤں لوٹ آئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ ہی واپس آ گئے۔

فَاجَبَّ اسْتِمْعَتْهُمَا وَبَقَرَحَا صِرْهُمَا وَهَا هُوَ دَا فَبِي بَيْتٍ مَعَهُ شَرِبَ قَدْ عَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِدَائِهِ فَأَرْتَدَى ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتَّى جَاءَ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةُ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذْنَوْا لَهُمْ فَإِذَا هُمْ شَرِبَ فَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُومُ حَمْزَةَ فِيمَا فَعَلَ فَإِذَا حَمْزَةُ قَدْ نِمَلَ مُحَمَّرَةً عَيْنَاهُ فَيَنْظُرُ حَمْزَةَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى سُرَّتِهِ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ حَمْزَةُ هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عُيَيْدٌ لِأَيِّ فَعَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَدْ نِمَلَ فَانْكَصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَقِيئِهِ الْقَهْقَرَى وَخَرَجْنَا مَعَهُ.

۳۳۵۔ عبدالعزیز بن عبد اللہ، ابراہیم بن سعد، صالح، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ کی رحلت کے بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابو بکر صدیقؓ سے استدعا کی (۱) کہ رسالت مآب ﷺ

۳۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ

(۱) اس روایت میں یہ ملحوظ رہے کہ حضرت فاطمہؓ کی ناراضگی حضرت ابو بکرؓ سے وراثت کے مسئلہ پر نہیں ہوئی تھی کیونکہ یہ سب کو معلوم ہو گیا تھا کہ خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا تھا کہ انبیاء کی وراثت تقسیم نہیں ہوتی۔ تمام صحابہ کو اس بات کا علم تھا خود حضرت فاطمہؓ، حضرت علیؓ، حضرت ابن عباسؓ سے بھی کسی موقع پر اس کی نفی منقول نہیں ہے، بلکہ نزاع صرف اس مال کے انتظام و انصرام کے معاملہ پر ہوا تھا، یہی وجہ تھی کہ حضرت عمرؓ نے بعد میں اس کا انتظام اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ہاتھ میں دے دیا تھا۔

اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سیدہ فاطمہؓ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ سے اس موضوع پر بات نہیں فرمائی اور اپنی وفات تک ناراض رہی تھیں، مشہور روایات میں اسی طرح ہے، لیکن بعض روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت فاطمہؓ ناراض ہوئیں تو حضرت ابو بکرؓ کی خدمت میں پہنچے اور اس وقت تک نہیں اٹھے جب تک وہ راضی نہیں ہو گئیں، جیسا کہ فتح الباری (ج ۶، ص ۱۵۱) میں ایسی روایات مذکور ہیں۔

یہ بھی واضح ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ وغیرہ حضرات کو بطور ملکیت کے نہیں دیا تھا بلکہ اس لیے دیا تھا کہ وہ بطور متولی اپنے حصے کی بقدر نفع حاصل کریں اور اس میں اسی طرح کا تصرف کریں جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے۔ پھر جب حضرت علیؓ خلیفہ بنے تو انہوں نے بھی اسی طرح تصرف جاری رکھا، ان کے بعد یہ حضرت حسنؓ، پھر حضرت حسینؓ، پھر حضرت علیؓ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بَنَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَالَتْ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقِ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَفْسِمَ لَهَا مِيرَاثَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا آفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ أَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُورِثْ مَا تَرَكَْنَا صَدَقَةٌ فَغَضِبَتْ فَاطِمَةُ بَنَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَجَرَتْ أَبَا بَكْرٍ فَلَمْ تَزَلْ مُهَاجِرَتُهُ حَتَّى تُوَفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ قَالَتْ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ نَصِيحَتَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْرٍ وَفَدَكَ وَصَدَقَتِهِ بِالْمَدِينَةِ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ عَلَيْهَا ذَلِكَ وَقَالَ لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهِ إِلَّا عَمِلْتُ بِهِ فَإِنِّي أُحْشِي أَنْ تَرَكَتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ أَنْ أَرْيَغَ فَاَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِينَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ إِلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ وَأَمَّا خَيْرٌ وَفَدَكَ فَاَمَسَكَهُمَا عُمَرُ وَقَالَ هُمَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لِحَقْوَقِهِ الَّتِي تَعْرُوهُ وَنَوَائِبِهِ وَأَمْرُهُمَا إِلَى مَنْ وَلِيَ الْأَمْرَ قَالَ فَهُمَا عَلَى ذَلِكَ إِلَى الْيَوْمِ .

۳۳۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرَوِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بْنِ الْحَدَثَانِ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ ذَكَرَ لِي ذِكْرًا مِنْ حَدِيثِهِ ذَلِكَ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى

کے اس ترکہ میں سے جو اللہ تعالیٰ نے سرکارِ دو عالم ﷺ کو بطور فرائض عنائیت فرمایا تھا ان کا میراثی حصہ ان کو دیدیں، تو صدیق اکبرؓ نے ان کو جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ فرما گئے ہیں کہ ہمارے مال میں عمل میراث نہیں ہوتا، ہم جو کچھ چھوڑ جائیں، وہ سب صدقہ ہے، اس پر جناب فاطمہ ناخوش سی ہوئیں، اور اپنی وفات تک صدیق اکبرؓ سے گفتگو نہ کی، اور رسالت مآب ﷺ کی رحلت کے بعد آپ چھ ماہ تک زندہ رہیں، حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ جناب فاطمہ نے صدیق اکبرؓ سے اپنا حصہ رسول اللہ کے مال متروکہ خیر و فدک میں سے اور اس مال صدقہ میں سے جو مدینہ منورہ میں موجود تھا طلب کیا، تو صدیق اکبرؓ نے اس کے دینے سے انکار کیا، اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ اس میں تصرف فرمایا ہے، میں اس میں سے آپ کے کسی عمل کو نہیں چھوڑ سکتا، میں ڈرتا ہوں کہ اگر رسالت مآب ﷺ کے طریقہ عمل سے کچھ بھی چھوڑ دوں گا، تو گم کردہ راہ ہو جاؤں گا، سرِ ر عالم ﷺ کا مال موقوفہ حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کو دے دیا تھا، لیکن خیر اور فدک اپنی نگرانی میں رکھا تھا، اور کہا تھا کہ رسالت مآب ﷺ کا وقف ہے، اور آپ نے ان دونوں کو ان مصارف و ضروریات کے لئے رکھا تھا، جو درپیش ہوتے رہتے تھے، اور ان کے انتظام کا اختیار خلیفہ وقت کو دیا تھا، امام بخاری نے کہا ہے، کہ یہ دونوں آج کی تاریخ تک اپنی اسی حالت و کیفیت میں بطور وقف موجود ہیں۔

۳۳۶۔ اسحاق، مالک بن انس، ابن شہاب، مالک بن اوس سے روایت کرتے ہیں کہ محمد بن جبیر نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی ہے، تو میں روانہ ہو کر مالک بن اوس کے پاس پہنچا، اور ان سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو مالک نے کہا کہ میں اپنے اہل و عیال میں بیٹھا ہوا تھا، اور دن چڑھ آیا تھا کہ حضرت عمرؓ کے قاصد نے آکر کہا کہ تم

(بقیہ گزشتہ صفحہ) بن حسینؓ، پھر حضرت حسن بن حسنؓ، پھر زید بن حسنؓ، پھر عبد اللہ بن حسینؓ کے پاس رہا لیکن ان حضرات نے بھی اسی طرح تصرف کیا جس طرح شیخین کے زمانے میں تھا اور ان میں سے کسی نے نہ اپنی ملکیت کا دعویٰ کیا نہ وراثت کا۔

فاروق اعظمؓ کے پاس چلو، تو میں اس کے ساتھ چل دیا اور فاروق اعظمؓ کے پاس پہنچا، تو وہ کھجور کی چھال سے بنی ہوئی کھری چارپائی پر چڑے کے ایک تکیہ سے ٹیک لگائے ہوئے رونق افروز تھے، میں انہیں سلام کر کے بیٹھ گیا، تو آپؐ نے فرمایا: اے مالک! میرے پاس تمہاری قوم کے کچھ گھروالے آئے، اور میں نے ان کو کچھ دینے کا حکم دیا ہے، لہذا تم وہ مال لے کر ان میں تقسیم کر دو، اس پر مالک نے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین! اگر آپؐ میرے علاوہ کسی اور کو حکم دیتے، تو زیادہ مناسب تھا، تو آپؐ نے فرمایا: اے بندہ خدا! ان کو کچھ دیدے اس اثناء میں کہ میں آپؐ کے پاس بیٹھا ہی ہوا تھا، کہ یرفا دربان نے عرض کیا کہ عثمان، عبدالرحمن بن عوف، زبیر اور سعد بن ابی وقاصؓ آپؐ سے ملنا چاہتے ہیں، جواب دیا وہ شوق سے آئیں، چنانچہ یہ لوگ آکر سلام کر کے بیٹھ گئے، اس کے کچھ دیر بعد یرفا جو دروازے پر بیٹھا تھا، اندر آیا، اور اس نے کہا علیؓ اور عباسؓ آپؐ سے ملنا چاہتے ہیں، آپؐ نے فرمایا: بعد شوق تشریف لائیں، چنانچہ یہ دونوں بھی اندر آکر سلام کے بعد بیٹھ گئے، پھر حضرت عباسؓ نے کہا اے امیر المؤمنین! آپؐ میرے اور ان (علیؓ) کے درمیان تصفیہ کر دیجئے، اور دونوں اس چیز کے بارے میں جھگڑ رہے تھے، جو اللہ نے رسالت مآب کو بنو نضیر کے مال میں سے بطور فنی دیا تھا، جس پر حضرت عثمانؓ اور ان کے ساتھیوں نے کہا کہ اے امیر المؤمنین آپؐ ان دونوں کے جھگڑے کا فیصلہ کر دیجئے، اور ایک کو دوسرے سے چھکارا دلاد دیجئے (یہ سن کر) حضرت عمرؓ نے کہا: ٹھہرو، میں تمہیں اللہ کی قسم دلاتا ہوں، جس کے حکم سے آسمان وزمین ٹھہرے ہوئے ہیں کہ تم سب جانتے ہو کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہے، جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ سب صدقہ ہے اور سرور عالم ﷺ اپنے ہی مال کے لئے یہ فرمایا کرتے تھے، اس پر لوگوں نے کہا جی ہاں! سرور دو عالم ﷺ نے یہی فرمایا ہے اس کے بعد فاروق اعظمؓ نے جناب علیؓ و جناب عباسؓ کی طرف رخ کر کے کہا: میں تم دونوں کو اللہ کی قسم دلاتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ رسالت مآب ﷺ نے یہی فرمایا ہے، تو دونوں نے کہا جی ہاں! رسول اللہ ﷺ نے یہی فرمایا تھا اس کے بعد فاروق اعظمؓ نے کہا اب میں تم

مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ فَسَأَلَتْهُ عَنْ ذَلِكَ مَا لِحَدِيثِ فَقَالَ مَالِكٌ وَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ فِي أَهْلِي جِئَنِي مَعَ النَّهَارِ إِذَا رَسُولُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَأْتِينِي فَقَالَ أَجِبْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنْ طَلَقْتُ مَعَهُ حَتَّى أَدْخَلَ عَلَيَّ عُمَرَ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلَى رِمَالِ سَرِيرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ فِرَاشِ مُتَكِيٍّ عَلَى وَسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسْتُ فَقَالَ يَا مَالِكُ إِنَّهُ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ قَوْمِكَ أَهْلُ أَنْبَاءٍ وَقَدْ أَمَرْتُ فِيهِمْ بِرَضِخٍ فَأَقْبِضْهُ فَأَقْسِمُهُ بَيْنَهُمْ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَوْ أَمَرْتُ بِهِ غَيْرِي قَالَ أَقْبِضْهُ أَيُّهَا الْمَرْءُ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَهُ أَتَاهُ حَاجِبُهُ يَرْفَا فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ يَسْتَأْذِنُونَ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا فَسَلَّمُوا وَجَلَسُوا ثُمَّ جَلَسَ يَرْفَا يَسِيرًا ثُمَّ قَالَ هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلَا فَسَلَّمَا فَجَلَسَا فَقَالَ عَبَّاسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا وَهَذَا يَخْتَصِمَانِ فِيهَا أَفَاءَ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي النَّضِيرِ فَقَالَ الرَّهْطُ عُثْمَانُ وَأَصْحَابُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَقْضِ بَيْنَهُمَا وَارْحُ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ قَالَ عُمَرُ تَيَدُّكُمْ أَنْشُدْكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي يَأْذِنُهُ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَوَرَّثْ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ قَالَ الرَّهْطُ قَدْ قَالَ ذَلِكَ فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى

سے اس معاملہ میں گفتگو کرتا ہوں، بیشک اللہ تعالیٰ نے رسالت مآب ﷺ کو اس مال غنیمت فئے میں سے ایک چیز کے ساتھ مخصوص کر دیا تھا، جو آپ کے علاوہ کسی اور کو نہیں دی ہے اور پھر یہ آیت پڑھی (جس کا ترجمہ یہ ہے) اور جو مال غنیمت بطور فئے اللہ نے رسالت مآب ﷺ کو دیا ہے اس پر نہ تم نے گھوڑے دوڑائے اور نہ سوار، اور اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ کو جس پر چاہتا ہے مسلط کر دیتا ہے، اور اللہ تعالیٰ ہر کام پر قادر ہے پس یہ مال خالص سرور عالم ﷺ کے لئے تھا اللہ کی قسم، تم کو چھوڑ کر یہ مال سرور عالم ﷺ نے نہیں لیا اور نہ یہ مال صرف اکیلے تمہاری ذات کو دیا، بلکہ اس مال میں سے تم سب کو دیا اور تم سب میں بانٹ دیا تھا، اور اس مال میں سے جو باقی بچ جاتا تھا، تو سرور عالم ﷺ اس مال میں سے اپنے اہل و عیال کی سال بھر کی ضروریات کے لئے خرچ فرمادیتے تھے، اور اس کے بعد جو کچھ بچ جاتا، تو آپ اس مال کو اسی مصرف میں خرچ فرمادیتے جس میں اللہ تعالیٰ کا مال یعنی صدقہ خرچ کیا جاتا ہے، نیز رسول اللہ ﷺ اپنی عمر بھر کے لئے یہی عمل کرتے رہے، اے لوگو! تم سے اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، کیا تم یہ جانتے ہو؟ لوگوں نے جواب دیا جی ہاں (آپ جو کچھ فرما رہے ہیں یہ حرف بحرف صحیح ہے) پھر جناب علیؓ اور جناب عباسؓ کی طرف متوجہ ہو کر کہا میں آپ دونوں کو بھی اللہ کی قسم دلا کر پوچھتا ہوں، کہ آپ دونوں بھی اس سے واقف ہیں؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں! پھر فاروق اعظم نے کہا اللہ نے رسالت مآب ﷺ کو وفات دی، تو ان کی جگہ صدیق اکبرؓ نے یہ کہہ کر کہ میں رسالت مآب ﷺ کا جانشین ہوں اس مال موقوفہ کو اپنی نگرانی میں لیا اور اس میں انہوں نے وہی کام کیا جو رسالت مآب ﷺ کا عمل تھا، اور اللہ جانتا ہے کہ وہ اس معاملہ میں سچے، نیکو کار، ہدایت یافتہ اور حق کے پابند تھے، ان کی وفات کے بعد میں انکا جانشین ہوں میں نے اپنی خلافت کے دو سال میں وہی کام کیا ہے، جو سرور عالم ﷺ اور صدیق اکبر کا عمل تھا، اور اللہ جانتا ہے کہ میں اس معاملہ میں سچا، نیکو کار، ہدایت یافتہ اور حق کا پیروکار ہوں، آج تم دونوں میرے پاس آئے ہو اور گفتگو کر رہے ہو اور تم دونوں کا مقصد واحد ہے اور بات بھی ایک ہی ہے، اے عباس! تم اپنا حصہ اپنے بھتیجے کے مال میں سے

عَلَيْهِ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ اَنْشُدْ كُحَمَا بِاللّٰهِ اَتَعْلَمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ قَالَا قَدْ قَالَ ذٰلِكَ قَالَ عُمَرُ فَاِنِّيْ اُحَدِّثُكُمْ عَنْ هٰذَا الْاَمْرِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ خَصَّ رَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَّمْ يُعْطِهٖ اَحَدًا غَيْرَهٗ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا اَقَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُوْلِهِ مِنْهُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ قَدِيْرٌ فَكَانَتْ هٰذِهِ خَالِصَةً لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ مَا اخْتَارَهَا دُوْنَكُمْ وَلَا اِسْتَاثَرِبَهَا عَلَيْكُمْ قَدْ اَعْطَاكُمْوَهَا وَبَشَّاهَا فِيْكُمْ حَتّٰى بَقِيَ مِنْهَا هٰذَا الْمَالُ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَى اَهْلِهٖ نَفَقَةً سَتِيْهِمْ مِنْ هٰذَا الْمَالِ ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ فَعَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ حَيَاتِهٖ اَنْشُدْكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ ذٰلِكَ قَالُوْا نَعَمْ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ اَنْشُدْ كُحَمَا بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمَانِ ذٰلِكَ قَالَ عُمَرُ ثُمَّ تَوَقَّى اللّٰهُ نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهَا اَبُوْ بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهٗ فِيْهَا لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تَوَقَّى اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ فَكُنْتُ اَنَا وَلِيُّ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَبَضْتُهَا سَتِيْنِ مِنْ اِمَارَتِيْ اَعْمَلُ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا عَمِلَ فِيْهَا اَبُوْ بَكْرٍ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنِّيْ فِيْهَا لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ جِئْتُمَايْ تَكْلِمَايْ وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَاَمْرٌ كُحَمَا

طلب کر رہے ہو، اور یہ علیؑ اپنا حصہ اپنے خسر کے مال میں سے مانگ رہے ہیں، اور میں وہ تمام احکام تمہیں بتا چکا ہوں، جن کو تم سب جانتے ہو کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا ہے ہمارا کوئی وارث نہیں اور ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ سب صدقہ ہے، اور پھر جب مجھے یہ مناسب معلوم ہوا کہ اس کو تمہاری تحویل میں دے دوں، تو میں نے تم سے کہا تھا کہ اگر تم چاہتے ہو، تو میں اس کو اس شرط پر تمہارے حوالہ کر دوں کہ تم اللہ تعالیٰ سے قول و قرار اور عہد و پیمان باندھ لو کہ تم اس میں وہی کرو گے، جو رسالت مآب ﷺ، صدیق اکبرؑ اور میں نے اپنی ابتدائی خلافت سے اب تک عمل کیا ہے اور تم دونوں نے کہا تھا کہ اس شرط پر یہ مال ہمارے حوالہ کر دو، تو میں نے وہ مال تمہیں سوئپ دیا اب میں تم سے اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ وہ مال اسی مندرجہ بالا شرط پر دیا تھا (یا نہیں) تو انہوں نے کہا جی ہاں اسی شرط پر جو سرور عالم ﷺ کا عمل تھا، اس کے بعد فاروق اعظمؓ نے ان دونوں جناب علیؑ و جناب عباسؓ کی جانب متوجہ ہو کر کہا کہ میں نے اسی شرط پر مال تمہیں سپرد کیا تھا یا نہیں؟ تو انہوں نے یک زبان ہو کر کہا جی ہاں! اس کے بعد حضرت فاروق اعظمؓ نے کہا، تو اب تم مجھ سے اس امر فیصل شدہ کے خلاف تصفیہ کرانے کی خواہش کیوں کرتے ہو، قسم ہے اللہ تعالیٰ کی جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں، میں اس معاملہ میں رسول اللہ ﷺ کے احکام و عمل کے خلاف کوئی فیصلہ نہیں کروں گا، اور اگر تم اب اس کے انتظام سے عاجز آگئے ہو، تو اس کا انتظام مجھے لوٹا دو میں تمہاری طرف سے اس کے انتظام کیلئے بہت کافی ہوں۔

باب ۲۴۴۔ خمس کی ادائیگی خیر و مذہب ہے۔

۳۳۷۔ ابو نعمان، حماد، حمزہ، ضعی، ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ عبد القیس کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم لوگ ربیعہ کے قبیلہ میں رہتے ہیں، اور ہمارے آپ کے درمیان کفار مضر سکونت پذیر ہیں، اور ہم لوگ ماہ حرام کے سوائے آپ کے پاس حاضر نہیں ہو سکتے، لہذا آپ ہم کو کوئی ایسا عمل بتائیے کہ جسے ہم آپ سے سیکھ کر اپنے پیچھے والوں کو اس کی طرف بلائیں، تو آپ نے فرمایا، میں تم کو

وَاحِدٌ جِئْتَنِي يَا عَبَّاسُ تَسْأَلُنِي نَصِيكَ مِنْ ابْنِ أَخِيكَ وَجَاءَ نَبِيٌّ هَذَا يُرِيدُ عَلِيًّا يُرِيدُ نَصِيبَ أَمْرَاتِهِ مِنْ أَبِيهَا فَقُلْتُ لَكُمْ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَلَمَّا بَدَأَ أَنْ أَدْفَعَهُ إِلَيْكُمْ قُلْتُ إِنْ شِئْتُمَْا دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمْ عَلَى أَنْ عَلَيَّكُمَْا عَهْدُ اللَّهِ وَمِيثَاقُهُ لَتَعْمَلَانَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَا عَمِلَ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ وَبِمَا عَمِلْتُ فِيهَا مِنْذُ وَلَّيْتُهَا فَقُلْتُمَْا أَدْفَعُهَا إِلَيْنَا فَبِذَلِكَ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَْا فَأَنْشَدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا بِذَلِكَ قَالَ الرَّهْطُ نَعَمْ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ أَنْشَدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَْا بِذَلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ فَتَلَمَّسَانِ مِنِّي قَضَاءَ غَيْرِ ذَلِكَ فَوَاللَّهِ الَّذِي بِأَذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا أَقْضِي فِيهَا قَضَاءَ غَيْرِ ذَلِكَ فَإِنْ عَجَرْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاَهَا إِلَيَّ فَإِنِّي أَكْفِيْكُمَْاَهَا .

۲۴۴۔ بَابُ آدَاءِ الْخُمْسِ مِنَ الدِّينِ.

۳۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الضَّبْعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ وَقَدْ عَبْدَ الْقَيْسَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا هَذَا الْحَيُّ مِنْ رِبْعَةٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارٌ مُضَرٌّ فَلَسْنَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمَرْنَا بِأَمْرٍ نَأْخُذُ مِنْهُ وَنَدْعُو إِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَ نَا قَالَ أَمْرُكُمْ بَارِعٌ وَأَنْهَاكُمْ

عَنْ أَرْبَعِ الْإِيمَانِ بِاللَّهِ شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَعَقْدٌ بِيَدِهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَأَنْ تُؤَدَّ لِلَّهِ خُمُسُ مَا غَنِمْتُمْ وَأَنْتَهَاكُمُ عَنِ الدُّبَاءِ وَالنَّفِيرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمَرْقَةِ .

۲۴۵ باب نَفَقَةِ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ وَفَاتِهِ .

۳۳۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَفْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا مَا تَرَكَتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمَوْوَنَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ .

۳۳۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوَفِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِي بَيْتِي مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ دُوْكَبِدٌ إِلَّا شَطْرُ شَعِيرٍ فِي رَفٍّ لِي فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ فَكَلْتُهُ فَفَنَى .

۳۴۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرُو بْنَ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سَلَاحَهُ وَبَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَأَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةٌ .

۲۴۶ باب مَا جَاءَ فِي بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا نُسِبَ مِنْ

چار باتوں کے کرنے اور چار باتوں سے بچنے کا حکم دیتا ہوں (کرنے کے احکام یہ ہیں) اللہ پر ایمان لانا اور اس چیز کی شہادت دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوائے دوسرا معبود نہیں ہے، اور آپ نے عقد اٹا مل فرمایا (یعنی ایک تو یہ ہوئی اور باقی یہ ہیں) نماز پڑھنا، زکوٰۃ دینا، ماہ رمضان کے روزے رکھنا اور مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ ادا کرنا (اور ممانعتی امور یہ ہیں) جن کے کرنے سے میں تم کو روکتا ہوں کہ لکڑی کا ٹوکہ (کھٹلا) چینی کی ٹھلیاں اور پالش کیا ہوا روغنی برتن (یہ ظرف شراب نوشی کے لئے مستعمل ہوتے تھے)۔

باب ۲۴۵ - رسالت مآب ﷺ کی رحلت کے بعد ازواج مطہرات کے نفقہ کا بیان۔

۳۳۸ - عبد اللہ مالک، ابو الزناد، اعرج، ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا میرے ورثاء کو چاہئے کہ وہ میرے بعد روپیہ پیسہ حصہ کے طور پر نہ لیں، اور میں جو کچھ چھوڑ جاؤں، تو ازواج مطہرات کے نان و نفقہ اور کار پردازوں خدمت کے اخراجات کے لئے ہے اور اس سے فاضل جو کچھ بچ رہے وہ صدقہ ہے۔

۳۳۹ - عبد اللہ بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، ہشام، عروہ، عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے جس وقت رحلت فرمائی اس وقت میرے گھر میں کوئی چیز نہیں تھی جس کو کوئی جاندار کھا سکتا، البتہ تھوڑے سے جو، میرے ایک طاق میں رکھے ہوئے تھے جن کو میں نے ایک مدت دراز تک کھایا میں نے جس دن انہیں ناپا تو وہ ختم ہو گئے۔

۳۴۰ - مسدد، یحییٰ، سفیان ابو الحنفی، عمرو بن حارث سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے تنہا، ایک سفید خچر اور ایک زمین کے سوائے اور کوئی چیز نہیں چھوڑی اور اس زمین کو حیات ہی میں صدقہ کر دیا تھا۔

باب ۲۴۶ - ازواج مطہرات کے مکانوں اور ان مکانوں کا انہی کی طرف منسوب کرنے کا بیان، اور فرمان الہی ہے اے

ازواج مطہرات رسالت مآب ﷺ تم اپنے اپنے گھروں میں قرار پکڑے بیٹھی رہو، مومنو! تم خانہ رسالت مآب ﷺ میں ان کی اجازت کے بغیر داخل مت ہو۔

۳۴۱۔ حبان بن موسیٰ و محمد، عبداللہ، معمر، یونس، زہری، عبید اللہ، حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسالت مآب ﷺ کا مرض شدید ہو گیا، تو سرور عالم ﷺ نے خود اپنی ازواج مطہرات سے اس امر کی اجازت چاہی کہ آپ کا علاج معالجہ عائشہ کے مکان میں کیا جائے، جس پر تمام ازواج مطہرات نے آپ ﷺ کو اجازت دے دی۔

۳۴۲۔ ابن ابی مریم، نافع، ابن ابی ملیکہ، حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ میرے (عائشہ کے) گھر میں 'میری باری کے دن' میرے سینہ اور میری گردن کے درمیان رسالت مآب ﷺ نے رحلت فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے میرا اور ان کا لعاب دہن ملا دیا (واقعہ یہ ہے) عبدالرحمن ایک مسواک لائے جس کو رسول اللہ ﷺ چبانے سکے، تو میں نے اس کو چبا کر اس سے آپ ﷺ کی مسواک کی۔

۳۴۳۔ سعید بن عفیر، لیث، عبدالرحمن، ابن شہاب، علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت صفیہ زوجہ مطہرہ نے ان سے کہا کہ وہ خود رسول اللہ ﷺ سے اس وقت ملاقات کو آئیں، جب کہ آپ رمضان شریف کے آخری عشرہ میں معتکف تھے، اور جب وہ واپس جانے لگیں، تو رسول اللہ ﷺ ان کے ساتھ اٹھے اور مسجد کے دروازے کے پاس حضرت ام سلمہ کے مکان کے پاس پہنچے، تو اس طرف سے انصاری گزرے اور آپ کو سلام کہہ کے جلدی سے جانے لگے، تو آپ نے فرمایا، ٹھہرو سنو! یہ میری بیوی ہیں، تو یہ بات ان کو بہت شاق معلوم ہوئی تو وہ کہنے لگے یا رسول اللہ! سبحان اللہ! اس پر رسالت مآب ﷺ نے فرمایا، انسان کی رگوں میں شیطان خون کی طرح دوڑتا پھرتا ہے اور مجھے یہ خوف پیدا ہوا کہ کہیں یہ امر تمہارے دل میں کوئی شبہ پیدا نہ کر دے۔

الْبَيُوتِ إِلَيْهِنَّ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ .

۳۴۱۔ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوسَى وَمُحَمَّدٌ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ يُؤْنَسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمْرَضَ فِي بَيْتِي فَأْذَنَ لَهُ .

۳۴۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَوَقَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَفِي نَوْبَتِي وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي وَجَمَعَ اللَّهُ بَيْنَ رِيقِي وَرَيْقِهِ قَالَتْ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بِسِوَاكِ فَضَعَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَأَخَذَتْهُ فَمَضَعَتْهُ ثُمَّ سَنَّتْهُ بِهِ .

۳۴۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُورُهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ قَامَتْ تَتَقَلَّبُ فَقَامَ مَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا بَلَغَ قَرِيْبًا مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِمَا رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَفَدَّا فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكَمَا هَذِهِ زَوْجِي قَالَا
سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَبَّرَ عَلَيْهِمَا ذَلِكَ
فَقَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يُلْغُ مِنَ الْإِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ
وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا .

۳۴۴۔ ابراہیم انس بن عیاض، عبید اللہ، محمد بن یحییٰ بن حبان، واسع
بن حبان، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں
ایک دفعہ حضرت حفصہؓ کے کوٹھے پر چڑھا، تو ناگاہ دیکھا کہ رسول اللہ
ﷺ قبلہ کی طرف پیٹھ اور شام کی طرف منہ کئے ہوئے رفع حاجت
کر رہے تھے۔

۳۴۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْدِرٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ
عِيَّاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ
حَبَّانٍ عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ ارْتَقَيْتُ فَوْقَ بَيْتِ
حَفْصَةَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقْضِي حَاجَتَهُ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ .

۳۴۵۔ ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض، ہشام، عروہ، حضرت عائشہؓ
سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ عصر کی نماز ایسے
وقت پڑھتے جب دھوپ ان کے کمرہ کے اندر ہوتی تھی۔

۳۴۵۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْدِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ
بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ لَمْ تَخْرُجْ
مِنْ حُجْرَتِهَا .

۳۴۶۔ موسیٰ جویریہ، نافع، عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں
کہ رسالت مآب ﷺ نے خطبہ پڑھتے ہوئے حضرت عائشہؓ کے
مکان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین مرتبہ فرمایا، ادھر فتنہ ہوگا،
جدھر قرن شیطان طلوع ہوتا ہے (قرن شیطان کے معنی تو آفتاب
ہے لیکن مطلب یہ ہے کہ مشرق سے بہت سارے فتنے اٹھیں گے
اور ہر فتنہ ایسا ہوگا جو شیطان کی طرح جھلکیاں لے گا)۔

۳۴۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ الْمُنْدِرِ حَدَّثَنَا جُوَيْرِ
يَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَأَشَارَ
نَحْوَ مَسْكَنِ عَائِشَةَ فَقَالَ هُنَا الْفِتْنَةُ ثَلَاثًا مِنْ
حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ .

۳۴۷۔ عبد اللہ بن یوسف، مالک، عبد اللہ بن ابوبکر، عمرہ بنت
عبد الرحمن، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
ﷺ ان (عائشہ) کے پاس تھے کہ اتنے میں انہوں نے کسی آدمی کی
آواز سنی، جو حضرت حفصہ کے مکان پر جانا چاہ رہا تھا، تو میں (عائشہ)
نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ آدمی جو آپ کے گھر جانے کا اجازت
خواہ ہے یہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا یہ حضرت حفصہؓ کے فلانے دودھ
شریک چچا ہیں، اور رضاعت بھی ان رشتوں کو حرام کر دیتی ہے جو
ولادت سے حرام ہوتے ہیں۔

۳۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُمَرَ ابْنَةِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَإِنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ
إِنْسَانٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَاهُ فَلَانًا
لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرِّضَاعَةِ الرِّضَاعَةُ تُحَرِّمُ مَا

تَحْرِمُ الْوَلَادَةَ .

۲۴۷ باب مَاذِكْرَ مِنْ دِرْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَصَاهُ وَسَيْفِهِ وَقَدْحِهِ وَخَاتَمِهِ وَمَا اسْتَعْمَلَ الْخُلَفَاءُ بَعْدَهُ مِنْ ذَلِكَ مِمَّا لَمْ يُذْكَرْ قِسْمَتُهُ وَمِنْ شَعْرِهِ وَنَعْلِهِ وَأَنْتَبَهَ مِمَّا يَتَبَرَّكُ أَصْحَابُهُ وَغَيْرُهُمْ بَعْدَ وَفَاتِهِ .

۳۴۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا اسْتَحْلَفَ بَعَثَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ وَكَتَبَ لَهُ هَذَا الْكِتَابَ وَخَتَمَهُ وَكَانَ نَفْسُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةَ أَصْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُولٌ سَطْرٌ وَاللَّهُ سَطْرٌ .

۳۴۹ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ طَهْمَانَ قَالَ أَخْرَجَ إِلَيْنَا أَنَسُ نَعْلَيْنِ جَرْدَاوَيْنِ لَهُمَا قَبَالَا ن فَحَدَّثَنِي ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ بَعْدَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُمَا نَعْلَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۳۵۰ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كِسَاءً مُلْبَدًّا وَقَالَتْ فِي هَذَا نَزْعَ رُوحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ سُلَيْمَانُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ إِزَارًا غَلِيظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكِسَاءً مِنْ هَذِهِ النَّبِيِّ يَدْعُونَهَا الْمَلْبَدَةُ .

۳۵۱ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ قَدْحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۲۴۷ - رسالت مآب ﷺ کی زرہ، عصا، تلوار پیالہ انگوٹھی اور آپ کے بعد خلفاء کے عہد میں غیر تقسیم شدہ اشیاء نیز موئے مبارک نعلین شریف اور ان برتنوں کے استعمال کا بیان، جن سے آپ کے اصحاب اور دوسرے حضرات آپ کی وفات کے بعد برکت حاصل کرتے تھے۔

۳۴۸ - محمد بن عبد اللہ انصاری، عبد اللہ انصاری، ثمامہ، انس سے روایت کرتے ہیں کہ صدیق اکبر جب خلیفہ ہوئے تو انہوں نے مجھ (انس) کو بحرین کی طرف بھیجا اور ایک تحریر لکھ دی جس پر رسول اللہ ﷺ کی مہر لگادی، آپ کی مہر میں تین سطریں کندہ تھیں پہلی سطر میں محمد ﷺ، دوسری میں رسول اور تیسری میں لفظ اللہ کندہ تھا۔

۳۴۹ - عبد اللہ بن محمد، محمد بن عبد اللہ اسدی، عیسیٰ بن طہمان سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت انسؓ نے دو جوتے ان کے سامنے بغیر بال کے چمڑے کے نکالے، جس میں دو تسمے لگے ہوئے تھے، پھر ثابت نے انسؓ سے سن کر مجھ سے کہا کہ وہ نعلین مبارک رسالت مآب ﷺ کے تھے۔

۳۵۰ - محمد بن بشار، عبد الوہاب، ایوب، حمید بن ہلال، حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے ہمارے سامنے ایک موٹی چادر جیسے اہل ایمان بنایا کرتے ہیں نکال کر کہا کہ آنحضرت ﷺ کی وفات اس کپڑے میں ہوئی تھی، سلیمان، حمید ابو بردہ کے واسطے سے اتنا زیادہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے ایک موٹی ازار اور ایک چادر جسے ملبہ کہتے ہیں ہمارے سامنے نکالی۔

۳۵۱ - عبدان، ابو حمزہ، عاصم، ابن سیرین، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب سرور عالم ﷺ کا پیالہ ٹوٹ گیا، تو آپ نے اس ٹوٹی ہوئی جگہ پر چاندی کا ایک ٹکڑا لگوا دیا تھا، حضرت عاصم کا بیان

ہے کہ میں نے قدح مبارک کو دیکھا تھا اور اس میں پیا ہے۔

۳۵۲۔ سعید بن محمد الجرمی، یعقوب، ابراہیم، ولید، محمد، ابن شہاب، علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں (زین العابدین) شہادت حسین کے بعد یزید بن معاویہ کے پاس سے جب مدینہ آیا، تو مسور بن خرمہ نے مجھ سے ملاقات کر کے فرمایا کہ اگر کچھ کام آیا، تو بتائیے، میں نے جواب دیا، مجھے کوئی ضرورت درپیش نہیں ہے، پھر انہوں نے کہا، کیا آپ مجھے رسالت مآب ﷺ کی تلوار مبارک دیں گے؟ (۱) مجھے ڈر ہے کہ لوگ اس کی بابت آپ پر زبردستی کریں گے اور اللہ کی قسم! اگر وہ تلوار آپ مجھے دے دیں گے تو پھر اس تلوار کو میری زندگی میں مجھ سے کبھی بھی کوئی شخص نہیں لے سکے گا، حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں جب ابو جہل کی بیٹی سے منگنی کی، تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو لوگوں کے سامنے اس بارے میں خطبہ پڑھتے سنا، میں اس وقت بالغ تھا آپ نے فرمایا کہ فاطمہؓ مجھ سے ہیں اور مجھے ڈر لگا ہوا ہے کہ ان کے دین کے بارے میں ان کی آزمائش کی جائے گی، اس کے بعد آپ نے بنو عبد شمس والے اپنے (۲) داماد کی تعریف کی اور فرمایا کہ جو بات انہوں نے کہی وہ بالکل سچ کہی اور مجھ سے جو وعدہ انہوں نے کیا، وہ ہمیشہ پورا کیا اور میں خود حلال چیز کو حرام اور کسی حرام چیز کو حلال کرنا نہیں چاہتا، مگر اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ کی بیٹی اور عدو اللہ کی بیٹی کبھی ایک ساتھ نہیں رہ سکتیں۔

۳۵۳۔ قتیبہ، سفیان، محمد، منذر، محمد بن حنفیہ سے روایت کرتے ہیں کہ اگر حضرت علیؓ کو حضرت عثمانؓ کی کچھ برائی کرنا مقصود ہوتی، تو اس دن حضرت عثمانؓ کی برائی ضرور بیان کرتے، جس دن ان کے پاس کچھ لوگوں نے آکر حضرت عثمانؓ کے گورنروں کی شکایت کی تھی،

انكسَرَ فَأَتَّخَذَ مَكَانَ الشَّعْبِ سِلْسِلَةً مِّنْ فِضَّةٍ قَالَ عَاصِمٌ رَأَيْتُ الْقَدْحَ وَشَرِبْتُ فِيهِ .

۳۵۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَرَمِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ كَثِيرٍ حَدَّثَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَلْحَلَةَ الدَّؤَلِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ مِنْ عِنْدِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ مَقْتَلِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَقِيَهِ الْمِسُورُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَالَ لَهُ هَلْ لَكَ إِلَيَّ مِنْ حَاجَةٍ تَأْمُرُنِي بِهَا فَقُلْتُ لَهُ لَا فَقَالَ لَهُ فَهَلْ أَنْتَ مُعْطَى سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ وَإِيَّيَ اللَّهُ لَئِنْ أَعْطَيْتَنِيهِ لَا يَخْلُصَ إِلَيْهِمْ أَبَدًا حَتَّى تَبْلُغَ نَفْسِي إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ عَلَى فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِي ذَلِكَ عَلَى مِنْبَرِهِ هَذَا وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ فَقَالَ إِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّي وَأَنَا أَتَخَوَّفُ أَنْ تَفْتَنَ فِي دِينِهَا ثُمَّ ذَكَرَ صَهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ قَالَ حَدَّثَنِي فَصَدَّقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَفَّى لِي وَإِنِّي لَسْتُ أَحْرَمَ حَلَا لَا وَلَا أَجَلٌ حَرَامًا وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَا تَحْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ أَبَدًا.

۳۵۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ مُنْذِرٍ عَنِ ابْنِ الْحَنْفِيَّةِ قَالَ لَوْ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ذَا كِرَا عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ذَكَرَهُ يَوْمَ جَاءَهُ نَاسٌ

(۱) ظاہر یہی ہے کہ یہ ”ذوالفقار“ نامی تلوار تھی۔

(۲) اس سے مراد حضرت ابو العاصؓ بن الریج ہیں جو کہ زینب بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان تھے۔

فَشَكُّوا سُعَاةَ عُثْمَانَ فَقَالَ لِيْ عَلِيٌّ اِذْهَبْ اِلَى
عُثْمَانَ فَاَخْبِرْهُ اَنَّهَا صَدَقَةٌ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمُرُّسَعَاتِكَ يَعْْمَلُونَ فِيْهَا
فَاتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ اَغْنِيَا عَنَّا فَاتَيْتُ بِهَا عَلِيًّا
فَاَخْبِرْتُهُ فَقَالَ ضَعُهَا حَيْثُ اَخَذْتَهَا قَالَ
الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
سُوْقَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُنْذِرًا الثَّوْرِيَّ عَنِ ابْنِ
الْحَنْبَلِ قَالَ اُرْسَلَنِيْ اَبِيْ حُدْهَذَا لِكِتَابِ
فَاذْهَبْ بِهِ اِلَى عُثْمَانَ فَاِنَّ فِيْهِ اَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّدَقَةِ .

۲۴۸ باب الدَّلِيلُ عَلَى اَنَّ الْخُمْسَ
لِنَوَائِبِ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالْمَسَاكِيْنِ وَاِثَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَهْلَ الصُّفَةِ وَالْاَرَامِلَ حَيْثُ سَأَلَتْهُ
فَاطِمَةُ وَشَكَتْ اِلَيْهِ الطَّحَنَ وَالرَّحَى اَنْ
يُخْدِمَهَا مِنَ السَّبِيِّ فَوَكَّلَهَا اِلَى اللّٰهِ .

۳۵۴ - حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ
قَالَ اَخْبَرَنِي الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِي لَيْلَى
حَدَّثَنَا عَلِيٌّ اَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اشْتَكَتْ
مَا تَلْقَى مِنَ الرَّحَى مِمَّا تَطْحَنُ فَبَلَغَهَا اَنَّ
رَّسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَى بِسَبِيٍّ
فَاتَتْهُ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَلَمْ تُوافِقْهُ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ
عَائِشَةُ لَهُ فَاتَّانَا وَقَدْ دَخَلْنَا مَضَا جَعَلْنَا فَدْهَبًا
لِنَقُومَ فَقَالَ عَلَى مَكَانِكُمَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ
قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي فَقَالَ اَلَا اِلَّا كُمَا عَلَى خَيْرٍ
مِّمَّا سَأَلْتُمَاهُ اِذَا اَخَذْتُمَا مَضَا جَعَلْتُمَا فَكَبَّرَا
اللّٰهُ اَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَاَحْمَدًا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ
وَسَبَّحًا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَاِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِمَّا

اسی دوران میں مجھ (محمد بن حنفیہ فرزند علی) سے پدر بزرگوار جناب
علی نے کہا، حضرت عثمان کے پاس جا کر کہو رسول اللہ ﷺ کا یہ
دستور العمل ملاحظہ فرمائیے اور اپنے ماتحت حاکموں کو حکم دیجئے کہ
اس پر عمل کریں چنانچہ اس کتابچہ ”دستور العمل“ کو میں حضرت
عثمان کے پاس لے کر پہنچا، تو حضرت عثمان نے فرمایا مجھے اسکے دیکھنے
کی اس وقت فرصت نہیں ہے، تو میں حضرت علی کے پاس اس دستور
العمل کو واپس لے آیا اور پوری سرگزشت انکوندی، تو انہوں نے کہا
اسکو جہاں سے اٹھایا تھا وہیں رکھ دو، حمیدی نے کہا ہم سے ’سفیان‘ محمد
بن سوقة، منذر ثوری، ابن حنفیہ نے بیان کیا کہ میرے والد نے مجھے
حکم دیا کہ اس کتاب کو لیکر عثمان کے پاس جاؤ کیونکہ اس کتاب میں
منجانب رسول اللہ صدقہ کے تفصیلی حکام لکھے ہوئے ہیں۔

باب ۲۴۸۔ رسول اللہ اور مسکینوں کی ضرورتوں کو پورا
کرنے کیلئے ادائے خمس کی دلیلوں اور سرور عالم ﷺ کا
حضرت فاطمہ کی چکی پینے کی شکایت پر آپ کو لونڈی نہ دینے
اور ان کی ضروریات کو اللہ تعالیٰ کے حوالہ کر کے اہل صفہ اور
بیوہ عورتوں کیلئے ایثار کرنے کے حکم کی وضاحت کا بیان۔

۳۵۴۔ بدل بن محمد، شعبہ، حکم، ابن ابی لیلی، حضرت علی سے
روایت کرتے ہیں کہ جناب فاطمہ الزہراءؑ نے چکی پینے کی تکلیف کی
رسول اللہ ﷺ سے اس وقت شکایت کی، جب کہ آپ کے پاس کچھ
لونڈیاں گرفتار ہو کر آئیں تھیں، تاکہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا
سرور عالم ﷺ سے کہیں کہ مجھے ایک خادمہ کی ضرورت ہے، لیکن
ملاقات نہ ہوئی، رسول اللہ ﷺ کی مراجعت پر حضرت عائشہؑ نے
جناب فاطمہ کا مطالبہ آپ کو سنایا، سرور عالم ﷺ اس وقت ہمارے
گھر پر آئے جب کہ ہم لوگ اپنی خواب گاہ میں جا چکے تھے اور ہم
آپ کو دیکھ کر اٹھنے لگے، تو آپ نے فرمایا (اٹھنے کی ضرورت نہیں
ہے) اپنی اپنی جگہ لیٹے رہو، اس کے بعد آپ بیٹھ گئے اور میں (علی)
نے سرور عالم ﷺ کے پاؤں کی ٹھنڈک اپنے سینہ پر محسوس کی اور
فرمایا تم نے جو چیز مجھ سے طلب کی ہے، اس سے اچھی چیز تم کو بتاتا

سَلَّمَاهُ .

ہوں اور وہ یہ ہے کہ جب تم اپنی خواب گاہ میں جاؤ تو چونتیس مرتبہ اللہ اکبر، تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور تینتیس مرتبہ سبحان اللہ پڑھالیا کرو اور یہ دعا تمام ان چیزوں سے زیادہ اچھی ہے جس کی تم لوگ خواہش کرتے ہو۔

باب ۲۴۹۔ اللہ تعالیٰ کا حکم کہ مال غنیمت کا پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول کیلئے ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ کو تقسیم خمس کا اختیار حاصل ہے، آپ نے فرمایا میں تو صرف خزانچی اور بانٹنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا دینے والا ہے۔

۳۵۵۔ ابوالولید شعبہ، سلیمان و منصور و قتادہ، سالم بن ابی جعد، حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم انصاریوں میں لڑکا پیدا ہوا اور یہ ارادہ کیا گیا کہ اس کا نام محمد رکھا جائے شعبہ نے کہا، منصور کی حدیث میں بیان کیا گیا ہے کہ انصاری نے کہا میں اس لڑکے کو سرور عالم ﷺ کی خدمت میں لے گیا اور سلیمان کی حدیث میں یہ کہا گیا کہ خود ان کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تھا جس کا نام انہوں نے محمد رکھنا چاہا، تو سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرا نام تو رکھ لو (۱) مگر میری کنیت نہ رکھنا، کیونکہ صرف میں ہی قاسم بنایا گیا ہوں اور تم میں تقسیم کرنا میرا کام ہے، حصین کا بیان ہے کہ سرور دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا میں تو قاسم بنا کر بھیجا گیا ہوں جو تم میں تقسیم کرتا ہوں، عمرو کہتے ہیں کہ شعبہ نے قتادہ سے بذریعہ سالم حضرت جابر سے سنا ہے کہ اس انصاری نے اپنے بیٹے کا نام قاسم رکھنا چاہا، تو سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرا نام رکھ لو، مگر میرے نام کے ساتھ میری کنیت نہ رکھنا۔

۳۵۶۔ محمد سفیان، اعمش، ابوسالم، ابوجعد، جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ ہم انصاریوں میں سے کسی کے ہاں فرزند تولد ہوا اور اس نے اس بچے کا نام قاسم رکھا جس پر انصار نے اس انصاری سے کہا کہ تم کو ہم ابوالقاسم نہیں کہیں گے اور اس مبارک کنیت سے تیری آنکھوں کی ٹھنڈک کیسے دے سکتے ہیں اس انصاری

۲۴۹ بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ يَعْنِي لِلرَّسُولِ قَسْمُ ذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَخَازِنٌ وَاللَّهُ يُعْطِي .

۳۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ وَقَتَادَةَ سَمِعُوا سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ وَلَدَ لِرَجُلٍ مِنَّا مِنَ الْأَنْصَارِ غُلَامٌ فَأَرَادَ أَنْ يُسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا قَالَ شُعْبَةُ فِي حَدِيثِ مَنْصُورٍ أَنَّ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ حَمَلْتُهُ عَلَى عُنُقِي فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ وَلَدَ لَهُ غُلَامٌ فَأَرَادَ أَنْ يُسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا قَالَ سَمُوا بِاسْمِي وَلَا تَكُونُوا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَقَالَ حُصَيْنٌ بُعِثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَقَالَ عُمَرُو أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا عَنْ جَابِرٍ أَرَادَ أَنْ يُسَمِّيَهُ الْقَاسِمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُوا بِاسْمِي وَلَا تَكُونُوا بِكُنْيَتِي .

۳۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَالِمٍ عَنْ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ وَلَدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَاهُ الْقَاسِمَ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ لَا تُكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا تُنْعِمُكَ عَيْنًا

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم والا نام یا کنیت کسی اور کیلئے اختیار کرنا صحیح ہے یا نہیں؟ اس بارے میں خلاصہ یہ ہے کہ اگر التباس نہ ہو تو جائز ہے۔

نے رسالت مآب ﷺ کی خدمت میں جا کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے اور میں نے اس کا نام قاسم رکھا ہے، مگر تمام دوسرے انصار کہہ رہے ہیں کہ ہم لوگ تجھ کو ابو القاسم نہیں کہیں گے اور تیری آنکھوں کو اس مبارک کنیت کے رکھنے سے ٹھنڈا نہیں کر سکتے یہ سن کر سرور عالم ﷺ نے فرمایا: انصار نے اچھا کیا تم میرا نام تو رکھ سکتے ہو، مگر میرے نام کے ساتھ میری کنیت نہ رکھو، کیونکہ قاسم تو صرف میں ہی ہوں۔

۳۵۷۔ حبان، عبد اللہ، یونس، زہری، حمید بن عبد الرحمنؓ حضرت معاویہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے، تو اس کو دین کی سمجھ بوجھ عنایت فرما دیتا ہے، اور اللہ تعالیٰ ہی دینے والا ہے اور میں تقسیم کرنے والا ہوں، اور یہ امت ہمیشہ مخالفین پر غالب رہے گی اور قیامت آنے تک غالب رہے گی۔

۳۵۸۔ محمد بن سنان، فلیح، ہلال، عبد الرحمن بن ابی عمرہؓ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نہ تم کو کچھ دیتا ہوں اور نہ تم سے کچھ روکتا ہوں، بلکہ میں تو تقسیم کرنے والا ہوں، جہاں تقسیم کرنے کا مجھے حکم دیا جاتا ہے وہاں میں تقسیم کر دیتا ہوں۔

۳۵۹۔ عبد اللہ بن زید، سعید بن ابی ایوب، ابو الاسود، ابن عیاش یعنی نعمان، خولہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسالت مآب ﷺ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے مال میں ناجائز تصرف کرتے ہیں ان کے لئے قیامت میں آتش دوزخ ہوگی۔

باب ۲۵۰۔ رسالت مآب کا فرمان کہ مال غنیمت تمہارے لئے حلال کر دیا گیا ہے، اور پروردگار عالم کا حکم کہ اللہ تعالیٰ نے تم سے بہت سی غنیموں کا وعدہ کیا ہے، جن کو تم حاصل کرو گے اور ان غنیموں کے منجملہ بعض تم کو جلدی سے

فَأَنَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ وَلِدَلِيْ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ الْقَاسِمَ فَقَالَتْ الْأَنْصَارُ لَا نُكَيِّتُكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نُنَعِّمُكَ عَيْنًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنْتِ الْأَنْصَارُ سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكُنُوْا بِكُنْيَتِيْ فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ .

۳۵۷۔ حَدَّثَنَا حَبَّانٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفْقِهْهُ فِي الدِّينِ وَاللَّهُ الْمُعْطَى وَأَنَا الْقَاسِمُ وَلَا تَزَالُ هَذِهِ الْأُمَّةُ ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ .

۳۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أُعْطِيَكُمْ وَلَا أَمْنَعُكُمْ أَنَا قَاسِمٌ أَضْعُ حَيْثُ أُمِرْتُ .

۳۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنِ ابْنِ عِيَّاشٍ وَإِسْمُهُ نَعْمَانٌ عَنْ خَوْلَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا يَتَخَوَّضُونَ فِي مَالِ اللَّهِ بَغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمْ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

۲۵۰۔ بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحِلَّتْ لَكُمْ الْغَنَائِمُ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَعَدْتُكُمْ اللَّهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا فَعَجَلْ لَكُمْ هَذِهِ وَهِيَ لِلْعَامَةِ يُبَيِّنُهُ

الرَّسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

عنایت بھی فرمادی ہیں، اور یہ غنیمتیں تمام لوگوں کیلئے عام ہیں، جن کو رسالت مآب نے بیان فرمادیا ہے۔

۳۶۰۔ مسدد، خالد، حصین، عامر، عروہ باریقی سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ گھوڑوں کی پیشانیوں سے قیامت تک کیلئے ثواب، خیر و برکت اور مال غنیمت وابستہ کر دیا گیا ہے۔

۳۶۰۔ حَدَّثَنَا مَسَدُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ وَالْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۳۶۱۔ ابوالیمان، شعیب، ابوزناد، اعرج، ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسریٰ مر جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہو جائیگا تو اسکے بعد پھر کوئی قیصر نہیں رہے گا اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری زندگی ہے، تم لوگ قیصر و کسریٰ کے خزانے راہ الہی میں صرف کرو گے۔

۳۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرٌ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُنْفِقَنَّ كُنُوزَهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ .

۳۶۲۔ الحلق، جریر، عبد الملک، حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں رہے گا اور جب قیصر ہلاک ہو جائیگا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں رہے گا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، تم لوگ ان دونوں کا خزانہ اللہ کا نام بلند کرنے کی راہ میں خرچ کرو گے۔

۳۶۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ سَمِعَ جَرِيرًا عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ إِذَا هَلَكَ قَيْصَرٌ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُنْفِقَنَّ كُنُوزَهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ .

۳۶۳۔ محمد بن سنان، ہشیم، سیار، یزید الفقیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ غنیمت کا مال میرے لئے حلال کر دیا گیا ہے۔

۳۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَنَانٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْفَقِيرِ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ .

۳۶۴۔ اسمعیل، مالک، ابوزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ نے ذمہ لے لیا ہے کہ جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرے اور جس کو جہاد فی سبیل اللہ اور اللہ کے وعدوں کی تصدیق کے علاوہ کسی اور چیز نے اس کے گھر سے باہر نہ نکالا ہو، تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا یا اس کو اس مکان پر جہاں سے وہ چلا تھا، ثواب و مال غنیمت کے ساتھ بعافیت

۳۶۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكْفُلُ اللَّهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ وَتَصَدِيقُ كَلِمَاتِهِ بِأَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يُرْجِعَهُ إِلَى

واپس پہنچادے گا۔

۳۶۵۔ محمد، ابن مبارک، معمر، ہمام بن منبہ، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ زمانہ ماضی میں ایک نبی نے جہاد کیا (۱) اور اپنی قوم سے کہا کہ میرے ساتھ وہ نہ چلے جس کی بیوی موجود ہو اور وہ یہ چاہتا ہو کہ اس کے ساتھ رات گزارے اور اس نے اب تک ہم بستی نہ کی ہو، نیز وہ شخص جس نے گھر بنایا ہو، لیکن اس کی چھت نہ پائی ہو، اور وہ شخص بھی جس نے اونٹنیاں اور بکریاں مول لی ہوں، اور ان جانوروں کے جفن کا منتظر ہو، الحاصل اس نبی نے جہاد کا رخ کیا اور پھر عصر کی نماز کا وقت ایک گاؤں کے قریب ہوا، تو انہوں نے آفتاب کی طرف رخ کر کے کہا، اے آفتاب! تو اللہ کا محکوم ہے، اور میں بھی اسی کا محکوم ہوں، اے پروردگار! تو اس سورج کو روک دے، تو وہ سورج ڈوبنے سے روک دیا گیا، اور پھر اللہ نے اپنے نبی کو فتح یاب کر دیا، اس جنگ میں جب مال غنیمت کو جمع کر لیا گیا، تو ایک آگ نے آکر اس مال غنیمت کو کھا جانا چاہا، لیکن نہ کھا سکی تو ان نبی نے فرمایا لوگو! تم میں خیانت کرنے والے موجود ہیں، لہذا ہر قبیلہ کا ایک ایک آدمی آکر مجھ سے بیعت کر لے، چنانچہ بیعت کرتے کرتے ایک آدمی کا ہاتھ ان نبی کے ہاتھ سے چپک گیا، تو آپ نے فرمایا، وہ خائن تم میں موجود ہے، لہذا تمہارے قبیلہ کا ہر ایک آدمی آکر مجھ سے بیعت کرے، چنانچہ دو تین آدمیوں کے ہاتھ ان نبی کے ہاتھ میں چپک گئے، تو ان نبی نے کہا خیانت کرنے والا تم میں موجود ہے، تو وہ سونے کا ایک سر گائے کے سر کی طرح کالائے اور اسکو رکھ دیا چنانچہ آگ نے آکر اس سر کو کھا لیا، اسکے بعد اللہ نے ان کے لئے مال غنیمت کو حلال کر دیا، اور اللہ نے ہماری کمزوری و عاجزی کو دیکھ کر مال غنیمت ہمارے لئے بھی حلال کر دیا۔

باب ۲۵۱۔ جنگ میں شرکت کرنے والے کے لئے مال غنیمت کا بیان۔

۳۶۶۔ صدقہ، عبدالرحمن، مالک، زید، اسلم، حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ اگر پچھلے مسلمانوں کا خیال نہ ہوتا،

مَسْكِينِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ مَعَ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ .
۳۶۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا بَنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا نَبِيُّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ لَا تَتَّبِعْنِي رَجُلٌ مَلِكٌ بَضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَتَّبِعَنِي بِهَا وَلَمَّا يَنْبِهَا وَلَا أَحَدٌ بَنَى بُيُوتًا وَلَمْ يَرْفَعْ سَفُوفَهَا وَلَا أَحَدٌ اشْتَرَى غَنَمًا أَوْ خِلْفَاتٍ وَهُوَ يَنْتَظِرُ وَلَا دَهًا فَعَزَا فَدَنَا مِنَ الْقَرْيَةِ صَلَوةُ الْعَصْرِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ إِنَّكَ مَأْمُورَةٌ وَأَنَا مَأْمُورٌ اللَّهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيْنَا فَحَبِسَتْ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَجَمَعَ الْغَنَائِمَ فَجَاءَتْ يَغْنَى النَّارَ لِنَاكُلَهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا فَقَالَ إِنَّ فِيكُمْ غُلُولًا فَلْيُبَايِعْنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَجُلٌ فَلَزَقْتُ يَدَ رَجُلٍ بِيَدِهِ فَقَالَ فِيكُمْ الْغُلُولُ فَلْيُبَايِعْنِي قَبِيلَتَكَ فَلَزَقْتُ يَدَ رَجُلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ بِيَدِهِ فَقَالَ فِيكُمْ الْغُلُولُ فَجَاءُوا بِرَأْسٍ مِثْلِ رَأْسِ بَقَرَةٍ مِنَ الدَّهَبِ فَوَضَعُوهَا فَجَاءَتْ النَّارُ فَآكَلَتْهَا ثُمَّ أَحَلَّ اللَّهُ لَهُمُ الْغَنَائِمَ وَرَأَى ضَعْفَنَا وَعَجَزَنَا فَأَحَلَّهَا لَنَا .

۲۵۱ باب الغنیمۃ لمن شہد الوقعة .

۳۶۶۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ

(۱) یہ نبی حضرت یوشع بن نون تھے۔

تو جو مقام میں فتح کرتا وہ انہی لوگوں میں تقسیم کر دیتا، جس طرح سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو تقسیم کر دیا تھا۔

باب ۲۵۲۔ مال غنیمت کی خاطر جنگ کرنے والے کیلئے ثواب میں کمی کا بیان۔

۳۶۷۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، عمرو، ابو وائل، حضرت ابو موسیٰ اشعرئی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے سرور عالم ﷺ سے دریافت کیا کہ ایک آدمی تو صرف مال غنیمت کیلئے لڑتا ہے اور ایک آدمی اپنی دیری دکھانے کیلئے لڑتا ہے، تو بتائیے کہ مجاہد فی سبیل اللہ کون ہے؟ تو اس پر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ جو کوئی صرف اللہ کا نام بلند کرنے کیلئے جنگ کرے تو وہ فی سبیل اللہ مجاہد ہے۔

باب ۲۵۳۔ امام کے پاس جو کچھ مال غنیمت آئے، اس کو بانٹنے اور غیر حاضر لوگوں کے حصے اٹھا رکھنے کا بیان۔

۳۶۸۔ عبد اللہ بن عبد الوہاب، حماد، ایوب، عبد اللہ بن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرور عالم ﷺ کے پاس کچھ ریشمی قبائیں جن میں سونے کے بٹن لگ ہوئے تھے ہدیہ کے طور پر لائی گئیں، تو آپ نے وہ اپنے اصحاب میں بانٹ دیں اور مخرمہ بن نوفل کیلئے ان میں سے ایک الگ کر لی جب وہ آئے اور ان کے ساتھ ان کے بیٹے مسور بن مخرمہ بھی تھے، انہوں نے دروازہ پر کھڑے ہو کر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذرا ابلادو رسالت مآب ﷺ نے ان کی آواز سن کر وہ قابض ہوئے اور ان کے پاس آئے اور قبا کو ان کے سامنے کر کے ارشاد فرمایا کہ اے ابوالمسور! یہ میں نے تمہارے لئے رکھ چھوڑی تھی اور تمہارے ہی لئے رکھی ہے (سرور عالم نے یہ الفاظ اس لئے ادا فرمائے) کہ مخرمہ طبیعت کے تیز واقع ہوئے تھے ابن علیہ نے ایوب سے حاتم نے ایوب، ابو ملیکہ، مسور سے نقل کیا کہ یہ قبائیں رسول اللہ ﷺ کیلئے پیش کی گئی تھیں اور اس حدیث کو لیث نے بھی ابن ابو ملیکہ سے بیان کیا ہے۔

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَوْ لَا إِخْرُ الْمُسْلِمِينَ مَا فَتَحَتْ قَرْيَةً إِلَّا قَسَمْتُهَا بَيْنَ أَهْلِهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ.

۲۵۲ باب مَنْ قَاتَلَ لِلْمَغْنَمِ هَلْ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ.

۳۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَنْدَرُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَغْرَابِي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذَكِّرَ وَيُقَاتِلَ لِيُرَى مَكَانَهُ مَنْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ مَنْ قَاتَلَ لِيَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

۲۵۳ باب قِسْمَةُ الْإِمَامِ مَا يَقْدِمُ عَلَيْهِ وَيَخْبَأُ لِمَنْ لَمْ يَحْضُرْهُ أَوْ غَابَ عَنْهُ.

۳۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْدَيْتُ لَهُ أَقْبِيَّةً مِنْ دِينَارٍ مَزْرُورَةٍ بِالذَّهَبِ فَقَسَمَهَا فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ وَعَزَلَ مِنْهَا وَاحِدًا لِمَخْرَمَةَ بْنِ نَوْفَلٍ فَجَاءَ وَمَعَهُ ابْنُهُ الْمِسُورُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ ادْعُهُ لِي فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ فَأَخَذَ فَتَلَقَّاهُ بِهِ وَاسْتَقْبَلَهُ بِإِزْدَادِهِ فَقَالَ يَا أَبَا الْمِسُورِ خَبَأْتُ هَذَا لَكَ يَا أَبَا الْمِسُورِ خَبَأْتُ هَذَا لَكَ وَكَانَ فِي خُلُقِهِ شِدَّةٌ وَرَوَاهُ ابْنُ عَلَيْهِ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ الْمِسُورِ قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَّةٌ تَابَعَهُ الْكِثُّ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ.

باب ۲۵۴۔ بنو قریظہ اور بنو نضیر کے مال کو رسول اللہ ﷺ کا تقسیم فرمانا اور اپنی اسلامی ضرورتوں کیلئے اس مال میں سے کس قدر دیا۔

۳۶۹۔ عبد اللہ بن ابی الاسود، معتمر، اپنے والد سے، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے کھجوروں کے کچھ درخت دیئے اور جب بنو قریظہ اور بنو نضیر کو آپ نے فتح کر لیا، تو رسالت مآب (ﷺ) نے ان کے درخت ان کو واپس کر دیئے۔

باب ۴۵۵۔ رسالت مآب ﷺ اور خلفاء کرام کے ہمراہ رہ کر جہاد کرنے والے کے مال میں بحالت زیست و مرگ برکت ہونے کا بیان۔

۳۷۰۔ الحق، ابواسامہ، ہشام، عروہ، عبد الرحمن بن زبیر سے روایت کرتے ہیں کہ والد ماجد حضرت زبیر جب میدان جمل میں کھڑے ہوئے، تو مجھے طلب فرمایا، میں آکر ان کے پہلو میں کھڑا ہو گیا، تو انہوں نے کہا کہ اے بیٹے! آج یا تو ظالم کو قتل کیا جائے گا یا ایک مظلوم کو تہ تیغ کیا جائے گا، اور مجھے نظر آ رہا ہے کہ میں مظلوم کی حیثیت سے مارا جاؤں گا، اور مجھے سب سے بڑی فکر اپنے قرضہ کی لگی ہوئی ہے، (میں مقروض ہوں) میرا قرض ادا کر کے کیا میری دولت باقی بچ سکتی ہے؟ اور اے میرے بیٹے! اب تم میرا مال فروخت کر کے میرا قرض ادا کر دو اور انہوں نے تہائی کے مال کی میرے لئے وصیت کی تھی اور میری اسی تہائی میں سے میری اولاد کیلئے وصیت کی، انہوں نے کہا کہ اس تہائی مال کے تین حصہ کر دینا، عبد اللہ بن زبیر کہتے ہیں کہ تہائی میں سے ایک تہائی کی تقسیم کو کہا تھا، اس لئے کہ ادائے قرض کے بعد ہمارے مال میں سے جو کچھ فاضل بچ جائے، تو اس کا تیسرا حصہ تمہاری اولاد کیلئے ہے ہشام کا بیان ہے کہ عبد اللہ کے بعض لڑکے حضرت زبیر کے بعض بیٹوں کے ہم عمر تھے، جیسے خبیب اور عبادہ اور ان کے نو بیٹے اور نو بیٹیاں تھیں، عبد اللہ کا بیان ہے کہ پھر انہوں نے مجھے اپنے اوپر کے قرض کو جلد ادا کرنے کی وصیت کی اور کہا اے بیٹے! اگر تم کسی امر میں عاجز ہو جاؤ، تو اس میں

۲۵۴ بَابُ كَيْفَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرَ وَمَا أُعْطِيَ مِنْ ذَلِكَ فِي نَوَائِبِهِ .

۳۶۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرًا عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَاتِ حَتَّى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرَ فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ يُرَدُّ عَلَيْهِمْ .

۴۵۵ بَابُ بَرَكَةِ الْعَازِي فِي مَالِهِ حَيًّا وَ مَيِّتًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَلَاةِ الْأَمْرِ .

۳۷۰ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ أَحَدْتُكُمْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ لَمَّا وَقَفَ الزُّبَيْرُ يَوْمَ الْحَمَلِ دَعَانِي فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَقَالَ يَا بُنَيَّ إِنَّهُ لَا يَقْتُلُ الْيَوْمَ إِلَّا ظَالِمٌ أَوْ مَظْلُومٌ وَإِنِّي لَا أَرَانِي إِلَّا سَاقِلُ الْيَوْمِ مَظْلُومًا وَإِنْ مِنْ أَكْبَرِ هَمِي لَدَيْنِي أَفْتَرَى يُبْقِي دِينَنَا مِنْ مَالِنَا شَيْئًا فَقَالَ يَا بُنَيَّ بَعِ مَالَنَا فَأَقْضِ دَيْنِي وَأَوْضِ بِالْثُلُثِ وَثُلُثِهِ لِبَنِيهِ يَعْنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَقُولُ ثُلُثُ الثُّلُثِ فَإِنْ فَضَلَ مِنْ مَالِنَا فَضَّلْ بَعْدَ قَضَاءِ الدَّيْنِ شَيْءٌ فَثُلُثُهُ لَوْلَدِكَ قَالَ هِشَامُ وَكَانَ بَعْضُ وَلَدِ عَبْدِ اللَّهِ قَدَوَازِي بَعْضُ بَنِي الزُّبَيْرِ خَبِيبٌ وَعَبَادَةُ لَهُ يَوْمٌ ثَلَاثُ تِسْعَةٍ بَيْنَ وَتِسْعُ بَنَاتٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَجَعَلَ يُوصِيَنِي بِدَيْنِهِ وَيَقُولُ يَا بُنَيَّ إِنْ عَجَزْتَ عَنْهُ فِي شَيْءٍ فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ مَوْلَايَ قَالَ قَوْلَ اللَّهِ مَا ذَرَيْتُ حَتَّى قُلْتُ يَا أَبَتِ مَنْ مَوْلَاكَ قَالَ اللَّهُ قَالَ قَوْلَ اللَّهِ مَا وَقَعْتُ فِي

میرے مولا سے امداد حاصل کرنا، عبد اللہ کا بیان ہے کہ اللہ کی قسم میں نہیں سمجھا کہ اس جملہ سے ان کی کیا مراد تھی، لہذا میں نے پوچھا ابا جان! آپ کا مولا کون ہے؟ جواب دیا اللہ تعالیٰ، عبد اللہ کہتے ہیں، اللہ کی قسم! مجھ پر ان کا قرض ادا کرنے میں جب کوئی مصیبت پڑی، تو میں نے کہا اے مولا زبیر، تو ہی ان کا قرض ادا کرے، تو اللہ تعالیٰ نے ان کے ذمہ کا قرض ادا کر دیا، حضرت زبیر شہید ہو گئے، اور کوئی دینار یاد رہا، ہم نہیں چھوڑا، البتہ زمینیں ورثہ میں چھوڑیں، ایک کا نام غابہ ہے، علاوہ ازیں مدینہ منورہ میں گیارہ مکانات، بصرہ میں دو کوفہ اور مصر میں ایک ایک مکان چھوڑا، عبد اللہ کا بیان ہے کہ انکے ذمہ قرض کی حالت یہ تھی کہ کوئی شخص انکے پاس اپنا مال امانت کے طور پر رکھنا چاہتا، تو وہ اس کو جواب دیتے کہ میں اس مال کو بطور امانت نہیں رکھتا، البتہ بطور قرض کے لے لیتا ہوں، (۱) کیونکہ مجھے اس کے گم ہو جانے کا ڈر لگا ہوا ہے، اور انہوں نے کبھی حاکم اعلیٰ ہونا، خراج حاصل کرنا، اور کسی چیز کا تول کرنا پسند نہیں کیا، ان کا محبوب مشغلہ یہ تھا کہ وہ سرور عالم یا صدیق اکبر، فاروق اعظم اور حضرت عثمان غنی کے ساتھ میدان جہاد میں جایا کرتے تھے، عبد اللہ بن زبیر کا بیان ہے کہ جب میں نے انکے ذمہ قرض کا حساب کیا، تو وہ دو کروڑ اور دو لاکھ تھا، پھر حکیم بن حزام مجھ (عبد اللہ بن زبیر) سے ملے، اور انہوں نے کہا، اے بھتیجے! بتاؤ میرے بھائی کے ذمہ کتنا قرض ہے، تو میں نے اصل رقم کو ظاہر نہ کر کے کہا، ایک لاکھ جس پر حکیم بن حزام نے کہا، بخدا میں جانتا ہوں کہ تم میں اسکی ادائیگی کی قدرت نہیں، تو میں نے ان سے کہا، آپ پر اگر میں ظاہر کر دوں کہ انکے ذمہ قرض کی رقم کی مقدار دو کروڑ اور دو لاکھ ہے، تو حکیم بن حزام نے جواب دیا کہ تم

كُرْبَةٍ مِّنْ دَيْنِهِ إِلَّا قُلْتُ يَا مَوْلىَ الزُّبَيْرِ اقْضِ عَنْهُ دَيْنَهُ فَيَقْضِيَهُ فَقَتِلَ الزُّبَيْرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَلَمْ يَدْعُ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا إِلَّا أَرْضَيْنِ مِنَهَا الْغَابَةِ وَاحِدَى عَشْرَةَ دَارًا بِالْمَدِينَةِ وَدَارَيْنِ بِالْبَصْرَةِ وَدَارًا بِالْكُوفَةِ وَدَارًا بِمِصْرَ قَالَ وَإِنَّمَا كَانَ دَيْنُهُ الَّذِي عَلَيْهِ أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَأْتِيهِ بِالْمَالِ فَيَسْتَوْدِعُهُ إِيَّاهُ فَيَقُولُ الزُّبَيْرُ لَا وَلَئِكَنتُ سَلَفَ فَإِنِّي أَحْشَى عَلَيْهِ الضَّيْعَةَ وَمَا وَلِيَّ إِمَارَةً قَطُّ وَلَا جَبَايَةَ خِرَاجٍ وَلَا شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي غَزْوَةٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ فَحَسِبْتُ مَا عَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ فَوَجَدْتُهُ أَلْفَى أَلْفٍ وَمِائَتَى أَلْفٍ قَالَ فَلَقِيَ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي كَمْ عَلَى أَخِي مِنَ الدَّيْنِ فَكَنَّمَهُ فَقَالَ مِائَةٌ أَلْفٍ فَقَالَ حَكِيمُ وَاللَّهِ مَا أَرَى أَمْوَالَكُمْ تَسِيعُ لَهُمْ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَتْ أَلْفَى أَلْفٍ وَمِائَتَى أَلْفٍ قَالَ مَا أَرَأَيْتُمْ تُطِيقُونَ هَذَا فَإِنْ عَجَزْتُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَاسْتَعِينُوا بِي قَالَ وَكَانَ الزُّبَيْرُ اشْتَرَى الْغَابَةَ بِسَبْعِينَ وَمِائَةِ أَلْفٍ فَبَاعَهَا عَبْدُ اللَّهِ بِالْأَلْفِ أَلْفٍ وَسِتِّمِائَةِ أَلْفٍ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ مَنْ كَانَ لَهُ

(۱) حضرت زبیر کا مقصد یہ ہوتا تھا کہ یوں امانت کے طور پر اگر تم نے میرے پاس رکھ دیا تو بیکار پڑا رہے گا اور ضائع ہو جانے کا بھی خطرہ ہے اور ایسی صورت میں اگر ضائع ہو گیا تو تمہارا مال ضائع ہوگا، جبکہ قرض کی صورت میں اگر ضائع ہو گیا تو اسکی ادائیگی بہر حال میرے لیے ضروری ہوگی۔ دوسرا مفید پہلو قرض کا یہ بھی ہوگا کہ تمہارا مال میرے پاس بیکار نہیں پڑا رہے گا بلکہ میں اسے کاروبار میں لگا سکوں گا۔ بہت سے لوگ آج کل یہ کہتے ہیں کہ ہر طرح کے سودی کاروبار کو حرام کر کے اسلام نے تجارتی ترقی کی بہت سی راہیں مسدود کر دی ہیں، اور موجودہ بینکوں کی تو کوئی صورت سرے سے اسلام میں ہے ہی نہیں۔ اس واقعہ میں غور کیا جائے تو بالکل واضح طور پر معلوم ہو جائے گا کہ حضرت زبیرؓ سودی لین دین کے بغیر جس صورت پر عمل کرتے تھے وہ بلا سود بینکنگ ہی کی شکل تھی اس طرح کی مثالیں عہد صحابہ میں متعدد ہیں، اس مسئلہ کی مزید تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو ”مسئلہ سود“ مولفہ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہ۔

عَلَى الزُّبَيْرِ حَقٌّ فَلْيُؤَاغِرْنَا بِالْعَابَةِ فَأَتَاهُ عَبْدُ اللَّهِ
 بْنُ جَعْفَرٍ وَكَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ أَرْبَعُمِائَةِ أَلْفٍ
 فَقَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ إِنْ شِئْتُمْ تَرَكْتُهَا لَكُمْ قَالَ
 عَبْدُ اللَّهِ لَا قَالَ فَإِنْ شِئْتُمْ جَعَلْتُموها فِيمَا
 تُؤَخِّرُونَ إِنْ أَخَرْتُمْ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَا قَالَ
 فَأَقْطَعُوا لِي قِطْعَةً فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَكَ مِنْ
 هَهْنَا إِلَى هَهْنَا قَالَ فَبَاعَ مِنْهَا فَقَضَى دَيْنَهُ
 فَأَوْفَاهُ وَبَقِيَ مِنْهَا أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ وَنِصْفُ فَقَدِمَ
 عَلَى مُعَاوِيَةَ وَعِنْدَهُ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ
 وَالْمُنْذِرُ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ لَهُ
 مُعَاوِيَةُ كَمْ قُومَتِ الْعَابَةُ قَالَ كُلُّ سَهْمٍ مِائَةٌ
 أَلْفٍ قَالَ كَمْ بَقِيَ قَالَ أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ وَنِصْفُ
 قَالَ الْمُنْذِرُ ابْنُ الزُّبَيْرِ قَدْ أَخَذْتُ سَهْمًا
 بِمِائَةِ أَلْفٍ قَالَ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَدْ أَخَذْتُ
 سَهْمًا بِمِائَةِ أَلْفٍ وَقَالَ ابْنُ زَمْعَةَ قَدْ أَخَذْتُ
 سَهْمًا بِمِائَةِ أَلْفٍ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ كَمْ بَقِيَ
 فَقَالَ سَهْمٌ وَنِصْفُ قَالَ أَخَذْتُهُ بِخَمْسِينَ وَ
 مِائَةِ أَلْفٍ قَالَ وَبَاعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ
 نَصِيبَهُ مِنْ مُعَاوِيَةَ بِسِتِّ مِائَةِ أَلْفٍ فَلَمَّا فَرَغَ
 ابْنُ الزُّبَيْرِ مِنْ قَضَاءِ دَيْنِهِ قَالَ بَنُو الزُّبَيْرِ أَقْسِمُ
 بَيْنَنَا مِيرَاثًا قَالَ لَا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ حَتَّى أَتَادِيَ
 بِالْمَوْسِمِ أَرْبَعَ سِنِينَ إِلَّا مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى
 الزُّبَيْرِ دَيْنٌ فَلْيَاتِنَا فَلَقَضَاهُ قَالَ فَجَعَلَ كُلُّ
 سَنَةٍ يُتَادَى بِالْمَوْسِمِ فَلَمَّا مَضَى أَرْبَعَ سِنِينَ
 قَسَمَ بَيْنَهُمْ قَالَ فَكَانَ لِلزُّبَيْرِ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ
 وَرَفَعَ الثَّلَاثَ فَاصْأَبَ كُلُّ امْرَأَةٍ أَلْفَ أَلْفٍ
 وَمِائَتَا أَلْفٍ فَحَمِيعُ مَالِهِ خَمْسُونَ أَلْفَ أَلْفٍ
 وَمِائَتَا أَلْفٍ.

میں اس کی ادائیگی کی سکتی ہی نہیں ہے، اور اگر اس کی ادائیگی سے تم
 عاجز ہو جاؤ، تو مجھ سے مدد لے لینا۔ حضرت زبیر نے غابہ کی زمین کو
 ایک لاکھ ستر ہزار میں خرید لیا تھا، جس کو میں (عبداللہ) نے سولہ لاکھ
 میں فروخت کر دیا، اور لوگوں سے کہا کہ حضرت زبیرؓ کے ذمہ جس
 کسی کا کوئی حق ہو، تو وہ ہمارے پاس غابہ میں آئے، چنانچہ عبداللہ بن
 جعفر نے آکر کہا کہ میرے چار لاکھ کے زبیر مقرر ہوئے تھے (۱) اگر
 تم چاہتے ہو، تو میں یہ رقم تمہارے لئے چھوڑ دیتا ہوں، تو میں نے
 جواب دیا جی نہیں، میں رقم معاف کرانا نہیں چاہتا، تو عبداللہ بن
 جعفر نے کہا، تو اچھا ایسا کرو کہ سب سے آخر میں میرے قرضہ کو
 رکھو، جس پر میں نے جواب دیا جی یہ بھی نہیں ہو سکتا، تو پھر عبداللہ
 بن جعفر نے کہا، اس زمین کا ایک قطعہ یہ مجھے دے دو تو میں
 (عبداللہ) نے کہا یہاں سے وہاں تک دیا جاتا ہے، راوی کا بیان ہے،
 کہ وہ قطعہ زمین انہوں نے ان کے ہاتھ بیچ ڈالا، اور ان کا قرض ادا
 کرنے کے بعد بھی اس زمین کے ساڑھے چار حصے باقی رہے، اس کے
 بعد عبداللہ بن زبیر نے معاویہ کے پاس جا کر ملاقات کی، جہاں عمرو
 بن عثمان نذر بن زبیر، ابن زمعہ بیٹھے ہوئے تھے، تو معاویہ نے
 پوچھا غابہ کی زمین کی کتنی قیمت لگی ہے، تو عبداللہ بن زبیر نے کہا، ہر
 حصہ کی قیمت ایک لاکھ تک آتی ہے، اس پر امیر معاویہ نے پوچھا،
 اب کتنے حصے باقی ہیں، جواب دیا ساڑھے چار حصے، منذر بن زبیر نے
 کہا، ایک حصہ تو میں ایک لاکھ میں میں خرید لیتا ہوں، عمرو بن عثمان
 نے کہا، ایک لاکھ کا ایک حصہ میں لے رہا ہوں، ابن زمعہ نے کہا ایک
 لاکھ کا حصہ میرا ہے، پھر امیر معاویہ نے پوچھا اب کتنے حصے باقی رہے
 میں نے جواب دیا ڈیڑھ حصہ تو انہوں نے کہا، اس کو میں ڈیڑھ لاکھ
 میں خرید لیتا ہوں، راوی کا بیان ہے کہ پھر عبداللہ بن جعفر نے اپنا
 خرید لیا، امیر معاویہ کے ہاتھ چھ لاکھ میں فروخت کیا، اس کے
 بعد جب ابن زبیر اپنے والد کا قرضہ ادا کرنے سے فارغ ہو گئے، تو ان
 کے دوسرے بھائیوں نے کہا، ہماری میراث ہم میں بانٹ دیجئے، جس
 پر عبداللہ بن زبیر نے کہا، میں تمہارے حصے تم کو اس وقت تک نہیں

(۱) حضرت عبداللہ بن جعفر بہت سخی تھے اسی سخاوت کی وجہ سے انہیں ”بحر الکرم“ (یعنی سخاوت کا سمندر) کا لقب دیا گیا ہے۔

دوں گا، (۱) جب تک مسلسل چار سال تک زمانہ حج میں یہ اعلان نہ کر لوں کہ جس کا کوئی قرض زیر پر ہو، وہ ہمارے پاس آئے، تاکہ وہ قرض اس کو ادا کر دیں۔ راوی کا بیان ہے کہ عبد اللہ بن زبیر نے پھر چار سال تک حج کے زمانہ میں اپنے والد کے قرضہ کی ادائیگی کیلئے لوگوں میں اعلان کیا، اور چار سال کے بعد اپنے بھائیوں میں ترکہ کی تقسیم کر دی، اور حضرت زبیرؓ کی چار بیویاں تھیں، عبد اللہ بن زبیر نے مال کی ایک تہائی اٹھار کھی تھی، چنانچہ ہر بیوی کو دو لاکھ اور دس دس ہزار کی رقم ملی، الحاصل زبیر کا تمام مال پانچ کروڑ اور دو لاکھ کا ہوا۔

باب ۲۵۶۔ جب امام کسی کو کسی ضرورت پر کہیں بھیجے یا اس کو کسی جگہ پر حکماً ٹھہرائے، تو اس کے حصہ رسد کی کا بیان۔

۳۷۱۔ موسیٰ، ابو عوانہ، عثمان بن موہب، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ جنگ بدر میں اس لئے شریک نہ ہو سکے کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک صاحبزادی جو ان کی بیوی تھیں، سخت بیمار تھیں (۲)، تو رسالت مآب ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا تھا کہ جنگ بدر میں شریک ہونے والے شخص کے برابر تم کو بھی حصہ اور ثواب ملے گا۔

باب ۲۵۷۔ مسلمانوں کی ضرورت کیلئے خمس ثابت ہونے کی ایک دلیل یہ ہے کہ بنو ہوازن نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے اسباب و سامان کی واپسی کی استدعا کی ہے، جس کا سبب یہ ہے کہ سرور عالم ﷺ کی رضاعت بنو ہوازن میں ہوئی تھی اور آپ نے دوسرے مسلمانوں کے برابر ان کے بھی حصے لگائے، اور آپ وعدہ فرمایا کرتے تھے کہ، 'نئے اور انفال کے پانچویں حصہ میں سے ان کو بھی دیں گے' اور آپ نے انصار کو دیا اور حضرت جابرؓ کو خیبر کے چھوڑے عنایت فرمائے۔

۲۵۶ بَابُ إِذَا بَعَثَ الْإِمَامُ رَسُولًا فِي حَاجَةٍ أَوْ أَمَرَهُ بِالْمَقَامِ هَلْ يُسَهَّمُ لَهُ.

۳۷۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُوَهَّبٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّمَا تَغِيَّبُ عُثْمَانُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيضَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ.

۲۵۷ بَابُ وَمِنْ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْخُمْسَ لِنَوَائِبِ الْمُسْلِمِينَ مَا سَأَلَ هَوَازِلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِضَاعِهِ فِيهِمْ فَتَحَلَّلَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعِدُّ النَّاسَ أَنْ يُعْطِيَهُمْ مِنَ الْفَيْءِ وَالْأَنْفَالِ مِنَ الْخُمْسِ وَمَا أَعْطَى الْأَنْصَارَ وَمَا أَعْطَى جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ تَمْرَ خَيْبَرَ.

(۱) اس سے معلوم ہوا کہ قرضہ کی ادائیگی کی ضرورت کی بناء پر وراثت کی تقسیم میں تاخیر کرنا جائز ہے۔

(۱) یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت رقیہ تھی اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر امام کسی کو کسی کام سے بھیجے تو مال غنیمت میں اس جانے والے کا حصہ بھی شامل ہوگا۔

۳۷۲۔ سعید بن عفیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ، مروان بن حکم و مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بنو ہوازن مسلمان ہو کر آئے اور انہوں نے آپ سے استدعا کی کہ آپ ان کے قیدی اور ان کا مال و اسباب ان کو واپس کر دیں، تو سرور عالم ﷺ نے فرمایا، مجھے وہی بات پسند ہے جو بالکل سچی ہے، تم ایک چیز اختیار کر لو، مال یا قیدی اور میں نے صرف تمہاری وجہ سے تقسیم میں تاخیر کی ہے، اور سرور عالم ﷺ نے اپنی طائف سے واپسی کے بعد کچھ اوپر دس راتوں تک ان کے آخری جواب کا انتظار کیا جب ان لوگوں کو یقین ہو گیا کہ رسول اللہ ﷺ صرف ایک ہی چیز انہیں واپس دیں گے، تو انہوں نے کہا ہم اپنے قیدی مانگتے ہیں، جس پر رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کے مجمع میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کی جس کا وہ سزاوار ہے، اور اس کے بعد فرمایا، اے مسلمانو! تمہارے یہ بھائی شرک سے توبہ کر کے ہمارے پاس آئے ہیں اور میں مناسب خیال کرتا ہوں کہ ان کے قیدی ان کو واپس دے دوں، لہذا جو شخص پاکیزگی کو دوست رکھتا ہے، اسکو یہ کام کر ڈالنا چاہیے، اور جو شخص اپنے حصہ پر قائم رہنا چاہتا ہے، تو وہ بھی اپنے حصہ کا قیدی ان کو دے دے اور ایسے شخص کو ہم اس کے حصہ کے بدلے میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ ہم کو جو مال نیا عنایت کرے گا، اس کا حصہ ادا کریں گے، یہ سن کر سب لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! ہم ان لوگوں کو ان کے قیدی اپنا اپنا حصہ لئے بغیر ہی دینا پسند کرتے ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، ہم نہیں جانتے کہ تم میں سے کس نے اس کی اجازت دی، اور کس نے اجازت نہیں دی، لہذا مناسب یہ ہے کہ تم سب واپس چلے جاؤ، اور تمہارے سردار تمہارے امور کی نیابت کریں، تو سب لوگوں نے لوٹ کر اپنے سرداروں سے بات چیت کی، اور پھر سرداروں کے مندوب نے رسول اللہ ﷺ کو مطلع کیا کہ سب لوگ بخوشی دے رہے ہیں اور ہوازن کے قیدیوں کی بابت یہ حدیث ہم تک پہنچی ہے۔

۳۷۳۔ عبد اللہ، حماد، ایوب، ابو قلابہ، قاسم، زہدہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابو موسیٰ اشعری کے پاس ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے

۳۷۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَقِيلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَزَعَمَ عُرْوَةُ أَنَّ مَرَّوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَمِسُورَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِينَ جَاءَهُ وَقَدْ هَوَازَنَ مُسْلِمِينَ فَسَأَلُوهُ أَنْ يُرَدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالُهُمْ وَسَبْيُهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ إِمَّا السَّبْيَ وَإِمَّا الْمَالَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِهِمْ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتِظَرَ آخِرَهُمْ بَضْعَ عَشْرَةِ لَيْلَةٍ حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْلِمِينَ فَأَتَانِي عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ هَؤُلَاءِ قَدْ جَاؤُنَا تَائِبِينَ وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أُرَدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيُهُمْ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُطَيَّبَ دَأْبُفَعْلٍ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونُ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يَفِي اللَّهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نَذَرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِي ذَلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَأَرْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرْفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرْفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا فَأَذِنُوا فَهَذَا الَّذِي بَلَّغْنَا عَنْ سَبْيِ هَوَازَنَ .

۳۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ

میں ان کے پاس مرغ مسلم کی ایک قاب آئی اور ان کے پاس سرخ و سفید رنگ والا ایک آدمی بنو تیم کا بیٹا ہوا تھا اور وہ غلام معلوم ہوتا تھا اس کو بھی کھانے پر بلایا۔ تو اس نے کہا میں نے اس جانور کو نجاست کھاتے دیکھا ہے اس لئے میں اسے مکروہ جانتا ہوں اور میں نے قسم کھائی ہے کہ یہ نہیں کھاؤں گا۔ تو ابو موسیٰ اشعری نے کہا کہ آؤ میں تم کو اس کی بابت سناؤں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں چند اشعریوں کے ساتھ میں نے حاضری دی اور سواری طلب کی تو آپ نے فرمایا اللہ کی قسم! میں تم کو سواری نہیں دوں گا اور میرے پاس کوئی سواری ہے ہی نہیں پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس مال غنیمت کے کچھ اونٹ آئے تو آپ نے فرمایا وہ اشعری کہاں ہیں پھر آپ نے ہم کو پانچ اونٹ سفید کوہان والے دلوائے تو ہم نے چلتے وقت اپنے دل میں کہا کہ ہم نے کیا حرکت کی اس میں ہم کو کوئی برکت نصیب نہیں ہوگی تو ہم نے رسالت مآب ﷺ کے پاس لوٹ کر کہا ہمارے مطالبہ پر آپ نے قسم کھا کر فرمایا تھا کہ میں تم کو سواریاں نہیں دوں گا۔ سواریاں نہ دینے کی اپنی قسم کو کیا آپ بھول گئے! جس پر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کو ہم نے سواریاں نہیں دیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے تم کو سواریاں مہیا کی ہیں اور اللہ کی قسم! انشا اللہ جب میں کسی بات پر قسم کھاؤں گا اور اس کے خلاف کو بہتر پاؤں گا تو جو بات بہتر ہوگی اس کو برسر عمل لاؤں گا اور قسم توڑڈالا کروں گا۔

۳۷۴۔ عبد اللہ مالک، نافع، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے نجد کی طرف ایک ٹولی روانہ کی جس میں عبد اللہ بھی تھے اور ان لوگوں کو مال غنیمت میں سے فی کس گیارہ گیارہ بارہ بارہ اونٹ حصہ میں آئے اور ایک ایک اونٹ ان کو حصہ سے زیادہ اور مرحمت فرمایا گیا۔

۳۷۵۔ یحییٰ، عقیل، ابن شہاب، سالم، حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ جو سریہ روانہ کرتے تھے تو اس میں بعض خاص آدمیوں کو عام لشکر کے حصوں سے زیادہ حصہ مرحمت فرمایا کرتے ہیں۔

وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ عَاصِمٍ الْكَلْبِيُّ وَأَنَا لِحَدِيثِ الْقَاسِمِ أَحْفَظُ عَنْ زَهْدِمَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى فَأَتَانِي ذِكْرُ دَجَاجَةٍ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي تَيْمٍ أَحْمَرُ كَبَانَهُ مِنَ الْمَوَالِي فَدَعَاهُ لِلطَّعَامِ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَدِرْتُهُ فَحَلَفْتُ لَا أَكُلُ فَقَالَ هَلُمَّ فَلَا حَدِيثَكُمْ عَنْ ذَلِكَ إِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِّنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحِمِلُهُ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ وَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَهَبَ إِبِلٍ فَسَالَ عَنَّا فَقَالَ آيَنَ النَّفَرُ الْأَشْعَرِيُّونَ فَأَمَرْنَا بِخُمْسِ دَوْدٍ غَرِّ الذَّرَى فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا مَا صَنَعْنَا لَا يُبَارِكُ لَنَا فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا إِنَّا سَأَلْنَاكَ أَنْ تَحْمِلَنَا فَحَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا أَفَنَسِيتَ قَالَ لَسْتُ أَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ حَمَلَكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَجِينٍ فَارَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا.

۳۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً فِيهَا عَبْدُ اللَّهِ قَبْلَ نَجْدٍ فَعَنَمُوا إِبِلًا كَثِيرًا فَكَانَتْ سِهَامُهُمْ ائْتَى عَشْرَ بَعِيرًا أَوْ أَحَدَ عَشَرَ بَعِيرًا وَنُقِلُوا بَعِيرًا بَعِيرًا.

۳۷۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنْفِلُ بَعْضُ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا

لَا تُفْسِدُهُمْ خَاصَّةً سِوَى قِسْمِ عَامَّةِ الْحَيَاشِ .

۳۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا بَرِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَلَّغْنَا مَخْرَجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِينَ إِلَيْهِ أَنَا وَأَخَوَانِ لِي أَنَا أَصْغَرُهُمَا أَحَدُهُمَا أَبُو بَرْدَةَ وَالْآخَرُ أَبُو رُحْمٍ إِنَّمَا قَالَ فِي بَضْعٍ وَأَمَّا قَالَ فِي ثَلَاثَةٍ وَخَمْسِينَ أَوْ اثْنَيْنِ وَخَمْسِينَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِي فَرَكِبْنَا سَفِينَةً فَالْقَتْنَا سَفِينَتَنَا إِلَى النَّحَاشِيِّ بِالْحَبْشَةِ وَوَأَفَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأَصْحَابَهُ عِنْدَهُ فَقَالَ جَعْفَرُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنَا هَهُنَا وَأَمَرَنَا بِالْإِقَامَةِ فَأَقِيمُوا مَعَنَا فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا جَمِيعًا فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَاسْتَهْمَ لَنَا أَوْقَالَ فَأَعْطَانَا مِنْهَا وَمَا قَسَمَ لِأَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهُ إِلَّا أَصْحَابُ سَفِينَتِنَا مَعَ جَعْفَرٍ وَأَصْحَابِهِ قَسَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ .

۳۷۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنِّكِيرِ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ جَاءَ نَبِيٌّ مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ أَعْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا فَلَمْ يَجِئْ حَتَّى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَمَرَ أَبُو بَكْرٍ مَنَا دِيًّا فَنَادَى مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَ أَوْعِدَهُ فَلَبَّا تَنَا فَاتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي كَذًا وَكَذَا فَحَنَالِي ثَلَاثًا وَجَعَلَ سُفْيَانُ يَحْتَوُوا بِكَفِّهِ جَمِيعًا ثُمَّ قَالَ لَنَا ابْنُ الْمُثَنِّكِيرِ وَقَالَ مَرَّةً

۳۷۶۔ محمد، ابواسامہ، برید ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ کی ہجرت کی ہم کو اس وقت اطلاع ملی کہ ہم لوگ یمن میں تھے، تو ہمارے دو بھائی جن میں ابو بردہ چھوٹا تھا، اور میرے بڑے بھائی ابو رعمہ قوم کے کچھ آدمیوں کے ساتھ ہی باون ترین آپ کی طرف بحیثیت مہاجر روانہ ہونے کیلئے ایک کشتی میں سوار ہو گئے، لیکن ہماری کشتی نے ہم کو حبشہ میں نجاشی کی طرف پہنچا دیا، جہاں ہم جعفر بن ابوطالب اور ان کے ساتھیوں سے ملے، تو جعفر نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو یہاں بھیجا ہے اور یہاں ٹھہرنے کا حکم دیا ہے، تم بھی ہمارے ساتھ رک جاؤ، تو ہم ان کی روانگی تک ان کے ساتھ ٹھہر گئے، پھر ہم سب نے وہاں سے کوچ کیا، اور رسالت مآب ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو آپ خیر فتح کر چکے تھے، اور آپ ﷺ نے ہم کو بھی حصہ رسدی تقسیم فرمایا، اور آپ ﷺ نے کسی ایسے شخص کو جو فتح خیبر میں شریک نہیں تھا، سوائے ان لوگوں کے جو خود رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ہماری کشتی والے جو حضرت جعفر اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ تھے، مقررہ حصہ کے سوا کوئی چیز نہیں دی۔

۳۷۷۔ علی، سفیان، محمد، حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے مجھ (جابر) سے فرمایا کہ اگر بحرین کا مال آ جائے، تو میں تم کو اتنا اتنا دوں گا، مگر بحرین کا مال آنے سے پہلے ہی آپ نے رحلت فرمائی، اور بحرین کا مال غنیمت آنے کے بعد خلیفہ وقت صدیق اکبرؓ نے اعلان کر لیا کہ جس کسی کا رسول اللہ ﷺ پر کوئی قرض ہو یا سرور عالم نے اس سے کوئی وعدہ فرمایا ہو، تو وہ ہمارے پاس آئے، چنانچہ میں (جابر) نے ان کے پاس جا کر کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایسا فرمایا تھا، تو حضرت صدیق اکبرؓ نے مجھے تین لپ بھر کر دیئے اور سفیان نے اس حدیث کو بیان کرتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو ملا کر بتایا کہ ابن منذر نے ہم سب کو یہ معنی بتائے ہیں، اور مرہ کا بیان یہ ہے کہ میں (جابر) نے حضرت صدیق اکبرؓ کے پاس جا کر مانگا، تو انہوں نے نہیں دیا، اور اسی طرح میں

نے تین مرتبہ مانگا اور تینوں مرتبہ انہوں نے نہیں دیا، بالآخر میں (جابر) نے حضرت صدیق اکبرؓ سے کہا کہ میں نے آپ سے تین مرتبہ مانگا، اور تینوں مرتبہ آپ نے نہیں دیا، اب آپ دے دیجئے یا انکار کر دیجئے، تو حضرت صدیق اکبرؓ نے جواب دیا کہ تم کہتے ہو کہ میں نے انکار کر دیا، حالانکہ میں نے ایک مرتبہ بھی منع نہیں کیا، اور میرا ارادہ تم کو دینے کا ہے، سفیان کہتے ہیں کہ ہم سے عمرو نے محمد سے جابرؓ کی زبانی بیان کیا کہ مجھ (جابر) کو صدیق اکبرؓ نے لپ بھر کر دیا اور کہا کہ اس کو گنو میں نے جو شمار کیا، تو وہ پانچ سو تھے، پھر حضرت صدیق اکبرؓ نے کہا کہ اتنے ہی دو مرتبہ اور لے لو، اور ابن مسکد کا قول ہے کہ کون سا مرض بخل سے زیادہ خطرناک ہے۔

۳۷۸۔ مسلم، قوہ، عمرو بن دینار، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اس وقت جب کہ رسالت مآب ﷺ مقام ہجرانہ (۱) میں مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے، تو ایک آدمی نے کہا، ذرا انصاف کرتے رہئے، تو آپ نے فرمایا، اے بد بخت! میرے سوائے انصاف کرنے والا اور کوئی نہیں ہے۔

باب ۲۵۸۔ خمس لینے کے بغیر رسالت مآب ﷺ کا قیدیوں پر احسان کرنے کا بیان۔

۳۷۹۔ الحق بن منصور، عبد الرزاق، معمر، زہری، محمد بن جبیر حضرت جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بدر کے قیدیوں کی بابت رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا، اور وہ مجھ سے ان ناپاکوں کے متعلق کہتا، تو میں ان لوگوں کو صرف اس کی خاطر رہا کر دیتا۔

باب ۲۵۹۔ امام کو حق حاصل ہے، کہ وہ خمس اپنے بعض عزیزوں کو دے اور بعض کو نہ دے، اس کے اس اختیار کی دلیل یہ ہے کہ رسالت مآب ﷺ نے خیبر کے خمس میں

فَاتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ فَسَأَلْتُ فَلَمْ يُعْطِنِي، ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِي، ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِي، ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَتَالَتْ فَقُلْتُ سَأَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي، ثُمَّ سَأَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي، فَأَمَّا أَنْ تَبْخَلَ عَنِّي قَالَ قُلْتُ تَبْخُلُ عَلَيَّ مَا مَنَعْتُكَ مِنْ مَرَّةٍ إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُعْطِيكَ قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرٍ فَحَثَالِي حَتَّى وَقَالَ عَذَّهَا فَوَجَدْتُهَا خَمْسَ مِائَةٍ قَالَ فَخُذْ مِثْلَهَا مَرَّتَيْنِ وَقَالَ يَعْنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ وَأَيُّ ذَاؤِ أَدْوَأَ مِنَ الْبُخْلِ.

۳۷۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا قُوَّةٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ غَنِيمَةً بِالْجَعْرَانَةِ إِذْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ أَعْدِلْ فَقَالَ لَهُ شَقِيتُ إِنْ لَمْ أَعْدِلْ.

۲۵۸۔ بَابُ مَا مَنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَسَارَى مِنْ غَيْرِ أَنْ يُخَمَّسَ.

۳۷۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي أَسَارَى بَدْرَ لَوْ كَانَ الْمُطْعَمُ بْنُ عَدِي حَيًّا لَمْ كَلَّمْنِي فِي هَؤُلَاءِ السَّنَى لَتَرَكْتُهُمْ لَهُ.

۲۵۹۔ بَابُ وَمِنْ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْخُمْسَ لِلْإِمَامِ وَأَنَّهُ يُعْطَى بَعْضُ قَرَابَتِهِ دُونَ بَعْضٍ مَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱) ہجرانہ میں آپ ﷺ نے جنگ خنین میں حاصل ہونے والا مال غنیمت تقسیم فرمایا تھا، روایات کے مطابق اس موقع پر بہت زیادہ مال غنیمت مسلمانوں کے قبضہ میں آیا تھا جس میں چھ ہزار قیدی، چوبیس ہزار اونٹ چالیس ہزار سے زیادہ بکریاں اور چار ہزار اوقیہ چاندی بھی تھی۔ آنحضرت ﷺ کے سامنے بولنے والا شخص ”ذوالنوبصیرہ“ تھا جو کہ بعد میں خارجیوں کے ساتھ پیش پیش تھا اور جنگ نہر میں قتل ہوا۔

سے بنو مطلب و بنو ہاشم کو دیا اور عمر بن عبد العزیز بیان کرتے ہیں کہ آپ نے تمام قریشیوں کو خیبر کا خمس نہیں دیا اور کسی محتاج کے علاوہ آپ نے یہ خمس اپنے کسی عزیز و رشتہ دار کو خاص طور سے نہیں دیا اور رسالت مآب ہر فرد کی حاجت و ضرورت کا لحاظ رکھتے تھے اور خمس دیتے وقت قربت اور قومی حلیف ہونے کا خیال تک بھی ملحوظ نہیں رکھا۔

۳۸۰۔ عبد اللہ لیث، عقیل، ابن شہاب، ابن مسیب، حضرت جبیر بن مطعم سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ کی خدمت میں عثمان بن عفان اور میں نے حاضری دے کر کہا کہ یا رسول اللہ! آپ نے بنو مطلب کو تو دیا اور ہم کو نظر انداز کر دیا ہے، حالانکہ وہ اور ہم آپ کی نظر میں ایک درجہ کے ہیں، تو رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا، بے شک بنو مطلب اور بنو ہاشم ایک ہی درجہ میں ہیں، لیث کا بیان ہے کہ مجھ سے یونس اور جبیر نے اتنا لفظ اور اضافہ کر کے کہا، کہ رسالت مآب ﷺ نے بنو عبد شمس اور بنو نوفل کو کوئی چیز نہیں بانٹی، ابن اسحاق کہتے ہیں کہ بنو عبد شمس، بنو ہاشم اور بنو مطلب ماں جائے (اخینی) بھائی ہیں، اور ان کی والدہ کا نام عاتکہ بنت مرہ ہے، اور بنو نوفل ان کے باپ کی طرف کے (علاتی) بھائی ہیں۔

باب ۲۶۰۔ جو کوئی مقتول کافروں کے ساز و سامان میں خمس دے اور جو کوئی کسی کافر کو قتل کر دے، تو مقتول کافروں کا ساز و سامان اسی کا ہے، بغیر اس بات کے کہ وہ خمس نکالے یا امام کا حکم حاصل کرے۔

۳۸۱۔ مسدد، یوسف بن یحیٰ، صالح بن ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت کرتے ہیں کہ میں عبد الرحمن بن عوف بدر کے دن ایک لائن میں تھا، اور میرے دائیں بائیں دو کسب انصاری لڑکے دکھائی دیئے، میرے جی میں اس وقت یہ آیا کہ کاش! میں دو طاقتور آدمیوں کے بیچ میں ہوتا، اسی اثنا میں ان دونوں میں سے

لَبِنِي الْمُطَّلِبِ وَبَنِي هَاشِمٍ مِنْ خُمْسِ خَبِيرٍ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَمْ يَعْطَهُمْ بِذَلِكَ وَلَمْ يَخْصْ قَرِيْبًا دُونَ مَنْ اَحْوَجَ اِلَيْهِ وَاِنْ كَانَ الَّذِي اَعْطَى لِمَا يَشْكُوْنَ اِلَيْهِ مِنَ الْحَاجَةِ وَلِمَا مَسْتَهُمْ فِي جَنْبِهِ مِنْ قَوْمِهِمْ وَحُلَفَائِهِمْ .

۳۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعَمٍ قَالَ مَشَيْتُ اَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ اِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ اَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ وَتَرَكْنَا وَنَحْنُ وَهُمْ مِنْكَ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا بَنُو الْمُطَّلِبِ وَهَاشِمٍ شَيْءٌ وَاحِدٌ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ وَزَادَ قَالَ جُبَيْرٌ وَلَمْ يَقْسِمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ وَلَا لِبَنِي نَوْفَلٍ وَقَالَ ابْنُ اسْحَاقَ عَبْدُ شَمْسٍ وَهَاشِمٍ وَالْمُطَّلِبُ اِخْوَةٌ لِأُمِّهِمْ عَاتِكَةُ بِنْتُ مُرَّةٍ وَكَانَ بَنُو نَوْفَلٍ اَخَاهُمْ لَا بِيَهُمْ .

۲۶۰۔ بَابُ مَنْ لَمْ يُخَمِّسِ الْأَسْلَابَ وَمَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلْبُهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُخَمِّسَ وَحُكْمُ الْإِمَامِ فِيهِ .

۳۸۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ الْمَاجْشُونِ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَشِمَالِي فَإِذَا أَنَا بِغُلَامَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ

ایک نے مجھ سے دبا کر پوچھا کہ اے چچا! کیا آپ ابو جہل کو پہچانتے ہیں؟ میں نے جواب دیا کہ ہاں! لیکن اے میرے بھتیجے، تمہیں اس کی کیا ضرورت ہے؟ تو اس کسن انصاری لڑکے نے کہا، مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیتا ہے، اور قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر میں نے اس کو دیکھ لیا، تو پھر میرا جسم اس کے جسم سے الگ نہیں ہو سکتا، یہاں تک کہ ہم دونوں میں سے کسی کی موت ہی جلدی کرے، میں یہ سن کر حیرت زدہ رہ گیا، پھر اس دوسرے نے بھی مجھے دبا کر پہلے والے کی طرح کہا، پھر تھوڑی ہی دیر میں ابو جہل دوڑتا ہوا دکھائی دیا، تو میں نے ان لوگوں سے کہا، یہی وہ شخص ہے، جس کی بابت تم دریافت کر رہے تھے، تو وہ دونوں اپنی تلواریں لئے ہوئے اس کی طرف جھپٹے، اور اس کو مار مار کے تہ تیغ کر دیا، پھر ان دونوں نے لوٹ کر ابو جہل کے قتل کی اطلاع رسالت مآب ﷺ کو دی، تو آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کس نے اس کو مارا ہے؟ تو ان میں سے ہر ایک نے کہا میں نے مارا ہے! آپ ﷺ نے دریافت فرمایا، کیا تم نے اپنی خون بھری تلواریں صاف کر لی ہیں؟ ان دونوں نے ایک زبان ہو کر کہا جی نہیں، تو سرور عالم ﷺ نے ان دونوں کی تلواروں کو دیکھ کر فرمایا، تم دونوں نے اس کو تہ تیغ کیا ہے، لیکن اس کا ساز و سامان اور مال و اسباب معاذ بن عمرو بن جموح کو ملے گا، اور وہ دونوں لڑکے حقیقت میں معاذ بن عمرو اور معاذ بن جموح نکلے۔

۳۸۲۔ عبد اللہ مالک، یحییٰ، ابن ارحم، ابو محمد، ابو قتادہ سے روایت کرتے ہیں، کہ یوم حنین میں ہم لوگ رسالت مآب ﷺ کے ہمرکاب تھے کہ ہمارے اس مقابلہ میں ہم مسلمانوں کو کچھ شکست سی دکھائی دی، اور میں نے ایک مشرک کو دیکھا کہ ایک مسلمان پر چڑھا ہوا ہے، تو میں گھوم کر اس کے پیچھے سے آیا، اور اس کے شانہ پر تلوار کا وار کیا، تو وہ میرے مقابلہ پر ڈٹ گیا، اور خوب گھسمان کی لڑائی ہوئی، حتیٰ کہ اس نے مجھے موت کی خوشبو سونگھائی، پھر وہ مر گیا، تو اس نے میرا پیچھا چھوڑا، تو پھر میں نے حضرت فاروق اعظم سے مل کر پوچھا کہ لوگوں کا کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا، اللہ کا حکم ہے، اس کے بعد وہ سب لوگ لوٹے، اور رسول اللہ ﷺ نے بیٹھ کر فرمایا، جس نے کسی کافر کو قتل کیا ہو، اور اس کے پاس ثبوت ہو، تو اس

حَدِيثُهُ اَسْنَا نُهُمَا تَمَنَيْتُ اَنْ اَكُوْنَ بَيْنَ اَصْلَحَ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِيْ اَحَدُهُمَا فَقَالَ يَاعَمِيْ هَلْ تَعْرِفُ اَبَا جَهْلٍ قُلْتُ نَعَمْ مَا حَاجَتُكَ اِلَيْهِ يَا ابْنُ اُحِيٍّ قَالَ اُخْبِرْتُ اَنَّهُ يَسُبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَئِنْ رَاَيْتُهُ لَا يُفَارِقُ سَوَادِيْ سَوَادَهُ حَتّٰى يَمُوْتُ الْاَعْجَلُ مِنَّا فَتَحَجَّجْتُ لِدَلِيْكَ فَغَمَزَنِيْ الْاٰخَرُ فَقَالَ لِيْ مِثْلَهَا فَلَمْ اَنْشَبْ اَنْ نَظَرْتُ اِلَى اَبِيْ جَهْلٍ يَحُوْلُ فِي النَّاسِ قُلْتُ اَلَا اَنْ هَذَا صَاحِبُكُمْ الَّذِي سَأَلْتُمَانِيْ فَاَبْتَدَرَاهُ سَيْفِيْهِمَا فَضَرَبَاهُ حَتّٰى قَتَلَاهُ ثُمَّ اَنْصَرَفَا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُخْبِرَاهُ فَقَالَ اَيُّكُمَا قَتَلَهُ قَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا اَنَا قَتَلْتُهُ فَقَالَ هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفِيْكُمْمَا قَالَا لَا فَتَظَرُ فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ كِلَاكُمَا قَتَلَهُ وَسَلَبَهُ لِمُعَاذِ ابْنِ عَمْرٍو بْنِ الْحَمُوْعِ وَكَانَا مُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ وَمُعَاذُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْحَمُوْعِ.

۳۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ اَفْلَحٍ عَنْ اَبِيْ مُحَمَّدٍ مَوْلَى اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا التَّقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِيْنَ جَوْلَةٌ قَرَأْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاسْتَدْرْتُ حَتّٰى اَتَيْتُهُ مِنْ وَّرَائِهِ حَتّٰى ضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ فَاَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَنْتُ ضَمَةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيْحَ الْمَوْتِ ثُمَّ اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَاَرْسَلَنِيْ فَلَحِجْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ مَا بَالُ النَّاسِ

قَالَ أَمْرُ اللَّهِ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ رَجَعُوا وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ يَتِيمَةٌ فَلَهُ سَلْبُهُ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ الثَّلَاثَةُ مِثْلُهُ فَقَالَ رَجُلٌ صَدَقَ يَارَسُولَ اللَّهِ وَسَلْبُهُ عِنْدِي فَأَرَضْتُهُ عَنْهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا هَذَا إِلَهُ إِذَا يَعْمَدُ إِلَى أَسَدٍ مِنْ أَسَدِ اللَّهِ يُقَاتِلُ عَنْ اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيكَ سَلْبَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَأَعْطَاهُ فَبُعْتُ الدَّرْعَ فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي سُلَيْمَةَ فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَلَّفْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ .

مقتول کافر کا اس مسلمان مجاہد کو مال و اسباب ملے گا تو میں (ابو قتادہ) نے کھڑے ہو کر کہا کہ میری گواہی کون دے گا اور پھر بیٹھ گیا اس کے بعد دوسری مرتبہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ جس کے پاس کسی کافر کو قتل کرنے کا ثبوت ہو تو اس کو اس کا مال و اسباب ملے گا تو میں نے کھڑے ہو کر کہا کون ہے جو میری شہادت دے اور (یہ کہہ کر) میں بیٹھ گیا اس کے بعد رسالت مآب ﷺ نے پہلے کی طرح تیسری مرتبہ پھر فرمایا تو ایک آدمی نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! یہ ابو قتادہ سچے ہیں اور اس مقتول کافر کا ساز و سامان میرے پاس ہے اور ان کو مجھ سے رضی کر دیجئے تو صدیق اکبرؓ نے کہا نہیں اللہ کی قسم! آپ اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر کے ساتھ جو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے جنگ کرتا ہے یہ نہیں کریں گے کہ اس کا ساز و سامان تم کو دے دیں اس پر رسالت مآب ﷺ نے فرمایا یہ سچ کہہ رہے ہیں چنانچہ وہ ساز و سامان اس نے مجھ کو دے دیا اور میں نے اس کی زرہ کو بیچ کر بنو سلمہ کا ایک باغ مول لے لیا اور زمانہ اسلام کا یہ سب سے پہلا دور تھا جس میں مجھے یہ مال حاصل ہوا تھا۔

باب ۲۶۱۔ رسالت مآب ﷺ کا مؤلفۃ القلوب وغیرہ کو خمس یا اسی طرح کے دوسرے مال میں سے دینے کا بیان اس حدیث کو حضرت عبد اللہ بن زید نے رسالت مآب ﷺ سے روایت کیا ہے۔

۳۸۳۔ محمد اوزاعی، سعید بن مسیب و عروہ بن زبیر، حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ سے میں نے کچھ طلب کیا تو آپ ﷺ نے عنایت فرمایا اور پھر دوسری مرتبہ مانگا تو آپ ﷺ نے پھر دے کر فرمایا کہ اے حکیم یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے جو اس کو لالچ کے بغیر لے گا تو اس کے مال میں برکت ہوگی اور جو کوئی اس کو اپنے نفس و خواہش کی سیرابی کیلئے حاصل کرے گا تو اس کے مال میں کسی قسم کی کوئی برکت نہ ہوگی اور اس کی مثال ایسی ہوگی جو کھایا گیا شکم سیر نہیں ہوگا اور (سنو) دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے زیادہ اچھا ہے اور میں (حکیم بن

۲۶۱ باب مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي الْمُؤَلَّفَةَ قُلُوبَهُمْ وَغَيْرَهُمْ مِنَ الْخُمْسِ وَنَحْوَهُ رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۳۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ لِي يَا حَكِيمُ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلُوٌّ فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِسْرَافٍ نَفْسٍ لَمْ يَبَارِكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ

حزام) نے عرض کیا یا رسول اللہ! قسم ہے اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے، میں آپ کے بعد دنیا سے روانہ ہونے تک کسی کے آگے دست سوال دراز نہیں کروں گا، حضرت ابو بکر صدیق اپنی خلافت کے زمانہ میں حکیم بن حزام کو بلاتے رہے، تاکہ ان کی پنشن مقرر کر دیں، مگر وہ اس کے لینے سے انکار کرتے رہے، پھر حضرت عمر فاروق نے اپنی خلافت کے زمانہ میں آپ کو رقم دینے کیلئے طلب کیا، مگر آپ نے ان کے سامنے جانے سے بھی انکار کیا، تو فاروق اعظم نے مسلمانوں کے مجمع میں کہا کہ اے مسلمانو! حکیم بن حزام کو ان کا وہ حق جو فتنے میں سے اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے مقرر کر دیا ہے، ان کو دینا چاہ رہا ہوں، لیکن وہ اس کے لینے سے انکار کر رہے ہیں، اور حکیم بن حزام نے رسالت مآب ﷺ کی رحلت کے بعد کبھی بھی اپنی زندگی کی آخری سانس تک کسی سے کوئی چیز طلب نہیں کی۔

۳۸۴۔ ابو نعمان، حماد، ایوب، نافع سے روایت کرتے ہیں، کہ حضرت فاروق اعظم نے کہا یا رسول اللہ! زمانہ جاہلیت کا میرے ذمہ ایک دن کا اعتکاف باقی ہے، تو آپ ﷺ نے اس کے پورا کرنے کا حکم دیا، نافع کا بیان ہے کہ حضرت فاروق اعظم کے حصہ میں حنین کے قیدیوں میں سے دو لونڈیاں آئی تھیں، جن کو انہوں نے مکہ معظمہ میں کسی کے پاس چھوڑ دیا تھا۔ نافع کہتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے حنین کے قیدیوں پر جب احسان کیا، تو لوگ گلیوں میں دوڑنے لگے، جس پر حضرت فاروق اعظم نے اپنے فرزند حضرت عبد اللہ سے کہا کہ دیکھو! یہ کیا بات ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ رسالت مآب ﷺ نے قیدیوں پر احسان کر کے ان کو آزاد کر دیا ہے، تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ جاؤ، تم بھی ان دونوں لونڈیوں کو آزاد کر دو، نافع کا بیان ہے کہ رسالت مآب ﷺ نے مقام جحرانہ سے عمرہ نہیں کیا، اور اگر آپ عمرہ کرتے، تو یہ امر حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے مخفی نہ رہتا، جریر بن حازم نے ایوب، نافع اور ابن عمرؓ کے ذریعہ یہ اضافہ کیا ہے کہ جس میں سے اور معمر نے ایوب، نافع اور حضرت ابن عمرؓ کے وسیلہ سے یہ بیان کیا ہے کہ سرور عالم ﷺ نے نذریں پوری کرنے کے بارے میں لفظ یوم نہیں فرمایا ہے۔

۳۸۵۔ موسیٰ، جریر، حسن عمرو بن تغلب سے روایت کرتے ہیں کہ

السُّفْلَى قَالَ حَكِيمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرَا أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتَّى أَفَارِقَ الدُّنْيَا فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَدْعُو حَكِيمًا لِيُعْطِيَهُ الْعَطَاءَ فَيَأْتِي أَن يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَأَبَى أَن يَقْبَلَ فَقَالَ يَامَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ إِنِّي أَعْرَضُ عَلَيْهِ حَقُّهُ الَّذِي قَسَمَ اللَّهُ لَهُ مِنْ هَذَا النَّفْيِ فَيَأْتِي أَن يَأْخُذَهُ فَلَمْ يَرْزَأَ حَكِيمٌ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تُوَفِّيَ .

۳۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ كَانَ عَلَيَّ إِعْتِكَافٌ يَوْمٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَفِيَ بِهِ قَالَ وَأَصَابَ عُمَرُ جَارِ يَتَيْنِ مِنْ سَبِي حُنَيْنٍ فَوَضَعَهُمَا فِي بَعْضِ بُيُوتِ مَكَّةَ قَالَ فَمَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سَبِي حُنَيْنٍ فَجَعَلُوا يَسْعَوْنَ فِي السِّكِّكِ فَقَالَ عُمَرُ يَا عَبْدَ اللَّهِ انْظُرْ مَا هَذَا فَقَالَ مَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّبِي قَالَ أَذْهَبَ فَأَرْسِلَ الْجَارِيَتَيْنِ قَالَ نَافِعٌ وَلَمْ يَعْتَمِرْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَعْرَانَةِ وَلَوْ إَعْتَمَرَ لَمْ يَخَفْ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ وَزَادَ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مِنَ الْخُمْسِ وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي النَّذْرِ وَلَمْ يَقُلْ يَوْمَ .

۳۸۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

رسول اللہ ﷺ نے بعض لوگوں کو دیا، اور بعض کو نہیں دیا، اور جن کو نہیں دیا تھا، تو وہ خشمکین ہو گئے، تو رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ میں بعض لوگوں کو ان کی کج روی اور بے صبری کی وجہ سے دے دیتا ہوں، اور بعض لوگوں کو ان کی اس نیکی اور استغناء نفس پر چھوڑ دیتا ہوں، جو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رکھ چھوڑی ہے، اور انہی لوگوں میں سے عمرو بن تغلب بھی ہیں، اور عمرو بن تغلب کہتے تھے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کے عوض یہ مناسب نہیں سمجھتا ہوں کہ مجھے سرخ اونٹ ملیں (اور مجھے رسالت مآب ﷺ کا قول بہت کافی ہے) ابو عاصم نے جریر، حسن کے توسط سے بیان کیا ہے کہ عمرو بن تغلب کہتے تھے کہ رسالت مآب ﷺ کے پاس مال و زراور قیدی آئے، تو آپ ﷺ نے ان کو پہلے کی طرح بانٹ دیا۔

۳۸۶۔ ابو الولید، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں قریش کو ان کے دل اسلام پر مائل ہونے کیلئے دیتا ہوں، کیونکہ یہ زمانہ جاہلیت سے زیادہ قریب ہیں۔

۳۸۷۔ ابو الیمان، شعبہ، زہری، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ سے بعض انصاریوں نے کہا، اللہ نے اپنے رسول کو بنو ہوازن کا مال و زر مفت میں اپنی مشیت کے موافق دے دیا، تو آپ ﷺ قریش کے بعض لوگوں کو سو سوانٹ دینے لگے، بعض انصاری کہنے لگے، اللہ اپنے رسول کو معاف کرے، آپ قریش کو تو دیتے ہیں، اور ہم کو ٹال جاتے ہیں، حالانکہ ہماری تلواروں سے کافروں کا خون ٹپک رہا ہے، حضرت انس کا بیان ہے کہ انصاریوں کی یہ باتیں جب رسول ﷺ سے کہی گئیں، تو آپ نے انہیں بلوا کر چڑے کے ایک خیمہ میں جمع کیا، اور ان کے علاوہ کسی دوسرے کو طلب نہیں فرمایا، جب وہ انصار اس خیمہ میں اکٹھے ہو گئے، تو آپ نے ان کے پاس تشریف لا کر ارشاد فرمایا کہ یہ کیسی بات ہے، جو مجھ کو تمہاری طرف سے معلوم ہوئی ہے! تو ان میں سے بعض سمجھ دار لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم میں جو سمجھ دار لوگ ہیں انہوں نے تو کچھ بھی نہیں کہا ہے، لیکن بعض کم عمر

جریر بن حازم حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ وَ بَنُ تَغْلِبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا وَمَنْعَ آخَرِينَ فَكَانَتْهُمْ عَتَبُوا عَلَيْهِ فَقَالَ إِنِّي أَعْطَى قَوْمًا أَخَافُ ظَلَمَهُمْ وَجَزَعَهُمْ وَأَوْ كِلُ قَوْمًا إِلَى مَا جَعَلَ اللَّهُ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْخَيْرِ وَالْغِنَى مِنْهُمْ عُمَرُ وَ ابْنُ تَغْلِبَ فَقَالَ عُمَرُ وَ بَنُ تَغْلِبَ مَا أُحِبُّ أَنْ لِي بِكَلِمَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُرُ النَّعَمِ وَزَادَ أَبُو عَاصِمٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ حَدَّثَنَا عُمَرُ وَ بَنُ تَغْلِبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِمَالِ أَوْبَسِيِّ فَقَسَمَهُ بِهِذَا.

۳۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُعْطِيَ قُرَيْشًا أَنَا لَفُهِمْ لِأَنَّهُمْ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ.

۳۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْنَا أَفَاءَ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا أَفَاءَ فَطَفِقَ يُعْطِي رِجَالًا مِنْ قُرَيْشِ الْمِائَةِ مِنَ الْإِبِلِ فَقَالُوا يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَدْعُنَا وَسَيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ قَالَ أَنَسٌ فَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِهِمْ فَأَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ آدَمَ وَلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ أَحَدًا غَيْرَهُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا جَاءَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا كَانَ حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ قَالَ لَهُ فَقَهَاؤُهُمْ أَمَّا دُورَانَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمْ

لوگوں نے کہا، اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو معاف کرے، قریش کو دیتے ہیں اور انصار کو نہیں دیتے، حالانکہ ہماری تلواریں خون پڑکا رہی ہیں، جس پر سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے ایسے لوگوں کو دیا، جن کا زمانہ تاحال کفر سے نزدیک ہے، کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ یہ لوگ تو مال و دولت لے جائیں، اور تم اپنے گھروں کی طرف رسول اللہ ﷺ کو ساتھ لے کر لوٹو، اور اللہ کی قسم! جس چیز کو تم لئے جارہے ہو، وہ اس سے بدرجہا بہتر ہے جس کو وہ لوگ لے کر جاتے ہیں، تب انصار نے کہا، یا رسول اللہ! ہم اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ (کہ اللہ اور اس کا رسول ہم کو مل جائے) اس کے بعد سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا، تم لوگ میرے بعد عنقریب اپنے اوپر لوگوں کو ترجیح پاتا ہوا دیکھو گے، اس وقت صبر کرنا، کیونکہ حوض کوثر پر تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے ملاقات کرو گے، حضرت انس کا بیان ہے کہ ہم نے صبر نہیں کیا۔

۳۸۸۔ عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی، ابراہیم بن سعد، صالح، ابن شہاب، عمرو بن محمد بن جبیر بن مطعم، حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ رسالت مآب ﷺ کے ہم رکاب حنین سے واپس آرہے تھے کہ بدوؤں نے رسالت مآب ﷺ سے بہ اصرار مانگنا شروع کیا، اور رسول اللہ ﷺ کو بول کے درخت کے نیچے لے گئے اور آپ کی چادر مبارک اچک لی، تو سرورِ عالم نے فرمایا کہ میری چادر مجھے دے دو، اگر میرے پاس ان درختوں کی تعداد میں بکریاں ہوتیں، تو میں وہ تم میں تقسیم کر دیتا اور تم مجھے کنجوس جھوٹا اور بزدل نہیں پاؤ گے۔

۳۸۹۔ یحییٰ بن کثیر، مالک، الحلق بن عبد اللہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں (انس) رسالت مآب ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا، اور اس وقت آپ چوڑے حاشیہ کی ایک نجرانی چادر اوڑھے ہوئے تھے، تو ایک اعرابی نے آپ سے مل کر آپ کو زور سے کھینچا، اور میں نے دیکھا کہ اس اعرابی کے زور سے

يَقُولُوا شَيْئًا وَأَمَّا أَنَسٌ مِنَّا حَدِيثُهُ أَسَنَاهُمْ فَقَالُوا يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطَى قَرِيشًا وَيَتْرَكَ الْأَنْصَارَ وَسُيُفُنَا تَقْطُرُ مِن دِمَائِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُعْطِيَ رَجُلًا حَدِيثَ عَهْدِهِمْ بِكُفْرٍ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ وَتَرْجِعُوا إِلَى رِجَالِكُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلًا مَاتَنَقِلُونُ بِهِ خَيْرٌ مِمَّا يَنْقَلِبُونَ بِهِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ رَضِينَا فَقَالَ لَهُمْ إِنَّكُمْ سَتَرُونَ بَعْدِي أَثَرَةَ شَدِيدَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْحَوْضِ قَالَ أَنَسٌ فَلَمْ نَصْبِرْ.

۳۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْيسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ جُبَيْرٍ بْنُ مُطْعِمٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ أَنَّهُ بَيْنَا هُوَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ النَّاسُ مُقْبِلًا مِنْ حُنَيْنٍ عِلَقَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَعْرَابُ يَسْأَلُونَهُ حَتَّى اضْطَرُّوهُ إِلَى سَمَرَةٍ فَخَطِفَتْ رِدَاءَهُ فَوَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْطُونِي رِدَائِي فَلَوْ كَانَ عَدَدُ هَذِهِ الْعِصَا نَعْمًا لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُونِي بِحَيًّا وَلَا كَذُوبًا وَلَا جَبَانًا.

۳۸۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غُلِيطُ الْحَاشِيَةِ فَأَذْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَذَبَهُ جَذْبَةً شَدِيدَةً

کھینچنے کی وجہ سے آپ کی گردن پر چادر کے کنارے کا نشان پڑ گیا تھا اور اس بدو نے کہا کہ مجھے بھی آپ اللہ کے اس مال میں سے جو آپ کے پاس ہے کچھ دلوادیتے تھے، تو رسالت مآب ﷺ اس کی طرف دیکھ کر مسکرائے اور کچھ دینے کا حکم دیا۔

۳۹۰۔ عثمان جریر، منصور، ابو وائل، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ یوم حنین میں رسالت مآب ﷺ نے لوگوں میں حصے تقسیم فرمائے، اقرع بن حابس کو سواونٹ دیئے اور عینیہ کو بھی اتنے ہی دیئے اور دوسرے معززین عرب کو بھی حصے دیئے اور ان کو حصے دینے میں ترجیح دی، تو ایک آدمی نے کہا، اللہ کی قسم اس تقسیم میں انصاف کو بروئے کار نہیں لایا گیا، اور اس میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی مقصود نظر نہیں رکھی گئی، تو میں نے کہا اللہ کی قسم رسالت مآب کو اس کی اطلاع دیتا ہوں، چنانچہ میں نے جا کر سرور عالم سے پورا ماجرا عرض کیا تو فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اگر انصاف نہ کریں گے تو اور کون ہے جو انصاف کرے گا۔ اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر مہربانی کرے، انہیں تو اس سے بھی زیادہ تکلیف دی گئی، اور انہوں نے صبر سے کام لیا۔

۳۹۱۔ محمود، ابواسامہ، ہشام، اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زبیرؓ کو جو زمین دی تھی (اسما) اس میں سے کھجوروں کی گھٹلیاں اپنے سر پر لاد کر لایا کرتی تھی، اور وہ زمین میرے گھر سے تین فرسخ دور تھی، ابوصمرہ نے ہشام اور ان کے والد کی زبانی بیان کیا ہے کہ رسالت مآب ﷺ نے بنو نضیر کے مال میں سے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو ایک قطعہ زمین کا عنایت فرمایا تھا۔

۳۹۲۔ احمد بن مقدم، فضیل بن سلیمان، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ فاروق اعظمؓ نے یہودیوں اور عیسائیوں کو ملک حجاز سے نکال دیا، اور جب رسول اللہ ﷺ نے خیبر کو فتح کیا، تو آپ نے بھی ارادہ فرمایا کہ یہودیوں کو وہاں سے نکال باہر کریں، اور یہودی مملکت پر قبضہ ہونے کے بعد وہ تمام مملکت مسلمانوں اور رسول اللہ کی ملکیت ہو گئی تھی، تو یہودیوں نے

حَتَّى نَفْطَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَثَرْتُ بِهِ حَاشِيَةَ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَذْبَتِهِ ثُمَّ قَالَ مُرَلِي مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَهُ بِعَطَاءٍ.

۳۹۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ حُنَيْنٍ أَثَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَسًا فِي الْقِسْمَةِ فَأَعْطَى الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَأَعْطَى عُيَيْنَةَ مِثْلَ ذَلِكَ وَأَعْطَى أَنَسًا مِنْ أَشْرَافِ الْعَرَبِ فَأَثَرَهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْقِسْمَةِ قَالَ رَجُلٌ وَاللَّهِ إِنَّ هَذِهِ الْقِسْمَةَ مَا عُدِلَ فِيهَا وَمَا أُرِيدَ فِيهَا وَجْهَ اللَّهِ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا خَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: فَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ يَعْدِلِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ رَحِمَ اللَّهُ مُوسَى قَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرٍ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ.

۳۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ كُنْتُ أَنْقُلُ النَّوْأَى مِنْ أَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِي أَقْطَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاسِي وَهِيَ مِنِّي عَلَى ثَلَاثَةِ فَرَاسِخٍ وَقَالَ أَبُو صُمْرَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ الزُّبَيْرَ أَرْضًا مِنْ أَمْوَالِ بَنِي النَّضِيرِ.

۳۹۲۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْحَمْدِ حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَجْلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى أَهْلِ

آپ سے اس بات کی استدعا کی کہ آپ ہم کو اس شرط پر یہاں رہنے دیں کہ ہم کام کریں گے اور مسلمانوں کو پیداوار میں سے آدھی بٹائی کے پھل ملیں گے (یعنی ادھیائی پر بٹائی کا عمل کر لیا جائے) تو سرور عالم ﷺ نے فرمایا کہ ہم تم کو اس شرط پر جب تک چاہیں گے رکھیں گے، تو وہ یہودی ٹھہرائے گئے، اور پھر فاروق اعظمؓ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں ان یہودیوں کو مقام یتا اور اریحاء کی جانب نکال باہر کیا۔

باب ۲۶۲۔ دار الحرب میں کھانے پینے کی چیزیں پائے جانے کا بیان۔

۳۹۳۔ ابوالولید شعبہ، حمید بن بلال، حضرت عبداللہ بن مغفل سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ قلعہ خیبر کا محاصرہ کئے ہوئے تھے کہ اتنے میں ایک شخص نے ایک کچی پھینکی، جس میں چربی بھری تھی میں نے اس کو لینے کیلئے ایک جست لگائی، اور مڑ کر جو دیکھا تو رسالت مآب ﷺ تشریف فرما تھے، اور میں شرم سے پانی پانی ہو گیا۔

۳۹۴۔ مسدد حماد، ایوب، نافع، حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم کو میدان جہاد میں شہد اور انگور ملتے تھے، جن کو ہم کھالیا کرتے تھے، اور ان کا ذخیرہ نہیں کرتے تھے (۱)۔

۳۹۵۔ موسیٰ بن اسماعیل، عبدالواحد، شیبانی، ابن ابی اوفیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ ایام خیبر میں ہم کو بھوک کی سخت تکلیف ہوئی، اور خاص خیبر کے دن ہم لوگ پلے ہوئے گدھوں کی طرف لپکے، اور ان کو ذبح کیا (اور ان کا گوشت پکانا شروع کیا) جس وقت ہانڈیوں میں جوش آ رہا تھا تو رسالت مآب ﷺ کے منادی نے اعلان کیا۔ ہانڈیوں کو الٹ دو اور گدھے کے گوشت کا ایک ریزہ تک نہ کھاؤ، عبداللہ کا بیان ہے کہ ہم لوگوں نے (آپس میں) کہا کہ آپ نے

خَبِيرَ ارَادَ اَنْ يُخْرِجَ الْيَهُودَ مِنْهَا وَكَانَتْ الْاَرْضُ لَمَّا ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلْيَهُودِ وَلِلرَّسُولِ وَلِلْمُسْلِمِينَ فَسَالَ الْيَهُودُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتْرَكَهُمْ عَلَى اَنْ يَكْفُوا الْعَمَلَ وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرْتُكُمْ عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا فَأَقْرُوا حَتَّى أَجْلَاهُمْ عُمْرُ فِي إِمَارَتِهِ إِلَى تَيْمَاءَ وَارِيحًا .

۲۶۲ باب مَا يُصِيبُ مِنَ الطَّعَامِ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ .

۳۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مُحَاصِرِينَ قَصْرَ خَبِيرَ فَرَمَى إِنْسَانٌ بِجَرَابٍ فِيهِ شَحْمٌ فَتَزَوْتُ لِإِحْدِهِ فَالْتَفَتُ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ .

۳۹۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نُصِيبُ فِي مَغَازِينِنَا الْعَسَلَ وَالْعِنَبَ فَنَأْكُلُهُ وَلَا نَرْفَعُهُ .

۳۹۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَصَابَتْنَا مُحَاجَةٌ لَيْلَى خَبِيرَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ خَبِيرَ وَقَعْنَا فِي الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ فَانْتَحَرْنَاهَا فَلَمَّا غَلَتِ الْقُدُورُ نَادَى مُنَادِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْفُوا الْقُدُورَ فَلَا تُطْعِمُوا مِنْ

(۱) دار الحرب میں کافروں سے حاصل ہونے والے مال غنیمت سے تقسیم سے پہلے پہلے مجاہدین بقدر ضرورت اشیاء استعمال کر سکتے ہیں، لیکن ذخیرہ کرنا جائز نہیں اور اگر امام مال غنیمت کے عارضی استعمال سے بھی صراحتہ روک دے تو عارضی طور پر لینا بھی جائز نہ ہوگا۔

گدھے کا گوشت کھانے سے اس لئے منع فرمایا کہ اب تک اس کا نفس نہیں نکالا گیا تھا اور تقسیم نہیں ہوئی تھی اور دوسرے لوگوں کا بیان ہے کہ آپ نے گدھے کے گوشت کھانے کو بالکل حرام قرار دیدیا میں نے سعید بن جبیر سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ رسالت مآب نے گدھے کے گوشت کھانے کو بالکل حرام کر دیا ہے۔

لُحُومُ الْحُمْرِ شَيْئًا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَقُلْنَا إِنَّمَا نَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ قَالَ وَقَالَ آخِرُونَ حَرَّمَهَا الْبَتَّةَ وَسَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ حَرَّمَهَا الْبَتَّةَ .

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب ۲۶۳- ذمی کافروں سے جزیہ (۱) لینے اور قول و قرار کرنے کا بیان اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم لوگ ان سے جنگ کرو جو اللہ تعالیٰ پر اور روز آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور جس چیز کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے حرام کر دیا ہے اس کو حرام نہیں گردانتے اور دین حق کی پیروی نہیں کرتے اور یہ لوگ اہل کتاب ہیں (ان سے تم اس وقت تک جنگ کرو) جب تک کہ یہ جزیہ نہ دے دیں اور یہ لوگ بڑے ہی ذلیل و گلوں سار ہوں، صاغر و ن، بمعنی گلوں سار و ذلیل اور یہی حکم یہودیوں، عیسائیوں، مجوسیوں اور عجمیوں سے جزیہ لینے کے متعلق قرار دیا گیا ہے اور ابن عیینہ نے بتوسط ابن ابو شیح و مجاہد کہا ہے کہ شامیوں سے بحساب فی کس چار دینار اور یمنیوں سے فی کس ایک دینار جزیہ لینے کا دستور کیسا ہے؟ تو کہا یہ اصول آسانی سرمایہ کے مد نظر ہے۔

۲۶۳ بَابُ الْجِزْيَةِ وَالْمُؤَادَعَةِ مَعَ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ يَعْنِي أَذِلَّةً وَالْمَسْكَنَةَ مَصْدَرُ الْمُسْكِينِ أَسْكَنُ مِنْ فُلَانٍ أَحْوَجُ مِنْهُ وَلَمْ يَذْهَبْ إِلَى السُّكُونِ وَمَا جَاءَ فِي اخْتِذِ الْجِزْيَةِ مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَالْمَجُوسِ وَالْعَجَمِ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ قُلْتُ لِمُجَاهِدٍ مَا شَأْنُ أَهْلِ الشَّامِ عَلَيْهِمْ أَرْبَعَةُ دَنَانِيرٍ وَأَهْلُ الْيَمَنِ عَلَيْهِمْ دِينَارٌ قَالَ جُعِلَ ذَلِكَ مِنْ قِلِّ الْيَسَارِ .

۳۹۶- علی سفیان، عمرو بن دینار سے روایت کرتے ہیں کہ میں جابر بن زید اور عمرو بن اوس کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ان سے بحالہ نے چاہ زمرم کی میٹھیوں کے پاس ۷۰ ہ میں جس سال مصعب بن زبیر نے اہل بصرہ کے ساتھ حج کیا تھا یہ کہا کہ احنف کے بھتیجے جزر بن معاویہ کے پاس میں نشی کی حیثیت سے مامور تھا کہ ہمارے پاس حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا نامہ مبارک ان کی وفات سے

۳۹۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرًا قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَعَمْرٍو بْنِ أَوْسٍ فَحَدَّثَهُمَا بِحَالَةِ سَنَةِ سَبْعِينَ عَامَ حَجِّ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِأَهْلِ الْبَصْرَةِ عِنْدَ دَرَجِ زَمْرَمَ قَالَ كُنْتُ كَاتِبًا لِحُزْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِّ الْأَخْنَفِ فَأَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ

(۱) ”جزیہ“ سے مراد وہ مال ہے جو مسلمانوں کے ملک میں رہنے والے کافروں سے لیا جاتا ہے اسکی مشروعیت ۷۰ یا ۸۰ھ میں ہوئی۔

ایک سال پہلے آیا (جس میں لکھا تھا) کہ مجوسیوں کے ہر ذی رحم محرم کے درمیان جدائی کر دو، اس وقت فاروق اعظم نے مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیا تھا، اور اس امر کی عبدالرحمن بن عوف نے شہادت دی ہے، کہ رسالت مآب ﷺ نے مقام ہجر کے مجوسیوں (پارسیوں) سے جزیہ وصول کیا ہے۔

۳۹۷۔ ابوالیمان شعیب، زہری، عروہ، حضرت مسور رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے عمرو بن عوف انصاری نے جو بنو عامر بن لوی کے حلیف اور بدری تھے، بیان کیا کہ رسالت مآب ﷺ نے ابو عبیدہ بن جراح کو جزیہ لانے کیلئے بحرین روانہ کیا، اور آپ نے بحرین کے باشندوں سے صلح کر کے ان پر علاء بن حضرمی کو حاکم اعلیٰ مقرر فرمادیا تھا، انصار نے جب سن لیا کہ ابو عبیدہ بحرین سے مال لے کر لوٹ آئے ہیں، تو انہوں نے ایک دن نماز فجر رسالت مآب ﷺ کے ساتھ پڑھی، پھر جب آپ نماز فجر پڑھ کے واپس ہونے لگے، تو انصاری آپ کے آگے جمع ہو گئے، یہ دیکھ کر رسول اللہ ﷺ مسکرائے اور فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ تم نے سنا ہے کہ ابو عبیدہ کچھ مال لائے ہیں، ان لوگوں نے عرض کیا، جی ہاں یا رسول اللہ! اس کے بعد آپ نے فرمایا، مسرور ہو جاؤ، اور اس امر کی امید رکھو، جو تم کو فرحان و شاداں کر دے گی، اللہ کی قسم! مجھے تمہاری ناداری کا اندیشہ نہیں، البتہ اس امر کا ڈر لگا ہوا ہے کہ تمہارے لئے دنیا ایسی ہی وسیع کر دی جائے گی، جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر کشادہ و فراخ کر دی گئی تھی اور اس وقت تم جھگڑے کرو گے، جیسے کہ پچھلی قوموں نے جھگڑے مچائے تھے اور یہ فراخی و کشادگی تم کو ہلاکت میں ڈال دے گی، جس طرح گزشتہ لوگوں کو اس نے ہلاک کر دیا ہے۔

۳۹۸۔ فضل بن یعقوب، عبد اللہ بن جعفر، معتمر بن سلیمان، سعید بن عبید اللہ ثقفی، بکر بن عبد اللہ المزنی و زیاد بن جبیر، جبیر بن جہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بڑے بڑے شہروں میں مشرکوں سے لڑنے کے لئے مساکین کو روانہ کیا اور

الْحَطَّابِ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ فَرَّقُوا بَيْنَ كُلِّ ذِي مَحْرَمٍ مِنَ الْمُجُوسِ وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ أَخَذَ الْحِزْيَةَ مِنَ الْمُجُوسِ حَتَّى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا مِنْ مُجُوسٍ هَجَرَ.

۳۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَو بْنَ عَوْفٍ الْأَنْصَارِيَّ وَهُوَ حَلِيفُ لَيْثِي عَامِرِ بْنِ لُؤْيٍ وَكَانَ شَهِيدًا بَدْرًا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِحَزْبَيْهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالِحَ أَهْلِ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَوَافَقَتْ صَلَوةَ الصُّبْحِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلَّى بِهِمُ الْفَجْرَ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوا لَهُ فَنَبَسَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئَن رَأَهُمْ وَقَالَ أَظَنُّكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدْ جَاءَ بِشَيْءٍ قَالُوا أَجَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَأَبَشِرُوا وَامْلُوا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللَّهِ لَا الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَنَنَّا فَسُوهَا كَمَا تَنَّا فَسُوهَا وَتُهْلِكُكُمْ كَمَا أَهْلَكْنَاهُمْ.

۳۹۸۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ الرَّقِيِّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ ابْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَزْنِيُّ

ہرمزان کے اسلام لانے کے بعد آپ نے اس سے کہا کہ ان لڑائیوں کی بابت میں تم سے مشورہ طلب کرنا چاہتا ہوں تو ہرمزان نے جواب دیا 'جی ہاں، اس لڑائی کی مثال اور ان لوگوں کی مثال جو اس میدان میں مسلمانوں کے دشمن ہیں، بالکل ایک پرندہ کی طرح ہے کہ جس کا ایک سر، دو بازو اور دو پیر ہوں اگر اس کا ایک بازو توڑ دیا جائے تو وہ دونوں پیروں ایک بازو اور ایک سر پر کھڑا ہے گا، اور اگر دوسرا بازو بھی توڑ دیا جائے تو دونوں پاؤں اور ایک سر پر کھڑا ہے گا اور اگر اس کا سر چمٹا چور کر دیا جائے تو اس کے دونوں پیر اور دونوں بازو اور سر سب بے کار ہو جائیں گے، بحالت موجودہ کسرے سر ہے، فارس ایک بازو اور قیصر دوسرا بازو ہے۔ لہذا مناسب یہ ہے کہ آپ مسلمانوں کو کسرے کی طرف جانے کا حکم صادر فرمائیں، بکرو زیادہ دونوں نے جبیر بن جہ کے ذریعہ بیان کیا ہے کہ پھر فاروق اعظم نے ہم کو طلب فرما کر نعمان بن مقرن کو ہمارا امیر فوج مقرر کیا اور ہم کو روانہ کر دیا، جب ہم لوگ دشمن کی مملکت میں وارد ہوئے تو کسرے کا فوجی گورنر چالیس ہزار کا لشکر جرار لے کر ہمارے مد مقابل ہوا، اور اس کے ترجمان نے کہا کہ مسلمانوں میں سے کوئی آدمی مجھ سے گفتگو کرے، تو حضرت مغیرہؓ نے جواب دیا، پوچھ جو تیرا جی چاہتا ہے اس ترجمان نے کہا تم کون ہو، حضرت مغیرہؓ نے جواب دیا، ہم عرب کے باشندے ہیں، ہم لوگ سخت بد بختی اور سخت مصیبت میں گرفتار تھے، بھوک کی وجہ سے ہم لوگ چمڑہ اور چھوہارے کی گھٹلیاں چوسا کرتے تھے، چمڑے اور بال کی پوشاک پہنتے تھے، درختوں اور پتھروں کی پوجا کرتے تھے، اس وقت جب کہ ہماری یہ درگت تھی تو آسمانوں اور زمینوں کے مالک نے جس کا بیان بہت اونچا ہے، جس کی عظمت کی بلندی کا کناہہ نہیں ہے، اس نے ہماری قوم میں سے ایک نبی ہمارے لئے مبعوث فرمایا، جن کے ماں باپ کو بھی ہم جانتے ہیں، چنانچہ ہم کو ہمارے نبی اور اللہ کے رسول ﷺ نے حکم دیا ہے کہ ہم تم سے اس وقت تک جنگ کرتے رہیں، جب تک کہ تم ایک خدا کی پرستش شروع نہ کر دو یا جزیہ دینا قبول کر لو، نیز سرور عالم ﷺ نے اللہ کی جانب سے ہم کو یہ اطلاع بھی دی ہے کہ تم مسلمانوں میں سے جو کوئی مارا جائے تو وہ سیدھا آرام دہ جنت میں داخل ہو جائے گا، جس

وَزِيَادُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ قَالَ بَعَثَ عُمَرُ النَّاسَ فِي أَقْنَاءِ الْأَمْصَارِ يُقَاتِلُونَ الْمُشْرِكِينَ فَاسْلَمَ الْهُرْمَزَانُ فَقَالَ إِنِّي مُسْتَشِيرُكَ فِي مَعَارِي هَذِهِ قَالَ نَعَمْ مَثَلُهَا وَمَثَلُ مَنْ فِيهَا مِنَ النَّاسِ مِنْ عَدُوِّ الْمُسْلِمِينَ مَثَلُ طَائِرٍ لَهُ رَأْسٌ وَلَهُ جَنَاحَانِ وَلَهُ رَجُلَانِ فَإِنْ كُسِرَ أَحَدُ الْجَنَاحَيْنِ نَهَضَتِ الرَّجُلَانِ بِجَنَاحٍ وَالرَّأْسُ فَإِنْ كُسِرَ الْجَنَاحُ الْآخَرُ نَهَضَتِ الرَّجُلَانِ وَالرَّأْسُ وَإِنْ شُدِخَ الرَّأْسُ ذَهَبَ الرَّجُلَانِ وَالْجَنَاحَانِ وَالرَّأْسُ فَالرَّأْسُ كِسْرَى وَالْجَنَاحُ قَيْصَرُ وَالْجَنَاحُ الْآخَرُ فَارِسُ فَمَرِ الْمُسْلِمِينَ فَلْيَنْفِرُوا إِلَى كِسْرَى وَقَالَ بَكْرٌ وَزِيَادٌ جَمِيعًا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ قَالَ فَتَدَبَّنَا عُمَرُ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْنَا النُّعْمَانُ بْنُ مُقَرِّنٍ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِأَرْضِ الْعَدُوِّ وَخَرَجَ عَلَيْنَا عَامِلُ كِسْرَى فِي أَرْبَعِينَ أَلْفًا فَقَامَ تَرْجُمَانُ لَهُ فَقَالَ لِيُكَلِّمْنِي رَجُلٌ مِّنْكُمْ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ سَلْ عَمَّا شِئْتَ قَالَ مَا أَنْتُمْ قَالَ نَحْنُ أَتَانَسٌ مِّنَ الْعَرَبِ كُنَّا فِي شَقَاءٍ شَدِيدٍ وَبَلَاءٍ شَدِيدٍ نَمَصُّ الْجِلْدَ وَالنَّوَى مِنَ الْجُوعِ وَنَلْبَسُ الْوَبَرَ وَالشَّعْرَ وَنَعْبُدُ الشَّجَرَ وَالْحَجَرَ فَبَيَّنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذَا بَعَثَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِينَ تَعَالَى ذِكْرَهُ وَجَلَّتْ عَظَمَتُهُ إِلَيْنَا نَبِيًّا مِّنْ أَنْفُسِنَا نَعْرِفُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ فَأَمَرَنَا نَبِيُّنَا رَسُولُ رَبِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَقَاتِلَكُمْ حَتَّى تَعْبُدُوا اللَّهَ وَحْدَهُ أَوْ تَوَدُّوا الْحِزْيَةَ وَأَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُولِهِ رَبِّنَا أَنَّهُ مَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ إِلَى الْحَنَّةِ

کی کوئی مثال آج تک بھی نہیں دیکھی گئی اور ہم میں سے جو کوئی زندہ رہے گا تو وہ تمہاری گردنوں کا مالک ہوگا (مغیرہ کا ارادہ ہوا کہ فوراً ہی لڑائی شروع کر دی جائے) لیکن نعمان بن ثابت امیر فوج نے کہا کہ اے مغیرہ! تم بارہا رسالت مآب ﷺ کے ساتھ شریک جنگ رہے ہو جہاں تم نے کوئی ندامت و رسوائی نہیں اٹھائی ہے اور میں اکثر مرتبہ رسالت مآب ﷺ کے ساتھ لڑائیوں میں گیا ہوں اور قاعدہ جنگ سے واقف ہوں جب سرور عالم ﷺ دن کے شروع حصہ میں جنگ نہیں کرتے تھے تو نماز پڑھنے کے بعد مناسب ہواؤں کے چلنے کا انتظار فرمایا کرتے تھے۔

باب ۲۶۴۔ امام اگر بادشاہ مملکت سے کوئی عہد و پیاں کر لے تو اس معاہدہ کی پابندی اس ملک کے تمام باشندوں پر ہونے کا بیان۔

۳۹۹۔ سہل بن بکار، وہیب، عمرو بن مہمی، عباس ساعدی، حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم غزوہ تبوک میں رسالت مآب ﷺ کے ساتھ شریک تھے کہ شاہ ایلہ نے رسالت مآب ﷺ کی خدمت میں ایک سفید خچر اور ایک چادر بطور ہدیہ پیش کی تو آپ نے اس کے ملک میں اس کیلئے کچھ معافی لکھ دی۔

باب ۲۶۵۔ سرکار رحمۃ اللعالمین ﷺ کی امان میں آئے ہوئے لوگوں سے حسن سلوک کا بیان، ذمہ بمعنی عہد و پیمان ال بمعنی رشتہ داری۔

۴۰۰۔ ادم بن ابی یاس، شعبہ، ابو جمرہ، جویریہ بن قدامہ تمیمی سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت فاروق اعظمؓ سے عرض کیا کہ اے امیر المومنین ہمیں نصیحت فرمائیے تو آپ نے ارشاد فرمایا میں تم کو اللہ تعالیٰ کے عہد و پیاں کی تعمیل کی نصیحت کرتا ہوں، کیونکہ وہ تمہارے رسول اللہ کا قول و قرار ہے اور تمہارے اہل و عیال کی روزی کا ذریعہ ہے۔

باب ۲۶۶۔ رسالت مآب ﷺ کا بحرین میں جاگیریں دینا اور

فِي نَعِيمٍ لَمْ يَرِ مِثْلَهَا قَطُّ وَمَنْ بَقِيَ مِنَّا مَلِكٌ رَقَابَتَكُمْ فَقَالَ التُّعْمَانُ رَبِّمَا أَشْهَدُكَ اللَّهُ مِثْلَهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَنْدِمَكَ وَلَمْ يُحْزَكَ وَلَكِنِّي شَهِدْتُ الْقِتَالَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ أَنْظَرُ حَتَّى تَهْبِ الْأَرْوَاحُ وَ تَحْضُرُ الصَّلَوَاتُ .

۲۶۴ بَاب إِذَا وَاذَعَ الْإِمَامُ مَلِكَ الْقَرْيَةِ هَلْ يَكُونُ ذَلِكَ لِبَقِيَّتِهِمْ .

۳۹۹ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسِ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبُوكَ وَأَهْلَى مَلِكِ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةَ بَيْضَاءَ وَكَسَاهُ بُرْدًا وَكَتَبَ لَهُ بِبَحْرِهِمْ .

۲۶۵ بَاب الْوَصَايَا بِأَهْلِ ذِمَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالذِّمَّةُ الْعَهْدُ وَالْإِلُ الْقَرَابَةُ .

۴۰۰ حَدَّثَنَا أَدَمُ بْنُ أَبِي أَيَّاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ جُوَيْرِيَةَ بِنَ قَدَامَةَ التَّمِيمِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قُلْنَا أَوْصَيْنَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ أَوْصِيَكُمْ بِذِمَّةِ اللَّهِ فَإِنَّهُ ذِمَّةُ نَبِيِّكُمْ وَرِزْقُ عِيَالِكُمْ .

۲۶۶ بَاب مَا أَقْطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

بحرین کے مال و دولت اور جزیرہ میں سے امت مسلمہ کو دینے کے لئے وعدے نیز فئے اور جزیرہ کی تقسیم کا بیان۔

وَسَلَّمَ مِنَ الْبَحْرَيْنِ وَمَا وَعَدَ مِنْ مَّالِ الْبَحْرَيْنِ وَالْجَزِيرَةِ وَلِمَنْ يُقْسِمُ الْفَيْءَ وَالْجَزِيرَةَ.

۳۰۱۔ احمد، زہیر، یحییٰ، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کو طلب فرمایا، تاکہ بحرین میں ان کیلئے جاگیر و معافی لکھ دیں تو انصاریوں نے کہا، اللہ کی قسم! یہ ہرگز نہیں ہو سکتا، آپ پہلے ہمارے قریشی بھائیوں کیلئے بھی اتنا ہی لکھ دیجئے، تو حضور نے (مثبت ایزوی کے موافق) جواب دیا، انشاء اللہ وہ قت بھی آئے گا اور انصار اپنی اس بات پر اڑے رہے، تو آپ نے فرمایا، تم عنقریب میرے بعد لوگوں کو غیر معقول ترجیح پاتے ہوئے دیکھو گے، اس وقت صبر کرنا تاکہ حوض کوثر پر مجھ سے ملاقات کر سکو۔

۴۰۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَهِيرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ لِيَكْتَسِبَ لَهُمْ بِالْبَحْرَيْنِ فَقَالُوا لَا وَاللَّهِ حَتَّى تَكْتَسِبَ لِأَخَوَانِنَا مِنْ قُرَيْشٍ بِمِثْلِهَا فَقَالَ ذَاكَ لَهُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ عَلَى ذَلِكَ يَقُولُونَ لَهُ قَالَ فَإِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَهُ فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ.

۳۰۲۔ علی بن عبد اللہ، اسلعل بن ابراہیم، روح بن قاسم، محمد بن منکدر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے مجھ (جابرؓ) سے ارشاد فرمایا کہ اگر میرے پاس بحرین کا مال آگیا تو میں تم کو بہت کچھ دوں گا، اور رسالت مآب ﷺ کی رحلت کے بعد بحرین کا مال غنیمت آنے پر حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اپنے عہد خلافت میں اعلان کیا کہ رسالت مآب ﷺ نے جس کسی سے کوئی وعدہ کیا ہو، تو وہ آئے، چنانچہ میں نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کے پاس جا کر کہا کہ سرور عالم ﷺ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اگر بحرین کا مال میرے پاس آگیا، تو میں تم کو بہت کچھ دوں گا، تو صدیق اکبرؓ نے مجھے حکم دیا کہ تم دونوں ہاتھ بھر کر لے لو، چنانچہ میں نے ایک لپ بھر کر لے لیا تو آپ نے کہا، ان کو گنو، میں نے انہیں شمار کیا، تو وہ پانچ سو تھے، پھر آپ نے مجھے ڈیڑھ ہزار (اشرفیاں) اور عنایت فرمائیں، ابراہیم نے بذریعہ عبدالعزیز و حضرت انسؓ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بحرین کا مال آیا، تو آپ نے فرمایا کہ اس کو مسجد میں پھیلا دو، اور اب تک سرور عالم ﷺ کی خدمت میں جو مال آیا تھا، اس سے موجودہ دولت بہت زیادہ تھی، اتنے میں حضرت عباسؓ نے آپ کے پاس آ کر کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! مجھے بھی کچھ عنایت کیجئے، کیونکہ مجھ پر اپنا اور عقیل کا فدیہ آیا ہے، تو آپ نے فرمایا

۴۰۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنِي رُوْحُ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُكَدَّرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي لَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَدْ أَعْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا فَلَمَّا قَبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَنْ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّةٌ فَلْيَأْتِنِي فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ قَالَ لِي لَوْ قَدْ جَاءَ نَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَأَعْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا فَقَالَ لِي اخْبِئْ فَحَثَوْتُ حَتِيَّةً فَقَالَ لِي عُدْهَا فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ خَمْسُمِائَةٍ فَأَعْطَانِي أَلْفًا وَخَمْسُمِائَةٍ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ أُنْبِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَ انْزُرُوهُ فِي الْمَسْجِدِ فَكَانَ أَكْثَرَ مَالٍ أُتِيَ بِهِ

لے لو اور انہوں نے دونوں ہاتھوں سے مال و دولت سمیٹ کر اپنے کپڑے میں رکھ لی اور جب اس کو اٹھانے لگے تو وہ گھڑ نہ اٹھ سکا، تو انہوں نے آپ سے عرض کیا، کسی کو کہئے کہ وہ اس کو میرے اوپر رکھ دے، اس پر سرور عالم نے فرمایا، یہ تو نہیں ہو سکتا، تو حضرت عباسؓ نے کہا، ذرا آپ ہی تکلیف کر کے اس کو اٹھا کر مجھ پر رکھ دیجئے، آپ نے فرمایا یہ بھی مناسب نہیں اس کے بعد حضرت عباسؓ نے اس میں سے کچھ کم کر کے اٹھانا چاہا، تب بھی وہ نہ اٹھ سکا، اور وہ انکے حرص پر تعجب کرتے ہوئے اس میں سے کم کرتے رہے، یہاں تک کہ جب اس گھڑ کو وہ اٹھا سکے تو وہ اس کو اٹھا کر لے گئے اور رسالت مآبؐ کی نگاہیں اس وقت تک ان کا تعاقب کرتی رہیں، جب تک وہ آنکھوں سے اوجھل نہیں ہو گئے اور یہ تمام مال و زر تقسیم ہونے تک رسالت مآب ﷺ بہ نفس نفیس وہاں تشریف فرما رہے حتیٰ کہ ایک درہم بھی وہاں باقی نہیں رہا۔

باب ۲۶۷۔ قول و اقرار کئے ہوئے آدمی کو بغیر کسی جرم کے قتل کر دینے کے گناہ کا بیان۔

۴۰۳۔ قیس بن حفص، عبدالواحد، حسن بن عمرو، مجاہد، حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا، جو کوئی کسی ایسے شخص کو قتل کرے جس سے پہلے عہد و بیان ہو چکا ہو، تو اس قاتل کو جنت کی خوشبو تک نہ مل سکے گی۔ در آں حالیکہ جنت کی خوشبو چالیس برس کی مسافت سے معلوم ہوتی ہے (۱)۔

باب ۲۶۸۔ یہودیوں کو جزیرہ عرب سے باہر نکال دینے کا بیان، اور حضرت عمرؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہؐ نے یہودیوں سے فرمایا تھا کہ اس وقت تک میں بھی تم کو یہاں رہنے دوں گا، جب تک اللہ تعالیٰ تم کو برقرار رکھے گا۔

۴۰۴۔ عبداللہ بن یوسف، لیث، سعید مقبری، ان کے والد حضرت

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطِنِي إِنِّي فَادَيْتُ نَفْسِي وَفَادَيْتُ عَقِيلًا قَالَ خُذْ فَحَنَّا فِي ثَوْبِهِ ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَقَالَ أَمْرُ بَعْضِهِمْ يَرْفَعُهُ إِلَى قَالَ لَا قَالَ فَارْفَعُهُ أَنْتَ عَلَيَّ قَالَ لَا ثُمَّ احْتَمَلَهُ عَلَى كَاهِلِهِ ثُمَّ انْطَلَقَ فَمَا زَالَ يَتْبَعُهُ بَصَرُهُ حَتَّى خَفِيَ عَلَيْنَا عَجَبًا مِنْ حِرْصِهِ فَمَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَمَّ مِنْهَا دِرْهَمٌ.

۲۶۷۔ بَابُ إِثْمٍ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا بِغَيْرِ جُرْمٍ.

۴۰۳۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ يَرْحُ رَائِحَةُ الْجَنَّةِ وَأَنْ رِيحَهَا تَوْجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا.

۲۶۸۔ بَابُ إِخْرَاجِ الْيَهُودِ مِنْ حَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَقَالَ عُمَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَرُّكُمْ مَا أَفَرُّكُمْ اللَّهُ بِهِ.

۴۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ حَدَّثَنَا

(۱) اس حدیث سے اس بات کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اسلام کی نظر میں انسانی جان کو کس قدر تحفظ دیا گیا ہے، مسلمانوں کے ملک میں ذمی بن کر رہنے والے کافر کو ناحق قتل کرنے پر جب اتنی سخت وعید ہے تو کسی مسلمان کو قتل کرنے کا وبال اس سے کہیں زیادہ شدید ہوگا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ مسجد ہی میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے باہر تشریف لا کر فرمایا کہ یہودیوں کے پاس چلو اور جب ہم لوگ بیت مدراس میں پہنچے تو آپ نے یہودیوں سے فرمایا کہ اسلام لاؤ تاکہ تم محفوظ ہو جاؤ اور اچھی طرح جان لو کہ یہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور میں یہ چاہتا ہوں کہ تم کو اس زمین میں سے نکال کر باہر کر دوں۔ سنو! کہ تم میں سے جس کے پاس مال ہو وہ اس کو فروخت کر دے ورنہ یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لو کہ زمین صرف اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔

۴۰۵۔ محمد ابن عیینہ، سلیمان الاحول، سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ جمعرات کا دن! اور آہ جمعرات کا دن! پھر انہوں نے ایسی گریہ وزاری کی کہ جس سے سنگریزے بھیگ گئے تو میں (ابن جبیر) نے پوچھا کہ اے ابوالعباس جمعرات کا دن کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ اس روز رسالت مآب ﷺ کے مرض میں شدت ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ شانہ کی کوئی ہڈی لاؤ تو میں تم کو ایک تحریر لکھ دوں تاکہ تم لوگ میرے بعد گمراہ نہ ہو سکو لیکن لوگوں نے اختلاف کیا اور آنحالیہ رسول اللہ کے پاس جھگڑنا نہیں کرنا چاہئے تھا پھر ان لوگوں نے کچھ سمجھ کر پوچھا کہ رسول اللہ دنیا کو چھوڑ رہے ہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا تم مجھے چھوڑ دو میں جس حال میں ہوں وہ اس کیفیت و حالت سے اچھا ہے جس کی طرف تم مجھے بلاتے ہو پھر آپ نے تین باتوں کے کرنے کا حکم دیا فرمایا کہ تم جزیہ عرب سے مشرکوں کو نکال باہر کرو اور وفد کو اس طرح انعام دیتے رہنا جس طرح میں انعام و اکرام دیتا ہوں اور تیسری بات بھلی سی تھی جس کو کہ میں بھول گیا سفیان کا بیان ہے کہ یہ قول سلیمان کا ہے؟

باب ۲۶۹۔ مسلمانوں سے بے وفائی کرنے والے مشرکین کو کیا معاف کر دیا جائے۔

۴۰۶۔ عبد اللہ بن یوسف، سعید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب خیبر فتح ہوا تو ایک زہر آلودہ بکی

الَّتِي قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودٍ فَخَرَجْنَا حَتَّى جَعَلْنَا بَيْتَ الْمَدْرَاسِ فَقَالَ اسْلُمُوا تَسْلُمُوا وَأَعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُحْلِيَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَرْضِ فَمَنْ يَجِدْ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَإِلَّا فَاَعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ.

۴۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ ثُمَّ بَكَى حَتَّى بَلَ دَمْعُهُ الْحَضَى قُلْتُ يَا أَبَا عَبَّاسٍ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ قَالَ اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ فَقَالَ إِنِّي بَكَيْتُ بِكَيْفٍ أَكْتُبُ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا فَتَنَّا زَعُوا وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيِّ تَنَازُعٍ فَقَالُوا مَالَهُ أَهَجَرَ اسْتَفْهَمُوهُ فَقَالَ دَرُونِي فَلَذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونِي إِلَيْهِ فَأَمَرَهُمْ بِثَلَاثٍ قَالَ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُمْ أُجِيزُهُمْ وَالثَّلَاثَةُ خَيْرٌ إِمَّا أَنْ سَكَتَ عَنْهَا وَإِمَّا أَنْ قَالَ لَهَا فَتَسَيَّتْهَا قَالَ سُفْيَانُ هَذَا مِنْ قَوْلِ سُلَيْمَانَ.

۲۶۹ باب إِذَا عَدَرَ الْمُشْرِكُونَ بِالْمُسْلِمِينَ هَلْ يُعْفَى عَنْهُمْ.

۴۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سَمٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْمِعُوا إِلَيَّ مَنْ كَانَ هَهُنَا مِنْ يَهُودٍ فَجُمِعُوا لَهُ فَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِي عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَبُوكُمْ قَالُوا فُلَانٌ فَقَالَ كَذَبْتُمْ بَلْ أَبُوكُمْ فُلَانٌ قَالُوا صَدَقْتَ قَالَ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِي عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ وَإِنْ كَذَبْنَا عَرَفْتَ كَذَبْنَا كَمَا عَرَفْتَهُ فِي آيِنَا فَقَالَ لَهُمْ مَنْ أَهْلُ النَّارِ قَالُوا نَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا ثُمَّ تَخَلَّفُونَا فِيهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَعُوا فِيهَا وَاللَّهِ لَا نَخْلُفُكُمْ فِيهَا أَبَدًا ثُمَّ قَالَ هَلْ أَنْتُمْ صَادِقِي عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هَذِهِ الشَّاةِ سَمًا قَالُوا نَعَمْ قَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذَلِكَ قَالُوا أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا نَسْتَرِيحُ مِنْكَ وَإِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ .

ہوئی بکری رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کی گئی (۱) تو رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہاں جتنے یہودی ہیں ان سب کو جمع کر لو جب وہ سب آپ کے سامنے جمع کر لئے گئے تو آپ نے فرمایا کہ میں تم سے ایک بات پوچھتا ہوں کیا تم سچ بتاؤ گے؟ پھر ان لوگوں کے جی ہاں کہنے پر آپ نے دریافت فرمایا کہ تمہارے باپ کا نام کیا ہے انہوں نے کہا فلانا تو آپ نے فرمایا کہ تم جھوٹ کہہ رہے ہو بلکہ تمہارا باپ تو فلاں آدمی ہے اس پر انہوں نے جواب دیا آپ سچ فرماتے ہیں اس کے بعد آپ نے فرمایا اگر میں تم سے کوئی بات پوچھوں تو تم سچ سچ بتاؤ گے تو ان لوگوں نے جواب دیا جی ہاں اے ابوالقاسم اگر ہم جھوٹ کہیں گے تو آپ ہمارا جھوٹ پہچان لیں گے جیسا کہ ابھی آپ نے ہمارے باپ کے نام کی بابت پہچان لیا ہے تو آپ نے فرمایا بتاؤ دوزخی کون لوگ ہیں انہوں نے کہا کہ ہم لوگ تو دوزخ میں تھوڑے ہی دنوں ٹھہریں گے اور ہمارے بعد تم اس میں ہماری جانشینی کرو گے تو سرور عالم ﷺ نے فرمایا تم اس میں ذلیل و خوار رہو گے اور اللہ کی قسم! ہم دوزخ میں کبھی تمہاری جانشینی نہیں کریں گے اس کے بعد پھر آپ نے فرمایا کہ اگر میں تم سے ایک بات اور پوچھوں تو کیا تم سچ بتاؤ گے؟ انہوں نے کہا جی ہاں! اے ابوالقاسم آپ نے فرمایا کیا تم نے اس بکری میں زہر ملایا تھا انہوں نے کہا جی ہاں! تو آپ نے فرمایا تم کو اس بات پر کس نے آمادہ کیا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے یہ چاہا تھا کہ اگر آپ جھوٹے ہیں تو ہم کو آپ سے چھٹکارا مل جائے گا اور ہم آرام سے رہیں گے اور اگر آپ واقعی اللہ کے نبی اور رسول ہیں تو زہر آپ کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچائے گا۔

باب ۲۷۰۔ بے وفائی اور عہد شکنی کرنے والے کے لئے امام کی بددعا کا بیان۔

۲۷۰. بَابُ دُعَاءِ الْإِمَامِ عَلَى مَنْ نَكَثَ عَهْدًا .

(۱) آپ ﷺ کو زہر دینے کا واقعہ غزوہ خیبر کے بعد پیش آیا جب ایک یہودی عورت نے آپ کیلئے کھانا تیار کیا اور اس میں زہر ملا دیا، اس عورت کا نام زینب بنت حارث تھا، مر حب یہودی کی بہن تھی۔ اس سے پوچھا گیا کہ تم نے یہ کام کیوں کیا؟ اس نے جواب دیا کہ مسلمانوں نے میرے باپ چچا بھائی اور خاندان تمام کو قتل کر دیا ہے، پھر اس عورت کو قتل کیا گیا چھوڑ دیا گیا، اس بارے میں مختلف روایات و اقوال ہیں ایک قول یہ بھی ہے کہ اس زہر کے اثر سے جب ایک صحابی فوت ہو گئے، تو اس عورت کو اس صحابی کے در ثاء کے حوالے کر دیا گیا۔

۴۰۷۔ ابو العثمان، ثابت بن یزید، عاصم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے قنوت پڑھنے کی بابت دریافت کیا، تو انہوں نے کہا کہ رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھنا چاہئے، تو میں نے کہا کہ فلاں شخص تو یہ بیان کرتا ہے کہ آپ نے رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھنے کیلئے کہا ہے، اس پر حضرت انسؓ نے جواب دیا کہ وہ شخص جھوٹا ہے، اور پھر انہوں نے رسالت مآب سے حدیث بیان کی کہ آپ نے ایک مہینہ تک رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھی ہے، اور بنو سلیم کے قبیلوں کے لئے آپ بددعا کرتے تھے، حضرت انسؓ کا یہ بھی بیان ہے کہ سرور عالم نے ان شریکین کی طرف چالیس یا ستر قاری روانہ کئے تھے، جنہوں نے قرآن شریف کے ان قاریوں سے مزاحمت کر کے ان کو جان سے مار ڈالا، اور در آنحالیکہ ان کے اور رسالت مآب کے درمیان ایک معاہدہ ہو چکا تھا، اس قتل کے بعد میں نے رسالت مآب کو دیکھا کہ آپ کو ان پر بے انتہا غصہ آیا کہ اتنا غصہ کسی اومیر نہیں آیا۔

٢٧١ بَابُ أَمَانِ النِّسَاءِ وَجَوَارِهِنَّ.

۴۰۸۔ عبد اللہ بن یوسف مالک، ابوالنضر (جو کہ عمر بن عبید اللہ کے آزاد کردہ غلام تھے) ابومرہ (جو کہ ام ہانی دختر ابوطالب کے آزاد کردہ غلام تھے) سے روایت کرتے ہیں کہ ام ہانی دختر ابوطالب نے کہا کہ فتح مکہ کے سال میں رسالت مآب ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، تو آپ غسل فرما رہے تھے، اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پردہ پکڑے ہوئے تھیں، تو میں نے آپ کو السلام علیکم کہا، تو آپ نے فرمایا، کون ہے؟ میں نے عرض کیا، میں ہوں ام ہانی بنت ابی طالب، تو آپ نے فرمایا، خوش باش! آؤ، ام ہانی آؤ، پھر آپ نے غسل سے فراغت کر کے ایک ہی کپڑے میں لپٹے لپٹے کھڑے ہو کر آٹھ رکعت نماز پڑھی، تو میں (ام ہانی) نے کہا کہ یا رسول اللہ میں نے فلاں ابن ہمیرہ کو پناہ دی ہے (۱)، اور میرے بھائی حضرت علیؓ ان کو مارنا چاہتے ہیں، تو رسالت مآب ﷺ نے فرمایا، اے ام ہانی! جس کو تم نے پناہ دی ہے، اس کو ہم نے بھی پناہ دی ہے، اور یہ جاشت کا وقت

(۱) اس روایت سے معلوم ہوا کہ عورت بھی کسی کافر کو پناہ دے سکتی ہے اور اسلام نے عورت کی پناہ کو بھی معتبر سمجھا ہے۔

قَالَتْ أُمُّ هَانِيٍّ وَذَلِكَ ضُحَى .

۲۷۲ باب ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَجَوَارِهِمْ
وَاحِدَةً يَسْغِي بِهَا أَذْنَا هُمْ

۴۰۹ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنِ
الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
خَطَبَنَا عَلِيٌّ فَقَالَ مَا عِنْدَنَا كِتَابٌ نَقْرُؤُهُ إِلَّا
كِتَابُ اللَّهِ وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ فَقَالَ فِيهَا
الْجَرَاحَاتُ وَأَسْنَاؤُ الْإِبِلِ وَالْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ
غَيْرِ إِلَى كَذَا فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ أَوَى
فِيهَا مُحَدِّثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ
أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَمَنْ
تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ مِثْلُ ذَلِكَ وَذِمَّةُ
الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ فَمَنْ أَحْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ
مِثْلُ ذَلِكَ .

۲۷۳ باب إِذَا قَالُوا صَبَّأْنَا وَلَمْ يَحْسِنُوا
أَسْلَمْنَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرَأُ
إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ وَقَالَ عُمَرُ إِذَا قَالَ
مَتَرَسُ فَقَدْ أَمَنَهُ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ الْأَلْسِنَةَ
كُلَّهَا وَقَالَ تَكَلَّمْ لَا بَأْسَ .

تھا۔

باب ۲۷۲۔ مسلمانوں کی ذمہ داری اور پناہ دہی پر پناہ دہندہ
کے ہر فرد کی عمل آوری میں یکسانیت کا بیان۔

۴۰۹۔ محمد، وکیع، اعمش، ابراہیم تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں
کہ حضرت علیؑ نے ہم سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ ہمارے پاس صرف
قرآن کریم ہے، جس کو ہم پڑھتے ہیں اس صحیفہ ربانی میں زخموں
کے احکام اور اونٹوں کی دیت اور مقام غیر سے فلاں مقام تک مدین
منورہ کے حرم ہونے کا بیان ہے، یہاں جو کوئی ظلم کرے یا کسی نئی
بات کرنے والے کو جگہ دے تو اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام
لوگوں کی لعنت ہوتی ہے، اور ایسے شخص سے اس کی کوئی نفلی عبادت
اور فرضی عبادت منظور نہیں کی جاتی، اور جو کوئی اپنے مالک و آقا کی
اجازت و مرضی کے خلاف کسی دوسرے سے دلار اور دوستی کرے گا،
تو ایسے شخص پر بھی لعنت ہوتی ہے، اور تمام مسلمانوں کی ذمہ داری
واحد ذمہ داری ہے، اور جو کوئی کسی مسلمان کی بے عزتی کریگا، تو اس پر
بھی اسی طرح لعنت ہوتی ہے۔

باب ۲۷۳۔ کافروں کا اسلمنا نہ کہہ کر لفظ صبا نا کہنے کا بیان،
ابن عمرؓ کا بیان ہے کہ خالد نے صبا نا (۱) کہنے والوں کو مار ڈالنا
شروع کیا، تو رسالت مآب ﷺ نے فرمایا اے اللہ! خالد کے
افعال سے میں اپنی برات پیش کرتا ہوں، اور عمرؓ کا بیان ہے،
کہ جب کسی نے ”مترس“ کہا تو گویا اس نے امان دے دی،
کیونکہ اللہ تعالیٰ تمام زبانوں سے واقف ہے، اور اگر کوئی تکلم
کہہ دے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں، (اس لفظ سے امان دینا

(۱) واقعہ یہ پیش آیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید کو قبیلہ بنو جذیمہ کی طرف لشکر دے کر بھیجا انہوں نے جا کر انہیں
اسلام کی دعوت دی جواب میں انہوں نے اسلمنا کی بجائے صبا نا کہا، اس پر حضرت خالدؓ نے انہیں قتل کرنا شروع کر دیا جسے حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے پسند نہیں فرمایا۔ ”صابی“ کے معنی بے دین کے ہیں یا اپنے آبائی دین سے نکل جانا امام بخاریؒ اس باب سے شریعت اسلامیہ کا یہ
حکم بتانا چاہتے ہیں کہ غیر مسلم اگر اسلام میں داخل ہونے کا اظہار اپنی زبان اپنے ذہن کے مطابق کرتا ہے اور صحیح طریقہ سے اپنے آپ کو
مسلمان نہیں کہہ پاتا، تو بھی اسکا اسلام معتبر سمجھا جائے گا، جیسا کہ اس مذکورہ واقعہ میں قبیلہ جذیمہ کے لوگوں نے صبا نا کہنا کہ اسلمنا کیونکہ
ابتدا عرب میں مسلمانوں کو صابی ہی کہا جاتا تھا۔

مقصود ہوتا ہے) اور مترس فارسی لفظ ہے، بمعنی نہ ڈر۔

باب ۲۷۴۔ مشرکوں سے مال وغیرہ پر صلح اور قول و قرار کرنے کا بیان اور جس نے وعدہ شکنی کی تو وہ گنہگار ہوگا اور فرمان الہی، اگر کافر تم سے صلح کرنے پر مائل ہوں، تو تم بھی صلح پر مائل ہو جاؤ (آخر آیت تک):

۳۱۰۔ مسدد، بشر یعنی ابن مفضل، یحییٰ، بشر، سہل ابن ابی حمہ سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن سہل اور حمصہ ابن مسعود بن زید یہ دونوں خیبر کی طرف روانہ ہوئے اور خیبر والوں سے صلح کا زمانہ تھا ایک مرتبہ یہ دونوں ڈرا لگے ہوئے تھے کہ عبد اللہ بن سہل کے پاس حمصہ کی لاش کو خون میں لتھڑا ہوا لایا گیا، جن کو انہوں نے دفن کر دیا اور پھر اس کے بعد وہ مدینہ لوٹ آئے، ایک مرتبہ سہیل کے بیٹے عبد الرحمن اور مسعود کے دو بیٹے حمصہ اور حمصہ یہ تینوں مل کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عبد اللہ بن سہل شہید کی بابت عبد الرحمن آپ سے گفتگو کرنے لگے، تو آپ نے فرمایا بڑے کو بات کرنے دو اور وہ عمر میں سب سے چھوٹے تھے، لہذا وہ خاموش ہو گئے، تو آپ نے حمصہ اور حمصہ سے فرمایا کہ کیا تم قسم کھا کر قاتل سے اپنے عزیز مقتول کے خون کے استحقاق کو ثابت کرو گے، تو انہوں نے عرض کیا کہ ہم قسم کیسے کھا سکتے ہیں نہ ہم وہاں تھے اور نہ ہی ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے، تو آپ نے فرمایا کہ کیا تم پسند کرتے ہو کہ یہودی پچاس قسمیں کھا کر اپنی بریت کرائیں، تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم ان کافروں پر کیسے اعتبار کر سکتے ہیں، بالآخر رسالت مآب نے ان تینوں مدعیوں کو اپنے پاس سے دیت عطا فرمائی۔

باب ۲۷۵۔ ایفاء وعدہ کی برتری کا بیان۔

۳۱۱۔ یحییٰ بن کبیر، لیث، یونس، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابوسفیان بن حرب نے ان سے کہا کہ ہر قتل بادشاہ روم نے ان کو جو مملکت شام میں تاجر بن کر گئے تھے، مع چند قریشیوں کے بلوا بھیجا تھا اور یہ واقعہ اس زمانہ کا ہے، جس میں رسالت مآب ﷺ نے ابوسفیان سے کفار ان قریش کے ساتھ صلح کی تھی۔

۲۷۴ بَابُ الْمَوَادَعَةِ وَالْمُصَالَحَةِ مَعَ الْمُشْرِكِينَ بِالْمَالِ وَغَيْرِهِ وَإِثْمُ مَنْ لَمْ يَفِ بِالْعَهْدِ وَقَوْلُهُ وَإِنْ جَنَحُوا لِلْسَّلَامِ فَاجْنَحْ لَهَا الْآيَةُ.

۴۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ هُوَ ابْنُ الْمُفْضِلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ بَشِيرٍ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَتْمَةَ قَالَ انْطَلَقَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ بْنُ زَيْدٍ إِلَى خَيْبَرَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صَلْحٌ فَتَفَرَّقَا فَأَتَى مُحَيِّصَةُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ وَهُوَ يَتَشَحَّطُ فِي دَمِهِ قَتِيلًا فَلَقَنَهُ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ وَحَوِيصَةُ إِنَّا مَسْعُودٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ كَبَّرَ كَبَّرَ وَهُوَ أَحَدُ الْقَوْمِ فَسَكَتَ فَتَكَلَّمَا فَقَالَ اتَّحِلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ قَاتِلِكُمْ أَوْ صَاحِبِكُمْ قَالُوا وَكَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَرَقَالَ فَتَبَرَّيْكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ فَقَالُوا كَيْفَ نَأْخُذُ إِيمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَعَقَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ.

۲۷۵ بَابُ فَضْلِ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ.

۴۱۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَبِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرْقُلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِنْ قُرَيْشٍ كَانُوا تِجَارًا بِالشَّامِ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي مَادَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا سُفْيَانَ فِي كُفَّارِ قُرَيْشٍ.

۲۷۶ باب هَلْ يَنْفِي عَنِ الذِّمِّي إِذَا سَحَرَ
وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ
شِهَابٍ سُئِلَ أَعْلَى مَنْ سَحَرَ مِنْ أَهْلِ
الْعَهْدِ قَتْلٌ قَالَ بَلَّغْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صُنِعَ لَهُ ذَلِكَ فَلَمْ
يَقْتُلْ مِنْ صُنْعِهِ وَكَانَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ .

۴۱۲ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى
حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَرَ حَتَّى كَانَ
يُخِيلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ صَنَعَ شَيْئًا وَلَمْ يَصْنَعْهُ .

۲۷۷ باب مَا يُحْدَرُ مِنَ الْعَذْرِ وَقَوْلُهُ
تَعَالَى وَإِنْ يُرِيدُوا أَنْ يُخَدِّعُواكَ فَإِنْ
حَسَبَكَ اللَّهُ الْآيَةَ .

۴۱۳ - حَدَّثَنِي الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ ابْنُ
مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنُ زَبْرٍ قَالَ
سَمِعْتُ بُشَيْرَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا إِدْرِيسَ
قَالَ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهُوَ فِي
قُبَّةٍ مِنْ أَدَمَ فَقَالَ اعْذُوبْنَا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ
مَوْتِي ثُمَّ فَتَحَ بَيْتَ الْمَقْدِسِ ثُمَّ مَوْتَانِ
يَأْخُذُ فِيكُمْ كَقَعَاصِ الْغَنَمِ ثُمَّ اسْتِفَاضَةَ الْمَالِ
حَتَّى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِينَارٍ فَيُظَلُّ سَاحِطًا
ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقَى بَيْتٌ مِنَ الْعَرَبِ إِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ
هَذَانِ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ فَيَغْدِرُونَ

باب ۲۷۶ - کوئی ذمی اگر جادو کرے، تو اس کو معاف کیا
جاسکتا ہے۔ ابن وہب کہتے ہیں کہ مجھ سے یونس نے ابن
شہاب کے ذریعہ بیان کیا ہے کہ پوچھا گیا۔ اگر کوئی ذمی کسی
پر جادو کرے تو کیا ایسے ذمی کو قتل کیا جاسکتا ہے، تو میں نے
جواب دیا کہ رسالت مآب کی ذات بابرکات پر اس طرح کیا
گیا، مگر جادوگر اہل کتاب کو آپ نے اس جادو کی وجہ سے قتل
نہیں کیا۔

۴۱۲ - محمد بن یحییٰ ہشام، ان کے والد حضرت عائشہ سے روایت کرتے
ہیں کہ آپ پر جادو کیا گیا تھا اس کا اثر یہ ہوا تھا کہ آپ خیال فرماتے
تھے کہ فلاں کام کر چکے ہیں (۱) حالانکہ وہ کام آپ نے انجام نہ دیا
ہوتا۔

باب ۲۷۷ - یوفائی کی ممانعت کا بیان، اور فرمان الہی کہ
اے نبی اللہ اگر یہ لوگ آپ کو دھوکہ دینا چاہیں، تب بھی
بے شک اللہ تعالیٰ آپ کی مدد کے لئے کافی ہے۔

۴۱۳ - حمیدی، ولید، عبد اللہ، بسر، ابو ادريس، عوف بن مالک سے
روایت کرتے ہیں کہ میں (عوف بن مالک) نے غزوہ تبوک میں
رسالت مآب ﷺ کے پاس حاضری دی اور وہ چڑے کے ایک خیمہ
میں تشریف فرما تھے ارشاد فرمایا کہ یاد کر لو قیامت برپا ہونے سے
پہلے چھ باتیں معرض وجود میں آئیں گی، میری رحلت، فتح بیت
المقدس، یکدم سے مرنا ہے، یہ باتم میں اس طرح پھیلے گی، جس
طرح بکریوں میں یکایک مرنے کی بیماری پھیل جاتی ہے، سرمایہ
داری کی کثرت، یعنی اگر کسی کو سوا اثرفیاں دی جائیں، تب بھی وہ
خوش نہ ہو، فتنہ کی بیماری جو عرب کے ہر گھر میں داخل ہوگی، اور پھر
صلح نامہ جو تم مسلمانوں اور بنو اصغر رومیوں کے درمیان مرتب ہوگا،
پھر وہ اس صلح نامہ سے پھر جائیں گے، اور تمہارے مقابلہ کیلئے اسی

(۱) اس روایت سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ پر جادو کیا گیا اور اس کا اثر بھی ظاہر ہوا کہ وہ بعض کام جنہیں آپ ﷺ نے نہیں کیا ہوتا تھا،
آپ ﷺ کو خیال ہوتا کہ میں نے کر لیا ہے، لیکن اس جادو سے وحی اور شریعت پر کوئی اثر نہیں پڑا بلکہ وحی ہر اعتبار سے محفوظ رہی۔

فَيَا تُونَكُم تَحْتَ ثَمَانِينَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ
نِ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا.

۲۷۸ باب كَيْفَ يُبْنَى إِلَى أَهْلِ الْعَهْدِ
وَقَوْلُهُ وَإِنَّمَا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ إِلَيْهِمْ
عَلَى سَوَاءِ الْآيَةِ.

۴۱۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الرُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا
هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِيمَنْ
يُؤَدُّنَ يَوْمَ النَّحْرِ بِمَنْى لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكًا
وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانًا وَيَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ
يَوْمَ النَّحْرِ وَإِنَّمَا قِيلَ الْأَكْبَرُ مِنْ أَجْلِ قَوْلِ النَّاسِ
الْحَجُّ الْأَصْغَرُ فَبَدَأَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى النَّاسِ فِي ذَلِكَ
الْعَامِ فَلَمْ يَحُجَّ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ الَّذِي حَجَّ فِيهِ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُشْرِكًا.

۲۷۹ باب إِثْمُ مَنْ عَاهَدَ ثُمَّ غَدَرَ وَقَوْلُهُ
الَّذِينَ عَاهَدْتَ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُونَ
عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَهُمْ لَا يَتَّقُونَ.

۴۱۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرَّةٍ عَنْ مُسْرُوقٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ خِلَالِ
مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا إِذَا حَدَّثَ
كَذِبًا وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا
خَاصَمَ فَجَرَ وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ
كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدْعَهَا.

۴۱۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا كَتَبْنَا عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْفَرَانَ وَمَا فِي هَذِهِ

جھنڈے لئے ہوئے آئیں گے اور یہ ان کے ہر ایک پرچم کے نیچے
بارہ ہزار آدمیوں کا غول ہوگا۔

باب ۲۷۸ - قول و قرار فسخ کر دینے کا بیان، اور اللہ تعالیٰ کا
فرمان اے مسلمانو! اگر تم کو کسی قوم سے خیانت کا اندیشہ ہو تو
ان کا عہد و پیمان ان کو برابر واپس کر دو۔

۳۱۴ - ابوالیمان، شعب، زہری، حمید، ابو ہریرہ سے روایت کرتے
ہیں کہ صدیق اکبرؓ نے مجھے ان لوگوں کے ساتھ روانہ کیا، جو قربانی
والے دن مقام مثنیٰ میں اس امر کا اعلان کر رہے تھے کہ اس سال کے
بعد کوئی مشرک حج نہ کرے، اور کعبہ کا طواف کوئی شخص برہنہ نہ
کرے، اور حج اکبر قربانی والا دن ہے، اور اس کو حج اکبر اس لئے کہا کہ
عمرہ کو بعض لوگ حج اصغر کے نام سے موسوم کیا کرتے تھے، اور
صدیق اکبرؓ نے اس سال لوگوں کو ان کا عہد و پیمان واپس کر دیا، چنانچہ
حجۃ الوداع کے سال جس میں سرور عالم ﷺ نے حج کیا تھا، کسی
مشرک نے حج نہیں کیا۔

باب ۲۷۹ - معاہدہ کر کے غداری کرنے والے کے جرم کا
بیان، اور فرمان الہی کہ جن لوگوں نے تم سے عہد و پیمان کیا،
اور پھر ہر مرتبہ اپنا پیمان توڑ ڈالتے ہیں، اور ڈرتے نہیں ہیں۔

۴۱۵ - قتیبہ، جریر، اعمش، عبد اللہ، مسروق، عبد اللہ بن عمرو سے
روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا، کہ جس میں
مندرجہ ذیل چار عادتیں ہوں گی، وہ پکا منافق ہوگا، جب گفتگو کرے،
تو جھوٹ کہے، جب وعدہ کرے، تو پیمان شکنی کرے، جب کوئی معاہدہ
کرے، تو معاہدہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے غداری کرے، اور جب
جھگڑا کرے، تو گالیاں بکنے لگے، اور جب کسی میں مندرجہ بالا
خصلتوں میں سے کوئی بھی خصلت ہوگی، تو اس میں ایک نشانی
منافقت کی ہے، تاوقتیکہ وہ اس عادت کو ترک نہ کر دے۔

۴۱۶ - محمد سفیان، اعمش، ابراہیم، تیمی، اپنے والد سے روایت کرتے
ہیں کہ حضرت علیؓ کا بیان ہے کہ ہم نے قرآن کریم اور جو کچھ اس
صحیفہ ربانی میں ہے، اس کے علاوہ سرور عالم سے اور کچھ نہیں لکھا،
سرور عالم نے فرمایا، میرے فلاں نے مقام تک مدینہ منورہ حرم ہے، جو

کوئی یہاں ظلم کرے، یا کسی نئی بات پیدا کرنے والے کو جگہ دے، تو اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت ہوتی ہے، اس کی کوئی نفل اور فرض عبادت قبول نہیں کی جاتی، اور تمام مسلمانوں کی ذمہ داری واحد ہے، جس میں تمام چھوٹے بڑے داخل ہیں، جو کوئی کسی مسلمان کی آبروریزی کریگا، تو اس پر اللہ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہوتی ہے، اس کی نفل اور فرض عبادت منظور نہیں ہوگی، اور جو کوئی اپنے آقا اور والی کی اجازت کے بغیر کسی سے دوستی اور موالات کریگا، تو اس پر بھی اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی، اور ایسے شخص سے بھی اس کی نفل بندگی اور فرض عبادت منظور بارگاہ الہی نہیں ہوگی، ابو موسیٰ کا بیان ہے کہ ہم سے ہاشم بن قاسم، اسحاق بن سعید، حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا لوگو! اس وقت تمہاری کیا کیفیت ہوگی، جب تم کو اشرفی مل سکے گی، اور نہ روپیہ پیسہ، تو ان سے پوچھا گیا کہ تمہیں آئندہ ہونے والی یہ بات کیسے معلوم ہوئی؟ جس پر انہوں نے کہا، قسم ہے اس ذات کی، جس کے قبضہ قدرت میں ابو ہریرہؓ کی جان ہے، میں نے حضور صادق و مصدوق کی زبان سے یہ بات معلوم کر لی ہے، لوگوں نے پوچھا، معاشی بد حالی کی یہ کیفیت اور اس کی وجہ کیا ہوگی، تو ابو ہریرہؓ نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ اور سرور عالم کے عہد و پیمان اور ضمانت کی بے عزتی اور بے حرمتی کی جائے گی، اور اس وقت اللہ بزرگ و برتر، ذمیوں کے دل سخت کر دے گا، اور جو کچھ ان کافروں اور مشرکوں کے ہاتھوں میں ہوگا، اس سے مسلمانوں کو باز رکھیں گے، اور مسلمانوں کی کوئی امداد نہیں کریں گے۔

باب ۲۸۰۔ عبدان نے ابو حمزہ سے روایت کیا کہ اعمش نے ابو وائل سے پوچھا، کیا تم جنگ صفین میں شریک تھے، تو انہوں نے جواب دیا، جی ہاں، اور میں نے سہل بن حنیف کو کہتے ہوئے سنا، تم لوگ اپنی رائے کو تہمت لگاؤ، میں نے تو اپنے آپ کو ”ابو جندل“ والے دن یہ دیکھا کہ رسالت مآب ﷺ کے حکم کو اگر میں ٹالنا چاہتا، تو آسانی سے گریز کر سکتا تھا اور جب ہم نے اپنی تلواریں ایک ہو لیا، کام کے لئے

الصَّحِيفَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى كَذَا فَمَنْ أَحَدَثَ حَدًّا أَوْ أَوَى مُحَدِّثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَذْنَاهُمْ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَمَنْ وَالَى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوْلَاهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ قَالَ أَبُو مُوسَى حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا لَمْ تَحْتَبُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا فَقِيلَ لَهُ وَكَيْفَ تَرَى ذَلِكَ كَانُوا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ إِي وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ عَنْ قَوْلِ الصَّادِقِ الْمَصْدُوقِ قَالُوا عَمَّ ذَاكَ قَالَ تَنْتَهَكَ ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَشُدُّ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ قُلُوبَ أَهْلِ الذِّمَّةِ فَيَمْنَعُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ .

۲۸۰ باب حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا وَائِلٍ شَهِدْتَ صَفِّينَ قَالَ نَعَمْ فَسَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حَنِيفٍ يَقُولُ أَتَهُمُوا رَأَيْكُمْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جُنْدَلٍ وَلَوْ سَتِطِيعُ أَنْ أُرَدَّ أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَدَدْتُهُ وَمَا وَضَعْنَا أَسْيَافَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا

اپنے کاندھوں پر رکھ لیں، تو جو کام چاہتے تھے وہ آسان ہو گیا، البتہ یہ کام مشکل ہی رہا۔

۳۱۷۔ عبد اللہ بن یزید، حبیب بن ابوثابت، ابوداؤد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ جنگ صفین میں شریک و موجود تھے کہ سہل بن حنیف نے کھڑے ہو کر کہا، لوگو! تم اپنی رائے کا قصور سمجھو، ہم لوگ تو جنگ حدیبیہ میں رسالت مآب ﷺ کے ساتھ حاضر تھے، اگر جنگ کی ضرورت دیکھتے، تو ضرور لڑتے، جہاں فاروق اعظم نے سرور عالم سے کہا تھا یا رسول اللہ! کیا ہم حق پر اور یہ لوگ باطل پر نہیں ہیں، ارشاد ہوا ہاں! اسکے بعد انہوں نے کہا، کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے مرے ہوئے لوگ دوزخ میں نہیں ہیں، ارشاد ہوا کہ ہاں! تو اس کے بعد انہوں نے پھر پوچھا، بتائیے تو پھر ہم اپنے مذہب کے بارے میں ان لوگوں سے کمزوریوں کو قبول کیوں کریں، اور دین میں ان سے کیوں دیں، اور قبل اس کے کہ اللہ تعالیٰ ہمارا اور ان کا فیصلہ کرے، کیا ہم واپس ہو جائیں، تو سرور عالم نے فرمایا اے ابن خطاب! میں اللہ کا رسول ہوں، اور اللہ تعالیٰ مجھے کبھی رسوا و لیل نہیں کرے گا، اس کے بعد فاروق اعظم نے صدیق اکبرؓ کے پاس جا کر وہی سب کچھ کہا، جو رسالت مآب سے کہا تھا، تو صدیق اکبرؓ نے کہا، سرور عالم بیشک اللہ کے رسول ہیں، جن کو اللہ کبھی بھی رسوا اور برباد نہیں کریگا، اور جب سورت فتح نازل ہوئی تو یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے رسالت مآب نے پوری کی پوری پڑھی، جس کو سن کر فاروق اعظم نے کہا، یا رسول اللہ (یہ صلح حدیبیہ) کیا فتح ہے؟ ارشاد عالی ہوا ہاں! (صلح حدیبیہ بیشک فتح مندی ہے)۔

۳۱۸۔ قتیبہ بن سعید، حاتم، ہشام بن عروہ، حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ میری والدہ میرے نانا کو لے کر میرے پاس آئیں، اور وہ مشرک تھیں اور رسول اللہ ﷺ سے قریش معاہدہ کر چکے تھے، تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری والدہ میرے پاس آئی ہیں، اور وہ اسلام کی طرف راغب ہیں، تو کیا میں ان سے کچھ صلہ رحمی کر سکتی ہوں، آپ نے فرمایا ان سے نیک سلوک کرو۔

لَا أَمْرٌ يُفْطَعُنَا إِلَّا أَتَّهَلْنَا بِنَا إِلَى أَمْرِ نَعْرِفُهُ غَيْرَ أَمْرِنَا هَذَا.

۴۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو وَائِلٍ قَالَ كُنَّا بِصَفِّينَ فَقَامَ سَهْلُ بْنُ حَنِيفٍ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ اتَّهَمُوا أَنْفُسَكُمْ فَإِنَّا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَلَوْ نَرَى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ فَقَالَ بَلَى فَقَالَ أَلَيْسَ قِتَالُنَا فِي الْحَنَّةِ وَقِتَالُهُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلَى قَالَ فَعَلَى مَا نَعْطِي الدِّينَةَ فِي دِينِنَا أَرْجِعْ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ يَا بَنَ الْخَطَّابِ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللَّهُ أَبَدًا فَانْطَلَقَ عُمَرُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللَّهُ أَبَدًا فَزَلَّتْ سُورَةُ الْفَتْحِ فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُمَرَ إِلَى آخِرِهَا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفْتَحَ هُوَ قَالَ نَعَمْ.

۴۱۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ ابْنِهِ عَنْ أَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَى أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ إِذْ عَاهَدُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَدَّتْهُمْ مَعَ أَبِيهَا فَاسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أُمِّي قَدِمَتْ

عَلَى وَهِيَ رَاغِبَةٌ فَأَصْلَحَهَا قَالَ نَعَمْ صَلَّيْهَا.

۲۸۱ بَاب الْمُصَالَحَةِ عَلَى ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ أَوْ وَقْتٍ مَعْلُومٍ .

۴۱۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ بْنِ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَعْتَمِرَ أَرْسَلَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ يَسْتَأْذِنُهُمْ لِيَدْخُلَ مَكَّةَ فَاشْتَرَطُوا عَلَيْهِ أَنْ لَا يَقِيمَ بِهَا إِلَّا ثَلَاثَ لَيَالٍ وَلَا يَدْخُلَهَا إِلَّا بِحُلَّتَيْنِ السِّلَاحِ وَلَا يَدْعُو مِنْهُمُ أَحَدًا قَالَ فَآخَذَ يَكْتُبُ الشَّرْطَ بَيْنَهُمْ عَلَى بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَكَتَبَ هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالُوا لَوْ عَلِمْنَا أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ لَمْ نَمْنَعَكَ وَلَكِنَّا يَعْزُكَ وَلَكِنْ أَكْتُبُ هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ أَنَا وَاللَّهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَأَنَا وَاللَّهُ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ وَكَانَ لَا يَكْتُبُ قَالَ فَقَالَ لِعَلِيٍّ أَمَحُ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ عَلِيُّ وَاللَّهُ لَا أَمَحَاهُ أَبَدًا قَالَ فَارْنِيهِ قَالَ فَآرَاهُ إِيَّاهُ فَمَحَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَلَمَّا دَخَلَ وَمَضَى الْأَيَّامُ أَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوا مُرْصَاحِبَكَ فَلْيَرْتَحِلْ فَذَكَرْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ ثُمَّ ارْتَحَلَ.

۲۸۲ بَاب الْمَوَادَعَةِ مِنْ غَيْرِ وَقْتٍ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفِرُّكُمْ مَا أَفَرُّكُمْ اللَّهُ بِهِ .

باب ۲۸۱- تین دن یا وقت مقررہ تک کے لئے صلح کرنے کا بیان۔

۴۱۹- احمد، شریح، ابراہیم، یوسف، ابن ابی اسحاق، حضرت برار بن عازبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرہ کا ارادہ کر کے اہل مکہ کے پاس آدمی بھیجا اور مکہ میں داخل ہونے کی اجازت طلب کی تو انہوں نے یہ شرط لگائی کہ مکہ میں تین رات سے زیادہ نہ ٹھہریں اور غلاف پوش ہتھیاروں کے بغیر وہاں داخل نہ ہوں اور کسی کو دین اسلام کی دعوت نہ دیں اس معاہدہ کو علی بن ابی طالب لکھنے لگے کہ یہ وہ معاہدہ ہے جس کے ذریعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح کی ہے تو ان مشرکوں نے کہا کہ اگر ہم یہ جان لیتے کہ تم اللہ کے رسول ہو تو تم کو ہرگز منع نہ کرتے بلکہ تمہاری بیعت بھی کر لیتے لہذا یہ عبارت لکھوائی کہ یہ وہ تحریر ہے جس کے ذریعہ محمد بن عبد اللہ نے صلح کی ہے سرور عالم نے فرمایا اللہ کی قسم! میں محمد بن عبد اللہ ہوں لیکن اللہ کا رسول بھی ہوں براء رضی اللہ عنہ بن عازب کا بیان ہے کہ سرور عالم خود نہیں لکھنا جانتے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ لفظ رسول کاٹ دو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا بخدا میں تو اسکو کبھی نہ کاٹوں گا فرمایا اچھا مجھے دکھاؤ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اس کو مٹا دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لے گئے اور جب وہاں تین دن گزر گئے تو ان مشرکین نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آکر کہا کہ اب تم اپنے آقا سے کہو کہ وہ تشریف لے جائیں تو میں نے سرور عالم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں ٹھیک ہے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے تشریف لے آئے۔

باب ۲۸۲- غیر معین وقت کے لئے معاہدہ کرنے سے متعلق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے (اے یہودیو) جب تک اس سر زمین میں اللہ کو تمہارا ٹھہرا نا مقصود ہے اس وقت تک میں بھی تم کو رہنے دوں گا۔

باب ۲۸۳۔ مشرکوں کی لاشوں کو کنویں میں پھینکنے کی اجرت نہ لینے کا بیان۔

۴۲۰۔ عبدان بن عثمان، عثمان شعبہ، ابوالحق، عمرو بن میمون، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ سجدے میں تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد قریش کے مشرکوں نے گھیر ڈال دیا تھا کہ عقبہ بن ابوعبیط نے ایک آلاش لا کر رسالت مآب ﷺ کی پشت مبارک پر پھینک دی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح سر نیچا کئے ہوئے سجدہ میں رہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آکر آپ کی پشت مبارک پر سے وہ اٹھائی اور جس نے یہ حرکت کی تھی اس کو بد عادی، تو سرور عالم ﷺ نے فرمایا اے اللہ! اس جماعت قریش کی گرفت کو سخت کر لے۔ ابو جہل، عقبہ، شبہ، عقبہ، امیہ بن خلف کو دیکھ لے چنانچہ میں (عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے دیکھا کہ یہ سب لوگ جنگ بدر میں مارے گئے اور لے جا کر ایک کنویں میں ڈال دیئے گئے، بجز امیہ یابی بن خلف کے، یہ بڑا کجیم شمیم تھا، جب اس کی لاش کو صحابہ رضی اللہ عنہم نے کھینچا، تو کنویں میں پھینکنے سے پہلے ہی اس کے جسم کے جوڑ جوڑ الگ ہو گئے تھے۔

باب ۲۸۴۔ نیک اور بدکار سے غدار کی کرنے والے پر گناہ کا بیان۔

۴۲۱۔ ابو الولید، شعبہ، سلیمان الاعمش، ابوواکل، عبد اللہ، ثابت، انس سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، قیامت کے دن ہر غدار کے لئے ایک جھنڈا ہوگا، عبد اللہ بن مسعود اور انس رضی اللہ عنہما میں سے ایک کہتے ہیں کہ وہ جھنڈا نصب کیا جائے گا، اور دوسرے فرماتے ہیں کہ وہ جھنڈا اس غدار کی پہچان کیلئے بلند کیا جائے گا۔

۴۲۲۔ سلیمان بن حرب، حماد، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ میں (ابن عمر) نے رسالت مآب ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ ہر غدار کے لئے ایک جھنڈا نصب ہوگا، جو

۲۸۳ بَاب طَرَحِ جَيْفِ الْمُشْرِكِينَ فِي الْبُئْرِ وَلَا يُؤْخَذُ لَهُمْ ثَمَنٌ .

۴۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِذْ جَاءَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ بِسَلَى جَزُورٍ فَقَذَفَهُ عَلَى ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ حَتَّى جَاءَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَأَخَذَتْ مِنْ ظَهْرِهِ وَدَعَتْ عَلَى مَنْ صَنَعَ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ االلَّهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَأَ مِنْ قُرَيْشٍ االلَّهُمَّ عَلَيْكَ اَبَا جَهْلٍ بَنَ هِشَامٍ وَعُقْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَعُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلْفٍ أَوْ أَبِي بَنَ خَلْفٍ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُمْ قُتِلُوا يَوْمَ بَدْرٍ فَأَلْقَوْا فِي بُئْرِ غَيْرِ أُمَيَّةٍ أَوْ أَبِي فَإِنَّهُ كَانَ رَجُلًا ضَخْمًا فَلَمَّا جَرَّوهُ تَقَطَّعَتْ أَوْ صَالَهُ قَبْلَ أَنْ يُلْقَى فِي الْبُئْرِ .

۲۸۴ بَابِ اِثْمِ الْعَادِرِ لِلْبَرِّ وَالْفَاجِرِ .

۴۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَعَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ أَحَدُهُمَا يُنْصَبُ وَقَالَ الْآخَرُ يُرَى يَوْمَ الْقِيَمَةِ يُعْرَفُ بِهِ .

۴۲۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اس کی بے وفائی کا نشان ہو گا۔

۴۲۳۔ علی بن عبد اللہ، جریر، منصور، مجاہد، طاؤس، ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا، اب ہجرت باقی نہیں رہی البتہ جہاد اور نیک نیتی کا ثواب ملے گا، اور جس وقت تم کو جہاد کے لئے طلب کیا جائے، تو فوراً ہی چھوٹی چھوٹی فوجی ٹکڑیاں بنا کر جہاد کے لئے روانہ ہو جاؤ، اور فتح مکہ کے دن ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کی پیدائش ہی کے دن اس شہر مکہ معظمہ کو حرمت والا بنا دیا ہے، اور انشاء اللہ تا قیامت با حرمت رہے گا، اور یہاں جنگ و جدال کرنا مجھ سے پہلے کسی کیلئے حلال نہیں ہوا، البتہ ایک دن تھوڑی دیر تک میرے لئے قتال جائز ہوا، اور یہ کہ مکہ اللہ تعالیٰ کے با حرمت کرنے سے قیامت تک کے لئے با حرمت ہو گیا ہے، یہاں کا کائنات توڑا جائے اور کسی جانور کو ہنکایا اور بھگایا نہ جائے، اور گری پڑی چیز کو کوئی نہ اٹھائے، البتہ شناخت کی خاطر اٹھالے، اور کسی خالی مقام پر رہ جانے والے سے وہ جگہ بھی خالی نہ کرائی جائے نیز کوئی سوکھی گھاس نہ کاٹی جائے، تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ازخ کے سوائے، کیونکہ وہ گھروں اور سناروں کے کام میں آتی ہے، تو ارشاد ہوا، ہاں ازخ کے سوا (کوئی گھاس نہ کاٹی جائے)

وَسَلَّمَ يَقُولُ لِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاءٍ يُنْصَبُ لِعَذْرَتِهِ.
۴۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَبَيَّةٌ وَإِذَا اسْتَنْفَرْتُمْ فَانْفِرُوا وَقَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ إِنَّ هَذَا الْبَلَدَ حَرَّمَ اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَأَنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةٌ مِنْ نَهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْصَدُ شَوْكُهُ وَلَا يَنْفَرُ صَيْدُهُ وَلَا يُلْتَقِطُ لُقْطَتُهُ إِلَّا مَنْ عَرَفَهَا وَلَا يُحْتَلَى خِلَاهُ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا الْإِذْخَرُ فَإِنَّهُ لَفِيهِمْ وَلِيُؤْتِيَهُمْ قَالَ إِلَّا الْإِذْخَرَ.

تیرھواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّاحِمَنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ

۲۸۵ باب مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَهُوَ الَّذِي يَبْدُؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ قَالَ الرَّبِيعُ ابْنُ خُثَيْمٍ وَالْحَسَنُ كُلُّ عَلَيْهِ هَيْنٌ وَهَيْنٌ وَهَيْنٌ مِثْلُ لَيْنٍ وَلَيْنٍ وَمَيْتٍ وَمَيْتٍ وَضَيْقٍ وَضَيْقٍ أَفْعَيْنَا أَفَاعِيَا عَلَيْنَا حِينَ أَنْشَأَ كُمْ وَأَنْشَأَ خَلْقَكُمْ لُغُوبٌ النَّصَبُ أَطَوَّارٌ طَوَّارًا كَذَا وَطَوَّارًا كَذَا عَذَا طَوْرَهُ أَيْ قَدْرَهُ.

۴۲۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَرَّرٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ نَفَرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ أَبْشَرُوا قَالُوا بَشِّرْنَا فَأَعْطَيْنَا فَنَغَيَّرَ وَجْهَهُ فَجَاءَهُ أَهْلُ الْيَمَنِ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْيَمَنِ أَقْبِلُوا الْبُشْرَى إِذْ لَكُمْ يَقْبَلُهَا بَنُوا تَمِيمٍ قَالُوا قَبِلْنَا فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ بَدْءَ الْخَلْقِ وَالْعَرْشِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا عِمْرَانُ رَاحِلَتُكَ تَقَلَّتْ لَيْتَنِي لَمْ أَتُمْ.

۴۲۵ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا

تیرھواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَخْلُوقات کی ابتداء کا بیان

باب ۲۸۵۔ اللہ تعالیٰ کے قول ”اور وہی ہے جو اول بار پیدا کرتا ہے“ پھر دوبارہ زندہ کریگا“ کا بیان ربیع بن خثیم اور حسن نے فرمایا، ہر چیز اللہ تعالیٰ کے لئے آسان ہے ہین اور ہین لین اور لین اور مین اور مین، ضیق اور ضیق کی طرح ہیں (یعنی مشدد اور محفف میں کوئی فرق نہیں) افعینا کے معنی ہیں کیا ہمارے لئے دشوار ہے، جب تمہیں اور تمہاری خلقت کو پیدا کیا لُغوب کے معنی تکان ہیں، اطوار اکبھی ایک حالت میں کبھی دوسری میں رکھا، عدا طورہ، وہ اپنے مرتبہ اور قدر سے گزر گیا۔

۴۲۴۔ محمد بن کثیر، سفیان، جامع بن شداد، صفوان بن محرز، عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں، آپ نے کہا کہ بنو تميم کی ایک جماعت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضری ہوئی، آپ نے فرمایا، اے بنو تميم خوشخبری حاصل کرو، انہوں نے جواب دیا کہ (اے رسول اللہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خوشخبری تو دیدی لہذا اب کچھ عطا فرمائیے، تو حضور ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا، پھر اہل یمن آپ کی خدمت میں آئے، آپ نے فرمایا، اے اہل یمن بشارت کو قبول کرو، کیونکہ بنو تميم نے اسے قبول نہیں کیا، انہوں نے کہا کہ ہمیں قبول ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابتداء آفرینش و عرش کے بارے میں بیان فرمانے لگے، پھر ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ اے عمران تمہاری سواری بھاگ گئی (عمران کہتے ہیں کہ) کاش میں اس کی یہ باتیں چھوڑ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس و عطا سے کھڑا نہ ہوتا۔

۴۲۵۔ عمر بن حفص بن غیاث، ان کے والد، اعمش، جامع بن شداد

صفوان بن محرز، عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنی اونٹنی کو دروازہ پر باندھ کر حاضر ہوا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بنو تمیم کے کچھ لوگ آئے، آپ نے فرمایا بشارت قبول کرو اے بنو تمیم! انہوں نے دو مرتبہ کہا کہ آپ نے ہمیں بشارت تو دی ہے، اب کچھ عطا بھی تو فرمائیے، پھر یمن کے کچھ لوگ حاضر خدمت ہوئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اہل یمن بشارت قبول کرو، کیونکہ بنی تمیم نے تو اسے رد کر دیا ہے، انہوں نے کہا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے قبول کیا، ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس امر (دین) کے بارے میں کچھ دریافت کرنے کیلئے حاضر ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (ابتداء میں) اللہ تعالیٰ کا وجود تھا، اور کوئی چیز موجود نہیں تھی، اس کا عرش پانی پر تھا، اور اس نے ہر ہونے والی چیز کو لوح محفوظ میں لکھ لیا تھا، اور اس نے زمین و آسمان کو پیدا فرمایا (حضور ﷺ سے میں نے اتنی ہی بات سنی) کہ ایک منادی نے آواز دی کہ اے ابن حصین! تیری اونٹنی بھاگ گئی، میں (اٹھ کر) چلا تو وہ اتنی دور چلی گئی تھی کہ سرابِ بیچ میں حائل ہو گیا، بس خدا کی قسم! میں نے تمنا کی کہ میں اسے چھوڑ دیتا، عیسیٰ، رقبہ، قیس بن مسلم، طارق ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضور ﷺ ہمارے درمیان ایک مقام پر کھڑے ہوئے، اور آپ نے ابتدائے آفرینش کی بابت ہمیں بتلایا، حتیٰ کہ (یہ بھی بتلایا کہ) جنتی اپنی منزلوں اور دوزخی اپنی جگہوں میں داخل ہو گئے، اس بات کو یاد رکھا جس نے یاد رکھا، اور بھول گیا جو بھول گیا۔

۴۲۶۔ عبد اللہ بن ابی شیبہ، ابو احمد، سفیان، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابن آدم مجھے گالی دیتا ہے حالانکہ اس کے لئے مناسب نہیں کہ مجھ کو گالی دے، اور مجھے جھوٹا سمجھتا ہے، حالانکہ یہ اس کے لئے مناسب نہیں، گالی دینا تو یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ میرے اولاد ہے (یعنی شرک کرتا ہے) اور جھوٹا سمجھنا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ اللہ مجھے دوبارہ زندہ نہ کرے گا،

أَبَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا جَامِعُ ابْنُ شَدَادٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَرَّرٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلْتُ نَافِئِي بِالْبَابِ فَاتَاهُ نَاسٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ أَقْبِلُوا الْبُشْرَى يَا بَنِي تَمِيمٍ قَالُوا قَدْ بَشَرْتَنَا فَأَعْطِنَا مَرَّتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ أَقْبِلُوا الْبُشْرَى يَا أَهْلَ الْيَمَنِ إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالُوا جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ قَالَ كَانَ اللَّهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ غَيْرُهُ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلِّ شَيْءٍ وَخَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فَتَنَادَى مُنَادٍ ذَهَبَتْ نَافِئُكَ يَا ابْنَ الْحُصَيْنِ فَانْطَلَقْتُ فَإِذَا هِيَ يَقْطَعُ دُونَهَا السُّرَابُ فَوَاللَّهِ لَوَدِدْتُ إِنِّي كُنْتُ تَرَسُّمَهَا وَرَوَى عَيْسَى عَنْ رَقَبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَامَ فِينَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَأَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتَّى دَخَلَ أَهْلُ الْحَنَةِ مَنَازِلَهُمْ وَأَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ لَهُمْ حِفْظُ ذَلِكَ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ

۴۲۶۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَاهُ يَقُولُ اللَّهُ شَتَمَنِي ابْنُ آدَمَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ أَمَا شَتَمَهُ إِبْرَاهِيمُ فَقَوْلُهُ إِنَّ لِي وَلَدًا وَأَمَا تَكْذِبُنِي فَقَوْلُهُ لَيْسَ يُعِيدُنِي كَمَا بَدَأَنِي.

جیسے پہلے اس نے پیدا کیا۔

۳۲۷۔ قتیبہ بن سعید، مغیرہ بن عبد الرحمن قرشی، ابو الزناد، اعرج حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو اس نے لوح محفوظ میں لکھ لیا، سو وہ اس کے پاس عرش کے اوپر موجود ہے کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب آگئی۔

۴۲۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَى اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِي غَلَبَتْ غَضَبِي .

باب ۲۸۶۔ سات زمینوں کے بارے میں جو روایات آئی ہیں اور آیت کریمہ اللہ ایسا ہے جس نے سات آسمان پیدا کئے اور ان کی ہی طرح زمین بھی ان سب میں (اللہ کے) احکام نازل ہوتے رہتے ہیں (یہ اس لئے بتلایا گیا) کہ تم کو معلوم ہو جائے کہ اللہ تو ہر شے پر قادر ہے اور اللہ ہر شے کو (اپنے) احاطہ علمی میں لئے ہوئے ہے ”کابیان“؟ ”السقف المرفوع“ یعنی آسمان ”سمکھا“ یعنی اس کی بنا جس میں حیوانات تھے۔ ”الحبک“ یعنی اس کا ہموار اور خوبصورت ہونا و ”اذنت“ یعنی سنا اور اطاعت کی، والقت یعنی جتنے بھی مردے وغیرہ زمین میں ہیں، انہیں نکال پھینکے گی اور خالی ہو جائے گی۔ ”طہا“ یعنی بچھایا اس کو ”الساہرہ“ یعنی سطح زمین جس میں جانداروں کا سونا جانا ہوتا ہے۔

۲۸۶ بَاب مَا جَاءَ فِي سَبْعِ أَرْضِينَ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَالسَّقْفَ الْمَرْفُوعَ السَّمَاءِ سَمَكَهَا بِنَاتِهَا كَانَ فِيهَا حَيَوَاتُ الْحُبُكِ اسْتَوَاؤُهَا وَحُسْنُهَا وَأَذْنَتْ سَمِعَتْ وَأَطَاعَتْ وَالْقَتَّ أَخْرَجَتْ مَا فِيهَا مِنَ الْمَوْتَى وَتَحَلَّتْ عَنْهُمْ طَحَاها دَحَاها السَّاهِرَةُ وَجْهَ الْأَرْضِ كَانَ فِيهَا الْحَيَوَاتُ نَوْمُهُمْ وَسَهْرُهُمْ .

۳۲۸۔ علی بن عبد اللہ ابن علیہ، علی بن مبارک، یحییٰ بن ابی کثیر، محمد بن ابراہیم بن حارث، ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے اور چند لوگوں کے درمیان ایک زمین کے بارے میں جھگڑا تھا تو ابو سلمہؒ حضرت عائشہؓ کے پاس آئے اور ان سے یہ واقعہ بیان کیا، تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا اے ابو سلمہ زمین سے بچو کیونکہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس نے بالشت برابر زمین پر بھی ناحق قبضہ کیا تو (قیامت کے دن) اس کی گردن میں سات زمینوں کا طوق ڈالا جائے گا۔

۴۲۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَكَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَنَسٍ خُصُومَةٌ فِي أَرْضٍ فَدَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَذَكَرَ لَهَا ذَلِكَ فَقَالَتْ يَا أَبَا سَلَمَةَ اجْتَنِبِ الْأَرْضَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ظَلَمَ قِيدَ شِبْرٍ طَوَّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ .

۴۲۹۔ بشیر بن محمد، عبد اللہ بن موسیٰ بن عقبہ، سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ذرا سی زمین ناحق لے لی، تو اسے قیامت کے دن سات زمینوں تک دھسایا جائے گا۔

۴۳۰۔ محمد بن مثنیٰ، عبد الوہاب، ایوب، محمد بن سیرین، ابن ابی بکرہ، ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا اسی رفتار کی طرف لوٹ گیا جو آسمان وزمین کی تخلیق کے وقت تھی (یعنی اس کے دنوں اور مہینوں میں کمی زیادتی نہیں ہوئی لہذا) سال بارہ مہینہ کا ہے، جس میں سے چار اشہر حرم ہیں، تین تو پے بہ پے، یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور قبیلہ مضر کا وہ رجب جو جمادی (الاخریٰ) اور شعبان کے درمیان ہے (۱)۔

۴۳۱۔ عبید بن اسماعیل، ابواسامہ، ہشام، ان کے والد، سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے روایت کرتے ہیں کہ اردی (عورت کا نام) نے مروان کے پاس حضرت سعید کے اوپر ایک حق (جائیداد) میں مقدمہ دائر کیا، تو حضرت سعید نے فرمایا، میں اس عورت کے حق (جائیداد) میں کچھ کمی کر سکتا ہوں؟ (حالانکہ) میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے یقیناً رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے ایک بالشت زمین بھی ظلماً دبا لی، تو اس کی گردن میں قیامت کے دن سات زمینوں کا طوق ڈالا جائے گا، ابن ابی الزناد، ہشام اور ان کے والد سے روایت کرتے ہوئے یہ الفاظ کہتے ہیں کہ سعید نے یوں فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔

باب ۲۸۷۔ ستارہ کا بیان، قتادہ نے آیت کریمہ، اور ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں سے مزین کیا، کے ماتحت فرمایا کہ ان ستاروں کی تخلیق کے تین مقصود ہیں، نمبر ۱ آسمان کی زینت

۴۲۹۔ حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ خُسِفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى سَبْعِ أَرْضِينَ .

۴۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّمَانُ قَدْ اسْتَدَّ رَكَعَيْتَيْهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ السَّنَةُ اثْنَى عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَ ذُو الْحِجَّةِ وَالْمَحَرَّمِ وَ رَجَبٌ مُضَرٌ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشُعْبَانَ .

۴۳۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ زَيْدٍ بَنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ أَنَّهُ خَاصِمَتَهُ أَرَوَى فِي حَقِّ زَعَمَتْ أَنَّهُ انْتَقَضَ لَهَا إِلَى مَرْوَانَ فَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا انْتَقَضُ مِنْ حَقِّهَا شَيْئًا؟ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا فَإِنَّهُ يَطْوُفُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ قَالَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ لِي سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۲۸۷ باب فی النجوم وَقَالَ قَتَادَةُ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ خُلِقَ هَذِهِ النُّجُومُ لِثَلَاثٍ جَعَلَهَا زِينَةً لِلسَّمَاءِ

(۱) جاہلیت میں اہل عرب مہینوں میں تقدیم و تاخیر اور کمی بیشی کرتے رہتے، نیز حرام مہینہ کو حلال اور حلال کو حرام بھی قرار دیتے، انکا یہ عمل نسی کہلاتا تھا، قرآن حکیم نے اس سے ممانعت فرمائی ہے، جس سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج فرمایا اس سال ذوالحجہ وغیرہ تمام مہینے اپنی اصل جگہ پر ہی تھے، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آئندہ کیلئے نسی سے منع فرمادیا۔

بنانا نمبر ۲ شیاطین کو مارنا، نمبر ۳ رہنمائی کا ذریعہ، جس نے ان تینوں کے علاوہ ستاروں کے بارے میں اور کچھ تاویل کی، تو اس نے غلطی کی اور اپنے حصہ کو ضائع کر دیا، اور ایسی چیز میں سر مارا جس کا اسے کچھ بھی علم نہیں، ابن عباسؓ نے فرمایا ہشیا یعنی متغیر ”الاب“ یعنی وہ چارہ جو مویشی کھاتے ہیں ”الانام“ یعنی مخلوق ”برزخ“ یعنی آڑا اور حاجب، اور مجاہد نے فرمایا، اتفاقیاً یعنی لپٹے ہوئے ”الغلب“ یعنی لپٹے ہوئے ”فراشا“ یعنی بچھونا، جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور تمہارے لئے زمین میں ٹھہرنے کی وجہ ہے، نکلے یعنی تھوڑا اور کم۔

باب ۲۸۸۔ آیت کریمہ سورج اور چاند ایک خاص حساب کے ساتھ (گردش میں) ہیں، کی کیفیت کا بیان، مجاہد نے فرمایا (حسان کا مطلب یہ ہے) چکی کی گردش کے مطابق، دوسرے لوگوں نے کہا، کہ ایسے حساب اور منزلوں کے ساتھ، کہ وہ اس سے باہر نہیں ہو سکتے، حسان جمع ہے حساب کی، جیسے شہبان جمع ہے شہاب کی، صحابا یعنی اس کی روشنی ان تدرک القمر یعنی ایک کی روشنی کو دوسرے کی روشنی چھپا نہیں سکتی، حالانکہ ہر ایک ان دونوں میں سے گردش کر رہا ہے، واپس، وہیہا یعنی اس کا پھٹ جانا، ار جابہا، یعنی اس کا وہ حصہ جو پھٹا نہیں، تو یہ اس کے دونوں کناروں پر ہوگا، جیسے تم کہتے ہو علی ار جاء البر (کنویں کے کناروں پر) اغطش و جن یعنی تاریک ہو گیا، اور حسن نے فرمایا کورث یعنی پلیٹ دیا، جائے گا۔ حتیٰ کہ اس کی روشنی ختم ہو جائے گی۔ واللیل و ما سق یعنی جو جانور بھی جمع کر لے، اتسق یعنی برابر ہوا، بروجا یعنی شمس و قمر کی منزلیں، الحرور دن میں سورج کے ساتھ ہوتی ہے، ابن عباسؓ نے فرمایا، حرور رات میں، اور سوم دن

وَرُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ وَ عَلَامَاتٍ يُهْتَدَىٰ بِهَا فَمَنْ تَأَوَّلَ فِيهَا بَغَيْرِ ذَلِكَ أَخْطَاءً وَأَضَاعَ نَصِيْبَهُ وَتَكَلَّفَ مَا لَا عِلْمَ لَهُ بِهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَشِيْمًا مُتَغَيِّرًا وَالْأَبُ مَا يَأْكُلُ الْإِنْعَامَ وَالْأَنَامُ الْخَلْقُ بَرَزَخٌ حَاجِبٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ أَلْفَاً مُلْتَفَّةٌ وَالْغُلْبُ الْمُلْتَفَّةُ فِرَاشًا مِهَادًا كَقَوْلِهِ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ نَكَدًا قَلِيْلًا.

۲۸۸ باب صِفَتُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ بِحُسْبَانٍ قَالَ مُجَاهِدٌ كَحُسْبَانِ الرَّحِي وَقَالَ غَيْرُهُ بِحِسَابٍ وَمَنَازِلٍ لَا يَعْدُونَهَا حُسْبَانٌ جَمَاعَةٌ حِسَابٍ مِثْلُ شَهَابٍ وَشُهَبَانٍ ضَحَاها ضَوْئُهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ لَا يَسْتُرُ ضَوْءُ أَحَدِهِمَا ضَوْءَ الْآخَرِ وَلَا يَنْبَغِي لَهُمَا ذَلِكَ سَابِقُ النَّهَارِ يَتَطَالَبَانِ حَيْثُ كَانَ نَسْلُجٌ نُخْرِجُ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ وَيَجْرِي كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَاهِيَةً وَهِيَهَا تَشَقُّقُهَا أَرْجَائُهَا وَلَمْ يَنْشَقُّ مِنْهَا فَهِيَ عَلَى حَافَتَيْهِ كَقَوْلِكَ عَلَى أَرْجَاءِ الْبَيْتِ أَعْطَشَ وَجَنٌّ أَظْلَمَ وَقَالَ الْحَسَنُ كَوَّرَتْ تُكْوِرُ حَتَّى تَذْهَبَ ضَوْءُهَا وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقَ، جَمْعٌ مِنْ دَابَّةٍ إِتَسَقَ اسْتَوَى بُرُوجًا، مَنَازِلُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ الْحُرُورُ بِالنَّهَارِ مَعَ الشَّمْسِ وَقَالَ ابْنُ

میں ہوتی ہے، کہا جاتا ہے یوح یعنی لپیٹ دیتا ہے، ولیچہ یعنی ہر ایسی چیز جسے تم نے دوسری چیز میں داخل کر دیا۔

عَبَّاسُ الْحَرُورُ بِاللَّيْلِ وَالسَّمُومُ بِالنَّهَارِ يُقَالُ يُولِجُ يَكْوِرُ وَلِيَجَةَ كُلُّ شَيْءٍ أَدْخَلْتَهُ فِي شَيْءٍ .

۴۳۲۔ محمد بن یوسف، سفیان، اعمش، ابراہیم التیمی ان کے والد حضرت ابوذرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب سورج غروب ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوذرؓ سے فرمایا کہ تمہیں معلوم ہے کہ سورج کہاں جاتا ہے میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورج جاتا ہے حتیٰ کہ عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے (۱) پھر (طلوع ہونے کی) اجازت مانگتا ہے، تو اسے اجازت مل جاتی ہے، اور عنقریب وہ وقت آئے گا کہ یہ (جا کر) سجدہ کریگا، تو وہ مقبول نہ ہوگا اور (طلوع ہونے کی) اجازت چاہے گا، تو اجازت نہ ملے گی، بلکہ اسے حکم ہوگا کہ جہاں سے آیا ہے وہیں واپس چلا جا، اس وقت یہ مغرب سے طلوع ہوگا اور یہی اس آیت کریمہ کا مطلب ہے، اور آفتاب اپنے ٹھکانے کی طرف چلتا رہتا ہے یہ اندازہ باندھا ہوا ہے، اس کا جواز بردست ہے علم والا ہے۔

۴۳۳۔ مسدد، عبد العزیز بن مختار، عبد اللہ دانا، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چاند اور سورج قیامت کے دن لپیٹ دیئے جائیں گے۔

۴۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي ذَرٍّ جِئْتَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ تَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ حَتَّى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَأْذِنُ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَتُوشِكُ أَنْ تَسْجُدَ فَلَا يَقْبَلُ مِنْهَا وَتَسْتَأْذِنُ فَلَا يُؤْذَنُ لَهَا يُقَالُ لَهَا ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى وَالشَّمْسُ تَحْجَرُ لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ .

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الدَّانِجُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكْوَرَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

۴۳۴۔ یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، عمرو، عبد الرحمن بن قاسم، ان کے والد، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ چاند اور سورج کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے بلکہ یہ دونوں خدا کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، لہذا جب تم ان دونوں کو گرہن دیکھو، تو نماز پڑھو۔

۴۳۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا .

(۱) سورج واقعہ سجدہ کرتا ہے یا سجدے سے مراد صرف اللہ کے حکم کے تابع بن کر رہنا ہے اور سجدہ کرتا ہے، تو اسکی کیفیت کیا ہوتی ہے؟ پوری حقیقت حق تعالیٰ ہی جانتے ہیں بندوں کی طرف سے تو صرف قیاس آرائی اور اندازہ ہی ہو سکتا ہے۔

۴۳۵۔ اسلمیل بن ابی اویس، مالک، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چاند اور سورج اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، کسی کی موت اور زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے (۱) لہذا جب تم ایسا دیکھو تو اللہ تعالیٰ کو یاد کرو (نماز پڑھو)۔

۴۳۶۔ یحییٰ بن بکیر، لیث عمیل، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ جس دن سورج گرہن ہوا تو رسالت مآب ﷺ (نماز کیلئے) کھڑے ہوئے، تو آپ نے تکبیر (تحریمہ) کہی اور بہت طویل قرات کی، پھر بہت طویل رکوع کیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (رکوع سے) سر اٹھایا، کہا سمع اللہ لمن حمدہ اور اسی طرح کھڑے رہے، پھر آپ نے طویل قرات کی، جو پہلی قرات سے کچھ کم تھی، پھر آپ نے طویل رکوع کیا، جو پہلے رکوع سے کچھ کم تھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت طویل سجدہ کیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا، اس کے بعد سلام پھیر دیا، اس وقت آفتاب صاف ہو گیا تھا، پھر آپ نے لوگوں کے سامنے خطبہ دیتے ہوئے چاند اور سورج کے گرہن کے متعلق فرمایا کہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کی موت و زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے، لہذا جب تم ان دونوں کو گرہن دیکھو، تو نماز کی طرف جھک پڑو۔

۴۳۷۔ محمد بن مثنی، یحییٰ، اسلمیل، قیس، حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چاند اور سورج کسی کی موت اور زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے، بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، لہذا جب تم ان کو گرہن ہوتے دیکھو، تو نماز پڑھو۔

۴۳۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنَ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُ ذَلِكَ فَأَذْكُرُوا اللَّهَ .

۴۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ قَامَ فَكَبَّرَ وَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَقَامَ كَمَا هُوَ فَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً وَهِيَ أَذْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهِيَ أَذْنَى مِنَ الرُّكُوعَةِ الْأُولَى ثُمَّ سَجَدَ سُجُودًا طَوِيلًا ثُمَّ فَعَلَ فِي الرُّكُوعِ الْآخِرَةِ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ سَلَّمَ وَقَدْ تَحَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ فِي كَسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ إِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنَ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَافْزِعُوا إِلَى الصَّلَاةِ .

۴۳۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنَ

(۱) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صابزادے حضرت ابراہیم کا جس دن انتقال ہوا اسی دن سورج گرہن ہوا، تو لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ ابراہیم کی وفات کی بناء پر سورج گرہن ہوا ہے، اس موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ سورج اور چاند کسی کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے۔

اٰیٰتِ اللّٰهِ فَاِذَا رَاٰتُمُوْهُمَا فَصَلُّوْا۔

باب ۲۸۹۔ آیت کریمہ اور وہی ہے جو باران رحمت سے پہلے متفرق ہوائیں بھیجتا ہے کا بیان، 'قاصفاہر چیز کو توڑنے والی'، 'لواقح' بمعنی ملاقح جو ملحقہ کی جمع ہے (جس کے معنی ہیں بھرتی ہوئی کے) 'اعصار' وہ تیز ہوا جو ستون کی طرح زمین سے آسمان تک اٹھتی ہے، جس میں آگ ہوتی ہے (بگولا) 'قصر' ٹھنڈک نشر متفرق اور جدا جدا۔

۴۳۸۔ آدم، شعبہ حکم، مجاہد، ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میری مدد پر واہو اسے ہوئی اور قوم عاد پچھواہو اسے ہلاک کئے گئے۔

۴۳۹۔ مکی بن ابراہیم، ابن جریج، عطاء، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ آسمان پر ابر کا کوئی ٹکڑا دیکھتے، تو کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سامنے کو جاتے، کبھی پیچھے کو کبھی اندر جاتے اور کبھی باہر، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل جاتا، پھر جب بارش شروع ہو جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حالت ختم ہو جاتی، حضرت عائشہ نے اس حالت کو بتایا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں، شاید یہ ایسا ہی ابر ہو، جیسا ایک قوم (عاد) نے کہا تھا کہ جب انہوں نے بادل کو دیکھا کہ انکی وادیوں کی طرف رخ کئے ہوئے ہے، آخر تک۔

باب ۲۹۰۔ فرشتوں کا بیان حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن سلام نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ تمام فرشتوں میں جبریل یہودیوں کے دشمن ہیں، بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لحن الصافون یعنی فرشتے۔

۴۴۰۔ ہدبہ بن خالد، ہمام، قتادہ، غلیفہ، یزید بن زریج، سعید و ہشام، قتادہ، حضرت انس بن مالک، مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے

۲۸۹ بَاب مَا جَاءَ فِي قَوْلِهِ وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَّاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ قَاصِفًا تَقْصِفُ كُلَّ شَيْءٍ لَّوَاقِحَ مَلَاقِحَ مُلْحِقَةً إِعْصَارَ رِيحٍ عَاصِفٍ تَهْبُ مِنْ الْأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ كَعَمُودٍ فِيهِ نَارٌ صِرُّ بَرْدٌ نُشْرًا مُتَفَرِّقَةً۔

۴۳۸۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَأَهْلِكْتُ عَادٌ بِالذَّبُورِ۔

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى مَحِيلَةً فِي السَّمَاءِ أَقْبَلَ وَأَذْبَرَ وَدَخَلَ وَخَرَجَ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ فَإِذَا أَمْطَرَتِ السَّمَاءُ سُرِي عَنْهُ فَعَرَفْتُهُ عَائِشَةُ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَذْرِي لَعَلَّهُ كَمَا قَالَ قَوْمٌ فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَّتِهِمُ الْآيَةِ۔

۲۹۰ بَاب ذِكْرِ الْمَلَائِكَةِ وَقَالَ أَنَسٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَنَحْنُ الصَّافُونَ الْمَلَائِكَةُ۔

۴۴۰۔ حَدَّثَنَا هُدَيْبُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ

روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں کعبہ کے پاس خواب و بیداری کی حالت میں تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے کو) دوسروں کے درمیان ذکر کیا، (۱) میرے پاس سونے کا طشت لایا گیا، جو حکمت و ایمان سے بھرا ہوا تھا (میرے سینہ سے پیٹ کے نیچے تک چاک کیا گیا پھر پیٹ کو زمرم کے پانی سے دھویا گیا، پھر حکمت اور ایمان سے بھر دیا گیا، اور ایک سفید چوپایہ جو خمر سے نیچا اور گدھے سے بڑا تھا، میرے پاس لایا گیا، یعنی براق، پھر میں جبرئیل امین کے ساتھ چلا، حتیٰ کہ ہم آسمان دنیا پر پہنچے، پوچھا گیا کون ہے جواب ملا میں جبرائیل ہوں، پوچھا گیا تمہارے ساتھ کون ہے، انہوں نے جواب دیا کہ محمد (ﷺ) ہیں، پوچھا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے، جواب دیا کہ ہاں، کہا گیا، مرحبا! کتنی بہترین آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تشریف آوری ہے، تو میں اسی آسمان پر حضرت آدم (علیہ السلام) کے پاس آیا، اور انہیں سلام کیا، انہوں نے جواب دیا، اے بیٹے اور نبی مرحبا، پھر ہم دوسرے آسمان پر پہنچے، پوچھا گیا، کون ہے، جواب ملا جبرائیل، پوچھا گیا تمہارے ساتھ کون ہے، انہوں نے کہا محمد (ﷺ) ہیں، پوچھا گیا کہ انہیں بلایا گیا ہے، انہوں نے کہا ہاں! کہا گیا مرحبا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کتنی بہترین ہے، تو میں (دوسرے آسمان پر) عیسیٰ اور یحییٰ (علیہما السلام) کے پاس آیا۔ انہوں نے کہا، اے بھائی اور نبی مرحبا، پھر ہم تیسرے آسمان پر پہنچے، پوچھا گیا کون ہے، جواب دیا کہ جبرائیل، پوچھا گیا کہ تمہارے ساتھ کون ہے، انہوں نے جواب دیا کہ محمد (ﷺ) ہیں۔ پوچھا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے، انہوں نے کہا، ہاں! کہاں مرحبا، کتنی بہترین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہے، تو میں (تیسرے آسمان پر) حضرت یوسف (علیہ السلام) سے ملا، اور انہیں سلام کیا، انہوں نے کہا، اے بھائی اور نبی مرحبا، پھر ہم چوتھے آسمان پر پہنچے، پوچھا گیا کون ہے، جبرائیل نے کہا کہ جبرائیل، پوچھا گیا تمہارے ساتھ کون ہے، انہوں نے کہا محمد (ﷺ) ہیں، پوچھا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے، انہوں نے کہا ہاں! کہا گیا مرحبا! کتنا بہترین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تشریف لانا ہے، تو میں (اس آسمان پر) حضرت

حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَهَشَامٌ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ ابْنِ صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ وَذَكَرَ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَأَتَيْتُ بِطُسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مُلِئٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَشَقُّقُ مِنَ النَّحْرِ إِلَى مَرَاقِ الْبَعْلِ ثُمَّ غُسِلَ الْبَطْنُ بِمَاءٍ زَمَزَمَ ثُمَّ مُلِئَ حِكْمَةً وَإِيمَانًا وَأَتَيْتُ بِدَأْبَةِ أَيْبُزَ دُونَ الْبَعْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ الْبَرَّاقِ فَأَنْطَلَقْتُ مَعَ جِبْرِيلَ حَتَّى أَتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلَى آدَمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ إِبْنِ وَنَبِيِّ فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلَى عِيسَى وَيَحْيَى فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيِّ فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّالِثَةَ قِيلَ مَنْ هَذَا قِيلَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ يُوسُفَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيِّ فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ قِيلَ مَنْ هَذَا قِيلَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قِيلَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلَى إِدْرِيسَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيِّ فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ

(۱) ان دو شخصوں سے مراد حضرت حمزہ اور حضرت جعفر ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کے مابین آرام فرما رہے تھے۔

اور یس کے پاس آیا اور انہیں سلام کیا، انہوں نے کہا، اے بھائی اور نبی مرحبا! پھر ہم پانچویں آسمان پر پہنچے (وہاں بھی) پوچھا گیا۔ کون ہے؟ جبرائیل نے کہا کہ جبرائیل، پوچھا گیا، تمہارے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ محمد (ﷺ) ہیں پوچھا گیا، کیا انہیں بلایا گیا ہے انہوں نے کہا کہ ہاں، کہا گیا مرحبا! کتنا بہتر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا درود ہے، تو (اس آسمان پر) ہم حضرت ہارون (علیہ السلام) کے پاس آئے اور میں نے سلام کیا، تو انہوں نے فرمایا، اے بھائی اور نبی مرحبا! پھر ہم چھٹے آسمان پر پہنچے، تو پوچھا گیا، کون ہے؟ جواب ملا کہ جبرائیل، پوچھا گیا، تمہارے ساتھ کون ہے؟ جواب ملا کہ محمد (ﷺ) ہیں۔ پوچھا گیا، کیا انہیں بلایا گیا ہے کہا ہاں، کہا مرحبا! آپ کا قدم کتنا اچھا ہے، تو اس آسمان میں حضرت موسیٰ سے ملا، میں نے انہیں سلام کیا، اے بھائی اور نبی مرحبا! جب میں آگے بڑھا تو حضرت موسیٰ رونے لگے، پوچھا گیا، تم کیوں روتے ہو؟ انہوں نے کہا اے خدایہ لڑکا جو میرے بعد نبی بنایا گیا ہے، اسکی امت کے لوگ میری امت کے لوگوں سے زیادہ جنت میں داخل ہونگے، پھر ہم ساتویں آسمان پر پہنچے، تو دریافت کیا گیا کہ کون ہے؟ جواب دیا کہ جبرائیل، پوچھا تمہارے ساتھ کون ہے؟ جواب ملا محمد (ﷺ) ہیں کہا گیا، انہیں بلایا گیا ہے، مرحبا کتنا اچھا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا آنا (تو اس آسمان پر) میں حضرت ابراہیم سے ملا اور انہیں سلام کیا، انہوں نے کہا مرحبا! اے بیٹے اور نبی، پھر میرے سامنے بیت معمور ظاہر کیا گیا، میں نے حضرت جبرائیل سے پوچھا، تو انہوں نے جواب دیا کہ بیت معمور ہے، جس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں جب وہ (نماز پڑھ کر) نکل جاتے ہیں، تو فرشتوں کی کثرت کی وجہ سے وہ قیامت تک واپس نہیں آتے (کہ انکا نمبر ہی نہ آئیگا) اور مجھے سدرۃ المنتہی بھی دکھائی گئی، تو اسکے پھل (پیر) اتنے موٹے اور بڑے تھے، جیسے ہجر (مقام) کے مٹکے اور اس کے پتے ایسے تھے، جیسے ہاتھی کے کان اسکی جڑ میں چار نہریں تھیں، دو اندر اور دو باہر، میں نے حضرت جبرائیل سے پوچھا، تو انہوں نے کہا کہ اندر والی نہریں تو جنت میں ہیں اور باہر والی نہریں فرات اور نیل میں ہیں، پھر میرے (اور میری امت کے) اوپر پچاس (وقت کی) نمازیں فرض ہوئیں،

وَمَنْ مَّعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرَحَبًا بِهِ وَلِنَعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَاتَيْنَا عَلَى هُرُونَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرَحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ فَاتَيْنَا عَلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ قِيلَ مَنْ هَذَا قِيلَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَّعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَرَحَبًا بِهِ وَلِنَعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَاتَيْنَا عَلَى مُوسَى فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرَحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ فَلَمَّا جَاوَزْتُ بَكَى فَقِيلَ مَا أَبْكَاكَ قَالَ يَا رَبِّ هَذَا الْعُلَامُ الَّذِي بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ أَفْضَلُ مِمَّا يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي فَاتَيْنَا السَّمَاءَ السَّابِعَةَ قِيلَ مَنْ هَذَا قِيلَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَّعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَرَحَبًا بِهِ وَلِنَعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَاتَيْنَا عَلَى إِبْرَاهِيمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرَحَبًا بِكَ مِنْ ابْنِ وَنَبِيٍّ فَرَفَعَ لِي الْبَيْتَ الْمَعْمُورَ فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ فَقَالَ هَذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ يُصَلِّي فِيهِ كُلُّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ إِذَا خَرَجُوا لَمْ يَعُودُوا إِلَيْهِ آخَرُ مَا عَلَيْهِمْ وَرُفِعَتْ لِي سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى فَإِذَا نَبْهَهَا كَأَنَّهُ قِلَالٌ هَجَرَ وَوَرَفَهَا كَأَنَّهُ إِذَا الْفُيُولِ فِي أَصْلِهَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ فَقَالَ أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَمِنَ الْجَنَّةِ وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ النَّيْلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ فَرَضْتُ عَلَى خَمْسُونَ صَلَوةً فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جِئْتُ مُوسَى فَاتَيْنَا مُوسَى فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ فَرَضْتُ عَلَى خَمْسُونَ صَلَوةً قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِالنَّاسِ مِنْكَ عَالِجُتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ وَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلِّهْ فَرَجَعْتُ فَسَأَلْتُهُ فَجَعَلَهَا أَرْبَعِينَ ثُمَّ مِثْلَهُ ثُمَّ ثَلَاثِينَ ثُمَّ مِثْلَهُ

٤٤١- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو
الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ قَالَ إِنَّ
أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمَةٍ أَرْبَعِينَ يَوْمًا
ثُمَّ يَكُونُ عِلَاقَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ
ذَلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ مَلَكًا فَيُؤَمِّرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ
وَيُقَالُ لَهُ اكْتُبْ عَمَلَهُ وَرِزْقَهُ وَآجَلَهُ وَشَقِيئَهُ
أَوْ سَعِيدَهُ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ فَإِنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ
لَيَعْمَلُ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ إِلَّا ذِرَاعٌ
يَسْبِقُ عَلَيْهِ كِتَابُهُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ
وَيَعْمَلُ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ إِلَّا ذِرَاعٌ
فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

غالب آجاتی ہے اور وہ اہل جنت کے کام کرنے لگتا ہے۔

۴۴۲۔ محمد بن سلام، مخلد، ابن جریج، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اور اس کے متابع حدیث ابو عاصم، ابن جریج، موسیٰ بن عقبہ، نافع نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرائیل کو ندا دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے، لہذا تو بھی اس سے محبت رکھ، تو جبرائیل اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، پھر حضرت جبرائیل تمام اہل آسمان کو ندا دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں کو دوست رکھتا ہے، تم بھی اسے دوست رکھو، تو آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، پھر دنیا میں (بھی) اس کی مقبولیت پیدا کر دی جاتی ہے۔

۴۴۳۔ محمد بن ابی مریم، لیث ابن ابو جعفر، محمد بن عبد الرحمن، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ فرشتے بادل میں آتے ہیں اور اس کام کا ذکر کرتے ہیں، جس کا فیصلہ آسمان میں کیا گیا ہے، پس اسے شیاطین چھپ کر سن لیتے ہیں اور کانہوں کے پاس آکر بیان کر دیتے ہیں، تو کانہن اپنی طرف سے اس میں سو جھوٹ ملا لیتے ہیں۔

۴۴۴۔ احمد بن یونس، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، ابو سلمہ، اور اغر، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب جمعہ کا دن ہوتا ہے، تو فرشتے ہر دروازہ پر (متعین ہو کر) سب سے پہلے پھر اس کے بعد (پھر اس کے بعد اسی طرح) آنے والے کو لکھتے رہتے ہیں، جب امام (خطبہ کے لئے) ممبر پر بیٹھ جاتا ہے، تو وہ اپنے صحیفوں کو لپیٹ لیتے ہیں اور خطبہ سننے کے لئے آجاتے ہیں۔

۴۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عَقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَابَعَهُ أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عَقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ الْعَبْدَ نَادَى جِبْرِيلُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَجِيبُهُ فَيَجِيبُهُ جِبْرِيلُ فَيَنَادِي جِبْرِيلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَجِيبُوهُ فَيَجِيبُوهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ .

۴۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذْكُرُ الْأُمَرَ قُضِيَ فِي السَّمَاءِ فَتَسْرِقُ الشَّيَاطِينُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُهُ فَتُوجِّهِهِ إِلَى الْكُفَّانِ فَيَكْذِبُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذِبَةٍ مِّنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ .

۴۴۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَالْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ الْمَلَائِكَةُ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ فَلَاوَلَّ فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ طَوَّأُوا الصُّحُفَ وَجَاءُوا وَيَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ .

۴۴۵۔ علی بن عبد اللہ سفیان، زہری، سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گذر مسجد میں ہوا، تو حضرت حسان رضی اللہ عنہ شعر پڑھ رہے تھے (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے روکا) تو انہوں نے کہا کہ میں مسجد میں ایسے شخص کے سامنے جو تم سے بہتر تھا (یعنی رسول اللہ ﷺ) شعر پڑھا کرتا تھا، (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع نہیں فرمایا) پھر حضرت حسان رضی اللہ عنہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ میں تم کو قسم دیتا ہوں، کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ میری طرف سے جواب دو اور اے اللہ ان کی تائید روح القدس سے فرماتو انہوں نے کہا ہاں!

۴۴۶۔ حفص بن عمر، شعبہ، عدی بن ثابت، حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے حضرت حسان سے فرمایا کہ تم مشرکوں کی بھوک و جراثیل تمہارے ساتھ ہیں۔

۴۴۷۔ الحق، وہب بن جریر، ان کے والد، حمید بن ہلال، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ گویا وہ غبار میری نظر کے سامنے ہے، جو بنی غنم کی گلی میں بند ہو رہا تھا، موسیٰ نے اتنا اور زیادہ روایت کیا ہے کہ حضرت جبرائیل کی سواری کی وجہ سے۔

۴۴۸۔ فروہ، علی بن مسہر، ہشام بن عروہ، ان کے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی کیسے آتی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر کسی وحی میں فرشتہ آتا ہے، کبھی گھنٹہ جیسی آواز میں، جب وہ وحی ختم ہوتی ہے، تو میں اسے جو فرشتہ نے کہا یاد کر چکا ہوتا ہوں اور یہ وحی میرے اوپر بہت سخت ہے، اور کبھی فرشتہ انسان کی شکل میں آتا ہے، اور مجھ سے کلام کرتا ہے، تو میں اس بات کو یاد کر لیتا ہوں۔

۴۴۹۔ آدم، شیبان، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو کوئی ایک طرح کی چیزوں کا جوڑا جوڑا اللہ کی

۴۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ مَرَعَمُرٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَسَّانُ يُنْشِدُ فَقَالَ كُنْتُ أَنْشِدُ فِيهِ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ ثُمَّ التَفْتُ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَنْشِدْكَ بِاللَّهِ أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَحِبَّ عَنِّي اللَّهُمَّ أَيْدُهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ نَعَمْ.

۴۴۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَسَّانَ أَهْجُهُمْ أَوْهَا جِهَهُمْ وَجَبْرِئِلُ مَعَكَ.

۴۴۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ هِلَالٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى غُبَارٍ سَاطِعٍ فِي سِكَّةِ بَنِي غَنَمٍ زَادَ مُوسَى مَرْكَبَ جِبْرِئِلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

۴۴۸۔ حَدَّثَنَا فَرَوَهٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ قَالَ كُلُّ ذَلِكَ يَأْتِي الْمَلَكَ أَحْيَانًا فِي مِثْلِ صَلَافَةِ الْجَرَسِ فَيَقْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ مَا قَالَ وَهُوَ أَشَدُّ عَلَيَّ وَيَتَمَثَّلُ لِي الْمَلَكُ أَحْيَانًا رَجُلًا فَيَكَلِّمُنِي فَأَعْنِي مَا يَقُولُ.

۴۴۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

راہ میں خرچ کریگا، تو اسے جنت کے خازن (ہر طرف سے) بلائیں گے کہ اے فلاں یہاں آؤ، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اس شخص پر تو پھر کوئی خوف و ہلاکت کا اندیشہ نہیں ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ تم انہیں میں سے ہو گے۔

۳۵۰۔ عبد اللہ بن محمد، ہشام، معمر، زہری، ابو سلمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اے عائشہ! یہ جبریل ہیں، تمہیں سلام کہتے ہیں انہوں نے جواب دیا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اور رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ دیکھتے ہیں، جو میں نہیں دیکھ سکتی۔

۳۵۱۔ ابو نعیم، عمر بن ذرح (دوسری سند) یحییٰ بن جعفر، وکیع، عمر بن ذر، ان کے والد، سعید بن جبیر، ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبریل سے فرمایا، جتنا تم اب ہمارے پاس آتے ہو، اس سے زیادہ کیوں نہیں آتے، تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی، اور ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار کے حکم کے بغیر نہیں اترتے، اسی کا ہے جو کچھ ہمارے سامنے ہے، اور پیچھے ہے۔

۳۵۲۔ اسماعیل، سلیمان، یونس، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب مجھے جبریل نے ایک قرأت میں قرآن پڑھایا تھا، پس میں ان سے برابر زیادہ طلب کرتا رہا، حتیٰ کہ سات قرأت (۱) تک پہنچ گیا۔

۳۵۳۔ محمد بن مقاتل، عبد اللہ، یونس، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ، ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ سختی تھے، اور ہمیشہ سے زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَنْ فَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ دَعَتْهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ أَيْ قُلْ هَلُمَّ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ ذَلِكَ الَّذِي لَا تَوَى عَلَيْهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْجُوا أَنْ تَكُونُ مِنْهُمْ .

۴۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ هَذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ فَقَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرَى مَا لَا أَرَى تُرِيدُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۴۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرِّحٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرِّعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجِبْرِيلَ الْآتِرُورُنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُورُنَا قَالَ فَتَزَلْتُ وَمَا تَنْتَزِلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا الْآيَةُ .

۴۵۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانٌ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْرَأَنِي جِبْرِيلُ عَلَى حَرْفٍ فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيدُهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ .

۴۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ

(۱) اس روایت کے آخر میں قرآن کریم کی سات مشہور قراءتوں کی طرف اشارہ ہے، جن کا تفصیلی ثبوت صحیح روایات و احادیث سے ہے، ان کے بارے میں سیر حاصل گفتگو کیلئے ملاحظہ ہو علوم القرآن ص ۹۷ مولفہ شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی زید مجدہم۔

عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجُودَ النَّاسِ وَكَانَ أَجُودَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ وَكَانَ جِبْرِيلُ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ فَلَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ أَجُودَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَرَوَى أَبُو هُرَيْرَةَ وَفَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ.

۴۵۴ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْرَجَ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ أَمَا إِنَّ جِبْرِيلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلَّى إِمَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ اإَعْلَمْ مَا تَقُولُ يَا عُرْوَةُ قَالَ سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ أَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَزَلَ جِبْرِيلُ فَأَمَّنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ يَحْسَبُ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ.

۴۵۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي جِبْرِيلُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ النَّارَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ.

۴۵۶ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا

رمضان میں جب جبریل آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتے تھے، سخی ہو جاتے تھے اور آپ ان سے قرآن کریم کا دور کرتے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جبریل ملتے تو رسول اللہ ﷺ فائدہ پہنچانے میں تیز ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے تھے، عبد اللہ اور معمر نے بھی اسی سند کے ساتھ اس جیسی روایت کی ہے، اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بجائے ”یادارسہ القرآن“ کے یہ الفاظ روایت کئے ہیں کہ ”ان جبریل کان یعارضہ القرآن“۔

۴۵۴۔ قتیبہ، لیث، ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں کہ ایک روز عمر بن عبدالعزیز نے عصر کی نماز میں (کچھ) تاخیر کر دی تو ان سے عروہ نے کہا کہ جبریل آئے اور حضور ﷺ کو امام بن کر نماز پڑھائی، عمر بن عبدالعزیز نے کہا، عروہ سوچو کیا کہہ رہے ہو (کیا یہ ممکن ہے کہ جبریل حضور کے امام بنیں، حالانکہ حضور سے افضل نہیں) عروہ نے کہا کہ میں نے بشیر بن ابی مسعود سے، انہوں نے ابو مسعود سے، اور انہوں نے رسول اللہ سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے، کہ جبریل آئے اور میرے امام بنے، میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی، آپ اپنی انگلیوں پر پانچ نمازوں کا شمار کرتے تھے۔

۴۵۵۔ محمد بن بشار، ابن ابی عدی، شعبہ، حبیب بن ابی ثابت، زید بن وہب، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ سے جبریل نے یہ کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے جو کوئی اس حالت میں مرے گا کہ اس نے اللہ کے ساتھ شرک نہ کیا ہو، تو وہ جنت میں داخل ہوگا یا فرمایا دوزخ میں نہ جائے گا، ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، چاہے اس نے زنا اور چوری کی ہو، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاہے (اس نے زنا اور چوری کی ہو)۔

۴۵۶۔ ابوالیمان، شعبہ، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ سے

روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فرشتے یکے بعد دیگرے آتے ہیں، کچھ فرشتے رات کو، کچھ دن کو، اور یہ سب جمع ہوتے ہیں فجر اور عصر کی نماز میں، پھر وہ فرشتے جو رات کو تمہارے پاس تھے، آسمان پر چلے جاتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے، حالانکہ وہ ان سے زیادہ جانتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا وہ کہتے ہیں کہ ہم نے انہیں نماز پڑھتے ہوئے چھوڑا ہے، اور جب انکے پاس پہنچے تھے اس وقت بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

باب ۲۹۱۔ جب کوئی تم میں سے آمین کہتا ہے، اور آسمان میں فرشتے بھی آمین کہتے ہیں، سو ان دونوں کی آمین جب مل جائے، تو اس کہنے والے آدمی کے سب پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

۳۵۷۔ محمد، خالد، ابن جریج، اسمعیل بن امیہ، نافع، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کے واسطے ایک چھوٹا سا تکیہ بھر دیا، جس میں تصویریں تھیں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، تو دونوں دروازوں کے درمیان کھڑے ہو گئے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ کا رنگ بدلنے لگا، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ، ہم سے کیا خطا ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ تکیہ کیسا ہے؟ میں نے کہا کہ یہ تکیہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بنایا ہے، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سر رکھ کر لیٹیں، فرمایا کہ تم نہیں جانتیں کہ (رحمت کے) فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو، اور جو تصویریں بنائیں، تو قیامت کے دن اسے (سخت) عذاب ہوگا، اللہ تعالیٰ حکم دیگا کہ جو (تصویر) تم نے بنائی ہے، اسے زندہ کرو۔

۳۵۸۔ ابن مقاتل، عبد اللہ، معمر، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا، اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے، جس میں کتا اور جانداروں کی تصویر ہو۔

أَبُو الزِّنَا دَعَا الْأَعْرَجَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَلَائِكَةُ يَتَعَابُونَ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَالْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ فَيَقُولُ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ يُصَلُّونَ وَآتَيْنَاهُمْ يُصَلُّونَ .

۲۹۱ بَاب إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِينَ وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ فَوَافَقَتْ إِحْلَاهُمَا الْآخَرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ .

۴۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَنَا أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ حَشَوْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَادَةً فِيهَا تَمَائِيلُ كَأَنَّهَا نَمْرُقَةٌ فَجَاءَ فَقَامَ بَيْنَ الْبَابَيْنِ وَجَعَلَ يَتَغَيَّرُ وَجْهُهُ فَقُلْتُ مَا لَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا بَالُ هَذِهِ الْوَسَادَةِ قَالَتْ وَسَادَةٌ جَعَلْتُهَا لَكَ لِتَضْطَجَعَ عَلَيْهَا قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَأَنَّ مَنْ صَنَعَ الصُّورَ يُعَذَّبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ .

۴۵۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا طَلْحَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَدْخُلُ

الْمَلَائِكَةُ بَيَّنَّا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ تَمَائِلٌ .

۴۵۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عُمَرُ وَ ابْنُ بُكَيْرٍ ابْنُ الْأَشَجِّ حَدَّثَهُ أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدِ بْنِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ وَمَعَ بُسْرِ ابْنِ سَعِيدٍ عُبَيْدُ اللَّهِ الْخَوْلَانِيُّ الَّذِي كَانَ فِي حِجْرِ مِمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمَا زَيْدُ ابْنِ خَالِدٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ قَالَ بُسْرٌ فَمَرَضَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ فَعَلَدْنَاهُ نَحْنُ فِي بَيْتِهِ بِسِتْرِ فِيهِ تَصَاوِيرٌ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللَّهِ الْخَوْلَانِيِّ أَلَمْ يُحَدِّثْنَا فِي التَّصَاوِيرِ فَقَالَ إِنَّهُ قَالَ إِلَّا رَقْمٌ فِي ثَوْبٍ أَلَا سَمِعْتَهُ قُلْتُ لَا قَالَ بَلَى قَدْ ذَكَرَهُ .

۴۶۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ وَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْرِيلُ فَقَالَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ .

۴۶۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلَهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ .

۴۶۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

۴۵۹۔ احمد، ابن وہب، عمرو، بکیر بن اشج، بسر بن سعید، زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بسر کے ساتھ (اس وقت) وہ بھی تھے جو زوجہ رسول اللہ ﷺ حضرت میمونہ کی تربیت میں تھے، زید بن خالد نے ان دونوں سے بیان کیا کہ ابو طلحہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے، (۱) جس میں تصویر ہو، بسر فرماتے ہیں کہ پھر زید بن خالد بیمار ہوئے، تو ہم انکی عیادت کو آئے، تو ہم نے ان کے گھر تصویروں والا ایک پردہ دیکھا، تو میں نے عبد اللہ خولانی سے کہا کہ کیا انہوں نے تصویروں کے بارے میں ہم سے حدیث بیان نہیں کی تھی، تو عبد اللہ نے جواب دیا کہ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ کپڑے کے نقوش جو بے زبان چیزوں کے ہوں، اس سے مستغنی ہیں، کیا تم نے یہ نہیں سنا تھا، میں نے کہا نہیں تو انہوں نے کہا ہاں یہ بھی کہا تھا۔

۴۶۰۔ یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، عمرو، سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جبریل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (آنے کا) وعدہ کیا مگر وعدہ پر نہیں آئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا کہ ہم ایسے گھر میں نہیں جاتے، جس میں تصویر یا کتا ہو۔

۴۶۱۔ اسماعیل، مالک، سہمی، ابوصالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے، تو تم اللہم ربنا لک الحمد کہو، کیونکہ جس کا (یہ) قول فرشتوں کے قول کے ساتھ مل گیا، تو اس کے سب پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

۴۶۲۔ ابراہیم بن منذر، محمد بن فلیح، ان کے والد، ہلال بن علی، عبد الرحمن، بن ابی عمرہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے ہر شخص

(۱) یہاں فرشتوں سے، رحمت کے، برکت کے اور استغفار کرنے والے فرشتے مراد ہیں نہ کہ حفاظت کرنے والے، اس لیے کہ وہ موجود ہی ہوتے ہیں۔

(گویا) نماز میں ہوتا ہے، جب تک اسے نماز روکے رکھے، فرشتے کہتے ہیں کہ اے اللہ! اس کی مغفرت فرما، اس پر رحم فرما، جب تک وہ اپنی نماز (کی جگہ) سے نہ اٹھے، یا اس کا وضو نہ ٹوٹے۔

۴۶۳۔ علی بن عبد اللہ، سفیان، عمرو، عطاء، صفوان بن یعلیٰ، اپنے والد یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ممبر پر پڑھتے ہوئے سنا ہے، اور وہ پکاریں گے کہ اے مالک (دروغہ جہنم) سفیان کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت میں ہے، ونا دوا لیا مال (ترخیم کے ساتھ)۔

۴۶۴۔ عبد اللہ بن یوسف، ابن ذہب، یونس، ابن شہاب، عروہ، زوجہ رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ کیا یوم احد سے بھی سخت دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر آیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ میں نے تمہاری قوم کی جو جو تکلیفیں اٹھائی ہیں، وہ اٹھائی ہیں، اور سب سے زیادہ تکلیف جو میں نے اٹھائی، وہ عقبہ کے دن تھی، جب میں نے اپنے آپ کو ابن عبدیلیل بن عبد کلال کے سامنے پیش کیا، (۱) تو اس نے میری خواہش کو پورا نہیں کیا، پھر میں رنجیدہ ہو کر سیدھا چلا، ابھی میں ہوش میں نہ آیا تھا کہ قرن الثعالب میں پہنچا، میں نے اپنا سر اٹھایا، تو بادل کے ایک ٹکڑے کو اپنے اوپر سایہ لگن پایا، میں نے جو دیکھا، تو اس میں جبریلؑ تھے، انہوں نے مجھے آواز دی، اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے آپ کی قوم کی گفتگو اور انکا جواب سن لیا، اب پہاڑوں کے فرشتے کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا ہے، تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے کافروں کے بارے میں جو چاہیں حکم دیں، پھر مجھے پہاڑوں کے فرشتے نے آواز دی، اور سلام کیا، پھر کہا کہ اے محمد (ﷺ) یہ سب کچھ آپ کی مرضی ہے، اگر آپ چاہیں، تو میں انخسین نامی دو پہاڑوں کو ان کافروں پر لا کر رکھ دوں، تو

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ فِي صَلَوةٍ مَا دَامَتِ الصَّلَوةُ تَحْبِسُهُ وَالْمَلَائِكَةُ تَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ مَا لَمْ يَقُمْ مِنْ صَلَوةٍ أَوْ يُحْدِثَ.

۴۶۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو وَعَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمَنْبَرِ وَنَا دُوا يَا مَالِكُ قَالَ سُفْيَانُ فِي قِرَاءَةِ عَبْدِ اللَّهِ وَنَا دُوا يَا مَالِكُ.

۴۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ آتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمٍ أُحُدٍ قَالَ لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكَ مَا لَقِيتُ وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ عَبْدِ كَلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ فَأَنْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِهِ فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا وَأَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي فَتَنَظَّرْتُ فَإِذَا فِيهَا جِبْرِيلُ فَنَادَانِي فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَلِكَ فِيهِمَا شِئْتَ إِنْ شِئْتَ أَنْ

(۱) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کے واقعہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے جب وہاں کے سرداروں کے اشارے پر آپ پر پتھر برسائے گئے، جب جناب ابوطالب کا انتقال ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس امید پر طائف گئے تھے کہ ممکن ہے کہ وہاں کے لوگ اسلام کی طرف متوجہ ہو جائیں اور آپ کے ساتھ ہمدردی کریں، آپ نے وہاں پہنچ کر وہاں کے تین سرداروں کو اسلام کی دعوت دی، لیکن ان سب نے نہایت بد تمیزی سے آپ کی دعوت کو رد کر دیا اور ان کے کہنے پر آپ پر پتھر برسائے گئے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (نہیں) بلکہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کافروں کی نسل سے ایسے لوگ پیدا کرے گا جو صرف اسی کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ بالکل شرک نہ کریں گے۔

۳۶۵۔ قتیبہ، ابو عوانہ، ابواسحاق شیبانی نے کہا کہ میں نے زر بن حبیش سے آیت کریمہ ”پس دو کمانوں کی مقدار یا اس سے بھی کم فاصلہ تھا“ پھر اللہ نے اپنے بندہ پر وحی بھیجی جو کچھ بھیجی کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ ہم سے ابن مسعودؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریلؑ کو دیکھا ان کے چہ سو پر تھے۔ ۳۶۶۔ حفص بن عمر، شعبہ، اعمش، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ آیت کریمہ بیشک انہوں نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں (کا مطلب یہ ہے) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سبز بادل دیکھا جس نے آسمان کے کنارے ڈھانپ لئے تھے۔

۳۶۷۔ محمد بن عبداللہ بن اسماعیل، محمد بن عبداللہ انصاری، ابن عون، قاسم، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا جو شخص یہ خیال رکھے کہ محمد ﷺ نے اپنے پروردگار کو دیکھا تو اس نے سخت غلطی کی بلکہ آپ نے جبریلؑ کو ان کی (اصلی) صورت و خلقت میں دیکھا جنہوں نے آسمان کے کنارے بھر رکھے تھے۔

۳۶۸۔ محمد بن یوسف، ابواسامہ، زکریا بن ابی زائدہ، ابن الاشوع، شعبی، مسروق سے روایت کرتے ہیں، مسروق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان ”پھر قریب ہوا“ پھر اور نیچے آیا پس ان کے درمیان دو کمانوں یا اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا“ کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ وہ جبریلؑ تھے وہ (ویسے تو) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس انسان کی صورت میں آتے تھے، لیکن اس دفعہ اپنی اصلی صورت میں آئے تھے اور انہوں نے آسمان کے کنارے بھر رکھے تھے۔

۳۶۹۔ موسیٰ، جریر، ابورجاء، حضرت سرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ آج رات میرے پاس دو آدمی آئے، انہوں نے کہا کہ جو شخص آگ روشن کر رہا ہے

أَطِيقَ عَلَيْهِمُ الْآخُسِيْنَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا. ۴۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَأَلْتُ زُرَّ بْنَ حُبَيْشٍ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأُولَٰئِكَ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّهُ رَأَىٰ جِبْرِيلَ لَهُ سِتْمَانَةُ جَنَاحٍ.

۴۶۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَقَدْ رَأَىٰ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَىٰ قَالَ رَأَىٰ رُفْرَفًا أَخْضَرَ سَدَّ أَفْقَ السَّمَاءِ.

۴۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَنْ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَأَىٰ رَبَّهُ فَقَدْ أَعْظَمَ وَلَكِنْ قَدْ رَأَىٰ جِبْرِيلَ فِي صُورَتِهِ وَخَلْقُهُ سَادًّا مَابينَ الْأَفْقِ.

۴۶۸۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ ابْنِ الْأَشْوَعِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مُسْرُوقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَلَايَنَ قَوْلُهُ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ قَالَتْ ذَاكَ جِبْرِيلُ كَانَ يَأْتِيهِ فِي صُورَةِ الرَّجُلِ وَإِنَّهُ أَنَا هَذِهِ الْمَرَّةَ فِي صُورَتِهِ الَّتِي هِيَ صُورَتُهُ فَسَدَّ الْأَفْقَ.

۴۶۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ آتِيَانِي قَالَا

وہ مالک دوزخ کا دروغہ ہے اور میں جبریل ہوں اور یہ میکائیل ہیں۔

۴۷۰۔ مسدد، ابو عوانہ، اعمش، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب شوہر اپنی بیوی کو اپنے بستر پر (ہم بستری کیلئے) بلائے اور وہ انکار کر دے، پھر مرد ناخوش ہو کر سو رہے تو بیوی پر صبح تک فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں، ابو حمزہ، ابن داؤد اور ابو معاویہ نے اعمش سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے۔

۴۷۱۔ عبد اللہ بن یوسف، لیث، عقیل، ابن شہاب، ابو سلمہ، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس کے بعد وحی منقطع ہو گئی، پس (ایک دن) میں جا رہا تھا کہ میں نے ایک آسمانی آواز سنی، تو میں نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا، تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہی فرشتہ جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا، آسمان وزمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہے، میں اس سے ڈر گیا، حتیٰ کہ زمین پر گرنے لگا، پھر میں گھر والوں کے پاس آیا، اور میں نے کہا کہ مجھے کبل اڑھاؤ، مجھے کبل اڑھاؤ، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں، اے چادر اوڑھنے والے اٹھیے، اور (کافروں کو عذاب سے) ڈرائیے، اور اپنے رب کی بڑائی کیجئے، اور اپنے کپڑوں کو پاک کیجئے، اور بتوں کو چھوڑئیے، ابو سلمہ نے کہا کہ رجز کے معنی ہیں بت۔

۴۷۲۔ محمد بن بشر، غندر، شعبہ، قتادہ (دوسری سند) خلیفہ یزید بن زریع، سعید، قتادہ، ابو العالیہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس رات معراج ہوئی، تو میں نے حضرت موسیٰ کو دیکھا کہ وہ گندی رنگت دراز قد، اور نکٹھریالے بال ہیں، گویا کہ وہ قبیلہ شنوہ کے ایک آدمی ہیں، اور میں نے حضرت عیسیٰ کو دیکھا کہ میانہ قد، درمیانہ اعضاء، سرخ و سفید رنگ، سیدھے بال والے ہیں، اور میں نے مالک یعنی داروغہ جہنم کو اور دجال کو دیکھا، یہ نشانیاں منجملہ ان نشانوں کے تھیں، جو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس رات دکھائی

الَّذِي يُوقِدُ النَّارَ مَالِكُ خَازِنُ النَّارِ وَأَنَا جِبْرِيلُ وَهَذَا ميكائيلُ .

۴۷۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ فَبَاتَ غَضَبًا عَلَيْهَا لَعْنَتُهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ تَابِعَهُ شُعْبَةُ أَبُو حَمَزَةَ وَابْنُ دَاوُدَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ .

۴۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمَّا فُتِرَ الْوَحْيُ عَنِّي فِتْرَةً قَبِينَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِي قَبْلَ السَّمَاءِ فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِجِرَاءٍ قَاعِدٌ عَلَى كُرْسِيِّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَخِفْتُ مِنْهُ حَتَّى هَوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ فَجِئْتُ أَهْلِي فَقُلْتُ زَمَلُونِي زَمَلُونِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَأَيُّهَا الْمُدْبِرُ إِلَيَّ فَاهْجُرْ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَالرَّجَزُ الْأَوْتَانُ .

۴۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَمٍّ نَبِيَّكُمْ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرَى بِي مُوسَى رَجُلًا أَدَمَ طَوَالًا جَعْدًا كَأَنَّهُ مِنْ رَجَالِ شَنْوَةَ وَرَأَيْتُ عِيسَى رَجُلًا مَرْبُوعًا مَرْبُوعَ الْخَلْقِ إِلَى الْحُمَةِ . النَّاسُ سَطَطُوا . وَرَأَيْتُ مَلَكًا

خَازِنَ النَّارِ وَالْذَّجَالِ فِي آيَاتِ آرَاهُنَّ اللَّهُ إِيَّاهُ فَلَا تَكُنُ فِي مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَائِهِ قَالِ أَنَسُ وَأَبُو بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْرُسُ الْمَلَائِكَةُ الْمَدِينَةَ مِنَ الذَّجَالِ .

۲۹۲ باب مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الْجَنَّةِ وَآنْهَآ مَخْلُوقَةٌ قَالِ أَبُو الْعَالِيَةِ مُطَهَّرَةٌ مِّنَ الْحَيْضِ وَالْبَوْلِ وَالْبَزَاقِ كُلَّمَا رُزِقُوا أَتُوا بِشَيْءٍ ثُمَّ أَتُوا بِآخَرَ قَالُوا هَذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِن قَبْلُ أَتَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَ أَتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا، يُشَبِّهُ بَعْضُهُ بَعْضًا وَ يَخْتَلِفُ فِي الطَّعُومِ قُطُوفُهَا يَقْطُفُونَ كَيْفَ شَاءُوا ذَانِيَّةً قَرِيبَةً الْآرَاءُ لَكَ السُّرُرُ وَقَالَ الْحَسَنُ النَّضْرَةُ فِي الْوُجُوهِ وَالسُّرُورُ فِي الْقُلُوبِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ سَلَسَبِيلًا حَدِيدَةً الْجَرِيَّةِ عَوَلٌ وَجَعُ الْبَطْنِ يُنْزَفُونَ لَا تَذْهَبُ عَقُولُهُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ دِهَاقًا مُّثَلِّقًا كَوَاعِبَ نَوَاهِدِ الرَّحِيقِ الْحَمَرِ التَّسْنِيمُ يَعْلُو شَرَابُ أَهْلِ الْجَنَّةِ خِتَامُهُ طِينُهُ مِسْكٌ نَضًّا خَتَانٌ قِيَاضَتَانِ يُقَالُ مَوْضُونَةٌ مَنْسُوجَةٌ مِنْهُ وَضَيْنُ النَّاقَةِ وَالْكُوبُ مَا لَا أُذُنَ لَهُ وَلَا عُرْوَةٌ وَالْأَبَارِيقُ ذَوَاتُ الْأَذَانِ وَالْعَرَا عُرْبًا مُثْقَلَةٌ وَاحِدَتُهَا عُرُوبٌ مِثْلُ صَبُورٍ وَصَبْرٍ يُسَمِّيْهَا أَهْلُ مَكَّةَ الْعَرَبَةِ وَأَهْلُ الْمَدِينَةِ الْعَنْجَةَ وَأَهْلُ الْعِرَاقِ الشَّكْلَةَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ رَوْحُ جَنَّةٍ وَرَحَاءٌ وَالرَّيْحَانُ الرَّزْقُ وَالْمَنْضَبُ الْمَمَاءُ

تھیں، لہذا اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہونے میں تجھے قطعاً شک نہ ہونا چاہئے، ابن عباس اور ابو بکرہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ دجال سے مدینہ کی حفاظت فرشتے کریں گے۔

باب ۲۹۲۔ جنت کا بیان، اور یہ (ثابت ہے) کہ وہ پیدا ہو چکی ہے، ابو العالیہ نے کہا کہ وہ حیض، پیشاب اور تھوک سے پاک ہیں، کلمارزقوا یعنی انہیں ایک چیز دی جائے گی پھر دوسری دی جائے گی، تو وہ کہیں گے کہ یہ تو وہی ہے، جو ہمیں پہلے دی گئی تھی، و اتوا به متشابہا، یعنی ایک دوسرے کے مشابہ ہوگی، لیکن مزے میں اختلاف ہوگا، قُطُوفُهَا، یعنی اس کے پھل جس طرح چاہیں گے، توڑیں گے، ذانیہ قریب کے معنی میں ہے، الاراءک یعنی تخت اور مسہری، حسن نے کہا، نضرة چہرہ کی تروتازگی اور سرور دل کی خوشی کو کہتے ہیں، مجاہد نے کہا سلسبیل، یعنی تیز اور (نہر) غول، یعنی درد شکم، نیز فون کے معنی ہیں، ان کی عقلیں زائل نہ ہوں گی، ابن عباسؓ نے فرمایا، دھاقا کے معنی بھرا ہوا، کواعب، یعنی وہ عورتیں جن کی چھاتیاں ابھری ہوئی ہوں، ر حیق کے معنی شراب، تسنیم اہل جنت کی شراب کے اوپر ہوگی، ختامہ یعنی اس کی مہر مشک سے ہوگی، نضاختان کے معنی بہنے والیاں کہا جاتا ہے، کہ موضوعہ کے معنی ہیں بنی ہوئی، اسی سے ماخوذ ہے، وضین الناقۃ، کوب وہ برتن جس کی ٹونٹی اور دستہ نہ ہو، اباریق وہ برتن جس کی ٹونٹی اور دستہ ہو، عرباً بھاری، اس کا مفرد عروب ہے، جیسے صبور کی جمع صبر ہے، اہل مکہ اسے عربہ، اہل مدینہ غنچہ اور اہل عراق شکیلہ کہتے ہیں، مجاہد کہتے ہیں کہ روح جنت اور خوش عیشی کے معنی ہیں، ریحان، یعنی رزق، منضود کے معنی کیلا، اور مخضود کے معنی بھرا ہوا بوجھ سے، اور

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اسے کہتے ہیں، جس میں کائنات ہو،
العرب وہ عورتیں جو اپنے شوہروں کو پسند ہوں، کہا جاتا ہے
کہ مسکوب کے معنی ہیں، جاری اور فرش مرفوعہ، یعنی اوپر
تلے بچھے ہوئے فرش، لغو کے معنی ہیں، بے کار اور باطل،
تاہم یعنی جھوٹ، افنان یعنی شاخیں و جناں جنتین دان یعنی
اس کے پھل بہت قریب (سے توڑے جاسکتے) ہیں مدہامتان
یعنی سرسبزی کی وجہ سے کالے معلوم ہوتے ہیں۔

۴۷۳۔ احمد بن یونس، لیث بن سعد، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر
رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے
فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص مر جاتا ہے، تو اس کو صبح و شام اس
کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے، اگر جنتی ہے، تو جنت اور اگر دوزخی ہے، تو اسے
دوزخ دکھائی جاتی ہے۔

۴۷۴۔ ابو الولید، سلم بن زریر، ابو رجاء، حضرت عمران بن حصین
رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے
فرمایا کہ میں نے جنت کو دیکھا، تو جنتیوں میں اکثر تعداد فقراء کی
تھی، اور میں نے دوزخ کو دیکھا، تو دوزخیوں میں زیادہ تعداد عورتوں
کی تھی۔

۴۷۵۔ سعد بن ابی مریم، لیث، عقیل، ابن شہاب، سعید بن مسیب
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے
کہا کہ ہم آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، تو آپ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں اپنے آپ کو جنت میں
دیکھا، تو وہاں ایک عورت ایک محل کی جانب میں وضو کرتی ہوئی ملی،
میں نے پوچھا، یہ محل کس کا ہے، تو فرشتوں نے کہا، کہ عمر بن
خطاب کا، فوراً مجھے عمر کی غیرت کا خیال آیا، تو میں الٹے پاؤں واپس
آگیا (یہ سن کر) حضرت عمرؓ عمر رونے لگے، اور عرض کیا، یا رسول اللہ!
بھلا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر غیرت کر سکتا ہوں۔

وَالْمَحْضُودُ الْمُؤَفَّرُ حَمَلًا وَيُقَالُ أَيضًا لَا
شَوْكَ لَهُ وَالْعَرَبُ الْمُحَبِّبَاتُ إِلَى
أَزْوَاجِهِنَّ وَيُقَالُ مَسْكُوبٌ جَارٍ وَبَاطِلًا
تَائِيًا كَذِبًا أَفْنَانُ أَغْصَانُ وَجَنَّا الْجَنَّتَيْنِ
دَانَ مَا يُجْتَنَى قَرِيبٌ مُدْهَامَتَانِ سَوْدَا
وَأَنِ مِنَ الرَّيِّ .

۴۷۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ فَإِنَّهُ يُعْرَضُ عَلَيْهِ
مَقْعَدُهُ بِالْعَدَاةِ وَالْعَشِيِّ فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ
الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ
فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ .

۴۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سَلَمُ بْنُ زُرَيْرٍ
حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَطْلَعْتُ فِي
الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَأَطْلَعْتُ فِي
النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ .

۴۷۵۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا
أَمْرَأَةٌ تَوَضَّأَتْ إِلَى جَانِبِ قَصْرِ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا
الْقَصْرِ فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ
غَيْرَتَهُ قَوْلِيْتُ مُدْبِرًا فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ أَعَلَيْكَ
أَعَارِيَا رَسُولَ اللَّهِ .

۴۷۶۔ حجاج بن منہال، ہمام، ابو عمران جون، ابو بکر بن عبد اللہ بن قیس اشعری، اپنے والد عبد اللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (جنت میں مومنوں کے لئے) تراشیدہ موتی کا ایک خیمہ ہے، جس کی اونچائی آسمان میں تیس میل ہے، اس کے ہر گوشہ میں مومن کے لئے ایسی عورتیں ہیں، جنہیں کسی دوسرے نے نہیں دیکھا، ابو عبد الصمد اور حارث بن عبید نے ابو عمران سے ساٹھ میل روایت کی ہے۔

۴۷۶۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مَنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عِمْرَانَ الْجَوْنِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْمَةُ دُرَّةٌ مُجَوَّفَةٌ طَوَّلُهَا فِي السَّمَاءِ ثَلَاثُونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا لِلْمُؤْمِنِ أَهْلٌ لَا يَرَاهُمْ الْآخَرُونَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ وَالْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ سِتُونَ مِيلًا .

۴۷۷۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ أَعَدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ فَاقْرَأْ وَإِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ .

۴۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ زُمَرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُورَتُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يَبْصُقُونَ فِيهَا وَلَا يَمْتَحِطُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ ابْتِئْتُمْ فِيهَا الذَّهَبَ أَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةَ وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلْوَةُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرَى مَخِ سَوْقُهَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوبُهُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ يُسَبِّحُومَنَ اللَّهُ بِكُرَّةٍ وَعَشِيًّا .

۴۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

۴۷۷۔ حمیدی، سفیان، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں، جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں نہ کسی (کے) کان نے سنیں اور نہ کسی انسان کے دل پر (ان کا) خطرہ گزرا، اگر تم چاہو، تو یہ آیت کریمہ (اس کے استدلال میں) پڑھ لو کہ پس کوئی نہیں جانتا جو آنکھ کی ٹھنڈک کے سامان ان کے لئے پوشیدہ رکھے گئے ہیں۔

۴۷۸۔ محمد بن مقاتل، عبد اللہ، معمر، ہمام بن منبہ، حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں داخل ہونے والے اول گروہ کے چہرے ایسے ہوں گے جیسے چودھویں رات کا چاند نہ تو جنت میں انہیں تھوک آئے گا نہ ناک کی ریش نہ پانخانہ، ان کے برتن سونے کے ہونگے، ان کی کنگھیاں سونے چاندی کی، اور ان کی انگلیٹھیوں میں عود سلگتا رہے گا ان کا پسینہ ٹھک (جیسا خوشبودار) ہوگا، اور ہر ایک کی دو، دو بیویاں ہوں گی، لطافت حسن کی وجہ سے ان کی پنڈلیوں کا گودا گوشت کے اوپر سے دکھائی دے گا، نہ اہل جنت میں آپس میں اختلاف ہوگا نہ بغض و کدورت، سب کے دل ایک ہوں گے، صبح و شام اللہ کی پاکی بیان کریں گے۔

۴۷۹۔ ابوالیمان، شعب، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں داخل ہونے والے سب سے پہلے گروہ کے چہرے ایسے

(چمک رہے) ہوں گے جیسے چودھویں رات کا چاند اور جوان کے بعد داخل ہوں گے، ان کے چہرے ایسے ہونگے جیسے بہت زیادہ چمکدار ستارہ، سب کے سب ایک دل ہوں گے، نہ ان میں کوئی اختلاف ہوگا، نہ بغض و حسد، ہر آدمی کی دو بیویاں ہونگی، نزاکت حسن کی وجہ سے ان کی پنڈلیوں کا گودا گوشت کے اوپر سے دکھائی دے گا ہر صبح و شام (۱) اللہ کی تسبیح کریں گے، نہ وہ بیمار ہوں گے، نہ انہیں ناک کی ریزش آئے گی، نہ تھوک آئے گا، نہ برتن سوئے اور چاندی کے اور کنکھیاں سونے کی ہونگی، ان کی انگلیٹھیوں میں عود سلگتا رہے گا، اور ان کا پسینہ مشک (جیسا خوشبودار) ہوگا، مجاہد نے کہا کہ ابکار کے معنی اول صبح اور عشی کے معنی سورج کا غروب ہونے کے لئے ڈھل جانا ہے۔

۳۸۰۔ محمد بن ابو بکر مقدمی، فضیل بن سلیمان، ابو حازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے ستر ہزار (یا فرمایا) سات لاکھ آدمی جنت میں ایک ساتھ داخل ہوں گے، (یعنی آگے پیچھے نہیں) ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے۔

۳۸۱۔ عبد اللہ بن محمد جعفی، یونس بن محمد، شیبان، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک ریشمی جبہ ہدیہ میں دیا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ریشمی کپڑے کے استعمال سے منع فرمایا کرتے تھے، وہ لوگوں کو پسند آیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے، سعد بن معاذ کے رومال جنت میں اس سے بھی زیادہ اچھے ہیں۔

۳۸۲۔ مسدد، یحییٰ بن سعید، سفیان، ابو الخلق، حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ کے

أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّذِينَ عَلَى أَرْهَمِهِمْ كَأَشَدُّ كَوْكَبٍ إِضَاءَةً قُلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ لِكُلِّ أَمْرٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا يُرَى مُخٌ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ لَحْمِهَا مِنَ الْحُسْنِ يُسَبِّحُونَ اللَّهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا لَا يَسْقَمُونَ وَلَا يَمْتَحِطُونَ وَلَا يَصْفَقُونَ انْتَبَهُمُ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَأَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَوَقُودُ مَحَامِرِهِمُ الْأَلْوَةُ قَالَ أَبُو الْيَمَانِ يَعْنِي الْعُودَ وَرَشَحُهُمُ الْمِسْكُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْإِبْكَارُ أَوَّلُ الْفَجْرِ وَالْعَشْيُ مِيلُ الشَّمْسِ أَنْ تَرَاهُ تَغْرُبُ .

۴۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَدْخُلَنَّ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا أَوْ سَبْعُمِائَةِ أَلْفٍ لَا يَدْخُلُ أَوَّلُهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ وَجُوهُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ .

۴۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَهْلَى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةٌ سُندُسٍ وَكَانَ يَنْهَى عَنِ الْحَرِيرِ فَعَجَبَ النَّاسُ مِنْهَا فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هَذَا .

۴۸۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ

(۱) جنت میں صبح اور شام دنیا کی طرح تو نہیں ہوگی، صبح و شام سے انکا وہ وقت مراد ہے، جو دنیا کے حساب سے بنتا ہوگا کہ انکو صبح و شام کے وقت کا اندازہ ہو جایا کرے گا، اس کے بارے میں ایک روایت عمدۃ القاری ج ۱۵: ص ۱۵۵ میں درج کی گئی ہے وہاں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

پاس ریشم کا ایک کپڑا لایا گیا، لوگوں نے اس کی خوبصورتی اور نرمی کو بے حد پسند کیا، تو رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے زیادہ بہتر ہیں۔

۴۸۳۔ علی بن عبد اللہ، سفیان، ابو حازم، حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں ایک کوڑا بھر جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

۴۸۴۔ روح بن عبد المؤمن، یزید بن زریع، سعید، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں ایک درخت ایسا ہے کہ ایک سوار اس کے سایہ میں سو سال تک چلے، تو بھی طے نہ کر سکے۔

۴۸۵۔ محمد بن سنان، فلیح، سلیمان، ہلال بن علی، عبد الرحمن ابن ابی عمرہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ جس کے سایہ میں ایک سوار سو سال تک چلے، اگر تم چاہو، تو پڑھ لو ”اور دراز سایہ“ اور بے شک تمہاری کمان بھر جگہ جنت میں اس چیز سے بہتر ہے، جس پر سورج نکلتا اور ڈوبتا ہے۔

۴۸۶۔ ابراہیم بن منذر، محمد بن فلیح، ان کے والد، ہلال، عبد الرحمن بن ابو عمرہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جنت میں داخل ہونے والے سب سے پہلے گروہ کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے، اور جو لوگ ان کے بعد داخل ہوں گے، ان کے چہرے آسمان میں موتی جیسے روشن ستارے سے بھی زیادہ چمکدار ہونگے، سب ایک دل ہونگے، نہ ان میں بغض ہوگا، نہ حسد، ہر آدمی کی بڑی بڑی سیاہ آنکھوں والی دو بیویاں ہونگی، انکی پنڈلیوں کا گودا ہڈی اور گوشت کے اوپر سے نظر آئے گا۔

سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَوْبٍ مِنْ خَرِيرٍ فَجَعَلُوا يَعْجَبُونَ مِنْ حُسْنِهِ وَلِينِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَفْضَلُ مِنْ هَذَا .

۴۸۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْضِعٌ سَوِطٌ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا .

۴۸۴۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّائِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَفْطَمُهَا .

۴۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَنَانَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّائِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ وَأَقْرَأُ وَإِنْ شِئْتُمْ وَظِلٌّ مُمْدُودٌ وَلَقَابٌ قَوْسٍ أَحَدُكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَوْ تَغْرُبُ .

۴۸۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّذِينَ عَلَى أَنَابِهِمْ كَأَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً قُلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ لَا تَبَا غَضٌ بَيْنَهُمْ وَلَا تَحَاسُدٌ لِكُلِّ

أَمْرِي زَوْجَتَانِ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ يُرَى مُخْ
سُوقَهُنَّ مِنْ وَرَاءِ الْعَظَمِ وَاللَّحْمِ .

۴۸۷- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ
الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ قَالَ إِنَّ لَهُ مَرْضِعًا
فِي الْحَنَّةِ .

۴۸۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ
عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْحَنَّةِ تَتَرَأَوْنَ أَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ
فَوْقِهِمْ كَمَا تَتَرَأَوْنَ الْكُوكَبَ الدَّرِّيَّ الْغَائِرَ
فِي الْأَفْقِ مِنَ الْمَشْرِقِ أَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ
مَا بَيْنَهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ بَلِّغْكَ مَنَازِلَ الْأَنْبِيَاءِ
لَا يَلْغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ
رَجُلًا آمَنُوا بِاللَّهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ .

۲۹۳ باب صِفَةِ أَبْوَابِ الْحَنَّةِ وَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَفَقَّ
زَوْجَيْنِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْحَنَّةِ فِيهِ عِبَادَةُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۴۸۹- حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ مُطَرِّفٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ
سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْحَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ فِيهَا بَابٌ
يُسَمَّى الرِّبَّانَ لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا الصَّائِمُونَ .

۲۹۴ باب صِفَةِ النَّارِ وَإِنَّهَا مَخْلُوقَةٌ
عَسَاقًا يُقَالُ عَسَقَتْ عَيْنُهُ وَيَعْسِقُ

۴۸۷- حجاج بن منہال، شعبہ، عدی بن ثابت، حضرت براء بن
عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب (آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند) ابراہیم کا انتقال ہوا، تو رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا کہ ان کو دودھ پلانے والی جنت میں موجود ہے۔

۴۸۸- عبدالعزیز بن عبد اللہ، مالک بن انس، صفوان بن سلیم، عطاء
بن یسار، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں
کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اہل جنت اپنے اوپر کے بالا خانے
والوں کو ایسے دیکھیں گے، جیسے مغربی یا مشرقی گوشہ کے قریب ایک
روشن ستارہ کو دیکھتے ہوں اس تفاوت کی وجہ سے جو ان کے درمیان
ہے صحابہ رضوان اللہ اجمعین نے عرض کیا، یا رسول اللہ وہ تو انبیاء
علیہم السلام کے مقامات ہیں، وہاں دوسرا نہیں پہنچ سکتا، آپ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی
جان ہے، وہ لوگ جو اللہ پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی وہ
وہاں پہنچ سکتے ہیں۔

باب ۲۹۳- جنت کے دروازوں کا بیان، آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ہر چیز کا جوڑا جوڑا اللہ کی راہ میں
خرچ کرے وہ جنت کے ہر دروازہ سے بلایا جائیگا، اس
مضمون کو عبادہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کیا ہے۔

۴۸۹- سعید بن ابی مریم، محمد بن مطرف، ابو حازم، حضرت سہل بن
سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا، جنت کے آٹھ دروازے ہیں، جن میں ایک کا نام ریان ہے اس
سے صرف روزہ دار (جنت میں) داخل ہوں گے۔

باب ۲۹۴- دوزخ کا بیان اور یہ ثابت ہے کہ وہ پیدا ہو چکی
ہے غساق کے معنی میں دوزخیوں کے جسم سے نکلنے والا دبو

الْجُرْحُ وَكَانَ الْعَسَاقُ وَالْعَسَقُ وَاحِدٌ
غَسَلَيْنِ كُلُّ شَيْءٍ غَسَلْتَهُ فَخَرَجَ مِنْهُ
شَيْءٌ فَهُوَ غَسَلَيْنِ فَعَلَيْنِ مِنَ الْغَسْلِ مِنَ
الْجُرْحِ وَالذَّبْرِ وَقَالَ عِكْرِمَةُ حَصَبُ
جَهَنَّمَ خَطْبٌ مِ بِالْحَبَشِيَّةِ وَقَالَ غَيْرُهُ
حَاصِبًا الرِّيحُ الْعَاصِفُ وَالْحَاصِبُ
مَا تَرْمِي بِهِ الرِّيحُ وَمِنْهُ حَصَبُ جَهَنَّمَ مَا
يُرْمَى بِهِ فِي جَهَنَّمَ هُمْ حَصَبُهَا وَيُقَالُ
حَصَبٌ فِي الْأَرْضِ ذَهَبٌ وَالْحَصَبُ
مُشْتَقٌّ مِنْ حَصْبَاءِ الْحِجَارَةِ صَدِيدٌ قَبِيحٌ
وَدَمٌ خَبَثٌ طَفِئَتْ تُورُونَ تَسْتَخْرِجُونَ
أَوْرِيْتُ أَوْقَدْتُ لِلْمَقْوِينَ لِلْمَسَافِرِينَ
وَالْقَيْ الْقَفْرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صِرَاطُ
الْحَجِيمِ سَوَاءُ الْحَجِيمِ وَوَسْطُ الْحَجِيمِ
لَشَوْبًا مِنْ حَمِيمٍ يَخْلُطُ طَعَامُهُمْ وَيَسَاطُ
بِالْحَمِيمِ زَفِيرٌ وَشَهيقٌ صَوْتُ شَدِيدٌ
وَصَوْتُ ضَعِيفٌ وَرَدًا عِطَاشًا غَيًّا
خُسْرَانًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ يُسْجَرُونَ
تُوقَدُ بِهِمُ النَّارُ وَنَحَاسُ الصُّفْرِ يُصَبُّ
عَلَى رُؤُسِهِمْ يُقَالُ دُوقُوا بِأَشْرُؤَا وَجَرَبُوا
وَلَيْسَ هَذَا مِنْ دُوقِ الْفَمِ مَارِجٌ خَالِصٌ
مِنَ النَّارِ مَرَجَ الْأَمِيرُ رَعِيَّتَهُ إِذَا خَلَّاهُمْ
يَعْدُوا بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ مَرِيحٌ مُلْتَبِسٌ
مَرِجَ أَمْرُ النَّاسِ اخْتَلَطَ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ
مَرَجَتْ دَابَّتُكَ تَرَكَتَهَا .

۴۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُهَاجِرٍ

دار مادہ کہا جاتا ہے، غسقت عینہ وینسق الجرح اور شاید غساق
اور غسق ایک ہی چیز ہے غسلیں کسی چیز کو دھونے سے جو
(دھوون) نکلتا ہے اسے غسلیں کہتے ہیں، یہ بروزن فعلین
ہے، 'ماخوذ ہے، غسل سے، جو مادہ زخم اور جانوروں کے
زخموں سے نکلے، عکرمہ نے کہا، کہ حصب جہنم، حصب کے
معنی حبشی زبان میں لکڑیوں کے ہیں اور دوسرے لوگوں نے
کہا کہ حاصبا کے معنی تیز ہوا اور حاصب وہ چیز ہے جسے ہوا
پھینکے، اور اسی سے ماخوذ ہے، حصب جہنم، یعنی جو چیز جہنم میں
ڈالی جائے، کافر جہنم میں ڈالے جائیں گے، محاورہ ہے کہ
حصب فی الارض یعنی گیا اور حصب حصباء الحجارة بمعنی
سنگریزوں سے ماخوذ ہے، صدید کے معنی ہیں پیپ اور خون
خبت کے معنی ہیں، بجھ گئی، تورون بمعنی تم نکالتے ہو،
اوریت کے معنی ہیں، میں نے آگ روشن کی، للمقوین یعنی
مسافروں کیلئے، فی کے معنی میدان کے ہیں، ابن عباس نے
کہا کہ صراط الحیم کے معنی دوزخ کا بیچ، اور درمیان لشوباس
حیم یعنی ان کے کھانے میں گرم پانی ملایا جائے گا زفر و شہیق
یعنی تیز آواز اور ہلکی آواز ورذا یعنی پیاسے، غیّا کے معنی
نقصان، مجاہد نے کہا، کہ یسجرون یعنی ان پر آگ جلائی جائے
گی، نحاس کے معنی تانبہ جو (گرم گرم) ان کے سروں پر ڈالا
جائے گا، کہا جاتا ہے ذوقا یعنی برتو، اور آزماؤ، اور یہ لفظ ذوق
الفم سے ماخوذ نہیں، مارج کے معنی خالص آگ (کہا جاتا ہے)
مرج الامیر رعیت جب وہ انہیں ایک دوسرے پر ظلم کرنے
کیلئے چھوڑ دے، مرتج کے معنی مخلوط، مرج امر الناس یعنی
لوگوں کا کام غلط ملط ہو گیا، مرج البحرین، مَرَجَتْ دَابَّتُكَ
یعنی تو نے اپنا چوپایہ (چراگاہ میں) چھوڑ دیا۔

۴۹۰۔ ابوالولید، شعبہ، مہاجر ابوالحسن، زید بن وہب، حضرت ابوذر

رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں تھے تو آپ نے فرمایا (ابھی نماز ظہر نہ پڑھو) ذرا ٹھنڈے ہونے دو، ذرا ٹھنڈے ہونے دو، حتیٰ کہ ٹیلوں سے سایہ اتر جائے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز (ظہر) کو ذرا ٹھنڈے وقت پڑھو، کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی تیزی سے ہے۔

۴۹۱۔ محمد بن یوسف، سفیان، اعمش، ذکوان، حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو، کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی تیزی سے ہے۔

۴۹۲۔ ابو الیمان، شعب، زہری، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا، دوزخ نے اپنے پروردگار سے شکایت کرتے ہوئے کہا کہ اے خدا میرے ایک حصہ نے دوسرے حصہ کو کھالیا، تو اللہ تعالیٰ نے اسے دوسانے لینے کی اجازت دی، ایک سانس جاڑوں میں، دوسرا گرمیوں میں، لہذا تم جو گرمی اور سردی کی شدت دیکھتے ہو (وہ انہیں سانسوں کا اثر ہے)۔

۴۹۳۔ عبد اللہ بن محمد، ابو عامر، ہمام، ابو حمزہ ضعیف سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ میں مکہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا کرتا تھا، پھر مجھے بخار آگیا، تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آب زمزم سے اسے ٹھنڈا کر، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ بخار جہنم کی تیزی سے ہے، تو اسے پانی سے یا فرمایا، آب زمزم سے ٹھنڈا کرو! ہمام کو شک ہو گیا ہے۔

۴۹۴۔ عمرو بن عباس، عبد الرحمن، سفیان، ان کے والد، عباہ بن رفاعہ، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بخار جہنم کے جوش سے ہے، لہذا اسے تمپانی سے ٹھنڈا کرو۔

أَبِي الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهَبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ أَبْرِدْ ثُمَّ قَالَ أَبْرِدْ حَتَّىٰ قَاءَ الْفَيْءُ يَعْنِي لِّلْتَلْوَلِ ثُمَّ قَالَ أَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ. ٤٩١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ذُكْوَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ.

٤٩٢- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَكَيْتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا فَقَالَتْ رَبِّ أَكُلْ بَعْضِي بَعْضًا فَأَذِنَ لَهَا بِنَفْسَيْنِ نَفْسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفْسٍ فِي الصَّيْفِ فَأَشْدَّ مَا تَجِدُونَ فِي الْحَرِّ وَأَشْدَّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهِرِيرِ.

٤٩٣- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ قَالَ كُنْتُ أَجَالِسُ ابْنَ عَبَّاسٍ بِمَكَّةَ فَأَخَذَنِي الْحُمَّى فَقَالَ أَبْرِدْهَا عَنْكَ بِمَاءٍ زَمَزَمَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ أَوْ قَالَ بِمَاءٍ زَمَزَمَ شَكَّ هَمَّامٌ.

٤٩٤- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحُمَّى مِنْ قَوْرِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا عَنْكُمْ بِالْمَاءِ.

۴۹۵۔ مالک بن اسماعیل، زہیر، ہشام، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ وسلم نے ارشاد فرمایا: بخار جہنم کی تیزی سے ہے، لہذا اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

۴۹۶۔ مسدد، یحییٰ، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بخار جہنم کی تیزی سے ہے، لہذا اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

۴۹۷۔ اسماعیل بن ابی اویس، مالک، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری آگ (کی حرارت) جہنم کی آگ (کی حرارت) کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے، عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! ہماری آگ کی حرارت (کافی) ہے، فرمایا کہ وہ اس پر ابتر حصہ زیادہ کر دی گئی ہے، ہر حصہ میں اتنی ہی گرمی ہے۔

۴۹۸۔ قتیبہ بن سعید، سفیان، عمرو، عطاء، صفوان بن یعلیٰ، حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ پڑھتے ہوئے سنا اور وہ پکاریں گے کہ اے مالک! (داروغہ جہنم)

۴۹۹۔ علی، سفیان، اعمش، ابو داؤد سے روایت کرتے ہیں، ابو داؤد کہتے ہیں کہ اسامہ سے کہا گیا کہ اے کاش آپ فلاں شخص (یعنی حضرت عثمان) کے پاس جاتے اور ان سے (فتنہ کی آگ بجھانے کے سلسلے میں) گفتگو کرتے تو اسامہ نے کہا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں ان سے صرف تمہارے سنانے کے لئے بات چیت کرتا ہوں، میں تو بغیر اس کے کہ (فتنہ) کے نئے باب کا آغاز کروں ان سے خلوت میں گفتگو کرتا ہوں، میں فتنہ پیدا کرنے والا سب سے پہلا شخص نہیں بن سکتا، اور نہ میں اس شخص کو جو میرا حاکم ہے، یہ کہوں گا کہ وہ تمام لوگوں سے بہتر ہے، جب سے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بات سن چکا ہوں کہ لوگوں نے کہا کہ آپ نے کیا بات سنی ہے، انہوں نے فرمایا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے

۴۹۵۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمَى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ .

۴۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُبيدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمَى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ .

۴۹۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كَانَتْ لِكَاثِفَةٍ قَالَتْ فَضِلْتُ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّينَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا .

۴۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ عُمَرَ وَسَمِعَ عَطَاءٌ يُخْبِرُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمَنْبَرِ وَنَا دَوَايَا مَالِكٍ .

۴۹۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قِيلَ لِأَسَامَةَ لَوْ آتَيْتَ فُلَانًا فَكَلَّمْتَهُ قَالَ إِنَّكُمْ لَتَرَوْنَ إِنِّي لَا أَكَلِمَةً إِلَّا أَسْمِعُكُمْ إِنِّي أَكَلِمَةً فِي السِّرِّدُونَ أَنْ أَفْتَحَ بَابًا لَا أَكُونُ أَوَّلَ مَنْ فَتَحَهُ وَلَا أَقُولُ لِرَجُلٍ إِنْ كَانَ عَلَى أَمِيرٍ إِنَّهُ خَيْرٌ النَّاسِ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا وَمَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُهُ فِي النَّارِ فَيَدُورُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُولُونَ آيُ

سنا کہ قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائیگا، پھر اسے جہنم میں ڈالا جائیگا، تو اس کی آنتیں آگ میں نکل پڑیں گی، پس وہ اس طرح گردش کریگا، جس طرح گدھا ایک چکی کو لیکر (اسکے گرد) گھومتا ہے، پھر دوزخی اسکے پاس جمع ہو جائیں گے اور اس سے کہیں گے کہ اے فلاں تیرا یہ حال کیوں ہے، کیا تو ہمیں اچھی باتوں کا حکم دیتا اور برائی سے روکتا تھا، وہ کہے گا (ہاں) میں تمہیں اچھی باتوں کا حکم دیتا تھا، مگر خود اچھی باتوں پر عمل نہ کرتا تھا اور تم کو بری باتوں سے روکتا تھا، مگر خود برائیوں میں مبتلا ہو جاتا تھا۔

باب ۲۹۵۔ ابلیس اور اس کے لشکروں کا بیان مجاہد کہتے ہیں، یقذفون، یعنی ان کو پھینک کر مارا جاتا ہے (دخوراً) یعنی دھتکارے ہوئے واصل کے معنی دائمی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، کہ مدحوراً یعنی راندہ ہوا، مریداً یعنی سرکش، بئکہ یعنی اسے کاٹ ڈالا، استغفر از کے معنی خفیف اور ہلکا سمجھ (کر بہکا) بجلیک یعنی اپنے سواروں کو، راجل کے معنی پیادہ، اس کا مفرد راجل ہے جسے صاحب کی جمع صحب اور تاجر کی جمع تجر ہے لاحتنکون یعنی جڑ سے نکال پھینکوں گا، قرین کے معنی شیطان۔

۵۰۰۔ ابراہیم بن موسیٰ، عیسیٰ، ہشام، ان کے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر جادو کیا گیا، لیث نے کہا کہ مجھے ہشام نے ایک خط لکھا، جس میں لکھا تھا کہ، میں نے اپنے والد، انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا اور میں نے اسے خوب یاد رکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر جادو کیا گیا، جس کا یہ اثر ہوا کہ آپ کو نہ کئے کام کے متعلق یہ خیال ہوتا کہ کر لیا ہے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن (اللہ سے اپنی شفا کی) خوب دعا کی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) فرمایا، کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وہ چیز مجھے بتادی، جس سے میری شفا ہو، میرے پاس دو آدمی آئے، ایک میرے سرہانے بیٹھا اور دوسرا پامتی کی طرف، تو ایک نے دوسرے سے کہا کہ اس شخص کو کیا

فَلَا مَاشَأَنَّكَ الْيَسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ كُنْتُ أَمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آئِيهِ وَأَنْهَاكُمُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأَيُّهُ رَوَاهُ عُثْمَرُ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ .

۲۹۵ باب صِفَةِ إِبْلِيسَ وَجُنُودِهِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَ يُقَذَّفُونَ يُرْمَوْنَ دُخُورًا مَطْرُودِينَ وَاصِبٌ دَائِمٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَذْخُورًا مَطْرُودًا يُقَالُ مَرِيدًا مُتَمَرِّدًا بَتَكَّةَ قَطْعَةً وَاسْتَفْزَزُ اسْتَحَفَّ بِخَيْلِكَ الْفُرْسَانُ وَالرَّجُلُ الرَّجَالَةُ وَاحِدُهَا رَاجِلٌ مِثْلُ صَاحِبٍ وَصَحْبٍ وَتَاجِرٍ وَتَجَرٍ لَا حَتْنَكُنَّ لَا سَتَاصِلُنَ قَرِينُ شَيْطَانٌ .

۵۰۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَيْسَى عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللَّيْثُ كَتَبَ إِلَى هِشَامٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ وَوَعَاهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ يُعْجِلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا يَفْعَلُهُ حَتَّى كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ دَعَاوَدَعَانِي قَالَ أَشْعَرْتُ أَلَّ اللَّهُ أَفْتَانِي فِيهِمَا فِيهِ شِفَاتِي أَتَانِي رَجُلَانِ فَقَعَدَا أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ مَا وَجَعَ الرَّجُلُ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ وَمَنْ

طَبَّةٌ قَالَ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ قَالَ فِيمَاذَا قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاقَّةٍ وَجُفٍ طَلَعَةٍ ذَكَرَ قَالَ فَأَيْنَ هُوَ قَالَ فِي بَيْتٍ ذُرْوَانَ فَخَرَجَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لِعَائِشَةَ حِينَ رَجَعَ نَحَلْهَا كَأَنَّهَا رُؤُسُ الشَّيَاطِينِ فَقُلْتُ اسْتَخِرْ جُتَّةَ فَقَالَ لَا أَمَّا أَنَا فَقَدْ شَفَانِي اللَّهُ وَخَشِيتُ أَنْ يُشِيرَ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا ثُمَّ دُفِنَتِ الْبَيْتُ.

بیماری ہے، دوسرے نے کہا ان پر جادو ہوا ہے پہلے نے کہا یہ جادو کس نے کیا ہے، دوسرے نے جواب دیا، لیبید بن اعصم نے پہلے نے کہا کہ کس چیز میں، دوسرے نے جواب دیا، کنگھی اور روئی کے گالے میں اور کھجور کی کلی کے اوپر والے چھلکے میں، پہلے نے کہا یہ چیزیں کہاں ہیں، دوسرے نے جواب دیا کہ ذروان کے کنویں میں، تو آپ وہاں تشریف لے گئے، پھر واپس آئے، تو عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اس کنویں کے قریب کھجور کے درخت ایسے معلوم ہوتے تھے، جیسے (بھوتوں کے سر) یا شیطان کی کھوپڑیاں، میں نے عرض کیا، وہ جادو کی ہوئی چیزیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلوائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں، لیکن اللہ نے مجھے شفا عطا فرمائی، اور یہ اندیشہ ہوا کہ (ان کے نکلوانے سے) لوگوں میں فساد نہ پھیل جائے، پھر وہ کنواں بند کر دیا گیا۔

۵۰۱۔ اسمعیل بن ابی اویس، ان کے بھائی سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کی گدی پر سونے میں شیطان تین گرہیں باندھ دیتا ہے اور ہر گرہ پر پھونک دیتا ہے کہ ”ابھی بہت رات پڑھی ہے، ابھی سو جا“ جب وہ شخص بیدار ہو کر اللہ کو یاد کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، پھر اگر وہ وضو کرے تو دوسری بھی کھل جاتی ہے اور اگر وہ نماز پڑھے، تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں، اور اسکی صبح فرحت و انبساط اور شگفتہ خاطری سے نمودار ہوتی ہے (اور دن بھر یہی کیفیت رہتی ہے) ورنہ کبیدہ خاطر کی اور کسل مندی سے دوچار رہتا ہے۔

۵۰۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ كُلَّ عُقْدَةٍ مَكَانَهَا عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ فَإِنْ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ كُلُّهَا فَاصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسَلَانًا.

۵۰۲۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، ابو وائل، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ کے سامنے ایک ایسے آدمی کا ذکر ہوا جو صبح تک تمام رات سوتا رہا، آپ نے فرمایا کہ آدمی کے کانوں میں (یا فرمایا کان میں) شیطان نے پیشاب کر دیا ہے۔

۵۰۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَةً حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنَيْهِ أَوْ قَالَ فِي أُذُنِهِ.

۵۰۳۔ موسیٰ بن اسمعیل، ہمام، منصور، سالم بن ابوالجعد، کرب، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت

۵۰۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ

مآب ﷺ نے فرمایا: دیکھو! جب کوئی تم میں سے اپنی گھر والی کے پاس (جماع کے لئے) جائے اور یہ پڑھ لے ”اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اے اللہ ہم کو شیطان (کے اثر) سے بچا اور جو (اولاد) ہمیں عطا فرمائے، اسے بھی شیطان سے بچا، پھر ان کے جو بچہ پیدا ہوگا تو شیطان اسے ضرر نہیں پہنچا سکے گا۔

۵۰۴۔ محمد، عبدہ، ہشام بن عروہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دیکھو! جب آفتاب کا کنارہ طلوع ہو تو نماز ترک کر دو، یہاں تک کہ وہ پورا طلوع ہو جائے اور جب آفتاب کا کنارہ غروب ہو تو نماز ترک کر دو یہاں تک کہ پورا غروب ہو جائے، اور تم اپنی نماز آفتاب کے طلوع اور غروب کے وقت نہ پڑھا کرو، کیونکہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔

۵۰۵۔ ابو معمر، عبدالوارث، یونس حمید بن ہلال، ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کے سامنے سے نماز پڑھتے میں کوئی گزرے تو وہ اسے روک دے، اگر نہ مانے تو پھر روکے، اور اگر پھر بھی نہ مانے تو اس سے لڑے، کیونکہ وہ (گزرنے والا) شیطان ہے اور عثمان بن ہشیم عوف، محمد بن سیرین، حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے صدقہ نظر کی حفاظت کے لئے مقرر فرمایا، ایک آنے والا میرے پاس آیا اور دونوں ہاتھ بھر کے غلہ لینے لگا میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے چلوں گا، پھر انہوں نے پوری حدیث بیان کی (اس میں یہ بھی تھا) پھر اس نے کہا جب تم اپنے بستر پر سونے کے لئے جاؤ اور آیۃ الکرسی پڑھ لو تو اللہ تعالیٰ برابر تمہاری حفاظت فرماتا رہے گا اور شیطان صبح تک تمہارے پاس بھی نہ پھٹکے گا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ ہے تو جھوٹا مگر اس نے یہ بات سچ کئی اور وہ شیطان تھا۔

۵۰۶۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ، حضرت ابوہریرہ

کُرَيْبٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَا إِنْ أَحَدُكُمْ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ وَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ اَللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْنَا فَرَزَقًا وَلَدًا لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ .

۵۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَبْرُزَ وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَغِيبَ وَلَا تَحْتَبُوا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ أَوِ الشَّيْطَانِ لَا أَدْرِي أَيُّ ذَلِكَ قَالَ هِشَامٌ .

۵۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَمَّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْ أَحَدِكُمْ شَيْءٌ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَمْنَعْهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيَمْنَعْهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيَقَا بِلَهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَكَلَّنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ فَأَتَانِي ابْنٌ فَجَعَلَ يَحْتُو مِنْ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَا رَفْعَ لَكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَأَقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرُبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ ذَلِكَ شَيْطَانٌ .

۵۰۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں چیز کو کس نے پیدا کیا؟ اور فلاں کو کس نے؟ حتیٰ کہ یہ کہتا ہے (بتاؤ) تمہارے رب کو کس نے پیدا کیا؟ جب یہاں تک معاملہ پہنچ جائے تو اللہ سے پناہ مانگنا اور خاموش ہو جانا چاہئے۔

۵۰۷۔ یحییٰ بن بکر، لیث، عقیل ابن شہاب، تیمم بن کے آزاد کردہ غلام ابن ابی انس، ان کے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ شروع ہوتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔

۵۰۸۔ حمید بن سفیان، عمرو، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس، حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے فرمایا، ہمارا کھانا لاؤ تو خادم نے عرض کیا، آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ جب ہم چٹان کے پاس پہنچے تھے، تو میں مچھلی بھول گیا اور مجھے اس کی یاد شیطان ہی نے بھلائی ہے اور حضرت موسیٰ کو اس سفر میں ٹکان محسوس نہ ہوئی، یہاں تک کہ آپ اللہ کی مقرر کی ہوئی جگہ سے آگے بڑھ گئے۔

۵۰۹۔ عبد اللہ بن مسلمہ، مالک، عبد اللہ بن دینار، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسالت مآب ﷺ کو مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دیکھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فتنہ یہاں ہے، فتنہ یہاں ہے، جہاں سے شیطان کا سینک نکلتا ہے۔

۵۱۰۔ یحییٰ بن جعفر، محمد بن عبد اللہ انصاری، ابن جریج، عطاء، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب رات کو تار کی چھانے لگے تو اپنے بچوں کو (گھروں سے) باہر نہ جانے دو کیونکہ اس وقت شیاطین پھیل جاتے

عَقِيلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ مَنْ خَلَقَ كَذَا مَنْ خَلَقَ كَذَا حَتَّى يَقُولَ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ فَإِذَا بَلَغَهُ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ وَلْيَنْتِهِ .

۵۰۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ نُبَيُّ بْنُ أَبِي أَنَسٍ مَوْلَى التَّمِيمِيِّينَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فَتُفْتَحَ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِقَتِ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ .

۵۰۸۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ وَ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ حَدَّثَنَا أَبِي بْنُ كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مُوسَى قَالَ لِفَتَاهُ إِنَّا غَدَاءٌ نَا قَالَ أَرَأَيْتَ إِذَا وَدَّعْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحَوْتَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى النَّصَبَ حَتَّى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي أَمَرَ اللَّهُ بِهِ .

۵۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ إِلَى الْمَشْرِقِ فَقَالَ هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَهُنَا هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ .

۵۱۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ حَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَحَنَحَ

ہیں اور جب رات کا کچھ حصہ گزر جائے تو ان کو چھوڑ دو اور اللہ کا نام لے کر اپنا دروازہ بند کرو اور اللہ کا نام لے کر اپنا چراغ گل کر دو اور اللہ کا نام لے کر اپنے پانی کا برتن بند کرو اور اللہ کا نام لے کر اپنے برتن ڈھانک دو اور اگر ڈھانکنے کی کوئی چیز نہ ملے تو عرضاً کوئی چیز اس پر رکھ دو۔

۵۱۱۔ محمود بن غیلان، عبدالرزاق، معمر، زہری، علی بن حسین، حضرت صفیہ بنت حی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (ایک دفعہ) حالت اعتکاف میں (مسجد میں) تھے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کے لئے رات کو آئی میں نے آپ سے کچھ گفتگو کی پھر میں واپسی کے لئے کھڑی ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی میرے ساتھ مجھے پہنچانے کیلئے کھڑے ہوئے اور صفیہ کا قیام اسامہ بن زید کے مکان پر تھا اتنے میں دو انصاری ادھر سے گزرے، جب انہوں نے آنحضرت ﷺ کو (اس حال میں) دیکھا تو تیزی سے چلے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ذرا ٹھہرو، (عورت) صفیہ بنت حی (میری زوجہ) ہیں (دل میں کچھ اور خیال نہ کرنا) انہوں نے کہا، یا رسول اللہ! سبحان اللہ! کیا ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں دوسرے قسم کے خیالات کر سکتے ہیں) آپ نے فرمایا کہ شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے، (۱) مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں تمہارے دل میں (میری طرف سے) کوئی برائی (یا بدگمانی) نہ ڈال دے۔

۵۱۲۔ عبدان، ابو حمزہ، اعمش، عدی بن ثابت، حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا تھا اور دو آدمی باہم کالم گلوچ کر رہے تھے، ان میں سے ایک کا منہ (مارے غصہ کے) لال ہو گیا اور رگیں پھول گئیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں ایک ایسی بات جانتا ہوں کہ اگر یہ شخص اس بات کو کہدے تو اس کا غصہ جاتا رہے، اگر یہ اعوذ

أَوْ كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ فَكُفُّوْصِيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ فَحَلُّوهُمْ وَأَعْلِقْ بَابَكَ وَأَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَأَطْفِئْ مِصْبَاحَكَ وَأَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَأُوكِ سِقَاتِكَ وَأَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَخَمِّرْ إِنَاءَكَ وَأَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَلَوْ تَعَرَّضَ عَلَيْهِ شَيْئًا .

۵۱۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ صَفِيَّةِ ابْنَةِ حَبِيٍّ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا فَاتَيْتُهُ أَزُورُهُ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ ثُمَّ قُمْتُ فَأَنْقَلَبْتُ فَقَامَ مَعِيَ لِيَقْلِبَنِي وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِي دَارِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَعَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِكُمَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حَبِيٍّ فَقَالَا سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا سُوءًا أَوْ قَالَ شَيْئًا .

۵۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ صَرْدٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلَانِ يُسْتَبَانُ فَأَحَدُهُمَا أَحْمَرُ وَجْهُهُ وَانْتَفَخَتْ أَوْدَاجُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا

(۱) یا تو حقیقتاً تعالیٰ نے شیطان کو یہ قدرت دی ہے کہ وہ خون کی طرح انسان کے باطن اور رگوں میں دوڑتا ہے، یا یہ کناہی ہے اسکی طرف سے کثرت کے ساتھ ڈالے جانے والے وساوس سے، کہ وہ وساوس اس قدر زیادہ ہوتے ہیں کہ گویا کہ وہ خون کے اندر شامل ہو کر انسان کے رگ وے میں دوڑتے ہیں۔

بالله من الشیطان کہدے تو اس کا غصہ جاتا رہے، اگر یہ اعوذ باللہ من الشیطان کہدے تو اس کا غصہ ختم ہو جائے، لوگوں نے اس سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرما رہے ہیں کہ اعوذ باللہ من الشیطان پڑھ لے تو اس نے جواب دیا کیا مجھے جنون ہو گیا ہے (کہ شیطان سے پناہ مانگوں)۔

۵۱۳۔ آدم، شعبہ، منصور، سالم بن ابوالجعد، کریب، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنی گھر والی کے پاس (جماع کے لئے) آئے اور یہ دعا پڑھ لے، اللہم جنبنی الشیطان و جنب الشیطان مارزقتنی، تو ان کے اگر بچہ پیدا ہو، تو شیطان نہ اسے ضرر پہنچا سکے گا اور نہ اس پر قابو پاسکے گا، اعمش، سالم، کریب بھی حضرت ابن عباس سے یہی روایت کرتے ہیں۔

۵۱۴۔ محمود، شبابہ، شعبہ، محمد بن زیاد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ نماز پڑھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان میرے سامنے آیا اور نماز توڑ ڈالنے کی پوری کوشش کی (مگر) اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قابو دے دیا، پھر پوری حدیث بیان کی۔

۵۱۵۔ محمد بن یوسف، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب نماز کیلئے اذان دی جاتی ہے تو شیطان گوز (ا) مارتا ہوا بھاگ جاتا ہے، جب اذان ختم ہو جائے تو سامنے آ جاتا ہے، پھر جب اقامت ہوتی تو بھاگتا ہے اور جب پوری ہو جائے تو سامنے آ جاتا ہے اور انسان کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں بات یاد کر، اور فلاں کام یاد کر، حتیٰ کہ اس شخص کو یہ یاد نہیں رہتا کہ تین رکعتیں پڑھیں یا چار، تو جب کسی کو یاد نہ رہے کہ تین رکعتیں پڑھیں ہیں یا چار تو (فقہ کی تفصیل کے مطابق) سہو کے دو سجدے کرے۔

ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ لَوْ قَالَ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ قَالُوا لَهُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَقَالَ وَهَلْ بِيْ جُنُوْنٌ .

۵۱۳۔ حَدَّثَنَا اَدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنْ اَحَدَكُمْ اِذَا اَتَى اَهْلَهُ قَالَ جَنَّبَنِ الشَّيْطَانُ وَجَنَّبَ الشَّيْطَانُ مَارَزَقْتَنِيْ فَاِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ وَلَمْ يَسْلُطْ عَلَيْهِ قَالَ وَحَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ .

۵۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ صَلَّى صَلَوةً فَقَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ عَرَضَ لِيْ فَشَدَّ عَلَيَّ يَقْطَعُ الصَّلَوةَ عَلَيَّ فَاَمْكِنِيْ اللّٰهُ مِنْهُ فَذَكَرَهُ .

۵۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نُودِيَ بِالصَّلَوةِ اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ فَاِذَا قُضِيَ اَقْبَلَ فَاِذَا تَوْبَّ بِهَا اَدْبَرَ فَاِذَا قُضِيَ اَقْبَلَ حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْاِنْسَانِ وَقَلْبِهِ فَيَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا وَكَذَا حَتَّى لَا يَذْكُرَ اَتْلُثًا صَلَّى اَوْ اَرْبَعًا فَاِذَا لَمْ يَذْكُرْ ثَلَاثًا صَلَّى اَوْ اَرْبَعًا سَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ .

(۱) یہ ”ولہ ضراط“ کا ترجمہ ہے اسکا حقیقی معنی بھی مراد ہو سکتا ہے اور دوسری روایات (اکل شرب وغیرہ) سے بھی اسکی تائید ہوتی ہے اور اسکا مفہوم یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ انتہائی رشاد والا، اعلیٰ حالی میں بھاگتا ہے کہ پیچھے دیکھنے کی بھی فرصت نہیں ہوتی۔

۵۱۶۔ ابو الیمان، شعب، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر بنی آدم کے پیدا ہوتے وقت شیطان اس کے پہلو میں ٹھوکے مارتا ہے، سوائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کہ وہ تو ٹھوکا مارنے گیا تھا (مگر) اس کا ہاتھ انکے جسم تک نہ پہنچ سکا) تو اس نے اوپر کی جھلی ہی میں ٹھوکا مار دیا۔

۵۱۷۔ مالک بن اسماعیل، اسرائیل، مغیرہ، ابراہیم، علقمہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں ملک شام میں گیا تو میں نے لوگوں سے پوچھا، یہاں کوئی (صحابی) ہیں؟ انہوں نے کہا، ابو الدرداء ہیں اس نے کہا کیا تم میں وہ شخص بھی ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبانی شیطان سے محفوظ رکھا ہے۔

۵۱۸۔ سلیمان بن حرب، شعب، مغیرہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی زبانی شیطان سے محفوظ رکھا ہے، عمار بن یاسر ہیں، لیث، خالد بن یزید، سعید بن ابی ہلال، ابو الاسود، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ فرشتے بادل میں آکر ان کاموں کا تذکرہ کرتے ہیں جو دنیا میں ہوں گے، تو شیاطین ان میں سے کوئی ایک آدھ بات سن بھاگتے ہیں اور اسے کانہوں کے کان میں اس طرح ڈال دیتے ہیں جیسے شیشی میں (پانی وغیرہ) ڈالا جاتا ہے، تو وہ کان میں اس میں سو جھوٹ کا اضافہ (کر کے بیان) کرتے ہیں۔

۵۱۹۔ عاصم بن علی، ابن ابی وہب، سعید مقبری، ان کے والد حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جمائی لینا شیطان کی طرف سے ہے، لہذا جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو حتی الامکان اس کو روکے، کیونکہ جب جمائی لیتے وقت کوئی ہا کہتا ہے تو شیطان ہنستا ہے۔

۵۲۰۔ زکریا بن محلی، ابو اسامہ، ہشام، ان کے والد، حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ احد کے دن جب کفار بھاگنے لگے تو ابلیس نے چلا کر کہا، اے مسلمانو! اپنے پیچھے والوں کو

۵۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِي آدَمَ يَطْعَنُ الشَّيْطَانُ فِي حَنْبِهِ بِأَصْبَعِهِ حِينَ يُولَدُ غَيْرَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَهَبَ يَطْعَنُ فَطْعَنَ فِي الْحِجَابِ

۵۱۷۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَقُلْتُ مَنْ هَهُنَا قَالُوا أَبُو الدَّرْدَاءِ قَالَ أَفِيكُمْ الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۱۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ وَقَالَ الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي عَمَارًا قَالَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ أَخْبَرَهُ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَلَائِكَةُ تَتَحَدَّثُ فِي الْعَنَانِ وَالْعَنَانُ أَلْعَمَامُ بِالْأَمْرِ يَكُونُ فِي الْأَرْضِ فَتَسْمَعُ الشَّيَاطِينُ الْكَلِمَةَ فَتَقْرُهَا فِي أُذُنِ الْكَاهِنِ كَمَا تَقْرُ الْقَارُورَةُ فَيَزِيدُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذِبَةٍ.

۵۱۹۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو وَهَبٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّشَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَشَاؤَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُرِدْهُ مَا اسْتَطَاعَ أَحَدُكُمْ إِذَا قَالَ هَا ضَحِكَ الشَّيْطَانُ.

۵۲۰۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ هِشَامُ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ هَزِمَ

مارو (کہ کافر ہیں حالانکہ پیچھے بھی مسلمان تھے) لہذا آگے والے پیچھے کی طرف لوٹ پڑے، اور باہم لڑنے لگے، حذیفہ نے اپنے والد یمان کو دیکھا (کہ مسلمان ان پر حملہ کرنا چاہتے ہیں حالانکہ وہ مسلمان تھے) تو کہنے لگے کہ اے مسلمانو! میرے والد میرے والد (مسلمان ہیں) مگر خدا کی قسم وہ نہ رکے حتیٰ کہ انکے باپ کو قتل کر دیا، حذیفہ نے کہا اللہ تمہیں معاف فرمائے، عروہ کہتے ہیں کہ حذیفہ کو برابر اس بات کا رنج رہا، حتیٰ کہ وہ اللہ کو پیارے ہو گئے۔

۵۲۱۔ حسن بن ربیع، ابوالاحوص، اشعث ان کے والد، مسروق عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دست برد ہے جو شیطان تم میں سے کسی کو نماز میں کرتا ہے۔

۵۲۲۔ ابوالغیرہ، اوزاعی، یحییٰ، حضرت عبد اللہ، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا (سند اول)

۵۲۳۔ سلیمان بن عبد الرحمن، ابوالولید، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، عبد اللہ بن ابو قتادہ، اپنے والد ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اچھا خواب اللہ کی جانب سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے، پس جو تم میں سے کوئی ایسا برا خواب دیکھے جو ڈراؤنا ہو تو وہ اپنی بائیں جانب تھکے اور اللہ کے ذریعے اس کے شر سے پناہ مانگے، تو وہ خواب اسے کچھ بھی ضرر نہ پہنچائے گا۔ (سند دوم)

۵۲۴۔ عبد اللہ بن یوسف، مالک، ابو بکر کے آزاد کردہ غلام سمی، ابو صالح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے روزانہ سو مرتبہ یہ دعا پڑھی (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اس کی حکومت ہے اور اسی کے لئے تمام تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، تو اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا، سونکیاں اس

المُشْرِكُونَ فَصَاحَ إِبْلِيسُ، أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ أَوْلَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَأُخْرَاهُمْ فَتَنَظَّرَ حَذِيفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَيِّهِ الْيَمَانِ فَقَالَ أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أَيْ أَبِي قَوْلَ اللَّهِ مَا احْتَجَرُوا حَتَّى قَتَلُوهُ فَقَالَ حَذِيفَةُ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ قَالَ عُرْوَةُ فَمَا زَالَتْ فِي حَذِيفَةَ مِنْهُ بَقِيَّةٌ خَيْرٌ حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ.

۵۲۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْتَفَاتِ الرَّجُلِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةٍ أَحَدِكُمْ.

۵۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۲۳۔ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ حُلُمًا يَخَافُهُ فَلْيُصْصِقْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ.

۵۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَمِيِّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عَدَلٌ

کے لئے لکھی جائیں گی اور اس کی سو برائیاں مٹادی جائیں گی، اور وہ اس دن شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا اور کوئی شخص اس سے بہتر ثواب کا عمل پیش نہیں کر سکے گا، ہاں وہ شخص کر سکے گا جس نے اس دعا کو اس سے زیادہ پڑھا ہو۔

۵۲۵۔ علی بن عبد اللہ، یعقوب بن ابراہیم، ان کے والد صالح، ابن شہاب، عبد الحمید بن عبد الرحمن بن زید، محمد بن سعد بن ابی وقاص حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے کی اجازت طلب کی اور (اس وقت) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قریش کی کچھ عورتیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کر رہی تھیں اور اونچی آوازوں سے خوب زور سے گفتگو کر رہی تھیں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی تو وہ اٹھ کے جلدی سے پردہ میں چلی گئیں، رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہنستے ہوئے آنے کی اجازت دی، حضرت عمر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ خدا کرے آپ ہمیشہ تبسم ریز ہیں (اس وقت باعث تبسم کیا ہے) آپ نے فرمایا مجھے ان عورتوں پر تعجب ہو رہا ہے جو میرے پاس تھیں، جب انہوں نے تمہاری آواز سنی تو جلدی سے پردہ میں گھس گئیں، حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ (بہ نسبت میرے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ڈرنے کا زیادہ حق تھا، پھر عمر نے (عورتوں سے خطاب کرتے ہوئے) کہا اے اپنی جانوں کی دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ سے نہیں ڈرتیں، انہوں نے کہا ہاں! تم رسول اللہ کی بہ نسبت زیادہ درشت اور سخت ہو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، قسم ہے، اس ذات کی، جس کے قبضہ میں میری جان ہے، جب تمہیں شیطان کسی راستہ میں چلتے ہوئے دیکھتا ہے تو تمہارے راستہ کو چھوڑ کر دوسرے راستہ پر ہولیتا ہے۔

۵۲۶۔ ابراہیم بن حمزہ، ابن ابی حازم، یزید، محمد بن ابراہیم، عیسیٰ بن طلحہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا جب کوئی نیند سے بیدار ہو اور وضو کرے تو تین مرتبہ ناک (میں پانی ڈال کر) جھاڑنا چاہئے کیونکہ شیطان رات اس کی ناک کے بانسہ میں گزارتا ہے۔

عَشْرَ رِقَابٍ وَحُجِبَتْ لَهُ مِائَةٌ حَسَنَةٍ وَمُجِيبَتْ عَنْهُ مِائَةٌ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ جِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُمِيسَى وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ.

۵۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ بْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدِ ابْنِ أَبِي وَقَاصٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسَاءٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَكْلِمُنَهُ وَيَسْتَكْثِرُنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ يَتَذَرْنَ الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ أَضْحَكَ اللَّهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ عَجِبْتُ مِنْ هَؤُلَاءِ اللَّاحِي كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ قَالَ عُمَرُ فَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَهَيَّنَ ثُمَّ قَالَ أَىْ عَذْرَاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَيَّنُنَّي وَلَا تَهَيَّنَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ نَعَمْ أَنْتَ أَفْطَى وَأَعْلَى مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَيْفِكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ.

۵۲۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَتَوَضَّأَ فَلْيَسْتَشِيرْ

ثَلَاثًا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عَلَى خَيْشُومِهِ .

۲۹۶ باب ذِكْرِ الْجِنَّ وَتَوَابِهِمْ وَعِقَابِهِمْ
لِقَوْلِهِ يَامَعْشَرَ الْجِنَّ وَالْإِنْسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ
رُسُلٌ مِنْكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمُ الْيُسَىٰ إِلَىٰ
قَوْلِهِ عَمَّا يَعْمَلُونَ بِخُصَا نَقْصًا وَقَالَ
مُحَاهِدٌ كُفَّارُ قُرَيْشٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ بَنَاتُ
اللَّهِ وَأُمَّهَاتُهُمْ بَنَاتُ سَرَائِطِ الْجِنَّ قَالَ
اللَّهُ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لُمُحْضَرُونَ
سَتَحْضَرُ لِلْحِسَابِ جُنْدٌ مُّحْضَرُونَ عِنْدَ
الْحِسَابِ .

باب ۲۹۶۔ جنات اور انکے ثواب و عقاب کا بیان، اس کی
دلیل اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ اے جن و انس کے گروہ! کیا
میرے پیغمبر تمہارے پاس میری آیتیں بیان کرتے ہوئے
اور اس (قیامت کے) دن کی پیشی سے ڈراتے ہوئے نہیں
آئے، عما یمھلون تک بخشنا کے معنی نقصان، مجاہد نے فرمایا کہ
آیت کریمہ، اور ان کافروں نے خدا اور جنوں کے درمیان
رشتہ قائم کیا ہے، کی تشریح یہ ہے کہ کفار قریش یوں کہا
کرتے تھے، کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں اور جنوں کے
سرداروں کی بیٹیاں ان فرشتوں کی ماں ہیں، اللہ تعالیٰ نے
(اس کی تردید میں) فرمایا، بے شک جنات جانتے ہیں کہ وہ
حساب کے لئے حاضر کئے جائیں گے، جند محضرون، یعنی
عند الحساب۔

۵۲۷۔ قتیبہ، مالک، عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی
صعصعہ انصاری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ان
سے ایک دن ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہیں
دیکھتا ہوں کہ تم بکریوں اور جنگل کو پسند کرتے ہو، جب تم اپنی
بکریوں کے ساتھ جنگل میں ہوا کرو، پھر نماز کی اذان دو، تو اپنی آواز
کو اذان میں بلند کر لیا کرو، کیونکہ موزن کی آواز جو جن و انس یا اور
کوئی چیز سنے، وہ قیامت کے روز اس کے واسطے گواہی دے گی، ابو
سعید کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات رسول اللہ سے سنی ہے اور فرمان
الہی اور وہ وقت یاد کیجئے جب ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف
جنات کی ایک جماعت کا رخ پھیر دیا، جو قرآن پاک سنتے تھے جب وہ
قرآن کی تلاوت میں پہنچے تو کہنے لگے کہ خاھوش رہو، جب تلاوت
ختم ہوئی تو وہ اپنی قوم کے پاس ڈرانے کے واسطے واپس لوٹے، فی
ضلال مبین تک (اس سے جنات کا مکلف ہونا معلوم ہوا) مصرفاً
لوٹنے کی جگہ، مصرفاً، یعنی ہم نے متوجہ کیا، رخ پھیر دیا۔

باب ۲۹۷۔ اللہ تعالیٰ کا قول اور اللہ نے زمین میں ہر قسم کے

۵۲۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي
صَعْصَعَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا
سَعِيدٍ نَ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَهُ إِنِّي
أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَإِذَا كُنْتَ فِي
غَنَمِكَ وَبَادِيَتِكَ فَادْنُتْ بِالصَّلَاةِ فَارْفَعْ
صَوْتَكَ بِالْبَدَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ
الْمُؤَذِّنِ جَنَّ وَلَا إِنْسٍ وَلَا شَيْءٍ إِلَّا شَهِدَ لَهُ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلُ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ
وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَرًا مِنَ الْجِنَّ إِلَى قَوْلِهِ أُولَئِكَ
فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ مَصْرِفًا مَعْدِلًا صَرَفْنَا أَيْ
وَجَّهْنَا .

۲۹۷ باب قول الله تعالى وَبَتْ فِيهَا مِنْ

جانور پھیلا دیئے کا بیان، ابن عباسؓ نے فرمایا، 'ثبان'، 'نر سانپ' کو کہتے ہیں، 'کہا جاتا ہے' کہ سانپ کی مختلف قسمیں ہیں، 'جیسے جان باریک سانپ افاعی اژدہا، اساو و کالے ناگ (وغیرہ) اخذ بنا صیتھا یعنی (سب کے سب) اس کی حکومت اور سلطنت میں ہیں۔ کہا جاتا ہے صافات کے معنی ہیں وہ اپنے پروں کو پھیلائے ہوئے ہیں یقبضن یعنی اپنے پروں کو (سمیٹنے اور پھٹ پھٹا کر) مارتے ہیں۔

۵۲۸۔ عبد اللہ بن محمد، ہشام بن یوسف، معمر، زہری، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسالت مآب ﷺ کو ممبر پر خطبہ کے دوران یہ فرماتے ہوئے سنا کہ سانپوں کو مار ڈالو (بالخصوص ان سانپوں کو) جن کے سر پر دو نقطے ایک سیاہ ایک سفید (۱) (یا جسم پر دو لکیریں) ہوں اور دم بریدہ (یا چھوٹی دم کے) سانپوں کو بھی مار ڈالو، کیونکہ یہ دونوں آنکھ کی روشنی مٹاتے ہیں اور حمل گردا دیتے ہیں، حضرت عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ ایک روز میں ایک سانپ کو مارنے کیلئے بل سے نکال رہا تھا کہ مجھے ابولبابہ نے آواز دے کر کہا کہ اسے نہ مارو، میں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے سانپوں کے مارنے کا حکم دیا ہے انہوں نے کہا کہ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں رہنے والے سانپوں کو مارنے سے جنہیں عوام کہتے ہیں منع فرما دیا تھا، عبد الرزاق نے معمر سے یہ الفاظ روایت کئے ہیں کہ مجھے ابولبابہ یا زید بن الخطاب نے کہا اور اس کے متعلق حدیث یونس وابن عیینہ والحق کلبی اور زبیدی نے روایت کی ہے اور صالح وابن ابی حفصہ وابن مجمع نے زہری، سالم، ابن عمر سے یہ الفاظ روایت کئے ہیں کہ مجھے ابولبابہ اور زید بن خطاب نے دیکھا۔

باب ۲۹۸۔ مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہیں جنہیں وہ لیکر

کُلِّ دَابَّةٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الثَّعْبَانُ الْحَيَّةُ الذَّكْرُ مِنْهَا يُقَالُ الْحَيَاتُ أَجْنَسُ الْجَاثِ وَالْأَفَاعِي وَالْأَسَاوِدُ اخِذْنَا صَيَّتَهَا فِي مُلْكِهِ وَسُلْطَانِهِ يُقَالُ صَافَاتٌ بَسُطَ أَجْنَحَتُهُنَّ يَقْبِضْنَ يَضْرِبْنَ بِأَجْنَحَتَيْهِنَّ .

۵۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يَوْسُفَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ اقْتُلُوا الْحَيَاتِ وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفَيْتَيْنِ وَالْأَبْتَرِ فَإِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبْلَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَبِينَا أَنَا أَطَارِدُ حَيَّةً لِأَقْتُلَهَا فَنَادَانِي أَبُو لُبَابَةَ لَا تَقْتُلْهَا فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَاتِ قَالَ إِنَّهُ نَهَى بَعْدَ ذَلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبَيُوتِ وَهِيَ الْعَوَامِرُ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ فَرَانِي أَبُو لُبَابَةَ أَوْزَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ وَتَابَعَهُ يُونُسُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَإِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ وَالزُّبَيْدِيُّ وَقَالَ صَالِحٌ وَابْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَابْنُ مُجَمِّعٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَأَى أَبُو لُبَابَةَ وَزَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ .

۲۹۸ باب خَيْرِ مَالِ الْمُسْلِمِ عَنَّمْ يَتَّبِعْ

(۱) پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وجوہ سانپوں کے مارنے کا حکم فرمایا تھا پھر یہ وجوہ تو ختم ہو گیا اب اس کے بعد سانپوں کے مارنے کے بارے میں اختیار ہے، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہدایت فرمائی ہے کہ اگر گھر سے کوئی غیر مضر سانپ نکلے تو مارنے سے پہلے اسے تنبیہ کر دو کیونکہ بعض اوقات جنات بھی سانپ کی شکل میں آجاتے ہیں۔

بِهَا شَعَفَ الْجِبَالُ .

۵۲۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الرَّجُلِ غَنَمٌ يَتَّبِعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَقْرِئُ بِهِ مِنَ الْفَتَنِ .

۵۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوُ الْمَشْرِقِ وَالْفُخْرُ وَالْخِيَلَاءُ فِي أَهْلِ الْحَيْلِ وَالْإِبِلِ وَالْفَدَا دِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ .

۵۳۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرِو وَآبِي مَسْعُودٍ قَالَ أَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْيَمَنِ فَقَالَ الْإِيمَانُ يَمَانٌ هَهُنَا إِلَّا إِنْ الْقَسُوءَ وَغِلْظَ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَادِيِّنَ عِنْدَ أَصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ فِي رِبْعَةٍ وَمُضَرٍ .

۵۳۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهْيَ الْجِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا .

۵۳۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

پہاڑوں کے دروں میں چلا جائے گا۔

۵۲۹۔ اسماعیل بن ابی اویس، مالک، عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی صعصعہ، ان کے والد، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا، وہ زمانہ بہت قریب ہے کہ مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہوں جنہیں وہ پہاڑوں کے دروں اور جنگلوں میں لے کر چلا جائے اور اپنے دین کو فتنوں سے محفوظ رکھے۔

۵۳۰۔ عبد اللہ بن یوسف، مالک، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کفر کا سر مشرق کی طرف ہے، فخر اور تکبر اونٹ اور گھوڑے والوں میں ہے اور کاشتکار گاؤں والوں میں ہے اور سکون بکری والوں میں ہے۔

۵۳۱۔ مسدد، یحییٰ، اسماعیل، قیس، حضرت عقبہ بن عمرو ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے یمن کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ ایمان تو ادھر ہے، سختی اور سنگدلی ان کاشتکاروں میں ہے جو اونٹوں کی دموں کے پاس (کھڑے ہو کر چلاتے) ہیں جہاں سے شیطان کے دونوں سینک نکلتے ہیں، یعنی قبائل ربیعہ و مضر میں (یعنی عراق اور اس کی سرحد پر)

۵۳۲۔ قتیبہ، لیث، جعفر بن ربیعہ، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم مرغ کی اذان سنو تو اللہ سے اس کے رحمت و فضل کی دعا مانگو، کیونکہ اس مرغ نے فرشتہ دیکھا ہے اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے خدا کی پناہ مانگو، کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہے۔

۵۳۳۔ الحق، روح، ابن جریج، عطاء، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب رات کی تاریکی آنے لگے، یا فرمایا جب شام ہو جائے تو تم اپنے بچوں

کو باہر نکلنے سے باز رکھو، کیونکہ اس وقت میں شیاطین پھیل جاتے ہیں اور جب تھوڑی رات گزر جائے تو انہیں چھوڑ سکتے ہیں اور اللہ کا نام لے کر دروازے بند کر دو، کیونکہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھولتا اور عمرو بن دینار، جابر بن عبد اللہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں، لیکن وہ ”اللہ کا نام لے کر“ کے الفاظ روایت نہیں کرتے۔

۵۳۴۔ موسیٰ بن اسماعیل، وہیب، خالد، محمد، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بنی اسرائیل کا ایک گروہ گم ہو گیا، معلوم نہیں کیا ہوا، میرا خیال ہے کہ یہ چوہے (منخ) شدہ صورت میں) وہی گمشدہ گروہ ہے، یہی وجہ ہے کہ جب چوہوں کے سامنے اونٹ کا دودھ رکھا جائے، تو نہیں پیتے اور جب بکری وغیرہ کا دودھ رکھا جائے، تو پی لیتے ہیں پھر میں نے کعب سے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے کہا تم نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے؟ میں نے کہا ہاں! انہوں نے کئی مرتبہ مجھ سے یہی کہا تو میں نے کہا کہ اور کیا میں تو رات پڑھا ہوا ہوں؟ (منخ شدہ اقوام کے تین دن سے زیادہ زندہ نہ رہنے کی وحی آنے سے پہلے کی یہ حدیث ہے)

۵۳۵۔ سعید بن عفیر، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گرگٹ کو فوسق فرمایا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے مارنے کا حکم دیتے نہیں سنا اور سعد بن ابی وقاص کا یہ دعویٰ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مارنے کا حکم دیا ہے۔

۵۳۶۔ صدقہ، ابن عیینہ، عبد الحمید بن جبیر، ابن شیبہ، سعید بن مسیب، حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے گرگٹ کے مارنے کا حکم دیا ہے۔

۵۳۷۔ عبید بن اسماعیل، ابواسامہ، ہشام، ان کے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

اللہ علیہ وسلم اِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ أَوْ امْسَيْتُمْ فَكُفُّوا صَبِيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَحَلُّوهُمْ وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا قَالَ وَآخِرُنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ نَحْوَمَا أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ وَلَمْ يَذْكُرْ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ .

۵۳۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُيِدَتْ أُمَّةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا يَذُرُّنِي مَا فَعَلَتْ وَإِنِّي لَا أَرَاهَا إِلَّا الْفَارَ إِذَا وُضِعَ لَهَا الْبَانُ الْإِبِلِ لَمْ تَشْرَبْ وَإِذَا وُضِعَ لَهَا الْبَانُ الشَّاةِ شَرِبَتْ فَحَدَّثْتُ كَعْبًا فَقَالَ أَنْتَ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لِي مِرَارًا قُلْتُ أَفَأَقْرَأُ التَّوْرَةَ .

۵۳۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْوَزْعِ الْفُوسِقُ وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَمْرًا بِقَتْلِهِ وَزَعَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِهِ .

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرٍ بْنُ شَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أُمَّ شَرِيكَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا بِقَتْلِ الْأَوْزَاعِ .

۵۳۷۔ حَدَّثَنَا عُيَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

فرمایا، 'دودھاری والے سانپ کو مار ڈالو، کیونکہ وہ اندھا کر دیتا ہے اور حمل گرا دیتا ہے۔

اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوا ذَا الطُّفَيْتَيْنِ فَإِنَّهُ يَلْتَمِسُ الْبَصَرَ وَيُصِيبُ الْحَمْلَ.

۵۳۸۔ مسدد، یحییٰ، ہشام، ان کے والد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دم بریدہ سانپ کو مارنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ وہ اندھا کر دیتا ہے اور حمل گرا دیتا ہے۔

۵۳۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْأَبْتَرِ وَقَالَ إِنَّهُ يُصِيبُ الْبَصَرَ وَيُذْهِبُ الْحَمْلَ.

۵۳۹۔ عمرو بن علی، ابن ابی عدی، ابو یونس قشیری، ابن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ (پہلے) سانپوں کو مارا کرتے تھے پھر منع کرنے لگے اور فرمایا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی دیوار گرا دی تو اس میں ایک سانپ کی کینچلی دیکھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھو! سانپ کہاں ہے؟ لوگوں نے دیکھا (اور آپ کو بتایا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے مار ڈالو، تو میں اسی وجہ سے سانپ مارا کرتا تھا، پھر میری ملاقات ابولبابہ سے ہوئی تو انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سوائے دم بریدہ اور دھاری والے سانپ کے کسی کو نہ مارو کیونکہ یہ حمل کو گرا دیتا ہے اور بینائی کو ختم کر دیتا ہے، لہذا اسے مار ڈالو۔

۵۳۹۔ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ أَبِي يُونُسَ الْقَشِيرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ ثُمَّ نَهَى قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَمَ حَائِطًا لَهُ فَوَجَدَ فِيهِ سِلَاحَ حَيَّةٍ فَقَالَ انظُرُوا آيْنَ هُوَ فَنَظَرُوا فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَكُنْتُ أَقْتُلُهَا لِذَلِكَ فَلَقِيتُ أَبَا لُبَابَةَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْتُلُوا الْجَنَانَ إِلَّا كُلَّ ابْتَرَذَى طُفَيْتَيْنِ فَإِنَّهُ يُسْقِطُ الْوَلَدَ وَيُذْهِبُ الْبَصَرَ فَاقْتُلُوهُ.

۵۴۰۔ مالک بن اسماعیل، جریر بن حازم، نافع، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ (پہلے) سانپوں کو مارا کرتے تھے، پھر ان سے ابولبابہ نے حدیث بیان کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کے سانپوں کے مارنے سے منع فرمایا ہے تو وہ سانپ مارنے سے باز آ گئے۔

۵۴۰۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ فَحَدَّثَهُ أَبُو لُبَابَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ جِنَانِ الْبُيُوتِ فَأَمْسَكَ عَنْهَا.

باب ۲۹۹۔ پانچ فاسق (موذی) جانوروں کو حرم میں مارنے کی اجازت کا بیان۔

۲۹۹ باب خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ.

۵۴۱۔ مسدد، یزید بن زریج، معمر، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پانچ جانور فاسق ہیں، انہیں حرم میں بھی مارا جاسکتا ہے، 'چوہا، بچھو، چیل، کوا اور کانٹے والا کتا۔

۵۴۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْحَدْيَاوُ الْغُرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ.

۵۴۲۔ عبد اللہ بن مسلمہ، مالک، عبد اللہ بن دینار، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، پانچ جانور فاسق ہیں، جو انہیں حالت احرام میں بھی مار ڈالے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے، بچھو، چوہا، کانٹے والا کتا، کوا اور جیل۔

۵۴۳۔ مسدد، حماد بن زید، کثیر، عطاء، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شام کے وقت برتنوں کو ڈھانک دو اور پانی کے برتنوں کا منہ بند کر دو، اور دروازوں کو بند کر دو اور اپنے بچوں کو عشا کے وقت باہر جانے سے باز رکھو۔ کیونکہ اس وقت جنات پھیل جاتے ہیں اور ان کی دست برد ہوتی ہے، اور سوتے وقت چراغ (۱) کو بجھا دو، کیونکہ چوہا کبھی (جلتی) جتنی کھینچ لے جاتا ہے، جس سے گھر والے سوختہ سامان ہو جاتے ہیں اور ابن جریج و حبیب نے عطاء سے فان الشیطان کے الفاظ روایت کئے ہیں۔

۵۴۴۔ عبدہ بن عبد اللہ، یحییٰ بن آدم، اسرائیل، منصور، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غار میں تھے کہ سورہ مرسلات نازل ہوئی ہم اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سیکھ رہے تھے کہ ایک سانپ اپنے بل سے نکلا ہم اسے مارنے کیلئے دوڑے، لیکن وہ ہم سے پہلے چل دیا اور اپنے بل میں گھس گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ تمہارے ضرر سے اسی طرح محفوظ رہا، جس طرح تم اس کے ضرر سے، ابراہیم، اسرائیل، اعمش، علقمہ، عبد اللہ سے ایسی ہی روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ نے کہا ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ترو تازگی سے سیکھ رہے تھے اور اسی کے متابع روایت کی ہے، ابو عوانہ نے مغیرہ سے اور حفص و ابو معاویہ و سلیمان بن قمر نے اعمش ابراہیم، اسود، عبد اللہ سے

۵۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ مَنْ قَتَلَهُنَّ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ الْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْغَرَابُ وَالْحِدَاةُ .

۵۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ كَثِيرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَفَعَهُ قَالَ خَمِرُوا الْأَنِيَةَ وَأَوْكُوا الْأَسْقِيَةَ وَاجْبِفُوا الْأَبْوَابَ وَاكْفَيْتُوا صِيَانَكُمْ عِنْدَ الْعِشَاءِ فَإِنَّ لِلْجِنِّ انْتِشَارًا أَوْ خَطْفَةً وَأَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ عِنْدَ الرِّقَادِ فَإِنَّ الْفُؤَيْسِقَةَ رُبَّمَا اجْتَرَّتِ الْفَتِيلَةَ فَأَحْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَحَبِيبٌ عَنْ عَطَاءٍ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ .

۵۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُهُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ فَتَزَلَّتِ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَإِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ إِذْ خَرَجَتْ حَيَّةٌ مِنْ حُجْرِهَا فَابْتَدَرْنَاَهَا لِنَقْتُلَهَا فَسَبَقَتْنَا فَدَخَلَتْ فِي حَجَرِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقِيَتْ شَرُّكُمْ كَمَا وَقِيْتُمْ شَرَّهَا وَعَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَهُ قَالَ وَإِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ رَطْبَةً وَنَا بَعَّةَ أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ وَقَالَ حَفْصٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ

(۱) اس حدیث میں بیان کردہ ہدایات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر بے انتہاء شفقت ہونے پر دلالت کر رہی ہیں کہ ایسے کام اور ایسی چیزیں جن سے لاعلمی اور غفلت کی بناء پر لوگوں کو نقصان ہو سکتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر متنبہ فرمایا کہ کہیں لوگ لاعلمی میں نقصان میں نہ پڑ جائیں۔

روایت کیا ہے۔

وَسُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ .

۵۴۵۔ حَدَّثَنَا نَضْرُو بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ
الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلَتْ امْرَأَةٌ النَّارَ فِي هِرَّةٍ
رَبَطْنَهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا وَلَمْ تَدْعَهَا تَأْكُلْ مِنْ
حَشَاشِ الْأَرْضِ قَالَ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۵۴۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ
حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ
تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَّ غَنَةً نَمْلَةً فَأَمَرَ بِجَهَازِهِ
فَأَخْرَجَ مِنْ تَحْتِهَا ثُمَّ أَمَرَ بِبَيْتِهَا فَأَحْرَقَ بِالنَّارِ
فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ فَهَلَا نَمْلَةً وَاحِدَةً .

۳۰۰ باب إِذَا وَقَعَ الدُّبَابُ فِي شَرَابٍ
أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ فَإِنَّ إِحْدَى جَنَاحَيْهِ
دَاءٌ فِي الْأُخْرَى شِفَاءٌ .

۵۴۷۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ
بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ بْنُ حُنَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا وَقَعَ الدُّبَابُ فِي شَرَابٍ أَحَدِكُمْ
فَلْيَغْمِسْهُ ثُمَّ لِيَنْزِعْهُ فَإِنَّ إِحْدَى جَنَاحَيْهِ دَاءٌ

۵۴۵۔ نصر بن علی، عبد الاعلیٰ عبید اللہ بن عمر، نافع، حضرت ابن عمر
رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا
کہ ایک عورت ایک بلی کی وجہ سے جہنم میں داخل کی گئی اس نے بلی کو
باندھ رکھا تھا نہ اسے کھانے کو دیتی تھی نہ اسے چھوڑتی تھی کہ وہ
کیرے لکڑے کھاتی، عبد اللہ، سعید المقبری، حضرت ابو ہریرہ،
رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں (۱)۔

۵۴۶۔ اسمعیل بن ابی اویس، مالک، ابو الزناد، اعرج، حضرت
ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا زمانہ
ماضی میں ایک نبی (۲) ایک درخت کے نیچے گزرے، انکو ایک چوئی
نے کاٹ لیا تو انہوں نے اس کے چھتے کے متعلق حکم دیا تو وہ درخت کے
نیچے سے نکالا گیا پھر اس کے گھر کی بابت حکم دیا تو اسے آگ میں جلا دیا گیا
پس اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی بھیجی کہ تم نے ایک ہی چوئی کو سزا کیوں
نہیں دی۔

باب ۳۰۰۔ جب کسی کے (کھانے) پینے کی چیز میں مکھی گر
جائے تو اسے غوطہ دینا چاہئے کیونکہ اس کے ایک پر میں
بیماری اور دوسرے پر میں شفا ہے کا بیان۔

۵۴۷۔ خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، عتبہ بن مسلم، عبید بن
حنین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ
رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تمہارے پینے کی چیز میں
مکھی گر جائے تو اور ڈبو دینا چاہئے پھر نکال کر پھینک دیا جائے کیونکہ
اس کے ایک پر میں بیماری اور دوسرے پر میں شفا ہے۔

(۱) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص کوئی جانور اپنی تحویل میں رکھے تو شرعاً اسکی ذمہ داری ہے کہ وہ اسکی غذا وغیرہ کا بھی انتظام کرے،
اگر نہیں کر سکتا تو اس جانور کو کھلا چھوڑ دے۔
(۲) یہ نبی حضرت عزریا حضرت موسیٰ تھے۔

وَفِي الْأُخْرَىٰ شِفَاءً.

۵۴۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقِيُّ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ وَابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُفِرَ لِمَرْأَةٍ مُؤْمِنَةٍ مَرَّتْ بِكَلْبٍ عَلَى رَأْسِ رَجُلٍ يَلْهَثُ قَالَ كَذَّابٌ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ فَتَزَعَتْ خُفَّهَا فَأَوْقَعَتْهُ بِحِمَارٍ هَا فَتَزَعَتْ لَهُ مِنَ الْمَاءِ فَغُفِرَ لَهَا بِذَلِكَ .

۵۴۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْتُهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ كَمَا إِنَّكَ هَاهُنَا أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ .

۵۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ .

۵۵۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَاهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ إِلَّا كَلْبٌ حَرُثَ أَوْ كَلْبٌ مَاشِيَةٌ .

۵۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ أَبِي زُهَيْرٍ الشَّنَوِي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَقْتَنَى كَلْبًا لَا يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ

۵۴۸۔ حسن بن صباح، الحلق ازرقي عوف، حسن، ابن سيرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک فاحشہ عورت صرف اس لئے بخش دی گئی کہ اس کا گزر ایک کتے پر ہوا جو ایک کنویں کے کنارے بیٹھا ہانپ رہا تھا، عنقریب پیاس سے مر جاتا، اس عورت نے اپنا موزہ اتارا اور اسے دوپٹہ میں بانوہ کر اس کے لئے پانی کھینچا (اور اسے پلا دیا) تو اسی بات پر اس کی بخشش ہو گئی۔

۵۴۹۔ علی بن عبد اللہ، سفیان، زہری، عبید اللہ، ابن عباس، حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا اور تصویر ہو۔

۵۵۰۔ عبد اللہ بن یوسف، مالک، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو مار ڈالنے کا حکم دیا۔

۵۵۱۔ موسیٰ بن اسماعیل، ہمام، یحییٰ ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کتا پالا تو اس کے عمل سے روزانہ ایک قیراط کم ہوتا رہتا ہے البتہ کھیتی اور مویشیوں کی حفاظت کرنے والے کتے کا یہ حکم نہیں۔

۵۵۲۔ عبد اللہ بن مسلمہ، سلیمان، یزید بن حفصہ، سائب بن یزید، حضرت سفیان بن زہیر شنیوی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص کتا پالے نہ اس سے زراعت کو فائدہ ہو نہ مویشیوں کو (کہ ان کی حفاظت کرے) تو اس کے عمل میں سے ہر روز ایک قیراط کم ہوتا رہتا ہے، سائب نے کہا، کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے؟

انہوں نے کہا قسم اس کعبہ کے پروردگار کی ہاں۔

فَيَرَاظُ فَقَالَ السَّائِبُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِي وَرَبِّ هَذِهِ الْقِبْلَةِ.

انبیاء علیہم السلام کا بیان

باب ۳۰۱۔ حضرت آدم اور انکی ذریت کی پیدائش کا بیان، صلصال یعنی وہ مٹی جس میں ریت کی آمیزش ہو اور پھر وہ ایسے بجے جیسے ٹھیکری بجتی ہے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اسکے معنی ہیں خمیر کی ہوئی، بدبودار، ان لوگوں کے نزدیک یہ ماخوذ ہوگا اصل سے (بمعنی بدبودار ہونا، خمیر اٹھنا اور صل صلصل کے ایک ہی معنی ہونگے) جیسے کہا جاتا ہے کہ صر اور صرصر ایک ہی ہیں یعنی وہ آواز جو دروازہ بند کرتے وقت نکلتی ہے اور جیسے کبکبتہ معنی میں کبکبتہ کے ہے (میں نے اسے اوندھا کر دیا) فمرت بہ یعنی حوا کو حمل برابر رہا، پھر اسکی مدت پوری ہو گئی، ان لا تسجد معنی میں ان تسجد کے (یعنی لازا مند ہے)

باب ۳۰۲۔ فرمان الہی ”اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں دنیا میں (اپنا) ایک خلیفہ بنانیوالا ہوں“ کا بیان، ابن عباسؓ نے فرمایا لما علیہا حافظ یعنی مگر اس کا حفاظت کرنے والا ہے فی کبد کے معنی سخت پیدائش ہیں، ریشا کے معنی مال، دوسرے لوگوں نے کہا ہے، ریش اور ریش ایک ہی ہیں، یعنی ظاہری لباس ماتمون کے معنی ہیں کہ تم منی عورتوں کے رحم میں ڈالتے ہو اور مجاہد نے کہا کہ آیت کریمہ بے شک وہ اس کے واپس کر دینے پر قادر ہے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ نطفہ کو پھر احلیل ذکر میں واپس کر دے، جو چیز بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائی ہے وہ جفت ہے، آسمان بھی جفت ہے اور یکتا تو اللہ تعالیٰ

كِتَابُ الْأَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ ۳۰۱ بَابُ خَلْقِ آدَمَ وَذُرِّيَّتِهِ وَقَوْلِ اللَّهِ وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَأِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً صَلِّصَالٌ طِينٌ خُلِطَ بِرَمْلِ فَصَلِّصَلْ كَمَا يُصَلِّصِلُ الْفَخَّارُ وَيُقَالُ مُنْتِنٌ يُرِيدُونَ بِهِ صَلَّ كَمَا يُقَالُ صَرَّالْبَابُ وَصَرَّصَرَ عِنْدَ الْإِغْلَاقِ مِثْلُ كَبْكَبْتُهُ فَمَرَّتْ بِهِ اسْتَمَرَّتْ بِهَا الْحَمْلُ فَأَتَمَّتْهُ أَنْ لَا تَسْجُدَ أَنْ تَسْجُدَ .

۳۰۲ بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَأِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ إِلَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ فِي كَبَدٍ فِي شِدَّةٍ خَلَقَ وَرِيًّا شَا الْمَالُ وَقَالَ غَيْرُهُ الرِّيشُ وَالرِّيشُ وَاحِدٌ وَهُوَ مَا ظَهَرَ مِنَ اللَّيَاسِ مَا تَمْنُونُ النُّطْفَةُ فِي أَرْحَامِ النِّسَاءِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ إِنَّهُ عَلَى رَجْعِهِ لَقَادِرٌ النُّطْفَةُ فِي الْإِحْلِيلِ كُلُّ شَيْءٍ خَلَقَهُ فَهُوَ شَفَعُ السَّمَاءِ شَفَعُ وَالْوَتْرُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ فِي أَحْسَنِ خَلْقٍ أَسْفَلَ

ہے فی احسن تقویم کے معنی ہیں، عمدہ پیدائش میں، اسفل سافلین سے مومن مستثنیٰ ہے، خسرو کے معنی گمراہی، پھر اس سے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو مستثنیٰ کیا، لازب کے معنی چپکنے والی، ننشکم یعنی جس صورت میں ہم چاہیں پیدا کر دیں، ننسبح بحمدک، یعنی ہم تیری عظمت بیان کرتے ہیں اور ابو العالیہ نے کہا کہ فتلقى آدم من ربہ کلمات میں کلمات سے مراد ربنا ظلمنا انفسنا ہے، فازلھما کے معنی ہیں کہ انہیں بہکا دیا بتسنہ کے معنی خراب ہو جاتا ہے، اسن کے معنی متغیر، مسنون کے معنی بھی متغیر، حماء حما کی جمع ہے، سڑی ہوئی مٹی کو کہتے ہیں، یخصفان یعنی جنت کے پتوں کو جوڑنے لگے یعنی ایک پتہ کو دوسرے پتہ پر جوڑنے لگے، سواتھما یعنی ان کی شرمگاہیں، متاع الہ حین، یہاں حین سے مراد قیامت کے دن تک ہے، اہل عرب کے نزدیک حین کے معنی ایک ساعت سے لے کر لاتعداد وقت کے آتے ہیں، قبیلہ کے معنی اس کی وہ جماعت جس سے وہ خود ہے۔

۵۵۳۔ عبد اللہ بن محمد، عبد الرزاق، معمر، ہمام، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور ان (کے قد) کی لمبائی ساٹھ گز تھی، پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا، جاؤ اور فرشتوں کو سلام کرو اور جو کچھ وہ جواب دیں اسے غور سے سنو! وہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہوگا، حضرت آدم نے فرشتوں کے پاس جا کر کہا السلام علیکم، انہوں نے کہا، السلام علیک ورحمۃ اللہ انہوں نے لفظ ورحمۃ اللہ زیادہ کیا، پس جو شخص بھی جنت میں داخل ہو گا وہ آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوگا (آدم علیہ السلام ساٹھ گز کے تھے، لیکن اب تک مسلسل آدمیوں کا قد کم ہوتا رہا۔)

۵۵۴۔ قتیبہ بن سعید، جریر، عمارہ، ابو زرہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے

سَافِلِینَ إِلَّا مَنْ أَمِنَ خُسْرٍ ضَلَالٍ ثُمَّ اسْتَشْنٰی إِلَّا مَنْ أَمِنَ لَا رَبِّ لَا زِمَ نُنْشِئُکُمْ فِیْ اٰیِّ خَلْقٍ نَّشَآءُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ نُعْظِمُکَ وَقَالَ اَبُو الْعَالِیَةِ فَتَلَقٰی اٰدَمُ مِنْ رَبِّهِ کَلِمَاتٍ فَهُوَ قَوْلُهُ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا فَاَزَلْهُمَا فَاَسْتَرْلَهُمَا وَیَتَسَنَّهُ یَتَغٰیَّرُ اِسْنٌ مُتَغٰیَّرٌ وَالْمَسْنُوُّ الْمُتَغٰیَّرُ حَمَآءٌ جَمْعُ حَمَآةٍ وَهُوَ الطِّیْنُ الْمُتَغٰیَّرُ یُخْصِفَانِ اَخَذَ الْخِصَافِ مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ یُوَلِّفَانِ الْوَرَقَ وَیُخْصِفَانِ بَعْضَهُ اِلٰی بَعْضٍ سَوَاتِیْهُمَا کِنَایَةٌ عَنْ فَرْجِیْهِمَا وَمَتَاعٍ اِلٰی حِیْنٍ هٰهُنَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ الْحِیْنُ عِنْدَ الْعَرَبِ مِنْ سَاعَةٍ اِلٰی مَا لَا یُحْصٰی عَدَدُهُ قَبِیْلُهُ جِیْلُهُ الَّذِیْ هُوَ مِنْهُمْ۔

۵۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ وَطَوَّلَهُ سِتُونَ ذِرَاعًا ثُمَّ قَالَ اِذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَىٰ أَوَّلِكَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَاسْتَمِعَ مَا يُحْيِيُونَكَ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَزَادُوهُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَىٰ صُورَةِ آدَمَ فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ حَتَّى الْآنَ۔

۵۵۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ

پہلے جو گروہ جنت میں داخل ہوگا، ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے، پھر جو ان کے بعد جنت میں جائیں گے، تو ان کے چہرے اس چمکدار ستارہ کی طرح ہوں گے، جو آسمان میں بہت روشن ہے، نہ پیشاب کریں گے، نہ پاخانہ، نہ تھوک آئے گا، نہ ناک کی ریش، ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی، اس کا پسینہ مشک (جیسا خوشبودار) ہوگا، ان کی انگلیٹھیوں میں عود سلکتا رہے گا، ان کی بیویاں بڑی بڑی سیاہ آنکھوں والی عورتیں ہوں گی (باہمی الفت کی وجہ سے) سب ایک جان ہوں گے، اور سب لوگ اپنے باپ آدم کی شکل پر ساٹھ گز لمبے ہوں گے، آسمان میں۔

۵۵۵۔ مسدد، یحییٰ، ہشام بن عروہ، ان کے والد زینب بنت ابی سلمہ، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ام سلیم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ، اللہ حق بات سے شرم نہیں فرماتا، اگر عورت کو احتلام ہو جائے تو کیا اس پر بھی غسل فرض ہے؟ آنحضرت نے فرمایا: ہاں! ام سلمہ (یہ سن کر) ہنسنے لگیں اور کہا کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (اگر ایسا نہیں ہے) تو اولاد میں اس کی مشابہت کیسے آتی ہے۔

۵۵۶۔ محمد بن سلام فراری، حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب عبد اللہ بن سلام کو رسول اللہ ﷺ کی مدینہ میں تشریف آوری کا علم ہوا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ میں آپ سے تین ایسی باتیں معلوم کرنا چاہتا ہوں، جن کا علم نبی کے علاوہ کسی اور کو نہیں، قیامت کی سب سے پہلی علامت کیا ہے؟ اہل جنت کا سب سے پہلا کھانا کیا ہوگا؟ اور کس وجہ سے بچہ اپنے باپ یا نہال کے مشابہ ہوتا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جبریل نے مجھے ابھی یہ باتیں بتائی ہیں عبد اللہ نے کہا کہ یہ تو تمام فرشتوں میں یہودیوں کے دشمن ہیں، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کی سب سے پہلی علامت وہ آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف لے جائے گی اور اہل جنت کے کھانے کے لئے سب سے پہلا کھانا مچھلی کی کلبجی کی نوک ہوگی، رہی بچہ کی مشابہت، تو مرد جب اپنی بیوی سے جماع کرتا ہے اور اسے پہلے انزال ہو جاتا ہے تو بچہ اس کے مشابہ ہوتا ہے اور اگر عورت کو پہلے انزال

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى أَشَدِّ كَوَكِبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً لَا يَبُولُونَ وَلَا يَغَوَّطُونَ وَلَا يَنفُلُونَ وَلَا يَمْتَحِطُونَ أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَمَحَامِرُهُمُ الْأَلْوَةُ الْأَنْجُوجُ عُودُ الطَّيِّبِ وَأَزْوَاجُهُمُ الْحُورُ الْعَيْنُ عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ آدَمَ سِتُونَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ.

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ سَلِيمٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ الْغُسْلُ إِذَا احْتَلَمَتْ قَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَتْ الْمَاءَ فَضَجَّكَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ تَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِمَا يُشَبِّهُ الْوَلَدَ.

۵۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَلَغَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ مَقْدَمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيُّ أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَنْزَعُ الْوَلَدُ إِلَى أَبِيهِ وَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَنْزَعُ إِلَى أَخَوَاتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرْتَنِي بِهِنَّ إِنَّمَا جِبْرِيلُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ أَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرِيَاذَةُ كَبِدِ حُوتٍ وَأَمَّا الشَّبَّهُ فِي الْوَلَدِ فَإِنَّ

ہو جائے تو بچہ اس کی صورت پر ہوتا ہے، عبد اللہ بن سلام نے کہا، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ کے رسول ہیں، پھر انہوں نے کہا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہودی بہت ہی بہتان توڑنے والی قوم ہے (اگر وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے میری بابت ان سے پوچھنے سے پہلے میرے اسلام لانے سے واقف ہو گئے) تو مجھ پر بہتان لگائیں گے، پھر یہودی آئے اور عبد اللہ گھر میں چھپ گئے، تو رسول اللہ نے ان سے پوچھا کہ عبد اللہ بن سلام تم میں کیسے آدمی ہیں؟ انہوں نے کہا کہ وہ ہمارے سب سے بڑے عالم اور بڑے عالم کے بیٹے ہیں اور ہم میں سب سے بہتر اور بہتر آدمی کے بیٹے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اچھا تاؤ تو سہی، اگر عبد اللہ اسلام لے آئیں (تو کیا تم بھی اسلام لے آؤ گے) انہوں نے کہا، اللہ انہیں اس سے بچائے، فوراً وہ ان کے سامنے آ گئے اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، تو وہ کہنے لگے کہ یہ ہم میں سب سے بدتر اور بدتر آدمی کے بیٹے ہیں۔

۵۵۷۔ بشیر بن محمد، عبد اللہ، عمر، ہمام، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر یہودی نہ ہوتے تو گوشت کبھی نہ سڑتا (۱) اور اگر حوانہ ہوتا تو کوئی عورت اپنے شوہر سے خیانت نہ کرتی۔

۵۵۸۔ ابو کریب و موسیٰ بن حرام، حسین بن علی، زائد، میسرہ شجعی ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ عورتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو کیونکہ عورت پللی سے پیدا ہوئی ہے اور پللی میں سب سے زیادہ کچی اس کے اوپر والے حصہ میں ہوتی ہے اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے، تو وہ ٹوٹ جائیگی اور اگر چھوڑ دو گے تو ٹیڑھی رہے گی، لہذا تم عورتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو۔

الرَّجُلُ إِذَا عَشِيَ الْمَرْأَةَ فَسَبَقَهَا مَأْوُهُ كَانَ الشُّبَّةَ لَهُ وَإِذَا سَبَقَ مَأْوَهَا كَانَ الشُّبَّةَ لَهَا قَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بُهَتُوا إِنْ عَلِمُوا بِإِسْلَامِي قَبْلَ أَنْ تَسْأَلَهُمْ يَهْتُونِي عِنْدَكَ فَجَاءَ الْيَهُودُ وَدَخَلَ عَبْدُ اللَّهِ الْبَيْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ رَجُلٍ فِيكُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوا أَعْلَمْنَا وَابْنُ أَعْلَمْنَا وَآخِرُنَا وَابْنُ آخِرِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللَّهِ قَالُوا أَعَادَهُ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ إِلَيْهِمْ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَقَالُوا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَوَقَعُوا فِيهِ .

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ يَعْنِي لَوْلَا بَنُو إِسْرَائِيلَ لَمْ يَخْتَرِ اللَّهُمَّ وَلَوْلَا حَوَاءٌ لَمْ تَخِنْ أَنْثَى زَوْجَهَا .

۵۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَمُوسَى بْنُ حِرَامٍ قَالَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَيْسَرَةَ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلْعٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلْعِ أَعْلَاهُ فَإِنْ ذَهَبَتْ تَقِيَمَتْ كَسَرَتْهُ وَإِنْ

(۱) بنی اسرائیل کو من و سلوی انعام الہی کے طور پر ملتا تھا اور انہیں اس کے جمع کر کے رکھنے کی ممانعت کر دی گئی تھی، لیکن انہوں نے جمع کرنا اور ذخیرہ کرنا شروع کر دیا، سزاء کے طور پر وہ کھانا خراب کر دیا گیا۔ حدیث میں اسی طرف اشارہ ہے۔ اسی طرح حضرت حواء نے شیطان کی سازش کے نتیجے میں حضرت آدم علیہ السلام کو جنت کے درخت کے کھانے کی ترغیب دی تھی، خیانت سے اسی طرف اشارہ ہے۔

تَرَكْتُهُ لَمْ يَزَلْ اَعُوْجَ فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ.

۵۵۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ عِلْقَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ إِلَيْهِ مَلَكًا بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيَكْتُبُ عَمَلَهُ وَأَجَلَهُ وَرِزْقَهُ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُ النَّارَ.

۵۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ وَكَلَّ فِي الرَّجِيمِ مَلَكًا فَيَقُولُ يَا رَبِّ نُطْفَةٌ يَا رَبِّ عِلْقَةٌ يَا رَبِّ مُضْغَةٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَهَا قَالَ يَا رَبِّ أَذْكَرٌ يَا رَبِّ أَمْ أُنْثَى يَا رَبِّ شَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ فَمَا الرِّزْقُ فَمَا الْأَجَلُ فَيَكْتُبُ كَذَلِكَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ.

۵۶۱۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ أَنَسٍ يَرْفَعُهُ أَنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِأَهْلِ النَّارِ عَذَابًا لَوْ أَنَّ لَكَ مَافِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ كُنْتَ تَهْتَدِي بِهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَقَدْ سَأَلْتُكَ مَا هُوَ أَهْوَى مِنْ هَذَا وَأَنْتَ فِي صَلْبِ أَدَمَ أَنْ لَا تُشْرِكَ بِي فَايْتِ إِلَّا الشِّرْكَ.

۵۵۹۔ عمرو بن حفص، ان کے والد اعمش، زید بن وہب، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آپ صادق و مصدوق ہیں کہ تم میں سے ہر ایک کی پیدائش چالیس دن اسکی ماں کے پیٹ میں پوری کی جاتی ہے پھر چالیس دن میں نطفہ خون بستہ بن جاتا ہے پھر اتنی ہی مدت میں وہ مضغہ گوشت ہوتا ہے پھر اللہ ایک فرشتے کو چار باتوں کا حکم دے کر بھیجتا ہے، پس وہ اس کا عمل، اس کی موت، اس کا رزق اور شقاوت یا سعادت لکھ دیتا ہے پھر اس میں روح پھونک دی جاتی ہے اور ایک آدمی دوزخیوں جیسا عمل کرتا ہے تو فوراً اس کا نوشتہ تقدیر آگے بڑھتا ہے اور وہ اہل جنت کے سے عمل کرتا ہے اور جنت میں داخل ہو جاتا ہے اور ایک آدمی اہل جنت کے سے عمل کرتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو فوراً اس کا نوشتہ تقدیر آگے بڑھتا ہے اور وہ اہل جنت کے سے عمل کرتا ہے اور جنت میں داخل ہو جاتا ہے اور ایک آدمی اہل جنت کے سے عمل کرتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے کہ اس کا نوشتہ الٰہی آگے بڑھتا ہے اور وہ دوزخیوں جیسے عمل کرنے لگتا ہے اور دوزخ میں چلا جاتا ہے۔

۵۶۰۔ ابوالنعمان، حماد بن زید، عبید اللہ بن ابوبکر بن انس، حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے رحم مادر میں ایک فرشتہ مقرر کر رکھا ہے وہ فرشتہ کہتا ہے کہ اے پروردگار ابھی تو نطفہ ہے، اے پروردگار اب خون بستہ ہو گیا، اے پروردگار اب مضغہ گوشت بن گیا، اگر اللہ تعالیٰ اسے پیدا کرنا چاہتا ہے تو کہتا ہے اے پروردگار لڑکا ہو یا لڑکی اے پروردگار نیک بخت ہو یا بد بخت، اس کا رزق کیسا ہو، اس کی عمر کتنی ہو، پس اسی طرح سب کچھ ماں کے پیٹ میں لکھ دیا جاتا ہے۔

۵۶۱۔ قیس بن حفص، خالد بن حارث، شعبہ، ابو عمران جون، حضرت انس سے مرفوعاً روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دوزخی سے جسے سب سے کم عذاب ہوگا، فرمائے گا، اگر تجھے تمام دنیا کی چیزیں مل جائیں تو تو اس عذاب کے فدیہ میں دے دیگا وہ کہے گا کہ ہاں اللہ تعالیٰ فرمایگا کہ میں نے تجھ سے جب تو پشت آدم میں تھا اس سے بھی کم طلب کیا تھا کہ تو میرے ساتھ شرک نہ کرنا، مگر تو بغیر شرک کئے مانا نہیں۔

۵۶۲۔ عمر بن حفص بن غیاث، ان کے والد، اعمش، عبد اللہ بن مرہ، مسروق، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا (جب بھی دنیا میں) کوئی ناحق قتل ہوتا ہے تو اس کے گناہ کا ایک حصہ آدم کے بیٹے (یعنی قاتل) پر ضرور ہوتا ہے کیونکہ اسی نے قتل کا طریقہ ایجاد کیا۔

باب ۳۰۳۔ تمام روحوں کے (روز ازل میں) ایسے لشکر تھے جو ایک جگہ جمع تھے، کا بیان، لیث، یحییٰ بن سعید، عمرہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، کہ تمام ارواح کے لشکر ایک جگہ جمع تھے بس جس جس روح میں وہاں پہچان ہو گئی یہاں بھی ان میں باہم دوستی ہوگی اور جس جس میں وہاں پہچان نہ ہوئی تو یہاں بھی بیگانگی رہے گی، یحییٰ بن ایوب نے یحییٰ بن سعید سے بھی ایسی ہی روایت کی ہے۔

باب ۳۰۴۔ فرمان الہی اور ہم نے نوح کو انکی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا، کا بیان ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ بادی الرای کے معنی وہ بات جو ہمیں ظاہر ہوئی اقلعی یعنی روک لے، فارالتنور یعنی پانی پھوٹ پڑا اور عکرمہؓ نے فرمایا کہ (تنور سے مراد) روئے زمین ہے، اور مجاہدؓ کہتے ہیں کہ جودی جزیرہ میں ایک پہاڑ ہے۔ داب کے معنی حالت۔

باب ۳۰۵۔ فرمان الہی بیشک ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف (یہ پیغام دیکر) بھیجا، کہ اپنی قوم کو ان پر دردناک عذاب آنے سے پہلے ڈرائیے۔ آخر سورت تک اور آیت کریمہ اور اگلو نوح کا قصہ پڑھا کر سنائیے، جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم اگر تمہیں میرا مقام اور احکام الہی کی تمہیں نصیحت کرنا شاق گزرتا ہے، مسلمین تک کا بیان۔

۵۶۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ.

۳۰۳ باب الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ قَالَ فَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا اتَّكَلَفَ وَمَا تَنَافَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بِهَذَا.

۳۰۴ باب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى عَزَّ وَجَلَّ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَى قَوْمِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَادِي الرَّأْيِ مَا ظَهَرَ لَنَا أَقْلَعِي أَمْسِكِي وَفَارًا لَتَنُورٍ نَبْعَ الْمَاءِ وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَجْهَ الْأَرْضِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْحُودِي جَبَلٌ بِالْجَزِيرَةِ دَابٌّ مِثْلُ حَالٍ.

۳۰۵ باب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَى قَوْمِهِ أَنْ أَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ وَأَتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ إِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِي وَتَذِكْرِي بَيِّنَاتٍ إِلَى قَوْلِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ .

۵۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَالِمٌ وَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَنَّى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَالَ فَقَالَ إِنِّي لَأُنْذِرُكُمْ هُوَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ لَقَدْ أَنْذَرَ نُوحٌ قَوْمَهُ وَلَكِنِّي أَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرٌ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ .

۵۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ سَمِعْتُ أَبَاهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أُحْدِثُكُمْ حَدِيثًا عَنِ الدَّجَالِ مَا حَدَّثَ بِهِ نَبِيٌّ قَوْمَهُ أَنَّهُ أَعْوَرٌ وَإِنَّهُ يَحْيَى مَعَهُ بِمِثَالِ الْحَنَّةِ وَالنَّارِ فَالْتَمِ يَقُولُ إِنَّهَا الْحَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَإِنِّي أَنْذِرُكُمْ كَمَا أَنْذَرَهُ نُوْحٌ قَوْمَهُ .

۵۶۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْيَى نُوحٌ وَأُمَّتُهُ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى هَلْ بَلَغْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ أَيْ رَبِّ ثُمَّ يَقُولُ لِأُمَّتِهِ هَلْ بَلَغْتُمْ فَيَقُولُونَ لَا مَا جَاءَنَا مِنْ نَبِيٍّ فَيَقُولُ لِنُوحٍ مَنْ يَشْهَدُ لَكَ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمَّتُهُ فَتَشْهَدُ أَنَّهُ قَدْ بَلَغَ وَهُوَ قَوْلُهُ حَلَّ ذِكْرُهُ وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَالْوَسْطُ الْعَدْلُ .

۵۶۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَعْوَةٍ فَرَفَعَ إِلَيْهِ

۵۶۳۔ عبدان، عبد اللہ، یونس، زہری، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے لوگوں میں کھڑے ہو کر پہلے اللہ کی ایسی تعریف کی جس کا وہ مستحق تھا پھر دجال کا ذکر کر کے فرمایا کہ میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں اور ہر نبی نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے، اور نوح نے بھی اپنی قوم کو ڈرایا ہے لیکن میں تمہیں ایک ایسی بات بتاتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی (اور وہ یہ ہے) کہ بیشک دجال کا نائب اور اللہ تعالیٰ کا نائب نہیں ہے۔

۵۶۴۔ ابو نعیم، شیبان، یحییٰ، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تمہیں دجال کے متعلق ایسی بات نہ بتاؤں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی بیشک وہ کانا ہے، اور وہ اپنے ساتھ جنت اور دوزخ کی ایک شبیہ لائے گا، پس جسے وہ جنت کہے گا، درحقیقت وہ دوزخ ہوگی اور میں تمہیں دجال سے ایسا ہی ڈراتا ہوں، جیسے نوح نے اپنی قوم کو ڈرایا تھا۔

۵۶۵۔ موسیٰ بن اسمعیل، عبد الواحد بن زیاد، اعمش، ابو صالح، حضرت ابو سعید سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (قیامت کے دن) نوح مع اپنی قوم کے تشریف لائیں گے، تو اللہ تعالیٰ پوچھے گا کیا تم نے (ہمارا پیغام) پہنچا دیا تھا؟ وہ کہیں گے کہ ہاں، اے پروردگار، پھر اللہ تعالیٰ ان کی امت سے پوچھے گا کہ کیا انہوں نے تمہیں ہمارا پیغام دیا تھا؟ تو وہ کہیں گے نہیں، ہمارے پاس کوئی نبی نہیں آیا اللہ تعالیٰ حضرت نوح سے فرمائے گا، تمہارا گواہ کون ہے؟ وہ کہیں گے، محمد ﷺ اور ان کی امت، تو وہ گواہی دیں گے کہ ہاں انہوں نے حکم پہنچا دیا ہے، یہی مطلب ہے، اس آیت کا کہ اور اسی طرح ہم نے تمہیں متوسط امت بنایا کہ تم لوگوں پر گواہ رہو، وسط کے معنی درمیان کے ہیں۔

۵۶۶۔ ائحق بن نصر، محمد بن عبید، ابو حیان، ابو زرہ، حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک دعوت میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دست پیش کیا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دست کا گوشت مرغوب تھا، تو

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے نوح نوح کر کھانے لگے اور فرمایا کہ میں قیامت کے دن تمام آدمیوں کا سردار ہوں گا کیا تم جانتے ہو؟ کس لئے؟ وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام اگلے پچھلے لوگوں کو ہموار میدان میں جمع کریگا اس طرح کہ دیکھنے والا ان سب کو دیکھ سکے، اور پکارنے والا انہیں اپنی آواز سنا سکے اور آفتاب ان کے (بہت) قریب آجائیگا، پس بعض آدمی کہیں گے کہ تم دیکھتے نہیں کہ تمہاری کیا حالت ہو رہی ہے اور تمہیں کتنی مشقت پہنچ رہی ہے کیا تم ایسے شخص کو نہیں دیکھو گے جو اللہ سے تمہاری سفارش کرے، دوسرے لوگ کہیں گے، اپنے باپ آدم کے پاس چلا تو وہ ان کے پاس آکر کہیں گے کہ آدم آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں، آپ کو اللہ نے اپنے ہاتھ سے پیدا کر کے اپنی روح آپ کے اندر پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا تو انہوں نے آپ کو سجدہ کیا اور آپ کو جنت میں ٹھہرایا، کیا اپنے رب سے آپ ہماری سفارش نہیں کریں گے، کیا آپ ہماری حالت اور ہماری مشقت کا مشاہدہ نہیں فرما رہے، وہ فرمائیں گے کہ آج اللہ اتنا غضب ناک ہے کہ نہ اس سے پہلے ایسا غضب ناک ہوا، نہ آئندہ ہوگا اور اس نے مجھے درخت کا پھل کھانے سے منع کیا تھا مگر میں نے نافرمانی کی، مجھے تو خود اپنی جان کی پڑی ہے، لہذا کسی دوسرے کے پاس جاؤ (ہاں) نوح کے پاس چلے جاؤ، تو وہ نوح کے پاس آکر کہیں گے کہ اے نوح آپ دنیا میں سب سے پہلے (تشریحی) رسول ہیں، اور اللہ نے آپ کو شکر گزار بندہ کا خطاب عطا فرمایا ہے، کیا آپ ہماری حالت کا معائنہ نہیں فرما رہے، کیا آپ اپنے رب سے ہماری سفارش نہیں کریں گے، وہ فرمائیں گے کہ آج اللہ اتنا غضب ناک ہے کہ اس سے قبل ایسا غضب ناک نہ ہوا نہ آئندہ ہوگا مجھے تو خود اپنی فکر ہے (یہاں تک کہ ان سے کہا جائیگا کہ) رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ تو وہ میرے پاس آئیں گے، میں عرش کے نیچے سجدہ میں گر پڑوں گا تو مجھ سے کہا جائیگا، اے ہمارے محبوب اپنا سر اٹھائیے اور سفارش کیجئے، آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سفارش مقبول ہوگئی اور مانگئے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیا جائے گا۔ محمد بن عبید نے کہا کہ مجھے پوری حدیث محفوظ نہیں۔

۵۶۷۔ نصر بن علی بن نصر، ابواحمد، سفیان، ابواسحاق، اسود بن یزید، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت

الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعَجِّبُهُ فَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً وَقَالَ أَنَا سَيِّدُ الْقَوْمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَلْ تَذَرُونِ بِمَنْ يَجْمَعُ اللَّهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَيُصْبِرُهُمُ النَّاطِرُ وَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي وَتَذَنُّوْنَ مِنْهُمْ الشَّمْسُ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ الْآتَرُونَ إِلَى مَا أَنْعَمَ فِيهِ إِلَى مَا بَلَّغَكُمْ آلَا تَنْظُرُونَ إِلَى مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ أَبُو كُمْ أَدَمُ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُونَ يَا أَدَمُ أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ وَأَسْبَغْنَاكَ الْخَنَّةَ أَلَا تَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ وَمَا بَلَّغْنَا فَيَقُولُ رَبِّي غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَبَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ نَفْسِي إِذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي إِذْهَبُوا إِلَى نُوحٍ فَيَأْتُونَهُ نُوحًا فَيَقُولُونَ يَا نُوحُ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَسَمَّاكَ اللَّهُ عَبْدًا شَكُورًا أَمَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلَا تَرَى إِلَى مَا بَلَّغْنَا أَلَا تَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَيَقُولُ رَبِّي غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ نَفْسِي نَفْسِي أَتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتُونِي فَاسْجُدْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَيَقَالَ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَاشْفَعْ تَشْفَعُ وَسَلِّ تَعْطَلْ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبِيدٍ لَا أَحْفَظُ سَائِرَهُ.

۵۶۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ نَصْرِ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ

الْأَسْوَدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فَهَلُ مِنْ مُذَكِّرٍ مِثْلَ قِرَاءَةِ الْعَامَةِ.

۳۰۶ باب وَإِنَّ الْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ إِذَا قَالَ لِقَوْمِهِ أَلَا تَتَّقُونَ أَتَدْعُونَ بَعْلًا وَتَذَرُونَ أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ اللَّهُ رَبُّكُمْ وَرَبَّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ فَكَذَّبُوهُ فَإِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُذَكِّرُ بِخَيْرٍ سَلَامٌ عَلَى إِلٍ يَاسِينَ إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ يُذَكِّرُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ الْيَاسَ هُوَ إِدْرِيسُ.

۳۰۷ باب ذِكْرِ إِدْرِيسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا قَالَ عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

۵۶۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ أَنَسُ كَانَ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرَجَ سَقْفُ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ فَتَزَلَّ جَبْرِيلُ فَفَرَجَ صَدْرِي ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءٍ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطُسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ

مَاب ﷺ نے فہل من مد کر (یعنی کیا ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا) مشہور قرات کے موافق پڑھا۔

باب ۳۰۶۔ مندرجہ ذیل آیت کریمہ کا بیان اور بیشک الیاس پیغمبروں میں سے ہیں (یاد کرو) جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ تم خدا کا خوف کیوں نہیں کرتے، کیا تم (عبادت کر کے) پکارتے ہو بعل (۱) (جو بت ہے) کو اور چھوڑ دیتے ہو اس اللہ کو جو سب سے اچھا پیدا کر نیوالا ہے، جو تمہارا اور تمہارے تمام پچھلے باپ دادوں کا پروردگار ہے، تو انہوں نے الیاس کو جھٹلایا، بیشک وہ جہنم میں لائے جائیں گے، مگر اللہ کے نیک اور خالص بندے و ترکنا علیہ فی الآخرین کا مطلب ابن عباس نے یہ فرمایا کہ ان کا تذکرہ اچھائی اور بھلائی سے ہوگا، سلام ہو ال یاسین پر ہم نیکو کاروں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں، بیشک وہ ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھے، ابن مسعود اور ابن عباس نے فرمایا کہ الیاس حضرت ادریس ہی کا نام ہے۔

باب ۳۰۷۔ حضرت ادریس علیہ السلام کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہم نے ادریس (علیہ السلام) کو بلند مرتبہ عنایت کیا، عبدان، عبد اللہ، یونس، زہری (دوسری سند)۔

۵۶۸۔ احمد بن صالح، عنبسہ، یونس، ابن شہاب، انس، حضرت ابو ذر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (شب معراج میں) میرے مکان کی چھت کھلی اور میں (اس وقت) مکہ میں تھا پس جبریل آئے اور انہوں نے میرا سینہ چاک کیا، پھر اسے آب زمزم سے دھویا پھر سونے کا ایک طشت جو حکمت و ایمان سے بھرا ہوا تھا، لائے اور اسے میرے سینہ میں انڈیل دیا میرا سینہ سی کر برابر کر دیا

(۱) بعل یہ اس بت کا نام ہے جس کی وہ لوگ پوجا کیا کرتے تھے، ایک روایت کے مطابق یہ سونے کا بنا ہوا بت تھا جس کی لمبائی بیس ہاتھ تھی اور اس کے چار منہ تھے، حضرت الیاس علیہ السلام نے قوم کو اس کے چھوڑنے اور ایک خدا کی عبادت کی طرف بلایا تھا۔

مُتَمَلِّئِي حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَأَفْرَعَهَا فِي صَدْرِي ثُمَّ
 أَطْبَقَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ
 فَلَمَّا جَاءَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيلُ
 لِيَخَازِنَ السَّمَاءِ افْتَحْ قَالَ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا
 جِبْرِيلُ فَقَالَ مَعَكَ أَحَدٌ قَالَ مَعِيَ مُحَمَّدٌ قَالَ
 أُرْسِلْ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَأَفْتَحَ فَلَمَّا عَلَوْنَا السَّمَاءِ
 إِذَا رَجُلٌ عَنْ يَمِينِهِ أَسْوَدَةٌ وَعَنْ يَسَارِهِ أَسْوَدَةٌ
 فَإِذَا نَظَرَ قَبْلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قَبْلَ
 شِمَالِهِ بَكَى فَقَالَ مَرَحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ
 الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هَذَا يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَذَا
 آدَمُ وَهَذِهِ الْأَسْوَدَةُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ
 نَسَمُ بَنِيهِ فَأَهْلُ الْيَمِينِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْحَنَةِ
 وَالْأَسْوَدَةُ الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ فَإِذَا نَظَرَ
 قَبْلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قَبْلَ شِمَالِهِ بَكَى
 ثُمَّ عَرَجَ بِي جِبْرِيلُ إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَ
 لِيَخَازِنَهَا افْتَحْ فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلُ مَا قَالَ
 الْأَوَّلُ فَفَتَحَ قَالَ أَنَسَ فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي
 السَّمَوَاتِ إِدْرِيسَ وَمُوسَى وَعِيسَى وَإِبْرَاهِيمَ
 وَلَمْ يَبُثْ لِي كَيْفَ مَنَازِلَهُمْ غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ ذَكَرَ
 أَنَّهُ وَجَدَ آدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَإِبْرَاهِيمَ فِي
 السَّادَةِ وَقَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيلُ بِإِدْرِيسَ
 قَالَ مَرَحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ
 مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا إِدْرِيسُ ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوسَى
 فَقَالَ مَرَحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ
 قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا مُوسَى ثُمَّ مَرَرْتُ
 بِعِيسَى فَقَالَ مَرَحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ
 الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا عِيسَى ثُمَّ
 مَرَرْتُ بِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ مَرَحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَ
 الْإِبْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا إِبْرَاهِيمُ
 قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ أَنَّ ابْنَ

پھر میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے آسمان کی طرف چڑھالے گئے، جب آسمان
 دنیا پر پہنچے تو جبریل نے اس آسمان کے داروغہ سے کہا کہ دروازہ
 کھولے، اس نے پوچھا کون ہے؟ انہوں نے کہا جبریل ہے، انہوں
 نے پوچھا کیا آپ کے ساتھ کوئی اور بھی ہے؟ انہوں نے کہا میرے
 ساتھ محمد (ﷺ) ہیں، اس نے پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ انہوں
 نے کہا ہاں! دروازہ کھولے جب ہم آسمان پر چلے گئے تو ایک آدمی
 دیکھا جس کی داہنی طرف بھی کچھ آدمی تھے اور بائیں طرف بھی
 جب وہ اپنی داہنی طرف (والوں) کو دیکھتا ہے تو ہنسنے لگتا ہے اور جب
 بائیں طرف والوں کو دیکھتا ہے تو رونے لگتا ہے اس نے (مجھے دیکھ
 کر) کہا! اے نبی صالح اور اے پسر صالح مرحبا، میں نے پوچھا یہ کون
 ہے؟ جبریل نے جواب دیا، یہ آدم ہیں اور جو لوگ انکی داہنی اور بائیں
 طرف ہیں یہ انکی اولاد کی روہیں ہیں داہنی طرف والے تو اہل جنت
 ہیں اور بائیں طرف والے اہل دوزخ تو جب داہنی طرف دیکھتے ہیں
 تو ہنسنے لگتے ہیں اور جب بائیں طرف دیکھتے ہیں، تو روتے ہیں، پھر جبریل
 مجھے اور اوپر چڑھالے گئے حتیٰ کہ دوسرے آسمان پر پہنچے، پس جبریل
 نے اس کے داروغہ سے وہی کہا جو پہلے کہا تھا، اس نے دروازہ کھول دیا
 انس کہتے ہیں کہ ابوذر نے بیان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 آسمانوں میں اور پس موسیٰ عیسیٰ اور ابراہیم (علیہم السلام) کو دیکھا،
 ابوذر نے انکے مقامات و مراتب مجھ سے بیان نہیں کئے، سوائے اس
 کے کہ ابوذر نے یہ بیان ضرور کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے آدم کو آسمان دنیا اور ابراہیم کو چھٹے آسمان پر دیکھا۔ انس کہتے ہیں
 کہ جب جبریل کا گزرا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی میں)
 اور یس کے پاس ہوا تو انہوں نے کہا، اے نبی صالح اور اے برادر
 صالح مرحبا! میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ تو جبریل نے کہا، یہ اور یس
 ہیں، پھر میں موسیٰ کے پاس سے گزرا تو انہوں نے کہا، نبی صالح اور
 برادر صالح مرحبا! میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ تو جبریل نے کہا، یہ
 موسیٰ ہیں، پھر میرا گزرا عیسیٰ کے پاس ہوا تو انہوں نے کہا، نبی صالح
 اور برادر صالح مرحبا! میں نے پوچھا یہ کون ہے تو جبریل نے کہا، یہ
 عیسیٰ ہیں، پھر ابراہیم کے پاس سے میرا گزرا ہوا تو انہوں نے کہا، نبی
 صالح اور پسر صالح مرحبا! میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ تو جبریل نے کہا

عَبَّاسٌ يَوَّابًا حَيَّةَ الْاَنْصَارِيِّ كَانَا يَقُولَانِ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ غَرَجَ بِي حَتَّى
ظَهَرْتُ لِمُسْتَوَى أَسْمَعَ صَرِيْفَ الْأَقْلَامِ قَالَ
ابْنُ حَزْمٍ وَأَنْسَ بَنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ الْعَبَّاسِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ اللَّهُ
عَلَى خَمْسِينَ صَلَوةً فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ حَتَّى أَمَرَ
بِمُوسَى فَقَالَ مُوسَى مَا الَّذِي فَرَضَ عَلَى
أُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسِينَ صَلَوةً قَالَ
فَرَجِعْ رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ فَرَجَعْتُ
فَرَجَعْتُ رَبِّي فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَى
مُوسَى فَقَالَ رَاجِعْ رَبِّكَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ فَرَضَ
شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ
رَاجِعْ رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ فَرَجَعْتُ
فَرَجَعْتُ رَبِّي فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ
خَمْسُونَ لَا يَبْدُلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ فَرَجَعْتُ إِلَى
مُوسَى فَقَالَ رَاجِعْ رَبِّكَ فَقُلْتُ قَدِ اسْتَحْيَيْتُ
مِنْ رَبِّي ثُمَّ انْطَلَقَ حَتَّى أَتَى بِي سِدْرَةَ الْمُتَنَهَّى
فَعَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَا أَدْرِي مَا هِيَ ثُمَّ أُذْخِلْتُ
الْحَنَّةَ فَإِذَا فِيهَا حَنَابِدُ اللَّوْلُو وَإِذَا تُرَابُهَا
الْمِسْكُ.

۳۰۸ بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَإِلَى عَادٍ
أَخَاهُمْ هُودًا قَالَ يَقَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَقَوْلُهُ
إِذْ أَنْذَرْنَاهُمْ بِالْأَحْقَافِ إِلَى قَوْلِهِ كَذَلِكَ
نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ فِيهِ عَنْ عَطَاءٍ
وَسُلَيْمَانَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

یہ ابراہیم ہیں، ابن شہاب کہتے ہیں کہ ابن حزم نے بیان کیا ہے کہ
ابن عباس و ابو حبیہ انصاری کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
پھر مجھے اوپر چڑھایا گیا، حتیٰ کہ میں ایک ہموار مقام میں پہنچا جہاں سے
قلموں کی کشش کی آواز سن رہا تھا، ابن حزم و انس بن مالک نے کہا کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پھر اللہ نے میرے اوپر پچاس (وقت
کی) نمازیں فرض کیں تو میں اس حکم کو لے کر واپس آیا حتیٰ کہ میرا
گزر موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے ہوا، تو موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا
کہ اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر کیا فرض کیا؟ میں نے
کہا کہ پچاس نمازیں موسیٰ علیہ السلام نے کہا، آپ اپنے پروردگار
سے دوبارہ کہئے کیونکہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امت میں اتنی
طاقت نہیں ہے تو میں واپس گیا اور اپنے پروردگار سے دوبارہ عرض
کیا، تو اللہ تعالیٰ نے اس کا ایک حصہ معاف فرمایا، پھر میں موسیٰ کے
پاس واپس آیا تو انہوں نے کہا اپنے پروردگار سے پھر کہئے اور انہوں
نے ویسا ہی کیا، تو انہوں نے پھر ایک حصہ معاف کر دیا، میں پھر
موسیٰ کے پاس واپس آیا اور میں نے انہیں بتایا تو انہوں نے کہا اپنے
پروردگار سے پھر عرض کیجئے، کیونکہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی
امت میں اسکی طاقت نہیں، میں نے واپس آکر پھر پروردگار سے کہا
تو اس نے فرمایا کہ یہ پانچ نمازیں (باقی رکھی جاتی ہیں) اور یہ ثواب
میں پچاس نمازوں کے برابر ہیں میرے پاس بات نہیں بدلی جاتی پھر
میں موسیٰ کے پاس واپس آیا تو انہوں نے کہا اپنے پروردگار سے پھر
عرض کیجئے تو میں نے کہا کہ اب تو مجھے اپنے پروردگار سے شرم آتی
ہے، پھر مجھے جبریل لیکر سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے اس پر مجھے عجیب قسم کے
ایسے رنگ نظر آرہے تھے، جنہیں میں بیان نہیں کر سکتا، پھر مجھے جنت
میں داخل کیا گیا تو اسکے سنگریزے موتی تھے اور اس کی مٹی مشک تھی۔

باب ۳۰۸۔ آیت کریمہ اور ہم نے عاد کی طرف ان کے
بھائی ہود (علیہ السلام) کو رسول بنا کر بھیجا تو انہوں نے کہا،
اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو۔“ اور آیت کریمہ جب
انہوں نے اپنی قوم کو احقاف میں (اللہ تعالیٰ کے عذاب سے)
ڈرایا، مجرمین تک اس میں عطا، و سلیمان، عائشہ رسالت

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۳۰۹ بَابُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَأَمَّا عَادُ فَأَهْلِكُوهَا بِرِيحٍ صَرْصَرٍ شَدِيدَةٍ عَاتِيَةً قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَثَتْ عَلَى الْخُزَانِ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ حُسُومًا مُتَتَابِعَةً فَنَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَى كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَحْلٍ خَاوِيَةٌ أَصُولُهَا فَهَلْ تَرَى لَهُمْ مِنْ بَاقِيَةٍ بَقِيَّةٌ .

۵۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرَعَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَأَهْلِكْتُ عَادٌ بِالذَّبُورِ قَالَ قَالَ ابْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَعْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُهِبِيَّةٍ فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْأَرْبَعَةِ الْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسَ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ الْمَجَاشِعِيِّ وَعُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرِ الْفَزَارِيِّ وَزَيْدَ بْنَ الطَّائِي ثُمَّ أَحَدَ بَنِي بَهَّانَ وَعَلْقَمَةَ بْنَ عِلَاقَةَ الْعَامِرِيَّ ثُمَّ أَحَدَ بَنِي كَلَابٍ فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ قَالُوا يُعْطَى صَنَادِيدُ أَهْلِ نَجْدٍ وَيَدْعُنَا قَالَ إِنَّمَا أَتَاكُمُهم فَأَقْبَلْ رَجُلٌ غَائِثُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوُجْهَتَيْنِ نَأْتِي الْجَبِينَ كَتَّ اللَّحْيَةِ مَحْلُوقُ الرَّأْسِ فَقَالَ أَتَقِي اللَّهَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ مَنْ يُطِيعَ اللَّهَ إِذَا عَصَيْتُ أَيَا مَنَنِ اللَّهُ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَلَا تَأْمُونُونِي فَسَأَلَهُ رَجُلٌ قَتْلَهُ أَحْسِبُهُ خَالِدُ بْنُ

مَآبِ صَلَّيْهِ سَے روایت کرتے ہیں۔

باب ۳۰۹۔ فرمان خداوندی اور رہے عادتاً انہیں بہت تیز اور سخت ہوا سے برباد کر دیا گیا صرصر کے معنی تیز ہوا میں عیسینہ کہتے ہیں کہ عاتیتہ اس ہوا کو اس لئے کہتے ہیں کہ وہ اپنے پاسبانوں سے سرکشی کرتی ہے وہ ہوا سات راتیں اور آٹھ دن تک مسلسل مسلط رہی حوسوما یعنی مسلسل لگاتار، پس تم لوگوں کو وہاں گرا ہوا دیکھتے ہو، گویا کہ وہ کھجور کے درختوں کی جڑیں (اور تنے) ہیں اعجاز یعنی اس کی جڑیں، تو کیا تم ان کا نشان باقی دیکھتے ہو، باقیہ کے معنی ہیں، بقیہ، بچا کچھا۔

۵۶۹۔ محمد بن عرعرا شعبہ، حکم، مجاہد، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بچھو ہوا سے میری مدد ہوئی اور پروا ہوا سے عاد ہلاک ہوئے ابن کثیر، سفیان، ابن کعبہ والد، ابن ابونعیم، حضرت سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو کچھ سونا بھیجا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے چار آدمیوں میں تقسیم کر دیا، اقرع بن حابس حنظلی ثم المجاشعی، عیینہ بن بدر فزاری، زید طائی، جو بعد میں بنو مہمال میں شامل ہو گئے اور علقمہ بن علاش عامری جو بعد میں بنو کلاب سے متعلق ہو گئے، تو قریش و انصار اس پر ناراض ہو گئے اور کہنے لگے کہ یہ اہل نجد کے سرداروں کو دیتے ہیں، ہمیں نہیں دیتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ان کی تالیف کرتا ہوں پھر ایک شخص (۱) سامنے آیا جس کی آنکھیں اندر دھنسی ہوئی اور رخسار ابھرے ہوئے تھے پیشانی اوچی داڑھی گھنی اور سر منڈا ہوا تھا، اس نے کہا، اے محمد! خدا سے ڈرنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر میں ہی خدا کی نافرمانی کرنے لگوں، تو پھر اسکی اطاعت کون کرے گا، اللہ نے تو مجھے زمین والوں پر امین بنایا ہے اور تم مجھے امین نہیں سمجھتے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے شاید وہ خالد بن ولید تھے، اس کے قتل کرنے کی اجازت مانگی، مگر آپ صلی

(۱) اس سے مراد ذوالخویرہ نامی شخص ہے جو کہ خارجیوں کا سردار بنا اور یہ لوگ حروراء میں حضرت علیؓ کے ساتھ مقابلے میں مارے گئے۔

الْوَلِيدِ فَمَنْعَهُ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ إِنَّ مِنْ ضُفْضِي هَذَا أَوْفَى عَقَبٍ هَذَا قَوْمٌ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يَحَاجِرُونَنَا جِرْهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الزَّمِيَةِ يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدْعُونَ أَهْلَ الْأَوْتَانِ لِيُنَ أَنَا أَدْرِكُهُمْ لَا قَتْلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ .

۵۷۰۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فَهَلْ مِنْ مُدْكِرٍ .

۳۱۰۔ بَابُ قِصَّةِ يَاجُوجَ وَمَا جُوجَ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى قَالُوا يَا ذَا الْقُرْنَيْنِ إِنَّ يَاجُوجَ وَمَا جُوجَ مُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ .

۳۱۱۔ بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَيَسْأَلُونَكَ عَنْ ذِي الْقُرْنَيْنِ قُلْ سَأَتْلُوا عَلَيْكُمْ مِنْهُ ذِكْرًا إِنَّا مَكْنَلُهُ فِي الْأَرْضِ وَآتَيْنَاهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا فَاتَّبَعِ سَبَبًا إِلَى قَوْلِهِ أَتُونِي زُبَرَ الْحَدِيدِ وَإِحْدَاهَا زُبْرَةٌ وَهِيَ الْقِطْعُ حَتَّى إِذَا سَاوَى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ يُقَالُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ الْحَبْلَيْنِ وَالسَّدَيْنِ الْحَبْلَيْنِ خَرُجًا أَجْرًا قَالَ أَنْفَخُوا حَتَّى إِذَا جَعَلَهُ نَارًا قَالَ أَتُونِي أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا أَصْبُ عَلَيْهِ رَصَاصًا وَيُقَالُ الْحَدِيدُ وَيُقَالُ صُفْرٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ النَّحَاسُ فَمَا

اللہ علیہ وسلم نے انہیں منع کر دیا جب وہ شخص واپس چلا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس شخص کی نسل میں یا فرمایا کہ اس کے بعد کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے، لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہ اتریں گا وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے، جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے، اہل اسلام کو تو قتل کریں گے، لیکن بت پرستوں کو ہاتھ بھی نہ لگائیں گے، اگر میں انہیں پاتا تو عادی کی طرح انہیں قتل کر دیتا۔

۵۷۰۔ خالد بن یزید، اسرائیل، ابوالحق، اسود عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فہل من مدکر (مشہور قرات کے مطابق) پڑھتے سنا ہے۔

باب ۳۱۰۔ یاجوج ماجوج کے واقعہ کا بیان اور فرمان خداوندی انہوں نے کہا کہ اے ذوالقرنین (۱) بیشک یاجوج ماجوج زمین میں فساد کرنے والے ہیں۔

باب ۳۱۱۔ فرمان الہی اور یہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذوالقرنین کے بارے میں دریافت کرتے ہیں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرمادیتے، میں انکا تھوڑا سا قصہ تمہیں پڑھ کر سناتا ہوں، ہم نے انہیں حکومت دی تھی اور ہم نے ہر قسم کا سامان انہیں دیا، سو وہ ایک راستہ پر (باارادہ فتوحات) چلے، میرے پاس لوہے کی چادریں لاؤں تک، زبر کا مفرد زبرہ یعنی ٹکڑے، یہاں تک کہ جب انہوں نے دو پہاڑوں کے درمیان میں برابر کر دیا ابن عباسؓ سے منقول ہے، صدفین کے معنی دو پہاڑ اور سدین کے معنی بھی دو پہاڑ خرچا کے معنی اجرت، تو ذوالقرنین نے کہا، اسے پھونکو، حتیٰ کہ جب اسے آگ (کی طرح) سرخ کر دیا، تو ذوالقرنین نے کہا کہ میرے پاس آؤ

(۱) یہ ذوالقرنین نامی مسلمان بادشاہ تھا اس کا نام عبد اللہ بن ضحاک بن معد تھا، راج قول کے مطابق یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے میں گذرا ہے۔

میں اس پر قطرہ ذالودں، قطر کے معنی رانگ، بعض کہتے ہیں کہ لوہا اور بعض کہتے ہیں کہ پتلا اور ابن عباسؓ نے کہا کہ تانبہ، نہ وہ اس پر چڑھنے کی طاقت رکھتے ہیں، ظہر وہ کے معنی وہ اسکے اوپر چڑھیں، استطاع اطعت لہ کا باب استفعال ہے، اسی وجہ سے مفتوح پڑھا گیا ہے کہ استطاع یسطیع اور بعض کہتے ہیں، استطاع یسطیع اور نہ وہ اس میں سوراخ کر سکتے ہیں، ذوالقرنین نے کہا یہ میرے پروردگار کی مہربانی ہے اور جب میرے رب کا وعدہ آئے گا تو وہ اسے ریزہ ریزہ کر ڈالے گا، دکاء کے معنی اسے زمین سے ملا دے گا، ناقہ دکاء اٹھانٹنی کو کہتے ہیں جس کی کوہان نہ ہو اور دکاء وہ زمین ہے جو ہموار ہونے کی وجہ سے اتنی سخت ہو گئی ہو کہ اسپر پڑیاں جمی ہوں، اور میرے رب کا وعدہ سچا ہے اور ہم اس دن انکی یہ حالت کڑی دینگے کہ ایک دوسرے میں گڈمڈ ہو جائیں گئے حتیٰ کہ یا جوج ماجوج کھول دیئے جائیں گے اور وہ ہر بلندی سے نکل پڑیں گے، قتادہ کہتے ہیں کہ حدب کے معنی ہیں ٹیلہ ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میں نے ایک دیوار منقش چادر کی طرح دیکھی ہے (کیا یہی سد سکندری ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں تو نے اسے دیکھ لیا ہے۔

۵۷۱۔ یحییٰ بن کبیر، لیث، عقیل ابن شہاب، عروہ بن زبیر، زینب بنت ابو سلمہ، حضرت ام حبیبہ بنت ابوسفیان، حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہن سے روایت کرتی ہے کہ رسالت مآب ﷺ ایک دن ان کے پاس گھبرائے ہوئے تشریف لائے، اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرما رہے تھے کہ لا الہ الا اللہ عرب کی خرابی ہو، اس شر سے جو قریب آگیا، آپ نے انگوٹھے اور شہادت والی انگلی کا حلقہ بنا کر اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ آج اس کے برابر یا جوج ماجوج نے دیوار میں سوراخ کر لیا ہے، حضرت زینب نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے، حالانکہ ہم میں نیک لوگ بھی

اسْتَطَاعُوا أَنْ يَظْهَرُوهُ يَعْلُوهُ اسْتَطَاعَ اسْتَفْعَلَ مَنْ أَطَعَتْ لَهُ فَلِذَلِكَ فُتِحَ اسْطَاعَ يَسْطِيعُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اسْتَطَاعَ يَسْتَطِيعُ وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْبًا قَالَ هَذَا رَحْمَةٌ مِنْ رَبِّي فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّي جَعَلَهُ دَكَّاءَ الزَّرْقَةُ بِالْأَرْضِ وَنَاقَةٌ دَكَّاءَ لَا سَنَامَ لَهَا وَلَدَّ كَذَاكَ مِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُ حَتَّى صَلَبَ مِنَ الْأَرْضِ وَتَلَبَّدَ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي حَقًّا وَتَرَكْنَا بَعْضُهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِي بَعْضٍ حَتَّى إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَا جُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ قَالَ قَتَادَةُ حَدَبٌ أَكَمَةٌ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ السِّدْمِثْلَ الْبَرْدِ الْمُحْبَرِ قَالَ رَأَيْتَهُ.

۵۷۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَرَعَا يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيَلُّ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قَدْ اقْتَرَبَ فَتُحِلُّ الْيَوْمَ مِنْ رَدَمٍ يَأْجُوجُ وَمَا جُوجُ مِثْلُ هَذِهِ وَحَلَّقَ بِأَصْبَعِيهِ الْإِبْهَامَ وَالنَّبِيَّ تَلِيهَا قَالَتْ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ

ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! اس وقت جبکہ فسق و فجور کی زیادتی ہو جائے گی۔

۵۷۲۔ مسلم بن ابراہیم، وہیب، ابن طاؤس، ان کے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یاجوج ماجوج کی اتنی دیوار کھول دی ہے اور آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے نوے کے ہند سے کا حلقہ بنایا۔

۵۷۳۔ الملق بن نصر، ابو اسامہ، اعمش، ابو صالح، حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ (قیامت کے روز) فرمائے گا، اے آدم! عرض کریں گے میں حاضر ہوں اور شرف یاب ہوں، اور ہر طرح کی بھلائی سب تیرے ہاتھ میں ہے اللہ فرمائے گا دوزخ میں جانے والا لشکر نکالو، وہ عرض کریں گے، دوزخ کا کتنا لشکر ہے، اللہ فرمائے گا کافی ہزار نو سو ننانوے (دوزخ میں اور ایک جنت میں جائیگا، پس وہ ایسا وقت ہو گا کہ (خوف کے مارے) بچے بوڑھے ہو جائیں گے، اور ہر حاملہ کا حمل گر جائے گا اور تم کو لوگ نشہ کی سی حالت میں (لغزیدہ گام و سر اسیمہ) نظر آئیں گے حالانکہ وہ نشہ میں نہ ہونگے، بلکہ خدا کا عذاب سخت ہو گا صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ (جنت میں فی ہزار ایک جانیں والا) ہم میں سے کون ہو گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خوش ہو جاؤ کیونکہ تم میں ایک آدمی ہو گا اور یاجوج ماجوج میں سے ایک ہزار، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا چوتھا حصہ ہو گے، تو ہم لوگوں نے تکبیر کہی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا تہائی حصہ ہو گے، ہم نے پھر تکبیر کہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا نصف حصہ ہو گے، (یعنی نصف تم اور نصف دوسرے لوگ) ہم نے پھر تکبیر کہی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم تو اور لوگوں کے مقابلہ میں ایسے ہو، جیسے سیاہ بال سفید بیل کے جسم پر یا سفید بال سیاہ بیل کے جسم پر۔

باب ۳۱۲۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ”اور اللہ نے ابراہیم (علیہ

اللہ اٰتٰہٰلِکَ وَفِیْنَا الصّٰلِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا کَثُرَ الْخَبَثُ .

۵۷۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبِرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قَالَ فَتَحَ اللّٰهُ مِنْ رَدَمٍ یَّاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ مِثْلَ هٰذَا وَعَقَدَ بَیْہِمْ تِسْعِیْنَ .

۵۷۳۔ حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَہَ عَنِ الْاَعْمَشِ حَدَّثَنَا اَبُو صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ نَ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قَالَ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی یَا اٰدَمُ فِیْقُوْلُ لَبِیْکَ وَسَعْدِیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدِیْکَ فِیْقُوْلُ اَخْرِجْ بَعَثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعَثَ النَّارِ قَالَ مِنْ کُلِّ اَلْفٍ تِسْعِمِائَةٍ وَتِسْعَہُ وَتِسْعِیْنَ فَعِنْدَہُ یَشِیْبُ الصَّغِیْرُ وَتَضَعُ کُلُّ ذَاتٍ حَمْلَہَا وَتَرٰی النَّاسَ سُکَارٰی وَمَاہُمْ بِسُکَارٰی وَلٰکِنْ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِیْدٌ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاٰتٰنَا ذٰلِکَ الْوَاحِدُ قَالَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ مِنْکُمْ رَجُلًا وَمِنْ یَّاجُوْجَ وَمَا جُوْجَ اَلْفَا تُمْ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بَیْہِ اِنِّیْ اَرْجُوْاَنْ تَکُوْنُوْا رُبْعَ اَهْلِ الْحَنَّةِ فَکَبِّرْنَا فَقَالَ اَرْجُوْاَنْ تَکُوْنُوْا تُلْکَ اَهْلِ الْحَنَّةِ فَکَبِّرْنَا فَقَالَ اَرْجُوْاَنْ تَکُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْحَنَّةِ فَکَبِّرْنَا فَقَالَ مَا اَنْتُمْ فِی النَّاسِ اِلَّا کَالشَّعْرَةِ السَّوْدَآءِ فِیْ جِلْدٍ ثَوْرٍ اَبِیْضٍ اَوْ کَشَّعْرَةِ بَیْضَاءَ فِیْ جِلْدٍ ثَوْرٍ اَسْوَدَ .

۳۱۲ بَابِ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَاتَّخَذَ اللّٰهُ

السلام) کو اپنا دوست بنایا۔ ”اور ”بے شک ابراہیم (علیہ السلام) خدا کی عبادت کرنے والے تھے۔“ اور ”بے شک ابراہیم (علیہ السلام) نرم دل اور بردبار تھے“ کا بیان ابو میسرہ کہتے ہیں کہ اوادہ کے معنی حبشی زبان میں رحیم کے ہیں۔

۵۷۴۔ محمد بن کثیر، سفیان، معمر بن نعمان، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تمہارا حشر برہنہ پا، ننگے بدن اور بغیر ختنہ کے ہوگا، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہ آیت پڑھی ”ہم نے ابتداء جس طرح پیدا کیا تھا، اسی طرح ہم دوبارہ لوٹائیں گے“ یہ ہمارا وعدہ ہمارے ذمہ ہے اور ہم اسے ضرور پورا کریں گے، اور قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم کو کپڑے پہنائے جائیں گے، اور (اس روز) میرے چند اصحاب کو بائیں جانب لے جایا جا رہا ہوگا، تو میں کہوں گا، یہ تو میرے اصحاب ہیں تو اللہ تعالیٰ فرمایاگا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی کے بعد یہ لوگ اپنے پچھلے دین کی طرف لوٹ گئے، (۱) سو میں اس وقت ایسا کہوں گا، جیسے اللہ کے نیک بندے (یعنی علیہ السلام) نے کہا تھا۔ اور میں ان پر گواہ رہا جب تک ان میں رہا، جب تو نے مجھے اٹھالیا، تو تو ان کا نگران رہا العزیز الحکیم تک۔

۵۷۵۔ اسماعیل بن عبد اللہ، ان کے بھائی عبد الحمید، ابن ابی ذئب، سعید مقبری، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ آذر سے (قیامت کے دن) ملیں گے، آذر کے چہرے پر (اس وقت) سیاہی اور غبار چھایا ہوگا تو اس سے حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے کہ میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ میری نافرمانی نہ کرنا ان کا باپ کہے گا، اب میں تمہاری نافرمانی نہ کروں گا تو ابراہیم علیہ السلام کہیں گے کہ اے میرے پروردگار تو نے مجھ سے حشر کے دن مجھے رسوا نہ کرنے کا وعدہ کیا تھا، پس کوئی رسوائی اپنے کم بخت باپ کی رسوائی سے بڑھ کر ہوگی تو اللہ فرمائے گا کہ میں نے کافروں پر جنت حرام کر دی ہے، پھر

إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا وَقَوْلُهُ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا وَقَوْلُهُ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ وَقَالَ أَبُو مَيْسَرَةَ الرَّحِيمُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ .

۵۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ حَقًّا عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَأَ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعَدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ وَأَوَّلَ مَنْ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ وَإِنَّ أَنَسًا مِنْ أَصْحَابِي يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ أَصْحَابِي أَصْحَابِي فَيَقُولُ إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مِنْذُ فَارَقْتَهُمْ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ إِلَى قَوْلِهِ الْحَكِيمُ .

۵۷۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَخِي عَبْدُ الْحَمِيدِ عَنِ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلْقَى إِبْرَاهِيمُ أَبَاهُ آذَرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَى وَجْهِهِ آذَرٌ قَتَرَةٌ وَغَبَرَةٌ فَيَقُولُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ لَا تَعْصِنِي فَيَقُولُ فَالْيَوْمَ لَا أَعْصِيكَ فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ يَا رَبِّ إِنَّكَ وَعَدْتَنِي أَنْ لَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُعْتَذَرُونَ فَأَنْتَ خِزِي أَخْزِي مِنْ أَبِي الْأَعْبَدِ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى إِنِّي حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى

(۱) اس سے مراد منافقین اور وہ دیہاتی ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں تو کسی طمع یا ڈر سے ایمان لے آئے تھے، مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مرتد ہو گئے تھے۔

ابراہیم سے کہا جائے گا اے ابراہیم علیہ السلام (دیکھو) تمہارے پاؤں کے نیچے کیا ہے، وہ دیکھیں گے تو ایک مذبح جانور خون میں لتھڑا ہوا پائینگے اس جانور کے پیروں کو پکڑ کر دوزخ میں ڈالا جائے گا۔

۵۷۶۔ یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، عمر، بکیر، کرب ابن عباس کے آزاد کردہ غلام حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے تو وہاں حضرت ابراہیم اور حضرت مریم کی تصویریں دیکھیں تو آپ نے فرمایا کہ قریش کو کیا ہو گیا، حالانکہ وہ سن چکے تھے کہ فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کوئی تصویر ہو، یہ ابراہیم کی تصویر بنائی گئی پھر وہ بھی پانسہ پھینکتے ہوئے۔

۵۷۷۔ ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، معمر، ایوب، مکرّمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کعبہ میں تصویریں دیکھیں تو داخل نہ ہوئے حتیٰ کہ انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ہٹا دیا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم و اسماعیل کی تصویروں کو دیکھا کہ ان کے ہاتھ میں فال کے تیر تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ قریش پر لعنت کرے، بخدا دونوں بزرگوں نے کبھی کوئی تیر (۱) نہیں پھینکا تھا۔

۵۷۸۔ علی بن عبد اللہ، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ، سعید بن ابی سعید، ان کے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ سب سے زیادہ معزز اور بزرگ کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سب سے زیادہ خدا کا خوف رکھتا ہو، لوگوں نے کہا ہم یہ بات نہیں پوچھتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ معزز یوسف نبی اللہ ابن نبی اللہ ابن نبی اللہ ابن خلیل اللہ ہیں، لوگوں نے کہا ہم یہ بھی نہیں پوچھتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم عرب کے خاندانوں کے متعلق پوچھ رہے ہو، ان میں جو زمانہ جاہلیت میں بہتر تھے، وہی اسلام میں بھی بہتر ہیں، بشرطیکہ علم دین حاصل کریں، ابو اسامہ معمر

الکافِرِينَ ثُمَّ يُقَالُ يَا اِبْرَاهِيمُ مَا تَحْتَ رِجْلَيْكَ فَيَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ بِذَبْحٍ مُّلتَطِخٍ فَيُوْحِدُ بِقَوَائِمِهِ فَيُلْقِي فِي النَّارِ .

۵۷۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ وَأَبُو بَكْرِ أَنَّ كُرَيْبَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَوَجَدَ فِيهِ صُورَةَ اِبْرَاهِيمَ وَصُورَةَ مَرْيَمَ فَقَالَ مَا لَهُمْ فَقَدْ سَمِعُوا أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ هَذَا اِبْرَاهِيمُ مُصَوِّرٌ فَمَا لَهُ يَسْتَقْسِمُ

۵۷۷۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى الصُّورَ فِي الْبَيْتِ لَمْ يَدْخُلْ حَتَّى أَمَرَ بِهَا فُمَحِيتَ وَرَأَى اِبْرَاهِيمَ وَاسْمَاعِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ بِأَيْدِيهِمَا الْأَزْلَامَ فَقَالَ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ وَاللَّهِ إِنْ اسْتَقْسَمَا بِالْأَزْلَامِ قَطُ .

۵۷۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ اتَّقَاهُمْ فَقَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَيُوسُفُ نَبِيُّ اللَّهِ بِنِ نَبِيِّ اللَّهِ بِنِ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ خَلِيلِ اللَّهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ نَسْأَلُونَ خِيَارَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَفَهَوْا قَالَ أَبُو أُسَامَةَ وَمُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

(۱) جاہلیت میں تیروں سے جو اٹھایا جاتا تھا، مخصوص تیر ہوتے تھے ان سے گوشت کی تقسیم ہوتی تھی اسلام کے ظہور کے بعد جو ہونے کی وجہ سے یہ حرام قرار دیا گیا۔ ظاہر ہے انبیاء علیہم السلام ایسے کاموں سے معصوم ہیں اس بناء پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حیرت اور انفس کا اظہار فرمایا کہ ایک تو اپنے پاس سے تصویر بنائی، دوسرے تصویر میں انہیں حرام کام کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

عبید اللہ 'سعید' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

۵۷۹۔ مول 'اسلمیل' عوف 'ابورچاء' حضرت سرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آج رات (خواب میں میرے) پاس دو آدمی آئے اور ہم سب ایک طویل القامت آدمی کے پاس پہنچے جس کی لمبائی کے سبب میں اس کا سر نہ دیکھ سکتا تھا وہ ابراہیم علیہ السلام تھے۔

۵۸۰۔ بیان بن عمرو 'نضر' ابن عون 'مجاہد' ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے سامنے لوگ دجال کا تذکرہ کر رہے تھے کہ اس کے ماتھے پر کافر 'یاک' 'ف' 'ر' لکھا ہوا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے یہ نہیں سنا بلکہ میں نے یہ سنا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم ابراہیم کو دیکھنا چاہتے ہو تو مجھے دیکھو 'رہ گئے موسیٰ تو وہ کنگریا لے بال اور گندم گوں رنگ کے ایک سرخ اونٹ پر جس کے کھجور کے چھال کی ٹیکل پڑی ہوئی ہے گویا میں انکی طرف دیکھ رہا ہوں کہ وہ نشیب میں اتر رہے ہیں۔

۵۸۱۔ قتیبہ بن سعید 'مغیرہ بن عبد الرحمن قرشی' ابو الزناد 'اعرج' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا 'حضرت ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے نعتے ایک بسولے سے اسی سال کی عمر میں کئے۔

۵۸۲۔ ابو الیمان 'شعیب' ابو الزناد نے لفظ قدوم تخفیف دال سے روایت کیا ہے اس کے متابع حدیث عبد الرحمن بن الحلق نے ابو الزناد سے اور اس کے متابع عجلان نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے اور اس کو محمد بن عمرو نے ابوسلمہ سے روایت کیا ہے۔

۵۸۳۔ سعید بن تلیدر یعنی ابن وہب 'جریر بن حازم' ایوب 'محمد' ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ ابراہیم نے (ہیچان کھی جھوٹ نہیں بولا البتہ) تین مرتبہ کے سوا کبھی (ظاہری طور پر بھی) جھوٹ نہیں بولا (اور اس ظاہری جھوٹ کو تو یہ کہتے ہیں جس کے جواز میں قطعاً شبہ نہیں بالخصوص مواضع حاجت میں)۔

۵۸۴۔ محمد بن محبوب 'حماد بن زید' ایوب 'محمد' حضرت ابو ہریرہ

۵۷۹۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي اللَّيْلَةُ اثْنَانِ فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ طَوِيلٍ لَا أَكَادُ أَرَى رَأْسَهُ طَوِيلًا وَإِنَّ إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۵۸۰۔ حَدَّثَنَا بَيَّانُ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَذَكَرُوا لَهُ الدَّجَالَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَافِرٌ أَوْ كَفَرٌ قَالَ لَمْ أَسْمَعْهُ وَلَكِنَّهُ قَالَ أَمَّا إِبْرَاهِيمُ فَانْظُرُوا إِلَى صَاحِبِكُمْ وَأَمَّا مُوسَى فَحُجِّدْ أَدَمَ عَلَى حِمْلٍ أَحْمَرَ مَخْطُومٍ بِخُلْبَةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِنْ حَذَرَ فِي الْوَادِي .

۵۸۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَنَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِينَ سَنَةً بِالْقُدُومِ .

۵۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ بِالْقُدُومِ مُحَقَّقَةً تَابِعَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ تَابِعَهُ عَجَلَانُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ .

۵۸۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ الرَّعِنِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ إِلَّا ثَلَاثًا .

۵۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا

رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام نے صرف تین مرتبہ (ظاہری) جھوٹ بولا ہے، دو تو خدا کے واسطے، ان کا یہ قول کہ میں بیمار ہوں، اور یہ تو ان کے بڑے بت نے کیا ہے، (یہ تو خدا کے لئے اور ایک اپنے لئے، یہ کہ) فرمایا ایک دن ابراہیم اور (انکی زوجہ) سارہ جارہے تھے کہ ایک ظالم بادشاہ کے ملک میں سے گزرے، کسی نے بادشاہ سے کہہ دیا کہ یہاں ایک ایسا شخص آیا ہے جس کے ساتھ بے انتہا خوبصورت عورت ہے، اس ظالم نے ان کے پاس آدمی بھیج کر سارہ کے متعلق پوچھا یہ کون ہے؟ تو ابراہیم نے کہہ دیا، میری (دینی) بہن ہے، پھر ابراہیم سارہ کے پاس آئے اور کہا کہ اے سارہ روئے زمین پر میرے اور تیرے علاوہ کوئی مومن نہیں، اس ظالم نے مجھ سے پوچھا، تو میں نے کہہ دیا یہ میری بہن ہے لہذا مجھے جھوٹا نہ کرنا، اس ظالم نے سارہ کو بلوایا پھر جب سارہ اس کے پاس پہنچی، تو وہ انکی طرف ہاتھ بڑھانے لگا، فوراً منجانب اللہ اس کی گرفت ہو گئی، (اس نے سارہ سے) کہا میرے لئے اللہ سے دعا کرو، میں تمہیں پھر کچھ ضرر نہ پہنچاؤں گا، انہوں نے دعا کی، وہ اچھا ہو گیا، پھر دوسری مرتبہ اس نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا، پھر اسی طرح پکڑ لیا گیا بلکہ اس سے بھی سخت پھر اس نے کہا میرے لئے اللہ سے دعا کرو، میں تمہیں بالکل ضرر نہ پہنچاؤں گا، انہوں نے دعا کی تو وہ اچھا ہو گیا، پھر اس نے اپنے کسی دربان کو بلا کر کہا کہ تم میرے پاس انسان کو نہیں لائے بلکہ شیطان کو لائے ہو، پھر اس نے سارہ کی خدمت کیلئے باجرہ کو دیا، سارہ ابراہیم کے پاس آئیں تو وہ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے پوچھا کہ کیا ہوا؟ سارہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کافر کا فریب اسی کے سینہ میں لوٹا دیا اور باجرہ کو خدمت کے لئے دیا، ابو ہریرہ کہتے تھے کہ اے ماء سماء کے بیٹا! یہی تمہاری ماں ہے۔

۵۸۵۔ عبید اللہ بن موسیٰ، یاعبید اللہ بن سلام، ابن جریج، عبد الحمید بن جبیر، سعید بن مسیب، ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے گرگٹ کو مارنے کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آگ پھونک رہا تھا۔

حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَّا ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ نَتَيْنَ مِنْهُنَّ فِي ذَاتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَوْلُهُ إِنِّي سَقِيمٌ وَقَوْلُهُ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا وَقَالَ بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَارَةٌ إِذْ آتَانِي عَلَى جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ هَهُنَا رَجُلًا مَعَهُ امْرَأَةٌ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ فَأَرْسَلْ إِلَيْهِ فَسَأَلَهُ عَنْهَا فَقَالَ مَنْ هَذِهِ قَالَ أُحْتَبَىٰ فَآتَى سَارَةَ قَالَ يَا سَارَةُ لَيْسَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِي وَغَيْرِكَ وَإِنَّ هَذَا سَأَلَنِي فَأَخْبَرْتُهُ إِنَّكَ أُحْتَبَىٰ فَلَا تَكْذِيبَنِي فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ ذَهَبَ يَتَنَا وَلَهَا بِيَدِهِ فَأَخَذَا فَقَالَ ادْعِي اللَّهَ وَلَا أَضْرُكَ فَدَعَتْ اللَّهَ فَأَطْلِقَ ثُمَّ تَنَاولَهَا الثَّانِيَةَ فَأَخَذَ مِنْهَا أَوْ أَشَدَّ فَقَالَ ادْعِي اللَّهَ لِي وَلَا أَضْرُكَ فَدَعَتْ فَأَطْلِقَ فَدَعَا بَعْضُ حَاجَتِهِ فَقَالَ إِنَّكُمْ لَمْ تَأْتُونِي بِإِنْسَانٍ إِنَّمَا أَتَيْتُمُونِي بِشَيْطَانٍ فَأَخَذَ مِنْهَا هَاجِرَ فَآتَتْهُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فَآوَمَاءَ بِيَدِهِ مَهْيَا قَالَتْ رَدَّ اللَّهُ كَيْدَ الْكَافِرِ أَوْ الْفَاجِرِ فِي نَحْرِهِ وَأَخَذَ هَاجِرَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ تِلْكَ أُمُّكُمْ يَا بَنِي السَّمَاءِ .

۵۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَىٰ أَوْ ابْنُ سَلَامٍ عَنْهُ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزْغِ وَقَالَ كَانَ يَنْفُخُ عَلَى

إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۵۸۶۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ الدِّينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهُ قَالَ لَيْسَ كَمَا تَقُولُونَ لَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ بِشْرِكِ أَوْلَمْ تَسْمَعُوا إِلَى قَوْلِ لُقْمَانَ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ لَا تَشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ .

۳۱۳ باب يَرْفُونَ النَّسْلَانَ فِي الْمَشْيِ .

۵۸۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَصْرِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بِلَحْمٍ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يَجْمَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَيَسْمِعُهُمُ الدَّاعِيَ وَيَنْفِذُ هُمُ الْبَصَرُ وَتَذْنُو الشَّمْسُ مِنْهُمْ فَذَكَرَ حَدِيثَ الشَّفَاعَةِ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ نَبِيُّ اللَّهِ وَخَلِيلُهُ مِنَ الْأَرْضِ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَيَقُولُ فَذَكَرَ كَذَبًا يَهْ نَفْسِي نَفْسِي إِذَا هَبُوا إِلَى مُوسَى تَابَعَهُ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۵۸۸۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ لَوْلَا أَنَّهَا عَجَلَتْ لَكَانَ زَمْزَمُ عَيْنًا مَعِينًا قَالَ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَمَّا كَثِيرُ بْنُ كَثِيرٍ فَحَدَّثَنِي قَالَ

۵۸۶۔ عمر بن حفص بن غیاث 'ان کے والد' اعمش ابراہیم 'علقمہ' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب آیت کریمہ "جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ مخلوط نہیں کیا" نازل ہوئی، تو ہم نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں ایسا کون ہے، جس نے اپنے اوپر (گناہ کر کے) ظلم نہیں کیا، فرمایا، یہ بات تمہارے خیال کے مطابق نہیں ہے، بلکہ ہم یلبسو ایمانہم بظلم میں ظلم سے مراد شرک ہے، کیا تم نے لقمان کی بات جو انہوں نے اپنے بیٹے سے کہی تھی نہیں سنی کہ اے میرے بیٹے اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا کیونکہ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

باب ۳۱۳۔ يَرْفُونَ، یعنی تیز چلنے کا بیان۔

۵۸۷۔ اسحاق بن ابراہیم بن نصر، ابواسامہ، ابو حیان، ابو زرعة، حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ کے سامنے گوشت پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) تمام اگلے پچھلوں کو ایک ہموار میدان میں جمع کریگا کہ ان کو پکارنے والا اپنی آواز سنا سکے گا اور ان پر نظر بھی پڑ سکے گی، سورج ان کے قریب آجائیگا، پھر انہوں نے حدیث شفاعت کو بیان کیا کہ لوگ ابراہیم کے پاس جائیں گے، اور کہیں گے کہ دنیا میں آپ اللہ کے نبی اور دوست تھے، اپنے پروردگار سے ہماری سفارش کیجئے، وہ اپنے جھوٹ کا ذکر کر کے فرمائیں گے کہ مجھے تو خود اپنی پڑی ہے، موسیٰ کے پاس جاؤ، اس کے متابع حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۵۸۸۔ احمد بن سعید، ابو عبید اللہ، وہب بن جریر، ان کے والد، ابوب، عبداللہ بن سعید بن جبیر، ان کے والد، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اسلعل کی والدہ پر رحم فرمائے، اگر وہ جلدی نہ کرتیں، تو زمزم ایک جاری چشمہ ہوتا، انصاری کہتے ہیں کہ ہم سے ابن جریج نے بیان کیا، رہے کثیر بن کثیر، تو انہوں نے یہ بیان کیا کہ میں اور عثمان بن ابی سلیمان سعید بن جبیر کے پاس بیٹھے تھے، تو انہوں نے

کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ایسے بیان نہیں کیا، بلکہ یہ فرمایا کہ ابراہیمؑ، اسماعیل اور ان کی والدہ کو لے کر آئے اور وہ انہیں دودھ پلاتی تھیں اور ان کے ساتھ ایک چھوٹی سی مشک بھی تھی، اس حدیث کو انہوں نے مرفوعاً بیان نہیں کیا، پھر ہاجرہ اور اسماعیل کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کر آئے۔

۵۸۹۔ عبد اللہ بن محمد، عبد الرزاق، معمر، ایوب سختیانی، کثیر بن کثیر بن مطلب بن ابوداؤد ایک دوسرے پر کچھ زیادتی بیان کرتا ہے، سعید بن جبیر، ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ عورتوں نے سب سے پہلے ازار بند بنانا اسماعیل کی ماں سے سیکھا، انہوں نے ازار بند بنایا تاکہ اپنے نشانات کو سارہ سے چھپائیں، پھر انہیں اور انکے لڑکے اسماعیل کو ابراہیم لے کر آئے، اور وہ انہیں دودھ پلاتی تھیں، تو ان دونوں کو مسجد کے اوپری حصہ میں زمرم کے پاس کعبہ کے قریب ایک درخت کے پاس بٹھادیا اور اس وقت مکہ میں نہ تو آدمی تھا نہ پانی ابراہیم نے انہیں وہاں بٹھادیا اور ان کے پاس ایک چمڑے کے تھیلے میں کھجوریں اور مشکیزہ میں پانی رکھ دیا، اس کے بعد ابراہیم لوٹ کر چلے، تو اسماعیل کی والدہ نے انکے پیچھے دوڑ کر کہا، اے ابراہیم کہاں جا رہے ہو، اور ہمیں ایسے جنگل میں جہاں نہ کوئی آدمی ہے نہ اور کچھ (کس کے سہارے چھوڑے جا رہے ہو) اسماعیل کی والدہ نے یہ چند مرتبہ کہا، مگر ابراہیم نے ان کی طرف مڑ کر بھی نہ دیکھا اسماعیل کی والدہ نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں! ہاجرہ نے کہا، تو اب اللہ بھی ہم کو برباد نہیں کرے گا، پھر وہ واپس چلی آئیں، اور ابراہیم چلے گئے، حتیٰ کہ وہ ثنیہ کے پاس پہنچے، جہاں سے وہ لوگ انہیں دیکھ نہ سکتے تھے، تو انہوں نے اپنا منہ کعبہ کی طرف کر کے دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی کہ اے ہمارے رب میں اپنی اولاد کو آپ کے معظم گھر کے قریب ایک (مقدس) میدان میں جو زراعت کے قابل نہیں آباد کرتا ہوں، بیکردن تک اور اسماعیل کی والدہ انہیں دودھ پلاتی تھیں، اور اس مشکیزہ کا پانی پیتی تھیں، حتیٰ کہ جب وہ پانی ختم ہو گیا، تو انہیں اور ان کے بچہ کو (سخت) پیاس لگی، وہ اس بچہ کو دیکھنے لگیں کہ وہ مارے پیاس کے تڑپ رہا ہے، یا فرمایا کہ ایڑیاں رگڑ رہا ہے وہ اس منظر کو دیکھنے کی

إِنِّي وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ جُلُوسٌ مَعَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ مَا هَكَذَا حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقْبَلَ إِبْرَاهِيمُ بِإِسْمَاعِيلَ وَأُمِّهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَهِيَ تُرْضِعُهُ مَعَهَا شَنَّةٌ لَمْ يَرْفَعُ ثُمَّ جَاءَ بِهَا إِبْرَاهِيمُ وَبَابِنَهَا إِسْمَاعِيلُ .

۵۸۹۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ وَكَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ بْنِ الْمُطَّلِبِ ابْنِ أَبِي وَدَاعَةَ يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَوَّلُ مَا اتَّخَذَ الْيَسَاءُ الْمِنْطَقَ مِنْ قَبْلِ أُمِّ إِسْمَاعِيلَ اتَّخَذَتْ مِنْطَقًا لِيُغْفَى أَكْرَهَا عَلَى سَارَةٍ ثُمَّ جَاءَ بِهَا إِبْرَاهِيمُ وَبَابِنَهَا إِسْمَاعِيلُ وَهِيَ تُرْضِعُهُ حَتَّى وَضَعَهُمَا عِنْدَ الْبَيْتِ عِنْدَ دَوْحَةٍ فَوْقَ زَمْرَمَ فِي أَعْلَى الْمَسْجِدِ وَلَيْسَ بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ فَوَضَعَهُمَا هُنَالِكَ وَوَضَعَ عِنْدَهُمَا جَرَابًا فِيهِ تَمْرٌ وَسِقَاءٌ فِيهِ مَاءٌ ثُمَّ قَفَى إِبْرَاهِيمُ مِنْطَقًا فَتَبِعَهُ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ فَقَالَتْ يَا إِبْرَاهِيمُ أَيْنَ تَذْهَبُ وَتَتْرُكُنَا بِهَذَا الْوَادِي الَّذِي لَيْسَ فِيهِ إِنْسٌ حَوْلًا شَيْءٌ فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ مِرَارًا وَجَعَلَ لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهَا فَقَالَتْ لَهُ اللَّهُ الَّذِي أَمَرَكَ بِهَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَتْ إِذَنْ لَا يُضَيِّعُنَا ثُمَّ رَجَعَتْ فَانْطَلَقَ إِبْرَاهِيمُ حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ الثَّنِيَّةِ حَيْثُ لَا يَرَوْنَهُ اسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الْبَيْتَ ثُمَّ دَعَا بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ رَبِّ إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ دُرِّيَّتِي بُوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ حَتَّى بَلَغَ يَشْكُرُونَ وَجَعَلْتَ أُمِّ إِسْمَاعِيلَ تُرْضِعُ إِسْمَاعِيلَ وَتَشْرِبُ مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ حَتَّى إِذَا نَفِدَ مَا فِي السِّقَاءِ عَطِشَتْ وَعَطِشَ ابْنُهَا وَجَعَلْتَ تَنْظُرُ إِلَيْهِ يَتَلَوَّى أَوْ قَالَ يَتَلَبَّطُ

فَانْطَلَقْتُ كَرَاهِيَةً أَنْ تَنْظُرَ إِلَيْهِ فَوَجَدْتِ
الصَّفاً أَقْرَبَ حَبْلِ فِي الْأَرْضِ يَلِيهَا فَقَامَتْ
عَلَيْهِ ثُمَّ اسْتَقْبَلْتَ الْوَادِيَ تَنْظُرُ هَلْ تَرَى
أَحَدًا فَلَمْ تَرَ أَحَدًا فَهَبَطْتَ مِنَ الصَّفَا حَتَّى إِذَا
بَلَغْتَ الْوَادِيَ رَفَعْتَ طَرْفَ ذِرْعِهَا ثُمَّ
سَعَتْ سَعَى الْإِنْسَانِ الْمَجْهُودِ حَتَّى
جَاوَزْتَ الْوَادِيَ ثُمَّ آتَيْتِ الْمَرْوَةَ فَقَامَتْ
عَلَيْهَا وَنَظَرْتُ هَلْ تَرَى أَحَدًا فَلَمْ تَرَ أَحَدًا
فَفَعَلْتَ ذَلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَلِكَ سَعَى
النَّاسِ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا أَسْرَفَتْ عَلَى الْمَرْوَةِ
سَمِعَتْ صَوْتًا فَقَالَتْ صِهْ تُرِيدُ نَفْسَهَا ثُمَّ
تَسْمَعَتْ فَسَمِعَتْ أَيضًا فَقَالَتْ قَدْ أَسْمَعْتُ
إِنْ كَانَ عِنْدَكَ غَوَاثٌ فَإِذَا هِيَ بِالْمَلِكِ عِنْدَ
مَوْضِعِ زَمْزَمَ فَبَحَثَ بِعَقِبِهِ أَوْ قَالَ بِحَنَاجِهِ
حَتَّى ظَهَرَ الْمَاءُ فَجَعَلَتْ تَحْوِضُهُ وَتَقُولُ
بِيَدِهَا هَكَذَا وَجَعَلَتْ تَغْرِفُ مِنَ الْمَاءِ فِي
سِقَائِهَا وَهُوَ يَقُورُ بَعْدَ مَا تَغْرِفُ قَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحِمُ اللَّهُ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ لَوُ تَرَكَتْ
زَمْزَمَ أَوْ قَالَ لَوْلَمْ تَغْرِفْ مِنَ الْمَاءِ لَكَانَتْ
زَمْزَمَ عَيْنًا مَعِينًا قَالَ فَشَرِبَتْ وَأَرْضَعَتْ
وَلَدَهَا فَقَالَ لَهَا الْمَلِكُ لَا تَخَافُوا الضِّيعةَ
فَإِنَّ هَهُنَا بَيْتُ اللَّهِ يَبْنِي هَذَا الْعِلَامُ وَأَبُوهُ
وَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضَيِّعُ أَهْلَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ مُرْتَفِعًا
مِّنَ الْأَرْضِ كَالرَّايَّةِ تَأْيِيهِ السُّيُولُ فَتَأْخُذُ
عَنِ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ فَكَانَتْ كَذَلِكَ حَتَّى
مَرَّتْ بِهِمْ رُقَّةٌ مِنْ جُرْهُمْ أَوْ أَهْلُ بَيْتٍ مِّنْ
جُرْهُمْ مُقْبِلِينَ مِنْ طَرِيقٍ كَذَاءٍ فَتَزَلُّوا فِي
أَسْفَلِ مَكَّةَ فَرَأَوْا طَائِرًا عَائِفٌ فَقَالُوا إِنَّ هَذَا

پانی پر چکر لگا رہے ہیں (حالانکہ) ہمارا زمانہ اس وادی میں گزرا تو اس میں پانی نہ تھا انہوں نے ایک یادو آدمیوں کو بھیجا تو انہوں نے پانی کو دیکھ لیا واپس آکر انہوں نے سب کو پانی ملنے کی اطلاع دی وہ سب لوگ ادھر آنے لگے کہا کہ اسمعیل کی والدہ پانی کے پاس بیٹھی تھیں تو ان لوگوں نے کہا کیا تم اجازت دیتی ہو کہ ہم تمہارے پاس قیام کریں انہوں نے کہا اجازت ہے مگر پانی پر کوئی حق نہ ہوگا انہوں نے یہ شرط منظور کر لی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسمعیل کی والدہ نے اسے غنیمت سمجھا وہ انسانوں سے انس رکھتی تھیں تو وہ لوگ مقیم ہو گئے اور اپنے اہل و عیال کو بھی پیغام بھیج کر وہاں بلا لیا انہوں نے بھی وہیں قیام کیا حتیٰ کہ انکے پاس چند خاندان آباد ہو گئے اور اب اسمعیل بچے سے بڑے ہو گئے اور انہوں نے بنو جرہم سے عربی سیکھ لی اور خود ان کی حالت بھی معلوم کر لی اسمعیل جب جوان ہوئے تو انہیں بڑے بھلے معلوم ہوئے جب اسمعیل بالغ ہوئے تو انہوں نے اپنے قبیلہ کی ایک عورت سے ان کا نکاح کر دیا اور اسمعیل کی والدہ وفات پا گئیں حضرت ابراہیم اپنے چھوٹے ہوؤں کو دیکھنے کے لئے اسماعیل کے نکاح کے بعد تشریف لائے تو اسمعیل کو نہ پایا انکی بیوی سے معلوم کیا تو اس نے کہا کہ وہ ہمارے لئے رزق تلاش کرنے گئے ہیں پھر ابراہیم نے اس سے بسراوقات اور حالت معلوم کی تو اس عورت نے کہا ہماری بری حالت ہے اور ہم بڑی تنگی اور پریشانی میں مبتلا ہیں (گویا) انہوں نے ابراہیم سے شکوہ کیا ابراہیم نے کہا کہ جب تمہارے شوہر آجائیں تو ان سے میرا سلام کہنا اور یہ کہنا کہ اپنے دروازہ کی چوکھٹ تبدیل کر دیں جب اسمعیل واپس آئے تو گویا انہوں نے اپنے والد کی تشریف آوری کے آثار پائے تو کہا کیا تمہارے پاس کوئی آدمی آیا تھا؟ بیوی نے کہا ہاں ایسا ایک بوڑھا شخص آیا تھا اس نے آپ کے بارے میں پوچھا تو میں نے بتا دیا اور اس نے ہماری بسراوقات کے متعلق دریافت کیا تو میں نے بتا دیا کہ ہم تکلیف اور سختی میں ہیں اسمعیل نے کہا کیا انہوں نے کچھ پیغام دیا ہے؟ کہا ہاں! مجھ کو حکم دیا تھا کہ تمہیں ان کا سلام پہنچا دوں اور وہ کہتے تھے تم اپنے دروازہ کی چوکھٹ بدل دو اسمعیل نے کہا وہ میرے والد تھے اور انہوں نے مجھے تم کو جدا کرنے کا

الطَّائِرُ لِيَدُورَ عَلَى مَاءٍ لَعَهْدُنَا بِهَذَا الْوَادِي وَمَا فِيهِ مَاءٌ فَارْسَلُوا جَرِيًّا أَوْ حَرِيصِينَ فَإِذَا هُمْ بِالْمَاءِ فَارْجَعُوا فَأَخْبَرُوهُمْ بِالْمَاءِ فَاقْبَلُوا قَالَ وَأُمُّ إِسْمَاعِيلَ عِنْدَ الْمَاءِ فَقَالُوا اتَّادَ نَيْنَ لَنَا أَنْ نُنْزِلَ عِنْدَكَ فَقَالَتْ نَعَمْ وَلَكِنْ لَأَحَقُّ لَكُمْ فِي الْمَاءِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقِيَ ذَلِكَ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ وَهِيَ تُحِبُّ الْإِنْسَ فَنَزَلُوا وَأَرْسَلُوا إِلَى أَهْلِيهِمْ فَنَزَلُوا مَعَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَ بِهَا أَهْلُ آيَاتٍ مِنْهُمْ وَشَبَّ الْغُلَامُ وَتَعَلَّمَ الْعَرَبِيَّةَ مِنْهُمْ وَأَنْفَسَهُمْ وَأَعْجَبَهُمْ حِينَ شَبَّ فَلَمَّا أَدْرَكَ زَوْجُوهُ امْرَأَةً مِنْهُمْ وَمَاتَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ فَجَاءَ إِبْرَاهِيمُ بَعْدَ مَا نَزَّوَجَ إِسْمَاعِيلَ يُطَالِعُ تَرِكَتَهُ فَلَمْ يَجِدْ إِسْمَاعِيلَ فَسَأَلَ امْرَأَتَهُ عَنْهُ فَقَالَتْ خَرَجَ يَتَّبِعُنِي لَنَا ثُمَّ سَأَلَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ فَقَالَتْ نَحْنُ بِشَرِّ نَحْنُ فِي ضَيْقٍ وَشِدَّةٍ فَشَكَتُ إِلَيْهِ قَالَ فَإِذَا جَاءَ زَوْجُكَ فَاقْرَأْنِي عَلَيْهِ السَّلَامَ وَقُولِي لَهُ يُغَيِّرُ عَتَبَةَ بَابِهِ فَلَمَّا جَاءَ إِسْمَاعِيلُ كَانَتْهُ أَنْسَ شَيْئًا فَقَالَ هَلْ جَاءَكُمْ مِنْ أَحَدٍ قَالَتْ نَعَمْ جَاءَ نَا شَيْخٌ كَذَّابٌ وَكَذَّا فَسَأَلْنَا عَنْكَ فَأَخْبَرْتَهُ وَسَأَلْنِي كَيْفَ عَيْشُنَا فَأَخْبَرْتَهُ أَنَا فِي جُهْدٍ وَشِدَّةٍ قَالَ فَهَلْ أَوْصَاكَ بِشَيْءٍ قَالَتْ نَعَمْ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُولَ غَيْرَ عَتَبَةَ بَابِكَ قَالَ ذَاكَ أَبِي وَقَدْ أَمَرَنِي أَنْ أَقَارَ فَاكِ الْحَقِّي بِأَهْلِكَ فَطَلَقَهَا وَتَزَوَّجَ مِنْهُمْ أُخْرَى فَلَبِثَ عَنْهُمْ إِبْرَاهِيمُ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَتَاهُمْ بَعْدُ فَلَمْ يَجِدْهُ فَدَخَلَ عَلَى امْرَأَتِهِ فَسَأَلَهَا عَنْهُ فَقَالَتْ خَرَجَ يَتَّبِعُنِي لَنَا قَالَ كَيْفَ أَنْتُمْ وَسَأَلَهَا عَنْ

حکم دیا ہے 'لہذا تم اپنے گھر چلی جاؤ اور اسکو طلاق دیدی اور بنو جرہم کی کسی دوسری عورت سے نکاح کر لیا کچھ مدت کے بعد ابراہیم پھر آئے 'تواسمعیل کونہ پایا' انکی بیوی کے پاس آئے اور اس سے دریافت کیا 'تو اس نے کہا وہ ہمارے لیے رزق تلاش کرنے گئے ہیں 'ابراہیم نے پوچھا تمہارا کیا حال ہے؟ اور انکی بسراوقات معلوم کی اسنے کہا ہم اچھی حالت اور فراخی میں ہیں اور اللہ کی تعریف کی 'ابراہیم نے پوچھا تمہاری غذا کیا ہے؟ انہوں نے کہا گوشت ابراہیم نے پوچھا تمہارے پیٹنے کی کیا چیز ہے؟ انہوں نے کہا پانی ابراہیم نے دعا کی اے اللہ! انکے لئے گوشت اور پانی میں برکت عطا فرما۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'اس وقت وہاں غلہ نہ ہوتا تھا' اگر غلہ ہوتا تو اس میں بھی ان کے لئے دعا کرتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص مکہ کے سوا کسی اور جگہ گوشت اور پانی پر گزارہ نہیں کر سکتا صرف گوشت اور پانی مزاج کے موافق نہیں آسکتا 'ابراہیم نے کہا جب تمہارے شوہر آجائیں تو ان سے میرا سلام کہنا اور انہیں میری طرف سے یہ حکم دینا کہ اپنے دروازہ کی چوکت باقی رکھیں جب اسمعیل آئے تو پوچھا کیا تمہارے پاس کوئی آدمی آیا تھا؟ بیوی نے کہا ہاں! ایک بزرگ خوبصورت پاکیزہ سیرت آئے تھے اور انکی تعریف کی تو انہوں نے مجھ سے آپ کے بارے میں پوچھا 'تو میں نے بتادیا' پھر مجھ سے ہماری بسراوقات کے متعلق پوچھا تو میں نے بتایا کہ ہم بڑی اچھی حالت میں ہیں 'اسمعیل نے کہا کہ تمہیں وہ کوئی حکم دے گئے ہیں 'انہوں نے کہا کہ وہ آپ کو سلام کہہ گئے ہیں اور حکم دے گئے ہیں کہ آپ اپنے دروازہ کی چوکت باقی رکھیں۔ اسمعیل نے کہا وہ میرے والد تھے اور چوکت سے تم مراد ہو گویا انہوں نے مجھے یہ حکم دیا کہ تمہیں اپنی زوجیت میں باقی رکھوں 'پھر ابراہیم کچھ مدت کے بعد پھر آئے اور اسمعیل کو زمزم کے قریب ایک درخت کے سایہ میں بیٹھے ہوئے اپنے تیر بناتے پایا، جب اسمعیل نے انہیں دیکھا تو انکی طرف بڑھے اور دونوں نے ایسا معاملہ کیا 'جیسے والد لڑکے سے اور لڑکا والد سے کرتا ہے' ابراہیم نے کہا اے اسمعیل! اللہ نے مجھے ایک کام کا حکم دیا ہے 'انہوں نے عرض کیا کہ اس حکم کے مطابق عمل کیجئے 'ابراہیم بولے کیا تم میرا ہاتھ بناؤ گے؟ اسمعیل نے کہا ہاں!

عَمِيهِمْ وَهَيَّيْتَهُمْ فَقَالَتْ نَحْنُ بِخَيْرٍ وَسَعَةٍ وَأَنْتَ عَلَى اللَّهِ فَقَالَ مَاطَعَاكُمْ قَالَتْ اللَّحْمُ قَالَ فَمَا شَرَابُكُمْ قَالَتْ الْمَاءُ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي اللَّحْمِ وَالْمَاءِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ يَوْمَئِذٍ حَبٌّ وَلَوْ كَانَ لَهُمْ دَعَالُهُمْ فِيهِ قَالَ فَهُمَا لَا يَخْلَوَا عَلَيْهِمَا أَحَدٌ بِغَيْرِ مَكَّةَ إِلَّا لَمْ يُؤْفِقَاهُ قَالَ فَإِذَا جَاءَ زَوْجُكَ فَاقْرَأْنِي عَلَيْهِ السَّلَامَ وَمُرِيهِ يُثَبِّتُ عُنْبَةَ بَابِهِ فَلَمَّا جَاءَ إِسْمَاعِيلُ قَالَ هَلْ آتَاكُمْ مِنْ أَحَدٍ قَالَتْ نَعَمْ آتَانَا شَيْخٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ وَأَنْتَ عَلَيْهِ فَسَأَلَنِي عَنْكَ فَاخْبَرْتُهُ فَسَأَلَنِي كَيْفَ عَيْشُنَا فَاخْبَرْتُهُ أَنَا بِخَيْرٍ قَالَ فَأَوْصَاكِ بِشَيْءٍ قَالَتْ نَعَمْ هُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَأْمُرُكَ أَنْ تَثْبِتَ عُنْبَةَ بَابِكَ قَالَ ذَلِكَ أَبِي وَأَنْتِ الْعُنْبَةُ أَمَرَنِي أَنْ أَمْسُكَكِ ثُمَّ لَبِثَ عَنْهُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ ذَلِكَ وَإِسْمَاعِيلُ يَبْرِي نَبْلَاهُ تَحْتَ دَوْحَةٍ قَرِيبًا مِنْ زَمْزَمَ فَلَمَّا رَأَاهُ قَامَ إِلَيْهِ فَصَنَعَا كَمَا يَصْنَعُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ وَالْوَلَدُ بِالْوَالِدِ ثُمَّ قَالَ يَا إِسْمَاعِيلُ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي بِأَمْرٍ قَالَ فَاسْعُ مَا أَمَرَكَ رَبُّكَ قَالَ وَتَعَيَّنَنِي قَالَ وَأَعْيَنَكَ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أُبْنِيَ هَهُنَا بَيْتًا وَأَشَارَ إِلَى أَكْمَةِ مُرْتَفِعَةٍ عَلَى مَا حَوْلَهَا قَالَتْ فَعِنْدَ ذَلِكَ رَفَعَا الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ فَجَعَلَ إِسْمَاعِيلُ يَأْتِي بِالْحِجَارَةِ وَإِبْرَاهِيمُ يَبْنِي حَتَّى إِذَا ارْتَفَعَ الْبِنَاءُ جَاءَ بِهِذَا الْحَجَرِ فَوَضَعَهُ لَهُ فَقَامَ عَلَيْهِ وَهُوَ بَيْنِي وَإِسْمَاعِيلُ يَنَادِي الْحِجَارَةَ وَهَذَا يَقُولَانِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ قَالَ فَجَعَلَا بَيْنِيَانِ حَتَّى يَدُورَ أَحْوَالُ الْبَيْتِ وَهُمَا يَقُولَانِ رَبَّنَا

تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ.

میں آپ کا ہاتھ بٹاؤں گا، ابراہیم نے کہا کہ اللہ نے مجھے یہاں بیت اللہ بنانے کا حکم دیا ہے اور آپ نے اس اونچے ٹیلے کی طرف اشارہ کیا، یعنی اس کے گرد اگرد، ان دونوں نے کعبہ کی دیواریں بلند کیں، اسماعیل پتھر لاتے تھے اور ابراہیم تعمیر کرتے تھے، حتیٰ کہ جب دیوار بلند ہوئی تو اسماعیل ایک پتھر کو اٹھا لائے اور اسے ابراہیم کے لئے رکھ دیا، ابراہیم اس پر کھڑے ہو کر تعمیر کرنے لگے اور اسماعیل انہیں پتھر دیتے تھے اور دونوں یہ دعا کرتے رہے کہ اے پروردگار! ہم سے (یہ کام) قبول فرما، بیشک تو سننے والا جاننے والا ہے، پھر دونوں تعمیر کرنے لگے اور کعبہ کے گرد گھوم کر یہ کہتے جاتے تھے، اے ہمارے پروردگار! ہم سے (یہ کام) قبول فرما، بیشک تو سننے والا جاننے والا ہے۔

۵۹۰۔ عبد اللہ بن محمد، ابو عامر عبد الملک بن عمر ذابراہیم، نافع، کثیر بن کثیر، سعید بن جبیر، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ جب ابراہیم اور انکی بیوی کے درمیان شکر رنجی ہو گئی تو اسماعیل اور ان کی والدہ کو لے کر نکلے اور ان کے پاس ایک مشکیزہ میں پانی تھا، پس اسماعیل کی والدہ اس کا پانی پیتی رہیں اور انکا دودھ اپنے بچہ کے لئے جوش مار رہا تھا، حتیٰ کہ وہ مکہ پہنچ گئیں ابراہیم نے انہیں ایک درخت کے نیچے بٹھادیا، پھر ابراہیم اپنے گھروالوں کی طرف لوٹ چلے، تو اسماعیل کی والدہ ان کے پیچھے دوڑیں حتیٰ کہ جب وہ مقام کد میں پہنچے تو اسماعیل کی والدہ نے انہیں پیچھے سے آواز دی کہ اے ابراہیم! ہمیں کس کے سہارے چھوڑا ہے؟ ابراہیم نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے، اسماعیل کی والدہ نے کہا، میں اللہ (کی نگرانی) پر رضامند ہوں، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، پھر وہ واپس چلی گئیں اور اپنے مشکیزہ کا پانی پیتی رہیں اور ان کا دودھ اپنے بچہ کیلئے ٹپک رہا تھا حتیٰ کہ پانی ختم ہو گیا تو اسماعیل علیہ السلام کی والدہ نے کہا کہ کاش میں جا کر (ادھر ادھر) دیکھتی شاید مجھے کوئی دکھائی دے جاتا، ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، کہ وہ گئیں اور کوہ صفا پر چڑھ گئیں اور انہوں نے ادھر ادھر دیکھا، خوب دیکھا کہ کوئی شخص نظر آجائے، لیکن کوئی شخص نظر نہیں آیا، پھر جب وہ نشیب میں پہنچیں، تو دوڑنے لگیں اور کوہ مروہ پر آ گئیں۔ اسی طرح انہوں نے چند چکر لگائے، پھر کہنے لگیں، کاش میں جا کر اپنے بچہ کو دیکھوں کہ کیا حال ہے، جا کر دیکھا، تو اسماعیل کو اپنی سابقہ

۵۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا كَانَ بَيْنَ إِبْرَاهِيمَ وَبَيْنَ أَهْلِهِ مَا كَانَ خَرَجَ بِإِسْمَاعِيلَ وَأُمِّ إِسْمَاعِيلَ وَمَعَهُمْ شَنَّةٌ فِيهَا مَاءٌ فَحَمَلَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ تَشْرَبُ مِنَ الشَّنَّةِ فَيَدِرُ لَبْنُهَا عَلَى صَبِيهَا حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَوَضَعَهَا تَحْتَ دَوْحَةٍ ثُمَّ رَجَعَ إِبْرَاهِيمُ إِلَى أَهْلِهِ فَاتَّبَعَتْهُ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ حَتَّى لَمَّا بَلَغُوا كَدَاءَ نَادَتْهُ مِنْ وَرَائِهِ يَا إِبْرَاهِيمُ إِلَيَّ مَنْ تَرَكْنَا قَالَ إِلَى اللَّهِ قَالَتْ رَضِيتُ بِاللَّهِ قَالَ فَرَجَعَتْ فَحَمَلَتْ تَشْرَبُ مِنَ الشَّنَّةِ وَيَدِرُ لَبْنُهَا عَلَى صَبِيهَا حَتَّى لَمَّا فَتَى الْمَاءُ قَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ لَعَلِّي أَحْسُ أَحَدًا قَالَ فَذَهَبَتْ فَصَعَدَتِ الصَّفَا فَنَظَرَتْ وَنَظَرَتْ هَلْ تُحْسُ أَحَدًا فَلَمْ تُحْسُ أَحَدًا فَلَمَّا بَلَغَتِ الْوَادِي سَعَتْ وَآتَتْ الْمَرْوَةَ فَفَعَلَتْ ذَلِكَ أَشْوَاطًا ثُمَّ قَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ مَا فَعَلْتُ تَعْنِي الصَّبِي فَذَهَبَتْ فَنَظَرَتْ فَإِذَا هُوَ عَلَى حَالِهِ كَأَنَّهُ يَنْشَغُ لِلْمَوْتِ فَلَمْ

حالت میں پایا، گویا ان کی جان نکل رہی ہے، پھر ان کے دل کو قرار نہ آیا، تو کہنے لگیں کہ کاش میں جا کر (ادھر ادھر) دیکھوں، شاید کوئی مل جائے، چنانچہ وہ چلی گئیں اور کوہ صفا پر چڑھ گئیں (ادھر ادھر) دیکھا اور خوب دیکھا، مگر کوئی نظر نہ آیا، حتیٰ کہ ایسے ہی انہوں نے پورے سات چکر لگائے، پھر کہنے لگیں کاش میں جا کر اپنے بچہ کو دیکھوں کہ کس حال میں ہے، تو یکایک ایک آواز آئی تو کہنے لگیں، 'فریاد سی کر اگر تیرے پاس بھلائی ہے، تو اچانک جبریلؑ کو دیکھا، ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر جبریلؑ نے اپنی ایڑی زمین پر ماری یا زمین کو اپنی ایڑی سے دبایا، ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (فوراً) پانی پھوٹ پڑا، اسماعیل علیہ السلام کی والدہ متحیر ہو گئیں، اور گڑھا کھودنے لگیں، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابو القاسم علیہ السلام نے فرمایا، اگر وہ اسے اس کے حال پر چھوڑ دیتیں تو پانی زیادہ ہو جاتا، ابن عباس نے کہا کہ وہ یہ پانی پیتیں اور ان کے دودھ کی دھاریں انکے بچہ کے لئے بہتی رہتیں۔ ابن عباس نے کہا کچھ لوگ قبیلہ جرہم کے وسط وادی سے گزرے، تو انہوں نے پرندے دیکھے، تو انہیں تعجب ہونے لگا اور کہنے لگے کہ یہ پرندے تو صرف پانی پر ہوتے ہیں، سو انہوں نے اپنا ایک آدمی بھیجا، اس نے جا کر دیکھا، تو وہاں پانی پایا، اس نے آکر سب لوگوں کو بتایا، لہذا وہ لوگ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ کے پاس آئے اور کہنے لگے اے اسماعیل علیہ السلام کی والدہ کیا تم ہمیں اجازت دیتی ہو، کہ ہم تمہارے ساتھ قیام کریں؟ ان کا بچہ (اسماعیل) جب بالغ ہوا تو اسی قبیلہ کی ایک عورت سے نکاح ہو گیا، ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر ابراہیم علیہ السلام کے دل میں آیا اور انہوں نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں اپنے چھوڑے ہوؤں کے حال سے واقف ہونا چاہتا ہوں، ابن عباس کہتے ہیں، ابراہیم آئے، اور آکر سلام کیا، پھر پوچھا اسماعیل علیہ السلام کہاں ہیں؟ اسماعیل علیہ السلام کی بیوی نے کہا وہ شکار کیلئے گئے ہیں، ابراہیم نے کہا جب وہ آجائیں تو ان سے کہنا کہ اپنے دروازہ کی چوکھٹ تبدیل کر دو، جب وہ آئے اور انکی بیوی نے انہیں (سب واقعہ بتایا) اسماعیل نے کہا کہ چوکھٹ سے مراد تم ہو لہذا تم اپنے گھر بیٹھو، ابن عباس کہتے ہیں کہ پھر ابراہیم کے دل میں آیا، تو انہوں نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں اپنے چھوڑے ہوؤں کے حال سے واقف ہونا

تَقَرَّرَهَا نَفْسُهَا فَقَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ فَتَنَظَرْتُ لَعَلِّي أَحْسَنُ أَحَدًا فَلَذَهَبْتُ فَصَعَدَتِ الصَّفَا فَتَنَظَرْتُ وَنَظَرْتُ فَلَمْ تُحَسَّ أَحَدًا حَتَّى أَتَمَّتْ سَبْعًا ثُمَّ قَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ فَتَنَظَرْتُ مَا فَعَلْتُ فَإِذَا هِيَ بِصَوْتٍ فَقَالَتْ أَغِثُ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ خَيْرٌ فَإِذَا جَبْرِئِلُ فَقَالَ لِعَقْبِهِ هَكَذَا وَعَمَزَ بِعَقْبِهِ عَلَى الْأَرْضِ قَالَ فَاتَّبَعْتُ الْمَاءَ فَذَهَشْتُ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ فَجَعَلْتُ تَحْفَرُ قَالَ فَقَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتُهُ كَانَ الْمَاءُ ظَاهِرًا قَالَ فَجَعَلْتُ تَشْرَبُ مِنَ الْمَاءِ وَيَذُرُّ لَبَنُهَا عَلَى صَبِيهَا قَالَ فَمَرَرْنَا مِنْ جُرْهُمَ يَبْطِنُ الْوَادِي فَإِذَا هُمْ بِطَيْرٍ كَانَتْهُمْ أَنْكُرُوا ذَاكَ وَقَالُوا مَا يَكُونُ الطَّيْرُ إِلَّا عَلَى مَاءٍ فَبَعَثُوا رَسُولَهُمْ فَتَنَظَرُ فَإِذَا هُمْ بِالْمَاءِ فَأَتَاهُمْ فَأَخْبَرَهُمْ فَأَتُوا إِلَيْهَا فَقَالُوا يَا أُمَّ إِسْمَاعِيلَ أَتَأْذِنِينَ لَنَا أَنْ نَكُونَ مَعَكَ أَوْ نُسَكِّنَ مَعَكَ فَبَلَغَ ابْنُهَا فَتَنَكَّحَ فِيهِمْ امْرَأَةً قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ بَدَأَ الْإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ لِأَهْلِهِ إِنِّي مُطْلِعٌ تَرَكْنِي قَالَ فَجَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ آيْنَ إِسْمَاعِيلُ فَقَالَتْ امْرَأَتُهُ ذَهَبَ يَصِيدُ قَالَ قَوْلِي لَهُ إِذَا جَاءَ غَيْرَ عَنِّي بَابِكَ فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ أَنْتِ ذَاكَ فَأَذْهَبِي إِلَى أَهْلِكَ قَالَتْ ثُمَّ إِنَّهُ بَدَأَ الْإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ لِأَهْلِهِ إِنِّي مُطْلِعٌ تَرَكْنِي قَالَ فَجَاءَ فَقَالَ آيْنَ إِسْمَاعِيلُ فَقَالَتْ امْرَأَتُهُ ذَهَبَ يَصِيدُ فَقَالَتْ لَا تَنْزِلْ فَتَقْطَعُمْ وَتَحْشَرَبُ فَقَالَ وَمَا طَعَامُكُمْ وَمَا شَرَابُكُمْ قَالَتْ طَعَامُنَا اللَّحْمُ وَشَرَابُنَا الْمَاءُ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي طَعَامِهِمْ وَشَرَابِهِمْ قَالَ فَقَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَكَّةٍ بِدَعْوَةِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ بَدَأَ الْإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ لِأَهْلِهِ إِنِّي مُطْلِعٌ تَرَكْنِي فَجَاءَ فَوَافَقَ إِسْمَاعِيلُ مِنْ وَرَاءِ زَمْزَمَ يَصْلُحُ

نَبَلًا لَهُ فَقَالَ يَا إِسْمَاعِيلُ إِنَّ رَبَّنَا أَمَرَنِي أَنْ
أَتِيَنِي لَهُ يَتِيًا قَالَ أَطَعْتُ رَبَّنَا قَالَ إِنَّهُ قَدْ أَمَرَنِي أَنْ
تُعِينَنِي عَلَيْهِ قَالَ إِذَنْ أَفْعَلُ أَوْ كَمَا قَالَ قَالَ
فَقَامَا فَجَعَلَ إِبْرَاهِيمُ بَيْنِي وَإِسْمَاعِيلُ يُنَاوِلُهُ
الْحِجَارَةَ وَيَقُولَانِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ
السَّمِيعُ الْعَلِيمُ قَالَ حَتَّىٰ اِرْتَفَعَ الْبِنَاءُ وَضَعَفَ
الشَّيْخُ عَلَىٰ نَقْلِ الْحِجَارَةِ فَقَامَ عَلَىٰ حَجَرِ
الْمَقَامِ فَجَعَلَ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَيَقُولُونَ رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ .

چاہتا ہوں ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابراہیم آئے اور پوچھا
کہ اسماعیل کہاں ہیں؟ انکی بیوی نے کہا، شکار کو گئے ہیں اور آپ
ٹھہرتے کیوں نہیں؟ کہ کچھ کھائیں پیئیں ابراہیم نے کہا تم کیا کھاتے
اور پیتے ہو؟ انہوں نے کہا ہمارا کھانا گوشت اور پینا پانی ہے ابراہیم نے
دعا کی کہ اے اللہ انکے کھانے پینے میں برکت عطا فرما ابن عباس نے
کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (مکہ میں کھانے پینے
میں) حضرت ابراہیم کی دعا کی وجہ سے برکت ہے ابن عباس نے کہا
پھر (چند روز بعد) ابراہیم کے دل میں آیا اور انہوں نے اپنی بیوی سے
کہا کہ میں اپنے چھوٹے ہوؤں کو دیکھنا چاہتا ہوں وہ آئے تو اسماعیل کو
زحرم کے پیچھے اپنے تیروں کو درست کرتے ہوئے پایا پس ابراہیم نے
کہا کہ اے اسماعیل! اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ اس کا ایک گھر
بناؤں اسماعیل نے کہا پھر اللہ کے حکم کی تکمیل کیجئے ابراہیم نے کہا کہ
اس نے یہ بھی حکم دیا ہے کہ تم اس کام میں میری مدد کرو اسماعیل نے
کہا میں حاضر ہوں یا جو بھی فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا پھر
دونوں کھڑے ہو گئے ابراہیم علیہ السلام تعمیر کرتے تھے اور اسماعیل
انہیں پتھر دیتے تھے اور دونوں کہہ رہے تھے کہ اے ہمارے پروردگار
ہم سے (یہ کام) قبول فرما بیشک تو سننے جاننے والا ہے حتیٰ کہ دیواریں
اتنی بلند ہو گئیں کہ ابراہیم اپنے بڑھاپے کی وجہ سے پتھر اٹھانے سے
عاجز ہو گئے سو وہ مقام (ابراہیم) کے پتھر پر کھڑے ہو گئے اسماعیل
انہیں پتھر دینے لگے اور کہتے تھے ربنا تقبل منا انک انت السميع العليم۔
۵۹۱۔ موسیٰ بن اسماعیل عبد الواحد اعمش ابراہیم جمی ان کے والد
حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض
کیا کہ یا رسول اللہ! دنیا میں سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مکہ کی) مسجد حرام میں نے عرض کیا پھر
کون سی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بیت المقدس کی) مسجد
اقصیٰ میں نے عرض کیا ان کے درمیان میں کتنا فاصلہ ہے؟ آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چالیس سال پھر جہاں بھی تمہیں نماز کا
وقت ہو جائے وہیں نماز پڑھ لو کیونکہ فضیلت و برتری اسی میں ہے۔

۵۹۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ
مَسْجِدٍ وَضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ
الْحَرَامُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى
قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً ثُمَّ أَيْنَمَا
أَدْرَكَكَ الصَّلَاةُ بَعْدَ فَصْلِهِ فَإِنَّ الْفَضْلَ فِيهِ .

۵۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ
عَنْ عُمَرَ وَبْنِ أَبِي عُمَرَ وَمَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ

۵۹۲۔ عبد اللہ بن مسلمہ مالک (مطلب کے آزاد کردہ غلام) عمرو
بن ابو عمرو انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

کو احد (پہاڑ) دکھائی دیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ پہاڑ ہمیں دوست رکھتا ہے اور ہم اسے اے خدا ابراہیم نے تو مکہ کو حرم بنایا، اور میں اس کی دونوں پہاڑیوں کے درمیان (مدینہ) کو حرم بناتا ہوں اے عبد اللہ بن یزید نے آنحضرت سے روایت کیا۔

۵۹۳۔ عبد اللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ، ابن ابوبکر، عبد اللہ بن عمر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (اے عائشہ) کیا تم نہیں دیکھتی ہو کہ تمہاری قوم نے کعبہ کی تعمیر کی، تو انہوں نے ابراہیم کی بنیاد سے کم تعمیر کیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے بنیاد ابراہیمی پر کیوں نہیں کر دیتے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اگر تمہاری قوم کا زمانہ کفر سے قریب نہ ہوتا (تو میں ایسا کر دیتا) عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ حدیث (در حقیقت) رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے، تو میں سمجھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے حطیم کے قریب دونوں رکنوں کو اس وجہ سے نہیں چھووا کہ کعبہ بنیاد ابراہیمی پر پورا نہیں بنایا گیا اور اسماعیل نے عبد اللہ بن محمد بن ابوبکر کہا ہے۔

۵۹۴۔ عبد اللہ بن یوسف، مالک بن انس، عبد اللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم، ان کے والد عمرو بن سلیم زرقی حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کیسے پڑھیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس طرح پڑھا کرو، اللھم صل علی محمد و ازوجہ و ذریئہ کما صلیت علی ابراہیم و بارک علی محمد و ازوجہ و ذریئہ کما بارکت علی ابراہیم انک حمید مجید۔

۵۹۵۔ قیس بن حفص، موسیٰ بن اسماعیل، عبد الواحد بن زیاد، ابو قرہ

آنس بن مالک رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ اَحَدٌ فَقَالَ هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَاِنِّيْ اَحْرَمُ مَا بَيْنَ لَا بَتَّيْهَا رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۵۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ ابْنَ اَبِيْ بَكْرٍ اَخْبَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَمْ تَرَ اَنَّ قَوْمَكَ بَنَوْا الْكَعْبَةَ اِفْتَصَرُّوْا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ لَوْلَا جَدُّنَا قَوْمَكَ بِالْكَفْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَيْنَ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَرٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اِسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحَجَرَ اِلَّا اَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ وَقَالَ اِسْمَاعِيْلُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بِنِ اَبِيْ بَكْرٍ .

۵۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكُ ابْنِ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ بِنِ مُحَمَّدٍ بِنِ عُمَرَ وَ بِنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ وَ بِنِ سُلَيْمِ الرُّرَقِيِّ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ حَمِيْدُ السَّاعِدِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ .

۵۹۵۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ وَمُوسَى ابْنُ

إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو قُرَّةَ مُسْلِمُ بْنُ سَالِمٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيسَى سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ لَقِيتُ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ فَقَالَ أَلَا أَهْدِي لَكَ هَدِيَّةَ سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَلَى فَأَهْدِيهَا لِي فَقَالَ سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ قَالَ قُولُوا االلَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ االلَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.

۵۹۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْمُنْهَالِ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَيَقُولُ إِنَّ أَبَا كُتَيْبٍ كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيلَ وَاسْحَاقَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَةٍ.

۳۱۴۔ بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنَبِّئُهُمْ عَنْ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ وَقَوْلِهِ وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قُلُوبِي.

۵۹۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ

مسلم بن سالم ہمدانی، عبد اللہ بن عیسیٰ، عبد الرحمن بن ابی لیلی سے روایت کرتے ہیں، عبد الرحمن کہتے ہیں کہ مجھ سے کعب بن عجرہ ملے، تو فرمایا کیا میں تمہیں ایسا تحفہ نہ دوں؟ جسے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، میں نے عرض کیا ضرور دیجئے، انہوں نے کہا ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر یعنی اہل بیت پر ہم کس طرح درود پڑھیں؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ تو بتا دیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیسے درود پڑھیں (اب اہل بیت پر درود کا طریقہ آپ بتا دیجئے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس طرح پڑھو، اللہم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید، اللہم بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید۔

۵۹۶۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، منہال، سعید بن جبیر، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حسن و حسین پر یہ کلمات پڑھ کر پھونکا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ تمہارے باپ (ابراہیم) بھی اسمعیل و اسحاق پر یہ کلمات پڑھ کر م کیا کرتے تھے (ترجمہ) میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ذریعہ ہر شیطان و جاندار اور ہر ضرر رساں نظر کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔

باب ۳۱۴۔ آیت کریمہ اور انہیں ابراہیم کے مہمانوں کا قصہ بتاؤ۔ اور اسکا قول اور لیکن میرا دل مطمئن ہو جائے۔ کا بیان۔

۵۹۷۔ احمد بن صالح، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن و سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ہم ابراہیم علیہ السلام کی نسبت شک کرنے کے زیادہ مستحق ہیں جب انہوں نے کہا اے پروردگار! مجھے دکھائیے کہ آپ مردوں کو کیسے زندہ کرتے

ہیں؟ تو اللہ نے کہا کیا تم ایمان نہیں لائے؟ انہوں نے کہا 'ایمان تو بیشک لایا لیکن (میں یہ چاہتا ہوں کہ) میرا دل مطمئن ہو جائے اور اللہ تعالیٰ لوٹ پر رحم کرے' کہ وہ کسی مضبوط رکن سے پناہ لینا چاہتے تھے اور اگر میں قید خانہ میں اتنے دنوں رہتا جتنے دنوں یوسف قید رہے (۱) تو میں اس بلانے والے کی بات مان لیتا۔

باب ۳۱۵۔ آیت کریمہ "اور کتاب میں اسمعیل کا ذکر کرو" بیشک وہ وعدہ کے سچے تھے۔" کا بیان۔

۵۹۸۔ قتیبہ بن سعید، حاتم، یزید بن ابوعبید، حضرت سلمہ بن الأكوع رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا گذر بنوا سلم کے کچھ افراد کے پاس سے ہوا، وہ اس وقت تیر اندازی کر رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے بنوا سلم! تیر اندازی کئے جاؤ، کیونکہ تمہارے والد (اسمعیل) بڑے تیر انداز تھے اور میں (اس تیر اندازی میں) فلاں لوگوں کی طرف ہوں، سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (یہ سن کر) دوسرے فریق نے فوراً ہاتھ روک لیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کیوں تیر اندازی نہیں کرتے، انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کیسے تیر اندازی کر سکتے ہیں، حالانکہ آپ ان لوگوں کے ساتھ ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم تیر اندازی کرو، میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

باب ۳۱۶۔ حضرت اسحق بن حضرت ابراہیم کے قصہ کا بیان اس واقعہ کو حضرت ابن عمرؓ و حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا ہے۔

باب ۳۱۷۔ آیت کریمہ "کیا تم یعقوب کی وفات کے وقت موجود تھے۔" آخر آیت کا بیان۔

أَحَقُّ بِالشَّيْءِ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى قَالَ أُولَئِمُ ثَوَمُنُ قَالَ بَلَى وَلَٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي وَيَرْحَمَ اللَّهُ لَوْطًا لَّقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طَوْلَ مَالِيتِ يُوسُفَ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ.

۳۱۵ باب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَادْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ.

۵۹۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَفَرٍ مِّنْ أَسْلَمَ يَتَضَلُّونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْمُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا وَأَنَا مَعَ بَنِي فَلَانٍ قَالَ فَأَمْسَكَ أَحَدُ الْقَرِيقَيْنِ بِأَيْدِيهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ لَا تَرْمُونَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَرْمِي وَأَنْتَ مَعَهُمْ قَالَ ارْمُوا وَأَنَا مَعَكُمْ كُلُّكُمْ.

۳۱۶ باب قِصَّةِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فِيهِ ابْنُ عَمَرَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۱۷ باب قَوْلِهِ تَعَالَى أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ إِلَى قَوْلِهِ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ.

۵۹۹ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ

۵۹۹۔ اسحق بن ابراہیم، معتمر، عبید اللہ، سعید بن ابوسعید مقبری،

(۱) اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت یوسف علیہ السلام کے صابر ہونے کی طرف اشارہ فرمایا کہ قاصد کے آنے پر بھی وہ نہیں ٹکے بلکہ یہ فرمایا کہ جا کر تحقیق کرو کہ قصور میرا تھا یا ان عورتوں کا؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا، سب سے زیادہ معزز لوگ کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ سے سب سے زیادہ ڈرتا ہو، لوگوں نے کہا، یہ نہیں پوچھ رہے ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے زیادہ معزز یوسف نبی اللہ بن نبی اللہ بن نبی اللہ بن خلیل اللہ ہیں، لوگوں نے کہا، یہ بھی نہیں پوچھ رہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تو کیا تم عرب کے خاندانوں کے متعلق پوچھ رہے ہو؟ انہوں نے کہا ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمانہ جاہلیت میں جو لوگ اچھے تھے، وہ اسلام میں بھی اچھے ہیں، بشرطیکہ علم دین حاصل کریں۔

باب ۳۱۸۔ آیت کریمہ کا بیان (اور ہم نے) لوط کو (رسول بنا کر بھیجا) جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ تم کیوں بے حیائی کا ارتکاب کرتے ہو حالانکہ تم دیکھ رہے ہو، تم کیوں عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس لپچاتے ہوئے آتے ہو؟ کچھ بھی نہیں تم تو جاہل لوگ ہو، تو انکی قوم کا جواب صرف یہ تھا کہ لوط کے گھر والوں کو اپنی بستی سے نکال دو یہ لوگ تو بڑا تقدس جھاڑتے ہیں، تو ہم نے انہیں اور انکے گھر والوں کو انکی بیوی کے علاوہ نجات دی، ہم نے انکی بیوی کو مقرر کر دیا تھا رہ جانے والوں میں سے، اور ہم نے ان پر (پتھروں کا) برسوا برسایا، پس کتنا برا تھا ڈرائے ہوؤ نکاحیہ برسوا۔

۶۰۰۔ ابو الیمان، شعیب، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ لوط کی مغفرت کرے وہ ایک مضبوط رکن کی پناہ لینا چاہتے تھے۔

باب ۳۱۹۔ آیت کریمہ ”پس جب لوط کے پاس فرشتے آئے، تو انہوں نے کہا کہ تم اجنبی لوگ ہو، کیا بیان برکنہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو ان کے ساتھ تھے کیونکہ وہ ان کی قوت (بازو) تھے، ترکنوا کے معنی تم مائل ہوتے ہو انکرہم،

الْمُعْتَمِرُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ أَكْرَمُهُمْ اتَّقَاهُمْ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ نَبِيُّ اللَّهِ ابْنُ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ خَلِيلِ اللَّهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَخِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَهَمُوا.

۳۱۸ بَاب وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ أَتَنْكُمُ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِنْ دُونِ النِّسَاءِ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَخْرِجُوْهُ أَلْ لُوطُ مِنْ قَرْيَتِكُمْ إِنَّهُمْ أَنْاسٌ يَّتَطَهَّرُونَ فَأَنْجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَرْنَا مِنْ الْغَابِرِينَ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ.

۶۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَغْفِرُ اللَّهُ لِلُّوطٍ إِنْ كَانَ لَيَاوِي إِلَى رُكْنِي شَدِيدٍ.

۳۱۹ بَاب فَلَمَّا جَاءَ آلَ لُوطٍ مِنَ الْمُرْسَلُونَ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ مُنْكَرُونَ بِرُكْنِهِ بِمَنْ مَعَهُ لَا تَنْهَمُ قُوَّتُهُ تَرَكْنُوْهُمْ لِيَلُوا فَأَنْكَرَهُمْ وَنَكَرَهُمْ وَاسْتَنْكَرَهُمْ وَاحِدٌ

نکرم اور استنکرہم کے ایک ہی معنی ہیں، بھرعون کے معنی وہ دوڑتے تھے، دابر کے معنی آخر، صبحہ کے معنی ہلاک کرنے والی آواز، للمتوسمین کے معنی دیکھنے والوں کے لیسبیل یعنی راستہ میں۔

۶۰۱۔ محمود، ابواحمد، سفیان، ابوالفتح، اسود، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فہل من مدکر (دال سے) پڑھا ہے۔

باب ۳۲۰۔ آیت کریمہ (اور ہم نے) ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو (رسول بنا کر بھیجا) کا بیان۔ ”حجر والوں نے رسولوں کو جھٹلایا، حجر ثمود کی جگہ کا نام ہے، رہا حرث حجر یہاں اسکے معنی حرام اور ممنوع چیز کے ہیں، تو وہ کھیتی حجر، محجور ہوئی اور حجر ہر وہ عمارت جسے تم بناؤ، لہذا جو زمین تم (عمارت کے ذریعہ) گھیر لو، تو وہ بھی حجر ہے، اسی وجہ سے حطیم کعبہ کو حجر کہتے ہیں، گویا حطیم مظلوم کے معنی میں ہے جیسے قتل، مقتول کے معنی میں ہے، اور گھوڑی کو حجر کہا جاتا ہے اور عقل کو حجر اور لچی کہتے ہیں، رہا حجر الیمامہ، تو وہ ایک منزل کا نام ہے۔

۶۰۲۔ حمیدی، سفیان، ہشام بن عروہ، ان کے والد، عبداللہ بن زمعہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو صالح کی اونٹنی کے پیر کاٹنے والے کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس اونٹنی کو مارنے کیلئے وہ شخص تیار ہوا، جو عزت والا اور قوت کے لحاظ سے بڑے جتھے کا آدمی تھا، جو ابوزمعہ کی طرح تھا۔

۶۰۳۔ محمد بن مسکین، ابوالحسن، یحییٰ بن حسان بن حیان، ابوزکریا، سلیمان، عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوہ تبوک میں (جاتے ہوئے)

يَهْرَعُونَ يُسْرِعُونَ دَابِرَ آخِرٍ صَبْحَةً هَلَكَةً
لِلْمَتَوَسِّمِينَ لِلنَّاطِرِينَ لَيْسَبِيلٍ لِبَطْرِيْقٍ.

۶۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ مِنْ مُدَكِّرٍ.

۳۲۰. بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَالْيَ تُمُودُ أَخَاهُمْ صَالِحًا كَذَّبَ أَصْحَابُ الْحَجَرِ: مَوْضِعُ تُمُودَ وَأَمَّا حَرِثُ حَجَرٍ: حَرَامٌ وَكُلُّ مَمْنُوعٍ فَهُوَ حَجَرٌ مَحْجُورٌ وَالْحَجَرُ كُلُّ بِنَاءٍ بَنِيَتْهُ وَمَا حَجَرَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْأَرْضِ فَهُوَ حَجَرٌ وَمِنْهُ سُمِّيَ حَاطِيمُ الْبَيْتِ حَجَرًا كَأَنَّهُ مُشْتَقٌّ مِنْ مَحْطُومٍ مِثْلُ قَتِيلٍ مِنْ مَقْتُولٍ وَيُقَالُ لِلْأُنْثَى مِنَ الْخَيْلِ الْحَجَرِ وَيُقَالُ لِلْعَقْلِ حَجَرٌ وَحَجَى وَأَمَّا حَجَرُ الْيَمَامَةِ فَهُوَ مَنْزِلٌ.

۶۰۲۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الَّذِي عَقَرَ النَّاقَةَ قَالَ: إِنَّتَدَبَ لَهَا رَجُلٌ دُوْعِرَ وَمَنْعَةٍ فِي قُوَّةٍ كَأَبَى زَمْعَةَ.

۶۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْكِينٍ أَبُو الْحَسَنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ بْنِ حَيَّانَ أَبُو زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ

مقام حجر میں اترے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو حکم دیا کہ یہاں کے کنویں کا پانی نہ توئیں اور نہ (مٹکوں وغیرہ میں) بھر کر رکھیں۔ صحابہ رضوان اللہ اجمعین نے عرض کیا کہ ہم نے تو اس پانی سے آٹا گوندھ لیا اور اس سے بھر کر بھی رکھ لیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں آٹا پھینک دینے اور پانی بہا دینے کا حکم دیا، سبرہ بن معبد اور ابوالشموس نے یہ الفاظ روایت کئے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کھانا پھینک دینے کا حکم دیا۔ ابوذرؓ نے یہ الفاظ روایت کئے ہیں کہ جس نے اس پانی سے آٹا گوندھا ہے (وہ پھینک دے)

۶۰۴۔ ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض، عبید اللہ، نافع، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ لوگ رسالت مآب ﷺ کے ہمراہ شہود کی جگہ مقام حجر میں اترے، تو وہاں کے کنویں سے انہوں نے پانی بھر کر رکھ لیا، اور اس پانی سے آٹا بھی گوندھ لیا، تو رسالت مآب ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ اس کنویں کا جو پانی بھر کر رکھا ہے اسے بہا دیں، اور گوندھا ہوا آٹا اونٹوں کو کھلا دیں، اور انہیں حکم دیا کہ اس کنویں سے پانی بھریں جس سے (حالح علیہ السلام) کی اونٹنی پیتی تھی۔

۶۰۵۔ محمد، عبد اللہ، معمر، زہری، سالم بن عبد اللہ اپنے والد عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا گزر (مقام) حجر میں ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ان لوگوں کے ٹھکانوں میں جنہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا تھا روتے ہوئے داخل ہونا، مبادا تم پر بھی وہ مصیبت آجائے، جو ان پر آئی تھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری پر بیٹھے بیٹھے اپنی چادر اپنے منہ پر ڈال لی (اور گزر گئے)۔

۶۰۶۔ عبد اللہ، وہب، ان کے والد، یونس، زہری، سالم، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم ان لوگوں کے ٹھکانوں میں جنہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا تھا روتے ہوئے داخل ہونا، کہیں ایسا نہ ہو کہ ان جیسی

عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ الْحَجَرَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ أَمَرَهُمْ أَنْ لَا يَشْرَبُوا مِنْ بَيْرِهَا وَلَا يَسْتَقُوا مِنْهَا فَقَالُوا قَدْ عَجْنَا مِنْهَا وَاسْتَقَيْنَا فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَطْرَحُوا ذَلِكَ الْعَجِينَ وَيَهْرِيقُوا ذَلِكَ الْمَاءَ وَيُرَوِّى عَنْ سِرَّةِ بْنِ مَعْبِدٍ وَأَبَى الشَّمُوسِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْقَاءِ الطَّعَامِ وَقَالَ أَبُو ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اعْتَجَنَ بِمَائِهِ.

۶۰۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّاسَ نَزَلُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضَ ثُمُودَ الْحَجَرَ فَاسْتَقُوا مِنْ بَيْرِهَا وَاعْتَجَنُوا بِهِ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَهْرِيقُوا مَا اسْتَقُوا مِنْ بَيْرِهَا وَأَنْ يَغْلِقُوا الْإِبِلَ الْعَجِينَ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْتَقُوا مِنَ الْبَيْرِ الَّتِي كَانَتْ تَرُدُّهَا النَّاقَةُ تَابِعَهُ أُسَامَةُ عَنْ نَافِعٍ.

۶۰۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرَّ بِالْحَجَرَ قَالَ لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بِأَكْمِينَ أَنْ يُصِيبَكُمْ مَا أَصَابَهُمْ ثُمَّ تَقْنَعُ بِرِدَائِهِ وَهُوَ عَلَى الرَّحْلِ.

۶۰۶۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا أَبِي سَمِعْتُ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا

مصیبت تم پر بھی آجائے (۱)۔

أَنْفُسُهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ .

باب ۳۲۱۔ آیت کریمہ ”کیا تم یعقوب کی وفات کے وقت موجود تھے“ کا بیان۔

۳۲۱ بَابِ أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ .

۶۰۷۔ الحق بن منصور، عبد الصمد، عبد الرحمن بن عبد اللہ، ان کے والد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسالت مآب ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم (علیہم السلام) کریم بن کریم بن کریم بن کریم ہیں۔

۶۰۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْكَرِيمُ بْنُ الْكَرِيمِ بْنُ الْكَرِيمِ بْنُ الْكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنُ إِسْحَاقَ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ .

باب ۳۲۲۔ آیت کریمہ ”یشک یوسف اور ان کے بھائیوں (کے قصہ) میں پوچھنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں“ کا بیان۔

۳۲۲ بَابِ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ آيَاتٍ لِلْمُتَسَائِلِينَ .

۶۰۸۔ عبید بن اسماعیل، ابواسامہ، عبید اللہ، سعید بن ابوسعید، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے معلوم کیا گیا کہ لوگوں میں کون سب سے زیادہ معزز و بزرگ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سب سے زیادہ اللہ سے خوف کرے، صحابہ نے عرض کیا ہم یہ بات نہیں پوچھ رہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ معزز و بزرگ یوسف نبی اللہ بن نبی اللہ ابن نبی اللہ ابن خلیل اللہ ہیں، صحابہ نے عرض کیا ہم یہ بھی نہیں پوچھ رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تو کیا تمہارا سوال عرب کے خاندانوں کے بارے میں ہے؟ انہوں نے عرض کیا ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو زمانہ جاہلیت میں اچھے تھے وہ اسلام میں بھی اچھے ہیں، بشرطیکہ علم دین حاصل کریں۔

۶۰۸۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَكْرَمِ النَّاسِ قَالَ اتَّقَاهُمْ لِلَّهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ بْنُ النَّبِيِّ اللَّهِ ابْنِ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ خَلِيلِ اللَّهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا. نَسْأَلُكَ قَالَ فَقَدْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي النَّاسَ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْحَاثِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقَّهُوا .

۶۰۹۔ محمد، عبدة، عبید اللہ، سعید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسالت مآب ﷺ سے ایسے ہی روایت کرتے ہیں۔

۶۰۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا .

۶۱۰۔ بدل بن بحر، شعبہ، سعد بن ابراہیم، عروہ بن زبیر، حضرت

۶۱۰۔ حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ

(۱) ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ایسی تباہ شدہ بستیوں اور ان کے کھنڈرات سے اگر مجبوراً گزرنا بھی پڑ جائے تو بہت تیزی کے ساتھ استغفار کرتے ہوئے گزرنا چاہئے، ایسی جگہ بطور سیر و تفریح کے جانا اور وہاں جا کر ٹھہرنا پسندیدہ نہیں ہے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا، ابو بکر کو کہیں کہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں، انہوں نے عرض کیا وہ رقیق القلب انسان ہیں، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ کھڑے ہو گئے، تو رقت طاری ہو جائے گی (اور نماز نہ پڑھا سکیں گے) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی فرمایا، تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی وہی جواب دیا، شعبہ کہتے ہیں کہ تیسری یا چوتھی دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم یوسف کی ہم نشین عورتوں کی طرح ہو ابو بکر سے نماز پڑھانے کو کہو۔

۶۱۱۔ ربیع بن یحییٰ بصری، زائدہ، عبد الملک بن عمیر، ابو بردہ بن موسیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابو بکر کو لوگوں کو نماز پڑھانے کیلئے کہو، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، کہ ابو بکر تو ایسے (یعنی رقیق القلب) آدمی ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہی فرمایا، تو عائشہ نے بھی وہی کہا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں سے کہو اور تم تو یوسف کی ہم نشین عورتوں کی طرح ہو، سو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ہی میں امامت کی، حسین نے زائدہ سے رجل رقیق کے الفاظ روایت کئے ہیں۔

۶۱۲۔ الیمان، شعیب ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (دعا کے طور پر) فرمایا اے اللہ عیاش بن ابوربیعہ کو (کفار کے ظلم سے) نجات عطا فرما، اے اللہ سلمہ بن ہشام کو بھی نجات عطا فرما، اے اللہ ولید کو چھٹکارا دے، اے اللہ کمزور مسلمانوں کو بھی نجات عطا فرما، اے اللہ (قبیلہ) مضر پر اپنی گرفت سخت فرما، اے اللہ ان ظالموں پر یوسف کے زمانہ کی سی قحط سالیاں نازل فرما۔

۶۱۳۔ عبد اللہ بن محمد بن اسماء بن اخی جویریہ، جویریہ بن اسماء، مالک زہری، سعید بن مسیب اور ابو عبیدہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ لوٹ (علیہ السلام) پر رحم کرے، وہ کسی مضبوط رکن سے پناہ لینا

عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا مَرَىٰ أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ قَالَتْ إِنَّهُ رَجُلٌ أَيْفَ مَنِي يُقِيمُ مَقَامَكَ رَقٍ فَقَادَتْ قَالَ شُعْبَةُ فَقَالَ فِي الثَّلَاثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ إِنْ كُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ.

۶۱۱۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ إِنْ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ فَقَالَ مِثْلُهُ فَقَالَتْ مِثْلُهُ فَقَالَ مُرُوهُ فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ قَامَ أَبُو بَكْرٍ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ رَجُلٌ رَقِيقٌ.

۶۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ أَنْجِ عِيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ اللَّهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِينَ كَسَنِي يُوسُفَ.

۶۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ هُوَ ابْنُ أَخِي حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَّةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ سَعِيدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ وَأَبَا عُبَيْدٍ أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

چاہتے تھے اور اگر میں قید خانہ میں اتنے زمانہ رہتا جتنے کہ یوسف رہے، تو اس بلانے والے کی بات فوراً مان لیتا۔

۶۱۴۔ محمد بن سلام، ابن فضیل، حصین، سفیان، مسروق سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ ام رومان سے واقعہ اٹک کے بارے میں معلوم کیا، تو انہوں نے بتایا کہ میں اور عائشہ دونوں بیٹھی ہوئی تھیں کہ ایک انصاری عورت ہمارے پاس یہ کہتی ہوئی آئی کہ فلاں پر اللہ کی لعنت ہو اور لعنت کا عذاب تو اس پر مسلط بھی ہو چکا، ام رومان کہتی ہیں کہ میں نے پوچھا یہ کیوں؟ اس انصاریہ نے کہا کیونکہ اس نے اس بات کے ذکر کو پھیلایا اور بڑھایا ہے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کون سی بات؟ تب اس نے وہ اٹک کا واقعہ بتایا عائشہ نے پوچھا، کیا رسول اللہ اور ابو بکر نے بھی یہ بات سنی ہے؟ انصاریہ نے کہا ہاں! پس عائشہ رضی اللہ عنہا (اس صدمہ سے) بیہوش ہو کر گر پڑیں، جب انہیں ہوش آیا، تو انہیں جاڑے کے ساتھ بخار چڑھا ہوا تھا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، تو پوچھا کہ انہیں کیا ہو گیا، میں نے کہا جو بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی گئی ہے، اس کے صدمہ سے بخار آ گیا ہے، پھر عائشہ اٹھ بیٹھیں اور کہنے لگیں کہ بخدا اگر میں قسم کھاؤں گی تو تم یقین نہ کرو گے اور اگر عذر بیان کروں گی تو نہ مانو گے، بس میری اور تمہاری مثال یعقوب اور ان کے بیٹوں کی طرح ہے، بس اللہ ہی سے مدد مانگی جاتی ہے، اس پر جو تم بیان کرتے ہو چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واپس ہوئے اور اللہ نے اس باب میں جو کچھ نازل فرمایا تھا نازل فرمایا آپ نے عائشہ کو اسکی اطلاع دی تو انہوں نے کہا میں اللہ کا شکر ادا کروں گی کسی اور کا نہیں۔

۶۱۵۔ یحییٰ بن کثیر، عقیل، ابن شہاب، عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے زوجہ رسول اللہ ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ بتائیے فرمان خداوندی ”جب رسول مایوس ہو گئے اور انہیں یہ گمان ہوا کہ انکی قوم انہیں جھٹلا دیگی“ میں کذبوا کے ذال پر تشدید ہے یا نہیں؟ یعنی کذبوا ہے یا کذبوا تو انہوں نے فرمایا (کذبوا

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللَّهُ لَوْ طَا لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوسُفُ ثُمَّ أَتَانِي الدَّاعِيَ لَا جَبْتُهُ.

۶۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ أُمَّ رُومَانَ وَهِيَ أُمُّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَمَّا قِيلَ فِيهَا مَا قِيلَ قَالَتْ بَيْنَمَا أَنَا مَعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا جَالِسَتَانِ إِذْ وَلَجَتْ عَلَيْنَا امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهِيَ تَقُولُ فَعَلَ اللَّهُ بِفُلَانٍ وَفَعِلَ قَالَتْ فَقُلْتُ لِمَ قَالَتْ إِنَّهُ لَمَّا ذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَيُّ حَدِيثٍ فَأَخْبَرْتُهَا قَالَتْ فَسَمِعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ فَخَرْتُ مَعْشِيًا عَلَيْهَا فَمَا أَفَاقْتُ إِلَّا وَعَلَيْهَا حُمَى بِنَا فِضٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِهَذِهِ قُلْتُ حُمَى أَخَذَتْهَا مِنْ أَجْلِ حَدِيثٍ تُحَدِّثُ بِهِ فَقَعَدْتُ فَقَالَتْ وَاللَّهِ لَئِنْ حَلَفْتُ لَا تُصَدِّقُونِي وَلَئِنْ اِعْتَذَرْتُ لَا تُعَذِّرُونِي فَمَنْ لِي وَمَنْ لَكُمْ كَمَنْ لِي يَعْقُوبَ وَبَيْنَهُ قَالَ اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ فَأَنْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ مَا أَنْزَلَ فَأَخْبَرَهَا فَقَالَتْ بِحَمْدِ اللَّهِ لَا بِحَمْدِ أَحَدٍ.

۶۱۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ سَالَةَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَاتِ قَوْلَهُ حَتَّى إِذَا اسْتَيْسَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِّبُوا

ہے) کیونکہ انکی قوم تکذیب کرتی تھی، میں نے عرض کیا، بخدا رسولوں کو تو اپنی قوم کی تکذیب کا یقین تھا (پھر ظنوا کیونکر صادق آئیگا) تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے عربیہ (تفسیر عربہ) بیشک انہیں اس بات کا یقین تھا میں نے عرض کیا تو شاید یہ کذبو ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا معاذ اللہ انبیاء اللہ کے ساتھ ایسا گمان نہیں کر سکتے (کیونکہ اس طرح معنی یہ ہو گئے کہ انہیں یہ گمان ہوا کہ ان سے جھوٹ بولا گیا یعنی معاذ اللہ خدا نے فتح کا وعدہ پورا نہیں کیا لیکن مندرجہ بالا آیت میں ان رسولوں کے وہ متبعین مراد ہیں جو اپنے پروردگار پر ایمان لے آئے تھے اور پیغمبروں کی تصدیق کی تھی، پھر انکی آزمائش ذرا طویل ہو گئی، اور مدد آنے میں تاخیر ہوئی، حتیٰ کہ جب پیغمبر اپنی قوم سے جھٹلانے والوں کے ایمان سے مایوس ہو گئے اور انہیں یہ گمان ہونے لگا کہ انکے متبعین بھی ان کی تکذیب کر دیں گئے، تو اللہ کی مدد آگئی، امام بخاری فرماتے ہیں کہ استیساوا یتست باب افعال سے ہے، یعنی یوسف سے مایوس ہو گئے لاتیساوا من روح اللہ کے معنی ہیں کہ اللہ کی رحمت کے امیدوار ہو، عبدہ، عبد الصمد، عبد الرحمن، ان کے والد، ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم، کریم بن کریم بن کریم بن کریم ہیں۔

أَوْ كَذِبُوا قَالَتْ بَلْ كَذَبَهُمْ قَوْمُهُمْ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَقَدْ اسْتَيْقَنُوا أَنَّ قَوْمَهُمْ كَذَبُوهُمْ وَمَا هُوَ بِالظَّنِّ فَقَالَتْ يَا عَرَبِيَّةُ لَقَدْ اسْتَيْقَنُوا بِذَلِكَ قُلْتُ فَلَعَلَّهَا أَوْ كَذِبُوا قَالَتْ مَعَاذَ اللَّهِ لَمْ تَكُنِ الرُّسُلُ تَبْطُنُ ذَلِكَ بِرَبِّهَا وَأَمَّا هَذِهِ الْآيَةُ قَالَتْ هُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ الَّذِينَ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَصَدَّقُوهُمْ وَطَالَ عَلَيْهِمُ الْبَلَاءُ وَاسْتَخَرَعَتْهُمْ النَّصْرُ حَتَّى إِذَا اسْتَيْسَسَ مَعَهُمْ كَذَبَهُمْ مِنْ قَوْمِهِمْ وَظَنُّوا أَنَّ أَتْبَاعَهُمْ كَذَبُوهُمْ جَاءَهُمْ نَصْرُ اللَّهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اسْتَيْسَسُوا افْتَعَلُوا مِنْ يَسَسَتْ مِنْهُ مِنْ يُوسُفَ لَا تَيَّاسُوا مِنْ رَوْحِ اللَّهِ مَعْنَاهُ الرَّجَاءُ أَخْبَرَنِي عَبْدُهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْكَرِيمُ بْنُ الْكَرِيمِ بْنِ الْكَرِيمِ بْنِ الْكَرِيمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ.

۳۲۳ باب قول الله تعالى وَيُؤَيُّبُ إِذْنًا دَى رَبِّهِ أَنِّي مَسَّنِي الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ أُرْكَضُ: إِضْرِبْ يَرْكُضُونَ يَعْدُونَ.

۶۱۶ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَعْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ غُرْبَانَا خَرَّ

باب ۳۲۳۔ فرمان الہی ”اور ہم نے نجات دی، ایوب (۱) کو جب انہوں نے اپنے رب کو پکارا، اے پروردگار مجھے تکلیف پہنچ رہی ہے اور تو بڑا ارحم الراحمین ہے۔“ کا بیان، ارکض کے معنی ہیں تو ماریر کضون کے معنی ہیں دوڑتے ہیں۔

۶۱۶۔ عبد اللہ بن محمد جعفی، عبد الرزاق، معمر، ہمام، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک روز اس کیفیت سے کہ ایوب برہنہ غسل کر رہے تھے کہ ان کے اوپر بہت سی سونے کی ٹڈیاں گریں، پس وہ بڑور بڑور کر اپنے

(۱) حضرت ایوبؑ کو اللہ تعالیٰ نے مال و دولت اور اولاد، تمام نعمتوں سے خوب نوازا ہوا تھا بعد میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش ہوئی، سارا مال و اولاد ختم ہو گیا، سوائے بیوی کے تمام رشتہ داروں نے چھوڑ دیا، اور ایک خطرناک مرض میں مبتلا کر دیئے گئے۔ سات یا تیرہ یا اٹھارہ سال اسی مرض میں مبتلا رہے، پھر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور صحت اور دیگر نعمتیں پہلے سے زیادہ عطا فرمادیں۔

کپڑے میں رکھنے لگے تو ان کے پروردگار نے آواز دے کر کہا، اے ایوب تم دیکھ رہے ہو، کیا میں نے تمہیں اس سے بے نیاز نہیں کر دیا، انہوں نے عرض کیا، بیشک اے پروردگار! مگر مجھے تیری برکت سے بے نیازی نہیں ہو سکتی۔

باب ۳۲۴۔ مندرجہ ذیل آیت کریمہ کا بیان اور کتاب میں موسیٰ کا ذکر کیجئے بیشک وہ خالص (دوست) اور پیغمبر و نبی تھے اور ہم نے انہیں طور کی جانب سے آواز دی اور انہیں باتیں کرنے کے لئے اپنا مقرب بنایا اور ہم نے انہیں محض اپنی رحمت سے ان کے بھائی ہارون کو نبی بنا کر عطا کیا، قربنا و نجیا کے معنی ان سے گفتگو کی، مفرد وثنیہ اور جمع سب کے لئے نجی بولتے ہیں، محاورہ ہے خلصوا نجیا یعنی وہ مشورہ کرنے کے لئے الگ چلے گئے اور اس کی جمع انجیہ آتی ہے یعنی وہ مشورہ کرتے ہیں۔

باب ۳۲۵۔ آیت کریمہ ”اور فرعون کے خاندان میں اس مومن نے کہا جو (ابنک اپنا ایمان چھپائے ہوئے تھا، کیا تم ایسے شخص کو قتل کرو گے جو یہ کہتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ ہے،“ آخر آیت تک کا بیان۔

۶۱۷۔ عبد اللہ بن یوسف، علیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دھڑکتے دل سے حضرت خدیجہؓ کے پاس واپس آئے وہ آپ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں، اور ورقہ نصرانی ہو گئے تھے، انجیل کو عربی میں پڑھا کرتے تھے، تو ورقہ نے پوچھا، آپ نے کیا دیکھا؟ آنحضرت نے انہیں سب بتادیا، تو ورقہ نے کہا، یہ وہی ناموس (یعنی فرشتہ) ہے، جو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ پر نازل فرمایا تھا اور اگر مجھے تمہارا زمانہ ملے گا، تو میں تمہاری زبردست مدد کروں گا، الناموس یعنی وہ رازدار جسے آدمی اپنے ایسے راز بتادے جنہیں وہ ہر ایک پر ظاہر نہیں کرتا۔

عَلَيْهِ رَجُلٌ حَرَادٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَحَمَلَ يَحْنِي فِى نَوْبِهِ فَنَادَى رُبُّهُ يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَعْنَيْتُكَ عَمَّا تَرَى قَالَ بَلَى يَا رَبِّ وَلَكِنْ لَّا غِنَى لِّى عَنْ بَرَكَتِكَ .

۳۲۴ بَاب وَاذْكُرْ فِى الْكِتَابِ مُوسَى إِنَّهُ كَانَ مُخْلَصًا وَكَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا وَنَادَيْنَاهُ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا كَلَّمَهُ وَوَهَبْنَا لَهُ مِنْ رَّحْمَتِنَا أَخَاهُ هَارُونَ نَبِيًّا يُقَالُ لِلْوَاحِدِ وَلِلْأُنثَى وَالْجَمِيعِ نَجِيٌّ وَيُقَالُ خَلَصُوا نَجِيًّا: اعْتَزَلُوا نَجِيًّا وَالْجَمِيعُ أَنْجِيَّةٌ يَتَنَاجَوْنَ .

۳۲۵ بَاب وَقَالَ رَجُلٌ مُُّؤْمِنٌ مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ إِلَى قَوْلِهِ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ .

۶۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ سَمِعْتُ عُرْوَةَ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَدِيجَةَ يَرْجُفُ فَوَادَةً فَأَنْطَلَقَتْ بِهِ إِلَى وَرَقَةَ بْنِ نَوْفَلٍ وَكَانَ رَجُلًا تَصْرِيفُ الْإِنْجِيلَ بِالْعَرَبِيَّةِ فَقَالَ وَرَقَةُ مَاذَا تَرَى فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ وَرَقَةُ هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُوسَى وَإِنْ أَدْرَكْتَنِي يَوْمَكَ أَنْصُرَكَ نَصْرًا مُّؤَزَّرًا. النَّامُوسُ: صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي يَطْلَعُهُ بِمَا يَسْتُرُهُ عَنْ غَيْرِهِ.

باب ۳۲۶۔ آیت کریمہ ”اور کیا آپ تک موسیٰ کا قصہ پہنچا ہے؟ جب انہوں نے آگ دیکھی، طوی تک کا بیان، آنست یعنی میں نے آگ دیکھی ہے تاکہ میں اس میں سے کچھ آگ لیکر آؤں، ابن عباس فرماتے ہیں کہ مقدس کے معنی ہیں، بابرکت، طوی ایک وادی کا نام ہے، سیر تھا یعنی اس کی حالت، النہی یعنی پرہیزگاری، بملکنا بمعنی باختیار خود، ہوی یعنی بد بخت، فارغا یعنی سوائے موسیٰ کی یاد کے ہر چیز سے خالی ہے، ردع، یعنی (مددگار) تاکہ وہ میری تصدیق کرے، اور کہا جاتا ہے کہ ردع کے معنی فریاد رس یا مددگار کے ہیں، بیطش اور بیطش دونوں طرح ہے، یا تمرون یعنی وہ مشورہ کر رہے ہیں، جذوة یعنی (سوختہ) لکڑی کا وہ موٹا ٹکڑہ جس میں لپٹ (تو) نہیں (ہاں آگ ہے) سنشد یعنی ہم عنقریب تمہاری مدد کریں گے جب تم کسی کے مددگار ہو جاؤ تو گویا تم اس کے بازو ہو گئے، دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص حرف ادا نہ کر سکتا ہو، یا اس کی زبان میں لکنت ہو، یا وہ، ف زیادہ بولتا ہو، تو وہ عقدہ ہے ازری یعنی میری پشت، فیسحتکم یعنی تمہیں ہلاک و برباد کرے گا، المثلی امثل کا مؤنث ہے (بمعنی افضل و بہتر گویا) وہ کہتا ہے کہ (بطریقتم المثلی) یعنی تمہارا دین ختم کر دیں گے (کہا جاتا ہے، خذ المثلی، خذ الامثل (یعنی بہتر چیز کو لے لو) ثم ائتوا صفًا محاورہ ہے، اہل اتیت الصف الیوم یعنی جہاں نماز پڑھی جاتی ہے کیا تم اس جگہ آئے ہو، فاوجس یعنی دل میں خوف کیا، خیفہ (اصل میں خوفہ تھا) واؤ کے ماقبل کسرہ ہونے کی وجہ سے واؤ ختم ہو گیا (اور یاء آگئی) فی جذوع النخل میں فی، علی کے معنی میں ہے، خطبک یعنی تمہاری حالت، مساس

۳۲۶ بَابُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَهَلْ أَتَكَ حَدِيثُ مُوسَى إِذْ رَأَى نَارًا إِلَى قَوْلِهِ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى أَنَسْتُ۔ أَبْصَرْتُ۔ نَارًا لَعَلِّي آتِيكُمْ مِنْهَا بِقَبَسٍ آيَةٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمُقَدَّسُ۔ الْمُبَارَكُ۔ طُوًى: اسْمُ الْوَادِي۔ سِيرَتَهَا۔ حَالَتَهَا۔ وَالنَّهْيُ: التَّقْيُ بِمَلِكِنَا: بِأَمْرِنَا۔ هَوَى: شَقِي فَارِعَا إِلَّا مِنْ ذِكْرِ مُوسَى رَدَّءَا كَي يُصَدِّقْنِي۔ وَيُقَالُ مُعِيثًا أَوْ مُعِينًا يَبْطِشُ وَيَبْطِشُ يَأْتِمِرُونَ: يَتَشَاوَرُونَ وَالْجَذْوَةُ قِطْعَةٌ غَلِيظَةٌ مِنَ الْخَشَبِ لَيْسَ فِيهَا لَهَبٌ سَنَشُدُّ سَنَعِينُكَ كُلَّمَا عَزَزْتَ شَيْئًا فَقَدْ جَعَلْتَ لَهُ عَضْدًا وَقَالَ غَيْرُهُ كُلَّمَا لَمْ يَنْطِقْ بِحَرْفٍ أَوْ فِيهِ تَمَتَّةٌ أَوْ فَاةٌ فَهِيَ عُقْدَةٌ. أَزْرَى: ظَهَرِي فَيُسْحِتُكُمْ فَيَهْلِكُكُمْ الْمُثْلَى تَأْنِيْتُ الْأَمَثِلِ يَقُولُ بَدِينُكُمْ يَقَالُ خُذِ الْمُثْلَى خُذِ الْأَمَثِلَ ثُمَّ ائْتُوا صَفًّا، يَقَالُ هَلْ آتَيْتَ الصَّفَّ الْيَوْمَ يَعْنِي الْمُصَلَّى الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ فَأَوْجَسَ: أَضْمَرَ خَوْفًا، فَذَهَبَتْ الْوَاوُ مِنْ خِيفَةٍ لِكُسْرَةِ الْحَارِ فِي جُذُوعِ النَّخْلِ: عَلَى جُذُوعِ خَطْبِكَ: بِأَنَّكَ مِسَاسَ مَصْدَرُ مَاسَةٍ مِسَاسًا لَنَنْسِفَنَّهُ لَنُذَرِّيَنَّهُ الضُّحَاءَ الْحَرَّ قُصْبِيهِ: اتَّبَعِي آثَرَهُ وَقَدِيكُونُ أَنْ تَقْصَّ الْكَلَامَ نَحْنُ نَقْصُ عَلَيْكَ عَنْ

مصدر ہے ماسہ کالنتسفنہ یعنی ہم اسے ضرور پھیلا دیں گے، اڑا دیں گے، الضحیٰ یعنی گرمی (دھوپ) قصیدہ، یعنی اس کے پیچھے چلی جا اور کبھی باتیں کرنے کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے نحن نقص عليك، عن جنب کے معنی دور سے، عن جنابة و عن اجتناب، سب کے معنی ایک ہی ہیں، مجاہد فرماتے ہیں کہ علی قدر معنی وعدہ کی جگہ پر، لَا تَنِيَا (ست نہ ہونا) یسّا یعنی خشک من زینتہ القوم سے مراد فرعونوں کے وہ زیورات جو انہوں نے مستعار لئے تھے، فقد فتھا یعنی میں نے اسے ڈال دیا، القی کے معنی بنایا، فَنَسَىٰ موسیٰ کا مطلب یہ ہے کہ وہ یوں کہتے تھے کہ موسیٰ (علیہ السلام) اپنے پروردگار کو چھوڑ کر کہیں اور چلے گئے ہیں، ان لایرجع الیہم قولاً۔ گوسالہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

۶۱۵۔ ہدبہ بن خالد، ہام، قتادہ، حضرت انس بن مالک، حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے شب معراج کا یہ حال بھی بیان کیا، کہ جب پانچویں آسمان پر گئے تو وہاں حضرت ہارون سے ملے تو جبریلؑ نے کہا کہ یہ ہارون ہیں انہیں سلام کیجئے، میں نے انہیں سلام کیا، انہوں نے جواب دے کر کہا کہ اے برادر صالح اور نبی صالح مرحبا، اس کے متابع حدیث ثابت و عباد بن ابو علی، حضرت انس رضی اللہ عنہ رسالت مآب ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

باب ۳۲۷۔ فرمان الہی اور کیا آپ تک موسیٰ کا واقعہ پہنچا اور اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو کلام سے نوازا کا بیان۔

۶۱۹۔ ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، معمر زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے شب معراج کے بیان میں فرمایا کہ میں نے موسیٰ کو دیکھا، تو وہ ایک دبیلے قسم کے آدمی تھے، ان کے بال زیادہ

جُنُب: عَنْ بُعْدٍ. وَعَنْ جَنَابَةٍ وَعَنْ اجْتِنَابٍ وَاحِدٌ. قَالَ مُجَاهِدٌ عَلَى قَدْرِ: مَوْعِدٌ لَا تَنِيَا. يَسَا يَابِسًا. مِنْ زِينَةِ الْقَوْمِ الْحُلِيِّ الَّذِي اسْتَعَارُوا مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ فَقَدَفْتُهَا: أَلْقَيْتُهَا الْقَى: صَنَعَ. فَنَسَىٰ مُوسَىٰ هُمْ يَقُولُونَهُ أَخْطَا الرَّبُّ أَنْ لَا يَرْجِعَ إِلَيْهِمْ قَوْلًا فِي الْعَجَلِ.

۶۱۵۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ ابْنِ صَعْصَعَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْثٍ أُسْرِيَ بِهِ حَتَّىٰ أَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَإِذَا هَارُونَ قَالَ هَذَا هَارُونُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّيْنِ قَالَ مَرْحَبًا بِالْآخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ تَابَعَهُ ثَابِتٌ وَعَبَّادُ بْنُ أَبِي عَالِيٍّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۲۷ بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: وَهَلْ آنَاكَ حَدِيثُ مُوسَى. وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى تَكْلِيمًا.

۶۱۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

چچدار نہیں تھے، ایسا معلوم ہوتا تھا، کہ گویا وہ (قبیلہ) شنوۃ کے ایک فرد ہیں اور میں نے عیسیٰ کو دیکھا، تو وہ میانہ قد سرخ رنگ کے تھے، ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ ابھی حمام سے نکلے ہیں اور میں ابراہیم کی اولاد میں سب سے زیادہ ان کے مشابہ ہوں، پھر مجھے دو پیالے دیئے گئے، ایک میں دودھ اور دوسرے میں شراب تھی، جبریل نے کہا، دونوں میں جو چاہیں پی لیجئے، میں نے دودھ لے کر پی لیا، تو مجھ سے کہا گیا، کہ تم نے فطرت کو اختیار کیا ہے، اگر آپ شراب کو پی لیتے، تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

۶۲۰۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، قتادہ، ابو العالیہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی کو یہ کہنا مناسب نہیں کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں اور آپ نے انہیں ان کے باپ کی طرف منسوب کیا اور رسول اللہ ﷺ نے شب معراج کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ موسیٰ ایک دراز قد گندمی رنگ کے آدمی تھے، گویا وہ (قبیلہ) شنوۃ کے ایک مرد ہیں اور فرمایا کہ عیسیٰ پیچیدہ بال والے میانہ قد کے انسان تھے اور آپ نے داروغہ جنم مالک اور دجال کا بھی ذکر فرمایا۔

۶۲۱۔ علی بن عبد اللہ، سفیان، ایوب سختیانی، ابن سعید بن جبیر، ان کے والد، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو یہودیوں کو یوم عاشوراکا روزہ رکھتے ہوئے پایا، یہودیوں نے بتایا کہ یہ بہت بڑا دن ہے، اسی دن اللہ نے موسیٰ کو نجات دے کر فرعونیوں کو غرق کیا تھا، تو شکرانہ کے طور پر موسیٰ نے اس دن روزہ رکھا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ان سب میں موسیٰ کے زیادہ قریب ہوں، لہذا آپ نے اس کا روزہ رکھا اور دوسروں کو رکھنے کا حکم دیا۔

باب ۳۲۸۔ مندرجہ ذیل آیت کریمہ کا بیان، اور ہم نے موسیٰ سے تیس رات کا وعدہ کیا اور ہم نے انہیں دس رات زیادہ کر کے پورا کیا، پس ان کے پروردگار کا وقت چالیس راتیں پوری ہو گئیں اور موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا

لَيْلَةً أُسْرِي بِهِ رَأَيْتُ مُوسَى وَإِذَا رَجُلٌ ضَرَبَ رَجُلًا كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنْوَةَ وَرَأَيْتُ عِيسَى فَإِذَا هُوَ رَجُلٌ رُبْعَةٌ أَحْمَرٌ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيْمَاسٍ وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِ إِبْرَاهِيمَ ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَاءَيْنِ فِي أَحَدِهِمَا لَبَنٌ وَفِي الْآخَرِ خَمْرٌ فَقَالَ اشْرَبْ أَيُّهُمَا شِئْتَ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرَبْتُهُ فَقِيلَ أَخَذْتَ الْفِطْرَةَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ .

۶۲۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَمٍّ نَبِيَّكُمْ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُوسُفَ بْنِ مَتَّى وَلَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ وَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً أُسْرِي بِهِ فَقَالَ مُوسَى أَدَمُ طَوَالَ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنْوَةَ وَقَالَ عِيسَى جَعْدٌ مَرْبُوعٌ وَذَكَرَ مَالِكٌ خَاِزَنَ النَّارِ وَذَكَرَ الدَّجَالَ .

۶۲۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ ابْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَجَدَهُمْ يَصُومُونَ يَوْمًا يَعْنِي عَاشُورَاءَ فَقَالُوا هَذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ وَهُوَ يَوْمٌ نَجَّى اللَّهُ فِيهِ مُوسَى وَأَغْرَقَ آلَ فِرْعَوْنَ فَصَامَ مُوسَى شُكْرًا لِلَّهِ فَقَالَ أَنَا أَوْلَى بِمُوسَى مِنْهُمْ فَصَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ .

۳۲۸ باب قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: وَوَعَدْنَا مُوسَى ثَلَاثِينَ لَيْلَةً وَأَتَمَمْنَاهَا بِعَشْرِ فِتْنٍ مِيقَاتٍ رَبِّهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً وَقَالَ مُوسَى لِأَخِيهِ هَارُونَ اخْلُفْنِي فِي قَوْمِي وَأَصْلِحْ

تم میری قوم میں میرے نائب ہو، اور اصلاح کرتے رہنا، اور فساد کرنے والوں کے طریقہ کی پیروی نہ کرنا اور جب موسیٰ ہمارے وقت کے مطابق آئے اور انہیں انکے رب نے کلام سے نواز اتوا انہوں نے درخواست کی کہ اے پروردگار! تو مجھے اپنا دیدار دکھا کہ میں تجھے دیکھوں، اللہ نے کہا تو مجھے کبھی بھی نہیں دیکھ سکتا، اول المؤمنین تک، دتہ یعنی اسے زلزلہ میں ڈالا، فدکتا یہاں فد لکن ہوتا، لیکن تمام پہاڑوں کو ایک ہی سمجھ لیا گیا ہے جیسے دوسری آیت میں ہے کہ آسمان اور زمین ملے ہوئے تھے، یہاں کن رتقا نہیں کہا یعنی ملے ہوئے، اشر ہوا انکے دلوں میں رچ گئی، ثوب مشرب یعنی رنگ کیا ہوا کپڑا، ابن عباس نے فرمایا، انبحسٹ کے معنی پھوٹ پڑی، واذ تنقنا الجبل یعنی جب ہم نے پہاڑ کو اٹھایا۔

۶۲۲۔ محمد بن یوسف، سفیان، عمرو بن مثنیٰ، ان کے والد، حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب لوگ بیہوش ہو جائیں گے اور میں سب سے پہلے ہوش میں آؤں گا تو میں موسیٰ کو دیکھوں گا کہ وہ عرش کا پایہ پکڑے ہوئے ہیں تو مجھے معلوم نہیں کہ وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آجائیں گے یا انہیں طور کی بیہوشی کا معاوضہ دیا جائے گا (کہ وہ یہاں بے ہوش نہیں ہوں گے)۔

۶۲۳۔ عبد اللہ بن محمد جعفی، عبد الرزاق، معمر، ہمام، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت کبھی نہ سڑتا اور اگر حوانہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے شوہر سے خیانت نہ کرتی۔

باب ۳۲۹۔ طوفان کا بیان، طوفان کبھی سیلاب کا ہوتا ہے اور لوگوں کے زیادہ مرنے کو بھی طوفان کہتے ہیں، القمل کے معنی چمچڑی جو چھوٹی جوں کی طرح ہوتی ہے، حقیق کے معنی

وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُفْسِدِينَ وَلَمَّا جَاءَ مُوسَىٰ لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ قَالَ رَبِّ أَرِنِي أَنظُرَ إِلَيْكَ قَالَ لَنْ تَرَانِي إِلَىٰ قَوْلِهِ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ يُقَالُ دَكَّهُ: زَلَزَلَهُ فَدَكَّتْنَا فَدَكِكُنْ، جَعَلَ الْجِبَالَ كَالْوَحْدَةِ كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ إِنَّ السَّمُوتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا وَلَمْ يَقُلْ كُنْ رَتْقًا مُلْتَصِقَتَيْنِ أَشْرَبُوا ثَوْبٌ مُشْرَبٌ مَصْبُوعٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ائْبَحَسْتُ ائْفَجَحْتُ وَادُّ تَنَقَّنَا الْجَبَلَ: رَفَعْنَاهُ .

۶۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ يُصَعَّقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا أَنَا بِمُوسَىٰ أَحَدَ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَفَاقَ قَبْلِي أَمْ جُوزَى بِصَعْقَةِ الطُّورِ .

۶۲۳۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَعْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا بَنُو إِسْرَآئِيلَ لَمْ يَخْتَرْ اللَّهُمَّ وَلَوْ لَا حَوَاءُ لَمْ تَخُنْ أُنْتِ زَوْجَهَا الدَّهْرَ .

۳۲۹ باب طُوفَانٍ مِّنَ السَّبِيلِ يُقَالُ لِلْمَوْتِ الْكَثِيرِ طُوفَانٌ الْقَمْلُ: الْحُمَانُ يَشْبَهُ صِغَارَ الْحَلَمِ حَقِيقٌ: حَقٌّ سَقِطٌ كُلُّ

ہیں لائق اور حق، سَقَطَ یعنی نادام ہوا جو شخص نادام ہوتا ہے تو وہ اپنے ہاتھ پر گر پڑتا ہے۔

واقعہ خضر و موسیٰ علیہما السلام

۶۲۴۔ عمرو بن محمد، یعقوب بن ابراہیم، ان کے والد، صالح، ابن شہاب، عبید اللہ، بن عبد اللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے اور حبر بن قیس کے درمیان موسیٰ کے ساتھی کے بارے میں اختلاف ہوا، ابن عباس نے فرمایا وہ خضر ہیں، پھر ابی بن کعب ادھر سے گزرے، تو انہیں ابن عباس نے بلا کر کہا کہ میرا اور میرے اس دوست کا موئے کے اس ساتھی کے بارے میں اختلاف ہو گیا ہے، جن سے ملنے کی موسیٰ بنے سبیل دریافت کی تھی، کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے ان کا کچھ حال بیان کرتے سنا ہے؟ ابی نے کہا ہاں! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ موسیٰ بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں تھے، کہ ایک شخص آیا اور اس نے کہا، کیا آپ ایسے شخص کو جانتے ہیں، جو آپ سے بڑا عالم ہو؟ تو موسیٰ نے کہا نہیں، تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ ہاں (تم سے بڑا عالم) ہمارا ایک بندہ خضر موجود ہے، تو موسیٰ نے ان سے ملاقات کا راستہ دریافت کیا تو انکی نشانی مچھلی بنا دی گئی، اور ان سے کہا گیا جب تم مچھلی کو نہ پاؤ تو پیچھے کو لوٹنا، تم خضر سے مل جاؤ گے، تو موسیٰ دریا میں مچھلی کا نشان دیکھتے رہے، پھر موسیٰ سے ان کے خادم نے کہا کیا آپ کو معلوم ہے کہ جب ہم اس پتھر کے پاس بیٹھے تھے، تو میں مچھلی کو بھول گیا اور مجھے اس کی یاد سے صرف شیطان نے غافل کر دیا ہے، تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ ہمیں تو اسی کی تلاش تھی، پس وہ دونوں پچھلے پاؤں لوٹ پڑے اور خضر سے ملاقات ہوئی، پھر انکی کیفیت اللہ نے اپنی کتاب میں بیان فرمائی ہے۔

۶۲۵۔ علی بن عبد اللہ، سفیان، عمرو بن دینار، سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباس سے کہا کہ نوف یکالی کہتے ہیں کہ خضر (کی ملاقات) والے موسیٰ وہ نہیں ہیں جو بنی اسرائیل کے پیغمبر تھے، بلکہ وہ دوسرے ہیں۔ ابن عباس نے کہا وہ دشمن خدا جھوٹ

مَنْ نَدِمَ فَقَدْ سَقَطَ فِي يَدِهِ .

حَدِيثُ الْخَضِرِ مَعَ مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَام
۶۲۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحِ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ تَمَارَى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسٍ
الْفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسَى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
هُوَ خَضِرٌ قَمَرٌ بِهِمَا أَبِي بْنُ كَعْبٍ فَدَعَاهُ ابْنُ
عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنِّي تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هَذَا فِي
صَاحِبِ مُوسَى الَّذِي سَالَ السَّبِيلَ إِلَى لِقَائِهِ
هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَذْكُرُ شَأْنَهُ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: بَيْنَمَا مُوسَى فِي مَلَأٍ
مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ
أَحَدًا أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ لَا فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيَّ
مُوسَى بَلَى عَبْدُنَا خَضِرٌ فَسَالَ مُوسَى السَّبِيلَ
إِلَيْهِ فَجَعَلَ لَهُ الْحُوتُ آيَةً وَقِيلَ لَهُ إِذَا فَقَدْتَ
الْحُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَكَانَ يَتَّبِعُ
الْحُوتَ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ لِمُوسَى فَنَاهُ أَرَأَيْتَ إِذْ
أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا
أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ فَقَالَ مُوسَى
ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا
فَوَجَدَا خَضِرًا فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا الَّذِي قَصَّ
اللَّهُ فِي كِتَابِهِ .

۶۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لَا بَنَ عَبَّاسٍ إِنَّ
نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى صَاحِبَ

کہتا ہے مجھے ابی بن کعب کے واسطے سے رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ ایک دن موسیٰ بنی اسرائیل کے سامنے وعظ کہنے کھڑے ہوئے، تو ان سے پوچھا گیا سب سے بڑا عالم کون ہے؟ موسیٰ نے کہا کہ میں! پس اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہ آئی کیونکہ موسیٰ نے اسے خدا کی طرف منسوب نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا کہ مجمع البحرین میں ہمارا ایک بندہ ہے جو تم سے بڑا عالم ہے، موسیٰ نے عرض کیا کہ اے پروردگار! مجھے ان تک کون پہنچائے گا اور کبھی سفیان یہ الفاظ روایت کرتے کہ اے پروردگار میں کس طرح ان تک پہنچوں، اللہ نے فرمایا تم ایک مچھلی لو اور اسے زنبیل میں رکھ لو، جہاں وہ مچھلی غائب ہوئے تو میرا بندہ وہیں ہوگا، کبھی سفیان غم کی جگہ شہرہ روایت کرتے، پھر وہ اور انکے خادم یوشع بن نون چلے، حتیٰ کہ ایک بڑے پتھر کے پاس پہنچے، دونوں نے اس پر اپنا سر رکھا، تو موسیٰ کو نیند آگئی، مچھلی تڑپ کر نکلی اور دریا میں گر گئی، اور اس نے دریا میں اپنا راستہ سرنگ کی طرح بنالیا یعنی اللہ نے مچھلی جانے کے راستہ سے پانی کے بہاؤ کو روک لیا، پس وہ طاق کی طرح ہو گیا اور آپ نے اشارہ سے بتایا کہ طاق کی طرح ہو گیا پھر دونوں باقی رات اور پورا دن آگے چلے، جب دوسرا دن ہوا تو موسیٰ نے اپنے خادم سے کہا ذرا ہمارا کھانا تولاؤ ہم نے اس سفر میں بڑی تکلیف اٹھائی، اور موسیٰ کو سفر میں کلفت اس وقت تک محسوس نہ ہوئی جب تک وہ اللہ کے حکم کردہ راستہ سے آگے نہ بڑھ گئے، تو ان کے خادم نے کہا، آپ کو معلوم ہے کہ جب ہم پتھر کے پاس بیٹھے تھے، تو میں مچھلی کو بھول گیا اور مجھے تو صرف شیطان ہی نے اسکی یاد سے غافل کیا ہے، اور اس نے دریا میں اپنا عجیب طریقہ سے راستہ بنالیا سو مچھلی کا وہ سرنگ نما راستہ ان کے لئے تعجب کا باعث تھا، موسیٰ نے کہا ہم تو یہی چاہتے تھے، پھر وہ دونوں اپنے قدم کے نشان دیکھتے ہوئے پیچھے لوٹے، یہاں تک کہ دونوں اسی پتھر کے پاس پہنچے تو ایک آدمی کو دیکھا کہ کپڑا اوڑھے ہوئے لیٹا ہے، موسیٰ نے اسے سلام کیا، تو انہوں نے جواب دیا اور کہا اس سرزمین میں تو سلام کا رواج نہیں ہے، تو انہوں نے کہا، میں موسیٰ ہوں اس شخص نے کہا، کیا بنی اسرائیل کے موسیٰ؟ موسیٰ نے کہا ہاں! میں آپ کے پاس وہ ہدایت کی باتیں سیکھنے کو آیا ہوں، جو آپ کو بتائی گئی ہیں۔ انہوں نے

الْحَضْرَ لَيْسَ هُوَ مُوسَىٰ بَنِي إِسْرَءِيلَ إِنَّمَا مُوسَىٰ آخَرُ فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبِي بْنُ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مُوسَىٰ قَامَ حَاطِيًّا فِي بَنِي إِسْرَءِيلَ فَسُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ فَقَالَ أَنَا فَعَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرِدْ الْعِلْمَ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ بَلَىٰ لِي عَبْدٌ بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ أَيُّ رَبِّ وَمَنْ لِي بِهِ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ أَيُّ رَبِّ وَكَيْفَ لِي بِهِ قَالَ أَتَأْخُذُ حُوتًا فَتَجْعَلُهُ فِي مِكْتَلٍ حَيْثُمَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَهُوَ تَمَّ وَرُبَّمَا قَالَ وَهُوَ تَمَّ وَأَخَذَ حُوتًا فَجَعَلَهُ فِي مِكْتَلٍ ثُمَّ انْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ يَوْشَعَ بْنُ نُونٍ حَتَّىٰ أَتَيَا الصَّخْرَةَ وَضَعَا رُؤُسَهُمَا فَرَقَدَ مُوسَىٰ وَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فَخَرَجَ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا فَأَمْسَكَ اللَّهُ عَنِ الْحُوتِ جَرِيَةَ الْمَاءِ فَصَارَ مِثْلَ الطَّاقِ فَقَالَ هَكَذَا مِثْلَ الطَّاقِ فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ بَقِيَّةَ لَيْلَتِهِمَا وَيَوْمَهُمَا حَتَّىٰ إِذَا كَانَ مِنَ الْعَدِ قَالَ لِفَتَاهُ إِنِّي عَدَاؤُنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا وَلَمْ يَجِدْ مُوسَىٰ النَّصَبَ حَتَّىٰ جَاوَزَ حَيْثُ أَمَرَهُ اللَّهُ قَالَ لَهُ فَتَاهُ أَرَأَيْتَ إِذَاوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَوْ أَذْكُرُهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا فَكَانَ لِلْحُوتِ سَرَبًا وَهُمَا عَجَبًا قَالَ لَهُ مُوسَىٰ ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَأَرْتَدَّا عَلَىٰ آثَارِهِمَا قَصَصًا رَجَعَا يَقْضَانِ آثَارَ هُمَا حَتَّىٰ انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِذَا رَجُلٌ مُسَجًى بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ مُوسَىٰ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَقَالَ وَأَنْتَىٰ بَارِضُكَ السَّلَامُ قَالَ أَنَا مُوسَىٰ قَالَ مُوسَىٰ بَنِي إِسْرَءِيلَ قَالَ

نَعَمْ أَتَيْتُكَ لِتُعَلِّمَنِي مِمَّا عَلَّمْتَ رُسُلًا قَالَ
يَا مُوسَى إِنِّي عَلَىٰ عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمْنِيهِ
اللَّهُ لَا تَعْلَمُهُ وَأَنْتَ عَلَىٰ عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللَّهِ
عَلَّمَكُمُ اللَّهُ لَا أَعْلَمُهُ قَالَ هَلْ اتَّبَعُكَ قَالَ
إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ
عَلَىٰ مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خَيْرًا إِلَىٰ قَوْلِهِ أَمْرًا
فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَىٰ سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ
بِهِمَا سَفِينَةٌ كَلَّمُوهُمْ أَنْ يَحْمِلُوهُمْ فَعَرَفُوا
الْخَضِرَ فَحَمَلُوهُ بِغَيْرِ نَوْلٍ فَلَمَّا رَكِبَا فِي
السَّفِينَةِ جَاءَ عَصْفُورٌ فَوَقَعَ عَلَىٰ حَرْفِ
السَّفِينَةِ فَفَرَّقَ فِي الْبَحْرِ نَفْرَةً أَوْ نَفْرَتَيْنِ قَالَ لَهُ
الْخَضِرُ يَا مُوسَى مَا نَقَصَ عِلْمِي وَعِلْمُكَ
مِنْ عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا مِثْلَ مَا نَقَصَ هَذَا الْعَصْفُورُ
بِمِنْقَارِهِ مِنَ الْبَحْرِ إِذْ أَخَذَ الْفَاسَ فَفَزَعَ لَوْحًا
قَالَ فَلَمَحَ جَاءُ مُوسَىٰ إِلَّا وَقَدْ قَلَعَ لَوْحًا
بِالْقُدُومِ فَقَالَ لَهُ مُوسَىٰ مَا صَنَعْتَ قَوْمٌ
حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتُ إِلَىٰ سَفِينِهِمْ
فَحَرَقْتُهَا لِتَغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتُ شَيْئًا إِمْرًا
قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ
لَا تُؤْاِجِدْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ
أَمْرِي عُسْرًا فَكَانَتْ الْأُولَىٰ مِنْ مُوسَىٰ
نَسِيَانًا فَلَمَّا خَرَجَا مِنَ الْبَحْرِ مَرُّوا بِغُلَامٍ
يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ
فَقَلَعَهُ بِيَدِهِ هَكَذَا وَأَوْمًا سَفِيَانِ بِاطْرَافِ
أَصَابِعِهِ كَأَنَّهُ يَقْطِطُ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ مُوسَىٰ
أَقْتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتُ شَيْئًا
تُكْرَهُ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ
صَبْرًا قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا
تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا فَانْطَلَقَا
حَتَّىٰ إِذَا آتَا أَهْلَ قَرْيَةٍ نِ اسْتَطَعَمَا أَهْلَهَا

کہا، اے موسیٰ مجھے کچھ خداداد علم ہے جو اللہ نے مجھے عطا کیا ہے تم
اسے نہیں جانتے اور تمہیں کچھ خداداد علم ہے جو اللہ نے تمہیں عطا
کیا ہے میں اسے نہیں جانتا، موسیٰ نے کہا کیا میں آپ کے پاس رہ سکتا
ہوں؟ خضر نے کہا تم میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکتے اور تم
کیونکر ایسی بات پر صبر کر سکتے ہو جس کی حقیقت کا تمہیں علم نہیں
ہے، موسیٰ نے کہا انشاء اللہ آپ مجھے صابر پائیں گے اور میں آپ کی
کسی معاملہ میں نا فرمائی نہیں کروں گا، پھر یہ دونوں دریا کے کنارے
کنارے چلے، ایک کشتی ان کی طرف سے گزری انہوں نے کشتی
والوں سے کہا ہمیں بٹھالو، کشتی والوں نے خضر کو پہچان لیا، تو بغیر کسی
اجرت کے انہیں بٹھالیا (اتنے میں) ایک چڑیا اگر کشتی کے ایک
طرف بیٹھ گئی اور اس نے دریا میں ایک یادو چو نہیں ماریں، خضر نے
کہا، اے موسیٰ میرے اور تمہارے علم سے خدا کے علم میں اتنی کمی
بھی نہیں ہوئی جتنا اس چڑیا نے اپنی چونچ سے دریا کا پانی کم کیا ہے (پھر)
ایک ایک خضر نے ایک کلباڑی اٹھائی اور کشتی کا ایک تختہ نکال ڈالا،
پس یکا یک موسیٰ نے دیکھا کہ انہوں نے کلباڑی سے کشتی کا تختہ
نکال ڈالا ہے، تو ان سے کہا، آپ نے یہ کیا کیا، ان لوگوں نے تو بغیر
اجرت کے ہمیں کشتی میں بٹھایا اور آپ نے ان کی کشتی کو توڑ ڈالا۔
تاکہ اس کی سواریوں کو غرق کر دیں۔ بے شک آپ نے یہ برا کام کیا
ہے خضر نے کہا، کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر
نہیں کر سکتے، موسیٰ نے کہا، میں بھول گیا تھا اس پر مواخذہ نہ کیجئے اور
میرے کام میں مجھ پر تنگی پیدا نہ کیجئے، پس پہلی مرتبہ تو موسیٰ سے
بھول ہوئی، پھر یہ دونوں دریا سے نکلے، تو ایک لڑکے کے پاس سے
گزرے جو اور لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، خضر نے اس بچہ کا سر پکڑ
کر اپنے ہاتھ سے اسے گردن سے جدا کر دیا، سفیان نے اپنی انگلیوں
سے ایسا اشارہ کیا جیسے وہ کوئی چیز توڑتے ہیں موسیٰ نے ان سے کہا،
آپ نے ایک پاکیزہ اور بے گناہ انسان کو بغیر جرم کے قتل کر دیا،
پیشک آپ نے بہت خراب کام کیا، خضر نے کہا کیا میں نے تم سے
نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے، موسیٰ نے کہا کہ اگر
اس کے بعد میں آپ سے کچھ پوچھوں تو مجھے جدا کر دیجئے، بے شک
آپ میری طرف سے معذوری کی حد کو پہنچ گئے، پھر وہ دونوں چلے

حتیٰ کہ جب وہ ایک گاؤں کے لوگوں کے پاس پہنچے تو انہوں نے ان سے کھانا مانگا، انہوں نے کھانا دینے سے انکار کر دیا، تو انہوں نے وہاں ایک دیوار دیکھی، جو گرا چاہتی تھی اور جھک گئی تھی، اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا اور سفیان نے اس طرح اشارہ کیا، جیسے وہ کسی چیز پر اوپر کی طرف ہاتھ پھیر رہے ہیں اور میں نے سفیان کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ وہ جھک گئی تھی صرف ایک مرتبہ سنا ہے، موسیٰ نے کہا، یہ لوگ ایسے ہیں کہ ہم ان کے پاس آئے۔ تو انہوں نے نہ ہمیں کھانا دیا، نہ ضیافت کی اور آپ نے انکی دیوار کو درست کر دیا، اگر آپ چاہتے تو ان سے اجرت لے لیتے، خضر نے کہا، یہی ہمارے تمہارے درمیان جدائی ہے میں تمہیں ان باتوں کی حقیقت بتاتا ہوں جن پر تم صبر نہیں کر سکتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، 'کاش موسیٰ صبر کرتے اور اللہ ہم سے ان کا (اور زیادہ) قصہ بیان کرتا، سفیان کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ موسیٰ پر رحم کرے، اگر وہ صبر کرتے، تو ہم سے ان کا اور قصہ بیان کیا جاتا اور ابن عباس نے (بجائے وکان ورائہم ملک یاخذ کل سفینۃ غضبا کے) کان اما مہم ملک یاخذ کل سفینۃ صالحۃ غضبا پڑھا (یعنی ان کے آگے ایک بادشاہ تھا، جو ہر بے عیب کشتی کو زبردستی چھین لیتا ہے اور ابن عباس نے یہ پڑھا) والغلام انعام فکان کافرا کان ابواہ مومنین (یعنی وہ لڑکا تو کافر تھا اور اس کے والدین مومن تھے) پھر سفیان نے مجھ سے کہا، میں نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے دو مرتبہ سنی، اور انہیں سے یاد کی، سفیان سے پوچھا گیا، کیا آپ نے عمرو سے سننے سے پہلے یہ حدیث یاد کر لی تھی، یا آپ نے کسی اور سے یہ حدیث یاد کی؟ سفیان نے کہا میں کس سے یاد کرتا، کیا میرے علاوہ یہ حدیث عمرو سے کسی اور نے روایت کی ہے میں نے یہ حدیث عمرو سے دو یا تین مرتبہ سنی اور انہیں سے یاد کی۔

۶۲۶۔ محمد بن سعید اصمہانی، ابن مبارک، معمر، ہمام بن منبہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خضر کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ وہ جس کسی صاف اور خشک زمین پر بیٹھتے، تو ان کے اٹھتے ہی وہ جگہ سبزے سے لہلہانے لگتی۔

فَابُوا أَنْ يُصَيِّمُوا هُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقُضَ مَا بِلَا أَوْ مَأْ بِيَدِهِ هَكَذَا وَأَشَارَ سُفْيَانُ كَأَنَّهُ يَمَسُّ شَيْئًا إِلَى فَوْقِ فَلَمْ أَسْمَعْ سُفْيَانَ يَذْكُرُ مَا بِلَا إِلَّا مَرَّةً قَالَ قَوْمُ أَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُطْعَمُونَا وَلَمْ يُصَيِّفُونَا عَمَدَتْ إِلَى حَاطِطِهِمْ لَوْ شِئْتُ لَاتَّخَذْتُ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ سَأْنَيْتُكَ بِنَاوِيلِ مَا لَمْ تَسْطِطْ عَلَيْهِ صَبْرًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَدْنَا أَنْ مُوسَى كَانَ صَبَرَ فَقَصَّ اللَّهُ عَلَيْنَا مِنْ خَبَرِهِمَا قَالَ سُفْيَانُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى لَوْ كَانَ صَبَرَ لَقَصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا وَقَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَامَهُمْ مِلْكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَضَبًا وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا وَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ ثُمَّ قَالَ لِي سُفْيَانُ سَمِعْتُهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ وَحَفِظْتُهُ مِنْهُ قِيلَ لِسُفْيَانَ حَفِظْتُهُ قَبْلَ أَنْ تَسْمَعَهُ مِنْ عَمْرٍ وَ أَوْتَحَفِظْتُهُ مِنْ إِنْسَانٍ فَقَالَ مِمَّنْ أَتَحَفِظُهُ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ عَمْرٍو غَيْرِي سَمِعْتُهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَحَفِظْتُهُ مِنْهُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُشْرَمٍ نَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ الْحَدِيثُ بِطَوِيلِهِ.

۶۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ نِ الْأَصْبَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَامِ بْنِ مُنْبِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرُ أَنَّهُ جَلَسَ عَلَى قَوْرٍ بَيْضَاءٍ فَإِذَا هِيَ تَهْتَرُ مِنْ

خَلْفِهِ خَضْرَاءَ .

۳۳۰ باب -

باب ۳۳۰۔ اس باب میں کوئی عنوان نہیں ہے۔

۶۲۷۔ الخلق بن نصر، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا، بنی اسرائیل کو حکم ہوا کہ دروازہ میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو جاؤ، اور زبان سے حطہ (بخندے) کہتے جاؤ، انہوں نے یہ حکم تبدیل کر دیا، یعنی وہ اپنے سر بیٹوں پر گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور زبان سے حبیثی شجرہ (بال میں دانہ) کہہ رہے تھے۔

۶۲۸۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ وَخِلَاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ فَبَدَلُوا فَدَخَلُوا يَرْحَفُونَ عَلَى أَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوا حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ .

۶۲۸۔ الخلق بن ابراہیم، روح بن عبادہ، عوف، حسن و محمد، خلاص، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ موسیٰ بڑے شرمیلے اور ستر پوش آدمی تھے، ان کی شرم کی وجہ سے ان کے جسم کا ذرا سا حصہ بھی ظاہر نہ ہوتا تھا بنی اسرائیل نے انہیں اذیت پہنچائی اور انہوں نے کہا کہ یہ جو اتنی پردہ پوشی کرتے ہیں تو صرف اس لئے کہ ان کا جسم عیب دار ہے یا تو انہیں برص ہے یا انتقالِ خصیتین ہے یا اور کوئی بیماری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو ان تمام بہتانوں سے پاک صاف کرنا چاہا، سو ایک دن موسیٰ نے تنہائی میں جا کر کپڑے اتار کر پتھر پر رکھ دیئے، پھر غسل کیا، جب غسل سے فارغ ہوئے تو اپنے کپڑے لینے چلے مگر وہ پتھر ان کے کپڑے لے کر بھاگا، موسیٰ اپنا عصا لے کر پتھر کے پیچھے چلے اور کہنے لگے اے پتھر! میرے کپڑے دے، اے پتھر! میرے کپڑے دے، حتیٰ کہ وہ پتھر بنی اسرائیل کی ایک جماعت کے پاس پہنچ گیا، انہوں نے برہنہ حالت میں موسیٰ کو دیکھا، تو اللہ کی مخلوقات میں سب سے اچھا اور ان تمام عیوب سے جو وہ منسوب کرتے تھے انہوں نے بری پایا، وہ پتھر ٹھہر گیا اور موسیٰ نے اپنے کپڑے لے کر پہن لئے، پھر موسیٰ نے اپنے عصا سے اس پتھر کو مارنا شروع کیا، پس بخدا موسیٰ کے مارنے کی وجہ سے اس پتھر میں تین یا چار یا بیس نشانات ہو گئے، یہی اس آیت کریمہ کا مطلب ہے کہ اے ایمان والو! ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے موسیٰ کو تکلیف پہنچائی، تو اللہ نے انہیں اس بات سے (جو وہ موسیٰ کے بارے میں کہتے تھے) بری کر دیا

۶۲۸۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ وَخِلَاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ فَبَدَلُوا فَدَخَلُوا يَرْحَفُونَ عَلَى أَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوا حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ .

اور وہ اللہ کے نزدیک باعزت تھے۔

۶۲۹۔ ابو الولید، شعبہ، اعمش، ابو وائل، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن کچھ تقسیم فرمایا تو ایک آدمی نے کہا کہ یہ تو ایسی تقسیم ہے جس سے اللہ کی رضا جوئی مقصود نہیں، میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ کو بتادی تو آپ اتنے غصہ ہوئے کہ میں نے اس غصہ کا اثر آپ کے چہرہ انور میں دیکھا، پھر آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ موسیٰ پر رحم فرمائے، انہیں اس سے بھی زیادہ تکلیف دی گئی، لیکن انہوں نے صبر کیا۔

باب ۳۳۱۔ فرمان خداوندی وہ اپنے بتوں کے پاس جمع بیٹھے تھے کا بیان، متبر یعنی نقصان (رسیدہ) والیتبروا یعنی وہ ہلاک کر دیں گے، ماعلوا، یعنی وہ چیز جس پر ان کا قبضہ ہو جایگا:

۶۳۰۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبدالرحمن، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ پیلو کے پھل چن رہے تھے، اور رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے کہ ان میں سے سیاہ پھل لو، کیونکہ وہ عمدہ ہوتے ہیں تو صحابہؓ نے عرض کیا، کیا آپ نے بکریاں چرائی ہیں؟ تو آپ نے فرمایا، ہر نبی نے ہی بکریاں چرائی ہیں۔

باب ۳۳۲۔ آیت کریمہ ”اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ایک گائے ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے“ کا بیان، ابو العالیہ نے کہا ”الغوان“ یعنی نوجوان اور بڑھیا کے درمیان ”فاقع“ بمعنی صاف ”لاذلول“ یعنی کام نے اسے دبلا اور کمزور نہ کیا ہو، ”شیر الارض“ یعنی وہ اتنی کمزور نہ ہو کہ زمین جو تہی ہو اور نہ زراعت کے کام میں آسکے مسلمہ یعنی عیوب سے پاک ہو، ”لاشیہ“ یعنی سپیدی نہ ہو، ”صفراء“ یعنی اگر تم چاہو تو سیاہ کے معنی کر لو اور صفراء سیاہ کو بھی کہا جاتا

۶۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو لَوْلَيْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَسَمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّا فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ هَذَا لِقِسْمَةٌ مَا أُرِيدُ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ فَأَتَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَغَضِبَ حَتَّى رَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى قَدْ أَوْذَى بِأَكْثَرٍ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ.

۳۳۱ بَابُ يَعْكُفُونَ عَلَى أَصْنَامٍ لَهُمْ مُتَبَرِّ خُسْرَانٍ وَلِيَتَبَرَّوْا يَدْمُرُوا مَا عُلُّوا مَا غَلَبُوا.

۶۳۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنِي الْكَبَاثَ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ فَإِنَّهُ أَطْيَبُ قَالُوا أَكُنْتَ تَرَعَى الْغَنَمَ قَالَ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدَّرَ عَاهَا.

۳۳۲ بَابُ وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً الْآيَةُ قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ الْعَوَانُ النِّصْفُ بَيْنَ الْبِكْرِ وَالْهَرَمَةِ فَاقْعُ صَافٌ لَا ذَلُولَ لَمْ يُذْلَلْهَا الْعَمَلُ تُثِيرُ الْأَرْضَ لَيْسَتْ بِذَلُولٍ تُثِيرُ الْأَرْضَ وَلَا تَعْمَلُ فِي الْحَرْثِ مُسَلِّمَةً مِنَ الْعُيُوبِ لَا شَيْءَ بَيَاضَ صَفْرَاءَ إِنْ شِئْتَ سَوْدَاءَ وَيُقَالُ صَفْرَاءَ كَقَوْلِهِ جَمَالَاتٌ صَفْرُ

ہے، جیسے قول خداوندی جمالات صفر (یعنی سیاہ رنگ کے اونٹ) ”فادار اتم“ یعنی تم نے اختلاف کیا۔

باب ۳۳۳۔ موسیٰ کی وفات اور اس کے بعد کے حالات کا بیان۔

۶۳۱۔ یحییٰ بن موسیٰ، عبدالرزاق، معمر، ابن طاؤس، ان کے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ملک الموت کو موسیٰ کے پاس بھیجا گیا، جب وہ ان کے پاس آئے تو موسیٰ نے ان کے ایک گھونسلہ مارا، تو وہ اللہ تعالیٰ کے پاس واپس گئے اور کہنے لگے کہ تو نے ایسے بندہ کے پاس مجھے بھیجا ہے جو موت نہیں چاہتا، اللہ تعالیٰ نے کہا کہ تم واپس جا کر اس سے کہو کہ تم کسی نیل کی پشت پر اپنا ہاتھ رکھو، پس جتنے بال ان کے ہاتھ کے نیچے آجائیں گے تو ہر بال کے بدلے میں ایک سال کی عمر ملے گی، موسیٰ نے کہا کہ اے پروردگار پھر کیا ہوگا؟ اللہ نے کہا، پھر موت آئے گی، موسیٰ نے کہا، تو ابھی آجائے، حضرت ابوہریرہ نے کہا، موسیٰ نے درخواست کی (۱) انہیں ارض مقدس سے ایک پتھر پھینکنے کے فاصلہ تک قریب کر دے، ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اگر میں وہاں ہوتا، تو تمہیں ان کی قبر راستہ کے کنارے سرخ ٹیلے کے نیچے دکھا دیتا۔

۶۳۲۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، ابو سلمہ بن عبد الرحمن وسعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ایک مسلمان اور یہودی نے باہم گالی گلوچ کی، مسلمان نے اپنی یہ قسم کھائی کہ اس ذات کی قسم! جس نے محمد مصطفیٰ ﷺ کو تمام عالم پر برگزیدہ کیا، یہودی نے کہا، اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ کو تمام عالم پر برگزیدہ کیا، پس اس موقع پر مسلمان نے اپنا ہاتھ اٹھا کر یہودی کے ایک طمانچہ رسید کیا، یہودی نے فوراً رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر اپنا اور اس مسلمان کا معاملہ بیان کر دیا تو آپ نے فرمایا تم

۶۳۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَلَمَّا جَاءَهُ صَاحُّهُ فَرَجَعَ إِلَى رَبِّهِ فَقَالَ أُرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ قَالَ ارْجِعْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَنْ تَوَرَّاهُ بِمَا غَطَّتْ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةً قَالَ أَيُّ رَبِّ تُمْ مَاذَا قَالَ تُمْ الْمَوْتُ قَالَ قَالَ قَالَ فَسَالَ اللَّهُ أَنْ يُدْنِيهِ مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَضِيَةً بِحَجَرٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ تُمْ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ تَحْتَ الْكُثْبِ الْأَحْمَرِ قَالَ وَأَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۶۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْعَالَمِينَ فِي قَسَمٍ يُقْسَمُ بِهِ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْعَالَمِينَ فِي قَسَمٍ يُقْسَمُ بِهِ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ

(۱) مقدس و بابرکت جگہ میں اور صالحین کے قرب میں دفن ہونا مستحب ہے، جیسا کہ حضرت موسیٰ کے اس ارشاد سے معلوم ہوتا ہے۔ حضرت موسیٰ ایک سو بیس سال زندہ رہے اور حضرت ہارون کی وفات کے گیارہ سال بعد ان کی وفات ہوئی۔

مجھے موسیٰ پر فضیلت نہ دو، کیونکہ قیامت کے دن لوگ بے ہوش ہو جائیں گے تو میں سب سے پہلے ہوش میں آؤں گا تو میں موسیٰ کو دیکھوں گا کہ وہ عرش کا کنارہ پکڑے ہوئے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ کیا وہ ان میں سے تھے جو بے ہوش ہوئے اور مجھ سے پہلے ہوش میں آگئے یا ان میں سے تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے بیہوش ہونے سے مستثنیٰ کر دیا ہے۔

۶۳۳۔ عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب حمید بن عبدالرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا، موسیٰ نے آدم سے (خدا کے یہاں) مباحثہ کیا، موسیٰ نے کہا تم وہی آدمی ہو جس کی لغزش نے اسے جنت سے نکلوا دیا، آدم نے کہا، تم وہ موسیٰ ہو جسے اللہ نے اپنی رسالت اور کلام سے برگزیدہ کیا پھر بھی تم مجھے ایسی بات پر جو میری پیدائش سے پہلے مقدر ہو چکی تھی، ملامت کرتے ہو، رسول اللہ ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا کہ آدم موسیٰ پر اس مباحثہ میں غالب آگئے۔

۶۳۴۔ مسدد، حصین بن نمیر، حصین بن عبدالرحمن، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ نے فرمایا کہ میرے سامنے تمام (انبیاء کی) امتیں لائی گئیں، میں نے ایک بہت بڑی جماعت دیکھی جس نے کنارہ آسمان کو ڈھانپ رکھا تھا تو بتایا گیا کہ یہ موسیٰ ہیں اپنی قوم میں۔

باب ۳۳۴۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ”اور اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے سامنے زوجہ فرعون کی مثال بیان کرتا ہے“ آخر آیت تک کا بیان:

۶۳۵۔ یحییٰ بن جعفر، کعبہ، شعبہ، عمرو بن مرہ، مرہ ہمدانی، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

وَالَّذِي اصْطَفَىٰ مُوسَىٰ عَلَى الْعَالَمِينَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ عِنْدَ ذَلِكَ يَدَهُ فَلَطَمَ الْيَهُودِيَّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمَرَ الْمُسْلِمَ فَقَالَ لَا تُخَيِّرُونِي عَلَىٰ مُوسَىٰ فَإِنَّ النَّاسَ يُضَعِفُونَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيْقُ فَإِذَا مُوسَىٰ بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فَيَمْنُ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَسْنَى اللَّهُ.

۶۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَىٰ فَقَالَ لَهُ مُوسَىٰ أَنْتَ آدَمُ الَّذِي أَخْرَجَكَ خَطِيئَتِكَ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ أَنْتَ مُوسَىٰ الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَاتِهِ وَبِكَلَامِهِ ثُمَّ تَلَوْنِي عَلَىٰ أَمْرِ قُدْرٍ عَلَىٰ قَبْلِ أَنْ أُخْلَقَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَىٰ مَرَّتَيْنِ.

۶۳۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَالَ عَرِضَتْ عَلَى الْأُمَمِ وَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأَفُقَ فَقِيلَ هَذَا مُوسَىٰ فِي قَوْمِهِ.

۳۳۴ بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَةً فِرْعَوْنَ إِلَى قَوْلِهِ وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِينَ.

۶۳۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ مُرَّةٍ

فرمایا مردوں میں بہت کامل ہوئے ہیں لیکن عورتوں میں سوائے آسیہ زوجہ فرعون اور مریم بنت عمران کے کوئی کامل نہیں ہوئی اور عائشہؓ کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسے شہرے میں بیگی ہوئی روٹی کی تمام کھانوں پر (اس زمانہ میں یہ کھانا تمام کھانوں سے بہتر سمجھا جاتا تھا)

باب ۳۳۵۔ آیت کریمہ ”بیشک قارون موسیٰ کی قوم سے تھا“ الایتہ کا بیان ”طہوہ“، یعنی وہ بھاری ہوتی تھیں، ابن عباس نے فرمایا، ”اولی القوۃ“، یعنی جنہیں مردوں کی طاقتور جماعت بھی نہ اٹھا سکے کہا جاتا ہے ”فرحین“ یعنی اترانے والے، ویکان اللہ، مثل الم تران اللہ کے ہے یعنی کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ جس پر چاہتا ہے روزی و سبغ کر دیتا ہے اور جس پر چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے، ”والی مدین اخاہم شعبیاً“، یعنی اہل مدین کی جانب ہم نے شعب کو بھیجا، مدین سے مراد اہل مدین ہیں کیونکہ مدین تو شہر کا نام ہے اور اسی طرح واسئل القریۃ اور واسئل العیر ہے، یعنی بستی والوں اور قافلہ والوں سے پوچھ لیجئے وراء کم ظہر یا یعنی انکی طرف انہوں نے توجہ نہ کی، جب تم کسی کی حاجت روائی نہ کرو، تو اس موقع پر ظہرت حاجتی وجعلتہ ظہر یا کہا جاتا ہے، اور ظہری یہ ہے کہ تم اپنے ساتھ سواری یا برتن لو، جس سے مدد چاہو، مکانہم و مکانہم کے ایک معنی ہیں، یغنوا یعنی زندہ رہے، یائس بمعنی رنجیدہ ہوا، انسی یعنی میں رنجیدہ ہوں، حسن نے فرمایا کہ بیشک تم بردبار اور ہدایت یافتہ ہو“ مذاق اور استہزاء کے طور پر کہتے تھے، مجاہد نے کہا لیکہ اصل میں الا لیکہ تھا، یوم الظلمہ اس لئے کہتے ہیں کہ اس دن عذاب کے بادلوں نے ان پر سایہ کر لیا تھا۔

الْهَمْدَانِي عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا أَسِيَةُ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ وَمَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَإِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ.

۳۳۵ باب إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوسَى الْآيَةِ لَتَنُوءَ لَتَقِيلُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أُولَى الْقُوَّةِ لَا يَرْفَعُهَا الْعُصْبَةُ مِنَ الرِّجَالِ يُقَالُ الْفَرِحِينَ الْمَرِحِينَ وَيَكَاثُ اللَّهُ مَثَلُ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْطُرُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ وَيُوسِعُ عَلَيْهِ وَيُضِيقُ وَآلِي مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا إِلَى أَهْلِ مَدْيَنَ لِأَنَّ مَدْيَنَ بَلَدٌ وَمِثْلُهُ وَاسْتَلِ الْقَرْيَةَ وَاسْتَلِ الْعِيرَ يَعْنِي أَهْلَ الْقَرْيَةِ وَأَهْلَ الْعِيرِ وَرَأَيْتُكُمْ ظَهْرِيًا لَمْ يَلْتَفِتُوا إِلَيْهِ يُقَالُ إِذَا لَمْ يَقْضِ حَاجَتَهُ ظَهَرْتُ حَاجَتِي وَجَعَلْتَنِي ظَهْرِيًا قَالَ الظَّهْرِيُّ أَنْ تَأْخُذَ مَعَكَ ذَابَّةً أَوْ وِعَاءً تُسْتَظْهِرُ بِهِ مَكَانَتِهِمْ وَمَكَانَهُمْ وَاحِدٌ يَغْنَوُ يَغْنُو يَغْنُو يَأْتِسُ يَحْزُنُ أَسَى أَحْزَنُ وَقَالَ الْحَسَنُ إِنَّكَ لَأَنْتَ الْحَلِيمُ يَسْتَهْزِئُونَ بِهِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَيْكَةُ الْآيَةِ يَوْمُ الظُّلَّةِ أَظْلَالُ الْغَمَامِ الْعَذَابِ عَلَيْهِمْ.

باب ۳۳۶۔ فرمان خداوندی اور بیشک یونس پیغمبروں میں سے ہیں ملیم تک، مجاہد نے کہا ملیم یعنی گناہ گار، المشحون یعنی بھری ہوئی اور لدی ہوئی، سواگر وہ تسبیح پڑھنے والے نہ ہوتے، ”الایۃ فنبدناہ بالعراء یعنی ہم نے انہیں زمین میں ڈالا اور وہ بیمار تھے اور ہم نے ان کے قریب ایک بغیر تنا والا درخت، جیسے کدو وغیرہ پیدا کر دیا، یقطین بغیر تنا کے درخت جیسے کدو وغیرہ اور ہم نے یونس کو ایک لاکھ یا اس سے زیادہ آدمیوں کے پاس بھیجا پھر وہ ایمان لے آئے، تو ہم نے انہیں کچھ دنوں تک نفع اندوز کیا“ اور (اے محمد) تم مچھلی والے کی طرح نہ ہو جانا، جب انہوں نے خدا کو پکارا اور وہ سخت غمزدہ تھے، مظلوم، کظیم یعنی غمزدہ۔

۶۳۶۔ مسدد، یحییٰ، سفیان، اعمش (دوسری سند) ابو نعیم، سفیان، اعمش، ابوالاکل، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص تم میں سے یہ نہ کہے کہ میں یونس سے بہتر ہوں، مسدد نے یہ الفاظ اور زیادہ روایت کئے ہیں کہ یونس بن متی۔

۶۳۷۔ حفص، شعبہ، قتادہ، ابوالعالیہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی بندہ (مومن) کو یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں اور آپ نے انہیں ان کے باپ کی طرف منسوب کیا۔

۶۳۸۔ یحییٰ بن بکیر، علیث، عبدالعزیز بن ابوسلمہ، عبداللہ بن الفضل، اعرج، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی اپنا کچھ سامان فروخت کر رہا تھا اس کے عوض اتنی قیمت دی جا رہی تھی جس پر وہ راضی نہیں تھا، تو اس نے کہا نہیں اس ذات کی قسم ہے جس نے موسیٰ کو نوع بشر پر برگزیدہ کیا، یہ بات ایک انصاری نے سن لی، اس نے کھڑے ہو کر یہودی کے منہ پر طمانچہ مارا

۳۳۶۔ بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ إِلَى قَوْلِهِ وَهُوَ مُلِيمٌ قَالَ مُجَاهِدٌ مُدْتُبُ الْمَشْحُونِ الْمُؤَفَّرُ فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ الْآيَةُ فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَاءِ بَوَاحٍ الْأَرْضِ وَهُوَ سَقِيمٌ وَأَنْبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَقْطِينٍ مِّنْ غَيْرِ ذَاتِ أَصْلِ الدُّبَاءِ وَنَحْوَهُ وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَى مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ فَأَمْنُوا فَمَتَّعْنَا هُمْ إِلَى حِينٍ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوتِ إِذْ نَادَى وَهُوَ مَكْظُومٌ كَظِيمٌ وَهُوَ مَغْمُومٌ.

۶۳۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ إِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ زَادَ مُسَدَّدٌ يُونُسَ بْنِ مَتَّى .

۶۳۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ إِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ .

۶۳۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْفَضْلِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا يَهُودِيٌّ يَبْرُضُ سَلْعَتَهُ أُعْطِيَ بِهَا شَيْئًا كَرِهَهُ فَقَالَ لَا وَالَّذِي اصْطَلَقَنِي مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ فَمَسِمَعَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَامَ

اور اس سے کہا، تو کہتا ہے کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے موسیٰ کو نوع بشر پر برگزیدہ کیا، حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں موجود ہیں، وہ یہودی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا اے ابو القاسم! مجھے امان اور عہد مل چکا ہے (یعنی میں ذمی ہوں) پھر کیا وجہ ہے کہ فلاں شخص نے میرے منہ پر طمانچہ مارا، پھر پورا واقعہ اس نے بتایا، پس رسول اللہ ﷺ کو اتنا غصہ آیا کہ چہرہ مبارک سے ظاہر ہو رہا تھا، پھر آپ نے فرمایا کہ خدا کے پیغمبروں میں سے کسی کو کسی پر فضیلت نہ دو (۱) کیونکہ جس وقت صور پھونکا جائے گا، تو آسمان اور زمین کے رہنے والے سب بیہوش ہو جائیں گے، سوائے اس کے جسے اللہ چاہے پس میں سب سے پہلے اٹھایا جاؤں گا، تو میں موسیٰ کو عرش پکڑے ہوئے دیکھوں گا، پس میں نہیں کہہ سکتا کہ آیا انہیں طور کے دن کی بیہوشی کا یہ معاوضہ ملا ہے (کہ وہ آج بیہوش نہ ہوئے) یا انہیں مجھ سے پہلے اٹھا دیا گیا، اور میں یہ بھی نہیں کہتا کہ کوئی شخص یونس بن متی سے افضل ہے۔

۶۳۹۔ ابوالولید، شعبہ، سعد بن ابراہیم، حمید بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ کسی بندہ (مومن) کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ یہ کہے کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں۔

باب ۳۳۔ ”آیت کریمہ“ اور ان سے اس بستی کی حالت پوچھئے، جو دریا کے کنارے تھی کا بیان اذیعذون فی السبت یعنی جب انہوں نے شنبہ (کی حرمت و عظمت کے بارے) میں حد سے تجاوز کیا جب ہفتہ کے روز ان کی مچھلیاں ان کے پاس اوپر آ جاتی تھیں شرعاً یعنی ظاہر ہو کر اور اوپر آخر آیت خاصین تک۔

فَلَطَمَ وَجْهَهُ وَقَالَ تَقُولُ وَالَّذِي اصْطَفَىٰ مُوسَىٰ عَلَى الْبَشَرِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا فَذَهَبَ إِلَيْهِ فَقَالَ أبا الْقَاسِمِ إِنَّ لِي ذِمَّةً وَعَهْدًا فَمَا بَالُ فُلَانٍ لَطَمَ وَجْهِي فَقَالَ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ فَذَكَرَ فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى رَوَى فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تَفْضَلُوا بَيْنَ أَنْبِيََاءِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَيَصْعَقُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرَىٰ فَاكُونُ أَوَّلَ مَنْ بُعِثَ فَإِذَا مُوسَىٰ اخِذٌ بِالْعَرْشِ فَلَا أَدْرَىٰ أَحْوَسَبَ بِصَعْقَتِهِ يَوْمَ الطُّورِ أَمْ بُعِثَ قَبْلِي وَلَا أَقُولُ إِلَّا أَحَدًا أَفْضَلَ مِنْ يُونُسَ ابْنِ مَتَّى .

۶۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ ابْنِ مَتَّى .

۳۳۷ باب وَأَسْأَلُهُمْ عَنِ الْفَرِيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ يَتَعَدُّونَ يُجَاوِزُونَ فِي السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ حِينًا نُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرْعًا شَوَارِعَ إِلَى قَوْلِهِ كُونُوا قِرْدَةً خَاسِئِينَ .

(۱) اس ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ انبیاء کے مابین ایسے انداز سے کسی کو کسی پر فضیلت نہ دو، جس سے دوسرے نبی کی تنقیص یا اسکی شان میں گستاخی ہوتی ہو، اگر ایسا انداز نہ ہو تو پھر کسی نبی علیہ السلام کی فضیلت بیان کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں، جیسا کہ نص قرآنی میں بھی فرمایا گیا ”تلك الرسل فضلنا بعضهم على بعض“ ہم نے رسولوں میں سے بعض کو بعض پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔

باب ۳۳۸۔ آیت کریمہ ”اور ہم نے داؤد کو زبور مرحمت فرمائی“ کا بیان زبر، یعنی کتابیں، ان کا مفرد زبور ہے، زبرت، یعنی میں نے لکھا اور ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے بزرگی عنایت فرمائی اور ہم نے پہاڑوں کو حکم دیا کہ (اے پہاڑو! ان کے ساتھ تسبیح پڑھو، مجاہد کہتے ہیں کہ اویسی معہ یعنی ان کے ساتھ تسبیح پڑھو اور پرندوں کو بھی (حکم دیا) اور ہم نے ان کے لئے لوہا نرم کر دیا کہ زر ہیں بناؤ“، سابعات یعنی زر ہیں اور خاص انداز رکھو بنانے میں ”سرد کے معنی زرہ کی کیلیں اور حلقے (یعنی) نہ تو کیلوں کو باریک کرو، کہ وہ ڈھیلی ہو جائیں اور نہ موٹا کرو کہ ٹوٹ جائیں“ اور اچھے عمل کرو، بے شک میں تمہارے عمل کو دیکھ رہا ہوں۔

۶۴۰۔ عبد اللہ بن محمد، عبد الرزاق، معمر، ہمام، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ حضرت داؤد کے لئے (زبور) کی تلاوت بہت آسان کر دی گئی تھی، حتیٰ کہ وہ اپنی سواری پر زین کئے کا حکم دیتے، تو اس پر زین کسی جاتی، تو وہ زین کئے سے پہلے پڑھ چکے تھے اور اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتے تھے، اسے موسیٰ بن عقبہ، صفوان، عطاء بن یسار، حضرت ابو ہریرہؓ نے رسالت مآب ﷺ سے روایت کیا ہے۔

۶۴۱۔ یحییٰ بن کبیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، سعید بن مسیب و ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو میرے بارے میں یہ بتایا گیا کہ میں نے قسم کھائی ہے، زندگی بھر دن کو روزہ رکھنے کی اور رات کو عبادت کرنے کی رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا، کیا تم ہی کہتے ہو کہ بخدا میں زندگی بھر دن کو روزہ رکھوں گا اور رات کو عبادت کروں گا تو میں نے عرض کیا، ہاں میں نے ایسا کہا ہے، آپ نے فرمایا، تم میں اس کی طاقت نہیں، لہذا (کبھی) روزہ رکھو اور (کبھی) چھوڑ دو اور

۳۳۸ بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَآتَيْنَا دَاوُدَ زَبُورَ الزُّبُرِ الْكُتُبُ وَاجِدَهَا زَبُورُ زَبْرُتُ كَتَبْتُ وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ مِنَّا فَضْلًا يَاجِبَالُ أَوْبَىٰ مَعَهُ قَالَ مُجَاهِدٌ سَبَّحِي مَعَهُ وَالطَّيْرُ وَالنَّالَةُ الْحَدِيدُ أَنْ أَعْمَلَ سَابِغَاتِ الدَّرُوعِ وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ الْمَسَامِيرِ وَالْحَلَقِ وَلَا يُدْقِ الْمِسْمَارُ فَيَتَسَلْسَلُ وَلَا يُعْظَمُ فَيَقْصَمَ وَأَعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ.

۶۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِّفَ عَلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْقُرْآنُ فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَوَابِهِ فَتُسْرَجُ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَبْلَ أَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهُ وَلَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلٍ يَدُهُ رَوَاهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۶۴۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ وَأَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَقُولُ وَاللَّهِ لَا أَصُومُ مِنَ النَّهَارِ وَلَا قَوْمٌ مِنَ اللَّيْلِ مَا عِشْتُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ الَّذِي تَقُولُ وَاللَّهِ لَا أَصُومُ مِنَ النَّهَارِ وَلَا قَوْمٌ

(کبھی) رات کو عبادت کرو اور (کبھی آرام سے) سو جاؤ اور ہر ماہ تین روزے رکھ لیا کرو، کیونکہ ہر نیکی کا دس گنا اجر ملتا ہے (تو مہینہ میں تین روزے تمیں کے برابر ہوئے) اور یہ سال بھر کے روزوں کے برابر ہو جائیں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں، تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایک دن روزہ رکھو اور دو دن چھوڑ دو، میں نے عرض کیا کہ میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں، تو آپ نے فرمایا کہ ایک دن چھوڑ کر روزہ رکھو اور یہ صوم داؤد ہی ہے یہ سب سے زیادہ معتدل قسم کا روزہ ہے، میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا بس اس سے زیادہ میں کوئی فضیلت نہیں ہے۔

۶۴۲۔ خالد بن یحییٰ، مسعر، حبیب بن ابی ثابت، ابوالعباس، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا مجھے یہ اطلاع (صحیح) نہیں ملی کہ تم رات بھر نماز پڑھتے ہو اور دن کو روزہ رکھتے ہو، میں نے عرض کیا ہاں (صحیح ہے) آپ نے فرمایا، ایسا کرو گے، تو آنکھیں کمزور ہو جائیں اور جی تھک جائے گا، ہر مہینہ میں تین روزے رکھ لیا کرو، یہ تمام عمر کے روزے ہو جائیں گے، یا یہ فرمایا کہ عمر بھر کے روزوں کی طرح ہو جائیں گے، میں نے عرض کیا کہ میں اپنے میں محسوس کرتا ہوں مسعر نے کہا، یعنی قوت، تو آپ نے فرمایا، پھر داؤد علیہ السلام کا سا روزہ رکھو، وہ ایک دن چھوڑ کر روزہ رکھتے تھے اور دشمن سے مقابلہ کے وقت کبھی بھاگتے نہ تھے۔

باب ۳۳۹۔ داؤد علیہ السلام کا نماز، روزہ اللہ کو سب سے زیادہ پسند ہونے کا بیان، داؤد علیہ السلام آدھی رات تک سوتے، تہائی حصہ رات میں عبادت گزارتے اور پھر رات کے چھٹے حصہ میں سو جاتے تھے، اور آپ ایک دن چھوڑ کر روزہ رکھا کرتے، علی کہتے ہیں اور یہی عائشہؓ فرماتی ہیں کہ سحر کے وقت آنحضرت میرے پاس ہمیشہ سوئے ہوئے ملے۔

۶۴۳۔ قتیبہ بن سعید، سفیان، عمرو بن دینار، عمرو بن اوس، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے

اللَّيْلِ مَا عِشْتُ قُلْتُ قَدْ قُلْتُهُ قَالَ إِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ فَصُمُ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَذَلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قَالَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا وَذَلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ وَهُوَ عَدْلُ الصِّيَامِ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ.

۶۴۲۔ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ أَتَاكَ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ هَجَمَتِ الْعَيْنُ وَنَفِهَتِ النَّفْسُ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَذَلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ أَوْ كَصَوْمِ الدَّهْرِ قُلْتُ إِنِّي أَجِدُ بِي قَالَ مِسْعَرٌ يَعْنِي قُوَّةً قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَغْرُ إِذَا لَاقَى.

۳۳۹ بَاب أَحَبِّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ وَأَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَيَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ عَلِيٌّ وَهُوَ قَوْلُ عَائِشَةَ مَا أَلْقَاهُ السِّحْرُ عِنْدِي إِلَّا نَائِمًا.

۶۴۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ

ہیں کہ مجھ سے رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سب سے زیادہ پسندیدہ روزہ اللہ تعالیٰ کو داؤد علیہ السلام کا روزہ تھا وہ ایک دن چھوڑ کر روزہ رکھا کرتے تھے اور سب سے پسندیدہ نماز اللہ تعالیٰ کو داؤد علیہ السلام کی نماز تھی۔ وہ آدھی رات تک سوتے، تہائی رات عبادت کرتے اور رات کے چھٹے حصہ میں آرام فرماتے۔

باب ۳۴۰۔ آیت کریمہ ”اور ہمارے بندہ داؤد کو جو قوت والے تھے یاد کیجئے“ بیشک وہ اللہ کی طرف بہت رجوع ہونے والے تھے، وفصل الخطاب تک مجاہد کہتے ہیں کہ فصل الخطاب سے مراد فیصلہ میں سمجھ بوجھ ہے، لا تشطط، یعنی زیادتی نہ کر اور ہمیں سیدھی راہ کی طرف ہدایت فرمایا، یہ میرا بھائی ہے اس کے پاس ننانوے نعجے ہیں عورت کو کہا جاتا ہے اور وہ شاة (بکری) کے معنی میں بھی آتا ہے، اور میرے پاس ایک نعجہ (عورت یا بکری) ہے، سو یہ کہتا ہے کہ وہ بھی مجھے دیدے، اکفلیہا کفلہا زکریا کی طرح ایک ہی معنی ہیں، یعنی اسے اپنے ساتھ ملا لیا، وعزنی یعنی وہ مجھ پر غالب آگیا، اعززتہ کے معنی ہیں میں نے اسے غالب کر دیا، فی الخطاب یعنی گفتگو میں، بیشک اس نے تیری نعجہ کو اپنی نعجہ کے ساتھ ملا لینے کی درخواست میں تجھ پر ظلم کیا اور اکثر شرکاء باہم ایک دوسرے پر ظلم کرتے ہیں، انما فتناء تک، ابن عباس نے فرمایا، فتناء کے معنی ہیں ہم نے انہیں آزمایا اور حضرت عمر نے فتناء بتشدید پڑھا ہے ”پس انہوں نے اپنے پروردگار سے استغفار کیا اور سجدہ میں گر پڑے اور اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔“

۶۴۴۔ محمد، سہیل بن یوسف، عوام، مجاہد سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس سے کہا، کیا میں سورہ ص میں سجدہ کروں؟ تو انہوں نے یہ آیت پڑھی ومن ذریئہ داود و سلیمان الی فہد اہم اقتدہ پھر فرمایا تمہارے پیغمبر ان لوگوں میں سے ہیں

سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ.

۳۴۰۔ باب وَأَذْكُرُ عَبْدَنَا دَاوُدَ ذَا الْأَيْدِ إِنَّهُ أَوَّابٌ إِلَى قَوْلِهِ وَفَصَّلَ الْخِطَابِ قَالَ مُحَاهِدٌ أَلْفَهُمْ فِي الْقَضَاءِ وَلَا تُشْطِطُ لَا تُسْرِفَ وَاهْدِنَا إِلَى سَوَاءِ الصِّرَاطِ إِنَّ هَذَا أَحْيَى لَهُ تَسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً يُقَالُ لِلْمَرْأَةِ نَعْجَةً وَيُقَالُ لَهَا أَيْضًا شَاةٌ وَلِيَ نَعْجَةً وَاحِدَةً فَقَالَ أَكْفَلْنِيهَا مِثْلُ وَكَفَلَهَا زَكَرِيَّا ضَمَّهَا وَعَزَّنِي عَلَيْنِي صَارَ أَعَزَّ مِنِّي أَعَزَّزْتُهُ جَعَلْتُهُ عَزِيزًا فِي الْخِطَابِ يُقَالُ الْمُحَاوَرَةُ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعَجَتِكَ إِلَى نِعَاجِهِ وَإِنَّ كَثِيرًا مِنَ الْخُلَطَاءِ الشُّرَكَاءِ لَيَبْغِي إِلَى قَوْلِهِ إِنَّمَا فَتْنَاهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اخْتَبَرْنَاهُ وَقَرَأَ عُمَرُ فَتْنَاهُ بِتَشْدِيدِ التَّاءِ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ.

۶۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُونُسَ قَالَ سَمِعْتُ الْعَوَّامَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَسْحَدُ فِي صَفَرٍ أَوْ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدُ وَ سُلَيْمَانُ حَتَّى آتَى فَبِهِلَاهُمْ أَقْتَدَهُ فَقَالَ

جنہیں اگلے انبیاء کی پیروی کا حکم ہوا (اور سورہ ص میں داؤد کا سجدہ کرنا مذکور ہے لہذا انکی اقتداء میں سجدہ کرنا چاہئے)
 ۶۳۵۔ موسیٰ بن اسماعیل، وہیب، ایوب، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ سورت ص کا سجدہ ضروری نہیں ہے اور میں نے رسالت مآب ﷺ کو اس سورت میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

باب ۳۴۱۔ آیت کریمہ اور ہم نے داؤد کو سلیمان (جیسا بیٹا) عنایت فرمایا وہ کتنا بہترین بندہ تھا، بے شک وہ اللہ کی طرف بہت رجوع ہونے والا تھا“ کا بیان ابواب کے معنی رجوع کرنے والا، منیب کے معنی میں ہے اور فرمان خداوندی اور مجھے ایسی حکومت عطا فرما جو میرے بعد کسی کو نہ ملے، اور آیت کریمہ“ اور ان لوگوں نے اس چیز کی پیروی کی جو سلیمان کے زمانہ میں شیاطین پڑھا کرتے تھے اور ہوا کو ہم نے سلیمان کا مطیع بنادیا، صبح کو ایک ماہ کی مسافت اور شام کو ایک ماہ کی مسافت طے کر لیتی تھی اور ہم نے انکے واسطے لوہے کا چشمہ بہادیا اسلنالہ عین القطر کے معنی ہیں ہم نے ان کے لئے لوہے کا چشمہ بہادیا اور کچھ جنات انکے تابع کر دیئے تھے جو اللہ کے حکم سے ان کے سامنے کام کیا کرتے تھے، مجاہد نے کہا محارِب یعنی وہ عمارت جو محل سے کم ہو اور مورتیاں اور ایسے لگن جیسے حوض ”یعنی جیسے اونٹوں کا حوض ابن عباس نے کہا (وہ لگن ایسے تھے) جیسے زمین کے (بڑے بڑے) گڑھے اور ایک جگہ جمی ہوئی بڑی بڑی دیگیں شکور تک، پس جب ہم نے ان پر موت کا حکم جاری کر دیا، تو کسی چیز نے انکی موت کو نہیں بتایا، مگر گھن کے کیڑے نے جو ان کا عصا کھاتا تھا، منساتہ، یعنی ان کا عصا، سو جب وہ گرے، المہین تک“

نَبِيكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أَمَرَ أَنْ يُقْتَلَى بِهِمْ .
 ۶۴۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَيْسَ صَ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُودِ وَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا .

۳۴۱ باب قول الله تعالى وَهَبْنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمَانَ نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ الرَّاجِعُ الْمُنِيبُ وَقَوْلُهُ هَبْ لِي مَلَكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِي وَقَوْلُهُ وَاتَّبِعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيَاطِينُ عَلَىٰ مُلْكٍ سُلَيْمَانَ وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحُ غَدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَّاحُهَا شَهْرٌ وَأَسَلْنَا لَهُ عَيْنَ الْقِطْرِ أَدَبْنَا لَهُ عَيْنَ الْحَدِيدِ وَمِنَ الْجِنِّ مَن يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ إِلَىٰ قَوْلِهِ مِنْ مَّحَارِبٍ قَالَ مُجَاهِدٌ بُنْيَانٌ مَّادُونُ الْقُصُورِ وَتَمَاتِيلٌ وَجَفَانٍ كَالْجَوَابِ كَالْحِيَاضِ لِلْإِبِلِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَالْجَوْبَةِ مِنَ الْأَرْضِ وَقُدُورٌ رَّاسِيَتٌ إِلَىٰ قَوْلِهِ الشُّكُورِ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنْسَاتَهُ عَصَاهُ فَلَمَّا خَرَّ إِلَىٰ قَوْلِهِ الْمُهِنِ حُبَّ الْخَيْرِ عَن ذِكْرِ رَبِّي فَفَظِقَ مَسْحَامَ بِالسُّوقِ وَالْأَعْنَاقِ يَمْسَحُ أَعْرَافَ الْخَيْلِ وَعَوَاقِبُهَا الْأَصْفَادُ الْوَنَاقُ قَالَ مُجَاهِدٌ الصَّافِنَاتُ صَفَنَ الْفَرَسَ رَفَعَ إِحْدَى

اللہ کے ذکر کے مقابلہ میں مال کی محبت کو میں نے پسند کیا، سو وہ ان کی گردنیں اور کونچیں کاٹنے لگے، الاصفاد یعنی بندھن، مجاہد کہتے ہیں کہ صافنات مشتق ہے، صفن الفرس سے، جب گھوڑا ایک پاؤں اٹھا کر سم کی نوک پر کھڑا ہو جائے الجیاد، یعنی تیز رفتار جسدًا یعنی شیطان، رخا (یعنی اچھی اور عمدہ) حیث اصاب، یعنی جہاں چاہے فامُن یعنی تم دو، بغیر حساب یعنی بغیر کسی تکلیف و مضائقہ کے۔

۶۴۶۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، محمد بن زیاد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے کہ ایک سرکش جن یکا یک رات میرے پاس آیا تاکہ میری نماز توڑ ڈالے، پس اللہ نے مجھے اس پر قدرت دی میں نے اسے پکڑ لیا اور میں نے سوچا کہ اسے مسجد کے ایک ستون سے باندھ دوں تاکہ (صبح کو) تم سب لوگ اسے دیکھو، پس مجھے اپنے بھائی سلیمان کی دعا یاد آئی کہ ”اے میرے پروردگار مجھے ایسی حکومت عطا فرما جو میرے بعد کسی کو نہ ملے تو میں نے اسے نامراد و ناکام واپس کر دیا، عفریت کے معنی سرکش چاہے انسان ہو یا جن (بعض قراءتوں میں عفریۃ ہے) اس کے بارے میں امام بخاری کہتے ہیں کہ اگر یہ عفریۃ ہو تو زہنیۃ کی طرح ہوگا جس کی جمع زبانیہ آتی ہے۔

۶۴۷۔ خالد بن مخلد، مغیرہ بن عبد الرحمن، ابو الزناد اعرج حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک دن سلیمان علیہ السلام نے قسم کھائی کہ میں آج رات ستر عورتوں کے پاس جاؤں گا، ہر عورت کو ایک شہسوار اور مجاہد فی سبیل اللہ کا حمل رہ جائے گا ان کے ایک مصاحب نے کہا کہ انشاء اللہ کہئے مگر سلیمان نے نہ کہا، سو کوئی عورت حاملہ نہیں ہوئی، سوائے ایک کے مگر اس کے بھی بچہ ایسا پیدا ہوا جس کی ایک جانب گری ہوئی تھی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر وہ انشاء اللہ کہہ دیتے تو سب بچے پیدا ہو کر اللہ کی راہ میں جہاد کرتے، شعیب اور ابن ابی الزناد نے نوے عورتوں کی روایت کی ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

رَجُلَيْهِ حَتَّى تَكُونَ عَلَى طَرَفِ الْحَافِرِ
الْجِيَادُ السَّرَّاعُ جَسَدًا شَيْطَانًا رُخَاءً طَيِّبَةً
حَيْثُ أَصَابَ حَيْثُ شَاءَ فَاْمُنُّنٌ اَعْطِ بِغَيْرِ
حِسَابٍ بِغَيْرِ حَرَجٍ.

۶۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
عَفْرِيَّتًا مِّنَ الْجِنِّ تَقْلَبُ الْبَارِحَةَ لَيَقْطَعَنَّ عَلَيَّ
صَلَاتِي فَأَمَكْنِي اللَّهُ مِنْهُ فَأَخَذْتُهُ فَأَرَدْتُ أَنْ
أَرْبِطَهُ عَلَى سَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى
تَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ دَعْوَةَ أَحِيٍّ
سُلَيْمَانَ رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِّنْ
بَعْدِي فَرَدَّدْتُه خَاسِئًا عَفْرِيَّتٌ مُّتَمَرِّدَةٌ مِّنْ أَنْسٍ
أَوْ جَانٍ مِّثْلَ زَيْنَبَةَ حَمَاعَتُهَا الزَّبَانِيَّةُ .

۶۴۷۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَغِيرَةُ
بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَا طُوفَانَ اللَّيْلَةِ
عَلَى سَبْعِينَ امْرَأَةً تَحْمِلُ كُلُّ امْرَأَةٍ فَارِسًا
يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ إِنْ شَاءَ
اللَّهُ فَلَمْ يَقُلْ وَلَمْ تَحْمِلْ شَيْئًا إِلَّا وَاحِدًا
سَاقِطًا أَحَدُ شِقَاقِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَوْ قَالَتْهَا لِحَاحِدٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ
شُعَيْبٌ وَابْنُ أَبِي الزِّنَادِ تَسْعِينَ وَهَؤُلَاءِ أَصَحُّ.

۶۳۸۔ عمر بن حفص، ان کے والد، اعمش، ابراہیم تیمی، ان کے والد ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ آپ نے فرمایا کہ مسجد حرام میں نے کہا پھر کون سی مسجد بنائی گئی؟ آپ نے فرمایا مسجد اقصیٰ میں نے کہا ان دونوں میں کتنی مدت ہے؟ آپ نے فرمایا چالیس سال، پھر فرمایا، جہاں بھی کہیں نماز کا وقت آجائے، نماز پڑھ لو کیونکہ تمام زمین تمہارے لئے سجدہ گاہ (بنادی گئی) ہے۔

۶۳۹۔ ابو الیمان، شعبہ، ابو الزناد، عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسالت مآب ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری اور لوگوں کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص آگ روشن کرے پس پروانے اور یہ کیڑے اس آگ میں گرنے لگیں، آپ نے (تذکرہ پھر یہ) فرمایا کہ دو عورتیں تھیں ان کے ساتھ دونوں کے بچے تھے کہ ایک بھیڑیا آیا اور ایک کے بچہ کو لے گیا۔ ایک عورت نے کہا بھیڑیا تیرے بیٹے کو لے گیا ہے، دوسری نے کہا، نہیں تیرے کو لے گیا ہے، ان دونوں نے داؤد کے سامنے اپنا مقدمہ پیش کیا۔ انہوں نے بڑی عورت کے حق میں اس بچہ کا فیصلہ کر دیا، پھر دونوں وہاں سے نکل کر سلیمان بن داؤد کے پاس آئیں اور یہ واقعہ انہیں بتایا تو سلیمان نے کہا کہ ایک چھری لاؤ، میں اس بچہ کے دو ٹکڑے کر کے دونوں میں تقسیم کر دوں گا، چھوٹی عورت نے کہا کہ ایسا نہ کیجئے، خدا آپ کا بھلا کرے، یہ اسی کا بیٹا سہی، پس سلیمان نے بچہ چھوٹی کو دلوادیا۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم میں نے سکین کا لفظ اسی دن سنا ورنہ ہم تو (چھری) کو مذیہ کہتے تھے۔

باب ۳۴۲۔ مندرجہ ذیل آیت کریمہ کا بیان، اور بے شک ہم نے لقمان کو حکمت عطا فرمائی کہ اللہ کا شکر کرو فخور تک ولا تصغر یعنی رخ نہ پھیرو۔

۶۵۰۔ ابو الولید، شعبہ، اعمش، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبد اللہ سے

۶۴۸۔ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ أَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ ثُمَّ قَالَ حِينَمَا أَدْرَكْتَكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ وَالْأَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ.

۶۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ رِبْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِثْلِي وَمِثْلُ النَّاسِ كَمِثْلِي رَجُلٍ اسْتَوْقَدَنَارًا فَجَعَلَ الْفَرَّاشُ وَهَذِهِ الدَّوَابُّ تَقَعُ فِي النَّارِ وَقَالَ كَانَتْ أُمْرَاتَانِ مَعَهُمَا ابْنَتَا هُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِأَبْنِ إِجْدَاهُمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكَ وَقَالَتِ الْأُخْرَى إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكَ فَتَحَا كَمَتَا إِلَى دَاوُدَ فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَأَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ اتَّوْنِي بِالسِّكِّينِ أَشْفُهُ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرَى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللَّهُ هُوَ ابْنَتَا فَقَضَى بِهِ لِلصُّغْرَى قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللَّهِ إِنْ سَمِعْتُ بِالسِّكِّينِ إِلَّا يَوْمِيذٍ وَمَا كُنَّا نَقُولُ إِلَّا الْمُدْيَةَ.

۳۴۲ باب قول الله تعالى وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ أَنْ اشْكُرْ لِلَّهِ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ فَخُورٍ وَلَا تُصَعِّرِ الْإِعْرَاضَ بِالْوَجْهِ.

۶۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

روایت کرتے ہیں کہ آیت جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان میں ظلم کی آمیزش نہ کی نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نے عرض کیا کہ ہم میں سے کون ایسا ہے؟ کہ جس نے اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کی آمیزش نہیں کی تو یہ آیت نازل ہوئی۔ اللہ کے ساتھ شرک نہ کرو، بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

۶۵۱۔ اسحاق عیسیٰ بن یونس، اعمش، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کی آمیزش نہ کی تو مسلمانوں کو بڑا شاق گزرا تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں ایسا کون ہے جس نے اپنے اوپر ظلم نہیں کیا تو آپ نے فرمایا کہ (ظلم سے) یہ گناہ مقصود نہیں بلکہ اس سے مراد شرک ہے کیا تم نے لقمان کا قول اپنے بیٹے سے نہیں سنا جب وہ اسے نصیحت کر رہے تھے کہ اے میرے بیٹے! اللہ کے ساتھ شرک نہ کر کیونکہ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

باب ۳۴۳۔ فرمان خداوندی کا بیان اور ان کے سامنے بستی والوں کی مثال بیان کیجئے جب ان کے پاس پیغمبر پہنچے، مجاہد فرماتے ہیں کہ فعرزنا کے معنی ہیں، ہم نے مضبوط کیا، ابن عباس نے فرمایا طائر کم یعنی تمہاری مصیبتیں۔

باب ۳۴۴۔ آیت کریمہ ”آپ کے رب کی مہربانی کا ذکر اس کے بندے زکریا پر جب انہوں نے اپنے رب کو چپکے سے پکارا، انہوں نے کہا اے رب میری ہڈیاں کمزور ہو گئیں اور میرے سر میں بڑھاپا چکنے لگا سمیا تک کا بیان، ابن عباس نے فرمایا سمیا کے معنی ہیں مثل، رضیا پسندیدہ اعتبا، یعنی نافرمان، عتایعتو اس کا باب ہے، زکریا نے کہا اے میرے رب میرے لڑکا کیونکر ہو سکتا ہے، لیال سویا تک، سویا کے معنی صحیح، پھر زکریا اپنی قوم کے پاس اپنے عبادت خانے سے نکل کر آئے اور ان سے اشارہ سے کہا کہ اپنے پروردگار

الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ قَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَمَ يَلْبِسْ إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ فَتَنَزَلَتْ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ .

۶۵۱۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقِيَ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهُ قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ إِنَّمَا هُوَ الشِّرْكَ أَلَمْ تَسْمَعُوا مَا قَالَ لِقَمَانَ لِابْنِهِ وَهُوَ يَعْظُمُ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ .

۳۴۳ بَاب وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ الْآيَةِ فَعَزَّزْنَا قَالَ مُحَاهِدٌ شَدَّدْنَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَائِرُكُمْ مَصَائِبُكُمْ .

۳۴۴ بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى ذِكْرُ رَحْمَةِ رَبِّكَ عَبْدَهُ زَكَرِيَّا إِذْ نَادَى رَبَّهُ نِدَاءً خَفِيًّا قَالَ رَبِّ إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا إِلَى قَوْلِهِ لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَثَلًا يُقَالُ رَضِيًّا مُرَضِيًّا عَتِيًّا عَصِيًّا عَتَايَعْتُوا قَالَ رَبِّ إِنِّي يَكُونُ لِي عُلاَمٌ إِلَى قَوْلِهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ سَوِيًّا وَيُقَالُ صَحِيحًا فَخَرَجَ عَلَى قَوْمِهِ مِنَ الْمِحْرَابِ فَأَوْحَى إِلَيْهِمْ أَنْ سَبِّحُوا

بُكَرَةً وَعَشِيًّا فَأَوْحَى فَأَشَارَ يَا يَحْيَى
خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ إِلَى قَوْلِهِ وَيَوْمَ يُنْعَثُ
حَيًّا حَفِيًّا لَطِيفًا عَاقِرًا الذَّكْرَ وَالْأُنْثَى
سَوَاءً.

۶۵۲- حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَامُ بْنُ
يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ
مَالِكِ بْنِ مَعْصُوعَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةٍ أُسْرِيَ بِهِ ثُمَّ صَعِدَ حَتَّى
أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ
جَبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ
أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا يَحْيَى
وَعِيسَى وَهُمَا ابْنَا خَالَتِي قَالَ هَذَا يَحْيَى
وَعِيسَى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدًّا ثُمَّ قَالَ
مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ.

۳۴۵- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَادْكُرْ فِي
الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا
شَرْقِيًّا إِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَمْرُؤُا إِنَّ اللَّهَ
يُبَشِّرُكَ بِكَلِمَةٍ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى آدَمَ
وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى
الْعَالَمِينَ إِلَى قَوْلِهِ وَيَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ
حِسَابٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَآلَ عِمْرَانَ
الْمُؤْمِنُونَ مِنْ آلِ إِبْرَاهِيمَ وَآلِ يَأْسِينَ
وَآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لِلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ
وَهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَيُقَالُ آلُ يَعْقُوبَ أَهْلُ
يَعْقُوبَ فَإِذَا صَغُرُوا آلٌ ثُمَّ رَدُّوهُ إِلَى
الْأَصْلِ قَالُوا أَهْلُ.

کی پاکی صبح و شام بیان کر دوا وحی یعنی اشارہ کیا، اے یحییٰ
کتاب کو مضبوطی سے پکڑ لو، بحث حیات تک، حفیاً یعنی لطیف و
مہربان، عاقر میں مذکر و مونث برابر ہیں۔

۶۵۲- ہدبہ بن خالد، ہمام بن یحییٰ، قتادہ، حضرت انس بن مالک،
حضرت مالک بن معصعہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
نے شب معراج کی کیفیت صحابہ سے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ
جبریل اوپر لے چلے حتیٰ کہ دوسرے آسمان پر پہنچے، اسے کھلوانا چاہا تو
پوچھا گیا کون ہے؟ انہوں نے کہا جبریل، پوچھا گیا تمہارے ساتھ
کون ہے؟ انہوں نے کہا محمد (ﷺ) ہیں، پوچھا گیا کیا انہیں بلایا گیا
ہے؟ تو انہوں نے کہا ہاں! پس جب وہاں پہنچا تو یحییٰ اور عیسیٰ کو دیکھا
اور یہ دونوں خالہ زاد بھائی تھے، جبریل نے کہا کہ یہ یحییٰ اور عیسیٰ ہیں
انہیں سلام کیجئے تو میں نے سلام کیا، انہوں نے جواب دے کر کہا
اے برادر صالح اور نبی صالح مرحبا۔

باب ۳۴۵- مندرجہ ذیل آیت کریمہ کا بیان اور کتاب میں
مریم کا ذکر کچھ ہے جب وہ اپنے گھر والوں سے مشرقی مکان میں
جدا ہو گئیں، جب فرشتوں نے کہا، اے مریم اللہ تعالیٰ
تمہیں ایک بات کی خوشخبری دیتا ہے، بیشک اللہ تعالیٰ نے
آدم اور نوح اور آل ابراہیم و آل عمران کو تمام جہانوں پر
برگزیدہ کیا بغیر حساب تک ابن عباس نے فرمایا کہ آل
عمران سے آل ابراہیم، آل عمران، آل یاسین اور آل
محمد ﷺ کے مومنین مراد ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، تمام
لوگوں میں ابراہیم کے سب سے زیادہ قریب ان کے متبعین
ہیں اور وہ مسلمان ہیں کہا جاتا ہے کہ آل یعقوب سے اہل
یعقوب مراد ہیں، جب آل کی تصغیر کر کے اصل کی طرف
لے جائیں تو اہل کہیں گے۔

۶۵۳۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بنی آدم میں جب کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان اسے چھو تا ہے پس وہ چیخ کر آواز بلند کرتا ہے شیطان کے چھونے کی وجہ سے، مگر مریم اور ان کے لڑکے (پر شیطان کا یہ اثر نہیں ہو سکا) پھر ابوہریرہ فرماتے ہیں (کہ اس کی وجہ مریم کی والدہ کی یہ دعا ہے) کہ میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔

باب ۳۴۶۔ آیت کریمہ کا بیان اور جب فرشتوں نے کہا اے مریم اللہ نے تمہیں برگزیدہ کیا، اور تمہیں پاک کیا اور دنیا جہاں کی عورتوں پر تمہیں برگزیدہ کیا اے مریم اپنے رب کی عبادت کرو اور سجدہ کرو اور رکوع کرنیوالوں کے ساتھ رکوع کرو یہ غیب کی خبریں ہیں جن کی ہم تم پر وحی بھیجتے ہیں اور آپ اس وقت انکے پاس نہیں تھے جب وہ اپنے قلموں کو (بطور قرعہ) ڈال رہے تھے کہ کون مریم کا کفیل ہو اور آپ اس وقت انکے پاس نہیں تھے جب وہ (اسی کفالت کے سلسلہ میں) جھگڑا کر رہے تھے، کہا جاتا ہے یکفل یعنی ملاتا ہے کفلہا یعنی اسے ملایا۔ یہ بغیر تشدید کے ہے اور کفالت دیون سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

۶۵۴۔ احمد بن ابورجاء، نصر، ہشام، ان کے والد، عبداللہ بن جعفر، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسالت مآب ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ (اگلی) امت میں سب سے بہتر مریم بنت عمران ہیں اور (اس) امت میں سب سے بہتر خدیجہ ہیں۔

باب ۳۴۷۔ فرمان خداوندی کا بیان کہ اور جب فرشتوں نے کہا اے مریم کن فیکون تک ییشړک اور ییشړک ایک ہی معنی میں ہیں، وجیہا یعنی شریف و معزز، ابراہیم نے

۶۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ بَنِي آدَمَ مَوْلُودٍ إِلَّا يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ حِينَ يُولَدُ فَيَسْتَهْلُ صَارِحًا مِّنْ مَّسِّ الشَّيْطَانِ غَيْرَ مَرِيَمَ وَابْنِهَا ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ .

۳۴۶ بَابٍ وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفَاكِ عَلَى نِسَاءِ الْعَالَمِينَ يَا مَرْيَمُ اقْنُتِي لِرَبِّكِ وَاسْجُدِي وَارْكَعِي مَعَ الرَّاكِعِينَ ذَلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يُلْقُونَ أَقْلَامَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يَخْتَصِمُونَ يُقَالُ يَكْفُلُ يَضُمُّ كَفَّلَهَا ضَمَّهَا مُحَقِّفَةً لَيْسَ مِنْ كَفَالَةِ الدَّيُونِ وَشَبَّهَهَا .

۶۵۴۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ .

۳۴۷ بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى إِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِلَى قَوْلِهِ فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ يُيَشْرِكُ وَيُشْرِكُ وَاحِدٌ وَجِيهًا

شَرِيفًا وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ الْمَسِيْحُ الصِّدِّيقُ
وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْكُهْلُ الْحَلِيمُ وَالْاَكْمَةُ
مَنْ يُبْصِرُ بِالنَّهَارِ وَلَا يُبْصِرُ بِاللَّيْلِ وَقَالَ
غَيْرُهُ مَنْ يُولَدُ اَعْمٰی.

۶۵۵۔ حَدَّثَنَا اِذَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ
مُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ مُرَّةَ الْهَمْدِ اَنِّي يُحَدِّثُ عَنْ
اَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى
النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ كَمَلُ
مِنْ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا
مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَاسِيَةُ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ وَقَالَ
ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ
حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ نِسَاءُ قُرَيْشٍ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ
أَحْنَاءَ عَلَى طِفْلِ وَأَرْعَاءَ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ
يَدِهِ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَى أَثَرِ ذَلِكَ وَلَمْ تَرَكَبْ
مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ بَعِيرًا قَطُّ تَابَعَهُ ابْنُ أَحِبِي
الزُّهْرِيُّ وَاسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَوْلُهُ
يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا
عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ إِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيسَى ابْنُ
مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ الْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ
وَرُوحٌ مِنْهُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَلَا تَقُولُوا ثَلَاثَةٌ
إِنْتَهُوا خَيْرًا لَكُمْ إِنَّمَا اللَّهُ إِلَهٌ وَاحِدٌ سُبْحَانَهُ أَنْ
يَكُونَ لَهُ وَلَدٌ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي
الْأَرْضِ وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ
كَلِمَتُهُ كُنْ فَكَانَ وَقَالَ غَيْرُهُ وَرُوحٌ مِنْهُ أَحْيَا
فَجَعَلَهُ رُوحًا وَلَا تَقُولُوا ثَلَاثَةٌ.

۶۵۶۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ

فرمایا، المسیح یعنی صدیق، مجاہد نے فرمایا الکھل یعنی بردبار
الاکمہ، جسے دن کو نظر آئے رات کو نہ آئے، دوسرے
لوگوں نے کہا کہ اکمہ کے معنی مادر زاد نابینا۔

۶۵۵۔ آدم، شعبہ، عمرو بن مرہ، مرہ ابو موسیٰ اشعری سے روایت
کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا عائشہ کی فضیلت تمام عورتوں پر
ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر، مردوں میں تو بہت کامل
ہوئے مگر عورتوں میں سوائے مریم بنت عمران اور آسیہ زوجہ
فرعون کے کوئی کامل نہیں ہوئی ابن وہب، یونس، ابن شہاب،
سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے
نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا قریش کی عورتیں اونٹ پر سوار ہونے
والی تمام عورتوں (یعنی عرب عورتوں) سے بہتر ہیں، سب سے
زیادہ بچہ سے محبت رکھنے والی اور شوہر کے مال کی حفاظت کرنیوالی
ہیں، اسکے بعد ابو ہریرہ فرماتے کہ مریم بنت عمران کبھی اونٹ پر سوار
نہیں ہوئیں۔ اسکے متابع حدیث، زہری کے بھتیجے اور اہل کلبی نے
زہری سے روایت کی ہے اور قول خداوندی ”اے اہل کتاب اپنے
دین میں زیادتی نہ کرو اور خدا کی شان میں غلط بات نہ کہو“ مسیح عیسیٰ بن
مریم تو کچھ بھی نہیں البتہ اللہ کے رسول اور اس کے ایک کلمہ ہیں،
جسے اللہ نے مریم تک پہنچایا تھا اور اس کی طرف سے ایک جان ہیں،
سو تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور یوں مت کہو کہ تین
خدا ہیں، باز آ جاؤ تمہارے لئے بہتر ہوگا، معبود حقیقی تو ایک ہی معبود
ہے، وہ صاحب اولاد ہونے سے منزہ ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں
ہے سب اس کی ملک ہے اور اللہ تعالیٰ کارساز ہونے میں کافی ہے
ابو عبیدہ کہتے ہیں کہ کلمتہ سے مراد (اللہ کا یہ فرمانا ہے کہ) کن بس
وہ کام ہو جاتا ہے دوسرے لوگ کہتے ہیں کہ روح منہ کے یہ معنی
ہیں کہ اللہ نے انہیں زندہ کیا اور روح دی اور یہ نہ کہو کہ (خدا) تین
ہیں۔

۶۵۶۔ صدقہ بن فضل، ولید، اوزاعی، عمیر بن ہاشم، جنادہ بن ابوامیہ،

عبادۃ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندہ اور رسول ہیں، اور عیسیٰ (علیہ السلام) اس کے بندے اور رسول اور اس کا وہ کلمہ ہیں جو اس نے مریم کو پہنچایا تھا اور اس کی طرف سے ایک جان نثار اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا جیسے بھی عمل کرتا ہو ولید نے ابن جابر، عمیر، جنادہ کے واسطے سے یہ الفاظ زیادہ کہے ہیں کہ جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس سے وہ چاہے (اللہ داخل جنت کرے گا)۔

باب ۳۴۸۔ اس فرمان الہی کا بیان، کہ اور کتاب میں مریم کا ذکر کیجئے، جب وہ اپنے گھر والوں سے جدا ہو گئیں نبذناہ، یعنی ہم نے اسے ڈال دیا، وہ جدا ہو گئیں، شرقی یعنی وہ گمشدہ جو مشرق کی طرف تھا فاجائھا یہ جنت کا باب افعال ہے اور کہا گیا ہے کہ اس کے معنی الجاہا یعنی مجبور و مضطر کر دیا تساقط یعنی گرائے گی قصصا یعنی بعید فرمایا یعنی بڑی بات۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ نسیا کے معنی ہیں میں کچھ نہ ہوتی، دوسرے لوگوں نے کہا کہ نسی حقیر کو کہتے ہیں، ابو وائل فرماتے ہیں، کہ مریم اس بات کو جانتی تھیں کہ متقی ہی عقل مند ہوتا ہے، یعنی بری باتوں سے بچتا ہے، جیسی تو انہوں نے کہا، کہ اگر تو پرہیزگار ہے، وکیع، اسرائیل، ابوالحق نے براء سے نقل کیا ہے کہ سریا سریانی زبان میں چھوٹی نہر کو کہتے ہیں۔

۶۵۷۔ مسلم بن ابراہیم، جریر بن حازم، محمد بن سیرین، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا گہوارے میں صرف تین بچوں نے کلام کیا ہے، (۱) عیسیٰ اور بنو اسرائیل میں

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عِبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ وَكَلِمَتُهُ أَلْفَاظًا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ وَالْحَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ قَالَ الْوَلِيدُ حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ عَنْ عُمَيْرٍ عَنْ جُنَادَةَ وَزَادَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَّةِ أَهْبَاشًا.

۳۴۸ باب وَأَذْكُرُ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا نَبَذْنَاهُ أَلْقَيْنَاهُ اِعْتَزَلْتُ شَرْقِيًّا مِمَّا يَلِي الشَّرْقَ فَاجَاءَهَا أَفْعَلُ مِنْ جَنَّتْ وَيُقَالُ الْجَاهَا اضْطَرَّهَا تُسَاقِطُ تَسْقُطُ قَصِيًّا قَاصِيًّا فَرِيًّا عَظِيمًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَسِيًّا لَمْ أَكُنْ شَيْئًا وَقَالَ غَيْرُهُ النَّسَى الْحَقِيرَ وَقَالَ أَبُو وَائِلٍ عَلِمْتُ مَرْيَمَ إِنَّ النَّفْيَ دُونَهُيَّةٍ حِينَ قَالَتْ إِنَّ كُنْتُ نَقِيًّا قَالَ وَكَيْعُ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ سَرِيًّا نَهْرٌ صَغِيرٌ بِالسَّرِيَانِيَّةِ.

۶۵۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَتَكَلَّمْ

(۱) گہوارے میں کلام کرنے والے احادیث ہی کی روشنی میں تین سے زیادہ بچے ہیں، ممکن ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت تک وحی کے ذریعے تین کا علم دیا گیا ہو اس بنا پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تعدد بیان فرمائی بعد میں مزید علم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا گیا۔ اس روایت میں جبرئیل کا واقعہ مذکور ہے جمہور کے ہاں جبرئیل کو اپنی والدہ کی بات کا جواب دینا چاہیے تھا، جیسا (بقیہ اگلے صفحہ پر)

فِي الْمَهْدِ إِلَّا ثَلَاثَةً عِيسَى وَكَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ جُرَيْجٌ كَانَ يُصَلِّي حَاءَ تَهْ أُمُّهُ فَدَعَتْهُ فَقَالَ أَجِيبُهَا أَوْ أَصَلِّي فَقَالَتْ ااَللَّهُمَّ لَا تَمِتْهُ حَتَّى تُرِيَهُ وَجُوهَ الْمُؤْمِسَاتِ وَكَانَ جُرَيْجٌ فِي صَوْمَعَتِهِ فَتَعَرَّضَتْ لَهُ اِمْرَاَةٌ وَكَلَمَتْهُ قَالِي فَاتَتْ رَاعِيًا فَأَمَكْنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَتْ مِنْ جُرَيْجٍ فَاتَوَهُ فَكَسَرُوا صَوْمَعَتَهُ وَأَنزَلُوهُ وَسَبَّوهُ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى ثُمَّ أَتَى الْغُلَامَ فَقَالَ مَنْ أَبُوكَ يَا غُلَامُ قَالَ الرَّاعِي قَالُوا بَنِي صَوْمَعَتِكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لَا إِلَّا مِنْ طِينٍ وَكَانَتْ اِمْرَاَةٌ تُرَضِعُ ابْنًا لَهَا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ رَاكِبٌ دُوشَارَةً فَقَالَتْ ااَللَّهُمَّ اجْعَلْ ابْنِي مِثْلَهُ فَتَرَكَ تُدِيَهَا وَأَقْبَلَ عَلَى الرَّاِكِبِ فَقَالَ ااَللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى تُدِيَهَا يَمَضُّهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ كَانِي أَنْظُرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَضُ إِصْبَعَهُ ثُمَّ مَرَّ بِامْرَأَةٍ فَقَالَتْ ااَللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ ابْنِي مِثْلَ هَذِهِ فَتَرَكَ تُدِيَهَا فَقَالَ ااَللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا فَقَالَتْ لِمَ ذَاكَ فَقَالَ الرَّاِكِبُ جَبَّارٌ مِنَ الْجَبَابِرَةِ وَهَذِهِ اَلْأَمَةُ يَقُولُونَ سَرَقَتْ زَنَيْتَ وَلَمْ تَفْعَلْ.

ایک آدمی تھا جس کا نام جریج تھا وہ نماز پڑھ رہا تھا۔ تو اس کی ماں نے آکر آواز دی اس نے (اپنے دل میں) کہا آیا میں جواب دوں یا نماز پڑھتا رہوں، اسکی ماں نے بدعا کی اے اللہ جب تک یہ زانیہ عورتوں کی صورت نہ دیکھ لے اسے موت نہ آئے، جریج اپنے عبادت خانہ میں رہتے تھے (ایک دن) ایک عورت ان کے پاس آئی اور کچھ گفتگو کی، مگر انہوں نے (اسکی خواہش پوری کرنے سے) انکار کر دیا پھر وہ ایک چرواہے کے پاس پہنچی اور اسے اپنے اوپر قابو دے دیا، پھر اس کے ایک لڑکا پیدا ہوا تو اس نے کہا یہ لڑکا جریج کا ہے، لوگ جریج کے پاس آئے اور ان کا عبادت خانہ توڑ دیا، اور انہیں نیچے اتار کر گالیاں دیں، جریج نے وضو کر کے نماز پڑھی اور اس بچہ کے پاس آکر کہا اے بچے تیرا باپ کون ہے؟ اس نے کہا، چرواہا (اب) لوگوں نے کہا ہم تمہارا عبادت خانہ سونے کا بنائے دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا نہیں مٹی کا ہی بنا دو اور بنی اسرائیل کی ایک عورت اپنے بچہ کو دودھ پلا رہی تھی کہ اس کے پاس سے ایک خوبصورت سوار گزرا، عورت نے کہا اے خدا میرے بچہ کو اس طرح کرنا، بچہ اپنی ماں کا پستان چھوڑ کر سوار کی طرف متوجہ ہو کر بولا اے خدا مجھے اس جیسا نہ کرنا، پھر وہ پستان کی طرف متوجہ ہو کر چوسنے لگا، ابو ہریرہ فرماتے ہیں گویا میں اب (نبی ﷺ) کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ اپنی انگلی چوس کر (اس بچہ کے دودھ پینے کی حالت بتا رہے تھے، پھر اس عورت کے پاس سے ایک باندی گزری تو اس نے کہا، اے خدا میرے بچہ کو اس باندی جیسا نہ کرنا بچہ نے پستان چھوڑ کر کہا اے خدا مجھے اس جیسا کرنا۔ ماں نے پوچھا یہ کیوں، بچہ نے کہا، وہ سوار تو ظالموں میں سے ایک ظالم تھا اور اس باندی کے متعلق لوگ کہتے ہیں کہ تو نے چوری کی۔ تو نے زنا کیا، حالانکہ اس نے کچھ بھی نہیں کیا۔

۶۵۸۔ ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، معمر (دوسری سند) محمود، عبد الرزاق، معمر، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شب معراج کے سلسلہ میں فرمایا کہ موسیٰ سے ملا، ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ

۶۵۸۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ وَحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

(بقیہ گزشتہ صفحہ) کہ علامہ عینی نے عمدۃ القاری میں اس مضمون کی ایک حدیث بھی نقل فرمائی ہے ”لو کان جریج فقیہا لعلم ان اجابہ امہ اولیٰ من عبادۃ ربہ“ ترجمہ: اگر جریج فقیہ ہو تا تو یہ جان لیتا کہ ماں کی بات کا جواب دینا اللہ تعالیٰ کی عبادت سے بہتر ہے۔

علیہ وسلم نے ان کا حلیہ بیان کیا کہ وہ (عبدالرزاق کہتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں) دراز قامت سیدھے بالوں والے تھے، گویا وہ (قبیلہ) شنوہ کے ایک آدمی ہیں آپ نے فرمایا اور میں عیسیٰ سے ملا، تو ان کا حلیہ نبی ﷺ نے یہ بیان کیا کہ متوسط قد، سرخ رنگ کے ہیں، گویا حمام سے ابھی نکل کر آرہے ہیں اور میں نے ابراہیم کو دیکھا اور میں انکی اولاد میں سب سے زیادہ انکے مشابہ ہوں۔ آپ نے فرمایا پھر میرے پاس دو پیالے لائے گئے ایک میں دودھ اور دوسرے میں شراب تھی مجھے کہا گیا کہ ان میں سے جسے چاہو لے لو میں نے دودھ لے کر پی لیا تو مجھ سے کہا گیا کہ تم نے فطرت کا راستہ پالیا، یا یہ فرمایا کہ تم فطرت تک پہنچ گئے اگر تم شراب لے لیتے تو تمہاری امت گمراہ ہو جاتی۔

۶۵۹۔ محمد بن کثیر اسرئیل، عثمان بن مغیرہ، مجاہد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے عیسیٰ موسیٰ اور ابراہیم کو (شب معراج میں) دیکھا، عیسیٰ تو سرخ رنگ، پیچیدہ بال اور چوڑے چکلے سینہ کے آدمی تھے، رہے موسیٰ تو گندم گوں اور مولے تازے، سیدھے بالوں والے آدمی تھے، گویا وہ (قبیلہ) زط کے آدمی ہیں۔

۶۶۰۔ ابراہیم بن منذر، ابو ضمہ، موسیٰ، نافح، عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے لوگوں کے سامنے مسیح دجال کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا نام نہیں ہے دیکھو مسیح دجال کی داہنی آنکھ کاٹی ہے اس کی آنکھ پھولے ہوئے انور کی طرح (اوپر کو نکلی ہوئی) ہے اور رات میں نے خواب میں اپنے آپ کو کعبہ کے پاس دیکھا، تو ایک گندمی رنگ کے آدمی کو دیکھا جیسے تم نے بہترین رنگ کے گندمی آدمی دیکھے ہو گئے، ان سے بھی اچھا تھا اسکے بال دونوں شانوں تک سیدھے لٹکتے تھے، اس کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا، دو آدمیوں کے کاندھے پر ہاتھ رکھے، وہ بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ تو جواب دیا کہ مسیح بن مریم ہیں پھر میں نے ان کے پیچھے ایک آدمی کو دیکھا جو سخت پیچیدہ بالوں کا تھا، جو داہنی آنکھ سے کانا تھا جو ابن قطن (کافر) سے بہت زیادہ مشابہ تھا، ایک آدمی کے دونوں شانوں پر ہاتھ رکھے، ہوئے بیت اللہ کے گرد

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرَى بِهِ لَقِيتُ مُوسَى قَالَ فَتَنَعْتُهُ فَإِذَا رَجُلٌ حَسْبَتُهُ قَالَ مُضْطَرِبٌ رَجُلُ الرَّأْسِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنْوَةَ قَالَ وَلَقِيتُ عِيسَى فَتَنَعْتُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رُبْعَةٌ أَحْمَرُ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ يَعْنِي الْحَمَامَ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِهِ بِهِ قَالَ وَأَتَيْتُ بَنَاتَيْنِ أَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْآخَرُ فِيهِ خَمْرٌ فَقِيلَ لِي خُذْ أُيْهُمَا شِئْتَ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَقِيلَ لِي هُدَيْتَ الْفِطْرَةَ أَوْ أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ أَمَا إِنَّكَ لَوَأَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ .

۶۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عِيسَى وَمُوسَى وَإِبْرَاهِيمَ فَأَمَّا عِيسَى فَأَحْمَرٌ جَعْدٌ عَرِيضُ الصَّدْرِ وَأَمَّا مُوسَى فَأَدَمٌ جَسِيمٌ سَبُطٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ الرُّطِ .

۶۶۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْنَ ظَهْرِي النَّاسِ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ أَلَا إِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ أَعْوَرَ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عَيْنَةُ طَافِيَةٍ وَارَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكُعْبَةِ فِي الْمَنَامِ فَإِذَا رَجُلٌ أَدَمٌ كَأَحْسَنِ مَا يُرَى مِنْ أَدَمِ الرِّجَالِ تَضْرِبُ لِمَتَّهُ بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ رَجُلٌ الشَّعْرُ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالُوا هَذَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ رَأَيْتُ رَجُلًا وَرَأَيْتُهُ جَعْدًا قَطَطًا أَعْوَرَ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَشْبَهُهُ مَنْ رَأَيْتُ بِابْنِ قَطَنِ وَاضِعًا

گھوم رہا تھا میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ تو جواب ملا کہ یہ مسیح دجال ہے اس کے متابع حدیث عبید اللہ نے نافع سے ذکر کی ہے۔

يَدِيهِ عَلَىٰ مَنْكِبِي رَجُلٌ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا الْمَسِيحُ الدَّجَالُ تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ .

۶۶۱۔ احمد بن حنبل، ابراہیم بن سعد، زہری، سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ بخدا نبی ﷺ نے عیسیٰ کو سرخ رنگ کا نہیں کہا، لیکن آپ نے یہ فرمایا کہ ایک دن میں خواب میں کعبہ کا طواف کر رہا تھا تو دیکھا کہ ایک گندمی رنگ کا سیدھے بالوں والا آدمی دو آدمیوں کے درمیان چل رہا ہے اپنے سر سے پانی نچوڑ رہا تھا یا اپنے سر سے پانی بہا رہا تھا، میں نے کہا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ ابن مریم ہیں، میں ادھر ادھر دیکھنے لگا تو دیکھتا ہوں کہ سرخ رنگ کا ایک فربہ آدمی پیچیدہ بالوں والا دہنی آنکھ سے کانٹا، اسکی آنکھ پھولے انگور کی طرح تھی، موجود ہے، میں نے کہا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ دجال ہے، اور اس سے سب سے زیادہ مشابہ ابن قطن ہے، زہری نے کہا ابن قطن قبیلہ خزاعہ کا ایک آدمی تھا، جو زمانہ جاہلیت میں مر گیا تھا۔

۶۶۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَا وَاللَّهِ مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعِيسَى أَحْمَرُ وَلَكِنْ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ أَدَمٌ سَبَطَ الشَّعْرَ يَهْدِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ يَنْطِفُ رَأْسُهُ مَاءً أَوْ يَهْرَاقُ رَأْسُهُ مَاءً فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا ابْنُ مَرْيَمَ فَذَهَبْتُ التَّمِيتُ فَإِذَا رَجُلٌ أَحْمَرُ حَسِيمٌ جَعَدُ الرَّأْسِ أَعْوَرُ عَيْنُهُ الْيَمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عَيْنَةُ طَافِيَةٍ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا الدَّجَالُ وَأَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهَا ابْنُ قَطَنِ قَالَ الزُّهْرِيُّ رَجُلٌ مِنْ خُرَاعَةَ هَلَكَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ .

۶۶۲۔ ابوالیمان، شعب، زہری، ابوسلمہ، ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ میں ابن مریم کے سب سے زیادہ قریب ہوں اور تمام انبیاء آپس میں (گویا) علاقائی بھائی ہیں (کہ باپ ایک ماں جدا) پس اسی طرح انبیاء دین کے اصول میں متحد (۱) اور فردغ میں زمانہ کے لحاظ سے مختلف میرے اور عیسیٰ کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔

۶۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ وَالْأَنْبِيَاءِ أَوْلَادُ عَلَاتٍ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ .

۶۶۳۔ محمد بن سنان، فتح بن سلیمان، ہلال بن علی، عبدالرحمن بن ابی عمرہ، ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں ابن مریم کے دنیا اور آخرت میں سب سے زیادہ قریب ہوں اور تمام انبیاء آپس میں علاقائی بھائی ہیں کہ ان کی مائیں مختلف ہیں اور دین (جو مثل والد کے ہے) ایک ہے، ابراہیم بن طہمان، موسیٰ بن عقبہ، صفوان بن عظیم، عطاء بن یسار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہی

۶۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَنَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَالْأَنْبِيَاءِ إِخْوَةُ لِعَلَاتٍ أُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ

(۱) دین ایک ہونے سے مراد یہ ہے کہ اصول دین (توحید، رسالت اور موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونا) یہ ایک ہیں، فروعات یعنی مسائل اور عبادات کی مقدار اور کیفیت میں انبیاء کے مذاہب اور ادیان مختلف رہے ہیں۔

فرمایا۔ (دوسری سند)

۶۶۳۔ عبد اللہ بن محمد، عبد الرزاق، معمر، ہمام، ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا، حضرت عیسیٰ نے ایک آدمی کو چوری کرتے دیکھا تو اس سے کہا تو چوری کر رہا ہے؟ اس نے کہا نہیں اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، عیسیٰ نے فرمایا میں اللہ پر ایمان لایا اور اپنی آنکھ کو دھوکہ کی طرف منسوب کرتا ہوں۔

۶۶۵۔ حمیدی، سفیان، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عباس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مجھے اتنا نہ بڑھاؤ جتنا نصاریٰ نے عیسیٰ بن مریم کو بڑھایا ہے، میں تو محض اللہ کا بندہ ہوں تو تم بھی یہی کہو کہ اللہ کا بندہ اور اس کا رسول۔

۶۶۶۔ محمد بن مقاتل، عبد اللہ، صالح بن حی کہتے ہیں کہ ایک خراسانی نے شعی سے کچھ کہا تو شعی نے کہا ہمیں بواسطہ ابو ہریرہ، ابو موسیٰ اشعری کے نبی ﷺ کی یہ حدیث پہنچی، آپ نے فرمایا، جب کوئی شخص اپنی باندی کو ادب سکھائے اور اس کی تادیب و تعلیم بہتر طریق پر کرے پھر اسے آزاد کر کے اس سے نکاح کرے تو اسے دہرا ثواب ملے گا اور جو شخص عیسیٰ پر ایمان لایا پھر میرے اوپر ایمان لایا تو اسے دہرا ثواب ملے گا اور غلام جب اپنے رب سے ڈرے اور اپنے آقاؤں کی اطاعت کرے تو اسے بھی دہرا ثواب ملے گا۔

۶۶۷۔ محمد بن یوسف، سفیان، مغیرہ بن نعمان، سعید بن جبیر، ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگ برہنہ پا برہنہ بدن بغیر ختنہ کئے ہوئے قیامت کے دن اٹھائے جاؤ گے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی جس طرح ہم نے ابتداء پہلی دفعہ پیدا کیا تھا اسی طرح دوسری دفعہ بھی کریں گے، یہ وعدہ ہمارے ذمہ ہے ہم

عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۶۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَى عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهُ أَسْرَقْتَ قَالَ كَلَّا وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيسَى امْنْتُ بِاللَّهِ وَكَذَبْتَ عَيْنِي .

۶۶۵۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُبيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ سَمِعَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَطْرُونِي كَمَا أَطَرَتِ النَّصَارَى عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ فَقُولُوا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ .

۶۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ حَيٍّ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ خَرَّاسَانَ قَالَ لِلشَّعْبِيِّ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ أَخْبَرَنِي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آدَبَ الرَّجُلُ أَمَتَهُ فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا كَانَ لَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا أَمَنَ بَعِيسَةً ثُمَّ أَمَنَ بِهَا فَلَهُ أَجْرَانِ وَالْعَبْدُ إِذَا اتَّقَى رَبَّهُ وَأَطَاعَ مَوْلَاهُ فَلَهُ أَجْرَانِ .

۶۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُغِيرَةِ ابْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحْشَرُونَ حُفَاةَ عُرَاءٍ غُرْلًا ثُمَّ قَرَأَكُمْ بِدَانَا أَوَّلَ خَلْقِي

اسے ضرور پورا کریں گے، تو سب سے پہلے جسے کپڑے پہنائے جائیں گے وہ ابراہیمؑ ہیں پھر چند اصحاب کو داہنی طرف (جنت میں) اور بائیں طرف (دوزخ میں) لے جایا جائے گا میں کہوں گا یہ تو میرے اصحاب ہیں تو کہا جائے گا کہ جب سے آپ ان سے جدا ہوئے یہ تو مرد رہے، پس میں کہوں گا جو اللہ کے نیک بندے عیسیٰ بن مریم کہتے ہیں اور میں ان پر گواہ تھا جب تک ان میں رہا پھر جب تو نے مجھے اٹھایا تو تو ان کا نگہبان تھا اور تو ہر چیز پر گواہ ہے الحکیم تک محمد بن یوسف کہتے ہیں کہ ابو عبید اللہ قبصہ سے نقل کرتے ہیں کہ یہ وہ مرد ہیں جو عہد ابو بکر میں مرد ہوئے اور ابو بکر نے ان سے جہاد کیا۔

باب ۳۴۹۔ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے اترنے کا بیان۔

۶۶۸۔ الحق یعقوب بن ابراہیم، ان کے والد، صالح ابن اشہاب، سعید بن مسیب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ عنقریب ابن مریم تمہارے درمیان نازل ہوں گے، انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنے والے ہوں گے، صلیب توڑ ڈالیں گے، خنزیر کو قتل کر ڈالیں گے، جزیہ ختم کر دیں گے (کیونکہ اس وقت سب مسلمان ہوں گے) اور مال بہتا پھرے گا حتیٰ کہ کوئی اس کا لینے والا نہ ملے گا، اس وقت ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر سمجھا جائے گا، پھر ابو ہریرہ کہتے ہیں، اگر اس کی تائید میں تم چاہو تو یہ آیت پڑھو کہ اور کوئی اہل کتاب ایسا نہیں ہو گا جو عیسیٰ کی وفات سے پہلے ان پر ایمان نہ لے آئے اور قیامت کے دن عیسیٰ ان پر گواہ ہوں گے۔

۶۶۹۔ ابن کبیر، لیث، یونس، ابن شہاب، نافع جو ابو قتادی انصاری کے آزاد کردہ غلام ہیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارا اس وقت کیا حال ہو گا

نُعِيْدُهُ وَعَدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ فَأَوَّلَ مَنْ يُكْسَىٰ إِبْرَاهِيمُ ثُمَّ يُؤْخَذُ بِرِجَالِ مَنْ أَصْحَابِي ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ أَصْحَابِي فَيَقَالُ إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَىٰ أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ عِيْسَىٰ بْنُ مَرْيَمَ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتُ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ إِلَىٰ قَوْلِهِ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ذَكَرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَبِيصَةَ قَالَ هُمُ الْمُرْتَدُّونَ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَىٰ عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ فَقَاتَلَهُمْ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

۳۴۹ باب نزول عیسیٰ بن مریم علیہما السلام.

۶۶۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ أَبَاهُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزَلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْحِزْيَةَ وَيَقْبِضُ الْمَالَ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرَ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَأَقْرَأُوا إِنْ شِئْتُمْ وَ إِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا.

۶۶۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

جب ابن مریم تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تمہیں میں سے ہوگا، اس کے متابع حدیث عقیل اوزاعی نے روایت کی ہے۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِنَّمَا مِنْكُمْ مِنْكُمْ تَابِعَةُ عُقِيلَ وَالْأَوْزَاعِيُّ.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

۳۵۰ باب مَا ذَكَرَ عَنْ بَنِي إِسْرَآئِيلَ.

۶۷۰ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو

عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جِرَاشٍ

قَالَ قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرِو لِحَدِيقَةَ أَلَا تَحْدِثُنَا مَا

سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ مَعَ الدَّجَالِ إِذَا خَرَجَ

مَاءٌ وَنَارًا فَمَاذَا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهَا النَّارُ مَاءٌ

بَارِدٌ وَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ فَنَارٌ

تَحْرِقُ فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ فَلْيَقْعُ فِي الَّذِي يَرَى

أَنَّهَا نَارٌ فَإِنَّهُ عَذَابٌ بَارِدٌ قَالَ حَدِيقَةُ وَسَمِعْتُهُ

يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَنَا

الْمَلِكُ لِيَقْبِضَ رُوحَهُ فَقِيلَ لَهُ هَلْ عَمِلْتَ مِنْ

خَيْرٍ قَالَ مَا أَعْلَمُ قِيلَ لَهُ أَنْظِرْ قَالَ مَا أَعْلَمُ شَيْئًا

غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ أَتَابِعُ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا وَأُجَازِيهِمْ

فَأَنْظِرُ الْمُوسِرَ وَأَتَجَاوِزُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَأَدْخَلَنِي

اللَّهُ الْحَنَّةَ فَقَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ أَنَّ رَجُلًا

خَضِرَهُ الْمَوْتُ فَلَمَّا نَسَّ مِنَ الْحَيَوَةِ أَوْضَى

أَهْلَهُ إِذَا أَنَا مِثٌ فَأَجْمِعُوا لِي حَظَبًا كَثِيرًا وَ

أَوْقِدُوا فِيهِ نَارًا حَتَّى إِذَا أَكَلْتُ لَحْمِي

وَحَلَصْتُ إِلَى عَظْمِي فَاثْمَحَشْتُ فَخَذُّوْهَا

فَاطْحَنُوْهَا ثُمَّ أَنْظِرُوا يَوْمًا رَاحًا فَادْرُوْهُ فِي

الْيَمِّ فَفَعَلُوا فَجَمَعَهُ فَقَالَ لَهُ لِمَ فَعَلْتَ ذَلِكَ

قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ قَالَ لَهُ عُقْبَةُ بْنُ

عَمْرِو أَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ ذَاكَ وَكَانَ نَبَاشًا.

باب ۳۵۰۔ بنی اسرائیل کے واقعات کا بیان۔

۶۷۰۔ موسیٰ بن اسماعیل، ابو عوانہ، عبد الملک، ربیع بن جراش سے

روایت کرتے ہیں کہ عقبہ بن عمرو (یعنی حضرت ابو مسعود انصاری)

نے حذیفہ سے کہا تم ہمیں وہ باتیں کیوں نہیں سناتے جو تم نے رسول

اللہ ﷺ سے سنی ہیں انہوں نے کہا میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا

’جب دجال نکلے گا تو اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوں گے پس جسے

لوگ آگ سمجھ رہے ہوں گے وہ تو (حقیقت میں) ٹھنڈا پانی ہوگا اور

جسے لوگ پانی سمجھ رہے ہوں گے وہ جلانے والی آگ ہوگی جو شخص تم

میں سے دجال کو پائے تو اسے اس میں گرنا چاہئے جسے وہ آگ سمجھ رہا

ہو اس لئے کہ وہ حقیقت میں ٹھنڈا اور شیریں پانی ہوگا۔ حذیفہ نے کہا

کہ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا، اگلے لوگوں میں سے ایک شخص

کے پاس اس کی روح قبض کرنے کیلئے ملک الموت آیا (چنانچہ جب

وہ مر گیا) تو اس سے سوال ہوا کیا تو نے کوئی نیکی کی ہے؟ اس نے کہا

مجھے معلوم نہیں، اس سے کہا گیا (اچھی طرح) سوچ، اس نے کہا

اس کے سوا مجھے کوئی معلوم نہیں کہ میں دنیا میں لوگوں کے ہاتھ (

قرض) بیچا کرتا، اور ان سے تقاضا کیا کرتا تھا تو میں مالدار کو مہلت

دے دیتا تھا اور تنگ دست کو معاف کر دیتا تھا تو اللہ نے اسے جنت میں

داخل کر لیا، حذیفہ نے کہا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ

فرماتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی کا موت کا وقت قریب آیا اور اسے اپنی

زندگی سے مایوسی ہوئی تو اس نے اپنے گھر والوں کو وصیت کی کہ جب

میں مر جاؤں تو بہت لکڑیاں جمع کر کے ان میں آگ لگا دینا (اور مجھے

اس میں ڈال دینا) حتیٰ کہ جب آگ میرے گوشت کو ختم کر کے

ہڈیوں تک پہنچے اور انہیں جلا کر کوئلہ کر دے تو وہ کوئلے لے کر پس

لینا، پھر جس دن تیز ہوا (اس (راکھ) کو دریا میں ڈال دینا اس کے گھر

والوں نے ایسا ہی کیا، اللہ تعالیٰ نے اس کے ذرات (کو جمع کر کے (اور

حالت جسم پر لا کر) اس سے پوچھا، تو نے ایسا کیوں کیا، اس نے کہا

تیرے خوف سے سوائد نے اسے بخش دیا عقبہ بن عمرو کہتے ہیں کہ میں حدیفہؓ کو یہ کہتے ہوئے سن رہا تھا کہ وہ شخص کفن چور تھا۔

۶۷۱۔ بشر بن محمد، عبداللہ، معمر و یونس، زہری، عبید اللہ بن عبداللہ، حضرت ابن عباس و حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسالت مآب ﷺ کو حالت نزع شروع ہوئی تو آپ نے ایک چادر منہ پر ڈال لی، پھر جب بری معلوم ہوتی تو اسے چہرہ مبارک سے ہٹا دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی حالت میں فرمایا کہ یہود و نصاریٰ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اس فعل سے (مسلمانوں کو) بچانا چاہتے تھے۔

۶۷۲۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، فرات قزاز، ابو حازم سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہؓ کے پاس پانچ سال بیٹھا، میں نے ان سے نبی ﷺ کی یہ حدیث سنی کہ آپ نے فرمایا بنی اسرائیل میں انبیاء حکومت کیا کرتے تھے، جب ایک نبی کا وصال ہوتا تو دوسرا اس کا جانشین ہو جاتا اور میرے بعد تو کوئی نبی نہیں ہوگا، البتہ خلفاء ہوں گے اور بہت ہونگے، صحابہ نے عرض کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کیا حکم دیتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یکے بعد دیگرے ہر ایک کی بیعت پوری کرنا اور انہیں ان کا (وہ حق جو تم پر ہے) دیتے رہنا، اور اللہ نے انہیں جن پر حکمران بنایا ہے، اس کے بارے میں وہی ان سے باز پرس کرے گا۔

۶۷۳۔ سعید بن ابومریم، ابو غسان، زید بن اسلم، عطار بن یسار، ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگ اپنے سے پہلے لوگوں کی (ایسی زبردست) پیروی کرو گے (حتیٰ کہ) ایک ایک باشت اور ایک ایک گز پر (یعنی ذرا سا بھی فرق نہ ہوگا) حتیٰ کہ اگر وہ لوگ کسی گاوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے ہوں گے تو تم بھی داخل ہو گے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ یہود و نصاریٰ مراد ہیں آپ نے فرمایا، پھر اور کون مراد ہو سکتا ہے۔

۶۷۴۔ عمران بن میسرہ، عبدالوارث، خالد، ابو قلابہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ (جماعت کیلئے جمع ہونے کے

۶۷۱۔ حَدَّثَنِي بَشَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ وَ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَائِشَةَ وَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا أَعْتَمَتْ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ وَهُوَ كَذَلِكَ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ وَ النَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا.

۶۷۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قُرَّازٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ قَالَ قَاعَدْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ خَمْسَ سِنِينَ فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْتُمُونَ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُونَا قَالَ أَوْفُوا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَإِذَا الْأَوَّلُ أَعْطَوْهُمْ حَقَّهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ سَأَلَهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ.

۶۷۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو عَسَاةٍ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتَتَّبِعَنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِيرٍ وَ ذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتَّى لَوْ سَلَكَوْا حَجْرَ ضَبٍّ لَسَلَكَتُمُوهُ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ الْيَهُودُ وَ النَّصَارَى قَالَ فَمَنْ.

۶۷۴۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ

بارے میں) صحابہ نے آگ جلانے اور ناقوس بجانے کو کہا تو اور لوگوں نے یہود و نصاریٰ کا ذکر کیا پس حضرت بلال کو حکم ہوا کہ اذان دو دو دفعہ اور اقامت ایک ایک دفعہ کہیں۔

۶۷۵۔ محمد بن یوسف، سفیان، اعمش، ابوالضحیٰ، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کڑکھ پر ہاتھ رکھنے کو ناپسند فرماتی تھیں اور کہتی تھیں کہ یہودی ایسا کرتے ہیں اس کے متابع حدیث شعبہ نے اعمش سے روایت کی ہے۔

۶۷۶۔ قتیبہ بن سعید، لیث، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا گزشتہ امتوں کے زمانہ کے مقابلہ میں زمانہ ایسا ہے جیسے وہ وقت جو عصر اور مغرب کے درمیان ہے اور تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے چند لوگوں کو کام پر لگایا اور اس نے کہا، کون ہے جو ایک قیراط کے بدلہ میں میرا کام دوپہر تک کرے، تو یہود نے دوپہر تک ایک قیراط کے عوض میں کام کیا، پھر اس نے کہا، کون ہے جو میرا کام ایک قیراط کے بدلہ میں دوپہر سے نماز عصر تک کرے، تو نصاریٰ نے ایک قیراط کے بدلہ میں دوپہر سے نماز عصر تک کام کیا، پھر اس نے کہا، کون ہے جو میرا کام دو قیراط کے معاوضہ میں نماز عصر سے غروب آفتاب تک کرے، دیکھو تم ہی وہ لوگ ہو، جنہوں نے نماز عصر سے غروب آفتاب تک دو قیراط کے بدلہ میں کام کیا، دیکھو تمہیں دگنا اجر ملا، تو یہود و نصاریٰ ناراض ہوئے اور انہوں نے کہا کہ ہم نے کام تو زیادہ کیا اور عطیہ کم ملا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا، کیا میں نے تمہیں تمہارے حق سے کچھ کم دیا ہے انہوں نے کہا، نہیں، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تو میرا انعام ہے جسے میں پاتا ہوں دیتا ہوں۔

۶۷۷۔ علی بن عبد اللہ، سفیان، عمرو، طاؤس، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ بات سنی کہ اللہ فلاں (سمرہ بن جندب) کو غارت کرے، کیا اسے

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ذَكِّرُوا النَّارَ وَالنَّافُوسَ فَذَكِّرُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى قَامِرَ بِلَالٍ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانُ وَأَنْ يُؤْتِيَ الْقَامَةَ.

۶۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ تَكْرَهُ أَنْ يَجْعَلَ يَدُهُ فِي خَاصِرَةٍ وَيَقُولَ إِنَّ الْيَهُودَ تَفْعَلُهُ تَابِعَهُ شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ.

۶۷۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَجَلُكُمْ فِي أَجَلٍ مِنْ خَلَامِنِ الْأُمَمِ مَا بَيْنَ صَلَوةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ وَإِنَّمَا مِثْلُكُمْ وَمِثْلُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عَمَلًا فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ فَعَمِلَتْ الْيَهُودُ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلَوةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيرَاطٍ فَعَمِلَتْ النَّصَارَى مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلَوةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ صَلَوةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلَى قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ إِلَّا فَأَنْتُمْ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ مِنْ صَلَوةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلَى قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ إِلَّا لَكُمْ الْأَجْرُ مَرَّتَيْنِ فَغَضِبَتْ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَأَقْلُ عَطَاءً قَالَ فَإِنَّهُ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوا لَا قَالَ فَإِنَّهُ فَضَّلِي أُعْطِيَهُ مَنْ شِئْتُ.

۶۷۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَاتِلَ اللَّهُ

معلوم نہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ یہودیوں پر لعنت کرے ان پر چربی حرام ہوئی تو انہوں نے اس کو پکھلا کر بیچا، اس کے متابع حدیث جابر اور ابو ہریرہ نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے۔

۶۷۸۔ ابو عاصم، ضحاک بن مخلد، اوزاعی، حسان بن عطیہ، ابو کبشہ، حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا، میری بات دوسرے لوگوں کو پہنچا دو اگرچہ وہ ایک ہی آیت ہو، اور بنی اسرائیل کے واقعات (اگر تم چاہو تو) بیان کرو، اس میں کوئی حرج نہیں اور جس شخص نے مجھ پر قصد اُجھوت بولا تو اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لینا چاہئے۔

۶۷۹۔ عبد العزیز بن عبد اللہ، ابراہیم بن سعد، صالح ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ یہود و نصاریٰ (اپنے بالوں میں مہندی وغیرہ کا) رنگ نہیں دیتے تم (رنگ دے کر) ان کی مخالفت کرو۔

۶۸۰۔ محمد، حجاج، جریر، حسن سے روایت کرتے ہیں کہ جناب بن عبد اللہ نے اس مسجد میں ہم سے بیان کیا، اور اس وقت سے نہ تو ہم کو بھول ہوئی اور نہ ہمیں یہ خیال آیا کہ جناب نے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم سے پہلے لوگوں پر ایک شخص کے کچھ زخم آگئے، جن کی تکلیف سے بے قرار ہو کر اس نے چھری ہاتھ میں لی، اور اس سے اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا، پھر اس کا خون بند نہ ہوا حتیٰ کہ مر گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا، میرے بندے نے جان دینے میں مجھ سے سبقت کی لہذا میں نے جنت اس پر حرام کر دی۔

باب ۳۵۱۔ بنی اسرائیل میں ابرص، نابینا اور ایک گنجنے کا بیان!

۶۸۱۔ احمد بن الحنفی، عمرو بن عاصم، ہمام، طلحہ بن عبد اللہ، عبد الرحمن

فَلَا نَأْلَمُ يَعْلَمُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ حَرَمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَجَمَلُوهَا فَبَاعُوهَا تَابِعَهُ جَابِرٌ وَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۶۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مَخْلَدٍ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةٍ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلْعَوْنَ عَنِّي وَلَوْ آيَةً وَ حَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَآئِيلَ وَلَا جَرَاجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا امْقَعْدَهُ مِنَ النَّارِ .

۶۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي شِهَابٍ قَالَ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَاهُ رِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ فَخَالَفُوهُمْ .

۶۸۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِي حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ وَمَانَسِينَا مِنْهُ حَدَّثَنَا وَمَا نَحْشَى أَنْ يَكُونَ جُنْدُبٌ كَذَبَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهِ جُرْحٌ فَجَزَعَ فَأَخَذَ سِكِّينًا فَحَزَبَهَا يَدَهُ فَمَا رَقَاءَ الدَّمُ حَتَّى مَاتَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى بَادَرْنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ حَرَمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ .

۳۵۱ باب حَدِيثُ اَبْرَصُ وَاَعْمَى وَاَقْرَعَ بَنِي إِسْرَآئِيلَ .

۶۸۱۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو

بن ابو عمرہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے نبی ﷺ سے سنا (دوسری سند) محمد، عبد اللہ بن رجا، ہمام، الحلق بن عبد اللہ، عبد الرحمن بن ابو عمرہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بنی اسرائیل کے تین آدمی ایک ابرص، دوسرا بینا، تیسرے گمجے کو اللہ تعالیٰ نے آزمانا چاہا، تو ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجا، وہ فرشتہ ابرص کے پاس آکر کہنے لگا کون سی چیز تجھ کو زیادہ محبوب ہے؟ اس نے کہا مجھ کو اچھی رنگت اور خوبصورت چمڑہ مل جائے، جس سے لوگ مجھ کو اپنے پاس بیٹھنے دیں اور گھن نہ کریں۔ فرشتہ نے اپنا ہاتھ اس کے بدن پر پھیر دیا تو وہ فوراً اچھا ہو گیا اور خوبصورت رنگت اور اچھی کھال نکل آئی، پھر اس سے دریافت کیا، تجھ کو کونسا مال محبوب ہے؟ اس نے کہا اونٹ یا گائے، (راوی کو اس میں شک ہے کہ کوڑھی اور گمجے میں سے ایک نے اونٹ مانگا اور دوسرے نے گائے) لہذا ایک گا بھن اونٹنی اس کو عطا کی فرشتہ نے کہا اللہ تعالیٰ برکت دے، پھر گمجے کے پاس آیا آکر کہا کہ تجھ کو کونسی چیز مرغوب ہے؟ اس نے کہا میرے اچھے بال نکل آئیں اور یہ بلا مجھ سے دور ہو جائے کہ لوگ مجھے سے نفرت کرتے ہیں، پھر پوچھا تجھ کو کونسا مال پسند ہے؟ اس نے کہا کہ گائے، ایک گا بھن گائے اس کو دے دی اور کہا کہ خدا تعالیٰ اس میں برکت عنایت کرے، پھر اندھے کے پاس آکر پوچھا، تجھ کو کیا چیز مطلوب ہے؟ کہا میری آنکھوں کو درست کر دو کہ تمام لوگوں کو دیکھ سکوں، فرشتہ نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ پھیر دیا۔ خدا تعالیٰ نے اس کی نگاہ درست کر دی، پھر دریافت کیا، تجھ کو کیا مال پیارا ہے؟ کہا بکری، لہذا اس کو ایک گا بھن بکری عطا کر دی، تینوں کے جانوروں نے بچے دیئے، تھوڑے دنوں میں ان کے اونٹوں سے جنگل بھر گیا، اس کی گایوں سے اور اس کی بکریوں سے پھر بحکم خداوندی فرشتہ اسی پہلی صورت میں کوڑھی کے پاس آیا اور کہا میں ایک مسکین آدمی ہوں، میرے سفر کا تمام سامان ختم ہو گیا ہے آج میرے بچنے کا اللہ کے سوا کوئی ذریعہ نہیں، پھر میں خدا کے نام پر جس نے تجھے اچھی رنگت اور عمدہ کھال عنایت کی، تجھ سے ایک اونٹ کا خواستگار ہوں کہ اس پر سوار ہو کر اپنے گھر پہنچ جاؤں، وہ بولا یہاں سے آگے بڑھ دور ہو، مجھے اور بھی بہت سے حقوق ادا

بُنْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هُمَامٌ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ رِيْرَةً حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ أَخْبَرَنَا هُمَامٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ رِيْرَةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ ثَلَاثَةً فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَبْرَصٌ وَأَقْرَعٌ وَأَعْمَى بَدَأَ اللَّهُ أَنْ يَنْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا فَاتَى الْأَبْرَصَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ قَدْ قَدَرْنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ فَأُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا فَقَالَ أَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْإِبِلُ أَوْ قَالَ الْبَقَرُ هُوَ شَكٌّ فِي ذَلِكَ إِنَّ الْأَبْرَصَ وَالْأَقْرَعَ قَالَ أَحَدَهُمَا الْإِبِلَ وَقَالَ الْآخَرُ الْبَقَرُ فَأُعْطِيَ نَاقَةً عَشْرَاءَ فَقَالَ يُبَارِكُ لَكَ فِيهَا وَاتَى الْأَقْرَعَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ شَعْرٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي هَذَا قَدْ قَدَرْنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ وَأُعْطِيَ شَعْرًا حَسَنًا قَالَ فَاتَى الْمَالَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْبَقَرُ قَالَ فَأَعْطَاهُ بَقَرَةً حَامِلَةً قَالَ يُبَارِكُ لَكَ فِيهَا وَاتَى الْأَعْمَى فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ يَرُّدُ اللَّهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَأُبْصِرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ قَالَ فَاتَى الْمَالَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ فَأَعْطَاهُ شَاةً وَالْبَادَةَ فَانْتَبَجَ هَذَانِ وَلِلْهَذَا فَكَانَ لِهَذَا وَادٍ مِنْ إِبِلٍ وَلِهَذَا وَادٍ مِنْ بَقَرٍ وَلِهَذَا وَادٍ مِنْ الْغَنَمِ ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الْأَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مُسْكِينٌ تَقَطَّعَتْ بَنَى الْجِبَالِ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ

بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّوْنُ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ
وَالْمَالَ بَعِيرًا أَتَبَّلَغَ عَلَيْهِ فِي سَفَرِي فَقَالَ لَهُ إِنَّ
الْحَقُوقَ كَثِيرَةٌ فَقَالَ لَهُ كَأَنِّي أَعْرِفُكَ أَلَمْ
تَكُنَّا بَرَصَ يَقْدُرُكَ النَّاسُ فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللَّهُ
فَقَالَ لَقَدْ وَرِثْتُ لِكَابِرٍ عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ إِنْ
كُنْتُ كَاذِبًا فَصَيِّرْكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتُ وَآتَى
الْأَفْرَعَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلُ مَا قَالَ
لِهَذَا فَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلُ مَا رَدَّ عَلَيْهِ هَذَا فَقَالَ إِنْ
كُنْتُ كَاذِبًا فَصَيِّرْكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتُ وَآتَى
الْأَعْمَى فِي صُورَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ وَابْنُ
سَبِيلٍ وَتَقَطَّعَتْ بِهِ الْجِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا
بَلَاغَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بَكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ
عَلَيْكَ بَصْرَكَ شَاءَ أَتَبَّلَغَ بِهَا فِي سَفَرِي فَقَالَ
قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللَّهُ بَصْرِي وَفَقِيرًا فَقَدْ
أَغْنَانِي فَخُذْ مَا شِئْتَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا أَحْهَدُكَ الْيَوْمَ
بِشَيْءٍ أَخَذْتَهُ لِلَّهِ فَقَالَ أَمْسِكْ مَالَكَ فَإِنَّمَا
أَبْتَلَيْتُمْ فَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ وَسَخِطَ عَلَى
صَاحِبَيْكَ.

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ
أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ الْآيَةَ الْكُتُبِ
الْمَرْقُومِ مَكْتُوبٍ مِنَ الرَّقِيمِ رَبَطْنَا عَلَى
قُلُوبِهِمُ الَّتِي هُمْ صَبْرًا لَوْلَا أَنْ رَبَطْنَا
عَلَى قُلُوبِهَا شَطَطًا إِفْرَاطًا، الْوَصِيدُ الْفِنَاءُ
وَجَمْعُهُ وَصَائِدُ وَوَصْدٌ وَيُقَالُ الْوَصِيدُ
الْبَابُ الْمُؤَصَّدَةُ الْمُطَبَقَةُ أَصْدَ الْبَابِ وَأَوْ
صَدَبَعْنَا هُمْ أَزَكَى أَكْثَرَ رِيْعًا فَضَرَبَ اللَّهُ
عَلَى أَذَانِهِمْ فَنَامُوا رَجْمًا بِالْغَيْبِ كَمْ
يَسْتَبِينَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَفَرُّضُهُمْ تَرَكُّهُمْ.

کرنے ہیں، میرے پاس تیرے دینے کی گنجائش نہیں ہے، فرشتہ نے
کہا، شاید میں تجھ کو پہچانتا ہوں، کیا تو کوڑھی نہ تھا کہ لوگ تجھ سے
نفرت کرتے تھے؟ کیا تو مفلس نہیں تھا؟ پھر تجھ کو خدا تعالیٰ نے اس
قدر مال عنایت فرمایا، اس نے کہا وا! کیا خوب! یہ مال تو کئی پشتوں سے
باپ دادا کے وقت سے چلا آتا ہے، فرشتہ نے کہا، اگر تو جھوٹا ہے، تو اللہ
تعالیٰ تجھ کو دیا ہی کر دے جیسے پہلے تھا، پھر فرشتہ گنجے کے پاس اسی
صورت میں آیا اور اسی طرح اس سے بھی سوال کیا اس نے بھی دیا۔
• ہی جواب دیا، فرشتہ نے جواب دیا، اگر تو جھوٹا ہو تو خدا تعالیٰ تجھ کو دیا
ہی کرے، جس طرح پہلے تھا پھر اندھے کے پاس اسی پہلی صورت میں
آیا اور کہا میں مسافر ہوں، بے سامان ہو گیا ہوں، آج خدا کے سوا اور
تیرے سوا کوئی ذریعہ میرے مکان تک پہنچنے کا نہیں ہے، میں اس کے
نام پر جس نے دوبارہ تمہیں بینائی بخشی ہے، تجھ سے ایک بکری مانگتا
ہوں کہ اس سے اپنی کاروائی کر کے سفر پورا کروں، اس نے کہا بیشک
میں اندھا تھا، اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے مجھ کو بینائی
عنایت فرمائی، جتنا تیرا دل چاہے لے جا اور جتنا چاہے چھوڑ جا، بخدا
میں تجھ کو کسی چیز سے منع نہیں کرتا، فرشتہ نے کہا تو اپنا مال اپنے پاس
رکھ، مجھ کو کچھ نہ چاہئے، مجھے تو فقط تم تینوں کی آزمائش منظور تھی، سو
ہو چکی، خدا تعالیٰ تجھ سے راضی ہو اور ان دونوں سے ناراض۔

باب: اللہ عزوجل کا قول، کیا آپ یہ خیال کرتے ہیں کہ
اصحاب کہف اور (اصحاب رقیم، رقیم کے معنی لکھا ہوا، ان
کے دلوں کو باندھ دیا یعنی ان پر صبر نازل کیا۔ موصدہ کے
معنی بند کیا ہوا بولا جاتا ہے اصد الباب واوصدا انکو معبوث
کیا یعنی انہیں زندہ کیا شططا زیادتی، الوصيد صحن، اسکی جمع
وصائد اور وصد آتی ہے، کہا جاتا ہے وصیدا لباب، ازکی،
عمدہ کھانا، اللہ تعالیٰ نے انکے کانوں پر مہر لگا دی یعنی وہ سو گئے
رجما بالغیب اٹکل پچو، مجاہد کہتے ہیں نقرضہم کے معنی
ہیں انہیں چھوڑ دیتا ہے۔

چودھواں پارہ!

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۵۲ باب حَدِيثِ الْغَارِ۔

۶۸۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَلِيلٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَسْهَرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مَعْنُ كَانَ قَبْلَكُمْ يَمْشُونَ إِذَا أَصَابَهُمْ مَطَرٌ فَأَوَوْا إِلَى غَارٍ فَانْطَبَقَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ إِنَّهُ وَاللَّهِ يَاهُولَاءِ لَا يَنْجِيكُمْ إِلَّا الصِّدْقُ فَلْيَدْعُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ بِمَا يَعْلَمُ أَنَّهُ قَدْ صَدَقَ فِيهِ فَقَالَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي أَجِيرٌ عَمِلَ عَلَى فَرَقٍ مِنْ أَرْزٍ فَذَهَبَ وَتَرَكَهُ وَأَتَى عَمِدْتُ إِلَى ذَلِكَ الْفَرَقِ فَزَرَعْتُهُ فَصَارَ مِنْ أَمْرِهِ أَتَى اشْتَرَيْتُ مِنْهُ بَقْرًا وَأَنَّهُ أَتَانِي يَطْلُبُ أَجْرَهُ فَقُلْتُ ااعْمِدْ إِلَى تِلْكَ الْبَقْرِ فَسَقَهَا فَقَالَ لِي إِنَّمَالِي عِنْدَكَ فَرَقٌ مِنْ أَرْزٍ فَقُلْتُ لَهُ ااعْمِدْ إِلَى تِلْكَ الْبَقْرِ فَإِنَّهَا مِنْ ذَلِكَ الْفَرَقِ فَسَاقَهَا فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَتَى فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَقَرَّجَ عَنَّا فَانْسَاخَتْ عَنْهُمْ الصَّخْرَةُ فَقَالَ الْآخَرُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَبَحَانِ كَبِيرَانِ فَكُنْتُ أَتِيهِمَا كُلَّ لَيْلَةٍ يَلْبَنَ عَنِّي لِي فَأَبْطَأْتُ عَلَيْهِمَا لَيْلَةً فَجَعْتُ وَقَدْ رَفَدَا وَأَهْلِي وَعِيَالِي يَتَصَلَّفُونَ مِنَ الْجُوعِ فَكُنْتُ لَا أَسْقِيهِمْ حَتَّى يَشْرَبَ أَبَوَايَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُمَا وَكَرِهْتُ أَنْ أَدْعُهُمَا فَيَسْتَكِنَا لِشَرِّتَهُمَا فَلَمْ أَزَلْ أَنْتَظِرُ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَتَى فَعَلْتُ

چودھواں پارہ!

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب ۳۵۲۔ غار والوں کا قصہ۔

۶۸۲۔ اسماعیل، علی بن سہر، عبید اللہ، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم سے پہلے لوگوں میں سے تین آدمی چلے جا رہے تھے، یکایک ان پر بارش ہونے لگی، تو وہ سب ایک غار میں پناگیر ہوئے اور اس غار کا منہ ان پر بند ہو گیا، پس ایک نے دوسرے سے کہا، صاحبو! بخدا! بجز سچائی کے کوئی چیز تم کو نجات نہ دے گی، لہذا تم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ اس چیز کے وسیلہ سے دعا مانگے، جس کی نسبت وہ جانتا ہو کہ اس نے اس عمل میں سچائی کی ہے، اتنے میں ایک نے کہا اے خدا! تو خوب جانتا ہے کہ میرا ایک مزدور تھا، جس نے فرق چاول کے بدلے میرا کام کر دیا تھا وہ چلا گیا اور مزدوری چھوڑ گیا تھا میں نے اس فرق کو لے کر زراعت کی پھر اس کی پیداوار سے ایک گائے خرید لی (چند دن کے بعد) وہ مزدور میرے پاس اپنی مزدوری لینے آیا، میں نے اس سے کہا کہ اس گائے کو ہانک لے جا، اس نے کہا (مذاق نہ کرو) میرا تو تمہارے ذمہ صرف ایک فرق چاول تھا (یہ گائے کیسی) میں نے کہا، اس گائے کو ہانک لے جا، کیونکہ یہ گائے اس فرق چاول کی پیداوار ہے، میں نے خریدی ہے، بس وہ اس کو ہانک لے گیا، اے اللہ تو جانتا ہے کہ یہ کام میں نے تیرے خوف سے کیا ہے، تو اب ہم سے (اس پتھر کو) ہٹا دے، چنانچہ وہ پتھر کچھ ہٹ گیا، پھر دوسرے نے (خلوص کے ساتھ) دعا کی کہ اے خدا! تو خوب جانتا ہے کہ میرے ماں باپ بہت سن رسیدہ تھے، میں روزانہ رات کو ان کے لئے اپنی بکریوں کا دودھ لے جاتا تھا، ایک رات اتفاق سے ان کے پاس اتنی دیر سے پہنچا کہ وہ سو چکے تھے۔ اور میرے بال بچے بھوک کی وجہ سے بلبلارہے تھے۔ (مگر) میں اپنے تڑپتے ہوئے بال بچوں کو ماں باپ سے پہلے اس لئے دودھ نہ پلاتا تھا کہ وہ موزرہ تھے، اور ان کو جگانا مناسب نہیں سمجھا اور نہ ان کو چھوڑنا گوارا ہوا کہ وہ اس (دودھ) کے نہ پینے کی وجہ سے کمزور ہو جائیں،

ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرَّجَ عَنَّا فَاَنْسَاخَتْ عَنْهُمْ
الصَّخْرَةُ حَتَّى نَنْظُرُوا إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ الْآخَرُ
اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّهُ كَانَ لِيْ اِبْنَةٌ عَمَّ مِنْ
اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ وَاَتَيْتُ رَاوِدُتَهَا عَنْ نَفْسِهَا
فَاَبْتِ اِلَّا اَنْ اَتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَطَلَبْتُهَا حَتَّى
قَدَرْتُ فَاَتَيْتُهَا بِهَا فَدَفَعْتُهَا اِلَيْهَا فَاَمْكَنْتَنِيْ مِنْ
نَفْسِهَا فَلَمَّا فَعَدْتُ بَيْنَ رَجُلَيْهَا فَقَالَتْ اَتَّقِ
اللّٰهَ وَلَا تَفْضِرِ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهِ فَقُمْتُ
وَتَرَكْتُ مِائَةَ دِينَارٍ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ
ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرَّجَ عَنَّا فَفَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ
فَخَرَجُوا.

لہذا میں رات بھر برابر انتظار کرتا رہا، یہاں تک کہ سویرا ہو گیا، اے
خدا! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میں نے صرف تیرے خوف سے کیا
ہے۔ تو اب ہم سے اس پتھر کو ہٹا دے، چنانچہ وہ پتھر ان پر سے (تھوڑا
سا) اور ہٹ گیا اور اتنا ہٹ گیا کہ انہوں نے آسمان کو دیکھا، اس کے
بعد تیسرے نے دعا کی اے خدا! تو خوب جانتا ہے کہ میرے چچا کی
بیٹی تھی، جو مجھ کو سب آدمیوں سے زیادہ محبوب تھی میں نے اس
سے ہم بستر ہونے کی خواہش کی مگر وہ بغیر سواشریاں لینے کے
رضامند نہ ہوئی اس لئے میں نے مطلوبہ اشرفیاں حاصل کرنے کیلئے
دوڑ دھوپ کی، جب وہ مجھے مل گئیں تو میں نے وہ اشرفیاں اس کو دے
دیں اور اس نے مجھے اپنے اوپر قابو دے دیا، جب میں اس کی دونوں
ٹانگوں کے بیچ میں بیٹھ گیا تو اس نے کہا، اللہ سے خوف کرو اور (مروجہ
قانونی اختیارات حاصل کئے بغیر) مہربکارت کو ناحق نہ توڑ پس میں
اٹھ کھڑا ہوا اور وہ سواشرفیاں بھی چھوڑ دیں، اے خدا! تو خوب جانتا
ہے کہ میں نے تجھ سے ڈر کر یہ کام چھوڑ دیا تو اب (اس پتھر کو) ہم
سے ہٹا دے چنانچہ خدا تعالیٰ نے وہ پتھر پوری طرح ان پر سے ہٹا دیا
اور وہ (تینوں) باہر نکل آئے۔

باب ۳۵۳۔ اس باب میں کوئی عنوان نہیں ہے۔

۶۸۳۔ ابوالیمان، شعیب، ابولزناد، عبدالرحمن، حضرت ابو ہریرہ سے
روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا
کہ ایک عورت اپنے بچہ کو دودھ پلا رہی تھی۔ اتفاقاً اس طرف سے
ایک سوار گزرا اور وہ اپنے بچہ کو دودھ پلا رہی تھی تو اس نے کہا اے
خدا! میرے بیٹے کو مرنے سے پہلے اس سوار کی طرح کر دے۔ اس بچہ
نے کہا اے خدا! مجھے اس طرح نہ کرنا، اس کے بعد وہ پھر پستان کی
طرف جھک پڑا، پھر کچھ دیر بعد ادھر سے ایک عورت کو کچھ لوگ
کھینچتے ہوئے لے جا رہے تھے اور کچھ لوگ اس پر ہنس رہے تھے۔ بچہ کی
ماں نے کہا اے خدا! میرے بیٹے کو اس عورت کی مثل نہ کرنا۔ بچہ نے
کہا اے خدا! مجھے اس جیسا کر دے۔ اور اس نے (اپنے اس کہنے کی وجہ
یہ) بیان کی کہ یہ سوار تو کافر ہے، لیکن یہ عورت ایسی ہے کہ لوگ
اسکی نسبت کہتے ہیں کہ زنا کرتی ہے اور وہ کہتی ہے کہ خدا تعالیٰ میری
حمایت کیلئے کافی ہے اور لوگ اس کی نسبت کہتے ہیں کہ یہ چوری کرتی

۳۵۳ باب۔

۶۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا
أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا امْرَأَةٌ تُرْضِعُ
إِبْنَهَا إِذْ مَرَّ بِهَا رَاكِبٌ وَهِيَ تُرْضِعُهُ فَقَالَتْ
اَللّٰهُمَّ لَا تُمِثْ اِبْنِي حَتَّى يَكُوْنَ مِثْلَ هَذَا فَقَالَ
اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهُ ثُمَّ رَجَعَ فِي الثُّدْيِ وَمَرَّ
بِامْرَأَةٍ تَحْرَرُ وَيُلْعَبُ بِهَا فَقَالَتْ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ
اِبْنِيْ مِثْلَهَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا فَقَالَ اَمَّا
الرَّاكِبُ فَاِنَّهُ كَافِرٌ وَاَمَّا الْمَرْءَةُ فَاِنَّهُمْ يَقُولُوْنَ
لَهَا تَزْنِيْ وَتَقُولُ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَيَقُولُوْنَ تَسْرِقُ
وَتَقُولُ حَسْبِيَ اللّٰهُ .

ہے اور وہ کہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ میری حمایت کیلئے کافی ہے۔

۶۸۴۔ سعید بن تلید ابن وہب، جریر، ایوب، ابن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ ایک کتاب ایک کنویں کے گرد گھوم رہا تھا، معلوم ہوتا تھا کہ پیاس سے مر جائے گا اتفاق سے کسی بدکار اسرائیلی عورت نے اس کتے کو دیکھ لیا اور اس زانیہ نے اپنا جوتا اتار کر کنویں سے پانی نکال کر اس کتے کو پانی پلا دیا جس سے خدا تعالیٰ نے اس کو اسی بات پر بخش دیا۔

۶۸۵۔ عبد اللہ مالک، ابن شہاب، حضرت حمید بن عبد الرحمن سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان کو جس سال انہوں نے حج کیا ممبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا اور آپ نے بالوں کا ایک لچھا ایک پاسان کے ہاتھ میں سے لے کر فرمایا کہ اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے نبی کریم ﷺ کو اس (مصنوعی) بالوں کو اپنے بالوں کے ساتھ جھوڑنے سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بنی اسرائیل اس وقت ہلاک ہو گئے۔ جب ان کی عورتوں نے اس کو بنایا۔

۶۸۶۔ عبد العزیز، ابراہیم، سعد، ابی سلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسالت مآب ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم سے پہلے کی امتوں میں کچھ لوگ محدث (۱) ہوتے تھے (یعنی حق تعالیٰ کی ہم کلامی ان کو حاصل ہوتی تھی) میری امت میں اگر کوئی ایسا ہے تو یقیناً وہ عمر بن خطاب ہے۔

۶۸۷۔ محمد بن بشار، محمد بن ابی عدی، شعبہ، قتادہ، ابو صدیق، ابو سعید نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بنی اسرائیل کے ایک شخص نے ننانوے آدمیوں کو قتل کر دیا تھا۔ پھر اس کی بابت مسئلہ دریافت کرنے کو نکلا، پہلے ایک درویش کے پاس آیا اور اس سے دریافت کیا کہ کیا (میری) توبہ قبول ہے؟ درویش نے کہا نہیں، اس نے اس درویش کو بھی قتل کر دیا، اس کے

۶۸۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيفُ بِرَكْبَةٍ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ إِذْ رَأَتْهُ بَغِيٌّ مِّنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ فَتَزَعَّتْ مُوقَهَا فَسَقَتْهُ فَعَفَّرَهَا بِهِ.

۶۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجِّ عَلَى الْمَنْبَرِ فَتَنَازَلَ قِصَّةً مِّنْ شَعْرٍ وَكَانَتْ فِي يَدَيَّ حَرَسِيٍّ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ إِنِّي عُلِمَ أَؤْكُمُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذَا وَيَقُولُ إِنَّمَا هَلَكْتُ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَهَا نِسَاءُهُمْ.

۶۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ قَدْ كَانَ فِيمَا مَضَى قَبْلَكُمْ مِّنَ الْأُمَمِ مُحَدِّثُونَ وَإِنَّهُ إِنْ كَانَ فِي أُمَّتِي هَذِهِ مِنْهُمْ فَإِنَّهُ عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ.

۶۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ إِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ يَسْأَلُ فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ هَلْ

(۱) محدث ان حضرات کو کہتے ہیں جن کی زبان پر بغیر وحی اور نبوت کے سچی اور حق بات جاری ہو جاتی ہے، یہ مرتبہ اولیاء و صدیقین کا ہے، حضرت عمرؓ کی زندگی میں اس طرح کے متعدد واقعات ملتے ہیں۔

مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ لَا تَقْتُلْهُ فَجَعَلَ يَسْأَلُ فَقَالَ لَهُ
رَجُلٌ ائْتِ قَرِيْبَةً كَذَا وَكَذَا فَأَذْرَكَ الْمَوْتَ فَنَاءَ
بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلَائِكَةُ
الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى هَذِهِ
أَنْ تَقْرُبِيْ وَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَبَاعِدِيْ
وَقَالَ قِيْسُوا مَا بَيْنَهُمَا فَوَجَدَ إِلَى هَذِهِ أَقْرَبَ
بِشْبَرٍ فَنُفِغَ لَهُ.

بعد پھر وہ یہ مسئلہ پوچھنے کی جستجو میں لگا رہا۔ کسی نے کہا فلاں بستی میں
ایک عالم ہے ان کے پاس جا کر پوچھ لو (چنانچہ وہ چل پڑا، لیکن راستہ
ہی میں) اس کو موت آگئی (مرتے وقت اس نے اپنا سینہ) اس بستی
کی طرف بڑھا دیا (جہاں جا کر وہ مسئلہ دریافت کرنا چاہتا تھا) رحمت
کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں میں اس کے بارہ میں باہم تکرار
ہوئی (رحمت کے فرشتے کہتے کہ اس کی روح کو ہم لے جائیں گے،
کیونکہ یہ توبہ کا پختہ ارادہ رکھتا تھا، عذاب کے فرشتے کہتے کہ اس کی
روح کو ہم لے جائیں گے، کیونکہ یہ سخت گناہ گار تھا اسی اثناء) میں خدا
نے اس بستی کو (جہاں جا کر وہ توبہ کرنا چاہتا تھا) یہ حکم دیا کہ اے
بستی (اس سے) نزدیک ہو جا اور اس بستی کو (جہاں اس نے گناہ کا
ارتکاب کیا تھا) یہ حکم دیا کہ تو دور ہو جا اور (فرشتوں کو حکم دیا کہ)
دونوں بستیوں کی مسافت ناپو (دیکھو یہ مردہ کس بستی کے قریب
ہے، چنانچہ) وہ مردہ اس بستی سے (جہاں وہ توبہ کرنے جا رہا تھا)
بالشت بھر نزدیک تھی، خدا نے اسے بخش دیا۔

۶۸۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوَةُ الصُّبْحِ ثُمَّ
أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقْرَةً
إِذْ رَكِبَهَا فَضَرَبَهَا فَقَالَتْ إِنَّا لَمْ نَخْلُقْ لِهَذَا إِنَّمَا
خُلِقْنَا لِلْحَرْثِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ بَقْرَةٌ
تُكَلِّمُ فَقَالَ فَإِنِّي أَوْ مِنْ بَهْذَا أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ
وَمَا هُمَا ثُمَّ وَبَيْنَمَا رَجُلٌ فِي غَنَمِهِ إِذْ عَدَا
الذِّئْبُ فَذَهَبَ مِنْهَا بِشَاةٍ فَطَلَبَ حَتَّى كَانَهُ
اسْتَفْقَدَهَا مِنْهُ فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ هَذَا اسْتَفْقَدْتَهَا
مِنِّي فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبْعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي
فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ ذَنْبٌ يَتَكَلَّمُ قَالَ فَإِنِّي
أَوْ مِنْ بَهْذَا أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثُمَّ

(۱) اس سے مراد قرب قیامت کا زمانہ، کہ ہر طرف سے درندوں کی یورش ہوگی ذالو حوش حشرت یعنی وحشی جانور (مارے گھبراہٹ
کے) سب کے سب جمع ہو جائیں گے

ہے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا، تم میں اور ابو بکر و عمر اس پر ایمان رکھتے ہیں، حالانکہ یہ دونوں حضرات اس وقت وہاں موجود نہ تھے نیز ایک دوسری سند کے ذریعہ حضرت ابو ہریرہ نے رسالت مآب ﷺ سے اسی طرح کی ایک اور حدیث روایت کی ہے۔

۶۸۹۔ الحلق، عبدالرزاق، معمر، ہمام، حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اگلے زمانہ میں ایک شخص نے کسی آدمی سے کچھ زمین خریدی اور اس خریدی ہوئی زمین میں خریدار نے سونے سے بھرا ہوا ایک گھڑا بیا، پھر بائع زمین سے کہا کہ تم اپنا سونا مجھ سے لے لو، کیونکہ میں نے تجھ سے صرف زمین خریدی تھی سونا مول نہیں لیا تھا، بائع نے کہا کہ میں نے تو زمین اور جو کچھ اس زمین میں تھا، سب فروخت کر دیا تھا پھر ان دونوں نے کسی شخص کو بیچ بیایا، اس بیچ نے مقدمہ کی روئیداد سن کر دریافت کیا کہ کیا تم دونوں کی اولاد ہے؟ ایک نے کہا میرے ایک لڑکا ہے دوسرے نے کہا میری لڑکی ہے، بیچ نے کہا اس لڑکے کا نکاح اس لڑکی کے ساتھ کر دو اور اس روپیہ کو ان کے کار خیر میں صرف کرو۔

۶۹۰۔ عبدالعزیز، مالک، محمد بن منکدر، ابو نصر، عمر بن عبید اللہ کے آزاد کردہ غلام، عامر بن سعد بن ابی وقاص سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے والد کو حضرت اسامہ بن زید سے یہ دریافت کرتے ہوئے سنا کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ حضرت اسامہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، طاعون ایک عذاب ہے جو بنی اسرائیل کی ایک جماعت پر آیا آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ ان لوگوں پر جو تم سے پہلے تھے، نازل کیا گیا تھا جب تم سنو کہ کسی مقام پر طاعون ہے تو تم وہاں نہ جاؤ اور جب اس جگہ طاعون پھیل جائے، جہاں تم رہتے ہو تو وہاں سے بھاگ کر دوسری جگہ نہ جاؤ، ابو النصر فرماتے ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ خاص بھاگنے کی نیت سے (دوسری جگہ) نہ جاؤ، اگر کوئی دوسری ضرورت پیش آ جائے تو وہاں سے دوسری جگہ جانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

۶۹۱۔ موسیٰ، داؤد، عبد اللہ، یحییٰ بن یسر، حضرت عائشہ نبی کریم ﷺ

وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ ابْنِ أَبِي هَرِيرَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۶۸۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَارًا لَهُ فَوَجَدَ الرَّجُلَ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهِ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّي إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْأَرْضَ وَلَمْ آتِ بِكَ مِنْكَ الذَّهَبُ وَقَالَ الَّذِي لَهُ الْأَرْضُ إِنَّمَا بَعْتُكَ الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا فَتَحَا كَمَا إِلَى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِي تَحَا كَمَا إِلَيْهِ الْكَمَا وَلَدَ قَالَ أَحَدُ هُمَا لِي غُلَامٌ وَقَالَ الْآخَرُ لِي جَارِيَةٌ قَالَ انكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَانْفِقُوا عَلَى أَنْفُسِهِمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا.

۶۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَعَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَسْأَلُ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّاعُونِ فَقَالَ أَسَامَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونُ رِجْسٌ أُرْسِلَ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَوْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بَارِضٌ فَلَا تَقْدُمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بَارِضٌ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا يُخْرِجُكُمْ إِلَّا فِرَارًا مِنْهُ.

۶۹۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

سے بیان کرتی ہیں، کہ انہوں نے کہا میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے طاعون کی حقیقت دریافت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا، طاعون ایک عذاب ہے، جس کو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے نازل فرماتا ہے اور خدا تعالیٰ اس کو مومنوں کے لئے رحمت قرار دیتا ہے اور جس جگہ طاعون ہو اور وہاں کوئی خدا کا مومن بندہ ٹھہرا رہے (یعنی آبادی اور شہر کو چھوڑ کر نہ بھاگ جائے) اور صابر اور خدا تعالیٰ سے ثواب کا طالب رہے اور یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ اس کو کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی مگر صرف وہی جو خدا تعالیٰ نے اس کے لئے مقرر کر دی ہے تو اس کو شہید کا ثواب ملتا ہے۔

۶۹۲۔ قتیبہ لیث، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ (امراء) قریش ایک مخزومی عورت کے معاملہ میں بہت ہی فکر مند تھے، جس نے چوری کی تھی۔ (اور آپ ﷺ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دے دیا تھا) وہ لوگ کہنے لگے کہ اس سارقہ کے واقعہ کے متعلق کون شخص رسول اللہ ﷺ سے بات چیت کرے، بعض لوگوں نے کہا، اسامہ بن زید جو رسول اللہ ﷺ کے چہیتے ہیں اگر کچھ کہہ سکتے ہیں تو وہی کہہ سکتے ہیں ان لوگوں نے مشورہ کر کے اسامہ بن زید کو اس بات پر مجبور کیا چنانچہ اسامہ نے جرات کر کے اس واقعہ کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا جس پر آپ ﷺ نے اپنے چہیتے اسامہ سے کہا کہ تم خدا کی قائم کردہ سزاؤں میں سے ایک حد کے قیام کے سفارشی ہو یہ کہہ کر آپ ﷺ کھڑے ہو گئے اور لوگوں کے سامنے خطبہ فرمایا کہ تم سے پہلی امتیں اس لئے ہلاک ہوئیں کہ ان میں جب کوئی شریف آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور سزا نہ دیتے اور جب کوئی کمزور آدمی چوری کرتا تو اس کو سزا دیتے قسم ہے خدا کی! اگر فاطمہ، محمد ﷺ کی بیٹی بھی چوری کرے تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ ڈالوں۔

۶۹۳۔ آدم، شعبہ، عبد الملک، نزال بن سبرة الہملانی، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو نبی کریم ﷺ کی قرأت کے خلاف ایک آیت پڑھتے سنی تو میں اس شخص کو نبی کریم ﷺ کے پاس لے آیا اور میں نے آپ ﷺ سے واقعہ بیان کیا تو میں نے آپ کے چہرہ انور پر ناگواری کا

دَاوُدُ ابْنُ أَبِي الْفُرَاتِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الطَّاعُونِ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ عَذَابٌ يَبْعَثُهُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ وَأَنَّ اللَّهَ جَعَلَهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ فَيَمُوتُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ .

۶۹۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا وَمَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حُبَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ أَسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْلَمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقِمْ فِي حَدِّ مَنْ حُدُودِ اللَّهِ ثُمَّ قَامَ فَأَخْطَبَ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ إِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَإِيَّاهُ اللَّهُ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بَنَةَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا .

۶۹۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّزَالَ بْنَ سَبْرَةَ الْهَمْلَانِيَّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ آيَةً وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ حِينَئِذٍ فَجِئْتُ بِهِ النَّبِيَّ

اثر محسوس کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم دونوں صحیح پڑھتے ہو۔ اختلاف نہ کرو، جو لوگ تم سے پہلے تھے۔ انہوں نے اختلاف کیا تھا، اسی وجہ سے وہ ہلاک ہو گئے۔

۶۹۳۔ عمر بن حفص، اعمش، شقیق نے بیان کیا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے تھے، اس وقت بھی رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں جو انبیاء سابقین کے ایک نبی کی کیفیت بیان فرما رہے ہیں کہ ان کی قوم نے ان کو مارا اور خون آلود کر دیا، وہ اپنے چہرہ سے خون پونچھتے جاتے اور کہتے جاتے اے خدا، میری قوم کو بخش دے کیونکہ وہ میری قدر و منزلت سے واقف نہیں ہیں۔

۶۹۵۔ ابو ولید، ابو عوانہ، عقبہ نے بیان کیا کہ حضرت ابو سعید خدریؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی، ایک شخص تم سے پہلے تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے بہت مال عطا کیا تھا جب اس کے مرنے کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے دریافت کیا، میں تمہارا کس قسم کا باپ تھا، انہوں نے کہا تو (ہمارا) اچھا باپ تھا، پھر اس نے کہا (تو اچھا میری وصیت پر عمل کرنا) میں نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی ہے تو جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا اور جلا کر پیس ڈالنا اس کے بعد مجھے تیز ہوا چلنے والے دن دریا میں ڈال دینا، چنانچہ اس کے بیٹوں نے اس کی وصیت کے موافق اسی طرح کیا۔ خداے بزرگ و برتر نے اس کے ذرات کو جمع کر کے دریافت کیا کہ تجھے اس حرکت پر کس چیز نے آمادہ کیا اس نے عرض کیا، تیرے خوف نے، پس اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی رحمت میں لے لیا۔

۶۹۶۔ مسدد، ابو عوانہ، عبد الملک، ربیع بن حراش سے بیان کرتے ہیں کہ عقبہ نے حضرت خذیفہ سے کہا آپ ہم سے وہ باتیں کیوں نہیں کرتے جو رسول اللہ ﷺ سے آپ نے سنی ہیں۔ انہوں نے کہا میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایک شخص کو موت آئی جب اس کو زندگی کی کچھ امید نہ رہی تو اس نے اپنے گھر والوں سے وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو میرے واسطے بہت سی لکڑیاں جمع کر کے آگ روشن کرنا اور اس کے اندر مجھے ڈال دینا یہاں تک کہ جب آگ میرے گوشت کو کھالے اور میری ہڈیوں تک پہنچ جائے تو تم ان ہڈیوں کو لے کر پیس ڈالنا پھر مجھے (یعنی میری پسلی ہوئی ہڈیوں

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَّةَ وَقَالَ كَلَامُكُمَا مُحْسِنٌ وَلَا تَخْتَلِفُوا فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اخْتَلَفُوا فَهَلَكُوا.

۶۹۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كَاتِبِي أَنْظِرْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَأَذَمُّهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ.

۶۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا كَانَ قَبْلَكُمْ رَعَسَهُ اللَّهُ مَا لَا فَقَالَ لِنَبِيِّهِ لَمَّا حُضِرَ أَتَى أَبَا كُنْتُ لَكُمْ قَالُوا خَيْرَ أَبٍ قَالَ فَإِنِّي لَمْ أَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَإِذَا مِتُّ فَأَحْرِ قُونِي ثُمَّ اسْحَقُونِي ثُمَّ ذَرُونِي فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ فَفَعَلُوا فَجَمَعَهُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ قَالَ مَخَافَتُكَ فَتَلَقَّاهُ بِرَحْمَتِهِ وَقَالَ مُعَاذُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَبْدِ الْغَافِرِ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ نِ الْخُدْرِيَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۶۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ قَالَ عُقْبَةُ لِحَدِيثِهِ أَلَا تَحَدَّثُنَا مَا سَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا حَضَرَهُ الْمَوْتُ لَمَّا آتَسَ مِنَ الْحَيَاةِ أَوْضَى أَهْلَهُ إِذَا مِتُّ فَأَجْمِعُوا لِي حَطْبًا كَثِيرًا ثُمَّ أَوْقِدُوا نَارًا حَتَّى إِذَا أَكَلْتُ لَحْمِي وَخَلَصْتُ إِلَى عَظْمِي فَخَذُّوْهَا فَاطْحَنُوْهَا فَذَرُونِي فِي السِّمِّ فِي يَوْمٍ حَارٍ أَوْ رَاحٍ فَجَمَعَهُ

(کو) کسی گرم یا (یہ کہا) کسی تیز ہوا چلنے والے دن دریا میں ڈال دینا (چنانچہ ایسا ہی کیا گیا) پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو جمع کر کے فرمایا کہ تو نے (ایسا) کیوں کیا؟ اس نے عرض کیا، تیرے خوف سے، پس خدا تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔

۶۹۷۔ موسیٰ ابو عوانہ، عبد الملک، ابن شہاب سے روایت ہے کہ اس شخص (مذکورہ بالا) نے کہا، تیز ہوا چلنے والے دن میں (میری) پسلی ہوئی ہڈیوں کو دریا میں ڈال دینا۔

۶۹۸۔ عبد العزیز، ابراہیم، ابن شہاب، عبید اللہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص لوگوں کو قرض دے دیا کرتا تھا اور اپنے غلام سے کہہ دیا کرتا تھا کہ جب تو (تقاضا کیلئے) کسی تنگ دست کے پاس جائے تو اس سے درگزر کرنا شائد اللہ تعالیٰ ہم سے درگزر کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا پھر وہ (مرنے کے بعد) خدا تعالیٰ سے ملا، تو خدا نے اس سے درگزر فرمایا۔

۶۹۹۔ عبد اللہ، ہشام، معمر، زہری حمید، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص بہت گناہ کیا کرتا تھا جب اس کے مرنے کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا کر پیس ڈالنا اس کے بعد مجھے (یعنی میری راکھ) ہوا میں اڑا دینا کیوں کہ خدا کی قسم! اگر خدا تعالیٰ مجھ پر قابو پالے گا تو مجھے ایسا عذاب دے گا جو اس نے کسی کو نہ دیا ہوگا، چنانچہ وہ جب وہ مر گیا تو اس کے ساتھ (اس کی وصیت کے موافق) ایسا ہی کیا گیا، پس خدا تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ اس شخص کے جس قدر ذرات تجھ میں ہیں جمع کر، زمین نے جمع کر دیئے، یکدم وہ شخص صحیح سالم کھڑا ہو گیا، خدا تعالیٰ نے فرمایا تجھے اس (حرکت) پر جو تو نے کئی کس چیز نے برا سمجھتے کیا؟ اس نے عرض کیا، پروردگار تیرے خوف نے، پس خدا تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔

۷۰۰۔ عبد اللہ جویریہ، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ ایک عورت پر ایک بلی کی وجہ سے عذاب کیا گیا، اس نے بلی کو باندھ رکھا تھا (اور کھانا پانی نہ دیتی تھی) یہاں تک کہ وہ مر گئی پس اسی وجہ سے وہ

اللہ فَقَالَ لِمَ فَعَلْتَ قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَغَفَرَهُ قَالَ عَقَبُهُ وَأَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ .

۶۹۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَ الْمَلِكِ وَقَالَ فِي يَوْمٍ رَاحَ .

۶۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ يُدَايِنُ النَّاسَ فَكَانَ يَقُولُ لِفَتَاةٍ إِذَا آتَيْتِ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَتَجَا وَرَعَنَا قَالَ فَلَقِيَ اللَّهَ فَتَجَا وَرَعَنَهُ .

۶۹۹۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُسْرِفُ عَلَى نَفْسِهِ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ لِنَبِيِّهِ إِذَا مِتُّ فَاحْرِقُونِي ثُمَّ أَطْحَنُونِي فِي الرِّيحِ فَوَاللَّهِ لَئِنْ قَدَّرَ عَلَيَّ رَبِّي لَيُعَذِّبَنِي عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ أَحَدًا فَلَمَّا مَاتَ فُعِلَ بِهِ ذَلِكَ فَأَمَرَ اللَّهُ الْأَرْضَ فَقَالَ اجْمَعِي مَا فِيكَ مِنْهُ فَفَعَلَتْ فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ يَا رَبِّ خَشْيَتِكَ فَغَفَرَ لَهُ وَقَالَ غَيْرُهُ مَخَافَتِكَ يَا رَبِّ .

۷۰۰۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُذِّبَتْ امْرَأَةٌ فِي

عورت دوزخ میں گئی نہ اس نے بلی کو کھلایا اور نہ ہی اس کو پانی دیا اور نہ اس کو چھوڑا کہ وہ حشرات الارض (یعنی چوہے، پڑیاں وغیرہ) کھالے۔

۷۰۱۔ احمد زہیر، منصور، ربیع بن حراش، حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے جن کو عقبہ کے نام سے یاد کرتے ہیں بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کلمات نبوت (۱) میں سے جو لوگوں نے پایا ہے، یہ جملہ بھی ہے اذالم تستحی فاصنع ما شئت۔ یعنی جب تم کو حیاء رہے، تو جو چاہے کر ڈال۔

۷۰۲۔ آدم، شعبہ، منصور سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے ربیع بن حراش کو ابو مسعود سے یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (اگلی) نبوت کے کلمات میں سے جو لوگوں نے پایا ہے، یہ جملہ بھی ہے کہ جب تجھ میں حیاء رہے، تو جو چاہے کر ڈال۔

۷۰۳۔ بشر، عبید اللہ، یونس، زہری، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص اپنی ازار تکبر سے لٹکائے ہوئے جا رہا تھا کہ زمین میں دھنس گیا اور وہ قیامت تک زمین میں دھنسا چلا جائے گا، عبدالرحمن بن خالد نے زہری سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے۔

۷۰۴۔ موسیٰ، وہیب، ابن طاؤس، طاؤس، حضرت ابو ہریرہؓ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم (ظہور کے اعتبار سے سب سے) پچھلے ہیں، لیکن قیامت کے روز (مرتبہ میں) سب سے سبقت لے جانے والے ہیں، جز اس کے کوئی بات نہیں کہ اور امتوں کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی تھی اور ہمیں اس کے بعد دی گئی پھر یہ دن جمعہ کا وہ دن ہے جس میں لوگوں نے اختلاف کیا، اس سے کل والادن (یعنی سنچر) یہود کیلئے مقرر ہوا اور پر سوں والادن (یعنی اتوار) نصاریٰ کیلئے ہر مسلمان پر سات دنوں میں ایک دن مقرر کیا گیا ہے، جس میں وہ اپنا سر اور بدن دھولے۔

۷۰۵۔ آدم، شعبہ، عمرو بیان کرتے ہیں کہ سعید بن مسیب کہتے ہیں

هَرَّةٌ سَخَنَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِي النَّارِ لَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا سَقَتَهَا إِذْ حَبَسَتْهَا وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ.

۷۰۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ زُهَيْرٍ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَةُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ إِذَا لَمْ تَسْتَحِ فَافْعَلْ مَا شِئْتَ.

۷۰۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَ بْنَ حِرَاشٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ إِذَا لَمْ تَسْتَحِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ.

۷۰۳۔ حَدَّثَنَا بِشَرُّ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْمُو رَجُلٌ يَجْرُازَارَةً مِنَ الْخِيَلَاءِ خُسِيفَ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلَّجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

۷۰۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ الْأَجْرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَبْدَأُ كُلُّ أُمَّةٍ أَوْثُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأَوْثِنَا مِنْ مَبْعَدِهِمْ فَهَذَا الْيَوْمَ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ فَقَدْ لَلِيَهُودُ وَبَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارَى عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمٌ يَعْسِلُ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ.

۷۰۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو

(۱) یعنی وہ بات جس پر تمام انبیاء متفق رہے ہیں۔

بُنْ مُرَّةٌ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ الْمَدِينَةَ اخْرَقَدَمَةَ قَدِمَهَا فَخَطَبَنَا فَأَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ: مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ أَحَدًا يَفْعَلُ هَذَا غَيْرَ الْيَهُودِ وَالْنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَاءُ الزُّوْرِيِّ عَنِ الْوِصَالِ فِي الشَّعْرِ، تَابَعَهُ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ.

۳۵۴ باب الْمَنَاقِبِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاهُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاهُ وَقَوْلِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا وَمَا يُنْهَى عَنْ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ الشُّعُوبُ: النَّسَبُ الْبَعِيدُ وَالْقَبَائِلُ دُونَ ذَلِكَ.

۷۰۶- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْكَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَجَعَلْنَاهُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ قَالَ الشُّعُوبُ الْقَبَائِلُ الْعِظَامُ وَالْقَبَائِلُ الْبُطُونُ.

۷۰۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ أَتَقَاهُمْ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسَأَلُكَ قَالَ فَيُؤَسَفُ نَبِيُّ اللَّهِ.

۷۰۸- حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان جب آخری مرتبہ مدینہ منورہ آئے تو ہمارے سامنے خطبہ پڑھا اور ایک مصنوعی بالوں کا گچھا نکالا اور یہ کہا میں نہ سمجھتا تھا کہ بجز یہود کے کوئی ایسا کرتا ہوگا اور یقیناً رسالت مآب ﷺ نے اس کا نام زور رکھا ہے، یعنی بالوں میں جوڑ ملانے کو زور (جھوٹ) فرمایا ہے، غندر نے شعبہ سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے۔

باب ۳۵۴- بزرگی اور فخر کی باتوں کے بیان میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ یا ایہا الناس انا خلقناکم من ذکر و انثی و جعلناکم شعوبا و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم اور اس کا ارشاد ہے و اتقوا اللہ الذی تساءلون بہ والا رحم ان اللہ کان علیکم رقیبا اور جاہلیت کے دعوؤں سے کیا چیز منع ہے، شعوب کے معنی دور و کانسب ہیں اور قبائل کے معنی اس سے نزدیک کانسب ہیں۔

۷۰۶- خالد ابو بکر، ابو حصین سعید سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جعلناکم شعوبا و قبائل لتعارفوا کی تفسیر میں مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا، شعوب کے معنی بڑے قبیلوں کے اور قبائل کے معنی (چھوٹے چھوٹے) بطن کے ہیں۔

۷۰۷- محمد، یحییٰ، عبید اللہ، سعید، ابوسعید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ یا رسول اللہ! سب سے زیادہ بزرگ کون ہے؟ فرمایا جو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہو، صحابہ نے عرض کیا ہم یہ دریافت نہیں کرتے، فرمایا تو یوسف اللہ کے نبی (سب سے زیادہ بزرگ ہیں)

۷۰۸- قیس، عبد الواحد، کلیب بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے زینب

۱۔ اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تم کو مختلف قبائل اور مختلف خاندان بنایا، تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کر سکو، اللہ کے نزدیک تم سب میں بڑا شریف وہی ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔

بنت ابی سلمہ ربیعہ رسالت مآب ﷺ نے بیان کیا کہ میں نے ان سے دریافت کیا تھا کیا آپ کو معلوم ہے کہ نبی کریم ﷺ مضر کے قبیلہ میں سے تھے یا کسی اور قبیلہ میں سے؟ انہوں نے کہا ہاں! قبیلہ مضر میں سے تھے جو نضر بن کنانہ کی اولاد سے ہے۔

۷۰۹۔ موسیٰ، عبدالواحد، کلیب بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ کی ربیعہ نے کہا اور میرا خیال ہے کہ انکا نام زینب تھا وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دباء حاتم تغیر اور مرفت (۱) کے استعمال سے منع فرمایا ہے اور میں نے ان سے پوچھا کہ مجھے یہ بتلائیے کہ نبی کریم ﷺ مضر (قبیلہ) میں سے تھے، (یا کسی اور قبیلہ سے) انہوں نے جواب دیا کہ آپ مضر ہی (کے قبیلہ) میں سے تھے جو نضر بن کنانہ کی اولاد سے ہے۔

۷۱۰۔ الحق، جریر، عمرہ، ابو زرعہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم آدمیوں کو کان کی مانند (مختلف الطبائع) پاؤ گے، ان میں سے جو جاہلیت کے زمانہ میں اچھے تھے۔ وہ اسلام (کے زمانہ) میں بھی اچھے ہیں، بشرطیکہ وہ دین کا علم حاصل کریں اور تم سب سے زیادہ اچھا اسلام میں اس کو پاؤ گے، جو سب سے زیادہ اس کا دشمن تھا اور تم سب سے برا اسی دوزخی (منافق) کو پاؤ گے، جو ان لوگوں کے پاس ایک منہ سے آتا ہو اور ان کے پاس دوسرے منہ سے جاتا ہو۔

۷۱۱۔ قتیبہ، مغیرہ، ابو زناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اس کام میں لوگ قریش کے تابع ہیں، ان کا مسلمان ان کے مسلمان کے تابع ہے اور ان کا کافر ان کے کافر کے تابع ہے اور لوگ کانوں کی مانند مختلف طبائع کے ہیں ان میں سے جو جاہلیت کے زمانہ میں بہتر تھے وہ اسلام کے زمانہ میں بھی بہتر ہیں، بشرطیکہ وہ دین کا علم حاصل کر لیں، تم سب سے اچھا اس شخص کو پاؤ گے، جو اسلام کا سب سے بڑا دشمن

الْوَحِيدَ حَدَّثَنَا كَلِيبُ بْنُ وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنِي رَيْبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبُ ابْنَةُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ قُلْتُ لَهَا أَرَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَانَ مِنْ مُضَرَ قَالَتْ فَمِمَّنْ كَانَ إِلَّا مِنْ مُضَرَ مِنْ بَنِي النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ.

۷۰۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا كُلَيْبٌ حَدَّثَنِي رَيْبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُظْنَهَا زَيْنَبُ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الذُّبَابِ وَالْحَتَمِ وَالْتَفِيرِ وَالْمَرْفَتِ وَقُلْتُ لَهَا أَخْبَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ كَانَ مِنْ مُضَرَ كَانَ قَالَتْ فَمِمَّنْ كَانَ إِلَّا مِنْ مُضَرَ كَانَ مِنْ وَلَدِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ.

۷۱۰۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَفَهُوا وَتَجِدُونَ خَيْرَ النَّاسِ فِي هَذَا الشَّانِ أَشَدَّهُمْ لَهُ كَرَاهِيَةً وَتَجِدُونَ شَرَّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهِينِ الَّذِي يَأْتِي هُوَ لَاءٌ يُوْجِهْ وَيَأْتِي هُوَ لَاءٌ يُوْجِهْ.

۷۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هَذَا الشَّانِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ وَالنَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَفَهُوا تَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ

(۱) یہ چاروں شراب کے برتن تھے جن میں اہل عرب شراب بنایا اور پیا کرتے تھے، انکی وضع کچھ ایسی تھی کہ شراب ان میں جلد تیار ہو جایا کرتی تھی، جب شراب کی ممانعت نازل ہوئی تو احتیاطاً ان برتنوں کے استعمال سے بھی کچھ عرصہ کیلئے روک دیا گیا۔

أَشَدَّ النَّاسِ كَرَاهِيَةً لِهَذَا الشَّانِ حَتَّى يَقَعَ فِيهِ .

۳۵۵ باب -

۷۱۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى قَالَ فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قُرْبَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَطْنُ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا وَلَهُ فِيهِ قَرَابَةٌ فَتَزَلَّتْ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ تَصْلُوا قَرَابَةَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ .

۷۱۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ هَهُنَا جَاءَ بَ الْفِتْنُ نَحْوَا الْمَشْرِقِ وَالْجَفَاءُ وَغُلْظُ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ أَهْلُ الْوَبَرِ عِنْدَ أَصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ فِي رِبْعَةٍ وَمَضَرَ .

۷۱۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْفَخْرُ وَالْخِيَلَاءُ فِي الْفَدَّادِينَ أَهْلُ الْوَبَرِ وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ وَالْإِيمَانُ يَمَانُ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ سُمِّيَتْ الْيَمَنُ لِأَنَّهَا عَنْ يَمِينِ الْكَعْبَةِ وَالشَّامُ لِأَنَّهَا عَنْ يَسَارِ الْكَعْبَةِ الْمَشَامَةُ الْمَيْسَرَةُ وَالْيَدُ الْيُسْرَى الشُّومِيُّ وَالْحَايِبُ الْآيَسَرُ: الْأَشَامُ .

۳۵۶ باب مناقب قُرَيْش .

۷۱۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ مُحَمَّدٌ بْنُ جُبَيْرٍ بْنُ مُطْعَمٍ

تھا (۱) اور پھر اسلام میں داخل ہو گیا۔

باب ۳۵۵ - اس باب میں کوئی سرخی نہیں ہے۔

۷۱۲ - مسدد، یحییٰ، شعبہ، عبد الملک، طاؤس عن ابن عباس رضی اللہ عنہما الا المودة فی القرابی کی تفسیر میں منقول ہے وہ فرماتے تھے کہ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ قرابی سے محمد ﷺ کی قرابت مراد ہے، انہوں نے بیان کیا کہ قریش میں کوئی بطن ایسا نہ تھا جس سے رسول اللہ ﷺ کی قرابت نہ ہو، اسی کے بارہ میں یہ آیت نازل ہوئی کہ میرے اور اپنے درمیان میں قرابت کا لحاظ رکھو۔

۷۱۳ - علی، سفیان، اسماعیل، قیس، حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ اسی طرف یعنی مشرق کی طرف سے فتنے اٹھیں گے، ظلم اور سنگدلی شتر بانوں میں ہے، یعنی اونٹنی خیموں والوں کے ہاں اونٹ اور گائے کی دموں کے پاس، یعنی ربیعہ اور مضر کے قبیلہ میں ہے۔

۷۱۴ - ابو الیمان، شعبہ، زہری، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ فخر و تکبر شتر بانوں یعنی اونٹنی خیموں میں رہنے والوں میں ہے اور سکون بکری والوں میں ہے ایمان یمانی ہے اور حکمت بھی یمانی، یمن کا نام اس وجہ سے یمن رکھا گیا کہ وہ کعبہ مکرمہ سے دائیں جانب ہے اور شام کا نام اس وجہ سے شام رکھا گیا کہ وہ کعبہ مکرمہ سے بائیں جانب ہے، مشامہ (جس سے شام ماخوذ ہے) بائیں جانب کو کہتے ہیں اور بائیں ہاتھ کو الید الشومی کہتے ہیں اور بائیں جانب کو الاشام کہا جاتا ہے۔

باب ۳۵۶ - قریش کی خوبیوں کا بیان۔

۷۱۵ - ابو الیمان، شعبہ، زہری، محمد بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہنچی اور اس

(۱) یعنی جو شخص کفر کی حالت میں اسلام کا سخت مخالف ہوتا ہے، وہی اسلام لانے کے بعد اسلام کا دوست بن جاتا ہے۔

وقت محمد بن جبیر قریش کی ایک جماعت کے ساتھ حضرت معاویہ (کے پاس تھے) کہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص کہتے ہیں کہ قحطان (کے قبیلہ) میں سے کوئی بادشاہ ہوگا کہ حضرت معاویہ غضبناک ہو کر کھڑے ہو گئے، پھر خدا تعالیٰ کی تعریف کی جیسی کہ اس کے لائق ہے اس کے بعد فرمایا مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تم میں سے کچھ لوگ ایسی باتیں کرتے ہیں، جو کتاب اللہ میں نہیں ہیں اور نہ رسول اللہ ﷺ سے منقول ہیں، یہی لوگ تمہارے جہاں ہیں خبردار! تم گمراہ کن خیال پیدا نہ کرو، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ خلافت قریش میں رہے گی، جب تک وہ دین کو درست رکھیں گے، جو شخص بھی ان سے دشمنی کرے گا، خدا تعالیٰ اس کو اوندھے منہ گرا دے گا۔

۷۱۶۔ ابو ولید، عاصم، محمد، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، جب تک قریش میں دو آدمی بھی دیندار باقی رہیں گے، اس وقت تک یہ امر یعنی خلافت بھی قریش میں رہے گی۔

۷۱۷۔ یحییٰ، لیث، عقیل، ابن شہاب، ابن مسیب، حضرت جبیر بن معظمؓ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں اور عثمان بن عفان رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، پھر حضرت عثمان نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ﷺ نے بنی مطلب کو مال عطا کیا اور ہمیں نہ دیا۔ حالانکہ آپ ﷺ کے نزدیک ہم اور وہ ایک درجہ میں ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ صرف بنی ہاشم اور بنی مطلب ایک ہیں اور لیث بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے ابو الاسود یعنی محمد نے عروہ بن زبیر سے نقل کرتے ہوئے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ عبد اللہ بن زبیر (قبیلہ) زہرہ کے چند آدمیوں کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور حضرت عائشہ ان لوگوں کے ساتھ نہایت نرمی سے پیش آتی تھیں، اس لئے کہ وہ حضور اکرم ﷺ کے قرابت دار تھے۔

۷۱۸۔ ابو نعیم، سفیان، سعد (دوسری سند) یعقوب بن ابراہیم، اپنے والد سے، عبد الرحمن بن ہرمل الاعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

يُحَدِّثُ أَنَّهُ بَلَغَ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ عِنْدَهُ فَبَيَّ وَفَدٍ مِّنْ قُرَيْشٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَيَكُونُ مَلِكٌ مِّنْ قَحْطَانَ فَعَضِبَ مُعَاوِيَةُ فَقَامَ فَأَنشَأَ عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رَجُلًا مِّنْكُمْ يَتَحَدَّثُونَ أَحَادِيثَ لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَا تُؤْتَرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُولَئِكَ جَهَالُكُمْ فَأَيَّاكُمْ وَالْأَمَانِيَّ الَّتِي تُضِلُّ أَهْلَهَا فَأَنشَأَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيهِمْ أَحَدٌ إِلَّا كَبَّهَ اللَّهُ عَلَى وَجْهِهِ مَا أَقَامُوا الدِّينَ.

۷۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ هَذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمْ اثْنَانِ.

۷۱۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ وَتَرَكْنَا وَإِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ مَعَكَ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ مُحَمَّدٌ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ذَهَبَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ مَعَ أَنَسٍ مِّنْ بَنِي زُهْرَةَ إِلَى عَائِشَةَ وَكَانَتْ أَرْقَ شَيْءٍ عَلَيْهِمْ لِقَرَابَتِهِمْ مِّنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۷۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ ح قَالَ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هُرْمُزٍ الْأَعْرَجِ

قریش، انصار اور قبائل جہینہ، مزینہ، اسلم، اشجع، وغفار کا بجز اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے کوئی دوست نہیں ہے۔

۷۱۹۔ عبد اللہ، لیث، ابوالاسود، عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن زبیر، حضرت عائشہ کے نزدیک رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ کے بعد تمام لوگوں سے زیادہ محبوب تھے اور وہ حضرت عائشہ کی بہت خدمت کیا کرتے تھے اور حضرت عائشہ کی عادت تھی اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے میں سے جس قدر ان کے پاس آتا تھا وہ اس کو اند وختہ نہ کرتی تھیں عبد اللہ بن زبیر نے کہا ان کے ہاتھوں کو روک دینا چاہئے حضرت عائشہ نے فرمایا کیا میرے ہاتھوں کو روکنا ہے اور نذر مان لی کہ میں اس سے کبھی کلام نہ کروں گی تو انہوں نے قریش کے چند لوگوں سے خاص کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نہالیوں سے سفارش کرائی لیکن انہوں نے نہیں ملا تو ابن زبیر سے زہریوں نے جو آنحضرت ﷺ کے نہالی قرابت دار تھے ان ہی میں عبد الرحمن بن الاسود بن عبد یعوث اور مسعود بن مخرمہ بھی تھے کہا کہ جب ہم عائشہ کے یہاں جانے کی اجازت طلب کریں تو تم پردہ کے اندر چلے جانا، پھر ہم ان سے تمہاری صفائی کرا دیں گے، چنانچہ ابن زبیر نے ایسا ہی کیا اور حضرت عائشہ کے پاس دس غلام بھیجے تو عائشہ نے ان کو آزاد کر دیا اور مسلسل غلام آزاد کرتی رہیں حتیٰ کہ چالیس تک ان کی تعداد پہنچ گئی اور فرمایا کہ میں چاہتی تھی کہ اپنی قسم کے بعد کوئی ایسی بات کروں کہ اس قسم سے باہر ہو جاؤں۔

باب ۳۵۷۔ قریش کی زبان میں قرآن مجید کے نزول کا بیان۔
۷۲۰۔ عبد العزیز، ابراہیم، ابن شہاب، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت اور عبد اللہ بن زبیرؓ اور سعید بن عاص اور عبد الرحمن بن حارث بن ہشام کو بلایا، پھر ان لوگوں نے قرآن مصحفوں میں لکھا اور حضرت عثمان نے قریش کے تین آدمیوں سے کہہ دیا تھا کہ جب تم لوگوں سے اور زید بن ثابت سے قرآن کے کسی مقام پر اختلاف واقع ہو تو اس کو قریش کی زبان میں لکھنا، اس لئے کہ قرآن قریش کی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَجُوهِنَا وَمَزِينَةُ وَأَسْلَمُ وَأَشْجَعُ وَغِفَارُ مَوَالِيٍّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلَى دُونَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ.

۷۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسود عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ أَحَبَّ الْبَشَرِ إِلَى عَائِشَةَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَكْرٍ وَكَانَ أَبَرَّ النَّاسِ بِهَا وَكَانَتْ لَا تُمْسِكُ شَيْئًا مِمَّا جَاءَهَا مِنْ رِزْقِ اللَّهِ إِلَّا تَصَدَّقَتْ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَنْبَغِي أَنْ يُؤْخَذَ عَلَى يَدَيْهَا فَقَالَتْ أَيُؤْخَذُ عَلَى يَدَيَّ؟ عَلَى نَذْرٍ إِنْ كَلَّمْتَهُ فَاسْتَشْفَعَ إِلَيْهَا بِرِجَالٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَبِأَحْوَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً فَامْتَنَعَتْ فَقَالَ لَهُ الزُّهْرِيُّونَ: أَحْوَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ الْأَسودِ بْنُ عَبْدِ يَغُوثٍ وَالْمِسُورُ بْنُ مَخْرَمَةَ إِذَا اسْتَأْذَنَّا فَانْتَحَمَ الْحِجَابَ فَفَعَلَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا بِعَشْرِ رِقَابٍ فَأَعْتَقَهُمْ ثُمَّ لَمْ تَزَلْ تَعْتَقُهُمْ حَتَّى بَلَغَتْ أَرْبَعِينَ فَقَالَتْ وَدِدْتُ أَنِّي جَعَلْتُ حِينَ خَلَقْتُ عَمَلًا أَعْمَلُهُ فَأَفْرَغَ.

۳۵۷ بَابُ نَزْلِ الْقُرْآنِ بِلسَانِ قُرَيْشٍ.
۷۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عُثْمَانَ دَعَا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَتَنَسَّحَوْهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرُّهْطِ الْقُرَشِيِّينَ الثَّلَاثَةِ: إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ

زبان میں نازل ہوا ہے، چنانچہ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا۔

باب ۳۵۸۔ اہل یمن سے حضرت اسماعیل کی رشتہ داری کا بیان، قبائل یمن میں سے اسام بن افسی بن حارثہ بن عمرو بن عامر ہیں، جو قبیلہ خزاعہ کے نام سے مشہور ہیں۔

۷۲۱۔ مسدود، یحییٰ، یزید، حضرت سلمہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قبیلہ اسلم کے کچھ لوگوں کی طرف تشریف لے گئے وہ بازار میں تیر اندازی کر رہے تھے، تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے اولاد اسماعیل تیر اندازی کرو، اس لئے کہ تمہارے باپ (اسماعیل) تیر انداز تھے اور میں فلاں شخصوں کے ساتھ ہوں، کسی ایک فریق کے بارہ میں (آپ نے ایسا فرمایا) پس دوسرے فریق کے لوگوں نے اپنے ہاتھ روک لئے، حضور نے فرمایا کہ ان کو کیا ہو گیا، لوگوں نے کہا ہم کیسے تیر اندازی کریں، آپ تو فلاں کے ساتھ ہیں۔ فرمایا تیر اندازی کرو میں سب کے ساتھ ہوں۔

باب ۳۵۹۔ یہ باب بھی سرخی سے خالی ہے۔

۷۲۲۔ ابو معمر، عبدالوارث، حسین، عبداللہ، یحییٰ، ابوالاسود، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے شخص کی طرف منسوب کرے اور وہ اس بات کو جانتا بھی ہو تو وہ درحقیقت خدا تعالیٰ کے ساتھ کفر کرتا ہے۔ اور جو شخص کسی ایسی قوم میں سے ہونے کا دعوے کرے، جس میں اس کا کوئی قرابت دار نہ ہو، تو اس کا ٹھکانہ جہنم میں ہے۔

۷۲۳۔ علی، جریر، عبدالواحد سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے وائلہ بن الاسقع کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حقیقتاً سب سے بڑا بہتان یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے باپ کے علاوہ اپنے آپ کو کسی اور شخص کی طرف منسوب کرے یا اپنی آنکھ کی طرف کسی ایسی بات کے دیکھنے کو منسوب کرے، جس کو اس نے دیکھا نہیں یا رسول اللہ ﷺ کی جانب ایسی بات منسوب کرے جو رسول اللہ ﷺ نے نہیں کہی۔

فَاكْتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا ذَلِكَ .

۳۵۸ بَابُ نِسْبَةِ الْيَمَنِ إِلَى إِسْمَاعِيلَ مِنْهُمْ أَسْلَمُ بْنُ أَفْصَى بْنِ حَارِثَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ مِنْ خِزَاعَةَ .

۷۲۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَوْمٍ مِنْ أَسْلَمَ يَتَنَاضَلُونَ بِالسُّوقِ فَقَالَ أَرْمُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ فَإِنَّ آبَاءَكُمْ كَانَ رَامِيًا وَأَنَا مَعَ بَنِي فَلَانٍ لِأَحَدِ الْفَرِيقَيْنِ فَاْمْسِكُوا بِأَيْدِيهِمْ فَقَالَ مَا لَهُمْ قَالُوا وَكَيْفَ نَرْمِي وَأَنْتَ مَعَ بَنِي فَلَانٍ قَالَ أَرْمُوا وَأَنَا مَعَكُمْ كُلُّكُمْ .

۳۵۹ بَابُ .

۷۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدِّبْلِيِّ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعَى لِبَعْضِ آيَةٍ وَهُوَ يَعْلَمُ إِلَّا كَفَرَ وَمَنْ ادَّعَى قَوْمًا لَيْسَ لَهُ فِيهِمْ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ .

۷۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّصْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ وَائِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْفِرْيِ أَنْ يَدَّعِيَ الرَّجُلُ إِلَى غَيْرِ آيَةٍ أَوْ يَرَى عَيْنَهُ مَا لَمْ تَرَأَوْ يَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ .

۷۲۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَدِمَ وَقَدْ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا مِنْ هَذَا الْحَيِّ مِنْ رِبْعَةٍ قَدْ خَالَتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارٌ مُضِرٌّ فَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي كُلِّ شَهْرٍ حَرَامٍ فَلَوْ أَمَرْتَنَا بِأَمْرٍ نَأْخُذُهُ عَنْكَ وَنُبَلِّغُهُ مَنْ وَرَاءَ نَا قَالَ أَمْرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَ أَنَّهَا كُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: الْإِيمَانِ بِاللَّهِ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَأَنْ تُوَدُّوا إِلَى اللَّهِ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَأَنَّهَا كُمْ عَنِ الدَّبَائِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّفْيِ وَالْمَرْقَةِ .

۷۲۴۔ مسدد، حماد، ابو حمزہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباس کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ قبیلہ عبد القیس کے کچھ لوگوں نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا، یا رسول اللہ ہم ربیعہ کے قبیلہ میں سے ہیں، چونکہ ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے کفار حاکم ہیں اسلئے ہم اشہر حرم کے علاوہ کسی دوسرے زمانہ میں آپ کی خدمت میں نہیں آسکتے لہذا آپ ہمیں ایسی بات کا حکم دیں۔ جس کو ہم لوگ یاد کر کے پیچھے والوں کو آگاہ کر دیں، آپ نے فرمایا میں تمہیں چار باتوں کے کرنا کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے روکتا ہوں خدا پر ایمان لانے اور اس امر کی شہادت دینے کا، کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور نماز ادا کرنا اور زکوٰۃ دینے اور مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ دینے کا حکم دیتا ہوں۔ اور تم کو چار چیزوں سے باز رہنے کو کہتا ہوں۔ دبا (کدو کے تونوں) اور حنتم (لاکھ کئے ہوئے مرتبان یا ٹھیلوں) تقیر (درختوں کی جڑوں کو کھوکھلا کر کے بنائے ہوئے برتنوں) اور مرقہ (رال کئے ہوئے برتنوں) کے استعمال سے۔

۷۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هُنَا يُشِيرُ إِلَى الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ.

۷۲۵۔ ابو الیمان، شعب، زہری، سالم، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے رسالت مآب ﷺ سے برسر منبر یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آگاہ رہو، فتنہ یہاں سے اٹھے گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مشرق کی طرف اشارہ کر رہے تھے اور یہیں سے شیطان کا سینک ظاہر ہوتا ہے۔

باب ۳۶۰۔ اسلم، غفار، مزینہ، جہینہ اور اشع کے تذکروں کا بیان۔

۷۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ سَعْدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَجُهَيْنَةٌ وَمُزَيْنَةٌ وَأَسْلَمٌ وَغِفَارٌ وَأَنْجَعُ مَوَالِي لَيْسَ لَهُمْ مَوْلَى دُونَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ .

۷۲۶۔ ابو نعیم، سفیان، سعید، عبد الرحمن بن ہرمز، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ قریش، انصار، جہینہ، مزینہ، اسلم، غفار اور اشع کے قبائل میرے دوست ہیں اور ان کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی دوستی حاصل ہے۔

۷۲۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ غُرَيْرٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى الْمَنْبِرِ غَفَارٌ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمَ سَالَمَهَا اللَّهُ وَعُصِيَّةٌ عَصَتْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

۷۲۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْلَمَ سَالَمَهَا اللَّهُ وَغِفَارٌ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا.

۷۲۸۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارٌ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي أَسَدٍ وَمِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَطْفَانَ وَمِنْ بَنِي عَامِرٍ بِنْ صَعَصَعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ خَابُوا وَخَسِرُوا فَقَالَ هُمْ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَمِنْ بَنِي أَسَدٍ وَمِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بِنْ عَطْفَانَ وَمِنْ بَنِي عَامِرٍ بِنْ صَعَصَعَةَ.

۷۲۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَايَعَكَ سَرَّاقُ الْحَجِيجِ مِنْ أَسْلَمَ وَغِفَارٍ وَ مُزَيْنَةَ وَأَحْسِبُهُ وَجُهَيْنَةُ ابْنُ أَبِي يَعْقُوبَ شَكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَ مُزَيْنَةُ وَأَحْسِبُهُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي عَامِرٍ وَأَسَدٍ وَعَطْفَانَ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ نَعَمْ قَالَ

۷۲۷۔ محمد بن یحییٰ، یعقوب بن ابراہیم، ان کے والد صالح نافع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا! رسول اللہ ﷺ نے برسر منبر فرمایا۔ غفار قبیلہ کو اللہ بخشے اور اسلم قبیلہ کو خدا سلامت رکھے، عصیہ قبیلہ نے خدا اور اس کے رسول کی مخالفت کر کے نافرمانی کا چھدا اپنے سر رکھ لیا ہے۔

۷۲۷۔ محمد بن عبد الوہاب، ایوب، محمد، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قبیلہ اسلم کو خدا سلامت رکھے اور قبیلہ غفار کی مغفرت فرمائے۔

۷۲۸۔ قبیسہ، سفیان، محمد، عبدالملک، عبدالرحمن، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم جانتے ہو جہینہ، مزینہ، اسلم اور غفار کے قبیلے بنی تمیم، بنی اسد، بنی عبداللہ بن عطفان اور بنی عامر بن صعصعہ سے بہت اچھے ہیں، تو ایک آدمی نے عرض کیا کہ بنی تمیم وغیرہ نامراد اور ناکام ہو گئے؟ ارشاد فرمایا ہاں جہینہ وغیرہ کے قبائل بنی تمیم، بنی اسد، بنی عبداللہ بن عطفان بنی عامر بن صعصعہ سے بہت اچھے ہیں۔

۷۲۹۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، محمد بن ابویعقوب، عبدالرحمن بن ابی بکر، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اقرع بن حابس نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ سراق ایچ جو اسلم کے قبیلہ سے ہے اور غفار مزینہ، جہینہ نے آپ ﷺ سے بیعت کی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کیا تم جانتے ہو؟ اسلم، مزینہ اور جہینہ یہ سب بنی تمیم، بنی عامر اور غطفان ناکام اور نامراد سے بہتر ہیں۔ اقرع بن حابس نے عرض کیا، جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اسلم و غفار وغیرہ بنی تمیم وغیرہ سے بہت اچھے ہیں۔

وَالَّذِينَ نَفْسِي بِيَدِهِم لَخَيْرٌ مِنْهُمْ.

۳۶۱ باب ابْنِ أُخْتِ الْقَوْمِ وَمَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ.

۷۳۰- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ فَقَالَ هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ مِنْ غَيْرِكُمْ قَالُوا لَا إِلَّا ابْنُ أُخْتٍ لَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ.

باب ۳۶۱- قوم کے بھانجے اور غلام کو اسی قوم میں شمار کرنے کا بیان۔

۷۳۰- سلیمان، شعبہ، قتادہ، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کی مجلس میں کہا آج اس مجلس میں تمہارے علاوہ اور دوسری قوم کا شخص بھی موجود ہے؟ سب نے ایک آواز ہو کر عرض کیا! سوائے ہمارے بھانجے کے اور کوئی دوسرا شریک نہیں ہے اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بھانجے بھی اپنے ماموں کی قوم میں سے ہیں۔

۳۶۲ باب قِصَّةِ زَمْرٍ.

۷۳۱- حَدَّثَنَا زَيْدُ هُوَا بْنُ أَخْزَمٍ قَالَ أَبُو قُتَيْبَةَ سَلَّمَ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنِي مَثْنَى بْنُ سَعِيدٍ الْقُصَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ قَالَ قَالَ لَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِإِسْلَامِ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْنَا بَلَى قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ: كُنْتُ رَجُلًا مِنْ غِفَارٍ فَلَبَعْنَا أَنَّ رَجُلًا قَدْ خَرَجَ بِمَكَّةَ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَقُلْتُ لِأَجْعِي أَنْطَلِقُ إِلَى هَذَا الرَّجُلِ كَلِمَةُ وَائْتَنِي بِخَبْرِهِ فَأَنْطَلَقُ فَلَقِيَهُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَقُلْتُ مَا عِنْدَكَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَأْمُرُ بِالْخَيْرِ وَيَنْهَى عَنِ الشَّرِّ فَقُلْتُ لَهُ لَمْ تَشْفِنِي مِنَ الْخَبْرِ فَأَخَذْتُ جَرَابًا وَعَصَا ثُمَّ أَقْبَلْتُ إِلَى مَكَّةَ فَجَعَلْتُ لَا أَعْرِفُهُ وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْأَلَ عَنْهُ وَأَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ زَمْرٍ وَأَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ فَمَرَّ بِي عَلِيٌّ فَقَالَ كَانَ الرَّجُلُ غَرِيبًا قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَأَنْطَلِقُ إِلَى الْمَنْزِلِ قَالَ فَأَنْطَلَقْتُ مَعَهُ لَا يَسْأَلُنِي عَنْ شَيْءٍ وَلَا أُخْبِرُهُ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ غَدَوْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ لِأَسْأَلَ عَنْهُ وَلَيْسَ أَحَدٌ يُخْبِرُنِي عَنْهُ بِشَيْءٍ قَالَ فَمَرَّ بِي عَلِيٌّ فَقَالَ: أَمَّا نَالٌ لِلرَّجُلِ يَعْرِفُ مَنْزِلَهُ بَعْدَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ

باب ۳۶۲- آب زم زم کا بیان۔

۷۳۱- زید، ابو قتیبہ، اسلم، مثنیٰ، ابو جمرہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ حضرت ابن عباسؓ نے ہم سے کہا میں تم سے ابوذرؓ کے اسلام کا واقعہ بیان کرتا ہوں، ہم نے کہا ضرور بیان فرمائیے، چنانچہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا ابوذرؓ کہتے تھے، میں قبیلہ غفار کا آدمی ہوں، ہم کو خبر پہنچی کہ مکہ میں ایک شخص ظاہر ہوا ہے جو نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ میں نے اپنے بھائی سے کہا کہ تم اس شخص کے پاس جا کر بات چیت کرو۔ اور مجھے اس کی خبر دو۔ پس وہ گئے اور آپ ﷺ سے ملاقات کرنے کے بعد لوٹ کر آئے۔ میں نے اپنے بھائی سے دریافت کیا۔ کیا خبر لائے؟ جواب دیا! بخدا میں نے ایک ایسے جوان مرد کو دیکھا جو نیکی کا حکم کرتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔ میں نے کہا، مجھے اتنی سی خبر سے تسکین نہیں ہوئی۔ میں نے خود ناشتہ اور لائٹ کی اور مکہ کی طرف چل دیا اور مکہ میں داخل ہو کر سخت پریشان ہوا کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانتا نہیں تھا اور نہ ہی یہ مناسب سمجھا کہ (کسی سے) آپ ﷺ کے بارے میں پوچھوں، میں نے اپنا معمول کر لیا تھا، زم زم کا پانی پی لیتا اور کعبہ میں رہتا، ایک دفعہ میری طرف سے حضرت علیؓ گزرے اور انہوں نے کہا (یہ شخص) مسافر ہے؟ میں نے کہا ہاں، تو انہوں نے مجھ سے کہا (ہمارے) مکان چلو! میں انکے ساتھ چل دیا، راستہ بھر نہ انہوں نے مجھ سے کوئی بات پوچھی اور نہ میں نے ان سے کچھ بیان کیا، جب صبح

ہوئی تو میں کعبہ میں گیا تاکہ آنحضرت ﷺ کو (کسی سے) دریافت کروں اور کوئی مجھ سے آپ کے حالات بیان کرے دوبارہ پھر میری طرف علیؑ کا گذر ہوا انہوں نے کہا ابھی تک تمہارے لئے وہ وقت نہیں آیا کہ تم اپنی جائے قیام کو پہنچو؟ میں نے کہا نہیں حضرت علیؑ نے کہا میرے ساتھ چلو، پھر علیؑ نے (مجھ سے کہا) یہاں مکہ میں تم کیوں آئے؟ میں نے کہا اگر تم میرے راز کو ظاہر نہ کرو تو تم سے کہتا ہوں علیؑ نے کہا میں رازداری ہی رہوں میں نے ان سے کہا ہمیں خبر ملی ہے کہ یہاں ایک ایسے شخص ظاہر ہوئے جو نبوت کے مدعی ہیں، اگرچہ میں نے اپنے بھائی کو بھیجا تھا، تاکہ وہ ان سے بات چیت کر کے امر واقعی کی مجھے اطلاع دیں۔ مگر انہوں نے لوٹ کر کوئی تسلی بخش جواب نہیں دیا۔ اس لئے میں خود ہی ان سے ملنا چاہتا ہوں، علیؑ نے کہا! بس اتنی سی بات تو خوش ہو جاؤ کہ تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے میں خود ان کے پاس جا رہا ہوں تم میرے ساتھ چلا جہاں میں جاؤں وہاں تم بھی جانا، اگر میں کسی ایسے آدمی کو دیکھوں گا جس سے تم کو کچھ اندیشہ ہو تو میں کسی دیوار کے پاس کھڑا ہو جاؤں گا اور یہ معلوم ہو گا کہ اپنا جو تہ درست کر رہا ہوں، خبردار تم میرے ساتھ کھڑے نہ ہونا بلکہ آگے نکل جانا چنانچہ میں علیؑ کے ساتھ چل دیا اور ان کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے دولت اسلام سے سرفراز فرمائیے، چنانچہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مسلمان کیا اور فرمایا ابوذر اس بات کو پوشیدہ رکھو اور اپنے شہر کی طرف واپس جاؤ، پھر جب ہمارے غلبہ کی تم کو خبر پہنچے تو آجائے میں نے عرض کیا، اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو سچا رسول بنا کر بھیجا ہے، میں اس بات کو لوگوں میں پکار کر کہوں گا، چنانچہ ابوذرؓ نے کعبہ میں قریش سے کہا! اے قریشیو! میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں قریش نے کہا اس بے دین کی کھڑے ہو کر خبر لو، اور وہ مارنے کیلئے تیار ہو گئے اور مار مار کر ادھ موا کر دیا، حضرت عباسؓ نے مجھے دیکھا خود کو میری ڈھال بنالیا اور کافروں سے کہا تمہاری خرابی ہو (قبیلہ) غفار کے آدمی کو قتل کئے دیتے ہو، حالانکہ تمہاری تجارتی منڈی اور راستہ غفار ہی کی طرف

إِنْطَلِقُ مَعِيَ قَالَ فَقَالَ: مَا أَمْرُكَ وَمَا أَقْدَمَكَ هَذِهِ الْبَلَدَةَ قَالَ قُلْتُ لَهُ إِنْ سَكَنْتُ عَلَى أَخْبَرْتُكَ قَالَ فَإِنِّي أَفْعَلُ قَالَ قُلْتُ لَهُ بَلَّغْنَا أَنَّهُ قَدْ خَرَجَ هَهُنَا رَجُلٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَأَرْسَلْتُ أَخِي لِيُكَلِّمَهُ فَرَجَعَ وَلَمْ يَشْفِنِي مِنَ الْخَبَرِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَلْقَاهُ فَقَالَ لَهُ أَمَا إِنَّكَ قَدْ رَشِدْتَ هَذَا وَجْهِي إِلَيْهِ فَأَتَيْتُنِي أَذْخُلُ حَيْثُ أَذْخُلُ فَإِنِّي إِنْ رَأَيْتُ أَحَدًا أَخَافُهُ عَلَيْكَ قُمْتُ إِلَى الْحَاطِطِ كَأَنِّي أَصْلِحُ نَعْلِي وَأَمْضُ أَنْتَ فَمَضَى وَمَضَيْتُ مَعَهُ حَتَّى دَخَلْتُ وَدَخَلْتُ مَعَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ أَعْرِضْ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ فَعَرَضَهُ فَأَسْلَمْتُ مَكَانِي فَقَالَ لِي يَا أَبَا ذَرٍّ أَكُنْتُ هَذَا الْأَمْرَ وَأَرْجِعْ إِلَى بَلَدِكَ فَإِذَا بَلَغْتَكَ ظُهُورُنَا فَأَقْبِلْ فَقُلْتُ وَالَّذِي بَعَنَكَ بِالْحَقِّ لَا أَصْرَحَنَّ بِهَا بَيْنَ أَظْهَرِهِمْ فَجَاءَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَقُرَيْشٌ فِيهِ فَقَالَ يَامَعْشَرَ قُرَيْشٍ إِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَقَالُوا قُومُوا إِلَى هَذَا الصَّابِئِ فَقَامُوا فَضْرِبْتُ لَأَمُوتَ فَأَذْرَكْنِي الْعَبَّاسُ فَأَكْبَ عَلَيَّ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: وَيْلَكُمْ تَقْتُلُونَ رَجُلًا مِنْ غِفَارٍ وَتَتَحَرَّكُمُ وَمَمَرُكُمْ عَلَى غِفَارٍ فَأَقْلَعُوا عَنِّي فَلَمَّا أَنْ أَصْبَحْتُ الْغَدَ رَجَعْتُ فَقُلْتُ مِثْلَ مَا قُلْتُ بِالْأَمْسِ فَقَالُوا قُومُوا إِلَى هَذَا الصَّابِئِ فَصْنِعَ بِي مِثْلَ مَا صْنِعَ بِالْأَمْسِ وَأَذْرَكْنِي الْعَبَّاسُ فَأَكْبَ عَلَيَّ وَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ بِالْأَمْسِ قَالَ فَكَانَ هَذَا أَوَّلَ إِسْلَامِ أَبِي ذَرٍّ رَحِمَهُ اللَّهُ .

سے ہے۔ یہ سن کر وہ باز آگئے، پھر جب صبح ہوئی تو میں نے کعبہ میں جا کر ویسا ہی کہا جیسا کل کہا تھا، پھر انہوں نے کہا اس بے دین کی کھڑے ہو کر خبر لو! چنانچہ میرے ساتھ وہی ہوا جو کل ہوا تھا پھر عباسؓ نے دیکھا اور مجھے ان سے بچا کر کل کی طرح بات چیت کی ابن عباسؓ فرماتے ہیں ابوذر کے اسلام کی یہ پہلی منزل ہے۔

۷۳۲۔ سلیمان، حماد، ایوب، محمد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا، 'اسلم اور غفار کے لوگ اور مزینہ اور جہینہ کے کچھ لوگ یا (یہ فرمایا) جہینہ، مزینہ کے کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یا (فرمایا) قیامت کے دن اسد، تمیم، ہوازن اور غطفان سے بہت اچھے ہونگے۔

باب ۳۶۳۔ قحطانیوں کا بیان۔

۷۳۳۔ عبد العزیز بن عبد اللہ، سلیمان بن بلال، ثور بن زید، ابو الغیث، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، قیامت ہونے سے پہلے قحطان (کے قبیلہ) سے ایک شخص ظاہر ہوگا جو اپنی لاشی سے لوگوں کو ہانکے گا (یعنی جبر و استبداد کے ساتھ لوگوں پر حکومت کرے گا)۔

باب ۳۶۴۔ جاہلیت کی طرح گفتگو کرنے کی ممانعت۔

۷۳۴۔ محمد، خالد، ابن جریج، عمر بن دینار، حضرت جابرؓ سے بیان کرتے ہیں کہ ہم (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد میں تھے، اتفاق سے مہاجرین میں سے کچھ لوگ برا فروختہ ہو گئے (جس کی یہ وجہ ہوئی کہ) مہاجرین میں سے ایک شخص ظریف الطبع تھے، ایک انصاری کی پیٹھ پر انہوں نے (مذاق سے) ایک تھپڑ کھینچ مارا جس سے انصاری کو غصہ آگیا، یہاں تک کہ ان لوگوں نے باہم (اپنے اپنے لوگوں کو) بلایا، انصاری نے کہا! اے انصار! مدد کو پہنچو! اور مہاجر نے کہا! اے مہاجرین! مدد کو پہنچو (یہ سن کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور آپؐ نے فرمایا جاہلیت کی طرح کیوں پکار ہوئی، پھر فرمایا! ان لوگوں کی یہ حالت کیوں ہوئی،

۷۳۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ: أَسْلَمَ وَغَفَّارُ شَيْءٍ مِنْ مُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ أَوْ قَالَ شَيْءٍ مِنْ جُهَيْنَةَ أَوْ مُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللَّهِ أَوْ قَالَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَسَدٍ وَتَمِيمٍ وَهُوَازِنٍ وَغُطَفَانَ.

باب ۳۶۳۔ بَابُ ذِكْرِ قَحْطَانَ.

۷۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاةٍ.

باب ۳۶۴۔ بَابُ مَا يُنْهَى مِنْ دَعْوَةِ الْجَاهِلِيَّةِ.

۷۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ عَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ ثَابَ مَعَهُ نَاسٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ حَتَّى كَثُرُوا وَكَانَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلٌ لَعَابٌ فَكَسَعَ أَنْصَارِيًّا فَعَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ غَضَبًا شَدِيدًا حَتَّى تَدَاعَوْا وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ دَعْوَى أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ

پس حضور ﷺ سے مہاجر کے انصاری کو تھپڑ مارنے کی کیفیت بیان کی گئی، جابرؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا اس طرح کی پکار چھوڑ دو، یہ بری بات ہے اور عبد اللہ بن ابی بن سلول منافق نے کہا، ان مہاجرین نے ہم سے فریاد رسی چاہی تھی اگر ہم مدینہ لوٹ کر گئے تو جو ہم میں زیادہ عزت والا ہو گا وہ کمزور کو نکال باہر کرے گا اس پر حضرت عمرؓ نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ ہم اس خبیث کو قتل کیوں نہ کر دیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا! ایسا نہ کرو، ورنہ یہ لوگ چرچا کریں گے کہ محمد (ﷺ) اپنے ساتھیوں کو قتل کرتے ہیں۔

۳۵۔ ثابت بن محمد، سفیان، اعمش، عبد اللہ بن مرہ، مسروق حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص (علمی و ماتم میں) اپنے رخساروں کو پیٹے اور گریبان پھاڑے اور جاہلیت کے لوگوں کی طرح گفتگو کرے، تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

باب ۳۶۵۔ قبیلہ خزاعہ کا بیان۔

۳۶۔ اسحاق بن ابراہیم، یحییٰ بن آدم، اسرائیل، ابو حصین، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ عمرو بن لُحی بن قمعہ بن خندف، خزاعہ قبیلہ کا باپ تھا۔

۳۷۔ ابو الیمان، شعب، زہری سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے سعید بن مسیب کو کہتے ہوئے سنا کہ بحیرہ وہ جانور ہے جس کا دودھ بتوں کیلئے (نذر میں) مخصوص کر کے آدمیوں کو استعمال کرنے سے روک دیا جائے اور آدمیوں میں سے کوئی شخص نہ دوھے۔ اور سائبہ وہ جانور ہے جس کو کفار اپنے معبودوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے پھر اس پر کوئی چیز نہ لادی جاتی۔ (نیز) سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں، حضرت ابو ہریرہؓ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! میں نے عمرو بن عامر بن لُحی کو دیکھا کہ وہ آگ میں آنتیں کھینچ رہا ہے اور یہی سب سے پہلا شخص ہے جس نے سائبہ کی ایجاد کی؟

قَالَ مَا شَأْنُهُمْ فَأَخْبَرَ بِكُسْعَةِ الْمُهَاجِرِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوْهَا فَإِنَّهَا خَبِيثَةٌ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ أَبِي بِنِ سَلُولٍ أَقْدَ تَدَاعَوْا عَلَيْنَا: لَعِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لِيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَقَالَ عُمَرُ أَلَا نَقْتُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْخَبِيثَ لِعَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ إِنَّهُ كَانَ يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ.

۷۳۵۔ حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرَّةٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُجُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ.

۳۶۵ باب قِصَّةِ خَزَاعَةَ.

۷۳۶۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ أَخْبَرَنَا إِسْرَآئِيلُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَمْرُو بْنُ لُحْيٍ بْنُ قَمْعَةَ ابْنِ خَنْدَفٍ أَبُو خَزَاعَةَ.

۷۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ الْبَحِيرَةُ الَّتِي يُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيتِ وَلَا يَحْلِيهَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ وَالسَّائِيَةِ الَّتِي كَانُوا يُسَبِّحُونَهَا لِإِلَهِيَّتِهِمْ فَلَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ قَالَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عَمْرُو بْنَ عَامِرِ بْنِ لُحْيٍ الْخَزَاعِيَّ بَحْرًا نُصِبَهُ فِي النَّارِ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَبَّ السَّوَابِ.

باب ۳۶۶۔ زمزم اور عرب کی جہالت کا بیان۔

۷۳۸۔ ابوالیمان، ابو عوانہ، ابوبشر، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ اگر عرب کی جہالت معلوم کرنے کی تم کو خواہش ہے تو سورہ انعام میں ایک سوتیں سے اوپر والی آیتیں پڑھو (ترجمہ) واقعی خرابی میں پڑ گئے وہ لوگ جنہوں نے اپنی اولاد کو محض بے وقوفی سے بلا سند قتل کر ڈالا اور جو حلال چیزیں اللہ تعالیٰ نے ان کو دی تھیں ان کو حرام کر لیا، محض اللہ تعالیٰ پر اقرار باندھ کر بے شک یہ لوگ گمراہی میں پڑ گئے اور کبھی راہ پر چلنے والے نہیں ہوتے۔

باب ۳۶۷۔ خود کو اپنے باپ دادا کی طرف اسلام یا زمانہ جاہلیت میں منسوب کرنے کا بیان۔

۷۳۹۔ حضرت ابن عمرؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ کریم ابن کریم ابن کریم ابن کریم یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم خلیل اللہ ہیں اور حضرت برائہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا کہ حضرت ﷺ نے فرمایا میں عبدالمطلب کا فرزند ہوں (اس طرح کا انتساب اگر فخر کے طور پر نہ ہو تو جائز ہے)

۷۴۰۔ عمر بن حفص، اعمش، عمر بن مرہ، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی ”وانذر عشیرتک الاقربین“ (یعنی اور آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو عذاب الہی سے ڈرائیے) تو رسالت مآب ﷺ نے آواز دی کہ اے بنی فہر! اے بنی عدی! (نیز) قبیصہ، سفیان، حبیب بن ابی ثابت، سعید بن جبیرؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ آیت ”وانذر عشیرتک الاقربین“ نازل ہونے کے بعد نبی کریم ﷺ نے اہل عرب کے تمام قبائل کو آواز دی۔

۷۴۱۔ ابوالیمان، شعیب، ابو زناد، عرج، حضرت ابو ہریرہؓ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے بنی عبد مناف تم اپنی جانوں کو اللہ کے عذاب سے بچاؤ اور اے بنی عبدالمطلب تم اپنی جانوں

باب ۳۶۶۔ قِصَّةِ زَمْزَمَ وَجَهْلِ الْعَرَبِ

۷۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِذَا أَسْرَكَ أَنْ تَعْلَمَ جَهْلَ الْعَرَبِ فَأَقْرَأْ مَا فَوْقَ الثَّلَاثِينَ وَمِائَةً فِي سُورَةِ الْأَنْعَامِ قَدْ حَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ إِلَى قَوْلِهِ قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ.

باب ۳۶۷۔ بَابِ مَنِ انْتَسَبَ إِلَى آبَائِهِ فِي الْإِسْلَامِ وَالْجَاهِلِيَّةِ.

۷۳۹۔ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْكَرِيمَ بْنَ الْكَرِيمِ بْنِ الْكَرِيمِ بْنِ الْكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللَّهِ وَقَالَ الْبَرَاءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ.

۷۴۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا عُمَرُ وَبْنُ مَرْثَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ وَانْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِي يَابْنِي فَهْرُ يَابْنِي عَدِيَّ يَبْطُونِ قُرَيْشٍ وَقَالَ لَنَا قَبِيصَةُ أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَزَلَتْ وَانْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُمْ قَبَائِلَ قَبَائِلَ.

۷۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَابْنِي

کو خدا کے عذاب سے بچاؤ اور اے زبیر ابن العوام کی والدہ رسول اللہ کی پھوپھی اور اے فاطمہ بنت محمد! تم دونوں اپنے نفوس کو خدا (کے عذاب) سے بچاؤ، میں تمہارے لئے اللہ کے عذاب سے بچانے کا اگرچہ کوئی اختیار نہیں رکھتا، لیکن میں جو کہہ رہا ہوں اس کو سناؤ اور اس پر عمل کرو اور یہ دوسری بات ہے کہ تم مجھ سے میرا مال جس قدر چاہو لے سکتی ہو۔

باب ۳۶۸۔ حبشیوں کا قصہ اور نبی ﷺ کے فرمان کہ ”اے بنی ارفدہ“ کا بیان۔

۷۴۲۔ یحییٰ، عقیل، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ منیٰ یعنی زمانہ حج میں میرے پاس دو لڑکیاں بیٹھی ہوئی گارہی تھیں اور دف بجارہی تھیں اور رسول اللہ ﷺ چادر اوڑھے ہوئے آرام فرما رہے تھے کہ اتنے میں ابو بکرؓ نے آکر دونوں کو ڈانٹا نبی ﷺ نے اپنا چہرہ کھول دیا اور فرمایا ابو بکر ان کو چھوڑ دو کیونکہ یہ عید کا زمانہ ہے اور منیٰ کے دن ہیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ مجھے چھپائے ہوئے تھے اور میں حبشیوں کی طرف دیکھ رہی تھی کہ وہ لوگ مسجد میں (پھینک پٹے کے) کرتب دکھا رہے تھے، جہاں حضرت عمرؓ نے ان کو ڈانٹا، تو نبی ﷺ نے فرمایا، انہیں رہنے دو اور اے بنی ارفدہ تم نہایت اطمینان سے فن سپہ گری میں مشغول رہو۔

باب ۳۶۹۔ اپنے نسب کو سب و شتم سے بچانے کو پسند کرنے کا بیان۔

۷۴۳۔ عثمان، عبدہ، ہشام، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حسانؓ نے رسول اللہ ﷺ سے شرکوں کی ہجو کرنے کی اجازت چاہی تو آپ ﷺ نے فرمایا! میرے نسب کو کیا رو گے (میں بھی تو ان کے نسب میں شریک ہوں) حضرت حسانؓ نے عرض کیا میں آپ ﷺ کو ان میں سے اس طرح نکال لوں گا جس طرح خمیر سے بال نکالا جاتا ہے۔ اور عروہؓ اپنے والد سے بیان کرتے

عَبْدُ مَنَافٍ اشْتَرَا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللَّهِ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللَّهِ يَا أُمَّ الزُّبَيْرِ بَنِي الْعَوَامِ عَمَّةَ رَسُولِ اللَّهِ يَا فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ اشْتَرِيَا أَنْفُسَكُمَا مِنَ اللَّهِ لَا أَمْلِكُ لَكُمَا مِنَ اللَّهِ شَيْئًا سَلَانِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمَا.

۳۶۸ بَابُ قِصَّةِ الْحَبَشِ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي أَرْفَدَةَ.

۷۴۲ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا حَارِيتَانِ فِي أَيَّامٍ مِنِّي تُدَقَّقَانِ وَتَضْرِبَانِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَعَشٍّ بِقُوبِهِ فَأَنْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ دَعُهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّهَا أَيَّامٌ عِيدٍ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ أَيَّامٌ مِنِّي وَقَالَتْ عَائِشَةُ ۖ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرْنِي وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ فَرَجَرَهُمْ عُمَرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُهُمْ أَمَّا بَنِي أَرْفَدَةَ يَعْزِي مِنَ الْأَمَنِ.

۳۶۹ بَابُ مَنْ أَحَبَّ أَنْ لَا يَسُبَّ نَسَبَهُ.

۷۴۳ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ اسْتَأْذَنَ حَسَانُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَجَا الْمُشْرِكِينَ قَالَ كَيْفَ يَنْسَبِي فَقَالَ حَسَانٌ لَا سَلْتَنِكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةَ مِنَ الْعَجِينِ وَعَنْ أَبِيهِ قَالَ ذَهَبَتْ

ہیں کہ میں حسانؓ کو حضرت عائشہؓ کے سامنے برا بھلا کہنے لگا، انہوں نے فرمایا، حسان کو برامت کہو، اس لئے کہ وہ آپ ﷺ کی طرف سے دشمنوں کا دفاع کیا کرتے تھے۔

باب ۳۷۰۔ رسول اللہ ﷺ کے اسمائے گرامی اور فرمان الہی کہ ”محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہے اور جو لوگ آپ ﷺ کے صحبت یافتہ ہیں وہ کافروں کے مقابلے میں تیز ہیں اور اللہ کا فرمان، میرے بعد ایک نبی آئے گا جس کا نام احمد ہوگا“ کا بیان:

۷۴۴۔ ابراہیم بن منذر، معن مالک، ابن شہاب، محمد بن جبیر بن مطعم، حضرت جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے پانچ نام ہیں (۱) میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں، میں محو کرنے والا ماحی ہوں کہ خدا تعالیٰ میرے ذریعہ سے کفر کو مٹاتا ہے اور حاشر ہوں کہ (قیامت کے دن) سب لوگ میرے قدموں پر اٹھائے جائیں گے اور میں عاقب ہوں (کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا)

۷۴۵۔ علی بن عبد اللہ، سفیان، ابو زناد، اخرج، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اس پر تعجب کیوں نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو قریش کی گالیوں اور لعنتوں سے کیونکر بچایا وہ مذمم کو گالیاں دیتے اور مذمم پر لعنت کرتے ہیں اور میں تو محمد ہوں (مشرکین مکہ نے آپ ﷺ کا نام محمد کے بجائے مذمم رکھ لیا تھا اور وہ مذمم کہہ کر گالیاں دیتے تھے اس لئے وہ گالیاں محمد پر نہیں بلکہ ان پر پڑیں)

باب ۳۷۱۔ نبی ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا بیان۔

۷۴۶۔ محمد بن سنان، سلیم، سعید بن مینا، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

أَسْبُ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ ۖ فَقَالَتْ لَا تَسْبُهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۷۰. بَابُ سَاجَاءَ فِي أَسْمَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ وَقَوْلِهِ مِنْ مَّ بَعْدِي أَسْمُهُ أَحْمَدُ.

۷۴۴. حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْنٌ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي خَمْسَةٌ أَسْمَاءُ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِي الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَيَّ قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ.

۷۴۵. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَعَجَّبُونَ كَيْفَ بَصُرْتُ اللَّهَ عَنِّي شَتَمَ قُرَيْشٌ وَلَعَنَهُمْ يَشْتُمُونَ مُدْمَمًا وَيَلْعَنُونَ مُدْمَمًا وَأَنَا مُحَمَّدٌ.

۳۷۱. بَابُ خَاتِمِ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۷۴۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَنَانَ حَدَّثَنَا سَلِيمٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں کی تعداد بہت زیادہ ہے، بعض علماء نے تین سوا اور بعض نے ایک ہزار کی تعداد بتلائی ہے، اس حدیث میں جو پانچ کا ذکر آیا ہے اس سے زیادہ کی نفی مقصود نہیں ہے، خود قرآن کریم میں بھی ان پانچ کے علاوہ آپ کے کئی اور نام بھی مذکور ہیں۔

میری مثال اور دوسرے نبیوں کی مثال ایسی ہے جیسے کہ ایک شخص نے ایک مکان بنایا اور اس کو پایہ تکمیل تک پہنچایا اور عمدہ بنایا لیکن صرف ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی، لوگ اس مکان میں جاتے اور اس کی عمدگی پر تعجب کرتے اور کہتے کاش اس ایک اینٹ کی جگہ خالی نہ رکھی ہوتی۔

۷۴۷۔ قتیبہ، اسماعیل، عبد اللہ، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! میری مثال اور ان پیغمبروں کی مثال جو مجھ سے پہلے گزر گئے ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک مکان بنایا اور اس کو بہت عمدہ اور خوشنما بنایا، اس کے ایک گوشہ میں صرف ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، لوگ جب اس مکان میں جاتے تو تعجب کرتے ہیں اور کہتے کہ یہ ایک اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ وہ اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

۷۴۸۔ عبد اللہ بن یوسف، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ بن زبیر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ کی جب وفات ہوئی تو اس وقت آپ ﷺ کی عمر تریسٹھ سال کی تھی، ابن شہاب نے سعید بن مسیب سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

باب ۳۷۳۔ نبی ﷺ کی کنیت کا بیان۔

۷۴۹۔ حفص، شعبہ، حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ بازار میں تھے کہ ایک شخص نے کہا! اے ابو القاسم! پس رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف چہرہ انوار پھیرا تو معلوم ہوا کہ وہ کسی اور کو پکارتا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا میرا نام تو رکھ لو، لیکن میری کنیت نہ رکھو۔

۷۵۰۔ محمد بن کثیر، شعبہ، منصور، سالم، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا! تم میرا نام تو رکھ سکتے ہو، لیکن میرے نام کے ساتھ تم میری کنیت نہ رکھنا۔

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَرَجُلٍ مِ بَنَى دَارًا فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبَنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ وَيَقُولُونَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبَنَةِ.

۷۴۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبَنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَعَجَّبُونَ وَيَقُولُونَ هَلَّا وَضِعَتْ هَذِهِ اللَّبَنَةُ قَالَ فَأَنَا اللَّبَنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ.

۷۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ مِثْلَهُ.

۳۷۳ باب كُنْيَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۷۴۹۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوقِ وَقَالَ رَجُلٌ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَاتَّقَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمُّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْنُتُوا بِكُنْيَتِي.

۷۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسْمُؤُا

يَا سَمِيُّ وَلَا تَكْتُمُوا بِكُنْيَتِي.

۷۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَاهُ زَيْدَةَ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتُمُوا بِكُنْيَتِي.

باب ۳۷۴۔

۷۵۲۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا فَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْجُعَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَأَيْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ ابْنَ أَرْبَعٍ وَتَسْعِينَ جَلْدًا مُعْتَدِلًا فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ مَا مَنَعَتْ بِهِ سَمْعِي وَبَصَرِي إِلَّا بِدَعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَالَتِي ذَهَبَتْ بِي إِلَيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي شَاكَ فَاذْعُ اللَّهُ لَهُ قَالَ قَدْ عَلِمْتُ.

باب ۳۷۵ خَاتَمُ النَّبَوَّةِ.

۷۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا خَاتَمُ عَنِ الْجُعَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ قَالَ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَقَعَ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَانِي بِالْبُرْكَاتِ وَتَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ بَيْنِ كَتِفَيْهِ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ الْحَحْلَةُ مِنْ حُجَلِ الْفَرَسِ الَّذِي بَيْنَ عَيْنَيْهِ قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ مِثْلُ زِرِّ الْحَحْلَةِ.

باب ۳۷۶ صِفَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۷۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ

۷۵۱۔ علی، سفیان الیوب، ابن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا! ابو القاسم ﷺ فرماتے ہیں میرا نام تو رکھ لو، میری کنیت نہ رکھو۔

باب ۳۷۴۔ اس باب میں کوئی سرخی نہیں ہے۔

۷۵۲۔ اسحاق، فضل، جعید سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ سائب بن یزید کو چورانوے سال کی عمر میں بہت توانا و تندرست دیکھا، سائب نے کہا تم جانتے ہو کہ میں اپنے کان اور آنکھ سے صرف رسول اللہ ﷺ کی دعا کی وجہ سے فائدہ اندوز ہوں، میری خالہ مجھے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں لے گئی تھیں اور انہوں نے عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ ﷺ میرا بھانجا مریض ہے آپ ﷺ خدا تعالیٰ سے اس کیلئے دعا کر دیجئے، آپ ﷺ نے میرے لئے دعا کی تھی۔

باب ۳۷۵۔ مہر نبوت کہاں تھی۔

۷۵۳۔ محمد بن عبد اللہ، حاتم، جعید بن عبد الرحمن، حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میری خالہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرا بھانجا بیمار ہے تو آپ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے واسطے برکت کی دعا کی اور حضرت نے وضو کیا، پھر میں نے آپ کے نیچے ہوئے وضو کا پانی پیا اس کے بعد میں آپ کی پیٹھ کے پیچھے کھڑا ہو گیا اور میں نے آپ ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان ایک مہر مثل پردے کی گھنٹی کے دیکھی۔

باب ۳۷۶۔ رسول اللہ ﷺ کے اوصاف کا بیان۔

۷۵۴۔ ابو عاصم، عمر، ابن ابی ملیکہ، حضرت عقبہ بن حارث سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ نے ایک دن عصر کی نماز پڑھی

اس کے بعد مسجد سے نکلے تو حسنؓ کو دیکھا کہ وہ لڑکوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کو (اٹھا کر) کندھوں پر بٹھالیا اور کہا میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔ تم رسول اللہ ﷺ کے مشابہ ہو علیؓ کے مشابہ نہیں، حضرت علیؓ کھڑے ہوئے ہنس رہے تھے۔

۷۵۵۔ احمد، زہیر، اسمعیل، حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا! میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے حضرت حسنؓ آنحضرت ﷺ کے مشابہ تھے۔

۷۵۶۔ عمرو بن علی ابن فضیل، اسمعیل بن ابی خالد، حضرت ابو حنیفہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے رسول خدا ﷺ کو دیکھا ہے، حضرت حسنؓ بن علیؓ آپ ﷺ کے مشابہ تھے (اسمعیل) کہتے ہیں میں نے ابو حنیفہ سے کہا آنحضرت ﷺ کی مجھ سے صفت بیان کیجئے تو انہوں نے بیان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفید رنگ کے تھے، آپ کے بال ادھکے ہو گئے تھے، اور رسول اللہ ﷺ نے ہم کو تیرہ اونٹنیاں دینے کا حکم دیا مگر ہم آپ ﷺ کی وفات ہونے سے پہلے ان پر قبضہ نہ کر سکے۔ (۱)

۷۵۷۔ عبد اللہ، اسرائیل، ابو الحلق، حضرت ابو حنیفہ سوائی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو دیکھا تھا اور کچھ سفیدی میں نے حضرت ﷺ کے نیچے والے ہونٹ کے نیچے ٹھوڑی کے بالوں میں دیکھی تھی۔

۷۵۸۔ عصام، حرز بن عثمان سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے رسول ﷺ کو حضرت عبد اللہ بن یسر سے دریافت کیا، بتلائیے، کیا رسول اللہ ﷺ بوڑھے تھے؟ انہوں نے کہا نہیں، صرف آپ ﷺ کی ٹھوڑی کے کچھ بال سفید ہو گئے تھے۔

۷۵۹۔ ابن بکیر، لیث، خالد، سعید، حضرت ربیعہ بن ابو عبد الرحمن

الْحَارِثُ قَالَ صَلَّى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْعَصْرُ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِي فَرَأَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصَّبِيَّانِ فَحَمَلَهُ عَلَى عَاتِقِهِ وَقَالَ يَا بِي شَبِيهَ النَّبِيِّ لَا شَبِيهَ بَعْلِي وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ.

۷۵۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ يُشَبِّهُهُ.

۷۵۶۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُشَبِّهُهُ قُلْتُ لِأَبِي جُحَيْفَةَ صِفْهُ لِي قَالَ كَانَ أَيْضًا قَدْ شَمِطَ وَأَمَرَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ قُلُوصًا قَالَ فَبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ نَقْبِضَهَا.

۷۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ وَهْبٍ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ السَّوَائِيَّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ بَيَاضًا تَحْتَ شَفَتِهِ السُّهْلَى الْعَنْقَقَةَ.

۷۵۸۔ حَدَّثَنَا عَصَامُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يُسَرَ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ شَيْخًا قَالَ كَانَ فِي عَنْقَقَتِهِ شَعْرَاتٌ بَيَضٌ.

۷۵۹۔ حَدَّثَنِي ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ

(۱) ایک دوسری روایت میں تصریح ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب حضرت ابو بکر صدیقؓ خلیفہ بنے تو انہوں نے ان حضرات کو وعدے کے مطابق تیرہ اونٹیاں دے دی تھیں۔

عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَصِفُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رُبْعَةً مِّنَ الْقَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ أَزْهَرَ اللَّوْنِ بِأَبْيَضَ أَمْهَقَ وَلَا أَدَمَ لَيْسَ بِجَعْدٍ قَطِطٍ وَلَا سَبْطٍ رَجُلٌ أُنْزِلَ عَلَيْهِ وَهُوَ بَنُ أَرْبَعِينَ فَلَبِثَ بِمَكَّةَ عَشَرَ سِنِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ وَبِالْمَدِينَةِ عَشَرَ سِنِينَ وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلَحْيَتِهِ عَشْرُونَ شَعْرَةً بِيضَاءَ قَالَ رَبِيعَةُ فَرَأَيْتُ شَعْرًا مِّنْ شَعْرِهِ فَإِذَا هُوَ أَحْمَرُ فَسَأَلْتُ فَقِيلَ أَحْمَرُ مِنَ الطَّيِّبِ .

۷۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَيْسَ بِالْأَدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطِطِ وَلَا بِالْسَبْطِ بَعَثَهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشَرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشَرَ سِنِينَ فَتَوَفَّاهُ اللَّهُ وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلَحْيَتِهِ عَشْرُونَ شَعْرَةً بِيضَاءَ .

۷۶۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے حضرت انسؓ بن مالک کو سرور دو عالم ﷺ کی صفت بیان کرتے سنا ہے وہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ (نہ تو حد اعتدال سے) زیادہ لمبے تھے اور نہ پست قد رنگ نہ تو بالکل سفید تھانہ گندم گوں، بال سر کے نہ تو زیادہ بل کھائے ہوئے تھے (یعنی گھونگر والے) اور نہ بالکل سیدھے (بلکہ ان دونوں کے درمیان تھے) چالیس برس کی عمر میں آپ ﷺ پر وحی نازل ہوئی شروع ہوئی اس کے بعد دس سال آپ ﷺ مکہ مکرمہ میں رہے اور دس سال مدینہ منورہ میں اور (وفات کے وقت) آپ ﷺ کے سر اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہ تھے، ربیعہؓ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت ﷺ کے بالوں میں سے ایک بال دیکھا تو وہ سرخ تھا میں نے دریافت کیا، یہ بال سرخ کیوں ہے؟ تو کہا گیا کہ خوشبو سے سرخ ہو گیا ہے۔

۷۶۰۔ عبد اللہ بن مالک، ربیعہ بن ابو عبد الرحمن سے مروی ہے وہ کہتے ہیں میں نے انس بن مالک کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ (نہ تو بہت لمبے قد کے تھے آئینہ قد (بلکہ میانہ قد تھے) اور نہ تو بالکل سفید رنگ کے تھے نہ گندمی رنگ کے نہ تو بہت بچ دار بال تھے نہ بالکل سیدھے (بلکہ ان دونوں کے درمیان تھے) چالیس سال کی عمر میں آپ ﷺ کو خدا نے نبوت سے سرفراز کیا، نبوت ملنے کے بعد دس سال (۱) مکہ میں مقیم رہے اور دس سال مدینہ میں، خدا تعالیٰ نے آپ ﷺ کو وفات دی، تو آپ ﷺ کے سر اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔

۷۶۱۔ احمد، الحلق، ابراہیم بن یوسف، یوسف نے الحلق سے بیان کیا ہے، انہوں نے کہا میں نے حضرت براءؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسالت مآب ﷺ سب آدمیوں سے زیادہ خوب صورت اور سب سے زیادہ خلیق تھے نہ تو آپ ﷺ بہت لمبے قد کے تھے نہ پست قد۔

(۱) مکہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد قیام کی مدت تیرہ سال رہی، جبکہ اس روایت میں دس سال کا ذکر ہے، علماء نے اسکی مختلف توجیہات بیان کی ہیں، بعض نے یہ توجیہ کی ہے کہ راوی کا مقصد نزول وحی کا زمانہ بیان کرنا ہے، تو نفرت وحی کا زمانہ نکال کر بقیہ مدت دس سال ہی بنتی ہے اور ایک توجیہ یہ کی گئی ہے کہ دس یا اس سے زیادہ کے عدد میں کسر کے اعداد حذف کرنے کا عرب میں رواج عام تھا، راوی نے اس بناء پر تیرہ کے بجائے دس سال کہہ دیا۔

وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَأَحْسَنَهُ خَلْقًا
لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ.

۷۶۲- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ قَتَادَةَ
قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ هَاشِمٍ غَضَبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِنَّمَا كَانَ شَيْءٌ فِي صُدْغِيهِ.

۷۶۳- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَرْبُوعًا بَعِيدَ مَايَيْنِ الْمَنْكِبَيْنِ لَهُ شَعْرٌ
يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنِهِ رَأَيْتُهُ فِي حُلَةٍ حُمْرَاءَ لَمْ
أَرَشِيئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ قَالَ يُوسُفُ بْنُ أَبِي
إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ إِلَى مَنْكِبَيْهِ.

۷۶۴- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي
إِسْحَاقَ قَالَ سُئِلَ الْبَرَاءُ أَكَانَ وَجْهُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ
مِثْلَ الْقَمَرِ.

۷۶۵- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ أَبُو عَلِيٍّ
حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَعْوَرُ بِالْمِصْبِصَةِ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا
جُحَيْفَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ إِلَى الْبُطْحِ حَافَتَوْضًا ثُمَّ صَلَّى
الظُّهْرَ رَكَعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكَعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ
وَرَأَى ذَنِبَهُ عَوْنٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ
كَانَ يَمُرُّ مِنْ وَرَائِهَا الْمَرْأَةُ وَقَامَ النَّاسُ فَحَجَعُوا
يَأْخُذُونَ يَدَيْهِ فَيَمْسَحُونَ بِهِمَا وَجُوهَهُمْ
فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَوَضَعْتُهَا عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا هِيَ
أَبْرَدُ مِنَ الثَّلَاجِ وَأَطْيَبُ رَائِحَةً مِنَ الْمِسْكِ.

۷۶۶- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا
يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ

۷۶۲- ابو نعیم، ہمام نے قتادہ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا میں
نے حضرت انسؓ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے خضاب کیا؟
فرمایا نہیں! صرف کچھ سفیدی آپ ﷺ کی دو کنپیوں میں تھی۔

۷۶۳- حفص شعبہ، ابوالفتح، حضرت براء بن عازبؓ سے روایت
کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ میانہ قد تھے آپ کے دونوں
مونڈھوں کے درمیان بہت کشادگی تھی، آپ ﷺ کے سر مبارک
کے بال کانوں کی لو تک تھے، میں نے آپ ﷺ کو (ایک مرتبہ سرخ
دھاریدار) لباس میں دیکھا میں نے کبھی کسی کو آپ ﷺ سے زیادہ
حسین نہیں دیکھا ہے، یوسف بن ابی الفتح اپنے والد سے بیان کرتے
ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے سر مبارک کے بال آپ ﷺ کے
کندھوں تک پہنچتے تھے۔

۷۶۴- ابو نعیم، زہیر، ابوالفتح، سمیع سے روایت کرتے ہیں، انہوں
نے کہا حضرت براءؓ سے دریافت کیا گیا کیا رسول اللہ ﷺ کا چہرہ
مبارک تلوار کی طرح تھا؟ تو فرمایا نہیں! بلکہ چاند کی طرح۔

۷۶۵- حسین بن منصور ابو علی، حجاج بن محمد الاعور، شعبہ، حکم سے
روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے ابو حنیفہؓ سے سنا کہ
ایک روز رسول اللہ ﷺ دوپہر کے وقت بطحا کی جانب تشریف لے
گئے، پھر آپ ﷺ نے وضو کر کے ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی دو
رکعتیں ادا کیں اور آپ ﷺ کے سامنے چھوٹا نیزہ گاڑ دیا گیا، اس نیزہ
کے آگے سے عورتیں گزر رہی تھیں (نماز کے بعد) لوگ کھڑے
ہو گئے اور آپ ﷺ کے دونوں ہاتھ کو لے کر اپنے چہروں پر ملنے
لگے، میں نے بھی آپ ﷺ کا ہاتھ لیا اور اس کو اپنے چہرہ پر رکھا تو وہ
برف سے زیادہ سرد اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا۔

۷۶۶- عبدان، عبد اللہ، یونس، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور تمام دنوں سے زیادہ رمضان المبارک میں سخی ہو جاتے تھے جبکہ جبریل علیہ السلام آپ ﷺ سے برابر ملتے اور رمضان المبارک میں ہر رات کو آپ ﷺ سے جبریل علیہ السلام ملا کرتے تھے اور آپ ﷺ سے قرآن شریف کا دور کرتے تھے، پس رسول اللہ ﷺ فائدہ رسانی میں بادنیم سے زیادہ بڑھے ہوئے ہوتے تھے۔

۷۶۷۔ یحییٰ، عبدالرزاق، ابن جریج، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بہت خوش و خرم میرے پاس تشریف لائے، چہرہ انور کی شکلیں چمک رہی تھیں، فرمایا کیا تم نے نہیں سنا کہ ایک قیافہ شناس نے زید اور اسامہ کے بارہ میں کیا کہا (اسامہ زید کے بیٹے تھے، لوگ ان کے نسب کا انکار کرتے تھے) اس نے دونوں کے پیر دیکھے اور کہا ان میں سے ایک قدم باپ کا ہے اور دوسرا قدم اس کے بیٹے کا (۱)۔

۷۶۸۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عبدالرحمن بن عبد اللہ بن کعب سے بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن کعب نے کہا میں نے کعب بن مالک کو بیان کرتے ہوئے سنا، غزوہ تبوک کے موقع پر جب کہ میں پیچھے رہ گیا تھا (ایک وقت) میں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا (اس وقت) آپ ﷺ کے چہرہ انور خوشی کے مارے چمک رہا تھا اور آپ ﷺ کی عادت شریفہ تھی کہ جب آپ ﷺ خوش ہوتے تھے، تو آپ ﷺ کا چہرہ مبارک چمکنے لگتا تھا، گویا وہ ایک چاند کا ٹکڑا سا معلوم ہوتا اور یہ بات ہم آپ ﷺ کے روشن چہرہ سے معلوم کر لیتے تھے۔

عَبْدُ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْوَدَ النَّاسِ وَأَحْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ وَكَانَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ فَلَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ.

۷۶۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا مَسْرُورًا تَبَرَّقَ أَسَارِيرَ وَجْهِهِ فَقَالَ أَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ الْمَذَلِجِيُّ لِزَيْدٍ وَأَسَامَةَ وَرَأَى أَقْدَامَهُمَا إِنَّ بَعْضَ هَذِهِ الْأَقْدَامِ مِنْ مِ بَعْضٍ.

۷۶۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوكَ قَالَ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُورِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَرَّاسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتَّى كَانَتْهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذَلِكَ مِنْهُ.

(۱) حضرت اسامہ بیٹے تھے اور حضرت زیدؓ ان کے باپ تھے اور حضرت ام ایمن ان کی والدہ تھیں جو حبشہ سے تعلق رکھتی تھیں، حضرت اسامہ سیاہ رنگ کے تھے جبکہ حضرت زیدؓ سرخ و سفید تھے۔ اس لیے بعض لوگ ان کے نسب پر ہی شبہ کرنے لگے تھے کہ ایک سرخ و سفید باپ کا بیٹا اتنا سیاہ کیسے ہو سکتا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بہت ناگوار تھی، اتفاق سے ایک قیافہ شناس آیا اس وقت یہ دونوں باپ بیٹا ایک چادر میں سوئے ہوئے تھے اور صرف قدم باہر دکھائی دے رہے تھے۔ قیافہ شناس نے صرف قدم دیکھ کر کہا معلوم ہوتا ہے کہ ان میں سے ایک باپ، دوسرا بیٹا ہے۔ اسلام کی نظر میں تو قیافہ کی کوئی اہمیت نہیں، لیکن چونکہ عرب والے اس پر اعتماد کرتے تھے اور جو لوگ ان حضرات کے نسب پر شبہ کرتے تھے انہیں اسی طرح کی چیزیں مطمئن کر سکتی تھیں، اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تائید غیبی پر خوشی کا اظہار فرمایا۔

۷۶۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَمْرُو، سَعِيدُ، الْقُمْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُمَرَ وَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُونِ بَنِي آدَمَ قَرْنَا فَقَرْنَا حَتَّى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِي كُنْتُ فِيهِ .

۷۷۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدِلُ شَعْرَةَ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُؤُسَهُمْ فَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ رُؤُسَهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ بِهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ .

۷۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍ وَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَكَانَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا .

۷۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ مَا خَيْرَ رَسُولٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا أَنْتَقِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ إِلَّا أَنْ تُتْهَكَ حُرْمَةُ اللَّهِ فَيَنْتَقِمَ لَهُ بِهَا .

۷۷۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ

۷۶۹۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمن، عمرو، سعید، القمیری، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ مجھ کو بنی آدم کے بہترین طبقوں میں قرن کے بعد قرن (یعنی ہر قرن میں) پیدا کیا گیا ہے، یہاں تک کہ میں اس قرن میں پیدا ہوا جس میں کہ میں ہوں۔

۷۷۰۔ یحییٰ، لیث، یونس ابن شہاب، عبید اللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے بالوں یوں ہی چھوڑے رکھتے تھے اور مشرکین اپنے سروں کے بالوں کے دو حصہ کر دیتے تھے اور اہل کتاب اپنے بال یوں ہی چھوڑے رکھتے تھے اور نبی ﷺ ان باتوں میں جن میں آپ ﷺ کو کوئی حکم نہیں دیا جاتا تھا، اہل کتاب کی موافقت کو پسند کرتے تھے، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اپنے سر کے بالوں کے دو حصے کر دیئے تھے۔

۷۷۱۔ عبد اللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نہ تو فحش گو تھے نہ بحتکف فحش گو بننے والے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو تم سب میں زیادہ خلیق ہو۔

۷۷۲۔ عبد اللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو دو کاموں میں اختیار دیا جاتا تو آپ ﷺ ان میں سے آسان کام کو اختیار فرما لیتے، اگر وہ گناہ نہ ہوتا، اگر وہ کام گناہ (کاسب) ہوتا تو آپ ﷺ سب سے زیادہ اس سے دور رہنے والے تھے، اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی ذات کیلئے (کبھی کسی بات میں کسی سے) انتقام نہیں لیا، مگر اللہ تعالیٰ کی حرمت کے خلاف (کوئی) کام کیا جاتا، تو آپ ﷺ ضرور خدا کے لئے اس کا انتقام لیتے تھے۔

۷۷۳۔ سلیمان بن حرب، حماد، ثابت، حضرت انس رضی اللہ عنہ

سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے دیباچہ اور کسی ریشم کے کپڑے کو آپ ﷺ کی ہتھیلیوں سے زیادہ نرم نہیں پایا، اور نہ میں نے کبھی کوئی خوشبو یا کوئی عطر رسول اللہ ﷺ کے پسینے کی خوشبو سے عمدہ پایا۔

۷۷۴۔ مسدد، یحییٰ، شعبہ، قتادہ، عبد اللہ بن ابی عتبہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پردہ نشین کنواری لڑکیوں سے بھی زیادہ شرم گین تھے۔

عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا مَسِسْتُ حَرِيرًا وَلَا دِيبَاجًا أَلَيْنَ مِنْ كَفِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شِمَمْتُ رِيحًا قَطُّ أَوْ عَرَفًا قَطُّ أَطْيَبَ مِنْ رِيحِ أَوْعَرَفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۷۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عُبَيْةٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَدْرَاءِ فِي خِدْرِهَا.

۷۷۵۔ محمد بن بشار، یحییٰ، ابن مہدی کی روایت میں یہ الفاظ زائد تھے کہ جب آپ ﷺ کو کوئی بات ناگوار پیش آتی تو اس کا اثر آپ کے چہرہ انور سے معلوم ہوتا تھا۔

۷۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ مِثْلَهُ وَإِذَا كَرِهَ شَيْئًا عَرَفَ فِي وَجْهِهِ.

۷۷۶۔ علی، شعبہ، اعمش، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا، اگر اس کی طرف آپ ﷺ کی رغبت ہوتی تو تناول فرما لیتے، ورنہ اس کو چھوڑ دیتے۔

۷۷۶۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحَجِّدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ إِنْ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِلَّا تَرَكَهُ.

۷۷۷۔ قتیبہ بن سعید، بکر بن مضر، جعفر بن ربیعہ، اعرج، حضرت عبد اللہ بن مالک اسدی رضی اللہ عنہ سے (جن کی والدہ عسینہ) تھیں روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو کشادہ رکھتے تھے کہ ہم آپ ﷺ کی دونوں بغلوں کو دیکھ لیتے تھے۔

۷۷۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ بْنِ يُحْنَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ فَرَجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى نَرَى ابْطِئَهُ قَالَ وَقَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا بِكْرٌ بَيَّاضُ ابْطِئَهُ.

۷۷۸۔ عبد الاعلیٰ، یزید بن زریع، سعید، قتادہ حضرت انس سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے دونوں ہاتھوں کو کسی دعائیں بجز نماز استسقاء کے نہیں اٹھاتے تھے، نماز استسقاء میں آپ ﷺ دست مبارک اتنے بلند کرتے کہ آپ ﷺ کے بغلوں کی سفیدی دکھائی دینے لگتی، ابو موسیٰؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے دعا کی اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے تو میں نے آپ ﷺ کے بغلوں کی سفیدی دیکھ لی۔

۷۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُ. بِهِ إِلَّا فِي الْإِسْتِسْقَاءِ فَإِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يَرَى بَيَاضَ ابْطِئِهِ.

۷۷۹۔ حسن، محمد، مالک بن مغول، عون، حضرت ابو حنیفہؒ سے

۷۷۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا

روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ میں اتفاق سے رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا، دوپہر کا وقت تھا، اس وقت آپ ﷺ میں خیمہ کے اندر تھے، بلال باہر نکلے، اذان کہی۔ پھر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے وضو کا بچا ہوا پانی نکالا، لوگ اس پر ٹوٹ پڑے، اس کے بعد بلال اندر جا کر نیزہ نکال لائے اور رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے گویا میں اب بھی آپ ﷺ کی پنڈلی کی چمک دیکھ رہا ہوں پھر بلال نے نیزہ گاڑ دیا، اس کے بعد آپ ﷺ نے ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں پڑھیں آپ ﷺ کے سامنے سے گدھے اور عورتیں گزر رہی تھیں (اس کی آپ ﷺ نے کچھ پرواہ نہیں کی)۔

۷۷۹۔ حسن بن صباح، المزاز، سفیان، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (اس طرح ٹھہر ٹھہر کر) بات کرتے تھے کہ اگر کوئی شمار کرنے والا (حروف) کو گننا چاہتا، تو گن لیتا، لیث، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک دوسری روایت ہے انہوں نے کہا، فلاں شخص کے حال پر تمہیں تعجب نہیں ہوتا؟ وہ آیا اور میرے حجرہ کی طرف بیٹھ گیا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے حالات مجھ کو سنارہا تھا اور میں نماز میں مشغول تھی قبل اس کے کہ میں نماز تمام کروں وہ چلا گیا، اگر میں اس کو پاتی، تو ضرور اس پر رد کرتی، رسول اللہ ﷺ تمہاری طرح اس قدر جلد جلد باتیں نہ کرتے تھے۔

باب ۷۷۹۔ نیند کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کی آنکھیں سو جاتی اور دل بیدار رہتا تھا، سعید بن میناء نے رسول اللہ ﷺ سے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

۷۸۰۔ عبد اللہ، مالک، سعید، حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے

مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَوْنَ بْنَ أَبِي جُحَيْفَةَ ذَكَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دُفِعْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْأَبْطَحِ فِي قُبَّةٍ كَانَ بِالْهَاجِرَةِ فَخَرَجَ بِلَالٌ فَنَادَى بِالصَّلَاةِ ثُمَّ دَخَلَ فَأَخْرَجَ فَضَلَ وَضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ يَأْخُذُونَ مِنْهُ ثُمَّ دَخَلَ فَأَخْرَجَ الْعَنْزَةَ وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبَيْضِ سَاقَيْهِ فَرَكَزَ الْعَنْزَةَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ يَمْرُئِينَ يَدْيِهِ الْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ .

۷۷۹۔ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحِ الْبَزَّازِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحَدِّثُ حَدِيثًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَا أَحْصَاهُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ أَلَا يُعْجِبُكَ أَبُو فُلَانٍ جَاءَ فَجَلَسَ إِلَى جَانِبِ حُجْرَتِي يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَمِعُنِي ذَلِكَ وَكُنْتُ أَسْتَبِحُ فَقَامَ قَبْلَ أَنْ أَقْضِيَ سُبْحَتِي وَلَوْ أَدْرَكْتُهُ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيثَ كَسَرْدِكُمْ .

۳۷۷ بَاب كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۷۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ

روایت کرتے ہیں، انہوں نے حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک میں کتنی رکعت نماز پڑھتے تھے؟۔ حضرت عائشہؓ نے کہا، آپ ﷺ گیارہ رکعت سے زیادہ نہ پڑھتے تھے، نہ رمضان میں نہ غیر رمضان میں، آپ چار رکعت پڑھتے تھے، اس کی خوبی اور درازی کی کیفیت نہ پوچھو، پھر چار رکعت نماز پڑھتے تھے، تم ان کی خوبی اور درازی کی کیفیت نہ پوچھو، اس کے بعد تین رکعت پڑھتے تھے میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ وتر پڑھنے سے پہلے آرام فرماتے ہیں۔ فرمایا میری آنکھ سو جاتی ہے، لیکن میرا دل بیدار رہتا ہے۔

۷۸۱۔ اسمعیل، برادر اسمعیل، سلیمان، شریک، حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ہم سے اس رات کی کیفیت بیان کی جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد کعبہ سے معراج ہوئی، وحی نازل ہونے سے پیشتر تین شخص آپ ﷺ کے پاس آئے (اس وقت) آپ مسجد حرام میں سو رہے تھے، تو ان تین شخصوں میں سے ایک نے کہا کہ وہ کون شخص ہیں، دوسرے نے کہا جو درمیان میں ہیں وہی سب سے بہتر ہیں اور تیسرے نے کہا جو ان سب میں بہتر ہو۔ اسی کو لو، پس اتنی ہی باتیں ہوئی تھیں کہ وہ غائب ہو گئے آپ ﷺ نے ان کو نہیں دیکھا پھر دوسری رات کو وہ آئے اس حالت میں آپ ﷺ کا قلب جاگ رہا تھا آپ ﷺ کی ظاہری آنکھیں سو جاتی تھیں، اور آپ ﷺ کا قلب نہیں سوتا تھا تمام انبیاء کا یہی حال ہے کہ ان کی آنکھیں سو جاتی ہیں، اور ان کے قلب نہیں سوتے، پھر جبریل نے پورا انتظام و اہتمام اپنے ذمہ لیا، اس کے بعد وہ آپ ﷺ کو آسمان کی طرف چڑھالے گیا۔

باب ۷۸۳۔ اسلام میں نبوت کی علامتوں کا بیان۔

۷۸۲۔ ابوالولید، سلم، ابورجاء، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ کسی سفر میں ہم (صحابہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے رات بھر چلتے رہے، جب صبح نزدیک ہوئی، تو سب نے قیام کیا، پھر نیند ان پر اتنی غالب ہوئی کہ سورج بلند ہو گیا، سب سے پہلے جو شخص بیدار ہوا وہ ابو بکر تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند سے بیدار نہ کیا جاتا تھا، یہاں تک

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلَوةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ قَالَتْ مَا كَانَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطَوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطَوْلِهِنَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُؤْتَرَ قَالَ لَا تَنَامُ عَيْنِي وَلَا يَنَامُ قَلْبِي.

۷۸۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَرِيكَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَعْمٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُنَا عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِي بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ جَاءَ ثَلَاثَةٌ نَفَرٍ قَبْلَ أَنْ يُوحَى إِلَيْهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِي مَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ أَوَّلُهُمْ أَتُهُمْ هُوَ فَقَالَ أَوْسَطُهُمْ هُوَ خَيْرُهُمْ وَقَالَ آخِرُهُمْ خُذُوا خَيْرَهُمْ فَكَانَتْ تِلْكَ فَلَمْ يَرَهُمْ حَتَّى جَاءُوا لَيْلَةَ أُخْرَى فِيمَا يُرَى قَبْلَهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَائِمَةً عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ وَكَذَلِكَ الْأَنْبِيَاءُ تَنَامُ أَعْيُنُهُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوبُهُمْ فَنَزَّلَهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ عَرَّجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ.

۳۷۸ باب عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ فِي الْإِسْلَامِ.

۷۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سَلَمُ بْنُ زَرِيرٍ سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ فَأَدْلَحُوا لَيْلَتَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَ وَجْهُ الصُّبْحِ عَرَسُوا فَعَلَبَتْهُمْ أَعْيُنُهُمْ حَتَّى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ اسْتَيْقَظَ مِنْ م

کہ آپ ﷺ خود بیدار ہوں، پھر عمر بیدار ہوئے اس کے بعد ابو بکرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے پاس بیٹھ گئے اور بلند آواز سے تکبیر کہنے لگے، یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے پھر آپ ﷺ نے ہم لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی۔ قوم میں سے ایک آدمی علیحدہ رہا، اس نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا اے فلاں! تجھ کو ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے باز رکھا؟ اس نے عرض کیا مجھے جنابت پیش آگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ مٹی سے تیمم کر لو! اس کے بعد اس نے نماز ادا کی اور مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند سواروں کے ہمراہ آگے بھیج دیا، ہم لوگ سخت پیاسے تھے، لیکن چلے جا رہے تھے۔ اچانک ہم کو ایک عورت ملی جو اپنے دو پیر بڑی مشکوں کے درمیان لٹکائے ہوئے تھی۔ ہم نے اس عورت سے پوچھا پانی کہاں ہے؟ اس نے کہا پانی نہیں ہے۔ ہم نے دریافت کیا تیرے گھر اور پانی کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ اس نے کہا ایک دن رات کا! پھر ہم نے کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چل۔ اس نے کہا کون رسول اللہ؟ ہم اس کو مجبور کر کے آپ ﷺ کے پاس لے گئے۔ آپ ﷺ سے بھی اس نے دیا کہا جیسا ہم سے کہا تھا اور آپ ﷺ سے اس نے یہ بھی بیان کیا کہ وہ تیمم بچوں کی ماں ہے، آپ ﷺ نے اس کی دونوں مشکوں کے کھولنے کا حکم دیا۔ اور ان کے دہانہ پر ہاتھ پھیرا، چنانچہ ہم چالیس پیاسے آدمیوں نے خوب پانی پیا اور ہم سب سیراب ہو گئے اور ہم نے جس قدر مشکیں اور برتن ہمارے پاس تھے سب بھر لئے صرف ہم نے اونٹوں کو پانی نہ پلایا پھر بھی اس کی مشک زیادہ بھری ہونے کی وجہ سے پھٹنے والی تھی، اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا جو کچھ پاس ہے۔ لے آؤ چنانچہ اس کے لئے روٹی کے ٹکڑے اور چھوہارے جمع کر دیئے گئے۔ حتیٰ کہ وہ اپنے گھر والوں کے پاس گئی اور اس نے کہا! میں نے ایک بڑے جادوگر کو دیکھا، لوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ نبی ہے۔ اللہ نے اس کے ذریعے اس گاؤں کے لوگوں کو ہدایت کی وہ بھی مسلمان ہو گئی اور وہ سب بھی مسلمان ہو گئے۔

۷۸۳۔ مجر، ابو عدوی، سعید، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے

مَنَاہِ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ لَا يُوقِظُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَنَاہِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ فَاسْتَيْقِظَ عُمَرُ فَقَعَدَ أَبُو بَكْرٍ عِنْدَ رَأْسِهِ فَحَعَلَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ حَتَّى اسْتَيْقِظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَزَلَّ وَصَلَّى بِنَا الْغَدَاةَ فَأَعْتَزَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّ مَعَنَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا فُلَانُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَنَا قَالَ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتِيمَمَ بِالصَّعِيدِ ثُمَّ صَلَّى وَجَعَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رُكُوبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَدْ عَطِشْنَا عَطَشًا شَدِيدًا فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ إِذَا نَحْنُ بِأَمْرَأَةٍ سَادِلَةٍ رَجُلَيْهَا بَيْنَ مَرَاذَتَيْنِ فَقُلْنَا لَهَا أَيْنَ الْمَاءُ فَقَالَتْ إِنَّهُ لَا مَاءَ فَقُلْنَا كَمْ بَيْنَ أَهْلِكَ وَبَيْنَ الْمَاءِ قَالَتْ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ فَقُلْنَا انْطَلِقِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَمَا رَسُولُ اللَّهِ فَلَمْ نَمْلِكْهَا مِنْ أَمْرِهَا حَتَّى اسْتَقْبَلْنَا بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَتْهُ بِمِثْلِ الَّذِي حَدَّثْنَا غَيْرَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا مُؤْتِمَةٌ فَأَمَرَ بِمَرَاذَتَيْهَا فَمَسَحَ فِي الْعِزْلَا وَبَيْنَ فَنَشَرْنَا عَطَاشًا أَرْبَعِينَ رَجُلًا حَتَّى رَوَيْنَا فَمَلَأْنَا كُلَّ قَرْبَةٍ مَعَنَا وَإِذَا وَغَيْرَ أَنَّهُ لَمْ نَسْقِ بَعِيرًا وَهِيَ تَكَادُ تَنْصُزُ مِنَ الْمِلءِ ثُمَّ قَالَ هَاتُوا مَا عِنْدَكُمْ فَجَمَعَ لَهَا مِنَ الْكَسْرِ وَالْتَمَرِ حَتَّى أَتَتْ أَهْلَهَا قَالَتْ لَقِيتُ أَسْحَرَ النَّاسِ أَوْهُوَ نَبِيٌّ كَمَا زَعَمُوا فَهَدَى اللَّهُ ذَاكَ الصِّرَاطَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ فَاسْلَمْتُ وَأَسْلَمُوا.

۷۸۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ

روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پانی کا ایک برتن لایا گیا (اس وقت) آپ صلی اللہ علیہ وسلم (مدینہ کے بازار کے نزدیک) مقام زوراء میں تشریف فرما تھے، اس برتن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ رکھ دیا اور پانی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے اگلنے لگا، جس سے تمام لوگوں نے وضو کر لیا قنادہ کہتے ہیں میں نے حضرت انسؓ سے دریافت کیا کہ تم لوگ کس قدر تھے، انہوں نے کہا تین سو یا تین سو کے قریب۔

۷۸۴۔ عبد اللہ بن مسلمہ، مالک، اسحاق، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور عصر کی نماز کا وقت آگیا تھا لوگوں نے وضو کے واسطے پانی تلاش کیا مگر جب پانی نہ ملا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ تھوڑا سا پانی لایا گیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس برتن میں اپنا ہاتھ رکھ دیا اور لوگوں کو حکم دیا کہ اس سے وضو کریں تو میں نے پانی کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے نیچے سے ابلتا تھا۔ لوگوں نے وضو کرنا شروع کیا یہاں تک کہ سب لوگوں نے وضو کر لیا۔

۷۸۵۔ عبد الرحمن بن مبارک، حزم، حسن، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کسی سفر میں باہر تشریف لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی میں آپ ﷺ کے کچھ اصحاب بھی تھے۔ چلتے چلتے نماز کا وقت آگیا تو ان کو وضو کرنے کے لئے پانی نہیں ملا۔ ان میں سے ایک شخص گیا اور ایک پیالہ جس میں تھوڑا سا پانی تھا لے آیا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیا اور وضو فرمایا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چار انگلیاں پیالہ کے اوپر رکھ دیں اور فرمایا کھڑے ہو جاؤ اور وضو کرو چنانچہ لوگوں نے وضو کرنا شروع کیا یہاں تک کہ سب لوگوں نے وضو کر لیا اور وہ سب ستر یا ستر کے قریب آدمی تھے۔

۷۸۶۔ عبد اللہ، یزید، حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا (ایک دفعہ) نماز کا وقت آگیا۔ تو پانی نہ تھا تو

أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ وَهُوَ بِالزُّورَاءِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ مِ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ قَالَ قَنَادَةُ قُلْتُ لِأَنَسٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَلَاثُمِائَةٍ أَوْ زَهَاءَ ثَلَاثُمِائَةٍ .

۷۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَتْ صَلَوةُ الْعَصْرِ فَالْتَمَسَ الْوُضُوءَ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوُضُوءٍ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي ذَلِكَ الْإِنَاءِ فَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّأُوا مِنْهُ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتَّى تَوَضَّأُوا وَمِنْ عِنْدِ أَخِيرِهِمْ .

۷۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَبَارَكٍ حَدَّثَنَا حَزْمٌ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَخَارِجِهِ وَمَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَانْطَلَقُوا يَسِيرُونَ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلَمْ يَجِدُوا مَاءً يَتَوَضَّأُونَ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَجَاءَ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ يَسِيرُ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ مَدَّوْا أَصَابِعَهُ الْأَرْبَعَ عَلَى الْقَدَحِ ثُمَّ قَالَ قَوْمُوا فَتَوَضَّأُوا فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ حَتَّى بَلَغُوا فِيمَا يُرِيدُونَ مِنَ الْوُضُوءِ وَكَانُوا سَبْعِينَ أَوْ نَحْوَهُ .

۷۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا حَمِيدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

جس شخص کا گھر مسجد کے قریب تھا۔ وہ وضو کرنے چلا گیا۔ اور کچھ آدمی باقی رہ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک برتن پتھر کا لایا گیا۔ جس میں کچھ پانی تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اسکے اندر پھیلانا چاہا لیکن وہ برتن چھوٹا تھا۔ آپ ﷺ اس میں اپنا ہاتھ نہ پھیل سکے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیاں ملا لیں۔ اور ان کو اس برتن کے اندر رکھ لیا۔ پس تمام آدمیوں نے وضو کر لیا میں نے پوچھا وہ لوگ کتنے تھے حضرت انس نے فرمایا اسی آدمی تھے۔

۷۸۷۔ موسیٰ، عبدالعزیز، حصین، سالم بن ابی جعد، حضرت جابر بن عبد اللہ سے بیان کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے واقعہ میں لوگ پیاسے تھے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک چھاگل تھی، جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا۔ جب آپ ﷺ وضو کر چکے، تو لوگ اس کی طرف جھکے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہے؟ عرض کیا ہمارے پاس وضو کرنے اور پینے کے لئے پانی نہیں ہے۔ صرف یہی پانی ہے۔ جو آپ ﷺ کی چھاگل میں ہے۔ جو کافی نہیں ہو سکتا۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ چھاگل پر رکھ دیا اور پانی اس کے اندر سے ایلنے لگا۔ آپ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان میں سے گویا پانی کے چشمے جاری ہو گئے، چنانچہ ہم سب نے پیا اور وضو کیا میں نے دریافت کیا۔ تم سب کتنے آدمی تھے؟ حضرت جابر نے کہا کہ اگر ہم ایک لاکھ ہوتے، تب بھی وہ پانی کافی ہوتا۔ اس وقت ہم پندرہ سو تھے۔

۷۸۸۔ مالک، اسرائیل، ابوالحق، حضرت براءؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ حدیبیہ کے واقعہ میں ہماری تعداد چودہ سو تھی۔ حدیبیہ ایک کنواں ہے۔ ہم نے اس کے اندر سے پانی کھینچا یہاں تک کہ اس میں ایک قطرہ پانی نہ رہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کی خبر پہنچی تو آپ ﷺ کنویں پر تشریف لائے اور کنویں کے کنارے بیٹھ کر پانی (کا برتن) منگایا اور کلی کر کے کنویں میں ڈال دیا۔ تھوڑی دیر میں ہم نے کنویں کو پانی سے بھرا ہوا دیکھا۔ ہم نے خوب پانی پیا اور سیراب ہو گئے اور ہمارے مویشی بھی سیراب ہو گئے۔

۷۸۹۔ عبد اللہ، مالک، اسحق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت انس بن مالک کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ ابو طلحہؓ (انسؓ کی والدہ کے دوسرے شوہر) نے ام سلیم (انسؓ کی والدہ)

حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيبَ الدَّارِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَتَوَضَّأَ وَبَقِيَ قَوْمٌ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِخْضَبٍ مِنْ حِجَارَةٍ فِيهِ مَاءٌ فَوَضَعَ كَفَّهُ فَصَغَرَ الْمِخْضَبُ أَنْ يَسْطُ فِيهِ كَفَّهُ فَضَمَّ أَصَابِعَهُ فَوَضَعَهَا فِي الْمِخْضَبِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ جَمِيعًا قُلْتُ كَمْ كَانُوا قَالَ ثَمَانُونَ رَجُلًا.

۷۸۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ فَحَشَّ النَّاسُ نَحْوَهُ فَقَالَ مَا لَكُمْ قَالُوا لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ تَوَضَّأَ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْكَ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الرِّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْثُرُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُبُونِ فَشَرَبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قُلْتُ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةً أَلْفٍ لَكَفَّانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً.

۷۸۸۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَالْحُدَيْبِيَّةُ بئرٌ فَتَزَحْنَا هَا حَتَّى لَمْ نَتْرَكَ فِيهَا قَطْرَةً فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَفِيرِ الْبئرِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَمَجَّ فِي الْبئرِ فَمَكَّنَّا غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ اسْتَقَيْنَا حَتَّى رَوَيْنَا وَرَوَيْتُ أَوْ صَدَرْتُ رَكَائِنَا.

۷۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سَلِيمٍ

۷۹۰۔ محمد، احمد، اسرائیل، منصور، ابراہیم، علقمہ حضرت عبد اللہ (بن

٧٩٠۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا

(مسعود) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم لوگ (یعنی صحابہ) آیات قرآن یا معجزات نبوی کو باعث برکت قرار دیتے تھے، اور تم لوگ باعث خوف (یعنی کافروں کے ڈرانے کا سبب) سمجھتے ہو۔ (ایک مرتبہ) ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے۔ کہ پانی کم ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ کہیں سے تھوڑا سا بچا ہو پانی لاؤ، چنانچہ صحابہ ایک برتن جس میں تھوڑا سا بچا ہو پانی تھا لائے۔ آپ ﷺ نے اس برتن میں اپنا ہاتھ ڈالا اور فرمایا! پاک کرنے والے بابرکت پانی کی طرف آؤ۔ اور برکت اللہ کی طرف سے ہے۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کی انگلیوں سے پانی ابل رہا ہے اور ہم کھانے کی تسبیح بھی (بطور معجزہ کبھی کبھی) سنا کرتے تھے جو کھایا جاتا تھا۔

۷۹۱۔ ابو نعیم، زکریا، عامر، حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میرے والد کا انتقال ہوا اور ان پر کچھ قرض تھا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میرے والد نے اپنے اوپر کچھ قرض چھوڑا ہے۔ اور میرے پاس بجز اس کے جو ان کے کھجور کے درختوں سے پیدا ہو کچھ نہیں ہے۔ اور اس کی پیداوار کئی سال سال تک ان کے قرضہ کی ادائیگی کے لئے کافی نہ ہو گی لہذا آپ ﷺ میرے ساتھ چلے تاکہ قرض خواہ مجھ پر سختی نہ کریں۔ چنانچہ حضور تشریف لے گئے اور ان کھجور کے ڈھیروں میں سے ایک کے گرد گھومے اور دعا کی، پھر دوسرے ڈھیر پر (ایسا ہی کیا) اس کے بعد ایک ڈھیر پر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ چھوہارے نکالو، چنانچہ آپ ﷺ نے ان کا قرض پورا کر دیا اور جتنا ان کو دیا اتنے چھوہارے بچ بھی رہے۔

۷۹۲۔ موسیٰ، معتمر، ابو عثمان، حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ اصحاب صفہ مفلس اور فقیر لوگ تھے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ سے) فرمایا جس شخص کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو تو وہ ایک تیسرا آدمی (ان میں سے) لے جائے۔ اور جس کے پاس چار آدمیوں کا کھانا ہو تو وہ پانچویں اور اس سے زیادہ ہو تو چھٹے کو لے جائے۔ چنانچہ حضرت ابو بکرؓ تین آدمیوں کو لائے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دس آدمیوں کو

أَحْمَدُ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَآئِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ الْأَيَّاتِ بَرَكَةً وَانْتُمْ تَعُدُّونَهَا تَخَوُّفًا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقُلَّ الْمَاءُ فَقَالَ اطْلُبُوا فَضْلَةً مِنْ مَاءٍ فَجَاءُوا بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ قَلِيلٌ فَادْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الطَّهْوَرِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللَّهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ مِ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ .

۷۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا قَالَ حَدَّثَنِي عَامِرٌ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَاهُ تُوْقَى وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أَبِي تَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا وَلَيْسَ عِنْدِي إِلَّا مَا يَخْرُجُ نَحْلُهُ وَلَا يَبْلُغُ مَا يَخْرُجُ سِنِينَ مَا عَلَيْهِ فَأَنْطَلَقَ مَعِيَ لِكَيْ لَا يَفْجَحَ عَلَيَّ الْغُرْمَاءُ فَمَشَى حَوْلَ بَيْدَرٍ مِنْ بَيْدَرِ التَّمْرِ فَدَعَا ثُمَّ اخْرَجْتُمْ جَلَسَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَنْزِعُوهُ فَأَوْفَاهُمْ الَّذِي لَهُمْ وَبَقِيَ مِثْلَ مَا أَعْطَاهُمْ .

۷۹۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَصْحَابَ الصُّفَةِ كَانُوا أَنَاسًا فَقَرَاءَ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَّةً مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ أَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ أَوْ سَادِسٍ

لے گئے حضرت ابو بکرؓ کے گھر میں تین آدمی تھے میرے والد اور میری والدہ اور ایک خادم جو ہمارا اور ابو بکرؓ کا مشترک تھا (اس رات کو) ابو بکرؓ نے شب کا کھانا بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کھایا، پھر وہیں توقف کیا اور عشاء کی نماز بھی وہیں پڑھی۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے پاس ٹھہرے رہے، اس کے بعد بہت رات گئے گھر لوٹے تو ان سے ان کی بیوی نے کہا۔ آپ کو اپنے مہمانوں کا خیال نہ آیا۔ ابو بکرؓ نے کہا کیا تم نے انہیں کھانا نہیں کھلایا ہے؟ ان کی بیوی نے کہا انہوں نے اس وقت تک کھانا کھانے سے انکار کیا، جب تک تم نہ آ جاؤ۔ لوگوں نے ان کے سامنے کھانا پیش کیا، مگر انہوں نے نہ مانا (عبدالرحمن کہتے ہیں) میں تو مارے خوف کے چھپ رہا، ابو بکرؓ نے کہا ارے غنتر (یہ ایک سخت کلمہ ہے جو ڈانٹ ڈپٹ کے وقت بولا جاتا ہے) پھر انہوں نے مجھے بہت سخت کہا اور کہا تم لوگ کھاؤ میں اس کھانے کو ہرگز نہ کھاؤں گا عبدالرحمن کہتے ہیں خدا کی قسم ہم جو لقمہ اس کے نیچے سے اٹھاتے اس سے زیادہ بڑھ جاتا ہے (یعنی جس جگہ سے کھانا اٹھاتے تھے وہ خالی ہونے کی بجائے کھانے سے بھر جاتی اور کھانے میں زیادتی ہو جاتی تھی یہاں تک کہ سب لوگ شکم سیر ہو گئے اور وہ کھانا اس سے بھی تین گنا زیادہ ہو گیا۔ ابو بکرؓ نے اپنی بیوی سے کہا اے بنی فراس کی بہن! یہ کھانا تو پہلے سے بھی زیادہ ہے۔ انہوں نے کہا اپنی ٹھنڈی آنکھ کی قسم ہے۔ بے شک وہ کھانا تو پہلے سے تین گنا زیادہ ہے۔ پھر ابو بکرؓ نے اس میں سے کھانا تو پہلے سے کہا وہ قسم شیطان کی وجہ سے تھی اس کے بعد اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے صبح تک وہ کھانا حضرت کے ہاں رہا ہمارے اور کچھ لوگوں کے درمیان معاہدہ تھا جب مدت معاہدہ گزر گئی تو ہم نے بارہ آدمی حکم اور جج بنائے ان میں ہر شخص کے ساتھ کچھ لوگ تھے خدا معلوم ہر شخص کے ہمراہ کتنے آدمی تھے۔ بہر حال پانچوں کے ساتھ ان لوگوں کو بھیجا گیا عبدالرحمن کہتے ہیں کہ اسی کھانے میں سے سب لوگوں نے کھایا۔

۷۹۳۔ مسدد، عبدالعزیز، انس، یونس، ثابت، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں (ایک) مرتبہ قحط پڑا۔ ان ہی ایام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ

أَوْكَمَا قَالَ وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلَاثَةِ وَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرَةِ وَأَبُو بَكْرٍ وَثَلَاثَةٌ قَالَ فَهُوَ أَنَا وَأَبِي وَأُمِّي وَلَا أَدْرِي هَلْ قَالَ إِمْرَأَتِي وَخَادِمِي بَيْنَ بَيْنِنَا وَبَيْنَ بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ تَعَشَّى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتَّى تَعَشَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ مَا حَبَسَكَ عَنْ أَضْيَافِكَ أَوْ ضَيْفِكَ قَالَ أَوْ عَشِيَّتُهُمْ قَالَتْ أَبُوتَا حَتَّى تَجِيءَ قَدْ عَرَضُوا عَلَيْهِمْ فَعَلَبُواهُمْ فَذَهَبْتُ فَأَخْتَبَيْتُ فَقَالَ يَا غَنُتْرُ فَجَدِّعْ وَسَبِّ وَقَالَ كُلُوا وَقَالَ لَا أَطْمَعُهُ أَبَدًا قَالَ وَيَأْمُ اللَّهُ مَا كُنَّا نَأْخُذُ مِنَ اللَّقْمَةِ إِلَّا رَبًّا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرَ مِنْهَا حَتَّى شَبِعُوا وَصَارَتْ أَكْثَرُ مِمَّا كَانَتْ قَبْلُ فَنَظَرَ أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا شَيْءٌ أَوْ أَكْثَرَ قَالَ لِامْرَأَةٍ يَا أُخْتُ بَنِي فِرَاسٍ قَالَتْ لَا وَقُرَّةَ عَيْنِي لَهِيَ الْآنَ أَكْثَرُ مِمَّا قَبْلَ بِثَلَاثِ مَرَّاتٍ فَآكَلَتْ مِنْهَا أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ إِنَّمَا كَانَ الشَّيْطَانُ يَعْنِي يَمِينَهُ ثُمَّ أَكَلَ مِنْهَا لَقْمَةً ثُمَّ حَمَلَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاصْصَبَحَتْ عِنْدَهُ وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَمَضَى الْأَجَلَ فَتَفَرَّقْنَا إِنَّا عَشْرَ رَجُلًا مِنْ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أَنَسُ اللَّهُ أَعْلَمُكُمْ كَمَّ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ غَيْرِ أَنَّهُ بَعَثَ مَعَهُمْ قَالَ أَكَلُوا مِنْهَا أَجْمَعُونَ أَوْ كَمَا قَالَ.

۷۹۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ وَعَنْ يُونُسَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَصَابَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ

کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے، کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ گھوڑے مر گئے بکریاں ہلاک ہو گئیں۔ خدا تعالیٰ سے ہمارے لئے دعا فرمائیے کہ وہ آب رحمت برسائے۔ آپ ﷺ نے دعا کے لئے دونوں ہاتھ اٹھادیئے اور دعا کی۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں اس وقت آسمان شیشے کی طرح بالکل صاف تھا اس پر ابر کا ایک ٹکڑا بھی نہ تھا۔ ایک ہوا چلی بادل آئے اور آسمان نے اپنا منہ کھول دیا اتنی بارش ہوئی کہ ہم پانی میں اپنے گھر پہنچے اور دوسرے جمعہ تک برابر بارش ہوتی رہی دوسرے جمعہ اسی شخص نے کھڑے ہو کر کہا یا رسول اللہ ﷺ مکانات گر پڑے آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ پانی کو روک دے۔ تو آپ ﷺ مسکرائے اس کے بعد فرمایا ہمارے اس پاس برس ہمارے اوپر نہ برس۔ بس میں نے ابر کی طرف دیکھا کہ وہ مدینہ کے آس پاس ہٹ گیا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا وہ بادلوں کے درمیان تاج کی طرح نظر آ رہا ہے۔

۷۹۴۔ محمد بن ثنی، یحییٰ بن کثیر، ابو عسان، ابو حفص، عمر بن العلاء، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کی لکڑی سے ٹیک لگا کے خطبہ پڑھا کرتے تھے۔ جب منبر بنایا گیا تو آپ ﷺ منبر پر تشریف لے گئے تو یہ ستون زار قطار رونے لگا۔ آپ ﷺ اس کے پاس آئے اور اپنا دست مبارک اس پر پھیرا۔ عبد الحمید، عثمان بن عمر، معاذ بن العلاء نافع سے اسی طرح روایت کرتے ہیں (نیز) ابو عاصم ابن ابی رواد، نافع، ابن عمر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

۷۹۵۔ ابو نعیم، عبد الواحد بن ایمن، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ پڑھتے وقت ایک کھجور کے درخت کے تناسے کمر لگا لیتے تھے، تو ایک انصاری عورت یا کسی مرد نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ ﷺ کے لئے منبر کیوں نہ بنادیں فرمایا اگر چاہو (تو بنادو) چنانچہ ان لوگوں نے آپ کے لئے منبر بنادیا جب جمعہ کا دن ہوا تو آپ

فَحَطَّ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِينَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ جُمُعَةٍ إِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَتِ الْكُرَاعُ هَلَكَتِ الشَّاءُ فَادْعُ اللَّهَ يَسْقِينَا فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا قَالَ أَنَسٌ وَأَنَّ السَّمَاءَ لَمِثْلَ الزُّجَاجَةِ فَهَاجَتْ رِيحٌ أَنْشَأَتْ سَحَابًا ثُمَّ اجْتَمَعَ ثُمَّ أَرْسَلَتِ السَّمَاءُ غَرَالِيهَا فَخَرَجْنَا نَحْوُضِ الْمَاءِ حَتَّى آتَيْنَا مَنَازِلَنَا فَلَمْ نَزَلْ نُمِطِرْ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى فَقَامَ إِلَيْهِ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْغِيْرَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَهْدَمَتِ الْبُيُوتُ فَادْعُ اللَّهَ يَحْبِسُهُ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَتَنْظَرْتُ إِلَى السَّحَابِ تَصَدَّعَ حَوْلَ الْمَدِينَةِ كَأَنَّهُ إِكْلِيلٌ .

۷۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ أَبُو عَسَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ وَاسْمُهُ عُمَرُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخُو أَبِي عُمَرَ وَبْنِ الْعَلَاءِ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِلَى جَذْعٍ فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمَنْبَرَ تَحَوَّلَ إِلَيْهِ فَحَنَّ الْجَذْعُ فَاتَّاهُ فَمَسَحَ يَدَهُ عَلَيْهِ وَقَالَ عَبْدُ الْحَمِيدِ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا مَعَاذُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا وَرَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۷۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ أَيْمَنَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَى شَجَرَةٍ أَوْ نَخْلَةٍ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَوْ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَجْعَلُ لَكَ مَنْبَرًا قَالَ

إِنْ شِئْتُمْ فَجَعَلُوا لَهُ مِنْبَرًا فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ دَفَعَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَصَاحَتْ النَّحْلَةُ صِيَاحَ الصَّبِيِّ ثُمَّ نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَمَّهَا إِلَيْهِ تَيْنُ تَيْنُ أَيْنِ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسْكُنُ قَالَ كَانَتْ تَبْكِي عَلَى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ عِنْدَهَا.

۷۹۶- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَفْصُ بْنُ عُيَيْدٍ اللَّهُ بْنُ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ كَانَ الْمَسْجِدُ مَسْفُوفًا عَلَى جُدُوعٍ مِّنْ نَّحْلِ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ يَقُومُ إِلَى جِدْعٍ مِنْهَا فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ وَكَانَ عَلَيْهِ فَسَمِعْنَا لِذَلِكَ لِجِدْعٍ صَوْتًا كَصَوْتِ الْعِشَارِ حَتَّى جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَسَكَتَتْ.

۷۹۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ حَذِيفَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ فَقَالَ حَذِيفَةُ أَنَا أَحْفَظُ كَمَا قَالَ قَالَ هَاتِ إِنَّكَ لَجَرِيٌّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَجَارِهِ تُكْفِرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ لَيْسَتْ هَذِهِ وَلَكِنَّ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا أَلَّا يَبْنِيَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُّغْلَقًا

ﷺ منبر پر تشریف لے گئے کھجور کی لکڑی کا وہ ٹکڑا بچوں کی طرح رونے اور چلانے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر سے اتر کر اس لکڑی کو (سینہ سے) لگا لیا وہ ایسی آواز سے رونے لگا جس طرح وہ بچہ رونے جو چپ کرایا جاتا ہے حضرت جابرؓ کہتے ہیں وہ اس ذکر کی یاد میں رونے لگا جو اس کے پاس ہوا کرتا تھا۔

۷۹۶- اسماعیل، سلیمان، یحییٰ، حفص، حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت جابرؓ بن عبد اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ (ابتداء میں) مسجد (نبوی) کھجور کی شاخوں سے بنی ہوئی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ پڑھتے تو کھجور کے ایک ستون سے سہارا لگالیتے تھے۔ جب آپ ﷺ کے لئے منبر بنایا گیا تو آپ ﷺ اس پر جلوہ افروز ہوئے۔ اس کی وجہ سے ہم نے اس کھجور کے ستون سے ایک آواز سنی مثل اونٹنی کی آواز کے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ نے دست مبارک اس پر رکھا تو وہ چپ ہوا۔

۷۹۷- محمد، ابن ابی عدی، شعبہ، سلیمان سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابو داؤد کو حدیفہ سے بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضرت عمرؓ نے ایک دن کہا کہ فتنہ کے بارہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول تم سب میں کس کو زیادہ یاد ہے۔ حدیفہؓ نے کہا مجھے اسی طرح یاد ہے جس طرح رسول اللہ نے فرمایا تھا۔ حضرت عمرؓ نے کہا بیان کرو۔ بے شک تم بڑے جری ہو۔ حضرت حدیفہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کا فتنہ اس کے اہل خانہ اور مال، اور اس کے پڑوسی میں ہے جو نماز صدقہ خیرات اور اچھے کام کرنے اور بری بات کے منع کرنے سے رفع ہو جاتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا میں یہ نہیں پوچھتا بلکہ وہ فتنہ جو دریا کی طرح موجیں مارے گا حدیفہؓ نے کہا کہ امیر المؤمنین! آپ کو اس فتنہ کا کچھ خوف نہیں بے شک آپ کے اور فتنہ کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا دروازہ کھولا جائے گا یا توڑا جائے گا حدیفہؓ نے کہا جی ہاں! توڑا جائے

گا۔ (۱) حضرت عمرؓ نے کہا پھر وہ اس قابل ہو گا کہ کبھی بند نہ کیا جائے۔ ہم لوگوں نے (حذیفہؓ سے) پوچھا کیا حضرت عمرؓ اس دروازہ کو جانتے تھے؟ انہوں نے کہا ہاں! وہ اسی طرح جانتے تھے جس طرح تم کل کے بعد رات کا یقین رکھتے ہو۔ میں نے ان سے ایک ایسی حدیث بیان کی تھی جس میں شک نہ تھا پھر ہمیں ان سے زیادہ پوچھتے ہوئے خوف معلوم ہوا! اور ہم نے مسروق سے کہا انہوں نے دریافت کیا وہ دروازہ کون تھا حذیفہؓ نے کہا وہ حضرت عمرؓ کی ذات تھی۔

۷۹۸۔ ابو الیمان، شعب، ابو زناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہؓ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی، جب تک تم ایسی قوم سے جنگ نہ کرو جن کی جوتیاں بال کی ہوں گی اور جب تک تم ترکوں سے قتال نہ کرو گے۔ جن کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی، چہرے سرخ ہوں گے ناکیں چھٹی ہوں گی گویا ان کے چہرے پٹی ہوئی ڈھالیں ہیں اور تم ان میں سے اچھے اشخاص کو بھی پاؤ گے کہ وہ سب سے زیادہ اس خلافت سے نفرت کرنے والا ہو گا یہاں تک کہ اس کو مجبور کیا جائے گا لوگوں کی مثال معدن اور کان کی طرح ہے ان میں جو لوگ زمانہ جاہلیت میں اچھے تھے، وہی اسلام میں بھی اچھے ہیں اور تم میں سے کسی پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ اس کو میرا دیکھنا اس کے گھر والوں اور مال سے زیادہ پسند و مرغوب ہوگا۔

۷۹۹۔ یحییٰ، عبد الرزاق، معمر، ہمام، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں قیامت نہ آئے گی جب تک خوز اور کرمان سے تم جنگ نہ کر لو گے، یہ عجیبی ہیں ان کے چہرے سرخ، ناکیں چھٹی اور آنکھیں چھوٹی ہوں گی گویا ان کے چہرے پٹی ہوئی ڈھالیں ہیں اور ان کے جوتے بالوں کے ہوں گے، یحییٰ کے علاوہ دوسروں نے عبد الرزاق سے اس کی متابعت میں روایت کی ہے۔

۸۰۰۔ علی بن عبد اللہ، سفیان، اسمعیل قیس سے روایت ہے انہوں

قَالَ يُفْتَحُ الْبَابُ أَوْ يُكْسَرُ؟ قَالَ لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ ذَاكَ أَحْرَى أَنْ لَا يُغْلَقَ قُلْنَا عَلِمَ الْبَابُ قَالَ نَعَمْ كَمَا أَنَّ دُونَ عِدِّ اللَّيْلَةِ أَنْتَى حَدَّثْتَهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَعْلَاطِ فَهَبْنَا أَنْ نُسْأَلَهُ وَأَمَرْنَا مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ مِنَ الْبَابِ قَالَ عُمَرُ.

۷۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْتُلُوا السَّاعَةَ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نَعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَحَتَّى تُقَاتِلُوا التُّرُكَ صِغَارَ الْأَعْيُنِ حُمْرَ الْوُجُوهِ ذُلْفُ الْأَنْوَفِ كَأَنَّ وَجُوهُهُمْ الْمَحَاثُ الْمُطْرَقَةُ وَتَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّهُمْ كَرَاهِيَةً لِهَذَا الْأَمْرِ حَتَّى يَقَعَ فِيهِ وَالنَّاسُ مَعَادٍ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ وَلَيَاتَيْنِ عَلَى أَحَدِكُمْ زَمَانٌ لَأَنْ يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَهُ مِثْلُ أَهْلِهِ وَمَا لِي بِهِ.

۷۹۹۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْتُلُوا السَّاعَةَ حَتَّى تُقَاتِلُوا خُوزًا وَكَرْمَانَ مِنَ الْأَعَاجِمِ حُمْرَ الْوُجُوهِ فَطَسَ الْأَنْوَفِ صِغَارَ الْأَعْيُنِ وَجُوهُهُمْ الْمَحَاثُ الْمُطْرَقَةُ نَعَالُهُمُ الشَّعْرُ تَابَعَهُ غَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ.

۸۰۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

(۱) دروازے سے مراد خود حضرت عمرؓ کی ذات ہے کہ جب تک وہ موجود ہیں، امت فتنوں (یعنی باہمی اختلافات) سے محفوظ ہے۔ دروازہ کھولا جائے تو دوبارہ بند کیا جاسکتا ہے، توڑ دیا جائے تو دوبارہ بند نہیں کیا جاسکتا، اس سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ فتنوں کا جو سلسلہ شروع ہو گا پھر وہ منقطع نہیں ہوگا۔

نے کہا ہم (ایک مرتبہ) حضرت ابو ہریرہؓ کے پاس آئے تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں تین سال صرف کئے، اپنی تمام عمر میں حدیث یاد کرنے کا مجھے اس قدر شوق نہ تھا، جس قدر ان تین سال میں اشتیاق بڑھ گیا۔ میں نے آپ ﷺ کو اپنے ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے یہ سنا کہ قیامت سے پہلے تم ایک ایسی قوم سے جنگ کرو گے، جس کی جو تیاں بالدار ہوں گی اور وہی اہل عجم ہیں۔

۸۰۱۔ سلیمان بن حرب، حریر بن حازم، حسن، حضرت عمر بن تغلب سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے قیامت سے پہلے تم ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کی جو تیاں بال دار ہوں گی اور ایسی قوم سے بھی لڑو گے جن کے چہرے گویا تہ تہ (چمڑے کی) ڈھالیں ہیں۔

۸۰۲۔ حکم، شعب، زہری، سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا حضرت عبد اللہ بن عمر کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ یہودی تم سے جنگ کریں گے۔ پھر تم ان پر غالب آ جاؤ گے، یہاں تک کہ (یہودی پتھر کے پیچھے چھپتا پھرے گا) پتھر تم سے کہیں گے کہ اے مسلمان! ادھر آمیرے پیچھے یہ یہودی (چھپا بیٹھا) ہے اس کو موت کے گھاٹ اتار دے۔

۸۰۳۔ قتیبہ، سفیان، عمرو، جابر، حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ جہاد کریں گے تو ان سے دریافت کیا جائے گا کیا تم میں کوئی ایسا شخص موجود ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی ہو؟ وہ کہیں گے ہاں تو ان کو فتح دی جائے گی پھر وہ جہاد کریں گے تو ان سے پوچھا جائے گا کیا تم میں کوئی ایسا شخص موجود ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی کی صحبت سے فیض یاب ہوا ہے؟ وہ کہیں گے ہاں موجود ہیں۔ تو ان کو بھی فتح دے دی جائے گی۔

۸۰۴۔ محمد بن حکم، نصر، سعد، محل، حضرت عدی بن حاتم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ ایک شخص نے آکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فاقہ

قَالَ قَالَ إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنِي قَيْسٌ قَالَ أَتَيْنَا أَبَاهُ رِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ سِنِينَ لَمْ أَكُنْ فِي سِتِّي أَحْرَصَ عَلَى أَنْ آتِيَ الْحَدِيثَ مِنْهُ فَبِهِنَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ وَقَالَ هَكَذَا بِيَدِهِ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تُقَاتِلُونَ قَوْمًا يَعَالَهُمُ الشَّعْرُ وَهُوَ هَذَا الْبَارِزُ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً وَهُمْ أَهْلُ الْبَارِزِ.

۸۰۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَازِمٍ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ تَغْلِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تُقَاتِلُونَ قَوْمًا يَنْتَعِلُونَ الشَّعْرَ وَتُقَاتِلُونَ قَوْمًا كَأَنَّ وَجُوهَهُمُ الْمَحَاذُ الْمُطْرَقَةُ.

۸۰۲۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تُقَاتِلُكُمُ الْيَهُودُ فَتَسْلُطُونَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ يَقُولُ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَأَيْتُ فَاقْتُلْهُ.

۸۰۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُونَ فَيَقَالُ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ الرَّسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ عَلَيْهِ ثُمَّ يَغْزُونَ فَيَقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ.

۸۰۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا سَعْدُ الطَّائِي أَخْبَرَنَا مُجْلُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ

کی شکایت کی، دوسرے نے آپ کے پاس آکر ڈاکہ زنی کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا عدی کیا تم نے حیرہ دیکھا ہے۔ میں نے عرض کیا میں نے وہ جگہ نہیں دیکھی لیکن اس کا محل وقوع مجھے معلوم ہے۔ فرمایا اگر تمہاری زندگی زیادہ ہوئی تو یقیناً تم دیکھ لو گے کہ ایک بڑھیا عورت حیرہ سے چل کر کعبہ کا طواف کرے گی۔ خدا کے علاوہ اس کو کسی کا خوف نہ ہو گا میں نے اپنے جی میں کہا (قبیلہ) طے کے ڈاکو کدھر جائیں گے۔ جنہوں نے تمام شہروں میں آگ لگا رکھی ہے آپ نے فرمایا تمہاری زندگی زیادہ ہوئی تو یقیناً تم کسری کے خزانوں کو فتح کرو گے۔ میں نے دریافت کیا کسری بن ہرمز آپ ﷺ نے فرمایا ہاں (کسری بن ہرمز) اور اگر تمہاری زندگی زیادہ ہوئی تو یقیناً تم دیکھ لو گے کہ ایک شخص مٹھی بھر سونا یا چاندی لے کر نکلے گا اور ایسے آدمی کو تلاش کرے گا، جو اسے لے لے، لیکن اس کو کوئی نہ ملے گا جو یہ رقم لے لے۔ یقیناً تم میں سے ہر شخص قیامت میں اللہ سے ملے گا (اس وقت) اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہو گا۔ جو اس کی گفتگو کا ترجمہ کرے۔ خدا تعالیٰ اس سے فرمائے گا کیا میں نے تیرے پاس رسول نہ بھیجا تھا جو تجھے تبلیغ کرتا؟ وہ عرض کرے گا ہاں پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں نے تجھ کو مال و زر اور فرزند سے نہیں نوازا تھا؟ وہ عرض کرے گا ہاں! پھر وہ اپنی داہنی جانب دیکھے گا دوزخ کے سوا کچھ نہ دیکھے گا۔ حضرت عدی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آگ سے بچو اگرچہ چھوڑے کا ایک ٹکڑا ہی سہی یہ بھی نہ ہو سکے تو کوئی عمدہ بات کہہ کر ہی سہی۔ عدی کہتے ہیں میں نے بڑھیا کو دیکھ لیا کہ حیرہ سے سفر شروع کرتی ہے اور کعبہ کا طواف کرتی ہے اور اللہ کے سوا اس کو کسی کا ڈر نہیں تھا اور میں ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے کسری بن ہرمز کے خزانے فتح کئے تھے، اگر تم لوگوں کی زندگی زیادہ ہوئی تو جو کچھ آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایک شخص مٹھی بھر سونا لے کر نکلے تو تم یہ بھی دیکھ لو گے۔

عبداللہ، ابو عاصم، سعدان بن بشیر، ابو مجاہد، محل بن خلیفہ، حضرت عدی سے کنت عند النبی کے الفاظ بیان کرتے ہیں۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَأْتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا إِلَيْهِ الْفَاقَةَ ثُمَّ آتَاهُ آخَرُ فَشَكَا قَطَعَ السَّبِيلَ فَقَالَ يَاعَدِي هَلْ رَأَيْتَ الْحَيْرَةَ قُلْتُ لَمْ أَرَهَا وَقَدْ أَتَيْتُ عَنْهَا قَالَ فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيْنَ الطَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحَيْرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ قُلْتُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِي فَإِنَّ دُعَارَ طَيِّ الدِّينِ قَدْ سَعَرُوا الْبِلَادَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَفْتَحَنَّ كُنُوزَ كِسْرَى قُلْتُ كِسْرَى بَنُ هُرْمُزَ قَالَ كِسْرَى بَنُ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيْنَ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلَّةً كَفَّهَ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ مِنْهُ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهُ مِنْهُ لَيَلْقَيْنَ اللَّهَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْفَاهُ وَلَيْسَ مِنْهُ وَيَنُورُ تَرْجُمَ لَهُ فَيَقُولَنَّ أَلَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكَ رَسُولًا فَيُفْلِكَ فَقُولُ بَلَى فَيَقُولُ أَلَمْ أُعْطِكَ مَالًا وَأَفْضَلَ عَلَيْكَ فَيَقُولُ بَلَى فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ وَيَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ قَالَ عَدِي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقَّةِ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ شِقَّةَ تَمْرَةٍ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ قَالَ عَدِي فَرَأَيْتُ الطَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحَيْرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ إِلَّا اللَّهَ وَكُنْتُ فِيمَنْ افْتَتَحَ كُنُوزَ كِسْرَى بَنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيَاةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ مِلَّةً كَفَّهَ .

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا سَعْدَانُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُجَاهِدٍ حَدَّثَنَا مُجَلُّ بْنُ خَلِيفَةَ سَمِعْتُ عَدِيًّا كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۸۰۵۔ سعید، لیث، یزید، ابو الخیر، حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن باہر تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد پر اس طرح نماز پڑھی جس طرح میت پر نماز پڑھی جاتی ہے، اس کے بعد منبر پر تشریف لا کر فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہوں اور گواہ ہوں اور خدا کی قسم میں اس وقت حوض کوثر کی طرف دیکھ رہا ہوں اور بے شک مجھ کو تمام رونے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا کی گئی ہیں۔ خدا کی قسم میں اپنے بعد تمہارے مشرک ہو جانے کا خوف نہیں کرتا بلکہ اس بات سے ڈر رہا ہوں کہ تم صرف دنیا میں لگ جاؤ۔

۸۰۶۔ ابو نعیم، ابن عیینہ، زہری، عروہ، حضرت اسامہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک دن) مدینہ کے بلند ٹیلہ پر چڑھ کر (صحابہ کو مخاطب کر کے) فرمایا کیا تم اس چیز کو دیکھتے ہو جس کو میں دیکھ رہا ہوں؟ میں وہ فتنے دیکھ رہا ہوں جو تمہارے گھروں پر اس طرح برس رہے ہیں جس طرح مینہ برستا ہے۔

۸۰۷۔ ابویمان، شعب، زہری، عروہ بن زبیر، زینب، ام حبیبہ حضرت زینب بنت جحش سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک دن) خوف کی حالت میں یہ کہتے ہوئے تشریف لے گئے کہ لا الہ الا اللہ، عرب کی خرابی ہو گئی۔ اس شر سے جو نزدیک آگیا ہے یا جوج ماجوج نے دیوار میں اس قدر سوراخ کر لیا جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں کا حلقہ بنا کر بتایا، حضرت زینبؓ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے؟ حالانکہ ہم میں نیک لوگ بھی موجود ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! جس وقت برائی زیادہ پھیل جائے گی ایک دوسری روایت میں حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیدار ہو کر فرمایا کہ سبحان اللہ کس قدر خزانے نازل کئے گئے ہیں اور کس قدر فتنے لائے گئے ہیں۔

۸۰۵۔ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ شَرَجِيلٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَوَتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي فَرَطُكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ إِنِّي وَاللَّهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْأَنْ وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ بَعْدِي أَنْ تُشْرِكُوا وَلَكِنْ أَخَافُ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا.

۸۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَسَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُطَمٍ مِنَ الْأَطَامِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى إِنِّي أَرَى الْفِتْنَ تَقَعُ جَلَالَ بَيُوتِكُمْ مَوَاقِعَ الْقَطْرِ.

۸۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ حَدَّثَتْهَا عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَرَعَا يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيَلُّ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدَمٍ يَأْجُوجُ وَمَا جُوجُ مِثْلُ هَذَا وَخَلَقَ بِأَصْبَعِهِ وَبِالْيَمِينِ تَلِيهَا فَقَالَتْ زَيْنَبُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبْثُ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ اسْتَيْقِظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ.

۸۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ بْنُ الْمَاجَشُونِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

۸۰۸۔ ابو نعیم، عبدالعزیز بن ابی سلمہ، عبدالرحمن بن ابی صعصعہ ان کے والد، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے

ہیں انہوں نے فرمایا میں تم کو دیکھتا ہوں کہ تم بکریوں کو پسند کرتے ہو اور ان کو پالتے ہو تم ان کی ہر طرح نگہداشت کرو، ان کی بیماری کا خیال رکھو۔ اس لئے کہ میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا، جس میں مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہوں گی کہ ان کو لے کر پہاڑ کے دروں میں پانی برسنے کی جگہوں میں چلا جائے گا اور فتنوں سے بھاگ کر اپنے دین کو بچالے گا۔

۸۰۹۔ عبد العزیز الاویسی، ابراہیم، صالح بن کیسان، ابن شہاب، ابن المسیب، ابی سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب فتنوں کا ظہور ہوگا، ان فتنوں کے زمانہ میں بیٹھنے والا بہتر ہوگا چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے، جو شخص ان فتنوں کی طرف جھانکے گا فتنہ اس کو اپنی طرف کھینچ لے گا (اس زمانہ میں) اگر کوئی پناہ کی جگہ پائے تو وہاں جا کر پناہ حاصل کر لے ابن شہاب، ابو بکر بن عبد الرحمن بن الحارث، عبد الرحمن بن مطیع بن الاسود، نوفل بن معاویہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت میں اتنے الفاظ زیادہ ہیں نمازوں میں سے ایک نماز ایسی ہے (۱) کہ جس شخص سے وہ فوت ہو جائے تو گویا اس کا گھریار اور مال و متاع اس سے چھین لیا گیا۔

۸۱۰۔ محمد بن کثیر، سفیان، اعمش، زید بن وہب، حضرت ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی اور چند باتیں ایسی ہوں گی جن کو تم برا سمجھو گے، صحابہ نے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس معاملہ میں ہم کو کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا تم پر جو حق ان کا ہو وہ ادا کرو اور اپنا حق اللہ تعالیٰ سے مانگو۔

۸۱۱۔ محمد بن عبد الرحیم، ابو معمر، اسحاق بن ابراہیم، ابواسامہ، شعبہ

أَبِي صَعَصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ نِ الْحُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي أَنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَتَتَّخِذُهَا فَاصْلِحْهَا وَأَصْلِحْ رُعَامَهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ تَكُونُ الْغَنَمُ فِيهِ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ يَتَّبِعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ أَوْ شَعَفَ الْجِبَالِ فِي مَوَاقِعِ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ .

۸۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْأَوْيسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ فِتْنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي وَمَنْ يُشْرِفْ لَهَا تَسْتَشْرِفُهُ وَمَنْ وَجَدَ مَلَحَاءَ أَوْ مَعَادًا فَلْيَعُدْ بِهِ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُطِيعِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا إِلَّا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ يَزِيدُ مِنَ الصَّلَاةِ صَلَاةً مِّنْ فَاتَتْهُ فَكَانَتْهَا وَتَرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ .

۸۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَكُونُ أُمَّةٌ وَأُمُورٌ تُنَكِّرُونَهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ تَوَدُّونَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ تَسْأَلُونَ اللَّهَ الَّذِي لَكُمْ .

۸۱۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا

ابو تیاح، ابو زرعہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ قبیلہ قریش عام لوگوں کو ہلاک کر دے گا صحابہ کرام نے عرض کیا پھر آپ ﷺ ہم کو کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کاش لوگ ان سے علیحدہ رہتے۔ محمود نے کہا کہ بذریعہ ابو داؤد، شعبہ، ابو تیاح، ابو زرعہ سے میں نے سنا۔

احمد بن محمد المکی، عمرو بن یحییٰ بن سعید الاموی، ان کے دادا نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ میں نے صادق و مصدوق حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت کی ہلاکت قریش کے چند نوجوانوں کے ہاتھ ہے مروان نے کہا چند نوجوانوں کے ہاتھ میں، حضرت ابو ہریرہ نے کہا اگر تو چاہے تو میں ان کے نام بھی تجھ کو بتلا دوں۔

۸۱۲۔ یحییٰ، ولید، ابن جابر، بسر، ابو ادریس سے بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے حذیفہ بن یمان کو یہ کہتے ہوئے سنا لوگ (اکثر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کی بابت دریافت کرتے رہتے تھے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شر اور فتنوں کی بابت پوچھا کرتا تھا اس خیال سے کہ کہیں میں کسی شر و فتنہ میں مبتلا نہ ہو جاؤں۔ ایک روز میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم جاہلیت میں گرفتار اور شر میں مبتلا تھے پھر خداوند تعالیٰ نے ہم کو اس بھلائی (یعنی اسلام) سے سرفراز کیا، کیا اس بھلائی کے بعد بھی کوئی برائی پیش آنے والی ہے؟ فرمایا ہاں! میں نے عرض کیا اس بدی و برائی کے بعد بھی بھلائی ہوگی؟ فرمایا ہاں! لیکن اس میں کدورتیں ہوں گی۔ میں نے عرض کیا وہ کدورت کیا ہوگی؟ فرمایا کدورت سے مراد وہ لوگ ہیں جو میرے طریقہ کے خلاف طریقہ اختیار کر کے اور لوگوں کو میری راہ کے خلاف راہ بتائیں گے، تو ان میں دین بھی دیکھے گا اور دین کے خلاف امور بھی ہیں۔ عرض کیا، کیا اس بھلائی کے بعد بھی برائی ہوگی؟ فرمایا ہاں! کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو دوزخ کے دروازوں پر کھڑے ہو کر لوگوں کو بلائیں گے جو ان کی بات مان لیں گے وہ ان کو دوزخ

أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ جَدُّنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْلِكُ النَّاسَ هَذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ لَوْ أَنَّ النَّاسَ اعْتَرَلُوهُمْ وَقَالَ مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ . حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَ الْمَكِّي حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ مَرْوَانَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ فَسَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ يَقُولُ هَلَاكَ أُمْتِي عَلَى يَدَي غِلْمَةٍ مِّن قُرَيْشٍ فَقَالَ مَرْوَانُ غِلْمَةٌ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنْ شِئْتَ أَنْ أَسَمِّيَهُمْ بَنِي فُلَانٍ وَبَنِي فُلَانٍ .

۸۱۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي بَسْرُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ الْحَضَرَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ حَذِيفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولُ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةً أَنْ يُدْرِكَنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ فَجَاءَنَا اللَّهُ بِهَذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ نَعَمْ وَفِيهِ دَخْنٌ قُلْتُ وَمَا دَخْنُهُ قَالَ قَوْمٌ يَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيٍ تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتَنْكَرُ قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ نَعَمْ دُعَاءٌ إِلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صِفْهُمْ لَنَا فَقَالَ هُمْ مِّنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ

میں دھکیل دیں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان کا حال مجھ سے بیان فرمائیے؟ فرمایا وہ ہماری قوم سے ہوں گے اور ہماری زبان میں گفتگو کریں گے۔ میں نے عرض کیا اگر میں وہ زمانہ پاؤں تو آپ ﷺ مجھ کو کیا حکم دیتے ہیں فرمایا مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑو اور ان کے امام کی اطاعت کرو، میں نے عرض کیا کہ اگر اس وقت مسلمانوں کی جماعت نہ ہو اور امام بھی نہ ہو۔ (تو کیا کروں) فرمایا تو ان تمام فرقوں سے علیحدہ ہو جا اگرچہ تجھے کسی درخت کی جڑ میں پناہ لینی پڑے یہاں تک کہ اسی حالت میں تجھ کو موت آجائے۔

۸۱۳۔ حکم بن نافع، شعیب، زہری، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ دو گروہوں میں جنگ ہوگی اور ان دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہوگا۔

۸۱۴۔ عبد اللہ بن محمد، عبد الرزاق، معمر، ہمام، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ دو گروہ آپس میں لڑیں گے، ان کے درمیان جنگ عظیم ہوگی اور ان دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہوگا۔ اور اس وقت تک قیامت نہ ہوگی جب تک تقریباً تیس جھوٹ بولنے والے دجال پیدا نہ ہوں گے، اور وہ سب یہی دعویٰ کریں گے کہ ہم اللہ کے رسول اور پیغمبر ہیں۔

۸۱۵۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، ابو سلمہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ ﷺ کچھ مال تقسیم کر رہے تھے کہ آپ کے پاس ذوالخویصرہ جو قبیلہ بنی تمیم کا ایک شخص تھا حاضر ہوا۔ اس نے کہا یا رسول اللہ! انصاف کیجئے! آپ ﷺ نے فرمایا تیری خرابی ہو اگر میں انصاف نہ کروں گا تو کون ہے جو انصاف کرے گا؟ اگر میں انصاف نہ کروں تو بہت ناکام و نامراد ہوں گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھ کو اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں فرمایا اسکو رہنے دو اس کے چند ساتھی ایسے ہیں جن کی نمازوں کو دیکھ کر تم اپنی نمازوں کو حقیر

أَذْرَكْنِي ذَلِكَ قَالَ تَلَزَمُ جَمَاعَةُ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامُهُمْ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ بِلَاكَ الْفِرَقِ كُلِّهَا وَلَوْ أَنَّ تَعَصَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ .

۸۱۳۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَقْتَتِلَ فِتْنَانِ دَعَاؤُهُمَا وَاحِدَةٌ .

۸۱۴۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَقْتَتِلَ فِتْنَانِ فَيَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ دَعَاؤُهُمَا وَاحِدَةٌ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُبْعَثَ دَجَالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبًا مِنْ ثَلَاثِينَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ .

۸۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْسِمُ قِسْمًا آتَاهُ ذُو الْخَوَيْصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْدِلْ فَقَالَ وَيْلَكَ وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ قَدْ حَبْتُ وَخَسِرْتُ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلْ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذْذَنْ لِي فِيهِ فَأَضْرَبُ عَنْقَهُ فَقَالَ دَعُهُ فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ

سمجھو گے۔ اور ان کے روزوں کے سامنے اپنے روزہ کو کتروہ قرآن کی تلاوت کریں گے مگر وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا یہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح کمان سے تیر نکل جاتا ہے اس کے پکڑنے کی جگہ دیکھی جائے تو اس میں کوئی چیز معلوم نہ ہو گی۔ اس کے پر دیکھے جائیں تو ان میں کوئی چیز معلوم نہ ہو گی۔ اس کے پر اور پکڑنے کی جگہ کے درمیانی مقام کو دیکھا جائے تو اس میں کوئی چیز دکھائی نہ دے گی حالانکہ وہ گندگی اور خون سے ہو کر گزرا ہے ان کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک سیاہ آدمی ہو گا اس کا ایک مونڈھا عورت کے پستان یا پھڑکتے ہوئے گوشت کے لو تھڑے کی طرح ہو گا جب لوگوں میں اختلاف پیدا ہو گا تو یہ ظاہر ہوں گے۔ حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ میں اس امر کی شہادت دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور یہ کہ حضرت علیؓ بن ابی طالب نے ان لوگوں سے جنگ کی ہے۔ میں ان کے ساتھ تھا، انہوں نے حکم دیا وہ شخص تلاش کر کے لایا گیا، میں نے اس میں وہی خصوصیات پائیں جن کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارہ میں بیان فرمایا تھا۔

۸۱۶۔ محمد بن کثیر، سفیان، اعمش، خیمہ، حضرت سدید بن غفلہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث تمہارے سامنے بیان کرتا ہوں تو بے شک یہ بات کہ میں آسمان سے گر پڑوں مجھ کو زیادہ پسند ہے بہ نسبت اس کے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹا بہتان باندھوں اور جب تم سے میں وہ باتیں بیان کروں جو میرے اور تمہارے درمیان ہیں تو بے شک لڑائی ایک فریب ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آخری زمانہ میں کچھ لوگ نو عمر بے وقوف ہوں گے جو تمام مخلوق سے بہترین باتیں کریں گے، وہ لوگ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے کمان سے تیر نکل جاتا ہے ایمان ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا جب تم ان سے ملو تو ان کو قتل کر دینا قیامت کے روز اس شخص کے لئے بڑا اجر ہے جو ان کو قتل کر دے گا۔

۸۱۷۔ محمد بن یحییٰ، اسمعیل، قیس، حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ

أَحَدُكُمْ صَلَوَتُهُ مَعَ صَلَوَتِهِمْ وَصِيَامُهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَقْرَأُ وَنَ الْقُرْآنَ لَا يُحَاوِرُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَةِ يُنْظَرُ إِلَى نَصْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى رِصَافِهِ فَمَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى نَضِيْبِهِ وَهُوَ قِدْحُهُ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى قُدْحِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرْقُ وَالْدَّمُ أَيُّهُمْ رَجُلٌ أَسْوَدُ إِحْدَى عَضْدِيهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدْرُ دُرٌّ وَيَخْرُجُونَ عَلَى جِبِينَ فَرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ فَأَمَرَ بِذَلِكَ الرَّجُلِ فَالْتَمَسَ فَأَتَنِي بِهِ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَيْهِ عَلَى نَعَبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي نَعَتَهُ .

۸۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَحِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّ الْحَرْبَ خُدْعَةٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حَدَثَاءُ الْأَسْنَانِ سُفْهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَةِ لَا يُحَاوِرُ إِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرُهُمْ فَأَيُّنَمَا لَقَيْتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

۸۱۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا

سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت بطور شکایت کے عرض کیا جب کہ آپ اپنی چادر اوڑھے ہوئے کعبہ کے سایہ میں تکیہ لگائے بیٹھے تھے آپ ﷺ ہمارے لئے مدد کیوں نہیں مانتے ہمارے لئے آپ ﷺ خدا تعالیٰ سے دعا کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا تم سے پہلے بعض لوگ ایسے ہوتے تھے کہ ان کے لئے زمین میں گڑھا کھودا جاتا وہ اس میں کھڑے کر دیئے جاتے پھر آ رہ چلایا جاتا اور ان کے سر پر رکھ کر دو ٹکڑے کر دیئے جاتے اور یہ عمل ان کو ان کے دین سے نہ روکتا تھا نیز لوہے کی کنگھیاں ان کے گوشت کے نیچے اور پٹھوں پر کی جاتی تھیں اور یہ بات ان کو ان کے دین سے نہ روکتی تھی خدا کی قسم! یہ دین (اسلام) کامل نہ ہو گا حتیٰ کہ اگر ایک سوار صنعاء سے حضر موت تک چلا جائے گا تو اس کو خدا تعالیٰ کے سوا کسی کا خوف نہ ہو گا اور نہ کوئی شخص اپنی بکریوں پر بھیڑیے کا خوف کرے گا لیکن اس معاملہ میں تم غلط چاہتے ہو۔

۸۱۸۔ علی بن عبد اللہ، ازہر، ابن عون، موسیٰ بن انس، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت بن قیس کو (ایک روز) نہ دیکھ کر فرمایا کہ کوئی شخص ہے جو ثابت کی خبر لائے؟ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس کی خبر لاتا ہوں چنانچہ وہ جو ان مرد ثابت بن قیس کے پاس گیا اور ان کو ان کے گھر میں سرنگوں بیٹھا ہوا پایا۔ اس نے دریافت کیا تمہارا کیا حال ہے؟ ثابت نے کہا برا حال ہے یہ نالائق اپنی آواز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند کرتا تھا۔ اس لئے اس کا نیک عمل برباد ہو گیا اور دوزخی ہو گیا چنانچہ اس شخص نے واپس آ کر حضرت کو خبر دی کہ ثابت نے ایسا کیا کہا ہے۔ موسیٰ بن انس کہتے ہیں پھر وہ شخص دوبارہ ایک بڑی بشارت لے کر ثابت کے پاس آیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ثابت کے پاس جا اور ان سے کہو تم دوزخیوں میں سے نہیں بلکہ جنتی ہو۔

۸۱۹۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، ابو اسحق سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے براء بن عازب کو یہ کہتے ہوئے سنا ایک شخص نے (نماز میں) سورہ کہف پڑھی جس کے گھر میں ایک گھوڑا بندھا تھا وہ بدکنے لگا جب

يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ حَبَّابِ بْنِ الْأَرْتِ قَالَ شَكُونَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بَرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ قُلْنَا لَهُ أَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا أَلَا تَدْعُوا اللَّهَ لَنَا قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيْمَنْ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيهِ فَيُجَاءُ بِالْمِنْشَارِ فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِأَثْنَتَيْنِ وَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ وَيُمَشِّطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ لَحْمِهِ مِنْ عَظْمٍ أَوْ عَصَبٍ وَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ وَاللَّهِ لَيُتِمَّنَّ هَذَا الْأَمْرَ حَتَّى يَسِيرَ الرَّكَّابُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَ مَوْتٍ لَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ أَوِ الدِّثْبَ عَلَى غَنَمِهِ وَلَكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ .

۸۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا آزَهْرُ ابْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنْبَأَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْتَقَدَ ثَابِتَ ابْنِ قَيْسٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا أَعْلَمُ لَكَ عِلْمَهُ فَإِنَّا هُوَ فَوَجَدَهُ حَالِسًا فِي بَيْتِهِ مُنْكَسًا رَأْسَهُ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ فَقَالَ شَرَّكَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَآتَى الرَّجُلُ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ مُوسَى بْنُ أَنَسٍ فَرَجَعَ الْمَرْءَ الْأَيْحَةَ بِبَشَارَةِ عَظِيمَةٍ فَقَالَ أَذْهَبَ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَلَكِنْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ .

۸۱۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَرَأَ رَجُلٌ الْكَهْفَ

اس نے سلام پھیرا تو دیکھا کہ ایک ابر کا ٹکڑا اس پر سایہ لگن ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا اے فلاں! پڑھے جا اس لئے کہ یہ سیکھ کر قرآن پاک کی وجہ سے نازل ہوئی تھی۔

۸۲۰۔ محمد بن یوسف، احمد، زبیر، ابواسلمی، حضرت براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں (ایک دن) حضرت ابو بکر میرے والد کے پاس گھر تشریف لائے اور ان سے ایک کجاوا خرید پھر فرمایا اپنے بیٹے سے کہہ دو کہ وہ اس کو میرے ساتھ لے چلے پھر ان سے میرے والد نے کہا۔ مجھ کو بتلائیے جب آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہجرت کو چلے تھے تو اس وقت آپ دونوں پر کیا گزری حضرت ابو بکرؓ نے بیان کیا کہ (غار سے نکل کر) ہم ساری رات چلے اور دوسرے دن بھی آدھے دن تک سفر کرتے رہے جب دوپہر ہو گئی اور راستہ بالکل سونا ہو گیا اس پر کوئی شخص چلنے والا نہ رہا تو ہم کو ایک بڑا پتھر نظر آیا جس کے نیچے سایہ تھا دھوپ نہ تھی ہم اس کے پاس اتر پڑے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک جگہ اپنے ہاتھوں سے صاف و ہموار کر دی تاکہ آپ ﷺ اس پر سو رہیں۔ پھر اس پر ایک پوستین بچھا کر عرض کیا یا رسول اللہ آپ تھوڑی دیر کے لئے آرام فرمائیے اور میں ڈھونڈ کر ادھر ادھر سے دودھ لاتا ہوں۔ آپ ﷺ سو رہے اور میں دودھ لینے کے لئے ادھر ادھر چلا رہا ناگہاں میں نے ایک چرواہے کو دیکھا جو اپنی بکریاں لیے ہوئے اسی پتھر کی طرف آ رہا تھا وہ بھی اس پتھر سے وہی بات چاہتا تھا جو ہم نے چاہی تھی میں نے اس سے دریافت کیا تو کس کا غلام ہے؟ اس نے مدینہ یا مکہ والوں میں سے کسی شخص کا بتلایا، میں نے پوچھا کیا تیری بکریوں میں دودھ ہے؟ (۱) اس نے کہا ہاں میں نے کہا تو دودھ دودھ ہے گا؟ اس نے کہا ہاں! یہ کہہ کر اس نے ایک بکری کو پکڑ لیا میں نے کہا اس کے تھن سے مٹی و نجاست اور بال صاف کر لیا اسلحق کہتے ہیں میں نے براء کو دیکھا وہ اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مار کر

وَفِي الدَّارِ الدَّابَّةُ فَحَمَلَتْ تَنْفِرًا وَسَلَّمْ فَإِذَا ضَبَابَةٌ أَوْ سَحَابَةٌ عَشِيَّتُهُ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَقْرَأُ فُلَانٌ فَإِنَّهَا السَّكِينَةُ نَزَلَتْ لِلْقُرْآنِ أَوْ نَزَلَتْ لِلْقُرْآنِ .

۸۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَبُو الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى أَبِي فِي مَنْزِلِهِ فَاشْتَرَى مِنْهُ رَجُلًا فَقَالَ لِعَازِبٍ إِبْعَثْ ابْنَكَ يَحْمِلُهُ مَعِيَ قَالَ فَحَمَلْتُهُ مَعَهُ وَخَرَجَ أَبِي يَنْتَقِدُ ثَمَنَهُ فَقَالَ لَهُ أَبِي يَا أَبَا بَكْرٍ حَدِّثْنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِينَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ أَسْرَيْنَا لَيْلِنَا وَمِنَ الْعَدِ حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ وَخَلَا الطَّرِيقُ لَا يَمُرُ فِيهِ أَحَدٌ فَرَفَعْتُ لَنَا صَخْرَةً طَوِيلَةً لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَأْتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ فَفَزَلْنَا عِنْدَهُ وَسَوَّيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانًا بِيَدِي بَنَامَ عَلَيْهِ وَبَسَطْتُ فِيهِ قَرُوءَةً وَقُلْتُ نَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَنَا أَنْفَضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ أَنْفَضُ مَا حَوْلَهُ فَإِذَا أَنَا بِرَاعٍ مُقْبِلٍ بِغَنَمِهِ إِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيدُ مِنْهَا مِثْلَ الَّذِي أَرَدْنَا فَقُلْتُ لِمَنْ أَنْتَ يَا غَلَامُ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ أَوْ مَكَّةَ قُلْتُ أَفِي غَنَمِكَ لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَفَتَحْلَبُ قَالَ نَعَمْ فَأَخَذَ شَاةً فَقُلْتُ أَنْفَضِ الضَّرْعَ مِنَ التُّرَابِ وَالشَّعْرِ وَالْقَدِّ قَالَ قَرَأْتُ الْبَرَاءَ يَضْرِبُ إِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى يَنْفَضُ فَحَلَبَ فِي

(۱) یہاں بہت حضرات نے یہ سوال اٹھایا ہے کہ وہ چرواہا مالک تو نہیں تھا، اور اصل مالک سے اجازت بھی حاصل نہیں تھی تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس چرواہے سے دودھ کیسے مانگ لیا؟ اس کے متعدد جوابات دیئے گئے ہیں (۱) عرفا اجازت ہی تھی کیونکہ عرف میں اس کا عام رواج تھا (۲) اس چرواہے کو مالک کی طرف سے مہمانوں اور مسافروں کے لئے اجازت تھی۔

قَعَبَ كَثْبَةً مِّنْ لَّبَنِ وَمَعِيَ إِدَاوَةٌ حَمَلْتُهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَوِي مِنْهَا يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّأُ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُ فَوَافَقْتُهُ حِينَ اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَاءِ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ ثُمَّ قَالَ أَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيلِ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَارْتَحَلْنَا بَعْدَ مَا رَأَيْتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعْنَا سُرَاقَةَ بْنَ مَالِكٍ فَقُلْتُ أَتَيْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَا تَحْزَنِ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَضَمَتْ بِهِ فَرَسُهُ إِلَى نَظْفِهَا أَرَى فِي جِلْدٍ مِّنَ الْأَرْضِ شَكَّ زُهَيْرٍ فَقَالَ إِنِّي أُرَاكُمْ قَدْ دَعَوْتُمَا عَلِيَّ فَادْعُوهُ لِي قَالَ اللَّهُ لَكُمْ أَلَا أَرُدُّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَحَا فَجَعَلَ لَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا قَالَ كَفَيْتُكُمْ مَا هُنَا فَلَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا رَدَّهُ قَالَ وَوَفَى لَنَا.

جھاڑتے کہ اس طرح اس نے تھن جھاڑ کر صاف کیا اور ایک پیالہ میں دودھ دودھ دیا۔ میرے پاس ایک چھاگل تھی میں اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر اپنے ہمراہ رکھتا تھا، تاکہ آپ ﷺ اس سے پانی پی سکیں اور وضو کر سکیں۔ میں آپ ﷺ کے پاس واپس آیا اور مجھے آپ کو بیدار کرنا اچھا نہ معلوم ہوا لیکن میں نے آپ ﷺ کو اس حال میں پایا کہ آپ بیدار ہو چکے تھے پھر میں نے دودھ میں تھوڑا سا پانی ڈالا حتیٰ کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا اور پھر عرض کیا یا رسول اللہ پی لیجئے آپ نے پی لیا میں بہت خوش ہوا پھر آپ ﷺ نے فرمایا کیا ابھی کوچ کا وقت نہیں آیا؟ میں نے عرض کیا ہاں! وقت آگیا چنانچہ آفتاب ڈھل جانے کے بعد ہم نے کوچ کیا اور سراقہ بن مالک ہمارے پیچھے پیچھے چلا جس کو مکہ کے کافروں نے آپ ﷺ کی تلاش میں بھیجا تھا اور سو اونٹ مقرر کیا تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارا کوئی تعاقب کر رہا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا تم فکر نہ کرو خدا ہمارے ساتھ ہے پھر آپ ﷺ نے سراقہ پر بددعا کی تو اس کا گھوڑا پیٹ تک مع اس کے زمین میں دھنس گیا زمین کے سخت اور پتھریلے ہونے کا زیر نے شک کیا ہے۔ سراقہ نے کہا میں جانتا ہوں کہ تم دونوں نے میرے لئے بددعا کی ہے تم میرے لئے دعا کرو تاکہ میں زمین سے نکل آؤں بخدا میں تمہاری تلاش کرنے والوں کو واپس کر دوں گا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اس کے لئے دعا کی اور اس نے نجات پائی پھر سراقہ جب کسی سے ملتا تو کہتا میں تلاش کر چکا ہوں غرض جس سے ملتا اسکو واپس کر دیتا ابو بکر کہتے ہیں اس نے اپنا وعدہ پورا کیا۔

۸۲۱۔ مَعْلٰی بن اسد، عبدالعزیز بن مختار، خالد، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ (ایک دن) رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کرنے کے لئے ایک اعرابی کے پاس تشریف لے گئے اور جب آپ ﷺ کسی کی عیادت کو جاتے تو فرماتے خدا نے چاہا تو یہ اچھا ہو جائے گا اور اس کے گناہ دھل گئے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اس سے بھی کہا لا باس طہوراً ان شاء اللہ تعالیٰ اگر خدا نے چاہا تو کچھ حرج نہیں۔ گناہ کی معافی کا سبب ہے، اس اعرابی نے کہا آپ ﷺ طہور کہتے ہیں ہر گز طہور نہیں بلکہ یہ تو ایک مارنے والا بخار ہے جو مجھ بوڑھے کو قبر تک پہنچا دے گا تو رسول اللہ صلی اللہ

۸۲۱۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَبْعُوهُ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ يَبْعُوهُ قَالَ لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَالَ لَهُ لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ قُلْتُ طَهُورٌ كَلَّا بَلْ هِيَ حُمَّى تَفُورُ أَوْ تَنُورُ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ تُزِيرُهُ الْقُبُورُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَعَمَّ إِذَا .

۸۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَجُلٌ نَصْرَانِيًّا فَاسْلَمَ وَقَرَأَ الْبَقْرَةَ وَالْإِنشَاءَ فَكَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَادَ نَصْرَانِيًّا فَكَانَ يَقُولُ مَا يَدْرِي مُحَمَّدٌ إِلَّا مَا كَتَبْتُ لَهُ فَأَمَاتَهُ اللَّهُ فَدَفَنُوهُ فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَقَالُوا هَذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ لِمَا هَرَبَ مِنْهُمْ نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا فَالْقَوْهُ فَحَفَرُوهُ فَاعْمَقُوا إِلَى الْأَرْضِ مَا اسْتَطَاعُوا فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَقَالُوا هَذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا لِمَا هَرَبَ مِنْهُمْ فَالْقَوْهُ فَحَفَرُوا لَهُ وَأَعْمَقُوا لَهُ فِي الْأَرْضِ مَا اسْتَطَاعُوا فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَعَلِمُوا أَنَّهُ لَيْسَ مِنْهُمْ النَّاسُ فَالْقَوْهُ .

۸۲۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرٌ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ مِ يَدِهِ لَتَنْفِقَنَّ كُنُوزَهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ .

۸۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَفَعَهُ قَالَ إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَذَكَرَ وَقَالَ لَتَنْفِقَنَّ كُنُوزَهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ .

۸۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جَبْرِ

عليه وسلم نے فرمایا ہاں اب یہی ہوگا۔

۸۲۲۔ ابو معمر، عبدالوارث، عبدالعزیز، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک نصرانی اسلام لایا اور اس نے سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران پڑھی، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کاتب وحی مقرر ہو گیا اس کے بعد پھر وہ نصرانی ہو گیا اور مشرکوں سے جاملا وہ کہا کرتا کہ محمد صرف اتنا ہی جانتے ہیں۔ جتنا میں نے ان کو لکھ دیا ہے پھر اس کو خدا تعالیٰ نے موت دی تو لوگوں نے اس کو دفن کر دیا جب صبح کو دیکھا گیا تو زمین نے اس کی لاش کو باہر پھینک دیا تھا، لوگوں نے کہا یہ محمد اس کے ساتھیوں کا فعل ہے چونکہ ان کے ہاں سے بھاگ آیا تھا اس لئے انہوں نے اس کی قبر کھود لی چنانچہ ان لوگوں نے اس کو دوبارہ حتی الامکان بہت گہراؤ میں دفن کیا۔ دوسری صبح بھی اس کی لاش کو جب زمین نے باہر پھینک دیا تو لوگوں نے کہا یہ محمد اور ان کے اصحاب کا فعل ہے کیونکہ وہ بھاگ آیا تھا پھر انہوں نے جتنا گہرا کھود سکتے تھے کھود کر اس کی لاش کو دفن کر دیا لیکن تیسری صبح بھی جب زمین نے اس کی لاش کو باہر پھینک دیا تب لوگوں نے سمجھا کہ یہ بات آدمیوں کی طرف سے نہیں۔ تب انہوں نے یوں ہی پڑا رہنے دیا۔

۸۲۳۔ یحییٰ، لیث، یونس، ابن شہاب، ابن المسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہو گا اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہو گا۔ نیز آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم عنقریب ان لوگوں کے خزانے اللہ تعالیٰ کی راہ میں صرف کر دو گے۔

۸۲۴۔ قبیسہ، سفیان، عبدالملک، حضرت جابر بن سمرہ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں فرمایا جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہو گا اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہو گا آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ (عنقریب) تم ان دونوں کے خزانے اللہ تعالیٰ کی راہ میں صرف کر دو گے۔

۸۲۵۔ ابوالیمان، شعب، عبداللہ بن ابی حسین، نافع بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مسیلہ کذاب نے آکر عرض کیا کہ اگر محمد ﷺ اپنے بعد مجھے خلافت عطا کر دیں تو میں ان کا تابع ہو جاتا ہوں اور وہ اپنی قوم کے بہت لوگوں کو اپنے ساتھ لایا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف چلے آپ ﷺ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس بھی تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک لکڑی کا ٹکڑا تھا آپ ﷺ مسیلہ کذاب کے پاس معہ اصحاب جا کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا اگر تو مجھ سے بقدر اس لکڑی کے ٹکڑے کے طلب کرے تو میں تجھ کو نہ دوں گا اور خدا تعالیٰ کا جو حکم تیرے بارہ میں ہو چکا ہے تو اس سے تجاوز نہیں کر سکتا۔ اور اگر تو کچھ روز زندہ رہا تو خدا تجھ کو ہلاک کر دے اور یقیناً میں تجھ کو وہی شخص سمجھتا ہوں جس کی نسبت میں نے خواب میں دیکھا ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبری دی ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ میں سو رہا تھا تو میں نے اپنے ہاتھ میں سونے کے دو ٹکڑے دیکھے تو مجھے فکر ہوئی اور خواب میں وحی آئی کہ آپ ان کو پھونک دیجئے، میں نے ان کو پھونک دیا تو وہ اڑ گئے۔ میں نے اس کی تعبیر ان دو کذابوں سے لی جو میرے بعد ظاہر ہوں گے پس ان میں سے ایک عسی اور دوسرا یمامہ کا رہنے والا مسیلہ کذاب تھا۔

۸۲۶۔ محمد بن العلاء، حماد بن اسامہ، برید بن عبد اللہ، ابی بردہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں مکہ سے ہجرت کر کے ایک ایسی جگہ کی طرف جا رہا ہوں جہاں کھجور کے درخت ہیں تو میرا خیال ہوا وہ مقام یمامہ ہے یا ہجر لیکن درحقیقت وہ مدینہ تھا اور یثرب نیز میں نے اپنے خواب میں دیکھا کہ میں نے ایک تلوار ہلائی تو اسکی دھار ٹوٹ گئی پس یہ وہی مصیبت تھی جو احد کے دن مسلمانوں کو پہنچی پھر اس تلوار کو دوبارہ ہلایا تو پہلے سے زیادہ عمدہ ہو گئی اور وہ یہی تھا جو خدا تعالیٰ نے فتح دی اور مسلمان کو جمعیت عنایت فرمائی۔ نیز میں نے خواب میں ایک گائے دیکھی ہے۔ تو یہ گائے احد کے دن مسلمان تھے اور خیر وہ تھا جو خدا تعالیٰ نے بھلائی اور سچائی کا ثواب ہم کو بدر کے بعد سے عنایت و مرحمت فرمایا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقُولُ إِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ الْأَمْرُ مِنْ مَّ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ وَقَدِمَهَا فِي بَشَرٍ كَثِيرٍ مِنْ قَوْمِهِ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ بْنُ شَمَّاسٍ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةُ حَرِيدٍ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مُسَيْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوا أَمْرَ اللَّهِ فِيكَ وَلَنْ أَدْبَرْتُ لِيَعْقِرَنَّكَ اللَّهُ وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أُرِيْتُ فِيكَ مَا رَأَيْتُ فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سَوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَاهْمَنِي شَأْنُهُمَا فَأَوْجَحِي إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ أَنْ أَنْفَعُهُمَا فَفَتَحْتُهُمَا فَطَارَ فَأَوَّلَتْهُمَا كَذَابَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِي فَكَانَ أَحَدُهُمَا الْعَنَسِيُّ وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ صَاحِبَ الْيَمَامَةِ .

۸۲۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ أَسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلَيْ إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرَ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هَذِهِ أُنْبَى هَزَزْتُ سَيْفًا فَأَنْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ بِأُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللَّهُ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ .

٨٢٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا حضرت عمر بن خطاب مجھے اپنے پاس بٹھلایا کرتے تھے حضرت عبدالرحمن بن عوف نے ان سے کہا ہمارے لڑکے ان کے برابر ہیں اور آپ ان کو ہم پر ترجیح دیتے ہیں تو حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ صاحب علم و فضل ہیں پھر ابن عباسؓ سے حضرت عمرؓ نے ایک آیت کا مطلب پوچھا اذا جاء نصر الله والفتح تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی وفات سے اس میں مطلع کیا ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا جو تم جانتے ہو میں بھی اس کا مطلب یہی سمجھتا ہوں۔

۸۳۰۔ ابو نعیم، عبدالرحمن بن سلیمان، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض میں جس میں آپ ﷺ نے وفات پائی ایک چادر اوڑھے ہوئے باہر نکلے اور آپ ﷺ نے اپنا سر ایک چٹنی پٹی سے باندھ لیا تھا۔ آپ ﷺ منبر پر رونق افروز ہوئے اور خدا تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کر کے فرمایا لوگ زیادہ ہوتے جائیں گے لیکن انصار کم ہوتے جائیں گے یہاں تک کہ اور لوگوں میں وہ کھانے میں نمک کی طرح ہو جائیں گے لہذا جو شخص تم میں ایسا صاحب اختیار ہو جو لوگوں کو کچھ نفع پہنچا سکے اور کچھ لوگوں کو ضرر تو اس کو چاہے کہ انصار میں سے نیک لوگوں کی نیکی قبول کرے اور خطاکاروں کی خطا سے درگزر کرے یہی آخری مجلس تھی جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے۔

۸۳۱۔ عبد اللہ بن محمد، یحییٰ بن آدم، حسین جعفی، ابو موسیٰ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو ایک روز باہر لے کر نکلے اور ان کو منبر پر چڑھا کر ارشاد فرمایا کہ یہ میرا بیٹا سید ہے اور امید ہے کہ خدا تعالیٰ اس کے ذریعہ سے مسلمانوں کے دو گروں میں صلح کرا دے گا۔

۸۳۲۔ سلیمان بن حرب، حماد، ایوب، حمید بن ہلال، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر اور زید کے مارے جانے کی خبر بیان کی اس سے پہلے کہ ان (کے مارے جانے) کی خبر آئے اور آپ کی دو آنکھوں سے

عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ يُدْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَلَا لَنَا ابْنَاءٌ مِثْلَهُ فَقَالَ إِنَّهُ مِنْ حَدِيثٍ تَعْلَمُ فَسَالَ عُمَرُ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ فَقَالَ أَجَلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ إِيَّاهُ فَقَالَ مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ.

۸۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ حَنْظَلَةَ بْنِ الْقَيْسِ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ بِمَلْحَفَةٍ قَدْ عَصَبَ رَأْسَهُ بِعَصَابَةِ دَسْمَاءَ حَتَّى جَلَسَ عَلَى الْمَنْبَرِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُونَ وَيَقِلُّ الْأَنْصَارُ حَتَّى يَكُونُوا فِي النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ شَيْئًا يَضُرُّ فِيهِ قَوْمًا وَيَنْفَعُ فِيهِ آخَرِينَ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ فَكَانَ آخِرُ مَجْلِسٍ جَلَسَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۸۳۱۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْجُعْفِيُّ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ الْحَسَنَ فَصَعِدَ بِهِ عَلَى الْمَنْبَرِ فَقَالَ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِتْنَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

۸۳۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هَلَالٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى جَعْفَرًا وَزَيْدًا قَبْلَ أَنْ

آنسو جاری تھے۔

۸۳۳۔ عمرو بن مہدی، سفیان، محمد، حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک روز) فرمایا کیا تم لوگوں کے پاس فرش ہیں؟ ہم نے عرض کیا کہ ہمارے پاس فرش کہاں! آپ ﷺ نے فرمایا اور کھو عنقریب تمہارے پاس فرش ہوں گے حضرت جابر کہتے ہیں اب میں جو اپنی بیوی سے کہتا ہوں کہ اپنا فرش میرے پاس سے ہٹا لو تو وہ کہتی ہیں کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا تھا کہ عنقریب تمہارے پاس فرش ہوں گے اس لئے میں نے ان کو رہنے دیا ہے۔

۸۳۴۔ احمد، عبید اللہ، اسرائیل، ابوالفتح، عمرو بن میمون، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا سعد بن معاذ عمرہ کرنے کی نیت سے چلے اور امیہ بن خلف ابی صفوان کے پاس ٹھہرے، اور جب امیہ شام جاتا اور اس کا مدینہ سے گزر رہا تھا تو وہ سعد کے پاس ٹھہرتا، امیہ نے سعد سے کہا ذرا توقف کرو تا کہ دوپہر ہو جائے اور لوگ اپنے کام کاج میں مشغول ہو جائیں تو چلیں گے اور طواف کریں گے جس وقت سعد طواف کر رہے تھے تو اچانک ابو جہل آگیا اور کہا کعبہ کا طواف کون کر رہا ہے؟ سعد نے کہا میں سعد ہوں۔ ابو جہل نے کہا تم کعبہ کا طواف اس اطمینان سے کر رہے ہو حالانکہ تم نے محمد اور ان کے ساتھیوں کو (اپنے شہر میں) رہائش کے لئے جگہ دی ہے سعد نے کہاں ہاں! پس ان دونوں نے باہم چچنا شروع کر دیا۔ امیہ نے سعد سے کہا ابو الحکم (ابو جہل) پر اپنی آواز کو بلند نہ کرو اسلئے کہ وادی (یعنی مکہ) کے تمام لوگوں کا سردار ہے۔ سعد نے کہا اگر تو مجھ کو طواف کرنے سے روکے گا! تو خدا کی قسم میں تیری شام کی تجارت بند کر دوں گا۔ حضرت عبد اللہ کہتے ہیں سعد سے امیہ یہی کہتا رہا اور ان کو روکتا رہا۔ سعد کو غصہ آگیا اور کہا تو میرے سامنے سے ہٹ جا اس لئے کہ میں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو فرماتے سنا ہے کہ وہ تجھے قتل کریں گے۔ امیہ نے کہا مجھ کو؟ سعد نے کہا ہاں تجھے! امیہ کہنے لگا اللہ تعالیٰ کی قسم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جب کوئی بات کہتے ہیں تو جھوٹ نہیں کہتے ہیں۔ امیہ اپنی بیوی کے پاس لوٹ گیا اور اس سے کہا تم کو معلوم ہے

يَحْيَىٰ خَبَرُهُمْ وَعَيْنَاهُ تَذَرِفَانِ .

۸۳۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكُمْ مِنْ أَلْمَاطٍ قُلْتُ وَأَنْتَى يَكُونُ لَنَا الْأَلْمَاطُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ سَيَكُونُ لَكُمْ الْأَلْمَاطُ فَإِنَّا أَقُولُ لَهَا يَعْنِي أَمْرَاتِهِ أُخْرَى عَنِّي أَلْمَاطُكَ فَتَقُولُ أَلَمْ يَقُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا سَتَكُونُ لَكُمْ الْأَلْمَاطُ فَأَدْعَهَا

۸۳۴۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنِطْلَقَ سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ مُعْتَمِرًا قَالَ فَتَزَلَ عَلَى أُمِّيَّةَ بِنِ خَلْفِ أَبِي صَفْوَانَ وَكَانَ أُمِّيَّةُ إِذَا انْطَلَقَ إِلَى الشَّامِ قَمَرًا بِالْمَدِينَةِ نَزَلَ عَلَى سَعْدٍ فَقَالَ أُمِّيَّةُ لِسَعْدٍ انْتَظِرْ حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ وَغَفَلَ النَّاسُ انْطَلَقْتُ فَطُفْتُ فَبَيْنَا سَعْدٌ يَطُوفُ إِذَا أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ مَنْ هَذَا الَّذِي يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَقَالَ سَعْدٌ أَنَا سَعْدٌ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ تَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ إِنَّمَا وَقَدْ أَوَيْتُمْ مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ فَقَالَ نَعَمْ فَتَلَا حِيَا بَيْنَهُمَا فَقَالَ أُمِّيَّةُ لِسَعْدٍ لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ عَلَى أَبِي الْحَكَمِ فَإِنَّهُ سَيَذْأُ أَهْلَ الْوَادِي ثُمَّ قَالَ سَعْدٌ وَاللَّهِ لَئِنْ مَنَعْتَنِي أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ لَا قُطْعَنَ مُتَجَرِّكَ بِالشَّامِ قَالَ فَجَعَلَ أُمِّيَّةُ يَقُولُ لِسَعْدٍ لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ وَجَعَلَ يُمَسِّكُهُ فَعَضِبَ سَعْدٌ فَقَالَ دَعْنَا عَنْكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزْعُمُ أَنَّهُ قَاتِلُكَ قَالَ إِيَّايَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَاللَّهِ مَا يَكْذِبُ مُحَمَّدٌ إِذَا حَدَّثَ فَرَجَعَ إِلَى أَمْرَاتِهِ فَقَالَ أَمَا تَعْلَمِينَ

کہ میرے بیٹری بھائی نے مجھ سے کیا کہا؟ اس نے پوچھا کیا کہا امیہ نے، کہا وہ کہتے ہیں میں نے محمد ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ وہ مجھے قتل کریں گے۔ اس کی بیوی نے کہا بخدا وہ جھوٹ نہیں بولتے۔ حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ جب کفار میدان بدر کی طرف جانے لگے اور اس کا اعلان ہو گیا تو امیہ سے اس کی بیوی نے کہا کیا تمہیں یاد نہیں رہا تمہارے بیٹری بھائی نے تم سے کیا کہا تھا۔ ابن مسعود فرماتے ہیں امیہ نے نہ جانے کا مصمم ارادہ کر لیا تھا لیکن ابو جہل نے اس سے کہا تو مکہ کے سردار اور شرفاء میں سے ہے ایک دودن ہمارے ہمراہ چل چنانچہ وہ ان کے ساتھ ہو لیا خدا تعالیٰ نے اس کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

۸۳۵۔ عبدالرحمن بن شیبہ، عبدالرحمن بن المغیرہ، مغیرہ، موسیٰ بن عقبہ، سالم بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے سوتے میں لوگوں کو ایک ٹیلہ پر دیکھا ابو بکر رضی اللہ عنہ اٹھے اور ایک یادو ڈول پانی کھینچان کے ڈول کھینچنے میں سستی اور کمزوری پائی جاتی تھی۔ (۱) خدا تعالیٰ (ان کی سستی اور کمزوری) معاف فرمائے پھر وہ ڈول حضرت عمر نے لے لیا تو ان کے ہاتھ میں وہ ڈول چرس بن گیا میں نے لوگوں میں کسی ایسے مضبوط اور طاقت ور شخص کو نہیں دیکھا جو عمر کی طرح زور کے ساتھ پانی کھینچتا ہو انہوں نے اتنا پانی کھینچا کہ سب لوگ سیراب ہو گئے۔

۸۳۶۔ عباس بن ولید، معتمر، ابو معتمر، حضرت ابو عثمان سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا مجھے خبر ملی کہ حضرت جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے جب کہ آپ ﷺ کے پاس ام سلمہ بیٹھی ہوئی تھیں، پس جبریل علیہ السلام آپ ﷺ سے باتیں کرنے لگے۔ اس کے بعد اٹھ کر چلے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ سے پوچھا یہ کون تھے؟

مَا قَالَ لِي أَحَدٌ الْيَتْرَبِي؟ قَالَتْ وَمَا قَالَ؟ قَالَ زَعَمَ أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدًا أَنَّهُ قَاتِلِي قَالَتْ فَوَاللَّهِ مَا يَكْذِبُ مُحَمَّدٌ قَالَ فَلَمَّا خَرَجُوا إِلَى بَدْرٍ وَجَاءَ الصَّرِيخُ قَالَتْ لَهُ أَمْرَاتُهُ أَمَا ذَكَرْتُ مَا قَالَ لَكَ أَخُوكَ الْيَتْرَبِي قَالَ فَأَرَادَ أَنْ لَا يَخْرُجَ فَقَالَ لَهُ أَبُو جَهْلٍ إِنَّكَ مِنْ أَشْرَافِ الْوَادِي فَيَسْرِيَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ فَسَارَ مَعَهُمْ فَقَتَلَهُ اللَّهُ.

۸۳۵۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّاسَ مُجْتَمِعِينَ فِي صَعِيدٍ فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ فَتَزَعَّ ذُنُوبًا أَوْ ذُنُوبَيْنِ وَفِي بَعْضِ نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَعْفِرُ لَهُ ثُمَّ أَخَذَهَا عُمَرُ فَاسْتَحَالَتَ بِيَدِهِ غَرْبًا فَلَمْ أَرَعَبْرِيًّا فِي النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَةً حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بَعْطِينَ وَقَالَ هَمَامٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَزَعَّ أَبُو بَكْرٍ ذُنُوبَيْنِ.

۸۳۶۔ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ التَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمَرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ قَالَ أَنْبَأْتُ أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُ ثُمَّ قَامَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمِّ سَلَمَةَ مَنْ هَذَا أَوْ كَمَا قَالَ،

(۱) اس میں حضرت ابو بکرؓ کے زمانہ خلافت کے متعلق خبر دینا مقصود ہے۔ اس طرح سے کہ ایک تو ان کا زمانہ خلافت عہد فاروقی سے بہت کم رہا، دوسرے اس قلیل عرصے میں بھی وہ مرتدین وغیرہ سے قتال اور ان کی سرکوبی میں مصروف رہے۔ فتوحات کی طرف توجہ نہ دے سکے البتہ انہوں نے اسلامی حکومت کی بنیادیں مضبوط کر دیں جن پر فتوحات کی عمارت تعمیر ہوئی۔

انہوں نے کہا دجیہ تھے، حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں، اللہ تعالیٰ کی قسم میں ان کو بس دجیہ سمجھی جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے وقت جبریل کی اطلاع پائی تب سمجھی کہ دجیہ یہی جبریل ہیں (راوی نے کہا) میں نے ابو عثمان سے دریافت کیا کہ تم نے یہ حدیث کس سے سنی ہے انہوں نے کہا اسامہ بن زید سے میں نے خود سنا ہے۔

باب ۳۷۹۔ خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے، یہ اہل کتاب (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو ایسا پہچانتے ہیں جس طرح اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں لیکن جان بوجھ کر حق کو چھپاتے ہیں۔

۸۳۷۔ عبد اللہ مالک، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ یہود کی ایک جماعت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (ایک دن) حاضر ہو کر عرض کیا کہ ان کی قوم میں سے ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تورات میں رجم کی بابت تم کیا (حکم) پاتے ہو انہوں نے کہا ہم زنا کرنے والے کو ذلیل و رسوا کرتے ہیں اور ان کے درے لگائے جاتے ہیں عبد اللہ بن سلام نے کہا تم جھوٹے ہو۔ تورات میں رجم کا حکم ہے۔ تورات لاؤ۔ چنانچہ انہوں نے تورات کو کھولا ان میں سے ایک شخص نے تورات کی آیت رجم پر ہاتھ رکھ کر اس کو چھپایا اور آگے پیچھے کا مضمون پڑھتا رہا۔ عبد اللہ بن سلام نے کہا ذرا اپنا ہاتھ ہٹا۔ چنانچہ اس نے اپنا ہاتھ ہٹایا تو وہاں رجم کی آیت موجود تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں زانیوں کو رجم کا حکم دیا وہ دونوں سنگسار کر دیئے گئے۔ عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں میں نے مرد کو دیکھا وہ عورت پر جھکا پڑتا تھا اور اس کو پتھروں سے بچانا چاہتا تھا۔

باب ۳۸۰۔ مشرکین کی خواہش تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو کوئی معجزہ دکھلائیں اس پر آپ ﷺ نے ان کو شق القمر کا معجزہ دکھلایا۔

۸۳۸۔ صدقہ، ابن عیینہ، ابن ابی نجیح، مجاہد، ابو معمر، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چاند شق ہوا یعنی درمیان

قَالَ قَالَتْ هَذَا دَحِيَّةٌ قَالَتْ أُمِّ سَلَمَةَ أَيْمُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ جِبْرِيلَ أَوْ كَمَا قَالَ قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي عُثْمَانَ مِمَّنْ سَمِعْتَ هَذَا قَالَ مِنْ أَسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ.

۳۷۹ بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يَغْرِفُونَ كَمَا يَغْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ.

۸۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَّرُوا لَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَأَمْرًا زَنِيًّا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَةِ فِي شَأْنِ الرَّجْمِ فَقَالُوا نَقْضُحُهُمْ وَيُجْلَدُونَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ إِنَّ فِيهَا الرَّجْمَ فَأَتَوْا بِالتَّوْرَةِ فَتَنَشَرَوْهَا فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ ارْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ يَدَهُ فَإِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَقَالُوا صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَمَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يَحْنَأُ عَلَى الْمَرْأَةِ يَفْقِيهَا الْحِجَارَةَ.

۳۸۰ بَابُ سُؤَالِ الْمُشْرِكِينَ أَنْ يُرِيَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةَ فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ.

۸۳۸۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

سے اس کے دو ٹکڑے ہو گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (کافروں سے) فرمایا کہ گواہ رہو۔

۸۳۹۔ عبد اللہ بن محمد، یونس، شیبان، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ مکہ کے کافروں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا (اگر تم نبی ہو تو) کوئی معجزہ دکھاؤ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھلائے۔

۸۴۰۔ خلف بن خالد القرشی، بکر بن مضر، جعفر بن ربیعہ، عراق بن مالک، عبید اللہ بن مسعود، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے تھے۔

باب ۳۸۱۔ یہ باب بھی سرخی سے خالی ہے۔

۸۴۱۔ محمد بن قتی، معاذ، ابو معاذ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے دو شخص اندھیری رات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے چلے۔ ان کے ساتھ دو چیزیں تھیں جو چراغوں کے مانند تھیں جو ان کے سامنے روشن تھیں پھر جب وہ علیحدہ ہوئے تو وہ چراغ ان دونوں میں سے ہر ایک کے ساتھ ہو گیا یہاں تک کہ ہر ایک شخص اپنے گھر پہنچ گیا۔

۸۴۲۔ عبد اللہ بن ابی الاسود، یحییٰ، اسمعیل قیس سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ ہمیشہ غالب رہیں گے یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی اور وہ لوگ غالب ہی رہیں گے۔

۸۴۳۔ حمیدی، ولید، ابن جابر، عمیر بن ہانی، حضرت معاویہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِقَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِشْهَدُوا.

۸۳۹۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ.

۸۴۰۔ حَدَّثَنِي خَلْفُ بْنُ خَالِدٍ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۳۸۱۔

۸۴۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مَعَاذُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ وَمَعَهُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاحَيْنِ يُضِيئَانِ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَاحِدٌ حَتَّى أَتَى أَهْلَهُ.

۸۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ.

۸۴۳۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِيٍّ

وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت کا ایک گروہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر ہمیشہ قائم رہے گا جو کوئی ان کو ذلیل کرے گا یا ان کی مخالفت کرے گا۔ تو وہ ان کو کچھ ضرر نہ پہنچا سکے گا اور قیامت تک وہ اسی حالت (یعنی احکام الہی) پر ثابت قدم رہیں گے عمر بن ہانی مالک بن یخامر کی وساطت سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاذ نے فرمایا یہ لوگ ملک شام میں ہوں گے تو حضرت معاویہؓ نے فرمایا کہ یہ مالک اس کا دعویٰ کر رہے ہیں کہ انہوں نے معاذ سے سنا کہ وہ لوگ شام میں ہوں گے۔

۸۴۴۔ علی بن عبد اللہ سفیان، شعیب بن غرقہ، حمی حضرت عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک اشرفی دی کہ ایک بکری آپ ﷺ کے لئے خرید کر لائیں چنانچہ انہوں نے ایک اشرفی میں آپ ﷺ کے لئے دو بکریاں خریدیں۔ ایک بکری کو تو ایک اشرفی میں فروخت کر دیا اور ایک اشرفی اور ایک بکری آپ کو لا کر دے دی آپ ﷺ نے ان کے لئے ان کی بیج میں برکت کی۔ دعا کی جس کا یہ اثر ہوا کہ وہ اگر مٹی بھی خریدتے تو اس میں بھی ان کو فائدہ ہوتا ایک دوسری روایت میں حضرت عروہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ گھوڑے کی پیشانیوں میں قیامت تک خیر و برکت رکھ دی گئی ہے راوی کا بیان ہے کہ میں نے عروہ کے گھر میں ستر گھوڑے دیکھے۔ سفیان فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں جو بکری خریدنے کا ذکر ہے شاید وہ بکری قربانی کے لئے ہوگی۔

۸۴۵۔ مسدد، یحییٰ، عبید اللہ، نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گھوڑے کی پیشانیوں میں قیامت تک خیر و برکت رکھ دی گئی ہے۔

۸۴۶۔ قیس بن حفص، خالد بن حارث، شعبہ ابو تیاح حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر و برکت ہے۔

اِنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللَّهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ قَالَ عُمَيْرٌ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ يُخَامِرٍ قَالَ مُعَاذٌ وَهُمْ بِالشَّامِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ هَذَا مَالِكٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذًا يَقُولُ وَهُمْ بِالشَّامِ .

۸۴۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانٌ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ عَرْقَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَيَّ يُحَدِّثُونَ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ دِينَارًا يَشْتَرِي لَهُ بِهِ شَاةً فَاشْتَرَى لَهُ بِهِ شَاتَيْنِ فَبَاعَ إِحْدَاهُمَا بِدِينَارٍ وَجَاءَهُ بِدِينَارٍ وَشَاةً فَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ فِي بَيْعِهِ وَكَانَ لَوْ اشْتَرَى التُّرَابَ لَرَبِحَ فِيهِ قَالَ سُفْيَانُ كَانَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ جَاءَنَا بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُهُ شَيْبٌ عَنْ عُرْوَةَ فَاتَّبَعْتُهُ فَقَالَ شَيْبٌ إِنِّي لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَيَّ يُخْبِرُونَهُ عَنْهُ وَلَكِنْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخَيْرُ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِي الْخَيْلِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ وَقَدْ رَأَيْتُ فِي دَارِهِ سَبْعِينَ فَرَسًا قَالَ سُفْيَانُ يَشْتَرِي لَهُ شَاةً كَانَهَا أَضْحِيَّةً .

۸۴۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۸۴۶۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي تِيَّاحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ .

۸۴۷۔ عبد اللہ مالک، زید، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی تین قسمیں ہیں بعض لوگوں کے لئے موجب ثواب ہیں بعض کے لئے باعث سزا اور بعض کے لئے موجب گناہ لیکن وہ شخص جس کے لئے یہ باعث ثواب بنا رہا ہے جس نے گھوڑے کو خدا کی راہ میں جہاد کرنے کے واسطے باندھا اور کسی چراگاہ یا کسی باغ میں چرنے کے لئے ایک بڑی رسی میں باندھ دیا تو جس قدر زمین اس چراگاہ یا باغ کی اس رسی میں آجائے گی اتنی ہی نیکیاں اس شخص کو ملیں گی اور اگر وہ اپنی رسی توڑ کر ایک دو ٹیلے پھاند جائے تو اس کی لید (پیشاب وغیرہ سب کچھ) مالک کے لئے موجب ثواب ہوگی اور اگر کسی نہر پر جا کر پانی پی لے۔ اگرچہ مالک نے پانی پلانے کا ارادہ بھی نہ کیا ہو تب بھی اس کے لئے نیکیاں ہوں گی اور جو کوئی مالدار یا ظاہر کرنے و پردہ پوشی کے لئے اور خیرات وغیرہ سے بچنے کے لئے اور اللہ کا حق ادا کرنے کے لئے جو اس کی گردن پر بے گھوڑا پالے تو ایسا گھوڑا مالک کے لئے باعث سزا ہوگا اور اس کو بطور فخر دکھانے کی نیت سے مسلمانوں کی دشمنی کے لئے باندھ دے تو یہ گھوڑا اس کے لئے موجب گناہ ہوگا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے گدھوں کی بابت دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا ان کے بارہ میں مجھے کچھ معلوم نہیں لیکن جامع اور بے مثل یہ آیت جو شخص ذرہ برابر نیکی کرے گا وہ اس کو دیکھ لے گا اور جو ذرہ برابر برائی کرے گا وہ اس کو دیکھ لے گا۔

۸۴۸۔ علی بن عبد اللہ سفیان، ایوب، محمد حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت خیبر پہنچے وہاں کے لوگ پھاڑے لے کر (اپنے کھیتوں میں جانے کے لئے) نکلے جب انہوں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو کہا محمد مع لشکر کے آ گئے یہ کہہ کر وہ بھاگ کھڑے ہوئے اور قلعہ میں جا کر بند ہو گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا اللہ بزرگ و برتر ہے اللہ بزرگ و برتر ہے خیبر خراب ہو گیا۔ ہم جب کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو اس خوف زدہ قوم کی صبح خراب ہو جاتی ہے۔

۸۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ لِفَالَتِهِ، لِرَجُلٍ أَجَرَ وَ لِرَجُلٍ سِتْرًا وَعَلَى رَجُلٍ وَزْرًا، فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَطَالَ لَهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيلِهَا مِنْ الْمَرْجِ أَوْ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٍ وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيلَهَا فَاسْتَنْتَ شَرْفًا أَوْ شَرْفَيْنِ كَانَتْ أَرْوَاتُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهْرٍ فَشَرِبَتْ وَلَمْ يَرُدَّ أَنْ يَسْقِيَهَا كَانَ ذَلِكَ لَهُ حَسَنَاتٍ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغْنِيًا وَسِتْرًا وَتَعْقُفًا وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللَّهِ فِي رِقَابِهَا وَظَهْوَرَهَا فِيهِ لَهُ كَذَلِكَ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فُخْرًا وَرِبَاءً وَنَوَاءً لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فِيهِ وَزْرٌ وَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمْرِ فَقَالَ مَا أَنْزَلَ عَلَيَّ فِيهَا إِلَّا هَذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَادَةُ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ .

۸۴۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ صَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ بُكْرَةٍ وَقَدِمَ خَرَجُوا بِالْمَسَاجِي فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا مُحَمَّدٌ وَالْحَمِيسُ وَأَحَالُوا إِلَى الْحِصْنِ يَسْعَوْنَ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ خَرَبْتُ خَيْرٌ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ .

۸۴۹۔ ابراہیم ابن ابی فدیہ ابن ابی ذئب، مقبری حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے بہت سی حدیثیں سنی ہیں۔ لیکن میں ان کو بھول گیا۔ فرمایا تم اپنی چادر پھیلاؤ میں نے چادر پھیلانی تو آپ نے دونوں ہاتھ اس میں ڈال دیئے اور فرمایا کہ اس کو اپنے سینہ سے مل لو۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا پھر اس کے بعد کبھی کوئی حدیث نہیں بھولا۔

باب ۳۸۲۔ صحابہ کے فضائل کا بیان جس مسلمان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی آپ ﷺ کو دیکھا وہ آپ ﷺ کے اصحاب میں سے ہے۔

۸۵۰۔ علی سفیان، عمرو جابر بن عبد اللہ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے ابو سعید خدری کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگوں کی ایک کثیر تعداد کی جماعت جہاد کرے گی تو ان سے پوچھا جائے گا۔ کیا تم میں کوئی شخص ایسا بھی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا ہو؟ وہ کہیں گے ہاں ہے! تو ان کو فتح دے دی جائے گی پھر لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ وہ اس وقت بھی کثیر تعداد میں جہاد کریں گے۔ تو دریافت کیا جائے گا کیا تم میں کوئی شخص ایسا بھی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی صحبت میں رہا ہو؟ وہ کہیں گے ہاں ہے تو ان کو بھی فتح دے دی جائے گی؟ پھر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگوں کی کثیر تعداد جہاد کرے گی تو ان سے پوچھا جائے گا کیا تم میں وہ بھی ہے جو صحابہ رسول ﷺ کے صحبت یافتہ حضرات کے ساتھ رہا ہو؟ کہیں گے ہاں! تو انہیں فتح دے دی جائے گی۔

۸۵۱۔ اسحاق بن عمار، شعبہ ابو جرمہ زہدم بن مضرب حضرت عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سب سے بہتر میرا زمانہ ہے، پھر ان لوگوں کا، جو ان کے بعد متصل ہوں گے۔ پھر ان لوگوں کا جو ان کے بعد متصل

۸۴۹۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي فَدِيَةَ ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا فَأَنْسَاهُ قَالَ أَبْطُطُ رِدَائِكَ فَبَسَطْتُ فَغَرَفَ بِيَدِهِ فِيهِ ثُمَّ قَالَ ضُمُّهُ فَضَمَّمْتُهُ فَمَا نَسِيتُ حَدِيثًا بَعْدَهُ.

۳۸۲ باب فضائل أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ومن صحب النبي صلى الله عليه وسلم أوره من المسلمين فهو من أصحابه.

۸۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو وَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِقَامَ مِنَ النَّاسِ يَقُولُونَ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِقَامَ مِنَ النَّاسِ فَيَقَالُ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِقَامَ مِنَ النَّاسِ فَيَقَالُ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَفْتَحُ لَهُمْ.

۸۵۱۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَرْمَةَ سَمِعْتُ زَهْدَمَ بْنَ مُضَرَّبٍ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ہوں گے، عمران بیان کرتے ہیں کہ مجھے اچھی طرح یاد نہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے قرن کے بعد دو مرتبہ قرن فرمایا تھا یا تین مرتبہ۔ پھر ارشاد فرمایا تمہارے بعد کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو بغیر طلب و خواہش کے گواہی دیں گے۔ وہ خیانت کریں گے اور امین نہ بنائے جائیں گے۔ وہ نذر مانیں گے اور اپنی نذر کو پورا نہ کریں گے اور یہ لوگ بہت فریبہ ہوں گے۔

۸۵۲۔ محمد بن کثیر، سفیان، منصور، ابراہیم، عبیدہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر ان لوگوں کا جو ان کے بعد متصل ہوں گے۔ اس کے بعد کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو قسم سے پہلے گواہی دیں گے اور گواہی سے پہلے قسم کھائیں گے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں ہمارے بزرگ قسم کھانے اور وعدہ کرنے پر مارا کرتے تھے (اس زمانہ میں) ہم بچے تھے۔

باب ۳۸۳۔ مہاجرین کے مناقب اور فضیلتوں کا بیان ان میں سے حضرت ابو بکر عبد اللہ بن ابی قحافہ تمیمی بھی ایک مہاجر ہیں باری تعالیٰ کا ارشاد ان حاجت مند مہاجرین کا بالخصوص حق ہے جو اپنے گھروں سے اور اپنے مالوں سے (جبراً و ظلماً) جدا کر دیئے گئے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل (یعنی جنت) اور رضامندی کے طالب ہیں وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (کے دین) کی مدد کرتے ہیں اور یہی لوگ ایمان کے سچے ہیں اور باری تعالیٰ کا یہ ارشاد (یعنی اگر تم ان محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدد نہ کرو گے، پس اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرے گا، حضرت عائشہ صدیقہ! ابو سعید اور ابن عباس فرماتے ہیں کہ ابو بکر غار ثور میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔

۸۵۳۔ عبد اللہ، اسرائیل، ابو اسحق، حضرت براء سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا حضرت ابو بکر صدیقؓ نے (ان کے والد) عازب سے ایک کجاوہ تیرہ درہم میں خرید کر کہا کہ براء کو حکم دو تو وہ اس

وَسَلَّمَ خَيْرُ امَّتِي قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، قَالَ عِمْرَانُ فَلَا أَدْرِي أَذْكَرَ بَعْدَ قَرْنِهِ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَشْهَدُونَ وَلَا يَسْتَشْهَدُونَ وَيُحْشَرُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَنْذَرُونَ وَلَا يُقَوَّنَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السَّمَنُ.

۸۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَحْيَىءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتُهُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَكَانُوا يَضْرِبُونََنَا عَلَى الشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ وَنَحْنُ صِغَارٌ.

۳۸۳ بَابُ مَنَاقِبِ الْمُهَاجِرِينَ وَفَضْلِهِمْ، مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قُحَافَةَ التِّيمِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ وَقَالَ الْإِسْرَائِيلِيُّ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا قَالَتْ عَائِشَةُ وَأَبُو سَعِيدٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَنَحْنُ أَبُو بَكْرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ.

۸۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: اشْتَرَى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ عَازِبٍ

کجاوے کو میرے ہاں اٹھالے چلیں۔ عازب نے جواب دیا یہ نہیں ہو سکتا۔ مگر مجھ سے وہ واقعہ بیان کیجئے۔ تمہارا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا ہوا تھا جب تم دونوں مکہ سے نکلے اور مشرک تمہاری تلاش کر رہے تھے۔ فرمایا جب ہم نے مکہ سے کوچ کیا تو ایک رات دن سفر کرتے رہے اور جب ٹھیک دوپہر ہو گئی تو میں نے اپنی نظر دوڑائی کہ کہیں سایہ دیکھوں ٹھہر جانے کو میں نے ایک پتھر کے پاس پہنچ کر جہاں اس کا کچھ سایہ دیکھا میں نے اس کو صاف و ہموار کر دیا اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وہیں فرش بچھا کر آپ ﷺ سے کہا یا رسول اللہ! آپ ﷺ آرام فرمائیے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ گئے پھر میں ادھر ادھر دیکھتا ہوا چلا کہ کوئی مجھے دکھائی دے اتفاق سے بکریوں کا ایک چرواہا نظر پڑا جو اپنی بکریوں کو اسی پتھر کے پاس ہانکے آ رہا تھا وہ بھی اس پتھر سے وہی چاہتا تھا۔ جو ہم نے چاہا تھا میں نے اس سے دریافت کیا تو کس کا غلام ہے؟ اس نے کہا فلاں قریشی کا اس نے اس کا نام بتلایا میں نے اس کو پہچان لیا پھر میں نے اس سے دریافت کیا کیا تیری بکریوں میں کچھ دودھ ہے؟ اس نے کہا ہاں ہے۔ میں نے کہا کیا تو دودھ دوہے گا؟ اس نے کہا ہاں پھر میں نے اس سے کہا تو اس نے اپنی ایک بکری کے پیر باندھ پھر میں نے اس سے کہا کہ اس کے تھن سے غبار صاف کر اور اپنے ہاتھ صاف کر۔ براء فرماتے ہیں اس نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارا جس طرح گرد صاف کیا کرتے ہیں پھر اس نے میرے لئے ایک برتن میں دودھ دوہ دیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ایک چرنے کا برتن اپنے ساتھ رکھ لیا تھا جس کے منہ پر کپڑا بندھا ہوا تھا میں نے (اس سے پانی لے کر) دودھ میں ڈالا جس سے وہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا۔ پھر اس کو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے چلا تو میں نے آپ ﷺ کو بیدار پایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ دودھ نوش فرمائیے آپ ﷺ نے پی لیا جس سے میں خوش ہو گیا پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! چلنے کا وقت آگیا ہے فرمایا ہاں پس ہم چل دیئے کفار ہم کو تلاش کر رہے تھے۔ مگر ان میں سے کسی نے بھی ہم کو نہ پایا سراقہ بن مالک کو گھوڑے پر سوار دیکھا۔ تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! تلاش کرنے والوں نے ہم کو پایا آپ ﷺ نے فرمایا تم گمیں

رَحَلَا بِثَلَاثَةِ عَشَرَ دَرَهْمًا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعَازِبٍ مُّرَ الْبَرَاءَ فَلْيَحْمِلْ إِلَيَّ رَحْلِي فَقَالَ عَازِبٌ لَا حَتَّى تُحَدِّثَنَا كَيْفَ صَنَعْتَ أَنْتَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْنَا خَرَجْتُمَا مِنْ مَكَّةَ وَالْمَشْرِكَوْنَ يَطْلُبُونَكُمُ، قَالَ ارْتَحَلْنَا مِنْ مَكَّةَ فَاحْيَيْنَا أَوْ سَرَيْنَا لَيْلَتَنَا. وَيَوْمَنَا حَتَّى أَظْهَرْنَا وَقَامَ فَأَتَيْنَا الظَّهِيرَةَ فَرَمَيْتُ بِبَصْرِي هَلْ أَرَى مِنْ ظِلِّ فَاوَى إِلَيْهِ فَإِذَا صَخْرَةٌ أَتَيْتُهَا فَتَنْظَرْتُ بَقِيَّةَ ظِلِّ لَهَا فَسَوَّيْتُه ثُمَّ فَرَشْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ ثُمَّ قُلْتُ لَهُ اضْطَجِعْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَاضْطَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْطَلَقْتُ أَنْظُرُ مَا حَوْلِي هَلْ أَرَى مِنَ الطَّلَبِ أَحَدًا فَإِذَا أَنَا بِرَاعِي غَنَمٍ يَسُوقُ غَنَمَهُ إِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيدُ مِنْهَا الْدَى أَرَدْنَا فَسَأَلْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ لِمَنْ أَنْتَ يَا غَلَامُ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ سَمَاءُ فَعَرَفْتُهُ فَقُلْتُ هَلْ فِي غَنَمِكَ مِنْ لَبَنٍ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَهَلْ أَنْتَ حَالِبٌ لَنَا قَالَ نَعَمْ فَأَمَرْتُهُ فَأَعْتَقَلَ شَاةً مِنْ غَنَمِهِ ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ يَنْقُضَ ضَرْعَهَا مِنَ الْعَبَارِ ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ يَنْقُضَ كَفَّيْهِ لَفَقَالَ هَكَذَا ضَرَبَ إِحْدَى كَفَّيْهِ بِالْأُخْرَى فَحَلَبَ لِي كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ وَقَدْ جَعَلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِدَاوَةً عَلَى قِمِّهَا حِرْقَةٌ فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلَهُ فَأَنْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَافَقْتُهُ قَدْ اسْتَيْقَظَ فَقُلْتُ إِشْرَبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيْتُ ثُمَّ قُلْتُ قَدَانِ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بَلَى فَارْتَحَلْنَا وَاللَّيْلُ يَطْلُبُونَا فَلَمْ يُدْرِكْنَا أَحَدٌ مِنْهُمْ غَيْرُ سَرَاةَ بْنِ مَالِكِ ابْنِ جُعْشَمٍ عَلَى فَرَسٍ لَهُ فَقُلْتُ هَذَا الطَّلَبُ قَدْ لَحِقَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ

نہ ہو اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

۸۵۴۔ محمد، ہمام، ثابت، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر کہتے ہیں کہ میں نے غار کے قیام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اگر کوئی شخص ان (تلاش کرنے والوں) میں سے اپنے قدموں کے نیچے نظر کرے۔ تو بے شک ہم کو دیکھ لے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے ابو بکر ان دو کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے جن کا تیسرا خدا تعالیٰ ہے۔

باب ۳۸۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ابو بکر کے دروازہ کے علاوہ مسجد میں سب کے دروازے بند کر دو جس کو حضرت ابن عباس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۸۵۵۔ عبد اللہ، ابو عمر، فلیح، سالم، بسر بن سعید، حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور فرمایا بے شک خدا تعالیٰ نے ایک بندہ کو دنیا اور اس چیز کے درمیان جو خدا کے پاس ہے اختیار دیا تو بندہ نے اس چیز کو پسند کیا جو خدا کے پاس ہے ابو سعید، حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں پھر حضرت ابو بکر رونے لگے ہم نے ان کے رونے پر تعجب کر کے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک بندہ کا حال بیان فرما رہے ہیں۔ کہ اس کو اختیار دیا گیا اس میں رونے کی کیا بات ہے؟ مگر بعد میں معلوم ہوا وہ اختیار دیا ہوا بندہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے۔ حضرت ابو بکر ہم سب میں زیادہ علم رکھنے والے تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب لوگوں سے زیادہ اپنی صحبت اور اپنے مال سے مجھ پر احسان کرنے والے ابو بکر ہیں۔ اگر میں کسی کو اللہ تعالیٰ کے سوا غلیل بناتا تو بے شک ابو بکر کو بناتا۔ لیکن اخوت اسلامی اور مودت (مساوی درجہ کی برقرار) ہے آئندہ مسجد میں ابو بکر کے دروازہ کے علاوہ کوئی دروازہ ایسا نہ رہے جو بند نہ کیا جائے۔

باب ۳۸۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب پر ابو بکر صدیق کی افضلیت کا بیان۔

فَقَالَ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا.

۸۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَنَانٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا فِي الْغَارِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ بَحْتٍ قَدَمَيْهِ لَأَبْصَرَنَا فَقَالَ مَا ظَنُّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ يَا ثَنِينَ اللَّهُ تَالِيَهُمَا.

۳۸۴ باب قول النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُدُّوْا الْبَابَ الْآبَابَ أَبِي بَكْرٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۸۵۵۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ عَنْ بَسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ خَيْرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ ذَلِكَ الْعَبْدَ مَا عِنْدَ اللَّهِ قَالَ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ فَعَجَّجْنَا لِيُكَاثِبَهُ أَنْ يُخَيَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمُنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَمَنِ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَا لِي بِهِ أَبَا بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّحِدًا خَلِيلًا غَيْرَ رَبِّي لَأَتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ وَلَكِنْ أَخُوهُ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ لَا يَتَّقِينَ فِي الْمَسْجِدِ بَابَ إِلَّا سُدَّ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ.

۳۸۵ باب فضلي أبي بكرٍ بعد النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۸۵۶۔ عبدالعزیز بن عبد اللہ، سلیمان، یحییٰ بن سعید، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگوں (صحابہ) کے درمیان ترجیح دیا کرتے تھے، تو ہم ابو بکر کو ترجیح دیتے۔ پھر عمر بن خطاب کو پھر عثمان بن عفان کو۔

باب ۳۸۶۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اگر میں کسی کو خلیل بناتا جس کو ابو سعید نے نقل کیا ہے کا بیان۔ ۸۵۷۔ مسلم، وہیب، ایوب، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو (اپنا) خلیل (خالص دوست) بناتا تو ابو بکر کو بناتا لیکن وہ میرے بھائی اور میرے صحابی ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو بے شک ان ہی (ابو بکرؓ) کو بناتا لیکن اخوت اسلام افضل ہے۔

۸۵۸۔ قتیبہ، عبد الوہاب، ایوب، حضرت عبد اللہ بن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں کہ کوفہ والوں نے ابن زبیر کو دادا کی میراث کے بارہ میں پوچھا تو کہا، اس شخص نے جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر میں اس امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ان ہی کو بناتا، یعنی حضرت ابو بکرؓ نے دادا کو باپ کے درجہ میں رکھا ہے۔

باب ۳۸۷۔ یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے۔

۸۵۹۔ حمیدی و محمد بن عبد اللہ، ابراہیم بن سعد، سعد، محمد بن جبیر، حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی، آپ ﷺ نے اس سے فرمایا پھر کسی وقت آگاس عورت نے عرض کیا اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں (یعنی انتقال فرما جائیں تو کیا

۸۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نَخْتَرُ بَيْنَ النَّاسِ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتُخَيَّرُ أَبَا بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثُمَّ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ.

۳۸۶ بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا قَالَ أَبُو سَعِيدٍ. ۸۵۷. حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي خَلِيلًا لَا تَتَّخِذُ أَبَا بَكْرٍ وَلَكِنْ أَخِي وَصَاحِبِي حَدَّثَنَا مُعَلَّى وَمُوسَى قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ أَيُّوبَ وَقَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَا تَتَّخِذُهُ خَلِيلًا وَلَكِنْ أَخُوهُ الْإِسْلَامَ أَفْضَلُ.

۸۵۸. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا مِثْلُهُ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَتَبَ أَهْلُ الْكُوفَةِ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ فِي الْحَدِّ فَقَالَ أَمَّا الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ خَلِيلًا لَا تَتَّخِذُهُ أَنْزَلَهُ أَبَا يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ.

۳۸۷ بَابُ.

۸۵۹. حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَتْ إِمْرَأَةً النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ قَالَتْ أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ

کروں) آپ ﷺ نے فرمایا اگر تو مجھ کو نہ پائے تو ابو بکر کے پاس چلی جانا۔

۸۶۰۔ احمد، اسلمیل، بیان، ویرہ، ہمام سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عمارؓ کو یہ کہتے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ پانچ غلاموں (۱) اور دو عورتوں اور ابو بکر کے سوا کوئی نہ تھا۔

۸۶۱۔ ہشام بن عمار، صدقہ بن خالد، زید بن واقد، بسر بن عبید اللہ، عائد اللہ ابی اور لیس، حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ابو بکرؓ اپنی چادر کا کنارہ اٹھائے ہوئے آئے، ان کا گھٹنا کھل گیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے یہ دوست لڑ کر آرہے ہیں، ابو بکر نے آکر سلام کیا اور کہا کہ میرے اور ابن خطاب کے درمیان کچھ جھگڑا ہو گیا میں نے بے ساختہ انہیں کچھ کہہ دیا، اس کے بعد میں شرمندہ ہوا اور میں نے ان سے معاف کر دینے کی درخواست کی لیکن انہوں نے معافی دینے سے انکار کر دیا، لہذا میں آپ کے پاس التجا لایا ہوں آپ نے تین مرتبہ فرمایا اے ابو بکر خدا تمہیں معاف کر دے، پھر عمر شرمندہ ہوئے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مکان پر گئے اور دریافت کیا ابو بکر یہاں ہیں؟ لوگوں نے کہا نہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے آپ کو سلام کیا آنحضرت کا چہرہ متغیر ہونے لگا حتیٰ کہ ابو بکر ڈر گئے اور دونوں گھٹنوں کے بل ہو کر عرض کیا کہ میں نے ہی ظلم کیا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا تعالیٰ نے مجھے تمہاری طرف بھیجا تو تم لوگوں نے کہا جھوٹا ہے اور ابو بکر نے کہا سچ کہتے ہیں اور انہوں نے اپنے مال و جان سے میری خدمت کی پس کیا تم میرے لئے میرے دوست کو چھوڑ دو گے یا نہیں دو مرتبہ (یہی فرمایا) اس کے بعد ابو بکر کو کسی نے نہیں ستایا۔

۸۶۲۔ معقل بن اسد، عبدالعزیز بن الحنظل، خالد الحذاء ابی عثمان

كَانَهَا تَقُولُ الْمَوْتُ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنْ لَمْ تَجِدْنِي فَأَتِي أَبَا بَكْرٍ.

۸۶۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الطَّيِّبِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَحَالِدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ بِشْرِ عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هَمَامٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمَارًا يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهُ إِلَّا خَمْسَةُ أَعْبِدٍ وَأَمْرَاتَانِ وَأَبُو بَكْرٍ.

۸۶۱۔ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ بَسْرِ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهُ عَنْ عَائِذِ اللَّهِ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ اخِذًا بِطَرَفِ ثَوْبِهِ حَتَّى أَبْدَى عَنْ رُكْبَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا صَاحِبُكُمْ فَقَدْ غَامَرَ فَسَلَّمَ وَقَالَ إِنِّي كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ ابْنِ الْخَطَّابِ شَيْءٌ فَأَسْرَعْتُ إِلَيْهِ ثُمَّ نَدِمْتُ فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَغْفِرَ لِي فَأَبَى عَلَيَّ فَأَقْبَلْتُ إِلَيْكَ فَقَالَ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّ عَمَرَ نَدِمَ فَأَتَانِي مَنْزِلَ أَبِي بَكْرٍ فَسَأَلَ أَتَمَّ أَبُو بَكْرٍ فَقَالُوا لَا فَأَتَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ فَجَعَلَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَيَّرُ حَتَّى أَشْفَقَ أَبُو بَكْرٍ فَحَفَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ أَنَا كُنْتُ أَظْلَمُ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ بَعَثَنِي إِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ صَدَقَ وَوَأَسَانِي بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَهَلْ أَنْتُمْ تَارِكُونِي صَاحِبِي مَرَّتَيْنِ فَمَا أُوذِيَ بَعْدَهَا.

۸۶۲۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

(۱) پانچ غلاموں سے مراد حضرت عمارؓ، زید بن حارثہؓ، عامر بن نفیرہؓ، ابو ثعلبہؓ اور عبید بن زید حبشیؓ مراد ہیں۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ ذات السلاسل میں ایک لشکر کا امیر مقرر کر کے بھیجا (وہ فرماتے ہیں) جب میں اس غزوہ سے لوٹ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو میں نے دریافت کیا، آپ کو سب سے زیادہ کس سے محبت ہے؟ فرمایا عائشہ سے، میں نے عرض کیا کہ مردوں میں کس سے زیادہ محبت ہے؟ فرمایا عائشہ کے باپ سے، میں نے عرض کیا، پھر کس سے فرمایا عمر سے، پھر آپ نے چند آدمیوں کا نام لیا۔

۸۶۳۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایک چرواہا اپنی بکریوں میں تھا کہ ایک بھیڑیے نے اس پر حملہ کیا، اور ایک بکری کو اٹھا کر لے گیا، چرواہے نے اس بکری کو بھیڑیے سے چھڑا لیا، تو بھیڑیے نے اس کی طرف متوجہ ہو کہا سچ کے دن (پھاڑنے والے) بکری کا کون محافظ ہوگا؟ جس دن کہ میرے سوا بکری چرانے والا کوئی نظر نہ آئے گا، اور ایک شخص تیل کو ہانکے جا رہا تھا کہ اس پر سوار ہو گیا تو تیل نے اس کی طرف متوجہ ہو کر کہا، مجھے اس لئے پیدا نہیں کیا گیا کہ تم مجھ پر سواری کرو، بلکہ میں کاشت کاری کے کاموں کے لئے پیدا کیا گیا ہوں، لوگوں نے یہ واقعہ سن کر سبحان اللہ کہا تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور ابو بکرؓ اور عمر بن خطاب اس پر ایمان لائے ہیں۔

۸۶۴۔ عبدان، عبد اللہ، یونس، زہری، ابن المسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنا ہے کہ میں سو رہا تھا، تو میں نے اپنے آپ کو ایک کنویں پر دیکھا جس پر ایک ڈول پڑا ہوا تھا میں نے اس ڈول سے جس قدر اللہ نے چاہا پانی کے ڈول نکالے، پھر ابن ابی قنفہ (ابو بکرؓ) نے ڈول لے لیا، انہوں نے ایک دو ڈول پانی کے نکالے، خدا تعالیٰ ان کی کمزوری کو معاف کرے اس کے بعد وہ ڈول چرس بن گیا اور عمر ابن خطاب نے اس کو لے لیا تو میں نے لوگوں میں کسی قوی و مضبوط شخص کو ایسا نہ پایا جو عمرؓ کی طرح چرس کھینچتا، اس نے بڑی قوت سے اس قدر

بُنَ الْمُخْتَارِ قَالَ خَالِدُ الْحَذَاءُ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ عَلَى حَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ فَقُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ فَقَالَ أَبُوهَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَدَّرَ رَجُلًا .

۸۶۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَاهُ رِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَمَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ غَدَا عَلَيْهِ الذِّئْبُ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِي فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبْعِ يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي وَيَبْنَارُ جُلُ يَسُوقُ بَقَرَةً قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا فَالْتَفَتَتْ إِلَيْهِ فَكَلِمَتُهُ فَقَالَتْ إِنِّي لَمْ أُخْلَقْ لِهَذَا وَلَكِنِّي أُخْلِقْتُ لِلْحَرْثِ قَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أَوْ مِنْ بِذَلِكَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا .

۸۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيْبِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلَى قَلْبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَتَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَتَزَعَهَا بِهَا دُؤُوبًا أَوْ دُؤُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ضَعْفَهُ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرَبًا فَأَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ أَرَ عَقْرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ

ڈول نکالے کہ سب لوگوں کو سیراب کر دیا۔

۸۶۵۔ محمد بن مقاتل، عبد اللہ، موسیٰ بن عقبہ، سالم بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص تکبر سے اپنے کپڑے کو لٹکائے گا قیامت کے دن خداوند تعالیٰ اس پر رحمت کی نظر سے نہ دیکھے گا، ابو بکرؓ نے کہا، میرے کپڑے کا ایک کونہ لٹک جاتا ہے، ہاں میں اس کی نگہداشت رکھوں تو خیر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک تم تکبر نہیں کرتے، موسیٰ کہتے ہیں کہ میں نے سالم سے دریافت کیا کہ حضرت عبد اللہ نے ”من جازارہ کے لفظ کہے ہیں؟ انہوں نے کہا میں نے تو ”ثوبہ“ کے لفظ سنے ہیں۔

۸۶۶۔ ابو الیمان، شعب، زہری، حمید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک قسم کی دو چیزیں دے، اس کو جنت کے دروازوں سے پکارا جائے گا خدا کے بندے خیر یہاں ہے، پس جو شخص نمازیوں میں سے ہو گا وہ نماز کے دروازے سے پکارا جائے گا، اور جو جہاد کرنے والوں سے ہو گا وہ جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو شخص صدقہ کرنے والوں میں سے ہو گا اس کو صدقہ کے دروازہ سے بلایا جائے گا اور جو شخص روزہ داروں میں سے ہو گا اس کو روزے کے دروازہ باب الریان سے پکارا جائے گا ابو بکرؓ نے عرض کیا، اور جو شخص ان سب دروازوں سے بلایا جائے گا اس کو پھر کوئی اندیشہ نہ ہو گا اور دریافت کیا، یا رسول اللہ! کیا کوئی شخص ان سب دروازوں سے پکارا جائے گا؟ آپ نے فرمایا اور میں امید رکھتا ہوں کہ اے ابو بکر تم ان ہی میں سے ہو۔

۸۶۷۔ اسلمیل، سلیمان، ہشام، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ زوجہ محترمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو ابو بکر مقام بخ میں تھے (اسمعیل کہتے ہیں کہ بخ مدینہ کے بالائی حصہ میں ایک مقام ہے) عمر

عمر حتیٰ ضرب الناس بعطین .

۸۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خِيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرَ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ أَحَدَ شِقْمَيْ نَوْبِي يَسْتَرْجِي إِلَّا أَنْ اتَّعَاهَدَ ذَلِكَ مِنْهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَسْتَ تَصْنَعُ ذَلِكَ خِيَلَاءَ قَالَ مُوسَى فَقُلْتُ لِسَالِمٍ أَذْكَرَ عَبْدَ اللَّهِ مِنْ جَرِّ إِزَارَةٍ قَالَ لَمْ أَسْمَعْهُ ذَكَرَ إِلَّا ثَوْبَهُ.

۸۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ اتَّفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ دُعِيَ مِنْ أَبْوَابٍ يَعْنِي الْجَنَّةَ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصِّيَامِ بَابِ الرِّيَّانِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا عَلَى هَذَا الَّذِي يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ وَقَالَ هَلْ يُدْعَى مِنْهَا كُلُّهَا أَحَدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ وَارْجُوا أَنْ تَكُونُ مِنْهُمْ يَا أَبَا بَكْرٍ.

۸۶۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَأَبُو بَكْرٍ بِالسَّخِّ
 قَالَ إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي بِالْعَالِيَةِ فَقَامَ عُمَرُ يَقُولُ
 وَاللَّهِ مَا مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَتْ وَقَالَ عُمَرُ: وَاللَّهِ مَا كَانَ يَقَعُ فِي نَفْسِي
 إِلَّا ذَاكَ وَلَيْسَ عِنْتَهُ اللَّهُ فَلْيَقْطَعَنَّ أَيْدِي رِجَالِ
 وَأَرْجُلَهُمْ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ عَنْ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلَهُ قَالَ يَا بِي أَنْتَ
 وَأُمِّي طُبْتَ حَيًّا وَمَيِّتًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ
 لَا يُدْبِقُكَ اللَّهُ الْمُؤْتَتِينَ أَبَدًا ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ أَيُّهَا
 الْحَالِفُ عَلَى رِسْلِكَ فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ
 جَلَسَ عُمَرُ فَحَمِدَ اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ وَأَتْنَى عَلَيْهِ
 وَقَالَ أَلَا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ
 يَعْبُدُ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ وَقَالَ إِنَّكَ
 مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ وَقَالَ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا
 رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنَّ مَاتَ
 أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى
 عَقْبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللَّهُ
 الشَّاكِرِينَ قَالَ فَتَشَجَّ النَّاسُ يَبْكُونَ قَالَ
 وَاجْتَمَعَتِ الْأَنْصَارُ إِلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فِي
 سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ فَقَالُوا مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ
 أَمِيرٌ فَذَهَبَ إِلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَ
 أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْحَرَّاحِ فَذَهَبَ عُمَرُ يَتَكَلَّمُ
 فَاسْكَنَهُ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ: وَاللَّهِ مَا
 أَرَدْتُ بِذَلِكَ إِلَّا أَنِّي قَدْ هَيَّيْتُ كَلَامًا قَدْ
 أَعْجَبَنِي خَشِيتُ أَنْ لَا يُبْلَغَهُ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ تَكَلَّمَ
 أَبُو بَكْرٍ فَتَكَلَّمَ أَبْلَغَ النَّاسِ فَقَالَ فِي كَلَامِهِ
 نَحْنُ الْأُمَرَاءُ وَأَنْتُمْ الْوُزَرَاءُ فَقَالَ حَبَّابُ بْنُ
 الْمُنْذِرِ: لَا وَاللَّهِ لَا نَفْعَ لَنَا مِنْ أَمِيرٍ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ
 فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَا وَلَكِنَّا الْأُمَرَاءُ وَأَنْتُمْ الْوُزَرَاءُ

یہ کہتے ہوئے کھڑے ہوئے، بخدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات نہیں ہوئی، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت عمر فرماتے تھے بخدا میرے دل میں بھی یہی تھا کہ یقیناً خدا تعالیٰ آپ ﷺ کو اٹھائے گا۔ اور آپ ﷺ چند لوگوں کے ہاتھ پیر کاٹ ڈالیں گے، اتنے میں ابو بکر آگئے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور کھولا، آپ ﷺ کا بوسہ لیا اور کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں آپ ﷺ حیات و ممات میں پاکیزہ ہیں، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے وہ آپ کو دو موتوں کا مزہ کبھی نہیں چکھائے گا (یہ کہہ کر) پھر اس کے بعد باہر آگئے اور عمر سے کہا، اے قسم کھانے والے صبر کرو، جب حضرت ابو بکرؓ باتیں کرنے لگے تو عمر بیٹھ گئے۔ پھر ابو بکر نے خدا کی حمد و ثناء بیان کی اور کہا خبردار ہو جاؤ جو لوگ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عبادت کرتے تھے تو ان کو معلوم ہو کہ آپ کا انتقال ہو گیا۔ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں وہ مطمئن رہیں کہ ان کا خدا زندہ ہے جس کو کبھی موت نہیں آئے گی اور خدا کا ارشاد ہے کہ آپ ﷺ یقیناً مر جائیں گے اور یہ لوگ بھی مر جائیں گے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو ایک رسول ہیں۔ آپ ﷺ سے پیشتر بھی بہت سے رسول گزر چکے، اگر وہ مر جائیں یا قتل کر دیئے جائیں تو کیا تم مرتد ہو جاؤ گے؟ اور جو شخص مرتد ہو جائے گا وہ خدا تعالیٰ کو ہر گز کچھ نقصان نہ پہنچا سکے گا، اور اللہ تعالیٰ شکر گزار لوگوں کو اچھا بدلہ دے گا۔ سب لوگ (یہ سن کر) بے اختیار رونے لگے۔ (راوی کا بیان ہے) کہ سقیفہ بنی ساعدہ میں انصار حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ہاں جمع ہوئے اور کہنے لگے کہ ایک امیر ہم میں سے ہو، اور ایک تم میں سے ہو، پھر حضرت ابو بکرؓ و عمر بن خطاب اور ابو عبیدہ بن جراح، حضرات سعد کے پاس تشریف لے گئے۔ حضرت عمرؓ نے گفتگو کرنی چاہی، لیکن حضرت ابو بکرؓ نے ان کو روک دیا۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ بخدا میں نے یہ ارادہ اس لئے کیا تھا کہ میں نے ایک ایسا کلام سوچا تھا جو میرے نزدیک بہت اچھا تھا مجھے اس بات کا ڈر تھا کہ وہاں تک ابو بکر رضی اللہ عنہ نہیں پہنچیں گے۔ لیکن ابو بکر نے ایسا کلام کیا جیسے بہت بڑا فصیح و بلیغ آدمی گفتگو کرتا ہے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں بیان کیا کہ

ہم لوگ امیر بنیں گے تم وزیر ہو۔ اس پر حباب بن منذر نے کہا کہ نہیں بخدا! ہم یہ نہ کریں گے بلکہ ایک امیر ہم میں سے بنا لاؤ ایک امیر تم میں سے مقرر کیا جائے گا، حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا نہیں بلکہ ہم امیر و صدر بنیں گے اور تم وزیر اس لئے کہ قریش باعتبار مکان کے تمام عرب میں عمدہ برتر اور فضائل کے لحاظ سے بڑے اور بزرگ تریں، لہذا تم عمرؓ ابو عبیدہ بن جراح سے بیعت کر لو، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے، جی نہیں ہم تو آپ سے بیعت کریں گے، آپ ہمارے سردار اور ہم سب میں بہتر اور ہم سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ہیں پس حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکرؓ کا ہاتھ پکڑ لیا، اور ان سے بیعت کر لی، اور لوگوں نے آپ سے بیعت کی جس پر ایک کہنے والے نے کہا کہ تم نے سعد بن عبادہ کو قتل کر دیا حضرت عمرؓ نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے ہی اسے قتل کر دیا ہے، عبد اللہ بن سالم زبیدی، عبد الرحمن بن قاسم، قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک دوسری روایت میں مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے وقت آنکھیں اوپر اٹھ گئیں اور آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا فی الرقیق الاعلیٰ یعنی رقیق اعلیٰ خدا تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہوں اور پوری حدیث بیان کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی جو تقریر ہوئی اس سے اللہ تعالیٰ نے بہت نفع پہنچایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے سے ڈرایا۔ ان میں جو نفاق تھا خدا تعالیٰ نے عمر کی وجہ سے دور کیا پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ہدایت دکھائی۔ اور جو حق ان پر تھا وہ ان کو بتلایا پھر لوگ اس آیت کی تلاوت کرتے ہوئے باہر نکلے وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل الشاکرین۔

۸۶۸۔ محمد سفیان، جامع، ابو یعلیٰ، حضرت محمد بن حنفیہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے اپنے والد (حضرت علی) سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر کون ہے؟ انہوں نے فرمایا، ابو بکرؓ، محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں پھر میں نے کہا ان کے بعد کون ہے؟ فرمایا عمرؓ تو میں ڈر گیا کہ اب کی مرتبہ وہ عثمان کا نام لیں گے تو میں نے اس لئے کہا، تو پھر آپ؟ آپ

هُمْ أَوْسَطُ الْعَرَبِ دَارًا وَ أَعَزُّهُمْ أَحْسَابًا فَبَايَعُوا عُمَرَ أَوْ أَبَا عُبَيْدَةَ فَقَالَ عُمَرُ بَلْ نَبَايَعُكَ أَنْتَ فَأَنْتَ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَأَحَبُّنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ عُمَرُ بِيَدِهِ فَبَايَعَهُ وَبَايَعَهُ النَّاسُ فَقَالَ قَائِلٌ قَتَلْتُمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَقَالَ عُمَرُ قَتَلَهُ اللَّهُ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: شَخَّصَ بَصَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى ثَلَاثًا وَقَصَّ الْحَدِيثَ قَالَتْ فَمَا كَانَتْ مِنْ خُطْبَتَيْهِمَا مِنْ خُطْبَةٍ إِلَّا نَفَعَ اللَّهُ بِهَا لَقَدْ خَوَّفَ عُمَرُ النَّاسَ وَإِنَّ فِيهِمْ لِنَفَاقًا فَرَدَّهُمُ اللَّهُ بِذَلِكَ ثُمَّ لَقَدْ بَصَرَ أَبُو بَكْرٍ النَّاسَ الْهُدَى وَعَرَفَهُمُ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْهِمْ وَخَرَجُوا بِهِ يَتْلُونَ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ إِلَى الشَّاكِرِينَ.

۸۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنْفِيَّةِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أَيْ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عُمَرُ وَخَشِيشٌ أَنَّ يَقُولُ عُثْمَانُ قُلْتُ ثُمَّ أَنْتَ قَالَ مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ

مِنَ الْمُسْلِمِينَ .

۸۶۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْبَدَاتِ الْحَبَشِ انْفَقَطَ عِقْدَلِي فَأَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى التِّمَاسِهِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَأَتَى النَّاسُ أَبَا بَكْرٍ فَقَالُوا أَلَا تَرَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلَى فِجْذِي قَدْ نَامَ فَقَالَ حَسِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ قَالَتْ فَعَاتَبَنِي وَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ يَطْعَنُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتَيَّ فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحْرُكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فِجْذِي فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ التِّيمِّمْ فَتَيَمَّمُوا فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ الْحَضِرِ مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَوَجَدْنَا الْعِقْدَلَ تَحْتَهُ .

۸۷۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ ذُكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَتَفَقَّ مِثْلَ أَحَدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مَدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفُهُ تَابَعَهُ جَرِيرٌ وَعَدُّدُ اللَّهِ

نے فرمایا میں تو مسلمانوں میں سے ایک مسلمان ہوں۔
۸۶۹۔ قتیبہ بن سعید، مالک، عبدالرحمن بن قاسم، قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ گئے جب ہم بیداء یا ذات الحیش میں پہنچے تو میرا ایک ہار گر گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے تلاش کرنے کے لئے وہاں مقام فرمایا لوگ بھی آپ کے ساتھ ٹھہر گئے ہم جس مقام پر ٹھہرے تھے اس جگہ پانی نہ تھا نیز ہم لوگوں میں سے کسی کے پاس پانی نہ تھا تو لوگوں نے ابو بکر کے پاس آکر کہا کیا آپ نہیں دیکھتے؟ عائشہ نے کیا کیا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور لوگوں کے ساتھ ٹھہریا حالانکہ وہ لوگ نہ پانی پر ٹھہرے نہ ان کے پاس پانی ہے چنانچہ ابو بکر ہمارے پاس آئے اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک میرے زانو پر رکھے ہوئے خواب استراحت فرما رہے تھے تو انہوں نے فرمایا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سب لوگوں کو روک لیا ہے وہ نہ پانی پر (ٹھہرے) ہیں اور نہ ان کے پاس پانی ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں پھر انہوں نے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ان سے کہلوانا چاہا وہ کہا اور اپنے ہاتھ سے وہ میرے کوکھ میں کچھ کے دینے لگے مجھ کو حرکت کرنے سے صرف اس بات نے روک لیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے زانو پر (سورہ) تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوتے رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی اور پانی نہ تھا اس لئے خدا تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمائی اور لوگوں نے تیمم کیا تو اسید بن حضیر نے کہا کہ اے آل ابی بکر یہ تمہاری پہلی برکت نہیں ہے (پہلے بھی برکتیں ظاہر ہو چکی ہیں) حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر ہم نے اس اونٹ کو جس پر میں سوار تھی اٹھایا تو وہ ہمارا اس کے نیچے پڑا ل گیا۔

۸۷۰۔ آدم بن ابی ایاس، شعبہ، اعمش، ذکوان، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے اصحاب کو برا نہ کہو اس لئے کہ اگر کوئی تم میں سے احد پہاڑ کے برابر سونا اللہ تبارک و تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے تو میرے اصحاب کے ایک مد (سیر بھر وزن) یا آدھے (کے ثواب) کے برابر بھی (ثواب کو) نہیں پہنچ

سکتا (۱)۔

۸۷۱۔ محمدؐ، یحییٰؑ، سلیمان شریکؑ، سعید بن میتبؑ، حضرت ابو موسیٰؓ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے گھر میں وضو کر کے باہر نکلے، اور جی میں کہا کہ میں آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لگا رہوں گا، اور آپ ہی کے ہمراہ رہوں گا، وہ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے مسجد میں جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پوچھا لوگوں نے بتلایا کہ آپ اس جگہ تشریف لے گئے ہیں بھی آپ کے نشان قدم مبارک پر چلا یہاں تک کہ چاہ اریس پر جا پہنچا، اور دروازہ پر بیٹھ گیا اور اس کا دروازہ کھجور کی شاخوں کا تھا، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت سے فارغ ہوئے، اور آپ نے وضو کیا، پھر میں آپ کے پاس گیا، تو آپ میرا ریس پر تشریف فرما تھے، آپ اس کے چبوترے کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے اور اپنی پنڈلیوں کو کھول کر کنویں میں لٹکا دیا تھا میں نے سلام کیا اس کے بعد میں لوٹ آیا اور دروازہ پر بیٹھ گیا اور اپنے جی میں کہا کہ آج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دربان بنوں گا پھر حضرت ابو بکرؓ آئے اور انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے پوچھا کون؟ انہوں نے کہا ابو بکر! میں نے کہا ٹھہریے، پھر میں آپ کے پاس گیا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ابو بکر اجازت مانگتے ہیں فرمایا ان کو اجازت دو اور جنت کی بشارت دے دو میں نے آگے بڑھ کر ابو بکرؓ سے کہا اندر آجائیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو جنت کی خوشخبری دیتے ہیں چنانچہ ابو بکرؓ اندر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی داہنی طرف چبوترے پر بیٹھ گئے اور انہوں نے بھی اپنے دونوں پاؤں کنویں میں لٹکا دیئے اور اپنی پنڈلیاں کھول لیں پھر میں لوٹ گیا اور اپنی جگہ بیٹھ گیا میں نے اپنے بھائی کو گھر میں وضو کرتا ہوا چھوڑا تھا، وہ میرے ساتھ آنے والا تھا، میں نے اپنے جی میں کہا کاش اللہ فلاں شخص (یعنی میرے بھائی) کے ساتھ بھلائی کرے اور اسے بھی یہاں لے آئے، یکا یک ایک شخص نے دروازہ ہلایا میں نے کہا کون؟ اس نے کہا عمرؓ میں نے کہا ٹھہریے میں رسول اللہ صلی اللہ

بُن دَاوُدَ أَبُو مُعَاوِيَةَ وَمَحَاضِرُ عَنِ الْأَعْمَشِ.
۸۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ أَبُو الْحَسَنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبَّانٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ شَرِيكَ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَقُلْتُ لَأَلْزَمَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا كُونَنَّ مَعَهُ يَوْمِي هَذَا، قَالَ فَجَاءَ الْمَسْجِدَ فَسَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا خَرَجَ وَوَجَّهَ هَهُنَا فَخَرَجْتُ عَلَى آثَرِهِ أَسْأَلُ عَنْهُ حَتَّى دَخَلَ بَيْتَ أَرَيْسٍ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ وَبَابُهَا مِنْ جَرِيدٍ حَتَّى قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَةً فَتَوَضَّأَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلَى بَيْتِ أَرَيْسٍ وَتَوَسَّطَ قُفْفَاهَا وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبَيْرِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ أَنْصَرَفْتُ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ فَقُلْتُ لَأَكُونَنَّ بَوَّابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَدَفَعَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ ثُمَّ ذَهَبَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَأَقْبَلْتُ حَتَّى قُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ ادْخُلْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَجَلَسَ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ فِي الْقَفِّ وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبَيْرِ كَمَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ وَقَدْ تَرَكْتُ أَحْيَى يَتَوَضَّأُ وَيُلْحِقُنِي فَقُلْتُ إِنْ يُرِدِ اللَّهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا

(۱) دوسرا کوئی شخص خرچ کرنے میں صحابہ کو نہیں پہنچ سکتا اس لیے کہ صحابہ کا خرچ کرنا شدید ضرورت اور تنگ دستی کے ہوتے ہوئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت میں کامل اخلاص کے ساتھ تھا، بعد والے لوگوں میں یہ چیز اس درجہ کی نہیں۔

علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کر کے عرض کیا، عمر بن خطاب آئے ہیں اجازت مانگتے ہیں فرمایا ان کو اجازت دو اور انہیں بھی جنت کی بشارت دے دو میں نے حضرت عمرؓ کے پاس جا کر کہا اندر آجائیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو جنت کی بشارت دی ہے، وہ اندر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چہوتہ پر آپ ﷺ کے بائیں طرف بیٹھ گئے اور انہوں نے بھی اپنے دونوں پاؤں کنویں میں لٹکا دیئے اس کے بعد میں لوٹا اور اپنی جگہ جا بیٹھا پھر میں نے کہا کہ کاش اللہ تعالیٰ فلاں شخص (یعنی میرے بھائی) کے ساتھ بھلائی کرتا اور اسے بھی یہاں لے آتا چنانچہ ایک شخص آیا دروازہ پر دستک دینے لگا میں نے پوچھا کون؟ اس نے کہا عثمان بن عفان! میں نے کہا ٹھہریئے اور میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اندر آکر اطلاع دی فرمایا ان کو اندر آنے کی اجازت دو نیز انہیں جنت کی بشارت دو، ایک مصیبت پر جو ان کو پہنچے گی، میں ان کے پاس گیا اور میں نے ان سے کہا اندر آجائیے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو جنت کی بشارت دی ہے ایک مصیبت پر جو آپ کو پہنچے گی پھر وہ اندر آئے اور انہوں نے چہوتہ کو بھرا ہوا دیکھا تو اس کے سامنے دوسری طرف بیٹھ گئے (شریک راوی حدیث) فرماتے ہیں کہ سعید بن مسیب کہتے تھے میں نے اس کی تاویل ان کی قبروں سے لی ہے۔

۸۷۲۔ محمد بن بشار، یحییٰ سعید، قتادہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ہمراہ حضرات ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ کوہ احد پر چڑھے، اچانک پہاڑ (احد) ان کے ساتھ (جوش مسرت سے) جھومنے لگا تو آپ نے فرمایا احد! ٹھہر جا تیرے اوپر ایک نبی ہے ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

۸۷۳۔ احمد، وہب، صخر، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (میں نے خواب میں دیکھا) کہ میں ایک کنویں کے اوپر ہوں اور اس سے پانی کھینچ رہا ہوں ابو بکر اور عمر میرے پاس آئے ابو بکر نے ڈول لیا تو انہوں نے ایک دو ڈول پانی کے نکالے اور ان کے ڈول

یُرِيدُ أَخَاهُ يَأْتِي بِهِ فَإِذَا إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ ثُمَّ جَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ هَذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ أَتَذُنُ لَهُ وَبَشِيرُهُ بِالْحَنَّةِ فَجَعَلْتُ أَذْخُلُ وَأَبْشُرُكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ فَحَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَفِّ عَنْ يَسَارِهِ وَذَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبُئْرِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَحَلَسْتُ فَقُلْتُ إِنَّ يُرِيدُ اللَّهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا يَأْتِي بِهِ فَجَاءَ إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ فَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ فَخَبَّرْتُهُ فَقَالَ أَتَذُنُ لَهُ وَبَشِيرُهُ بِالْحَنَّةِ عَلَى بِلْوَى تُصِيبُهُ فَقُلْتُ لَهُ أَذْخُلُ وَبَشَّرُكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَنَّةِ عَلَى بِلْوَى تُصِيبُكَ فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقَفَّ قَدْ مَلَأَ فَحَلَسَ وَجَاهَهُ مِنَ الشَّقِّ الْآخَرِ قَالَ شَرِيكَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فَأَوَّلَتْهَا قُبُورُهُمْ.

۸۷۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أَحَدًا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَقَالَ أَتَبْتُ أَحَدًا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ.

۸۷۳۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا صَخْرٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْمَ أَنَا عَلَى بَيْرٍ أَتْرَعُ مِنْهَا جَاءَ نَبِيٌّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَأَخَذَ أَبُو

کھینچنے میں کمزوری (پانی جاتی) تھی خدا تعالیٰ معاف کر میں پھر عمر بن خطابؓ نے ابو بکرؓ کے ہاتھ سے وہ ڈول لے لیا، جو ان کے ہاتھ میں چرس بن گیا پس میں نے کسی جوان قوی، مضبوط شخص کو نہیں دیکھا جو ایسی قوت کے ساتھ کام کرتا ہو انہوں نے اس قدر پانی کھینچا کہ تمام لوگ سیراب ہو گئے، پانی کافی ہونے کی وجہ سے اس جگہ کو لوگوں نے اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ بنالیا۔

۸۷۴۔ ولید بن صالح، عیسیٰ بن یونس، عمر بن سعید بن ابوالحسین مکی، ابن ابی ملیکہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا میں کچھ لوگوں میں کھڑا تھا کہ انہوں نے حضرت عمر کے لئے خدا تعالیٰ سے دعا کی اور ان کا جنازہ تابوت پر رکھا جا چکا تھا۔ اچانک ایک شخص میرے پیچھے سے آیا، اس نے میرے شانے پر ہاتھ رکھ کر کہا (اے عمر) اللہ تعالیٰ تم پر رحم کر میں میں امید کرتا تھا کہ خدا تعالیٰ تم کو تمہارے ساتھیوں کے ساتھ رکھے گا، اس لئے کہ میں اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کرتا تھا کہ میں ابو بکرؓ اور عمرؓ (فلاں جگہ) گئے، بے شک مجھ کو امید واثق تھی کہ خدا تعالیٰ تم کو ان دونوں حضرات کے ساتھ رکھے گا میں نے جب پیچھے پھر کر دیکھا تو وہ علی بن ابی طالب تھے جنہوں نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔

۸۷۵۔ محمد بن یزید الکوفی، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، محمد بن ابراہیم، عروہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں، عروہ کہتے ہیں، میں نے عبد اللہ بن عمرو سے دریافت کیا وہ سخت ترین بات کون سی تھی جو مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کی؟ انہوں نے فرمایا میں نے عقبہ بن ابی معیط کو دیکھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے، اس نے اپنی چادر آپ کی گردن مبارک میں ڈال کر آپ کا گلا بہت زور سے گھونٹا شروع کیا اتنے میں حضرت ابو بکرؓ آگئے اور اس کو آپ سے ہٹایا اور کہا، کیا تم ایسے شخص کو مارے ڈالتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے اور تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے معجزے بھی لا چکا ہے۔

بَكَرِ الدَّلْوُ فَتَزَعُ دَنُوبًا أَوْ دَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ الْحَطَّابِ مِنْ يَدِ أَبِي بَكْرٍ فَاسْتَحَالَتْ فِي يَدِهِ عَرَبًا فَلَمْ أَرِ عَبْرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَغْرِى قَرِيَّةً فَتَزَعُ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بَعْطَنَ قَالَ وَهَبْ: الْعَطْنُ مَبْرَكُ الْإِبِلِ يَقُولُ حَتَّى رَوَيْتِ الْإِبِلَ فَأَنَاخَتْ .

۸۷۴۔ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحُسَيْنِ الْمَكِّيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنِّي لَوَاقِفٌ فِي قَوْمٍ قَدَعُوا اللَّهَ لِعُمَرَ بْنِ الْحَطَّابِ وَقَدْ وُضِعَ عَلَى سَرِيرِهِ إِذَا رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي قَدْ وَضَعَ مِرْقَهُ عَلَى مَنْكِبِي يَقُولُ رَحِمَكَ اللَّهُ إِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ يُجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ لِأَنِّي كَثِيرًا مَا كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كُنْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَفَعَلْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنْطَلَقْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَإِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ يُجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَهُمَا فَالْتَفَتُ فَإِذَا هُوَ عَلَى بَنِي أَبِي طَالِبٍ .

۸۷۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو عَنْ أَشَدِّ مَا صَنَعَ الْمُشْرِكُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَوَضَعَ رِذَاءَهُ فِي عُقْبِهِ فَخَنَقَهُ بِهِ خَنْقًا شَدِيدًا فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى دَفَعَهُ عَنْهُ فَقَالَ اتَّقَتْلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَ كُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ .

باب ۳۸۸۔ قرشی عدوی ابو حفص حضرت عمر بن خطاب کے فضائل کا بیان۔

۸۷۶۔ حجاج، عبدالعزیز، محمد بن المنکدر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (خواب میں) میں نے اپنے آپ کو جنت میں جاتے ہوئے دیکھا تو اچانک ابو طلحہ کی بیوی رمیصاء کو دیکھا اور میں نے قدموں کی چاپ سنی، میں نے دریافت کیا یہ کون ہے؟ تو اس نے کہا یہ حضرت بلال ہیں وہاں میں نے ایک محل بھی دیکھا جس کے صحن میں ایک نوجوان عورت بیٹھی ہوئی تھی میں نے دریافت کیا یہ کس کا محل ہے؟ ایک شخص نے کہا عمر بن خطاب کا میں نے چاہا اندر جا کر محل دیکھ لیکن پھر تمہاری غیرت مجھے یاد آگئی حضرت عمر نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، یا رسول اللہ کیا میں آپ کے داخل ہونے پر غیرت کروں گا۔

۸۷۷۔ سعید بن ابی مریم، عقیل، ابن شہاب، سعید بن مسیب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اکٹھے تھے کہ آپ نے فرمایا میں نے سوتے میں اپنے آپ کو جنت میں موجود پایا، وہاں ایک عورت ایک محل کے گوشہ میں وضو کر رہی تھی میں نے دریافت کیا کہ یہ کس شخص کا محل ہے؟ تو جنت کے لوگوں نے کہا یہ عمرؓ کا ہے تو ان کی غیرت مجھے یاد آگئی اور میں پیچھے لوٹ آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور کہا کہ رسول اللہ! کیا میں آپ پر غیرت کروں گا۔

۸۷۸۔ محمد بن المبارک، یونس، زہری، حمزہ سے بیان کرتے ہیں کہ حمزہ اپنے والد حضرت عمر بن خطاب کے ذریعہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سو رہا تھا کہ میں نے خواب میں دودھ پیا، پھر میں نے دودھ کی سیرابی کی حالت کو دیکھا کہ اس کا اثر میرے ناخنوں سے ظاہر ہو رہا ہے پھر میں نے (پیالہ کا بچا ہوا دودھ) عمر کو دے دیا لوگوں نے دریافت کیا اس خواب کی تعبیر آپ نے کیا دی فرمایا علم۔

۳۸۸ بَاب مَنَاقِبِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَبِي حَفْصٍ الْقُرَشِيِّ الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ .

۸۷۶۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْمَاجِشُونُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُكْدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُنِي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِالرَّمِيصَاءِ امْرَأَةٍ أَبِي طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ خَشْفَةً فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ هَذَا بِلَالٌ وَرَأَيْتُ قَصْرًا بَيْنَائِهِ جَارِيَةٌ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا فَقَالَ لِعُمَرَ فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَأَنْظَرُ إِلَيْهِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ عُمَرُ بِأُمِّي وَأَبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعَلَيْكَ أَغَارٌ .

۸۷۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَوَضَّأَتْ إِلَى جَانِبِ قَصْرِ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِعُمَرَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُذْبِرًا فَبَكَى عُمَرُ قَالَ أَعَلَيْكَ أَغَارٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ .

۸۷۸۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ أَبُو جَعْفَرٍ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي حَمْرَةُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ شَرِبْتُ يَغْنَى اللَّبَنِ حَتَّى أَنْظَرُ إِلَى الرَّيِّ يَجْرِي فِي طَفْرِي أَوْفَى أَظْفَارِي ثُمَّ نَاوَلْتُ عُمَرَ فَقَالُوا فَمَا أَوْلَتْهُ قَالَ الْعِلْمُ .

۸۷۹۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، محمد بن بشر، عبید اللہ، ابو بکر بن سالم، سالم، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنے آپ کو خواب میں دکھلایا گیا کہ میں ایک کنویں پر کھڑا ہوا اتنا بڑا ڈول جو ایک اونٹنی نکال سکتی ہے نکال رہا ہوں پھر ابو بکر آئے اور انہوں نے ایک یادو ڈول نکالے مگر کمزور طریقہ سے اللہ تعالیٰ ان کو بخش دے ان کے بعد عمر بن خطاب آئے تو ڈول چرس بن گیا میں نے کسی طاقتور مضبوط قوی شخص کو نہ دیکھا کہ وہ عمر (رضی اللہ عنہ) کی طرح کام کرتا ہو یہاں تک کہ تمام لوگ سیراب ہو گئے اور بیٹھ گئے۔

۸۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ سَالِمٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمِيتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَنْزَعُ بِدَلْوٍ بِكَرَّةٍ عَلَى قَلْبٍ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَتَرَخَ دَلْوًا أَوْ دَلْوَيْنِ نَزْعًا ضَعِيفًا وَاللَّهُ يَعْرِفُهُ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ أَرَعَبَقْرِيًا يَفْرِي قَرِيَةً حَتَّى رَوَى النَّاسُ وَضَرَبُوا بَعْطِينَ قَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ: الْعَبَقْرِيُّ عَتَاقُ الزَّرَّابِيِّ وَقَالَ يَحْيَى الزَّرَّابِيُّ الطَّنَافِسُ لَهَا خَمَلٌ رَقِيقٌ مَبْنُوتَةٌ كَثِيرَةٌ.

۸۸۰۔ علی، یعقوب، ابراہیم، صالح، ابن شہاب، عبد الحمید، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کی (ایک دن) اجازت طلب کی، اس وقت کچھ عورتیں قریش کی (یعنی ازواج مطہرات) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی ہوئی باتیں کر رہی تھیں اور باتیں کرنے میں ان کی آوازیں آپ سے بلند ہو رہی تھیں۔ جب حضرت عمرؓ نے (آپ سے) اجازت طلب کی اور ان عورتوں نے ان کی آواز سنی تو وہ اٹھ کھڑی ہوئیں اور پردہ میں ہو گئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرؓ کو اجازت دی چنانچہ وہ اندر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسکراتے ہوئے دیکھ کر حضرت عمرؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! خدا تعالیٰ آپ کے دانتوں کو ہمیشہ ہنسائے آپ اس وقت کیوں مسکرا رہے ہیں؟ حضور نے فرمایا، ان عورتوں کی حالت پر مجھ کو تعجب ہے (میرے پاس بیٹھی ہوئی شور مچا رہی تھیں) تمہاری آواز سننے ہی پردہ میں چلی گئیں حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ آپ اس بات کے زیادہ مستحق تھے کہ وہ آپ سے ڈریں پھر حضرت عمرؓ نے ان عورتوں کو مخاطب کر کے کہا، اے اپنی جان کی دشمن عورتوں! کیا تم مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتیں؟ انہوں

۸۸۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمَنَّهُ وَيَسْتَكْثِرُنَّهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ عَلَى صَوْتِهِ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ ابْنَ الْخَطَّابِ قُمْنَ فَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ أَضْحَكَ اللَّهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ هَؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ فَقَالَ عُمَرُ فَأَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَهَبَنَّ

نے کہا ہاں تم سے اس لئے ڈرتی ہیں کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہ نسبت عادت کے سخت اور سخت گو ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے فرمایا! اے خطاب کے بیٹے کوئی اور بات کرو، ان کو چھوڑو مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ جب تم سے شیطان کسی راستہ میں چلتے ہوئے ملتا ہے، تو وہ تمہارے راستہ کو چھوڑ کر کسی اور راہ پر چلنے لگتا ہے۔

۸۸۱۔ محمد، یحییٰ، اسماعیل، قیس، حضرت عبد اللہ بن مسعود بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب سے حضرت عمرؓ اسلام لائے ہیں، اس وقت سے ہم برابر کامیاب اور غالب رہے ہیں۔

۸۸۲۔ عبدان، عبد اللہ، عمر بن سعید، ابن ابی ملیکہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عمرؓ اپنے تابوت پر رکھے گئے تو لوگوں نے ان کو گھیر لیا وہ لوگ دعا مانگتے جاتے تھے اور نماز پڑھتے تھے، اس سے بیشتر کہ جنازہ اٹھایا جائے میں بھی ان ہی لوگوں میں تھا کہ یکایک ایک شخص نے میرا شانہ پکڑ لیا اور وہ حضرت علیؓ تھے، پھر انہوں نے حضرت عمرؓ کے لئے دعائے رحمت کی اور کہا اے عمر! تم نے اپنے بعد کسی ایسے شخص کو نہیں چھوڑا جو عمل کے اعتبار سے مجھے تم جیسا محبوب ہو تا، اور بخدا میں خیال کرتا تھا کہ خدا تعالیٰ تم کو تمہارے دونوں ساتھیوں کے ساتھ رکھے گا اور میں خیال کرتا ہوں کہ میں نے اکثر و بیشتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میں تھا اور ابو بکرؓ و عمرؓ اور میں گیا اور ابو بکرؓ و عمرؓ اور میں داخل ہوا اور ابو بکرؓ و عمرؓ اور میں نکلا اور ابو بکرؓ و عمرؓ (یعنی آپ اپنے ہر کام و فعل میں ان کو شریک رکھتے تھے)

۸۸۳۔ مسدد، یزید بن زریج، سعید، خلیفہ، محمد بن سوار، کہمس بن منہال، سعید، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک روز رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ پر چڑھے اور آپ کے ہمراہ حضرات ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ بھی تھے پس احد حرکت کرنے لگا مسرت میں جھومنے لگا، جس پر آپ نے اس پر ایک ٹھوکر لگائی اور فرمایا اے احد ٹھہر جا اس لئے کہ تیرے اوپر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ يَاعَدُوَاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَبْنَنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ نَعَمْ أَنْتَ أَقْظُ وَأَعْلَظُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْهَايَا ابْنَ الْخَطَابِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لِقَيْكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجَاقِظُ إِلَّا سَلَكَ فَجَا غَيْرَ فَجَكَ .

۸۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مِنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ .

۸۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ وَضَعَ عُمَرُ عَلَى سَرِيرِهِ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُونَ وَيُصَلُّونَ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ وَأَنَا فِيهِمْ فَلَمْ يَرْعَنِ إِلَّا رَجُلٌ أَحَدُ مَنْكِبِي فَإِذَا عَلِيٌّ فَنَزَحَ عَلَيَّ عُمَرُ وَقَالَ: مَا خَلَّفْتُ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِنْكَ وَيَأْمُرُ اللَّهُ إِنْ كُنْتُ لَا ظُنُّنَّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ وَحَسِبْتُ أَنِّي كُنْتُ كَثِيرًا أَسْمَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كُنْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَذَهَبَتْ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَدَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ .

۸۸۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ وَكَهْمَسُ بْنُ الْمُنْهَالِ قَالَا حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُحُدٍ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضْرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ اثْبُتْ أُحُدُ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا

نَبِيٍّ أَوْ صِدِّيقٍ أَوْ شَهِيدَانِ .

۸۸۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلَنِي ابْنُ عُمَرَ عَنْ بَعْضِ شَأْنِهِ يَعْنِي عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حِينَ قُبِضَ كَانَ أَحَدٌ وَأَجُودَ حَتَّى انْتَهَى مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ .

۸۸۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ وَمَاذَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟ قَالَ لَا شَيْءَ إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ أَنَسٌ قَالَا أَعْزَمْنَا بِشَيْءٍ فَرَحْنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ أَنَسٌ قَالَا أَعْزَمْنَا بِشَيْءٍ فَرَحْنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ وَآرَجُو أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ بِحَبِيبِي إِيَّاهُمْ وَإِنْ لَمْ أَعْمَلْ بِمِثْلِ أَعْمَالِهِمْ .

۸۸۴۔ یحییٰ ابن وہب، عمر، زید، حضرت اسلم سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابن عمرؓ نے مجھ سے حضرت عمرؓ کے بعض حالات دریافت کئے تو میں نے ان سے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جب سے آپ کی وفات ہوئی ہے میں نے کبھی کسی کو حضرت عمرؓ سے زیادہ صالح اور سخی تر نہیں دیکھا، اور یہ تمام خوبیاں حضرت عمر بن خطابؓ پر ختم ہو گئیں۔

۸۸۵۔ سلیمان، حماد، ثابت، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کی بابت دریافت کیا کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا تم نے اس کے لئے کیا سامان تیار کیا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ میں نے بجز اس کے کوئی تیار نہیں کیا کہ میں اللہ اور اس کے رسول کو محبوب رکھتا ہوں اس پر حضور پر نور نے فرمایا تم اسی کے ساتھ ہو گے جس کو تم دوست رکھتے ہو حضرت انس کہتے ہیں کہ ہم کسی بات پر اتنے خوش نہیں ہوئے جس قدر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول پر کہ تم اسی کے ساتھ ہو گے، جس کو تم دوست رکھو گے، سرور ہوئے حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمرؓ کو دوست رکھتا ہوں اور مجھے امید واثق ہے کہ چونکہ مجھے ان حضرات سے محبت ہے لہذا میں ان کے ہمراہ ہوں گا اگرچہ میں نے ان حضرات جیسے اعمال نہیں کئے۔

۸۸۶۔ یحییٰ بن قزعة، ابراہیم بن سعد، سعد، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم سے پہلی امتوں میں کچھ لوگ محدث ہوا کرتے تھے اگر میری امت میں کوئی محدث (ملہم) ہوا تو وہ عمرؓ ہو گا زکریا ابن ابی زائدہ، سعد، ابی سلمہ، حضرت ابو ہریرہ کی دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پیشتر بنی اسرائیل میں کچھ لوگ ایسے ہوتے تھے کہ ان سے (اللہ تعالیٰ کی جانب سے) باتیں کی جاتی تھیں بغیر اس کے کہ وہ نبی ہوں، پس اگر میری امت میں ایسا کوئی ہو گا تو عمر ہو گا۔

۸۸۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ مُحَدِّثُونَ فَإِنْ يَكُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَإِنَّهُ عُمَرُ زَادَ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ رِجَالٌ يُكَلِّمُونَ مِنْ غَيْرِ أَنْ

يَكُونُوا نَبِيَّاءَ فَإِنْ يَكُنْ مِنْ أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ
فَعَمْرُ.

۸۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
اللَيْثُ حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ
بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ
سَمِعْنَا أَبَاهُ رِزَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَمَا رَأَى
فِي غَنَمِهِ عَذَا الذِّئْبُ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهَا
حَتَّى اسْتَقْفَدَهَا فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ لَهُ
مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبْعِ لَيْسَ لَهَا رَاعٌ غَيْرِي فَقَالَ
النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَإِنِّي أَوْمِنُ بِهِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعَمْرٌ وَمَا تَمَّ
أَبُو بَكْرٍ وَعَمْرٌ.

۸۸۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو
أُمَامَةَ ابْنُ سَهْلٍ بْنُ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْحُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ
رَأَيْتُ النَّاسَ عَرِضُوا عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمْصٌ
فَمِنْهَا مَا يَلُغُ الثَّدْيَ وَمِنْهَا مَا يَلُغُ ذُؤُنَ ذَلِكَ
وَعَرِضَ عَلَيَّ عَمْرٌ وَعَلَيْهِ قِمِصٌ اجْتَرَهُ قَالُوا
فَمَا أَوْلَتْهُ يَارَسُولَ اللَّهِ قَالَ الدِّينَ.

۸۸۹۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ ابْنِ أَبِي
مُطَلِبَةَ عَنِ الْمُسَوِّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ لَمَّا طَعِنُ
عَمْرٌ جَعَلَ يَأْلَمُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكَأَنَّهُ
يُجَزِّعُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَلَئِنْ كَانَ ذَاكَ لَقَدْ

۸۸۷۔ عبد اللہ کیٹ، عقیل، ابن شہاب، سعید بن مسیب و ابو سلمہ،
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا
کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک چرواہا اپنی
بکریوں کے ریوڑ میں تھا کہ ایک بھیڑیے نے اس ریوڑ پر حملہ کیا، اور
اس میں سے ایک بکری اٹھالے گیا اس چرواہے نے اس کا پیچھا کیا، اور
اس بکری کو اس سے چھین لیا تو بھیڑیے نے چرواہے سے کہا، کہ
درندے والے (یعنی قیامت کے) دن اس کا کون نگہبان ہوگا؟ جس
روز بجز میرے اس کا کوئی چرانے والا نہ ہوگا لوگوں نے (یہ واقعہ سن
کر) کہا سبحان اللہ (بھیڑیا اور باتیں کرتا ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے یہ سن کر فرمایا کہ میں اور ابو بکر و عمرؓ بھی اس پر ایمان لائے
ہیں حالانکہ حضرت ابو بکر و عمرؓ وہاں موجود نہ تھے۔

۸۸۸۔ یحییٰ بن کبیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، ابو امامہ، حضرت ابو
سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سو رہا تھا دیکھتا ہوں لوگوں کو میرے
سامنے لایا جا رہا ہے (اور مجھے دکھایا جا رہا ہے) یہ سب لوگ کرتے
پہنے ہوئے تھے، جن میں بعض کے کرتے تو سینے تک پہنچتے تھے اور
بعض کے اس سے نیچے پھر میرے سامنے عمر بن خطاب کو لایا گیا جو اتنا
لمبا کرتے پہنے ہوئے تھے کہ زمین پر گھسٹتے ہوئے چلتے تھے، (۱)
لوگوں (یعنی صحابہ) نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ نے اس کی کیا
تعبیر لی ہے؟ فرمایا دین (اسلام)

۸۸۹۔ صلت، اسماعیل، ایوب، ابن ابی ملیکہ، حضرت مسور بن مخرمہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ
عنہ کو زخمی کیا گیا تو انہوں نے تکلیف کا اظہار کیا حضرت ابن عباس
نے ان کو جزع فزع کرنے پر گویا ملامت کرتے ہوئے کہا، امیر
المومنین! اگر یہ بات ہوئی یعنی اگر آپ کو موت آگئی تو کچھ غم نہیں

(۱) اس سے بظاہر یہ ذہن میں آتا ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ کیا حضرت ابو بکرؓ سے بھی افضل ہوئے، حالانکہ پوری امت کا اتفاق ہے کہ
حضرت ابو بکرؓ تمام صحابہ سے افضل ہیں، اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ خواب میں جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیے گئے، ممکن ہے
ان میں حضرت ابو بکرؓ شامل نہ ہوں باقی جتنے پیش کیے گئے ان میں حضرت عمرؓ سب سے افضل تھے۔

اس لئے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے ہیں اور آپ کی صحبت بہت اچھی رہی ہے کہ ان کا حق صحبت اچھا ادا کیا، پھر جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آپ ﷺ سے رخصت ہوئے تو حضور اکرم آپ سے بہت خوش اور راضی تھے، پھر آپ حضرت ابو بکرؓ کی صحبت میں رہے اور ان کے ساتھ بھی آپ کی صحبت بہت اچھی رہی کہ ان کا حق صحبت بھی بہت اچھا ادا کیا، پھر جب وہ آپ سے جدا ہوئے تو آپ سے وہ بھی خوش اور راضی تھے پھر آپ اپنے ایام خلافت میں مسلمانوں یعنی ان کے صحابہ کی صحبت میں رہے اور ان کے ساتھ بھی آپ کی صحبت خوب رہی، اب اگر آپ ان سے جدا ہوں گے تو وہ آپ سے راضی ہوں گے، حضرت عمرؓ نے فرمایا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا جو ذکر کیا اور آپ کے راضی اور خوش ہو کر رخصت ہونے کا تو یہ محض اللہ کا احسان ہے جو اس نے مجھ پر کیا ہے اور اب جو تم مجھ کو جزع فرع کرتے دیکھ رہے ہو وہ تمہارے اور تمہارے دوستوں کے سبب سے ہے (یعنی اس خوف سے کہ میرے بعد کہیں تم قتنہ میں مبتلا نہ ہو جاؤ) خدا کی قسم اگر میرے پاس زمین بھر سونا ہوتا تو عذاب الہی کے بدلے میں اس کو قربان کر دیتا اس سے پہلے کہ میں اس کو دیکھوں۔

۸۹۰۔ یوسف، ابو اسامہ، عثمان بن غیاث، ابو عثمان نہدی حضرت ابو موسیٰ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ میں مدینہ منورہ کے کسی باغ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ ایک شخص آیا اور اس باغ کا دروازہ کھلویا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دروازہ کھول دو اور اس (آنے والے) کو جنت کی بشارت دو، میں نے دروازہ کھولا، دیکھا تو وہ ابو بکرؓ تھے میں نے ان کو جنت کی بشارت دی جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر ابو بکرؓ نے اللہ کی ثناء اور شکر ادا کیا، پھر ایک شخص آیا اس نے دروازہ کھلویا، رسول اللہ نے فرمایا دروازہ کھول دو اور اس کو بھی جنت کی بشارت دو چنانچہ میں نے دروازہ کھولا دیکھا تو حضرت عمرؓ تھے میں نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت سے باخبر کیا اس پر انہوں نے بھی خدا تعالیٰ

صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْسَنْتُ صُحْبَتَهُ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتُ أَبَا بَكْرٍ فَأَحْسَنْتُ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقْتُهُ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتُ صُحْبَتَهُمْ فَأَحْسَنْتُ صُحْبَتَهُمْ وَلَئِنْ فَارَقْتُهُمْ لَتَفَارِقَنَّهُمْ وَهُمْ عَنْكَ رَاضُونَ قَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِضَاهُ فَإِنَّمَا ذَلِكَ مِنْ مِّنَ اللَّهِ تَعَالَى مَن بِهِ عَلَى وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ أَبِي بَكْرٍ وَرِضَاهُ فَإِنَّمَا ذَلِكَ مِنْ مِّنَ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ مَن بِهِ عَلَى وَأَمَّا مَا تَرَى مِنْ حَزَعِي فَهُوَ مِنْ أَجْلِكَ وَأَجَلَ أَصْحَابِكَ وَاللَّهُ لَوَالٍ لِّي طِلَاعَ الْأَرْضِ ذَهَبًا لَا قَتْدَبْتُ بِهِ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ أَنْ أَرَاهُ قَالَ حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ بِهَذَا .

۸۹۰۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاطِطٍ مِنْ حِطَّانِ الْمَدِينَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهُ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ فَبَشَّرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ

کی حمد و ثناء کی اور شکر ادا کیا ان کے بعد پھر ایک اور شخص نے دروازہ کھلویا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے لئے دروازہ کھول دو اور اس کو جنت کی بشارت دے ان مصائب پر جو اس آنے والے کو پہنچیں گئے میں نے دروازہ کھول دیا دیکھا تو وہ حضرت عثمان بن عفان تھے میں نے ان کو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے آگاہ کیا اس پر انہوں نے بھی خدا کی حمد و ثناء کی شکر ادا کیا اس کے بعد کہا اللہ تعالیٰ ہی میرا مددگار و ناصر ہے۔

۸۹۱۔ یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، حیوہ، ابو عقیل، زہرہ بن معبد حضرت عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے تھے۔

باب ۳۸۹۔ ابو عمرو قرشی حضرت عثمان بن عفان کے مناقب کا بیان، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی تھا کہ جس نے چاہر و مہ کھدوایا اس کے لئے جنت ہے اور اس کو حضرت عثمان نے کھدوایا تھا اور جس نے جیش عسرت کا سامان درست کر دیا وہ بھی جنت کا مستحق ہے، اور اس کا حضرت عثمان نے تمام سامان تیار کیا تھا۔

۸۹۲۔ سلیمان، حماد، ایوب، ابو عثمان، حضرت ابو موسیٰ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی باغ میں تشریف لے گئے اور مجھ کو دروازہ کی حفاظت کا حکم دیا پھر ایک شخص نے اندر آنے کی اجازت طلب کی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو اجازت دے دو اور اس کو جنت کی بشارت بھی دے دو، دروازہ کھول کر میں نے دیکھا تو وہ ابو بکرؓ تھے، پھر ایک اور شخص نے اندر آنے کی اجازت مانگی، تو آپ نے فرمایا اس کو بھی آنے کی اجازت دے دو اور اس کو بھی جنت کی بشارت دے دو دروازہ کھول کر دیکھا تو وہ حضرت عمرؓ تھے، پھر ایک اور شخص نے اجازت مانگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر خاموش رہے اور اس کے بعد فرمایا کہ اس کو آنے کی اجازت دے دو اور اس کو جنت کی بشارت دے دو اس مصیبت

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهُ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ لِي افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ فَإِذَا عُثْمَانُ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ.

۸۹۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبُدٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ هِشَامٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ.

۳۸۹ باب مناقب عثمان بن عفان أبي عمرو والقرشي رضي الله عنه وقال النبي صلى الله عليه وسلم من يحفر بئر رومة فله الجنة فحفرها عثمان وقال من جهز جيش العسرة فله الجنة فجهزه عثمان.

۸۹۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا وَأَمَرَنِي بِحِفْظِ بَابِ الْحَائِطِ فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ائْذِنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَإِذَا عُمَرُ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ يَسْتَأْذِنُ فَسَكَتُ هُنِيئَةً ثُمَّ قَالَ ائْذِنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ فَإِذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ قَالَ حَمَّادٌ وَحَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ وَعَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ سَمِعَا أَبَا عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مُوسَى يَنْحَوِرُ وَزَادَنِيهِ عَاصِمٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

پر جو اس کو پہنچے گی، دیکھا تو حضرت عثمان بن عفان تھے اور عاصم نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی جگہ بیٹھے ہوئے تھے جہاں پانی تھا آپ نے اپنے دونوں گھٹنے یا ایک کھول دیئے تھے پھر جب حضرت عثمان آئے تو آپ نے ان کو چھپالیا۔

۸۹۳۔ احمد، حمیب، سعد، یونس، ابن شہاب، عروہ، عبید اللہ بن عدی بن خیار سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسور بن مخرمہ اور عبد الرحمن بن اسود بن عبد یغوث نے ان سے کہا ”کہ تم کو حضرت عثمان سے ان کے بھائی ولید (۱) کے بارہ میں گفتگو کرنے سے کیا امر مانع ہے؟ حالانکہ لوگوں نے ان کے بارہ میں بہت گفتگو کی ہے لہذا میں نے حضرت عثمان سے کہنے کا ارادہ کیا وہ نماز ادا کرنے کے لئے آئے تو میں نے ان سے کہا مجھے آپ سے کچھ کام ہے جس میں آپ ہی کی بھلائی ہے انہوں نے کہا تم سے خدا کی پناہ چنانچہ میں لوٹ آیا اور ان لوگوں کے پاس لوٹا ہی تھا کہ حضرت عثمان کا قصد آیا میں حضرت عثمان کے پاس گیا تو انہوں نے کہا کیا بات کہنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ خدا تعالیٰ نے محمد کو حق کے ساتھ بھیجا ان پر اپنی کتاب نازل فرمائی، آپ ان لوگوں میں تھے جنہوں نے خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات مانی، پھر آپ نے دو مرتبہ ہجرت کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے اور ان کی روش کو دیکھا لوگ عام طور پر ولید کے بارے میں بہت کچھ کہہ رہے ہیں حضرت عثمان نے فرمایا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے دیکھا تو نہیں لیکن مجھے آپ کا علم پہنچا ہے جس طرح کنواری لڑکی کو اس کے پردہ میں پہنچتا ہے اس پر حضرت عثمان نے فرمایا، خدا تعالیٰ نے یقیناً حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اور میں ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کی بات مانی اور میں اس

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَائِدًا فِي مَكَانٍ فِيهِ مَاءٌ قَدِ انْكَشَفَ عَنْ رُكْبَتَيْهِ أَوْ رُكْبَتَيْهِ فَلَمَّا دَخَلَ عُثْمَانُ غَطَّاهَا.

۸۹۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَيْبٍ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيَّ بْنَ الْحِجَارِ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمِسُورَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنَ عَبْدِ يَغُوثٍ قَالَا مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَكَلَّمَ عُثْمَانَ لِأَخِيهِ الْوَلِيدِ فَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِيهِ فَقَصَدْتُ لِعُثْمَانَ حَتَّى خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ قُلْتُ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً وَهِيَ نَصِيحَةٌ لَكَ يَا أَبَتَاهَا الْمَرْءُ مِنْكَ قَالَ مَعْمَرٌ أَرَاهُ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ فَأَنْصَرَفْتُ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِمْ إِذَا جَاءَ رَسُولُ عُثْمَانَ فَاتَيْتُهُ فَقَالَ مَا نَصِيحَتُكَ فَقُلْتُ: إِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكُنْتُ مِمَّنْ اسْتَحَابَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَاجَرْتُ الْهَاجِرَتَيْنِ وَصَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ هَدْيَهُ وَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِي شَأْنِ الْوَلِيدِ قَالَ أَدْرَكْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَا وَلَكِنْ خَلَصَ إِلَيَّ مِنْ عِلْمِهِ مَا يَخْلُصُ إِلَى الْعَدْرَاءِ فِي سِتْرِهَا قَالَ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ فَكُنْتُ

(۱) ولید پر شراب پینے کا الزام تھا، اس پر مسلمانوں میں بے چینی پیدا ہوئی مگر اس وقت تک یہ الزام شرعی دلائل سے ثابت نہیں ہو سکا تھا چونکہ حضرت عثمان کے انتظامات کی خلاف بعض لوگ صرف فتنہ پھیلانے کی غرض سے بھی نکتہ چینی کیا کرتے تھے، اس وقت جب عبید اللہ بن عدی بن خیار نے ان سے اس واقعہ کا تذکرہ کیا اور عوام و خواص کی اس واقعہ پر عام بے چینی کا ذکر کیا تو حضرت عثمان نے ایک حد تک اس پر ناراضگی کا اظہار فرمایا، لیکن بعد میں جب واقعہ کی تحقیق ہو گئی اور ولید کا شراب پینا ثابت ہو گیا، تو اسے اسی کوڑے لگوائے جو شراب پینے کی سزا ہے۔

چیز پر بھی ایمان لایا جو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی تھی اور میں نے دودفعہ ہجرت کی، جیسا کہ تم نے بیان کیا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت بھی اٹھائی اور آپ سے بیعت کی، لیکن خدا کی قسم! میں نے آپ کی نافرمانی نہیں کی اور نہ آپ سے فریب کیا، خدا تعالیٰ نے آپ کو وفات دی پھر اسی طرح حضرت ابو بکرؓ کی صحبت سے فیض یاب ہوا پھر اسی طرح حضرت عمرؓ کی صحبت سے اس کے بعد میں خلیفہ بنایا گیا تو کیا میرا وہ حق نہیں ہے جیسا ان لوگوں کا تھا، میں نے عرض کیا ہاں ضرور ہے، تو حضرت عثمان نے کہا پھر یہ کیسی باتیں ہیں جو مجھ سے تم کہہ رہے ہو ولید کا معاملہ جس کو تم نے بیان کیا ہے، تو انشاء اللہ تعالیٰ اس میں ہم حق پر عمل کریں گے، اس کے بعد انہوں نے حضرت علیؓ کو بلایا اور ان کو حکم دیا کہ ولید کے اسی درے لگائیں چنانچہ انہوں نے اس کے اسی درے مارے۔

۸۹۴۔ محمد بن حاتم بن بزیج، شاذان، عبدالعزیز بن ابی سلمہ الماحشون، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ ہم رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے برابر کسی کو نہ سمجھتے تھے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو، اور پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اس کے بعد ہم اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیتے تھے، یعنی ان میں باہم کسی کو ایک دوسرے پر ترجیح نہ دیتے تھے۔

۸۹۵۔ موسیٰ، ابو عوانہ، عثمان بن مویہ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص مصر والوں میں سے آیا، اور اس نے حج کیا بیت اللہ کا تو ایک جگہ چند لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھ کر کہا، یہ کون لوگ ہیں؟ کسی نے کہا یہ قریش ہیں، اس نے پوچھا ان کا شیخ کون ہے؟ لوگوں نے کہا عبد اللہ بن عمر، اس شخص نے ابن عمر کی طرف متوجہ ہو کر کہا ابن عمر! میں تم سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں تم اس کا جواب دو کیا تم کو معلوم ہے کہ عثمان جنگ احد میں بھاگ گئے تھے، ابن عمر نے کہا ہاں! ایسا ہی ہوا تھا پھر اس نے پوچھا تم کو معلوم ہے کہ عثمان بدر کے معرکہ سے غائب تھے اور جنگ میں شریک نہ تھے، ابن عمر نے کہا ہاں! پھر اس نے کہا تم کو معلوم ہے کہ عثمان بیعت رضوان میں بھی شریک نہ تھے اور

مِمَّنِ اسْتَحَابَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَاَمَنْتُ بِمَا بَعَثَ بِهِ وَهَاجَرْتُ الْهَاجِرَتَيْنِ كَمَا قُلْتُ وَصَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُهُ فَوَاللَّهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشِيتُهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ مِثْلُهُ ثُمَّ عُمَرُ مِثْلُهُ ثُمَّ اسْتُخْلِفْتُ أَفَلَيْسَ لِي مِنَ الْحَقِّ مِثْلُ الَّذِي لَهُمْ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَمَا هَذِهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تَبْلُغُنِي عَنْكُمْ أَمَا مَا ذَكَرْتُ مِنْ شَأْنِ الْوَلِيدِ فَسَنَاخِذُ فِيهِ بِالْحَقِّ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ دَعَا عَلِيًّا فَأَمَرَهُ أَنْ يَجْلِدَهُ فَجَلَدَهُ ثَمَانِينَ .

۸۹۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا شَاذَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاحِشُونُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْدِلُ بِأَبِي بَكْرٍ أَحَدًا ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ ثُمَّ نَتْرُكُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَفْضِلُ بَيْنَهُمْ تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ .

۸۹۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ هُوَ ابْنُ مَوْهَبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ وَحَجَّ الْبَيْتَ فَرَأَى قَوْمًا جُلُوسًا فَقَالَ مَنْ هَؤُلَاءِ الْقَوْمُ قَالَ هَؤُلَاءِ قُرَيْشٌ قَالَ فَمَنْ الشَّيْخُ فِيهِمْ قَالُوا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدَّثْتَنِي هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ قَرِيبُومَ أُحُدٍ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَلَمْ يَشْهَدْ قَالَ نَعَمْ قَالَ تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ

غائب رہے، ابن عمرؓ نے کہا ہاں! اس پر اس شخص نے اللہ اکبر کہا تو ابن عمرؓ نے اس سے فرمایا کہ: ادھر آئیں تجھ سے حقیقت حال بیان کروں احد کے دن عثمان کا بھاگ جانا تو اس کے متعلق یہ ہے کہ خدا نے ان کے اس قصور کو معاف فرمادیا اور ان کو بخش دیا اور بدر کے دن عثمان کا غائب ہونا اس کا واقعہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری صاحبزادی (حضرت رقیہ) ان کی بیوی تھیں، اور وہ (اس زمانہ میں) بیمار تھیں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان کو ان کی خبر گیری کے لئے مدینہ میں چھوڑ دیا) اور فرمایا عثمان کو بدر میں حاضر ہونے والے شخص کا ثواب ملے گا، اور مال غنیمت میں سے بھی پورا حصہ ملے گا، رہا بیعت رضوان سے عثمان کا غائب رہنا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر مکہ میں عثمان سے زیادہ ہر دل عزیز اور باعزت کوئی شخص ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی کو مکہ روانہ فرماتے لیکن ایسا نہ تھا اس لئے آپ ﷺ نے انہیں کو مکہ روانہ کیا اور ان کے جانے کے بعد بیعت رضوان کا واقعہ پیش آیا اور بیعت کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دانے ہاتھ کو اٹھا کر کہا یہ عثمان کا ہاتھ ہے پھر اس ہاتھ کو اپنے دوسرے ہاتھ پر مار کر فرمایا یہ عثمان کی بیعت ہے اس کے بعد ابن عمرؓ نے کہا تو میرے اس بیان کو لے جا جو میں نے تیرے سامنے دیا ہے یہی بیان تیرے سوالات کا مکمل جواب ہے۔

۸۹۶۔ مسدد، یحییٰ، سعید، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک روز) احد پہاڑ پر چڑھے تھے اور آپ کے ساتھ حضرت ابو بکرؓ و عمرو عثمانؓ بھی تھے جب وہ (جوش مسرت سے) ملنے لگا، تو آپ نے فرمایا اے احد ٹھہر جا، خیال ہے کہ آپ نے اس کے ایک ٹھوکر لگائی، اور فرمایا تیرے اوپر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

باب ۳۹۰۔ حضرت عثمان بن عفانؓ سے بیعت کرنے پر سب کے متفق ہونے کا بیان۔

۸۹۷۔ موسیٰ، ابو عوانہ، حصین، عمرو بن میمون سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب کو شہید ہونے سے چند دن پہلے مدینہ منورہ میں دیکھا، وہ حذیفہ بن یمان اور عثمان

يَشْهَدُهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَيْ أَيْبُنْ لَكَ أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَأَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ عَفَا عَنْهُ وَغَفَرَهُ وَأَمَّا تَغْيِيهُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيضَةً فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ وَأَمَّا تَغْيِيهِ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِطَنٍ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ مَكَانَهُ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيَمْنَى هَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ فَضْرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ فَقَالَ هَذِهِ لِعُثْمَانَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: اذْهَبْ بِهَا الْآنَ مَعَكَ .

۸۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ قَالَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحُدًا وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَزَجَفَ فَقَالَ اسْكُنْ أَحَدُ أَظْنُهُ ضَرْبَةً بِرَجْلِهِ فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ .

۳۹۰۔ بَابُ قِصَّةِ الْبَيْعَةِ وَالْإِتِّفَاقِ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ .

۸۹۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

بن حنیف کے پاس کھڑے ہوئے فرما رہے تھے کہ تم دونوں نے جو کیا اچھا نہیں کیا کیا تم کو اس بات کا خیال نہیں آیا؟ کہ تم نے ارض سواد پر اس کی طاقت سے زیادہ خراج مقرر کر دیا، ان دونوں نے عرض کیا نہیں ہم نے اس پر اس قدر خراج مقرر کر دیا ہے جس کی وہ طاقت رکھتی ہے اس میں زیادتی کی کوئی بات نہیں ہے، حضرت عمرؓ نے فرمایا، غور کرو شاید تم نے اس زمین پر اس قدر خراج مقرر کیا ہے جس کی وہ طاقت نہیں رکھتی اس پر انہوں نے عرض کیا کہ نہیں پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر خدا تعالیٰ نے مجھے سلامت رکھا تو میں اہل عراق کی بیوہ عورتوں کو اتنا خوش حال کر دوں گا کہ میرے بعد وہ کسی کی محتاج نہ رہیں گی عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں کہ چوتھے دن وہ شہید کر دیئے گئے نیز عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں کہ جس دن آپ شہید ہوئے میں کھڑا ہوا تھا میرے اور ان کے درمیان بجز عبد اللہ بن عباس کے اور کوئی دوسرا نہیں تھا اور آپ دو صفوں کے بیچ میں سے گزرتے تھے، توصف سیدھی کرنے کی تلقین کرتے جاتے تھے، یہاں تک کہ جب صفوں میں کچھ خلل نہ دیکھتے تو آگے بڑھتے تھے، اور اکثر سورۃ یوسف یا سورۃ نحل یا ایسی ہی کوئی صورت پہلی رکعت میں پڑھا کرتے تھے، تاکہ سب لوگ جمع ہو جائیں جیسے ہی آپ نے تکبیر کہی (ایک شخص نے آپ کو زخمی کر دیا) میں نے آپ کو کہتے سنا مجھے کتے نے قتل کر ڈالا یا کاٹ کھایا، (۱) جب وہ غلام دودھاری چھری لئے ہوئے بھاگا تو دائیں بائیں جہر بھی جاتا لوگوں کو اس سے مارتا، اس نے تیرہ آدمیوں کو زخمی کیا، ان میں سات تو مر گئے، اس کو ایک مسلمان نے دیکھا اس نے اپنا لمبا کوٹ اس پر ڈال دیا، پھر اس غلام کو خیال ہوا کہ وہ گرفتار کر لیا جائے تو اس نے اسی خنجر سے خودکشی کر لی، حضرت عمرؓ نے عبدالرحمن بن عوف کا ہاتھ پکڑ کر ان کو آگے کیا جو شخص اس وقت حضرت عمرؓ کے قریب تھا وہ ان باتوں کو دیکھ رہا تھا جو میں نے دیکھیں، اور جو لوگ مسجد کے کنارے پر کھڑے تھے ان کو کچھ معلوم نہ ہوا انہوں نے صرف حضرت عمرؓ کی آواز نہ سنی اور وہ سبحان اللہ! سبحان اللہ! کہتے تھے، پھر ان لوگوں کو عبدالرحمن بن

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَبْلَ أَنْ يُصَابَ بِأَيَّامٍ بِالْمَدِينَةِ وَقَفَّ عَلَى حَذِيقَةِ بْنِ الْيَمَانِ وَغُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كَيْفَ فَعَلْتُمَا أَتَخَافَانِ أَنْ تَكُونَا قَدْ حَمَلْتُمَا الْأَرْضَ مَا لَا تُطِيقُ قَالَا حَمَلْنَاهَا أَمْرَاهِي لَهُ مُطِيقَةٌ - مَا فِيهَا كَبِيرٌ فَضِلَّ قَالَ انْظُرَا أَنْ تَكُونَا حَمَلْتُمَا الْأَرْضَ مَا لَا تُطِيقُ قَالَ قَالَا لَا فَقَالَ عُمَرُ لَيْنِ سَلَّمْنِي اللَّهُ لَأَدْعَنَ أَرَامِلَ أَهْلِ الْعِرَاقِ لَا يَحْتَجْنَ إِلَى رَجُلٍ بَعْدِي أَبَدًا قَالَ فَمَا آتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا رَابِعَةٌ حَتَّى أُصِيبَ قَالَ إِنِّي لَقَائِمٌ مَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ غَدَاةً أُصِيبَ وَكَانَ إِذَا مَرَّ بَيْنَ الصَّفَيْنِ قَالَ اسْتَوُوا حَتَّى إِذَا لَمْ يَرَفِيَهُنَّ خَلَّاهُ تَقَدَّمَ فَكَبَّرَ وَرَبَّمَا قَرَأَ سُورَةَ يُوسُفَ أَوِ النَّحْلِ أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى حَتَّى يَجْتَمِعَ النَّاسُ فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ كَبَّرَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَتَلْنِي أَوْ أَكَلْنِي الْكَلْبُ جِئْتُ طَعَنَهُ فَطَارَ الْعِلْجُ بِسِكِّينٍ ذَاتِ طَرَفَيْنِ لَا يَمُرُّ عَلَى أَحَدٍ يَمِينًا وَلَا شِمَالًا إِلَّا طَعَنَهُ حَتَّى طَعَنَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا مَاتَ مِنْهُمْ سَبْعَةٌ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ طَرَحَ عَلَيْهِ بُرْنَسًا فَلَمَّا ظَنَّ الْعِلْجُ أَنَّهُ مَأْخُودٌ نَحَرَ نَفْسَهُ وَتَنَاولَ عُمَرُ يَدَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَدَّمَهُ فَمَنْ يَلِي عُمَرَ فَقَدْ رَأَى الذِّئْبَ أَرَى وَأَمَّا نَوَاجِحُ الْمَسْجِدِ فَإِنَّهُمْ لَا يَدْرُونَ غَيْرَ أَنَّهُمْ قَدْ فَقَدُوا صَوْتَ عُمَرَ وَهُمْ يَقُولُونَ سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ فَصَلَّى

(۱) اس سے مراد وہی غلام ہے جس نے آپ کو شہید کیا یہ حضرت مغیرہ بن شعبہ کا غلام تھا اس کا نام فیروز اور کنیت ابو لولو تھی، حضرت عمرؓ کی شہادت کا واقعہ تاریخ اور سیرت کی کتابوں میں مفصل موجود ہے۔

بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ صَلَوةٌ خَفِيفَةٌ فَلَمَّا
 انْصَرَفُوا قَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ انْظُرْ مَنْ قَتَلَنِي
 فَحَالَ سَاعَةٌ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ غُلَامٌ الْمَغِيرَةَ
 قَالَ الصَّنْعُ قَالَ نَعَمْ قَالَ قَاتَلَهُ اللَّهُ لَقَدْ
 أَمَرْتُ بِهِ مَعْرُوفًا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ
 يَجْعَلْ مِيتَتِي بِيَدِ رَجُلٍ يَدْعِي الْإِسْلَامَ قَدْ
 كُنْتُ أَنتَ وَآبُوكَ تُحِبَّانِ أَنْ تَكْثُرَ الْعُلُوجُ
 بِالْمَدِينَةِ وَكَانَ أَكْثَرُهُمْ رَفِيقًا فَقَالَ إِنْ
 شِئْتُ فَعَلْتُ أَيُّ إِنْ شِئْتُ قَتَلْنَا فَقَالَ
 كَذَبْتَ بَعْدَ مَا تَكَلَّمُوا بِلِسَانِكُمْ وَصَلُّوا
 قِبَلَتِكُمْ وَحُجُّو حَجَّكُمْ فَاحْتَمِلْ إِلَى بَيْتِهِ
 فَانْطَلَقْنَا مَعَهُ وَكَانَ النَّاسُ لَمْ تُصِبْهُمْ
 مُصِيبَةٌ قَبْلَ يَوْمَيْهِ فَقَائِلُ يَقُولُ أَخَافُ
 عَلَيْهِ فَأَتَى بَنِيهِ فَشَرِبَهُ فَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ
 ثُمَّ أَتَى بَلْبَنَ فَشَرِبَهُ فَخَرَجَ مِنْ جُرْحِهِ
 فَعَلِمُوا أَنَّهُ مَيِّتٌ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَجَاءَ
 النَّاسُ يَتَنَوَّنُونَ عَلَيْهِ وَجَاءَ رَجُلٌ شَابٌ
 فَقَالَ أَبَشِرْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بِبُشْرَى اللَّهِ
 لَكَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَقَدْ مِ فِي الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ ثُمَّ
 وَكَيْتَ فَعَدَلْتَ ثُمَّ شَهَادَةٌ قَالَ وَدِدْتُ أَنَّ
 ذَلِكَ كِفَافٌ لَا عَلَيَّ وَلَا لِي فَلَمَّا أَذْبَرَ إِذَا
 إِزَارُهُ يَمَسُّ الْأَرْضَ قَالَ رُدُّوْا عَلَيَّ الْغُلَامَ
 قَالَ ابْنُ أَحِيٍّ ارْفَعْ ثَوْبَكَ فَإِنَّهُ أَبْقَى
 لِثَوْبِكَ وَاتَّقِ لِرَبِّكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ
 انْظُرْ مَا عَلَيَّ مِنَ الدِّينِ فَحَسْبُوهُ فَوَجَدُوهُ
 سِتَّةً وَثَمَانِينَ أَلْفًا أَوْ نَحْوَهُ قَالَ إِنْ وَفَى لَهُ
 مَالٌ إِلَّا عُمَرُ فَإِنَّهُ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَإِلَّا فَسَلْ
 فِي بَنِي عَدِيٍّ بْنِ كَعْبٍ فَإِنَّ لَمْ تَفِ
 أَمْوَالَهُمْ فَسَلْ فِي قُرَيْشٍ وَلَا تَعُدَّهُمْ إِلَى

عوف نے جلد جلد نماز پڑھائی؛ جب لوگ نماز سے فارغ ہوئے تو
 حضرت عمرؓ نے فرمایا، ابن عباس! دیکھو تو مجھ پر کون حملہ آور ہوا
 ہے؟ وہ تھوڑی دیر تک ادھر ادھر دیکھتے رہے، پھر انہوں نے کہا مغیرہ
 کے غلام نے آپ پر حملہ کیا ہے، حضرت عمرؓ نے دریافت کیا، کیا اس
 کا ریگہ نے؟ حضرت ابن عباس نے جواب دیا جی ہاں! تو حضرت عمر
 نے فرمایا، خدا تعالیٰ اس کو عارت کرے میں نے تو اس کو ایک مناسب
 بات بتائی تھی خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے میری موت کسی ایسے
 شخص کے ہاتھ پر نہیں کی جو اسلام کے پیرو ہونے کا دعویٰ کرتا ہو
 بلاشبہ تم اور تمہارے والد ماجد اس بات کو پسند کرتے تھے کہ مدینہ
 منورہ میں غلام بہت ہو جائیں، حضرت عباس کے پاس سب سے زیادہ
 غلام تھے ابن عباسؓ نے کہا اگر تم چاہو تو میں ایسا کروں اگر چاہو تو میں
 ان کو قتل کر دوں حضرت عمرؓ بولے تو جھوٹ بولتا ہے کیونکہ جب وہ
 تمہاری زبان میں گفتگو کرنے لگے اور تمہارے قبلہ کی طرف نما
 ز پڑھنے لگے اور تمہاری طرح حج کرنے لگے، تو پھر تم ان کو قتل نہیں
 کر سکتے، پھر حضرت عمرؓ کو ان کے گھر لے جایا گیا لوگوں کے رنج و الم کا
 یہ حال تھا کہ گویا ان کو اس دن سے پہلے کوئی مصیبت ہی نہ پہنچی تھی
 کوئی کہتا فکر کی کچھ بات نہیں اچھے ہو جائیں گے اور کوئی کہتا مجھے ان کی
 زندگی کی کوئی آس نہیں ہے، پھر چھوہاروں کا بھیگا ہوا پانی لایا گیا،
 حضرت عمرؓ نے اس کو نوش فرمایا، تو وہ ان کے پیٹ سے نکل گیا، اس
 کے بعد دودھ لایا گیا انہوں نے نوش فرمایا تو وہ بھی شکم مبارک سے
 نکل گیا لوگوں نے سمجھ لیا کہ وہ اب زندہ نہ رہیں گے، پھر ہم سب آپ
 کی خدمت میں حاضر ہوئے وہاں اور لوگ بھی آ رہے تھے، اکثر لوگ
 آپ کی تعریف کرنے لگے پھر ایک جوان شخص آیا اس نے کہا اے
 امیر المومنین! آپ کو خدا تعالیٰ کی جانب سے خوشخبری ہو اس لئے کہ
 آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور اسلام قبول کرنے
 میں تقدم حاصل ہوا جس کو آپ خود بھی جانتے ہیں جب آپ خلیفہ
 بنائے گئے تو آپ نے انصاف کیا اور آخر کار شہادت پائی حضرت عمر
 نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ یہ سب باتیں مجھ پر برابر ہو جائیں نہ
 عذاب ہونہ ثواب جب وہ شخص لوٹا تو اس کا تہ بند زمین پر لٹک رہا تھا۔
 حضرت عمرؓ نے فرمایا اس لڑکے کو میرے پاس واپس لاؤ چنانچہ وہ لایا

غَيْرِهِمْ فَأَذِنَ عَنِّي هَذَا الْمَالَ انْطَلِقْ إِلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَقُلْ: يَقْرَأُ عَلَيْكَ عُمَرُ السَّلَامَ وَلَا تَقُلْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنِّي لَسْتُ الْيَوْمَ لِلْمُؤْمِنِينَ أَمِيرًا وَقُلْ يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبِيهِ فَسَلِّمْ وَاسْتَأْذَنْ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهَا فَوَجَدَهَا قَاعِدَةً تَبْكِي فَقَالَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ السَّلَامَ وَيَسْتَأْذِنُ أَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبِيهِ فَقَالَتْ كُنْتُ أُرِيدُهُ لِنَفْسِي وَلَا أُؤَيِّرُ بِهِ الْيَوْمَ عَلَى نَفْسِي فَلَمَّا أَقْبَلَ قِيلَ هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَدْ جَاءَ قَالَ ارْفَعُونِي فَأَسْنَدَهُ رَجُلٌ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا لَدَيْكَ قَالَ الَّذِي تُحِبُّ يَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَذِنْتُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ مَا كَانَ مِنْ شَيْءٍ أَهَمُّ إِلَيَّ مِنْ ذَلِكَ فَإِذَا أَنَا قَضَيْتُ فَأَحْمِلُونِي ثُمَّ سَلِّمْ فَقُلْ يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَإِنِّي أَذِنْتُ لِي فَأَدْخِلُونِي وَإِنْ رَدَّتْنِي رُدُّونِي إِلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ وَجَاءَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَفْصَةُ وَالنِّسَاءُ تَسِيرُ مَعَهَا فَلَمَّا رَأَيْنَهَا قُمْنَا فَوَلَّحَتْ عَلَيْهِ فَبَكَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً وَاسْتَأْذَنَ الرَّجُلُ فَوَلَّحَتْ دَاخِلًا لَهُمْ فَسَمِعْنَا بُكَاءَهَا قُمْنَا مِنَ الدَّاحِلِ فَقَالُوا أَوْصِ يَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ اسْتَخْلَفَ قَالَ مَا أَجْدُ أَحَقُّ بِهَذَا الْأَمْرِ مِنْ هَؤُلَاءِ النَّفَرِ أَوِ الرَّهْطِ الَّذِينَ تُوَفِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَسَمِيَ عَلِيًّا وَعُثْمَانُ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَسَعْدُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَقَالَ يُشْهِدُكُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَلَيْسَ لَهُ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ كَهَيْئَةِ التَّعْزِيَةِ لَهُ فَإِنْ أَصَابَتْ

گیا تو آپ نے فرمایا اے بیٹھے اپنا کپڑا اونچا کر کہ یہ بات کپڑے کو صاف رکھے گی اور خدا کو بھی پسند ہے پھر آپ نے اپنے بیٹے عبد اللہ سے کہا دیکھو مجھ پر لوگوں کا کتنا قرض ہے؟ لوگوں نے حساب لگایا تو تقریباً چھیالیس ہزار قرضہ تھے فرمایا اگر اس قرض کی ادائیگی کے لئے عمر کی اولاد کا مال کافی ہو تو انہی کے مال سے اسے ادا کرنا، ورنہ پھر بنی عدی بن کعب سے مانگنا، اگر ان کا مال بھی ناکافی ہو تو قریش سے طلب کر لینا، اس کے سوا اور کسی سے لے کر میرا قرض ادا نہ کرنا ام المؤمنین حضرت عائشہ کی خدمت میں جاؤ اور کہو کہ عمر آپ کو سلام کہتا ہے، امیر المؤمنین نہ کہنا کیونکہ اب میں امیر المؤمنین نہیں ہوں اور کہنا کہ عمر بن خطاب آپ سے اس بات کی اجازت مانگتا ہے کہ وہ اپنے دونوں دوستوں یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر کے پہلو میں دفن کیا جائے چنانچہ عبد اللہ بن عمر نے پہنچ کر سلام کے بعد اندر جانے کی اجازت چاہی (اجازت ملنے پر) اندر گئے، تو ام المؤمنین کو روتے ہوئے دیکھا حضرت عبد اللہ بن عمر نے عرض کیا کہ عمر بن خطاب آپ کو سلام کہتے ہیں اور اس بات کی اجازت چاہتے ہیں کہ اپنے دوستوں کے پاس دفن کئے جائیں حضرت عائشہ نے فرمایا اس جگہ کو میں نے اپنے لئے اٹھا رکھا تھا مگر اب میں ان کو اپنی ذات پر ترجیح دیتی ہوں، جب عبد اللہ بن عمر واپس آئے تو حضرت عمرؓ سے اطلاع ادا کیا کہ عبد اللہ بن عمر آگئے ہیں حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ مجھے اٹھاؤ تو ایک شخص نے ان کو اپنے سہارے لگا کر بٹھا دیا۔ حضرت عمر نے عبد اللہ بن عمر سے دریافت کیا کیا جواب لائے ہو؟ انہوں نے جواب دیا امیر المؤمنین وہی جو آپ چاہتے ہیں، حضرت عائشہ نے اجازت دے دی ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا، خدا تعالیٰ کا شکر ہے میں کسی چیز کو اس سے زیادہ اہم خیال نہ کرتا تھا پس جب میں مر جاؤں تو مجھے اٹھانا اور پھر حضرت عائشہ کو سلام کر کے کہنا کہ عمر بن خطاب اجازت چاہتا ہے اگر وہ اجازت دے دیں تو مجھے سوپ دینا اور اگر وہ واپس کر دیں تو مجھ کو مسلمانوں کے قبرستان میں لے جانا اس کے بعد ام المؤمنین حضرت حفصہ تشریف لائیں اور ان کے ساتھ اور عورتیں بھی آئیں، جب ہم نے ان کو دیکھا تو ہم لوگ اٹھ گئے وہ تمام حضرت عمر کے پاس آئیں اور ان کے پاس تھوڑی دیر بیٹھ کر روئیں

جب مردوں نے اندر آنے کی اجازت چاہی تو وہ عورتیں مکان میں چلی گئیں پھر ہم نے ان کے رونے کی آواز سنی لوگوں نے عرض کیا امیر المومنین کچھ وصیت فرمائیے اور کسی کو خلیفہ بنا دیجئے حضرت عمرؓ نے کہا کہ میرے نزدیک ان لوگوں سے زیادہ کوئی خلافت کا مستحق نہیں ہے جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتقال کے وقت راضی تھے پھر آپ نے حضرت علیؓ، عثمانؓ، زبیرؓ، طلحہؓ، سعدؓ، عبدالرحمن بن عوفؓ کا نام لیا اور فرمایا کہ عبد اللہ بن عمر تمہارے پاس حاضر رہا کریں گے مگر خلافت میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہے آپ نے یہ جملہ ابن عمرؓ کی تسلی کے لئے کہا اور فرمایا اگر خلافت سعد کو مل جائے تو وہ حقیقتاً اس کے اہل ہیں ورنہ جو شخص بھی خلیفہ بنا دیا جائے وہ ان سے امور خلافت میں مدد لئے میں نے ان کو ناقابلیت یا خیانت کی بناء پر معزول نہیں کیا تھا آپ نے یہ بھی فرمایا کہ میرے بعد جو خلیفہ مقرر ہو اس کو وصیت کرتا ہوں کہ مہاجرین کا اولین حق سمجھے ان کی عزت کی نگہداشت کرے اس کو انصار کے ساتھ بھلائی کی بھی وصیت کرتا ہوں جو دارالہجرت دارالایمان میں مہاجرین سے پہلے سے مقیم ہیں خلیفہ کو چاہیے کہ ان میں سے نیک لوگوں کی نیکو کاری کو بنظر استحسان دیکھے اور ان کے خطا کار لوگوں کی خطا سے درگزر کرے نیز میں اس کو تمام شہروں کے مسلمانوں کے ساتھ بھلائی کرنے کی وصیت کرتا ہوں اس لئے کہ وہ لوگ اسلام کی پشت و پناہ ہیں وہی مال غنیمت حاصل کرنے والے اور دشمن کو تباہ کرنے والے ہیں اور وصیت کرتا ہوں کہ ان سے ان کی رضامندی سے اس قدر مال لیا جائے جو ان کی ضروریات زندگی سے زائد ہو میں اس کو اعراب کے ساتھ نیکی کرنے کی وصیت کرتا ہوں اس لئے کہ وہی اصل عرب اور مادہ اسلام ہیں اور ان کی (ضروریات سے) زائد مال لئے جائیں اور ان کے فقراء پر تقسیم کر دیئے جائیں میں اس کو خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ کی وصیت کرتا ہوں کہ ان کے ساتھ ان کا عہد پورا کیا جائے اور ان کی حمایت میں پر زور جنگ کی جائے اور ان سے ان کی طاقت سے زیادہ کام نہ لیا جائے۔ جب ان کی وفات ہو گئی تو ہم لوگ ان کو لئے جا رہے تھے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے جا کر حضرت عائشہؓ کو سلام کیا اور کہا کہ عمر بن خطاب اجازت مانگتے

الْأَمْرُ سَعْدًا فَهَؤُذَا ذَاكَ وَالْأَمْرُ قَيْسَتَيْنِ بِهِ أَتَيْكُمْ مَا أَمَرْتَنِي لَمْ أَغْزَلْهُ عَنْ عَجْزٍ وَلَا خِيَانَةٍ وَقَالَ: أَوْصِي الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِي بِالْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ أَنْ يَعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ وَيَحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ وَأَوْصِيهِ بِالْأَنْصَارِ خَيْرَ الَّذِينَ تَبَوَّأَ الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ أَنْ يَقْبَلَ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَأَنْ يُعْفَى عَنْ مُسِيئَتِهِمْ وَأَوْصِيهِ بِأَهْلِ الْأَنْصَارِ خَيْرًا فَإِنَّهُمْ رِذَاءُ الْإِسْلَامِ وَجَبَاءُ الْمَالِ وَغِيْظُ الْعَدُوِّ وَأَنْ لَا يُؤْخَذُ مِنْهُمْ إِلَّا فِضْلُهُمْ عَنْ رِضَائِهِمْ وَأَوْصِيهِ بِالْأَعْرَابِ خَيْرًا فَإِنَّهُمْ أَصْلُ الْعَرَبِ وَمَادَّةُ الْإِسْلَامِ أَنْ يُؤْخَذَ مِنْ حَوَاشِي أَمْوَالِهِمْ وَتَرُدُّ عَلَى فَقَرَائِهِمْ وَأَوْصِيهِ بِذِمَّةِ اللَّهِ وَذِمَّةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤْفَى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَأَنْ يُقَاتَلَ مِنْ وَرَائِهِمْ وَلَا يُكَلَّفُوا إِلَّا طَاقَتُهُمْ فَلَمَّا قُبِضَ خَرَجْنَا بِهِ فَاَنْطَلَقْنَا نَمْشِي فَمَسَلَمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ يَسْتَاذِنُ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ قَالَتْ ادْخُلُوهُ فَأَدْخَلَ فَوَضِعَ هُنَا لَكَ مَعَ صَاحِبِيهِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ دَفْنِهِ اجْتَمَعَ هَؤُلَاءِ الرَّهْطُ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ اجْعَلُوا أَمْرَكُمْ إِلَى ثَلَاثَةِ مِنْكُمْ فَقَالَ الزُّبَيْرُ قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ طَلْحَةُ قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عُثْمَانَ وَقَالَ سَعْدٌ قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بَنُ عَوْفٍ أَتَيْكُمْ تَبَرًّا مِنْ هَذَا الْأَمْرِ فَتَجْعَلُوهُ إِلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَالْإِسْلَامُ لِيَنْظُرُنْ أَفْضَلَهُمْ فِي نَفْسِهِ فَاسْكَبَتِ الشَّيْخَانُ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَفْتَجْعَلُونَهُ إِلَيَّ وَاللَّهُ عَلَيَّ أَنْ لَا أَلُوَا عَنْ

أَفْضَلِكُمْ قَالَ نَعَمْ فَأَخَذَ بِيَدِ أَحَدِهِمَا
فَقَالَ لَكَ قَرَابَةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَدَمُ فِي الْإِسْلَامِ مَا قَدْ
عَلِمْتَ قَالَ اللَّهُ عَلَيْكَ لَئِنْ أَمَرْتُكَ لَتَعْدُلَنَّ
وَلَئِنْ أَمَرْتُ عُثْمَانَ لَتَسْمَعَنَّ وَلَتَطِيعَنَّ ثُمَّ
خَلَا بِمَا لَا يَجِرُ فَقَالَ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ فَلَمَّا أَخَذَ
الْمِيثَاقَ قَالَ أَرْفَعُ يَدَكَ يَا عُثْمَانُ فَبَايَعَهُ لَهُ
عَلِيٌّ وَوَلَجَ أَهْلَ الدَّارِ فَبَايَعُوهُ.

ہیں حضرت عائشہؓ نے فرمایا ان کو داخل کر دو چنانچہ وہ اندر لائے گئے
اور وہاں اپنے دونوں دوستوں کے پہلو میں دفن کئے گئے ان کے دفن
کئے جانے بعد وہ لوگ جو حضرت عمرؓ کی نظر میں خلافت کے مستحق
تھے جمع ہوئے، حضرت عبدالرحمن بن عوف نے کہا کہ اس معاملہ کو
صرف تین شخصوں پر چھوڑ دو جس پر زبیر بن عوام نے کہا کہ میں
نے اپنا حق حضرت علیؓ کے سپرد کیا اور حضرت طلحہ نے کہا کہ میں
نے اپنا حق حضرت عثمان کو دیا اور حضرت سعد نے کہا کہ میں نے اپنا
حق حضرت عبدالرحمن بن عوف کو دے دیا پھر عبدالرحمن بن عوف
نے حضرت عثمان اور حضرت علیؓ سے کہا کہ تم دونوں میں سے جو
شخص اس کام (خلافت) سے برات ظاہر کرے گا ہم خلافت کو اسی
کے سپرد کریں گے اور اس پر اللہ اور اسلام کے حقوق کی نگہداشت
لازم ہوگی ہر ایک کو غور کرنا چاہئے کہ اس کے خیال میں کون شخص
افضل ہے اسی کو خلیفہ کر دے، اس پر شیخین یعنی عثمان و علیؓ نے
سکوت کیا جب یہ حضرات چپ رہے تو عبدالرحمن نے کہا کیا تم
دونوں خلیفہ کے انتخاب کا مسئلہ میرے حوالہ کرتے ہو؟ بخدا مجھ پر
لازم ہے کہ میں تم سے افضل کے ساتھ کو تابی نہ کروں گا دونوں
نے کہا یہ مسئلہ آپ کے حوالہ کیا جاتا ہے، عبدالرحمن نے دونوں میں
سے ایک یعنی حضرت علیؓ کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا تم کو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی قرابت اور اسلام میں قدامت حاصل ہے جو تم کو معلوم
ہے خدا کے واسطے تم پر لازم ہے اگر میں تمہیں خلیفہ بناؤں تو تم عدل
وانصاف کرنا اور اگر میں عثمان کو خلیفہ بناؤں تو تم اس کی بات سننا اور
اطاعت کرنا اس کے بعد حضرت عثمان کا ہاتھ پکڑا اور ان سے بھی ایسا
ہی کہا چنانچہ عبدالرحمن نے عہد لے لیا پھر کہا، عثمان اپنا ہاتھ اٹھاؤ
عبدالرحمن نے اور ان کے بعد علیؓ نے ان سے بیعت کئی پھر تمام
مدینہ والوں نے حاضر ہو کر حضرت عثمان سے بیعت کی۔

باب ۳۹۱۔ حضرت ابوالحسن علی بن ابی طالب قرشی ہاشمی
کے فضائل کا بیان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
علیؓ سے فرمایا تھا کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں اور
حضرت عمرؓ کا بیان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بوقت

۳۹۱ بَاب مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
الْقُرَشِيِّ الْهَاشِمِيِّ أَبِي الْحَسَنِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِعَلِيِّ أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ وَقَالَ عُمَرُ

تُوْفِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُ رَاضٍ.

۸۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَعْطَيْنَ الرَّايَةَ عَدَا رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ قَالَ قَبَاتِ النَّاسُ يَدُو كُونَ لَيْلَتُهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ عَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ آيِنَ عَلَيَّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالُوا يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَارْسَلُوا إِلَيْهِ فَاتُونِي بِهِ فَلَمَّا جَاءَ بِصَقِّ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَالَهُ فَبَرَأَ حَتَّى كَانَ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَاعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا فَقَالَ أَنْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرُهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ فِيهِ فَوَاللَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ.

وفات ان سے راضی تھے۔

۸۹۸۔ قتیبہ، عبد العزیز، ابو حازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (خیبر کے دن) فرمایا کل میں یہ جھنڈا ایک شخص کو دوں گا جس کے ہاتھوں سے خداوند تعالیٰ (قلعہ خیبر کو) فتح کرائے گا رات کو تمام لوگ سوچتے رہے دیکھئے جھنڈا کس کو ملتا ہے جب صبح ہوئی تو تمام لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں یہ امید لے کر حاضر ہوئے کہ جھنڈا انہیں کو ملے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان کی آنکھیں دکھتی ہیں، آپ نے فرمایا کوئی جا کر ان کو بلا لائے چنانچہ انہیں بلا کر لایا گیا جب وہ آئے تو آپ نے ان کی دونوں آنکھوں پر لعاب دہن لگا دیا، اور ان کے لئے دعا کی۔ وہ اچھی ہو گئیں گویا دکھتی ہی نہ تھیں، پھر آپ نے ان کو جھنڈا عطا فرمایا حضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ان لوگوں (یعنی دشمنوں) سے اس وقت تک لڑوں گا جب تک وہ ہماری مانند مسلمان نہ ہو جائیں، آپ نے فرمایا ٹھہرو، جب تم میدان جنگ میں پہنچ جاؤ تو پہلے ان کو اسلام کی دعوت دینا (یعنی اسلام کی طرف بلانا) پھر خدا کا حق جو ان پر واجب ہے اس سے ان کو مطلع کرنا اس لئے کہ بخدا! اگر تمہاری تحریک و تبلیغ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو بھی ہدایت دے دی۔ تو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بھی بدرجہا بہتر ہے۔

۸۹۹۔ قتیبہ، حاتم، یزید حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ حضرت علیٰ خیبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے تھے، جس کی وجہ یہ تھی کہ ان کی آنکھیں دکھتی تھیں انہوں نے اپنے جی میں کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ جانا کچھ زیب نہیں دیتا، چنانچہ حضرت علیٰ تیزی سے چل کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گئے، جب شام ہوئی جس کے دوسرے دن صبح کو خدا تعالیٰ نے فتح دی ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کل جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا، یا فرمایا

۸۹۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْرٍ وَكَانَ بِهِ رَمْدٌ فَقَالَ: أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ عَلَيَّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءً اللَّيْلَةِ الَّتِي فَتَحَهَا اللَّهُ فِي صَبَاحِهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَعْطَيْنَ الرَّايَةَ أَوْلِيَا

جھنڈا وہ شخص لے گا جس کو خدا اور رسول محبوب رکھتے ہیں، یا فرمایا وہ جو اللہ اور اس کے رسول کو محبوب رکھتا ہے خدا تعالیٰ اس کے ہاتھوں پر فتح نصیب کرے گا، اچانک ہماری ملاقات حضرت علی سے ہو گئی، ہم کو ان کے آنے کی امید نہ تھی لوگوں نے کہا یہ علی ہیں پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھنڈا ان کو مرحمت فرمایا اور خدا نے ان کے ہاتھ پر فتح دی۔

۹۰۰۔ عبد اللہ بن مسلمہ، عبد العزیز بن ابی حازم، حضرت ابو حازم سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سہل بن سعد کے پاس آکر کہا فلاں شخص امیر مدینہ حضرت علی کو برسر منبر برا کہتا ہے حضرت سہل نے پوچھا وہ کیا استعمال کرتا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ وہ ان کو ابوتراب کہتا ہے تو سہل ہنسے اور کہا خدا کی قسم ان کا یہ نام تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا ہے اور جس قدر یہ نام ان کو پسند تھا اور کوئی نام پسند نہیں تھا پھر میں نے پوری حدیث سہل سے دریافت کی میں نے عرض کیا، اے ابو العباس! یہ واقعہ کیسے ہوا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ (ایک روز) حضرت فاطمہ کے پاس حضرت علیؑ تھوڑی دیر کو گئے اور پھر باہر نکل کر مسجد میں آکر لیٹ گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت فاطمہ سے) دریافت کیا تمہارے بچے کے بیٹے کہاں ہیں انہوں نے کہا مسجد میں! آپ ان کے پاس (مسجد میں) تشریف لے گئے تو دیکھا کہ ان کی چادر پیٹھ سے سرک گئی ہے اور ان کی پیٹھ پر مٹی ہی مٹی تھی، آپ مٹی پونچھتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے اے ابوتراب اٹھ بیٹھو، دو مرتبہ آپ نے یہی فرمایا۔

۹۰۱۔ محمد حسین، زائدہ، ابو حصین، حضرت سعد بن عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ایک شخص حضرت ابن عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے حضرت عثمان کے متعلق پوچھا حضرت ابن عمر نے حضرت عثمان کی نیک اعمالیاں بیان کر دیں حضرت ابن عمر نے فرمایا شاید یہ باتیں تجھ کو بری لگی ہیں اس نے کہا ہاں! تو آپ نے فرمایا اللہ تجھے ذلیل خوار کرے پھر اس شخص نے حضرت علیؑ کی بابت پوچھا تو حضرت ابن عمر نے ان کی بھی نیک اعمالیاں بیان کیں! کہا وہ ایسے ہیں ان کا گھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں کے بیچ میں ہے

خَذَنَّ الرَّايَةَ عَدَا رَجُلًا يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ
أَوْ قَالَ يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِ فَإِذَا
نَحْنُ بَعْلِي وَمَا نَرْجُوهُ فَقَالُوا هَذَا عَلِيٌّ فَأَعْطَاهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّايَةَ فَفَتَحَ
اللَّهُ عَلَيْهِ .

۹۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ
إِلَى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فَقَالَ هَذَا فُلَانٌ لَا مِيرَ
الْمَدِينَةِ يَدْعُو عَلِيًّا عِنْدَ الْمِنْبَرِ قَالَ فَيَقُولُ مَاذَا
قَالَ يَقُولُ لَهُ أَبُو تَرَابٍ فَضَحِكَ قَالَ وَاللَّهِ
مَا سَمَاهُ إِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا
كَانَ لَهُ اسْمٌ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْهُ فَاسْتَطَعْتُ
الْحَدِيثَ سَهْلًا وَقُلْتُ يَا أَبَا عَبَّاسٍ كَيْفَ؟
قَالَ دَخَلَ عَلِيٌّ عَلَى فَاطِمَةَ ثُمَّ خَرَجَ
فَاضْطَجَعَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَنُ ابْنُ عَمِّكَ قَالَتْ فِي الْمَسْجِدِ
فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَوَجَدَ رِدَائَهُ قَدْ سَقَطَ عَنْ ظَهْرِهِ
وَحَلَصَ التَّرَابُ إِلَى ظَهْرِهِ فَجَعَلَ يَمْسَحُ
التَّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ فَيَقُولُ اجْلِسْ يَا أَبَا تَرَابٍ
مَرَّتَيْنِ .

۹۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ
عَنْ زَائِدَةَ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبِيدَةَ
قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُ عَنْ عُثْمَانَ
فَذَكَرَ عَنْ مَحَاسِنِ عَمَلِهِ قَالَ لِعَلَّ ذَاكَ
يَسْؤُوكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَرَعَمَ اللَّهُ بِأَنْفِكَ ثُمَّ
سَأَلَهُ عَنْ عَلِيٍّ فَذَكَرَ مَحَاسِنَ عَمَلِهِ قَالَ هُوَ
ذَاكَ بَيْتُهُ أَوْسَطُ بَيُوتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَعَلَّ ذَاكَ يَسْؤُوكَ قَالَ أَجَلَ قَالَ

پھر فرمایا کہ شاید یہ باتیں بھی تجھ کو بری لگتی ہیں اس شخص نے کہا ہاں حضرت ابن عمر نے فرمایا خدا تجھ کو ذلیل کرے جا اور مجھے نقصان پہنچانے کی کوشش کر۔

۹۰۲۔ محمد، غندر، شعبہ، حکم، ابن ابی لیلیٰ، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہؓ نے چکی پینے کی وجہ سے جو تکلیف پہنچتی تھی اس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی اور جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی آئے تو حضرت فاطمہؓ آپ کے پاس گئیں تو انہوں نے آپ کو نہ پایا، حضرت عائشہؓ کو پایا اور ان سے اپنے آنے کی وجہ بیان کی جب آپ تشریف لائے تو حضرت فاطمہؓ نے آپ سے آنے کی وجہ بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہاں تشریف لائے جب کہ ہم اپنے بستر پر لیٹ چکے تھے میں نے اٹھنا چاہا تو آپ نے فرمایا تم دونوں اپنی جگہ رہو اور آپ ہم دونوں کے درمیان بیٹھ گئے میں نے آپ کے پیروں کی ٹھنڈک اپنے سینہ پر محسوس کی آپ نے فرمایا میں تم کو ایک ایسی بات سکھاتا ہوں جو تمہاری طلب کردہ چیز سے بدرجہا بہتر ہے جب تم سونے کے لئے اپنے بستر پر جایا کرو تو چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہو اور تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ کہو یہ تمہارے لئے خدام سے بہتر ہے۔

۹۰۳۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، سعد، ابراہیم سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص سے سنا ہے کہ حضرت علیؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کیا تم اس بات کو پسند کرتے ہو کہ تم میرے ساتھ اس درجہ پر ہو جس درجہ پر حضرت ہارون، حضرت موسیٰ کے ساتھ تھے۔

۹۰۴۔ علی بن جعد، شعبہ، ایوب، ابن سیرین، عبیدہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ تم لوگ جس طرح فیصلہ کرتے تھے اسی طرح فیصلہ کیا کرو اس لئے کہ میں اختلاف کو برا سمجھتا ہوں سب لوگ متفق اور ایک جماعت بن جائیں، یا پھر مجھے بھی موت آجائے، جس طرح اصحاب کبار نے موت سے ہم آغوشی فرمائی ہے ابن سیرین کی رائے ہے کہ اکثر روایتیں جو حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ سے منقول ہیں جھوٹ پر مبنی ہیں۔

فَارْعَمَ اللَّهُ بِأَنْفِكَ أَنْطَلِقُ فَأَجْهَدُ عَلَىٰ جَهْدِكَ .

۹۰۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ شَكَتْ مَا تَلْقَى مِنْ أَثَرِ الرُّحَا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبِيًّا فَأَنْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ فَوَجَدَتْ عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِيئِ فَاطِمَةَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبَتْ لِاقْوَمِ فَقَالَ عَلَى مَكَانِكُمَا فَفَعَدَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي وَقَالَ: أَلَا أَعْلَمُكُمَا خَيْرًا مِمَّا سَأَلْتُمَانِي إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا تُكَبِّرَانِ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَتُسَبِّحَانِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُحَمِّدَانِ ثَلَاثَةً وَثَلَاثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ .

۹۰۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى .

۹۰۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقْضُوا كَمَا كُنْتُمْ تَقْضُونَ فَإِنِّي أَكْرَهُ الْإِخْتِلَافَ حَتَّى يَكُونَ لِلنَّاسِ جَمَاعَةٌ أَوْ أُمُوتَ كَمَا مَاتَ أَصْحَابِي فَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَرَى أَنَّ عَامَّةَ مَا يُرَوَّى عَلَى عَلِيٍّ الْكَذِبُ .

۳۹۲ باب مَنَاقِبِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْبَهْتُ
خَلْقِي وَخَلْقِي .

۹۰۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ دِينَارٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
الْجُهَنِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا
يَقُولُونَ أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَإِنِّي كُنْتُ أَلْزَمُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْعِ بَطْنِي حَتَّى لَا
أَكُلَ الْخَمِيرَ وَلَا أَلْبَسَ الْحَبِيرَ وَلَا يَخْدُمْنِي
فُلَانٌ وَلَا فُلَانَةٌ وَكُنْتُ أَلْصِقُ بَطْنِي بِالْحَصْبَا
مِنَ الْجُوعِ وَإِنْ كُنْتُ لَأَسْتَقْرِئُ الرَّجُلَ الْآيَةَ
هِيَ مَعِيَ كَيْ يَنْقَلِبَ بِي فَيُطْعِمَنِي وَكَانَ أَخِيرَ
النَّاسِ لِلْمُسْكِينِ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ كَانَ
يَنْقَلِبُ بِنَا فَيُطْعِمُنَا مَا كَانَ فِي بَيْتِهِ حَتَّى إِنْ
كَانَ لِيُخْرِجُ إِلَيْنَا الْعُكَّةَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ
فَنَشْقُهَا نَلْحَقَ مَا فِيهَا .

۹۰۶۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ
ابْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ
الشَّعْبِيِّ أَنَّ ابْنَ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ إِذَا
سَلَّمَ عَلَى ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ
ذِي الْجَنَاحَيْنِ .

۳۹۳ باب ذِكْرِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ .

۹۰۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنِي أَبِي
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ
أَنْسٍ عَنْ أَنْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عَمَرَ ابْنَ
الْخَطَّابِ كَانَ إِذَا فَحَطُوا اسْتَسْقَى بِالْعَبَّاسِ

باب ۳۹۲۔ حضرت جعفر بن ابی طالبؑ ہاشمی کے فضائل کا
بیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد تھا (اے جعفر) تم صورت
و سیرت میں میرے مشابہ ہو۔

۹۰۵۔ احمد، محمد، ابن ابی ذئب، سعید المقبری، حضرت ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ بہت
حدیثیں بیان کرتے ہیں اصل وجہ یہ ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں پیٹ بھرنے کے لئے ہر وقت لگا رہتا تھا
خمیری نان اور لباس فاخرہ پہننے کو نہ ملتا تھا اور لونڈی غلام میری
خدمت کے لئے میرے پاس نہ تھے اور بھوک کے مارے پیٹ پر پتھر
باندھ لیتا تھا۔ بعض آیتوں کے معنی مجھے معلوم ہوتے تھے، لیکن اس
کے باوجود بعض لوگوں سے میں اس لیے دریافت کرتا تھا کہ کوئی
شخص مجھے اپنے گھر لے جا کر کھانا کھلا دے، مساکین کے ساتھ سب
سے زیادہ سلوک کرنے والے جعفر بن ابی طالب تھے، وہ مجھے اپنے
ساتھ لے جایا کرتے اور جو کچھ ان کے گھر میں موجود ہوتا وہ مجھ کو
کھلادیا کرتے وہ میرے پاس کچی لے آیا کرتے جس میں کچھ نہ ہونے
کے سبب اس کو توڑ ڈالتے تھے پھر اس میں جو کچھ ہوتا اس کو میں چاٹ
لیتا تھا۔

۹۰۶۔ عمرو بن علی، یزید بن ہارون، اسماعیل بن ابی خالد، شععی سے
روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب حضرت
جعفر کے بیٹے (عبداللہ) کو سلام کرتے تو کہتے ”السلام علیک یا ابن
ذی الجناحین حضرت جعفر کا لقب تھا)

باب ۳۹۳۔ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ
کے فضائل کا بیان۔

۹۰۷۔ حسن بن محمد، محمد بن عبداللہ انصاری، ابو عبداللہ بن ثنی، ثمامہ
بن عبداللہ بن انس حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے
ہیں کہ جب کبھی قحط پڑتا تو حضرت عمر بن خطابؓ، حضرت عباس بن
عبدالمطلب کے وسیلہ سے بارش کی دعا مانگتے تھے کہ اے خدا! ہم تجھے
تیرے رسول کا واسطہ دیا کرتے تھے اور تو پانی برساتا تھا اور اب ہم تجھے

تیرے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے چچا کا واسطہ دیتے ہیں لہذا تو پانی برسا چنانچہ خوب بارش ہوتی تھی۔

باب ۳۹۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں خصوصاً آپ کی بیٹی حضرت فاطمہ علیہا السلام کے فضائل کا بیان، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ فاطمہؑ جنت کی عورتوں کی سردار ہوگی۔

۹۰۸۔ ابو الیمان، شعبہ، زہری، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہؑ نے حضرت ابو بکر صدیق کے پاس آدمی بھیج کر ان سے اپنی میراث طلب کی یعنی وہ چیزیں جو خدا تعالیٰ نے اپنے رسول کو فتنے کے طور پر دی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مصرف خیر جو مدینہ منورہ اور فدک میں تھا اور خیبر کی متروکہ آمدنی کا پانچواں حصہ، تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس مال یعنی خداداد مال میں سے کھا سکتے ہیں ان کو یہ اختیار نہیں کہ کھانے سے زیادہ لے لیں خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقات کی جو حالت آپ کے زمانہ میں تھی اس میں کوئی تبدیلی نہ کروں گا بلکہ وہی عمل کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے، حضرت علیؑ نے تشہد پڑھا پھر کہا اے ابو بکر ہم آپ کی فضیلت و بزرگی سے خوب واقف ہیں اس کے بعد آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت فاطمہؑ کی قرابت اور حق کو واضح کیا تو حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت سے سلوک کرنا اپنی قرابت کے ساتھ سلوک کرنے سے زیادہ محبوب ہے (نیز) عبد اللہ بن عبد الوہاب، خالد، شعبہ، واقدان کے والد، حضرت ابن عمرؓ حضرت ابو بکرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی آپ کے اہل بیت کی

بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ بِنَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِينَا وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَيَسْقُونَ .

۳۹۴ باب مَنَا قِبِ قَرَابَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْقِبَةِ فَاطِمَةَ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْحَنَةِ .

۹۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا أَقَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَطْلُبُ صَدَقَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكَ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمْسٍ خَيْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُورِثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هَذَا الْمَالِ يَعْنِي مَالَ اللَّهِ لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَرِيدُوا عَلَى الْمَاكِلِ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا عَمَلَنْ فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَشْهَدُ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَضِيلَتَكَ وَذَكَرَ قَرَابَتَهُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَقَّهُمْ فَتَكَلَّمُوا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

خدمت اور محبت میں سمجھو۔

۹۰۹۔ ابوالولید، ابن عیینہ، عمرو، ابن ابی ملیکہ، حضرت مسور بن مخرمہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فاطمہؑ میرے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جس نے اس کو غضب ناک کیا اس نے مجھ کو غضب ناک کیا۔

۹۱۰۔ یحییٰ بن قزعة، ابراہیم بن سعد، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی فاطمہ کو اپنے مرض میں جس میں آپ نے رحلت فرمائی بلوایا (جب وہ آئیں) تو ان سے آہستہ آہستہ کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں پھر آہستہ سے کوئی بات کہی تو وہ ہنسنے لگیں، میں نے فاطمہؑ سے اس کا سبب دریافت کیا، انہوں نے جواب دیا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آہستہ سے اس بات سے خبردار کیا تھا کہ آپ اسی مرض میں وفات پائیں گے، تو میں رونے لگی جب دوبارہ آپ نے آہستہ سے کہا کہ میں ان کے اہل میں سب سے پہلے ان سے ملوں گی تو میں ہنسنے لگی۔

باب ۳۹۵۔ حضرت زبیر بن عوام کے فضائل کا بیان، ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ وہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری تھے (۱) اور سفید پوش کو حواری کہتے ہیں۔

۹۱۱۔ خالد، علی، ہشام، عروہ، حضرت زبیر سے بیان کرتے ہیں کہ مجھ کو مروان بن حکم نے خبر دی کہ مرض نکیر کے سال حضرت عثمان کو اتنی سخت نکیر پھوٹی کہ ان کو حج سے رکنا پڑا اور وصیت بھی کر دی تھی کہ ایک قریشی نے آپ کے پاس جا کر عرض کیا کہ کسی کو خلیفہ مقرر کر دیجئے، حضرت عثمان نے پوچھا کیا لوگ خلیفہ مقرر کرنے کو کہتے ہیں؟ اس نے کہا ہاں! آپ نے فرمایا کس کو؟ وہ خاموش رہا پھر

وَاقِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ ارْقُبُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ .

۹۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ وَ بَنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ الْمُسَوَّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بُضْعَةٌ مِنِّي فَمَنْ أَعْصَبَهَا اغْصَبَنِي .

۹۱۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قُزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهِ الَّذِي قُبِضَ فِيهَا فَسَارَهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَاَهَا فَسَارَهَا فَصَحَّحَتْ قَالَتْ سَأَلْتُهَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ سَأَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجْعِهِ الَّذِي تُوَفَّى فِيهِ فَبَكَتْ ثُمَّ سَأَرَنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ اتَّبَعَهُ فَصَحَّحْتُ .

۳۹۵ باب مَنَاقِبِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ حَوَارِيُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُمِّيَ الْحَوَارِيُّونَ لِبَيَاضِ ثِيَابِهِمْ .

۹۱۱۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخْبَرَنِي مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ أَصَابَ عُثْمَانُ بَنَ عَفَّانَ رُعَافٌ شَدِيدٌ سَنَةَ الرُّعَافِ حَتَّى حَبَسَهُ عَنِ الْحَجِّ وَأَوْصَى فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ اسْتَخْلِفْ قَالَ وَقَالُوا قَالَ نَعَمْ

(۱) حواری کا لفظ قرآن حکیم میں اصلاً حضرت عیسیٰ کے رفقاء کے بارے میں استعمال ہوا ہے حضرت عیسیٰ کے بارہ حواری تھے۔

ایک اور شخص آپ کے پاس آیا میرا خیال ہے کہ وہ حرث تھے انہوں نے کہا کسی کو خلیفہ بنائیے آپ نے اس سے بھی پوچھا کیا خلیفہ مقرر کرنے کو لوگ کہتے ہیں؟ اس نے کہا ہاں! آپ نے اس سے بھی فرمایا کس کو؟ شاید وہ بھی تھوڑی دیر خاموش رہا پھر کہنے لگا شاید لوگوں کی رائے ہے زبیر کو خلیفہ بنایا جائے تو حضرت عثمان نے فرمایا ہاں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میرے علم میں زبیر سب سے بہتر ہیں یقیناً وہ سرور عالم کو سب سے زیادہ محبوب تھے۔

۹۱۲۔ عبید، ابواسامہ، ہشام، حضرت عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے مردان سے سنا ہے کہ میں حضرت عثمان کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص نے آپ کے پاس آکر کہا اب آپ کسی کو خلیفہ بنادیتے؟ حضرت عثمان نے دریافت کیا، کیا لوگ خلیفہ بنانے کو کہتے ہیں؟ اس نے کہا ہاں! حضرت زبیر کو حضرت عثمان نے تین مرتبہ کہا آگاہ ہو جاؤ کہ زبیر سب سے بہتر ہیں۔

۹۱۳۔ مالک بن اسماعیل، عبدالعزیز ابن ابی سلمہ، محمد بن منکدر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے حواری ہوا کرتے ہیں اور یقیناً میرے حواری زبیر ہیں۔

۹۱۴۔ احمد، ہشام، عروہ، حضرت عبد اللہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں کہ جنگ احزاب کے ایام میں میں نے اور عمر بن ابی سلمہ نے عورتوں کی حفاظت کی میں نے حضرت زبیر کو دیکھا کہ وہ دو تین مرتبہ بنی قریظہ کی طرف آمدورفت کرتے رہے جب میں (جنگ مذکور) سے واپس آیا تو میں نے کہا اے میرے باپ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ آمدورفت کر رہے تھے انہوں نے فرمایا میرے بیٹے تو نے مجھے دیکھا؟ میں نے عرض کیا ہاں! انہوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کوئی ہے جو بنی قریظہ کی طرف جا کر ان کی خبر میرے پاس لائے چنانچہ میں گیا پھر جب میں واپس آیا تو آپ نے اپنے ماں باپ جمع کر کے فرمایا کہ میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں۔

۹۱۵۔ علی، ابن مبارک، ہشام، حضرت عروہ سے بیان کرتے ہیں کہ

قَالَ وَمَنْ فَسَكَتَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ أَحْسَبُهُ الْحَرْثُ فَقَالَ اسْتَخْلِفُ فَقَالَ عُثْمَانُ وَقَالُوا فَقَالَ نَعَمْ قَالَ وَمَنْ هُوَ فَسَكَتَ قَالَ فَلَعَلَّهُمْ قَالُوا الزُّبَيْرُ قَالَ نَعَمْ قَالَ: أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أَنَّهُ لَخَيْرُهُمْ مَا عَلِمْتُ وَإِنْ كَانَ لَا حَبَّهٖمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۹۱۲۔ حَدَّثَنِي عُيَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ أَخْبَرَنِي أَبِي سَمِعْتُ مَرْوَانَ كُنْتُ عِنْدَ عُثْمَانَ آتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اسْتَخْلِفُ قَالَ وَقِيلَ ذَاكَ قَالَ نَعَمْ الزُّبَيْرُ قَالَ أَمَا وَاللَّهِ إِنَّكُمْ لَتَعْلَمُونَ أَنَّهُ خَيْرٌ كُمْ لَنَا .

۹۱۳۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ هُوَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرِ ابْنُ الْعَوَّامِ .

۹۱۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كُنْتُ يَوْمَ الْأَحْزَابِ جَعَلْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فِي النِّسَاءِ فَنَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِالزُّبَيْرِ عَلَى قَرْبِهِ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَلَمَّا رَجَعْتُ قُلْتُ يَا أَبَتِ رَأَيْتَكَ تَخْتَلِفُ قَالَ أَوْهَلُ رَأَيْتَنِي يَا بَنِي قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَأْتِ بَنِي قُرَيْظَةَ فَيَأْتِي بِخَبَرِهِمْ فَأَنْطَلَقْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَاهُ فَقَالَ فِذَاكَ أَبِي وَأُمِّي .

۹۱۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے جنگ یرموک میں حضرت زبیرؓ سے کہا کہ آپ حملہ کیوں نہیں کرتے، ہم بھی آپ کے ساتھ حملہ کرنا چاہتے ہیں حضرت زبیرؓ نے حملہ کیا تو کافروں نے دو زخم ان کے شانے پر لگائے ان دونوں زخموں کے درمیان وہ زخم بھی تھا جو بدر کے دن ان کے آیا تھا حضرت عروہ کا بیان ہے جب میں چھوٹا تھا تو کھیل میں اپنی انگلیاں ان کے زخموں کے نشان کے اندر ڈالتا تھا۔

باب ۳۹۶۔ حضرت طلحہ بن عبید اللہ کے فضائل کا بیان، حضرت عمرؓ نے فرمایا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات کے وقت طلحہؓ سے راضی تھے۔

۹۱۶۔ محمد معتمر، ابو معتمر، حضرت ابو عثمان سے روایت کرتے ہیں کہ ایک زمانہ میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود میدان جنگ میں شرکت کی تھی تو بجز طلحہ و سعد کے اس زمانہ میں آپ کے ساتھ کوئی ہرکاب باقی نہ رہا تھا۔

۹۱۷۔ مسدد، خالد، ابن ابی خالد، حضرت قیس بن ابی حازم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہؓ کے ہاتھ کو بے کار و شل دیکھا انہوں نے اس ہاتھ سے (احد کے دن) آنحضرت صلعم کو کفار کے حملوں سے بچایا تھا۔

باب ۳۹۷۔ حضرت سعد بن ابی وقاص کے فضائل کے بیان، بنو زہرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ننہالی عزیز ہیں اور سعد بن مالک آپ کے ماموں تھے۔

۹۱۸۔ محمد بن ثنی، عبد الوہاب، یحییٰ، حضرت سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے سعد کو کہتے سنا کہ احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے اپنے دونوں ماں باپ جمع فرمادیئے تھے (یعنی فرمایا تھا میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں تیر چلا)

۹۱۹۔ مکی بن ابراہیم، ہاشم بن ہاشم، عامر بن سعد، حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے آپ سے اچھی طرح

الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِلزُّبَيْرِ يَوْمَ الْيَرْمُوكِ أَلَا تَشُدُّ فَتَشُدُّ مَعَكَ فَحَمَلَ عَلَيْهِمْ فَضْرَبُوهُ ضَرْبَتَيْنِ عَلَى عَاتِقِهِ بَيْنَهُمَا ضَرْبَةٌ ضَرَبَهَا يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ عُرْوَةُ فَكُنْتُ أُدْخِلُ أَصَابِعِي فِي تِلْكَ الضَّرَبَاتِ الْعَبْ وَأَنَا صَغِيرٌ.

۳۹۶ باب ذِكْرِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَقَالَ عُمَرُ تَوَفَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُ رَاضٍ.

۹۱۶ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمَقْدِمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ لَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْأَيَّامِ الَّتِي قَاتَلَ فِيهِمْ رَسُولُ اللَّهِ غَيْرَ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ عَنْ حَدِيثِهِمَا.

۹۱۷ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ النَّبِيِّ وَقَفَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَلَّتْ.

۳۹۷ باب مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ الزُّهْرِيِّ وَبَنُو زُهْرَةَ أَخَوَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ.

۹۱۸ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ جَمَعَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ.

۹۱۹ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقَدْ

رَأَيْتُنِي وَأَنَا لُثْلُ الْإِسْلَامِ .

واقف ہوں، میں تیسرا شخص ہوں جو اسلام میں داخل ہوا، یعنی حضرت خدیجہ اور حضرت ابو بکر کے بعد سب سے پہلا مسلمان ہوں۔
۹۲۰۔ ابراہیم بن موسیٰ ابن ابی زائدہ ہاشم بن ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس دن میں اسلام لایا ہوں اس دن اور لوگ بھی مشرف بہ اسلام ہوئے اور بے شک سات دن تک میں اسی حالت میں رہا کہ میں اسلام کا تیسرا شخص تھا (یعنی حضرت خدیجہ اور حضرت ابو بکر کے بعد تیسرا مسلمان میں ہوں)۔

باب ۳۹۸۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سرسالی رشتہ داروں کا بیان جن میں ابو العاص بن ربیع بھی ہیں۔

۹۲۱۔ ابو الیمان، شعیب، زہری، علی بن حسین، حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت علی نے ابو جہل کی لڑکی سے منگنی کر لی تو حضرت فاطمہؑ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا آپ کی قوم کا خیال ہے کہ آپ اپنی بیٹیوں کی حمایت میں خفا نہیں ہوتے اسی لئے تو علی نے ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرنے کی بات چیت مکمل کر لی ہے یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پہلے تشہد پڑھا اور پھر فرمایا کہ میں نے ابو العاص بن ربیع سے (اپنی لڑکی کا) نکاح کر دیا تو ابو العاص نے جو بات مجھ سے کہی سچ کہی فاطمہؑ یقیناً میرے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے اور میں اس بات کو گوارا نہیں کرتا کہ اس کو کوئی صدمہ یا تکلیف پہنچے خدا تعالیٰ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی اور عدو اللہ کی بیٹی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتیں پس حضرت علیؑ نے یہ منگنی چھوڑ دی ایک دوسری روایت میں علی بن حسین (حضرت زین العابدین) سے مروی ہے۔ انہوں نے حضرت سعد کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے قبیلہ عبد شمس والے اپنے داماد کا ذکر کیا اور ان کی تعریف و توصیف بیان کر کے فرمایا انہوں نے جو بات مجھ سے کہی سچی کہی اور مجھ سے جو وعدہ کیا اس کو پورا کیا۔

۹۲۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمِ بْنِ عَتَبَةَ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ يَقُولُ مَا أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِ وَلَقَدْ مَكُنْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَإِنِّي لُثْلُ الْإِسْلَامِ تَابِعَهُ أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ .

۳۹۸ بَابُ ذِكْرِ أَصْهَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو الْعَاصِ بْنُ رَبِيعٍ .

۹۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ الْمِسُورَ بْنَ مَخْرَمَةَ قَالَ إِنَّ عَلِيًّا خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ فَسَمِعْتُ بِذَلِكَ فَاطِمَةَ فَأَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَزْعُمُ قَوْمُكَ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ وَهَذَا عَلِيُّ نَاصِحٌ بِنْتُ أَبِي جَهْلٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ حِينَ تَشْهَدُ يَقُولُ أَمَّا بَعْدُ أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنَ رَبِيعٍ فَحَدَّثَنِي وَصَدَّقَنِي وَإِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِنِّي وَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسُوءَ هَا وَاللَّهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ فَتَرَكَ عَلِيُّ الْخُطْبَةَ وَزَادَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو وَبُنْ حَلْحَلَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ مِسُورٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ صَهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَأَنْتَنِي عَلَيْهِ فِي مَصَاهِرَتِهِ إِيَّاهُ فَأَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي فَصَدَّقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَفَّى لِي .

۳۹۹ باب مَنَاقِبِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْبَرَاءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا.

۹۲۲۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِمَارَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ تَطَعْتُمْ فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطَعُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَإِنَّمَا اللَّهُ إِنْ كَانَ لَخَلِيفًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ لِمَنْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنْ هَذَا لِمَنْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ.

۹۲۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ قَائِفٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدٌ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ مُضْطَجِعَانِ فَقَالَ إِنْ هَذِهِ الْأَقْدَامُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ قَالَ فَسَرَّ بِذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْجَبَهُ فَأَخْبَرَهُ عَائِشَةُ.

۴۰۰ باب ذِكْرِ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ.

۹۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَخْزُومِيَّةِ فَقَالُوا مَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حُبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ذَهَبْتُ أَسْأَلُ الزُّهْرِيَّ عَنْ حَدِيثِ الْمَخْزُومِيَّةِ فَصَاحَ بِي قُلْتُ لِسُفْيَانَ فَلَمْ تَحْتَمِلْهُ عَنْ أَحَدٍ قَالَ وَحَدَّثَهُ فِي كِتَابٍ كَانَ

باب ۳۹۹۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام زید بن حارثہ کے فضائل حضرت براء نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا (آپ نے زید سے فرمایا تم ہمارے بھائی اور آزاد کردہ غلام ہو۔

۹۲۲۔ خالد بن مخلد، سلیمان، عبد اللہ بن دینار، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر جمع کیا اور اس کا سردار حضرت اسامہ بن زید کو بنایا بعض لوگوں نے ان کی سرداری پر طنز کیا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ان کی سرداری پر طعن و تشنیع کرتے ہو تو کوئی تعجب نہیں اس لئے کہ تم بے شک پہلے ان کے باپ کی سرداری پر طعنہ زنی کیا کرتے تھے، حالانکہ بخدا وہ سرداری کے لئے بہت موزوں تھے وہ تمام لوگوں سے زیادہ مجھ کو محبوب تھے اور ان کے بعد یہ (اسامہ) تمام لوگوں سے زیادہ مجھ کو محبوب ہے۔

۹۲۳۔ یحییٰ، ابراہیم، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف فرما تھے اور اسامہ بن زید اور زید بن حارثہ دونوں لیٹے ہوئے تھے، ایک قیافہ شناس آیا اور کہا کہ یہ دونوں پاؤں باہم ایک دوسرے سے پیدا ہوئے ہیں، حضرت عائشہ فرماتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے بہت خوش ہوئے اور آپ کو یہ بات بہت اچھی معلوم ہوئی اور آپ نے مجھ سے اس واقعہ کو بیان کیا۔

باب ۴۰۰۔ حضرت اسامہ بن زید کے فضائل کا بیان۔

۹۲۴۔ قتیبہ، لیث، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مخزومی عورت نے قریش کو بہت فکر میں ڈال دیا، انہوں نے کہا کہ بجز اسامہ محبوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی شخص بھی ایسا نہیں ہے جو آپ ﷺ سے سفارش کی جرات کر سکے، علی (بن مدینی) بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے سفیان نے بیان کیا میں حضرت زہری کے پاس مخزومی عورت کا قصہ پوچھنے گیا، وہ مجھ سے خفا ہو گئے، میں نے سفیان سے دریافت کیا، کیا تم نے اس قصہ کو کسی سے سنا ہے؟ انہوں نے انکار کیا اور کہا البتہ میں نے

اس واقعہ کو ایک کتاب میں دیکھا ہے جس کو ایوب بن موسیٰ نے زہری کے حوالہ سے درج کیا ہے، وہ عروہ کے واسطے سے حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ بنی مخزوم میں ایک عورت نے چوری کی تو لوگوں نے کہا کوئی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں بات چیت کرے؟ جب کسی کو اس کی جرات نہ ہوئی کہ آپ سے گفتگو کر سکے تو حضرت اسامہ بن زید نے آپ سے بات چیت کی، اس پر آپ نے فرمایا بنی اسرائیل کا دستور تھا کہ جب کوئی شریف آدمی چوری کرتا تو اس کا ہاتھ کاٹتے، اگر فاطمہؓ سے بھی یہ فعل سرزد ہوتا تو یقیناً میں ان کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالتا۔

باب ۴۰۱۔ یہ باب عنوان سے خالی ہے۔

۹۲۵۔ حسن بن محمد، ابو عباد یحییٰ بن عباد، ہاشون، حضرت عبد اللہ بن دینار روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک روز مسجد میں ایک شخص کو دیکھا کہ اپنے کپڑے مسجد کے ایک کونہ میں پھیلا رہا تھا۔ تو حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا دیکھو! یہ کون شخص ہے؟ کاش یہ میرے پاس ہوتا تو میں اس کو نصیحت کرتا، ایک شخص نے عرض کیا کیا آپ ان کو نہیں پہچانتے؟ یہ محمد بن اسامہ ہیں، تو حضرت ابن عمر اپنا سر جھکا کر دونوں ہاتھوں سے زمین کریدنے لگے، اس کے بعد فرمایا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھتے تو یقیناً محبوب سمجھتے۔ (۱)۔

۹۲۶۔ موسیٰ بن اسماعیل، معتمر، ابو معتمر، ابو عثمان، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو (یعنی اسامہؓ) اور حسن کو گود میں لیتے اور فرماتے اے خدا میں دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر، (نیز) نعیم ابن المبارک، معمر، زہری اسامہ بن زید کے مولیٰ سے منقول ہے کہ حجاج بن ایمن بن ام ایمن جو اسامہ کے اخیانی بھائی تھے اور ایک انصاری تھے، حضرت ابن عمرؓ نے دیکھا کہ وہ رکوع اور سجدہ پورا نہیں کرتے تھے، تو حضرت ابن عمرؓ نے ان سے کہا کہ تم اپنی نماز کا اعادہ

كَتَبَهُ أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ أَمْرَأَةً مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَجْتَرِئُ أَحَدٌ أَنْ يُكَلِّمَهُ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ الضَّعِيفُ قَطَعُوهُ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُ يَدَهَا .

۴۰۱ باب۔

۹۲۵۔ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَبَّادٍ يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا الْمَاجِشُونُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ يَوْمًا وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ إِلَى رَجُلٍ يَسْحَبُ ثِيَابَهُ فِي نَاحِيَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَنْظِرْ مَنْ هَذَا لَيْتَ هَذَا عِنْدِي قَالَ لَهُ إِنْسَانٌ أَمَا تَعْرِفُ هَذَا يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا مُحَمَّدُ بْنُ أُسَامَةَ قَالَ فَطَاطَاءُ ابْنِ عُمَرَ رَأْسَهُ وَتَفَرَّقَ بَيْنَهُ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ قَالَ لَوْرَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَحَبَّةٌ .

۹۲۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنُ فَيَقُولُ اللَّهُمَّ أَجِبْهُمَا فَإِنِّي أُجِبُهُمَا وَقَالَ نَعِيمٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي مَوْلَى لِأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ أَيْمَنَ ابْنَ أُمِّ أَيْمَنَ وَكَانَ أَيْمَنُ بْنُ

(۱) چونکہ ان کے والد اور دادا دونوں سے حضورؐ کو بہت محبت تھی اسی کو دیکھتے ہوئے حضرت عمر فاروقؓ نے یہ بات ارشاد فرمائی۔

أَمْ أَيْمَنَ أَخَا أَسَامَةَ لِأُمِّهِ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَرَأَاهُ ابْنُ عُمَرَ لَمْ يَتِمَّ رُكُوعُهُ وَلَا سُجُودُهُ فَقَالَ أَعِدْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَحَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نَمِرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ مَوْلَى أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ إِذْ دَخَلَ الْحَجَّاجُ بْنُ أَيْمَنٍ فَلَمْ يَتِمَّ رُكُوعُهُ وَلَا سُجُودُهُ فَقَالَ أَعِدْ فَلَمَّا وُلَّى فَقَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ مَنْ هَذَا قُلْتُ الْحَجَّاجُ بْنُ أَيْمَنٍ أَمْ أَيْمَنَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَوْ رَأَى هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَحَبَّهُ فَذَكَرَ حُبَّهُ وَمَا وَلَدَتْهُ أَمْ أَيْمَنَ قَالَ وَحَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي عَنْ سُلَيْمَانَ وَكَانَتْ حَاضِنَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۴۰۲ باب مَنَاقِبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا.

۹۲۷- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَنِّيْتُ أَنْ أَرَى رُؤْيَا أَقْصُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ غُلَامًا أَعَزَبَ وَكُنْتُ أَنَا فِي الْمَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ مَلَكَيْنِ أَخَذَانِي فَذَهَبَا بِي إِلَى النَّارِ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبُئْرِ وَإِذَا لَهَا قَرْنَانِ كَقَرْنَيِ الْبُئْرِ وَإِذَا فِيهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ فَجَعَلْتُ أَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ فَلَقِيَهَا مَلَكٌ

کرو، ایک دوسری روایت میں اسامہ بن زید کے مولیٰ حرمہ سے منقول ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ بیٹھے تھے اتنے میں حجاج بن ایمن نے آکر نماز پڑھی اور رکوع، سجدہ پوری طرح ادا نہیں کئے، تو حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا تم نماز کا اعادہ کرو، پھر جب وہ لوٹے تو حضرت ابن عمرؓ نے کہا کہ یہ کون ہے، میں نے کہا حجاج بن ایمن بن ام ایمن، تو انہوں نے فرمایا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھتے تو یقیناً اس کو دوست رکھتے، پھر انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے واقعات ام ایمن کی اولاد سے بیان کئے ابو عبداللہ کہتے ہیں میرے بعض دوستوں نے روایت میں یہ الفاظ زیادہ کئے ہیں کہ ام ایمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود کھلائی تھیں۔

باب ۴۰۲- حضرت عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے فضائل کا بیان۔

۹۲۷- اسحاق، عبدالرزاق، معمر، زہری، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں جب کوئی شخص خواب دیکھتا تھا تو اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتا، میں ایک مجرد جوان تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مسجد کے اندر سویا کرتا، میں نے خواب میں دیکھا دو فرشتوں نے مجھے پکڑا اور دوزخ کی طرف لے گئے، جو بل والے خانہ دار کنویں کی طرح پیچ در پیچ تھی، اور کنویں کی طرح دو کنارے تھے، جس میں کچھ لوگ موجود تھے جن کو پہچان کر میں کہنے لگا عوذ باللہ من النار عوذ باللہ من النار میں دوزخ سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں پھر ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ نے مجھ سے کہا تم مت ڈرو، پھر میں نے یہ خواب حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا حضرت حفصہؓ نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبداللہ اچھے

آدمی ہیں کاش وہ رات کی نماز پڑھا کرتے، سالم بیان کرتے ہیں پھر عبد اللہ رات کو بہت کم سونے لگے۔

اٰخَرُ فَقَالَ لِيْ لَنْ تُرَاعَ فَقَصَّصْتُهَا عَلٰى حَفْصَةَ فَقَصَّصْتُهَا حَفْصَةَ عَلٰى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ قَالَ سَالِمٌ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ اِلَّا قَلِيْلًا .

۹۲۸۔ یحییٰ، ابن وہب، یونس، زہری، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی بہن حضرت حفصہؓ کے ذریعہ سے بیان کیا کہ ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبد اللہ اچھے آدمی ہیں۔

۹۲۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُّونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أُخْتِهِ حَفْصَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ .

باب ۴۰۳۔ حضرت عمار و حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما کے فضائل کا بیان۔

۴۰۳ بَابُ مَنَاقِبِ عَمَّارٍ وَحَذِيفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .

۹۲۹۔ مالک، اسرائیل، مغیرہ، ابراہیم، حضرت علقمہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں ملک شام میں گیا تو میں نے دو رکعت نماز پڑھی، پھر میں نے یہ دعا کی اے اللہ مجھ کو کوئی نیک بخت ہمنشین عطا فرما، پھر میں ایک جماعت میں پہنچا اور اس کے ساتھ بیٹھ گیا اچانک ایک بوڑھا آیا اور میرے پہلو میں بیٹھ گیا، میں نے لوگوں سے دریافت کیا، یہ کون ہیں؟ لوگوں نے کہا ابو درداء ہیں، میں نے ان سے کہا، میں نے خدا سے دعا کی تھی کہ وہ مجھ کو ایک صالح ہمنشین عطا فرمائے چنانچہ خدا نے آپ کو بھیج دیا، ابو درداء نے مجھ سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ میں نے کہا کوفہ کا رہنے والا ہوں انہوں نے کہا کیا تم میں ابن ام عبد (عبد اللہ بن مسعود) نہیں ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتیاں و تکیہ اور چھاگل اپنے پاس رکھتے تھے، کیا تم میں وہ شخص نہیں جس کو اللہ نے نبی کی زبان پر شیطان سے پناہ دی ہے، اور کیا تم میں وہ شخص نہیں جو رسول اللہ کے اسرار کے جاننے والا ہے، جن کا اس کے سوا کوئی دوسرا واقف نہیں، (یعنی حذیفہؓ) میں نے کہا ہاں! (پس) پھر انہوں نے کہا بتاؤ عبد اللہ بن مسعود واللہ اذا يغشى والنهار اذا تجلّى وما خلق الذکر والانثى کس طرح پڑھتے ہیں؟ میں نے ان کو پڑھ کر سنائی۔ انہوں نے کہا خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اسی طرح یہ سورۃ پڑھائی ہے اسی طرح اپنے

۹۲۹۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قُلْتُ اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَاتَّيْتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ إِلَيْهِمْ فَإِذَا شَيْخٌ قَدْ جَاءَ حَتَّى جَلَسَ إِلَى جَنْبِيْ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا أَبُو الدَّرْدَاءِ فَقُلْتُ إِنِّي دَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُيسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَيَسِّرَكَ لِيْ قَالَ مِمَّنْ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ أَوَلَيْسَ عِنْدَكُمْ ابْنُ أُمِّ عَبْدِ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْبُوسَادِ وَالْمِطْهَرَةِ وَفِيكُمْ الَّذِيْ أَحَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَوَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ سِرِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ لَا يَعْلَمُهُ أَحَدٌ غَيْرُهُ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ يَفْرَأُ عَبْدُ اللّٰهِ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى، وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى، وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى، قَالَ وَاللّٰهُ لَقَدْ أَقْرَأْنِيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِيْهِ إِلَى فِيّ .

منہ سے میرے منہ میں ڈالا ہے۔

۹۳۰۔ سلیمان، شعبہ، مغیرہ، حضرت ابراہیم (نحی) سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علقمہ جب ملک شام آئے اور مسجد میں داخل ہوئے تو یہ دعا مانگی اے اللہ تعالیٰ مجھ کو کوئی صالح ہمنشین عطا فرما اور حضرت ابو درداء کے پاس جا بیٹھے ابو درداء نے دریافت کیا ان سے کہ تم کون ہو؟ علقمہ نے کہا میں کوفہ کا رہنے والا ہوں انہوں نے کہا کیا تمہارے ہاں وہ شخص نہیں ہے جس کو خدا تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان کے ذریعہ شیطان سے پناہ دی ہے یعنی عمارؓ؟ علقمہ نے کہا ہاں (وہ ہیں) انہوں نے کہا کیا تم میں وہ شخص نہیں ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسرار کو جاننے والا ہے جن سے اس کے علاوہ کوئی دوسرا واقف نہیں ہے؟ یعنی حذیفہؓ علقمہ نے کہا ہاں وہ بھی موجود ہیں پھر انہوں نے کہا کیا تم میں صاحب مساوک (یعنی عبد اللہ بن مسعود) نہیں ہے؟ علقمہ نے کہا ہاں (ہیں) پھر انہوں نے کہا کہ حضرت عبد اللہ واللیل اذا يغشى والنهار اذا تحلى کیسے پڑھتے ہیں؟ چنانچہ میں نے یہ سورت پڑھ کر سنائی والذکرو الانثی ابو درداء نے فرمایا یہ لوگ میرے پیچھے پڑ گئے ہیں اور میں نے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اس سے مجھے ہٹا دینا چاہتے ہیں۔

باب ۴۰۴۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے فضائل کا بیان۔

۹۳۱۔ عمرو بن علی، عبد الاعلیٰ، خالد ابی قلابہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہر امت میں ایک امین ہوتا ہے اور ہماری امت کے امین ابو عبیدہ بن جراح ہیں۔

۹۳۲۔ مسلم بن ابراہیم، شعبہ، ابو اسحاق، صلہ، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل نجران (۱) سے فرمایا تھا کہ میں تمہارے ہاں ایسا شخص حاکم بنا کر

۹۳۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ذَهَبَ عَلَقَمَةُ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَجَلَسَ إِلَى الدَّرْدَاءِ: مِمَّنْ أَنْتَ قَالَ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ أَوْ مِنْكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ يَعْنِي حُذَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ أَوْ مِنْكُمْ الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي عَمَّارًا قُلْتُ بَلَى قَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ أَوْ مِنْكُمْ صَاحِبُ السِّوَاكِ أَوِ السَّوَادِ قَالَ بَلَى قَالَ كَيْفَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقْرَأُ وَاللَّيْلِ إِذَا تَحَلَّى قُلْتُ وَالذَّكَرَ وَالْأُنْثَى، وَالنَّهَارِ إِذَا تَحَلَّى قُلْتُ وَالذَّكَرَ وَالْأُنْثَى قَالَ مَا زَالَ بِي هَؤُلَاءِ حَتَّى كَادُوا يَسْتَنْزِلُونِي عَنْ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۴۰۴ باب مناقب أبي عبيدة بن الجراح رضي الله عنه.

۹۳۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا وَإِنَّا أَمِينُنَا أَيُّهَا الْأُمَّةُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ.

۹۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صَلَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ

(۱) یہ یمن کے ایک علاقے کا نام ہے ۹ھ میں وہاں سے عیسائیوں کا چودہ آدمیوں پر مشتمل ایک وفد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تھا۔

بھیجوں گا جو امین ہوگا یہ سن کر آپ کے صحابہ امارت کا انتظار کرنے لگے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ کو حاکم بنا کر بھیجا۔ باب ۴۰۵۔ حضرت مصعب بن عمیر کے حالات۔

باب ۴۰۶۔ حضرت حسن اور حسین کے فضائل کا بیان، نافع بن جبیرؓ حضرت ابو ہریرہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن کو اپنے سینہ اور گلے سے لگالیا۔

۹۳۳۔ صدقہ، ابن عیینہ، ابو موسیٰ، حسن، حضرت ابو بکرؓ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں منبر پر دیکھا ہے کہ حضرت حسن آپ کے پہلو میں تھے، کبھی آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے تھے اور کبھی حضرت حسن کی جانب اور فرماتے جاتے تھے، میرا یہ بیٹا سر دار ہے، اور شاید اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کے دو فریقوں کے درمیان صلح کرادے۔

۹۳۴۔ مسدد، معتمر، معتمر کے والد ابو عثمان، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو (یعنی اسامہ کو) اور حسن کو اٹھاتے اور فرماتے تھے اے اللہ تعالیٰ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر، اوکما قال۔

۹۳۵۔ محمد بن حسین بن ابراہیم، حسین بن محمد، جریر، محمد، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب عبید اللہ بن زیاد کے پاس حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک لایا گیا اور طشت میں رکھا گیا تو ابن زیاد (ان کی آنکھ اور ناک میں) مارنے لگا اور آپ کی خوبصورتی میں اعتراض کیا تو حضرت انسؓ نے فرمایا آپ سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھے اور اس وقت حضرت حسینؓ کے سر اور داڑھی میں وسمہ کا خضاب کیا ہوا تھا۔

۹۳۶۔ حجاج، شعبہ، عدی، حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں دیکھا کہ حضرت حسن بن علیؓ آپ کے کاندھے

نَجْرَانِ لَا بَعَثَ يَعْنِي عَلَيْكُمْ يَعْنِي أَمِينًا حَقَّ آمِينَ فَأَشْرَفَ أَصْحَابَهُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. ۴۰۵ باب ذِكْرِ مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ.

۴۰۶ باب مَنَاقِبِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَافِعُ ابْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَانَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ.

۹۳۳۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى عَنِ الْحَسَنِ سَمِعَ أَبَا بَكْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنَ إِلَى جَنْبِهِ يَنْظُرُ إِلَى النَّاسِ مَرَّةً وَإِلَيْهِ مَرَّةً وَيَقُولُ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِتْنَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

۹۳۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنَ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا أَوْ كَمَا قَالَ.

۹۳۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنِّي عُبِّدُ اللَّهَ بْنَ زِيَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَجَعَلَ فِي طَلَسٍ فَجَعَلَ يَنْكُثُ وَقَالَ فِي حُسَيْنِهِ شَيْئًا فَقَالَ أَنَسٌ: كَانَ أَشَبَّهُهُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَخْضُوبًا بِالْوَسْمَةِ.

۹۳۶۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

پر تھے اور آپ یہ فرما رہے تھے اے اللہ میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی سے محبت کر

۹۳۷۔ عبدان، عبد اللہ عمر بن سعید بن ابی حسین، ابن ابی میکہ، حضرت عقبہ بن حارث سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ حضرت ابو بکر کو میں نے اس حال میں دیکھا کہ آپ نے حضرت حسن کو گود میں اٹھالیا تھا اور کہہ رہے تھے کہ میرے ماں باپ تم پر قربان تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہو علی کے مشابہ نہیں ہو اور حضرت علی کھڑے ہوئے مسکرا رہے تھے۔

۹۳۸۔ یحییٰ بن معین و صدقہ، محمد بن جعفر، شعبہ، واقد بن محمد، محمد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی آپ کے اہل بیت کی خدمت اور محبت میں پوشیدہ و مضمحل سمجھو۔

۹۳۹۔ ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، معمر، زہری حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے زیادہ مشابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی شخص نہیں تھا۔

۹۴۰۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، محمد بن ابی یعقوب حضرت ابن ابی نعم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے سنا ان سے کسی نے یہ مسئلہ دریافت کیا تھا اگر کوئی محرم (یعنی وہ شخص جو احرام کی حالت میں ہو) کسی مکھی کو مار ڈالے (تو کیا) حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا یہ عراقی مکھی کے قتل کا مسئلہ دریافت کرتے ہیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے بیٹے (حسینؓ) کو قتل کر دیا ہے، حالانکہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ یہ دونوں میری دنیا کے دو پھول ہیں۔

باب ۴۰۷۔ حضرت ابو بکرؓ کے مولیٰ بلال بن رباح کے فضائل کا بیان، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلالؓ سے فرمایا تھا میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تمہاری جوتیوں

وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ عَلَى عَاتِقِهِ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهُ فَاجِبْهُ .

۹۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ سَعِيْدٍ بْنُ اَبِيْ حُسَيْنٍ عَنْ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ رَأَيْتُ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَحَمَلَ الْحَسَنَ وَهُوَ يَقُوْلُ بِاَبِيْ شَيْبَةَ النَّبِيِّ لَيْسَ شَيْبَةً بَعْلِيْ وَعَلَيٌّ يُّضْحِكُ .

۹۳۸۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى بْنُ مَعِيْنٍ وَصَدَقَةُ قَالََا اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ وَاْقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ اَبُو بَكْرٍ: اُرْقُبُوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِهِ .

۹۳۹۔ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ اَنَسٌ قَالَ لَمْ يَكُنْ اَحَدٌ اَشْبَهَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ .

۹۴۰۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ يَعْقُوْبَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ نُعْمٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَسَّأَلَهُ عَنِ الْمُحْرِمِ قَالَ شُعْبَةُ اَحْسِبُهُ يَقْتُلُ الدُّبَابَ فَقَالَ اَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْأَلُوْنَ عَنِ الدُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوْا ابْنَ اَبْنَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمَا رِيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا .

۴۰۷ بَابُ مَنَاقِبِ بِلَالِ بْنِ رِبَاحٍ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ دَفَّ

کی آواز سنی ہے۔

۹۴۱۔ ابو نعیم، عبد العزیز بن ابی سلمہ، محمد بن المنکدر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ ابو بکرؓ ہمارے سردار ہیں اور انہوں نے ہمارے سردار (یعنی) بلال کو آزاد کیا ہے۔

۹۴۲۔ ابن نمیر، محمد، اسلمیل، حضرت قیس (بن حازم) سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب کی وفات کے بعد جب حضرت ابو بکرؓ نے بلال سے کہا کہ تم میرے پاس رہو اور اذان کہتے رہو، تو حضرت بلال نے ابو بکرؓ سے کہا اگر آپ نے مجھے اپنی ذات کے لئے خریدا ہے تو مجھ کو اپنے پاس رکھ لیجئے، اور اگر آپ نے خدا کے لئے خریدا ہے یعنی خدا کی خوشنودی کے لئے، تو مجھ کو میرے حال پر چھوڑ دیجئے، اور خدا تعالیٰ کے لئے عمل کرنے دیجئے۔ (۱)

باب ۴۰۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے فضائل کا بیان۔

۹۴۳۔ مسدد، عبد الوارث، خالد، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اپنے سینہ سے لگایا اور فرمایا اے اللہ! اس کو حکمت عطا فرما اور ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اے اللہ! اس کو کتاب (قرآن) کا علم دے۔

باب ۴۰۹۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے فضائل کا بیان۔

۹۴۴۔ احمد بن واقد، حماد، ایوب، حمید، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید، جعفر، ابن رواحہ کے مارے جانے کی خبر (اس سے پہلے کہ میدان جنگ سے ان کی شہادت کی خبر آئے) دے دی تھی، چنانچہ آپ نے اس سلسلہ میں فرمایا کہ زید نے جھنڈا ہاتھ میں لیا اور شہید کیا گیا، پھر علم کو جعفر نے

نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْحَنَّةِ .

۹۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ أَخْبَرَنَا جَابِرُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ: أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَاعْتَقَ سَيِّدَنَا يَعْنِي بِلَالًا.

۹۴۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ أَنَّ بِلَالَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ إِنْ كُنْتُ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي لِنَفْسِكَ فَأَمْسِكْنِي وَإِنْ كُنْتُ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي لِلَّهِ فَدَعْنِي وَعَمَلِي لِلَّهِ.

۴۰۸ بَابُ ذِكْرِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا .

۹۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: قَالَ ضَمَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى صَدْرِهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ عَلِّمَهُ الْحِكْمَةَ .

۴۰۹ بَابُ مَنَاقِبِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا .

۹۴۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ

(۱) حضرت بلالؓ نے یہ بات اس وقت کہی جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد انہوں نے مدینہ سے ہجرت کا ارادہ ظاہر فرمایا اور حضرت ابو بکر صدیقؓ نے انہیں مسجد نبویؐ میں اذان کیلئے روکنا چاہا اس موقع پر حضرت بلالؓ نے اپنی جہاد کی مصروفیات کے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب میں مدینہ میں نہیں رہنا چاہتا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے خالی مدینہ مجھ سے دیکھا نہیں جاتا۔

فَقَالَ أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأَصِيبَ ثُمَّ أَخَذَا بِنِ
رَوَاحَةَ فَأَصِيبَ وَعَيْنَاهُ تَذَرِفَانِ حَتَّى
أَخَذَهَا سَيْفٌ مِّنْ سَيُوفِ اللَّهِ حَتَّى فَتَحَ
اللَّهُ عَلَيْهِمُ .

۴۱۰ بَاب مَنَاقِبِ سَالِمِ مَوْلَى أَبِي
حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ .

۹۴۵- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ
قَالَ ذَكَرَ عَبْدُ اللَّهِ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ
ذَاكَ رَجُلٌ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اسْتَغْفِرُوا
الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ: مَنِ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
فَبَدَأَ بِهِ وَسَالِمِ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَأَبِي بِنِ
كَعْبٍ وَمَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ لَا أَدْرِي بَدَأَ بِأَبِي
أَوْ بِمَعَاذٍ .

۴۱۱ بَاب مَنَاقِبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ .

۹۴۶- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ
سَمِعْتُ مَسْرُوقًا قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ
فَاجِسًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَقَالَ إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ
أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا وَقَالَ اسْتَغْفِرُوا الْقُرْآنَ مِنْ
أَرْبَعَةٍ مَنِ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَسَالِمِ مَوْلَى
أَبِي حُذَيْفَةَ وَأَبِي بِنِ كَعْبٍ وَمَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ .

۹۴۷- حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ
مُغِيرَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ دَخَلْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ

سنجلا اور وہ بھی شہید ہوا، پھر ابن رواحہ نے جھنڈے کو لے لیا اور
وہ بھی مارا گیا، آپ یہ واقعہ بیان فرما رہے تھے اور آنکھوں سے آنسو
جاری تھے، پھر فرمایا اس کے بعد علم کو اس شخص نے لیا جو خدا تعالیٰ کی
تلواروں میں سے ایک تلوار ہے (یعنی خالد بن ولید نے) یہاں تک
کہ خداوند تعالیٰ نے مسلمانوں کو دشمنوں پر فتح عنایت فرمائی۔

باب ۴۱۰- حضرت ابو حذیفہؓ کے آزادہ کردہ غلام سالم کے
فضائل کا بیان۔

۹۴۵- سلیمان بن حرب، شعبہ، عمرو بن مرہ، ابراہیم، حضرت
مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کے سامنے
جب عبد اللہ بن مسعودؓ کا تذکرہ کیا گیا تو حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے
فرمایا وہ ایسے شخص ہیں جن کو میں برابر دوست رکھتا ہوں، جب سے
میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ قرآن چار
شخصوں سے پڑھو، عبد اللہ بن مسعودؓ سے، سالم مولیٰ حذیفہؓ سے، ابی
بن کعب سے، اور معاذ بن جبلؓ سے حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں سب
سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن مسعود
کا نام لیا، راوی کا بیان ہے مجھے یاد نہیں کہ پہلے آپ نے ابی بن کعب
کا نام لیا یا معاذ بن جبل کا۔

باب ۴۱۱- حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے
فضائل کا بیان۔

۹۴۶- حفص بن عمر، شعبہ، سلیمان، ابداکل، مسروق، حضرت عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فحش گو اور فحش کام کرنے والے نہیں تھے، آپ نے فرمایا
سب لوگوں میں مجھ کو وہ شخص زیادہ پسند ہے جو تم میں سب سے زیادہ
خوش خلق ہو، نیز آپ نے فرمایا کہ قرآن شریف چار شخصوں سے
پڑھو، عبد اللہ بن مسعود سے، سالم مولیٰ ابی حذیفہؓ سے، ابی بن کعب
سے اور معاذ بن جبل سے۔

۴۹۷- موسیٰ، ابو عوانہ، مغیرہ، ابراہیم، حضرت علقمہؓ سے روایت
کرتے ہیں کہ میں ملک شام میں آیا اور دو رکعت نماز پڑھی، پھر میں

نے دعا کی اے اللہ تعالیٰ مجھ کو کوئی ہم نشین عطا فرما، پس میں نے ایک بوڑھے آدمی کو آتے ہوئے دیکھا جب وہ میرے قریب آئے تو میں نے (جی میں) کہا مجھے امید ہے کہ خدا تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمائی، انہوں نے پوچھا تم کون ہو؟ میں نے کہا میں کوفہ کارہنے والا ہوں، انہوں نے کہا کیا تمہارے ہاں آنحضرت کی جوتیاں، تکیہ اور چھاگل اپنے پاس رکھنے والے عبد اللہ بن مسعود نہیں ہیں، کیا تم میں وہ شخص نہیں ہے جن کو شیطان سے پناہ دی گئی ہے، کیا تم میں وہ شخص نہیں ہے جو اسرار کے جاننے والے ہیں، جن سے ان کے علاوہ کوئی دوسرا واقف نہیں (اچھا بتاؤ) ابن ام عبد اللیل کو کس طرح پڑھتے ہیں؟ میں نے پڑھا واللیل اذا يغشى والنهار اذا تجلى والذكر والانثی تو انہوں نے کہا کہ مجھ کو بھی رسول اللہ نے یہ سورت اسی طرح پڑھائی ہے وہ میرے روبرو بیٹھے ہوئے تھے یہ لوگ میرے پیچھے پڑ گئے ہیں کہ مجھ کو اس طرح پڑھنے سے ہٹادیں۔

۹۴۸۔ سلیمان، شعبہ، ابو اسحق، حضرت عبد الرحمن بن یزید سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم نے حضرت حذیفہؓ سے ایک ایسے شخص کو دریافت کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت و سیرت میں نزدیک تر ہو تا کہ ہم اس سے کچھ حاصل کریں، حضرت حذیفہؓ نے فرمایا، میں کسی کو نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت و سیرت میں ام عبد (یعنی عبد اللہ بن مسعود) سے قریب تر ہو تا۔

۹۴۹۔ محمد بن العلاء، ابراہیم بن یوسف بن ابی اسحاق، یوسف، ابو اسحق، اسود بن یزید، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں اور میرا بھائی یمن سے (مدینہ میں) آئے اور ایک عرصہ تک (مدینہ میں) قیام کیا، ہم ہمیشہ یہ ہی خیال کرتے رہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ اہل بیت رسولی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک آدمی ہیں، اس لئے کہ ہم عبد اللہ بن مسعودؓ اور ان کی ماں کو اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے جاتے دیکھتے ہیں۔

باب ۴۱۲۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل کا بیان۔

رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ: اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِيْ جَلِيْسًا فَرَأَيْتُ شَيْخًا مُّقْبِلًا فَلَمَّا دَنَا قُلْتُ اَرَجُوْا اَنْ يَّكُوْنَ اسْتِحَابَّ قَالَ مِنْ اَيْنَ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ اَفَلَمْ يَكُنْ فِيْكُمْ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوِسَادِ وَالْمِطْهَرَةِ اَوَلَمْ يَكُنْ فِيْكُمْ الَّذِيْ اُجْبِرَ مِنَ الشَّيْطَانِ اَوَلَمْ يَكُنْ فِيْكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِيْ لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ كَيْفَ فَرَأَيْتُ اَمَّ عَبْدٍ وَاللَّيْلِ فَقَرَأْتُ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشَى، وَالنَّهَارِ اِذَا تَحَلَّى، وَالدُّكْرَ وَالْاُنْثَى قَالَ اَقْرَأْنِيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهُ اِلَى فِى فَمَا زَالَ هُوْلًا حَتَّى كَادُوْا يَرُدُّوْنِىْ .

۹۴۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ سَأَلْنَا حُذَيْفَةَ عَنْ رَجُلٍ قَرِيبِ السَّمْتِ وَالْهَدْيِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَأْخُذَ عَنْهُ فَقَالَ مَا عَرَفْتُ أَحَدًا أَقْرَبَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَدَلًّا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ابْنِ أُمِّ عَبْدِ .

۹۴۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوْسُفَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ فَمَكَّنَنَا حِينَمَا مَاتَرَى إِلَّا أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَرَى مِنْ دُخُولِهِ وَدُخُولِ أُمِّهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۴۱۲ باب ذِكْرِ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

۹۵۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ حَدَّثَنَا الْمُعَانِي عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: أَوْتَرَ مُعَاوِيَةُ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِرُكْعَةٍ وَعِنْدَهُ مَوْلَى لَإِبْنِ عَبَّاسٍ فَاتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: دَعُهُ فَإِنَّهُ صَحِبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۹۵۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ قِيلَ لَإِبْنِ عَبَّاسٍ هَلْ لَكَ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مُعَاوِيَةَ فَإِنَّهُ مَا أَوْتَرَ إِلَّا بِوَاحِدَةٍ قَالَ إِنَّهُ فَقِيهٌ.

۹۵۲۔ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّكُمْ لَتُصَلُّونَ صَلَوةً لَقَدْ صَحَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَارَ ابْنَاهُ يُصَلِّيَهَا وَلَقَدْ نَهَى عَنْهُمَا يَعْزِي الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

۴۱۳۔ بَابُ مَنَاقِبِ فَاطِمَةَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْحَنَّةِ.

۹۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بُضْعَةٌ مِنِّي فَمَنْ أَعْضَبَهَا أَعْضَبَنِي.

۴۱۴۔ بَابُ فَضْلِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. ۹۵۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۹۵۰۔ حسن، معانی، عثمان، ابن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ امیر معاویہؓ نے عشاء کے بعد ایک رکعت وتر پڑھا، ان کے پاس حضرت ابن عباس کا ایک آزاد کردہ غلام بیٹھا تھا اس نے ابن عباس سے آکر کہا، دیکھئے حضرت معاویہؓ ایک رکعت وتر پڑھتے ہیں، حضرت ابن عباس نے فرمایا ان کو کچھ نہ کہو اس لئے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے ہیں۔

۹۵۱۔ ابن ابی مریم نافع، حضرت ابن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت ابن عباسؓ سے دریافت کیا گیا کہ امیر المؤمنین معاویہؓ کے متعلق آپ کیا رائے رکھتے ہیں؟ وہ ایک ہی رکعت وتر پڑھتے ہیں تو حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا وہ خود فقیہ ہیں۔

۹۵۲۔ عمرو، محمد، شعبہ، ابو تیاح، حمران، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا ایک دفعہ میں نے لوگوں سے کہا تھا کہ تم ایک نماز ایسی پڑھتے ہو جس کو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہنے کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی نماز پڑھنے کے عمل کو نہیں دیکھا، نماز کی دونوں رکعتوں سے جو عصر کی نماز کے بعد یہ لوگ پڑھ رہے ہیں آنحضرت نے منع فرمایا ہے۔

باب ۴۱۳۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے فضائل کا بیان۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ فاطمہؓ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں۔

۹۵۳۔ ابوالولید، ابن عیینہ، عمرو بن دینار، ابن ابی ملیکہ، حضرت مسور ابن مخرمہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہؓ میرے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جس نے فاطمہؓ کو غضب ناک کیا اس نے مجھ کو غضب ناک کیا۔

باب ۴۱۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے فضائل کا بیان۔ ۹۵۴۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، ابوسلمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ ایک روز مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جبریلؑ تم کو سلام کہتے

ہیں، میں نے جواب میں کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ وہ باتیں دیکھتے ہیں جو میں نہیں دیکھ سکتی۔

۹۵۵۔ آدم، شعبہ، عمرو، شعبہ، عمرو بن مرہ، مرہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مردوں میں سے تو بہت سے مرد کامل ہوئے ہیں، لیکن عورتوں میں مریم بنت عمران اور آسیہ زوجہ فرعون کامل ہوئی ہیں، اور عائشہ (رضی اللہ عنہا) کی بزرگی تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی بزرگی تمام کھانوں پر (شوربہ میں بھگی ہوئی روٹی کو ثرید کہتے ہیں)

۹۵۶۔ عبدالعزیز بن عبد اللہ، محمد بن جعفر، عبد اللہ بن عبد الرحمن، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ حضرت عائشہ کی بزرگی تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی بزرگی تمام کھانوں پر۔

۹۵۷۔ محمد بن بشار، عبد الوہاب، ابن عون، حضرت قاسم بن محمد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیمار پڑیں، تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آکر کہا کہ اے ام المؤمنین تم سچے ہر اول یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق کے پاس جا رہی ہو۔

۹۵۸۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، حکم، حضرت ابو وائل سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت علی نے عمار اور حسن کو کوفہ روانہ کیا تاکہ وہاں کے لوگوں کو جہاد کے لئے آمادہ کریں، تو عمار نے خطبہ پڑھ کر بیان کیا کہ میں خوب جانتا ہوں کہ یقیناً حضرت عائشہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا و آخرت میں بیوی ہیں، لیکن خدا نے تمہاری آزمائش کی ہے کہ تم علی کا اتباع کرتے ہو یا عائشہ کی پیروی۔

۹۵۹۔ عبید، ابو اسامہ، ہشام، عروہ، حضرت عائشہ سے روایت کرتے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَا عَائِشَةُ هَذَا جَبْرِيلُ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرَى مَا لَا أَرَى تُرِيدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۹۵۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَحَدَّثَنَا عَمْرٌ وَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو وَ ابْنِ مَرْثَةَ عَنْ مَرْثَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَلُ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَآسِيَةُ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ.

۹۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ فَضَّلْتُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى الطَّعَامِ.

۹۵۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ عَائِشَةَ اشْتَكَتْ فَجَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ تَقْدَمِينَ عَلَى قَرِطٍ صِدْقٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى أَبِي بَكْرٍ.

۹۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَ عَلِيُّ عَمَّارًا وَالْحَسَنَ إِلَى الْكُوفَةِ لِيَسْتَنْفِرَهُمْ خَطَبَ عَمَّارٌ فَقَالَ إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَنَّهَا زَوْجَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَكِنَّ اللَّهَ ابْتَلَاكُمْ لِيَتَّبِعُوهُ أَوْ يَأْبَاهَا.

۹۵۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو

ہیں کہ میں نے ایک ہار اپنی بہن اسماء سے بطور عاریت لیا تھا، وہ گم ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ڈھونڈنے کے لئے اپنے چند صحابہ کو بھیجا، اثنائے راہ میں نماز کا وقت آگیا (پانی نہ ملنے پر) انہوں نے بلا وضو نماز پڑھ لی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آ کر آپ سے اس کی شکایت کی، جس پر تیمم کی آیت نازل ہوئی، اسید بن حنیر نے عرض کیا (اے عائشہ) اللہ تعالیٰ تم کو جزائے خیر عنایت فرمائے اس لئے کہ بخدا جو بات تم کو پیش آئی، خدا تعالیٰ نے اس سے آپ کو بری کر دیا اور مسلمانوں کے لئے اس میں برکت عطا فرمادی۔

۵۶۰۔ عبید ابواسامہ، ہشام، حضرت عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو اپنی بیویوں سے روزانہ فرماتے کل کو میں کہاں رہوں گا؟ کل کو میں کہاں ہوں گا؟ حضرت عائشہ فرماتی ہیں جب میرا دن آیا تو آپ کو سکون ہو گیا۔

۹۶۱۔ عبد اللہ، حماد، ہشام، عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے ہدیے حضرت عائشہ کی باری کے دن پیش کرتے تھے، عائشہ فرماتی ہیں کہ ایک دن میری ساتھ والی بیویاں ام سلمہ کے پاس جمع ہوئیں، اور کہا کہ اے ام سلمہ! بخدا لوگ اپنے ہدیے قصداً عائشہ کی باری کے دن میں بھیجتے ہیں۔ حالانکہ جس طرح عائشہ کو مال کی خواہش ہے، اس طرح ہم کو بھی ہے، لہذا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے یہ فرمائیں کہ ہم جہاں ہوں وہیں اپنے ہدیے پیش کر دیا کرو، عائشہ فرماتی ہیں چنانچہ ام سلمہ نے آپ سے اس بارے میں عرض کیا، ام سلمہ فرماتی ہیں آپ نے مجھ سے اعراض کیا میرے دو تین مرتبہ کہنے پر آپ نے فرمایا ام سلمہ! مجھے عائشہ کے بارے میں اذیت مت دو، بخدا میرے پاس کسی بیوی کے لحاف میں وحی نہیں آئی مگر عائشہ کے لحاف میں جبریل وحی لے کر آتے ہیں۔

أَسَمَاءُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ فَلَاذَةً فَهَلَكَتْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي طَلَبِهَا فَأَذَرَكْتَهُمْ الصَّلَاةُ فَصَلُّوا بِغَيْرِ وُضُوءٍ فَلَمَّا آتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكُّوا ذَلِكَ إِلَيْهِ فَتَزَلَّتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا فَوَاللَّهِ مَا نَزَلَ بِكَ أَمْرٌ قَطُّ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ لَكَ مِنْهُ مَخْرَجًا وَجَعَلَ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ بَرَكَةً .

۹۶۰۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَاءَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ فِي مَرَضِهِ جَعَلَ يَدُورُ فِي نِسَائِهِ وَيَقُولُ آيَنَ أَنَا غَدًا جِرْصًا عَلَى بَيْتِ عَائِشَةَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي سَكَنَ .

۹۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَاجْتَمَعَ صَوَاحِبِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ وَاللَّهِ إِنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ وَأَنَا نُرِيدُ الْخَيْرَ كَمَا تُرِيدُهُ عَائِشَةُ فَمَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَأْمُرَ النَّاسَ أَنْ يَهْدُوا إِلَيْهِ حَيْثُ مَا كَانَ وَحَيْثُ مَا دَارَ قَالَتْ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ أُمِّ سَلَمَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَأَعْرَضَ عَنِّي فَلَمَّا عَادَ إِلَيَّ ذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ فَأَعْرَضَ عَنِّي فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّالِثَةِ ذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِنِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّهُ وَاللَّهِ مَا نَزَلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَأَنَا فِي لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْكُمْ غَيْرَهَا .

پندرھواں پارہ

۴۱۵ بَابُ مَنَاقِبِ الْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ تَبَوُّوا
الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ
هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ
حَاجَةً مِمَّا أُوتُوا.

پندرھواں پارہ

باب ۴۱۵۔ انصار کے مناقب کا بیان اور آیت کریمہ اور جو
لوگ دار ہجرت اور دار السلام یعنی مدینہ منورہ میں مہاجرین
(کے آنے) سے پہلے قیام کئے ہوئے ہیں جو ان کی طرف
ہجرت کر کے آتے ہیں ان سے محبت کرتے ہیں اور
مہاجرین کو جو کچھ دیا جائے تو وہ اس سے اپنے دلوں میں خلش
نہیں پاتے۔

۹۶۲۔ موسیٰ بن اسماعیل، مہدی بن میمون، غیلان بن جریر فرماتے
ہیں کہ میں نے حضرت انسؓ سے دریافت کیا کہ ذرا انصار نام کے
متعلق تو فرمائیے کہ یہ نام آپؐ نے (انصار نے خود) رکھا تھا یا اللہ
تعالیٰ نے یہ نام رکھا ہے، تو انہوں نے فرمایا کہ ہم نے نہیں رکھا بلکہ
اللہ تعالیٰ نے ہمارا یہ نام رکھا ہے، (غیلان) کہتے ہیں کہ ہم حضرت
انسؓ کے پاس جایا کرتے تھے، تو وہ ہم سے انصار کے مناقب اور ان
کے کارنامے بیان کیا کرتے اور میرے یا قبیلہ ازد کے کسی آدمی کی
طرف متوجہ ہو کر فرمایا کرتے کہ فلاں فلاں دن تمہاری قوم
(انصار) نے فلاں فلاں کام کیا۔

۹۶۳۔ عبید بن اسماعیل، ابواسامہ، ہشام ان کے والد، حضرت عائشہؓ
سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ جنگ بعاث کا دن خدا تعالیٰ
نے اپنے رسولؐ (کی کامیابی) کے لئے پہلے سے مقرر کر رکھا تھا،
چنانچہ جب (مدینہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ان
کی جماعتیں پر آگندہ ہو گئی تھیں (۱)، اور ان کے کچھ سردار زخمی اور
کچھ مارے گئے تھے، پس اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کے لئے یہ دن پہلے
سے ان جماعتوں کے اسلام میں داخل ہونے کے لئے جو بعد میں
انصار کے لقب سے نوازی گئیں، مقرر کر رکھا تھا۔

۹۶۴۔ ابوالولید، شعبہ، ابوالتیاح فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انسؓ

۹۶۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
مُهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا غِيلَانُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ
قُلْتُ لِأَنْسٍ أَرَأَيْتَ اسْمَ الْأَنْصَارِ كُنْتُمْ تَسْمُونُ
بِهِ أَمْ سَمَّاكُمْ اللَّهُ قَالَ بَلَى سَمَّانا اللَّهُ كُنَّا
نَدْخُلُ عَلَى أَنْسٍ فَيُحَدِّثُنَا مَنَاقِبَ الْأَنْصَارِ
وَمَشَاهِدَهُمْ وَيَقْبُلُ عَلَيَّ أَوْ عَلَى رَجُلٍ مِنَ
الْأَزْدِ فَيَقُولُ فَعَلَ قَوْمُكَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا
وَكَذَا.

۹۶۳۔ حَدَّثَنِي عُيَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو
أَسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَوْمُ بَعَاثَ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللَّهُ
لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ افْتَرَقَ مَلُؤُهُمْ
وَقُتِلَتْ سَرَوَاتُهُمْ وَجَرَّحُوا فَقَدَّمَهُ اللَّهُ لِرَسُولِهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دُخُولِهِمْ فِي
الْإِسْلَامِ.

۹۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي

(۱) یعنی جنگ بعاث کی بناء پر ان کے بڑے بڑے سردار مارے گئے تھے، اس بناء پر دوسرے لوگوں کا اسلام قبول کرنا آسان ہو گیا اگر ان کے
سردار زندہ ہوتے تو عین ممکن تھا کہ تکبر اور سرداری کی بناء پر نہ خود مسلمان ہوتے اور نہ دوسروں کو ہونے دیتے۔

رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آنحضرت نے قریش کو فتح مکہ کے دن کچھ عطیہ دیا تھا، تو انصار نے کہا بخدا یہ تو بڑے تعجب کی بات ہے کہ ہماری تلواروں سے تو قریش کا خون ٹپک رہا ہے، اور ہماری غنیمتیں انہیں کے حوالہ ہو رہی ہیں۔ یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے انصار کو بلا کر فرمایا جو خبر تمہاری جانب سے مجھے پہنچی ہے وہ کیسی ہے؟ اور انصار جھوٹ نہیں بولا کرتے تھے اور انہوں نے جواب دیا کہ یہ اطلاع جو آپ کو پہنچی ہے بالکل ٹھیک ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ تو اپنے گھروں کو مال غنیمت (جو بہت ہی حقیر چیز ہے) لے کر واپس جائیں اور تم اپنے گھروں کو اللہ کے رسول کو لے کر واپس جاؤ (جس سے بڑی نعمت دنیا میں نہیں ہو سکتی) جس میدان یا گھاٹی میں انصار چلیں گے تو میں بھی انہیں کے میدان یا گھاٹی پر چلوں گا۔

باب ۴۱۶۔ ارشاد رسالت مآب اگر میں نے ہجرت نہ کی ہوتی تو میں انصار میں سے ہوتا مکیا بیان اس کو عبد اللہ بن زید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۹۶۵۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ محمد بن زید حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انصار جس میدان یا گھاٹی میں چلیں تو میں بھی اسی میں چلوں گا۔ اور اگر میں نے ہجرت نہ کی ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا حضرت ابو ہریرہؓ نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، آپ نے یہ بات خلاف حق نہیں کی (کیونکہ) انصار نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رہنے کی جگہ دی اور آپ کی مدد کی یا کوئی دوسرا کلمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا۔

باب ۴۱۷۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مہاجرین و انصار کے درمیان اخوت قائم کرنا۔

۹۶۶۔ اسماعیل بن عبد اللہ، ابراہیم بن سعد اپنے والد سے اور دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جب مہاجرین مدینہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن اور سعد بن ربیع کے درمیان اخوت قائم کر

التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ فَتَحِ مَكَّةَ وَأَعْطَى قُرَيْشًا وَاللَّهُ إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْعَجَبُ إِنَّ سُبُوقَنَا تَقَطَّرُ مِنْ دِمَاءِ قُرَيْشٍ وَغَنَّا لِمُنَّا تُرْدُ عَلَيْهِمْ فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا الْأَنْصَارَ قَالَ فَقَالَ مَا الَّذِي بَلَغَنِي عَنْكُمْ وَكَانُوا لَا يَكْذِبُونَ فَقَالُوا هُوَ الَّذِي بَلَغَكَ قَالَ أَوَلَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالْغَنَائِمِ إِلَى بُيُوتِهِمْ وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بُيُوتِكُمْ لَوْ سَلَكْتُ الْأَنْصَارَ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِي الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَهُمْ.

۴۱۶ باب قول النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۹۶۵ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْأَنْصَارُ سَلَكُوا وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ فِي وَادِي الْأَنْصَارِ وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ أَمْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: أَبُو هُرَيْرَةَ: مَا ظَلَمَ بَابِي وَأُمِّي أَوْوَهُ وَنَصْرُوهُ أَوْ كَلِمَةً أُخْرَى.

۴۱۷ باب إichَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ.

۹۶۶ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ أَخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

دی سعد نے عبدالرحمن سے کہا کہ میں انصار میں زیادہ دولت مند ہوں تو میں اپنے مال کے دو حصے کئے دیتا ہوں (ایک تم لے لو) نیز میری دو بیویاں ہیں، تم جا کر دیکھ لو جو تمہیں ان میں سے پسند آئے، مجھے اس کا نام بتادو میں اس کو طلاق دے دوں گا، اور جب عدت گزر جائے تو تم اس سے نکاح کر لینا، عبدالرحمن نے کہا کہ خدا تمہارے مال اور تمہاری ازواج میں برکت عطا فرمائے (مجھے یہ بتاؤ دو کہ) تمہارا بازار کہاں ہے؟ تو انہیں بنی قریظہ نامی بازار بتا دیا گیا، جب وہ بازار سے واپس آئے تو ان کے ہمراہ کچھ پیڑ اور گھی تھا، اس کے بعد وہ برابر صبح کو بازار جانے لگے، پھر ایک دن وہ آئے تو ان کے اوپر زردی کا کچھ اثر تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا میں نے نکاح کر لیا ہے، آپ نے پوچھا تم نے اسے کتنا مہر دیا؟ عبدالرحمن نے کہا سونے کی ایک گٹھلی یا یہ کہ ایک گٹھلی کے برابر سونا، ابراہیم راوی کو یہاں شک ہو گیا ہے۔

۹۶۷۔ قتیبہ، اسماعیل بن جعفر، حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے کہ جب ہمارے پاس مدینہ ہجرت کر کے عبدالرحمن بن عوف آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور سعد بن ربیع کے درمیان اخوت کر دی، اور سعد بڑے مالدار تھے، تو سعد نے ان سے کہا کہ تمام انصار کو معلوم ہے کہ میں ان سب سے زیادہ دولت مند ہوں، میں اپنا مال اپنے اور تمہارے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر دوں گا، نیز میری دو بیویاں ہیں لہذا دیکھ لو جو ان میں تمہیں پسند آئے تو میں اسے طلاق دے دوں گا، جب اس کی عدت گزر جائے، تو تم اس سے نکاح کر لینا، عبدالرحمن نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں مال اور تمہاری گھر والیوں میں برکت عطا فرمائے، مجھے اس کی ضرورت نہیں، مجھے تو بازار بتادو، چنانچہ بتا دیا گیا تو وہ اس روز بازار سے لوٹے تو انہیں نفع میں کچھ گھی اور پیڑ مل گیا، اس حال میں عبدالرحمن تھوڑے ہی دن رہے، حتیٰ کہ ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں آئے کہ ان کے لباس پر زردی کے کچھ دھبے لگے ہوئے تھے، تو ان سے آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کر لیا ہے، آپ نے فرمایا تم نے اسے کتنا حق مہر دیا؟

وَسَلَّمَ بَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنِّي أَكْثَرُ الْأَنْصَارِ مَالًا فَأَقْسِمُ مَالِي نِصْفَيْنِ وَلِي امْرَأَتَانِ فَاَنْظُرْ أَعْجَبَهُمَا إِلَيْكَ فَسَيَهْلِي أَطْلَقَهَا فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجْهَا قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَا لَكَ أَيْنَ سُؤْفَاكُمْ فَذَلُّوهُ عَلَى سُوقِ بَنِي قَيْنِقَاعَ فَمَا انْقَلَبَ إِلَّا وَمَعَهُ فَضْلٌ مِّنْ أَقِطٍ وَسَمْنٍ ثُمَّ تَابَعَ الْعَدُوُّ ثُمَّ جَاءَ يَوْمًا وَبِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيِمٌ قَالَ تَزَوَّجْتُ قَالَ كَمْ سَقَتِ إِلَيْهِمَا قَالَ نَوَاةٌ مِّنْ ذَهَبٍ أَوْ زَيْنَ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ شَكَّ إِبْرَاهِيمُ.

۹۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَأَخِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ وَكَانَ كَثِيرُ الْمَالِ فَقَالَ سَعْدٌ قَدْ عَلِمْتَ الْأَنْصَارُ إِنِّي مِّنْ أَكْثَرِهَا مَالًا سَأَقْسِمُ مَالِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ شَطْرَيْنِ وَلِي امْرَأَتَانِ فَاَنْظُرْ أَعْجَبَهُمَا إِلَيْكَ فَأَطْلَقْهَا حَتَّى إِذَا حَلَّتْ تَزَوَّجْتُهَا فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ فَلَمْ يَرْجِعْ يَوْمَئِذٍ حَتَّى أَفْضَلَ شَيْئًا مِّنْ سَمْنٍ وَأَقِطٍ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ وَضْرٌ مِّنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيِمٌ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِّنْ الْأَنْصَارِ فَقَالَ مَا سَقَتِ فِيهَا قَالَ وَزَنَ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ أَوْ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ أَوْلَمْ وَلَوْ بَشَاةٍ.

عبدالرحمن نے کہا کہ گٹھلی برابر سونایا فرمایا سونے کی ایک گٹھلی، حضور نے فرمایا تو اب ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری ہی سہی۔

۹۶۸۔ صلت بن محمد ابوہمام، مغیرہ بن عبدالرحمن، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ انصار نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے اور مہاجرین کے درمیان کھجوروں کے درخت تقسیم فرمادیجئے، تو آپ نے فرمایا نہیں، انصار نے کہا تم محنت کیا کرو، اور کھجوروں میں تمہاری شرکت، مہاجرین نے کہا ہم نے مانا۔

باب ۴۱۸۔ انصار سے محبت رکھنے کا بیان۔

۹۶۹۔ حجاج بن منہال، شعبہ، عدی بن ثابت، حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ انصار سے تو مومن ہی محبت رکھے گا، اور ان سے بعض صرف منافق ہی رکھے گا، جو انصار سے محبت رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے محبت رکھے گا اور جو انصار سے بغض رکھے تو اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھے گا۔

۹۷۰۔ مسلم بن ابراہیم، شعبہ، عبدالرحمن بن عبد اللہ بن جبیر، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انصار سے محبت رکھنا ایمان کی علامت ہے، اور انصار سے بغض رکھنا نفاق کی علامت ہے۔

باب ۴۱۹۔ انصار سے فرمان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم تم مجھے سب سے زیادہ محبوب ہونے کا بیان۔

۹۷۱۔ ابو معمر، عبدالوارث، عبدالعزیز، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو غالباً کسی شادی سے آتے ہوئے دیکھا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سرود کھڑے ہو کر تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا کہ خدا شاہد ہے تم مجھے سب سے زیادہ پیارے اور محبوب ہو۔

۹۶۸۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو هَمَامٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ أَقْسِمُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ النَّحْلُ قَالَ لَا قَالَ تَكْفُونَا الْمُؤْنَةَ وَتُشْرِكُونَا فِي التَّمْرِ قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا .

۴۱۸ باب حُبِّ الْأَنْصَارِ .

۹۶۹۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مَنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللَّهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللَّهُ .

۹۷۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ .

۴۱۹ باب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ أَنْتُمْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ .

۹۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ وَالصِّبْيَانَ مُقْبِلِينَ قَالَ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ مِنْ غُرْسٍ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُمْتَلًا فَقَالَ اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِّنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ قَالَهَا

ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

۹۷۲۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا بِهِدْبُنْ أَسَدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا فَكَلَّمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّكُمْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ مَرَّتَيْنِ .

۴۲۰ بَابُ اتِّبَاعِ الْأَنْصَارِ .

۹۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ وَسَمِعْتُ أَبَا حَمْرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَتْ الْأَنْصَارُ: لِكُلِّ نَبِيٍّ اتِّبَاعٌ وَإِنَّا قَدْ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ اتِّبَاعَنَا مِنَّا فَدَعَا بِهِ فَنَمِيتُ ذَلِكَ إِلَى ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ قَدْ زَعَمَ ذَلِكَ زَيْدٌ .

۹۷۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مَرْثَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَمْرَةَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَتْ الْأَنْصَارُ: إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ اتِّبَاعًا وَإِنَّا قَدْ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ اتِّبَاعَنَا مِنَّا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ اتِّبَاعَهُمْ مِنْهُمْ قَالَ عُمَرُ وَفَدَّ كُرْنَهُ لَا بَنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ قَدْ زَعَمَ ذَلِكَ زَيْدٌ قَالَ شُعْبَةُ أَظْنَهُ زَيْدٌ بَنَ أَرْقَمَ .

۴۲۱ بَابُ فَضْلِ دُورِ الْأَنْصَارِ .

۹۷۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَنَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي أَسِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

۹۷۲۔ یعقوب بن ابراہیم بن کثیر، ہز بن اسد، شعبہ، ہشام بن زید، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ایک انصار خاتون اپنے بچہ کو لئے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے گفتگو کی، تو دور ان گفتگو میں آپ نے دو مرتبہ فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ تم مجھے سب سے زیادہ محبوب ہو۔

باب ۴۲۰۔ انصار کی اتباع کرنے کا بیان۔

۹۷۳۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، عمرو، ابو حمزہ، حضرت زید بن ارقم فرماتے ہیں کہ انصار نے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) سے عرض کیا ہر نبی کے کچھ پیروکار ہوتے ہیں اور ہم نے آپ کی پیروی کی ہے، لہذا اللہ سے دعا کیجئے کہ ہمارے پیروکار ہمارے گروہ میں سے بنادے آپ نے یہ دعا فرمائی، عمرو کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث ابو لیلیٰ کے سامنے بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ زید نے بعینہ ایسا کہا ہے۔

۹۷۴۔ آدم، شعبہ، عمرو بن مرہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک انصاری آدمی ابو حمزہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ انصار نے (آنحضرت سے) عرض کیا کہ ہر قوم کے کچھ پیروکار ہوتے ہیں اور ہم نے آپ کی پیروی کی ہے لہذا اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ہمارے پیروکار ہم میں سے کر دے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے اللہ ان کے پیروکار انہیں میں سے کر دے، عمرو کہتے ہیں کہ میں نے حدیث ابو لیلیٰ سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ زید نے بعینہ اسی طرح یہ حدیث بیان کی، شعبہ کہتے ہیں کہ میرے خیال میں وہ زید بن ارقم ہیں۔

باب ۴۲۱۔ انصار کے گھرانوں کی فضیلت کا بیان۔

۹۷۵۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے بہترین انصاری گھرانہ بنی نجار کا ہے، پھر بنی

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ
بَنُو النَّجَارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ
بَنُ خَزْرَجٍ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورٍ
الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدٌ مَا أَرَى النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيلَ قَدْ
فَضَّلَكُمْ عَلَى كَثِيرٍ وَقَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ أَبُو أُسَيْدٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا وَقَالَ
سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ .

۹۷۶- حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ
عَنْ يَحْيَى قَالَ أَبُو سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَيْدٍ أَنَّهُ
سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ
الْأَنْصَارِ أَوْ قَالَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَارِ
وَبَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ وَبَنُو الْحَارِثِ وَبَنُو سَاعِدَةَ .
۹۷۷- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ
قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ وَبْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ
سَهْلٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ خَيْرَ دُورِ الْأَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَارِ
ثُمَّ عَبْدُ الْأَشْهَلِ ثُمَّ دَارُ بَنِي الْحَارِثِ ثُمَّ بَنُو
سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورٍ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَلَحِقْنَا
سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ أَلَمْ تَرَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ الْأَنْصَارِ فَجَعَلْنَا آخِرًا
فَأَذْرَكَ سَعْدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ فَجَعَلْنَا آخِرًا فَقَالَ
أَوَلَيْسَ بِحَسْبِكُمْ أَنْ تَكُونُوا مِنَ الْخِيَارِ .

۴۲۲- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ اصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي
عَلَى الْحَوْضِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

عبدالاشہل پھر بنی حارث بن خزرج اور بنی ساعدہ کا ہے اور (ویسے
تو، ہر انصاری گھرانہ میں بہتری ہے، تو سعد نے کہا کہ میں سمجھتا
ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اوروں کو) ہم پر ترجیح دی
ہے، تو انہیں جواب دیا کہ تمہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
بہتوں پر فضیلت دی ہے، عبدالصمد، شعبہ، قتادہ، حضرت انس و
حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی
ہی حدیث بیان کرتے ہیں (البتہ) انہوں نے (سعد کی جگہ) سعد بن
عبادہ کہا ہے۔

۹۷۶- سعد بن حفص، شیبان، یحییٰ، ابو سلمہ، حضرت ابواسید رضی
اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
فرماتے ہوئے سنا کہ بہترین انصاریا آپ نے فرمایا کہ بہترین انصاری
گھرانے بنی نجار بنی عبدالاشہل بنی حارث اور بنی ساعدہ ہیں۔

۹۷۷- خالد بن مخلد، سلیمان، عمرو بن یحییٰ، عباس بن سہل حضرت
ابو حمید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ بہترین انصاری گھرانہ بنی نجار کا ہے، پھر عبدالاشہل کا پھر
بنی حارث کا گھرانہ، پھر بنی ساعدہ کا اور ہر انصاری گھر میں بہتری ہے،
پھر سعد بن عبادہ سے ہماری ملاقات ہوئی تو ابواسید نے کہا کیا تم نے
نہیں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی فضیلت
بیان کی، تو ہمیں سب سے آخر میں رکھا، تو حضرت سعد
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے اور عرض کیا کہ یا رسول
اللہ! انصاری گھرانوں کی فضیلت بیان کی گئی، تو ہم سب سے
آخر میں رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا یہ بات
تمہیں کافی نہیں ہے کہ تم بہترین لوگوں میں سے رہے۔

باب ۴۲۲- انصار سے ارشاد نبوی تم صبر کرنا حتیٰ کہ مجھ
سے حوض (کوثر) پر ملاقات ہو، کا بیان۔ اس حدیث کو
عبداللہ بن زید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کیا۔

۹۷۸۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک، حضرت اسید بن حفیر سے روایت کرتے ہیں کہ ایک انصاری نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے فلاں شخص کی طرح عامل (گورنر) نہیں بنائیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میرے بعد اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دیتے ہوئے پاؤ گے تو تم صبر کرنا یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے ملو۔

۹۷۹۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، ہشام، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا کہ تم میرے بعد (اپنے پر دوسروں کی) ترجیح دیکھو گے تو تم صبر کرنا یہاں تک کہ مجھ سے ملو اور ملاقات کی جگہ حوض (کوثر) ہے۔

۹۸۰۔ عبد اللہ بن محمد، سفیان، یحییٰ بن سعید نے حضرت انس بن مالک سے جب وہ ان کے ساتھ ولید کے پاس جا رہے تھے تو یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بحرین کی جاگیریں ان کے نام لکھنے کے لئے بلایا تو انصار نے عرض کیا کہ ہمیں یہ اس طرح منظور ہے کہ ہمارے مہاجر بھائیوں کو بھی ایسی ہی جاگیریں دیں آپ نے فرمایا اگر تمہیں منظور نہیں ہے تو (اب) تم صبر کرنا حتیٰ کہ مجھ سے مل جاؤ کیونکہ میرے بعد تمہارے مقابلہ میں دوسروں کو ترجیح ہوگی۔

باب ۴۲۳۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا (اے اللہ) انصار اور مہاجرین کی حالت درست فرما کا بیان۔

۹۸۱۔ آدم، شعبہ، ابویاس، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ! عیش تو صرف آخرت کا عیش ہے پس انصار اور مہاجرین کی حالت درست فرما اور قتادہ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں (بس اتنا فرق ہے) کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا پس انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔

۹۸۲۔ آدم، شعبہ، حمید طویل، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جنگ خندق کے دن انصاریہ رجز بڑھ رہے

۹۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا قَالَ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أُثْرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ.

۹۷۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ: إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أُثْرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي وَمَوْعِدُكُمْ الْحَوْضُ.

۹۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جِئْنَا خَرَجَ مَعَهُ إِلَى الْوَلِيدِ قَالَ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ إِلَى أَنْ يُقْطَعَ لَهُمُ الْبَحْرَيْنِ فَقَالُوا لَا إِلَّا أَنْ تُقْطَعَ لِأَخَوَانِنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِثْلَهَا قَالَ إِمَّا لَا فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي فَإِنَّهُ سَيُصِيبُكُمْ بَعْدِي أُثْرَةٌ.

۴۲۳ باب دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ.

۹۸۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِيَّاسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عِيشَ إِلَّا عِيشُ الْآخِرَةِ فَاصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَقَالَ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ.

۹۸۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمِيدِ الطَّوِيلِ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ كَانَتْ الْأَنْصَارُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ تَقُولُ .

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا .

عَلَى الْجِهَادِ مَا حِينَا أَبَدًا .

فَأَجَابَهُمُ اللَّهُ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ .

فَاكْرِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ .

تھے کہ :-

”ہمیں ہیں وہ لوگ جنہوں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

سے تازندگی جہاد کی بیعت کی ہے۔“

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہیں جواب دیتے کہ ”اے اللہ عیش تو صرف آخرت کا عیش ہے پس تو انصار اور مہاجرین کی عزت افزائی فرما۔

۹۸۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ

أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سِهْلٍ قَالَ جَاءَنَا رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَحْفِرُ الْخَنْدَقَ

وَنَنْقُلُ التُّرَابَ عَلَى الْاِكْتِدَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ

الْآخِرَةِ، فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ .

۴۲۴ بَاب وَيُؤْتِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ

وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ .

۹۸۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ

عَنْ فَضِيلِ بْنِ عَزْوَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ إِلَى نِسَائِهِ فَقُلْنَ مَا مَعَنَا

إِلَّا الْمَاءُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مَنْ يَضُمُّ أَوْ يَضِيفُ هَذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ

الْأَنْصَارِ أَنَا فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ أَكْرَمِي

ضَيْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَتْ مَا عِنْدَنَا إِلَّا قُوتٌ صَبْيَانِي فَقَالَ هَبِي

طَعَامَكَ وَأَصْبِغِي سِرَاحَكَ وَنَوِّمِي صَبْيَانَكَ

إِذَا أَرَادُوا عَشَاءَ فَهَيَّاتُ طَعَامَهَا وَأَصْبَحْتُ

سِرَاحَهَا وَنَوِّمْتُ صَبْيَانَهَا ثُمَّ قَامَتْ كَأَنَّهَا

تُصْلِحُ سِرَاحَهَا فَاطْفَأَتْهُ فَجَعَلَا يُرِيَانِهِ أَنَّهُمَا

يَاكُلَانِ فَبَاتَا طَاوِئِينَ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا إِلَى

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

باب ۴۲۴ آیت کریمہ اور وہ (مہاجرین کو) اپنے اوپر ترجیح

دیتے ہیں اگرچہ خود حاجت مند ہوں کا بیان

۹۸۴۔ مسدد عبد اللہ بن داؤد، فضیل بن عزوان، ابو حازم، حضرت

ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کے پاس آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کے پاس اس کا

کھانا منگانے کے لئے ایک آدمی کو بھیجا۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ

ہمارے پاس پانی کے سوا کچھ بھی نہیں ہے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کون ہے؟ جو اس مہمان کو اپنے ساتھ لے جائے یا یہ فرمایا کہ

کون ہے؟ جو اس کی میزبانی کرے۔ ایک انصاری نے عرض کیا کہ

میں (یا رسول اللہ) پس وہ اسے اپنی زوجہ کے پاس لے گیا اور اس سے

کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان کی خوب خاطر کرنا اس

نے کہا ہمارے ہاں تو صرف بچوں کا کھانا ہے تو اس انصاری نے کہا تم

کھانا تو تیار کرو اور چراغ روشن کرو، بچے اگر کھانا مانگیں تو انہیں سلا

دیٹا اس بی بی نے کھانا تیار کر کے چراغ روشن کیا اور بچوں کو سلا دیا پھر

وہ گویا چراغ کو ٹھیک کرنے کے لئے کھڑی ہوئی۔ مگر اسے گل کر دیا

اب وہ دونوں میاں بیوی مہمان کو یہ دکھاتے رہے کہ کھانا کھا رہے

ہیں حالانکہ (درحقیقت) انہوں نے بھوکے رہ کر رات گزار دی۔

جب وہ انصاری صبح کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تو آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ رات تمہارے کام سے بڑا خوش ہوا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور وہ دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود حاجت مند ہوں اور جو اپنے نفس کی حرص سے بچالیا گیا تو وہی لوگ کامیاب ہوں گے۔

باب ۴۲۵۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نیکو کار انصاریوں کی نیکی قبول کرو اور خطاکاروں سے درگزر کرو کا بیان۔

۹۸۵۔ محمد بن یحییٰ ابو علی، عبدان کے بھائی شاذان ان کے والد شعبہ بن حجاج ہشام بن زیدؓ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر و عباس رضی اللہ عنہما کا گزر انصاری کی ایک مجلس میں ہوا جہاں وہ رو رہے تھے انہوں نے پوچھا تم لوگ کیوں رو رہے ہو؟ انصار نے کہا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے پاس بیٹھنا یاد آرہا ہے اس زمانہ میں آنحضرتؐ بیمار تھے پھر حضرت ابو بکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور اس واقعہ کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم چادر کے ایک سرے سے سر پر پٹی باندھے ہوئے باہر تشریف لائے اور منبر پر رونق افروز ہوئے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی منبر پر تشریف نہیں لائے (کہ چند یوم کے بعد وصال ہو گیا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا میں تمہیں انصار کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا۔ کیونکہ وہ میرے معدہ اور زنجیل کے درجہ میں ہیں اور انہوں نے تو اپنی ذمہ داری پوری کر دی ہاں ان کے حقوق ابھی باقی ہیں لہذا تم ان میں سے نیکو کاروں کی نیکی قبول کرنا اور خطاکاروں سے درگزر کرنا۔

۹۸۶۔ احمد بن یعقوب ابن غسیل، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض وفات میں اپنی چادر کو دونوں شانوں پر اوڑھے ہوئے اور ایک تیل لگی ہوئی پٹی باندھے ہوئے باہر تشریف لائے اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا: اما بعد اے لوگو! اور

صَحَّكَ اللَّهُ اللَّيْلَةَ أَوْ عَجَبَ مِنْ فَعَالِكَمَا فَانْزَلَ اللَّهُ وَيُؤْتِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقِ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ .

۴۲۵ باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقبلوا من محسنہم وتجاوزوا عن مسیئہم .

۹۸۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى أَبُو عَلِيٍّ حَدَّثَنَا شَاذَانُ أَخُو عَبْدِانَ حَدَّثَنَا أَبِي أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ مَرَّ أَبُو بَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِمَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ وَهُمْ يَتَكَلَّمُونَ فَقَالَ مَا يَكِيكُمْ قَالُوا ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَّا فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ قَالَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ غَضِبَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةً بُرْدٍ قَالَ وَصَّيْتُ الْجَنْبَرِ وَلَمْ يَصْعُدْهُ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمَ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَتْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَوْصِيكُمْ بِالْأَنْصَارِ فَإِنَّهُمْ كَهَرِشِيِّ وَعَيْبَتِي وَقَدْ قَضَوُ الَّذِي عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِي لَهُمْ فَأَقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ .

۹۸۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ سَمِعْتُ عِكْرَمَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُتَعَطِّفًا بِهَا عَلَى مَنْكِبَيْهِ وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسَمَاءُ

حَتَّى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُونَ وَيَقِلُّ الْأَنْصَارُ حَتَّى يَكُونُوا كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ أَمْرًا يَضُرُّ فِيهِ أَحَدًا أَوْ يَنْفَعُهُ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ.

۹۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَنْصَارُ كَرِشِي وَعَيْتِي وَالنَّاسُ سَيَكْثُرُونَ وَيَقِلُّونَ فَأَقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ.

۴۲۶ بَابُ مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

۹۸۸۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَهْدَيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةَ حَرِيرٍ فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَمْسُونَهَا وَيُعْجِبُونَ مِنْ لَيْنِهَا فَقَالَ اتَّعَجِبُونَ مِنْ لَيْنِ هَذِهِ لَمَّا دَبِلَ سَعْدُ ابْنُ مُعَاذٍ خَيْرٌ مِنْهَا أَوَّلَيْنُ رَوَاهُ قَتَادَةُ وَالزُّهْرِيُّ سَمِعَا أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۹۸۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ مُسَاوِرٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَوَانَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ وَعَنْ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَقَالَ رَجُلٌ لِحَابِرٍ

آدمیوں کی تعداد تو زیادہ ہوتی رہے گی لیکن انصار کم ہوتے جائیں گے اور کم ہوتے ہوئے کھانے میں نمک کی طرح رہ جائیں گے، لہذا تم میں سے جو شخص ایسے اقتدار پر آجائے کہ وہ کسی کو نفع یا ضرر پہنچا سکے، تو اسے انصار میں سے نیکو کاروں کی نیکی قبول کرنا اور خطا کاروں سے درگزر کرنا چاہئے۔

۹۸۷۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انصار میرا معدہ اور میری زنجیل ہیں اور لوگ زیادہ ہوتے رہے گئے اور یہ کم ہوتے جائیں گے لہذا ان میں سے نیکو کاروں کی نیکی قبول کرو اور خطا کاروں سے درگزر کرو۔

باب ۴۲۶۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان۔

۹۸۸۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، ابواسحق، حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تحفہ میں ایک ریشمی حلہ آیا۔ تو صحابہ کرام اسے چھو کر اس کی نرمی پر تعجب کرنے لگے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس کی نرمی پر تعجب کرتے ہو (حالانکہ) سعد بن معاذ کے رومال (جنت میں) اس سے بھی اچھے ہیں یا یہ فرمایا کہ اس سے بھی زیادہ نرم ہیں اس کو قتادہ اور زہری نے بواسطہ انس بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۹۸۹۔ محمد بن ثنی، فضل بن مساور، ابوعوانہ کے داماد، ابوعوانہ، اعمش، ابوسفیان حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ سعد بن معاذ کی موت سے عرش بھی ہل گیا، اعمش، ابوصالح، جابر بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت جابر سے کہا کہ حضرت براء تو یہ کہتے ہیں کہ عرش سے مراد جنازہ کی چارپائی ہے، یعنی وہ چارپائی ہلی تھی تو جابر نے کہا کہ ان دونوں (یعنی

سعد اور براء کے (قبیلوں کے درمیان کچھ عداوت تھی اس لئے انہوں نے یہ تاویل کی جو درست نہیں، کیونکہ میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رحمان یعنی اللہ تعالیٰ کا عرش، اہل گیا تھا۔

۹۹۰۔ محمد بن عرعہ شعبہ سعد بن ابراہیم، ابوامامہ بن سہل بن حنیف، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگ (یعنی یہودی بنی قریظہ) سعد بن معاذ کی ثالثی تسلیم کرتے ہوئے (قلعہ سے باہر) نکل آئے تو سعد بن معاذ بلائے گئے وہ ایک گدھے پر سوار ہو کر آئے جب وہ مسجد کے قریب پہنچے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ سے) فرمایا اپنے میں سے بہترین شخص یا یہ فرمایا کہ اپنے سردار کے اعزاز میں کھڑے ہو جاؤ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے سعد یہ لوگ تمہاری ثالثی پر نکل آئے ہیں تو سعد نے کہا میں ان کے بارے میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ ان میں جو لڑائی کے قابل ہیں انہیں قتل کر دیا جائے اور ان کی عورتوں اور بچوں کو قیدی بنالیا جائے۔ آنحضرت نے فرمایا تم نے اللہ کے حکم کے موافق فیصلہ کیا ہے۔

باب ۴۲۷۔ اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہما کی منقبت کا بیان۔

۹۹۱۔ علی بن مسلم، حبان، ہمام، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ دو آدمی ایک تاریک رات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے نکلے تو ان دونوں کے سامنے یکایک ایک نور ظاہر ہوا حتیٰ کہ جب وہ دونوں جدا ہوئے تو وہ نور بھی ان کے ساتھ الگ الگ ہو گیا عمر نے بواسطہ ثابت اور انس کہا ہے کہ یہ دونوں اسید بن حضیر اور ایک دوسرے انصاری تھے اور حماد نے بواسطہ ثابت و انس بیان کیا کہ اسید بن حضیر اور عباد بن بشر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے اور یہ ان دونوں ہی کا واقعہ ہے۔

۴۲۸۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان۔

فَإِنَّ الْبَرَاءَ يَقُولُ اهْتَزَّ السَّرِيرُ فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ بَيْنَ هَذَيْنِ الْحَيَيْنِ ضَعَائِنُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمَنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ.

۹۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرَعَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ابْنِ سَهْلٍ بْنِ حَنِيفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَنَا سَأَلْنَاهُ عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَجَاءَ عَلَى جِمَارٍ فَلَمَّا بَلَغَ قَرِيبًا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا إِلَى خَيْرِكُمْ أَوْ سَيِّدِكُمْ فَقَالَ يَا سَعْدُ إِنَّ هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ قَالَ فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ أَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ وَتُسَبِّى دَرَارِيُّهُمْ قَالَ حَكَمْتَ بِحُكْمِ اللَّهِ أَوْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ.

۴۲۷ باب مَنْقَبَةِ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ وَعَبَادِ بْنِ بَشْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

۹۹۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ وَإِذَا نُورٌ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا حَتَّى تَفَرَّقَا فَتَفَرَّقَ النُّورُ مَعَهُمَا وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُسَيْدَ ابْنَ حُضَيْرٍ وَرَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَقَالَ حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ كَانَ أُسَيْدُ ابْنِ حُضَيْرٍ وَعَبَادُ بْنُ بَشْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۴۲۸ باب مَنَاقِبِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۹۹۲۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، عمرو، ابراہیم، مسروق، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قرآن شریف چار آدمیوں سے پڑھو (حضرت) ابن مسعود (حضرت) سالم ابو حذیفہ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابی اور حضرت معاذ بن جبل سے۔

باب ۴۲۹۔ حضرت سعد بن عبادہ کی منقبت کا بیان حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ وہ اس (واقعہ افک) سے پہلے نیک آدمی تھے۔

۹۹۳۔ اسحاق، عبدالصمد، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کر ہیں کہ ابواسید نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انصار میں بہترین گھرانہ بنی نجار کا ہے پھر بنو عبدالاشہل، پھر بنی حارث بن خزرج پھر بنی ساعدہ اور ہر انصاری گھرانے میں بہتری ہے تو حضرت سعد بن عبادہ نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر دوسروں کو ترجیح دی تو انہیں جواب ملا کہ تمہیں بھی تو بہت سے لوگوں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فضیلت دی ہے۔

باب ۴۳۰۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

۹۹۴۔ ابوالولید، شعبہ، عمرو بن مرہ، ابراہیم، مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو کے سامنے حضرت عبداللہ بن مسعود کا ذکر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ ایسے آدمی ہیں کہ میں ان سے برابر محبت کرتا رہوں گا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قرآن چار آدمیوں سے حاصل کرو۔ عبداللہ بن مسعود تو انہیں سب سے پہلے ذکر کیا سالم مولیٰ حذیفہ، معاذ بن جبل اور ابی بن کعب۔

۹۹۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اسْتَقْرُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حَذِيفَةَ وَأَبِي مُعَاذٍ بْنِ جَبَلٍ .

۴۲۹ باب مَنْقَبَةِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ قَبْلَ ذَلِكَ رَجُلًا صَالِحًا .

۹۹۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَبُو أُسَيْدٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو الْأَجَارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَكَانَ ذَاقِدِمٍ فِي الْإِسْلَامِ أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيلَ لَهُ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلَى نَاسٍ كَثِيرٍ .

۴۳۰ باب مناقبِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ .

۹۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ ذَكَرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو وَقَالَ ذَاكَ رَجُلٌ لَا أَرَأَى أَحَبَّهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اخْذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَقَبْدَابِهِ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حَذِيفَةَ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَأَبِي بِنِ

کعب .

۹۹۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَنْدَرُ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْتِيَنَّ إِلَّا اللَّهُ أَمْرُنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا قَالُوا وَسَمَانِي قَالَ نَعَمْ فَبَكَى.

۴۳۱ باب مناقب زيد بن ثابت رضي الله عنه .

۹۹۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةَ كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ أَبِي وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأَبُو زَيْدٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قُلْتُ لِأَنَسٍ مَنْ أَبُو زَيْدٍ قَالَ أَحَدُ عَمَوَيْ.

۴۳۲ باب مناقب أبي طلحة رضي الله عنه .

۹۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَوَّبٌ بِهِ عَلَيْهِ بِحَافَةِ لَهُ وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا شَدِيدَ الْقَدِيمِ كَسِيرُ يَوْمٍ مَيْدٍ قَوْسَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّمُهُ الْجَعْبَةُ مِنَ النَّبْلِ فَيَقُولُ انْشُرْهَا لِأَبِي طَلْحَةَ فَأَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي لَا تُشْرِفُ يُصِيبُكَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ الْقَوْمِ نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ وَأُمَّ سُلَيْمٍ وَإِنَّهُمَا

۹۹۵۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، قتادہ، انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں لم یکن الذین کفروا سناؤں تو انہوں نے عرض کیا کیا اللہ نے میرا نام لے کر یہ فرمایا ہے؟ آپ نے فرمایا! ہاں تو ابی بن کعب (بے اختیار) رونے لگے۔

باب ۴۳۱۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان۔

۹۹۶۔ محمد بن بشار، یحییٰ، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چار آدمیوں نے قرآن پاک کو جمع کیا تھا۔ اور وہ چاروں انصاری تھے ابی بن کعب، معاذ بن جبل، ابو زید، زید بن ثابت۔ میں نے انس سے پوچھا۔ ابو زید کون؟ انہوں نے فرمایا کہ میرے ایک چچا تھے۔

باب ۴۳۲۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان۔

۹۹۷۔ ابو معمر، عبد الوارث، عبد العزیز، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ احد کے دن جب لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگنے لگے، تو ابو طلحہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے اپنے آپ کو ایک ڈھال سے چھپائے ہوئے موجود تھے، اور ابو طلحہ ایک اچھے تیر انداز تھے جن کی کمان کی تانت بہت سخت ہو گئی تھی وہ اس دن دو یا تین کمانیں توڑ چکے تھے اور جب بھی کوئی آدمی ان کے پاس سے تیروں سے بھرا ہوا ترکش لے کر گزرتا تو اس سے کہتے کہ ان تیروں کو ابو طلحہ کے سامنے ڈال دو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سر مبارک اٹھا کر کافروں کی طرف دیکھتے۔ تو ابو طلحہ عرض کرتے یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! سر اوپر نہ اٹھائیے (مبادا) کافروں کا کوئی تیر آپ کو لگ جائے۔ میرا سینہ آپ کے سینہ کے آگے ہے۔ انس کہتے ہیں کہ اور میں نے عائشہ دختر ابو بکر اور ام سلیم کو دیکھا یہ دونوں اپنے دامن

اٹھائے ہوئے تھیں ان کے پاؤں کے زیور دیکھ رہا تھا یہ دونوں اپنی پیٹھ پر مشک لادلا کر لاتیں اور (زخمی) لوگوں کے منہ میں پانی ڈالتیں پھر واپس جا کر اسے بھرتیں آتیں اور لوگوں کے منہ میں پانی ڈالتی تھیں اور ابو طلحہ کے ہاتھ سے اس دن دو یا تین مرتبہ تلوار چھوٹ کر گر پڑی۔

باب ۴۳۳۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان۔

۹۹۸۔ عبداللہ بن یوسف مالک، عمر بن عبید اللہ کے آزاد کردہ غلام ابو النصر، عامر بن سعد بن ابی وقاص، سعد بن ابی وقاص سے روایت کرتے ہیں کہ سواہی عبداللہ بن سلام کے روئے زمین پر چلنے والوں میں سے کسی کے متعلق میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہیں سنا کہ وہ اہل جنت سے ہے فرمایا اور انہی کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی ہے کہ بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ نے گواہی دی ”الآیۃ“ راوی کہتا ہے کہ مجھے معلوم نہیں لفظ الآیۃ مالک کا قول ہے یا حدیث میں ہے۔

۹۹۹۔ عبداللہ بن محمد، ازہر سمان، ابن عوف، محمد قیس بن عباد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد مدینہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی جن کے چہرہ پر خشوع و خضوع کے آثار پائے جاتے تھے داخل ہوئے لوگوں نے انہیں دیکھ کر کہا کہ یہ آدمی اہل جنت سے ہے انہوں نے مختصر طریقہ سے دور کعتیں پڑھیں پھر وہ (مسجد سے) نکل گئے اور میں ان کے پیچھے چلا میں نے عرض کیا کہ آپ جب مسجد میں داخل ہوئے تھے تو لوگوں نے کہا تھا کہ یہ آدمی جنت سے ہے انہوں نے کہا بخدا کسی کو ایسی بات کہنا جسے وہ جانتا نہ ہو مناسب نہیں ہے اور میں تم سے اس کی وجہ بیان کرتا ہوں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک خواب دیکھا جو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کیا۔ میں نے دیکھا گویا میں ایک باغ میں ہوں۔ جس کی وسعت اور سرسبزی و شادابی کو انہوں نے بیان کیا اس باغ کے درمیان لوہے کا ایک ستون ہے۔ جس کا نچلا حصہ زمین میں اور

لَمْ شَمِّرْتَانِ أَرَى خَدَمَ سُوقِهِمَا تَنْفِزَانِ الْقَرَبَ عَلَى مُتُونِهِمَا تَقْرِعَانِي فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَمَلَانِيهَا ثُمَّ تَجِيئَانِ فَتَقْرِعَانِي فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدَيَّ أَبِي طَلْحَةَ إِمَّا مَرَّتَيْنِ وَإِمَّا ثَلَاثًا.

۴۳۳۔ بَابُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

۹۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِأَحَدٍ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ وَفِيهِ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ”وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ مَنبِيِّ إِسْرَائِيلَ“ الْآيَةُ قَالَ لَا أَدْرِي قَالَ مَالِكُ الْآيَةُ أَوْفَى الْحَدِيثِ.

۹۹۹۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ عَنْ ابْنِ عَوْفٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ فَدَخَلَ رَجُلٌ عَلَى وَجْهِهِ أَثَرُ الْخُشُوعِ فَقَالُوا هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ تَجَوَّزَ فِيهَا ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُهُ فَقُلْتُ إِنَّكَ حِينَ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالُوا هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ وَاللَّهِ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ مَا لَا يَعْلَمُ وَسَأُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ كَأَنِّي فِي رَوْضَةٍ ذَكَرَ مِنْ سَعَتِهَا وَخَضَرَتِهَا وَسَطَهَا عُمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ أَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِي أَعْلَاهُ عُرْوَةٌ

فَقِيلَ لَهُ ارْقَهُ قُلْتُ لَا: اَسْتَطِيعُ فَاتَانِيْ مُنْصَفٌ
فَرَفَعَ يَدَيْيْ مِنْ خَلْفِيْ فَرَقِيْتُ حَتَّى كُنْتُ فِيْ
اَعْلَاهَا فَاحْدَثْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقِيلَ لَهُ اَسْتَمْسِكْ
فَاَسْتَيْقَظْتُ وَانْهَأَ لَفِيْ يَدِيْ فَقَصَصْتُهَا عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِلْكَ الرُّوْضَةُ
الْإِسْلَامُ وَذَلِكَ الْعُمُودُ عُمُودُ الْإِسْلَامِ وَتِلْكَ
الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوُثْقَى فَانْتَ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى
تَمُوتَ وَذَلِكَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ وَقَالَ
لِيْ خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ
مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ عَنْ ابْنِ سَلَامٍ قَالَ
وَضِيفَ مَكَانَ مُنْصَفٍ .

۱۰۰۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَتَيْتُ
الْمَدِيْنَةَ فَلَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ فَقَالَ أَلَا تَجِيءُ فَاَطْعِمُكَ سَوِيْقًا وَتَمْرًا
وَتَدْخُلُ فِيْ بَيْتٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّكَ بَارِضُ الرِّبَابِهَا
فَإِذَا كَانَ لَكَ عَلَى رَجُلٍ حَقٌّ فَاهْلَاكِ
إِلَيْكَ حِمْلَ بَيْنٍ أَوْ حِمْلَ شَعِيرٍ أَوْ حِمْلَ قَبْ
فَلَا تَأْخُذْهُ فَإِنَّهُ رِبَا وَلَمْ يَذْكُرِ النَّصْرُ وَأَبُو دَاوُدَ
وَوَهَبٌ عَنْ شُعْبَةَ الْبَيْتِ .

۴۳۴ باب تَرْوِيجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَدِيْجَةَ وَفَضْلَهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ .

۱۰۰۱۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُهُ عَنْ
هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ
بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ .

اوپر والا حصہ آسمان میں ہے۔ اس کے اوپر والے حصہ میں ایک کنڈا
ہے جس میں کنڈی لٹک رہی ہے ان سے کہا گیا کہ اس پر چڑھ جاؤ میں
نے کہانی نہیں چڑھ سکتا تو میرے پاس ایک غلام آیا اس نے پیچھے
سے میرے کپڑے اٹھادیئے تو میں چڑھ گیا حتیٰ کہ میں اس کے اوپر تھا
تو میں نے دوسرا کنڈا پکڑ لیا تو ان سے کہا گیا کہ مضبوط پکڑ لو میں بیدار
ہو اتو وہ میرے ہاتھ میں تھا میں نے خواب آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے سامنے بیان کیا تو آپ نے (تعبیراً) ارشاد فرمایا کہ وہ باغ تو
اسلام ہے اور وہ ستون اسلام کا ستون ہے اور وہ کنڈا عروہ و ثقی ہے پس
تم آخر دم تک اسلام پر قائم رہو گے اور یہ شخص عبد اللہ بن سلام
ہے۔

۱۰۰۰۔ سلیمان بن حرب شعبہ سعید بن ابوربدہ اپنے والد سے روایت
کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ آیا۔ تو عبد اللہ بن سلام سے
ملاقات ہوئی انہوں نے کہا تم (ہمارے یہاں) کیوں نہیں آتے کہ
ہم تمہیں ستوار کھجوریں کھلائیں اور تم ایک باعزت گھر میں داخل ہو
جاؤ پھر فرمایا کہ تم ایسی جگہ (۱) رہتے ہو جہاں سود کارواج بہت ہے
لہذا اگر کسی پر تمہارا کچھ قرض ہو اور وہ تمہیں گھاس جو یا چارہ جیسی
حقیر چیز کا ہدیہ تحفہ بھیجے تو اسے نہ لیتا کیونکہ یہ بھی سود ہے نظر ابو
داؤد اور وہب نے شعبہ سے لفظ البیت بیان نہیں کیا۔

باب ۴۳۴۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت خدیجہؓ سے نکاح
اور ان کی فضیلت کا بیان

۱۰۰۱۔ محمد، عبدہ، ہشام بن عروہ ان کے والد، عبد اللہ بن جعفر،
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔

(۱) اس زمین سے عراق کی زمین مراد ہے، مقروض اگر قرض خواہ کو قرض کے بعد کوئی ہدیہ وغیرہ دیتا ہے تو ظاہر یہی ہے کہ وہ اسے اس کے
قرض کی وجہ سے ہی دے رہا ہے، تو یہ قرض کے ذریعے نفع حاصل ہو ا جو کہ حدیث کی روشنی میں ربوا (سود) ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ”کل قرض جرّ نفعاً فہو ربا“ ہر وہ قرض جو نفع کھینچ کر لائے ربوا ہے۔

۱۰۰۲۔ صدقہ، عبدہ، ہشام ان کے والد، عبد اللہ بن جعفر، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا میں تمام عورتوں سے بہتر مریم تھیں اور دنیا میں موجودہ امت میں سب سے افضل خدیجہ ہیں۔

۱۰۰۳۔ سعید بن عفیر، لیث، ہشام ان کے والد، حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ مجھے جتنا رشک حضرت خدیجہ پر آتا اتنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بی بی پر نہیں آتا (حالانکہ وہ میرے نکاح سے پہلے ہی وفات پا چکی تھیں) اس وجہ سے کہ میں اکثر آپ کو ان کا ذکر کرتے ہوئے سنتی تھی اور اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کو حکم دیا تھا کہ حضرت خدیجہ کو جنت میں موتی کے محل کی بشارت دیں اور آپ بکری ذبح کرتے تو خدیجہ کی ملنے والیوں کو اس میں سے بقدر کفایت بطور تحفہ بھیجتے تھے۔

۱۰۰۴۔ قثمہ بن سعید، حمید بن عبد الرحمن، ہشام بن غزوہ ان کے والد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ مجھے جتنا رشک حضرت خدیجہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان کو اکثراً کرنے کی وجہ سے آتا رہتا تھا آپ کی کسی بی بی پر نہیں آتا تھا۔ حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح خدیجہ کی وفات کے تین سال بعد کیا تھا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ عز و جل نے یا حضرت جبریل نے یہ حکم دیا تھا کہ وہ حضرت خدیجہ کو جنت میں ایک موتی کے محل کی بشارت دے دیں۔

۱۰۰۵۔ عمر بن محمد بن حسن ان کے والد حفص، ہشام، ان کے والد، حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ مجھے جتنا رشک حضرت خدیجہ پر آتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بیوی پر نہیں آتا تھا حالانکہ میں نے انہیں دیکھا بھی نہیں تھا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکثرت ان کا ذکر فرماتے اور اکثر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی بکری ذبح فرماتے۔ پھر اس کے ایک ایک عضو کو جدا فرماتے پھر اسے حضرت خدیجہ کی ملنے جلنے والیوں میں بھیج دیتے اور کبھی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ دیتی کہ دنیا میں خدیجہ کے

۱۰۰۲۔ حَدَّثَنِي صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدُهُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ .

۱۰۰۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا غَرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غَرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ هَلَكْتُ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا وَأَمَرَهُ اللَّهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فِيْهِدِي فِيْ خَلَالِهَا مِنْهَا مَا يَسْعُهُنَّ .

۱۰۰۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا غَرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غَرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ مِنْ كَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا قَالَتْ وَتَزَوَّجَنِي بَعْدَهَا بِثَلَاثِ سِنِينَ وَأَمَرَهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَوْ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْحَنَةِ مِنْ قَصَبٍ .

۱۰۰۵۔ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ حَسَنِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا غَرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غَرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَمَا رَأَيْتُهَا وَلَكِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يَقَطْعُهَا أَعْضَاءَ ثُمَّ يَبْعُهَا فِيْ صَدَائِقِ خَدِيجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ كَأَنَّهُ لَمْ

سوا اور عورت ہے ہی نہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں وہ ایسی ہی تھیں اور انہیں سے میرے اولاد (۱) ہوئی ہے۔

۱۰۰۶۔ مسدد، یحییٰ، اسماعیل سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے کہا کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ کو (کچھ) بشارت دی تھی؟ انہوں نے کہا ہاں جنت میں ایسے موتی کے محل کی بشارت دی تھی جس میں شور و شغب ہو گا نہ تکلیف۔

۱۰۰۷۔ قتیبہ بن سعید، محمد بن فضیل، عمارہ، ابو زرعہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ یہ حضرت خدیجہ ایک برتن لئے آ رہی ہے جس میں سالن کھانا پینے کی کوئی چیز ہے جب یہ آپ کے پاس آجائیں۔ تو اللہ تعالیٰ کی اور میری طرف سے انہیں سلام کہئے، اور جنت میں موتی کے محل کی بشارت دیجئے جس میں نہ شور و شغب ہو گا نہ تکلیف اسماعیل بن خلیل، علی بن مسہر، ہشام بن خالد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ حضرت خدیجہ کی بہن ہالہ بنت خویلد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (اندر آنے کی) اجازت طلب کی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ کا اجازت مانگنا سمجھا تو آپ (مارے رنج کے) لرزے لگے پھر آپ نے فرمایا خدایا یہ تو ہالہ ہیں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ مجھے بڑا رشک آیا۔ تو میں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی کیا یاد کرتے ہیں یعنی ایک سرخ رخساروں والی قریشی بڑھیا کو جسے مرے ہوئے بھی زمانہ ہو گیا (۲) حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان سے بہتر بدل عطا فرمایا۔

باب ۴۳۵۔ حضرت جریر بن عبد اللہ بنجلی رضی اللہ عنہ کا بیان۔

۱۰۰۸۔ اسحاق واسطی، خالد، بیان قیس سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے

يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةً إِلَّا خَدِيجَةَ فَيَقُولُ إِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ لِي مِنْهَا وَلَدٌ .

۱۰۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بَشَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةَ قَالَ نَعَمْ بَيْتٍ مِّنْ قَصَبٍ لَا صَحَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ .

۱۰۰۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ آتَى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ خَدِيجَةُ قَدَآتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ أَوْطَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَأَقْرَأُ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنْنِي وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَحَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ ابْنُ خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسَهَّرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ اسْتَأْذَنْتُ هَالَةَ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ أُخْتُ خَدِيجَةَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيجَةَ فَأَرْتَاغَ لِذَلِكَ فَقَالَ اللَّهُمَّ هَالَةَ قَالَتْ فَعَرَفْتُ فَقُلْتُ مَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوزٍ مِّنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ حَمَرَآءِ الشُّدَقَيْنِ هَلَكْتُ فِي الدَّهْرِ قَدْ أَبَدَكَ اللَّهُ خَيْرًا مِنْهَا .

۴۳۵ باب ذِكْرِ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ .

۱۰۰۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا

(۱) سوائے جناب ابراہیم کے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اولاد حضرت خدیجہ سے تھی آپ کے بیٹے جناب ابراہیم ماریہ قبلیہ سے تھے۔
(۲) مسند احمد کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ کی اس بات پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور فرمایا اس سے بہتر مجھے کیا چیز ملی ہے؟ حضرت عائشہ کھڑی ہو گئیں اور اللہ کے حضور توبہ کی، پھر کبھی آپ کے سامنے ایسی گفتگو نہیں کی۔

ہیں کہ میں نے جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب سے میں اسلام لایا ہوں تو مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی نہیں روکا اور جب بھی آپ نے مجھے دیکھا ہنس دیئے نیز انہیں جریر بن عبد اللہ سے بواسطہ قیس مروی ہے کہ زمانہ جاہلیت میں ایک مکان تھا جسے ذوالخلصہ کہتے تھے اور اسے کعبہ یمانیہ یا کعبہ شامیہ بھی کہا جاتا تھا تو مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم مجھے ذوالخلصہ کو ڈھا کر اس کی طرف سے مطمئن کر دو گے، جریر کہتے ہیں کہ میں احمس قبیلہ کے ڈیڑھ سو سواروں کو لے کر وہاں گیا اور ہم نے اسے ڈھا دیا اور جو ہمیں اس کے قریب ملا اسے قتل کر دیا پھر ہم نے آ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع دی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے اور احمس کے لوگوں کے لئے دعا فرمائی۔

باب ۴۳۶۔ حضرت حذیفہ بن یمان عبسی رضی اللہ عنہ کا بیان۔

۱۰۰۹۔ اسلعل بن خلیل، سلمہ بن رجاء، ہشام بن عروہ ان کے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب جنگ احد کے دن مشرکوں کو شکست ہونے لگی تو ابلیس نے چیخ کر کہا اے خدا کے بندو! اپنے پیچھے (والوں کو قتل کرو) تو آگے والے مسلمانوں نے اپنے پیچھے والے مسلمانوں پر پلٹ کر حملہ کر دیا اور سخت لڑائی ہونے لگی اتفاقاً (مقابل) کی صف میں حضرت حذیفہ نے اپنے باپ کو دیکھ لیا تو وہ پکارنے لگے کہ اے خدا کے بندو میرے باپ ہیں! میرے باپ ہیں! انہیں قتل نہ کرو۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ بخدا وہ باز نہ آئے حتیٰ کہ انہیں قتل کر دیا تو حذیفہ نے کہا اللہ تمہاری مغفرت فرمائے۔ عروہ کے والد نے کہا کہ بخدا حذیفہ کو اپنے والد کے اس طرح قتل ہونے کا برابر رنج رہا حتیٰ کہ وہ اللہ کو پیارے ہو گئے۔

باب ۴۳۷۔ ہند بنت عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کا بیان۔

عبدان، عبد اللہ، یونس، زہری، عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہند بنت عتبہ نے آکر کہا کہ یا

خَالِدٌ عَنْ يَّانَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَأَيْتُ إِلَّا ضَجْحَكَ وَعَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَيْتٌ يُقَالُ لَهُ دُو الْخَلَصَةِ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ الْكُعْبَةُ الْيَمَانِيَّةُ أَوِ الْكُعْبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ أَنْتَ مُرِيحِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ قَالَ فَقَرْتُ إِلَيْهِ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةً فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ قَالَ فَكَسَرْنَا وَقَتَلْنَا مَنْ وَجَدْنَا عِنْدَهُ قَاتِنَاهُ فَأَخْبَرَنَاهُ فَدَعَا لَنَا وَلَا أَحْمَسَ .

۴۳۶ باب ذِكْرِ حَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ الْعَبْسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ .

۱۰۰۹۔ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا سَلْمَةُ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ هَزِمَ الْمُشْرِكُونَ هَزِيمَةً بَيْنَهُ فَصَاحَ ابْلِيسُ أَيُّ عِبَادَ اللَّهِ أَخْرَأَكُمْ فَرَجَعْتُ أَوْ لَا هُمْ عَلَى أَخْرَأَهُمْ فَاجْتَلَدَتْ أَخْرَأَهُمْ فَتَنَظَرَ حَذِيفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ فَنَادَى أَيُّ عِبَادَ اللَّهِ أَبِي أَبِي فَقَالَتْ قَوْلَ اللَّهِ مَا احْتَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ فَقَالَ حَذِيفَةُ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ قَالَ أَبِي قَوْلَ اللَّهِ مَا زَالَتْ فِي حَذِيفَةَ مِنْهَا بَقِيَّةٌ خَيْرٌ حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ .

۴۳۷ باب ذِكْرِ هِنْدِ بِنْتِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا .

وَقَالَ عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَلَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ

رسول اللہ! (اب سے پہلے) روئے زمین پر کسی گھرانے کی ذلت مجھے آپ کے گھرانہ کی ذلت سے زیادہ پسند نہ تھی مگر اب روئے زمین پر کسی گھرانے کی عزت آپ کے گھرانے کی عزت سے زیادہ پسند نہیں راوی نے کہا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس نے یہ بھی کہا یا رسول اللہ ابو سفیان ایک بخیل آدمی ہیں اگر میں ان کے مال میں سے کچھ چھپا کر اپنے بال بچوں کو کھلا دوں تو مجھ پر کچھ گناہ تو نہیں ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں صرف دستور کے موافق جائز سمجھتا ہوں۔

باب ۳۳۸۔ زید بن عمرو بن نفیل کے قصہ کا بیان۔

۱۰۱۰۔ محمد بن ابوبکر، فضیل بن سلیمان، موسیٰ، سالم بن عبد اللہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نزول وحی سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مقام بلدح کے نشیبی حصہ میں زید بن عمرو بن نفیل سے ملاقات ہوئی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دسترخوان بچھایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے سے انکار کر دیا پھر زید نے کہا میں بھی اس میں سے بالکل نہیں کھاتا جو تم اپنے بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہو اور میں تو صرف وہی چیز کھاتا ہوں جس پر اللہ کا نام (بوقت ذبح) لیا گیا ہو اور زید بن عمرو قریش کے ذبیحہ کو برا سمجھتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ بکری کو اللہ نے پیدا کیا اس کے لئے آسمان سے بارش برسائی اور اس کے لئے اسی نے زمین سے چارہ پیدا کیا۔ پھر تم اسے غیر اللہ کے نام پر ذبح کرتے ہو اس بات کو وہ بہت معیوب اور برا سمجھتے تھے۔ موسیٰ نے کہا کہ مجھ سے سالم بن عبد اللہ نے بیان کیا اور میرا خیال ہے کہ ان سے یہ روایت بھی ابن عمر ہی نے بیان کی ہوگی کہ زید بن عمرو بن نفیل دین حق کی تلاش و اتباع میں ملک شام کی طرف گئے تو ایک یہودی عالم سے ملاقات ہوئی۔ زید نے ان کے مذہب کے بارے میں پوچھا اور کہا کہ ممکن ہے میں تمہارا دین اختیار کر لوں لہذا مجھے بتاؤ اس نے کہا تم اس وقت تک ہمارے دین پر نہیں ہو سکتے جب تک غضب الہی سے

عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ مِنْ أَهْلِ حَبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ حَبَاءِكَ ثُمَّ مَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ حَبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يُعْزُوا مِنْ أَهْلِ حَبَاءِكَ قَالَ وَآيَضًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سَفْيَانَ رَجُلٌ مَسِيكٌ فَهَلْ عَلَى حَرْجٍ أَنْ أُطِيعَ مِنَ الذِّى لَهُ عِيَالُنَا قَالَ لَا أَرَاهُ إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ.

۴۳۸ باب حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُمَرَ وَبْنِ نُفَيْلٍ.

۱۰۱۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ بِبَلَدٍ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ فَقَدِمَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُفْرَةٌ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ زَيْدُ ابْنِي لَسْتُ أَكُلُ مِمَّا تَذْبَحُونَ عَلَى أَنْصَابِكُمْ وَلَا أَكُلُ إِلَّا مَا ذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَأَنَّ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو كَانَ يَعِيبُ عَلَى قُرَيْشٍ ذَبَائِحَهُمْ وَيَقُولُ الشَّأُ خَلَقَهَا اللَّهُ وَأَنْزَلَ لَهَا مِنَ السَّمَاءِ الْمَاءَ وَأَنْبَتَ لَهَا مِنَ الْأَرْضِ ثُمَّ تَذْبَحُونَهَا عَلَى غَيْرِ اسْمِ اللَّهِ إِنْكَارًا لِذَلِكَ وَأَعْظَمَاءُ قَالَ مُوسَى حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا تَحَدَّثُ بِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ يَسْأَلُ عَنِ الدِّينِ وَيَتَّبِعُهُ فَلَقِيَ عَالِمًا مِنَ الْيَهُودِ فَسَأَلَهُ عَنْ دِينِهِمْ فَقَالَ

اپنا حصہ نہ لے لو۔ زید نے کہا میں غضب الہی سے ہی بھاگتا ہوں اور اس کے غضب کو کبھی برداشت نہیں کر سکتا۔ اور نہ مجھ میں اس کی طاقت ہے تو کیا تم مجھے کوئی دوسرا مذہب بتا سکتے ہو اس نے کہا میں حنیف کے سوا اور کوئی مذہب (تمہارے لئے) نہیں جانتا زید نے کہا حنیف کیا چیز؟ اس نے کہا دین ابراہیمی نہ یہود تھے اور نہ نصرانی اور سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کی عبادت نہیں کرتے تھے لہذا زید وہاں سے نکل آئے اور ایک نصرانی عالم سے ملاقات کی اور زید نے اس سے بھی اسی طرح بیان کیا اس نے کہا کہ تم ہمارے دین پر آؤ گے۔ تو خدا کی لعنت سے اپنا حصہ تمہیں لینا پڑے گا زید نے کہا میں تو اللہ کی لعنت سے بھاگتا ہوں اور اللہ کی لعنت و غضب کو میں بالکل برداشت نہیں کر سکتا اور نہ مجھ میں طاقت ہے۔ کیا تم کوئی دوسرا مذہب بتا سکتے ہو؟ اس نے کہا کہ تمہارے لئے میں حنیف کے سوا اور کوئی مذہب نہیں جانتا انہوں نے کہا حنیف کیا چیز ہے؟ اس نے کہا دین ابراہیم علیہ السلام وہ نہ یہود تھے اور نہ نصرانی اور بجز اللہ تعالیٰ کے کسی کی عبادت نہیں کرتے تھے جب زید نے ان کی گفتگو حضرت ابراہیم کے بارے میں سن لی۔ تو وہاں سے چل دیئے جب باہر آئے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہا کہ اے خدا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں دین ابراہیم پر ہوں۔ لیث نے کہا کہ مجھے ہشام نے بواسطہ اپنے والد اور اسماء بنت ابی بکرؓ لکھا اسماء فرماتی ہیں کہ میں نے زید بن عمرو بن نفیل کو کعبہ سے اپنی پشت لگائے کھڑا ہوا دیکھا وہ کہہ رہے تھے اے جماعت قریش! میرے علاوہ تم میں سے کوئی بھی دین ابراہیم پر نہیں ہے۔ اور وہ مؤودہ (یعنی وہ نوزائید لڑکی جسے زندہ درگور کر دیا جاتا تھا) کو بھی بچا لیتے تھے وہ اس آدمی سے جو اپنی لڑکی کو قتل کرنے کا ارادہ کرتا یہ فرماتے کہ اسے قتل نہ کرو اور میں تمہارے بجائے اس کی خدمت کروں گا تو وہ اسے (پرورش کے لئے) لے جاتے جب وہ بڑی ہو جاتی تو اس کے باپ سے کہتے اگر تم چاہو تو میں یہ لڑکی تمہارے حوالہ کر دوں اور تمہارا منشا ہو تو میں ہی اس کی خدمت کرتا ہوں۔

باب ۴۳۹۔ کعبہ کی تعمیر کا بیان

۱۰۱۱۔ محمود، عبدالرزاق، ابن جریج، عمرو بن دینار، حضرت جابر بن

إِنِّي لَعَلِّي أَنْ أَدِينُ دِينَكُمْ فَأَخْبِرْنِي فَقَالَ لَا تَكُونُوا عَلَيَّ دِينَنَا حَتَّى تَأْخُذَ بِنَبِيِّكَ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ قَالَ زَيْدٌ مَا أَفْرُقُ إِلَّا مِنْ غَضَبِ اللَّهِ وَلَا أَحْمِلُ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ شَيْئًا أَبَدًا وَأَتَى اسْتَطِيعَهُ فَهَلْ تَدْلِيْنِي عَلَى غَيْرِهِ قَالَ مَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونُ حَنِيفًا قَالَ زَيْدٌ وَمَا الْحَنِيفُ قَالَ دِينُ إِبْرَاهِيمَ لَمْ يَكُنْ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَا يَعْْبُدُ إِلَّا اللَّهَ فَخَرَجَ زَيْدٌ فَلَقِيَ عَالِمًا مِّنَ النَّصَارَى فَذَكَرَ مِثْلَهُ فَقَالَ لَنْ تَكُونُ عَلَى دِينِنَا حَتَّى تَأْخُذَ بِنَبِيِّكَ مِنْ لَعْنَةِ اللَّهِ قَالَ مَا أَفْرُقُ إِلَّا مِنْ لَعْنَةِ اللَّهِ وَلَا أَحْمِلُ مِنْ لَعْنَةِ اللَّهِ وَلَا مِنْ غَضَبِهِ شَيْئًا أَبَدًا وَإِنِّي لَا اسْتَطِيعُ فَهَلْ تَدْلِيْنِي عَلَى غَيْرِهِ قَالَ مَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونُ حَنِيفًا قَالَ وَمَا الْحَنِيفُ قَالَ دِينُ إِبْرَاهِيمَ لَمْ يَكُنْ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَا يَعْْبُدُ إِلَّا اللَّهَ فَلَمَّا رَأَى زَيْدٌ قَوْلَهُمْ فِي إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَرَجَ فَلَمَّا بَرَزَ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ ااَللّٰهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُ أَنِّي عَلَى دِينِ إِبْرَاهِيمَ وَقَالَ اللَّيْثُ كَتَبَ إِلَى هِشَامَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: رَأَيْتُ زَيْدَ بْنَ عَمْرٍو بْنِ نَفِيلٍ قَائِمًا مُسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ يَقُولُ يَا مَعْاشِرَ قُرَيْشٍ وَاللَّهِ مَا مِنْكُمْ عَلَى دِينِ إِبْرَاهِيمَ غَيْرِي وَكَانَ يُحْيِي الْمَوُودَةَ يَقُولُ لِلرَّجُلِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقْتُلَ ابْنَتَهُ مَا تَقْتُلُهَا أَنَا أَكْفِيكِهَا مَوُودَتَهَا فَيَأْخُذُهَا فَإِذَا تَرَعَرَّتْ قَالَ لَا يَبِيْهَا إِنْ شِئْتَ دَفَعْتُهَا إِلَيْكَ وَإِنْ شِئْتَ كَفَيْتُكَ مَوُودَتَهَا.

۴۳۹ باب بُنْيَانِ الْكَعْبَةِ .

۱۰۱۱۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جب کعبہ کی تعمیر ہونے لگی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عباسؓ پتھر ڈھورہے تھے، تو حضرت عباسؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ اپنا تہ بند (اتار کر) کندھے پر رکھ لیجئے تاکہ اس سے آپ پتھروں (کی رگڑ) سے محفوظ رہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔ مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم زمین پر گر پڑے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں آسمان کو لگ گئیں پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ افاقہ ہوا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا تہ بند میرا تہ بند تو وہ تہ بند آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے باندھ دیا گیا۔

۱۰۱۲۔ ابو النعمان، حماد بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ عمرو بن دینار اور عبید اللہ بن ابویزید نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کعبہ شریف کے ارد گرد دیوار نہیں تھی لوگ بیت اللہ کے ارد گرد نماز پڑھا کرتے تھے، حتیٰ کہ حضرت عمرؓ کا زمانہ آیا تو آپ نے اس کے ارد گرد دیوار تعمیر کرائی۔ عبید اللہ نے کہا کہ اس کی دیواریں چھوٹی تھیں پھر اس کی تعمیر ابن زبیر نے کرائی (اور دیواریں اونچی کرادیں)۔

باب ۴۴۰۔ زمانہ جاہلیت کا بیان (۱)

۱۰۱۳۔ مسدد، یحییٰ، ہشام ان کے والد حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ عاشورہ کے دن قریش بھی روزہ رکھتے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے عاشورہ کا خود بھی روزہ رکھا۔ اور اس کے روزہ کا دوسرے مسلمانوں کو حکم بھی دیا۔ رمضان کے روزوں کی فرضیت نازل ہونے کے بعد جس کا دل چاہتا۔ عاشورہ کا روزہ رکھتا اور جس کا دل چاہے نہ رکھتا۔

۱۰۱۴۔ مسلم، وہیب، ابن طاووس ان کے والد، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں لوگوں کا عقیدہ یہ تھا کہ اشہر حج میں عمرہ کرنا دنیا میں بڑا گناہ ہے، نیز وہ ماہ محرم کو صفر کہتے تھے، اور کہا کرتے تھے کہ جب اونٹ کا زخم اچھا ہو جائے اور نشان مٹ جائے تو عمرہ کرنے والے کے لئے

قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو ابْنُ دِينَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبَّاسٌ يَنْقُلَانِ الْحِجَارَةَ فَقَالَ عَبَّاسٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ إِزَارَكَ عَلَى رَقَبَتِكَ يَفُتْكَ مِنَ الْحِجَارَةِ فَخَرَّ إِلَى الْأَرْضِ وَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ إِزَارِي إِزَارِي فَشَدَّ عَلَيْهِ إِزَارَهُ .

۱۰۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدٍ قَالَا لَمْ يَكُنْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْلَ الْبَيْتِ حَائِطٌ كَانُوا يُصَلُّونَ حَوْلَ الْبَيْتِ حَتَّى كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَائِطًا قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ جُدْرُهُ فَصَبَّرَ قَبْنَاهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ .

۴۴۰ باب أيام الجاهلية .

۱۰۱۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ عَاشُورَاءَ يَوْمًا تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ لَا يَصُومُهُ .

۱۰۱۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالُوا يَرَوْنَ أَنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنَ الْفُجُورِ فِي الْأَرْضِ وَكَانُوا يُسَمُّونَ الْمُحَرَّمَ صَفْرًا وَيَقُولُونَ إِذَا بَرَأَ الدَّبَرُ وَعَقَا

عمرہ درست ہو جاتا ہے، انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب چوتھی تاریخ کو حج کا احرام باندھے ہوئے (مکہ) پہنچے، اور نبی اکرم نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ وہ اس کو عمرہ بنالیں۔ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کس قدر احرام کھولیں؟ آپ نے فرمایا پورا احرام کھول دو۔

۱۰۱۵۔ علی بن عبد اللہ سفیان، عمر، سعید بن مسیب اپنے والد اور اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں ان کے دادا کہتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں سیلاب آیا تو وہ دونوں پہاڑوں کے درمیان کی جگہ پر چھا گیا سفیان نے کہا کہ اس حدیث کا بڑا واقعہ ہے۔

۱۰۱۶۔ ابو انعمان ابو عوانہ، بیان ابو لہشر، قیس بن حازم سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکر قبیلہ احس کی ایک عورت کے پاس آئے، جس کا نام زینب تھا تو آپ نے اسے دیکھا کہ بات نہیں کرتی آپ نے فرمایا اسے کیا ہو گیا کہ بولتی بھی نہیں؟ لوگوں نے کہا اس نے خاموشی کے حج کی نیت کی ہے، آپ نے اس سے کہا کہ بات چیت کر۔ کیونکہ یہ طریقہ جائز نہیں یہ زمانہ جاہلیت کا عمل ہے تو اس نے بات شروع کی اور کہا آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا میں ایک مہاجر آدمی ہوں۔ اس نے کہا کون سے مہاجر؟ آپ نے فرمایا قریشی اس نے کہا قریش میں سے کون؟ آپ نے فرمایا تو بڑی پوچھنے والی ہے۔ میں ابو بکر ہوں۔ اس نے کہا اس نیک کام پر جو اللہ تعالیٰ نے جاہلیت کے بعد ہمارے پاس بھیجا ہم کب تک چلتے رہیں گے؟ آپ نے فرمایا جب تک تمہارے پیشوا اس پر قائم رہیں گے، اس نے کہا پیشوا کیسے؟ آپ نے فرمایا کیا تمہاری قوم میں ایسے شریف و رئیس نہیں؟ جو لوگوں کو حکم دیتے ہیں تو وہ ان کی اطاعت کرتے ہیں؟ اس نے کہا کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا تو یہی لوگ پیشوا ہیں۔

۱۰۱۷۔ فردہ بن ابی المغراء علی بن مسہر، ہشام ان کے والد، حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ ایک حبشی عورت جو کسی عرب کی لونڈی تھی۔ ایمان لائی اور مسجد (کے قریب) میں اس کی ایک جھونپڑی تھی جس میں وہ رہتی تھی وہ فرماتی ہیں کہ وہ ہمارے پاس آکر ہم سے باتیں کرتی اور جب وہ اپنی بات سے فارغ ہوتی تو یہ

الْأَثَرُ حَلَبَ الْعُمْرَةَ لِمَنْ اعْتَمَرَ قَالَ فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ رَابِعَةَ مُجِلِّينَ بِالْحَجِّ أَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْعَلُوا عُمْرَةً قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْحِلِّ قَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ .

۱۰۱۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَ سَيْلٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَكَسَا مَا بَيْنَ الْجَبَلَيْنِ قَالَ سُفْيَانُ وَيَقُولُ إِنَّ هَذَا لَحَدِيثٌ لَهُ شَأْنٌ .

۱۰۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ يَبَّانٍ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ أَحْمَسَ يُقَالُ لَهَا زَيْنَبُ فَرَأَاهَا لَا تَكَلِّمُ فَقَالَ مَا لَهَا لَا تَكَلِّمُ قَالُوا حَاجَتْ مُضْمِتَةً قَالَ لَهَا تَكَلَّمِي فَإِنَّ هَذَا لَا يَحِلُّ هَذَا مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَتَكَلَّمْتُ فَقَالَتْ مَنْ أَنْتَ قَالَ أَمْرُوًا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ قَالَتْ أَيُّ الْمُهَاجِرِينَ قَالَ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَتْ مِنْ أَيِّ قُرَيْشٍ أَنْتَ قَالَ إِنَّكَ لَسْتُ لَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَتْ مَا بَقَاؤُنَا عَلَى هَذَا الْأَمْرِ الصَّالِحِ الَّذِي جَاءَ اللَّهُ بِهِ بَعْدَ الْجَاهِلِيَّةِ: قَالَ بَقَاؤُكُمْ عَلَيْهِ مَا اسْتَقَامَتْ بِكُمْ أَيْمَتُكُمْ قَالَتْ وَمَا الْأَيْمَةُ قَالَ أَمَا كَانَ لِقَوْمِكَ رُئُوسٌ وَأَشْرَافٌ يَأْمُرُونَهُمْ فَيَطِيعُونَهُمْ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَهُمْ أُولَئِكَ عَلَى النَّاسِ .

۱۰۱۷۔ حَدَّثَنِي قُرُوءَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَسْلَمَتِ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ لِبَعْضِ الْعَرَبِ وَكَانَ لَهَا حِفْشٌ فِي الْمَسْجِدِ قَالَتْ فَكَانَتْ تَأْتِينَا فَتَحَدِّثُ عِنْدَنَا فَإِذَا

فَرَعَتْ مِنْ حَدِيثِهَا قَالَتْ ۝

وَيَوْمَ الْوُشَاحِ مِنْ تَعَايُجِبِ رَبِّنَا
أَلَا إِنَّهُ مِنْ بَلَدَةِ الْكُفْرِ أَنْحَانِي

فَلَمَّا اكْتَرَتْ قَالَ لَهَا عَائِشَةُ وَمَا يَوْمَ الْوُشَاحِ
قَالَتْ خَرَجْتُ جَوِيرِيَّةً لِبَعْضِ أَهْلِي وَعَلَيْهَا
وِشَاحٌ مِنْ أَدَمَ فَسَقَطَ مِنْهَا فَانْحَطَّتْ عَلَيْهِ
الْحَدْيَا وَهِيَ تَحْسَبُهُ لَحْمًا فَأَخَذَتْهُ فَاتَّهَمُونِي
بِهِ فَقَدْ بُوْنِي حَتَّى بَلَغَ مِنْ أَمْرِي أَنَّهُمْ طَلَبُوا
فِي قُبُلِي فَبَيَّنَّا لَهُمْ حَوْلِي وَأَنَا فِي كَرْبِي
إِذْ أَقْبَلْتُ الْحَدْيَا حَتَّى رَأَتْ بَرءُ وَسَنَا ثُمَّ الْفَتَةُ
فَأَخَذُوهُ فَقُلْتُ لَهُمْ هَذَا الَّذِي أَتَّهَمْتُمُونِي بِهِ
وَأَنَا مِنْهُ بَرِيَّةٌ ۝

۱۰۱۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ
جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ أَلَا مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَحْلِفُ إِلَّا بِاللَّهِ
فَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَحْلِفُ بِآبَائِهَا فَقَالَ لَا تَحْلِفُوا
بِآبَائِكُمْ ۝

۱۰۱۹۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي
بْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ أَنَّ الْقَاسِمَ كَانَ يَمْشِي بَيْنَ
يَدَيِ الْجَنَازَةِ وَلَا يَقُومُ لَهَا وَيُخْبِرُ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُومُونَ لَهَا يَقُولُونَ
إِذَا رَأَوْهَا كُنْتَ فِي أَهْلِكَ مَا أَنْتَ مَرَّتَيْنِ ۝

۱۰۲۰۔ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ
عَنْ عُمَرُو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ قَالَ عُمَرُو رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ إِنَّ الْمَشْرِكِينَ كَانُوا لَا يُفِيضُونَ مِنْ جَمْعٍ
حَتَّى تَشْرُقَ الشَّمْسُ عَلَى بُيُورٍ فَخَالَفَهُمُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفَاضَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ

کہا کرتی کہ

اور ہاروالا دن پروردگار کی عجائبات قدرت میں سے ہے
ہاں اسی نے مجھے کفر کے شہر سے نجات عطا فرمائی!

جب اس نے بہت دفعہ یہ کہا تو اس سے حضرت عائشہؓ نے پوچھا۔ ہار
والا دن (کیسا کیا واقعہ ہے) اس نے کہا میرے آقا کی ایک لڑکی باہر نکلی
اس پر ایک چمڑے کا ہار تھا وہ ہار اس کے پاس سے گر گیا تو ایک چیل
گوشت سمجھ کر اس پر جھپٹی اور لے گئی۔ لوگوں نے مجھ پر تہمت لگائی
اور مجھے سزا دی۔ حتیٰ کہ میرا معاملہ یہاں تک بڑھا کہ انہوں نے
میری شرم گاہ کی بھی تلاشی لی۔ لوگ میرے ارد گرد تھے اور میں اپنی
مصیبت میں مبتلا تھی۔ کہ دفعتاً وہ چیل آئی جب وہ ہمارے سروں پر آ
گئی۔ تو اس نے وہ ہار ڈال دیا۔ لوگوں نے اسے لے لیا تو میں نے کہا تم
نے اسی کی تہمت مجھ پر لگائی تھی حالانکہ میں اس سے بالکل بری تھی۔

۱۰۱۸۔ تنبیہ اسماعیل بن جعفر عبد اللہ بن دینار، حضرت ابن عمرؓ سے
روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھو جو
قسم کھانا چاہے تو اسے اللہ کے سوا کسی کی قسم نہ کھانا چاہئے اور قریش
اپنے باپ دادوں کی قسم کھاتے تھے تو آپ نے فرمایا کہ اپنے باپ
دادوں کی قسم نہ کھاؤ۔

۱۰۱۹۔ یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، عمر بن عبد الرحمن بن قاسم سے
روایت کرتے ہیں کہ قاسم جنازہ کے آگے آگے جاتے تھے اور اسے
دیکھ کر کھڑے نہ ہوتے تھے تو وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے
واسطے سے بیان کرتے تھے کہ انہوں نے فرمایا زمانہ جاہلیت میں لوگ
جنازہ کو دیکھ کر کھڑے ہو جاتے اور دو مرتبہ کہا کرتے تھے کہ تو اپنے
عزیزوں کے پاس ہے جیسے پہلے تھا۔

۱۰۲۰۔ عمرو بن عباس، عبد الرحمن، سفیان، ابواسحاق، عمرو بن میمون
سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ مشرکین شہر نامی
پہاڑ پر دھوپ آجانے کے بعد مزدلفہ سے نکلا کرتے تھے تو نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے طلوع آفتاب سے پہلے ہی وہاں سے نکل کر ان
کی مخالفت کی۔

الشَّمْسُ .

۱۰۲۱۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ حَدَّثَكُمْ يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عِكْرِمَةَ وَكَأْسَادَهَا قَا قَالَ مُتَابِعَةً قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اسْقِنَا كَأْسًا دِهَاقًا .

۱۰۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ: أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ وَكَأَذْ أُمِّيَّةٌ ابْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسَلِّمَ .

۱۰۲۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي أَحِبُّ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ لِأَبِي بَكْرٍ غُلَامٌ يُخْرِجُ لَهُ الْخِرَاجَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَأْكُلُ مِنْهُ فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ تَدْرِي مَا هَذَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَمَا هُوَ قَالَ كُنْتُ تَكْهَنُ الْإِنْسَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا أَحْسَنُ الْكِهَانَةَ إِلَّا أَنِّي خَدَعْتُهُ فَلَقِينِي فَأَعْطَانِي بِذَلِكَ فَهَذَا الَّذِي أَكَلْتُ مِنْهُ فَأَذْخَلَ أَبُو بَكْرٍ يَدَهُ فَقَاءَ كُلَّ شَيْءٍ فِي بَطْنِهِ .

۱۰۲۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَتَّبِعُونَ لُحُومَ الْجَزُورِ إِلَى حَبْلِ الْحَبْلَةِ أَنْ تَنْتَجِ النَّاقَةُ مَا فِي بَطْنِهَا ثُمَّ تَحْمِلُ اللَّيْثِي تَنْجَحُ فَتَهَاكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ .

۱۰۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ

۱۰۲۱۔ اسحاق بن ابراہیم، ابواسامہ، یحییٰ بن مہلب حضرت حصین سے روایت کرتے ہیں کہ عکرمہ نے فرمایا کہ وکاسا دہاقا کے معنی ہیں مسلسل بھرا ہوا پیالہ، نیز یہ بھی کہتے تھے کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ زمانہ جاہلیت میں کہتے تھے ہمیں لبالب جام شراب پلا دے۔

۱۰۲۲۔ ابونعیم سفیان، عبد الملک، ابوسلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاعر کی سب سے سچی بات لبید کی بات ہے کہ دیکھو اللہ تعالیٰ کے سوائے ہر چیز باطل ہے اور قریب تھا کہ امیہ بن صلت اسلام لے آتا۔

۱۰۲۳۔ اسماعیل ان کے بھائی سلیمان یحییٰ بن سعید، عبد الرحمن بن قاسم، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ابو بکر کا ایک غلام تھا جو انہیں کچھ محصول دیا کرتا تھا اور آپ اس کا محصول کھانے کام میں لاتے تھے، ایک دن وہ کوئی چیز لایا تو حضرت ابو بکرؓ نے اسے کھالیا تو ان سے غلام نے کہا، آپ کو معلوم ہے یہ کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا کیا تھی؟ اس نے کہا میں نے زمانہ جاہلیت میں آئندہ ہونے والی بات (کہانت) ایک آدمی کو بتادی تھی حالانکہ میں خود یہ فن نہیں جانتا تھا بلکہ میں نے اسے دھوکا دیا تھا تو (آج) وہ مجھ سے ملا اور (یہ چیز) اس نے مجھے اسی کے عوض دی ہے، اور اسی کو آپ نے کھایا ہے تو ابو بکرؓ نے اپنی انگلی منہ میں ڈال کر پیٹ کی ہر چیز کو قے کر کے نکال دیا۔

۱۰۲۴۔ مسدد، یحییٰ، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ جبل الحبلۃ کے وعدے پر خرید و فروخت کیا کرتے تھے اور جبل الحبلۃ یہ ہے کہ اونٹنی کے بچہ پیدا ہو، پھر وہ بچہ حاملہ ہو جائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فعل سے ممانعت فرمادی ہے۔

۱۰۲۵۔ ابوالنعمان، مہدی، غیلان بن جریر سے روایت کرتے ہیں وہ

کہتے ہیں کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو وہ ہمیں انصار کی باتیں سنایا کرتے تھے اور مجھ سے فرماتے تھے کہ تیری قوم (انصار) نے فلاں دن ایسا کیا اور فلاں دن ایسا کیا۔

قَالَ غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ كُنَّا نَأْتِي أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَيَحْدِثُنَا عَنِ الْأَنْصَارِ وَكَانَ يَقُولُ لِي فَعَلَ قَوْمُكَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا فَعَلَ قَوْمُكَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا .

۴۴۱ باب الْقَسَامَةِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ .

باب ۴۴۱۔ دور جاہلیت میں قسامت کا بیان (۱)

۱۰۲۶۔ ابو معمر، عبدالوارث، قطن، ابوالہشیم، ابویزید مدنی، عکرمہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ دور جاہلیت میں سب سے پہلی قسامت (۲) بنو ہاشم میں ہوئی (جس کا واقعہ یہ ہے) کہ ایک ہاشمی آدمی کو قریش کی کسی دوسری شاخ والے آدمی نے مزدوری پر رکھا وہ اس کے ساتھ اس کے اونٹوں میں چلا جا رہا تھا کہ اس کے پاس سے ایک دوسرے ہاشمی کا گزر ہوا جس کے غلہ کی بوری کا بندھن ٹوٹ گیا تو اس نے ہاشمی مزدور سے کہا کہ مجھے ایک ایسا بندھن دے کر جس سے اپنی بوری کا منہ باندھ لوں تاکہ اونٹ بھی نہ بھاگ سکیں میری مدد کر اس نے ایک بندھن اسے دے دیا جس سے اس نے اپنی بوری کا منہ باندھ دیا (اور چلا گیا) جب ان لوگوں نے پڑاؤ ڈالا تو سوائے ایک اونٹ کے سب باندھ دیئے گئے تو اس قریشی نے جس نے ہاشمی کو مزدور رکھا تھا (ہاشمی سے) کہا کیا بات ہے کہ یہ اونٹ دوسرے اونٹوں کی طرح نہیں باندھا گیا تو اس نے جواب دیا اس کی رسی نہیں ہے اس نے پوچھا اس کی رسی کہاں گئی؟ (ہاشمی نے واقعہ بیان کر دیا جس سے اس کو بہت غصہ آیا) ابن عباس نے فرمایا کہ اس قریشی نے ہاشمی کے ایسی لاٹھی ماری جو اس کی موت کا سبب بنی (اس ہاشمی کے آخری سانس تھے) ایک یمنی شخص ادرہ سے گزرا ہاشمی نے کہا کیا تم موسم حج میں جا رہے ہو؟ اس نے کہا نہیں ہاں پھر جاؤں گا ہاشمی نے کہا تو میری طرف سے کسی وقت بھی

۱۰۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا قَطْنٌ أَبُو الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا أَبُو يَزِيدَ الْمَدَنِيُّ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ أَوَّلَ قَسَامَةٍ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَقَيْنَا بَنِي هَاشِمٍ كَانَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ اسْتَأْجَرَ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ فَحِجٍ أُخْرَى فَأَنْطَلَقَ مَعَهُ فِي إِبِلِهِ فَمَرَّ رَجُلٌ بِهِ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ قَدْ انْقَطَعَتْ عُروُهُ جَوْلِقِهِ فَقَالَ اغْنِئْنِي بِعِقَالِ أَشْذِيَةِ عُروُهُ جَوْلِقِي لَا تَنْفِرُ الْإِبِلُ فَأَعْطَاهُ عِقَالًا فَشَدَّ بِهِ عُروُهُ جَوْلِقِهِ فَلَمَّا نَزَلُوا عُقِلَتْ الْإِبِلُ إِلَّا بَعِيرًا وَاحِدًا فَقَالَ الَّذِي اسْتَأْجَرَهُ مَا شَأْنُ هَذَا الْبَعِيرِ لَمْ يُعْقَلْ مِنْ بَيْنِ الْإِبِلِ قَالَ لَيْسَ لَهُ عِقَالٌ قَالَ فَآيَنَ عِقَالُهُ قَالَ فَخَذَ فَهُ بَعْضًا كَانَ فِيهَا أَجَلُهُ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ أَتَشْهَدُ الْمَوْسِمَ قَالَ مَا أَشْهَدُ وَرُبَّمَا شَهِدْتُهُ قَالَ هَلْ أَنْتَ مُبْلَغٌ عَنِّي رَسُولًا مَرَّةً مِنَ الدَّهْرِ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَكُنْتُ إِذَا أَنْتَ شَهِدْتَ الْمَوْسِمَ فَنَادِ يَا أَلْ قُرَيْشُ فَإِذَا أَجَابُوكَ فَنَادِ يَا بَنِي هَاشِمٍ فَإِنْ أَجَابُوكَ

(۱) قسامت اسے کہتے ہیں کہ کسی محلہ یا بستی میں ایسا مقتول پڑا ہو املے جس کے قاتل کا پتہ نہیں، تو اس محلہ کے کچھ لوگوں سے اس بات کی قسم لی جاتی ہے کہ ہم نے نہ تو اسے قتل کیا اور نہ اس کے قاتل کو ہم جانتے ہیں۔

(۲) کسی محلے یا گاؤں وغیرہ میں کوئی شخص مقتول پڑا ہو املہ قاتل کا کچھ پتہ نہیں اور نہ اس سے متعلق صحیح معلومات حاصل کرنے کے ذرائع موجود ہیں ایسی صورت میں اس محلہ والوں سے پچاس قسمیں لی جاتی ہیں کہ ان کا اس قتل میں کوئی حصہ نہیں اور نہ وہ اس کے متعلق کچھ علم رکھتے ہیں۔

فَسَلَّ عَنْ أَبِي طَالِبٍ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ فُلَانًا قَتَلَنِي فِي عِقَالٍ وَمَاتَ الْمُسْتَجِرُّ فَلَمَّا قَدِمَ الَّذِي اسْتَجَرَهُ أَنَاهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ مَا فَعَلَ صَاحِبُنَا قَالَ مَرَضَ فَأَحْسَنْتُ الْقِيَامَ عَلَيْهِ فَوَلَّيْتُ دَفَنَهُ قَالَ قَدْ كَانَ أَهْلُ ذَلِكَ مِنْكَ فَمَكَتَ جِنَانًا ثُمَّ أَنَّ الرَّجُلَ الَّذِي أَوْضَى إِلَيْهِ أَنْ يُبَلِّغَ عَنْهُ وَافَى الْمَوْسِمَ فَقَالَ يَا آلَ قُرَيْشٍ قَالُوا هَذِهِ قُرَيْشُ قَالَ يَا آلَ بَنِي هَاشِمٍ قَالُوا هَذِهِ بَنُو هَاشِمٍ قَالَ آتَيْنَا أَبُوطَالِبٍ قَالُوا هَذَا أَبُو طَالِبٍ قَالَ أَمَرَنِي فُلَانٌ أَنْ أُبَلِّغَكَ رِسَالَةَ أَنَّ فُلَانًا قَتَلَ فِي عِقَالٍ فَاتَاهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ لَهُ اخْتَرْنَا إِحْدَى ثَلَاثٍ إِنْ شِئْتَ أَنْ تُؤَدِّيَ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ فَإِنَّكَ قَتَلْتَ صَاحِبَنَا وَإِنْ شِئْتَ حَلَفَ خَمْسُونَ مِنْ قَوْمِكَ أَنَّكَ لَمْ تَقْتُلْهُ فَإِنْ آيَيْتَ قَتَلْنَاكَ بِهِ فَأَتَى قَوْمَهُ فَقَالُوا نَحْلِفُ فَاتَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْهُمْ قَدْ وُلِدَتْ لَهُ فَقَالَتْ يَا أَبَا طَالِبٍ أَحِبُّ أَنْ تُجِيرَ ابْنِي هَذَا بِرَجُلٍ مِنَ الْخَمْسِينَ وَلَا تَصْبِرُ يَمِينَهُ حَيْثُ تُصْبِرُ الْإِيمَانُ فَفَعَلَ فَاتَاهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ يَا أَبَا طَالِبٍ أَرَدْتُ خَمْسِينَ رَجُلًا أَنْ يَحْلِفُوا مَكَانَ مِائَةٍ مِنَ الْإِبِلِ يُصِيبُ كُلُّ رَجُلٍ بَعِيرَانِ هَذَانِ بَعِيرَانِ فَاقْبَلْهُمَا عَنِّي وَلَا تَصْبِرُ يَمِينِي حَيْثُ تُصْبِرُ الْإِيمَانُ فَقَبِلَهُمَا وَجَاءَ ثَمَانِيَةٌ وَارْبَعُونَ فَحَلَفُوا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَوْلَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا حَالَ الْحَوْلُ وَ مِنَ الثَّمَانِيَةِ وَارْبَعِينَ عَيْنٌ نَظَرْتُ .

ایک پیغام پہنچا دے گا؟ اس نے کہا ہاں، ابن عباس نے فرمایا اس نے کہا جب تو موسم حج میں جائے تو آواز دینا اے آل قریش جب وہ تجھے جواب دیں تو آواز دینا اے آل بنو ہاشم تو اگر وہ بھی تجھے جواب دیں تو ابوطالب کو معلوم کر کے انہیں یہ اطلاع دینا کہ فلاں قریشی نے مجھے صرف ایک رسی کے مارے قتل کر دیا (یہ کہہ کر) وہ ہاشمی مزدور مر گیا، جب وہ (قریشی مکہ) واپس آیا تو ابوطالب کے پاس آیا، ابوطالب نے کہا ہمارے آدمی کو کیا ہوا؟ اس نے کہا وہ بیمار ہو گیا تھا تو میں نے اچھی طرح اس کی تیمارداری کی (مگر جب وہ مر گیا) تو میں نے اس کے دفن کا انتظام کر دیا ابوطالب نے کہا تم سے یہی توقع تھی، تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ وہ آدمی جسے ہاشمی نے پیغام رسانی کی وصیت کی تھی موسم حج میں آیا، تو اس نے کہا اے آل قریش! لوگوں نے کہا قریشی یہ ہیں، اس نے کہا اے آل بنو ہاشم! لوگوں نے کہا بنو ہاشم یہ ہیں، اس نے کہا ابوطالب کہاں ہیں؟ لوگوں نے کہا ابوطالب یہ ہیں، اس نے کہا مجھے فلاں شخص نے یہ حکم دیا تھا کہ میں تمہیں اس کا یہ پیغام پہنچا دوں کہ فلاں آدمی نے اسے ایک رسی کے مارے قتل کر دیا۔ ابوطالب اس قاتل کے پاس گئے اور اس سے کہا ہماری طرف سے تین باتوں میں کسی کو ایک کو اپنے لئے اختیار کر لو اگر تم چاہو تو سو اونٹ دیت کے ادا کرو، کیونکہ تم ہی نے ہمارے آدمی کو قتل کیا ہے، اور اگر چاہو تو تمہاری قوم کے پچاس آدمی اس بات کی قسم کھائیں کہ تم نے اسے قتل نہیں کیا، اور اگر ان میں سے کچھ منظور نہیں ہے تو ہم تمہیں اس کے بدلہ میں قتل کر دیں گے، وہ شخص اپنی قوم کے پاس گیا تو قوم نے کہا ہم قسم کھالیں گے، پھر ابوطالب کے پاس ایک ہاشمی عورت جو اسی خاندان کے ایک آدمی کے نکاح میں تھی اور اس کے ایک بچہ بھی تھا، آئی اور کہا اے ابوطالب میں چاہتی ہوں کہ تم میرے اس بچہ کو منجملہ پچاس آدمیوں کے معاف کر دو، اور اس سے قسم نہ لو جہاں قسمیں لی جاتی ہیں (یعنی رکن اور مقام کے درمیان) ابوطالب نے منظور کر لیا، پھر ابوطالب کے پاس انہیں میں سے ایک اور آدمی آیا اور اس نے کہا اے ابوطالب تم سو اونٹوں کے بدلہ پچاس آدمیوں سے قسم لینا چاہتے ہو اس لحاظ سے ہر آدمی کے حصہ میں دو اونٹ آئے لہذا یہ دو اونٹ میری طرف سے منظور کر لو اور مجھ سے

اس جگہ قسم نہ لو جہاں قسمیں لی جاتیں ہیں ابوطالب نے یہ بھی منظور کر کے دواؤنٹ لے لئے اور اڑتالیس آدمیوں نے آکر قسم کھالی ابن عباس فرماتے ہیں کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے ایک سال کے بعد ان اڑتالیس آدمیوں میں سے ایک بھی نہ بچا۔

۱۰۲۷۔ عبید بن اسماعیل، ابواسامہ، ہشام ان کے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ بعثت کے دن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے فائدہ کے لئے پہلے سے متعین فرمادیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جب مدینہ) تشریف لائے تو ان کی جماعتوں میں پھوٹ پڑ چکی تھی، ان کے سردار مارے گئے تھے (کچھ) زخمی ہو گئے تھے، اللہ تعالیٰ نے اس دن کو اپنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فائدے کے لئے پہلے سے متعین فرمادیا تھا کہ وہ اسلام میں داخل ہوں گے، اور ابن وہب، عمرو، بکیر بن اشج، حضرت ابن عباسؓ کے آزاد کردہ غلام کریب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا صفا و مروہ کے درمیان بطن وادی میں دوڑنا سنت نہیں، بلکہ زمانہ جاہلیت میں لوگ اس میں دوڑا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ ہم بطحا سے دوڑ کر ہی گزریں گے۔

۱۰۲۸۔ عبد اللہ بن محمد جعفی، سفیان، مطرف، ابوالسفر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ اے لوگو! میری بات سنو اور اپنی بات مجھے سناؤ اور (بغیر سمجھے ہوئے) نہ جاؤ کہ کہتے پھر وہ ابن عباس نے یوں کہا اور یوں کہا (یاد رکھو) جو کوئی بیت اللہ کو طواف کرے، تو حجر (حطیم) کے پیچھے سے کر لے اور یہ نہ کہو کہ حطیم (خارج از کعبہ) ہے (اسے حطیم اس لئے کہا جاتا کہ) زمانہ جاہلیت میں جب کوئی آدمی قسم کھاتا تو (یہاں) اپنے کوڑے، جوتے یا کمان کو ڈال دیتا تھا۔

۱۰۲۹۔ نعیم بن حماد، ہشیم، حصین، عمرو بن میمون سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک بندر کو جس نے زنا کیا تھا دیکھا کہ بہت سے بندر اس کے پاس جمع ہو گئے، اور ان سب نے اسے سنگسار کر دیا، میں نے بھی ان کے ساتھ اسے سنگسار کیا۔

۱۰۲۷۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَوْمُ بَعَاثَ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ افْتَرَقَ مِلُّوهُمْ وَقَتِلَتْ سَرَاوَاتُهُمْ وَجَرَحُوا قَدَّمَهُ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دُخُولِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ أَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَيْسَ السَّعْيُ يَبْطِنُ الْوَادِي بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سُنَّةٌ إِنَّمَا كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَسْعَوْنَهَا وَيَقُولُونَ لَا نَحْزِرُ الْبَطْحَاءَ إِلَّا شِدًّا .

۱۰۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا مُطَرِّفٌ سَمِعْتُ أَبَا السَّفَرِ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوا مِنِّي مَا أَقُولُ لَكُمْ وَاسْمَعُونِي مَا تَقُولُونَ وَلَا تَذْهَبُوا فَتَقُولُوا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِمَّنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَلْيَطُفْ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ وَلَا تَقُولُوا الْحَطِيمُ فَإِنَّ الرَّجُلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ يَحْلِفُ فَيَلْقَى سَوْطَهُ أَوْ نَعْلَهُ أَوْ قَوْسَهُ .

۱۰۲۹۔ حَدَّثَنَا نَعِيمُ بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قِرْدَةً اجْتَمَعَ عَلَيْهَا قِرْدَةٌ قَدَزَتْ فَرَجْمُوهَا فَرَجَمْتُهَا مَعَهُمْ .

۱۰۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثَيْدٍ اللَّهِ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خِلَالٌ مِّنْ خِلَالِ الْجَاهِلِيَّةِ الطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ وَالْيَاحَاةِ وَنِسَى الثَّالِثَةُ قَالَ سُفْيَانٌ وَيَقُولُونَ إِنَّهَا إِسْتِسْقَاءٌ بِالْأَنْوَاءِ .

۴۴۲ باب مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ بْنِ عَبْدِ مُنَافٍ ابْنِ قُصَيٍّ بْنِ كِلَابٍ ابْنِ مُرَّةٍ ابْنِ كَعْبٍ ابْنِ لُؤَيٍّ ابْنِ غَالِبٍ ابْنِ فَهْرٍ ابْنِ مَالِكٍ ابْنِ النَّضْرِ ابْنِ كِنَانَةَ ابْنِ خُزَيْمَةَ ابْنِ مُدْرِكَةَ ابْنِ إِبِلَاسٍ ابْنِ مُضَرَ ابْنِ زَرَارٍ ابْنِ مَعَدٍّ ابْنِ عَدْنَانَ .

۱۰۳۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَنْزَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ فَمَكَتْ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً ثُمَّ أَمَرَ بِالْهَجْرَةِ فَهَا جَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَكَتْ بِهَا عَشَرَ سِنِينَ ثُمَّ تَوَفَّى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۴۴۳ باب مَالِيقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ بِمَكَّةَ .

۱۰۳۲۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَبَّانُ وَإِسْمَاعِيلُ قَالَ سَمِعْنَا قَيْسًا يَقُولُ سَمِعْتُ خَبَابًا يَقُولُ آتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً وَهُوَ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَقَدْ لَقِينَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ شِدَّةً فَقُلْتُ أَلَا تَدْعُوا اللَّهَ فَقَعَدَ وَهُوَ مُحَرَّمٌ وَجْهَهُ فَقَالَ

۱۰۳۰۔ علی بن عبد اللہ سفیان، عبید اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کسی کے نسب میں طعنہ زنی کرنا اور میت پر نوحہ کرنا زمانہ جاہلیت کی خصلت ہے، تیسری بات عبید اللہ بھول گئے سفیان نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ وہ تیسری بات ستاروں کے سبب بارش کا بر سنا ہے۔

باب ۴۴۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا بیان اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدر کہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔

۱۰۳۱۔ احمد بن ابی رجا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر چالیس سال کی عمر میں وحی نازل ہوئی آپ مکہ میں (بعد نبوت) تیرہ سال رہے، پھر آپ کو ہجرت کا حکم ہوا تو آپ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور وہاں دس سال رہے پھر آپ کی وفات ہو گئی، صلی اللہ علیہ وسلم۔

باب ۴۴۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو مشرکین کے ہاتھوں تکالیف پہنچنے کا بیان۔

۱۰۳۲۔ حمیدی، سفیان، بیان اور اسمعیل، قیس سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت خباب نے فرمایا کہ میں رسول اللہ کے پاس آیا، آپ اس وقت کعبہ کے سایہ میں اپنی چادر سے تکیہ لگائے بیٹھے تھے، چونکہ ہمیں مشرکوں کی طرف سے بہت اذیت پہنچی تھی، اس لئے میں نے عرض کیا آپ دعا کیوں نہیں فرماتے؟ آپ یہ سن کر سیدھے بیٹھ گئے اور آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا، پھر آپ نے فرمایا تم سے پہلے

ایسے لوگ تھے کہ ان کی ہڈیوں پر گوشت یا پٹھوں کے نیچے لوہے کی کنگھیاں کی جاتی تھیں (مگر) یہ شدید تکلیف بھی انہیں ان کے دین سے نہیں ہٹاتی تھی، اور بعض کے سچ سر میں، آرا رکھ کر دو ٹکڑے کر دیئے جاتے تھے، پھر بھی انہیں یہ چیز ان کے دین سے نہ ہٹاتی تھی، اور بخدا اللہ تعالیٰ اس دین کو کامل کرے گا حتیٰ کہ ایک سوار صنعاء سے حضر موت تک اس طرح بے خوف ہو کر سفر کرے گا کہ اسے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا ڈر نہیں ہوگا، بیان نے یہ الفاظ بھی زیادہ روایت کئے ہیں کہ اپنی بکریوں پر بھیڑیے کا خوف نہ ہوگا۔

۱۰۳۳۔ سلیمان بن حرب، شعبہ، ابواسحاق، اسود، حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ النجم پڑھی پھر آپ نے سجدہ (تلاوت ادا) کیا تو آپ کے ساتھ تمام لوگوں نے سجدہ کیا، مگر ایک آدمی (۱) کو میں نے دیکھا کہ ہاتھ میں کنگریاں لے کر اوپر اٹھائیں اور ان پر سجدہ کر لیا اور کہا مجھے تو یہی کافی ہے، میں نے اس کے بعد دیکھا کہ وہ حالت کفر میں قتل ہو گیا۔

۱۰۳۴۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، ابواسحاق، عمرو بن میمون، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں تھے اور آپ کے ارد گرد قریش کے کچھ لوگ بھی تھے کہ اتنے میں عقبہ بن ابی معیط ایک ذبح شدہ اونٹ کی لاش اٹھالایا اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت پر رکھ دیا تو آپ نے (اس کی وجہ سے) اپنا سر نہیں اٹھایا، پھر حضرت فاطمہؓ علیہا السلام آئیں اور اس کو آپ کی پشت سے ہٹایا اور یہ حرکت کرنے والے پر بدعا کرنے لگیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے خدا جماعت قریش کی گرفت فرما، یعنی ابو جہل بن ہشام، عقبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف یا ابی بن خلف کی شعبہ کو شک ہوا ہے تو میں نے ان سب کو جنگ بدر میں مقتول پایا انہیں ایک کنویں میں ڈال دیا گیا تھا علاوہ امیہ یا ابی کے کہ اس کا جوڑ جوڑ علیحدہ تھا اس لئے اسے کنویں میں نہیں پھینکا گیا۔

لَقَدْ كَانَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَيْمُسُطُ بِمِشَاطِ الْحَدِيدِ
مَادُونُ عِظَامِهِ مِنْ لَحْمٍ أَوْ عَصَبٍ مَا يَصْرِفُهُ
ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ وَيُوضَعُ الْمَنْشَارُ عَلَى مَفْرِقِ
رَأْسِهِ فَيَشُقُّ بِإِثْنَيْنِ مَا يَصْرِفُهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ
وَلَيَتَمَنَّ اللَّهُ هَذَا الْأَمْرَ حَتَّى يَسِيرَ الْمُرَاكِبُ مِنْ
صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ مَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ زَادَ
بَيَانَ وَالذِّكْبَ عَلَى غَنَمِهِ.

۱۰۳۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَسَجَدَ فَمَا بَقِيَ أَحَدٌ إِلَّا
سَجَدَ إِلَّا رَجُلٌ رَأَيْتُهُ أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصَا فَرَفَعَهُ
فَسَجَدَ عَلَيْهِ وَقَالَ هَذَا يَكْفِينِي فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ
قُتِلَ كَافِرًا.

۱۰۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ
مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا وَحَوْلَهُ
نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ جَاءَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ
بِسَلَى جَزُورٍ فَقَذَفَهُ عَلَى ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ
فَأَخَذَتْهُ مِنْ ظَهْرِهِ وَدَعَتْ عَلَى مَنْ صَنَعَ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ
الْمَلَائِكَةُ مِنْ قُرَيْشٍ: أَبَا جَهْلٍ بْنُ هِشَامٍ وَعُتْبَةُ
بْنُ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلْفٍ
أَوْ أُبَيُّ بْنُ خَلْفٍ شُعْبَةُ الشَّاكُ فَرَأَيْتُهُمْ قُتِلُوا
يَوْمَ بَدْرٍ فَأَلْقُوا فِي بَيْرٍ غَيْرِ أُمَيَّةٍ أَوْ أُبَيٍّ تَقَطَّعَتْ
أَوْصَالُهُ فَلَمْ يُلْقَ فِي الْبَيْرِ.

۱۰۳۵۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، سعید بن جبیر، یحکم، سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ مجھے عبدالرحمن بن ابزی نے اس بات کا حکم دیا کہ ابن عباسؓ سے ان دو آیتوں کے بارے میں معلوم کروں کہ ان کا کیا مطلب ہے (آیت) اور اس نفس کو قتل نہ کرو جس کے قتل کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے (اور آیت) اور جو کسی مومن کو قصد قتل کرے گا، تو میں نے ابن عباسؓ سے دریافت کیا انہوں نے فرمایا جب سورہ فرقان والی آیت نازل ہوئی، تو مشرکین مکہ نے کہا، ہم نے اللہ کے حرام کردہ نفس کو بھی قتل کیا، اللہ کے ساتھ دوسرے معبود کو پکارا (پوجا) بھی کی اور ہم نے اور بھی بری باتیں کی ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی مگر جو توبہ کرے اور ایمان لے آئے تو یہ آیت اس کے حق میں ہے اور سورہ نساء والی آیت کا مطلب یہ ہے کہ جب انسان اسلام اور اس کی شریعت کو جان لے پھر قتل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے، میں نے یہ مجاہد سے بیان کیا تو انہوں نے کہا ہاں مگر جو شخص توبہ کرے وہ اس سے مستثنیٰ ہے۔

۱۰۳۶۔ عیاش بن ولید، ولید بن مسلم، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، محمد بن ابراہیم، حمی، عروہ بن زبیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمرو بن العاص سے دریافت کیا کہ سب سے زیادہ سخت بات جو مشرکوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کی تھی وہ مجھے بتاؤ، انہوں نے کہا (سنو) ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حطیم کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ اتنے میں عقبہ بن ابی معیط آیا اور آپ کی گردن میں کپڑا ڈال کر زور سے گلا گھونٹنے لگا، تو حضرت ابو بکر سامنے آئے اور اس کے شانے پکڑ لئے اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ہٹایا اور فرمایا کہ تم ایک ایسے آدمی کو قتل کرتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے، الذیہ ابن اسحاق نے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے۔

۱۰۳۷۔ یحییٰ بن عروہ، عروہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن عمر سے کہا دوسری سند عبدہ، ہشام ان کے والد سے روایت ہے کہ عمرو بن العاص سے کہا گیا، تیسری سند محمد بن عمرو ابو سلمہ سے روایت ہے کہ مجھ سے عمرو بن العاص نے حدیث

۱۰۳۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَوْ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي قَالَ سَلِ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ مَا أَمْرُهُمَا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَمَّا أُنْزِلَتِ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ قَالَ شُرِكُوا أَهْلَ مَكَّةَ فَقَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ وَدَعَوْنَا مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَقَدْ آتَيْنَا الْفَوَاحِشَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ الْآيَةِ فَهَذِهِ لِأُولَئِكَ وَأَمَّا الَّتِي فِي النَّسَاءِ الرَّجُلُ إِذَا عَرَفَ الْإِسْلَامَ وَشَرِيعَتَهُ ثُمَّ قَتَلَ فَحَزَّ آوَةٌ جَهَنَّمَ فَذَكَرْتُهُ لِمُجَاهِدٍ فَقَالَ إِلَّا مَنْ نَدِمَ .

۱۰۳۶۔ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ أَخْبَرَنِي بِأَشَدِّ شَيْءٍ صَنَعَهُ الْمُشْرِكُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي حِجْرِ الْكَعْبَةِ إِذَا أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ فِي عُنُقِهِ فَخَنَقَهُ خَنَقًا شَدِيدًا فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى أَخَذَ بِمَنْكِبِهِ وَدَفَعَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ الْآيَةُ تَابَعَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ .

۱۰۳۷۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَالَ عَبْدُهُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قِيلَ لِعَمْرِ بْنِ الْعَاصِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنِي عَمْرٌو وَبُنْ

العاصی.

بیان کی۔

باب ۴۴۴۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے اسلام کا بیان۔

۴۴۴ بَابُ إِسْلَامِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ .

۱۰۳۸۔ عبد اللہ بن حماد اہلی، یحییٰ بن معین، اسماعیل بن مجاہد، بیان وبرہ، ہمام بن حارث سے روایت کرتے ہیں، حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو آپ کے پاس پانچ غلام، دو عورتیں اور حضرت ابو بکرؓ تھے (جو اسلام لائے تھے)

۱۰۳۸۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَمَادٍ الْأَمَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُجَاهِدٍ عَنْ يَبَّانٍ عَنْ وَبَرَةَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ قَالَ عَمَارُ بْنُ يَاسِرٍ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهُ إِلَّا خَمْسَةٌ عَبْدٌ وَامْرَأَتَانِ وَأَبُو بَكْرٍ .

باب ۴۴۵۔ حضرت سعدؓ کے اسلام لانے کا بیان۔

باب ۴۴۵۔ إِسْلَامُ سَعْدٍ .

۱۰۳۹۔ اسحاق، ابواسامہ، ہاشم، سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابواسحاق سعد بن ابی وقاص کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی اسلام نہیں لایا مگر اسی دن جس دن میں اسلام لایا اور میں سات دن تک اسلام میں تیسرا شخص رہا۔

۱۰۳۹۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ يَقُولُ مَا أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِ وَلَقَدْ مَكُنْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَإِنِّي لَثَلُثُ الْإِسْلَامَ .

باب ۴۴۶۔ آیت کریمہ آپ کہہ دیجئے کہ میری طرف وحی کی گئی ہے کہ جنات کی ایک جماعت نے قرآن بغور سنا، کے ماتحت جنات کا بیان۔

۴۴۶ بَابُ ذِكْرِ الْجَنِّ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: قُلْ أُوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ .

۱۰۴۰۔ عبید اللہ بن سعید، ابواسامہ، مسعر، معن بن عبد الرحمن ان کے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے مسروق سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنات کی اطلاع جس رات انہوں نے قرآن سنا تھا کس نے دی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے تمہارے والد یعنی عبد اللہ نے یہ بیان کیا ہے کہ ان کی اطلاع آپ کو ایک درخت نے دی تھی۔

۱۰۴۰۔ حَدَّثَنِي عُبيدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوُسُ أَسَامَةَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَأَلْتُ مَسْرُوقًا مِّنْ أَذْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِنِّ لَيْلَةً اسْمَعُوا الْقُرْآنَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُوكَ يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ أَنَّهُ أَذْنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ .

۱۰۴۱۔ موسیٰ بن اسماعیل، عمرو ابن یحییٰ بن سعید، ان کے دادا حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کے وضو اور (دوسری) حاجت کے لئے ایک برتن باتھ لئے آپ کے پیچھے جارہے تھے، آپ نے فرمایا کون ہے؟ تو انہوں نے کہا میں ابو ہریرہ ہوں، آپ نے فرمایا میرے

۱۰۴۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَدِّي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَحْمِلُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِدَاوَةً لِّوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ فَيَتِمَّا هُوَ يَتْبَعُهُ بِهَا فَقَالَ مَنْ هَذَا

لئے پتھر تلاش کر کے لاؤ کہ میں استنجا کروں (لیکن) ہڈی اور لید نہ لانا، میں اپنے کپڑے کے ایک گوشہ میں پتھر اٹھائے ہوئے آپ کے پاس لایا حتیٰ کہ انہیں آپ کے پہلو میں رکھ دیا، پھر میں وہاں سے ہٹ گیا، جب آپ فارغ ہو گئے تو میں آیا اور میں نے عرض کیا کہ ہڈی اور لید میں کیا بات ہے (جو آپ نے انہیں لانے سے منع فرمایا تھا) آپ نے فرمایا یہ دونوں چیزیں جنات کی خوراک ہیں اور میرے پاس (شہر) نصیبین کے جنات کا وفد آیا تھا اور وہ کیا ہی اچھے جنات تھے، انہوں نے مجھ سے کھانے کی خواہش کی تو میں نے اللہ تعالیٰ سے ان کے لئے دعا کی کہ جس ہڈی یا لید پر ان کا گزر ہو تو اس پر کھانا پائیں۔

باب ۴۴۷۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کے اسلام کا بیان۔
۱۰۴۲۔ عمرو بن عباس، عبد الرحمن بن مہدی، ثقی، ابو جمرہ حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ابو ذر کو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی خبر پہنچی تو انہوں نے اپنے بھائی سے کہا کہ تم جاؤ اور مجھے اس شخص (کے حالات و تعلیمات) کے بارے میں بتاؤ، جو اپنے نبی ہونے کا اور آسمانی خبروں کے آنے کا دعویٰ کرتا ہے اور تم اس کی بات سن کر میرے پاس آنا، تو (ان کا) بھائی چل کر آنحضرت کے پاس آیا اور آپ کی باتیں سن کر ابو ذر کے پاس واپس گیا، اور ان سے کہا کہ میں نے انہیں مکارم اخلاق کا حکم دیتے ہوئے دیکھا اور ان سے ایسا کلام سنا جو شعر نہیں، ابو ذر نے کہا جو میں نے چاہا تھا اس میں تم سے مبری تسلی نہیں ہوئی، پھر ابو ذر نے خود زاوراہی اور ایک مشک جس میں پانی تھا ساتھ لے کر چلے حتیٰ کہ مکہ آ گئے، پھر وہ مسجد میں آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنے لگے اور ابو ذر آنحضرت کو پہنچانے نہ تھے اور کسی سے آپ کے بارے میں پوچھنا بھی پسند نہ کیا حتیٰ کہ رات ہو گئی اور یہ لیٹ رہے پھر ان کو حضرت علیؑ نے دیکھا تو وہ سمجھ گئے کہ یہ کوئی مسافر ہے، جب انہوں نے حضرت علیؑ کو دیکھا تو ان کے ساتھ ہو لئے اور ان میں سے کسی نے بھی ایک دوسرے سے کچھ نہ پوچھا، حتیٰ کہ صبح ہو گئی، پھر یہ اپنا مشکیزہ اور زاوراہ لے کر مسجد میں آ گئے اور دن بھر رہے (لیکن) انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا حتیٰ کہ شام کو پھر یہ اپنی خواب گاہ کی طرف واپس آ گئے، پھر حضرت علیؑ کا

فَقَالَ اَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ ابْنَيْ اَحْجَارًا اَسْتَفْضُ بِهَا وَلَا تَأْتِنِي بَعْظُمٌ وَلَا بَرُوْتَةٌ فَاتَيْنَهُ بِاَحْجَارٍ اَحْمَلَهَا فِي طَرَفِ ثَوْبِي حَتَّى وَضَعْتُهَا اِلَى جَنْبِهِ ثُمَّ اَنْصَرَفْتُ حَتَّى اِذَا فَرَغَ مَشَيْتُ فَقُلْتُ مَا بَالُ الْعَظْمِ وَالرُّوْتَةِ قَالَ هُمَا مِنْ طَعَامِ الْجَنِّ وَاِنَّهُ اَتَانِي وَفَدُّ جِنِّ نَصِيبِي وَنِعْمَ الْجِنُّ فَسَالُونِي الرَّادَّ فَدَعَوْتُ اللَّهَ لَهُمْ اَنْ لَا يَمُرُّوا بِعَظْمٍ وَلَا بِرُوْتَةٍ اِلَّا وَجَدُوا عَلَيْهَا طَعَامًا.

۴۴۷ باب اسلام ابی ذر رضی اللہ عنہ.
۱۰۴۲۔ حَدَّثَنِي عُمَرُ وَ بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا بَلَغَ أَبَا ذَرٍّ مَبْعَثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَخِيهِ ارْكَبْ إِلَى هَذَا الْوَادِي فَاعْلَمْ لِي عِلْمَ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ يَأْتِيهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ وَاسْمَعُ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ اثْنَيْ فَاَنْطَلَقُ الْأَخُ حَتَّى قَدِمَهُ وَاسْمَعُ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَبِي ذَرٍّ فَقَالَ لَهُ رَأَيْتَهُ يَأْمُرُ بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ وَكَلَامًا مَّا هُوَ بِالشَّعْرِ فَقَالَ مَا شَفَقْتَنِي مِمَّا أَرَدْتُ فَتَزَوَّدَ وَحَمَلَ شَنَّةً لَهُ فِيهَا مَاءٌ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَاتَى الْمَسْجِدَ فَالْتَمَسَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَعْرِفُهُ وَكَرِهَ أَنْ يُسَالَ عَنْهُ حَتَّى أَدْرَكَهُ بَعْضُ اللَّيْلِ فَاضْطَجَعَ قَرَاهُ عَلَى فَعَرَفَ أَنَّهُ غَرِيبٌ فَلَمَّا رَأَهُ تَبِعَهُ فَلَمْ يُسَالَ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ احْتَمَلَ قَرِبَتَهُ وَزَادَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَظَلَّ ذَلِكَ الْيَوْمَ وَلَا يَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَمْسَى فَعَادَ إِلَى مَضْجَعِهِ فَمَرَّ بِهِ عَلِيٌّ فَقَالَ أَمَانًا لِلرَّجُلِ أَنْ يَعْلَمَ مَنْزِلَهُ

ادھر سے گزر ہوا۔ تو آپ نے فرمایا کیا ابھی تک اس آدمی کو اپنے گھر کا پتہ نہیں چلا کہ وہاں قیام کرتا، اور انہیں اپنے ساتھ لے گئے ان میں سے کسی نے بھی ایک دوسرے سے کچھ نہیں پوچھا، حتیٰ کہ تیسرے دن بھی حضرت علی نے ایسا ہی کیا اور انہیں اپنے پاس ٹھہرا لیا پھر ان سے کہا تم اپنے آنے کا سبب مجھے کیوں نہیں بتاتے؟ ابوذر نے کہا اگر تم مجھ سے عہد و پیمان کر لو کہ میری رہبری کرو گے تو میں بھی بتا دوں، حضرت علی نے عہد کر لیا تو انہوں نے اپنا قصہ بتایا، حضرت نے فرمایا بے شک یہ حق ہے اور آپ اللہ کے (برحق) رسول ہیں صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو تم میرے پیچھے چلنا اگر (راستہ میں) مجھے تمہارے حق میں خوف کی کوئی بات نظر آئی تو میں ٹھہر جاؤں گا ایسا ظاہر کروں گا کہ میں پیشاب کر رہا ہوں پھر اگر میں چل پڑوں تو تم بھی میرے پیچھے آنا، یہاں تک کہ جہاں میں داخل ہو جاؤ، تم بھی داخل ہو جانا، پھر حضرت علی چلے اور ابوذر ان کے پیچھے ہوئے یہاں تک کہ حضرت علی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس داخل ہوئے تو یہ بھی ان کے ساتھ داخل ہو گئے پھر ابوذر نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سنی تو اسی جگہ مسلمان ہو گئے ان سے آپ نے فرمایا تم اپنی قوم میں واپس جا کر انہیں یہ سب کچھ بتا دو، حتیٰ کہ تمہیں میرا غلبہ معلوم ہو، انہوں نے کہا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تو سب لوگوں کے سامنے چلا چلا کر اس کلمہ کا اعلان کروں گا، پھر وہ باہر نکل کر مسجد میں آئے اور بلند آواز میں پکار کر کہا اشہدان لا الہ الا اللہ واشہدان محمد رسول اللہ، بس لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور انہیں مارا حتیٰ کہ مارتے مارتے لٹا دیا، عباس آئے اور ان پر جھک گئے اور کہا تمہارا ناس جائے ہو تمہیں معلوم نہیں کہ یہ قبیلہ غفار کا آدمی ہے، اور تمہارے تاجروں کے شام جانے کا راستہ اسی طرف ہے، تو عباس نے ان کو کفار سے بچایا پھر دوسرے دن بھی ابوذر نے ایسا ہی کیا تو کفار نے انہیں مارا اور ان پر امنڈ آئے پھر عباس ان پر جھک پڑے اور کافروں سے بچایا۔

باب ۴۲۸۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے اسلام کا بیان۔

۱۰۴۳۔ قتیبہ بن سعید سفیان، اسماعیل، قیس سے روایت کرتے ہیں

فَأَقَامَهُ فَلَذَهَبَ بِهِ مَعَهُ لَا يَسْتَلُّ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى إِذَا كَانَ الْيَوْمَ الثَّالِثُ فَعَادَ عَلِيٌّ مِثْلَ ذَلِكَ فَأَقَامَ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ أَلَا تُحَدِّثُنِي مَا لَدَيْ أَقْدَمَكَ قَالَ إِنْ أُعْطِيتُنِي عَهْدًا وَمِثْلًا لَتُرْسِدَنِي فَعَلْتُ فَفَعَلَ فَأَخْبَرَهُ قَالَ فَإِنَّهُ حَقٌّ وَهُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَصْبَحْتَ فَاتَّبِعْنِي فَإِنِّي إِنْ رَأَيْتُ شَيْئًا أَخَافُ عَلَيْكَ قُمْتُ كَمَا نَبِيُّ أُرِيْقُ الْمَاءَ فَإِنْ مَضَيْتُ فَاتَّبِعْنِي حَتَّى تَدْخُلَ مَدْحَلِي فَفَعَلَ فَأَنْطَلَقَ يَقْفُوهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَخَلَ مَعَهُ فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ وَأَسْلَمَ مَكَانَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ إِلَى قَوْمِكَ فَأَخْبِرْهُمْ حَتَّى يَأْتِيَكَ أَمْرِي قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَصْرَحُ بِهَا بَيْنَ ظَهْرًا يَبْهَتُهُمْ فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ قَامَ الْقَوْمُ فَضَرَبُوهُ حَتَّى أَضْجَعُوهُ وَآتَى الْعَبَّاسُ فَكَبَّ عَلَيْهِ قَالَ وَيَلَكُمْ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ مِنْ غِفَارٍ وَأَنَّ طَرِيقَ تِجَارِكُمْ إِلَى الشَّامِ فَأَنْقَذَهُ مِنْهُمْ ثُمَّ عَادَ مِنَ الْغَدِ لِمِثْلِهَا فَضَرَبُوهُ وَتَارَوْا إِلَيْهِ فَكَبَّ الْعَبَّاسُ عَلَيْهِ .

۴۴۸ باب إسلام سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ .

۱۰۴۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ

وہ کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کو مسجد کوفہ میں فرماتے ہوئے سنا کہ بخدا میں نے اپنے آپ کو حضرت عمرؓ کے اسلام لانے سے پہلے دیکھا کہ وہ مجھے اسلام پر قائم رہنے کی وجہ سے باندھنے والے تھے، اور اگر اس حرکت کی وجہ سے جو تم نے حضرت عثمان کے ساتھ کی ہے (یعنی شہید کرنا) احد پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ہٹ جائے تو کچھ بعید نہیں ہے (۱)۔

باب ۴۴۹۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اسلام کا بیان۔

۱۰۴۴۔ محمد بن کثیر، سفیان، اسماعیل بن ابی خالد، قیس بن ابی حازم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ جب سے حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) اسلام لائے ہم برابر غالب رہے۔

۱۰۴۵۔ یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، عمر بن محمد، ان کے دادا زید بن عبداللہ بن عمر حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ اسلام لانے کے بعد حضرت عمر اپنے گھر میں خوفزدہ تھے کہ ان کے پاس عاص بن وائل سہمی ابو عمرو آیا جو ایک ریشمی حلہ اور ایک ریشمی گوٹ کا کرتہ پہنے ہوئے تھا۔ عاص قبیلہ بنو سہم کا تھا اور بنو سہم زمانہ جاہلیت میں ہمارے حلیف تھے، تو عاص نے عمرؓ سے کہا تمہارا کیا حال ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ تمہاری قوم کے لوگ کہتے ہیں کہ اگر میں مسلمان ہو گیا تو وہ مجھے قتل کر دیں گے، اس نے کہا تم پر کسی کا بس نہ چلے گا، عاص کے یہ بات کہنے کے بعد حضرت عمر نے کہا میں اب بے خوف ہوں، پھر عاص باہر نکلا تو لوگوں کو دیکھا کہ مکہ کی وادی ان سے بھر گئی ہے، عاص نے ان سے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے کہا ہم عمر بن خطاب کے پاس جا رہے ہیں جو اپنے دین سے پھر گیا ہے عاص نے کہا ان پر تمہارا بس نہیں چلے گا (یہ سن کر) سب لوگ واپس ہو گئے۔

عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ يَقُولُ وَاللَّهِ لَقَدَرَأَيْتُنِي وَإِنَّ عُمَرَ لَمَوْفِقِي عَلَى الْإِسْلَامِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ عُمَرُ وَلَوْ أَنَّ أَحَدًا إِرْقَضَ لِلذِّي صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ لَكَانَ .

۴۴۹ باب إسلام عمر بن الخطاب رضي الله عنه .

۱۰۴۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ .

۱۰۴۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَأَخْبَرَنِي جَدِّي زَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ فِي الدَّارِ خَائِفًا إِذْ جَاءَهُ الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ السَّهْمِيُّ أَبُو عُمَرَ عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَبْرَةٌ وَقَمِيصٌ مَلْفُوفٌ بِحَرِيرٍ وَهُوَ مِنْ بَنِي سَهْمٍ وَهُمْ حُلَفَاؤُنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ لَهُ مَا بَالُكَ قَالَ زَعَمَ قَوْمُكَ أَنَّهُمْ سَيَقْتُلُونِي إِنْ أَسْلَمْتُ قَالَ لَا سَبِيلَ إِلَيْكَ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا أَمِنْتُ فَخَرَجَ الْعَاصُ فَلَقِيَ النَّاسَ فَقَدْ سَأَلَ بِهِمُ الْوَادِي فَقَالَ آيَنَ تُرِيدُونَ فَقَالَ تُرِيدُ هَذَا ابْنُ الْخَطَّابِ الَّذِي صَبَا قَالَ لَا سَبِيلَ إِلَيْهِ فَكَّرَ النَّاسُ .

(۱) گویا حضرت سعیدؓ انقلاب زمانہ پر حیرت زدہ ہیں کہ ایک وقت تھا جب حضرت عمرؓ جو اس وقت تک اسلام نہیں لائے تھے ایک مسلمان کو جو ان کا عزیز تھا اس طرح جذبہ انتقام کی وجہ سے باندھ دیتے تھے، لیکن اب کفر و اسلام کا سوال اٹھ گیا اور خود مسلمانوں نے اسلام کے دعوے کے باوجود ایک مسلمان جلیل القدر صحابی مبشر بالجنتہ کو جو ان کا خلیفہ تھا کس بے دردی سے قتل کر ڈالا؟

۱۰۴۶۔ علی بن عبد اللہ 'سفیان' عمرو بن دینار 'عبد اللہ بن عمر' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب حضرت عمر اسلام لائے تو ان کے مکان کے چاروں طرف کفار کا اجتماع ہو گیا جو کہہ رہے تھے کہ عمر اپنے دین سے پھر گیا (ہم اسے قتل کر دیں گے) میں اس وقت لڑکا تھا اپنے گھر کی چھت پر کھڑا تھا پھر ایک آدمی ریشمی قبا پہنے ہوئے آیا اور اس نے (کافروں سے) کہا 'عمر اپنے دین سے پھر گیا تو کیا ہوا' میں اس کا حمایتی ہوں 'ابن عمر' نے کہا کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ (یہ سنتے ہی) ادھر ادھر منتشر ہو گئے 'میں نے پوچھا یہ کون شخص ہے انہوں نے کہا عاص بن وائل۔

۱۰۴۷۔ یحییٰ بن سلیمان 'ابن وہب' 'عمر' سالم 'حضرت عبد اللہ بن عمر' رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ سے کسی چیز کے بارے میں جب بھی یہ سنا میرا خیال اس میں ایسا ہے 'تو وہ آپ کے خیال کے مطابق ہی ہوتا' ایک دن حضرت عمرؓ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک خوبصورت آدمی کا ادھر سے گزر ہوا 'تو آپ نے فرمایا 'یا تو میرا خیال غلط ہے یا یہ شخص اپنے دین جاہلیت پر ہے 'یا یہ کاہن تھا' اس آدمی کو میرے پاس لاؤ پس اسے بلایا گیا تو آپ نے اس سے یہی فرمایا اس نے کہا میں نے آج کی طرح کبھی نہیں دیکھا کہ مسلمان آدمی سے ایسی باتیں کی گئی ہوں 'آپ نے فرمایا میں تجھ کو قسم دیتا ہوں کہ مجھے ضرور بتا 'اس نے کہا کہ زمانہ جاہلیت میں کاہن تھا آپ نے پوچھا جو باتیں تجھے جہیہ نے بتائی ہیں 'ان میں سب سے زیادہ تعجب انگیز کون سی بات تھی 'اس نے کہا ہاں 'ایک دن میں بازار میں جا رہا تھا کہ وہ جہیہ میرے پاس آئی وہ خود خوفزدہ سی تھی 'تو اس نے کہا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ جنات میں گونساری کے بعد کسی قدر حیرت اور مایوسی پائی جاتی ہے 'اور وہ اونٹ والوں اور چادر اوڑھنے والوں (اہل عرب) کے تابع ہو گئے ہیں 'حضرت عمرؓ نے فرمایا سچ کہتا ہے (کیونکہ) ایک دن میں بھی ان کے بتوں کے پاس سو رہا تھا کہ ایک آدمی نے ایک ٹھنڈا کر دنگ کیا 'پھر ایک چیخنے والا اتنی زور سے چیخا کہ میں نے اس سے پہلے اتنی سخت آواز نہیں سنی تھیں وہ کہہ رہا تھا کہ اے دشمن! ایک سیدھا معاملہ (ظاہر ہونے والا ہے) کہ ایک فصیح آدمی کہے گا لا الہ الا انت تو

۱۰۴۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عُمَرُ وَ بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُهُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ اجْتَمَعَ النَّاسُ عِنْدَ دَارِهِ وَقَالُوا صَبَا عُمَرُ وَأَنَا غُلَامٌ فَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِي فَجَاءَ رَجُلٌ عَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْ دِينَارٍ فَقَالَ قَدْ صَبَا عُمَرُ فَمَا ذَاكَ فَأَنَا لَهُ جَارٌ قَالَ فَرَأَيْتُ النَّاسَ تَصَدَّعُوا عَنْهُ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ .

۱۰۴۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ أَنَّ سَالِمًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَا سَمِعْتُ عُمَرَ لشيءٍ قط يقول إني لأظنه كذا إلا كان كما يظن بينما عمر جالس إذ مر به رجل جميل فقال لقد انحط ظنني أو إن هذا علي دينه في الجاهلية أول قد كان كاهنهم على الرجل فدعى له فقال له ذلك فقال ما رأيت كاليوم استقبل به رجل مسلم قال فإني أعزم عليك إلا ما أخبرتنني قال كنت كاهنهم في الجاهلية قال فما أعجب ما جئتك به جنتك قال بينما أنا يوماً في السوق جاء نبي أعرف فيها الفزع فقالت: ألم تر الجن وإبلاسها وبأسها من م بعد إنكاسها ولحوقها بالفلاص وأحلاسها قال عمر صدق بينما أنا عند إلهتهم إذ جاء رجل يعجل فدبحة فصرخ به صارخ لم أسمع صارخاً قط أشد صوتاً منه يقول يا جليح أمر نجيح رجل فصيح يقول لا إله إلا أنت فوثب القوم قلت لا أبرح حتى أعلم ما وراء هذا ثم نادى يا جليح أمر نجيح رجل فصيح يقول لا

إِلَّا أَنْتَ فَقُمْتُ فَمَا نَشِينَا أَنْ قِيلَ هَذَا نَبِيٌّ .

لوگ کود کر بھاگے، میں نے کہا میں تو اس جگہ سے اس وقت تک نہ ہٹوں گا جب تک مجھے اس کے پیچھے کی چیز معلوم نہ ہو جائے پھر آواز آئی اے دشمن! ایک سیدھا معاملہ (ظاہر ہونے والا ہے) کہ ایک فصیح آدمی کہے گا لا الہ الا انت تو میں پھر اٹھ کھڑا ہوا اور تھوڑے ہی عرصہ بعد چرچا ہونے لگا کہ یہ نبی ہیں۔

۱۰۴۸۔ محمد بن ثنی، یحییٰ، اسماعیل، قیس سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سعید بن زید سے قوم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت عمرؓ کے اسلام سے پہلے اپنے آپ کو اور ان کی بہن (فاطمہؓ) کو دیکھا کہ عمر ہمیں باندھے ہوئے تھے اور جو حرکت تم نے حضرت عثمان کے ساتھ کی ہے اگر اس وجہ سے احد پہاڑ پھٹ جائے تو بعید نہیں ہے۔

باب ۴۵۰۔ شق القمر کا بیان۔

۱۰۴۹۔ عبد اللہ بن عبد الوہاب، بشر بن مفصل، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ اہل مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک معجزہ طلب کیا تو آپ نے انہیں چاند کے دو ٹکڑے (کر کے) دکھائے حتیٰ کہ انہوں نے حرا پہاڑ کو ان دونوں ٹکڑوں کے درمیان دیکھا، یعنی وہ دونوں ٹکڑے اتنے فاصلہ پر ہو گئے تھے کہ حرا پہاڑ ان کے درمیان نظر آ رہا تھا۔

۱۰۵۰۔ عبدان، ابو حمزہ، اعمش، ابراہیم، ابو معمر، حضرت عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ (جب) شق القمر کا معجزہ ظاہر ہوا تو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں تھے، آپ نے فرمایا کہ گواہ رہنا اور چاند کا ایک ٹکڑا پہاڑ کی جانب چلا گیا تھا، ابو الضحیٰ نے بواسطہ مسروق، عبد اللہ سے روایت کیا ہے کہ شق القمر مکہ میں ہوا اور اسی کے متابع محمد بن مسلم، ابن ابی شیح، مجاہد، ابو معمر نے عبد اللہ سے حدیث روایت کی ہے۔

۱۰۵۱۔ عثمان بن صالح، بکر بن مضر، جعفر بن ربیعہ، عراق بن مالک، عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی

۱۰۴۸۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا قَيْسُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ لِلْقَوْمِ: لَوَرَأَيْتُنِي مُوثِقِي عُمَرَ عَلَى الْإِسْلَامِ أَنَا وَأُخْتُهُ وَمَا أَسْلَمَ وَلَوْ أَنَّ أَحَدًا انْقَضَ لِمَا صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ لَكَانَ مَحْقُوقًا أَنْ يَنْقُضَ .

۴۵۰۔ بَابُ انْشِقَاقِ الْقَمَرِ .

۱۰۴۹۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عُرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَيْنِ حَتَّى رَأَوْا جِرَاءَ بَيْنَهُمَا .

۱۰۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنَى فَقَالَ اشْهَدُوا وَكَهَبَتْ فِرْقَةٌ نَحْوَ الْجَبَلِ وَقَالَ أَبُو الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ انْشَقَّ بِمَكَّةَ وَتَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ .

۱۰۵۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاقِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَتَبَةَ

اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں شق القمر ہو چکا ہے۔

۱۰۵۲۔ عمر بن حفص، ان کے والد، اعمش، ابراہیم، ابو معمر، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ شق القمر ہو چکا ہے۔

باب ۴۵۱۔ مملکت حبشہ کی جانب ہجرت کرنے کا بیان حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہاری ہجرت کی جگہ خواب میں دیکھی ہے وہاں کھجوروں کے درخت (بکثرت) ہیں، اور وہ دو پہاڑوں کے درمیان ہے، اس کے بعد جس نے ہجرت مدینہ کی طرف کی، اور اکثر وہ لوگ بھی جو حبشہ ہجرت کر گئے تھے واپس آ گئے۔ اس مضمون میں ابو موسیٰ اور اسماء بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

۱۰۵۳۔ عبد اللہ بن محمد، یحییٰ، ہشام، معمر، زہری، عبید اللہ بن عدی بن خیار سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے مسور بن مخرمہ اور عبد الرحمن بن اسود بن عبد یغوث نے کہا کہ تم اپنے ماموں (حضرت عثمان بن عفان) سے ان کے بھائی ولید بن عقبہ کے معاملہ میں گفتگو کیوں نہیں کرتے اور اکثر لوگ اسی کی تائید میں تھے، عبید اللہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عثمان نماز کے لئے نکلے، تو میں ان کے سامنے آ کھڑا ہوا اور میں نے عرض کیا کہ مجھے آپ سے کچھ ضروری بات (کرنا) ہے، جس میں آپ ہی کی بھلائی ہے آپ نے فرمایا کہ اے شخص میں اللہ کے ذریعہ تیرے شبہ سے مانگتا ہوں، تو میں ہٹ گیا، نماز سے فارغ ہو کر مسور اور ابن عبد یغوث کے پاس آ بیٹھا اور ان سے اپنی اور حضرت عثمان کی گفتگو نقل کر دی انہوں نے مجھ سے کہا کہ تو نے اپنے حق کو پورا کر دیا، میں ان دونوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ میرے پاس حضرت عثمان کا قاصد آیا تو میں ان کے پاس آیا، تو آپ نے فرمایا وہ کون سی نصیحت تھی جس کا تم نے ابھی ذکر کیا تھا، وہ

بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ الْقَمَرَ انشَقَّ عَلَى زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۰۵۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ انشَقَّ الْقَمَرُ.

۴۵۱ باب هجرة الحبشة وقالت عائشة قال النبي صلى الله عليه وسلم أريت دار هجرتكم ذات نخل بين لابتيها هاجر من هاجر قبل المدينة ورجع عامة من كان هاجر بأرض الحبشة إلى المدينة فيه عن أبي موسى وأسماء عن النبي صلى الله عليه وسلم.

۱۰۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيَّ بْنَ عَدِيٍّ بَنِي الْخِزَارِ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمِسُورَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنَ عَبْدِ يَغُوثٍ قَالَا لَهُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُكَلِّمَ خَالَكَ عُثْمَانَ فِي أَخِيهِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ وَكَانَ أَكْثَرُ النَّاسِ فِيْمَا فَعَلَ بِهِ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَأَنْتَضَبْتُ لِعُثْمَانَ حِينَ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً وَهِيَ نَصِيحَةٌ فَقَالَ أَيُّهَا الْمَرْءُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ فَأَنْصَرَفْتُ فَلَمَّا قَضَيْتُ الصَّلَاةَ جَلَسْتُ إِلَى الْمِسُورِ وَ إِلَى ابْنِ عَبْدِ يَغُوثٍ فَحَدَّثْتُهُمَا بِالَّذِي قُلْتُ لِعُثْمَانَ فَقَالَ لِي فَقَالَا قَدْ قَضَيْتِ الَّذِي كَانَ عَلَيْكَ فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ مَعَهُمَا إِذْ

کہتے ہیں پھر میں نے تشہد پڑھا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور ان پر قرآن نازل فرمایا اور آپ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر لبیک کہی اور اس پر ایمان لائے، اور آپ نے پہلی دو ہجرتیں راول حبشہ اور دوسری مدینہ کی جانب بھی کیں، اور آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہ کر آپ کی سیرت کو بھی دیکھا، اور اب لوگ ولید بن عقبہ کے بارے میں بہت کچھ چہ میگوئیاں کر رہے ہیں، لہذا آپ پر ضروری ہے کہ اس پر حد جاری کریں، تو آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اے بھتیجے! کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے؟ میں نے کہا نہیں، لیکن آپ کے حالات اس طرح معلوم ہیں جس طرح کنواری لڑکی کو اس کے پردہ میں معلوم ہوتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ پھر حضرت عثمان نے تشہد پڑھ کر فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اور آپ پر قرآن نازل فرمایا ہے اور میں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر لبیک کہی اور میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی چیزوں پر ایمان لایا، اور میں نے تمہارے قول کے مطابق پہلی دو ہجرتیں بھی کیں اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا، اور آپ سے بیعت بھی کی، بخدا نہ تو میں نے ان کی نافرمانی کی اور نہ ہی دھوکہ دیا، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی پھر اللہ تعالیٰ نے ابو بکرؓ کو خلیفہ بنایا تو بخدا میں نے ان کی بھی نہ فرمانی کی اور نہ دھوکہ دیا، پھر حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے تو بخدا! میں نے ان کی بھی نہ نافرمانی کی ہے اور نہ دھوکا دیا ہے، پھر مجھے خلیفہ بنایا گیا تو کیا تم پر میرا ایسا حق نہیں ہے جو پہلے خلفاء کا مجھ پر تھا؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں، تو آپ نے فرمایا پھر یہ کیسی باتیں ہیں جو مجھے تمہاری طرف سے پہنچ رہی ہیں، اور تم نے ولید بن عقبہ کے بارے میں جو ذکر کیا ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس کے بارے میں حق پر عمل کریں گے وہ کہتے ہیں کہ پھر آپ نے ولید کے چالیس کوڑے مارنے کا فیصلہ کیا اور حضرت علیؓ کو کوڑے مارنے کا حکم دیا اور حضرت علیؓ ہی کوڑے مارا کرتے تھے، اور یونس زہری کے بھتیجے نے بواسطہ زہری افلیس لی علیکم من الحق مثل الذی کان لہم

جَاءَ نَبِيَّ رَسُولُ عُثْمَانَ فَقَالَ لِي قَدْ ابْتَلَاكَ اللَّهُ فَأَنْطَلَقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا نَصِيحَتُكَ النَّبِيُّ ذَكَرْتَ إِنْفًا قَالَ فَتَشْهَدْتُ ثُمَّ قُلْتُ إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَحَابَّ لِلَّهِ وَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَنْتُ بِهِ وَهَاجَرْتُ الْهَاجِرَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ وَصَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ هَذِيهَ وَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِي شَأْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ فَحَقُّ عَلَيْكَ أَنْ تُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدَّ فَقَالَ لِي يَا ابْنَ أَخِي أَدْرَكْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ لَا وَلَكِنْ قَدْ خَلَصَ إِلَيَّ مِنْ عِلْمِهِ مَا خَلَصَ إِلَى الْعَدْرَاءِ فِي سِرِّهَا قَالَ فَتَشْهَدُ عُثْمَانُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَحَابَّ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَنْتُ بِمَا بُعِثَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَاجَرْتُ الْهَاجِرَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ كَمَا قُلْتُ وَصَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُهُ وَاللَّهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا عَشَشْتُهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ اسْتَخْلَفَ اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ فَوَاللَّهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا عَشَشْتُهُ ثُمَّ اسْتَخْلَفَ عُمَرُ فَوَاللَّهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا عَشَشْتُهُ ثُمَّ اسْتَخْلَفْتُ أَفْلَيْسَ لِي عَلَيْكُمْ مِثْلُ الَّذِي كَانَ لَهُمْ عَلَيَّ قَالَ بَلَى قَالَ فَمَا هَذِهِ الْأَحَادِيثُ النَّبِيُّ تَبْلُغُنِي عَنْكُمْ؟ فَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ شَأْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ فَسَنَاخِذُ فِيهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِالْحَقِّ قَالَ فَجَلَدَ الْوَلِيدُ أَرْبَعِينَ جَلْدَةً وَأَمَرَ عَلِيًّا أَنْ يَجْلِدَهُ وَكَانَ هُوَ يَجْلِدُهُ وَقَالَ يُونُسُ وَابْنُ أَخِي

روایت کیا ہے۔

۱۰۵۴۔ محمد بن ثنی، یحییٰ، ہشام، ان کے والد حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ ام حبیبہ اور ام سلمہ نے اس گرجا کا تذکرہ کیا جو انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا جس میں تصویریں ہی تصویریں تھیں۔ پھر انہوں نے اس گرجا کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کیا تو آپ نے فرمایا ان لوگوں میں جب کوئی نیک آدمی مر جاتا تو اس کی قبر پر یہ لوگ مسجد بناتے اور اس میں یہ تصویر نقش کرتے تھے، یہ لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوقات میں سے ہیں۔

۱۰۵۵۔ حمیدی، سفیان، اسحاق بن سعید سعیدی، ان کے والد ام خالد بنت خالد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ میں چھوٹی بچی تھی جب حبشہ سے آئی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک چادر اوڑھنے کے لئے دی جس میں درختوں وغیرہ کی تصویریں تھیں، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان پر ہاتھ پھیر کر فرما رہے تھے کیسے اچھے ہیں؟ کیسے اچھے ہیں؟ حمیدی کہتے ہیں سناہ بمعنی حسن (اچھے) ہے۔

۱۰۵۶۔ یحییٰ بن حماد، ابو عوانہ، سلیمان، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب آپ نماز پڑھ رہے ہوتے، تو سلام کرتے، آپ ہمیں (حالت نماز میں) جواب دیتے، پھر جب ہم نجاشی کے پاس سے واپس آئے تو ہم نے آپ کو (حالت نماز میں) سلام کیا، مگر آپ نے جواب نہیں دیا (بعد فروغ) ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ کو سلام کرتے تھے تو آپ جواب دیا کرتے تھے، مگر اب آپ نے جواب نہیں دیا؟ تو آپ نے فرمایا کہ نماز میں (خدا کے ساتھ) مشغولی ہوتی ہے، سلیمان کہتے ہیں میں نے ابراہیم سے پوچھا آپ کا طریقہ کیا ہے؟ تو کہا میں اپنے دل میں جواب دے لیتا ہوں۔

۱۰۵۷۔ محمد بن علاء، ابو اسامہ، برید بن عبد اللہ، ابو بردہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں

الرُّهْرِيَّ عَنِ الرُّهْرِيَّ أَفْلَيْسَ لِي عَلَيْكُمْ مِنَ الْحَقِّ مِثْلَ الَّذِي كَانَ لَهُمْ .

۱۰۵۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرْنَا تَاكْنِيسَةَ رَأَيْنَاهَا بِالْحَبَشَةِ فِيهَا تَصَاوِيرُ فَذَكَرْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَوْلَئِكَ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوا فِيهِ تَبَكُّ الصُّورِ أَلَيْكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ .

۱۰۵۵۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ السَّعِيدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَتْ قَدِمْتُ مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ وَأَنَا جُوَيْرِيَةٌ فَكَسَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصِيصَةً لَهَا أَعْلَامٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ الْأَعْلَامَ بِيَدِهِ وَيَقُولُ سَنَاهُ سَنَاهُ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ يَعْنِي حَسَنٌ حَسَنٌ .

۱۰۵۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيُ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّحَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدِّ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَتَرُدُّ عَلَيْنَا قَالَ إِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا فَقُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ كَيْفَ تَصْنَعُ أَنْتَ قَالَ أَرُدُّ فِي نَفْسِي .

۱۰۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا بَرِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی خبر پہنچی تو ہم یمن میں تھے ہم ایک کشتی میں سوار ہوئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر مشرف باسلام ہوں، مگر ہماری کشتی نے ہمیں حبشہ میں نجاشی کے پاس جا پھینکا، تو وہاں ہمیں جعفر بن ابی طالب مل گئے، ہم ان ہی کے ساتھ مقیم رہے، حتیٰ کہ ہم (مدینہ) واپس آئے تو ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت ملے جب آپ نے خیبر فتح کیا اور آپ نے فرمایا تمہارے لئے اے کشتی والو! دو ہجرتیں باعتبار ثواب کے ہیں۔

باب ۴۵۲۔ نجاشی (شاہ حبشہ) کی وفات کا بیان۔

۱۰۵۸۔ ابوالریح، ابن عیینہ، ابن جریج، عطاء حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جس روز نجاشی کی وفات ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج ایک صالح آدمی کا انتقال ہو گیا، لہذا اٹھ کھڑے ہو، اپنے بھائی اصحمہ (نجاشی کے جنازہ) کی نماز پڑھو۔

۱۰۵۹۔ عبد الاعلیٰ بن حماد، یزید بن زریج، سعید، قتادہ، عطاء حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی (کے جنازہ) کی نماز پڑھی، تو آپ کے پیچھے ہم صفیں باندھ کر کھڑے ہو گئے، تو میں (آپ کے پیچھے) دوسری یا تیسری صف میں تھا۔

۱۰۶۰۔ عبد اللہ بن ابی شیبہ، یزید، سلیم بن حیان، سعید بن یزید، جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (شاہ حبشہ جس کا نام) اصحمہ نجاشی تھا (کے جنازہ) کی نماز پڑھی تو آپ نے اس میں چار تکبیریں کہی۔ عبد الصمد نے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے۔

۱۰۶۱۔ زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم، ان کے والد، صالح بن شہاب، ابوسلمہ بن عبد الرحمن اور سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو شاہ حبشہ کی وفات کی خبر اسی دن دے دی جس دن ان کا

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَلَّغَنَا مَخْرَجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَرَكَبْنَا سَفِينَةً فَالْقَتْنَا سَفِينَتَنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ فَوَافَقْنَا جَعْفَر بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ أَنْتُمْ يَا أَهْلَ السَّفِينَةِ هِجْرَتَانِ.

۴۵۲ بَاب مَوْتِ النَّجَاشِيِّ.

۱۰۵۸۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ مَاتَ النَّجَاشِيُّ مَاتَ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ فَقَوْمُوا فَصَلُّوا عَلَى آخِيكُمْ أَصْحَمَةَ.

۱۰۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ عَطَاءً حَدَّثَهُمْ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ فَصَفَّفْنَا وَرَأَاهُ فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي أَوِ الثَّلَاثِ.

۱۰۶۰۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ سَلِيمِ بْنِ حَيَّانٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا تَابَعَهُ عَبْدُ الصَّمَدِ.

۱۰۶۱۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

انتقال ہوا تھا، اور آپ نے فرمایا اپنے بھائی کی نماز جنازہ کے ذریعہ ان کے لئے استغفار کرو، صالح، ابن شہاب سعید بن میتبؓ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید گاہ میں صحابہ کو صف بستہ کھڑا کیا اور ان (یعنی نجاشی کے جنازہ) کی نماز پڑھی تو آپ نے چار تکبیریں کہیں۔

أَخْبَرَهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لَهُمُ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ وَعَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفَّ بِهِمْ فِي الْمُصَلَّى فَصَلَّى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا .

۴۵۳ باب تَقَاسُمِ الْمُشْرِكِينَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

باب ۴۵۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کی مخالفت) پر مشرکین کا (آپس میں عہد و پیمان کر کے) قسمیں کھانے کا بیان۔

۱۰۶۲۔ عبد العزیز بن عبد اللہ، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جنگ حنین کا ارادہ فرمایا تو کہا کل انشاء اللہ ہمارا قیام خیف بنی کنانہ میں ہو گا جہاں مشرکوں نے کفر پر جے رہے (کی) قسم کھائی ہے۔

۱۰۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَرَادَ حَتِينًا مُنْزِلَنَا غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِخَيْفِ بَنِي كَنْانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ .

باب ۴۵۴۔ ابوطالب کے قصہ کا بیان۔

۱۰۶۳۔ مسد، یحییٰ، سفیان، عبد الملک، عبد اللہ بن حارث، حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپ نے اپنے چچا ابوطالب کو کچھ نفع پہنچایا کیونکہ وہ آپ کی حمایت کرتے تھے اور آپ کی طرف داری میں (مخالفوں پر) غصہ کیا کرتے تھے، تو آپ نے فرمایا کہ وہ صرف ٹخنوں تک آگ میں ہیں، اور اگر میں نہ ہوتا تو وہ دوزخ کے نچلے طبقہ میں ہوتے۔

۴۵۴ باب قِصَّةِ أَبِي طَالِبٍ .

۱۰۶۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَغْنَيْتَ عَنْ عَمِكَ فَإِنَّهُ كَانَ يَحُومُكَ وَيَغْضَبُ بِكَ قَالَ هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ وَلَوْ أَنَا لَكُنَّ فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ .

۱۰۶۴۔ محمود، عبد الرزاق، معمر، زہری، ابن میتب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے (اس وقت) ابوطالب کے پاس ابو جہل بھی تھا، تو آپ نے ان سے فرمایا اے

۱۰۶۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا طَالِبٍ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ

أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ أَيْ عَمَّ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةً أَحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ يَا أَبَا طَالِبٍ تَرَعَّبَ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَالَا يُكَلِّمَانِيهِ حَتَّى قَالَ إِخْرَشْنِي كُلَّمَهُمْ بِهِ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَغْفِرَنَّ لَهُ مَا لَمْ أَنَّهُ عَنْهُ فَتَزَلَتْ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أَوْلَىٰ قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْحَجِيمِ وَتَزَلَتْ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ .

میرے چچا صرف ایک کلمہ لا الہ الا اللہ کہہ دیجئے، تو میں اللہ کے ہاں اس کی وجہ سے (آپ کی بخشش کے لئے) عرض و معروض کرنے کا مستحق ہو جاؤں گا۔ تو ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ نے کہا اے ابو طالب تم عبد المطلب کے دین سے پھرے جاتے ہو، پس یہ دنوں برابر ان سے یہی کہتے رہے حتیٰ کہ ابو طالب نے ان سے جو آخری بات کہی وہ یہ تھی کہ (میں) عبد المطلب کے دین پر مارتا ہوں، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ان کے لئے اس وقت تک استغفار کرتا رہوں گا جب تک مجھے روکا نہ جائے تو یہ آیت نازل ہوئی نبی اور ایمان والوں کے لئے مناسب نہیں ہے کہ مشرکین کے لئے استغفار کریں، اگرچہ وہ ان کے قرابتدار ہوں جب کہ انہیں یہ ظاہر ہو چکا کہ وہ دوزخی ہیں اور یہ آیت نازل ہوئی کہ آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں کر سکتے۔

۱۰۶۵۔ عبد اللہ بن یوسف، لیث، ابن ہاد، عبد اللہ بن خباب حضرت ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ کے چچا (ابو طالب) کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ امید ہے قیامت کے دن انہیں میری شفاعت کچھ نفع دے جائے گی کہ وہ آگ کے درمیانی درجہ میں کر دیئے جائیں گے کہ آگ ان کے ٹخنوں تک پہنچے گی جس سے ان کا دماغ کھولنے لگے گا۔

۱۰۶۶۔ ابراہیم بن حمزہ، ابن ابی حازم اور دروردی، یزید سے اسی طرح روایت ہے (فرق یہ ہے کہ اس روایت میں ہے کہ بجائے دماغ کے) بھیجے کھولنے لگے گا۔

باب ۴۵۵۔ شب اسراء کی حدیث اور آیت قرآنی ہے وہ ذات جو راتوں رات اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گئی کا بیان۔

۱۰۶۷۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ معراج کے سلسلہ میں جب قریش نے میری تکذیب کی تو میں حجر میں کھڑا ہو گیا، پس اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے بیت المقدس کو

۱۰۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ عِنْدَهُ عَمَّهُ فَقَالَ لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُجْعَلَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنَ النَّارِ يُلْغُ كَعْبِيهِ يَغْلِي مِنْهُ دِمَاغُهُ .

۱۰۶۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَّاورْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ بِهِذَا وَقَالَ تُغْلَى مِنْهُ أُمُّ دِمَاغِهِ .

۴۵۵ بَاب حَدِيثِ الْإِسْرَاءِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى .

۱۰۶۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمَّا كَذَّبَنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ

مکتشف فرمادیا، سو میں قریش کو اس کی علامتیں بتانے لگا اور بیت المقدس میری نظروں کے سامنے تھا۔

باب ۴۵۶۔ معراج کا بیان۔

۱۰۶۸۔ ہدیه بن خالد، ہمام بن یحییٰ، قتادہ، حضرت انس بن مالک، مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کے سامنے شب اسراء (معراج) کا واقعہ اس طرح بیان فرمایا کہ میں حطیم میں اور (کبھی حطیم کی جگہ حجر) کہا، لیٹا تھا کہ ایک آنے والا میرے پاس آیا پس اس نے (میرا سینہ) یہاں سے وہاں تک چاک کر ڈالا، روای کہتا ہے کہ میں نے جارود سے جو میرے پہلو میں بیٹھے ہوئے تھے پوچھا یہاں سے یہاں تک کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے کہا کہ حلقوم سے زیر ناف تک، تو اس نے میرا قلب نکالا پھر ایمان سے لبریز سونے کا ایک طشت میرے پاس لایا گیا پس میرا دل دھویا گیا، پھر (وہیں) رکھ دیا گیا، پھر میرے پاس خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا ایک سفید جانور لایا گیا، جارود نے (حضرت انس سے پوچھا) کہ اے ابو حمزہ وہ براق تھا؟ تو انس نے کہا ہاں! وہ اپنے منہ پر نظر پر اپنا قدم رکھتا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مجھے اس پر سوار کر دیا گیا، اور وہ مجھے لے کر اڑا حتیٰ کہ آسمان دنیا پر آیا تو اس کا دروازہ کھلوانا چاہا پوچھا کیا کون ہے؟ کہا جبریل، پوچھا تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پوچھا کیا، انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں! کہا گیا خوش آمدید، کتنی بہترین تشریف آوری ہے، پھر دروازہ کھول دیا جب اندر پہنچا تو وہاں حضرت آدم کو دیکھا جبریل نے کہا یہ آپ کے والد آدم ہیں، انہیں سلام کیجئے میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے جواب دیا اور کہا اے نبی صالح اور پسر صالح خوش آمدید، پھر جبریل اوپر کو چلے حتیٰ کہ دوسرے آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھلوانا چاہا پوچھا کیا کون ہے؟ کہا جبریل، پوچھا تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پوچھا کیا، انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں! کہا گیا خوش آمدید آپ کی تشریف آوری کتنی مبارک ہے، پس دروازہ کھول دیا جب میں اندر پہنچا تو وہاں یحییٰ اور عیسیٰ (علیہما السلام) کو دیکھا اور وہ دونوں خالد زاد بھائی ہیں، جبریل نے کہا یہ یحییٰ اور عیسیٰ ہیں انہیں سلام کیجئے، میں

فِي الْحَجَرِ فَجَعَلَ اللَّهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدَسِ فَطَفِقْتُ أَخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ .

۴۵۶ باب المعراج .

۱۰۶۸۔ حَدَّثَنَا هُدَيْبُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعَصَعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَاهُمْ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرَى بِهِ بَيْنَمَا أَنَا فِي الْحَطِيمِ وَرَبَّمَا قَالَ فِي الْحَجَرِ مُضْطَجِعًا إِذْ أَتَانِي ابْنُ فَقْدٍ قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ فَشَقَّ مَا بَيْنَ هَذِهِ إِلَى هَذِهِ فَقُلْتُ لِلْحَارُودِ وَهُوَ إِلَى جَنْبِي مَا يَعْنِي بِهِ قَالَ مِنْ ثَغْرَةِ نَحْرِهِ إِلَى شِعْرَتِهِ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مِنْ قَصَبِهِ إِلَى شِعْرَتِهِ فَاسْتَخَرَجَ قَلْبِي ثُمَّ أُتِيتُ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مَّمْلُوءَةٍ إِيْمَانًا فَعُغِلَ قَلْبِي ثُمَّ حُشِيَ ثُمَّ أُتِيتُ بِدَايَةِ دُونَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ أَيْضٌ فَقَالَ لَهُ الْحَارُودُ وَهُوَ الْبَرَاءِيُّ يَا أَبَا حَمْزَةَ قَالَ أَنَسُ نَعَمْ يَضَعُ خَطْوَهُ عِنْدَ أَقْصَى طَرَفِهِ فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ فَأَنْطَلَقَ بِي جِبْرِيلُ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ فَقِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا فِيهَا آدَمُ فَقَالَ هَذَا أَبُوكَ آدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْإِبْنِ الصَّالِحِ النَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا بِيَحْيَى وَعِيسَى وَهُمَا ابْنَا الْعَالَةِ قَالَ هَذَا يَحْيَى وَعِيسَى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا

فَسَلَّمْتُ فَرَدًّا ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بَنِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ قَيْلٌ مِنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قَيْلٌ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قَيْلٌ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعَمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يُوسُفُ قَالَ هَذَا يُوسُفُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدًّا ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بَنِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَحَ قَيْلٌ مِنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قَيْلٌ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قَيْلٌ أَوْ قَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَيْلٌ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعَمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ إِلَى إِدْرِيسَ قَالَ هَذَا إِدْرِيسُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدًّا ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بَنِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قَيْلٌ مِنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قَيْلٌ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَيْلٌ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَيْلٌ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعَمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا هَارُونُ قَالَ هَذَا هَارُونُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدًّا ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بَنِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قَيْلٌ مِنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قَيْلٌ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قَيْلٌ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعَمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا مُوسَى قَالَ هَذَا مُوسَى فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدًّا ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ فَلَمَّا تَحَاوَزْتُ بَكِي قِيلَ لَهُ مَا يَبْكِيكَ قَالَ أَبْكِي لِأَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ أَكْثَرَ مَنْ يَدْخُلُهَا مِنْ أُمَّتِي ثُمَّ

نے انہیں سلام کیا، تو انہوں نے جواب دے کر کہا برادر صالح اور نبی صالح خوش آمدید، پھر جبریل مجھے تیسرے آسمان پر لے کر چڑھے اور دروازہ کھلوانا چاہا پوچھا گیا کون ہے؟ کہا جبریل، پوچھا تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں! کہا گیا خوش آمدید، آپ کی تشریف آوری کتنی اچھی ہے اور دروازہ کھول دیا، جب میں اندر پہنچا تو وہاں یوسف (علیہ السلام) کو دیکھا جبریل نے کہا یہ یوسف ہیں، انہیں سلام کیجئے، میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے جواب دے کر کہا اے برادر صالح اور نبی صالح خوش آمدید، پھر جبریل مجھے اوپر لے کر چڑھے حتیٰ کہ چوتھے آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھلوانا چاہا پوچھا گیا کون ہے؟ کہا جبریل، پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے؟ کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں! کہا گیا خوش آمدید، کتنی اچھی تشریف آوری ہے آپ کی، پھر دروازہ کھول دیا، جب میں اندر حضرت ادریس (علیہ السلام) کے پاس پہنچا، تو جبریل نے کہا یہ ادریس ہیں انہیں سلام کیجئے، میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے جواب دے کر کہا اے برادر صالح اور نبی صالح خوش آمدید، پھر وہ مجھے لے کر اوپر چڑھے، حتیٰ کہ پانچویں آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھلوانا چاہا پوچھا گیا کون ہے؟ کہا جبریل پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے؟ کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں! کہا گیا خوش آمدید آپ کی تشریف آوری کتنی اچھی ہے، جب میں اندر پہنچا تو حضرت ہارون (علیہ السلام) ملے، جبریل نے کہا یہ ہارون ہیں، انہیں سلام کیجئے میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے جواب دے کر کہا خوش آمدید! برادر صالح اور نبی صالح، پھر جبریل لے کر مجھے اوپر چڑھے، حتیٰ کہ چھٹے آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھلوانا چاہا پوچھا گیا کون ہے؟ کہا جبریل، پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے؟ کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں! کہا گیا خوش آمدید! آپ کا تشریف لانا کتنا مسرت بخش ہے، جب میں اندر پہنچا تو حضرت موسیٰ (علیہ السلام) سے ملا جبریل نے کہا یہ موسیٰ ہیں انہیں سلام کیجئے، میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے جواب دے کر کہا خوش آمدید! برادر صالح اور نبی صالح جب میں آگے بڑھا تو موسیٰ رونے

صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعِمَّ الْمَجِيءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ هَذَا أَبُوكَ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ قَالَ فَسَلِّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ رَفَعَتْ لِي سِدْرَةُ الْمُتَنَهَّى فَإِذَا نَبِيُّهَا مِثْلُ قِلَافٍ حَجَرٍ وَإِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ إِذَانِ الْفِيلَةِ قَالَ هَذِهِ سِدْرَةُ الْمُتَنَهَّى وَإِذَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ فَقُلْتُ مَا هَذَانِ يَا جِبْرِيلُ قَالَ أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنَّيْلُ وَالْفَرَاتُ ثُمَّ رَفَعَ لِي الْبَيْتَ الْمَعْمُورَ ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ وَإِنَاءٍ مِنْ عَسَلٍ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ هِيَ الْفِطْرَةُ أَنْتَ عَلَيْهَا وَ أُمَّتُكَ ثُمَّ فَرَضْتُ عَلَى الصَّلَوَاتِ خَمْسِينَ صَلَوةً كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلَى مُوسَى فَقَالَ بِمَا أُمِرْتُ قَالَ أُمِرْتُ بِخَمْسِينَ صَلَوةً كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنْ أُمَّتُكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسِينَ صَلَوةً كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي وَاللَّهِ قَدْ حَرَبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالِجْتُ بَنِي إِسْرَآئِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَأَرْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ بِمَا أُمِرْتُ قُلْتُ أُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ

لگے ان سے پوچھا گیا آپ کیوں رورہے ہیں؟ کہنے لگے اس لئے رورہا ہوں کہ میرے بعد ایک نوجوان کو (نبی بنا کر) بھیجا گیا جس کی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ جنت میں داخل ہوں گے، پھر جبریل مجھے ساتویں آسمان پر لے کر گئے اور انہوں نے دروازہ کھلوانا چاہا پوچھا گیا کون ہے؟ کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے، کہا ہاں کہا گیا خوش آمدید! آپ کی تشریف آوری کتنی بہترین ہے، جب میں اندر پہنچا تو حضرت ابراہیم (علیہ السلام) ملے جبریل نے کہا یہ آپ کے والد ہیں انہیں سلام کیجئے، میں نے انہیں سلام کیا، تو انہوں نے جواب دے کر کہا، پسر صالح اور نبی صالح خوش آمدید، پھر میرے سامنے سدرۃ المنتہی کو ظاہر کیا گیا، تو اس کے پھل (مقام) ہجر کے منکوں کی طرح اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح (بڑے) تھے، اور میں نے وہاں چار نہریں دیکھیں دو پوشیدہ اور دو ظاہر، میں نے کہا اے جبریل یہ دو نہریں کیسی ہیں؟ انہوں نے کہا دو پوشیدہ نہریں تو جنت کی ہیں اور دو ظاہر نہریں تو نیل و فرات ہیں، پھر میرے سامنے بیت معمور پیش کیا گیا۔ پھر مجھے شراب، دودھ اور شہد کا ایک ایک پیالہ پیش کیا گیا۔ میں نے دودھ لے لیا تو جبریل نے کہا یہی فطرت ہے جس پر آپ ہیں اور اسی پر آپ کی امت رہے گی، پھر میرے اوپر یومیہ پچاس نمازیں فرض ہوئیں، میں واپس ہوا یہاں تک کہ حضرت موسیٰ کے پاس سے گزرا تو انہوں نے دریافت کیا آپ کو کیا حکم ملا ہے؟ آپ نے فرمایا یومیہ پچاس نمازوں کا حکم ملا ہے، حضرت موسیٰ نے کہا آپ کی امت یومیہ پچاس نمازیں ادا نہیں کر سکتی۔ بخدا! میں نے آپ سے پہلے لوگوں کا تجربہ کر لیا ہے اور بنی اسرائیل کے ساتھ بہت سخت برتاؤ کیا ہے، لہذا آپ اپنے رب کے پاس واپس جائیے اور اپنی امت کے لئے تخفیف کی درخواست کیجئے، میں واپس آگیا تو اللہ تعالیٰ نے (پہلے پانچ پھر دوسری مرتبہ اور پانچ یعنی کل) دس نمازیں معاف فرمادیں، پھر میں حضرت موسیٰ کے پاس واپس آیا تو انہوں نے ویسا ہی کہا پھر میں واپس گیا اور اللہ تعالیٰ نے (دو مرتبہ میں) دس نمازیں پھر معاف فرمادیں۔ پھر حضرت موسیٰ کے پاس واپس گیا اور اللہ تعالیٰ نے دو مرتبہ میں دس نمازیں معاف فرمادیں۔ پھر میں حضرت موسیٰ کے پاس واپس آیا

يَوْمَ قَالَ إِنَّ أَمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمَعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأَمَّتِكَ قَالَ سَأَلْتُ رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ وَلَكِنْ أَرْضَى وَأَسْلِمَ قَالَ فَلَمَّا جَاوَزْتَ نَادَى مُنَادٍ أَمْضَيْتُ فَرِئَضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي .

تو انہوں نے پھر وہی کہا میں پھر واپس گیا تو پانچ نمازیں پھر معاف ہوئیں اور مجھے یومیہ دس نمازوں کا حکم ہوا، پھر واپس آیا تو حضرت موسیٰ نے پھر وہی کہا میں پھر واپس گیا تو (پانچ نمازیں پھر معاف ہوئیں، حتیٰ کہ اب) مجھے یومیہ پانچ نمازوں کا حکم ہوا میں پھر حضرت موسیٰ کے پاس آیا تو انہوں نے پوچھا آپ کو کیا حکم ملا ہے؟ میں نے کہا یومیہ پانچ نمازوں کا، انہوں نے کہا آپ کی امت یومیہ پانچ نمازیں نہیں پڑھ سکتی اور میں نے آپ سے پہلے لوگوں کا تجربہ کر لیا ہے اور بنی اسرائیل کے ساتھ سخت برتاؤ کیا ہے، لہذا واپس جا کر اپنے رب سے اپنی امت کے لئے تخفیف کی درخواست کیجئے، آپ نے فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے اتنی (زیادہ) درخواست کی کہ اب مجھے (مزید درخواست سے) شرم آتی ہے، لہذا اب میں راضی ہوں اور تسلیم کرتا ہوں جب میں آگے بڑھا تو ایک منادی نے آواز دی کہ میں نے اپنا فریضہ جاری کر دیا اور اپنے بندوں سے تخفیف کر دی۔

۱۰۶۹۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ قَالَ هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ أَرَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ وَالشَّجَرَةُ الْمَلْعُونَةُ فِي الْقُرْآنِ قَالَ هِيَ شَجَرَةُ الزُّقُومِ .

۱۰۶۹۔ حمیدی، سفیان، عمرو، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے آیت قرآنی اور وہ خواب جو ہم نے آپ کو دکھایا، وہ صرف لوگوں کے امتحان کے لئے تھا، کی تفسیر میں ان کا قول نقل کرتے ہیں کہ یہ آنکھ کی رویت ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس رات جس میں آپ کو بیت المقدس تک سیر کرائی گئی، دکھائی گئی تھی، ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ قرآن میں شجرہ ملعونہ سے مراد تھوہر یعنی سینڈ کا درخت ہے۔

۴۵۷۔ بَابُ وَفُودِ الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَبَيْعَةِ الْعَقَبَةِ .

باب ۴۵۷۔ انصار کے وفود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مکہ اور بیعت العقبہ میں جانے کا بیان۔

۱۰۷۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

۱۰۷۰۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب (دوسری سند) احمد بن صالح، عنبسہ، یونس، ابن شہاب، عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک، کعب بن مالک کے نابینا ہونے کے بعد ان کو پکڑ کر لے جانے والے عبد اللہ بن کعب حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنا وہ قصہ جب وہ غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے تھے سنایا اور پورا واقعہ سنایا، ابن بکیر کہتے ہیں کہ ان کے قصے میں یہ بھی تھا کہ میں سب (بیعت) عقبہ میں

رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب کہ ہم نے اسلام پر قائم رہنے کا عہد و پیمان کیا تھا اور مجھے اس کے بدلہ میں بدر کی حضوری پسند نہیں (۱) اگرچہ لوگوں میں بدر کا زیادہ تذکرہ ہے۔

۱۰۷۲۔ علی بن عبد اللہ، سفیان، عمرو، جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے دونوں ماموں (بیعت) عقبہ میں لے گئے تھے، امام بخاری فرماتے ہیں کہ ابن عیینہ نے کہا ایک ان میں سے براء بن معرور تھے۔

۱۰۷۳۔ ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، ابن جریج، عطاء سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جابرؓ نے فرمایا کہ میں میرے والد اور میرے دونوں ماموں اصحاب (بیعت) عقبہ میں سے تھے۔

۱۰۷۴۔ اسحاق بن منصور، یعقوب بن ابراہیم، ابن شہاب کے بھتیجے ابن شہاب، ابو اور لیس عائد اللہ، حضرت عبادہ بن صامت سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بدر میں شریک تھے اور آپ کے اصحاب لیلتہ عقبہ میں سے تھے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد صحابہ کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی کہ آپ نے فرمایا آؤ اور میرے ہاتھ پر بیعت کرو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور نہ چوری کرنا نہ زنا نہ اپنی اولاد کو قتل کرنا نہ کوئی ایسا بہتان باندھنا جو تم اپنے ہاتھ پاؤں کے درمیان افتراء کرنا اور نہ کسی اچھی بات میں میری نافرمانی کرنا پس جو شخص اس (بیعت) کو پورا کرے گا تو اس کا ثواب اللہ کے پاس ہے اور جو اس میں سے کسی بات کی خلاف ورزی کرے گا تو یا تو دنیا میں اسے کچھ سزا دی جائے گی تو وہ دنیوی سزا اس کے لئے کفارہ ہے (یا) خلاف ورزی کرتا ہے اور اسے دنیا میں کچھ سزا نہیں ملتی، بلکہ اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرماتا ہے تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، اگر وہ چاہے تو (آخرت میں) سزا دے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي بَطْنِ قَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِينَ تَوَاقَفْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَا أُجِبُ أَنْ لِي بِهَا مَشْهَدٌ بَدْرًا إِنْ كَانَتْ بَدْرًا أَذْكَرُ فِي النَّاسِ مِنْهَا .

۱۰۷۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ كَانَ عَمْرٌو يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ شَهِدْتُ خَالَايَ الْعَقَبَةَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ أَحَدُهُمَا الْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُورٍ .

۱۰۷۳۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ أَنَا وَأَبِي وَخَالِي مِنْ أَصْحَابِ الْعَقَبَةِ .

۱۰۷۴۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِدُ اللَّهِ أَنَّ عِبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ مِنَ الَّذِينَ شَهِدُوا بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ أَصْحَابِهِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ تَعَالَوْا بَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِيَهْتَانٍ تَفْتَرُونَهَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ لَهُ كَفَّارَةٌ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللَّهُ

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر انہوں نے عقبہ کی رات جو بیعت کی اس میں اپنی شرکت کو وہ غزوہ بدر میں شرکت پر فضیلت دیتے تھے اس لیے کہ یہ بیعت ابتداء اسلام میں لی گئی اور اسی سے اسلام پھیلا ہجرت مدینہ کی راہ ہموار ہوئی، اسلامی مملکت اور اسلام کی بنیاد مضبوط ہوئی۔

فَأَمَرُهُ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَاقِبَهُ وَإِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ
قَالَ قَبَائِعُهُ عَلَى ذَلِكَ .

۱۰۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ
ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنِ الصَّنَابِجِيِّ
عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ
إِنِّي مِنَ النَّبِيِّ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَايَعُنَاهُ عَلَى أَنْ لَا تَنْشُرَكَ
بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقَ وَلَا تَزْنِيَ وَلَا تَقْتُلَ النَّفْسَ
الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ وَلَا تَنْتَهَبَ وَلَا تَعْصِيَ بِالْحَنَّةِ
إِنْ فَعَلْنَا ذَلِكَ فَإِنْ عَشِينَا مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا كَانَ
قَضَاءً ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ .

۴۵۸ بَابُ تَزْوِيجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَائِشَةَ وَقَدْ وَفَّيَهَا الْمَدِينَةَ وَبَنَائِهِ
بِهَا .

۱۰۷۶۔ حَدَّثَنِي فَرُّوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا
عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِنْتُ سَيْتٍ سَبِينٍ فَقَدِمْنَا
الْمَدِينَةَ فَتَزَلْنَا فِي بَيْتِ الْحَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ
فَوَعِكَتُ فَتَمَرَّقَ شَعْرِي فَوَفَى جُمَيْمَةً فَأَتَنِي
أُمِّي أُمُّ رُومَانَ وَإِنِّي لَفِي أَرْجُوْحِهِ وَمَعِيَ
صَوَاحِبُ لِي فَصَرَخْتُ بِي فَأَتَيْتُهَا لَأَدْرِي
مَا تَرِيدُ بِي فَأَخَذْتُ بِيَدِي حَتَّى أَوْفَقْتَنِي عَلَى
بَابِ الدَّارِ وَإِنِّي لَأَنْهَجُ حَتَّى سَكَنَ بَعْضُ
نَفْسِي ثُمَّ أَخَذْتُ شَيْئًا مِنْ مَاءٍ فَمَسَحْتُ بِهِ
وَجْهِي وَرَأْسِي ثُمَّ أَذْخَلْتَنِي الدَّارَ فَإِذَا نِسْوَةٌ
مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ
وَالْبَرَكَةِ وَعَلَى خَيْرِ طَائِفٍ فَاسْلَمْتَنِي إِلَيْهِنَّ
فَأَصْلَحْنَ مِنْ شَأْنِي فَلَمْ يُرْعِنِي إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ

اور اگر چاہے تو معاف فرمادے، عبادہ کہتے ہیں کہ میں نے بھی
آنحضرت سے اس کی بیعت کی۔

۱۰۷۵۔ قتیبہ لیث یزید بن ابی حبیب، ابو الخیر، صنابجی، حضرت عبادہ
بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ
میں ان نقیبوں میں تھا جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
بیعت کی تھی، وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے آپ سے جنت کے وعدہ پر
بیعت کی تھی کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے،
چوری نہ کریں گے، زنا نہ کریں گے اور جس کے قتل کو اللہ تعالیٰ نے
حرام کیا ہے ہم اسے قتل نہ کریں گے، اور لوٹ مار نہ کریں گے اور نہ
آپ کی نافرمانی کریں گے، اگر ہم اس کی تعمیل کریں تو جنت ملے گی۔
اور اگر خلاف ورزی کریں گے تو اس کا فیصلہ اللہ کے حوالہ ہوگا۔

باب ۴۵۸۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عائشہؓ
سے نکاح کرنے اور ان کا مدینہ میں آنے اور ان کی رخصتی کا
بیان۔

۱۰۷۶۔ فردہ بن ابی المغراء، علی بن مسہر، ہشام، ان کے والد حضرت
عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ میری عمر چھ سال کی
تھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا نکاح ہوا پھر ہم (ہجرت کر
کے) مدینہ آئے، تو بنی حارث بن خزرج (کے مکان) میں اترے،
پھر مجھے (اتنا شدید) بخار آیا کہ میرے سر کے بال گرنے لگے اور وہ
کانوں تک رہ گئے، پھر (ایک دن) میں اپنی چند سہیلیوں کے ساتھ
جھولے میں بیٹھی تھی کہ میری والدہ ام رومان میرے پاس آئیں،
اور مجھے زور سے آواز دی، میں ان کے پاس چلی گئی حالانکہ مجھے
معلوم نہ تھا کہ انہوں نے کیوں بلایا ہے، انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر
ایک مکان کے دروازہ پر کھڑا کر دیا، میرا سانس پھول رہا تھا حتیٰ کہ ذرا
دم میں دم آیا، پھر انہوں نے تھوڑا پانی لے کر میرے منہ اور سر پر
ہاتھ پھیر دیا، پھر مکان کے اندر داخل کر دیا تو میں نے کمرہ میں چند
انصاری عورتوں کو دیکھا انہوں نے کہا خیر و برکت اور نیک فال کے
ساتھ آؤ، میری والدہ نے مجھے ان کے حوالہ کر دیا، پھر دوپہر کے
وقت آنحضرت تشریف لائے تو انہوں نے مجھے آپ کے حوالہ کر

دیا اس وقت میری عمر نو سال کی تھی۔

۱۰۷۷۔ معلیٰ، وہیب، ہشام بن عروہ، ان کے والد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ میں نے تمہیں (نکاح سے پہلے) خواب میں دو مرتبہ ریشمی کپڑوں میں لپٹا ہوا دیکھا اور (مجھ سے) کہا گیا کہ یہ آپ کی زوجہ ہیں، جب میں نے اس کپڑے کو ہٹایا، تو تم نظر آئیں، میں نے کہا اگر یہ منجانب اللہ ہے تو وہ اسے پورا کر کے رہے گا۔

۱۰۷۸۔ عبید بن اسماعیل، ابواسامہ، ہشام، ان کے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ کی طرف ہجرت کرنے سے تین سال پہلے حضرت خدیجہ کا انتقال ہو گیا تھا، تو آپ نے کم و بیش دو سال توقف کیا، پھر حضرت عائشہ سے جب کہ ان کی عمر چھ برس کی تھی نکاح کر لیا اور پھر نو سال کی عمر میں رخصتی ہوئی۔

باب ۴۵۹۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کا مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کا بیان، عبد اللہ بن زید اور ابو ہریرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اگر میں نے ہجرت نہ کی ہوتی تو میں انصار میں ایک فرد ہوتا، اور ابو موسیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں مکہ سے ایسی زمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جس میں کھجور کے درخت (بکثرت) ہیں تو میرے خیال میں آیا کہ وہ یمامہ یا ہجر ہے لیکن وہ مدینہ یعنی یثرب تھا۔

۱۰۷۹۔ حمید بن سفیان، اعمش، ابو داؤد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم خبابؓ کی عیادت کو گئے، تو انہوں نے فرمایا کہ ہم نے محض لوجہ اللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی، تو ہمارا ثواب اللہ تعالیٰ کے یہاں ہو گیا، مگر ہم میں سے بعض حضرات (دنیا سے) اس حال

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحَى فَاسْلَمْتَنِي إِلَيْهِ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ بِنْتُ تِسْعَ سِنِينَ .

۱۰۷۷۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرِيتُكَ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ أَرَى أَنَّكَ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ وَيُقَالُ هَذِهِ أَمْرَاتُكَ فَانْكَشِفْ عَنْهَا فَإِذَا هِيَ أَنْتِ فَأَقُولُ إِنَّ بَيْنَكَ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمَضِّهِ .

۱۰۷۸۔ حَدَّثَنِي عُبيدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَوَفَّيْتُ خَدِيجَةَ قَبْلَ مَخْرَجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ بِثَلَاثِ سِنِينَ فَلَبِثَ سِتَيْنِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ وَنَكَحَ عَائِشَةَ وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ ثُمَّ بَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعَ سِنِينَ .

۴۵۹ بَابُ هِجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ وَقَالَ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلَيْ إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ .

۱۰۷۹۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ غَدْنَا خَبَابًا فَقَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُرِيدُ وَجْهَ اللَّهِ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى

میں چلے گئے کہ انہوں نے (دنیا میں) اس کا کچھ بھی اجر نہ لیا، انہیں دنیا میں راحت نہ ملی، انہیں میں سے مصعب بن عمیرؓ ہیں، جو جنگ احد میں شہید ہوئے اور صرف ایک کبیل انہوں نے چھوڑا جب ہم کنن میں اس سے ان کا سر ڈھانچتے، تو پیر کھل جاتے اور جب پیر ڈھانچتے تو سر کھل جاتا، تو ہمیں آنحضرت نے یہ حکم دیا کہ ہم ان کا سر (تو اس کبیل سے) ڈھانپ دیں اور ان کے پاؤں پر از خر گھاس رکھ کر انہیں چھپا دیں، اور ہم میں بعض حضرات ایسے ہیں کہ ان کے لئے ان کا پھل پک گیا اور وہ اسے توڑ کر کھا رہے ہیں۔

۱۰۸۰۔ مسدد، حماد بن زید یحییٰ، محمد بن ابراہیم، علقمہ بن وقاص حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اعمال کا دار و دار نیت پر ہے، جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی خاطر ہوگی، تو اس کی ہجرت اسی کام کے لئے لکھی جائے گی اور جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہجرت کی ہوگی تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے لکھی جائے گی۔

۱۰۸۱۔ اسحاق بن یزید دمشقی، یحییٰ بن حزمہ، ابو عمرو اوزاعی، عبدہ بن ابولبابہ، مجاہد بن جبر کی، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے تھے کہ فتح (مکہ) کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی۔

۱۰۸۲۔ اوزاعی، عطاء بن ابی رباح سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں عبید بن عمیر لیش کے ہمراہ حضرت عائشہؓ کی زیارت کے لئے گیا تو ہم نے ان سے ہجرت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا اب ہجرت نہیں ہے (پچھلے زمانہ میں ہجرت کا منشا یہ تھا کہ) مسلمان اپنے دین کو (محفوظ رکھنے کے لئے) اللہ و رسول کی طرف فتنہ میں پڑ جانے کے خوف سے بھاگ کر آئے تھے، لیکن اب اللہ نے اسلام کو غالب کر دیا، لہذا اب کوئی جہاں جی چاہے اپنے رب کی عبادت کر سکتا ہے، البتہ جہاد اور نیت کا ثواب ملتا ہے۔

اللَّهُ فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْخُذْ مِنْ آخِرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ نَمْرَةً فَكُنَّا إِذَا غَطَيْنَا بِهَا رَأْسَهُ بَدَتْ رَجُلَاهُ وَإِذَا غَطَيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَأَ رَأْسَهُ فَأَمَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَغْطِيَ رَأْسَهُ وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ شَيْئًا مِنْ إِذْخِرٍ وَمِنَّا مَنْ آيَنَعَتْ لَهُ نَمْرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِيهَا .

۱۰۸۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَاصٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةً يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۰۸۱۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ الدَّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَزْمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرِو الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدِ بْنِ أَبِي لَبَابَةَ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرِ الْمَكِّيِّ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُولُ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ .

۱۰۸۲۔ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ قَالَ زُرْتُ عَائِشَةَ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ فَسَأَلْنَاهَا عَنِ الْهِجْرَةِ الْيَوْمِ قَالَتْ كَانَ الْمُؤْمِنُونَ يَقِرُّوا أَحَدُهُمْ بِدِينِهِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخَافَةَ أَنْ يُفْتَنَ عَلَيْهِ فَإِنَّمَا الْيَوْمَ فَقَدْ أَظْهَرَ اللَّهُ الْإِسْلَامَ وَالْيَوْمَ يَعْبُدُ رَبَّهُ حَيْثُ شَاءَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ .

۱۰۸۳۔ زکریا بن یحییٰ، ابن نمیر، ہشام، ان کے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ حضرت سعد کہا کرتے تھے اے اللہ تو جانتا ہے کہ مجھے تیری راہ میں جہاد کرنا کسی سے اتنا پسند نہیں، جتنا اس قوم سے ہے جس نے تیرے رسول کی تکذیب کی کہ انہیں (ان کے وطن سے) نکالا (یعنی قریش سے) اے اللہ میرا خیال ہے کہ اب تو نے ہمارے اور ان کے درمیان سے لڑائی ختم کر دی ہے، اور ابان بن یزید نے ہشام ان کے والد اور حضرت عائشہ کے واسطے سے یہ الفاظ روایت کئے ہیں من قوم کذبوا نبیک و آخر جوه من قریش۔

۱۰۸۴۔ مطرب بن فضل، روح، ہشام، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس سال کی عمر میں نبوت ملی، آپ مکہ میں تیرہ سال اس حال میں کہ آپ پر وحی نازل ہوتی تھی، ٹھہرے رہے، پھر آپ کو ہجرت کا حکم ہوا تو آپ نے ہجرت کی (حالت میں) دس سال (مدینہ میں گزارے) اور تریسٹھ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہو گیا تھا۔

۱۰۸۵۔ مطرب بن فضل، روح بن عبادہ، زکریا بن اسحاق، عمرو بن دینار حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ نبوت کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تیرہ سال رہے اور آپ کی عمر مبارک تریسٹھ سال کی تھی جب کہ آپ کی وفات ہوئی۔

۱۰۸۶۔ اسماعیل بن عبد اللہ مالک، عمر بن عبید اللہ کے آزاد کردہ غلام ابوالنصر، عبید بن حنین، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرض وفات میں منبر پر تشریف فرما ہوئے، اور آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندہ کو اختیار دیا کہ وہ دنیا اور اس کی تروتازگی کو اختیار کر لے، یا اللہ کے پاس جو نعمتیں ہیں انہیں اختیار کر لے، تو اس بندہ نے اللہ کے پاس والی نعمتوں کو اختیار کر لیا (یہ سن کر) ابو بکرؓ رو پڑے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ پر اپنے ماں باپ کو قربان کرتے ہیں (راوی کہتا ہے) کہ ہمیں حضرت ابو بکرؓ پر تعجب ہوا اور

۱۰۸۳۔ حَدَّثَنِي زَكْرِيَاءُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ هِشَامُ فَأَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ سَعْدًا قَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أُجَاهِدَهُمْ فِيكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَبُوا رَسُولَكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْرَجُوهُ اللَّهُمَّ فَإِنِّي أَظُنُّ إِنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ وَقَالَ أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ أَخْبَرَنِي عَائِشَةُ مِنْ قَوْمٍ كَذَبُوا نَبِيَّكَ وَأَخْرَجُوهُ مِنْ قُرَيْشٍ .

۱۰۸۴۔ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: بُعِثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعِينَ سَنَةً فَمَكَتْ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوحَى إِلَيْهِ ثُمَّ أُمِرَ بِالْهَجْرَةِ فَهَاجَرَ عَشَرَ سِنِينَ وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ .

۱۰۸۵۔ حَدَّثَنِي مَطْرِبُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا رُوْحُ بْنُ عَبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكْرِيَاءُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَتَوَفَّى وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ .

۱۰۸۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ ابْنِ عَبِيدِ اللَّهِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنَّ عَبْدًا خَيْرُهُ اللَّهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَيَبْنَ مَاعِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ فَدَيْنَاكَ يَا أَبَانَا وَأُمَّهَاتِنَا فَعَجَبْنَا لَهُ وَقَالَ النَّاسُ انْظُرُوا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ

لوگوں نے کہا اس بڑھے کو تو دیکھو کہ رسول اللہ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک بندہ کا حال بیان فرما رہے ہیں کہ اللہ نے اس کو دنیا کی تروتازگی اور اپنے پاس کے انعامات کے درمیان اختیار دیا، اور یہ بڑھا کہہ رہا ہے کہ ہم اپنے ماں باپ کو آپ پر فدا کرتے ہیں، اور روہا ہے لیکن چند روز کے بعد جب آپ کا وصال ہو گیا، تو ہم یہ راز سمجھ گئے کہ حضرت ابو بکرؓ کیوں روئے تھے، حقیقت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی اختیار دیا گیا تھا گویا آپ کی وفات کی طرف اشارہ تھا جسے ابو بکر سمجھ گئے تھے، اور حضرت ابو بکر ہم میں سب سے بڑے عالم تھے اور آپ نے فرمایا کہ اپنی رفاقت اور مال کے اعتبار سے مجھ پر سب سے زیادہ احسان ابو بکر کا ہے، اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل (دوست حقیقی) بناتا تو ابو بکر کو بناتا لیکن اسلامی دوستی (کافی) ہے (دیکھو) مسجد میں سوائے ابو بکرؓ کے درپچہ کے اور کوئی درپچہ (کھلا ہوا) باقی نہ رہے۔

۱۰۸۷۔ یحییٰ بن کثیر، عقیل، ابن شہاب، عروہ بن زبیرؓ رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ جب سے میں نے ہوش سنبھالا تو اپنے والدین کو دین (اسلام) سے مزین پایا اور کوئی دن ایسا نہ ہوتا تھا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح و شام دونوں وقت ہمارے یہاں تشریف نہ لاتے ہوں، جب مسلمانوں کو ستایا جانے لگا، تو حضرت ابو بکرؓ بارادہ ہجرت حبش (گھر سے) نکلے حتیٰ کہ جب (مقام) برک انعماد تک پہنچے، تو ابن الدغنه سے جو (قبیلہ) قارہ کاسر دار تھا ملاقات ہو گئی، اس نے پوچھا اے ابو بکرؓ کہاں جا رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے میری قوم نے نکال دیا ہے، میں چاہتا ہوں کہ سیاحی کروں اور اپنے رب کی عبادت کروں، ابن الدغنه نے کہا کہ اے ابو بکرؓ تم جیسا آدمی نہ نکل سکتا ہے نہ نکالا جاسکتا ہے، تم فقیر کی مدد کرتے ہو، رشتہ داروں سے حسن سلوک کرتے ہو، بے کسوں کی کفالت کرتے ہو، مہمان کی ضیافت کرتے ہو، اور حق کی راہ میں پیش آنے والے مصائب میں مدد کرتے ہو، میں تمہارا حامی ہوں، چلو لوٹ چلو اور اپنے وطن میں اپنے رب کی عبادت کرو، چنانچہ آپ ابن الدغنه کے ساتھ واپس آئے، پھر ابن الدغنه نے شام کے وقت تمام اشراف

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدِ خَيْرِهِ اللَّهُ بَيْنَ أَنْ يُوتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ وَهُوَ يَقُولُ فَذَيْنَاكَ يَا أَبَانَا وَأُمَّهَاتِنَا فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ هُوَ أَعْلَمُنَا بِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَمَنِ النَّاسِ عَلَى فِيْ صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبَا بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا مِنْ أُمَّتِي لَأَتَّخِذْتُ أَبَا بَكْرٍ الْأَخْلَةَ الْإِسْلَامَ لَا يُبْقِيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةً إِلَّا خَوْخَةُ أَبِي بَكْرٍ.

۱۰۸۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ قَطُّ إِلَّا أَوَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفِي النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً فَلَمَّا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُونَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا نَحْوَ أَرْضِ الْحَبَشَةِ حَتَّى بَلَغَ بَرَكَ الْغِمَادِ لَقِيَهُ ابْنُ الدَّغْنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ فَقَالَ آيَنَ تُرِيدُ يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْرَجَنِي قَوْمِي فَأُرِيدُ أَنْ أُسَيِّحَ فِي الْأَرْضِ وَأَعْبُدَ رَبِّي قَالَ ابْنُ الدَّغْنَةِ فَإِنَّ مِثْلَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَا يُخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ إِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكُلَّ وَتَقْرَى الضُّعْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَإِنَّا لَكَ جَارٌ إِرْجِعْ وَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبَلَدِكَ وَارْتَحِلْ مَعَهُ ابْنُ الدَّغْنَةِ فَطَافَ ابْنُ الدَّغْنَةِ عَشِيَّةً فِي أَشْرَافِ

قریش میں چکر لگایا اور ان سے کہا کہ ابو بکرؓ جیسا آدمی نہ تو نکل سکتا ہے اور نہ نکالا جاسکتا ہے، کیا تم ایسے شخص کو نکالتے ہو جو فقیر کی مدد کرتا ہے، رشتہ داروں کے ساتھ سلوک کرتا ہے، بے کسوں کی کفالت کرتا ہے، مہمانوں کی ضیافت کرتا ہے اور حق کی (راہ میں) پیش آنے والے مصائب میں مدد کرتا ہے، پس قریش نے ابن الدغنه کی امان سے انکار نہ کیا، اور ابن الدغنه سے کہا کہ ابو بکرؓ سے کہہ دو کہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کریں، گھر میں نماز پڑھیں اور جو جی چاہے پڑھیں اور ہمیں اس سے تکلیف نہ دیں، اور زور سے نہ پڑھیں، کیونکہ ہمیں خوف ہے کہ ہماری عورتیں اور بچے (اس نئے دین میں) پھنس جائیں گے، ابن الدغنه نے حضرت ابو بکرؓ سے یہ بات کہہ دی، کچھ عرصہ تک حضرت ابو بکرؓ اسی طرح اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کرتے رہے کہ نہ زور سے نماز پڑھتے تھے اور نہ گھر کے سوا پڑھتے تھے، حضرت ابو بکرؓ کے دل میں آیا تو انہوں نے ایک مسجد اپنے گھر کے سامنے بنالی اور (اب) وہ اس مسجد میں نماز اور قرآن پڑھتے اور مشرکین کی عورتیں اور بیٹے ان کے پاس جمع ہو جاتے اور ان سے خوش ہوتے، اور ان کی طرف دیکھتے تھے، بات یہ ہے کہ حضرت ابو بکرؓ (رقت قلبی کی وجہ سے) بڑے رونے والے تھے، جب وہ قرآن پڑھا کرتے تو انہیں اپنی آنکھوں پر اختیار نہ رہتا، اشرف قریش اس بات سے گھبرا گئے اور انہوں نے ابن الدغنه کو بلا بھیجا جب وہ ان کے پاس آیا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے تمہاری امان کی وجہ سے ابو بکرؓ کو اس شرط پر امان دی تھی کہ وہ اپنے رب کی عبادت کریں، مگر وہ اس حد سے بڑھ گئے اور انہوں نے اپنے گھر کے سامنے ایک مسجد بنا ڈالی اور اس میں زور سے نماز و قرآن پڑھتے ہیں اور ہمیں خوف ہے کہ ہماری عورتیں اور بچے نہ پھنس جائیں، لہذا انہیں روکو اگر وہ اپنے رب کی عبادت اپنے گھر میں کرنے پر اکتفا کریں تو فیہا اور اگر وہ اعلان کئے بغیر نہ مانیں تو ان سے کہہ دو کہ وہ تمہاری ذمہ داری کو واپس کر دیں، کیونکہ ہمیں تمہاری بات نیچی کرنا بھی گوارا نہیں، اور ہم ابو بکرؓ کو اس اعلان پر چھوڑ بھی نہیں سکتے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ابن الدغنه ابو بکرؓ کے پاس آیا اور کہا جس بات پر میں نے آپ سے معاہدہ کیا تھا آپ کو معلوم ہے اب یا تو اس پر قائم رہو یا

قُرَيْشٌ فَقَالَ لَهُمْ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ مِنْهُ وَلَا يُخْرَجُ اَتَخْرِجُوْنَ رَجُلًا يَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَيَصِلُ الرَّحِمَ وَيَحْمِلُ الْكُلَّ وَيَقْرَأُ الضَّيْفَ وَيُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَلَمْ تُكْذِبْ قُرَيْشٌ بِجَوَارِ بْنِ الدَّغْنَةِ وَقَالُوا لَا بِنِ الدَّغْنَةِ مُرَّابًا بَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَلْيَصِلْ فِيهَا وَلْيَقْرَأْ مَا شَاءَ وَلَا يُؤْذِنَا بِذَلِكَ وَلَا يَسْتَعْلِنَ بِهِ فَإِنَّا نَحْشَى أَنْ يُفْتَنَ نِسَاءُ نَا وَابْنَانَا فَقَالَ ذَلِكَ ابْنُ الدَّغْنَةِ لِأَبِي بَكْرٍ فَلَبِثَ أَبُو بَكْرٍ بِذَلِكَ يَعْبُدُ رَبَّهُ فِي دَارِهِ وَلَا يَسْتَعْلِنُ بِصَلَوَاتِهِ وَلَا يَقْرَأُ فِي غَيْرِ دَارِهِ ثُمَّ بَدَأَ لِأَبِي بَكْرٍ قَابَتْنِي مَسْجِدًا بِقِنَاءِ دَارِهِ وَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَنْقَذُ عَلَيْهِ نِسَاءَ الْمُشْرِكِينَ وَابْنَاوَهُمْ وَهُمْ يَعْبَوْنَ مِنْهُ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا بَغَاءً لَا يَمْلِكُ عَيْنِي إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ وَأَفْزَعَ ذَلِكَ أَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَرْسَلُوا إِلَى ابْنِ الدَّغْنَةِ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا إِنَّا كُنَّا أَجْرْنَا أبا بَكْرٍ بِجَوَارِكَ عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَأَعْلَنَ بِالصَّلَاةِ وَالْقِرَاءَةِ فِيهِ وَإِنَّا قَدْ خَشِينَا أَنْ يُفْتَنَ نِسَانَا وَابْنَانَا فَانْهَ فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَقْتَصِرَ عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَعَلْ وَإِنْ أَيْبَى إِلَّا أَنْ يُعْلِنَ بِذَلِكَ فَسُئِلَ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْكَ ذِمَّتَكَ فَإِنَّا قَدْ كَرِهْنَا أَنْ نُخْفِرَكَ وَلَسْنَا مُقِرِّينَ لِأَبِي بَكْرٍ الْإِسْتِعْلَانِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَتَى ابْنُ الدَّغْنَةِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ الَّذِي عَاقَدْتُ لَكَ عَلَيْهِ فَمَا أَنْ تَقْتَصِرَ عَلَى ذَلِكَ وَإِنَّمَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيَّ ذِمَّتِي فَإِنِّي لِأَحِبُّ أَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ أَنِّي أَخْفَرْتُ فِي رَجُلٍ عَقَدْتُ لَهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَإِنِّي أَرُدُّ إِلَيْكَ جَوَارِكَ وَأَرْضِي بِجَوَارِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمِيذٍ بِمَكَّةَ

میری ذمہ داری مجھے سوچ دو، کیونکہ یہ مجھے گوارا نہیں ہے کہ اہل عرب یہ بات سنیں کہ میں نے جس شخص سے معاہدہ کیا تھا اس کی بابت میری بات نیچی ہوئی، حضرت ابو بکرؓ نے کہا میں تمہاری امان تمہیں واپس کرتا ہوں، اور اللہ عزوجل کی امان پر راضی ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس زمانہ میں مکہ میں تھے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے فرمایا کہ مجھے (خواب) میں تمہاری ہجرت کا مقام دکھایا گیا ہے کہ وہ کھجور کے درخت ہیں، اور وہ دو سنگستانوں کے درمیان واقع ہے، پھر جس نے بھی ہجرت کی تو مدینہ کی طرف ہجرت کی اور جو لوگ حبشہ کو گئے تھے ان میں سے اکثر مدینہ لوٹ آئے، حضرت ابو بکرؓ نے بھی مدینہ کے طرف ہجرت کرنے کی تیاری کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم کچھ ٹھہرو کیونکہ مجھے امید ہے کہ مجھے بھی ہجرت کی اجازت مل جائے گی، حضرت ابو بکرؓ نے (فرط مسرت سے) عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان، کیا آپ کو ایسی امید ہے، پھر حضرت ابو بکرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کی وجہ سے رک گئے اور دو اونٹنیاں جو ان کے پاس تھیں انہیں چار مہینہ تک کیکر کے پتے کھلاتے رہے، ابن شہاب بواسطہ عروہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ ہم ایک دن ابو بکرؓ کے مکان میں ٹھیک دوپہر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک کہنے والے نے ابو بکرؓ سے کہا (دیکھو) وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہ پر چادر ڈالے ہوئے تشریف لارہے ہیں آپ کی تشریف آوری ایسے وقت تھی جس میں آپ کبھی تشریف نہ لاتے تھے، حضرت ابو بکرؓ نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان، بخدا ضرور کوئی بات ہے جہی تو آپ اس وقت تشریف لائے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور آپ نے اندر آنے کی اجازت مانگی، آپ کو اجازت مل گئی آپ اندر تشریف لائے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکرؓ سے فرمایا اپنے پاس سے اوروں کو ہٹا دو، حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے (ماں) باپ آپ پر فدا ہو جائیں یہاں تو صرف آپ کی گھر والی ہیں، آپ نے فرمایا مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے، ابو بکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِينَ إِنِّي أُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَا بَتَيْنِ وَهُمَا الْحَرَّتَانِ فَهَاجِرَ مَنْ هَاجَرَ قَبْلَ الْمَدِينَةِ وَرَجَعَ عَائِمَةً مَنْ كَانَ هَاجِرَ بَارِضِ الْحَبَشَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ وَتَحَظَّرَ أَبُو بَكْرٍ قَبْلَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكَ فَإِنِّي أَرْجُوا أَنْ يُودَنْ لِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَهَلْ تَرْجُوا ذَلِكَ يَا بِي أَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَصْحَبَهُ وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمَرِ وَهُوَ الْخَبَطُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ: قَبِينَا نَحْنُ يَوْمًا جُلُوسٌ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فِي نَحْرِ الظُّهَيْرَةِ قَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَقَبِّعًا فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فِدَاءَ لَهُ أَبِي وَ أُمِّي وَاللَّهِ مَا جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا أَمْرٌ قَالَتْ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاذَنَ لَهُ فَدَخَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ أَخْرِجْ مِنْ عِنْدِكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّمَاهُمْ أَهْلُكَ يَا بِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصَّحَابَةُ يَا بِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَخُذْ يَا بِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِحْدَى رَاحِلَتَيِ هَاتَيْنِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالثَّمَنِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَجَهَّزْنَا هُمَا أَحْتِ الْجَهَّازِ وَصَنَعْنَا لَهُمَا سَفْرَةً فِي جِرَابٍ فَقَطَعَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قِطْعَةً مِنْ نِطَافِهَا فَرَبَطَتْ بِهِ عَلَى فَمِ الْجِرَابِ فَبِذَلِكَ سُمِّيَتْ ذَاتُ النِّطَاقِ قَالَتْ

پر فدا ہوں مجھے بھی رفاقت کا شرف عطا ہو، آپ نے فرمایا ہاں (رفیق سفر تم ہو گے) حضرت ابو بکر نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے (ماں) باپ آپ پر قربان، میری ایک اونٹنی آپ لے لیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم تو بقیعت لیں گے، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر ہم نے ان دونوں کے لئے جلدی میں جو کچھ تیار ہو سکا تیار کر دیا، اور ہم نے ان کے لئے چڑے کی ایک تھیلی میں تھوڑا سا کھانا رکھ دیا، اسماء بنت ابوبکرؓ نے اپنے ازار بند کا ایک ٹکڑا کاٹ کر اس تھیلی کا منہ اس سے باندھ دیا، اسی وجہ سے ان کا لقب (ذات الطاق) ازار بند والی ہو گیا حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر جبل ثور کے ایک غار میں پہنچ گئے اور اس میں تین دن تک چھپے رہے، عبد اللہ بن ابوبکر جو نوجوان، ہشیار اور ذکی لڑکے تھے آپ حضرات کے پاس رات گزارتے اور علی الصبح اندھیرے منہ ان کے پاس سے جا کر مکہ میں قریش کے ساتھ اس طرح صبح کرتے، جیسے انہوں نے یہیں رات گزاری ہے، اور قریش کی ہر وہ بات جس میں ان دونوں حضرات کے متعلق کوئی مکر و تدبیر ہوتی، یہ اسے یاد کر کے جب اندھیرا ہو جاتا تو ان دونوں حضرات کو آکر بتا دیتے تھے، اور ابو بکرؓ کے آزاد کردہ غلام عامر بن فہیرہ ان کے پاس ہی دن کے وقت بکریاں چراتے اور تھوڑی رات گئے وہ ان دونوں کے پاس بکریاں لے جاتے اور یہ دونوں حضرت ان بکریوں کا دودھ پی کر اطمینان سے رات گزارتے، حتیٰ کہ عامر بن فہیرہ صبح اندھیرے منہ ان بکریوں کو ہانک لے جاتے، اور ان تین راتوں میں ایسا ہی کرتے رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ نے (قبیلہ) بنو ذیل کے ایک آدمی کو جو بنی عبد بن عدی میں سے تھا مزدور کھا وہ بڑا واقف کار رہبر تھا، اور آل عاص بن وائل سہمی کا حلیف تھا، اور قریش کے دین پر تھا ان دونوں نے اسے امین بنا کر اپنی دونوں سواریاں اس کے حوالہ کر دیں، اور تین راتوں کے بعد صبح کو ان دونوں سواریوں کو غار ثور پر لانے کا وعدہ لے لیا (چنانچہ وہ حسب وعدہ آگیا) اور ان دونوں حضرات کے ساتھ عامر بن فہیرہ اور رہبر ان کو ساحل کے راستہ پر ڈال کر لے چلا، ابن شہاب نے فرمایا سراقہ بن ہشتم کے بھتیجے عبدالرحمن بن مالک مدنی نے بواسطہ اپنے والد

ثُمَّ لَحِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوبَكْرٍ بِغَارٍ فِي جَبَلٍ ثَوْرٍ فَكُنَّا فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَبِيتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌ ثَقِفَ لَقِنَ قَيْدَلِجٍ مِنْ عِنْدِهِمَا بِسَحَرٍ فَيُصْبِحُ مَعَ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِبَ فَلَا يَسْمَعُ أَمْرًا يُكْنَادَانِ بِهِ إِلَّا وَعَاهُ حَتَّى يَأْتِيَهُمَا بِخَبَرٍ يَخْتَلِطُ الظَّلَامُ وَيَرْغَى عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ مِنْحَةً مِنْ غَنَمٍ فَيُرِيحُهَا عَلَيْهِمَا حِينَ تَذْهَبُ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ فَيَبِيتَانِ فِي رُسُلٍ وَهُوَ لَبَنٌ مِنْحَتُهُمَا وَرَضِيفُهُمَا حَتَّى يَتَقَعَ بِهَا عَامِرُ ابْنُ فُهَيْرَةَ بَغْلَسٍ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ تِلْكَ اللَّيَالِي الثَّلَاثِ وَاسْتَأْجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوبَكْرٌ رَجُلًا مِنْ بَنِي الدَّيْلِ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ بَنٍ عَدِيٍّ هَادِيًا حَرِيثًا وَالْحَرِيثُ الْمَاهِرُ بِالْهَدَايَةِ قَدْ غَمَسَ حَلْفًا فِي آلِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ السَّهْمِيِّ وَهُوَ عَلَى دِينِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَأَمِنَاهُ فَذَفَعَا إِلَيْهِ رَا حِلَّتَيْهِمَا وَوَاعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ بِرَا حِلَّتَيْهِمَا صُبْحَ ثَلَاثٍ وَانْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَالِدَيْلُ فَأَخَذَ بِهِمْ طَرِيقَ السَّوَا حِلَّ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَالِكٍ الْمُدَلِّجِيُّ وَهُوَ ابْنُ أَخِي سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ بْنِ جُعْشَمٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سُرَاقَةَ بْنَ جُعْشَمٍ يَقُولُ: جَاءَنَا رَسُولُ كُفَّارِ قُرَيْشٍ يَجْعَلُونَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ دِيَّةَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَنْ قَتَلَهُ أَوْ أَسْرَهُ فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ قَوْمِي بَنِي مُدَلِّجٍ أَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْهُمْ حَتَّى قَامَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ جُلُوسٌ فَقَالَ يَا سُرَاقَةَ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ إِنْفَا أَسْوَدَةَ

کے سراقہ بن جحشم سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس کفار قریش کے قاصد آپؐ (جو اعلان کر رہے تھے) کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ کو قتل کر دے یا پکڑ لائے، تو اسے ہر ایک کے عوض سواونٹ ملیں گے، اسی حال میں میں اپنی قوم بنو مدج کی ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ ان میں سے ایک آدمی آکر ہمارے پاس کھڑا ہو گیا، ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ اس نے کہا اے سراقہ میں نے ابھی چند لوگوں کو ساحل پر دیکھا ہے، میرا خیال ہے کہ وہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آپ کے ساتھی ہیں، سراقہ کہتے ہیں کہ میں سمجھ تو گیا کہ یہ وہی لوگ ہیں (مگر میں نے) اسے دھوکہ دینے کے لئے تاکہ وہ میرے حاصل کردہ انعام میں شریک نہ ہو سکے) اس سے کہا یہ وہ لوگ نہیں، بلکہ تو نے فلاں فلاں آدمی کو دیکھا ہے، جو ابھی ہمارے سامنے سے گئے ہیں، پھر میں تھوڑی دیر مجلس میں ٹھہر کر کھڑا ہو گیا اور گھر آکر اپنی باندی کو حکم دیا کہ وہ میرے گھوڑے کو لے جا کر (فلاں) ٹیلہ کے پیچھے میرے لئے پکڑ کر کھڑی رہے، اور میں اپنا نیزہ لے کر اس کی نوک سے زمین پر خط کھینچتا ہوا اور اوپر کے حصہ کو جھکائے ہوئے گھر کے پیچھے بے نکل آیا حتیٰ کہ میں اپنے گھوڑے کے پاس آگیا (۱) بس میں نے اپنے گھوڑے کو اڑا دیا کہ وہاں بچلہ پنچ سکوں جب میں ان حضرات کے قریب ہوا تو گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور میں گر پڑا، فوراً میں نے کھڑے ہو کر اپنے ترکش میں ہاتھ ڈالا اور اس میں سے تیر نکالے، پھر میں نے ان تیروں سے یہ فال نکالی کہ آیا میں انہیں نقصان پہنچا سکوں گا یا نہیں، تو وہ بات نکلی جو مجھے پسند نہیں تھی، پھر میں اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور میں نے ان تیروں کی فال کی پرواہ نہ کی وہ گھوڑا مجھے ان کے قریب لے گیا، حتیٰ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت (کی آواز) سنی، آپ ادھر ادھر نہیں دیکھ رہے تھے اور ابو بکرؓ ادھر ادھر بہت دیکھ رہے تھے کہ میرے گھوڑے کے اگلے پاؤں گٹھنوں تک زمین میں دھس گئے، اور میں اس کے اوپر سے گر پڑا میں نے اپنے

بِالسَّاحِلِ ارْأَاهَا مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ قَالَ سُرَاقَةُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُمْ هُمْ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُمْ لَيْسُوا بِهِمْ وَلَكِنَّكَ رَأَيْتَ فَلَانًا وَفُلَانًا انْطَلَقُوا بَاعَيْنَا ثُمَّ لَبِثْتُ فِي الْمَجْلِسِ سَاعَةً ثُمَّ قُمْتُ فَدَخَلْتُ فَأَمَرْتُ جَارِيتِي أَنْ تَخْرُجَ بِفَرَسِي وَهِيَ مِنْ وَرَاءِ أَكْمَةِ فَتَجَسَّسَهَا عَلَيَّ وَأَخَذْتُ رُمْحِي فَخَرَجْتُ بِهِ مِنْ ظَهْرِ الْبَيْتِ فَخَطَطْتُ بِرُجْهِ الْأَرْضَ وَخَفَضْتُ عَالِيَهُ حَتَّى آتَيْتُ فَرَسِي فَرَكِبْتُهَا فَرَفَعْتُهَا تُقَرِّبُ بِي حَتَّى دَنَوْتُ مِنْهُمْ فَعَنَرْتُ بِي فَرَسِي فَخَرَرْتُ عَنْهَا فَقُمْتُ فَأَهْوَيْتُ يَدِي إِلَى كِنَانَتِي فَاسْتَخَرَجْتُ مِنْهَا الْأَزْلَامَ فَاسْتَقْسَمْتُ بِهَا أَضْرُؤُهُمْ أَمْ لَا، فَخَرَجَ الَّذِي أَكْرَهُ فَرَكِبْتُ فَرَسِي وَعَصَيْتُ الْأَزْلَامَ تُقَرِّبُ بِي حَتَّى إِذَا سَمِعْتُ قِرَاءَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ لَا يَلْتَفِتُ وَأَبُو بَكْرٍ يُكْثِرُ الْإِلْتِفَاتِ سَاحَتْ يَدَا فَرَسِي فِي الْأَرْضِ حَتَّى بَلَغْنَا الرُّكْبَتَيْنِ فَخَرَرْتُ عَنْهَا ثُمَّ زَجَرْتُهَا فَهَضَّتْ فَلَمْ تَكُدْ تَخْرُجْ يَدَيْهَا فَلَمَّا اسْتَوَتْ قَائِمَةً إِذَا الْأَكْرَبُ يَدَيْهَا غَنَانٌ سَاطِعٌ فِي السَّمَاءِ مِثْلُ الدُّخَانِ فَاسْتَقْسَمْتُ بِالْأَزْلَامِ فَخَرَجَ الَّذِي أَكْرَهُ فَتَدَابَعْتُهُمْ بِالْأَمَانِ فَوَقَفُوا فَرَكِبْتُ فَرَسِي حَتَّى جِئْتُهُمْ وَوَقَعَ فِي نَفْسِي حِينَ لَقِيتُ مَا لَقِيتُ مِنَ الْحَبْسِ عَنْهُمْ أَنْ سَيَظْهَرُ أَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ قَوْمَكَ قَدْ جَعَلُوا فِيكَ الدِّيَةَ وَأَخْبَرْتُهُمْ أَحْبَابَ مَا يَرِيدُ النَّاسُ بِهِمْ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الزَّادَ وَالْمَتَاعَ فَلَمْ يَرْزَأْنِي وَلَمْ يَسْأَلَانِي إِلَّا أَنْ قَالَ

(۱) یہ سب کارروائی اس لیے کی جا رہی تھی تاکہ کسی کو شبہ نہ ہو جائے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پیچھا کیا جا رہا ہے، کیونکہ اگر کوئی اور جان لیتا اور ساتھ ہو لیتا تو مقررہ انعام تقسیم ہو جاتا اور پورا حصہ ان صاحب کو نہ ملتا، بعض روایتوں میں ہے کہ انہوں نے روانگی سے پہلے بھی جاہلیت کے دستور کے مطابق فال نکالی تھی، ہر مرتبہ یہی نتیجہ نکلتا تھا کہ انہیں یہ ارادہ ترک کر دینا چاہیے۔

گھوڑے کو لکارا جب وہ (بڑی مشکل سے) سیدھا کھڑا ہوا تو اس کے اگلے پاؤں کی وجہ سے ایک غبار اٹھ کر دھوئیں کی طرح آسمان تک چڑھنے لگا، پھر میں نے تیروں سے فال نکالی تو اس میں میری ناپسندیدہ بات نکلی پھر میں نے ان حضرات کو امان طلب کرتے ہوئے پکارا تو یہ ٹھہر گئے، میں سوار ہو کر ان کے پاس آیا، تو ان تک پہنچنے میں مجھے جو موانع پیش آئے ان کے پیش نظر میرے دل میں یہ خیال آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین غالب ہو جائے گا، تو میں نے آپ سے عرض کیا کہ آپ کی قوم نے آپ کی گرفتاری یا قتل کے سلسلہ میں سوانٹ انجام کے مقرر کئے ہیں، اور میں نے انہیں وہ تمام خبریں بتادیں، جو لوگوں کا ان کے ساتھ ارادہ تھا اور میں نے ان کے سامنے کھانا اور سامان پیش کیا، لیکن انہوں نے کچھ بھی نہ لیا اور نہ مجھ سے کچھ مانگا صرف یہ کہا کہ ہمارا حال چھپانا، پھر میں نے آپ سے درخواست کی کہ مجھے ایک امن کی تحریر لکھ دیں، آپ نے عامر بن فہیرہ کو حکم دیا انہوں نے چڑے کے ٹکڑے پر تحریر لکھ دی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے گئے، ابن شہاب کہتے ہیں کہ مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات زبیر سے ہوئی جو مسلمان تاجروں کے ایک قافلہ میں شام سے آرہے تھے، تو زبیر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو پہننے کے لئے سفید کپڑے دیئے ادھر مدینہ کے مسلمانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ سے نکل آنے کی خبر سن لی تھی، تو وہ روزانہ صبح کو مقام حرہ تک (آپ کے استقبال کے لئے) آتے اور آپ کا انتظار کرتے رہتے، یہاں تک دوپہر کی گرمی کی وجہ سے واپس چلے جاتے، ایک دن وہ طویل انتظار کے بعد واپس چلے گئے، اور جب اپنے گھروں میں پہنچ گئے، تو اتفاق سے ایک یہودی اپنی کسی چیز کو دیکھنے کے لئے مدینہ کے کسی ٹیلہ پر چڑھا، بس اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو سفید (کپڑوں میں ملبوس) دیکھا کہ سراب ان سے چھپ گیا، تو وہ یہود بے اختیار بلند آواز سے پکارا کہ اے گروہ عرب! یہ ہے تمہارا نصیب و مقصود، جس کا تم انتظار کرتے تھے یہ سنتے ہی مسلمان اپنے اپنے ہتھیار لے کر امنڈ آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام حرہ کے پیچھے

أَخْفِ عَنَّا فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَكْتُبَ لِي كِتَابَ آمْنٍ فَأَمَرَ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ فَكَتَبَ فِي رُقْعَةٍ مِنْ أَدِيمٍ ثُمَّ مَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ الزُّبَيْرَ فِي رَكْبٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا تَحَارًا قَافِلِينَ مِنَ الشَّامِ فَكَسَا الزُّبَيْرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ ثِيَابَ بَيَاضٍ وَسَمِعَ الْمُسْلِمُونَ بِالْمَدِينَةِ مَخْرَجَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ فَكَانُوا يَغْدُونَ كُلَّ غَدَاةٍ إِلَى الْحَرَّةِ فَيَنْتَظِرُونَهُ حَتَّى يَرُدَّهُمْ حَرَّ الظَّهِيرَةِ فَانْقَلَبُوا يَوْمًا بَعْدَ مَا أَطْلَوْا إِنْتَظَرَهُمْ فَلَمَّا أَوَّالَى بِيُونَهُمْ أَوْفَى رَجُلٌ مِنْ يَهُودٍ عَلَى أُطْمٍ مِنْ أَطْمِهِمْ لِأَمْرٍ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَبَصُرَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ مُبِضِّينَ يَزُولُ بِهِمُ السَّرَابُ فَلَمْ يَعْلَمْكَ الْيَهُودِيُّ أَنَّ قَالَ بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَا مَعْاشِرَ الْعَرَبِ هَذَا جَدُّكُمْ الَّذِي تَنْتَظِرُونَ فَتَارَ الْمُسْلِمُونَ إِلَى السَّلَاحِ فَتَلَقَّوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِظَهْرِ الْحَرَّةِ فَعَدَلَ بِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ حَتَّى نَزَلَ بِهِمْ فِي بَنِي عَمْرِ وَبَنِي عَوْفٍ وَذَلِكَ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ مِنْ شَهْرِ رَجَبِ الْأَوَّلِ فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى النَّاسِ وَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَامِتًا فَطَفِقَ مَنْ جَاءَ مِنَ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ لَمْ يَرِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَيِّي أَبَا بَكْرٍ حَتَّى أَصَابَتْ الشَّمْسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى ظَلَّلَ عَلَيْهِ بِرَدَائِهِ فَعَرَفَ النَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ فَلَبِثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَنِي عَمْرِ وَبَنِي

عَوْفٍ بَضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً وَأُسِسَ الْمَسْجِدُ
الَّذِي أُسِسَ عَلَى التَّقْوَى وَصَلَّى فِيهِ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ
فَسَارَ يَمْشِي مَعَ النَّاسِ حَتَّى بَرَكْتُ عِنْدَ
مَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ يُصَلِّي فِيهِ يَوْمَئِذٍ رِجَالٌ مِنَ
الْمُسْلِمِينَ وَكَانَ مَرَبِّدًا لِلتَّمَرِ لِسَهْلٍ غُلَامِينَ
يَتِيمَيْنِ فِي حِجْرٍ أَسْعَدَ بْنَ زُرَّارَةَ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَرَكْتُ بِهِ
رَاحِلَتُهُ هَذَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ الْمَنْزِلُ ثُمَّ دَعَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلَامَيْنِ فَسَاوَمَهُمَا
بِالْمَرَبِدِ لِيَتَّخِذَهُ مَسْجِدًا فَقَالَا: لَا بَلَّ نَهْبُهُ لَكَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ
اللَّبَنَ فِي بُنْيَانِهِ وَيَقُولُ وَهُوَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ اللَّبَنَ
فِي بُنْيَانِهِ وَيَقُولُ وَهُوَ يَنْقُلُ اللَّبَنَ هَذَا الْحِمَالُ
لَا حِمَالٌ خَيْرٌ هَذَا أَبَرُّ رَبَّنَا وَأَظْهَرُ وَيَقُولُ
اللَّهُمَّ إِنْ الْأَجْرَ آخِرُ الْأَجْرَةِ: فَارْحَمِ الْأَنْصَارَ
وَالْمُهَاجِرَةَ فَتَمَثَّلَ بِشِعْرِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ
لَمْ يُسَمَّ لِي قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ يَتْلُغْنَا فِي
الْأَحَادِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَمَثَّلَ بِبَيْتِ شِعْرِ تَامٍ غَيْرِ هَذَا الْبَيْتِ.

استقبال کیا، آپ نے ان سب کے ساتھ داہنی طرف کا راستہ اختیار
کیا حتیٰ کہ آپ نے ماہ ربیع الاول پیر کے دن بنی عمرو بن عوف میں
قیام فرمایا، پس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ لوگوں کے سامنے کھڑے
ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش بیٹھے رہے، جن
انصاریوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا تھا وہ آتے تو
حضرت ابو بکرؓ کو سلام کرتے، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی پر دھوپ
آگئی، تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر اپنی چادر سے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ کر دیا، اس وقت ان لوگوں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنی
عمرو بن عوف میں دس دن سے کچھ اور مقیم رہے، اور یہیں اس مسجد
کی بنیاد ڈالی گئی جس کی بنیاد تقویٰ پر ہے اور اس میں رسول اللہ صلی
علیہ وسلم نے نماز پڑھی پھر آپ اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر چلے، لوگ
آپ کے ساتھ چل رہے تھے، یہاں تک کہ وہ انٹنی مدینہ میں
(جہاں اب) مسجد نبوی (ہے اس) کے پاس بیٹھ گئی، اور وہاں اس
وقت کچھ مسلمان نماز پڑھتے تھے اور وہ زمین دو یتیم بچوں کی تھی جو
اسعد بن زرارہ کی تربیت میں تھے، اور جن کا نام سہل و سہیل تھا اور
ان کی کھجوروں کا کھلیان تھی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
اونٹنی بیٹھ گئی، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انشاء اللہ یہی ہمارا
مقام ہوگا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں بچوں کو بلایا
اور اس جگہ مسجد بنانے کے لئے آپ نے اس کھلیان کی ان سے قیمت
معلوم کی، تو انہوں نے کہا (ہم قیمت) نہیں (لیں گے) بلکہ یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم یہ زمین آپ کو ہبہ کرتے ہیں۔ پھر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ مسجد کی بنیاد ڈالی اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی صحابہ کرام کے ساتھ اس کی تعمیر میں
ایشیٹیں اٹھا اٹھا کر لا رہے تھے، اور فرماتے جاتے تھے یہ بوجھ اٹھانا اے
ہمارے رب بڑا نیک اور پاکیزہ کام ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم
فرما رہے تھے اے خدا ثواب تو صرف آخرت کا ہے، انصار اور
مہاجرین پر رحم فرما، پھر آپ نے کسی مسلمان شاعر کا شعر پڑھا جس کا
نام مجھے نہیں بتایا گیا، ابن شہاب کہتے ہیں کہ احادیث میں ہمیں یہ
بات معلوم نہیں ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شعر

کے سوا اور شعر کو پورا پڑھا ہو۔

۱۰۸۸۔ عبد اللہ بن ابی شیبہ، ابواسامہ، ہشام، ان کے والد اور فاطمہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ نے جب مدینہ جانے کا ارادہ کیا تو میں نے ان کے لئے کھانا تیار کیا، اور میں نے اپنے والد سے کہا کہ تجھے اس (توشہ دان کے منہ) کو باندھنے کے لئے سوائے میرے ازار کے کچھ نہیں ملتا، تو میرے والد (ابو بکرؓ) نے فرمایا کہ اسے پھاڑ ڈالو، چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اسی لئے میرا لقب ذات النطاقین پڑ گیا۔

۱۰۸۹۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، ابواسحاق، حضرت براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی جانب روانہ ہوئے، تو سراقہ بن مالک بن جشم آپ کے پیچھے لگ گیا آپ نے اس کے لئے بددعا کی، تو اس کا گھوڑا زمین میں دھنسن گیا اس نے کہا آپ اللہ سے میرے لئے دعا کیجئے، میں آپ کو ضرر نہیں پہنچاؤں گا، چنانچہ آپ نے اس کے لئے دعا کر دی پھر آپ کو پیاس لگی تو ایک چرواہے کے پاس سے گزر ہوا، حضرت ابو بکرؓ کہتے ہیں کہ میں نے ایک پیالہ لیا اور اس میں تھوڑا دودھ دوہا پھر آپ کے پاس لایا تو آپ نے پیا حتیٰ کہ میں خوش ہو گیا۔

۱۰۹۰۔ زکریا بن یحییٰ، ابواسامہ، ہشام بن عروہ، ان کے والد حضرت اسماء سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن زبیر ان کے پیٹ میں تھے وہ کہتی ہیں کہ میں پورے دنوں سے تھی کہ چل پڑی اور مدینہ آئی، پھر میں قبا میں مقیم ہو گئی تو قباء میں ہی عبد اللہ پیدا ہوئے تو میں انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آئی، اور ان کو آپ کی گود میں رکھ دیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور منگائی اور اسے چبا کر ان کے منہ میں ڈال دی، اور برکت کے لئے دعادی، اور یہ سب سے پہلے بچہ ہیں جو اسلام میں (ہجرت کے بعد) پیدا ہوئے، اس کے متابع حدیث خالد بن مخلد نے بواسطہ علی بن مسہر، ہشام، ان کے والد، حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے اس طرح روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم

۱۰۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ وَقَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا صَنَعْتُ سَفْرَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ حِينَ ارَادَا الْمَدِينَةَ فَقُلْتُ لِأَبِي مَا أَحَدُ شَيْئًا أَرْبِطُهُ إِلَّا نِطَاقِي قَالَ فَشَقِيهِ فَفَعَلْتُ فَسَمِيتُ ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ .

۱۰۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ تَبِعَهُ سَرَّاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشِمٍ فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاحَتْ بِهِ فَرَسُهُ قَالَ ادْعُ اللَّهُ لِي وَلَا أَضْرِكَ فَدَعَا لَهُ قَالَ فَعَطَشَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِرَاعٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذْتُ قَدْحًا فَحَلَبْتُ فِيهِ كُتْبَةً مِنْ لَبَنٍ فَأَتَيْتُهُ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيَ .

۱۰۹۰۔ حَدَّثَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَتْ فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمٌّ فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَزَلْتُ بِقُبَاءٍ فَوَلَدْتُهُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَعَهَا ثُمَّ نَفَلَ فِيهِ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رَيْقُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَنَكُهُ بِتَمْرَةٍ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَكَ عَلَيْهِ وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ تَابِعَهُ خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ

کی طرف حالت حمل میں ہجرت کی تھی۔

عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا هَاجَرَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلَى.

۱۰۹۱۔ قتیبہ، ابواسامہ، ہشام بن عروہ ان کے والد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ سب سے پہلے بچہ جو اسلام میں (ہجرت کے بعد) پیدا ہوا وہ عبد اللہ بن زبیر ہے، اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے آپ نے ایک کھجور لے کر چبائی، پھر ان کے منہ میں ڈال دی، ان کے پیٹ میں سب سے پہلے جانے والی چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب مبارک ہے۔

۱۰۹۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَوَّلَ مَا وَلَدَ وَلَدٌ فِي الْإِسْلَامِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ أَتَوَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرَةً فَلَاكَهَا ثُمَّ أَدْخَلَهَا فِيهِ فَأَوَّلَ مَا دَخَلَ بَطْنَهُ رِيقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۰۹۲۔ محمد، عبد الصمد، ان کے والد، عبد العزیز بن صہیب انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے، اور آپ کے پیچھے (اپنی سواری پر) ابو بکر تھے، ابو بکر چونکہ تجارت وغیرہ کے سلسلہ میں رہتے تھے، اس لئے وہ مثل اس بوڑھے آدمی کے تھے جسے لوگ جاننے پہچانتے (ہوں) اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معاملہ چونکہ باہر کے لوگوں سے نہ پڑا تھا، اس لئے وہ مثل اس جوان کے تھے جسے لوگ نہ پہچانتے ہوں، (۱) لہذا راستہ میں جب بھی کوئی آدمی ابو بکر کو ملتا تو وہ ان سے پوچھتا اے ابو بکر تمہارے سامنے یہ کون شخص ہے؟ تو ابو بکر جواب دیتے کہ یہ مجھے راستہ بتانے والا ہے، تو سمجھنے والا اس سے معروف راستہ سمجھتا، حالانکہ ابو بکر کی مراد نیکی کا راستہ تھی، پھر ابو بکر نے ایک جگہ پیچھے مڑ کر دیکھا کہ ایک سوار ان تک پہنچنا چاہتا ہے فوراً ابو بکر نے کہایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سوار ہم تک پہنچنا چاہتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر کر دیکھا تو فرمایا اے اللہ اسے گرا دے، چنانچہ وہ گھوڑے سے گر پڑا پھر وہ گھوڑا کھڑا ہو کر آواز نکالنے لگا، اس سوار نے کہایا رسول اللہ! آپ جس بات کا چاہیں مجھے حکم دیجئے، آپ نے فرمایا کہ تم اسی جگہ

۱۰۹۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقْبَلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ مُرْدِفٌ أَبَا بَكْرٍ وَأَبُو بَكْرٍ شَيْخٌ يُعْرَفُ وَنَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَابٌّ لَا يُعْرَفُ قَالَ فَيَلْقَى الرَّجُلُ أَبَا بَكْرٍ فَيَقُولُ يَا أَبَا بَكْرٍ مَنْ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْكَ فَيَقُولُ هَذَا الرَّجُلُ يَهْدِينِي السَّبِيلَ قَالَ فَيَحْسِبُ الْحَاسِبُ أَنَّهُ إِنَّمَا يَعْنِي الطَّرِيقَ وَإِنَّمَا يَعْنِي سَبِيلَ الْخَيْرِ فَالْتَمَسَتْ أَبُو بَكْرٍ فَاذَاهُمْ بِفَارِسٍ قَدْ لَحِقَهُمْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا فَارِسٌ قَدْ لَحِقَ بِنَا فَالْتَمَسَتْ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلْتَمَسْتُمْ أَصْرَعَهُ فَصَرَعَهُ الْفَرَسُ ثُمَّ قَامَتْ تُحْمِجُهُمْ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مُرْنِي بِمَا شِئْتَ قَالَ فَقِفْ مَكَانَكَ لَا تَتَرَكَنَّ أَحَدًا يَلْحَقُ بِنَا قَالَ فَمَكَانَ أَوَّلِ النَّهَارِ جَاهِدًا عَلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى

(۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق سے دو سال چند مہینے بڑے تھے لیکن اس وقت تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال سیاہ تھے، معلوم ہوتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نوجوان ہیں، لیکن حضرت ابو بکر صدیق کے بال کافی سفید ہو چکے تھے۔ راوی نے اسی کو تعبیر کیا ہے حضرت ابو بکر صدیق چونکہ تاجر تھے اور تجارت کے سلسلے میں سفر کرتے رہتے تھے اس لیے لوگ آپ کو جانتے پہچانتے تھے۔

کھڑے رہو اور کسی کو ہم تک نہ پہنچنے دو، انس کہتے ہیں خدا کی قدرت ہے کہ صبح کو وہ شخص آپ کا دشمن تھا اور شام کو آپ کا دوست بن گیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مقام حرہ) میں اترے اور آپ نے انصار کو بلوا بھیجا، تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور ان دونوں حضرات کو انہوں نے سلام کیا، اور ان سے عرض کیا، نہایت اطمینان کے ساتھ سوار ہو کر چلے، ہم آپ کے مطیع ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر سوار ہو گئے، اور تمام انصار نے انہیں ہتھیاروں سے گھیر لیا (اس وقت) مدینہ میں ایک شورش مچ گیا کہ اللہ کے رسول آگئے، اللہ کے رسول آگئے، لوگ بلندیوں پر چڑھ چڑھ کر دیکھتے تھے اور کہتے تھے، اللہ کے رسول آگئے، اللہ کے رسول آگئے، آپ برابر چلتے رہے یہاں تک کہ ابوایوب انصاری کے مکان کے قریب اترے، آپ ان کے گھر والوں سے باتیں کر رہے تھے کہ حضرت عبداللہ بن سلام نے آپ کی تشریف آوری کی خبر سنی اور وہ اس وقت اپنے گھر والوں کے باغ میں کھجوریں توڑ رہے تھے (یہ خبر سنتے ہی) وہ توڑی ہوئی کھجوریں جلدی سے رکھ کر اپنے ساتھ لئے ہوئے آگئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سن کر پھر اپنے گھر چلے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے لوگوں میں سے کس کا گھر یہاں قریب ہے؟ ابوایوب نے عرض کیا میں ہوں یا رسول اللہ! یہ میرا گھر ہے اور یہ اس کا دروازہ ہے، آپ نے فرمایا تو جاؤ اور ہمارے آرام کرنے کا سامان کرو انہوں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ کی برکت ہے، آپ دونوں صاحبان تشریف لے چلے، پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو حضرت عبداللہ بن سلام آئے اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، اور آپ سچا مذہب لے کر آئے ہیں، یہودی جانتے ہیں کہ میں ان کا سردار اور سردار کا بیٹا ہوں، ان کا بڑا عالم اور بڑے عالم کا بیٹا ہوں، آپ انہیں بلائیے اور میرے اسلام کا انہیں علم ہونے سے پہلے ان سے میرے بارے میں معلومات کیجئے، کیونکہ اگر انہیں میرے اسلام لانے کا علم ہو گیا تو پھر وہ میری نسبت ایسی باتیں کہیں گے جو مجھ میں نہیں ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلا

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ إِجْرَانَهُمَا مَسْلُوحَةً لَهُ
فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَانِبَ
الْحَرَّةِ ثُمَّ بَعَثَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَاءُوا إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَحَفْوَادُؤُهُمَا
بِالسِّلَاحِ فَقِيلَ فِي الْمَدِينَةِ جَاءَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْرَفُوا يَنْظُرُونَ وَيَقُولُونَ
جَاءَ نَبِيُّ اللَّهِ جَاءَ نَبِيُّ اللَّهِ فَأَقْبَلَ بِسَيْرٍ حَتَّى
نَزَلَ جَانِبَ دَارِ أَبِي أَيُّوبَ فَإِنَّهُ لِيَحْدِثُ أَهْلَهُ
إِذْ سَمِعَ بِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ وَهُوَ فِي نَحْلِ
لِأَهْلِهِ يَخْتَرِفُ لَهُمْ فَعَجَّلَ أَنْ يَضَعَ الذِّئِي
يَخْتَرِفُ لَهُمْ فِيهَا فَجَاءَ وَهِيَ مَعَهُ فَسَمِعَ مِنْ
نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى
أَهْلِهِ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ
يُوتُ أَهْلُنَا أَقْرَبُ فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ أَنَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ
هَذِهِ دَارِي وَهَذَا بَابِي قَالَ فَانْطَلِقْ فَهِيَ لَنَا
مَقِيلًا قَالَ قَوْمًا عَلَى بَرَكَةِ اللَّهِ فَلَمَّا جَاءَ نَبِيُّ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
سَلَامٍ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ وَأَنَّكَ جِئْتَ
بِحَقٍّ وَقَدْ عَلِمْتُ يَهُودُ أُنِي سَيِّدُهُمْ وَأَبْنُ سَيِّدِ
هُمْ وَأَعْلَمُهُمْ وَأَبْنُ أَعْلَمِهِمْ فَادْعُهُمْ فَاسْأَلَهُمْ
عَنِّي قَبْلَ أَنْ يَعْلَمُوا أُنِي قَدْ أَسْلَمْتُ فَإِنَّهُمْ أُنْ
يَعْلَمُوا أُنِي قَدْ أَسْلَمْتُ قَالُوا فِي مَالِكٍ فِي
فَارَسَلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلُوا
فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَامَعْشَرَ الْيَهُودِ وَيَلَكُمْ اإِنْتُوا اللَّهَ
فَوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ اإِنْتُمْ تَعْلَمُونَ أُنِي
رَسُولُ اللَّهِ حَقًّا أُنِي جِئْتُكُمْ بِحَقٍّ فَاسْأَلُوا
قَالُوا أَمَا نَعْلَمُهُ قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ فَأَيُّ رَجُلٍ فِيكُمْ عَبْدُ اللَّهِ
بُنْ سَلَامٍ قَالُوا ذَلِكَ سَيِّدُنَا وَأَبْنُ سَيِّدِنَا وَأَعْلَمُنَا

وَابْنُ أَعْلَمَنَا قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ قَالُوا حَاشَ لِلَّهِ مَا كَانَ لِيُسْلِمَ قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ قَالُوا حَاشَ لِلَّهِ مَا كَانَ لِيُسْلِمَ قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ قَالُوا حَاشَ لِلَّهِ مَا كَانَ لِيُسْلِمَ قَالَ يَا ابْنَ سَلَامٍ أَخْرِجْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ يَامَعْشَرَ الْيَهُودِ اتَّقُوا اللَّهَ فَوَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِنْكُمْ لَتَعْلَمُونَ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ وَإِنَّهُ جَاءَ بِحَقِّ فَقَالُوا كَذَبْتَ فَأَخْرَجَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

بھیجا جب وہ اندر داخل ہو گئے تو آپ نے فرمایا اے جماعت یہود! تمہارا ناس ہو اللہ سے ڈرو کیونکہ اس ذات کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں تم جانتے ہو کہ میں اللہ کا سچا رسول ہوں اور سچا مذہب لے کر تمہارے پاس آیا ہوں، لہذا مسلمان ہو جاؤ انہوں نے کہا کہ ہمیں یہ بات معلوم نہیں ہے، تین مرتبہ یہی کہا، آپ نے فرمایا اچھا بتاؤ عبد اللہ بن سلام تم میں کیسے شخص ہیں، انہوں نے کہا وہ ہمارے سردار اور سردار کے بیٹے بڑے عالم کے بیٹے ہیں، آپ نے فرمایا اچھا بتاؤ اگر وہ مسلمان ہو جائیں انہوں نے کہا خدا نہ کرے وہ مسلمان کیسے ہو سکتے ہیں، آپ نے فرمایا اچھا بتاؤ اگر وہ مسلمان ہو جائیں انہوں نے کہا خدا نہ کرے وہ مسلمان ہو ہی نہیں سکتے آپ نے فرمایا اے ابن سلام ذرا ان کے سامنے تو آؤ، وہ باہر نکلے اور کہا اے جماعت یہود! اللہ سے ڈرو کیونکہ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں یقیناً تم جانتے ہو کہ یہ اللہ کے رسول ہیں اور سچا مذہب لے کر آئے ہیں، یہودی کہنے لگے تم جھوٹے ہو پھر آپ نے ان کو باہر نکلوا یا۔

۱۰۹۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ فَرَضٌ لِلْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ أَرْبَعَةُ الْأَلْفِ فِي أَرْبَعَةِ وَفَرَضٌ لِابْنِ عُمَرَ ثَلَاثَةُ الْأَلْفِ وَخَمْسِمِائَةٍ فَقِيلَ لَهُ هُوَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَلَمْ نَقْصُصْهُ مِنْ أَرْبَعَةِ الْأَلْفِ فَقَالَ إِنَّمَا هَاجَرَ بِهِ أَبَوَاهُ يَقُولُ لَيْسَ هُوَ كَمَنْ هَاجَرَ بِنَفْسِهِ .

۱۰۹۴۔ محمد بن کثیر سفیان اعمش ابو وائل حضرت خباب سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی۔

۱۰۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۰۹۵۔ مسدد، یحییٰ، اعمش، شقیق بن سلمہ حضرت خبابؓ سے

۱۰۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

(۱) مہاجرین اولین سے مراد یا تو وہ صحابہ ہیں جنہوں نے قبلین کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی تھی، یا وہ صحابہ مراد ہیں جو بدر میں شریک رہے۔

روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محض لوجہ اللہ ہجرت کی، اور ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے ہاں جمع ہو گیا، اب ہم میں سے بعض وہ ہیں جو دنیا سے اس طرح گزر گئے کہ انہوں نے اپنے اجر میں سے (دنیا میں) کچھ بھی نہیں لیا، انہیں میں سے مصعب بن عمیر بھی ہیں، جو احد کے دن شہید ہوئے تو ہمیں ان کو کفن دینے کے لئے علاہ ایک کمل کے کچھ بھی نہ ملا، وہ کمل بھی اتنا چھوٹا تھا کہ جب ہم اس سے ان کا سر ڈھانپتے تو پاؤں کھل جاتے، اور جب پاؤں ڈھانپتے تو سر کھل جاتا، تو ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ ہم کمل سے سر چھپادیں، اور پاؤں اذخر گھاس سے ڈھانپ دیں، اور بعض ہم میں سے وہ ہیں کہ ان کے لئے ان کا پھل دنیا ہی میں پک گیا اور وہ اس سے نفع اندوز ہو رہے ہیں۔

۱۰۹۶۔ یحییٰ بن بشر، روح، عوف، معاویہ بن قرہ حضرت ابو بردہ بن ابو موسیٰ اشعرئی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ آپ کو معلوم ہے کہ میرے والد نے آپ کے والد سے کیا کہا تھا؟ میں نے کہا نہیں تو انہوں نے کہا کہ میرے والد نے آپ کے والد سے یہ فرمایا تھا کہ اے ابو موسیٰ کیا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہمارا اسلام، ہماری ہجرت، ہمارا جہاد اور ہر وہ کام جو ہم نے آپ کے ساتھ یعنی آپ کے زمانہ میں کیا، قائم رہے، یعنی اس کا ثواب ہم کو مل جائے اور جتنے ہم نے عمل آپ کے بعد کئے ہیں، ان سے برابر چھوٹ جائیں کہ نہ نیکیوں کا ثواب ملے اور نہ گناہوں کا عذاب، تو آپ کے والد نے میرے والد سے کہا، نہیں بھائی، بخدا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جہاد کئے، نمازیں پڑھیں، روزے رکھے بہت سے نیک کام کئے اور بہت سے آدمی ہمارے ہاتھوں پر اسلام لائے اور ہمیں ان کے ثواب کی امید ہے، میرے والد نے کہا لیکن میں اس ذات کی قسم کھاتا ہوں جس کے قبضہ میں عمرؓ کی جان ہے یہ چاہتا ہوں کہ ہمارا وہ عمل تو باقی رہے، اور جتنے اعمال ہم نے آپ کے بعد کئے ہیں ان سے برابر چھوٹ جائیں تو میں نے کہا بخدا! آپ کے والد میرے والد سے افضل ہیں۔

الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيقَ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَابٌ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِي وَجْهَ اللَّهِ وَوَجِبَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا تُكْفَنُهُ فِيهِ إِلَّا نَمْرَةً كُنَّا إِذَا غَطَيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ فَإِذَا غَطَيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَعْطِيَ رَأْسَهُ بِهَا وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنْ أَذْخِرٍ وَمِنَّا مَنْ آيَنَتْ لَهُ نَمْرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِيهَا .

۱۰۹۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَشْرٍ حَدَّثَنَا رُوْحٌ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ قَالَ قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ هَلْ تَدْرِي مَا قَالَ أَبِي لِأَبِيكَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنَّ أَبِي قَالَ لِأَبِيكَ يَا أَبَا مُوسَى هَلْ يَسُرُّكَ إِسْلَامُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِجْرَتُنَا مَعَهُ وَجِهَادُنَا مَعَهُ وَعَمَلُنَا كُلَّهُ مَعَهُ بَرَدَلْنَا وَأَنْ كُلَّ عَمَلٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدَهُ نَجُونَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ فَقَالَ أَبُوكَ لِأَبِي لَا وَاللَّهِ قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَيْنَا وَصُمْنَا وَعَمَلْنَا خَيْرًا كَثِيرًا وَأَسْلَمَ عَلَى أَيْدِينَا بَشَرٌ كَثِيرٌ وَإِنَّا لَنَرْجُوا ذَلِكَ فَقَالَ أَبِي لِكَيْنِي أَنَا وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنَّ ذَلِكَ بَرَدَلْنَا وَأَنْ كُلَّ شَيْءٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدَهُ نَجُونَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ فَقُلْتُ إِنَّ أَبَاكَ وَاللَّهِ خَيْرٌ مِنْ أَبِي .

۱۰۹۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ أَوْ بَلَعْنِي عَنْهُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا قِيلَ لَهُ هَاجِرَ قَبْلَ أَبِيهِ يَغْضَبُ قَالَ وَقَدِمْتُ أَنَا وَعُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْنَاهُ قَائِلًا قَرَجَعْنَا إِلَى الْمَنْزِلِ فَارْسَلَنِي عُمَرُ وَقَالَ أَذْهَبَ فَاَنْظُرْ هَلْ اسْتَيْقَظَ فَأَتَيْتُهُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَبَايَعْتُهُ ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلَى عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّهُ قَدْ اسْتَيْقَظَ فَاَنْطَلَقْنَا إِلَيْهِ نُهْرُولُ هِرُولَةً حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهِ فَبَايَعَهُ ثُمَّ بَايَعْتُهُ .

۱۰۹۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَوْسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي اسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ قَالَ ابْتِاعَ أَبُو بَكْرٍ مِنْ عَازِبٍ رَحْلًا فَحَمَلَتْهُ مَعَهُ قَالَ فَسَأَلَهُ عَازِبٌ عَنْ مَسِيرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَدَ عَلَيْنَا بِالرَّصَدِ فَخَرَجْنَا لَيْلًا فَاحْتَسْنَا لَيْلَتَنَا وَيَوْمَنَا حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ ثُمَّ رُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ فَأَتَيْنَاهَا وَلَهَا شَيْءٌ مِنْ ظِلِّ قَالَ فَفَرَشْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرُورَةً مَعِيَ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْطَلَقْتُ أَنْفَضُ مَا حَوْلَهُ فَإِذَا أَنَا بِرَاعٍ قَدْ أَقْبَلَ فِي غَنِيمَةٍ يُرِيدُ مِنَ الصَّخْرَةِ مِثْلَ الَّذِي أَرَدْنَا فَسَأَلْتُهُ لِمَنْ أَنْتَ يَا غَلَامُ فَقَالَ أَنَا لِفُلَانٍ فَقُلْتُ لَهُ هَلْ فِي غَنَمِكَ مِنْ لَبَنٍ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ لَهُ هَلْ أَنْتَ حَالِبٌ قَالَ نَعَمْ فَآخَذَ شَاةً مِنْ غَنَمِهِ فَقُلْتُ لَهُ

۱۰۹۷۔ محمد بن صباح، اسماعیل، عاصم، ابو عثمان فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابن عمرؓ سے کہا جاتا کہ انہوں نے اپنے والد سے پہلے ہجرت کی ہے، تو وہ ناراض ہو جاتے (۱) اور فرماتے کہ (ہجرت کر کے) میں اور حضرت عمرؓ دونوں ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، ہم نے آپ کو سوتا ہوا پایا، تو ہم گھر کو واپس چلے گئے، پھر مجھے حضرت عمرؓ نے بھیجا اور کہا کہ جا کر دیکھو کیا آپ بیدار ہو گئے ہیں؟ میں آپ کے پاس آیا اور اندر چلا گیا پھر میں نے آپ سے بیعت کی، پھر میں حضرت عمرؓ کے پاس آیا اور انہیں بتایا کہ آپ بیدار ہو چکے ہیں، لہذا ہم دونوں دوڑتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، حضرت عمرؓ اندر چلے گئے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی پھر میں نے بیعت کی۔

۱۰۹۸۔ احمد بن عثمان، شریح بن مسلمہ، ابراہیم بن یوسف، ان کے والد ابو اسحاق حضرت براء (بن عازب) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ نے (میرے والد) عازب سے ایک کجاوہ خریدا، میں اس کجاوہ کو اٹھا کر ان کے ساتھ لے کر چلا، تو عازب نے حضرت ابو بکرؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر (ہجرت) کی کیفیت پوچھی، حضرت ابو بکرؓ نے کہا ہم پر گماشتے مقرر تھے، پس ہم (غار ثور سے) رات کو نکلے اور ایک شب روز تیز چلتے رہے، یہاں تک کہ دوپہر ہو گئی، ہمیں ایک چٹان نظر آئی، ہم اس کے پاس آ گئے اور اس چٹان کا تھوڑا سا سایہ تھا، میں نے اپنی ایک پوشتین جو میرے پاس تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے بچھا دی، آپ اس پر لیٹ گئے میں ادھر ادھر دیکھنے کے لئے چلا تو میں نے ایک چرواہے کو دیکھا جو کچھ بکریاں لئے سامنے سے آرہا تھا، اور وہ بھی اس چٹان کے سایہ کی تلاش میں آیا تھا میں نے اس سے پوچھا تو کس کا غلام ہے؟ اس نے کہا فلاں کا، میں نے کہا تیری بکریوں میں کچھ دودھ ہے؟ اس نے کہا ہاں! میں نے کہا کیا تو دودھ دے سکتا ہے؟ اس نے کہا ہاں! پھر اس نے ایک بکری پکڑی، میں

(۱) اس بات سے بظاہر چونکہ حضرت ابن عمرؓ کی اپنے والد حضرت عمرؓ پر فضیلت معلوم ہوتی ہے اس لیے اگر کوئی اس طرح کی بات کہتا تو آپ غصے ہو جایا کرتے تھے۔ آپ نے بتلایا کہ حقیقت صرف اتنی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کے بعد بیعت میں نے پہلے کر لی تھی، پھر حضرت عمرؓ نے کی، ورنہ ہجرت تو اکٹھے ہی تھی۔

نے اس سے کہا کہ اس کا تھن صاف کر لے، پھر اس نے تھوڑا سا دودھ دوبا، میرے پاس کپڑے سے ڈھکا ہوا ایک برتن تھا جسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے باندھ رکھا تھا میں نے اس دودھ میں پانی ڈالا یہاں تک کہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا، پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ پی لیجئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا۔ یہاں تک کہ میں خوش ہو گیا پھر ہم نے (وہاں سے) کوچ کیا اور تلاش کرنے والے پیچھے پیچھے (آ رہے) تھے، حضرت براء (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو بکرؓ کے ساتھ ان کے گھر میں چلا گیا تو ان کی صاحبزادی حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) لیٹی ہوئی تھیں انہیں بخار آگیا تھا تو میں نے ان کے والد (حضرت ابو بکرؓ) کو دیکھا کہ انہوں نے ان کا رخسار چوما اور پھر پوچھا بیٹی طبیعت کیسی ہے۔

۱۰۹۹۔ سلیمان بن عبد الرحمن، محمد بن حمیر، ابراہیم بن ابی عبیدہ، عقبہ بن وساح خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ کے اصحاب میں کھجڑی بالوں والا سوائے حضرت ابو بکرؓ کے کوئی نہیں تھا، انہوں نے وسمہ کا خضاب لگایا، حیم، ولید، اوزاعی، ابو عبیدہ، عقبہ بن وساح حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو آپ کے اصحاب میں سب سے زیادہ عمر رسیدہ حضرت ابو بکرؓ تھے، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنی داڑھی پر مہندی اور وسمہ کا خضاب لگایا حتیٰ کہ وہ تیز سرخ ہو گئی۔

۱۱۰۰۔ اصحٰب ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ نے (قبیلہ) کلب کی ایک عورت سے جس کا نام ام بکر تھا، نکاح کیا جب حضرت ابو بکرؓ نے ہجرت کی تو اسے طلاق دے دی، اس کے بعد ام بکر کے چچا زاد بھائی نے اس سے نکاح کر لیا، یہ وہی شاعر ہے جس نے یہ قصیدہ بدر میں مقتول کفار قریش کے مرثیہ میں کہا ہے۔

انْفُضِ الصَّرْعَ قَالَ فَحَلَبَ كُنْبَةً مِنْ لَبَنٍ وَمَعِيَ
إِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ عَلَيْهَا خِرْقَةٌ قَدْ رَوَّاتَهَا لِرَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَّيْتُ عَلَى اللَّبَنِ
حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَشَرِبَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى رَضِيْتُ
ثُمَّ ارْتَحَلْنَا وَالطَّلَبُ فِي إِرْنَا قَالَ الْبَرَاءُ
فَدَخَلْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ عَلَى أَهْلِهِ فَإِذَا عَائِشَةُ
ابْنَتُهُ مُضْطَجِعَةٌ قَدْ أَصَابَتْهَا حُمَّى فَرَأَيْتُ أَبَاهَا
فَقَبَّلَ خَدَّهَا وَقَالَ كَيْفَ أَنْتِ يَا بِنْتِي .

۱۰۹۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمِيرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي
عَبْدَةَ أَلْ عَقْبَةَ بْنُ وَسَّاحٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَنَسٍ خَادِمِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ
وَلَيْسَ فِي أَصْحَابِهِ أَشْمَطُ غَيْرُ أَبِي بَكْرٍ
فَعَطَفَهَا بِالْحِنَاءِ وَالْكَثْمِ وَقَالَ دُحِيمٌ حَدَّثَنَا
الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ عَنْ
عُقْبَةَ بْنِ وَسَّاحٍ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمَدِينَةَ فَكَانَ أَنَسُ أَصْحَابِهِ أَبُو بَكْرٍ فَعَلَقَهَا
بِالْحِنَاءِ وَالْكَثْمِ حَتَّى قَنَّا لَوْنَهَا .

۱۱۰۰۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ
يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ
عَائِشَةَ أَلْ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً
مِنْ كَلْبٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ بَكْرٍ فَلَمَّا هَاجَرَ أَبُو بَكْرٍ
طَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا ابْنُ عَمِّهَا هَذَا لِلشَّاعِرِ الَّذِي
قَالَ هَذِهِ الْقَصِيدَةُ رَتَى كُفَّارُ قُرَيْشٍ .

اور قلیب بدر (۱) میں (وہ لوگ) نہیں رہے تھے (جو مالک تھے ان پیالوں کے جو) شیریں لکڑی کے ہوں اور اونٹ کے کوہان جو گوشت سے مزین ہوں اور قلیب بدر میں گانے والیاں اور شراب پینے میں شریک لوگ بھی نہیں رہے مجھے ام بکر سلامتی کے لئے دعائیں دیتی ہے، حالانکہ میری قوم (کی ہلاکت) کے بعد میری سلامتی کہاں؟ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم سے کہتے ہیں کہ ہم دوبارہ زندہ ہوں گے حالانکہ ہڈیاں اور کھوپڑیاں کیسے زندہ ہو سکتی ہیں۔

۱۱۰۱۔ موسیٰ بن اسماعیل، ہمام، ثابت، انس، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار (ثور) میں تھا، جب میں نے اپنا سر اٹھایا تو لوگوں کے پاؤں دیکھے، میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر ان میں سے کوئی اپنی نظر نیچی کرے تو ہمیں دیکھ لے گا، آپ نے فرمایا ابو بکر خاموش رہو (ہم) دو آدمی ہیں (مگر ہمارے ساتھ) اللہ تیسرا ہے۔

۱۱۰۲۔ علی بن عبد اللہ، ولید بن مسلم، اوزاعی (دوسری سند) محمد بن یوسف، اوزاعی، زہری، عطاء بن یزید، لیثی، حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک اعرابی آیا اور آپ سے ہجرت کے بارے میں دریافت کرنے لگا، تو آپ نے ارشاد فرمایا ارے ہجرت کا معاملہ بہت سخت ہے، کیا تیرے پاس کچھ اونٹ ہیں؟ اس نے کہا ہاں! آپ نے فرمایا کیا تو ان کا صدقہ دیتا ہے؟ اس نے کہا ہاں! آپ نے فرمایا کیا تو ان کا دودھ بھی خیرات کرتا ہے؟ اس نے کہا ہاں! آپ نے فرمایا کہ پانی پر لانے کے دن کیا تو ان کا دودھ دودھ کر فقیروں کو دیتا ہے؟ اس نے کہا ہاں! آپ نے فرمایا اب اگر تو سمندر پار بھی (جا کر) عمل کرے تو اللہ تعالیٰ تیرے اعمال (کے ثواب) میں کچھ بھی کمی نہیں کرے گا۔

باب ۴۶۰۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے

(۱) وَمَا ذَا بِالْقَلِيبِ قَلِيبٌ بَدْرٍ
(۲) مِنَ الشَّيْزَى تُزَيَّنُ بِالسَّامِ
(۳) وَمَا ذَا بِالْقَلِيبِ قَلِيبٌ بَدْرٍ
(۴) مِنَ الْقَيْنَاتِ وَالشَّرِبِ الْكَرَامِ
(۵) تُحْيِي بِالسَّلَامَةِ أُمُّ بَكْرٍ
(۶) وَهَلْ لِي بَعْدَ قَوْمِي مِنْ سَلَامٍ!
(۷) يُحَدِّثُنَا الرَّسُولُ بِأَنْ سَنَحْيَا!
(۸) وَكَيْفَ حَيَاةَ أَصْدَاءٍ وَهَامٍ!

۱۱۰۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِأَقْدَامِ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَوْ أَنَّ بَعْضَهُمْ طَاطَاءَ بَصْرَةَ رَأْنَا قَالَ اسْكُتْ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّنِ الْإِنْسَانُ اللَّهُ ثَالِثُهُمَا .

۱۱۰۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الْهَجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنَّ الْهَجْرَةَ شَانُهَا شَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتُعْطَى صَدَقَتُهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَمْنَحُ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَحْلُبُهَا يَوْمَ وَرُودِهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتْرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا .

۴۶۰۔ بَابُ مَقْدَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

(۱) قلیب بدر یہ وہی کنواں ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے بدر میں مرنے والے کفار کے لاشیں ڈالی گئیں تھیں۔

اصحابہ کی مدینہ میں تشریف آوری کا بیان۔

۱۱۰۳۔ ابوالولید شعبہ، ابواسحاق، حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے (مدینہ میں) ہمارے پاس مصعب بن عمیرؓ اور ابن ام مکتوم آئے تھے ان کے بعد عمار بن یاسر اور بلالؓ تشریف لائے تھے۔

۱۱۰۴۔ محمد بن بشارت، غندر، شعبہ، ابواسحاق، حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس (مدینہ میں) سب سے پہلے حضرت مصعب بن عمیرؓ اور ابن مکتوم آئے تھے اور یہ دونوں حضرات لوگوں کو قرآن پڑھاتے تھے، پھر حضرت بلالؓ، سعدؓ اور عمار بن یاسر آئے پھر عمر بن خطابؓ میں صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تشریف لائے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں نے اہل مدینہ کو کبھی اتنا خوش نہیں دیکھا جتنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم رنجہ فرمانے سے (خوشی کا یہ عالم تھا) کہ لونڈیاں تک یہ کہتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے، اور جب آپ تشریف لائے تو میں (اس وقت) سبح اسم ربك الاعلیٰ مفصل کی چند سورتوں کے ساتھ پڑھ چکا تھا۔

۱۱۰۵۔ عبد اللہ بن یوسف، مالک، ہشام بن عروہ، ان کے والد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو حضرت ابو بکر اور حضرت بلال کو بخار آگیا میں ان دونوں کے پاس گئی، اور میں نے کہا ابا جان طبیعت کیسی ہے؟ اور اے بلال تمہاری طبیعت کیسی ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ کا یہ حال تھا کہ جب انہیں بخار چڑھتا تو وہ یہ شعر پڑھتے۔

ہر شخص اپنے گھر والوں میں صبح کرتا ہے اور موت اس کے جوتے کے تمہ سے بھی زیادہ قریب ہے
اور بلال کا بخار اترتا تو وہ زور زور سے یہ اشعار پڑھتے تھے۔

وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ الْمَدِينَةَ .

۱۱۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنَا أَبُو إِسْحَاقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَوَّلَ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ ثُمَّ قَدِمَ عَمَارُ بْنُ يَاسِرٍ وَبِلَالٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ .

۱۱۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَوَّلَ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَا يُقَرِّئَانِ النَّاسَ فَقَدِمَ بِلَالٌ وَسَعْدٌ وَعَمَارُ بْنُ يَاسِرٍ ثُمَّ قَدِمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي عِشْرَيْنَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْتُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَرَحُوا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَعَلَ الْإِمَاءُ يَقْلَنُ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا قَدِمَ حَتَّى قَرَأْتُ سَبِّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فِي سُورَةِ مِنَ الْمُفَصَّلِ .

۱۱۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ قَالَتْ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَتْ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَى يَقُولُ ۝

(۱) كُلُّ امْرُئٍ مُصَبِّحٌ فِي أَهْلِهِ
(۲) وَالْمَوْتُ أَذْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ
وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أَقْلَعَ عَنْهُ الْحُمَى يَرْفَعُ عَقِيرَتَهُ وَيَقُولُ ۝

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ آيَتُنَّ لَيْلَةَ
يَوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخَرْتُ وَجَلِيلُ
وَهَلْ أَرَدْتُ يَوْمًا مَيَاةَ مَجْنِيَّةٍ
وَهَلْ يَبْذُونُ لِي شَامَةً وَطَفِيلُ
قَالَتْ عَائِشَةُ فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ حَبِّبِ إِلَيْنَا
الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ وَصَحِّحْنَا وَبَارِكْ
لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَانْقُلْ حُمَاهَا فَاجْعَلْهَا
بِالْحُفَّةِ.

کاش مجھے معلوم ہو جاتا کہ کیا میں کوئی رات وادی (مکہ)
میں گزار سکوں گا کہ میرے چاروں طرف ازخراور جلیل گھاس ہو
اور مجھ نہ نامی چشمے پر کب پہنچوں گا اور مجھے شامہ
اور طفیل نامی پہاڑیاں بھی دکھائی دیں گی
حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
آئی اور یہ حالت آپ کو بتائی، تو آپ نے یہ دعا فرمائی اے خدا مہینہ
ہمیں محبوب بنادے جیسا کہ مکہ سے ہمیں محبت ہے بلکہ اس سے بھی
زیادہ، اس کی آب و ہوا کو صحت بخش بنادے، اس کے مد اور صاع
(دو پیانہ ہیں) میں ہمارے لئے برکت دے اور اس کے بخار کو منتقل
کر کے حوفہ (۱) بھیج دے۔

۱۱۰۶۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
هَيْشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ
أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيٍّ أَخْبَرَهُ دَخَلْتُ عَلَى
عُثْمَانَ وَقَالَ بَشِّرْ بَنَ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ
الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ
بْنَ عَدِيٍّ بَنَ خِيَارَ أَخْبَرَهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى
عُثْمَانَ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللَّهَ بَعَثَ
مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَكُنْتُ
مِمَّنْ اسْتَجَابَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَأَمِنَ بِمَا بَعَثَ بِهِ
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ هَاجَرْتُ
هِجْرَتَيْنِ وَنِلْتُ صَهْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُهُ فَوَاللَّهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا
عَشَشْتُهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ تَابَعَهُ إِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ
حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ مِثْلَهُ.

۱۱۰۶۔ عبد اللہ بن محمد، ہشام، معمر، زہری، عروہ، عبید اللہ بن عدی
سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان کے پاس
آیا (دوسری سند) بشر بن شعیب، ان کے والد، زہری، عروہ بن
زبیر، عبید اللہ بن عدی بن خیار سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے
ہیں کہ میں حضرت عثمانؓ کے پاس آیا تو انہوں نے تشہد پڑھا پھر
فرمایا اما بعد! اللہ تعالیٰ نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو سچا نبی بنا دیا
کر بھیجا ہے اور میں ان میں سے تھا جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے
رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی دعوت پر لبیک کہی اور جو کچھ محمد صلی
اللہ علیہ وسلم لائے تھے اس پر ایمان لائے، پھر میں نے دو ہجرتیں
کیں اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دامادی کا شرف
حاصل کیا، اور آپ سے بیعت کی، بخدا نہ میں نے آپ کی نافرمانی
کی نہ آپ کے ساتھ دھوکہ کیا یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا
اسحاق کلبی نے زہری سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے۔

۱۱۰۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي
ابْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَأَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ
ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ
رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ وَهُوَ بِمَنَى فِي آخِرِ حَجَّةٍ

۱۱۰۷۔ یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، مالک (دوسری سند) یونس، ابن
شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے
ہیں وہ فرماتے ہیں کہ عبد الرحمن بن عوف اپنے گھر واپس جا رہے
تھے اور وہ اس وقت حضرت عمرؓ کے ساتھ ان کے آخری حج میں منی
میں مقیم تھے، تو میں انہیں (راستہ میں) مل گیا انہوں نے مجھ سے کہا

(۱) مجھ مدینہ سے سات منزلوں کے فاصلے پر ایک جگہ کا نام ہے اس وقت یہ جگہ یہودیوں کا مسکن تھی۔

کہ (حضرت عمرؓ نے لوگوں کے سامنے موسم حج میں وعظ کا ارادہ فرمایا تو) میں نے ان سے کہا اے امیر المؤمنین! حج میں ہر قسم کے لوگ جمع ہوتے ہیں، میری رائے یہ ہے کہ آپ انہیں چھوڑ دیں (یعنی انہیں وعظ نہ فرمائیں) حتیٰ کہ آپ مدینہ چلیں (تو وہاں وعظ فرمائیے) کیونکہ وہ دار ہجرت اور دار السنۃ ہے وہاں آپ کو سمجھ دار شریف اور عقل مند حضرات ملیں گے، جو آپ کی بات کو اچھی طرح سمجھ سکیں گے، لہذا حضرت عمرؓ نے یہ رائے پسند فرمائی اور فرمایا سب سے پہلے میں مدینہ ہی میں جا کر وعظ کہوں گا۔

۱۱۰۸۔ موسیٰ بن اسماعیل، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، خارجہ بن زید بن ثابتؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ام علاء نے جو ان عورتوں میں سے ہیں، جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی، فرمایا کہ جب انصار نے مہاجرین کی سکونت کے سلسلہ میں قرعہ اندازی کی تو حضرت عثمان بن مظعون ان کے حصہ میں آئے وہ کہتی ہیں کہ پھر عثمان ہمارے یہاں بیمار ہو گئے، تو میں نے ان کی بیماری میں دیکھ بھال کی، حتیٰ کہ ان کا انتقال ہو گیا ہم نے انہیں ان کے کپڑوں میں چھوڑ دیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے تو میں نے عثمان کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ اے ابو سائب تم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو، میں شہادت دیتی ہوں کہ یحییٰ اللہ نے تمہیں نوازا ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں نوازا ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، میں نہیں جانتی لیکن اگر ان پر نوازشیں نہ ہوں تو کون ہے (جس پر نوازشیں ہوں) آپ نے فرمایا، دیکھو! عثمان کا تو بخدا انتقال ہو گیا، اور میں ان کے بارے اچھی امیدیں رکھتا ہوں، اور بخدا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں مجھے یہ معلوم نہیں کہ میرے ساتھ (اللہ کے یہاں) کیا معاملہ ہو گا، وہ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا آج کے بعد میں کسی کی تقدیر نہیں کروں گی، وہ کہتی ہیں کہ مجھے اس بات سے کافی رنج ہوا، پھر میں سو گئی تو مجھے خواب میں عثمان بن مظعون کی ایک نہر آئی جو بہہ رہی تھی، میں نے آپ کو آکر بتایا تو آپ نے فرمایا کہ یہ ان کا عمل (نیک) ہے۔

حَجَّهَا عُمَرُ فَوَجَدْنِي فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رِعَاءَ النَّاسِ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تُمَهِّلَ حَتَّى تَقْدَمَ الْمَدِينَةَ فَإِنَّهَا دَارُ الْهَجْرَةِ وَالسُّنَّةِ وَتَخْلُصُ لِأَهْلِ الْفَقْهِ وَأَشْرَافِ النَّاسِ وَذَوِي رَأْيِهِمْ قَالَ عُمَرُ لَا قَوْمَ فِي أَوَّلِ مَقَامٍ أَقْوَمُهُ بِالْمَدِينَةِ .

۱۱۰۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ خَارِجَةَ بِنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِمْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ طَارَ لَهُمْ فِي السُّكْنَى حِينَ اقْتَرَعَتِ الْأَنْصَارُ عَلَى سُكْنَى الْمُهَاجِرِينَ قَالَتْ أُمُّ الْعَلَاءِ فَاشْتَكَى عُثْمَانُ عِنْدَنَا فَمَرَضَتْهُ حَتَّى تَوَفَّيَ وَجَعَلْنَاهُ فِي أَنْوَابِهِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ شَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللَّهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّ اللَّهَ أَكْرَمَهُ قَالَتْ قُلْتُ لَا أَدْرِي بِأَيِّ أَنتَ وَأُمِّي يَارَسُولَ اللَّهِ فَمَنْ؟ قَالَ أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ وَاللَّهُ الْبَقِيَّةُ وَاللَّهُ إِنِّي لَأَرْجُوا لَهُ الْخَيْرَ وَمَا أَدْرِي وَاللَّهُ وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ مَا يَفْعَلُ بِي قَالَتْ قَوْلَ اللَّهِ لَا أَزْكِي أَحَدًا بَعْدَهُ قَالَتْ فَأَخْبَرْتَنِي ذَلِكَ فَنِمْتُ فَأَرَيْتُ لِعُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ عَيْنًا تَجْرِي فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ذَلِكَ عَمَلُهُ .

۱۱۰۹۔ عبید اللہ بن سعید، ابواسامہ، ہشام، ان کے والد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ بعثت کے دن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فائدہ کے لئے پہلے سے معین فرمایا تھا (یعنی ان لوگوں کے اسلام لانے کا یہ ذریعہ بنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے تو ان کی جماعت میں پھوٹ پڑ چکی تھی اور ان کے سردار مارے جا چکے تھے۔

۱۱۱۰۔ محمد بن ثنی، غندر، شعبہ، ہشام ان کے والد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن حضرت عائشہ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ حضرت ابو بکرؓ بھی اندر گئے، اس وقت حضرت عائشہ کے پاس دو لڑکیاں ان رجزیہ اشعار کو گا رہی تھی جو انصار نے جنگ بعثت میں کہے تھے، تو حضرت ابو بکر نے دو مرتبہ کہا شیطانی راگ اور آنحضرت کے قریب، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں رہنے دو اے ابو بکر دیکھو، ہر قوم میں خوشی کا دن ہوتا ہے اور یہ ہماری خوشی کا دن ہے۔

۱۱۱۱۔ مسدد، عبد الوارث (دوسری سند) اسحاق بن منصور، عبد الصمد، ان کے والد، ابوالتیاح، یزید بن حمید ضعی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو اعلیٰ مدینہ میں قبیلہ بنو عمرو بن عوف میں قیام فرمایا، آپ وہاں چودہ دن رہے، پھر آپ نے بنو النجار کی جماعت کو بلا بھیجا تو وہ ہتھیار سجا کر آئے، حضرت انس کہتے ہیں کہ اب بھی میری آنکھوں میں وہ نقشہ پھر رہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے آپ کے پیچھے (اپنی سواری پر) حضرت ابو بکرؓ اور بنو نجار کی جماعت آپ کو گھیرے میں لئے ہوئے تھی یہاں تک کہ آپ نے اپنا اسباب ابو ایوب کے احاطہ میں اتار دیا، حضرت انس کہتے ہیں کہ جہاں نماز کا وقت ہو جاتا آپ وہیں نماز پڑھ لیتے اور (بعض اوقات) بکریوں کے بازو میں بھی نجاست سے ایک طرف ہو کر پڑھ لیتے، پھر آپ نے مسجد کی تعمیر کا حکم دیا اور بنو نجار کو بلا بھیجا، جب وہ آگئے تو آپ نے فرمایا اے بنو نجار تم اپنے

۱۱۰۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَوْمَ بُعَاثٍ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَقَدْ افْتَرَقَ مَلُوكُهُمْ وَقِيلَتْ سَرَاتُهُمْ فِي دُخُولِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ.

۱۱۱۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا يَوْمَ فِطْرِ أَوْ أَضْحَى وَعِنْدَهَا قَتِينَتَانِ تُغْنِيَانِ بِمَا تَقَادَفَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَرَّ الشَّيْطَانُ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَإِنَّ عِيدَنَا هَذَا الْيَوْمَ.

۱۱۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ يَزِيدُ بْنُ حُمَيْدٍ الضَّبْعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ نَزَلَ فِي عِلْوِ الْمَدِينَةِ فِي حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ فَأَقَامَ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى مَلَائِئِ بْنِ النَّجَّارِ قَالَ فَجَاءَ وَامْتَقَلِدِي سَيُوفَهُمْ قَالَ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَبُو بَكْرٍ رَدْفُهُ وَمَلَائِئِ بْنِ النَّجَّارِ حَوْلَهُ حَتَّى أَلْقَى بِفَنَاءِ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ فَكَانَ يُصَلِّي حَيْثُ أَدْرَكَهُ الصَّلَاةُ وَيُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ أَمَرَ بِنَاءَ الْمَسْجِدِ

اس باغ کو میرے ہاتھ بیچ ڈالو، تو انہوں نے کہا نہیں خدا کی قسم! ہم اس کی قیمت اللہ کے یہاں ثواب کی شکل میں لیں گے، حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ اس جگہ یہ چیزیں تھیں جو میں تمہیں بتاتا ہوں یعنی مشرکوں کی قبریں، وہاں ویرانہ بھی تھا البتہ کچھ درخت خرما کے بھی تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کی قبریں تو حکم دے کر کھدوا ڈالیں، اور ویرانہ کو برابر کر دیا اور درختوں کو کٹوا ڈالا، پھر صحابہؓ نے مسجد کے قبلہ کی جانب ان درختوں کو ایک قطار میں نصب کر دیا اور اس کے بیچ میں پتھر رکھ دیئے، حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ صحابہؓ پتھر ڈھور رہے تھے اور جزر پڑھ رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ کہہ رہے تھے اے خدا عیش تو آخرت کا ہے انصار اور مہاجرین کی مدد فرما۔

باب ۴۶۱۔ مہاجر کا مکہ میں حج ادا کرنے کے بعد ٹھہرنے کا بیان۔

۱۱۱۲۔ ابراہیم بن حمزہ حاتم، عبد الرحمن بن حمید زہری سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن عبد العزیز نے سائب بن اخت نمر سے دریافت کیا کہ تم نے (مہاجر کے لئے بعد حج) مکہ میں ٹھہرنے کے بارے میں کیا سنا ہے؟ انہوں نے کہا میں نے علاء بن حضرمی سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہاجر کو طواف صدر کے بعد تین دن مکہ میں ٹھہرنے کی اجازت ہے (۱)۔

باب ۴۶۲۔ یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے۔

۱۱۱۳۔ عبد اللہ بن مسلمہ، عبد العزیز، ان کے والد، سہل بن سعد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے (سنہ تاریخ) کا شمار نہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے کیا نہ وفات سے بلکہ آپ کے مدینہ تشریف لانے سے کیا۔

۱۱۱۴۔ مسدد، یزید بن زریج، معمر زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ نماز دو دو رکعت

فَارْسَلَ إِلَى مَلَاءِ بَنِي النَّجَارِ فَجَاءُوا وَقَالَ يَابَنِي النَّجَارِ تَأْمِنُونِي حَاطَظَكُمْ هَذَا فَقَالُوا لَا وَاللَّهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ قَالَ فَكَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ لَكُمْ كَانَتْ فِيهِ قُبُورُ الْمُشْرِكِينَ وَكَانَتْ فِيهِ حَرْبٌ وَكَانَ فِيهِ نَحْلٌ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنُفِثَتْ وَبِالْحَرْبِ فَسَوِّتْ وَبِالنَّحْلِ فَقُطِعَ قَالَ فَصَفُّوا النَّحْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ قَالَ وَجَعَلُوا عِضًا ذَتَبَهُ حِجَارَةً قَالَ جَعَلُوا يَنْقُلُونَ ذَلِكَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُونَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ يَقُولُونَ اَللَّهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرِ الْآخِرَةِ فَانْصُرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ .

۴۶۱ بَابِ إِقَامَةِ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ .

۱۱۱۲۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْأَلُ السَّائِبَ بْنَ أُنْتِ النَّيْمِ مَا سَمِعْتُ فِي سَكْنَى مَكَّةَ قَالَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ لِمُهَاجِرٍ بَعْدَ الصَّدْرِ .

۴۶۲ بَابُ .

۱۱۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا عَدُّوا مِنْ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مِنْ وَفَاتِهِ مَا عَدُّوا إِلَّا مِنْ مَقْدَمِهِ الْمَدِينَةَ .

۱۱۱۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

(۱) فتح مکہ سے پہلے جب تک ہجرت واجب تھی اس وقت تک مہاجرین کیلئے مکہ میں سکونت اختیار کرنے اور اسے مستقل اپنا وطن بنانے سے ممانعت تھی، اعمال حج سے فارغ ہونے کے بعد صرف تین دن تک ٹھہرنے کی اجازت تھی، حدیث میں اسی بات کی طرف اشارہ ہے۔

فرض ہوئی تھی، پھر آپ نے ہجرت فرمائی تو چار چار رکعت فرض ہو گئی، اور سفر کی نماز پہلی حالت پر باقی رکھی گئی ہے، عبدالرزاق نے معمر سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے۔

باب ۴۶۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان اے خدا میرے صحابہ کی ہجرت کو قبول فرما اور جو لوگ (بغیر ہجرت) مکہ میں انتقال کر گئے تھے ان کے لئے آپ کے کڑھنے کا بیان۔

۱۱۱۵۔ یحییٰ بن قزحہ، ابراہیم، زہری، عامر بن سعد بن مالک اپنے والد (حضرت سعد) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجتہ الوداع کے سال اس مرض میں میری عیادت فرمائی جس میں میرے بچنے کی کوئی امید نہیں تھی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری تکلیف کی شدت کا حال آپ کو معلوم ہی ہے، میں مالدار آدمی ہوں، سوائے ایک لڑکی کے میرا کوئی وارث نہیں ہے، تو کیا میں اپنا دو تہائی مال خیرات کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے سعد، تہائی مال خیرات کر دو اور تہائی بھی بہت ہے، تم اپنی اولاد کو مال دار چھوڑ جاؤ، تو اس سے بہتر ہے کہ انہیں محتاج چھوڑو کہ وہ لوگوں سے بھیک مانگتے پھریں، احمد بن یونس نے ابراہیم سے یہ الفاظ بھی روایت کئے ہیں کہ جو کچھ بھی تم لوجہ اللہ خرچ کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں اس کا ثواب عطا فرمائے گا یہاں تک کہ وہ لقمہ جو تم اپنی بی بی کے منہ میں رکھو اس پر بھی ثواب ملے گا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں اپنے ساتھیوں کے بعد مکہ میں تنہا چھوڑ دیا جاؤں گا، آپ نے فرمایا تم چھوڑے نہ جاؤ گے اگر چھوڑے بھی گئے، تو مقصود تو حاصل ہوتا رہے گا کہ تم جو عمل بھی محض لوجہ اللہ کرو گے تو اس کی وجہ سے تمہارا درجہ اور تمہاری عزت زیادہ ہوتی رہے گی، اور امید ہے کہ تم میرے بعد تک زندہ رہو گے، حتیٰ کہ کچھ لوگوں کو تم سے نفع پہنچے گا کچھ کو ضرر، اے اللہ میرے صحابہ کی ہجرت کو قبول فرما اور انہیں اٹے پاؤں واپس نہ فرما، لیکن قابل رحم تو سعد بن خولہ ہے،

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ فُرِضَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرِضْتُ أَرْبَعًا وَتَرَكْتُ صَلَاةَ السَّفَرِ عَلَى الْأُولَى تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ .

۴۶۳ باب قول النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِأَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَمَرِيَّتِهِ لِمَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ .

۱۱۱۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَحَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ مَرَضٍ أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَ بِي مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرَى وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِيئِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي وَاحِدَةٌ أَفَاتَصَدَّقُ بِثُلُثِي مَالِي قَالَ لَا قَالَ فَاتَصَدَّقْ بِشَطْرِهِ قَالَ الثُّلُثُ يَا سَعْدُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ ذُرِّيَّتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ تَذَرَ ذُرِّيَّتَكَ وَلَسْتَ بِنَافِقٍ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَجْرَكَ اللَّهُ حَتَّى اللَّقْمَةَ تَجْعَلُهَا فِي فِي أَمْرَاتِكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْلَفُ بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخْلَفَ فَتَعْمَلْ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَزْدَدْتُ بِهِ دَرَجَةً وَرُفْعَةً وَلَعَلَّكَ تُخْلَفُ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضْرِبَكَ آخَرُونَ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِأَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَكِنَّ الْبَائِسَ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرِيئِي لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُوفِّيَ بِمَكَّةَ وَقَالَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں ان کی وفات پر افسوس فرمایا کرتے تھے احمد بن یونس اور موسیٰ نے ابراہیم سے ان تذکرہ وراثت نقل کیا ہے۔

باب ۴۶۴۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح اپنے اصحاب کے درمیان اخوت قائم کرائی عبد الرحمن بن عوف کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اور سعد بن ربیع کے درمیان بھائی چارہ قائم کرایا جب کہ ہم مدینہ میں آئے اور ابو جحیفہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان اور ابوالدرداء کے درمیان بھائی چارگی قائم کرائی۔

۱۱۱۶۔ محمد بن یوسف، سفیان، حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ عبد الرحمن بن عوف جب مدینہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور سعد بن ربیع کے درمیان مواخات قائم کر دی، سعد نے ان سے درخواست کی کہ میری بیویوں اور میرے مال کو آدھا آدھا بانٹ لو، تو عبد الرحمن نے کہا اللہ تعالیٰ تمہارے گھر والوں اور مال میں برکت عطا فرمائے مجھے بازار بتادو، وہاں عبد الرحمن کو (تجارت کر کے) نفع میں کچھ پخیر اور کچھ گھی ملا چند دن کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن پر زردی کا کچھ اثر دیکھا، تو آپ نے فرمایا اے عبد الرحمن یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے ایک انصاری خاتون سے نکاح کر لیا ہے، آپ نے فرمایا کہ تم نے کتنا مہر دیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ ایک گھٹلی برابر سونا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولیمہ کرو اگرچہ ایک ہی بکری سے ہو۔

باب ۴۶۵۔ یہ باب عنوان سے خالی ہے

۱۱۱۷۔ حامد بن عمر بن مفضل، حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ میں تشریف آوری کی خبر جب عبد اللہ بن سلام کو پہنچی تو انہوں نے آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چند سوالات کئے

أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَمُوسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنْ تَذَرُ وَرَثَتَكَ .

۴۶۴ بَابُ كَيْفَ أَخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَقَالَ أَبُو حُجَيْفَةَ أَخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ .

۱۱۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَأَخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ فَعَرَضَ عَلَيْهِ أَنْ يُنَاصِفَهُ أَهْلَهُ وَمَالَهُ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ ذُلْنِي عَلَى السُّوقِ قَرِيبَ شَيْئًا مِّنْ أَقِطٍ وَسَمَنِي قَرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَيَّامٍ وَعَلَيْهِ وَضُرَّ مِّنْ ضُرِّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْمٌ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالَ فَمَا سَأَلْتَ فِيهَا فَقَالَ وَزَنَ نَوَاقِ مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمَ وَلَوْ بِشَاةٍ .

۴۶۵ بَابُ

۱۱۱۷۔ حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ بَشْرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا أَنَسُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ بَلَغَهُ مَقْدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَاتَاهُ يَسْأَلُهُ عَنْ أَشْيَاءَ فَقَالَ إِنِّي

اور کہا میں آپ سے تین ایسی باتیں دریافت کروں گا کہ جنہیں نبی کے سوائے کوئی نہیں جانتا، سب سے پہلی قیامت کی علامت کیا ہے؟ اور سب سے پہلی غذا جسے اہل جنت کھائیں گی؟ اور کیا وجہ ہے کہ بچہ (کبھی) باپ کے مشابہ ہوتا ہے اور (کبھی) ماں کے؟ آپ نے فرمایا جبریل نے مجھے ابھی ان کا جواب بتلایا ہے، ابن سلام نے کہا کہ وہ تو یہودیوں کے خصوصی دشمن ہیں، آپ نے فرمایا قیامت کی سب سے پہلی علامت ایک آگ ہوگی جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف لے جائے گی، اور اہل جنت کی سب سے پہلی غذا مچھلی کی کلبجی کا ککڑا ہوگا، اور رہا بچہ کا معاملہ تو جب مرد کا نطفہ عورت کے نطفہ پر غالب آ جائے تو بچہ باپ کی صورت پر ہوتا ہے اور اگر عورت کا نطفہ مرد کے نطفہ پر غالب آ جائے تو بچہ عورت کا مشابہ ہوتا ہے، انہوں نے کہا اشهد ان لا اله الا الله وانك رسول الله (پھر) کہا یا رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم یہودی بڑی افترا پرداز قوم ہے، میرے اسلام لانے کا انہیں علم ہونے سے پہلے آپ ان سے میرے بارے میں دریافت کیجئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہود کو بلوا بھیجا جب وہ آگئے تو آپ نے یہ) فرمایا کہ عبد اللہ بن سلام تم میں کیسے آدمی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا ہم میں سب سے بہتر اور بہترین آدمی کے لڑکے ہم میں سب سے افضل اور افضل کے لڑکے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بتاؤ اگر عبد اللہ بن سلام مسلمان ہو جائیں تو کیا تم بھی ہو جاؤ گے؟ انہوں نے کہا اللہ انہیں اس سے محفوظ رکھے، آپ نے دوبارہ یہی فرمایا تو انہوں نے وہی جواب دیا، پھر عبد اللہ بن سلام ان کے سامنے (باہر) نکل آئے اور کہا اشهد ان لا اله الا الله وان محمداً رسول الله تو یہودیوں نے کہا یہ ہم میں سب سے بدتر اور بدتر کی اولاد ہیں، اور ان کی برائیاں بیان کرنے لگے، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ان سے اسی بات کا اندیشہ تھا۔

۱۱۱۸۔ علی بن عبد اللہ، سفیان، عمرو، ابو المنہال عبد الرحمن بن مطعم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میرے ایک ساتھی نے چند اشرفیاں بازار میں ادھار فروخت کیں، تو میں نے کہا سبحان اللہ! کیا یہ جائز ہے؟ اس نے جواب دیا سبحان اللہ! اللہ کی قسم! میں نے انہیں

سَأَلْتُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ مَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَمَا بَالُ الْوَلَدِ يُنْزَعُ إِلَى أَبِيهِ أَوْ إِلَى أُمِّهِ؟ قَالَ أَخْبَرَنِي بِهِ جِبْرِيلُ إِنَّمَا قَالَ ابْنُ سَلَامٍ ذَلِكَ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ قَالَ أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُهُمْ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ، وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فزِيَادَةُ كَبِدِ الْحَوْتِ وَأَمَّا الْوَلَدُ فَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعَ الْوَلَدُ وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْأَةِ مَاءَ الرَّجُلِ نَزَعَتِ الْوَلَدَ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بُهْتُتُ فَاسْأَلُهُمْ عَنِّي قَبْلَ أَنْ يَعْلَمُوا بِإِسْلَامِي فَجَاءَ بَنُو الْيَهُودِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَيُكْمُ قَالُوا خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا وَأَفْضَلُنَا وَابْنُ أَفْضَلِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوا أَعَادَهُ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ فَاعَادَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا مِثْلَ ذَلِكَ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، قَالُوا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَتَنْقِصُوهُ قَالَ هَذَا كُنْتُ أَخَافُ يَارَسُولَ اللَّهِ.

۱۱۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو وَسَمِيعِ ابْنِ الْمُنْهَالِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ بَاعَ شَرِيكَ لِي ذَرَاهِمَ فِي السُّوقِ نَسِيئَةً فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ

(بھرے) بازار میں فروخت کیا تو کسی نے بھی برا نہیں سمجھا تو میں نے حضرت براء بن عازب سے دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ہجرت کر کے مدینہ) آئے اور ہم اس قسم کی بیچ و شر کرتے تھے تو آپ نے فرمایا (سوںے چاندی میں) معاملہ دست بدست ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں اور جو ادھار ہو تو جائز نہیں، اور تم زید بن ارقم کے پاس جا کر بھی دریافت کر لو کیونکہ وہ ہم میں بڑے تاجر ہیں، تو میں نے حضرت زید بن ارقم سے پوچھا تو انہوں نے بھی براء بن عازب جیسا جواب دیا اور کبھی سفیان نے یہ الفاظ روایت کئے کہ قدم علینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینتہ ونحن نتبايع وقال نسيئته إلى الموسم أو الحج۔

باب ۴۶۶۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ کے پاس یہودیوں کے آنے کا بیان ہادوا کے معنی ہیں یہودی ہوں گے لیکن (قرآن میں جو) ہدنا ہے اس کے معنی ہیں ہم نے توبہ کی ہاں توبہ کرنے والے کو کہتے ہیں۔

۱۱۱۹۔ مسلم بن ابراہیم، قرہ، محمد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر دس یہودی (۱) بھی مجھ پر ایمان لے آتے تو سارے یہودی مسلمان ہو جاتے۔

۱۱۲۰۔ احمد یا محمد بن عبید اللہ غدانی، حماد بن اسامہ، ابو عمیس، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب، حضرت ابو موسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ نے یہودیوں کو عاشورہ کے دن کی عزت و تکریم کرتے اور اس دن روزہ رکھتے دیکھا، تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہم اس دن روزہ رکھنے کے (یہود سے) زیادہ حق دار ہیں، اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے روزہ کا حکم دیا۔

۱۱۲۱۔ زیاد بن ایوب، ہشیم، ابوبشر، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس

أَيُّصْلَحُ هَذَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ لَقَدْ بَعَثَهَا فِي السُّوقِ فَمَا عَابَهُ أَحَدٌ فَسَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَّبَاعُ هَذَا الْبَيْعِ فَقَالَ مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ وَمَا كَانَ نَسِيئَةً فَلَا يَصْلَحُ وَالْقَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ فَاسْأَلَهُ فَإِنَّهُ كَانَ أَعْظَمَنَا تِجَارَةً فَسَأَلْتُ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ فَقَالَ مِثْلَهُ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً وَقَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ نَتَّبَاعُ وَقَالَ نَسِيئَةً إِلَى الْمَوْسِمِ أَوْ الْحَجِّ۔

۴۶۶ باب إتيان اليهود النبي صلى الله عليه وسلم حين قدم المدينة هادوا صاروا يهوداً وأما قوله هُذْنَا بُنَا هَائِدٌ نَائِبٌ۔

۱۱۱۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا قُرَّةٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ آمَنَ بِي عَشْرَةٌ مِنَ الْيَهُودِ لَا مَنَ بِي الْيَهُودُ۔

۲۱۲۰۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ أَوْ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ الْغَدَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ أَسَامَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَمِيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَإِذَا أَنَاسٌ مِنَ الْيَهُودِ يُعْظَمُونَ عَاشُورَاءَ وَيَصُومُونَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَحَقُّ بِصَوْمِهِ فَاَمَرَ بِصَوْمِهِ۔

۱۱۲۱۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ

(۱) اس سے بڑے بڑے دس متعین یہودی مراد ہیں، ان میں سے صرف دو مسلمان ہوئے تھے عبد اللہ بن سلام، عبد اللہ بن صوری باقی مسلمان نہیں ہوئے۔

رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ نے یہودیوں کو عاشورہ کے دن کاروزہ رکھتے ہوئے دیکھا، تو یہودیوں سے اس کی وجہ پوچھی گئی، انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس دن حضرت موسیٰ (علیہ السلام) اور بنی اسرائیل کو فرعون پر غالب کیا تھا اس لئے ہم اس کی تعظیم میں اس دن روزہ رکھتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہ نسبت تمہارے ہم حضرت موسیٰ کے زیادہ قریب ہیں پھر آپ نے اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

۱۱۲۲۔ عبدان، عبد اللہ، یونس، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم بالوں میں مانگ نہیں نکالتے تھے اور مشرکین مانگ نکالا کرتے تھے اور اہل کتاب بھی مانگ نہیں نکالتے تھے اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو جس معاملہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے کوئی حکم نہ ہوتا تھا تو اس بارے میں اہل کتاب کی موافقت کو پسند فرماتے تھے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی مانگ نکالنے لگے۔

۱۱۲۳۔ زیادہ بن ایوب، ہشیم، ابوبشر، سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ وہ اہل کتاب ہی میں جنہوں نے تورات کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور بعض پر ایمان لے آئے اور بعض سے کفر کیا۔

باب ۴۶۷۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے اسلام کا

بیان۔ (۱)

۱۱۲۴۔ حسن بن عمر بن شفیق، معتمر، ان کے والد ابو عثمان حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں دس سے اوپر مالکوں کے قبضہ میں ایک ایک کر کے بدلتا رہا۔

حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَجَدَ الْيَهُودَ يَصُومُونَ عَاشُورَاءَ فَسُئِلُوا عَنْ ذَلِكَ فَقَالُوا هَذَا الْيَوْمَ الَّذِي أَظْفَرَ اللَّهُ فِيهِ مُوسَى وَبَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى فِرْعَوْنَ وَنَحْنُ نَصُومُهُ تَعْظِيمًا لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَوْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ ثُمَّ أَمَرَ بِصَوْمِهِ .

۱۱۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَدِّلُ شَعْرَهُ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُؤُسَهُمْ وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسَدِّلُونَ رُءُوسَهُمْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يَوْمَرْ فِيهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ .

۱۱۲۳۔ حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ هَلْ هُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ جَزَاؤُهُ أَجْزَاءُ فَاغْتَنُوا بِبَعْضِهِ وَكَفَرُوا بِبَعْضِهِ .

۴۶۷ باب إسلام سلمان الفارسي

رضي الله عنه .

۱۱۲۴۔ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَفِيقٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ أَبِي وَحَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ أَنَّهُ تَدَا وَلَهُ بِضْعَةُ عَشَرَ مِنْ رَبِّ إِلَى رَبِّ .

(۱) حضرت سلمان فارسیؓ نے بڑی لمبی عمر پائی، اڑھائی سو سال تو اتفاقی بات ہے، بعض نے ساڑھے تین سو سال کا قول بھی ذکر کیا ہے۔

۱۱۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
 سُفْيَانُ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ
 سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَنَا مِنْ رَامٍ هَرُمَزُ.
 ۱۱۲۶۔ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مَدْرِكٍ حَدَّثَنَا
 يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمِ
 الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ فِتْرَةٌ
 بَيْنَ عِيسَى وَمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سِتْمِائَةِ سَنَةٍ.

۱۱۲۵۔ محمد بن یوسف، سفیان، عوف، ابو عثمان رضی اللہ عنہ سے
 روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سلمان فارسی کو فرماتے
 ہوئے سنا ہے کہ میں رام ہرمز (شہر) کا رہنے والا ہوں۔
 ۱۱۲۶۔ حسن بن مدرک، یحییٰ بن حماد، ابو عوانہ، عاصم احوال، ابو عثمان،
 حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے
 ہیں کہ حضرت عیسیٰ (بن مریم علیہا السلام) اور حضرت محمد رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان چھ سو سال کا زمانہ ہے۔

سولہواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ الْمَغَازِي

۴۶۸ بَابُ غَزْوَةِ الْعُسَيْرَةِ أَوِ الْعُسَيْرَةِ قَالَ
ابْنُ إِسْحَاقَ أَوَّلَ مَا غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَبْوَاءَ ثُمَّ بَوَاطُ ثُمَّ الْعُسَيْرَةَ .
۱۱۲۷ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
وَهْبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ كُنْتُ إِلَى
جَنْبِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ فَقِيلَ لَهُ كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ
قُلْتُ كَمْ غَزَوْتَ أَنْتَ مَعَهُ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ
قُلْتُ فَأَيُّهُمْ كَانَتْ أَوَّلَ قَالَ الْعُسَيْرَةُ
أَوِ الْعُسَيْرَةُ فَذَكَرْتُ لِقِثَادَةَ فَقَالَ الْعُسَيْرَةُ .

۴۶۹ بَابُ ذِكْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ يُقْتَلُ بِبَدْرَ .

۱۱۲۸ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ
بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ
أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
حَدَّثَ عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ صَدِيقًا
لِأُمَيَّةَ بْنِ خَلْفٍ وَكَانَ أُمَيَّةَ إِذَا مَرَّ بِمَكَّةَ نَزَلَ
عَلَى أُمَيَّةَ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ انْطَلَقَ سَعْدٌ مُعَمَّرًا فَلَمَّا نَزَلَ
عَلَى أُمَيَّةَ بِمَكَّةَ فَقَالَ لِأُمَيَّةَ انْظُرْ لِي سَاعَةَ
خَلْوَةٍ لَعَلِّي أَلْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ فَخَرَجَ بِهِ قَرِيبًا

سولہواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات

باب ۴۶۸- جنگ عسیرہ یا عمیرہ کا بیان ابن اسحاق کہتے ہیں
کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ابواء کا غزوہ کیا پھر بواط
کا پھر عسیرہ کا۔

۱۱۲۷- عبد اللہ بن محمد وہب شعبہ ابو اسحاق سے روایت کرتے ہیں
کہ ابو اسحق زید بن ارقم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی نے ان سے
دریافت کیا کہ رسول اکرم نے کتنے غزوات کئے ہیں؟ انہوں نے
جواب دیا انیس، پھر پوچھا گیا آپ نے کتنی مرتبہ رسول اکرم کے
ہمراہ غزوات میں شرکت کی ہے؟ جواب دیا سترہ میں، ابو اسحق کہتے
ہیں کہ میں نے پوچھا کہ سب سے پہلے کون سا غزوہ واقع ہوا تھا؟ فرمایا
عمیرہ یا عسیرہ، شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے یہی بات قتادہ سے دریافت
کی تو انہوں نے جواب دیا کہ عسیرہ۔

باب ۴۶۹- بدر کے مقتولین کے متعلق آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا فرمان۔

۱۱۲۸- احمد بن عثمان شریح بن مسلمہ، ابراہیم بن یوسف، یوسف بن
اسحق، ابو اسحق سمیع سے روایت کرتے ہیں کہ عمرو بن ميمون نے مجھ
سے کہا کہ عبد اللہ بن مسعود کو میں نے کہتے ہوئے سنا کہ سعد بن
معاذ اور امیہ بن خلف کے درمیان گہری دوستی تھی، امیہ جب مدینہ
آتا تو سعد کے مکان پر اترتا اور سعد بن معاذ جب مکہ تشریف لے
جاتے تو امیہ کے یہاں قیام فرماتے، ہجرت کے بعد جب رسول
اکرم مکہ سے تشریف لے آئے تو سعد بن معاذ ایک مرتبہ عمرہ کے
لئے مدینہ سے مکہ گئے، اور حسب سابق امیہ کے یہاں مقیم ہوئے
اور فرمانے لگے امیہ مجھے کوئی سکون اور تنہائی کا وقت بتانا تاکہ میں
اطمینان سے کعبہ کا طواف کر سکوں، چنانچہ امیہ دوپہر کے وقت سعد

کو ہمراہ لے کر گھر سے چلا، راستہ میں ابو جہل نے دونوں کو دیکھ کر پوچھا اے صفوان (امیہ) تمہارے ساتھ کون ہے؟ امیہ نے جواب دیا یہ سعد ہیں ابو جہل سعد کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگا کیسے بے خوف ہو کر مکہ میں پھرتے اور طواف کرتے ہو، میں تجھے دیکھ رہا ہوں اور تم نے دین بدلنے والوں کو اپنے ملک میں اطمینان سے رہنے کا موقعہ دیا ہے اور ان کی مدد و حمایت بھی کر رہے ہو، خدا کی قسم اگر تم ابو صفوان کے ہمراہ نہ ہوتے تو اپنے گھر والوں تک سلامت نہیں لوٹ سکتے تھے، حضرت سعد نے ابو جہل کو بلند آواز سے جواب دیا خدا گواہ ہے اگر تو نے مجھے طواف سے روکا تو یاد رکھ میں تیرا وہ راستہ روک دوں گا جو اس سے بھی زیادہ تجھ پر گراں گزرے گا، (۱) یعنی تو مدینہ سے شام کی طرف نہ جاسکے گا، امیہ نے حضرت سعد سے کہا یہ ابوالحکم مکہ کے سردار ہیں ان سے آہستہ بات کرو، سعد نے کہا اے امیہ! اب زیادہ حمایت نہ کر خدا کی قسم میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ تیرے قاتل ہیں، تو ان کے ہاتھ سے مارا جائے گا، امیہ نے پوچھا کیا مکہ میں مارا جاؤں گا؟ سعد نے کہا میں صرف اتنا ہی جانتا ہوں، امیہ اس اطلاع سے بہت گھبرایا اور اپنی بیوی سے جا کر کہا اے ام صفوان! تجھ کو کچھ معلوم ہے سعد میرے متعلق کیا کہتے ہیں، بیوی نے پوچھا کیا کہتے ہیں؟ اس نے کہا یہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم نے اپنے اصحاب کو خبر دی ہے کہ وہ مجھے قتل کر دیں گے، میں نے پوچھا کہاں؟ تو کہا یہ مجھے معلوم نہیں غرض امیہ نے قسم کھائی کہ اب میں مکہ سے باہر نہیں جاؤں گا (۲) پھر جب جنگ بدر کا وقت آیا تو ابو جہل نے مکہ والوں سے کہا لوگو! لڑائی کے لئے نکلو اور اپنے قافلہ کو بچاؤ مگر امیہ نے نکلنے میں خطرہ محسوس کیا اور پس و پیش کی، ابو جہل نے اسے مجبور کرتے ہوئے کہا امیہ! تم سردار مکہ ہو

مِنْ نِّصْفِ النَّهَارِ فَلَقِيَهُمَا أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ يَا أَبَا صَفْوَانَ مَنْ هَذَا مَعَكَ فَقَالَ هَذَا سَعْدٌ فَقَالَ لَهُ أَبُو جَهْلٍ أَلَا أَرَأَيْكَ تَطُوفُ بِمَكَّةَ أَمِنًا وَقَدْ أَوَيْتُمُ الصُّبَاةَ وَزَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ تَنْصُرُونَهُمْ وَتُعِينُونَهُمْ أَمَا وَاللَّهِ لَوْلَا أَنَّكَ مَعَ أَبِي صَفْوَانَ مَا رَجَعْتَ إِلَى أَهْلِكَ سَالِمًا فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ وَرَفَعَ صَوْتَهُ عَلَيْهِ أَمَا وَاللَّهِ لَئِنْ مَنَعْتَنِي هَذَا لَا مَنَعَتَكَ مَا هُوَ أَشَدُّ عَلَيْكَ مِنْهُ طَرِيقَكَ عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ أُمِيَّةٌ لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ يَا سَعْدُ عَلَى أَبِي الْحَكَمِ سَيِّدِ أَهْلِ الْوَادِي فَقَالَ سَعْدُ دَعْنَا عَنْكَ يَا أُمِيَّةُ فَوَاللَّهِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُمْ قَاتِلُوكَ قَالَ بِمَكَّةَ قَالَ لَا أَدْرِي فَفَرَعَ لِلذِّكِّ أُمِيَّةٌ فَرَعَا شَدِيدًا فَلَمَّا رَجَعَ أُمِيَّةٌ إِلَى أَهْلِهِ قَالَ يَا أُمَّ صَفْوَانَ أَلَمْ تَرَى مَا قَالَ لِي سَعْدٌ قَالَتْ وَمَا قَالَ لَكَ قَالَ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُمْ قَاتِلِي فَقُلْتُ لَهُ بِمَكَّةَ قَالَ لَا أَدْرِي فَقَالَ أُمِيَّةُ وَاللَّهِ لَا أَخْرُجُ مِنْ مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ اسْتَفْتَرَ أَبُو جَهْلٍ النَّاسَ قَالَ أَدْرِكُوا عِيرَكُمْ فَكِرَهُ أُمِيَّةٌ أَنْ يَخْرُجَ فَأَتَاهُ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ يَا أَبَا صَفْوَانَ إِنَّكَ مَنَى مَا يَرَاكَ النَّاسُ قَدْ تَخَلَّفْتَ وَأَنْتَ سَيِّدُ أَهْلِ الْوَادِي تَخَلَّفُوا مَعَكَ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ أَبُو جَهْلٍ حَتَّى قَالَ أَمَا إِذَا غَلَبَتْنِي فَوَاللَّهِ لَا اشْتَرِينَ أَجُودَ بَعِيرٍ بِمَكَّةَ ثُمَّ قَالَ أُمِيَّةٌ يَا أُمَّ

(۱) مکہ کے لوگ شام کی طرف تجارت کیلئے جاتے تھے اور ان کا راستہ مدینہ سے ہو کر گزرتا تھا چونکہ مکہ والوں کی معاش کا دار و مدار شام سے تجارت پر تھا، اس لیے قدرتی طور پر یہ بندش ان کی موت و زندگی کا سوال بن جاتی۔

(۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے جو الفاظ بھی نکلتے تھے وہ سچے ہوتے تھے اور ان کی صداقت کا قریش نے ہمیشہ تجربہ کیا تھا، یہ تو محض ایک ضد تھی کہ آپ کی مخالفت سے باز نہیں آتے تھے، شعوری طور پر وہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سچائی جانتے تھے، یہی وجہ تھی کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی سنتے ہی امیہ گھبرا گیا اور مکہ سے باہر نہ جانے کا عہد کر لیا۔

صَفْوَانٌ جَهَنَّمِيٌّ فَقَالَتْ لَهُ يَا أَبَا صَفْوَانَ وَقَدْ نَسِيتُ مَا قَالَ لَكَ أَخُوكَ الْيَثْرَبِيُّ قَالَ لَا مَا أُرِيدُ إِلَّا أَنْ أُجُورَ مَعَهُمْ إِلَّا قَرِيبًا فَلَمَّا خَرَجَ أُمِّيَّةٌ أَخَذَ لَا يَنْزِلُ مَنْزِلًا إِلَّا عَقَلَ بَعِيرَهُ فَلَمْ يَزَلْ بِذَلِكَ حَتَّى قَتَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِبَدْرِ .

۴۷۰ بَابُ قِصَّةِ غَزْوَةِ بَدْرِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرِ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ قَاتِلُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَنْ يَكْفِيَكُمْ أَنْ يُمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلَاثَةِ آفَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُنَزَّلِينَ بَلَى إِنْ تَصَبَّرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُمْ مِنْ فُورِهِمْ هَذَا يُمِدِّدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ آفَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُمْ بِهِ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوا خَائِبِينَ وَقَالَ وَحُشِيَ قَتَلَ حَمْرَةَ طُعَيْمَةَ بَنَ عَدِيَّ بْنِ الْحِشَارِ يَوْمَ بَدْرِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَإِذْ يَعِدُكُمُ اللَّهُ إِحْدَى الطَّاغُوتَيْنِ أَنَّهَُا لَكُمْ الْآيَةُ .

اگر لوگوں نے تم کو نکلنے نہ دیکھا تو کوئی بھی نہ نکلے گا، غرض ابو جہل کے اصرار سے مجبور ہو کر امیہ نے کہا خیر جب تو نہیں مانتا تو خدا کی قسم ایک نہایت تندرست اور تیز رفتار اونٹ ایسا خریدوں گا کہ جس کی مکہ میں کوئی نظیر نہ نکلے، اس کے بعد امیہ نے بیوی سے کہا ام صفوان، سفر کا سامان تیار کر دو، بیوی نے کہا ابو صفوان! کیا تم اپنے مدینہ والے بھائی سعد کا کہنا بھول گئے، امیہ نے کہا میں بھولا نہیں ہوں، صرف تھوڑی دیر تک ان کے ساتھ جاؤں گا، آخر امیہ نکلا مگر راستہ میں ہر منزل پر اپنے اونٹ کو قریب ہی باندھتا اس کی احتیاط کا یہ سلسلہ جاری رہا حتیٰ کہ بدر کے دن اسے اللہ نے قتل کیا۔

باب ۴۷۰۔ قصہ غزوہ بدر، فرمایا اللہ تعالیٰ نے بے شک بدر کے دن اللہ نے تمہاری مدد فرمائی جس وقت تم کمزور تھے پس تم اللہ سے ڈرتے رہو اور اس کے شکر گزار ہو، جب اے پیغمبر تم ایمان والوں سے کہہ رہے تھے کہ تمہارے لئے یہ بات کافی نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ تین ہزار فرشتوں کو تمہاری مدد کے لئے اتار دے بلکہ اگر تم صبر کرو اور خدا سے ڈرتے رہو اور کافر تم پر حملہ آور ہوں تو تمہارا پروردگار پانچ ہزار نشان شدہ فرشتوں سے تمہاری مدد فرمائے گا، اور یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی مدد کا وعدہ کیا ہے وہ تمہارے دلوں کی خوشی اور اطمینان کے لئے کیا ہے ورنہ مدد اللہ ہی کی طرف سے ہے جو بڑا زبردست حکمت والا ہے تاکہ اللہ کافروں کے گردہ کو ہلاک کر دے اور وہ خائب و خاسر ہو کر لوٹ جائیں (آل عمران) اور وحشی (قاتل امیر حمزہ) نے کہا کہ بدر کے دن حضرت حمزہ نے طعیمہ بن عدی بن خیبار کو قتل کیا تھا اور اللہ کا قول کہ جب اللہ تعالیٰ نے دو جماعتوں سے ایک کا تم سے وعدہ کیا آخر تک۔

۱۱۲۹۔ حدیثی یحییٰ بن یحییٰ حدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

۱۱۲۹۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

اس لڑائی میں جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شریک ہوئے علاوہ جنگ تبوک کے پیچھے نہیں رہا، رہ گئی جنگ بدر، تو وہ اتفاقیہ طور پر واقع ہو گئی تھی، لڑائی کرنے کی نیت نہیں تھی، چنانچہ جو لوگ پیچھے رہ گئے ان پر اللہ تعالیٰ نے عتاب نہیں فرمایا اس وقت تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صرف قریش کے قافلہ کے خیال سے نکلے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے قبل از وقت مسلمانوں کی ان کے دشمنوں سے مڈبھیڑ کر دی۔

باب ۴۷۱۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب تم اپنے مالک سے فریاد کر رہے تھے اس نے تمہاری فریاد کو سن لیا پھر فرمایا میں مسلسل ایک ہزار فرشتے بھیج کر تمہاری امداد کروں گا اور مدد جو اللہ نے کی وہ صرف تم کو خوش کرنے اور تمہارے اطمینان قلب کے لئے تھی ورنہ اصلی فتح تو خدا ہی کی طرف سے ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ زبردست اور حکمت والا ہے یہ وہ وقت تھا جب کہ اللہ تم کو بے ڈر بنانے کے لئے تم پر اونگھ ڈال رہا تھا اور آسمان سے تمہارے پاک کرنے کو پانی برسایا تاکہ تم سے شیطان کا وسوسہ دور کر دے، اور تمہارے دل محکم ہو جائیں اور تم ثابت قدم رہ سکو، اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت تمہارے رب نے فرشتوں کو حکم دیا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم جا کر مسلمانوں کا دل مضبوط کرو میں ابھی کافروں کے دل میں رعب بٹھائے دیتا ہوں تم ان کی گردنوں اور جوڑ جوڑ پر مار لگانا، ان کی یہی سزا ہے، کیونکہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے خلاف کیا اور جو کوئی اللہ اور رسول کی مخالفت کرے گا اس کو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ اللہ کا عذاب بہت سخت ہے۔

۱۱۳۰۔ ابو نعیم، اسرائیل بن یونس، محارق بن عبد اللہ بجلی، طارق بن شہاب سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن مسعود سے سنا وہ

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَرَاهَا إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ غَيْرَ أَنِّي تَخَلَّفْتُ عَنْ غَزْوَةِ بَدْرٍ وَلَمْ يُعَاتَبْ أَحَدٌ تَخَلَّفَ عَنْهَا إِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ غَيْرَ قُرَيْشٍ حَتَّى جَمَعَ اللَّهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ .

۴۷۱ باب قول الله تعالى إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَبْ لَكُمْ أَنِّي مُّمِدُّكُمْ بِالْفِئَةِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِ قُلُوبُكُمْ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهِ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَى قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبَّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا سَأَلَتْنِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَأَضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَمَنْ يُشَاقِقِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ .

۱۱۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا إِسْرَاقِيلُ عَنْ مُحَارِقِ بْنِ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ

فرماتے تھے میں نے مقداد بن اسود کی ایک ایسی بات دیکھی ہے کہ اگر وہ مجھے حاصل ہوتی تو اس کے مقابلہ میں دنیا کی کسی نعمت کو محبوب نہ رکھتا، وہ بات یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو کافروں سے لڑنے کی رغبت دلا رہے تھے کہ اتنے میں مقداد آگئے اور انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اس طرح نہیں کہیں گے جیسے موسیٰ کی قوم نے کہہ دیا تھا کہ تو اور تیرا خدا جا کر قوم عمارقہ سے لڑے بلکہ ہم آپ کے داسے بائیں آگے اور پیچھے سے لڑیں گے، ابن مسعود فرماتے ہیں کہ مقداد کے یہ کہتے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک روشن ہو گیا اور مقداد کی اس گفتگو سے آپ خوش ہو گئے۔

۱۱۳۱۔ محمد بن عبد اللہ بن حوشب، عبد الوہاب، خالد، عکرمہ، عبد اللہ بن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو اپنا وعدہ اور اقرار پورا فرمایا، اللہ اگر تو چاہتا ہے کہ ہم پر کافر غالب ہو جائیں تو پھر زمین میں تیری عبادت نہیں ہوگی ابھی آپ نے اتنا ہی فرمایا تھا کہ حضرت ابو بکر نے آپ کا ہاتھ پکڑ لیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! بس کیجئے اس کے بعد آپ یہ کہتے ہوئے تشریف لائے عنقریب کافر شکست کھائیں گے اور پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے۔

باب ۷۲۔ اس باب میں کوئی عنوان نہیں ہے۔

۱۱۳۲۔ ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، ابن جریج، عبد الکریم بن مالک، مقسم (علامہ عبد اللہ بن حارث) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اس آیت لا یستوی القاعدون من المومنین الخ سے مراد یہ ہے کہ جنگ بدر میں شامل ہونے والے اور گھروں میں بیٹھے رہنے والے مرتبہ میں برابر نہیں ہو سکتے۔

باب ۷۳۔ شرکاء جنگ بدر کی تعداد کا بیان۔

۱۱۳۳۔ مسلم بن ابراہیم، شعبہ، ابواسحاق، براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں کہ میں اور عبد اللہ ابن عمر بدر کی لڑائی میں چھوٹے خیال کئے گئے (یعنی لڑائی میں شامل نہیں کئے گئے)

ابن مسعود یَقُولُ شَهِدْتُ مِنَ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ مَشْهَدًا لِأَنَّ أَكُونَ صَاحِبَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا عُذِلَ بِهِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَدْعُو عَلَى الْمُشْرِكِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا نَقُولُ كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسَى إِذْ هَبَ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا وَلَكِنَّا نَقَاتِلُ عَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَبَيْنَ يَدَيْكَ وَخَلْفَكَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَقَ وَجْهُهُ وَسَرَّهُ يَعْنِي قَوْلَهُ .

۱۱۳۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ اَللّٰهُمَّ اَنْشُدْكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبِدْ فَاَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ فَقَالَ حَسْبُكَ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ .

۷۲ باب۔

۱۱۳۲۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ أَنَّهُ سَمِعَ مِقْسَمًا مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ عَنْ بَدْرٍ وَالْحَارِجُونَ إِلَى بَدْرٍ .

۷۳ باب عِدَّةِ أَصْحَابِ بَدْرٍ .

۱۱۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اسْتُصْغِرْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ .

۱۱۳۴۔ محمود وحب شعبہ ابواسحاق حضرت براء سے روایت کرتے ہیں کہ میں اور ابن عمر دونوں کو بدر کی جنگ میں کم سن سمجھا گیا اور اس لڑائی میں مہاجرین کی تعداد ساٹھ سے کچھ اوپر تھی اور دو سو چالیس سے کچھ اوپر انصار تھے جو مدینہ کے باشندے تھے۔

۱۱۳۵۔ عمرو بن خالد زہیر بن معاویہ ابواسحاق براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے بیان کیا کہ جنگ بدر میں حاضر ہونے والے ان اصحاب طالوت کے برابر تھے جو نہر سے پار تر گئے تھے اور وہ تین سو دس آدمیوں سے کچھ زیادہ تھے حضرت براء کہتے ہیں خدا کی قسم طالوت کے ساتھیوں میں وہی لوگ نہر پار کر سکے جو ایماندار تھے۔

۱۱۳۶۔ عبد اللہ بن رجاہ اسرائیل ابواسحاق حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہم سب اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپس میں کہا کرتے تھے کہ بدری تین سو دس آدمیوں سے کچھ زیادہ تھے اور تقریباً اصحاب طالوت کے برابر تھے اور جو اس کے ساتھ نہر کے پار تر گئے تھے اور وہ سب ایمان والے تھے۔

۱۱۳۷۔ عبد اللہ بن ابی شیبہ یحییٰ بن سعید سفیان ابواسحاق حضرت براء (دوسری سند) محمد بن کثیر سفیان ثوری ابواسحاق حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہم آپس میں کہا کرتے تھے کہ شرکاء بدر کی تعداد تین سو دس کچھ زیادہ تھی گویا جتنے لوگ طالوت کے ساتھ نہر پار ہو گئے تھے اور نہر پار وہی ہوئے تھے جو ایماندار تھے۔

باب ۷۴۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کفار قریش کی ہلاکت کے لئے شیبہ عتبہ ولید بن عتبہ اور ابو جہل بن ہشام۔ (۱)

۱۱۳۴۔ حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا وَهَبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اسْتَصْغِرْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَوْمَ بَدْرٍ نِيفًا عَلَى سِتِّينَ وَالْأَنْصَارُ نِيفًا وَارْبَعِينَ وَمِائَتَيْنِ.

۱۱۳۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا أَنَّهُمْ كَانُوا عِدَّةَ أَصْحَابِ طَالُوتَ الَّذِينَ جَاوَزُوا مَعَهُ النَّهْرَ بِضْعَةَ عَشَرَ وَثَلَاثَ مِائَةٍ قَالَ الْبَرَاءُ لَا وَاللَّهِ مَا جَاوَزَ مَعَهُ النَّهْرَ إِلَّا مُؤْمِنٌ.

۱۱۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَحَدَّثُ أَنَّ عِدَّةَ أَصْحَابِ بَدْرٍ عَلَى عِدَّةِ أَصْحَابِ طَالُوتَ الَّذِينَ جَاوَزُوا مَعَهُ النَّهْرَ وَلَمْ يُجَاوِزْ مَعَهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ بِضْعَةَ عَشَرَ وَثَلَاثَ مِائَةٍ.

۱۱۳۷۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ أَصْحَابَ بَدْرٍ ثَلَاثُمِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ بَعْدَهُ أَصْحَابُ طَالُوتَ الَّذِينَ جَاوَزُوا مَعَهُ النَّهْرَ وَمَا جَاوَزَ مَعَهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ.

۴۷۴۔ بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُفَّارِ قُرَيْشٍ شَيْبَةَ وَعُتْبَةَ وَالْوَلِيدَ وَأَبِي جَهْلٍ بْنِ هِشَامٍ وَهَلَكَ بِهِمْ.

(۱) یہ سارے مکہ کے بڑے بڑے سردار تھے اور سارے ہی بدر میں قتل ہوئے، عتبہ کو حضرت عبید بن حارثؓ نے (بقیہ اگلے صفحہ پر)

۱۱۳۸۔ عمر بن خالد، زہیر بن معاویہ، ابو اسحاق، عمرو بن میمون، عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کی طرف منہ کیا اور قریش کے کئی کافروں کے لئے بددعا کی یعنی شیبہ، عتبہ، ولید اور ابو جہل بن ہشام کے لئے۔ حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں خدا گواہ ہے میں نے ان سب کو بدر کے دن میدان میں پڑا ہوا دیکھا کہ دھوپ کی شدت سے ان کی لاشیں بدبودار ہو گئیں اور اس دن سخت گرمی تھی۔

باب ۷۵۔ ابو جہل کے قتل کا بیان۔

۱۱۳۹۔ ابن نمیر، ابو اسامہ، اسمعیل، قیس، عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بدر کے دن ابو جہل کے پاس اس وقت آئے جب کہ وہ دم توڑ رہا تھا ابو جہل نے ابن مسعود سے کہا کیا ہی عجیب بات ہے کہ مجھ جیسے شخص کو قوم کے لوگوں نے مار ڈالا بھلا مجھ سے بڑھ کر کون ہو گا جس کو تم نے مارا ہے۔

۱۱۴۰۔ عمرو بن خالد، زہیر، سلیمان تمیمی، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا کون ہے جو یہ معلوم کرے کہ ابو جہل کا کیا حال ہوا، عبد اللہ بن مسعود گئے اور دیکھا کہ عفراء کے دونوں بیٹوں نے اس قدر مارا ہے وہ سسکیاں لے رہا ہے، ابن مسعود نے ڈاڑھی پکڑی اور کہا کیا تو ہی ابو جہل ہے؟ اس نے کہا کیا یہ کوئی بڑی بات ہے کہ ایک شخص کو اس کی قوم نے قتل کیا ہے یعنی اس شخص سے بڑھ کر کون ہو سکتا ہے جس کو برادری کے لوگوں نے قتل کیا ہو، گویا یہ کوئی بری بات نہیں، احمد بن یونس جو بخاری کے شیخ ہیں انت ابو جہل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۴۱۔ محمد بن ثنی، ابن ابی عدی، سلیمان تمیمی، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا کہ ابو جہل کو دیکھ کر کون اس کی خبر لاتا ہے؟ عبد اللہ بن مسعود یہ سن کر گئے اور دیکھا کہ عفراء کے بیٹوں نے ابو جہل کو مار مار کے بے

۱۱۳۸۔ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُعْبَةَ فَدَعَا عَلَى نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ عَلَى شَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ وَأَبِي جَهْلٍ بْنُ هِشَامٍ فَأَشْهَدَ بِاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرَغِي قَدْ غَيَّرْتُهُمُ الشَّمْسُ وَكَانَ يَوْمًا حَارًّا.

۴۷۵ باب قتل أبي جهل .

۱۱۳۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا قَيْسٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ آتَى أَبَا جَهْلٍ وَبِهِ رَمَقٌ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ هَلْ أَعْمَدُ مِنْ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ.

۱۱۴۰۔ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَنْظُرُ مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ فَاَنْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَدَ قَالَ أَنْتَ أَبُو جَهْلٍ قَالَ فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ قَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ أَوْ رَجُلٍ قَتَلَهُ قَوْمُهُ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ أَنْتَ أَبُو جَهْلٍ .

۱۱۴۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ مَنْ يَنْظُرُ مَا فَعَلَ أَبُو جَهْلٍ فَاَنْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ

(بقہ گزشتہ صفحہ) شیبہ کو حضرت حمزہؓ، ولید کو حضرت علیؓ نے قتل کیا، ابو جہل کو معاذ بن عمرو اور معوذ بن عفراء نے شدید زخم کیا اور حضرت عبد اللہ بن مسعود نے اس کا سر کاٹ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔

دم کر دیا ہے، آپ نے اس کی داڑھی پکڑ کر فرمایا کیا تو ابو جہل ہے؟ اس نے جواب دیا مجھ سے بڑا آدمی کون ہو سکتا ہے جس کو اس کی قوم یا تم لوگوں نے ہلاک کیا ہو۔

۱۱۴۲۔ محمد بن ثنیٰ، معاذ بن معاذ، سلیمان بنی، انس بن مالک سے بھی اس حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں۔

۱۱۴۳۔ علی بن عبد اللہ مدینی، یوسف بن یحیٰ، صالح بن ابراہیم، ابراہیم، حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ سے اسی قصہ کو روایت کرتے ہیں۔

۱۱۴۴۔ محمد بن عبد اللہ، رقاشی، معتمر بن سلیمان، اپنے والد، ابو مجلہ (لاحق بن حمید) قیس بن عباد، حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت کے دن میں سب سے پہلے اپنے خدا کے سامنے جھکڑے کو ختم کرانے کے لئے دوزانو بیٹھوں گا۔ قیس بن عباد کہتے ہیں کہ سورہ حج کی یہ آیت اسی سلسلہ میں اتری ہذاں خصمان اختصموا فی ربہم یہ دو فریق ہیں۔ ایک دوسرے کے دشمن جو اپنے پروردگار کے مقدمہ میں جھکڑے، ان دونوں فریقوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو لڑنے کے لئے بدر کے دن نکلے تھے، یعنی ایک طرف حمزہ، علی اور عبیدہ یا ابو عبیدہ بن حارث دوسری طرف سے شیبہ اور عتبہ ربیعہ کے بیٹے اور ولید بن عتبہ فریق ثانی۔

۱۱۴۵۔ قبیصہ، سفیان، ابو ہاشم، ابو مجلہ، قیس بن عباد، حضرت ابوذر غفاری سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا سورہ حج کی یہ آیت ہذاں خصمان اختصموا فی ربہم دو فریق کے حق میں نازل ہوئی جو آخر تک ایک دوسرے کے دشمن تھے اور چھ ہیں علیؓ حمزہؓ اور عبیدہ بن حارث (رضی اللہ عنہم) فریق اول شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ فریق ثانی۔

۱۱۴۶۔ اسحاق بن ابراہیم صواف، یوسف بن یعقوب (جو بنی ضمیہ کے محلہ میں ٹھہرتے تھے اور نبی سدوس کے غلام تھے) سلیمان، ابو مجلہ، حضرت قیس بن عبادؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت ہمارے حق میں نازل ہوئی ہے ہذاں خصمان الخ۔

قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَمْرَاءَ حَتَّى بَرَدَ فَأَخَذَ بِلَحْيَتِهِ فَقَالَ أَنْتَ أَبَا جَهْلٍ قَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلَهُ قَوْمُهُ أَوْ قَالَ قَتَلْتُمُوهُ.

۱۱۴۲۔ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُثَنَّى أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نَحْوَهُ.

۱۱۴۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَتَبْتُ عَنْ يُوسُفَ بْنِ الْمَاجَشُونِ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ فِي بَدْرٍ يَعْنِي حَدِيثَ ابْنِي عَمْرَاءَ.

۱۱۴۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو مَجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحْثَوْنَ بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمَنِ لِلْخُصُومَةِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَقَالَ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ وَفِيهِمْ أَنْزَلَتْ هَذَا خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ قَالَ هُمُ الَّذِينَ تَبَارَزُوا الْيَوْمَ بَدْرٍ حَمْزُهُ وَعَلِيٌّ وَعُبَيْدَةُ وَأَبُو عُبَيْدَةَ ابْنُ الْحَارِثِ وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةُ وَالْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ.

۱۱۴۵۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ نَزَلَتْ هَذَا خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ فِي سِتَّةٍ مِنْ قُرَيْشٍ عَلِيٌّ وَحَمْزَةُ وَعُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدُ ابْنُ عُتْبَةَ.

۱۱۴۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصَّوَّافِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ كَانَ يَنْزِلُ فِي بَنِي ضُبَيْعَةَ وَهُوَ مَوْلَى لَيْثِ بْنِ سَدُوسٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ فِينَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ هَذَا

اِخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ .

۱۱۴۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقْسِمُ لَنَزَلَتْ هَؤُلَاءِ الْآيَاتُ فِي هَؤُلَاءِ الرَّهْطِ السِّتَةِ يَوْمَ بَدْرٍ نَحْوَهُ .

۱۱۴۸۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقْسِمُ قَسَمًا إِنَّ هَذِهِ الْآيَةَ هَذَانِ خَصْمَانِ اِخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ نَزَلَتْ فِي الَّذِينَ بَرَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ حَمْزَةٌ وَعَلِيٌّ وَعُبَيْدَةُ بْنُ الْحَرِثِ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ ابْنُ رِبْعَةَ وَالْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ .

۱۱۴۹۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ السَّلُولِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَأَلَ رَجُلٌ مِنَ الْبَرَاءِ وَأَنَا أَسْمَعُ قَالَ أَشْهَدُ عَلَيَّ بَدْرًا قَالَ بَارَزَ وَظَاهَرَ حَقًّا .

۱۱۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ الْمَاجَشُونِ عَنْ صَالِحِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ كَاتَبْتُ أُمِّيَةَ بْنَ خَلْفٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ فَذَكَرَ قَتْلَهُ وَقَتْلَ ابْنِهِ فَقَالَ بَلَالٌ لَا نَحْوُتُ إِنْ نَجَا أُمِّيَةُ .

۱۱۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ النَّجْمَ فَسَجَدَ بِهَا وَسَجَدَ مَنْ مَعَهُ غَيْرَ أَنَّ شَيْخًا أَخَذَ كَفًّا مِنْ تَرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ

۱۱۴۷۔ یحییٰ بن جعفر، وکیع بن جراح، سفیان، ابو ہاشم، ابو مجلز، قیس بن عباد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے تھے کہ میں نے حضرت ابو ذر غفاری کو قسم کھا کر فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ آیتیں جو اوپر گزریں بدر کے دن چھ آدمیوں کے حق میں نازل ہوئیں جو بدر کے دن مقابل ہوئے تھے جن کے نام اوپر گزرے۔

۱۱۴۸۔ یعقوب بن ابراہیم، ہشیم، ابو ہاشم، ابو مجلز، حضرت قیس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابو ذر کو قسم کھا کر کہتے سنا کہ یہ آیت ہذان خصمان ان لوگوں کے حق میں اتری جو بدر کے روز لڑنے کے لئے اترے تھے حضرت حمزہ، علی اور عبیدہ مسلمانوں کی طرف سے اور عتبہ و شیبہ جو ربیعہ کے بیٹے تھے اور ولید بن عتبہ یہ کافروں کی طرف سے تھے۔

۱۱۴۹۔ احمد بن سعید، ابو عبد اللہ، اسحاق بن منصور، ابراہیم بن یوسف اپنے والد سے وہ ابو اسحاق سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ حضرت علی بدر کی لڑائی میں شریک تھے۔ مقابلہ کے لئے میدان میں مقابل طلب کیا اور حق کا اظہار کیا براء بن عازب نے کسی کے سوال کا جواب دیتے ہوئے یہ فرمایا جس کو ابو اسحاق سن رہے تھے۔

۱۱۵۰۔ عبد العزیز بن عبد اللہ، یوسف بن ماشون، صالح بن ابراہیم، عبد الرحمن بن عوف سے روایت کرتے ہیں کہ میرے اور امیہ بن خلف کے درمیان باہم نہ لڑنے کا ایک تحریری معاہدہ ہو گیا تھا، پھر انہوں نے بدر کے دن امیہ اور اس کے بیٹے کے قتل ہونے کا قصہ بیان کیا اور یہ بھی کہا کہ بدر کے دن حضرت بلال کہنے لگے کہ اگر امیہ بن خلف بچ گیا تو میں کوئی خوشی محسوس نہیں کروں گا۔

۱۱۵۱۔ عبدان بن عثمان، عثمان بن جبلة، شعبہ، ابو اسحاق سمیع، اسود بن یزید، عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ النجم کو پڑھا اور اس میں سجدہ کیا، آپ کے ہمراہ جو لوگ تھے سب نے سجدہ کیا۔ مگر ایک امیہ بن خلف نے سجدہ نہیں کیا، بلکہ تھوڑی سی مٹی زمین سے اٹھا کر پیشانی پر

لگائی اور کہا بس میرے لئے یہی کافی ہے، ابن مسعود فرماتے ہیں میں نے اس کو بدر کے دن حالت کفر میں مقتول پایا۔

۱۱۵۲۔ ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، معمر، ہشام، عروہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں کہ زبیر کے جسم پر تلوار کے تین گہرے زخم تھے، ان میں ایک کندھے پر موجود تھا، میں اپنی انگلی اس میں ڈالا کرتا تھا عروہ کہتے ہیں کہ ان میں دوزخ تو بدر کے دن لگے تھے اور تیسرا جنگ یرموک میں آیا تھا، عروہ کہتے ہیں جب عبداللہ بن زبیر شہید ہوئے تو عبدالملک نے پوچھا عروہ تم اپنے والد زبیر کی تلوار پہچان سکتے ہو؟ میں نے کہا ہاں! اس نے پوچھا کوئی علامت بتاؤ، میں نے کہا بدر کی جنگ میں اس کی دھار ایک جگہ سے ٹوٹ گئی تھی، اس نے کہا واقعی تم سچے ہو، اس کے بعد یہ مصرعہ (ترجمہ) لڑتے لڑتے ان کی دھاریں ٹوٹ گئی ہیں، اس کے بعد عبدالملک نے عروہ کو وہ تلوار واپس کر دی، ہشام کہتے ہیں کہ جب ہم نے اس کی قیمت کے متعلق مشورہ کیا تو تین ہزار درہم کا اندازہ لگایا، ہم سے ایک شخص نے یہ تلوار تین ہزار درہم میں خرید لی مگر میری یہ تمنا رہ گئی کہ کاش میں اسے لیتا۔

۱۱۵۳۔ فروہ، علی، ہشام حضرت عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میرے والد حضرت زبیرؓ کی تلوار پر چاندی کا کام کیا گیا تھا۔ ہشام کہتے ہیں کہ میرے والد عروہ کی تلوار بھی چاندی سے مزین کی ہوئی تھی شاید یہ زبیرؓ ہی کی تلوار ہوگی۔

۱۱۵۴۔ احمد بن محمد، عبداللہ، ہشام اپنے والد حضرت عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ جنگ یرموک کے دن صحابہ کرام نے میرے والد زبیرؓ سے کہا کہ چلو ہم تم مل کر کافروں پر حملہ کریں، زبیرؓ نے کہا مجھے اندیشہ ہے کہ تم میرا ساتھ نہیں دے سکو گے، انہوں نے کہا ہم ضرور ساتھ دیں گے، آخر حضرت زبیر نے حملہ کیا اور کافروں کی صفیں چیرتے ہوئے پار نکل گئے اور ان کے ساتھ کوئی بھی قائم نہ رہ سکا، پھر وہ لوٹے تو کافروں نے ان کے گھوڑے کی لگام پکڑی اور حضرت زبیر کے مونڈھے پر دو وار کئے، ان ضربوں کے درمیان وہ زخم بھی تھا جو بدر کے دن آپ کو پہنچا، عروہ کہتے ہیں کہ جب میں چھوٹا تھا تو ان زخموں کے غار میں انگلیاں ڈال کر کھیلا کرتا تھا، عروہ

فَقَالَ يَكْفِيْنِي هَذَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا .

۱۱۵۲۔ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مُعَمَّرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ كَانَ فِي الزُّبَيْرِ ثَلَاثُ ضُرَبَاتٍ بِالسَّيْفِ إِحْدَاهُنَّ فِي عَاتِقِهِ قَالَ إِنْ كُنْتُ لَأَدْخِلَ أَصَابِعِي فِيهَا قَالَ ضَرْبٌ نِثْنَيْنِ يَوْمَ بَدْرٍ وَوَاحِدَةٌ يَوْمَ الِيرْمُوكِ قَالَ عُرْوَةُ وَقَالَ لِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ حِينَ قُتِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَا عُرْوَةُ هَلْ تَعْرِفُ سَيْفَ الزُّبَيْرِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَمَا فِيهِ قُلْتُ فِيهِ قُلَّةٌ فَلَهَا يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ صَدَقْتَ بِهِنَّ قُلُوبٌ مِّنْ قِرَاعِ الْكِتَابِ ثُمَّ رَدَّ عَلَى عُرْوَةَ قَالَ هِشَامُ فَأَقَمْنَاهُ بَيْنَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَأَخَذَ بَعْضُنَا وَلَوِدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ أَخَذْتُهُ .

۱۱۵۳۔ حَدَّثَنَا قُرُوءَةُ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ سَيْفُ الزُّبَيْرِ مُحَلًى بِفِضَّةٍ قَالَ هِشَامُ وَكَانَ سَيْفُ عُرْوَةَ مُحَلًى بِفِضَّةٍ .

۱۱۵۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِلزُّبَيْرِ يَوْمَ الِيرْمُوكِ لَا تَشُدُّ فَتَشُدُّ مَعَكَ فَقَالَ إِنِّي إِنْ شَدَدْتُ كَذَبْتُمْ فَقَالُوا لَا نَفْعَلُ فَحَمَلَ عَلَيْهِمْ حَتَّى شَقَّ صُفُوفَهُمْ فَحَاوَزَهُمْ وَمَا مَعَهُ أَحَدٌ ثُمَّ رَجَعَ مُقْبِلًا فَأَخَذُوا بِلِجَامِهِ فَضَرَبُوهُ ضَرْبَتَيْنِ عَلَى عَاتِقِهِ بَيْنَهُمَا ضَرْبَةٌ ضَرَبَهَا يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ عُرْوَةُ كُنْتُ أَدْخِلُ أَصَابِعِي فِي تِلْكَ الضَّرَبَاتِ الْعَبْ وَأَنَا صَغِيرٌ قَالَ عُرْوَةُ وَكَانَ

کہتے ہیں کہ یرموک (۱) میں زبیر کے ساتھ عبداللہ بن زبیر بھی تھے حالانکہ ان کی عمر اس وقت دس (بارہ) برس کی تھی زبیرؓ نے ان کو گھوڑے پر سوار کر کے ایک شخص کی حفاظت میں دے دیا تھا۔

۱۱۵۵۔ عبداللہ بن محمد، روح بن عبادہ، سعید بن ابی عروبہ، حضرت قتادہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت انسؓ نے ابو طلحہؓ سے روایت کی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن چوبیس مرد ان مکہ کی لاشوں کو بدر کے ایک گندے کنویں میں پھینکنے کا حکم دیا اور رسول پاک کی عادت تھی کہ جب وہ کسی قوم پر غالب آتے تھے تو تین راتیں اسی جگہ قیام فرماتے تھے لہذا بدر میں بھی تین دن قیام فرمایا، تیسرے دن آپ کے حکم سے اونٹنی پر زین کسی گئی پھر آپ چلے صحابہ کرام نے خیال کیا کہ آپ کسی حاجت کے لئے جا رہے ہیں اصحاب ساتھ ہو لئے آپ چلتے چلتے اس کنویں کی منڈھیر پر تشریف لے گئے اور کھڑے ہو کر مقتولین قریش کو نام بنام آواز دینے لگے اور اس طرح فرمانے لگے اے فلاں بن فلاں اور اے فلاں بن فلاں اب تم کو یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا حکم مان لیتے ہم سے تو ہمارے رب نے جو وعدہ کیا تھا وہ ہم نے پالیا تم سے جس عذاب کا وعدہ کیا تھا وہ تم نے بھی پالیا نہیں؟ حضرت طلحہؓ کہتے ہیں کہ یہ سن کر حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ایسی لاشوں سے خطاب فرما رہے ہیں جن میں کوئی جان نہیں ہے، آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے میں جو باتیں کر رہا ہوں تم ان کو ان سے زیادہ نہیں سن سکتے، قتادہؓ نے کہا کہ اللہ نے اس وقت ان کو زندہ فرمادیا تھا تاکہ ان کو اپنی ذلت و رسوائی اور اس سزا سے شرمندگی حاصل ہو۔

۱۱۵۶۔ حمید بن سفیان بن عیینہ، عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے الذین بدلوا نعمة الله كفراً کی تفسیر کے سلسلہ میں فرمایا، اس سے کفار قریش ہیں اور نعمت سے مراد رسول پاک ہیں۔ عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ اس آیت میں لوگوں سے مراد

مَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَوْمَئِذٍ وَهُوَ ابْنُ عَشْرِ سِنِينَ فَحَمَلَهُ عَلَى قَرَسٍ وَغُلَّ بِهِ رَجُلًا .

۱۱۵۵۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ سَمِعَ رُوْحَ بْنَ عَبَّادَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرْنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ بِأَرْبَعَةٍ وَعِشْرِينَ رَجُلًا مِنْ صَنَادِيدِ قُرَيْشٍ فَقَلَعُوهُنَّ طَوِيًّا مِنْ أَطْوَاءِ بَدْرٍ حَبِيبٌ مُحَبِّبٌ وَكَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِالْعُرْصَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَلَمَّا كَانَ بِبَدْرٍ الْيَوْمَ الثَّالِثَ أَمَرَ بِرَاجِلَتِهِ فَشَدَّ عَلَيْهَا رَحْلَهَا ثُمَّ مَشَى وَاتَّبَعَهُ أَصْحَابُهُ وَقَالُوا مَا نَرَى يَنْطَلِقُ إِلَّا لِيُعْصَ حَاجَتُهُ حَتَّى قَامَ عَلَى شَفَةِ الرَّكِيِّ فَجَعَلَ يُنَادِيهِمْ بِأَسْمَاءٍ وَأَسْمَاءٍ أَبَائِهِمْ يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَيَا فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ أَيْسَرْتُكُمْ أَنْتُمْ أَطَعْتُمُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدْنَا رَبَّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَكْتُمُ مِنْ أَحْسَادٍ لَا أَرَوَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ قَالَ قَالَ قَتَادَةُ أَحْيَاهُمُ اللَّهُ حَتَّى أَسْمَعَهُمْ قَوْلَهُ تَوْبِيخًا وَتَضْغِيرًا وَنَقِيمَةً وَحَسْرَةً وَنَدْمًا .

۱۱۵۶۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عُمَرُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ كُفْرًا قَالَ هُمْ وَاللَّهُ كُفَّارٌ قُرَيْشٍ قَالَ عَمَرُوهُمْ قُرَيْشٌ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ

(۱) جنگ یرموک کا واقعہ ۱۵ھ میں پیش آیا یہ مسلمانوں اور رومیوں کے مابین ایک بہت بڑی جنگ تھی، مسلمانوں کے امیر حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ تھے، مسلمانوں کے چار ہزار افراد اس جنگ میں شہید ہوئے جن میں سے ایک سو بدری صحابہ تھے، رومیوں کے ایک لاکھ چار ہزار مارے گئے اور چالیس ہزار قیدی بنے، اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو شاندار فتح عطا فرمائی۔

کفار اور نعمت سے مراد رسول پاک کی ذات ہے اور دار البوار سے مراد وہ دوزخ ہے جس میں بدر کے دن داخل کئے گئے۔

۱۱۵۷۔ عبید بن اسمعیل، ابو اسامہ، ہشام بن عروہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ حضرت عائشہ کے سامنے حضور اکرم کے اس ارشاد کا ذکر آیا کہ مردے پر اس کے عزیزوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے اور ابن عمرؓ اس حدیث کو رسول اکرم تک پہنچی ہوئی بتاتے ہیں، حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا ہے کہ مردے پر اپنی خطاؤں اور گناہوں کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے اور اس کے عزیز روتے ہی رہتے ہیں، یہ بالکل ایسا ہی مضمون ہے جیسے ابن عمرؓ یہ کہتے ہیں کہ حضور اکرمؐ مشرکین بدر کے لاشوں کے گڑھے پر کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا کہ وہ میرا کہنا سن رہے ہیں حالانکہ حضور نے فرمایا تھا کہ ان کو اب معلوم ہو گیا کہ میں جو کچھ ان سے کہتا تھا، وہ سچ اور حق تھا، اس کے بعد حضرت عائشہ نے سورہ نمل کی یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) اے پیغمبر! تم مردوں کو اپنی بات نہیں سنا سکے اور اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم! تم قبر والوں کو اپنی بات نہیں سنا سکتے حضرت عروہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ کی مراد اس آیت کے پڑھنے سے یہ تھی کہ جب ان کو دوزخ میں اپنا ٹھکانا مل جائے گا۔

۱۱۵۸۔ عثمان بن ابی شیبہ، عبدہ بن سلیمان، ہشام بن عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ رسول خدا بدر کے کنوئیں پر کھڑے ہوئے اور فرمایا کیا تم نے اپنے رب کا وعدہ سچا پایا؟ پھر فرمایا اے مشرک! تمہارے رب نے تم سے جو وعدہ کیا تھا بے شک تم نے وہ پایا، پھر فرمایا یہ لوگ اس وقت میرا کہنا سن رہے ہیں، ابن عمرؓ کی یہ روایت حضرت عائشہ کے سامنے بیان کی گئی تو انہوں نے فرمایا کہ رسول خدا نے اس طرح فرمایا تھا کہ اب معلوم ہو گیا جو میں ان سے کہتا تھا وہ سچ تھا، پھر انہوں نے سورہ نمل کی یہ آیت پڑھی انک لا تسمع الموتی آخر تک یعنی اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے۔

باب ۴۷۶۔ شرکاء اصحاب بدر کی فضیلت کا بیان۔

۱۱۵۹۔ عبد اللہ بن محمد، معاویہ بن عمرو، ابو اسحاق، حضرت حمیدؓ سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَةُ اللَّهِ وَأَجَلُوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ قَالَ النَّارِ يَوْمَ بَدْرٍ .

۱۱۵۷۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِبِكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَتْ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيُعَذَّبُ بِخَطِيئَتِهِ وَذَنْبِهِ وَإِنَّ أَهْلَهُ لَيَبْكُونَ عَلَيْهِ الْآنَ قَالَتْ وَذَلِكَ مِثْلُ قَوْلِهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْقَلْبِ وَفِيهِ قَتْلَى بَدْرٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ لَهُمْ مَا قَالَ إِنَّهُمْ يَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ إِنَّمَا قَالَ إِنَّهُمْ الْآنَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ حَقٌّ ثُمَّ قَرَأْتَ إِنَّكَ لَا تَسْمَعُ الْمَوْتَى وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ تَقُولُ حِينَ تَبَوُّوا مَقَاعِدَهُمْ مِنَ النَّارِ .

۱۱۵۸۔ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُهُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَلْبِ بَدْرٍ فَقَالَ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ثُمَّ قَالَ إِنَّهُمْ الْآنَ يَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ فَذَكَرَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ إِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ الْآنَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ الَّذِي كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ هُوَ الْحَقُّ ثُمَّ قَرَأْتَ إِنَّكَ لَا تَسْمَعُ الْمَوْتَى حَتَّى قَرَأْتَ الْآيَةَ .

۴۷۶ باب فضل من شهد بدرًا .

۱۱۵۹۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت انسؓ کو فرماتے سنا کہ حارث بن سراقہ بدر کے دن شہید ہوئے وہ لڑکے تھے ان کی والدہ حضرت انسؓ کی پھوپھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ جانتے ہیں حارثہ سے مجھ کو کیسی محبت تھی اب اگر وہ بہشت میں ہے تو میں صبر کروں اور ثواب کی امید رکھوں اور اگر کسی برے حال میں ہے تو آپ دیکھتے ہیں کہ میں کیسا ہی رورہی ہوں، حضور اکرمؐ نے فرمایا افسوس! کیا تو دیوانی ہو گئی ہے اور کیا اللہ کی ایک ہی بہشت سمجھی ہے، بیستین بہت سی ہیں اور تیرا بیٹا حارثہ تو جنت الفردوس میں ہے۔

۱۱۶۰۔ اسحق بن ابراہیم، عبد اللہ بن ادریس، حصین بن عبد الرحمن، سعد بن عبیدہ، ابو عبد الرحمن سلمیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ابو مرثد اور زبیر کو روضہ خاخ کی طرف بھیجا اور فرمایا کہ گھوڑے پر جاؤ وہاں تم کو ایک مشرکہ عورت ملے گی (نام سارہ تھا) اس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا ایک خط ہے، جو اس نے مشرکین مکہ کے لئے بھیجا ہے وہ لے آؤ حضرت علیؓ فرماتے ہیں جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا وہیں ہم نے اس عورت کو پکڑ لیا وہ اونٹ پر جا رہی تھی تو ہم نے خط مانگا۔ اس نے کہا میرے پاس کوئی خط نہیں ہے ہم نے اونٹ بٹھلا کر اس کی تلاشی لی تو کوئی خط نہیں ملا، آخر ہم نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کبھی غلط نہیں ہو سکتا، خط نکال دے ورنہ ہم تجھے برہنہ کر کے تلاشی لیں گے، جب اس نے اتنی سختی دیکھی تو اس نے اپنے نیچے سے ایک چادر کی تہ میں سے خط نکال کر ہمیں دے دیا۔ ہم خط لے کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے، حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ حاطبؓ نے اللہ اس کے رسول اور مسلمانوں سے خیانت کی ہے۔ آپؐ اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن مار دوں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حاطبؓ کو بلا کر اس خط کے لکھنے کی وجہ پوچھی کہ یہ تم نے کیا کیا؟ حاطبؓ نے عرض کیا خدا کی قسم! میں دل سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان رکھتا ہوں، اس خط سے میری غرض صرف یہ ہے کہ قریش پر میرا کوئی احسان ہو جائے تاکہ وہ اس لحاظ سے میری جائیداد، بال بچے وغیرہ

مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أُصِيبَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ فَجَاءَتْ أُمُّهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَرَفْتُ مَنْزِلَةَ حَارِثَةَ مِنِّي فَإِنْ يَكُنْ فِي الْجَنَّةِ أَصْبِرْ وَاحْتَسِبْ وَإِنْ تَكُ الْأُخْرَى تَرَى مَا أَصْنَعُ فَقَالَ وَيْحَكَ أَوْهَلَيْتِ أَوْجَنَةً وَاحِدَةً هِيَ إِنَّهَا جَنَاتٌ كَثِيرَةٌ وَإِنَّهُ فِي جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ .

۱۱۶۰۔ حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا مَرْثَدٍ وَالزَّبِيرَ وَكُلُّنَا فَارِسٌ قَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخَ فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً مِنَ الْمُشْرِكِينَ مَعَهَا كِتَابٌ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ فَأَذَرْنَاهَا تَسِيرُ عَلَى بَعِيرٍ لَهَا حَيْثُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا الْكِتَابُ فَقَالَتْ مَا مَعَنَا كِتَابٌ فَأَتَيْنَاهَا فَالْتَمَسْنَا فَلَمْ نَرِ كِتَابًا فَقُلْنَا مَا كَذَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتُخْرِجَنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَتُخْرِجَنَّكِ فَلَمَّا رَأَتْ الْحَدَّ أَهْوَتْ إِلَى حُجْرَتِهَا وَهِيَ مُحْتَجِزَةٌ بِكِسَاءٍ فَأَخْرَجَتْهُ فَانْطَلَقْنَا بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ خَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَدَعْنِي فَلِأَضْرِبَ عَنْقَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ حَاطِبُ وَاللَّهِ مَا بِي أَنْ لَا أَكُونَ مُؤْمِنًا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْلَمَ أَرَدْتُ أَنْ يَكُونُ لِي عِنْدَ

برباد نہ کریں، اللہ ان کے ذریعہ ان کو محفوظ رکھے، کیونکہ آپ کے سب اصحاب کے وہاں رشتہ دار ایسے ہیں جن کی وجہ سے اللہ ان کے مال کو بچاتا ہے، میرا وہاں کوئی نہیں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حاطبؓ کا بیان سن کر فرمایا، یہ سچ کہتے ہیں، لہذا ان کو برا مت کہو اور مسلمان ہی سمجھو! حضرت عمرؓ نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ! یہ اللہ، رسول اور مسلمانوں کا خان ہے، حکم دیجئے کہ اس کی گردن اڑا دوں! آپؐ نے فرمایا کہ حاطبؓ بدر کی لڑائی میں شریک تھے، اور تم کو معلوم نہیں کہ اللہ بدر والوں کو دیکھ رہا تھا اور فرما رہا تھا، اب تم جیسے چاہو کام کرو، تمہارے لئے بہشت واجب ہو گئی، یا میں نے تم کو بخش دیا، تو حضرت عمرؓ کے آنسو نکل آئے اور کہنے لگے اللہ ورسولہ اعلم۔

باب ۷۷۷۔ اس باب میں کوئی عنوان نہیں ہے۔

۱۱۶۱۔ عبد اللہ بن محمد جعفی، ابو احمد زبیری، عبد الرحمن بن غنیل، حمزہ بن ابی اسید، زبیر بن منذر، حضرت ابو اسیدؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن ہی لوگوں سے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ جب کافر تمہارے قریب آجائیں تو اس وقت تیر مارو اور اپنے تیروں کو ضائع نہ کرو۔

۱۱۶۲۔ محمد بن عبد الرحیم، ابو احمد زبیری، عبد الرحمن بن غنیل، حمزہ بن ابی اسید، منذر بن ابی اسید، حضرت ابو اسیدؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن ارشاد فرمایا کہ جب کافر تمہارے اوپر حملہ کریں تو ان کو تیر مارو اور اپنے تیر ضرورت کے لئے محفوظ رکھو۔

۱۱۶۳۔ عمرو بن خالد، زہیر، حضرت ابو اسحاق سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے براء بن عازبؓ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد میں عبد اللہ بن جبیرؓ کو پچاس تیر اندازوں پر سردار مقرر کیا کافروں نے ستر مسلمانوں کو شہید کر دیا اور جنگ بدر میں آنحضرتؐ کے اصحاب نے کافروں کے ایک سو چالیس آدمیوں کو قتل کیا اور قیدی بنایا تھا، ستر کو قید کیا تھا ستر کو مار ڈالا تھا۔ جنگ احد کے دن ابو سفیان نے کہا! بدر کے دن کا بدلہ

الْقَوْمَ يَدْفَعُ اللَّهُ بِهَا عَنْ أَهْلِي وَمَا لِي وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِكَ إِلَّا لَهُ هُنَاكَ مِنْ عَشِيرَتِهِ مَنْ يَدْفَعُ اللَّهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَا لِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ وَلَا تَقُولُوا لَهُ إِلَّا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ إِنَّهُ قَدْ خَانَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَدَعْنِي فَلَا ضَرْبَ غُنَّةٍ فَقَالَ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اللَّهُ أَطْلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اْعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجِبَتْ لَكُمْ الْحَنَّةُ أَوْ فَقَدْ عَفَرْتُ لَكُمْ فَدَمَعَتْ عَيْنَا عُمَرَ وَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ.

۴۷۷ باب۔

۱۱۶۱۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْمُجَفِّي حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْغَسِيلِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا أَكْتُبُوكُمْ فَأَرْمُوهُمْ وَاسْتَبَقُوا نَبْلَكُمْ.

۱۱۶۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْغَسِيلِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ وَالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا أَكْتُبُوكُمْ يَعْني كَثَرُواكُمْ فَأَرْمُوهُمْ وَاسْتَبَقُوا نَبْلَكُمْ.

۱۱۶۳۔ حَدَّثَنِي عُمَرُ وَبْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ ابْنَ عَازِبٍ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرُّمَّةِ يَوْمَ أُحُدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جُبَيْرٍ فَاصَابُوا مِنَّا سَبْعِينَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ أَصَابُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعِينَ وَمِائَةً وَسَبْعِينَ أَسِيرًا وَسَبْعِينَ قَيْلًا قَالَ

آج ہے اور لڑائی ڈول کی طرح ہے۔

۱۱۶۳۔ محمد بن علاء، ابو اسامہ، برید اپنے دادا حضرت ابو بردہ سے روایت کرتے ہیں، میں گمان کرتا ہوں کہ ابو موسیٰ نے رسول خدا سے روایت کی کہ آپؐ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں جو خیر کا لفظ دیکھا، اس کی تعبیر یہی ہے کہ خدا نے جنگ احد کے بعد مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی اور سچائی کا بدلہ وہ ہے جو بدر کی لڑائی میں اللہ نے ہم کو عنایت فرمایا۔

۱۱۶۵۔ یعقوب، ابراہیم بن سعد، اپنے والد، دادا حضرت عبدالرحمن بن عوف سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا بدر کے روز میں صف میں کھڑا تھا، مڑ کر دیکھا تو داپنے بائیں دو نوجوان لڑکے کھڑے ہیں۔ میں ان کو دیکھ کر خوف محسوس کرنے لگا اور میرا اطمینان جاتا رہا۔ اتنے میں ایک نے چپکے سے مجھ سے پوچھا، چچا! ذرا مجھے ابو جہل کو تو دکھا دو، تاکہ میں دیکھوں وہ کون شخص ہے؟ میں نے کہا! بھتیجے تم ابو جہل کا کیا کرو گے؟ جو ان نے کہا! میں نے خدا سے عہد کیا ہے کہ جب ابو جہل کو دیکھوں گا تو قتل کروں گا یا خود مر جاؤں گا، پھر دوسرے نے بھی اپنے ساتھی سے چھپا کر وہی بات پوچھی اب تو مجھ کو ان سے دل چسپی پیدا ہو گئی۔ آخر میں نے ان کو اشارہ سے ابو جہل کی پہچان کرا دی۔ یہ سنتے ہی دونوں عقاب کی طرح چھپے اور مار مار کر اس کا کام تمام کر دیا یہ دونوں جوان عفراء کے بیٹے معاذ اور معوذ تھے۔

۱۱۶۶۔ موسیٰ بن اسماعیل، ابراہیم، ابن شہاب زہری، عمر بن اسید بن جاریہ ثقفی جو بنو زہرہ کے حلیف اور ابو ہریرہؓ کے دوست تھے، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس آدمیوں کی ایک جماعت پر عاصم بن ثابت انصاری کو سردار بنا کر جاسوسی کے لئے روانہ فرمایا۔ جب یہ لوگ ہدہ میں پہنچے، جو عسفان اور مکہ کے درمیان میں ہے، تو قبیلہ لحيان جو قبیلہ ہذیل کی ایک شاخ ہے اسے کسی نے ان کے آنے کی خبر کر دی۔ انہوں نے سو تیر اندازوں کو ان کے تعاقب میں پتہ لگانے کے لئے روانہ کر دیا۔ ایک جگہ جہاں اس جماعت نے قیام کیا تھا اور مدینہ کی کھجوریں کھائیں تھیں، ان کی گٹھلیوں کو دیکھ کر ان تیر

أَبُو سُفْيَانَ يَوْمَ يَوْمِ بَدْرٍ وَالْحَرْبُ سِحَالٌ .
۱۱۶۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَإِذَا الْخَيْرُ مَاجَأَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ بَعْدُ وَتَوَابَ الصِّدْقِ الَّذِي آتَانَا بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ .

۱۱۶۵۔ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ إِنِّي لَفِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا التَفْتُ فَإِذَا عَنْ يَمِينِي وَعَنْ يَسَارِي فَتَيَانِ حَدِيثَنَا السِّنِّ فَكَأَنِّي لَمْ أَمِنْ بِمَكَانِهِمَا إِذْ قَالَ لِي أَحَدُهُمَا سِرًّا مِنْ صَاحِبِهِ يَا عَمِّ أَرْنِي أَبَا جَهْلٍ فَقُلْتُ يَا ابْنَ أَخِي وَمَا تَصْنَعُ بِهِ قَالَ عَاهَدْتُ اللَّهَ إِنْ رَأَيْتُهُ أَنْ أَقْتُلَهُ أَوْ أَمُوتَ ذُوْنَهُ فَقَالَ لِي الْآخَرُ سِرًّا مِنْ صَاحِبِهِ مِثْلَهُ قَالَ فَمَا سَرَّيْنِي أَنِّي بَيْنَ رَجُلَيْنِ مَكَانَهُمَا فَأَشْرْتُ لَهُمَا إِلَيْهِ فَشَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ الصَّفْرَيْنِ حَتَّى ضَرَبَاهُ وَهُمَا ابْنَا عَفْرَاءَ .

۱۱۶۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ أُسَيْدٍ بْنُ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ عَيْنًا وَآمَرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ بْنِ الْأَنْصَارِيِّ جَدَّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْهَدَّةِ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوا الْحَيَّ مِنْ هَذِيلٍ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو لِحْيَانَ فَنَفَرُوا لَهُمْ بِقَرِيبٍ مِنْ مِائَةِ رَجُلٍ رَامَ فَاغْتَنَصُوا

اندازوں نے سمجھ لیا اور پھر پیروں کے نشان سے پتہ لگانے لگے۔ جب حضرت عاصمؓ اور ان کے ساتھیوں نے دیکھا کہ یہ قریب آگئے ہیں، تو ایک پہاڑی پر پناہ لی، تیر اندازوں نے پہاڑی کو گھیر لیا اور کہا کہ تم سے ہم وعدہ کرتے ہیں۔ اگر تم نے خود کو ہمارے حوالے کر دیا تو کسی کو نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ حضرت عاصمؓ نے ساتھیوں سے کہا کہ میں تو کافر کی پناہ پسند نہیں کرتا ہوں پھر کہا، اے اللہ! ہمارے حال سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع فرما دے! بنی لحیان نے ان پر تیر برسانا شروع کر دیئے۔ آخر حضرت عاصمؓ اور ان کے ساتھی بھی شہید ہو گئے اور خبیثؓ زید بن وثنہ اور عبد اللہ بن طارق نے مجبور ہو کر خود کو کافروں کے حوالہ کر دیا۔ کافروں نے کمان کی تانت نکال کر ان کی مشکیں کسیں، تو عبد اللہ بن طارق نے کہا، یہ پہلی دغا ہے خدا کی قسم! میں تمہارے ساتھ ہر گز نہ جاؤں گا۔ میں تو اپنے ساتھیوں ہی میں جانا پسند کرتا ہوں، کافروں نے بہت کھینچا کہ کسی طرح مکہ تک لے جائیں مگر وہ نہیں گئے، آخر خبیثؓ اور حضرت زیدؓ کو لے گئے اور مکہ جا کر بیچ ڈالا۔ چونکہ یہ واقعہ بدر کے بعد ہوا تھا اس لئے خبیثؓ کو حارث بن عامر بن نوفل کے بیٹوں نے خرید لیا کیونکہ خبیثؓ نے بدر میں حارث بن عامر کو قتل کیا تھا۔ حضرت خبیثؓ بہت دن قید میں رہے، جب انہوں نے قتل کی ٹھان لی تو ایک دن حضرت خبیثؓ نے حارث کی بیٹی سے استرہ مانگا، اس نے دے دیا۔ اتفاق سے اسی وقت اس کا بچہ خبیثؓ کے پاس چلا گیا، خبیثؓ نے اپنی ران پر بٹھالیا عورت نے دیکھا کہ بچہ خبیثؓ کی ران پر بیٹھا ہے اور استرہ خبیثؓ کے ہاتھ میں ہے، تو وہ سخت پریشان ہو گئی اور خبیثؓ نے اس کی پریشانی پہچان لی اور کہا کیا تو اس وجہ سے خوف کھا رہی ہے کہ میں اس بچہ کو مار ڈالوں گا؟ میں ایسا نہیں کروں گا، اس عورت نے کہا خدا کی قسم! میں نے کوئی قیدی خبیثؓ سے زیادہ نیک نہیں دیکھا۔ خدا کی قسم میں نے ایک دن دیکھا کہ خبیثؓ انگور کا خوشہ لئے ہوئے کھا رہا ہے، حالانکہ وہ لوہے کی زنجیروں میں بندھا ہوا تھا اور پھر اس زمانہ میں کوئی میوہ مکہ میں نہیں تھا۔ عورت کا بیان ہے کہ یہ میوہ اللہ تعالیٰ نے خبیثؓ کو بھیجا تھا۔ غرض جب حارث کے بیٹے خبیثؓ کو قتل کرنے کے لئے حرم کی حد سے باہر لے گئے تو خبیثؓ نے کہا زار مجھے دو نفل پڑھ

اَنَارَهُمْ حَتَّى وَجَدُوا مَا كَلَلَهُمُ التَّمَرُ فِي مَنْزِلٍ نَزَلُوهُ فَقَالُوا تَمَرٌ يَثْرَبُ فَاتَّبَعُوا اَنَارَهُمْ فَلَمَّا اَحْسَسَ بِهِمْ عَاصِمٌ وَاصْحَابُهُ لَحِقُوا اِلَى مَوْضِعٍ فَاحَاطَ بِهِمُ الْقَوْمُ فَقَالُوا لَهُمْ اَنْزِلُوا فَاَعْطُوا بِاَيْدِيكُمْ وَلَكُمْ الْعَهْدُ وَالْمِيثَاقُ اَنْ لَا نَقْتُلَ مِنْكُمْ اَحَدًا فَقَالَ عَاصِمٌ بَنْ ثَابِتٍ اَيُّهَا الْقَوْمُ اَمَّا اَنَا فَلَا اَنْزِلُ فِي ذِمَّةِ كَافِرٍ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَوْهُمْ بِالْغَبْلِ فَقَتَلُوا عَاصِمًا وَنَزَلَ اِلَيْهِمْ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ عَلَى الْعَهْدِ وَالْمِيثَاقِ مِنْهُمْ خُبَيْبٌ وَزَيْدُ بْنُ الدِّثْنَةِ وَرَجُلٌ اٰخَرٌ فَلَمَّا اسْتَمَكَّنُوا مِنْهُمْ اَطْلَقُوا اَوْتَارَ قَسَبِهِمْ فَرَبَطُوهُمْ بِهَا قَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ هَذَا اَوَّلُ الْعَذْرِ وَاللَّهِ لَا اَصْحَبُكُمْ اِنْ لِيْ بِهَؤُلَاءِ اُسُوَةٌ يُرِيدُ الْقَتْلُ فَجَرَّرُوهُ وَعَالَجُوهُ فَاَبَى اَنْ يَصْحَبَهُمْ فَاَنْطَلَقَ بِخُبَيْبٍ وَزَيْدِ بْنِ الدِّثْنَةِ حَتَّى بَاغَوْاهُمَا بَعْدَ وَقْعَةِ بَدْرٍ فَابْتَنَعَ بَنُو الْخَرِثِ بَنَ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلٍ خُبَيْبًا وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْخَرِثَ بَنَ عَامِرٍ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَبِثَ خُبَيْبٌ عِنْدَهُمْ اَسِيرًا حَتَّى اَجْمَعُوا قَتْلَهُ فَاسْتَعَارَ مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الْخَرِثِ مُوسَى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَاعَارَتْهُ فَدَرَجَ بَنِي لَهَا وَهِيَ غَافِلَةٌ حَتَّى اَنَاهُ فَوَجَدَتْهُ مَجْلِسَهُ عَلَى فَحْدِهِ وَالْمُوسَى يَدِهِ قَالَتْ فَفَرَعْتُ فَرَعَةً عَرَفَهَا خُبَيْبٌ فَقَالَ اتَّخَشِينَ اَنْ اَقْتُلَهُ مَا كُنْتُ لِفَاعِلٍ ذَلِكَ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ اَسِيرًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ خُبَيْبٍ وَاللَّهِ لَقَدْ وَجَدْتُهُ يَوْمًا يَأْكُلُ قِطْفًا مِنْ عَنَبٍ فِي يَدِهِ وَاِنَّهُ لَمَوْثِقٌ بِالْحَدِيدِ وَمَا بِمَكَّةَ مِنْ ثَمَرَةٍ وَكَانَتْ تَقُولُ اِنَّهُ لِرَزْقٍ رَزَقَهُ اللَّهُ خُبَيْبًا فَلَمَّا خَرَجُوا بِهِ مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ فِي الْحِلِّ قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ دَعُونِي اَصْلَبِي رَكْعَتَيْنِ

لینے دو! چنانچہ اجازت کے بعد دو رکعت پڑھیں، پھر کہا! بخدا اگر یہ خیال نہ کرو کہ میں موت سے ڈرتا ہوں تو اور نماز پڑھتا! اس کے بعد ضعیف نے یہ دعا مانگی یا اللہ! ان کو تباہ کر دے اور کسی ایک کو زندہ مت چھوڑ پھر یہ اشعار پڑھے۔

جب میں اسلام پر مر رہا ہوں تو کوئی ڈر نہیں ہے
کسی بھی کروٹ پر گروں، میرا مرنا خدا کی محبت میں ہے
اگر وہ چاہے تو ہر ٹکڑے اور جسم کے اعضاء کے بدلہ
میں بہترین ثواب عطا فرمائے اور برکت دے
اس کے بعد حارث کے بیٹے ابو سروعد عقبہ نے ضعیف کو شہید کر دیا۔ یہ سنت ضعیف سے نکلی کہ جب کوئی مسلمان بے بس ہو کر مارا جانے لگے تو دو رکعت نماز پڑھ لے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو عاصمؓ اور ان کے ساتھیوں کی شہادت کی خبر اسی دن دے دی، جس دن وہ شہید ہوئے، قریش نے عاصمؓ کے مرنے کی خبر سن کر کچھ لوگ بھیجے تاکہ وہ عاصمؓ کی لاش سے کوئی حصہ کاٹ کر لائیں تاکہ ہم پہنچائیں۔ کیونکہ عاصمؓ نے کافروں کے ایک بڑے آدمی کو قتل کیا تھا۔ اللہ نے بے شمار بھڑوں کو ان کی لاش پر بھیج دیا تاکہ قریش کے آدمی لاش کے قریب نہ آنے پائیں اور کچھ کاٹنے نہ پائیں، کعب بن مالک فرماتے ہیں کہ مجھ سے لوگوں نے بیان کیا ہے کہ مرارہ بن ربیع عمری اور بلال بن امیہ واقعی دونیک آدمی تھے جو بدر میں شریک تھے (مگر تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے)

۱۱۶۷۔ قتیبہ بن سعید غیث، بخاری، حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ کسی نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے جمعہ کے دن بیان کیا کہ سعید بن زید، عمرو بن نفیل بدری بیمار ہیں۔ وہ سوار ہو کر ان کے دیکھنے کو گئے، دن چڑھ چکا تھا اور جمعہ کا وقت قریب تھا اور انہوں نے جمعہ ترک کر دیا۔

۱۱۶۸۔ لیث بن سعد، یونس، حضرت ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے بیان کیا کہ میرے والد عبداللہ نے عمر بن عبداللہ بن ارقم کو خط لکھا کہ تم سبیعہ بنت حارث اسلمیہ کے پاس جاؤ اور اس سے اس کا قصہ دریافت کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سوال کا جو جواب دیا تھا وہ

فَتَرَكُوهُ فَرَكَعَ رَكَعَتَيْنِ فَقَالَ وَاللَّهِ لَوْ لَا اَنْ تَحْسِبُوْا اَنْ مَا بِيْ جَزَعٌ لَزِدْتُ ثُمَّ اَلَلَّهُمْ اَحْصِيَهُمْ عَدَدًا وَاَقْتُلُهُمْ بَدَدًا وَلَا تَبْقِ مِنْهُمْ اَحَدًا ثُمَّ اَنْشَأَ يَقُوْلُ۔

فَلَسْتُ اُبَالِيْ جِيْنَ اُقْتُلُ مُسْلِمًا عَلٰى اَيِّ حَنْبٍ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِيْ وَذٰلِكَ فِى ذَاتِ الْاِلٰهِ وَاِنْ يَّشَأْ يُبَارِكْ عَلٰى اَوْصَالِ شَلُوْ مُمَرَّعٍ ثُمَّ قَامَ اِلَيْهِ اَبُو سَرُوْعَةَ عَقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ فَقَتَلَهُ وَكَانَ حُصْبٌ هُوَسَنٌ لِّكُلِّ مُسْلِمٍ قُتِلَ صَبْرًا الصَّلٰوةُ وَاَخْبَرَ اَصْحَابَهُ يَوْمَ اُصِيبُوا خَبَرَهُمْ وَبَعَثَ نَاسٌ مِّنْ قُرَيْشٍ اِلَى عَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ جِيْنَ حَدِيْثُوْا اَنَّهُ قُتِلَ اَنْ يُّؤْتُوْا بِشَيْءٍ مِنْهُ يُعْرَفُ وَكَانَ قَتَلَ رَجُلًا عَظِيْمًا مِّنْ عَظَمَاءِ هِمُ فَبَعَثَ اللّٰهُ لِعَاصِمٍ مِّثْلَ الظَّلَّةِ مِنَ الرَّبْرِ فَحَمَتُهُ مِنْ رُّسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوْا اَنْ يَقْطَعُوْا مِنْهُ شَيْئًا وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ ذَكَرُوا مَرَارَةً بَنُ الرَّبِيْعِ الْعَمَرِيَّ وَهَلَالُ بْنُ اُمِيَّةَ الْوَاقِئِيَّ رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا اَبَدْرًا۔

۱۱۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ ذَكَرَ لَهُ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدٍ بَنِ عُمَرَ وَبَنِ نَفِيْلٍ وَكَانَ بَدْرِيًّا مَّرَضٌ فِى يَوْمِ جُمُعَةٍ فَكَرَبَ اِلَيْهِ بَعْدَ اَنْ تَعَالٰى النَّهَارُ وَتَقَرَّبَتِ الْجُمُعَةُ وَتَرَكَ الْجُمُعَةَ۔

۱۱۶۸۔ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَتْبَةَ اَنَّ اَبَاهُ كَتَبَ اِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَلْاَرْقَمِ الزُّهْرِيْ يَأْمُرُهُ اَنْ يَدْخُلَ عَلٰى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْاَسْلَمِيَّةِ فَيَسْأَلَهَا عَنْ حَدِيْثِهَا

بھی معلوم کرو! عمر بن عبد اللہ نے جواب میں لکھا کہ سبیعہ بنت حارث کہتی ہیں کہ میں سعد بن خولہ کے نکاح میں تھی اور وہ عامر بن لوی کے قبیلہ سے تھے یا ان کے حلیف تھے اور وہ ان لوگوں میں سے تھے جو جنگ بدر میں شریک تھے اور حجتہ الوداع میں انتقال کر گئے اور سبیعہ کو حاملہ چھوڑ گئے، تھوڑے دن بعد وضع حمل ہوا۔ جب وہ نفاس سے پاک ہوئی تو نکاح کا پیغام بھیجنے والوں کے لئے بناؤ سنگھار کیا، اس وقت عبدالدار قبیلہ کا ایک شخص جس کا نام ابوالسائب تھا اس کے پاس آیا اور کہنے لگا سبیعہ کیا حال ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ تو پیغام دینے والوں کے لئے تیار ہو کر بیٹھی ہے، کیا تو نکاح کرنا چاہتی ہے؟ خدا کی قسم جب تک چار ماہ دس دن نہیں گزر جاتے تو ہرگز نکاح نہیں کر سکتی سبیعہ کہتی ہے کہ جب میں نے ابوالسائب کی بات سنی تو اپنے کپڑے پہنے اور شام کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور آپ سے مسئلہ پوچھا، آپ نے جواب دیا جب تو وضع حمل سے فارغ ہوگئی تو دوسرا نکاح کرنا درست ہو گیا، جب تم چاہو نکاح کر لو۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے بیان کرنے میں اصح نے لیث کی پیروی کی ہے لیث نے کہا ہم نے یونس سے اس حدیث کو بیان کیا اور ابن شہاب زہری سے یونس نے پوچھا، تو انہوں نے کہا کہ عبدالرحمن بن ثوبان جو بنی عامر بن لوی کا غلام ہے، مجھے اس کی خبر دی اور ان کو ایاس بن بکر نے جو بدری تھے۔

وَعَنْ مَّقَالٍ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اسْتَفْتَتْهُ فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَرْقَمِ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ يُخْبِرُهُ أَنَّ سُبَيْعَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ مِنْ شَهَدٍ بَدْرًا فَتَوَقَّيْ عَنْهَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ فَلَمْ تَنْشُبْ أَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَقَاتِهِ فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَحَمَّلَتْ لِلْخُطَابِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا أَبُو السَّائِبِ بْنُ بَعْكُكٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ فَقَالَ لَهَا مَا لِي أَرَاكِ تَحْمَلِينَ لِلْخُطَابِ تُرْجِيَنِ النِّكَاحَ فَإِنَّكَ وَاللَّهِ مَا أَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتَّى تَمُرَّ عَلَيْكَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ قَالَتْ سُبَيْعَةُ فَلَمَّا قَالَ لِي ذَلِكَ جَمَعْتُ عَلَى ثِيَابِي حِينَ أَمْسَيْتُ وَاتَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَأَفْتَانِي بِأَنِّي قَدْ حَلَلْتُ حِينَ وَضَعْتُ حَمْلِي وَأَمَرَنِي بِالتَّزَوُّجِ إِنْ بَدَأَ لِي تَابِعُهُ أَصْبَغُ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ وَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَوْبَانَ مَوْلَى بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِيَّاسَ بْنِ الْبَكْرِ وَكَانَ أَبُوهُ شَهِيدًا بَدْرًا أَخْبَرَهُ.

۴۷۸ باب شَهُودِ الْمَلِكَةِ بَدْرًا.

۱۱۶۹ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ الزُّرْقِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ أَبُوهُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ جَاءَ جَبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

باب ۴۷۸۔ میدان بدر میں فرشتوں کی حاضری کا بیان۔ (۱) ۱۱۶۹۔ اسحق بن ابراہیم، جریر، یحییٰ بن سعید، حضرت معاذ بن رفاعہ بن رافع زرقی اپنے والد رفاعہ سے جو بدر میں شریک تھے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جبریلؑ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر دریافت کیا کہ آپ بدر والوں کو کیسا سمجھتے ہیں؟ آپ صلی

(۱) حضرت علیؑ نزول ملا کہ کاذب کہہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یکے بعد دیگرے تین مرتبہ تیز ہوا چلی اور وہ حضرت جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کی آمد تھی۔ کافروں کی ہلاکت کیلئے تھا حضرت جبرائیل ہی کافی تھے مگر مسلمانوں کے اطمینان قلب کیلئے بڑی تعداد میں فرشتے نازل ہوئے۔

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! تمام مسلمانوں سے افضل، یا ایسا ہی کوئی دوسرا کلمہ فرمایا۔ حضرت جبریلؑ نے عرض کیا اسی طرح وہ فرشتے جو بدر میں حاضر ہوئے تھے دوسرے فرشتوں سے افضل ہیں۔

۱۱۷۰۔ سلیمان بن حرب، حماد، یحییٰ، حضرت معاذ بن رفاعہؓ بن رافع سے روایت کرتے ہیں کہ میرے والد رفاعہؓ بدری تھے اور دادار رافعؓ بیعت عقبہ والوں میں سے تھے، چنانچہ رافعؓ اپنے بیٹے رفاعہؓ سے فرمایا کرتے تھے کہ مجھے عقبہ کے برابر بدر میں شریک ہونے کی خوشی نہیں ہے۔ فرمایا حضرت جبریلؑ نے اس معاملہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا جیسا کہ اوپر گزرا۔

۱۱۷۱۔ اسحاق بن منصور، یزید، یحییٰ بن سعید سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے معاذ بن رفاعہؓ کو کہتے سنا ہے کہ ایک فرشتے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، یحییٰ کا بیان ہے کہ یزید بن الہاد نے مجھ سے بیان کیا کہ جب حضرت معاذ نے اس حدیث کو مجھ سے بیان کیا تو تم بھی میرے ساتھ تھے، یزید نے کہا کہ معاذ فرماتے تھے اور پوچھنے والے فرشتہ حضرت جبریل علیہ السلام تھے۔

۱۱۷۲۔ ابراہیم بن موسیٰ، عبد الوہاب، خالد، عکرمہ، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا، یہ جبریل آگئے ہیں! گھوڑے کا سر تھامے اور لڑائی کے ہتھیار سجائے ہوئے۔

باب ۷۹۔ یہ باب عنوان سے خالی ہے۔

۱۱۷۳۔ خلیفہ بن خیاط، محمد بن عبد اللہ انصاری، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ ابو زید صحابی لا ولد انتقال کر گئے اور وہ بدر میں شریک تھے۔

۱۱۷۴۔ عبد اللہ بن یوسف، لیث، یحییٰ بن سعید، قاسم بن محمد حضرت خبابؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو سعید خدریؓ جب سنی سے گھر واپس آئے تو ان کے گھر کے لوگوں نے ان کے سامنے قربانی کا گوشت پیش کیا تو آپ نے فرمایا! میں اسے اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک اپنے ماں جائے بھائی قتادہ بن نعمان سے مسئلہ نہ پوچھ لوں، جو کہ بدری تھے۔ وہ قتادہ بن نعمان کے پاس آئے،

وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَعْدُونَ أَهْلَ بَدْرٍ فِيمَكُمُ قَالَ مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِينَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ وَكَذَلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ .

۱۱۷۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَكَانَ رِفَاعَةُ مِنْ أَهْلِ الْغَنَةِ فَكَانَ يَقُولُ لِابْنِهِ مَا يَسْرُئُنِي إِنِّي شَهِدْتُ بَدْرًا بِالْعَقْبَةِ ۖ قَالَ سَأَلَ جِبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِذَا .

۱۱۷۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى سَمِعَ مُعَاذَ بْنَ رِفَاعَةَ أَنَّ مَلَكًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ يَحْيَى أَنَّ يَزِيدَ بْنَ الْهَادِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَهُ يَصُومُ حَدَّثَهُ مُعَاذٌ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ يَزِيدُ فَقَالَ مُعَاذٌ إِنَّ السَّائِلَ هُوَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

۱۱۷۲۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ هَذَا جِبْرِيلُ اخِذْ بِرَأْسِ فَرَسِهِ عَلَيْهِ آدَاةُ الْحَرْبِ .

باب ۷۹۔

۱۱۷۳۔ حَدَّثَنِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَاتَ أَبُو زَيْدٍ وَلَمْ يَتْرِكْ عَقِبًا وَكَانَ بَدْرِيًّا .

۱۱۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ خَبَّابٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ بْنَ مَالِكٍ الْخُدْرِيَّ قَدِمَ مِنْ سَفَى فَقَدَّمَ إِلَيْهِ أَهْلُهُ لَحْمًا مِنْ لُحُومِ الْأَضْحَى فَقَالَ مَا أَنَا بِكَاهِلٍ حَتَّى أَسْأَلَ فَأَنْطَلِقَ إِلَى أَخِيهِ لِأَمِّهِ وَكَانَ بَدْرِيًّا .

انہوں نے فرمایا آپ کے جانے کے بعد وہ پہلا حکم منسوخ ہو گیا، جس میں قربانی کے گوشت کو تین دن کے بعد رکھنا منع کیا گیا تھا۔

۱۱۷۵۔ عبید بن اسلمیل، ابواسامہ، ہشام بن عروہ اپنے والد حضرت زبیرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میرے والد زبیرؓ بن عوام فرماتے تھے کہ بدر کے دن میں نے عبیدہ بن سعید بن عاص کو دیکھا کہ ہتھیاروں میں ڈوبا ہوا تھا۔ صرف دونوں آنکھیں کھلی ہوئی تھیں، اس کی کنیت ابو ذات الکرش تھی، کہنے لگا میں ابو ذات الکرش ہوں، میں نے ایک بر چھپی لے کر اس پر حملہ کیا، بر چھپی آنکھ میں لگی اور وہ مر گیا، ہشام کہتے ہیں کہ مجھ سے بیان کیا گیا کہ زبیرؓ کہتے تھے کہ جب عبیدہ مر گیا تو میں نے اپنا پاؤں اس پر رکھا اور اپنا پورا زور لگا کر بڑی دشواری سے وہ بر چھپی اس کی آنکھ سے نکالی، اس کے دونوں کنارے ٹیڑھے ہو گئے تھے۔ عروہ کہتے ہیں کہ اس بر چھپی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیرؓ سے مانگا انہوں نے دے دی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد یہ بر چھپی ابو بکرؓ نے مانگی، ان کو زبیرؓ نے دے دی پھر ان کی وفات کے بعد حضرت عمرؓ نے مانگی ان کو دے دی، پھر ان کی وفات کے بعد حضرت عثمانؓ نے مانگی ان کو دے دی، پھر حضرت علیؓ کی اولاد نے اس پر قبضہ کر لیا، پھر عبد اللہ بن زبیرؓ نے ان سے مانگ لی جو ان کی شہادت تک ان کے پاس رہی۔

۱۱۷۶۔ ابوالیمان، شعب، حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں کہ ابودریس عائد اللہ بن عبد اللہ نے جو کہ بدر میں شریک تھے۔ مجھ سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری بیعت کرو۔

۱۱۷۷۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب زہری، عروہ بن زبیرؓ حضرت عائشہ زوجہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت ابو حذیفہؓ نے جو بدر میں شریک تھے، سالم کو جو کہ ایک انصاریہ عورت کا غلام تھا، اپنا بیٹا بنا کر اپنی بیٹی یعنی ہندہ ولید بن عتبہ کی بیٹی سے اس کا نکاح کر دیا

يَا قَتَادَةَ بْنَ التُّعْمَنِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ إِنَّهُ حَدَّثَ بِعَدْلِكَ أَمْرٌ نَقَضَ لِمَا كَانُوا يَنْهَوْنَ عَنْهُ مِنْ أَكْلِ لَحْمِ الْأَضْحَى بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ .

۱۱۷۵۔ حَدَّثَنِي عُيَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ الزُّبَيْرُ لِقَيْتِ يَوْمَ بَدْرٍ عُبَيْدَةَ بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَهُوَ مَذْجٌ لَا يُرَى مِنْهُ إِلَّا عَيْنَاهُ وَهُوَ يُكْنَى أَبُو ذَاتِ الْكُرَشِ فَقَالَ أَنَا أَبُو ذَاتِ الْكُرَشِ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ بِالْعَنْزَةِ فَطَعَنْتُهُ فِي عَيْنِهِ فَمَاتَ قَالَ هِشَامٌ فَأُخْبِرْتُ أَنَّ الزُّبَيْرَ قَالَ لَقَدْ وَضَعْتُ رِجْلِي عَلَيْهِ ثُمَّ تَمَطَّاتُ فَكَانَ الْجَهْدُ أَنْ نَزَعْتُهَا وَقَدْ انْتَنَى طَرَفَاهَا قَالَ عُرْوَةُ فَسَأَلَهُ إِيَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا ثُمَّ طَلَبَهَا أَبُو بَكْرٍ فَأَعْطَاهُ فَلَمَّا قُبِضَ أَبُو بَكْرٍ سَأَلَهَا إِيَّاهُ عُمَرُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا فَلَمَّا قُبِضَ عُمَرُ أَخَذَهَا ثُمَّ طَلَبَهَا عُثْمَانُ مِنْهُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ وَقَعَتْ عِنْدَ آلِ عَلِيٍّ فَطَلَبَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ فَكَانَتْ عِنْدَهُ حَتَّى قُتِلَ .

۱۱۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو أَدْرِيسَ عَائِدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَايَعُونِي .

۱۱۷۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبَا حَذِيفَةَ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَنَّى سَالِمًا

وَأَنكَحَهُ بَنَتْ أَحِيَهُ هِنْدُ بِنْتُ الْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ مَوْلَى لِمَرْأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ كَمَا تَبْنَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَكَانَ مَنْ تَبْنَى رَجُلًا فِي الْحَاثِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ إِلَيْهِ وَوَرِثَ مِنْ مِيرَاثِهِ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى أَدْعُوهُمْ لِإِبَاءِهِمْ فَجَاءَتْ سَهْلَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ .

۱۱۷۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مَعْوَدٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَاةَ بَنِي عَلِيٍّ فَحَلَسَ عَلَيَّ فِرَاشِي كَمَا جَلَسْتُ مَنِيَّ وَجُورِيَّاتٍ يَضُرُّ بَنِي بِالْذِّفِ يَنْدُبُ بَنِي مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ حَتَّى قَالَتْ جَارِيَةٌ وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولِي هَكَذَا وَقُولِي مَا كُنْتَ تَقُولِينَ .

۱۱۷۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَحِبُّ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو طَلْحَةَ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ كَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ يُرِيدُ التَّمَاثِيلَ الَّتِي فِيهَا الْأَرْوَاحُ .

۱۱۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ

تھا، جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کو اپنا بیٹا بنالیا تھا۔ اور جاہلیت کے زمانہ میں یہ رسم تھی کہ جب کوئی کسی کو اپنا بیٹا بنالیتا تو وہ اسی کے نام سے پکارا جاتا اور اس کے مال کا وارث ہوتا تھا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ادعوہم لابائہم کہ تم ان کو ان کے حقیقی باپوں کے نام سے پکارو، اس آیت کے نزول کے بعد سہلہ بنت سہل ابو حذیفہؓ کی بی بی آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی پھر اس حدیث کو بیان کیا۔

۱۱۷۸۔ علی بن عبد اللہ، بشر بن مفضل، خالد بن ذکوان سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ربیع بنت معوذ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ شب زفاف کے بعد میرے گھر میں تشریف لائے اور میرے بستر پر اس طرح بیٹھ گئے، جیسے تم بیٹھے ہو، اس وقت کئی لڑکیاں دف بجا کر مقتولین بدر کی شان میں قصیدہ خوانی کر رہی تھیں۔ آخر ان میں ایک لڑکی یہ گانے لگی کہ ہم میں ایک ایسا نبی تشریف لایا ہے جو یہ جانتا ہے کہ کل کیا ہوگا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مت کہو (۱) بلکہ جو پہلے کہہ رہی تھیں وہی کہو۔

۱۱۷۹۔ ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، معمر زہری سے اور دوسری سند میں امام بخاری کہتے ہیں کہ ہم سے اسمعیل بن اویس نے ان سے ان کے بھائی عبد الحمید نے انہوں نے سلیمان بن ہلال سے انہوں نے محمد بن عتیق سے انہوں نے ابن شہاب زہری سے اور وہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں، حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ابو طلحہؓ صحابی رسولؐ نے جو بدر میں شریک تھے۔ مجھ سے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس گھر میں کتا ہو یا تصاویر ہوں۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اس سے جانداروں کی تصاویر مراد ہیں۔

۱۱۸۰۔ عبدان، عبد اللہ بن مبارک، یونس بن یزید املی۔ (دوسری سند) امام بخاری، احمد بن صالح، عنبسہ بن خالد، یونس زہری، علی بن حسین، حسین بن علی، حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ

(۱) اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مخلوق کی طرف علم غیب کی نسبت کرنے سے ممانعت فرمادی۔

نے فرمایا کہ بدر کے مال غنیمت سے ایک اونٹنی مجھے ملی، دوسری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اپنے مال خمس سے عنایت فرمائی، تو میرے پاس دو ہو گئیں، میں نے چاہا کہ حضرت فاطمہؓ دختر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شب گزاروں، تو میں نے بنی قینقاع کے ایک یہودی سار سے کہا کہ ہم تم دونوں چلیں، اور اذخر گھاس اونٹنیوں پر لاد کر لائیں، میرا مطلب یہ تھا کہ اس کو فروخت کر کے اپنے نکاح کا ولیمہ کروں، چنانچہ اس خیال سے میں اونٹنیوں کے لئے پالان، رسیاں اور تھیلے وغیرہ فراہم کر رہا تھا، اونٹنیاں ایک انصاری کے گھر کے قریب بیٹھی ہوئی تھیں، جب سامان لے کر میں اونٹنیوں کے پاس گیا تو دیکھا کہ کسی نے ان کے کوہان کاٹ دیئے ہیں، اور پیٹ چیر کر کلیاں نکال لی ہیں، میں یہ دیکھ کر رونے لگا اور لوگوں سے پوچھا کہ یہ کس نے کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ کام حمزہ بن عبدالمطلب نے کیا ہے۔ اور وہ انصار کے ساتھ اس گھر میں بیٹھے شراب پی رہے ہیں، ایک لونڈی گانے والی موجود ہے اور یار دوست جمع ہیں، بات یہ ہوئی کہ لونڈی نے کہا، اے حمزہ! اٹھو اور یہ موٹی اونٹنیاں کاٹو، حمزہ اٹھے تلوار لیکر اور اونٹنیوں کے کوہان کاٹ دیئے اور پیٹ چاک کر کے کلیاں نکال لیں تو حضرت علیؓ کہتے ہیں، میں یہ دیکھ کر حضورؐ کی خدمت میں آیا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زید بن حارثہ بیٹھے ہوئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے رنجیدہ چہرہ کو دیکھ کر پوچھا کیوں خیریت تو ہے! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج کی سی مصیبت کبھی نہیں دیکھی۔ حمزہ نے میری اونٹنیوں پر بڑا ستم کیا ہے۔ ان کے کوہان کاٹ دالے اور پیٹ چاک کر دیئے اور وہ ایک گھر میں بیٹھے لوگوں کے ساتھ شراب پی رہے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر منگوائی اور اسے اوڑھ کر پیدل چل دیئے، میں اور زید بن حارثہ ساتھ ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گھر پر پہنچ کر اندر آنے کی اجازت چاہی، اجازت کے بعد اندر گئے، اور حمزہ کو اس کام پر ملامت فرمائی اور کہا یہ تم نے کیا کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ حمزہ نشہ میں چور ہیں، انہیں سرخ ہو رہی ہیں۔ حمزہ نے نظر دوڑائی اور گھٹنوں تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، پھر چہرہ تک نظر بلند کی اور کہا تم

حُسَيْنَ اَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ اخْبَرَهُ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِّنْ نَّصِيبِي مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْطَانِي مِمَّا آفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنَ الْخُمْسِ يَوْمَئِذٍ فَلَمَّا ارَدْتُ اَنْ اَتْبِتَ بِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعَدْتُ رَجُلًا صَوَاعِمًا فِي بَنِي قَيْنَقَاعٍ اَنْ يَرْتَحِلَ مَعِيَ فَتَاتِي بِاذْخِرٍ فَاَرَدْتُ اَنْ اَبِيعَهُ مِنَ الصَّوَاغِينِ فَتَسْتَعِينُ بِهِ فِي وَلِيمَةِ عَرْسِي فَبَيْنَا اَنَا اَجْمَعُ لِبَشَارٍ فِي مِنَ الْاَقْتَابِ وَالْعَرَائِرِ وَالْجِبَالِ وَشَارِ فَاَيُّ مَنَاحِنَ اِلَى جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ حَتَّى جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ فَاِذَا اَنَا بِبَشَارٍ فِي قَدْ اُجِبْتُ اَسْلِمْتُهُمَا وَبَقِرْتُ خَوَاصِرُهُمَا وَاُخِذَ مِنْ اَكْبَادِهِمَا فَلَمْ اَمْلِكْ عَيْنِي حِينَ رَأَيْتُ الْمُنْظَرَ قُلْتُ مَنْ فَعَلَ هَذَا قَالُوا فَعَلَهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ فِي هَذَا الْبَيْتِ فِي شِرْبٍ مِنَ الْاَنْصَارِ عِنْدَهُ قَيْنَةٌ وَاَصْحَابُهُ فَقَالَتْ فِي غَنَائِهَا اَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرْفِ النَّوَاءِ فَوَيْتَ حَمْزَةُ اِلَى السَّيْفِ فَاجَبَّ اَسْمَتُهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرُهُمَا وَاُخِذَ مِنْ اَكْبَادِهِمَا قَالَ عَلِيٌّ فَاَنْطَلَقْتُ حَتَّى اَدْخُلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ وَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي لَقِيتُ فَقَالَ مَا لَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ عَدَا حَمْزَةُ عَلَيَّ نَاقَتِي فَاجَبَّ اَسْمَتُهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرُهُمَا وَهَا هُوَذَا فِي بَيْتٍ مَعَهُ شِرْبٌ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِذَائِهِ فَارْتَدَى ثُمَّ اَنْطَلَقَ يَمْشِي وَاتَّبَعْتُهُ اَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتَّى جَاءَ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةُ فَاسْتَاذَنَ عَلَيْهِ فَاِذْنٌ لَهُ فَطَفِقَ النَّبِيُّ

لوگ میرے باپ کے غلام معلوم ہوتے ہو، اس وقت آپؐ سمجھ گئے کہ حمزہؓ نشہ میں بدست ہیں، آپؐ اسی وقت اٹے پاؤں گھر سے باہر نکلے اور ہم ساتھ تھے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلُومُ حَمَزَةَ فِيمَا فَعَلَ فَإِذَا حَمَزَةُ تَمِلُّ مُحَمَّرَةً عَيْنَاهُ فَتَنْظُرُ حَمَزَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَعَدَ النَّظْرُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ صَعَدَ النَّظْرُ فَتَنْظُرُ إِلَى وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ حَمَزَةُ وَهَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عِبِيدٌ لِأَبِي فَقَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تَمِلُّ فَتَكْصِرُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَقِبَيْهِ الْفَهْقَرَى فَخَرَجَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ .

۱۱۸۱۔ محمد بن عباد، سفیان بن عیینہ، عبد الرحمن بن عبد اللہ اصہبانی، حضرت ابن معقل سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے سہل بن حنیف انصاری کے جنازہ پر تکبیریں کہیں اور فرمایا یہ بدر میں شریک تھے۔

۱۱۸۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ انْفَضَّ لَنَا ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ سَمِيعَهُ مِنْ ابْنِ مَعْقِلٍ أَنَّ عَلِيًّا كَبَّرَ عَلَى سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ فَقَالَ إِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا .

۱۱۸۲۔ ابو الیمان، شعیب، زہری، سالم بن عبد اللہ، عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میرے والد حضرت عمرؓ بن خطاب نے فرمایا، جب حفصہؓ بیوہ ہو گئیں اور ان کے شوہر خنیسؓ بن حذافہ سہمی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی اور شریک بدر تھے، مدینہ میں انتقال کر گئے، تو میں حضرت عثمانؓ سے ملا اور حفصہؓ کا ذکر کیا اور ان سے کہا کہ اگر تم کہو تو میں ان کا نکاح تمہارے ساتھ کر دوں، حضرت عثمانؓ نے کہا میں غور کر کے جواب دوں گا، میں کئی دن ٹھہرا رہا، پھر جب ملا تو کہنے لگا کہ مناسب یہی معلوم ہوتا ہے کہ ابھی میں دوسرا نکاح نہ کروں، پھر میں حضرت ابو بکرؓ سے ملا اور ان سے کہا کہ اگر آپؓ کہیں تو میں حفصہؓ کا نکاح تمہارے ساتھ کر دوں، وہ خاموش ہو گئے اور کوئی جواب نہیں دیا، مجھ کو حضرت ابو بکرؓ کے اس طرز سے اس سے بھی زیادہ رنج ہوا جتنا حضرت عثمانؓ کے انکار سے ہوا تھا، میں کئی راتیں خاموش رہا کہ اتنے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے حفصہؓ کو پیغام بھیجا، میں نے فوراً ان کا نکاح حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دیا، اس کے بعد حضرت ابو بکرؓ مجھ سے کہنے لگے کہ شاید تم کو میرا جواب نہ دینا ناگوار ہوا ہو گا۔ میں نے کہا بے شک مجھے رنج ہوا تھا، حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا بات یہ ہے کہ میں نے تم کو اس وجہ سے جواب نہ دیا تھا کہ آنحضرتؐ نے مجھ سے

۱۱۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ حُنَيْسِ بْنِ حَذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا تَوَقَّى بِالْمَدِينَةِ قَالَ عُمَرُ فَلَقِيتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ قَالَ سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي فَلَبِثْتُ لَيْلًا فَقَالَ قَدْ بَدَأَ لِي أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هَذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَصَمَتَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا فَكُنْتُ عَلَيْهِ أَوْجَدَ مِنِّي عَلَى عُثْمَانَ فَلَبِثْتُ لَيْلًا ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلِيَّ حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ لَمْ

حفصہؓ کا ذکر کیا تھا اور مشورہ کیا تھا کہ میں ان سے نکاح کر لوں، میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا راز فاش نہیں کرنا چاہتا تھا۔ ہاں اگر آپ حفصہؓ سے نکاح کا ارادہ ترک کر دیتے تو اس سے میں نکاح کر لیتا۔

۱۱۸۳۔ مسلم، شعبہ، عدی، حضرت عبداللہ بن یزید سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ابو مسعودؓ بدری سے یہ بات سنی کہ رسول اکرمؐ فرماتے تھے کہ اگر کوئی آدمی اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے تو اس میں بھی صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔

۱۱۸۴۔ ابوالیمان، شعبہ، زہری سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے عروہ بن زبیر سے سنا، وہ عمر بن عبدالعزیز کی حکومت کے زمانہ کا حال بیان کرتے ہیں کہ ایک دن مغیرہ بن شعبہ نے جو معاویہ کی طرف سے کوفہ کے حاکم تھے، عصر کی نماز میں دیر کی تو ابو مسعودؓ عقبہ بن عمرو انصاری جو زید بن حسن بن علیؓ کے نانا تھے اور جنگ بدر میں شریک تھے، مغیرہؓ سے کہنے لگے کہ تم کو معلوم ہی ہے کہ معراج کی صبح کو جبریل اترے اور نماز پڑھائی، آپؐ نے پانچوں نمازیں ان کے پیچھے پڑھیں، پھر جبریلؑ کہنے لگے کہ اسی طرح آپؐ کو حکم دیا گیا ہے، عروہؓ کا بیان ہے کہ بشیر بن ابی مسعود اپنے والد سے یہ روایت اسی طرح نقل فرمایا کرتے تھے۔

۱۱۸۵۔ موسیٰ بن اسماعیل، ابو عوانہ، ابراہیم، عبدالرحمن، علقمہؓ حضرت ابو مسعودؓ بدریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں رات کو سوتے وقت پڑھ لیا کرے وہ اس کے لئے بس ہیں۔ عبدالرحمن بن یزید کہتے ہیں کہ میں خود ابو مسعودؓ سے ملا وہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے میں نے اس حدیث کو ان سے پوچھا تو انہوں نے اسی طرح بیان فرمائی۔

۱۱۸۶۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب زہری سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ مجھ کو محمود بن ربیع نے خبر دی کہ عتبہ بن مالک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ہیں اور بدر میں شریک تھے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، ہم سے اس حدیث کو احمد بن صالح نے اور ان سے عیینہ بن

يَمْنَعُنِي اَنْ اَرْجِعَ اِلَيْكَ فَيَمَّا عَرَضْتَ اِلَّا اَنِّي قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ اَكُنْ لِأُقْبِسِي سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكْتُهَا لَقَبَلْتُهَا .

۱۱۸۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ سَمِعَ أَبَا مَسْعُودٍ الْبَدْرِيَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ صَدَقَةٌ .

۱۱۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي إِمَارَتِهِ أَخْرَأَ الْمَغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ الْعَصْرَ وَهُوَ أَمِيرُ الْكُوفَةِ فَدَخَلَ أَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَةَ بْنَ عَمْرِو الْأَنْصَارِيِّ حَدُّ زَيْدِ بْنِ حَسَنٍ شَهِدَ بَدْرًا فَقَالَ لَقَدْ عَلِمْتُ نَزَلَ جِبْرِيلُ فَصَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا أُمِرْتُ كَذَلِكَ كَانَ بِشِيرُ بْنُ أَبِي مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ .

۱۱۸۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عُلْقَمَةَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَهُمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَّتَاهُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَلَقِيتُ أَبَا مَسْعُودٍ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِيهِ .

۱۱۸۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

خالد نے، ان سے یونس بن یزید نے بیان کیا ہے کہ ابن شہاب کہتے ہیں کہ میں نے حصین بن محمد سے جو بنی سالم کے شریف آدمیوں میں سے تھے اس حدیث کو پوچھا جو محمود نے عثمان سے روایت کی، تو انہوں نے کہا محمود سچ بیان کرتے ہیں۔

۱۱۸۷۔ ابوالیمان، شعیب، زہری سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ نے جو بنی عدی کے سردار تھے۔ ان سے زہری نے ملاقات کی، ان کے والد عامر بن ربیعہ رسول اللہ کے ساتھ جنگ بدر میں شریک تھے، انہوں نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ نے قدامہ بن مظعون کو بحرین کا عامل مقرر کیا تھا اور وہ جنگ بدر میں شریک تھے، وہ عبد اللہ بن عمرؓ اور حضرت حفصہؓ کے ماموں ہوتے تھے۔

۱۱۸۸۔ عبد اللہ بن محمد بن اسماء، جویریہ، مالک، زہریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سالم بن عبد اللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ رافع بن خدیج نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے کہا کہ ان کے دونوں چچاؤں ظہیر اور مظہر نے ان سے کہا کہ حضور اکرمؐ نے قابل کاشت زمین کو کرایہ پر دینے سے منع کیا ہے، زہری نے کہا کہ میں نے سالم سے کہا کہ تم تو کرایہ پر دیا کرتے ہو، تو انہوں نے کہا ہاں! رافع نے اپنے اوپر زیادتی کی ہے، ظہیر اور مظہر یہ دونوں بدر میں شریک تھے (۱)۔

۱۱۸۹۔ آدم، شعبہ، حصین بن عبد الرحمن سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے عبد اللہ بن شداد لیشی سے سنا کہ انہوں نے کہا کہ حضرت رفاعہ بن رافع انصاری جنگ بدر میں شریک تھے۔

۱۱۹۰۔ عبد ان، عبد اللہ، معمر، یونس، زہری، حضرت عروہ بن زبیرؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے مسور بن مخرمہ

وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ هُوَ بَنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ الْحُصَيْنَ بَنَ مُحَمَّدٍ وَهُوَ أَحَدُ بَنِي سَالِمٍ وَهُوَ مِنْ سَرَائِهِمْ عَنْ حَدِيثِ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عِثْبَانَ بْنِ مَالِكٍ فَصَدَّقَهُ .

۱۱۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرِ ابْنِ رَبِيعَةَ وَكَانَ أَكْبَرَ بَنِي عَدِيَّ وَكَانَ أَبُوهُ شَهِيدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عُمَرَ اسْتَعْمَلَ قَدَامَةَ بْنَ مَظْعُونٍ عَلَى الْبَحْرَيْنِ وَكَانَ شَهِيدَ بَدْرًا وَهُوَ خَالَ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَحَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ .

۱۱۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَمِّيهِ وَكَانَا شَهِيدَ بَدْرًا أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ قُلْتُ لِسَالِمٍ فَتَكَرَّرِيهَا أَنْتَ قَالَ نَعَمْ إِنَّ رَافِعًا أَكْثَرَ عَلَى نَفْسِهِ .

۱۱۸۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ شَدَادٍ بَنِي الْهَادِ اللَّيْثِي قَالَ رَأَيْتُ رِفَاعَةَ بْنَ رَافِعٍ الْإَنْصَارِيَّ وَكَانَ شَهِيدَ بَدْرًا .

۱۱۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَيُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ

(۱) مقصد یہ ہے کہ کاشتکار سے زمین کا مالک جو اجرت اپنی زمین کے استعمال کی لے گا اس کی دو صورتیں ہیں، ایک تو وہ جو عرب میں رائج تھی کہ کھیت کے جس حصے میں زیادہ پیداوار ہوتی تھی اسے مالک اپنے لیے مخصوص کر لیتا تھا اور باقی کی پیداوار کاشتکار کو دینا طے ہوتا اسی طرح اور بھی بعض غیر منصفانہ طریقے تھے، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح زمین کی اجرت لینے سے منع فرمایا تھا لیکن جہاں تک زمین پر نقد اجرت لینے کا سوال ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں فرمایا اسی طرح اگر ساری پیداوار میں دونوں کی تناسب شرکت ہو تو بھی جائز ہے۔

صحابی نے بیان کیا کہ عمرو بن عوف انصاری نے جو بنی عامر بن لوی کے حلیف تھے، اور جنگ بدر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے، بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ بن جراح کو بحرین کا جزیہ وصول کرنے کے لئے روانہ فرمایا، آپ نے بحرین والوں سے صلح کر کے علاء بن حضرمی کو وہاں کا حاکم مقرر کر دیا، اور خود مال لے کر واپس آ گئے۔ انصار کو معلوم ہوا تو وہ سب صبح کی نماز کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور نماز کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گئے، تو آپ مسکرائے اور فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ تم روپیہ کی خبر سن کر جو ابو عبیدہ لے کر آئے ہیں (آئے ہو) سب نے کہا جی ہاں! صحیح ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا خوش ہو جاؤ اور خوشی کی امید رکھو! خدا کی قسم! مجھے تمہارے مفلس ہو جانے کا ڈر نہیں ہے، اور یہ ڈر ہے کہ کہیں تم بھی اگلی امتوں کی طرح خوش حال ہو کر ایک دوسرے پر رشک کرنے لگو، اور دنیا تم کو بھی اسی طرح تباہ کر دے جس طرح اگلی امتوں کو تباہ کر دیا تھا۔

۱۱۹۱۔ ابو النعمان، جریر بن حازم، حضرت نافع سے روایت فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ ہر سانپ کو مار ڈالتے تھے، آخر ان سے ابو لبابہ بشیر بن عبد المنذر جو صحابی رسول اکرمؐ اور شریک بدر تھے، یہ حدیث بیان کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کے سفید سانپوں کو جو نیلے اور پتلے ہوتے ہیں مارنے سے منع فرمایا ہے، اس کے بعد عبداللہ بن عمرؓ نے ان کا مارنا چھوڑ دیا۔

۱۱۹۲۔ ابراہیم بن منذر، محمد بن فضال، موسیٰ بن عقبہ، ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں کہ ہم سے حضرت انسؓ نے فرمایا کہ انصار مدینہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہم کو آپؐ اجازت دیجئے کہ ہم اپنے بھتیجے حضرت عباسؓ کا فدیہ معاف کر دیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم ایسا نہیں ہو سکتا تم ایک درہم بھی مت چھوڑنا۔

أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمِسُورَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرُو بْنَ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيفٌ لِّبَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِيدًا بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجَزْيَتِهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَالِحٌ أَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَرَ عَلَيْهِمُ الْمَلَاءَ ابْنُ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتْ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَوَافُوا صَلَوةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْصَرَفَ تَعَرَّضُوا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَأَوْهُ ثُمَّ قَالَ أَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ قَالُوا أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَأَبَشِرُوا وَآمِلُوا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللَّهِ مَا الْفَقْرُ أَحْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنِّي أَحْشَى أَنْ تُبْسِطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ قَبْلَكُمْ فَتَنَّا فُتُونَهَا كَمَا تَنَّا فُتُونَهَا وَتُهْلِكُكُمْ كَمَا أَهْلَكْتَهُمْ .

۱۱۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ كُلَّهَا حَتَّى حَدَّثَهُ أَبُو لُبَابَةَ الْبَدْرِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ حَيَّاتِ الْبُيُوتِ فَأَمْسَكَ عَنْهَا .

۱۱۹۲۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ اسْتَأْذَنُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَذْنُ لَنَا فَلَنْتَرِكَ لِابْنِ أُحْتِنَا عَبَّاسٍ فِدَاءَهُ قَالَ وَاللَّهِ لَا تَذَرُونِ مِنْهُ دِرْهَمًا .

۱۱۹۳۔ ابو عاصم، ابن جریج، زہری، عطاء بن یزید، ابو عبیدہ بن عدی، حضرت مقداد بن اسود (دوسری سند) امام بخاری نے کہا، اسحاق بن منصور، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، اپنے چچا ابن شہاب زہری سے روایت کرتے ہیں کہ عطاء بن یزید نے خبر دی اور ان کو عبید اللہ بن عدی بن خیاری نے خبر دی کہ ان سے مقداد بن عمرو کندی جو بنی زہرہ کے حلیف اور بدر کی جنگ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے بتائیے کہ اگر میں کسی کافر سے بھڑ جاؤں اور باہم خوب مقابلہ ہو اور وہ میرا ایک ہاتھ تلوار سے کاٹ دے، اور پھر درخت کی پناہ لے، اور کہے میں خدا پر ایمان لایا ہوں اور اسلام کو قبول کرتا ہوں، تو اب اس اقرار کے بعد میں اس کو مار دوں یا نہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے مت مار۔! حضرت مقداد نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے میرا ہاتھ کاٹ دیا ہے، اور اس کے بعد کلمہ پڑھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ بھی ہو اسے مت قتل کرو، ورنہ اس کو وہ درجہ حاصل ہو گا جو تم کو اس کے قتل کرنے سے پہلے حاصل تھا، اور پھر تمہارا وہی حال ہو جائے گا جو کلمہ اسلام کے پڑھنے سے پہلے اس کا تھا۔

۱۱۹۴۔ یعقوب بن ابراہیم، اسماعیل بن علیہ، سلیمان تمیمی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت انسؓ نے فرمایا کہ بدر کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے! جو ابو جہل کا حال معلوم کرے، یہ سن کر عبد اللہ بن مسعود گئے اور دیکھا کہ عفراء کے بیٹوں نے مارا کہ قریب المرگ کر دیا ہے۔ ابن مسعود نے پوچھا، کیا تو ہی ابو جہل ہے؟ ابن علیہ کہتے ہیں کہ انسؓ نے اسی طرح فرمایا کہ کیا تو ہی ابو جہل ہے؟ اس نے دم توڑتے ہوئے جواب دیا کہ مجھ سے برا اور کون ہوگا، جس کو تم لوگوں نے مارا ہو! سلیمان کہتے ہیں یا یوں جواب دیا جس کو اس کی قوم نے مارا ہو۔ ابو مجلز کہتے ہیں کہ ابو جہل مرتے وقت ابن مسعود سے کہنے لگا کاش! مجھ کو کسان کے علاوہ کوئی اور مارتا۔

۱۱۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ عَنِ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ ح وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَحِبُّ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ ثُمَّ الْحُنْدَعِيُّ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيٍّ بْنِ الْخِيَارِ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ الْمُقَدَّادِ بْنِ عَمْرِو الْكُندِيِّ وَكَانَ حَلِيفًا لِبَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَأَقْتَلْتُنَا فَضَرَبَ إِحْدَى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَا دَمْنِي بِشَجَرَةٍ فَقَالَ أَسَلَّمْتُ لِلَّهِ أَفَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَّهُ قَطَعَ إِحْدَى يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلُهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَأَنْتَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَةً الْيَتَى قَالَ .

۱۱۹۴۔ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلْيَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَنُ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ مَنْ يَنْظُرُ مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ فَاَنْطَلِقْ ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَدَ فَقَالَ أَنْتَ أَبَا جَهْلٍ قَالَ ابْنُ عُلْيَةَ قَالَ سُلَيْمَنُ هَكَذَا قَالَهَا أَنَسُ قَالَ أَنْتَ أَبَا جَهْلٍ قَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ قَالَ سُلَيْمَنُ أَوْ قَالَ قَتَلَهُ قَوْمُهُ قَالَ قَالَ أَبُو مُجَلِّزٍ قَالَ أَبُو جَهْلٍ فَلَوْ غَيْرُ أَكَّارٍ قَتَلَنِي .

۱۱۹۵۔ موسیٰ، عبدالواحد، معمر، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ مجھ سے حضرت عمرؓ نے بیان کیا کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا، تو میں نے حضرت ابو بکرؓ سے کہا کہ مجھے انصاری بھائیوں کے پاس لے چلو، راستے میں دو انصاری نیک خصلت ملے اور وہ دونوں شریک جنگ بدر تھے۔ عبید اللہ کہتے ہیں میں نے یہ حدیث عروہ بن زبیر سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ ان دونوں میں ایک عویم بن ساعدہ اور دوسرے معن بن عدی تھے۔

۱۱۹۶۔ اسحق بن ابراہیم، محمد بن فضیل، اسماعیل بن ابی خالد، حضرت قیس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا، بدر میں شریک ہونے والوں کا پانچ ہزار سالانہ وظیفہ مقرر تھا، کیونکہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں بدری حضرات کو دوسرے لوگوں سے زیادہ دوں گا۔

۱۱۹۷۔ اسحق بن منصور، عبدالرزاق، معمر، زہریؓ سے وہ محمد بن جبیر بن مطعم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میرے والد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز میں سورہ طور پڑھتے ہوئے سنا، اور یہ پہلا موقع تھا کہ ایمان نے میرے دل میں جگہ پکڑ لی، پھر اسی سند سے زہریؓ سے روایت ہے، انہوں نے محمد بن جبیر بن مطعم سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے قیدیوں کے لئے فرمایا! اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور ان کی سفارش کرتا تو میں اس کے کہنے سے ان کو رہا کر دیتا، الیٹ یحییٰ سے وہ سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ پہلا فتنہ وہ ہے جس میں حضرت عثمانؓ شہید کئے گئے، اس فتنہ سے اہل بدر میں سے کوئی باقی نہیں رہا! (۱) پھر دوسرا فساد حرہ کا ہوا، اس میں صلح حدیبیہ والوں میں سے کوئی باقی نہیں رہا۔ پھر تیسرا فساد ہوا، وہ اس وقت ختم ہوا جب تک لوگوں میں کچھ بھی عقل و خوبی باقی تھی۔

۱۱۹۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ لَمَّا تَوَفَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ أَنْطَلِقْ بِنَا إِلَى إِخْوَانِنَا مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَقِينَا مِنْهُمْ رَجُلَانِ صَالِحَانِ شَهَدَا بَدْرًا فَحَدَّثْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ هُمَا عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ وَمَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ.

۱۱۹۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ فَضِيلٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ كَانَ عَطَاءُ الْبَدْرِيِّنَ خَمْسَةَ آلَافٍ خَمْسَةَ آلَافٍ وَقَالَ عُمَرُ لَا فَضْلَ لَكُمْ عَلَى مَنْ بَعْدَ هُمْ.

۱۱۹۷۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ ذَلِكَ أَوَّلُ مَا وَقَرَ الْإِيمَانُ فِي قَلْبِي وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي أَسَارَى بَدْرٍ لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِي فِي هُوَ لَأَيَّ النَّسَى لَتَرَكْتُهُمْ لَهُ وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الْأُولَى يَعْنِي مَقْتَلَ عُثْمَانَ فَلَمْ تَبْقَ مِنْ أَصْحَابِ بَدْرٍ أَحَدًا ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّانِيَّةُ يَعْنِي الْحَرَّةَ فَلَمْ تَبْقَ مِنْ أَصْحَابِ الْحُدَيْبِيَّةِ أَحَدًا ثُمَّ وَقَعَتِ الثَّالِثَةُ فَلَمْ تَرْتَفِعْ وَلِلنَّاسِ طَبَاخٌ.

(۱) حضرت علیؓ، زبیرؓ، طلحہؓ، سعدؓ اور سعیدؓ جیسے اکابر صحابہ جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے وہ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد زندہ رہے ہیں، اس لیے بعض محدثین نے یہ لکھا ہے کہ راوی کا یہ کہنا کہ شہادت عثمان کے بعد کوئی بھی بدری صحابی باقی نہیں رہا، یہ بات علی الاطلاق نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ راوی کی مراد یہ ہو کہ یہ فتنہ جس بنیاد پر اٹھا تھا وہ ابھی ختم نہیں ہوئی کہ تمام اکابر بدری صحابہ اس دنیا سے رخصت ہو گئے یا پھر انکی اکثریت دنیا سے چلی گئی۔

۱۱۹۸۔ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ النَّمِيرِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعَبِيدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ حَدَّثَنِي طَائِفَةٌ مِنَ الْحَدِيثِ قَالَتْ فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مُسْطَحٍ فَفَعَّرْتُ أُمَّ مُسْطَحٍ فِي مِرْطَاطِهَا فَقَالَتْ تَعِسَ مُسْطَحٌ فَقُلْتُ بِئْسَ مَا قُلْتَ تُسَيِّبَنَّ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا فَذَكَرَ حَدِيثَ الْإِفْكِ .

۱۱۹۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُوسَى ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ هَذِهِ مَعَارِضُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُلْقِيهِمْ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالَ مُوسَى قَالَ نَافِعٌ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَنَادَى نَاسًا أَمَوَاتًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا قُلْتُمْ مِنْهُمْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ فَجَمِيعُ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنْ قُرَيْشٍ مِمَّنْ ضُرِبَ لَهُ بِسَهْمِهِ أَحَدٌ وَتَمَانُونَ رَجُلًا وَكَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يَقُولُ قَالَ الزُّبَيْرُ قَسَمْتُ سَهْمًا نَهْمُ فَكَانُوا مِائَةً وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

۱۲۰۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ضُرِبَتْ يَوْمَ بَدْرٍ لِلْمُهَاجِرِينَ بِمِائَةِ سَهْمٍ .

۴۸۰۔ بَابُ تَسْمِيَةِ مَنْ سُمِيَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ

۱۱۹۸۔ حجاج بن منہال، عبد اللہ بن عمر، نمیری، یونس بن یزید زہری سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان کو کہتے ہوئے سنا کہ عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص لیثی اور عبید اللہ بن عبد اللہ سے میں نے سنا کہ ان چاروں نے حضرت عائشہ زوجہ رسول اکرمؐ پر جو تہمت لگائی تھی اس حدیث کا ایک ٹکڑا روایت کیا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں کہ میں اور مسطح کی ماں، ہم دونوں رفع حاجت کے لئے گئیں کہ اتنے میں مسطح کی ماں کا پاؤں چادر میں الجھا اور وہ گر پڑی اور پھر اس نے اپنے بیٹے مسطح کو برا بھلا کہا میں نے کہا اے تو اس کو برا کہتی ہے وہ تو بدر کی جنگ میں شامل تھے، پھر پورا قصہ تہمت کا بیان فرمایا۔

۱۱۹۹۔ ابراہیم بن منذر، محمد بن فلیح بن سلیمان، موسیٰ بن عقبہ، ابن شہاب زہری سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے پہلے رسول اکرمؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے جہادوں کا ذکر کیا اور پھر کہا، یہ ہیں رسول خداؐ کے جہاد! پھر بدر والوں کا قصہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کافروں کی لاشوں کو کنویں میں ڈال رہے تھے اور ان سے فرما رہے تھے اب کہو تم! تمہارے پروردگار نے جو وعدہ تم سے کیا تھا وہ تم نے حق پایا یا نہیں؟ اور اسی سند سے موسیٰ بن عقبہ، نافع سے اور وہ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ یہ اصحاب رسولؐ ہیں جن میں حضرت عمرؓ بھی تھے، رسول اکرمؐ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مردوں سے خطاب کر رہے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا ان سے زیادہ تو تم بھی میری بات نہیں سن سکتے، بدر میں جو لوگ شریک تھے اور جن کو مال غنیمت سے حصہ ملا ان کی تعداد کا سی (۸۱) تھی، اور عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ حضرت زبیرؓ نے فرمایا کہ میں نے خود جسے تقسیم کئے تھے اور لوگوں کی تعداد سو (۱۰۰) تھی۔

۱۲۰۰۔ ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، معمر، ہشام بن عروہ اور وہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا حضرت زبیرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ بدر کے دن مہاجرین کے لئے سو حصہ لگائے گئے تھے۔

باب ۴۸۰۔ شرکائے جنگ بدر بترتیب حروف تہجی، مرتبہ

امام بخارى رحمہ اللہ۔ اسمائے گرامی (۱) محمد صلى الله عليه وسلم
ابن عبد الله ہاشمی (۲) ایاس بن بکیر (۳) بلال بن رباح
حضرت ابو بکرؓ کے غلام (۴) حمزہ بن عبد المطلب ہاشمی
(۵) حاطب بن ابی بلتعہ حلیف قریش (۶) ابو حذیفہ بن
عتبہ بن ربیعہ قرشی (۷) حارثہ بن ربیع انصاری آپ کو
حارثہ بن سراقہ بھی کہتے ہیں، آپ بچے تھے، صرف تماشا
دیکھنے گئے تھے۔ لیکن شہید ہوئے۔ (۸) حبیب بن عدی
انصاری (۹) خنیس بن حذافہ سہمی (۱۰) رفاعہ بن رافع
انصاری (۱۱) رفاعہ بن عبد المذکر ابولبابہ (۱۲) زبیر بن
عوام قرشی (۱۳) زید بن سہل ابو طلحہ انصاری (۱۴) ابو زید
انصاری (۱۵) سعد بن مالک یعنی سعد بن ابی وقاص (۱۶) سعد
بن خولہ قرشی (۱۷) سعید بن زید بن عمرو بن نفیل قرشی
(۱۸) سہل بن حنیف انصاری (۱۹) ظہیر بن رافع انصاری
اور ان کے بھائی مظہر (۲۰) عبد اللہ بن عثمان ابو بکر صدیق
قرشی (۲۱) عبد اللہ بن مسعود ہذلی (۲۲) عتبہ بن مسعود
الہذلی (۲۳) عبد الرحمن بن عوف زہری (۲۴) عبیدہ بن
حارث قرشی (۲۵) عبادہ بن صامت انصاری (۲۶) عمر
بن خطاب عدوی (۲۷) عثمان بن عفان قرشی ان کو
آنحضرت صلى الله عليه وسلم مدینہ میں اپنے پیچھے اپنی
صاحبزادی کی تیمارداری کے لئے چھوڑ گئے تھے مگر ان کا حصہ
مال غنیمت سے لگایا تھا (۲۹) علی بن ابی طالب ہاشمی
(۳۰) عمرو بن عوف بنی عامر لوی کے حلیف (۳۱) عقبہ بن
عمرو انصاری (۳۲) عامر بن ربیعہ عنزی (۳۳) عاصم
بن ثابت انصاری (۳۴) عویم بن ساعدہ انصاری (۳۵)
عتبان بن مالک انصاری (۳۶) قدامہ بن مظعون (۳۷)

فی الجامع الذی وَضَعَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلٰی
حُرُوفِ الْمُعْجَمِ النَّبِيُّ مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
الْهَاشِمِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. إِيَّاسُ بْنُ
الْبَكْرِ بْنِ رِبَاحٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ
الْقُرَشِيُّ. حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
الْهَاشِمِيُّ. حَاطِبُ بْنُ أَبِي بَلْتَعَةَ حَلِيفُ
لِقُرَيْشٍ أَبُو حُذَيْفَةَ بْنُ عَتَبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ
الْقُرَشِيُّ. حَارِثَةُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ قُتِلَ
يَوْمَ بَدْرٍ وَحَارِثَةُ ابْنُ سُرَاقَةَ كَانَ فِي
النَّظَارَةِ. حُبَيْبُ بْنُ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ
خُنَيْسُ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ. رِفَاعَةُ بْنُ
رَافِعِ الْأَنْصَارِيُّ رِفَاعَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ
أَبُولُبَابَةَ الْأَنْصَارِيُّ. الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ
الْقُرَشِيُّ. زَيْدُ بْنُ سَهْلٍ أَبُو طَلْحَةَ
الْأَنْصَارِيُّ. أَبُو زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ. سَعْدُ بْنُ
مَالِكٍ الزُّهْرِيُّ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ الْقُرَشِيُّ
سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ بْنُ عَمْرِو بْنِ نَفِيلٍ الْقُرَشِيُّ.
سَهْلُ بْنُ حَنِيفٍ الْأَنْصَارِيُّ. ظَهَيْرُ بْنُ
رَافِعِ الْأَنْصَارِيُّ وَأَخُوهُ. عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عُثْمَانَ. أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ الْقُرَشِيُّ. عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ مَسْعُودٍ الْهَذَلِيُّ. عَتَبَةُ بْنُ مَسْعُودٍ
الْهَذَلِيُّ. عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ.
عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ الْقُرَشِيُّ. عَبَادَةُ بْنُ
الصَّامِتِ الْأَنْصَارِيُّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
الْعَدَوِيُّ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ الْقُرَشِيُّ خَلِيفَةُ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَتِهِ
وَضَرَبَ لَهُ بِسَهْمِهِ عَلَى بَنِي أَبِي طَالِبٍ
الْهَاشِمِيِّ عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ حَلِيفُ بَنِي
عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ عَقْبَةُ بْنُ عَمْرِو الْأَنْصَارِيِّ
عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ الْعَنْزِيُّ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ
الْأَنْصَارِيُّ عَوِيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ الْأَنْصَارِيِّ
عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ قُدَامَةُ بْنُ
مَطْعُونٍ قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ الْأَنْصَارِيُّ مُعَاذُ
بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحُجُومِ مُعَوِّذُ بْنُ عَفْرَاءَ
وَأَخُوهُ مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ أَبُو أُسَيْدٍ
الْأَنْصَارِيُّ مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ مَعْنُ
بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ مِسْطَحُ بْنُ أَنَاثَةَ بْنُ
عَبَادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ مِقْدَادُ بْنُ
عَمْرِو الْكَنْدِيُّ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ هَلَالُ بْنُ
أَبِي أُمَيَّةَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ .

۴۸۱ باب حَدِيثِ بَنِي النَّضِيرِ وَمَخْرَجِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ
فِي دِيَةِ الرَّجُلَيْنِ وَمَا أَرَادُوا مِنَ الْغَدْرِ
بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الرُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ كَانَتْ عَلَى رَأْسِ سِتَّةِ
أَشْهُرٍ مِّنْ وَقْعَةِ بَدْرٍ قَبْلَ أَحَدٍ وَقَوْلِ اللَّهِ
تَعَالَى هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ

قتادہ بن نعمان انصاریؓ (۳۸) معاذ بن عمرو بن جموحؓ
(۳۹) معوذ بن عفراءؓ (۴۰) اور ان کے بھائی عوفؓ
(۴۱) مالک بن ربیعہ ابواسید انصاریؓ (۴۲) مرارہ بن
ربیع انصاریؓ (۴۳) معن بن عدی انصاریؓ (۴۴) مسطح
بن اثاثہ بن عباد بن مطلب بن عبد منافؓ (۴۵) مقداد
بن عمرو کندیؓ بنی زہرہ کے حلیف (۴۶) ہلال بن امیہ
انصاریؓ اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہو۔

باب ۴۸۱۔ یہود بنی نصیر کے پاس آنحضرت کا جانا دو
آدمیوں کی دیت کے سلسلہ میں اور ان کا رسول خدا سے دغا
کرنا (۱) زہری عروہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں ان کا
بیان ہے کہ غزوہ بنی نصیر بدر سے چھ ماہ بعد اور احد سے پہلے
ہوا اور اللہ تعالیٰ کا سورہ حشر میں فرمانا هو الذی اخرج الذین
کفروا من اهل الكتاب من ديارهم لاول الحشر وہی
پروردگار ہے جس نے اہل کتاب کے کافروں کو ان کے

(۱) بنو نصیر اور بنو قریظ مدینہ میں یہودیوں کے دو بڑے قبیلے تھے، جب حضور اکرمؐ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو آپ نے ان کے
ساتھ امن اور صلح کا معاہدہ کیا تھا لیکن یہ لوگ غدر اور بد عہدی کے عادی تھے، بنو نصیر نے تو رسولؐ اور آپ کے ہمراہ چند صحابہ کو اوپر کی
جانب سے پتھر پھینک کر ہلاک کرنے کا بھی منصوبہ بنایا تھا، اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی آپ کو مطلع فرمادیا پھر آپ نے انہیں مدینہ سے
جلاد وطن کر دیا۔

گھروں سے نکالایہ ان کا پہلا ٹکنا تھا، اور ابن اسحق نے بھی بنی نصیر کے بعد بیر معونہ اور جنگ احد کا ذکر کیا ہے۔

۱۲۰۱۔ اسحق بن نصر، عبدالرزاق، ابن جریج، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ بنی نصیر اور بنی قریظہ نے جنگ کی، تو بنی نصیر کو جلاوطن کر دیا گیا اور بنی قریظہ پر احسان کر کے ان کو رہنے دیا گیا، لیکن انہوں نے دوبارہ آپؐ سے لڑائی کی، تو مسلمانوں نے ان کے مردوں کو قتل کر دیا اور عورتوں اور بچوں اور مال و اسباب کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا، مگر جو لوگ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل گئے یعنی مسلمان ہو گئے وہ باقی رہ گئے، باقی مدینہ کے تمام یہودیوں کو جو بنی قینقاع یعنی عبداللہ بن سلام کی قوم والے تھے اور بنی حارثہ کے یہودیوں کو اور جو بھی یہودی مدینہ میں تھے سب کو نکال دیا۔

۱۲۰۲۔ حسن بن مدرک، یحییٰ بن حماد، ابو عوانہ، ابوبشر، سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ حضرت ابن عباسؓ کے سامنے سورہ حشر کا ذکر آیا تو انہوں نے فرمایا کہ سورہ نصیر کہو! ابو عوانہ کے ساتھ اس حدیث کو ہشیم نے بھی ابوبشر سے روایت کیا ہے۔

۱۲۰۳۔ عبداللہ بن اسود، معتمر بن سلیمان، اپنے والد سلیمان سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت انسؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ آنحضرتؐ کے لئے لوگوں نے کھجوروں کے درخت بطور تحفہ نامزد کر دیئے تھے تاکہ آپؐ اس کے میوہ سے گزریں، یہاں تک کہ آپؐ نے بنی قریظہ اور بنی نصیر پر فتح پائی اور پھر آپؐ نے ان کو واپس کر دیا۔

۱۲۰۴۔ آدم، لیث، نافع، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نصیر کے درخت جلا دیئے بعض کٹوا دیئے جو بویرہ میں تھے، چنانچہ اس وقت سورہ حشر کی یہ آیت اتری (ترجمہ) یعنی جو درخت تم نے کاٹ دیئے یا ان کو ان کی جڑوں کے ساتھ قائم رکھا سو یہ اللہ کے حکم سے ہے۔

۱۲۰۵۔ اسحاق، حبان، جویریہ بن اسماء، نافع، حضرت ابن عمرؓ سے

أَهْلَ الْكِتَابِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ وَجَعَلَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ بَعْدَ بُرْمَعُونََّةٍ وَأَحَدٍ.

۱۲۰۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَارَبَتِ النَّصِيرُ وَفَرِيطَةُ فَأَجَلَى بَنِي النَّصِيرِ وَأَقَرَّ فَرِيطَةُ وَمَنْ عَلَيْهِمْ حَتَّى حَارَبَتِ فَرِيطَةُ فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ وَقَسَمَ نِسَاءَهُمْ وَأَوْلَادَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا بَعْضَهُمْ لِحَقُّوا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَنَهُمْ وَأَسْلَمُوا وَأَجَلَى يَهُودَ الْمَدِينَةِ كُلَّهُمْ بَنِي قَيْنِقَاعَ وَهُمْ رَهْطُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ وَيَهُودَ بَنِي حَارِثَةَ وَكُلَّ يَهُودِ الْمَدِينَةِ.

۱۲۰۲۔ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ سُورَةُ الْحَشْرِ قَالَ قُلْ سُورَةُ النَّصِيرِ تَابَعَهُ هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ.

۱۲۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَاتِ حَتَّى افْتَتَحَ فَرِيطَةُ وَالنَّصِيرُ فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ.

۱۲۰۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا الْيَاسِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخْلَ بَنِي النَّصِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُؤَيْرَةُ فَتَرَكْتُ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ.

۱۲۰۵۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ أَخْبَرَنَا

روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے کھجور کے درخت جلوادیئے، چنانچہ حسان بن ثابت نے یہ شعر کہا۔

یعنی بنی لوی کے شریفوں پر ہو گیا آسان
لگی ہو آگ بویہ میں سب طرف برابر
ابوسفیان بن حارث نے حسان کے جواب میں کہا۔

یعنی خدا کرے کہ ہمیشہ یہ حال وہاں رہے
مدینہ کے چاروں طرف ہو آتش سوزاں
یہ جان لو گے تم عنقریب کون ہم میں رہے گا
محفوظ اور کون سا ملک اور اٹھائے گا نقصان

جَوْرِيَّةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي
النَّضِيرِ قَالَ وَلَهَا يَقُولُ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ

وَهَآنَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ
حَرِيقُ بِالْبَوَيْرَةِ مُسْتَطِيرٌ

قَالَ فَاجَابَهُ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَرْثِ

أَدَامَ اللَّهُ ذَلِكَ مِنْ صَنِيعٍ
وَحَرَّقَ فِي نَوَاجِيهَا السَّعِيرُ

سَتَعْلَمُ أَيُّنَا مِنْهَا بِنَزِهِ
وَتَعْلَمُ أَيُّ أَرْضَيْنَا تَضِيرُ

۱۲۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ
الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ ابْنُ
الْحَدَّثَانِ النَّصْرِيُّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ دَعَاهُ
إِذْ جَاءَهُ حَاجِبُهُ يَرْفَا فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ
وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ يَسْتَأْذِنُونَ فَقَالَ
نَعَمْ فَأَدْخِلْهُمْ فَلَبِثَ قَلِيلًا ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ هَلْ
لَكَ فِي عَبَّاسٍ وَعَلِيٍّ يَسْتَأْذِنَانِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا
دَخَلَ قَالَ عَبَّاسُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَقْضِ بَيْنِي
وَبَيْنَ هَذَا وَهَذَا يَخْتَصِمَانِ فِي الَّذِي أَفَاءَ اللَّهُ
عَلَيْهِ رَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي
النَّضِيرِ فَاسْتَبَّ عَلِيٌّ وَعَبَّاسٌ فَقَالَ الرَّهْطُ يَا
أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَقْضِ بَيْنَهُمَا وَارْحُ أَحَدَهُمَا مِنَ
الْآخَرِ فَقَالَ عُمَرُ اتَّبِعُوا أُنْشِدْكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي
بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُورَثُ
مَاتَرَكْنَا صَدَقَةً يُرِيدُ بِذَلِكَ نَفْسَهُ قَالُوا قَدْ قَالَ
ذَلِكَ فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى عَبَّاسٍ وَعَلِيٍّ فَقَالَ
أُنْشِدْكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ ذَلِكَ قَالَا نَعَمْ
قَالَ فَإِنِّي أُحْدِثُكُمْ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ إِنَّ اللَّهَ

۱۲۰۶۔ ابوالیمان، شعیب، زہری سے روایت کرتے ہیں انہوں نے
کہا مجھے مالک بن اوس بن حدثنان نصری نے خبر دی کہ مجھے حضرت
عمرؓ نے بلایا کہ اتنے میں ان کے پاس یرقادربان نے آکر کہا آپ
چاہتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ اور عبدالرحمنؓ بن عوفؓ اور زبیرؓ اور سعد
بن ابی وقاصؓ آپ کے پاس آئیں، آپ نے فرمایا آنے دو، تھوڑی
دیر کے بعد پھر یرفانے کہا کہ حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ بھی آنا
چاہتے ہیں، فرمایا آنے دو، پھر وہ آئے اور سلام کیا پھر حضرت عباسؓ
نے کہا امیر المؤمنین! میرے اور علیؓ کے درمیان اس جھگڑے کا
فیصلہ کر دیجئے جو اس مال کے متعلق ہے جو اللہ نے بلا لے ہوئے بنی
نضیر سے اپنے رسول کو دلویا ہے، اور آپس میں سخت کلامی بھی ہوئی
ہے تاکہ یہ رات دن کا جھگڑا ختم ہو جائے، حضرت عمرؓ نے فرمایا ذرا
ٹھہرو جلدی مت کرو! میں تم کو اس پروردگار کی قسم دیتا ہوں جس
کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں تم کو معلوم ہے کہ آنحضرت
نے فرمایا ہے ہم لوگوں کا کوئی وارث نہیں ہوتا، جو مال ہم چھوڑ جائیں
وہ صدقہ ہے، انہوں نے کہا بے شک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے یہ فرمایا ہے، پھر حضرت عمرؓ نے عباسؓ اور علیؓ کی طرف مخاطب
ہو کر فرمایا کیا تم کو معلوم ہے کہ رسول اکرمؐ نے ایسا ہی فرمایا تھا،
انہوں نے کہا بے شک ایسا ہی فرمایا تھا، اس کے بعد حضرت عمرؓ نے
فرمایا کہ اب تم کو معاملہ کی حقیقت سے آگاہ کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ نے
رسول اکرمؐ کو مال غنیمت میں ایک خاص حق دیا تھا، جو دوسرے

پیغمبروں کو نہیں دیا گیا، چنانچہ سورہ حشر میں ارشاد فرماتا ہے (ترجمہ) جو مال اللہ نے اپنے رسول کے واسطے بنی نصیر کا غنیمت میں دیا تھا اس کے حاصل کرنے کے لئے تم نے اپنے گھوڑے اور سواریاں نہیں دوڑائی تھیں، لہذا اس قسم کے مال خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تھے مجاہدین کا اس پر کوئی حق نہیں تھا، مگر خدا کی قسم! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مال کو خاص اپنی ذات کے لئے محفوظ نہیں رکھا بلکہ اپنی ذات پر خرچ کیا اور جو بخ گیا وہ بانٹ دیا، جو باقی رہتا اس میں سے اپنی بیویوں کے لئے سال بھر کا خرچ نکالتے اور پھر جو بچتا اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام زندگی ایسا ہی کرتے رہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی تو حضرت ابو بکرؓ نے یہ کہہ کر میں رسول خدا کا جانشین ہوں اس پر قبضہ کر لیا اور اس کو اسی طرح تقسیم اور خرچ کرتے رہے، اور تم اس وقت ان سے اس سلسلہ میں شکوہ کرتے تھے، حالانکہ خدا جانتا ہے کہ وہ اپنے اس طرز عمل میں حق بجانب تھے، جب حضرت ابو بکرؓ نے وفات پائی تو میں نے خود کو ان دونوں حضرات کا ولی اور جانشین سمجھتے ہوئے وہی کیا اور کر رہا ہوں جو حضرت ابو بکرؓ کیا کرتے تھے، اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں اس میں سچا اور حق کا پیرو ہوں، پھر تم دونوں میرے پاس آئے اور متفق الرائے تھے، پھر اے عباسؓ تم میرے پاس آئے اور میں نے تم سے یہی کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہے جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے، پھر میں نے سوچا کہ تم دونوں کے سپرد اس کام کے انتظام کو کر دوں، پھر میں نے آپ دونوں سے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ یہ کام آپ دونوں کے سپرد کر دوں بشرطیکہ آپ خدا کے عہد و پیمان کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کو اسی طرح انجام دیتے رہو جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے رہے، ابو بکرؓ کرتے رہے، اور میں کر رہا ہوں، اگر تم کو یہ شرط منظور نہیں ہے تو پھر کسی گفتگو کی ضرورت نہیں، تم نے اس کو منظور کر لیا، میں نے حوالہ کر دیا اب اگر تم اس کے سوا کوئی فیصلہ چاہتے ہو تو قسم! اس پروردگار کی جس کے حکم سے آسمان وزمین قائم ہیں، میں قیامت تک کوئی دوسرا فیصلہ کرنے والا نہیں، البتہ اگر تم

سُبْحَانَهُ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا لَفِيءٍ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِ أَحَدًا غَيْرَهُ فَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ وَمَا آفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ إِلَى قَوْلِهِ قَدِيرٌ فَكَانَتْ هَذِهِ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَاللَّهِ مَا اخْتَارَهَا دُونَكُمْ وَلَا اسْتَأْذَرَهَا عَلَيْكُمْ لَقَدْ أَعْطَاكُمْوهَا وَقَسَمَهَا فِيكُمْ حَتَّى بَقِيَ هَذَا الْمَالُ مِنْهَا فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً سَتَيْهِمْ مِنْ هَذَا الْمَالِ ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ فَعْمَلٌ مَالِ اللَّهِ فَعْمَلٌ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتِهِ ثُمَّ تَوَفَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَأَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهُ أَبُو بَكْرٍ فَعْمَلٌ فِيهِ بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ جَبِينِدٌ فَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ وَقَالَ تَذْكُرَانِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ فِيهِ كَمَا تَقُولَانِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُ فِيهِ لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابَعَ لِلْحَقِّ ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ فَقَبَضْتُهُ سَتَيْنِ مِنْ إِمَارَتِي أَعْمَلُ فِيهِ بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنِّي فِيهِ صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابَعَ لِلْحَقِّ ثُمَّ جِئْتُمَانِي كِلَاكُمَا وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَأَمْرُكُمَا جَمِيعٌ فَجِئْتَنِي بِعَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَكُمَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَوَرَّثَ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً فَلَمَّا بَدَأَ لِي أَنْ أَدْفَعَهُ إِلَيْكُمَا قُلْتُ إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهُ إِلَيْكُمَا عَلَى أَنْ عَلَيَّ عَلَيْكُمَا عَهْدُ اللَّهِ وَمِيثَاقُهُ لَتَعْمَلَانِ فِيهِ بِمَا عَمِلَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَأَبُو بَكْرٍ وَعَمِلْتُ فِيهِ مُذَوَّلِيَّتٌ وَإِلَّا فَلَا تُكَلِّمَانِي فَقُلْتُمَا ادْفَعُو إِلَيْنَا بِذَلِكَ فَدَفَعْتُهُ إِلَيْكُمَا أَفْتَلْتُمَا مَنِي قَضَاءَ غَيْرِ ذَلِكَ فَوَاللَّهِ الَّذِي يَأْذِيهِ تَقْوَمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا أَقْضِي فِيهِ بِقَضَاءَ غَيْرِ ذَلِكَ حَتَّى تَقْوَمَ السَّاعَةُ فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهُ فَادْفَعَا إِلَيَّ فَإِنَّا أَكْفِيكُمَاهُ قَالَ فَحَدَّثْتُ هَذَا الْحَدِيثَ عُرْوَةَ بْنُ الزُّبَيْرِ فَقَالَ صَدَقَ مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ أَنَا سَمِعْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ أَرْسَلَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ يَسْأَلُهُنَّ تَعْمَهُنَّ مِمَّا آفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ أَنَا أَرُدُّهُنَّ فَقُلْتُ لَهُنَّ لَا تَتَّقِينَ اللَّهَ أَلَمْ تَعْلَمْنَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَأَنْوَرْتُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً يُرِيدُ بِذَلِكَ نَفْسَهُ إِنَّمَا يَا كُلُّ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ فَأَنْتَهُنَّ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَا أَخْبَرْتُهُنَّ قَالَ فَكَانَتْ هَذِهِ الصَّدَقَةُ بِيَدِ عَلِيٍّ مَنَعَهَا عَلِيٌّ عَبَّاسًا فَغَلَبَهُ عَلَيْهَا ثُمَّ كَانَ بِيَدِ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ثُمَّ بِيَدِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ثُمَّ بِيَدِ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ وَحَسَنِ بْنِ حَسَنِ كِلَاهُمَا كَانَ يَتَدَا وَلَا يَتَاهَا ثُمَّ بِيَدِ زَيْدِ بْنِ حَسَنِ وَهِيَ صَدَقَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا .

۱۲۰۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَالْعَبَّاسُ أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيرَاتَهُمَا أَرْضَهُ مِنْ فَذْلِكَ وَسَهْمَهُ مِنْ خَيْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَأَنْوَرْتُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً إِنَّمَا

سے اس مال کا انتظام نہیں ہو سکتا تو پھر میرے حوالہ کر دو میں خود کر لیا کروں گا زہری کہتے ہیں کہ میں نے اس حدیث کو عروہ سے بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ مالک بن اوس نے سچ کہا! کیونکہ میں نے حضرت عائشہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی سے سنا کہ حضرت رسول اکرمؐ کی بیویوں نے حضرت عثمانؓ کو حضرت ابو بکر کے پاس بھیجا تاکہ وہ اس مال میں سے جو بنی نضیر سے ملا تھا اپنا آٹھواں حصہ حاصل کریں، لیکن میں نے ان کو منع کر دیا، اور کہا کہ تم کو خدا کا خوف نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہے ہم جو کچھ چھوڑیں وہ صدقہ ہے، آپ نے اس سے اپنی ذات مرادی۔ صرف آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس مال میں سے کھا سکتے ہیں اور گزارے کے لئے لے سکتے ہیں، یہ سن کر بیویاں ترکہ مانگنے سے باز آ گئیں، عروہ نے کہا کہ یہ مال حضرت علیؓ کے قبضہ میں رہے، انہوں نے حضرت عباسؓ کو اس پر قبضہ نہ کرنے دیا ان کے بعد امام حسنؓ، پھر امام حسینؓ اور پھر زین العابدینؓ اور حسن بن علی باری باری انتظام کرتے رہے، پھر زید بن حسن کے قبضہ میں رہا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خالص صدقہ تھا۔

۱۲۰۷۔ ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، معمر، زہری، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ حضرت عباسؓ اور حضرت فاطمہؓ الزہراء دونوں حضرت ابو بکرؓ کے پاس آکر اپنا ترکہ زمین فذک اور آمدنی خیر سے مانگنے لگے، حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا میں نے رسول خدا سے سنا ہے کہ ہم لوگوں کا کوئی وارث نہیں ہوتا ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے البتہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی گزر کے لئے

اس میں سے لے سکتے ہیں، رہا سلوک کرنا تو خدا کی قسم میں رسول اکرم کے رشتہ داروں سے سلوک کرنے کو اپنے رشتہ داروں سے زیادہ پسند کرتا ہوں۔

باب ۴۸۲۔ کعب بن اشرف یہودی کے قتل کا واقعہ۔

۱۲۰۸۔ علی بن عبد اللہ سفیان، عمرو بن دینار سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبد اللہ سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا کعب بن اشرف (۱) یہودی کا کام کون تمام کرتا ہے اس نے اللہ اور رسول کو بہت ستار کھا ہے، محمد بن مسلمہ انصاری نے کھڑے ہو کر کہا یا رسول اللہ! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں اس کام کو انجام دوں آپ نے فرمایا اجازت ہے، محمد بن مسلمہ نے کہا مجھے یہ بھی اجازت دے دیجئے کہ جو مناسب سمجھوں وہ باتیں اس سے کہوں، آپ نے اجازت دی غرض محمد بن مسلمہ، کعب بن اشرف کے پاس آئے اور کہا کہ یہ شخص محمد بن عبد اللہ ہم سے زکوٰۃ مانگتا ہے، ہمارے پاس خود نہیں اور یہ ہم کو ستاتا ہے، کعب نے کہا ابھی کیا دیکھا ہے بخدا یہ آگے چل کر تم کو بہت ستائے گا، محمد بن مسلمہ نے کہا خیر ابھی تو ہم نے اس کی پیروی کر لی ہے فوراً چھوڑنا بھی ٹھیک نہیں، دیکھتے ہیں کہ آگے کیا ہوتا ہے اس وقت میں تمہارے پاس اس لئے آیا ہوں کہ ایک یاد و سبق کھجوریں ہم کو قرض دے دو، سفیان کہتے ہیں کہ عمرو بن دینار نے ہم کو کئی مرتبہ حدیث سنائی تو اس میں ایک دست و یاد و سبق کا ذکر نہیں کیا جب میں نے یاد دلایا تو کہنے لگے کہ ہاں میرا خیال ہے کہ ہو گا، غرض کعب نے کہا قرض مل جائے گا کچھ رہن رکھ دو، میں نے کہا کیا رہن رکھ دوں کعب نے کہا کہ اپنی عورتوں کو رہن رکھ دو، محمد بن مسلمہ نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے ہم عورتوں کو کس طرح رہن کر دیں سارے عرب میں تم خوبصورت ہو! اس نے کہا اپنے بیٹے رہن رکھ دو، میں نے کہا تمہارے پاس بیٹوں کو کیسے رہن رکھ دیں آئندہ جو ان سے لڑے گا وہ طعنہ دے گا کہ تو ایک یاد و سبق میں رہن رکھا گیا ہے اور اس کو ہم برا سمجھتے ہیں، البتہ ہم اپنے ہتھیار رکھ سکتے ہیں، سفیان نے لفظ لامہ کی

يَاكُلُ اِلَ مُحَمَّدٍ فِيْ هَذَا الْمَالِ وَاللّٰهُ لَقَرَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ اَصِلَ مِنْ قَرَابَتِيْ .

۴۸۲ باب قَتْلِ كَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ

۱۲۰۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌ وَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَادُّنْ لِيْ أَنْ أَقُولَ شَيْئًا قَالَ قُلْ فَاتَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا الرَّجُلُ قَدْ سَالَكَ صَدَقَةً وَإِنَّهُ قَدْ عَنَّا وَإِنِّي قَدْ آتَيْتُكَ أَسْتَسْلِفُكَ قَالَ وَآيَضًا وَاللَّهِ لَتَمْلَأَنَّهُ قَالَ إِنَّا قَدْ اتَّبَعْنَاهُ فَلَا نُحِبُّ أَنْ نُدْعَاهُ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى أَى شَيْءٍ يَصِيرُ شَأْنُهُ وَقَدْ أَرَدْنَا أَنْ تُسْلِفَنَا وَسَقَا أَوْ وَسَقَيْنُ حَدَّثَنَا عَمْرٌ وَ غَيْرَ مَرَّةٍ فَلَمْ يَذْكُرْ وَسَقَا أَوْ وَسَقَيْنُ فَقُلْتُ لَهُ فِيهِ وَسَقَا أَوْ وَسَقَيْنُ فَقَالَ أَرَى فِيهِ وَسَقَا أَوْ وَسَقَيْنُ فَقَالَ نَعَمْ ارْهَنُونِيْ قَالُوا أَى شَيْءٍ تُرِيدُ قَالَ ارْهَنُونِيْ نِسَاءَ كُمْ قَالُوا كَيْفَ نَرْهَنُكَ نِسَاءَ نَا وَأَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ قَالَ فَارْهَنُونِيْ أَبْنَاءَ كُمْ قَالُوا كَيْفَ نَرْهَنُكَ أَبْنَاءَ نَا فَيَسْبُ أَحَدُهُمْ فَيَقَالَ رُهْنٌ بَوَسَقٍ أَوْ وَسَقَيْنُ هَذَا عَارٌ عَلَيْنَا وَلَكِنَّا نَرْهَنُكَ اللَّامَةَ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي السِّلَاحَ فَوَاعَدَ أَنْ يَأْتِيَهُ فَجَاءَهُ لَيْلًا وَمَعَهُ أَبُو نَائِلَةَ وَهُوَ أَخُو كَعْبٍ مِنَ الرِّضَاعَةِ فَدَعَاهُمْ إِلَى الْحِصْنِ فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ أَيْنَ تَخْرُجُ هَذِهِ السَّاعَةَ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ وَأَخِي أَبُو

(۱) کعب بن اشرف ایک مالدار یہودی شاعر تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بھوکیا کرتا تھا اور جب بھی موقع ملتا مسلمانوں کی خلاف کافروں کی مدد کرتا، بدر میں مارے جانے والے کافر سرداروں پر رویا کرتا تھا اور اشعار میں ان کا تذکرہ کرتا۔

تفسیر سلاح یعنی ہتھیار سے ہے محمد بن مسلمہ نے کعب سے دوبارہ ملنے کا وعدہ کیا اور چلے گئے رات کو دوبارہ آئے اور ابونا نکلہ کو ساتھ لائے جو کعب کا دودھ شریک بھائی تھا، کعب نے ان کو قلعہ میں بلا لیا اور پھر ان کے پاس نیچے آنے لگا، اس کی بیوی نے کہا اس وقت کہاں جاتے ہو؟ کعب نے کہا یہ محمد بن مسلمہ اور ابونا نکلہ میرا بھائی ہے جو بلاتے ہیں، سفیان کہتے ہیں کہ عمرو بن دینار کے سوا اور لوگوں نے اس حدیث میں اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ کعب کی بیوی نے یہ بھی کہا کہ اس کی آواز سے تو خون کی بو آرہی ہے، یا خون ٹپک رہا ہے، کعب نے کہا کچھ نہیں میرا بھائی ابونا نکلہ اور محمد بن مسلمہ ہیں اور شریف آدمی کو تورات کے وقت بھی اگر نیزہ مارنے کو بلائیں، تو جانا چاہیے اور محمد بن مسلمہ اپنے ساتھ دو آدمیوں کو اور لائے تھے، سفیان سے پوچھا گیا کہ عمرو نے ان کا نام لیا تھا؟ انہوں نے کہا بعض کا لیا تھا مگر دو سروں نے ابو عیسٰی بن جبر اور حارث بن اوس اور عبادہ بن بشر لیا تھا، عمرو نے اتنا ہی کہا محمد بن مسلمہ اپنے ساتھیوں سے کہنے لگے کعب جب آئے گا تو میں اس کے سر کے بال تھام کر سونگھوں گا، جب تم دیکھو کہ میں نے مضبوط تھام لیا ہے، تو تم اپنا کام کر ڈالنا، غرض کعب چادر اوڑھے ہوئے اترا اس کے جسم سے خوشبو مہک رہی تھی، محمد بن مسلمہ نے کہا میں نے آج تک ایسی خوشبو نہیں دیکھی جو ہوا میں بسی ہوئی ہے، عمرو کے علاوہ دوسرے راوی کہتے ہیں کہ کعب نے جواب میں کہا کہ اس وقت میرے پاس ایسی عورت ہے جو سب عورتوں سے زیادہ معطر رہتی ہے، اور حسن و جمال میں بھی بے نظیر ہے، عمرو کہتے ہیں کہ محمد بن مسلمہ نے پوچھا کیا سونگھنے کی اجازت ہے؟ اس نے کہا ہاں محمد بن مسلمہ نے خود بھی سونگھا اور ساتھیوں کو بھی سونگھایا، پھر دوبارہ اجازت لے کر سونگھا اور زور سے تھام لیا اور ساتھیوں سے کہا ہاں اس کو لو! انہوں نے فوراً کام تمام کر دیا، اور پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر قتل کعب کی خوشخبری سنائی۔

باب ۴۸۳۔ قصہ قتل ابورافع عبد اللہ بن ابی الحقیق بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس کا نام سلام بن ابی الحقیق ہے اور وہ خیبر میں رہتا تھا، اور بعض کہتے ہیں کہ وہ اپنے قلعہ واقع حجاز میں

نَائِلَةً وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو قَالَتْ أَسْمَعُ صَوْتًا كَأَنَّهُ يَقْطُرُ مِنْهُ الدَّمُ قَالَ إِنَّمَا هُوَ أَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَرَضِيْعِي أَبُو نَائِلَةَ إِنَّ الْكَرِيمَ لَوُدُعِيَ إِلَى طَعْنَةٍ لَبَلِيلٍ لَّأَحَابَ قَالَ وَيَدْخُلُ مُحَمَّدُ ابْنُ مَسْلَمَةَ مَعَهُ رَجُلَيْنِ قِيلَ لِسُفْيَانَ سَمَاهُمْ عَمْرٍو قَالَ سَمَى بَعْضُهُمْ قَالَ عَمْرٍو وَجَاءَ بَرَجْلَيْنِ وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو وَأَبُو عَبْسٍ بْنُ جَبْرِ وَالْحَرِثُ بْنُ أَوْسٍ وَعَبَّادُ ابْنُ بَشِيرٍ قَالَ عَمْرٍو وَجَاءَ مَعَهُ بَرَجْلَيْنِ فَقَالَ إِذَا مَا جَاءَ فَإِنِّي قَائِلٌ بِشَعْرِهِ فَاشْمُهُ فَإِذَا رَأَيْتُمُونِي اسْتَمَكْنْتُ مِنْ رَأْسِهِ فَذُوقْنَكُمْ فَاضْرِبُوهُ وَقَالَ مَرَّةً ثُمَّ أَشْمُكُمْ فَتَزَلْ إِلَيْهِمْ مُتَوَشِّحًا وَهُوَ يَنْفُخُ مِنْهُ رِيْحُ الطَّيِّبِ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ رِيْحًا أَيْ أَطْيَبَ وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو وَقَالَ عِنْدِي اعْطَرُ نِسَاءَ الْعَرَبِ وَاكْمَلُ الْعَرَبِ قَالَ عَمْرٍو فَقَالَ أَتَأْذُنُ لِي أَنْ أَشْمَ رَأْسَكَ قَالَ فَشْمَهُ ثُمَّ أَشْمَ أَصْحَابَهُ ثُمَّ قَالَ أَتَأْذُنُ لِي قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا اسْتَمَكْنَ مِنْهُ قَالَ ذُوقْنَكُمْ فَتَقَلُّوهُ ثُمَّ أَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ .

۴۸۳ باب قتل ابی رافع عبد اللہ بن ابی الحقیق و یقال سَلامُ بْنُ ابی الحَقِیقِ كَانَ بِخَبَرٍ وَیَقَالُ فِی حِصْنٍ لَهُ بِأَرْضِ

رہتا تھا، زہری کا بیان ہے کہ ابورافع کو کعب بن اشرف کے بعد قتل کیا گیا ہے (رمضان ۶ھ میں)

۱۲۰۹- اسحق بن نصر، یحییٰ بن آدم، ابن ابی زائدہ، ابوزنہ، ابواسحاق سمعی حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند آدمیوں کو ابورافع کے پاس بھیجا اس میں عبد اللہ بن عتیک بھی تھے وہ رات کو اس کے گھر میں گھسے وہ سو رہا تھا اور انہوں نے اس کو اسی حالت میں قتل کر دیا۔

۱۲۱۰- یوسف بن موسیٰ، عبید اللہ بن موسیٰ، اسرائیل، ابواسحق، براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابورافع کے پاس کئی انصاریوں کو بھیجا اور عبد اللہ بن عتیک کو سردار مقرر کیا، ابورافع دشمن رسول تھا اور مخالفین رسول کی مدد کرتا تھا اس کا قلعہ حجاز میں تھا، اور وہ اسی میں رہا کرتا تھا جب یہ لوگ اس کے قلعہ کے قریب پہنچے تو سورج ڈوب گیا تھا اور لوگ اپنے جانوروں کو شام ہونے کی وجہ سے واپس لا رہے تھے، عبد اللہ بن عتیک نے ساتھیوں سے کہا تم یہیں ٹھہرو، میں جاتا ہوں اور دربان سے کوئی بہانہ کر کے اندر جانے کی کوشش کروں گا چنانچہ عبد اللہ گئے اور دروازہ کے قریب پہنچ گئے پھر خود کو اپنے کپڑوں میں اس طرح چھپایا جیسے کوئی رفق حاجت کے لئے بیٹھتا ہے، قلعہ والے اندر جا چکے تھے دربان نے عبد اللہ کو یہ خیال کر کے کہ ہمارا ہی آدمی ہے آواز دی اور کہا! اے اللہ کے بندے اگر تو اندر آنا چاہتا ہے تو آ جا، کیونکہ میں دروازہ بند کرنا چاہتا ہوں عبد اللہ بن عتیک کہتے ہیں کہ میں یہ سن کر اندر گیا اور چھپ رہا اور دربان نے دروازہ بند کر کے چابیاں کیل میں لٹکا دیں، جب دربان سو گیا تو میں نے اٹھ کر چابیاں اتار لیں اور قلعہ کا دروازہ کھول دیا تاکہ بھاگنے میں آسانی ہو، ادھر ابورافع کے پاس رات کو داستان ہوتی تھی وہ اپنے بالا خانے پر بیٹھا داستان سن رہا تھا جب داستان کہنے والے تمام چلے گئے اور ابورافع سو گیا تو میں بالا خانہ پر چڑھا اور جس دروازہ میں داخل ہوتا تھا اس کو اندر سے بند کر لیتا تھا اور اس سے میری یہ غرض تھی کہ اگر لوگوں کو میری خبر

الْحِجَازِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ هُوَ بَعْدَ كَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ .

۱۲۰۹- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا إِلَى أَبِي رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتِيكٍ بَيْتَهُ لَيْلًا وَهُوَ نَائِمٌ فَقَتَلَهُ .

۱۲۱۰- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي رَافِعٍ الْيَهُودِيَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ فَأَمَرَ عَلَيْهِمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتِيكٍ وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُؤَذِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُعِينُ عَلَيْهِ وَكَانَ فِي حِصْنٍ لَهُ بِأَرْضِ الْحِجَازِ فَلَمَّا دَنَوْا مِنْهُ وَقَدْ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَرَاحَ النَّاسُ بِسَرَجِهِمْ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لِأَصْحَابِهِ اجْلِسُوا مَكَانَكُمْ فَإِنِّي مُنْطَلِقٌ وَمُتَلَطِّفٌ لِلْبَوَابِ لَعَلِّي أُنْ أَدْخُلُ فَأَقْبَلَ حَتَّى دَنَا مِنَ الْبَابِ ثُمَّ تَقَنَّعَ بِثَوْبِهِ كَأَنَّهُ يَقْضِي حَاجَةً وَقَدْ دَخَلَ النَّاسُ فَهَتَفَ بِهِ الْبَوَابُ يَا عَبْدَ اللَّهِ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ أَنْ تَدْخُلَ فَادْخُلْ فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُغْلِقَ الْبَابَ فَدَخَلْتُ فَكَمَنْتُ فَلَمَّا دَخَلَ النَّاسُ أَغْلَقَ الْبَابَ ثُمَّ عَلِقَ الْأَعَالِيْقَ عَلَى وَتِدٍ قَالَ فَقُمْتُ إِلَى الْأَقَالِيدِ فَأَخَذْتُهَا فَقَتَحْتُ الْبَابَ وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُسْمَرُ عِنْدَهُ وَكَانَ فِي عِلَالِيٍّ لَهُ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْهُ أَهْلُ سَمَرِهِ صَعِدْتُ إِلَيْهِ فَجَعَلْتُ كُلَّمَا فَتَحْتُ بَابًا أَغْلَقْتُ عَلَى مَنْ دَخَلَ قُلْتُ إِنْ الْقَوْمَ نَذِرُوا بِي

ہو جائے تو ان کے پہنچنے تک میں ابورافع کا کام تمام کر دوں، غرض میں ابورافع تک پہنچا وہ ایک اندھیرے کمرے میں اپنے بچوں کے ساتھ سو رہا تھا میں اس کی جگہ کو اچھی طرح معلوم نہ کر سکا، اور ابورافع کہہ کر پکارا اس نے کہا کون ہے؟ میں نے آواز پر بڑھ کر تلوار کا ہاتھ مارا، میرا دل دھڑک رہا تھا مگر یہ وار خالی گیا اور وہ چلایا، میں کو ٹھڑی سے باہر آگیا اور پھر فوراً ہی اندر جا کر پوچھا کہ اے ابورافع تم کیوں چلائے؟ اس نے مجھے اپنا آدمی سمجھا اور کہا تیری ماں تجھے روئے، اب بھی کسی نے مجھ پر تلوار سے وار کیا ہے، یہ سنتے ہی میں نے ایک ضرب اور لگائی زخم اگرچہ گہرا لگا، لیکن مرا نہیں آخر میں نے تلوار کی دھار اس کی پیٹ پر رکھ دی اور زور سے دبائی، وہ چیرتی ہوئی پیٹھ تک پہنچ گئی، اب مجھے یقین ہو گیا کہ وہ ہلاک ہو گیا، پھر میں واپس لوٹا اور ایک ایک دروازہ کھولتا جاتا تھا اور سیڑھیوں سے اترتا جاتا تھا میں سمجھا کہ زمین آگئی ہے، چاندنی رات تھی میں گر پڑا اور پنڈلی ٹوٹ گئی میں نے اپنے عمامہ سے پنڈلی کو باندھ لیا اور قلعہ سے باہر آکر دروازہ پر بیٹھ گیا اور دل میں طے کر لیا کہ میں اس وقت تک یہاں سے نہیں جاؤں گا جب تک اس کے مرنے کا یقین نہ ہو جائے، آخر صبح ہوئی مرغ نے اذان دی اور قلعہ کے اوپر دیوار پر کھڑے ہو کر ایک شخص نے کہا کہ لوگو! ابورافع حجاز کا سوداگر مر گیا، میں یہ سنتے ہی اپنے ساتھیوں کی طرف چل دیا اور ان سے آکر کہا اب جلدی چلو یہاں سے، اللہ نے ابورافع کو ہلاک کر دیا اس کے بعد ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو آکر خوشخبری سنائی آپ نے میرے پیر کو دیکھا اور فرمایا کہ اپنا پاؤں پھیلادو، میں نے پھیلایا آپ نے دست مبارک پھیر دیا بس ایسا معلوم ہوا کہ اس پیر کو کوئی صدمہ نہیں پہنچا۔

۱۲۱۱۔ احمد بن عثمان، شریح بن مسلمہ، ابراہیم بن یوسف اپنے والد یوسف بن اسحاق سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت براء بن عازب کو کہتے ہوئے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابورافع کے مارنے کے لئے عبداللہ بن عتیک، عبداللہ بن عتبہ اور کئی آدمیوں کو روانہ فرمایا یہ لوگ جب اس قلعہ کے قریب پہنچے تو ابن عتیک نے ساتھیوں سے کہا کہ تم سب یہیں ٹھہرو میں جا

لَمْ يَخْلُصُوا إِلَيَّ حَتَّى أَقْتُلَهُ فَأَنْتَهَيْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ فِي بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَسُطَ عِيَالِهِ لَا أَدْرِي أَيْنَ هُوَ مِنَ الْبَيْتِ فَقُلْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ قَالَ مَنْ هَذَا فَأَهْوَيْتُ نَحْوَ الصَّوْتِ فَأَضْرَبُهُ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ وَأَنَا دَهْشٌ فَمَا أَغْنَيْتُ شَيْئًا فَصَاحَ فَخَرَجْتُ مِنَ الْبَيْتِ فَأَمَكْتُ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ دَخَلْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا هَذَا الصَّوْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ فَقَالَ لِأَمِّكَ الْوَيْلُ إِنَّ رَجُلًا فِي الْبَيْتِ ضَرَبَنِي قَبْلُ بِالسَّيْفِ قَالَ فَأَضْرَبُهُ ضَرْبَةً أَثَخَنَتْهُ وَلَمْ أَقْتُلْهُ ثُمَّ وَضَعْتُ ظَنَّةَ السَّيْفِ فِي بَطْنِهِ حَتَّى أَخَذَفِي ظَهْرُهُ فَعَرَفْتُ أَنِّي قَتَلْتُهُ فَحَلَعْتُ أَفْتَحُ الْأَبْوَابَ أَبَا بَابًا حَتَّى أَنْتَهَيْتُ إِلَى دَرَجَةٍ لَهُ فَوَضَعْتُ رِجْلِي وَأَنَا أَرَى أَنِّي قَدْ أَنْتَهَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ فَوَقَعْتُ فِي لَيْلَةٍ مَقْمَرَةٍ فَأَنْكَسَرَتْ سَاقِي فَعَصَبَتْهَا بِعِمَامَةٍ ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتَّى جَلَسْتُ عَلَى الْبَابِ فَقُلْتُ لَا أَخْرُجُ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَعْلَمَ أَقْتُلْتُهُ فَلَمَّا صَاحَ الدِّيكُ قَامَ النَّاعِي عَلَى السُّورِ فَقَالَ أُنْعِي أَبَا رَافِعٍ تَاجِرَ أَهْلِ الْحِجَازِ فَانْطَلَقْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَقُلْتُ النِّجَاءُ فَقَدْ قَتَلَ اللَّهُ أَبَا رَافِعٍ فَأَنْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ ابْسُطْ رِجْلَكَ فَبَسَطْتُ رِجْلِي فَمَسَحَهَا فَكَانَتْ لَمْ أَشْتَكِهَا قَطُّ .

۱۲۱۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شَرِيحُ هُوَ ابْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَوْسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي رَافِعٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَتِيكٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَتَبَةَ فِي نَاسٍ مَعَهُمْ فَانْطَلَقُوا حَتَّى دَنَوْا مِنَ الْحِصْنِ

کر موقعہ دیکھتا ہوں، ابن عثیم کہتے ہیں کہ میں گیا اور دربان کو ملنے کی تدبیر کر رہا تھا کہ اتنے میں قلعہ والوں کا گدھا گم ہو گیا، اور وہ اسے روشنی لے کر تلاش کرنے نکلے میں ڈرا کہ کہیں مجھ کو پہچان نہ لیں، لہذا میں نے اپنا سر چھپا لیا اور اس طرح بیٹھ گیا جس طرح کوئی رفع حاجت کے لئے بیٹھتا ہے، اتنے میں دربان نے آواز دی کہ دروازہ بند ہوتا ہے جو اندر آنا چاہے آجائے، چنانچہ میں جلدی سے اندر داخل ہو گیا اور گدھوں کے باندھنے کی جگہ چھپ گیا، قلعہ والوں نے ابورافع کے ساتھ کھانا کھایا اور پھر کچھ رات گئے تک باتیں کرتے رہے، جب سب چلے گئے اور ہر طرف سناٹا چھا گیا میں نکلا اور دربان نے جہاں دروازہ کی چابی رکھی تھی، اٹھالی اور قلعہ کا دروازہ کھول دیا تاکہ آسانی سے بھاگ سکوں اس کے بعد میں قلعہ میں جو مکانات تھے ان کے پاس گیا اور باہر سے سب کی زنجیر لگا دی اس کے بعد میں ابورافع کی سیڑھیوں پر چڑھا کیا دیکھتا ہوں کہ کمرے میں اندھیرا ہے مجھے اس کا مقام معلوم نہ ہو سکا آخر میں نے ابورافع کہہ کر پکارا اس نے پوچھا کون ہے؟ میں نے بڑھ کر آواز پر تلوار کا ہاتھ مارا، وہ چیخا مگر وار اوچھا پڑا، میں تھوڑی دیر ٹھہر کر قریب گیا اور دریافت کیا کہ اے ابورافع کیا بات ہے! اس نے سمجھا کہ شاید میرا کوئی آدمی میری مدد کو آیا ہے اس لئے اس نے کہا، ارے تیری ماں مرے، کسی نے میرے اوپر تلوار سے وار کیا ہے یہ سنتے ہی میں نے پھر وار کیا مگر ہلکا لگا اس کی بیوی بھاگی اور وہ چیخا، میں نے پھر آواز بدل دی اور مددگار کی حیثیت سے اس کے قریب گیا وہ چت پڑا تھا میں نے تلوار پیٹ پر رکھ کر زور سے دبا دی اب ہڈیاں کو کھنے کی آواز میں نے سنی، اب میں اس کا کام تمام کر کے ڈرتا ہوا گھبراہٹ میں چاہتا تھا کہ نیچے اتروں مگر جلدی میں گر پڑا اور پاؤں کا جوڑ نکل گیا، میں نے پیر کو کپڑے سے باندھ لیا اور پھر آہستہ آہستہ چلتا ہوا اپنے ساتھیوں سے آکر کہا کہ تم سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے قتل کی خبر سناؤ، میں اس کی موت کی یقینی خبر سننے تک یہیں رہتا ہوں آخر صبح کے قریب ایک شخص نے دیوار پر چڑھ کر کہا کہ لوگو! میں ابورافع کی موت کی خبر سناتا ہوں ابن عثیم کہتے ہیں کہ میں چلنے کے لئے اٹھا مگر خوشی کی وجہ سے کوئی تکلیف محسوس نہیں کی میں تیزی سے چلا اور ساتھیوں کے

فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَثِيمٍ اَمْكُثُوا اَنْتُمْ حَتَّى اَنْطَلِقَ اَنَا فَاَنْظُرَ قَالَ فَتَلَطَّفْتُ اَنْ اَدْخُلَ الْحِصْنَ فَمَقَدُّوا جِمَارًا لَهُمْ قَالَ فَخَرَّ جَوًّا بِقَبَسٍ يَطْلُبُونَهُ قَالَ فَحَشِشْتُ اَنْ اُعْرِفَ قَالَ فَغَطَّيْتُ رَأْسِي كَأَنِّي اَقْضِي حَاجَةً ثُمَّ نَادَى صَاحِبُ الْبَابِ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَدْخُلَ فِيهِ فَلْيَدْخُلْ قَبْلَ اَنْ اُعْلِقَهُ فَدَخَلْتُ ثُمَّ اخْتَبَأْتُ فِي مَرْبِطِ جِمَارٍ عِنْدَ بَابِ الْحِصَنِ فَتَعَشَّوْا عِنْدَ أَبِي رَافِعٍ وَتَحَدَّثُوا حَتَّى ذَهَبَتْ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ ثُمَّ رَجَعُوا اِلَى بُيُوتِهِمْ فَلَمَّا هَذَاتِ الْاَصْوَاتُ وَلَا اَسْمَعُ حَرَكَهَ خَرَجْتُ قَالَ وَرَأَيْتُ صَاحِبَ الْبَابِ حَيْثُ وَضَعَ مِفْتَاحَ الْحِصَنِ فِي كُوَّةٍ فَاخَذْتُهُ فَفَتَحْتُ بِهِ بَابَ الْحِصَنِ فِي كُوَّةٍ فَاخَذْتُهُ فَفَتَحْتُ بِهِ بَابَ الْحِصَنِ قَالَ قُلْتُ اِنْ نَذَرَبِي الْقَوْمُ اَنْطَلَقْتُ عَلَى مَهَلٍ ثُمَّ عَمَدْتُ اِلَى اَبْوَابِ بُيُوتِهِمْ فَغَلَقْتُهَا عَلَيْهِمْ مِنْ ظَاهِرٍ ثُمَّ صَعِدْتُ اِلَى أَبِي رَافِعٍ فِي سَلَمٍ فَاِذَا الْبَيْتُ مُظْلِمٌ قَدْ طَفَيْ سِرَاجُهُ فَلَمْ اَدْرِ اَيْنَ الرَّجُلُ فَقُلْتُ يَا اَبَا رَافِعٍ قَالَ مَنْ هَذَا قَالَ فَعَمَدْتُ نَحْوَ الصَّوْتِ فَاصْرَبْتُهُ وَصَاحَ فَلَمْ تُغْنِ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ جِئْتُ كَأَنِّي اُغِيثُهُ فَقُلْتُ مَالِكَ يَا اَبَا رَافِعٍ وَغَيَّرْتُ صَوْتِي فَقَالَ اَلَا اُعْجَبُكَ لِامِكَ الْوَيْلُ دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ فَضْرَبَنِي بِالسَّيْفِ فَقَالَ فَعَمَدْتُ لَهُ اَيْضًا فَاصْرَبْتُهُ اُخْرَى فَلَمْ تُغْنِ شَيْئًا فَصَاحَ فَقَامَ اَهْلُهُ قَالَ ثُمَّ جِئْتُ وَغَيَّرْتُ صَوْتِي كَهَيْئَةِ الْمُغِيثِ فَاِذَا هُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ فَاضْعُ السَّيْفَ فِي بَطْنِهِ ثُمَّ اَنْكَفَيْ عَلَيْهِ حَتَّى سَمِعْتُ صَوْتَ الْعَظْمِ ثُمَّ خَرَجْتُ دَهْشًا حَتَّى اَتَيْتُ السَّلَمَ اُرِيدُ اَنْ اَمْرُلَ فَاَسْقُطَ مِنْهُ فَاَنْخَلَعْتُ رَجُلِي فَعَصَبْتُهَا ثُمَّ

رسول خدا کے پاس پہنچنے سے پہلے ہی ان کو پکڑ لیا اور پھر خود ہی آپ کو یہ خوشخبری سنائی، آپ نے پنڈلی پر ہاتھ پھیرا اور میں بالکل تندرست ہو گیا۔

باب ۳۸۴۔ قصہ جنگ احد (۱) فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ آل عمران میں کہ اے ہمارے رسول یاد کیجئے جب آپ صبح کے وقت اپنے گھر سے نکل کر مسلمانوں کو لڑائی کی جگہ بیٹھانے لگے اور اللہ سننے والا اور جاننے والے والا ہے پھر دوسری جگہ اسی سورت میں فرمایا کہ مت سست ہو اور مت غمگین ہو تم ہی غالب رہو گے اگر ایمان والے ہو اگر تم زخمی ہوئے تو ان کو بھی زخم لگے ہیں اور یہ تو زمانہ کی الٹ پھیر ہے جو ہم باری باری لوگوں پر لاتے رہتے ہیں، تاکہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو ممتاز کر دے اور تم میں سے بعض کو درجہ شہادت دے اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو دوست نہیں رکھتا اور اللہ تعالیٰ ایمانداروں کو صاف ستھرا کرے گا اور کافروں کو مٹا دے گا کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ تم جنت میں چلے جاؤ گے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ابھی یہ نہیں بتایا کہ تم میں کون لڑنے والے اور کون صبر کرنے والے ہیں اور تم تو اس فتح سے پہلے موت کی آرزو کرتے تھے اب تو موت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ پھر دوسری جگہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا جب کہ تم اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان کو مارتے تھے یہاں تک کہ جب تم نے نامردی کی اور کام میں جھگڑا ڈالا اور اپنی سہولت کی چیزیں دیکھ لینے کے بعد تم

آتیت أصحابی أحجل فقلت انطلقوا فبشروا رسول الله صلى الله عليه وسلم فاني لا أبرح حتى أسمع الناعية فلما كان في وجه الصبح صعد الناعية فقال أنطى أبا رافع قال فقمتم أمشي مابى قلبة فأدركت أصحابي قبل أن يأتوا النبي صلى الله عليه وسلم فبشروته.

۴۸۴ باب غزوة أحد وقول الله تعالى وإذ غدوت من أهلك تبوئ المؤمنين مقاعد للقتال والله سميع عليم وقوله جل ذكره ولا تهنوا ولا تحزنوا وأنتم الأعلون إن كنتم مؤمنين • إن يمسسكم قرح فقد مس القوم قرح مثله وتلك الأيام نداولها بين الناس وليعلم الله الذين آمنوا ويتخذ منكم شهداء والله لا يحب الظالمين • وليمحص الله الذين آمنوا ويمحق الكافرين • أم حسبكم أن تدخلوا الجنة ولما يعلم الله الذين جاهدوا منكم ويعلم الصابرين • ولقد كنتم تمنون الموت من قبل أن تلقوه فقد رأيتموه وأنتم تنظرون • وقوله ولقد صدقكم الله وعده إذ تحسونهم بإذنه حتى إذا فشلتم وتنازعتم في الأمر وعصيتن من بعد ما أركم ما تحبون منكم من يريد الدنيا

(۱) یہ غزوہ ۳ شوال بروز ہفتہ پیش آیا، جب کفار بدر کہہ کی شکست کا انتقام لینے کے جذبہ سے مسلمانوں سے لڑنے کیلئے آئے تھے۔ تین ہزار کے لگ بھگ اکی تعداد تھی۔

نے نافرمانی کی بعض تم میں سے دنیا کو چاہتے تھے اور بعض آخرت کو چاہتے تھے پھر تم کو ان سے ہٹا دیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے اور وہ تم کو معاف کر چکا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں پر مہربان ہے جو لوگ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں مارے گئے (یعنی شہید ہوئے) ان کو مردہ مت خیال کرو بلکہ وہ زندہ ہیں آخر آیت تک۔

۱۲۱۲۔ ابراہیم بن موسیٰ، عبد الوہاب، خالد، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن فرمایا (دیکھو!) یہ جبریل علیہ السلام آگئے ہیں اپنے گھوڑے کا سر پکڑے اور ہتھیار لگائے۔

۱۲۱۳۔ محمد بن عبد الرحیم، زکریا بن عدی، عبد اللہ بن مبارک، حیوہ، یزید بن ابی حبیب، ابو الخیر، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ برس کے بعد احد کے شہیدوں پر اس طرح نماز پڑھی جیسے کوئی زندوں اور مردوں کو رخصت کرتا ہے پھر واپس آکر منبر پر تشریف لے گئے اور ارشاد فرمایا کہ میں تمہارا پیش خیمہ ہوں، تمہارے اعمال کا گواہ ہوں میری اور تمہاری ملاقات حوض کوثر پر ہو گی اور میں تو اسی جگہ سے حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں مجھے اس کا ڈر بالکل نہیں ہے کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے، البتہ میں اس بات کا اندیشہ کرتا ہوں کہ تم آپس میں ایک دوسرے سے دنیا کے مزوں میں پڑ کر رشک و حسد نہ کرنے لگو، عقبہ کہتے ہیں کہ میرا دنیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ آخری بار دیکھنا تھا۔

۱۲۱۴۔ عبید اللہ بن موسیٰ، اسرئیل، ابوالفتح، حضرت براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ہے کہ احد کے دن جب مشرکوں کے مقابلہ پر گئے۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرا اندازوں کی ایک جماعت پر عبد اللہ بن جبیر کو سردار مقرر فرما کر ان سے فرمایا تم کو اس جگہ سے کسی حال میں نہ سرکنا چاہیے، تم ہم کو غالب دیکھو یا

وَمِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الْآخِرَةَ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا ۚ أَلَا يَ.

۱۲۱۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ هَذَا جِبْرِيلُ أَحْدَمُ بِرَأْسِ قَرَسِهِ وَأَدَاةَ الْحَرْبِ .

۱۲۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا زَكْرِيَاءُ بْنُ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِي سِنِينَ كَالْمَوْدِعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ ثُمَّ طَلَعَ الْمَنْبَرَ فَقَالَ إِنِّي بَيْنَ أَيْدِيكُمْ قَرِطٌ وَأَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيدٌ وَإِنْ مَوْعِدُكُمْ الْحَوْضُ وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَيْهِ مِنْ مَقَامِي هَذَا وَإِنِّي لَسْتُ أَحْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا وَلَكِنِّي أَحْشَى عَلَيْكُمْ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافُسُوهَا قَالَ فَكَانَتْ آخِرَ نَظَرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۲۱۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَقِينَا الْمُشْرِكِينَ يَوْمَئِذٍ وَاجْلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْشًا مِنَ الرِّمَاءِ وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ عَبْدُ اللَّهِ وَقَالَ لَا تَبْرَحُوا إِنْ رَأَيْتُمُونَا ظَهَرْنَا

مغلوب اور ہماری مدد کے لئے بھی نہ آتا غرض جب ہماری اور کافروں کی ٹکر ہوئی تو وہ میدان چھوڑ کر بھاگنے لگے، میں نے ان کی عورتوں کو دیکھا کہ پنڈلیاں کھولے اور پانچے چڑھائی پہاڑ پر بھاگ رہی ہیں اور ان کی پارسیں چمک رہی ہیں۔ عبد اللہ بن جبیر کے ساتھیوں نے کہا دوڑو اور مال غنیمت لوٹو، عبد اللہ نے منع کیا کہ دیکھو! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت کی ہے کہ کسی حال میں اپنی جگہ مت چھوڑنا مگر کسی نے نہ مانا آخر مسلمانوں کے منہ پھر گئے اور ستر مسلمان شہید ہو گئے، ابوسفیان نے ایک بلند جگہ پر چڑھ کر پکارا اے مسلمانو! کیا محمدؐ زندہ ہیں! حضورؐ نے فرمایا خاموش رہو، جو اب نہ دوپھر کہنے لگا اچھا ابو قحافہ کے بیٹے ابو بکرؓ زندہ ہیں، آپؐ نے فرمایا چپ رہو جو اب مت دوپھر کہا اچھا خطاب کے بیٹے عمرؓ زندہ ہیں، پھر کہنے لگا معلوم ہوتا ہے کہ سب مارے گئے، اگر زندہ ہوتے تو جواب دیتے، یہ سن کر حضرت عمرؓ سے ضبط نہ ہو سکا اور کہنے لگے او دشمن خدا! تو جھوٹا ہے اللہ نے تجھے ذلیل کرنے کے لئے ان کو قائم رکھا ہے، ابوسفیان نے نعرہ لگایا اے ہبل! تو بلند اور اونچا ہے ہماری مدد کر، حضور اکرمؐ نے فرمایا تم بھی جواب دو پوچھا کیا جواب دیں؟ آپؐ نے فرمایا کہو خدا بلند و بالا اور بزرگ ہے، ابوسفیان نے کہا ہمارا مددگار عزى ہے، اور تمہارے پاس عزى نہیں ہے، حضورؐ نے فرمایا اس کو جواب دو، پوچھا کیا جواب دیں؟ فرمایا کہو اللہ ہمارا مددگار ہے، تمہارا مددگار کوئی نہیں، ابوسفیان نے کہا بدر کا بدلہ ہو گیا، لڑائی ڈول کی طرح ہے، ہار جیت رہتی ہے، کہا تم کو میدان میں بہت سی لاشیں ملیں گی جن کے ناک کان کٹے ہوں گے میں نے یہ حکم نہیں دیا تھا اور نہ مجھے اس کا فوس ہے۔

۱۲۱۵۔ عبد اللہ بن محمدؓ سفیان، عمرو بن دینار، حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا احد کے دن ایسا معلوم ہوا کہ بعض لوگوں نے صبح کو شراب پی اور پھر جنگ میں شہید ہوئے۔

۱۲۱۶۔ عبد ان، عبد اللہ، شعبہ، سعد بن ابراہیم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ عبد الرحمن بن عوفؓ کا روزہ تھا شام کو ان کے پاس کھانا لایا گیا تو کہنے لگے مصعب بن عمیرؓ احد کے دن شہید ہوئے، وہ مجھ سے اچھے تھے ایک چادر میں ان کو دفن کیا گیا اگر سر چھپاتے تھے تو پیر

عَلَيْهِمْ فَلَا تَبْرَحُوا وَإِنْ رَأَيْتُمُوهُمْ ظَهَرُوا عَلَيْنَا فَلَا تُعِينُونَا فَلَمَّا لَقِينَا هُمْ هَرَبُوا حَتَّى رَأَيْتُ النِّسَاءَ يَشْتَدُونَ فِي الْجَبَلِ رَفَعَنَ عَنْ سَوْقِهِنَّ قَدْ بَدَتْ خَلَا جِلْهُنَّ فَاحْذَرُوا يَقُولُونَ الْغَنِيْمَةُ الْغَنِيْمَةُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ عَهْدَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَبْرَحُوا فَأَبَوْا فَلَمَّا أَبَوْا صُرِفَ وَجُوهُهُمْ فَأَصِيبَ سَبْعُونَ قَتِيلًا وَأَشْرَفَ أَبُو سُفْيَانَ قَالَ أَفَى الْقَوْمِ مُحَمَّدٌ فَقَالَ لَا تُجِيبُوهُ فَقَالَ أَفَى الْقَوْمِ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَقَالَ لَا تُجِيبُوهُ فَقَالَ أَفَى الْقَوْمِ ابْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنْ هَلَوْلَاءِ قُتِلُوا فَلَوْ كَانُوا أَحْيَاءَ لَأَجَابُوا فَلَمْ يَمْلِكْ عَمْرٌ لِنَفْسِهِ فَقَالَ كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللَّهِ أَبْقَى اللَّهُ عَلَيْكَ مَا يُخْزِيكَ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ أَعْلَى هُبَلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِيبُوهُ قَالُوا مَا نَقُولُ قَالَ قُولُوا اللَّهُ أَعْلَى وَأَجَلُ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ لَنَا الْعُزَى وَلَا عُزَى لَكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِيبُوهُ قَالُوا مَا نَقُولُ قَالَ قُولُوا: اللَّهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلَى لَكُمْ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ يَوْمَ بَدْرٍ وَالْحَرْبُ سِحَالٌ وَتَجِدُونَ مُثْلَهُ لَمْ أَمْرِ بِهَا وَلَمْ تَسْؤُنِي .

۱۲۱۵۔ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ قَالَ أَصْطَبَحَ الْحَمْرُ يَوْمَ أُحُدٍ نَاسٌ ثُمَّ قُتِلُوا شُهَدَاءَ .

۱۲۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ أَتَى بِطَعَامٍ وَكَانَ صَائِمًا فَقَالَ قَتِلَ مُصْعَبُ ابْنِ عُمَيْرٍ وَهُوَ خَيْرٌ

کھل جاتے تھے اور پاؤں چھپاتے تو سر کھل جاتا تھا، ابراہیم کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ حمزہ بن عبدالمطلب بھی اسی دن شہید ہوئے وہ بھی مجھ سے اچھے تھے پھر ہم لوگوں کو دنیا کی فراخی دی گئی اور کیسی دی گئی، ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں ہماری نیکیوں کا ثواب جلدی ہی دنیا میں نہ مل گیا ہو، اس کے بعد رونے لگے اور اتنا روئے کہ کھانا بھی نہ کھا سکے۔

۱۲۱۷۔ عبد اللہ بن محمد، سفیان، عمرو بن دینار، حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ احد کے دن ایک شخص نے حضور اکرم سے دریافت کیا کہ آپ مجھے بتائیے کہ اگر میں مارا جاؤں تو کہاں جاؤں گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہشت میں، وہ سن کر ایسا ہو گیا کہ کھجوریں جو کھا رہا تھا پھینک دیں اور پھر لڑتے ہوئے شہید ہو گیا۔

۱۲۱۸۔ احمد بن یونس، زہیر، اعمش، شقیق، حضرت خباب بن ارت سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی اور محض رضائے الہی کے لئے اب ہمارا ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہو گیا، ہم میں بعض ایسے ہیں جو گزر گئے اور وہ دنیا میں کوئی بدلہ نہ پاسکے، انہیں لوگوں میں مصعب بن عمیرؓ ہیں، جو احد کے دن شہید ہوئے تھے انہوں نے صرف ایک دھاری دار کھلی چھوڑی، جب ہم اس سے ان کا سر چھپاتے تھے تو پاؤں کھل جاتے تھے اور پاؤں چھپاتے تھے تو سر کھل جاتا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کا سر چھپا دو اور پاؤں پر ازخرو گھاس ڈال دو اور ہم میں بعض ایسے ہیں کہ ان کا میوہ خوب پکا اور اس کو چن رہے ہیں۔

۱۲۱۹۔ حسان بن حسان، محمد بن طلحہ، حمید، حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ انس کے چچا انس بن نضر بدر کی لڑائی میں غیر حاضر تھے، کہنے لگے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پہلی جنگ میں شریک نہیں ہو سکا، خیر اب اگر اللہ نے مجھ کو لڑائی میں آنحضرت کے ساتھ شریک ہونے کا موقعہ دیا تو اللہ دیکھ لے گا کہ میں کیسی کوشش کرتا ہوں، جب احد کا دن آیا اور مسلمان بھاگنے

مِنِّي كُفِّنَ فِي بُرْدَةٍ إِنْ غُطِيَ رَأْسُهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِنْ غُطِيَ رِجْلَاهُ بَدَا رَأْسُهُ وَارَاهُ قَالَ وَقُتِلَ حَمَزَةُ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي ثُمَّ بَسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بَسِطَ أَوْ قَالَ أُعْطِينَا مِنَ الدُّنْيَا مَا أُعْطِينَا وَقَدْ خَشِينَا أَنْ تَكُونُ حَسَنَاتُنَا عَجَلَتْ لَنَا ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِي حَتَّى تَرَكَ الطَّعَامَ .

۱۲۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فَأَيْنَ أَنَا قَالَ فِي الْجَنَّةِ فَأَلْقَى تَمْرَاتٍ فِي يَدِهِ ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ .

۱۲۱۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ خَبَابٍ قَالَ هَاجَرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُنِي وَجْهَ اللَّهِ فَوَجِبَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ وَمِنَّا مَنْ مَضَى أَوْ ذَهَبَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا كَانَ مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ لَمْ يَتْرُكْ إِلَّا نَمْرَةً كُنَّا إِذَا غُطِينَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غُطِيَ بِهَا رِجْلَاهُ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوا بِهَا رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ الْإِذْخِرَ أَوْ قَالَ أَلْقُوا عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ وَمِنَّا قَدْ آيَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِي بِهَا .

۱۲۱۹۔ أَخْبَرَنَا حَسَانُ بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عَمَّةَ غَابَ عَنْ بَدْرِ فَقَالَ غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعِنَ أَشْهَدُنِي اللَّهُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعِنَ اللَّهُ مَا أَجِدُ فَلَقِيَ يَوْمَ أُحُدٍ فَهَزِمَ النَّاسُ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي

لگے تو انس بن نصر نے کہا یا اللہ میں تیری بازگاہ میں عذر کرتا ہوں جو ان مسلمانوں نے کیا اور مشرکین نے جو کچھ کیا اس سے بیزار ہوں، پھر تلوار لے کر میدان میں بڑھے راستہ میں سعد بن معاذ ملے (جو بھاگے آرہے تھے) انس نے کہا، کیوں سعد کہاں بھاگے جاتے ہو؟ میں تو احد پہاڑ کے پیچھے سے جنت کی خوشبو سونگھ رہا ہوں، غرض انس اس قدر لڑے کہ شہید ہو گئے (زخموں کی کثرت سے) ان کی لاش پہچانی نہیں جاتی تھی، ان کی بہن نے ایک تل اور پاؤں کی انگلی کے نشان سے ان کو پہچانا، اسی سے زیادہ زخم تلوار وغیرہ کے جسم پر لگے تھے۔

۱۲۲۰۔ موسیٰ بن اسماعیل، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، حضرت خارجہ بن زید، حضرت زید بن ثابت سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جب ہم قرآن کریم کو حضرت عثمانؓ کی خلافت میں لکھ رہے تھے تو سورۃ احزاب کی ایک آیت اس میں نہیں ملی، میں نے اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے ہوئے سنا تھا آخر وہ مجھے حضرت خزیمہ بن ثابت انصاریؓ کے پاس ملی جو یہ ہے (ترجمہ) مسلمانوں میں کچھ ایسے لوگ ہیں کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے جو قول و قرار کیا تھا وہ پورا کر دیا ان میں بعض تو اپنا کام پورا کر کے شہید ہو گئے (جیسے حضرت حمزہؓ اور مصعب بن عمیرؓ) اور بعض انتظار کر رہے ہیں (جیسے حضرت عثمانؓ اور طلحہؓ) لہذا ہم نے اس آیت کو سورت میں درج کر دیا۔

۱۲۲۱۔ ابوالولید، شعبہ، عدی بن ثابت، عبد اللہ بن یزید، حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم احد کی لڑائی کے لئے نکلے تو کچھ لوگ جو آپ کے ساتھ نکلے تھے واپس لوٹ گئے، صحابہ کرام میں ان کے متعلق دو گروہ ہو گئے ایک گروہ کا خیال تھا کہ ان کو قتل کرنا چاہیے، دوسرے گروہ نے کہا نہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے اس وقت اللہ تعالیٰ نے سورۃ النساء کی یہ آیت نازل فرمائی (ترجمہ) مسلمانو تم کو کیا ہو گیا ہے کہ تم منافقوں کے بارے میں دو گروہ ہو گئے ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال کی وجہ سے ان کو کفر کی طرف لوٹا دیا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ طیبہ ہے وہ گناہ گاروں کو اس طرح

أَعْتَدُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلَاءِ يَعْزِي الْمُسْلِمِينَ وَأَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا جَاءَ بِهِ الْمُشْرِكُونَ فَتَقَدَّمَ بِسَيْفِهِ فَلَقِيَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَالَ آيْنَ يَأْسَعُدُ إِنِّي أَجِدُ رِيحَ الْجَنَّةِ ذُوْنَ أَحَدٍ فَمَضَى فَقَتِلَ فَمَا عُرِفَ حَتَّى عَرَفَتْهُ أُخْتُهُ بِشَامَةَ أَوْ بَنَاتِهِ وَبِهِ بَضْعٌ وَتَمَانُونَ مِنْ طَعْنَةٍ وَضَرْبَةٍ وَرَمِيَّةٍ بِهِمْ.

۱۲۲۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ يَقُولُ فَقَدْ أَتَى مِنَ الْأَحْزَابِ حِينَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُهَا فَالتَمَسْنَاَهَا فَوَجَدْنَاَهَا مَعَ خَزِيمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلًا صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا وَاللَّهُ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ فَالْحَقْنَاَهَا فِي سُورَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ.

۱۲۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَحَدٍ رَجَعَ نَاسٌ مِمَّنْ خَرَجَ مَعَهُ وَكَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةٌ تَقُولُ نَقَاتِلُهُمْ وَفِرْقَةٌ تَقُولُ لَا نَقَاتِلُهُمْ فَتَزَلَّتْ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنِينَ وَاللَّهُ أَرَكْسَهُمْ بِمَا كَسَبُوا وَقَالَ إِنَّهَا طَبِيعَةٌ تَنْفِي الذُّنُوبَ كَمَا تَنْفِي النَّارَ حَبَّتِ الْفِضَّةَ.

نکال کر پھینک دیتا ہے جیسے بھٹی چاندی کا میل نکال دیتی ہے۔

باب ۴۸۵۔ اس آیت کریمہ کے متعلق کہ جب دو جماعتوں

(۱) نے تم میں سے سستی کرنے کا ارادہ کیا اور اللہ تعالیٰ ان کا

مددگار تھا اور مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرنا چاہئے۔

۱۲۲۲۔ محمد بن یوسف، ابن عیینہ، عمرو بن دینار، حضرت جابر بن

عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ سورہ

آل عمران کی مندرجہ بالا آیت میں دو گروہ سے بنی سلمہ اور بنی حارثہ

مراد ہیں اور یہ آیت نازل ہونا مجھے پسند ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ

نے دونوں کی مدد کا وعدہ کیا ہے۔

۱۲۲۳۔ قتیبہ، سفیان، عمرو بن دینار، حضرت جابر بن عبد اللہ سے

روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا

جابر کیا تم نے نکاح کر لیا ہے، میں نے عرض کیا جی ہاں! فرمایا کنواری

سے یا بیوہ سے، میں نے عرض کیا بیوہ سے، آپ نے فرمایا کنواری

سے (یعنی کم عمر والی) کرتے تو وہ تمہارا دل خوش کیا کرتی، میں نے

عرض کیا یا رسول اللہ! میرے والد احد میں شہید ہوئے اور نو بیٹیاں

اپنے بعد چھوڑیں، لہذا ان بیٹیوں کی موجودگی میں یہ مناسب معلوم

نہیں ہوتا کہ ان کی طرح ایک اور نادان لڑکی کا ان میں اضافہ کر دیا

جائے میں نے چاہا کہ ایک لمبی عمر والی سمجھ دار عورت لاؤں تاکہ وہ

ان کی کننگھی چوٹی اور خدمت کر سکے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

تم نے بہت اچھا کیا۔

۱۲۲۴۔ احمد بن شریح، عبید اللہ بن موسیٰ، شیبان، فراس بن یحییٰ،

شعیب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا حضرت جابر بن عبد اللہ

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے والد احد کے دن شہید ہو گئے وہ

قرض دار تھے اور چھ لڑکیاں کم عمر چھوڑ گئے، جب کھجوریں توڑنے کا

وقت آیا تو میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! آپ جانتے ہیں کہ میرے والد احد

۴۸۵۔ بَابِ اِذْ هَمَّتْ طَافِقَتَيْنِ مِنْكُمْ اَنْ

تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

الْمُؤْمِنُونَ ۝

۱۲۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ ابْنِ

عِيْنَةَ عَنْ عَمْرِو عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ

الَايَةُ فَبِنَا اِذْ هَمَّتْ طَافِقَتَيْنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا بَنِي

سَلَمَةَ وَبَنِي حَارِثَةَ وَمَا اُحِبُّ اَنْهَا لَمْ تَنْزِلْ

وَاللّٰهُ يَقُوْلُ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا.

۱۲۲۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ اَخْبَرَنَا

عَمْرُو عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَكَحْتَ يَا جَابِرُ قُلْتُ نَعَمْ

قَالَ مَاذَا اَبَكْرًا اَمْ يَتِيْمًا قُلْتُ لَا بَلْ يَتِيْمًا قَالَ فَهَلَّا

جَارِيَةً تَلَاعِبُكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَبِي قُتِلَ

يَوْمَ اُحُدٍ وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ كُنَّ لِيْ تِسْعَ

اَخَوَاتٍ فَكَّرِهْتُ اَنْ اُجْمَعَ اِلَيْهِنَّ جَارِيَةً

خَرَقَاءَ مِثْلَهُنَّ وَلَكِنَّ امْرَاَةً تَمْشُطُهُنَّ وَتَقُوْمُ

عَلَيْهِنَّ قَالَ اَصَبْتَ .

۱۲۲۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي سُرَيْحٍ اَخْبَرَنَا

عَبِيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ

اَبَاهُ اسْتَشْهَدَ يَوْمَ اُحُدٍ وَتَرَكَ عَلَيْهِ دِيْنًا وَتَرَكَ

سِتَّ بَنَاتٍ فَلَمَّا حَضَرَ حَزَارُ النَّحْلِ قَالَ اَتَيْتُ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ

(۱) دو جماعتوں سے مراد انصار کی دو جماعتیں بنو سلمہ اور بنو حارثہ ہیں، احد کے دن جب عبد اللہ بن ابی ربیع المناقین اپنے ساتھیوں سمیت مسلمانوں کے لشکر سے پیچھے لوٹ گیا، تو ان دو جماعتوں نے بھی پیچھے جانے کا ارادہ کر لیا مگر اللہ تعالیٰ نے انکو ثابت قدم رکھا اور اس فعل سے انہیں محفوظ رکھا۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی اسی نعمت کا تذکرہ فرمایا ہے۔

میں شہید ہو گئے، اور بہت قرض چھوڑ گئے ہیں اور میں یہ دوست رکھتا ہوں کہ آپ تشریف لے چلیں تاکہ قرض خواہ آپ کو دیکھیں، آپ نے فرمایا اچھا تم باغ میں چلو اور الگ الگ کھجوروں کا ڈھیر لگاؤ، چنانچہ میں نے یہی کیا پھر آپ تشریف لائے مگر قرض خواہ آپ کو دیکھ کر اور بھی ضد کرنے لگے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی یہ حالت دیکھی تو ایک بڑے ڈھیر کے تین چکر لگائے اور بیٹھ گئے پھر فرمایا قرض خواہوں کو بلاؤ پھر ان کو ناپ ناپ کر دیتے جاتے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے والد کا سب قرض بیباق کرا دیا اور میں یہی چاہتا تھا کہ جس طرح بھی ہو یہ قرض ادا ہو جائے خواہ میری بہنوں کے لئے کھجور کا ایک دانہ بھی نہ بچے اللہ تعالیٰ نے سب ڈھیروں کو بچا دیا جس ڈھیر پر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے میں اس کو دیکھ رہا تھا اور مجھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ اس میں سے ایک کھجور بھی کم نہیں ہوئی ہے (یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت اور معجزہ تھا، اس قسم کے واقعات آپ کی نبوت کے دلائل میں سے ہیں)

۱۲۲۵۔ عبد العزیز بن عبد اللہ، ابراہیم بن سعد اپنے والد سعد بن ابراہیم اور دادا عبد الرحمن بن عوف سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے احد کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ان کے ہمراہ دو مرد (۱) سفید لباس والے تھے جو آپ کی حمایت میں بڑی مستعدی سے لڑ رہے تھے میں نے ان کو اس سے پہلے اور بعد کبھی نہیں دیکھا۔

۱۲۲۶۔ عبد اللہ بن محمد، مروان بن معاویہ، ہاشم بن ہاشم سعدی، سعید بن مسیب حضرت سعد بن ابی وقاصؓ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ احد کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ترکش سے تیر نکال کر دیئے اور فرمایا اے سعد! تیر چلاؤ تم پر میرے ماں باپ قربان!

۱۲۲۷۔ مسدد بن مسرہ، یحییٰ بن سعید قطان، یحییٰ بن سعید انصاری، سعید بن مسیب، سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے

عَلِمْتُ أَنَّ وَالِدِي قَدْ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ دَيْنًا كَثِيرًا وَلِأَنِّي أُحِبُّ أَنْ يَرَكَ الْعَرَمَاءُ فَقَالَ اذْهَبْ فَيَبْدُرُ كُلُّ تَمَرٍ عَلَى نَاحِيَةٍ فَقَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ كَانَتْهُمْ أُغْرُوبَىٰ تِلْكَ السَّاعَةِ فَلَمَّا رَأَى مَا يَصْنَعُونَ أَطَافَ حَوْلَ أَعْظَمِهَا يَبْدُرًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ لَكَ أَصْحَابُكَ فَمَا زَالَ يَكِيلُ لَهُمْ حَتَّى آدَى اللَّهُ عَنْ وَالِدِي أَمَانَتَهُ وَأَنَا أَرْضَىٰ أَنْ يُؤَدَّى اللَّهُ أَمَانَةَ وَالِدِي وَلَا أَرْجِعَ إِلَىٰ أَخَوَاتِي بِتَمَرَةٍ فَسَلَّمَ اللَّهُ الْبَيَادِرَ كُلَّهَا وَحَتَّى أَنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْبَيْدَرِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْهَا لَمْ يَنْقُصْ تَمَرَةٌ وَاحِدَةً.

۱۲۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ وَمَعَهُ رَجُلَانِ يُقَاتِلَانِ عَنْهُ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بَيْضٌ كَأَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ.

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ السَّعْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ يَقُولُ نَثَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِنَانَتَهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ إِرْمِ فِذَاكَ أَبِي وَأُمِّي.

۱۲۲۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ

(۱) یہ دو مرد حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل تھے۔

تھے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے احد کے دن اپنے ماں باپ جمع کر کے فرمایا (فداک ابی و امی) یعنی میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔

۱۲۲۸۔ قتیبہ، لیث، یحییٰ، ابن مسیب، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن اپنے ماں باپ دونوں کو میرے لئے جمع کیا، سعد کا مطلب یہ تھا کہ میں لڑ رہا تھا اس وقت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے ماں باپ تجھ پر قربان۔

۱۲۲۹۔ ابو نعیم، مسعر بن کدام، سعد بن ابراہیم، عبد اللہ بن شداد، حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں نے نہیں سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کے سوا اور کسی سے اس طرح فرمایا ہو کہ میرے ماں باپ تجھ پر قربان۔

۱۲۳۰۔ بسرہ بن صفوان، ابراہیم بن سعد، وہ اپنے والد سے وہ عبد اللہ بن شداد سے وہ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں نے نہیں سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے لئے اپنے ماں باپ کو قربان کیا ہو سوائے سعد بن مالک کے کہ احد کے دن میں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے سعد! تیرا دم و تم پر میرے ماں باپ صدقے ہوں۔

۱۲۳۱۔ موسیٰ بن اسماعیل، معتمر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ابو عثمان نہدی کہتے تھے کہ ایک جنگ میں، جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لڑے (یعنی احد کے دن) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ طلحہ بن عبید اللہ اور سعد بن ابی وقاصؓ کے سوا کوئی باقی نہ رہا، ابو عثمان نے یہ بات طلحہ اور سعد سے سن کر بیان کی۔

۱۲۳۲۔ عبد اللہ بن ابی الاسود، حاتم بن اسماعیل، محمد بن یوسف حضرت سائب بن یزید سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں عبد الرحمن بن عوف اور طلحہ بن عبید اللہ مقداد بن اسود اور سعد بن ابی وقاصؓ کی صحبت میں رہا ہوں، میں نے ان میں سے کسی کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا البتہ ابو طلحہ کو جنگ احد کا واقعہ بیان کرتے سنا ہے۔

المُسَيَّبُ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ جَمَعَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُوهُ يَوْمَ أُحُدٍ .

۱۲۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ قَالَ سَعْدُ ابْنُ أَبِي وَقَاصٍ لَقَدْ جَمَعَ لِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ أَبُوهُ كُلِّيهِمَا يُرِيدُ جِئَنَ قَالَ فِذَاكَ أَبِي وَأُمِّي وَهُوَ يَقَاتِلُ .

۱۲۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ شَدَادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ أَبُوهُ لِأَحَدٍ غَيْرِ سَعْدٍ .

۱۲۳۰۔ حَدَّثَنَا بُسْرَةُ بْنُ صَفْوَانَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ أَبُوهُ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ أَرُمَ فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ سَعْدُ أَرُمَ فِذَاكَ أَبِي وَأُمِّي .

۱۲۳۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُعْتَمِرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ زَعَمَ أَبُو عُثْمَانَ أَنَّهُ لَمْ يَرَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْأَيَّامِ الَّتِي يُقَاتِلُ فِيْهِنَّ غَيْرُ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ عَنْ حَدِيثِهِمَا .

۱۲۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ قَالَ صَحِبْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ وَطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ وَالْمِقْدَادَ سَعْدًا ۖ فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا إِنِّي سَمِعْتُ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ يَوْمِ أُحُدٍ .

۱۲۳۳۔ عبد اللہ بن ابی شیبہ، وکیع بن جراح، اسماعیل بن خالد، قیس بن ابی حازم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے طلحہ (۱) کا ایک ہاتھ شل دیکھا تھا کیونکہ وہ احد کے دن اس ہاتھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بچا رہے تھے۔

۱۲۳۴۔ ابو معمر، عبدالوارث، عبدالعزیز، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب احد کا دن آیا تو لوگ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگے، مگر ابو طلحہؓ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لئے اپنی ڈھال لگائے کھڑے تھے، حضرت ابو طلحہؓ بڑے تیر انداز اور کماندار تھے، انہوں نے اس دن دو تین کمانیں توڑ ڈالیں جو مسلمان تیروں کا ترکش لے کر گزرتا تو حضور اکرمؐ اس سے فرماتے یہ تیر ابو طلحہ کے سامنے رکھ دو، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سر اٹھا کر کافروں کو دیکھتے تو ابو طلحہؓ عرض کرتے یا رسول اللہ! میرے ماں باپ قربان ہوں اپنا سر نہ اٹھائیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی تیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لگ جائے اگر میرے گلے پر لگ جائے تو کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ میرا گلا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گلے پر قربان ہے، حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے اس دن حضرت عائشہؓ اور اپنی ماں ام سلیمؓ کو دیکھا کہ کپڑے اٹھائے ہوئے پانی کی مشکیں بھر بھر کر لار ہی تھیں اور مردوں کو پلار ہی تھیں وہ پھر لوٹ کر جاتیں، اور مشکیں بھر کر لاتیں اور لوگوں کے منہ میں ڈالتیں ان کے پاؤں کی پازیبیں دکھائی دے رہی تھیں اور پھر ایسا ہوا کہ حضرت ابو طلحہ کے ہاتھ سے دو یا تین مرتبہ تلوار چھوٹ کر گر پڑی۔

۱۲۳۵۔ عبید اللہ بن سعید، ابو اسامہ، ہشام بن عروہ اپنے والد عروہ سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ احد کے دن جب مشرکین کو پہلی مرتبہ شکست ہوئی تو شیطان نے آواز دی کہ اے اللہ کے بندو تمہارے عقب سے ایک جماعت آرہی ہے اس سے بچو! (۲) یہ سن کر لوگ پلٹ پڑے، اتنے میں دیکھا کہ حذیفہؓ کے والد یمان کو

۱۲۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَاءَ وَقَىٰ بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ.

۱۲۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَوِّبٌ عَلَيْهِ بِحَفَافَةٍ لَهُ وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا شَدِيدَ النَّزْعِ كَسَرَ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ بِجَعْبَةٍ مِنَ النَّبْلِ فَيَقُولُ انْثَرُهَا لِأَبِي طَلْحَةَ قَالَ وَيُشْرِفُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ يَا بِي أَنْتَ وَأُمِّي لَا تُشْرِفْ يُصِيبُكَ سَهْمٌ مِّنْ سِهَامِ الْقَوْمِ نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ وَأُمَّ سَلِيمٍ وَإِنَّهُمَا لَمُشْرِتَانِ أَرَىٰ خَدَمَ سُوقِهِمَا تَنْقُذَانِ الْقُرْبَ عَلَىٰ مُتَوْنِهِمَا تُفَرِّغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَأَانِ ثُمَّ تَجِيئَانِ تُفَرِّغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدَيِ أَبِي طَلْحَةَ إِمَّا مَرَّتَيْنِ وَإِمَّا ثَلَاثًا.

۱۲۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ هَزَمَ الْمُشْرِكُونَ فَصَرَخَ إِبْلِيسُ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَيُّ عِبَادِ اللَّهِ أَخْرَأَكُمُ فَرَجَعْتُ أَوْلَاهُمْ فَاجْتَلَدْتُ هِيَ

(۱) غزوہ احد میں حضرت طلحہؓ کو ۳۵ یا ۳۹ خیمے آئے تھے۔

(۱) گویا جو جماعت ان کے پیچھے ہے وہ کفار کی ہے اور ان پر حملہ کرنا چاہتی ہے، مسلمانوں کو غلط فہمی ہوئی اور انہوں نے اسے اپنے ہی کسی امیر کی آواز سمجھ کر پیچھے والوں پر حملہ کر دیا، حالانکہ ان کے پیچھے بھی مسلمان ہی تھے اس طرح مسلمان آپس میں گھٹم گھٹا ہو گئے اور مسلمانوں نے مسلمانوں کو قتل کیا۔

مسلمان مارے ڈال رہے ہیں، چنانچہ حذیفہؓ نے بلند آواز سے کہا کہ اے اللہ کے بندو! یہ تو میرے والد ہیں، عروہؓ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں خدا کی قسم وہ نہ مانے یہاں تک کہ ایمان کو مار ڈالا حذیفہؓ نے کہا خدا تم کو بخش دے، عروہؓ کہتے ہیں بخدا حذیفہؓ اپنے آخر وقت تک ان کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہے امام بخاریؒ کہتے ہیں بصرت، بصیرت سے ہے یعنی میں نے جانا اور ابصرت کے معنی آنکھ سے دیکھا بعض نے کہا کہ بصرت اور بصیرت کے ایک ہی معنی ہیں۔

باب ۴۸۶۔ بھاگنے والوں کے بیان میں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو لوگ تم میں سے بھاگ نکلے اس وقت جب کہ دو گروہ بھڑ گئے، شیطان نے ان کے بعض اعمال کی وجہ سے ان کو بھڑکا دیا تھا اور بے شک اللہ نے ان کا قصور معاف کر دیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا، رحیم و اللطیف ہے

۱۲۳۶۔ حدیثنا عبدان ابو حمزہ عثمان بن مویہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ایک شخص (یزید بن بشر) بیت اللہ کا حج کرنے آیا تو کچھ اور لوگوں کو وہاں بیٹھے ہوئے دیکھا تو پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ جواب دیا گیا یہ قریش ہیں اس نے پوچھا یہ ضعیف العمر کون ہے؟ کہا گیا یہ ابن عمر ہیں چنانچہ وہ حضرت ابن عمرؓ کے قریب آیا اور کہا میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں پھر اس نے کہا اس مکان کی حرمت کی قسم! کیا عثمان بن عفان احد کے دن بھاگ نکلے تھے؟ ابن عمرؓ نے کہا ہاں! پھر اس نے کہا کیا تم جانتے ہو کہ عثمانؓ جنگ بدر سے غیر حاضر تھے؟ آپ نے کہا ہاں! پھر اس نے کہا کیا تم کو معلوم ہے کہ عثمان بیعت رضوان سے بھی محروم رہے تھے؟ آپ نے کہا ہاں! اس وقت سائل نے اللہ اکبر کہا! ابن عمرؓ نے فرمایا آؤ میں تم کو ان سوالات کی حقیقت بتاؤں! احد کے دن بھاگنے کے قصور کو اللہ تعالیٰ نے معاف فرمایا (۱) (جیسا کہ مندرجہ بالا ایات سے ظاہر ہوا) جنگ بدر سے غیر حاضر ہونے کی وجہ یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

وَأُخْرَاهُمْ فَبَصُرَ حَذِيفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَيِّهِ الْيَمَانُ هَقَالَ أَيُّ عِبَادِ اللَّهِ أَبِي أَبِي قَالَ قَالَتْ قَوْلَ اللَّهِ مَا حَتَّجُوا حَتَّى قَتَلُوهُ فَقَالَ حَذِيفَةُ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ قَالَ عَرُوهُ قَوْلَ اللَّهِ مَا زَالَتْ فِي حَذِيفَةَ بَقِيَّةٌ خَيْرٌ حَتَّى لِحَقِّ بِاللَّهِ بَصُرْتُ عَلِمْتُ مِنَ الْبَصِيرَةِ فِي الْأَمْرِ وَأَبَصَرْتُ مِنْ بَصَرِ الْعَيْنِ وَيُقَالُ بَصُرْتُ وَأَبَصَرْتُ وَاحِدًا.

۴۸۶ باب قول الله تعالى: - إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ۝

۱۲۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْرَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ حَجَّ الْبَيْتِ فَرَأَى قَوْمًا جُلُوسًا فَقَالَ مَنْ هَؤُلَاءِ الْفُعُودُ قَالُوا هَؤُلَاءِ قُرَيْشٌ قَالَ مِنَ الشَّيْخِ قَالُوا بَنُو عُمَرَ قَاتَاهُ فَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ تُحَدِّثُنِي قَالَ أَتَشُدُّكَ بِحُرْمَةِ هَذَا الْبَيْتِ أَتَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَعْلَمُهُ تَغْيِبَ عَنْ بَدْرٍ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَعْلَمُ أَنَّهُ تَخَلَّفَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَبِّرْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَى لِأَخْبِرَكَ وَلَآيِينَ لَكَ عَمَّا سَأَلْتَنِي عَنْهُ أَمَّا فَرَاؤُهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَأَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ عَفَا عَنْهُ وَأَمَّا تَغْيِبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيضَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ

(۱) غزوہ احد کے موقع پر مسلمانوں میں کفار کے اچانک اور غیر متوقع حملے کی وجہ سے گھبراہٹ اور دہشت پھیل گئی اور چند صحابہؓ کے سوا اکثر حضرات منتشر ہو گئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ کھڑے رہے، تھوڑی دیر بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو آواز دی تو تمام صحابہؓ جمع ہو گئے اللہ تعالیٰ نے صحابہؓ کی اس غلطی کو معاف فرمایا۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِّمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ وَأَمَّا تَغْيِيهِ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِطَنْ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ لَبَعَثَهُ مَكَانَهُ فَبَعَثَ عُثْمَانُ وَكَانَ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدِيهِ الْيَمْنَى هَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ فَقَالَ هَذِهِ لِعُثْمَانَ اذْهَبْ بِهَذَا الْآنَ مَعَكَ .

صاحبزادی حضرت رقیہ بیمار تھیں تو آپ نے ان سے فرمایا کہ تم ان کی دیکھ بھال کرو لیکن ثواب تم کو بھی اتنا ہی ملے گا جتنا شریک ہونے والے کو، اور مال غنیمت سے بھی حصہ پاؤ گے، بیعت رضوان میں شریک نہ ہونے کی وجہ یہ ہوئی کہ وہ مکہ والوں پر گہرا اثر رکھتے تھے لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی کو مکہ والوں کے پاس سمجھانے کے لئے بھیجا اور پھر ان کی غیر موجودگی میں بیعت واقع ہوئی، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر رکھ کر فرمایا کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے، حضرت ابن عمرؓ نے اعرابی سے فرمایا اے اعرابی یہ باتیں یاد رکھ اور انہیں اپنے ساتھ لے کر واپس جا۔

۴۸۷ باب إِذْ تُصْعِدُونَ وَلَا تَلَوْنَ عَلَى أَحَدٍ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أَخْرَاجِكُمْ فَأَتَا بَكُمْ عَمًّا بِغَمٍّ لِّكَيْلًا تَحْزَنُوا عَلَى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَا أَصَابَكُمْ وَاللَّهُ خَبِيرٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ تُصْعِدُونَ تَذْهَبُونَ أَصْعَدَ وَصَعِدَ فَوْقَ الْبَيْتِ .

باب ۴۸۷۔ صبر و استقلال کے بیان میں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب تم بھاگے جا رہے تھے اور کسی کی طرف مڑ کر نہ دیکھتے تھے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم تم کو پیچھے کی طرف بلا رہے تھے لیکن تم مڑ کر بھی نہیں دیکھتے تھے، (آخر میں نے بھی تم کو رنجیدہ کیا) اور غم پر غم پہنچے اور اس میں یہ حکمت بھی تھی کہ جب تم سے کوئی اچھی چیز نکل جائے یا مصیبت آئے تو رنج نہ کرو بلکہ صبر سے کام لو اور اللہ تمہارے کاموں کی خبر رکھتا ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں اس آیت میں تصعدون کے معنی تذبذب ہیں یعنی چلے جا رہے تھے و صعد فوق البیت گھر کے اوپر چڑھ گیا۔

۱۲۳۷۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَالِ يَوْمَ أُحُدٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ جُبَيْرٍ وَاقْبَلُوا مِنْهُمْ مِمَّنْ فَلَكَ إِذْ يَدْعُوهُمْ الرَّسُولُ فِي أَخْرَاجِهِمْ .

۱۲۳۷۔ عمرو بن خالد، زہیر، ابوالفتح، حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن پیدل لشکر کا سردار حضرت عبد اللہ بن جبیرؓ کو مقرر فرمایا چنانچہ تمام لشکر مدینہ کی طرف بھاگ کھڑا ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پکار رہے تھے (چنانچہ اسی سلسلہ میں یہ آیت نازل ہوئی) والرسول يدعوكم في اخراجكم (م)

۴۸۸ باب ثُمَّ أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمْنَةً نُعَاسًا يَغْشَى طَائِفَةً مِنْكُمْ وَطَائِفَةٌ

باب ۴۸۸۔ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے) کہ اللہ نے غم کے بعد پھر امن کی اونگھ ڈال دی جس نے تم میں سے ایک جماعت کو

ڈھانپ لیا اور بعضوں کو اس وقت بھی اپنی جان کی فکر لگی ہوئی تھی اور وہ اللہ تعالیٰ کے متعلق جاہلیت کے سے گمان کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ ہمارے لئے اس کام میں وہ بہتری کہاں ہے جس کا وعدہ کیا تھا، اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کہہ دیجئے کہ ہر کام اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے یہ منافق اپنے دل میں چھپائے رکھتے ہیں ظاہر نہیں کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر فتح و نصرت ہماری یہاں ہوتی تو ہم کیوں مارے جاتے، اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم اپنے گھر میں ہوتے جب بھی جن کی قسمت میں مارا جانا لکھا جا چکا تھا وہ کسی نہ کسی طرح اپنی قتل گاہ میں آ جاتے اس لڑائی میں یہ بھی حکمت تھی کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کو تمہارے دلوں کو آزمانا اور تمہارے دلی خیالات کو صاف کرنا منظور تھا اور اللہ تعالیٰ دلوں کی باتیں خوب جانتا ہے۔

۱۲۳۸۔ خلیفہ بن خیاط، یزید بن زریج، سعید، قتادہ، حضرت انسؓ حضرت ابو طلحہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جن کو احد کے دن اونگھ نے دبا لیا تھا مجھ کو ایسی اونگھ آئی کہ کئی مرتبہ میرے ہاتھ سے میری تلوار گر پڑی وہ گرتی تھی اور میں اٹھاتا تھا۔

باب ۳۸۹۔ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے) کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کے اختیار میں کچھ نہیں ہے اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے چاہے تو ان کو معاف کرے، چاہے تو ان کو عذاب میں مبتلا رکھے کیونکہ وہ ظالم ہیں۔

۱۲۳۹۔ حمید اور ثابت بنانی حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ احد کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں زخم آیا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بھلا اس قوم کو کیا ترقی و فلاح حاصل ہو سکتی ہے جس نے اپنے پیغمبر کو زخمی کر دیا چنانچہ اس وقت مندرجہ بالا آیت نازل ہوئی۔

قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنْفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُولُونَ هَلْ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ مِنْ شَيْءٍ قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ يُخَفُّونَ فِي أَنْفُسِهِمْ مَا لَا يُلْدُونَ لَكَ يَقُولُونَ لَوْ كَانْ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَا قُتِلْنَا ههْنَا قُلْ لَوْ كُنْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَى مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْلِغَ اللَّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحَّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝

۱۲۳۸۔ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ كُنْتُ فِيْمَنْ تَغْشَاهُ النَّعَاسُ يَوْمَ أُحُدٍ حَتَّى سَقَطَ سَيْفِي مِنْ يَدِي مِرَارًا يَسْقُطُ وَآخِذُهُ وَيَسْقُطُ وَآخِذُهُ .

۴۸۹ بَاب لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ ۝

۱۲۳۹۔ قَالَ حُمَيْدٌ وَثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ شَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجَّوْا نَبِيَّهُمْ فَتَرَكْتُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ .

۱۲۴۰۔ یحییٰ بن عبد اللہ سلمیٰ، عبد اللہ بن مبارک، معمر بن ارشد، زہری، حضرت سالم بن عبد اللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ میرے والد حضرت عبد اللہ بن عمر بیان کرتے تھے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں اخیر رکعت کے رکوع سے سر اٹھاتے تو اس طرح دعا فرماتے تھے کہ اے اللہ فلاں فلاں اور فلاں پر لعنت بھیج یہ دعا آپ سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہنے کے بعد کرتے تھے اس وقت یہ آیت لیس لک من الامر شیء آخر تک نازل ہوئی اور عبد اللہ بن مبارک نے اسی اسناد سے حنظلہ بن ابی سفیان سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے سالم بن عبد اللہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ آنحضرت احد کے دن زخمی ہوئے تو آپ صفوان بن امیہ سہیل بن عمرو اور حارث بن ہشام بن مغیرہ کے لئے بد دعا کرنے لگے اس وقت یہ آیت لیس لک من الامر آخر تک نازل ہوئی۔

باب ۴۹۰۔ حضرت ام سلیط کا ذکر۔

۱۲۴۱۔ یحییٰ بن کثیر، لیث بن سعید، یونس، ابن شہاب، ثعلبہ بن ابی مالک سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مدینہ کی عورتوں کو چادریں بطور تقسیم عنایت فرمائیں تو ایک چادر عمدہ قسم کی بخری تو بعض لوگوں نے جو ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے عرض کیا کہ امیر المؤمنین یہ چادر آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی کو دے دیجئے جو آپ کی بی بی ہیں یعنی ام کلثوم بنت علیؓ کو، تو حضرت عمرؓ نے فرمایا نہیں، ام سلیط اس کی زیادہ حق دار ہیں ام سلیط مدینہ کی انصاریہ تھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی اور یہ احد کے دن مشک میں پانی بھر کر ہمارے لئے لایا کرتی تھیں۔

باب ۴۹۱۔ شہادت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا بیان۔

۱۲۴۲۔ ابو جعفر، محمد بن عبد اللہ بن مبارک، حنین ابن شعیب، عبد العزیز بن عبد اللہ بن ابی سلمہ عبد اللہ بن فضیل، سلیمان بن

۱۲۴۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السَّلْمِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ مِنَ الرُّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنَ الْفَجْرِ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ لِمَنْ حَمَدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ إِلَى قَوْلِهِ فَإِنَّهُمْ ظَلِمُونَ ○ وَعَنْ حَنْظَلَةَ ابْنِ أَبِي سُفْيَانَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو عَلَى صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ وَسَهِيلِ بْنِ عَمْرِوٍ وَالْحَرْثِ بْنِ هِشَامٍ فَزَلَّتْ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ إِلَى قَوْلِهِ فَإِنَّهُمْ ظَلِمُونَ ○

۴۹۰ باب ذکر ام سلیط .

۱۲۴۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَقَالَ ثَعْلَبَةُ ابْنُ أَبِي مَالِكٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَسَمَ مَرُوطًا بَيْنَ نِسَاءٍ مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَبَقِيَ مِنْهَا مِرْطٌ جَيِّدٌ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَعْطِ هَذَا بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي عِنْدَكَ يُرِيدُونَ أَمْ كَلْثُومُ بِنْتُ عَلِيٍّ فَقَالَ عُمَرُ أُمُّ سَلِيطٍ أَحَقُّ بِهِ وَأُمُّ سَلِيطٍ مِنْ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ وَإِنَّهَا كَانَتْ تَزُورُنَا الْقَرَبَ يَوْمَ أُحُدٍ .

۴۹۱ باب قتل حمزة رضي الله عنه .

۱۲۴۲۔ حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ

سیار، جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں عبید اللہ بن عدی بن خیار کے ساتھ سفر کے لئے نکلا تو جب ہم لوگ حمص پہنچے تو عبید اللہ بن عدی نے کہا کہ چلو وحشی بن حرب سے مل کر حضرت حمزہؓ کے قتل کا حال پوچھیں، میں نے کہا چلو، وحشی حمص میں ہی رہتا تھا چنانچہ ہم نے لوگوں سے پتہ معلوم کیا تو بتایا گیا کہ دیکھو! وہ اپنے مکان کے سایہ کے نیچے مشک کی طرح پھولا ہوا بیٹھا ہے، جعفر کہتے ہیں کہ ہم وحشی کے قریب گئے اور سلام کیا اس نے سلام کا جواب دیا اس وقت عبید اللہ اپنا عمامہ سر پر اس طرح لپیٹے ہوئے تھے کہ صرف آنکھیں نظر آرہی تھیں، وحشی کو اس سے زیادہ کچھ نظر نہیں آ رہا تھا کہ وہ ان کی آنکھیں اور پیر دیکھ رہا تھا، آخر عبید اللہ نے پوچھا وحشی مجھے پہچانتے ہو، وحشی نے ان کو دیکھا اور کہا خدا کی قسم! میں اتنا جانتا ہوں کہ عدی بن خیار نے ایک عورت ام قتال بنت ابی العیص سے شادی کی تھی ام قتال کے مکہ میں جب ایک لڑکا پیدا ہوا تو میں اس بچہ کے لئے انا کو تلاش کر رہا تھا کہ اچانک اس بچہ کو اس کی ماں کے پاس لے گیا اور وہ بچہ اس کو دے دیا میں نے اس کے دونوں پیر دیکھے تھے گویا اب بھی میں اس کے پاؤں دیکھ رہا ہوں، جعفر کہتے ہیں کہ عبید اللہ نے منہ پر سے پردہ ہٹا دیا اور وحشی سے کہا کہ ذرا حمزہؓ کے قتل کا حال تو بیان کرو وحشی نے کہا بات یہ ہے کہ بدر کے دن حمزہؓ نے طیمہ بن عدی بن خیار کو مار ڈالا تھا، جبیر بن مطعم نے جو کہ میرے مالک تھے مجھ سے یہ کہا کہ اگر تو حمزہؓ کو میرے چچا طیمہ کے بدلے مار ڈالے تو تو آزاد ہے، وحشی نے بیان کیا کہ جب لوگ حنین کی لڑائی کے سال نکلے جو احد کے قریب ایک پہاڑ کا نام ہے، احد اور اس کے درمیان ایک نالہ ہے اس وقت میں بھی لڑنے والوں کے ساتھ نکلا جب لڑائی کے لئے صفیں درست ہو چکیں، تو سباع بن عبد العزی نے آگے نکل کر کہا کیا کوئی لڑنے والا ہے حمزہ بن عبد المطلب نے اس کے بالمقابل پہنچ کر کہا او سباع! ام نمارہ کے بیٹے جو بچوں کا ختنہ کیا کرتی تھی کیا تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرتا ہے، پھر حضرت حمزہؓ نے سباع کو گزرے ہوئے دن کی طرح بنادیا، وحشی نے کہا پھر میں قتل حمزہؓ کی فکر میں ایک پتھر کی آڑ میں بیٹھ گیا، جب حمزہ میرے قریب آئے میں

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضِيلِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمَرِيِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ بْنِ الْخِيَارِ فَلَمَّا قَدِمْنَا حِمَصَ قَالَ لِي عُبَيْدُ اللَّهِ هَلْ لَكَ فِي وَحْشِي نَسْأَلُهُ عَنْ قَتْلِ حَمْزَةَ قُلْتُ نَعَمْ وَكَانَ وَحْشِي يَسْكُنُ حِمَصَ فَسَأَلْنَا عَنْهُ فَقِيلَ لَنَا هُوَ ذَاكَ فِي ظِلِّ قَصْرِهِ كَأَنَّهُ حَمِيَتْ قَالَ فَحِجْنَا حَتَّى وَقَفْنَا عَلَيْهِ يَسِيرُ فَسَلَّمْنَا فَرَدَّ السَّلَامَ قَالَ وَعُبَيْدُ اللَّهِ مُعْتَجِزٌ بَعِمَامَتِهِ مَا يَرَى وَحْشِي إِلَّا عَيْنَيْهِ وَرَجَلَيْهِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ يَا وَحْشِي أَتَعْرِفُنِي قَالَ فَظَرَّ إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لَا وَاللَّهِ إِلَّا إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّ عَدِيَّ بْنَ الْخِيَارِ تَزَوَّجَ امْرَأَةً يُقَالُ لَهَا أُمُّ قَتَالِ بْنِ أَبِي الْعَيْصِ فَوَلَدَتْ لَهُ غُلَامًا بِمَكَّةَ فَكُنْتُ أَسْتَرْضِعُ لَهُ فَحَمَلْتُ ذَاكَ الْغُلَامَ مَعَ أُمِّهِ فَنَاءَ وَلَثَمَهَا إِيَّاهُ فَكَأَنِّي نَظَرْتُ إِلَى قَدَمَيْكَ قَالَ فَكَشَفَ عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ آلَا تُخْبِرُنَا بِقَتْلِ حَمْزَةَ قَالَ نَعَمْ إِنَّ حَمْزَةَ قَتَلَ طُعَيْمَةَ بِنْتُ عَدِيٍّ بْنِ الْخِيَارِ بِبَدْرٍ فَقَالَ لِي مَوْلَايَ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ إِنَّ قَتَلْتَ حَمْزَةَ بَعِمَى فَأَنْتَ حُرٌّ قَالَ فَلَمَّا أَنْ أَخْرَجَ النَّاسُ عَامَ حُنَيْنٍ وَحُنَيْنِ جَبَلٌ بِجِبَالٍ أُحَدٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ وَإِذَا خَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ إِلَى الْقِتَالِ فَلَمَّا اصْطَفَوْا لِلْقِتَالِ خَرَجَ سِبَاعٌ فَقَالَ هَلْ مِنْ مُبَارِزٍ قَالَ فَخَرَجَ إِلَيْهِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ يَا سِبَاعُ يَا ابْنَ أُمِّ انَّمَارٍ مَقْطِعةُ الْبُطُورِ أَتَجَادُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ شَدَّ عَلَيْهِ فَكَانَ كَأَنَّمَا سِيقَ الدَّاهِبِ قَالَ وَكَمَنْتُ لِحَمْزَةَ تَحْتَ صَخْرَةٍ فَلَمَّا دَنَا مِنِّي رَمَيْتُهُ بِحَرَبَيْنِ فَأَضَعَهَا فِي نَثْبِهِ حَتَّى خَرَجْتُ مِنْ م

بَيْنَ وَرَكْبِهِ قَالَ فَكَانَ ذَلِكَ الْعَهْدَ بِهِ فَلَمَّا رَجَعَ النَّاسُ رَجَعَتْ مَعَهُمْ فَأَقَمْتُ بِمَكَّةَ حَتَّى فَشَا فِيهَا الْإِسْلَامُ ثُمَّ خَرَجْتُ إِلَى الطَّائِفِ فَأَرْسَلُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا فَقِيلَ لِي إِنَّهُ لَا يَهَيِّجُ الرُّسُلَ فَخَرَجْتُ مَعَهُمْ حَتَّى قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى قَالَ أَنْتَ وَحِشِي قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَنْتَ قَتَلْتَ حَمْرَةَ قُلْتُ قَدْ كَانَ مِنَ الْأَمْرِ مَا بَلَغَكَ قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُغَيِّبَ وَجْهَكَ عَنِّي قَالَ فَخَرَجْتُ فَلَمَّا قَبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ مُسَيِّمَةُ الْكُذَّابُ قُلْتُ لِأَخْرُجَنَّ إِلَى مُسَيِّمَةَ لَعَلِّي أَقْتُلُهُ فَأُكَا فِي بِه حَمْرَةَ قَالَ فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ فَكَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ قَالَ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي ثَلَمَةِ جَدَارٍ كَأَنَّهُ جَمَلٌ أَوْ رُقٌّ نَائِرُ الرَّأْسِ قَالَ فَرَمَيْتُهُ بِحَجْرَتِي فَأَضَعَهَا بَيْنَ ثَدْيَيْهِ حَتَّى خَرَجَتْ مِنْ بَيْنِ كَفْيَيْهِ قَالَ وَوَبَّ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ عَلَى هَامَتِهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْفَضْلِ فَأَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ فَقَالَتْ جَارِيَةٌ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَتَلَهُ الْعَبْدُ الْأَسْوَدُ .

نے ان کو اپنا ہتھیار پھینک کر مار دیا اور آخر میرا بھالا ان کے زیر ناف ایسا لگا کہ وہ سرین سے پار ہو گیا، وحشی نے کہا یہ ان کا آخری وقت تھا جب اہل قریش مکہ میں واپس آئے تو میں بھی ان کے ہمراہ مکہ آ گیا جب فتح مکہ کے بعد مکہ میں اسلام پھیل گیا، تو میں طائف میں جا کر مقیم ہو گیا اس کے بعد طائف والوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قاصد بھیجے اور مجھ سے کہا کہ وہ قاصدوں کو نہیں ستاتے، تو پھر میں بحیثیت قاصد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیکھ کر کہا کیا تم ہی وحشی ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا حمزہ کو تم ہی نے شہید کیا تھا؟ میں نے کہا جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو سب کیفیت معلوم ہے آپ نے فرمایا کیا تم اپنا منہ مجھ سے چھپا سکتے ہو (۱) میں یہ بات سن کر باہر آ گیا اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب مسیلہ نے نبوت کا دعویٰ کیا تو میں نے سوچا کہ مسلمانوں کے ساتھ مسیلہ کو مارنے جاؤں گا شاید اس کو مار کر حمزہ کے قتل کا کفارہ ہو سکے میں مسلمانوں کے ساتھ مسیلہ کے مقابلہ پر نکلا، مسیلہ کے لوگوں نے جو کچھ کیا وہ میں دیکھ رہا تھا اس کے بعد میں کیا دیکھتا ہوں کہ مسیلہ ایک دیوار کی آڑ میں کھڑا ہے سر پر نشان اور اونٹ کا سارنگ ہے، میں نے وہی حربہ جو حمزہ کے لئے استعمال کیا تھا نکالا اور اس کے مار دیا جو دونوں چھاتیوں کے درمیان سے ہوتا ہوا دونوں مونڈھوں کے درمیان سے پار نکل گیا۔ اتنے میں ایک انصاری کو دکر اس کی طرف گیا اور میں نے اس کی کھوپڑی پر ایک تلوار بھی لگائی، عبد اللہ بن فضیل اس حدیث کے راوی بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے سلیمان بن یسار نے ان کو عبد اللہ بن عمرؓ نے بتایا کہ جب مسیلہ مارا گیا تو ایک چھو کر مکی مکان کی چھت پر چڑھ کر کہنے لگی ہائے امیر المؤمنین (مسیلہ) کو ایک کالے غلام نے مار ڈالا۔

(۱) اسلام لانے کے بعد ان کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے گئے لیکن انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ کو انتہائی بے دردی سے شہید کیا تھا، بعد میں انکا مثلہ بھی کیا تھا، اس لیے یہ ایک فطری بات تھی کہ انہیں دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت حمزہ کی شہادت یاد آ جاتی اس لیے سامنے آنے سے منع فرمایا۔

باب ۴۹۲۔ یوم احد میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زخمی ہونے کا بیان۔

۱۲۴۳۔ اسحق بن نصر، عبدالرزاق، معمر، ہمام، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ کا سخت غضب ہے اس قوم پر جس نے اپنے پیغمبر کے ساتھ یہ کیا (دانتوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) اللہ سخت غصے ہوا، اس شخص پر جس کو اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے راستہ میں مارا (جیسے ابی بن خلف کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس کو میدان احد میں مارا)

۱۳۴۴۔ محمد بن مالک، یحییٰ بن سعید اموی، ابن جریج، عمرو بن دینار، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا سخت غصہ اس قوم پر ہے جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی راہ میں مار دیں اللہ تعالیٰ کا سخت غضب اس قوم پر ہے جو اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ کو خون آلود کریں (جیسے قریش نے کیا)

۱۲۴۵۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمن، ابو حازم، سلمہ بن دینار، سہل بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے کسی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زخمی ہونے کا حال پوچھا سہل بن سعد نے کہا خدا کی قسم! میں جانتا ہوں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زخم کون (دھو رہا تھا) اور کون پانی ڈال رہا تھا، اور کون سی دوا لگائی گئی، ہوا یہ کہ حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا زخم دھو رہی تھیں۔ اور حضرت علیؓ ڈھال سے پانی ڈال رہے تھے، جب حضرت فاطمہؓ نے دیکھا کہ خون کسی طرح بند نہیں ہوتا ہے تو انہوں نے بوریے کا ایک ٹکڑا جلا کر اس کی راہ زخم میں بھر دی، خون بند ہو گیا یہی دن تھا جب کہ آپ کے دانت شہید ہوئے اور چہرہ مبارک زخمی کیا گیا اور خود کو پتھر مار کر سر پر توڑا گیا۔

۱۲۴۶۔ عمر بن علی، ابو عاصم، ابن جریج، عمرو بن دینار، عکرمہ، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا اللہ کا

۴۹۲ بَاب مَا أَصَابَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجِرَاحِ يَوْمَ أُحُدٍ.

۱۲۴۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مُعَمَّرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى قَوْمٍ فَعَلُوا بِنَبِيِّهِ يُشِيرُ إِلَى رَبَاعِيَتِهِ اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى قَوْمٍ دَمَوْا وَجْهَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ وَهُوَ يَسْأَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَعْرِفُ مَنْ كَانَ يَغْسِلُ جُرْحَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ يَسْكُبُ الْمَاءَ وَبِمَا ذُووِي قَالَ كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْسِلُهُ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي تَالِيسٍ يَسْكُبُ الْمَاءَ بِالْمَجْنِ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ أَنَّ الْمَاءَ لَا يَرِيذُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ قِطْعَةً مِنْ حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهَا وَأَلْصَقَتْهَا فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ يَوْمَئِذٍ وَجُرْحُ وَجْهِهِ وَكُسِرَتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ.

۱۲۴۶۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ

سخت غضب اس شخص پر ہے جس کو خود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم قتل کریں اور سخت غضب ہے خدا کا اس پر جس نے پیغمبر کے چہرہ مبارک کو خون آلود کیا۔

باب ۴۹۳۔ (ان لوگوں کا بیان) جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا حکم مانا۔

۱۲۴۷۔ محمد بن سلام، ابو معاویہ، ہشام بن عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ الذین استجابوا للہ والرسول الخ یعنی جن لوگوں نے زخمی ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ اور رسول کا حکم مانا ان میں جو نیک پرہیزگار ہیں ان کو بہت ثواب ملے گا اے میرے بھانجے! تمہارے والد زبیرؓ اور نانا ابو بکر صدیقؓ انہیں لوگوں میں سے تھے، بات یہ ہوئی کہ احد کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو صدمہ پہنچا تھا، پہنچا اور کافر مکہ کو واپس گئے تو آپؐ کو یہ اندیشہ پیدا ہوا کہ کافر نہیں پھر لوٹ نہ آئیں تو آپؐ نے فرمایا کہ ان کافروں کا تقاب کون کرتا ہے؟ یہ حکم سن کر ستر حضرات نے اس حکم کی تعمیل منظور کی جس میں زبیر اور ابو بکر بھی شامل تھے۔

باب ۴۹۴۔ شہداء احد کا بیان جیسے حضرت حمزہ بن عبد المطلب، حضرت یمان، حضرت نضر بن انس اور حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہم۔

۱۲۴۸۔ عمرو بن علی افلاس، معاذ بن ہشام اپنے والد سے وہ حضرت قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا ہم نہیں سمجھتے کہ عرب کے تمام قبائل میں انصار سے زیادہ عزت والا کوئی قیامت کے دن ہو، قتادہ کہتے ہیں کہ مجھ سے انس بن مالکؓ نے کہا کہ احد کے دن ستر آدمی انصار کے شہید ہوئے اور اتنے ہی بیر معونہ کے دن اور اتنے ہی جنگ یمامہ کے دن اور بیر معونہ کا واقعہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات میں ہوا تھا اور یمامہ کا واقعہ خلافت صدیقی میں ہوا جس دن میلہ کذاب سے مقابلہ ہوا۔

عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ نَبِيُّهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى مَنْ دَمَى وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۴۹۳ بَابُ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ.

۱۲۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ مَّ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقُوا أَجْرٌ عَظِيمٌ قَالَتْ لِعُرْوَةَ يَا ابْنَ أُخْتِي كَانَ أَبُوكَ مِنْهُمْ الزُّبَيْرُ وَأَبُو بَكْرٍ لَمَّا أَصَابَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابَ يَوْمَ أُحُدٍ وَانْصَرَفَ عَنْهُ الْمُشْرِكُونَ خَافَ أَنْ يَرْجِعُوا قَالَ مَنْ يَذْهَبُ فِي أَثَرِهِمْ فَانْتَدَبَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ رَجُلًا قَالَ كَانَ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَالزُّبَيْرُ.

۴۹۴ بَابُ مَنْ قُتِلَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ أُحُدٍ مِنْهُمْ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَالْيَمَانُ وَانْسُ بْنُ النَّضْرِ وَمُصْعَبُ بْنُ عَمِيرٍ.

۱۲۴۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا نَعْلَمُ حَيًّا مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ أَكْثَرَ شَهِيدًا أَعَزُّ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ قَتَادَةُ وَحَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ قُتِلَ مِنْهُمْ يَوْمَ أُحُدٍ سَبْعُونَ وَيَوْمَ بَيْرِ مَعُونَةَ سَبْعُونَ وَيَوْمَ الْيَمَامَةِ سَبْعُونَ قَالَ وَكَانَ بِمَعُونَةَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَوْمَ الْيَمَامَةِ عَلَى عَهْدِ

أَبَىٰ بِكَرِّيَوْمَ مُسَيَّلَمَةَ الْكَذَّابِ .

۱۲۴۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ كَعْبٍ ابْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أَحَدٍ فِي تَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمَ أَكْثَرُ أَخَذًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدٍ قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسِّلُوا .

وَقَالَ أَبُو الْوَلِيدِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ لَمَّا قُتِلَ أَبِي جَعَلْتُ أَبْيَ وَأَكْشِفُ التُّوبَ عَنْ وَجْهِهِ فَجَعَلَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَوْنِي وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْكِيهِ أَوْ مَا تَبْكِيهِ مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تَظْلُمُهُ بِأَجْنَحَيْهَا حَتَّى رُفِعَ .

۱۲۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَرَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ إِنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَأَنْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ بِهِ اللَّهُ عَنِ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ وَرَأَيْتُ فِيهَا بَقْرًا وَاللَّهُ خَيْرٌ فَإِذَا هُمْ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ .

۱۲۵۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَبْتَغِي وَجْهَ اللَّهِ فَوَجَبَ أَجْرُنَا

۱۲۴۹۔ قتیبہ بن سعید، لیث، ابن شہاب، عبدالرحمن بن کعب بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ جابر بن عبد اللہ نے ان کو بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احد کے دن دو شہیدوں کو ایک ہی کپڑے میں لپیٹتے اور پوچھتے کہ ان دونوں میں قرآن کریم کس کو زیادہ یاد تھا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اشارہ سے بتایا جاتا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو قبلہ کی سمت آگے کرتے اور فرماتے میں قیامت کے دن ان لوگوں کا گواہ ہوں گا اور آپ نے فرمایا ان کو اسی طرح خون آلودہ بلا غسل و نماز دفن کر دیا جائے۔

ابو عبد اللہ بخاری کہتے ہیں کہ ابو الولید نے شعبہ سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر سے سنا کہ جب میرے والد عبد اللہ احد کے دن شہید ہوئے تو میں ان کی لاش کو دیکھ کر روتا تھا اور چہرہ سے کپڑا ہٹا کر دیکھتا اور آنحضرت کے اصحاب مجھ کو رونے سے منع کرتے مگر آپ نے منع نہیں کیا، آپ نے فاطمہ بنت عمرو (میری پھوپھی) سے فرمایا تم عبد اللہ پر مت رو اس پر تو فرشتے جنازہ اٹھانے تک سایہ کئے رہے۔

۱۲۵۰۔ محمد بن علاء، ابواسامہ، یزید بن عبد اللہ بن ابی بردہ، ابی بردہ بن عامر اپنے دادا سے اور وہ اپنے والد ابو موسیٰ اشعری سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے ایک بار تلوار ہلائی تو اس کی نوک ٹوٹ گئی اس کی تعبیر یہی تھی کہ مسلمان احد کے دن شہید ہوئے، پھر دوسری مرتبہ ہلائی تو ٹھیک ہو گئی اس کی تعبیر یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو آخر میں فتح دے دی اور ان میں اتحاد پیدا کر دیا اور میں نے خواب میں گائیں دیکھیں (جو ذبح ہو رہی تھیں) اور اللہ تعالیٰ کے سب کام بہتر ہیں اس کی تعبیر بھی یہی تھی کہ مسلمان احد کے دن شہید ہوئے۔

۱۲۵۱۔ احمد بن یونس، زہیر، اعمش، شقیق، حضرت خباب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لئے ہجرت کی تو اب ہمارا اجر اللہ کے ذمہ ہو گیا چنانچہ کچھ لوگ تو ہم میں سے دنیا سے گزر گئے اور اپنی محنت کا کچھ

بدلہ (دنیا میں) نہ پایا انہیں لوگوں میں مصعب بن عمیر تھے جو احد کے دن شہید ہوئے اور ایک دھاری دار چادر چھوڑ گئے جب اس سے ان کا سر چھپایا جاتا تھا تو پیر کھل جاتے تھے اور پیر چھپائے جاتے تھے تو سر کھل جاتا تھا آخر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کا سر چھپا دو اور پاؤں پر از خر گھاس ڈال دو یا یہ فرمایا کہ پیروں پر تھوڑی سی از خر گھاس ڈال دو اور کچھ لوگ ہم میں ایسے ہوئے کہ ان کا میوہ خوب پھلا اور ان کو چین چین کر کھاتے تھے۔

باب ۳۹۵۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ احد ہم سے محبت رکھتا ہے، عباس بن سہل نے ابو حمیدؓ سے یہ روایت بیان کی ہے

۱۲۵۲۔ نصر بن علی، ان کے والد علی قرہ بن خالد، حضرت قتادہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت انسؓ سے سنا کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا یہ احد ایک پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

۱۲۵۳۔ عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، عمرو بن ابی عمرو، انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ تبوک سے واپس آتے ہوئے جب احد نظر آیا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا یہ احد ایک پہاڑی ہے جو ہمیں دوست رکھتا ہے اور ہم اس کو دوست رکھتے ہیں یا اللہ حضرت ابراہیمؑ نے مکہ کو حرم بنایا اور میں مدینہ کو دو پتھریلے علاقوں کے درمیان حرم بناتا ہوں۔

۱۲۵۴۔ عمرو بن خالد، لیث بن سعد، یزید بن ابی حبیب، ابو الخیر مرشد، حضرت عقبہ بن عامر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن احد کی طرف گئے اور شہداء احد پر مثل نماز جنازہ نماز پڑھی، پھر منبر پر آکر فرمایا میں تمہارے واسطے کام درست کرنے کے لئے آگے چلنے والا ہوں، میں تم پر گواہ ہوں، میں حوض کو دکھ رہا ہوں مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں یا یہ فرمایا کہ زمین کی کنجیاں دی گئیں اور بات یہ ہے مجھے اپنے بعد بخدا تمہارے مشرک ہو جانے کا اندیشہ نہیں ہے ہاں یہ ضرور ڈر ہے کہ کہیں تم

عَلَى اللَّهِ فَمِنَّا مَنْ مَضَىٰ أَوْ ذَهَبَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا كَانَ مُضْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ يَتْرُكْ إِلَّا نَمِرَةً كُنَّا إِذَا غَطَيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَىٰ بِهَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوا بِهَا رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ الْإِذْخِرَ أَوْ قَالَ الْفُؤَا عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ آيَنَعَتْ لَهُ نَمِرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِيهَا .

۴۹۵ باب أَحَدٌ يُحِبُّنَا قَالَ عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۲۵۲۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ .

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ أَحَدٌ فَقَالَ هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي حَرَّمْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا .

۱۲۵۴۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أَحَدٍ صَلَوَتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي فَرَطُ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْأَلَنِ وَإِنِّي أَعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ إِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ

دنیا میں نہ پھنس جاؤ۔

عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا .

باب ۴۹۶۔ غزوہ رجب کے بیان میں اور رعل ذکوان (۱) بیر معونہ اور عضل وقارہ کا بیان اور عاصم بن ثابتؓ، خبیب اور ان کے ہمراہیوں کا قصہ، ابن اسحاق کہتے ہیں کہ ہم سے عاصم بن عمرو نے بیان کیا کہ غزوہ رجب احد کے بعد ہوا (صفر ۴ھ)

۴۹۶ بَابُ غَزْوَةِ الرَّجَبِ وَرِعْلٍ وَذُكْوَانَ وَبَيْرٍ مَعُونَةٍ وَحَدِيثِ عَصْلِ وَالْقَارَةِ وَعَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ وَخُبَيْبٍ وَأَصْحَابِهِ قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ أَنَّهَا بَعْدَ أُحُدٍ .

۱۲۵۵۔ ابراہیم بن موسیٰ ہشام بن یوسف، معمر زہری، عمرو بن ابی سفیان ثقفی، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت جاسوسی کی غرض سے قریش کی خبر لانے کو بھیجی اور اس کا افسر عاصم بن ثابت انصاریؓ کو بنایا جو کہ عاصم بن عمر بن خطاب کے نانا تھے یہ لوگ چل کر جب مکہ اور عسفان کے درمیان پہنچے تو ہذیل قبیلہ کے خاندان بنی لحيان کو ان کی خبر ہو گئی تو انہوں نے ایک سو تیر اندازوں کو ان کے تعاقب میں روانہ کر دیا اور یہ لوگ تلاش کرتے ہوئے اس جگہ پہنچے جہاں یہ مقیم تھے اور وہاں انہوں نے مدینہ کی کھجوروں کی گٹھلیاں پڑی ہوئی دیکھیں اور پھر وہاں سے ان کے پیروں کے نشانات پر چلتے ہوئے مسلمانوں کو پکڑ لیا مسلمان اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک ٹیلہ پر چڑھ گئے کافروں نے گھیر لیا اور کہنے لگے کہ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ اگر تم نے خود کو ہمارے حوالہ کر دیا تو ہم کسی کو نقصان نہیں پہنچائیں گے عاصم نے کہا میں کافروں کے وعدہ پر بھروسہ نہیں کرتا ہرگز نیچے نہیں اتروں گا، اے اللہ اپنے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہمارے حال کی خبر کر دے کافروں نے حملہ کر دیا اور تیر برسائے لگے یہاں تک کہ حضرت عاصم اپنے سات ہمراہیوں کے ساتھ شہید ہو گئے، صرف حضرت خبیب، زیدؓ اور ایک دوسرے مسلمان بچ رہے

۱۲۵۵۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ أَبِي سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ۖ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً عَيْنًا وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ وَهُوَ جَدُّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَانْطَلَقُوا حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوا الْحَيِّ مِنْ هُزَيْلٍ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو لِحْيَانَ فَتَبِعُوهُمْ بِقَرِيبٍ مِنْ مِائَةِ رَامٍ فَاقْتَصَوْا آثارَهُمْ حَتَّى اتَّوَا مَنْزِلًا تَزَلُّوهُ فَوَجَدُوا فِيهِ نَوَى تَمَرٍ تَرَوْدُوا مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالُوا هَذَا تَمَرٌ يَثْرَبُ فَتَبِعُوا آثارَهُمْ حَتَّى لَحِقُوهُمْ فَلَمَّا انْتَهَى عَاصِمٌ وَأَصْحَابُهُ لِحَاءً وَإِلَى فَدٍ وَجَاءَ الْقَوْمُ فَاحَاطُوا بِهِمْ فَقَالُوا لَكُمْ الْعَهْدُ وَالْمِيثَاقُ إِنْ نَزَلْتُمْ إِلَيْنَا أَنْ لَا نَقْتُلَ مِنْكُمْ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ وَأَمَّا أَنَا فَلَا أَنْزِلُ فِي ذِمَّةِ كَافِرٍ اللَّهُمَّ أَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ فَقَاتَلُوهُمْ حَتَّى قَتَلُوا عَاصِمًا فِي سَبْعَةِ نَفَرٍ بِالْبَيْتِ وَبَقِيَ خُبَيْبٌ وَزَيْدٌ وَرَجُلٌ آخَرُ

(۱) امام بخاری علیہ الرحمۃ نے غزوہ رجب اور غزوہ بیر معونہ دونوں کو ایک باب میں ذکر کر دیا ہے، مگر راجح قول کے مطابق یہ دو الگ الگ واقعے ہیں، جو مختلف اوقات میں پیش آئے تھے۔ غزوہ رجب کا تعلق دس صحابہؓ کی اس جماعت سے ہے جس میں حضرت عاصم اور خبیبؓ شریک تھے، یہ حادثہ قبائل عضل وقارہ کی اسلام دشمنی کا نتیجہ تھا اور بیر معونہ کا تعلق ان ستر قاری صحابہؓ سے ہے جو اسلام کی تعلیم کیلئے بھیجے گئے تھے اور جنہیں قبائل رعل ذکوان نے دھوکہ دے کر شہید کیا تھا۔

کافروں نے ان کو امان کا یقین دلایا اور یہ ان کے پاس اتر آئے کافروں نے ان پر قابو پایا اور کمان کی تانت سے ان کی مشکلیں باندھ لیں، تیسرے مسلمان نے کہا کہ یہ ان کی پہلی عہد شکنی ہے اور اس نے جانے سے انکار کر دیا کافروں نے کھینچ کر لے جانے کی کوشش کی اور جب پریشان ہو گئے تو اس کو قتل کر دیا اور خبیث اور زید کو ساتھ لے گئے اور مکہ میں لے جا کر بیچ ڈالا خبیث کو حارث بن عامر بن نوفل کے بیٹوں نے خرید ا کیونکہ خبیث نے بدر میں حارث کو قتل کیا تھا، حضرت خبیث عرصہ تک ان کے پاس مقید رہے یہاں تک کہ انہوں نے ان کے قتل کا ارادہ کیا ایک دن اسی درمیان میں خبیث نے حارث کی بیٹی سے صفائی کے لئے استر مانگا، کہتی ہے کہ میرا خیال کسی اور طرف ہو گیا کہ اتنے میں میرا بچہ ابو حسین خبیث کے پاس چلا گیا خبیث نے اس کو محبت سے اپنی ران پر بٹھالیا، میں نے جب یہ حالت دیکھی تو گھبرا گئی خبیث نے میری گھبراہٹ پہچان لی استرا اس کے ہاتھ میں تھا وہ کہنے لگے کیا تو خوف کرتی ہے یہ کہ میں اس بچہ کو مار ڈالوں گا خدا نے چاہا تو ایسا کام مجھ سے کبھی نہیں ہو سکتا، زینب کہا کرتی تھی میں نے خبیث سے زیادہ کسی قیدی کو نیک نہیں دیکھا میں نے خود دیکھا ہے کہ انگوروں کا خوشہ ہاتھ میں لئے کھا رہے تھے حالانکہ اس وقت مکہ میں میوہ نہیں تھا اور وہ لوہے میں جکڑے ہوئے تھے یہ خدا کا رزق تھا جو اس نے خبیث کو عنایت فرمایا تھا غرض یہ کافر خبیث کو قتل کرنے کے لئے حدود حرم سے باہر لے گئے۔ خبیث نے کہا مجھے اجازت دو کہ میں دو گانہ نماز ادا کر لوں، اجازت مل گئی نماز سے فارغ ہو کر خبیث نے کہا کہ اگر یہ خیال نہ کرتے کہ میں مرنے سے ڈرتا ہوں تو اور نماز پڑھتا، غرض قتل سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنے کا طریقہ حضرت خبیث سے ایجاد ہوا ہے پھر حضرت خبیث نے اس طرح دعا کی کہ اے اللہ! ان سب کو چن چن کر تباہ کر دے کوئی باقی نہ رہے پھر یہ اشعار پڑھے۔

جب میں مسلمان مر رہا ہوں تو کوئی فکر نہیں ہے
کسی بھی کروٹ پر مروں میں خدا کی راہ میں مر رہا ہوں
وہ اگر چاہے تو میں زبوں حالت نہ ہوں گا
بدن اگرچہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے تو اس کے جوڑوں پر

فَاعْطَوْهُمْ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ فَلَمَّا اعْطَوْهُمْ
الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ نَزَلُوا إِلَيْهِمْ فَلَمَّا اسْتَمَكَّنُوا
مِنْهُمْ حَلُّوا أَوْتَارَ قَسِيهِمْ فَرَبَطُوهُمْ بِهَا فَقَالَ
الرَّجُلُ الثَّالِثُ الَّذِي مَعَهُمَا هَذَا أَوَّلُ الْعَدْرِ
فَأَبَى أَنْ يَصْحَبَهُمْ فَجَرَّوهُ وَعَالَجُوهُ عَلَى أَنْ
يَصْحَبَهُمْ فَلَمْ يَفْعَلْ فَقَتَلُوهُ وَأَنْطَلَقُوا بِخُبَيْبٍ
وَزَيْدٍ حَتَّى بَاعُوهُمْ بِمَكَّةَ فَأَشْتَرَى خُبَيْبًا
بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلٍ وَكَانَ خُبَيْبٌ
هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ يَوْمَ بَدْرٍ فَمَكَتْ عَنْدهُمْ
أَسِيرًا حَتَّى إِذَا أَجْمَعُوا قَتْلَهُ اسْتَعَارَ مُوسَى مِنْ
مَ بَعْضِ بَنَاتِ الْحَارِثِ لِيَسْتَحِدَّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ
قَالَتْ فَفَعَلْتُ عَنْ صَبِيٍّ لِي فَدَرَجَ إِلَيْهِ حَتَّى
آتَاهُ فَوَضَعَهُ عَلَى فَحْدِهِ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ فَرَعْتُ فَرَعَةً
عَرَفْتُ ذَلِكَ مِنْنِي وَفِي يَدِهِ الْمَوْسَى فَقَالَ
أَتَخْشِينَ أَنْ أَقْتُلَهُ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذَلِكَ إِنْ شَاءَ
اللَّهُ وَكَانَتْ تَقُولُ مَا رَأَيْتُ أَسِيرًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ
خُبَيْبٍ لَقَدْ رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ مِنْ قِطْفِ عِنَبٍ وَمَا
بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ ثَمَرَةٌ وَإِنَّهُ لَمَوْتٌ فِي الْحَدِيدِ وَمَا
كَانَ إِلَّا رِزْقٌ رَزَقَهُ اللَّهُ فَخَرَجُوا بِهِ مِنَ الْحَرَمِ
لِيَقْتُلُوهُ فَقَالَ دَعُونِي أَصْلِي رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ
انْصَرَفَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ لَوْلَا أَنْ تَرَوْا أَنَّ مَا بِي
جَزَعٌ مِنَ الْمَوْتِ لَرَدَدْتُ فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَنَّ
الرَّكَعَتَيْنِ عِنْدَ الْقَتْلِ هُوَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَحْصِهِمْ
عَدَدًا ثُمَّ قَالَ ۝

مَا أَبَالِي حِينَ أَقْتُلُ مُسْلِمًا
عَلَى آيٍ شَقِيٍّ كَانَ لِلَّهِ مَصْرَعِي
وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلَهِ وَإِنْ يَشَاءُ
يُبَارِكْ عَلَى أَوْصَالِ شَلْوٍ مُمَرَّعٍ

برکت ہوگی

اس کے بعد عقبہ بن حارث نے کھڑے ہو کر خیب کو قتل کر دیا اور دوسری طرف یہ ہوا کہ قریش نے لوگوں کو بھیجا کہ عاصم بن ثابتؓ کی لاش کا ایک ٹکڑا کاٹ کر لاؤ تاکہ ہم پہچانیں کیونکہ عاصمؓ نے بدر کے دن ایک بڑے آدمی عقبہ بن ابی معیط کو قتل کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے عاصم کی لاش پر بھڑوں کی فوج نازل کر دی جس نے عاصمؓ کو بچا لیا اور قریشی لوگ لاش کے قریب بھی نہ آ سکے۔

۱۲۵۶۔ عبد اللہ بن محمد سفیان، عمرو بن دینار سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت جابرؓ سے سنا کہ خیب کو ابوسرودہ (عقبہ بن حارث) نے قتل کیا تھا۔

۱۲۵۷۔ ابو معمر، عبدالوارث بن سعید، عبدالعزیز، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ستر صحابیوں کو جن کو ہم قاری کہتے تھے کسی کام کے لئے بھیجا، بنو سلیم کے دو قبیلے رعل اور ذکوان نے بیر معونہ کے پاس ان کو گھیر لیا اور مارنے لگے صحابہؓ نے کہا خدا کی قسم! ہم لڑنے کے لئے نہیں آئے بلکہ ہم کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کام کی غرض سے روانہ کیا ہے، مگر کفار نے کوئی دھیان نہیں دیا اور سب کو شہید کر دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک صبح کی نماز میں بددعا فرمائی یہاں سے قنوت کی ابتدا ہوتی ہے اس سے قبل ہم قنوت نہیں پڑھتے تھے عبدالعزیز (شاگرد انسؓ) کہتے ہیں کہ کسی نے حضرت انسؓ سے پوچھا کہ قنوت رکوع کے بعد ہے یا قراۃ سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے جواب دیا قرات سے فارغ ہو کر رکوع سے پہلے۔

۱۲۵۸۔ مسلم بن ابراہیم، ہشام، قتادہ، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک رکوع کے بعد قنوت پڑھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم عرب کے چند قبائل کے لئے بددعا فرماتے تھے۔

۱۲۵۹۔ عبد العلی بن حماد، یزید بن زریج، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ رعل و ذکوان، عصیہ اور بنی لحیان نے رسول اکرم صلی اللہ

تُم قَامَ إِلَيْهِ عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ فَقَتَلَهُ وَبَعَثَتْ قُرَيْشٌ إِلَى عَاصِمٍ لِيُؤْتُوا بِشَيْءٍ مِنْ جَسَدِهِ يَعْرِفُونَهُ وَكَانَ عَاصِمٌ قَتَلَ عَظِيمًا مِنْ عَظَمَائِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ فَبَعَثَ اللَّهُ عَلَيْهِ مِثْلَ الظِّلَّةِ مِنَ الدَّبَرِ فَحَمَتَهُ مِنْ رُسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوا مِنْهُ عَلَى شَيْءٍ .

۱۲۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو وَ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ الَّذِي قَتَلَ خُبَيْبًا هُوَ أَبُو سَرُوْعَةَ .

۱۲۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَمَّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعِينَ رَجُلًا لِحَاجَةِ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَاءُ فَعَرَضَ لَهُمْ حَيَاتٌ مِنْ مِ بَنِي سُلَيْمٍ رِعْلٌ وَ ذُكْوَانٌ عِنْدَ بَثْرٍ يُقَالُ لَهَا بَثْرٌ مَعُونَةٌ فَقَالَ الْقَوْمُ وَاللَّهِ مَا آيَاكُمْ أَرَدْنَا إِنَّمَا نَحْنُ مُحْتَازُونَ فِي حَاجَةِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلُوهُمْ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ شَهْرًا فِي صَلَوةِ الْغَدَاةِ وَ ذَلِكَ بَدْءُ الْقَنُوتِ وَمَا كُنَّا نَقْنُتُ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَسَالَ رَجُلٌ أَنَسًا عَنِ الْقَنُوتِ أَبَعَدَ الرُّكُوعِ أَوْ عِنْدَ فَرَاغٍ مِنَ الْقِرَاءَةِ قَالَ لَا بَلْ عِنْدَ فَرَاغٍ مِنَ الْقِرَاءَةِ .

۱۲۵۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَتَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ يَدْعُوْنَ عَلَى أَحْيَاءٍ مِنَ الْعَرَبِ .

۱۲۵۹۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رِعْلًا وَ ذُكْوَانَ وَ عُصْبَةَ وَ بَنِي

لِحَيَّانِ اُسْتَمَدُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَدُوِّ فَاَمَدَهُمْ بِسَبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ كُنَّا نُسَمِّيهِمُ الْقُرَاءَ فِي زَمَانِهِمْ كَانُوا يَخْتَطِبُونَ بِالنَّهَارِ وَيُصَلُّونَ بِاللَّيْلِ حَتَّى كَانُوا يَبِيرُ مَعُونَةً قَتَلُوهُمْ وَعَدَرُوا بِهِمْ فَلَبَّغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَنَّتْ شَهْرًا فِي الصُّبْحِ عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ عَلَى رِغْلٍ وَذُكُوانَ وَعُصْبَةٍ وَبَنَى لِحَيَّانَ قَالَ أَنَسٌ فَقَرَأْنَا فِيهِمْ قُرْآنًا ثُمَّ إِنَّ ذَلِكَ رُفِعَ بَلَّغُوا عَنَّا قَوْمَنَا إِنَّا لَقَيْنَا رَبَّنَا فَرَضَى عَنَّا وَارْضَانَا وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَنَا أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَّتْ شَهْرًا فِي صَلَوةِ الصُّبْحِ يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ عَلَى رِغْلٍ وَذُكُوانَ وَعُصْبَةٍ وَبَنَى لِحَيَّانَ زَادَ خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ أُولَئِكَ السَّبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ قُتِلُوا يَبِيرُ مَعُونَةً قُرْآنًا كِتَابًا نَحْوَهُ .

۱۲۶۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ خَالَهَ أَخَ لَإِمِّ سُلَيْمٍ فِي سَبْعِينَ رَاكِبًا وَكَانَ رَئِيسُ الْمُشْرِكِينَ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ خَيْرَ بَيْنِ ثَلَاثِ حِصَالٍ فَقَالَ يَكُونُ لَكَ أَهْلُ السَّهْلِ وَلِي أَهْلُ الْمَدَرِ أَوْ أَكُونُ خَلِيفَتَكَ أَوْ أَغْزُوكَ بِأَهْلِ غُطَفَانَ بِالْفِ وَالْفِ قَطْعِينَ عَامِرُ فِي بَيْتِ أُمِّ فُلَانٍ فَقَالَ غَدَهُ كَعَدَّةِ الْبَكْرِ فِي بَيْتِ امْرَأَةٍ مِنْ آلِ فُلَانٍ اتَّوْنِي بِفَرَسِي فَمَاتَ عَلَى ظَهْرِ فَرَسِهِ فَانْطَلَقَ حَرَامٌ أَخُو أُمِّ سُلَيْمٍ وَهُوَ رَجُلٌ أَعْرَجٌ وَ رَجُلٌ مِّنْ

علیہ وسلم سے اپنے دشمنوں کے مقابل میں مدد چاہی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ستر اصحاب کو انصار سے ان کی مدد کے لئے روانہ کیا ہم ان کو قاری کہا کرتے تھے یہ لوگ دن کو لکڑیاں لاتے اور رات کو عبادت کیا کرتے تھے یہ حضرات جب بیر معونہ پہنچے تو قبیلے کے آدمیوں نے ان کو دھوکے سے مار ڈالا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس واقعہ کی خبر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک صبح کی نماز میں ان قبیلے والوں کے لئے بدعا فرمائی یعنی رعل، ذکوان عصیہ اور بنی لحيان پر، حضرت انس کہتے ہیں کہ ہم نے تو ان کے صدمہ میں کئی آیتیں پڑھیں پھر ان کی تلاوت موقوف ہو گئی وہ آیات یہ تھی بلغوا عنا قومنا انا لقینا ربنا فرضی عنا وارضانا قتادہ کہتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں ایک مہینہ تک قنوت پڑھی آپ عرب کے چند قبیلوں پر بدعا فرماتے تھے یعنی رعل، ذکوان، عصیہ اور بنی لحيان پر، خلیفہ بن خیاط شیخ بخاری نے اتنا اور اضافہ کیا ہے کہ ہم سے ابن زریع نے ان سے سعید بن ابی عروہ نے انہوں نے قتادہ سے سنا کہ حضرت انس نے بیان کیا کہ یہ ستر قاری بیر معونہ پر شہید کئے گئے یہ سب انصاری تھے اس حدیث میں قرآن سے کتاباً مراد ہے یعنی اللہ کی کتاب۔

۱۲۶۰۔ موسیٰ بن اسمعیل، ہمام، اسحاق، عبد اللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حرام بن ملحان) ام سلیم کے بھائی یعنی انس کے ماموں کو ستر سواروں کے ساتھ بنی عامر کے پاس بھیجا، وجہ یہ ہوئی کہ مشرکوں کے سردار عامر بن طفیل نے آنحضرت کو تین باتوں میں سے ایک بات کا اختیار دیا تھا اس نے کہا یا تو یہ ہونا چاہیے کہ گنوار اور دیہاتوں پر آپ حکومت کریں اور شہر والوں پر میں حکومت کروں یا میں آپ کا خلیفہ یعنی جانشین بنوں یا پھر میں دوزخ غطفانی لشکر سے آپ پر چڑھائی کروں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے بدعا فرمائی اور کہا اے اللہ، تو مجھے عامر کے شر سے بچانا! چنانچہ اس دعا کے بعد عامر ایک عورت ام فلاں کے گھر طاعون میں مبتلا ہو گیا اور کہنے لگا کہ فلاں خاندان کے گھر کے یہاں اونٹ کے غدد کی طرح

میرے بھی غدود نکل آیا، پھر اس نے کہا میرا گھوڑا لاؤ، جب گھوڑا آیا تو وہ اس کی پیٹھ پر بیٹھتے ہی مر گیا، حرام بن ملحان ایک لنگڑے آدمی اور ایک اور آدمی کے ساتھ عامر کے پاس گئے حرام نے ان دونوں سے کہا تم دونوں میرے قریب ہی رہنا، پہلے میں ان کے پاس جاتا ہوں اگر کافروں نے مجھے امن دے دیا، تو تم ٹھہرے رہنا اور اگر مار ڈالیں تو تم اپنے ساتھیوں کے پاس چلے جانا، چنانچہ حرام نے کافروں سے جا کر کہا کیا تم مجھ کو امن دیتے ہو کہ رسول ﷺ خدا کی ایک حدیث تمہارے سامنے بیان کروں، آخر حرام حدیث بیان کرنے لگے ان لوگوں نے ایک آدمی کو اشارہ کیا، اس نے پیچھے سے آکر حرام کے ایک نیزہ مارا (ہام راوی کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اسلحہ نے اس طرح کہا کہ وہ نیزہ ان کے آریار نکل گیا) نیزہ لگتے ہی حرام نے کہا اللہ اکبر! رب کعبہ کی قسم! میں اپنی مراد کو پہنچ گیا (اس کے بعد شہید ہو گئے)، پھر وہ لوگ حرام کے ساتھیوں کے پیچھے لگے حتیٰ کہ سب مارے گئے، صرف ایک لنگڑا باقی رہ گیا جو پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گیا، اس وقت یہ آیت نازل ہوئی جو بعد کو منسوخ ہو گئی (ترجمہ) ہم اپنے پروردگار سے مل گئے وہ ہم سے راضی ہم اس سے راضی، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس دن تک رعل، ذکوان، بنی لحیان اور بنی عصبیہ کے لئے بددعا فرمائی جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

۱۲۶۱۔ حبان، عبد اللہ بن مبارک، معمر، ثمامہ بن عبد اللہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ جب میرے ماموں حرام بن ملحان نیزہ سے شہید کئے گئے، میرا معونہ کے دن تو انہوں نے اپنا خون اپنے ہاتھ سے اپنے منہ پر مل لیا اور کہا رب کعبہ کی قسم! میں اپنی مراد کو پہنچ گیا۔

۱۲۶۲۔ عبید بن اسلم، ابو اسامہ، ہشام حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو بکرؓ نے مکہ والوں کی ایذا دیکھتے ہوئے مکہ سے باہر جانے کی اجازت چاہی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھہر جاؤ! حضرت ابو بکرؓ نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ چاہتے ہیں کہ میں اس

بَنِي فُلَانٍ قَالِ كُونَا قَرِيْبًا حَتَّى اَتِيَهُمْ فَاِنْ اَمْنُوْنِي كُنْتُمْ وَ اِنْ قَتَلُوْنِي اَتَيْتُمْ اَصْحَابَكُمْ فَقَالَ اَتُوْمُنُوْنِي اَبْلَغْ رِسَالَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ وَ اَوْمَرُوْا اِلَى رَجُلٍ فَاَتَاهُ مِنْ خَلْفِهِ فَطَعَنَهُ قَالَ هَمَامٌ اَحْسِبُهُ حَتَّى اَنْقَذَهُ بِالرُّمْحِ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فُرْتُ وَ رَبِّ الْكُعْبَةِ فَلَحِقَ الرَّجُلُ فَقَتَلُوْا كُلَّهُمْ غَيْرَ الْاَعْرَجِ كَانَ فِيْ رَاسِ جَبَلٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْنَا ثُمَّ كَانَ مِنَ الْمَنْسُوْخِ اِنَّا لَقَدْ لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَ اَرْضَانَا فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلٰثِيْنَ صَبَاحًا عَلٰى رِعْلٍ وَ ذِكْوَانَ وَ بَنِي لِحْيَانَ وَ عُصْبَةَ الَّذِيْنَ عَصَوْا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۲۶۱۔ حَدَّثَنِيْ جَبَّانٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ اَمَّا طَعْنُ حَرَامِ بْنِ مِلْحَانَ وَ كَانَ خَالَهُ يَوْمَ بَيْرِ مَعُوْنَةَ قَالَ بِاللّٰمِ هَكَذَا فَنَضَحَهُ عَلٰى وَجْهِهِ وَ رَاسِهِ ثُمَّ قَالَ فُرْتُ وَ رَبِّ الْكُعْبَةِ .

۱۲۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُوْ اَسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَسْتَاذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُوْ بَكْرٍ فِي الْخُرُوْجِ حِيْنَ اِسْتَدَّ عَلَيْهِ الْاَذَى فَقَالَ لَهُ اَقِمْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَطْمَعُ اَنْ يُوَدَّنَ لَكَ

فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
إِنِّي لَا رَجُوَ ذَلِكَ قَالَتْ فَانْتَظِرْهُ أَبُو بَكْرٍ فَاتَاهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ
ظُهُرًا فَنَادَاهُ فَقَالَ أَخْرِجْ مِنْ عِنْدِكَ فَقَالَ أَبُو
بَكْرٍ إِنَّمَا هُمَا ابْنَتَايَ فَقَالَ أَشَعَرْتُ أَنَّهُ قَدْ أُذِنَ
لِي فِي الْخُرُوجِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الصُّحْبَةُ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّحْبَةُ
قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي نَاقَتَانِ قَدْ كُنْتُ
أَعِدُّنَهُمَا لِلْخُرُوجِ فَأَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَهُمَا وَهِيَ الْجَدْعَاءُ فَرَكِبَا
فَانْطَلَقَا حَتَّى آتَيَا الْغَارَ وَهُوَ بِثَوْرِ فَتَوَارَيَا فِيهِ
فَكَانَ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ غُلَامًا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الْطُّفَيْلِ بْنِ سَخْبَرَةَ أَخُو عَائِشَةَ لِأُمِّهَا وَ
كَانَتْ لِأَبِي بَكْرٍ مَنَحَةً فَكَانَ يَرُوحُ بِهَا وَ
يَعْدُوا عَلَيْهِمْ وَيُصْبِحُ فَيَذْلِجُ إِلَيْهِمَا ثُمَّ يَسْرُحُ
فَلَا يَقْطُنُ بِهِ أَحَدٌ مِنَ الرِّعَاءِ فَلَمَّا خَرَجَا خَرَجَ
مَعَهُمَا يُعْقِبَانِ حَتَّى قَدِمَا الْمَدِينَةَ فَقَتِلَ عَامِرُ بْنُ
فُهَيْرَةَ يَوْمَ بَيْرُ مَعُونَةَ وَعَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ قَالَ
هَشَامُ بْنُ عُرْوَةَ فَأَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ لَمَّا قُتِلَ
الَّذِينَ بَيْنَ مَعُونَةَ وَ أُسَيْرَ عُمَرُو بْنُ أُمَيَّةَ
الضَّمْرِيُّ قَالَ لَهُ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ مَنْ هَذَا
فَأَشَارَ إِلَى قَتِيلٍ فَقَالَ أَعْمَرُو بْنُ أُمَيَّةَ هَذَا
عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدَ مَا قُتِلَ
رُفِعَ إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى آتَى لَا نَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ
بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْأَرْضِ ثُمَّ وَضِعَ فَاتَى النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَهُمْ فَنَعَاهُمْ فَقَالَ إِنَّ
أَصْحَابَكُمْ قَدْ أَصِيبُوا وَ إِنَّهُمْ قَدْ سَالُوا رَبَّهُمْ
فَقَالُوا رَبَّنَا أَخْبِرْنَا بِمَا رَضِينَا عَنْكَ
وَرَضِيتَ عَنَّا فَأَخْبَرَهُمْ عَنْهُمْ وَأُصِيبَ يَوْمَئِذٍ
فِيهِمْ عُرْوَةُ بْنُ أُسَامَةَ بْنِ الصَّلْتِ فَسُمِيَ عُرْوَةُ

وقت تک ٹھہروں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی چلنے کی اجازت
مل جائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! مجھے اپنے رب سے
اس کی امید ہے۔ حضرت ابو بکرؓ انتظار کرتے رہے، ایک دن ظہر کے
وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکرؓ کے پاس آئے آواز دی اور
فرمایا تمہارے پاس کوئی ہو تو اسے ہٹا دو، حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا
کوئی نہیں ہے، میری دو لڑکیاں (عائشہ اور اسماء) ہیں آپ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تم کو معلوم ہے کہ مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی
ہے، حضرت ابو بکرؓ نے کہا میں بھی آپ کے ہمراہ چلوں گا، آپ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی بات ہے، ابو بکرؓ نے عرض کیا میرے
پاس دو اونٹنیاں تیز رفتار ہیں جن کو سفر کے لئے خوب تیار کیا گیا
ہے، چنانچہ اس میں سے ایک اونٹنی جس کا نام جد عاتقا تھا حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کو دے دی اور پھر خود بھی سوار ہو کر حضور صلی اللہ علیہ
وسلم کے ہمراہ چل دیئے اور غار ثور میں آکر روپوش ہو گئے، عامر
بن فہیرہ، عبد اللہ بن طفیل کا غلام تھا عبد اللہ حضرت عائشہؓ کے ماں
جائے بھائی تھے اور حضرت ابو بکرؓ کے پاس دودھ والی اونٹنی صبح شام
لاتے تھے اور رات کو بھی ان کے پاس آتے اور جاتے تھے، کوئی چرواہا
اس راز سے آگاہ نہ تھا، جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور
حضرت ابو بکرؓ اس غار سے برآمد ہوئے تو ان کو ہمراہ لے لیا اور یہ
دونوں راستہ بتاتے جاتے تھے، راستہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم اور حضرت ابو بکرؓ باری باری ان کو اپنی سواری پر بٹھاتے رہے،
یہ عامر بن فہیرہ، بیر معونہ کے دن شہید ہوئے، ابو اسامہ روایت
کرتے ہیں کہ ہشام بن عروہ نے کہا کہ میرے ماں باپ نے مجھ سے
بیان کیا کہ جب عامر بن فہیرہ، بیر معونہ والے دن شہید کئے گئے اور
عمر و بن امیہ ضمری قید کئے گئے، تو عامر بن طفیل نے اشارہ کرتے
ہوئے پوچھا یہ لاش کس کی ہے، انہوں نے کہا یہ عامر بن فہیرہ ہیں
عامر بن طفیل کہتے ہیں کہ جب یہ شہید ہوئے تو ان کی نعش آسمان پر
اٹھائی گئی، میں نے دیکھا کہ آسمان وزمین کے درمیان معلق ہے پھر
زمین پر رکھ دی گئی، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جبریل علیہ
السلام نے اس واقعہ کی خبر دی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے
فرمایا تمہارے بھائی شہید کئے گئے اور انہوں نے وقت شہادت یہ دعا

بِهِ وَ مُنْذِرٌ بَيْنَ عَمْرٍو سُمِّيَ بِهِ مُنْذِرًا.

مانگی 'یا اللہ ہماری خبر ہمارے بھائیوں کو کر دے کہ ہم تجھ سے راضی ہوئے اور تو ہم سے خوش ہوا' اللہ نے ان کی خبر مسلمانوں کو پہنچادی، انہیں شہیدوں میں عروہ بن اسماء بن صلت بھی تھے، اسی لئے عروہ بن زبیر جب پیدا ہوئے تو ان کا نام عروہ رکھا گیا اور ان ہی شہیدوں میں منذر بن عمرو بھی تھے، چنانچہ اسی وجہ سے منذر (بن زبیر) نام رکھا گیا۔

۱۲۶۳۔ محمد بن مقاتل، عبد اللہ بن مبارک، سلیمان تمیمی، ابو مجلز، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ماہ تک رکوع کے بعد قنوت پڑھتے رہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم رعل، ذکوان اور عصیہ اللہ اور اس کے رسول کے نافرمان کے لئے بددعا فرماتے رہے۔

۱۲۶۴۔ یحییٰ بن کبیر، امام مالک، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تیس دن تک ان لوگوں کے لئے جنہوں نے پیر معونہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو شہید کیا تھا، یعنی رعل، ذکوان اور بنی لحيان کے لئے بددعا فرماتے رہے اور فرمایا کہ عصیہ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی، حضرت انس کہتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ان شہداء پیر معونہ کے حق میں آیات نازل فرمائیں، مگر بعد کو ان کا پڑھنا موقوف ہو گیا وہ آیات یہ ہیں بلغوا عنا قومنا لقد لقینا ربنا فرضی عنا ورضینا عنہ۔

۱۲۶۵۔ موسیٰ بن اسماعیل، عبد الواحد بن زیاد، عاصم بن سلیمان سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ نماز میں قنوت پڑھنا کیسا ہے، انہوں نے کہا ٹھیک ہے، میں نے کہا رکوع سے پہلے یا بعد، انہوں نے کہا رکوع سے پہلے، میں نے کہا کہ فلاں صاحب (محمد بن سیرین یا کوئی اور) تو آپ کے حوالہ سے کہتے ہیں کہ آپ نے کہا کہ رکوع کے بعد، انس نے کہا وہ غلط کہتے ہیں، رکوع کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک ماہ تک قنوت پڑھی تھی، اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ

۱۲۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَنَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرَّكُوعِ شَهْرًا يَدْعُوا عَلَى رِعْدٍ وَ ذَكْوَانَ وَيَقُولُ عُصِيَّةَ عُصَتِ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ.

۱۲۶۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الَّذِينَ قَتَلُوا يَعْنِي أَصْحَابَهُ يَبْغُرُ مَعُونَةَ ثَلَاثِينَ صَبَاحًا حِينَ يَدْعُوا عَلَى رِعْلٍ وَ لَحِيَانٍ وَ عُصِيَّةَ عُصَتِ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَسٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِينَ قَتَلُوا أَصْحَابَ بَغْرٍ مَعُونَةَ قُرْآنًا قَرَأْنَاهُ حَتَّى نُسَخَ بَعْدَ بَلَّغُوا عَنَّا قَوْمَنَا لَقَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَ رَضِينَا عَنْهُ.

۱۲۶۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوتِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ كَانَ قَبْلَ الرَّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ قَالَ قَبْلَهُ قُلْتُ فَإِنْ فَلَانًا أَخْبَرَنِي عَنْكَ أَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَهُ قَالَ كَذَبَ إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرَّكُوعِ شَهْرًا أَنَّهُ كَانَ بَعَثَ نَاسًا يَقُولُ لَهُمُ الْقِرَاءُ وَهُمْ

سَمِعُوا رَجُلًا إِلَى نَاسٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ وَ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ قَبْلَهُمْ فَظَهَرَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَانَ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَقَتَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا يَدْعُوا عَلَيْهِمْ.

۴۹۷ باب عَزْوَةُ الْخَنْدَقِ وَهِيَ الْأَحْزَابُ قَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ كَانَتْ فِي شَوَّالٍ سَنَةِ أَرْبَعٍ.

۱۲۶۶ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعٍ عَشْرَةَ فَلَمْ يُجِزْهُ وَ عَرَضَهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ عَشْرَةَ فَأَجَازَهُ.

۱۲۶۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَنْدَقِ وَهُمْ يَحْفِرُونَ وَ نَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ عَلَى أَكْتَادِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاعْفِرْ لِلْمُهَاجِرِينَ وَ الْأَنْصَارِ.

۱۲۶۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرِو وَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ حُمَيْدٍ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

صلی اللہ علیہ وسلم نے ستر قاریوں کو مشرکوں کی طرف بھیجا تھا، کیونکہ ان سے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد تھا، ان معاہدین کفار نے عہد توڑ دیا اور دھوکہ سے ان قاریوں کو شہید کر ڈالا چنانچہ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ماہ تک رکوع کے بعد قنوت پڑھتے رہے اور ان کے لئے بدعا فرماتے رہے۔

باب ۴۹۷۔ جنگ خندق کا بیان، (۱) اسے احزاب بھی کہتے ہیں، موسیٰ بن عقبہ کہتے ہیں یہ لڑائی شوال ۴ھ میں واقع ہوئی تھی۔

۱۲۶۶۔ یعقوب بن ابراہیم، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ عمری، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ احد کے دن میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا، اس وقت میں ۱۴ برس کا تھا، آپ نے مجھے لڑائی میں حصہ لینے سے روک دیا لیکن خندق میں جب کہ میں پندرہ برس کا تھا، آپ نے دیکھا اور شریک جنگ ہونے کی اجازت مرحمت فرمادی۔

۱۲۶۷۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز بن ابی حازم، وہ اپنے والد سلمہ بن دینار سے وہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خندق کھود رہے تھے اور مٹی کا ندھوں پر اٹھا رہے تھے، اس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے اللہ! آخرت کے عیش کے سوا کوئی عیش اچھا نہیں، تو مہاجرین اور انصار کو بخش دے اور ان پر مہربانی فرما۔

۱۲۶۸۔ عبد اللہ بن محمد، معاویہ بن عمرو، ابو اسحق، حمید الطویل، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب خندق کی طرف تشریف

(۱) غزوہ خندق کے پیش آنے کا واقعہ یہ ہوا کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نضیر کو مدینہ سے جلا وطن کیا تو یہ لوگ خیبر چلے گئے، پھر وہاں سے ان کا ایک وفد مکہ پہنچا اور اہل مکہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیخلاف جنگ کرنے پر ابھارا اور اپنی مدد کا بھی یقین دلایا، اسی طرح دوسرے بعض قبائل کو بھی اس بات پر آمادہ کیا، چنانچہ دس ہزار کا لشکر جرار مدینہ پر چڑھائی کی غرض سے چلا۔ ادھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی حفاظت کی غرض سے حضرت سلمان فارسیؓ کے مشورے سے خندق کھودنے کا حکم دیا بالآخر کافر ناکام و نامراد ہو کر واپس چلے۔

لے گئے، تو کیا دیکھتے ہیں کہ مہاجرین و انصار سردی میں خندق کھود رہے ہیں ان کے پاس یہ کام لینے کے لئے غلام بھی نہیں تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی تکلیف اور بھوک کو دیکھ کر فرمانے لگے کہ اے اللہ! عیش تو آخرت ہی کا بہتر ہے تو مہاجرین و انصار کو بخش دے، مسلمانوں نے یہ سن کر جواب دیا کہ ہم تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کر چکے کہ جب تک جان جسم میں ہے جہاد کرتے رہیں گے۔

۱۲۶۹۔ ابو معمر، عبدالوارث، عبدالعزیز بن صہیب، حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ مہاجرین اور انصار مدینہ کے اطراف میں خندق کھود رہے تھے اور مٹی اپنے کاندھوں پر ڈھورہے تھے اور کہتے جا رہے تھے کہ

ہم وہ ہیں جنہوں نے محمد کے ہاتھ پر بیعت کی ہے
کہ عمر بھر کے لئے اسلام پر قائم رہیں گے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے جواب میں فرماتے ہیں کہ

اے اللہ فائدہ تو آخرت ہی کا بہتر ہے

انصار اور مہاجرین میں برکت عطا فرما

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ایک ایک منھی جو آتے، پھر ان کو بد مزہ چربی میں پکا کر سب مل کر کھا لیتے، حالانکہ وہ حلق کو پکڑتی تھی اور اس میں سے بو آتی تھی۔

۱۲۷۰۔ خلاد بن یحییٰ، عبدالواحد بن ایمن، اپنے والد ایمن سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں جابر بن عبد اللہ کے پاس آیا انہوں نے فرمایا، ہم خندق کھود رہے تھے کہ اتنے میں ایک سخت پتھر نکلا، ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ ایک سخت پتھر خندق میں نکل آیا کیا کرنا چاہئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھہرو میں خود خندق میں اترتا ہوں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیٹ سے پتھر بندھا ہوا تھا اور تین دن کے بھوکے پیاسے تھے، ہم لوگوں نے بھی تین دن سے کچھ نہ کھایا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدال

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَنْدَقِ فَإِذَا الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ عَيْدٌ يَمْلِكُونَ ذَلِكَ لَهُمْ فَلَمَّا رَأَى مَا بِهِمْ مِنَ النَّصَبِ وَالْجُوعِ قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشَ الْآخِرَةِ فَأَغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ فَقَالُوا مُجِيبِينَ لَهُ .

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا

عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدًا

۱۲۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَعَلَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ الْخَنْدَقَ حَوْلَ الْمَدِينَةِ وَ يَقُولُونَ التُّرَابَ عَلَى مَتُونِهِمْ وَهُمْ يَقُولُونَ

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا

عَلَى الْإِسْلَامِ مَا بَقِينَا أَبَدًا

قَالَ يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُجِيبُهُمُ

اللَّهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةِ

فَبَارِكْ فِي الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ

قَالَ يُؤْتُونَ بِمِلءٍ كَفَى مِنَ الشَّعِيرِ فَيُصْنَعُ لَهُمْ بِأَهَالَةٍ سَنَخَةٌ تَوْضَعُ بَيْنَ يَدَيِ الْقَوْمِ وَالْقَوْمُ جِيَاعٌ وَهِيَ بَشِيعَةٌ فِي الْحَلْقِ وَلَهَا رِيحٌ مُنْتِنٌ .

۱۲۷۰۔ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ جَابِرًا فَقَالَ

إِنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ فَعَرَضَتْ كُذْبَةٌ شَدِيدَةٌ

فَجَاءَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا

هَذِهِ كُذْبَةٌ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ فَقَالَ أَنَا

نَازِلٌ ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهُ مَعْصُوبٌ بِحَجَرٍ وَلَبِثْنَا

ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لَا نَذُوقُ ذَوْاقًا فَآخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِعْوَلَ فَضْرَبَ فَعَادَ كَثِيرًا أَهْلًا

أَوْ أَهْيَمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْذِنْ لِي إِلَى

الْبَيْتِ فَقُلْتُ لِمَرَأَتِي رَأَيْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا كَانَ فِي ذَلِكَ صَبْرٌ فَعُنْدَكَ شَيْءٌ. قَالَتْ عِنْدِي شَعِيرٌ وَ عَنَاقٌ فَذَبَحْتُ الْعَنَاقَ وَطَحَنَتِ الشَّعِيرَ حَتَّى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَجِينُ قَدْ انْكَسَرَ وَ الْبُرْمَةُ بَيْنَ الْأَنْفَافِ قَدْ كَادَتْ أَنْ تَنْضَجَ فَقُلْتُ طَعِمْتُمُ لِي فَقُمْ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرَجُلٌ أَوْ رَجُلَانِ قَالَ كَمْ هُوَ فَذَكَرْتُ لَهُ قَالَ كَثِيرٌ طَيِّبٌ قَالَ قُلْ لَهَا لَا تَنْزِعِ الْبُرْمَةَ وَ لَا الْخُبْزَ مِنَ التَّنُورِ حَتَّى آتِيَ فَقَالَ قُومُوا فَقَامَ الْمُهَاجِرُونَ وَ الْأَنْصَارُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى امْرَأَتِهِ قَالَ وَيْحَكَ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُهَاجِرِينَ وَ الْأَنْصَارِ وَ مَنْ مَعَهُمْ قَالَتْ هَلْ سَأَلْتُكَ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ ادْخُلُوا وَ لَا تَصَاعَطُوا فَجَعَلَ يَكْسِرُ الْخُبْزَ وَ يَجْعَلُ عَلَيْهِ اللَّحْمَ وَ يُخِمِّرُ الْبُرْمَةَ وَ التَّنُورَ إِذَا أَخَذَ مِنْهُ وَ يَقْرُبُ إِلَى أَصْحَابِهِ ثُمَّ يَنْزِعُ فَلَمْ يَزَلْ يَكْسِرُ الْخُبْزَ وَ يَعْرِفُ حَتَّى شَبِعُوا وَ بَقِيَ بَقِيَّةٌ قَالَ كُلِّي هَذَا وَ أَهْدِي فَإِنَّ النَّاسَ أَصَابَتْهُمْ مَجَاعَةٌ.

ہاتھ میں لے کر اس پتھر کے سخت قطعہ پر ماری، پتھر ریتی کی طرح بہنے لگا (ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا) راوی کو شک ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہیل یا اہیم لفظ کہا، آخر میں نے اجازت مانگی کہ گھر تک جانے دیا جائے، میں گھر آیا اور اپنی بیوی (سہلا بنت مسعود) سے کہا آج میں نے ایسی بات دیکھی کہ صبر کرنا دشوار ہو گیا یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھوکے ہیں، کیا تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے، بیوی نے کہا تھوڑے سے جو ہیں اور ایک بکری کا بچہ ہے، میں نے بکری کا بچہ ذبح کیا، بیوی نے جو، پیسے اور گوشت ہانڈی میں پکنے کو رکھ دیا، آٹا خمیر ہو رہا تھا اور ہانڈی پکنے کے قریب تھی اس وقت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا تھوڑا سا کھانا تیار کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے چلیں اور دو ایک دوسرے آدمیوں کو ساتھ لے لیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کتنا کھانا تیار ہے، میں نے عرض کیا کہ ایک صاع جو اور ایک بکری کا بچہ پکایا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافی ہے اور اچھا ہے، تم جاؤ اور اپنی بیوی سے کہہ دو کہ جب تک میں نہ آؤں ہانڈی چولہے سے نہ اتاریں اور روٹی تنور سے نہ نکالیں میں آتا ہوں، پھر آپ نے مسلمانوں سے فرمایا اٹھو جابرؓ کی دعوت میں چلو، مہاجرین و انصار کھڑے ہو گئے۔ مگر جابرؓ نے اس کیفیت کو دیکھا تو بیوی کے پاس جا کر کہنے لگے اب کیا ہو گا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین و انصار اور ساتھ والے سب کو لے کر آ رہے ہیں، بیوی نے کہا کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے کچھ پوچھا تھا، کہنے لگے ہاں پوچھا تھا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور سب سے فرمایا اندر چلو اور گڑ بڑ مت کرو، پھر آپ نے روٹیاں توڑ کر اور ان پر گوشت رکھ کر سب کے سامنے رکھا اور تنور و ہانڈی کو بند دیتے، برابر اسی طرح کرتے رہے، یہاں تک کہ سب نے پیٹ بھر کر کھالیا، پھر بھی تھوڑا کھانا باقی رہا، پھر آپ نے جابرؓ کی بیوی سے فرمایا کہ تم کھاؤ اور اپنے آدمیوں کو بھی حصہ روانہ کرو کیونکہ آج کل بھوک سے پریشان ہو رہے ہیں۔

۱۲۷۱۔ عمرو بن علی، ابو عاصم، حنظلہ بن ابی سفیان، سعید بن میناء، حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ جب خندق کھودی جا رہی تھی تو میں نے دیکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ

۱۲۷۱۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ

علیہ وسلم سخت بھوکے ہیں، میں گھر آیا اور بیوی سے پوچھا کچھ کھانے کو ہے، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھوکے معلوم ہوتے ہیں، بیوی نے بوری سے جو نکالے جو ایک صاع تھے، گھر میں بکری کا ایک بچہ پلا ہوا تھا، وہ میں نے ذبح کیا، اتنے میں بیوی نے آنا پس لیا اور گوشت کاٹ کر ہانڈی میں چڑھا لیا، پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا، بیوی نے چلتے وقت کہا کہ دیکھو کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کے سامنے شرمندہ مت کرنا کہ بہت سے آدمی آجائیں اور کھانا تھوڑا ہو جائے، میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے چپکے سے عرض کیا میں نے ایک بکری کا بچہ کاٹا ہے اور ایک صاع کا آنا پیسا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ چند آدمیوں کو لے کر چلے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز دی اے خندق والو! جلدی چلو جابر نے کھانا پکایا ہے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تم چلو مگر میرے آنے تک نہ ہانڈی اتارنا اور نہ خمیر کی روٹیاں پکانا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی لوگوں کو لے کر آنے کے لئے تیار ہونے لگے، میں نے آکر بیوی سے سب باتیں کہہ دیں، تو وہ گھبرا گئی اور کہا تم نے یہ کیا کیا، میں نے کہا میں نے تمہاری بات بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ دی تھی، غرض آنحضرت تشریف لائے اور خمیر میں لعاب دہن ملایا اور دعائے برکت فرمائی پھر فرمایا اے جابر! روٹی پکانے والی کو بلاؤ، وہ میرے پاس روٹی پکائے اور ہانڈی سے گوشت نکالے اور اسے چولہے سے نہ اتارے، آخر سب نے پیٹ بھر کر کھایا لیا، ہانڈی اسی طرح پک رہی اور ابل رہی تھی اور روٹیاں پکائی جا رہی تھیں، جابر کہتے ہیں خدا کی قسم! کھانے والے ایک ہزار تھے، سب نے کھایا اور پھر بھی بچ رہا، ہانڈی میں گوشت بھرا ہوا تھا اور روٹیاں برابر پک رہی تھیں۔

۱۲۷۲۔ عثمان بن ابی شیبہ، عبدہ بن سلیمان، ہشام بن عروہ اپنے والد عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ اس آیت کا کیا مطلب ہے؟ (ترجمہ) جب کفار نے تمہارے اوپر اور نیچے سے چڑھائی کی اور تمہاری آنکھیں دشمنوں کو دیکھ کر پتھر اگئیں تھیں، حضرت عائشہؓ نے جواب دیا یہ جنگ خندق کے دن کا حال تھا۔

قَالَ لَمَّا حَفِرَ الْخَنْدَقُ رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا فَأَنْكَفَأْتُ إِلَى امْرَأَتِي فَقُلْتُ هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ فَأَتَيْتُ رَأَيْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جَرَابًا فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ وَلَنَا بُهِيمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنْتُ الشَّعِيرَ فَفَرَعْتُ إِلَى فَرَاغِي وَ قَطَعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا تَفْضَحْنِي بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَنْ مَعَهُ فَحِثْنَهُ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَبَحْنَا بُهِيمَةً لَنَا وَطَحْنَا صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ كَانَ عِنْدَنَا فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرْنَا مَعَكَ فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنْ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سَوْرًا فَحَيَّ هَيَلَا بِكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْزِلَنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تُخْبِرَنَّ عَجِينَكُمْ حَتَّى آجِيَءَ فَحِثُّ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدُمُ النَّاسَ حَتَّى جِئْتُُ امْرَأَتِي فَقَالَتْ بِكَ وَبِكَ فَقُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتَ فَأَخْرَجَتْ لَهْ عَجِينًا فَبَصَقَ فِيهِ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَا إِلَى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ اذْءُ خَابِرَةٌ فَلْنُخْبِرْ مَعِيَ وَافْدَجِي مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوها وَهُمْ أَلْفٌ فَأَقْسِمُ بِاللَّهِ لَقَدْ أَكَلُوا حَتَّى تَرَكُوا وَانْحَرَفُوا وَإِنْ بُرْمَتَنَا لَتَغِطَّ كَمَا هِيَ وَإِنْ عَجِينَنَا لِيُخْبِرَ كَمَا هُوَ.

۱۲۷۲۔ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُهُ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ ؓ إِذْ جَاءَ وَكُمُ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَ إِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ قَالَتْ كَانَ ذَاكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ.

۱۲۷۳۔ مسلم بن ابراہیم، شعبہ، ابواسحاق، حضرت براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خندق کے دن بذات خود مٹی اٹھا رہے تھے، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شکم مبارک کو مٹی نے چھپا لیا تھا یا گرد آلود ہو گیا تھا اور آپ یہ اشعار پڑھ رہے تھے۔

تو اگر ہدایت نہ کرتا تو کہاں ملتی جنت
نہ پڑھتے ہم نمازیں اور نہ دیتے ہم زکوٰۃ
اب اتار ہم پر تسلی اے شہ و عالی صفات
پاؤں جما دے ہمارے، دے لڑائی میں ثبات
بے سبب ہم پر یہ دشمن ظلم سے چڑھ آئے ہیں
جب پکاریں وہ ہمیں سنتے نہیں ہم ان کی بات

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس آخری مصرعہ کو بلند آواز سے ادا فرما رہے تھے۔

۱۲۷۴۔ مسدد بن سرہد، یحییٰ بن سعید، شعبہ، حکم بن عتیہ، مجاہد، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے پروا ہو اسے مدد دی گئی ہے اور قوم عاد کو کچھوا ہوا سے ہلاک کیا گیا ہے۔

۱۲۷۵۔ احمد بن عثمان، شریح بن مسلمہ، ابراہیم بن یوسف، اپنے والد اور دادا ابواسحاق سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت براء بن عازبؓ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ جنگ احزاب یعنی خندق کے دن میں نے دیکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خندق کی مٹی ڈھور رہے تھے یہاں تک کہ شکم مبارک مٹی سے چھپ گیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ پر بال بہت تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابن رواحہؓ کے یہ اشعار پڑھتے جاتے اور مٹی اٹھاتے جاتے تھے۔

۱۲۷۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ التُّرَابَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتَّى أَعْمَرَ بَطْنَهُ أَوْاعَبَرَ بَطْنَهُ يَقُولُ
وَاللَّهِ لَوْلَا اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَأَنْزَلُنَا سَكِينَةً عَلَيْنَا
وَتَبَّتْ الْأَقْدَامُ إِنْ لَأَقَيْنَا
إِنَّ الْأَوَّلَى قَدْ بَعَّوْا عَلَيْنَا
إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَيْنَا
وَرَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ أَيْنَا أَيْنَا

۱۲۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصَرْتُ بِالْصَّبَا وَاهْلِكْتُ عَادَ بِالْدَّبُورِ.
۱۲۷۵۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ حَدَّثَنَا شَرِيحُ بْنُ مُسْلِمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ وَخَنْدَقِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُهُ يَنْقُلُ مِنْ تُرَابِ الْخَنْدَقِ حَتَّى وَارَى عَنَى الْعُبَارُ جِلْدَةَ بَطْنِهِ وَكَانَ كَثِيرُ الشَّعْرِ فَسَمِعْتُهُ يَرْتَجِرُ بِكَلِمَاتِ بْنِ رَوَاحَةَ وَهُوَ يَنْقُلُ مِنَ التُّرَابِ يَقُولُ

وَاللَّهِ لَوْلَا اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَأَنْزَلُنَا سَكِينَةً عَلَيْنَا
وَتَبَّتْ الْأَقْدَامُ إِنْ لَأَقَيْنَا

اے اللہ اگر تو ہدایت نہ کرتا اور فضل نہ فرماتا
تو ہم نہ صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑھتے
اے اللہ! ہمیں تسکین عطا فرما!
اور دشمنوں سے مقابلہ کے وقت ہمارے پاؤں جما دے

انہوں نے ہم پر ظلم کیا ہے
اگر یہ ہم سے فتنہ کریں گے تو ہم نہیں مانیں گے
پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخر مصرعہ کھینچ کر پڑھتے تھے۔

۱۲۷۶۔ عبدہ بن عبد اللہ، عبد الصمد بن عبد الوارث، عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر کہتے تھے کہ سب سے پہلے میں جس جنگ میں شریک ہوا وہ خندق کا دن تھا یعنی جنگ خندق تھی۔

۱۲۷۷۔ ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، معمر زہری، سالم بن عبد اللہ بن دینار حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں ام المومنین حضرت حفصہؓ کے پاس گیا، تو ان کے بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا میں نے کہا تم دیکھتی ہو کہ لوگوں نے یہ کیا کیا ہے، مجھے تو حکومت سے کوئی چیز نہیں ملی، وہ فرمانے لگیں۔ تم جاؤ لوگوں سے ملاقات کرو، وہ تمہارا انتظار کر رہے ہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم جاؤ اور ان میں اختلاف پیدا ہو جائے، غرض ام المومنینؓ کے کہنے سے وہ چلے گئے آخر میں امیر معاویہؓ نے خطبہ پڑھا اور کہا اگر کوئی خلافت کے معاملہ میں کچھ کہنا چاہتا ہے، تو سامنے آئے۔ ہم اس سے اور اس کے باپ سے زیادہ مستحق ہیں، حبیب بن مسلمہ نے کہا کہ آپؓ نے امیر معاویہؓ کو جواب کیوں نہیں دیا، ابن عمرؓ نے کہا کہ میں چاہتا تھا کہ معاویہؓ سے جواب میں کہوں کہ اس معاملہ میں تم سے اور تمہارے باپ سے زیادہ مستحق وہ ہے جو اسلام کی خاطر تم سے جنگ کر چکا ہو، (۱) مگر میں خوں ریزی کے خوف سے خاموش ہو کر جنت کے ثواب پر قناعت کر گیا، حبیب نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کو فساد سے بچالیا، اس حدیث کو محمود بن غیلان نے بھی عبد الرزاق سے روایت کیا ہے، اس میں نسوانہا کی جگہ نوساتہا ہے۔

إِنَّ الْأَوَّلَىٰ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
وَإِنْ أَرَادُوا فِتْنَةً أَيْنَا
قَالَ ثُمَّ يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ بِأَجْرِهَا
۱۲۷۶۔ حَدَّثَنِي عَبْدُهُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ أَوَّلُ
يَوْمٍ شَهِدْتُهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ.

۱۲۷۷۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا
هَشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَ أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ
عُكْرَمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ
عَلَى حَفْصَةَ وَ نَوَسَاتِهَا تَنْطَفُ فُلْتُ قَدْ كَانَ
مِنْ أَمْرِ النَّاسِ مَا تَرَيْنَ فَلَمْ يَجْعَلْ لِي مِنَ الْأَمْرِ
شَيْءٌ فَقَالَتْ الْحَقُّ فَإِنَّهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ وَ أَخْشَى
أَنْ يَكُونُ فِي إِحْيَاسِكَ عَنْهُمْ فُرْقَةٌ فَلَمْ تَدْعُهُ
حَتَّى ذَهَبَ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ خَطَبَ مُعَاوِيَةَ
قَالَ مَنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَتَكَلَّمَ فِي هَذَا الْأَمْرِ
فَلْيُطْلِعْ لَنَا قَوْلَهُ فَلَنَحْنُ أَحَقُّ بِهِ مِنْهُ وَ مِنْ أَبِيهِ
قَالَ حَبِيبُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَهَلَّا أَجَبْتَهُ قَالَ عَبْدُ
اللَّهِ فَحَلَلْتُ حَبَوْتِي وَ هَمَمْتُ أَنْ أَقُولَ أَحَقُّ
بِهَذَا الْأَمْرِ مِنْكَ مَنْ قَاتَلَكَ وَ أَبَاكَ عَلَى
الْإِسْلَامِ فَخَشِيتُ أَنْ أَقُولَ كَلِمَةً تَفَرِّقُ بَيْنَ
الْجَمْعِ وَ تَسْفِكُ الدَّمَ وَ يُحْمَلُ عَنِّي غَيْرُ
ذَلِكَ فَذَكَرْتُ مَا أَعَدَّ اللَّهُ فِي الْجَنَانِ قَالَ
حَبِيبٌ حَفِظْتُ وَ عُصِمْتُ قَالَ مَحْمُودٌ عَنْ
عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَ نَوَسَاتِهَا.

۱۲۷۸۔ ابو نعیم، سفیان، ابو اسحاق، سلیمان بن صرد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

۱۲۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ

(۱) اس میں حضرت ابن عمرؓ نے اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ تم سے زیادہ مستحق حضرت علیؓ ہیں، جو کہ جنگ احد و خندق وغیرہ میں حضرت معاویہؓ اور ان کے والد حضرت ابوسفیان سے جہاد کر چکے ہیں۔

احزاب کے دن فرمایا، اب ہم ہی ان پر چڑھائی کیا کریں گے، وہ ہم پر چڑھائی نہیں کر سکیں گے۔

۱۲۷۹۔ عبد اللہ بن محمد، یحییٰ بن آدم، اسرائیل، ابواسحاق، سلیمان بن مرد سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے تھے کہ جب جنگ خندق کے دن کافر اپنے اپنے ملک کو لوٹ گئے اور میدان صاف ہو گیا، تو میں نے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ اب آج سے ہم بھی ان پر چڑھائی کر کے جائیں گے اور لڑیں گے، وہ ہم پر چڑھائی نہیں کر سکتے۔

۱۲۸۰۔ اسحاق بن منصور، روح بن عبادہ، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، عبیدہ سلمانی، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کے دن فرمایا، اے اللہ! کافروں کے گھر اور ان کی قبریں آگ سے بھر دے، کیونکہ انہوں نے ہمیں بیچ کی نماز نہ پڑھنے دی اور سورج ڈوب گیا (بوجہ مشغولیت جنگ)۔

۱۲۸۱۔ کئی بن ابراہیم، ہشام بن حسان، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ خندق کے دن حضرت عمرؓ بن خطاب سورج ڈوبنے کے بعد کافروں کو برا کہتے ہوئے تشریف لائے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! میں عصر کی نماز ادا کرنے نہ پایا تھا اور سورج ڈوب گیا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخدا میں نے بھی نماز نہیں پڑھی، پھر ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وادی بطنج میں آئے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم نے وضو کیا سورج غروب ہو چکا تھا پہلے عصر کی نماز پڑھائی پھر مغرب کی پڑھائی۔

۱۲۸۲۔ محمد بن کثیر، سفیان، محمد بن منکدر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، جنگ احزاب کے دن کون ہے؟ جو کفار قریش کی خبر لائے، زبیرؓ نے کہا میں ہوں، پھر فرمایا کون ہے جو ہم کو قوم کی خبر لا کر دے، زبیرؓ نے کہا میں ہوں، پھر فرمایا کون ہے جو قوم بنی قریظہ کی خبر لائے، زبیرؓ بن عوام نے کہا میں ہوں پھر حضور اکرم

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ نَغْرُوهُمْ وَلَا يَغْرُؤُنَا .

۱۲۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَقَ يَقُولُ سَمِعْتُ سَلِيمَانَ بْنَ صُرْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حِينَ أَجَلَ الْأَحْزَابِ عَنْهُ إِلَّا نَغْرُوهُمْ وَلَا يَغْرُونَا نَحْنُ نَسِيرُ إِلَيْهِمْ .

۱۲۸۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا رَوْحُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ مَلَأَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ .

۱۲۸۱۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ جَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كَذَبْتُ أَنْ أَصَلَيْتُ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَغْرُبَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَتَرَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْطَحَاءَ فَنَوْضًا لِلصَّلَاةِ وَتَوْضًا نَالَهَا فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ .

۱۲۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا ثُمَّ قَالَ مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيَّ وَإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرِ .

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر پیغمبر کا حواری (رفیق خاص) ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر بن عوام ہے۔

۱۲۸۳۔ قتیبہ بن سعید، لیث بن سعید، سعید بن ابی سعید، اپنے والد سے وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعائیہ کلمات ارشاد فرماتے تھے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، جس نے اپنے لشکر کو غلبہ عطا فرمایا اور اپنے بندے کی مدد کی اور جماعت کفار کو مغلوب کیا، اس کی ذات بے مثل ہے باقی ہر شے کو فنا ہے۔

۱۲۸۴۔ محمد بن سلام ہیکندی، مروان بن معاویہ فزاری، عبدہ اسماعیل بن ابی خالد، حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان کو کہتے سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کافروں کی جماعت کے لئے بددعا فرماتے تھے، اور اس طرح ارشاد فرماتے تھے کہ اے اللہ کتاب کو نازل کرنے والے! کافروں کی جماعت کو شکست دے، یا اللہ ان کو شکست دے اور ان کے قدم اکھیر دے۔

۱۲۸۵۔ محمد بن مقاتل، عبد اللہ بن مقاتل، موسیٰ بن عقبہ، سالم بن عبد اللہ اور نافع دونوں حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حج، جہاد یا عمرہ سے واپس آتے تو پہلے تین بار اللہ اکبر! فرماتے پھر اس طرح ارشاد فرماتے کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں ہے، وہی بادشاہ ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں، وہ سب کچھ کر سکتا ہے، ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں، تو یہ عبادت اور سجدہ کرنے والے ہیں ہم اپنے مالک کے شکر گزار ہیں، اس نے اپنا وعدہ پورا کر دیا اور اپنے بندے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد فرمائی اور کافروں کو شکست دی اور مغلوب کیا۔

باب ۴۹۸۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جنگ خندق سے واپس آنا اور یہود ان بنی قریظہ پر چڑھائی کرنا اور ان کا محاصرہ کرنا۔

۱۲۸۶۔ عبد اللہ بن ابی شیبہ، ابن نمیر، ہشام بن عروہ، اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ

۱۲۸۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ أَعَزُّ جُنْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَغَلَبَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهُ.

۱۲۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ وَعَبْدَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ اللَّهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ.

۱۲۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ وَنَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنَ الْغَزْوِ أَوْ الْحَجِّ أَوْ الْعُمْرَةِ يَبْدَأُ فَيَكْبُرُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ابْنُونَ تَأْتِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللَّهُ وَعْدُهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ.

۴۹۸ باب مَرْجِعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَحْزَابِ وَمَخْرَجِهِ إِلَى بَنِي قَرْيَظَةَ وَمُحَاصَرَتِهِ إِيَّاهُمْ.

۱۲۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخُدُقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاعْتَسَلَ أَنَاهُ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللَّهُ مَا نَزَعْنَاهُ فَأَخْرَجَ إِلَيْهِمْ قَالَ فَإِلَى آيَنٍ قَالَ هَهُنَا وَآشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ.

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ خندق سے واپس آئے، ہتھیار اتارے، غسل کیا، پھر حضرت جبریل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہتھیار کھول دیئے مگر ہم فرشتوں نے واللہ ابھی تک ہتھیار نہیں اتارے، چلئے ان پر حملہ کریں (۱) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کس پر؟ جبریل علیہ السلام نے اشارہ سے کہا کہ بنی قریظہ پر، چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف تشریف لے گئے۔

۱۲۸۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ ابْنُ أَنُظْرٍ إِلَى الْعُبَارِ سَاطِعًا فَبَيْنَ رُفَاقٍ بَنِي غَنَمٍ مَرَّ بِجَبْرِيلَ حِينَ صَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ.

۱۲۸۷۔ موسیٰ بن اسماعیل، جریر بن حازم، حمید بن ہلال، انسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں لشکر جبریل علیہ السلام کا گرد و غبار اب تک بنی غنم میں اڑتے ہوئے دیکھ رہا ہوں، یہ اس وقت کی بات ہے جب کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ بنی قریظہ کی طرف گئے تھے۔

۱۲۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدُ الْعَصْرِ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَأَذْرَكَ بَعْضُهُمُ الْعَصَرَ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ لَا نُصَلِّي حَتَّى نَأْتِيَهَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ نُصَلِّي لَمْ يَرِدْ مِنَّا ذَلِكَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَعْنِفْ وَاحِدًا مِنْهُمْ.

۱۲۸۸۔ عبد اللہ بن محمد بن اسماء، جویریہ بن اسماء، نافع، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا، جنگ خندق کے دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں ہر کوئی نماز عصر بنی قریظہ کے پاس پہنچ کر پڑھے، مگر نماز کا وقت راستہ ہی میں آگیا۔ کچھ لوگوں نے کہا ہم تو وہیں پہنچ کر نماز پڑھیں گے، بعض نے کہا کہ ہم تو پڑھ لیتے ہیں، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب یہ نہیں تھا کہ نماز قضا کر دی جائے، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ واقعہ بتایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سے کچھ نہیں فرمایا۔

۱۲۸۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَحَدَّثَنِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّحْلَاتِ حَتَّى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرَ وَإِنْ أَهْلَى أَمْرُونِي أَوْ آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْأَلَهُ الَّذِينَ

۱۲۸۹۔ عبد اللہ بن ابی الاسود، معتمر بن سلیمان (دوسری سند) امام بخاری خلیفہ بن خیاط، معتمر بن سلیمان وہ اپنے دادا سے اور وہ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انصار کھجور کے درخت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور ہدیہ پیش کیا کرتے تھے، آخر اللہ نے بنی قریظہ اور بنی نصیر پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح عنایت فرمائی، حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میرے گھر والوں نے مجھ کو حضور صلی اللہ

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے یہودیوں سے امن و صلح کا معاہدہ کیا ہوا تھا، لیکن یہودی برابر اسلام کی خلاف سازشوں میں لگے رہتے تھے، درپردہ تو ان کی طرف سے معاہدہ کی خلاف ورزی ہوتی رہتی تھی لیکن غزوہ خندق کے موقع پر بنو قریظہ نے بہت کھل کر قریش کا ساتھ دیا تھا اس لیے غزوہ خندق کے فوراً بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا کہ انہیں اب مہلت نہیں ملنی چاہیے۔

علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا کہ میں ان سے وہ درخت واپس مانگوں، جو آپ کو بطور ہدیہ دیئے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ درخت ام ایمن کو دے دیئے تھے، اتنے میں وہ آگئیں اور میری گردن میں کپڑا ڈال کر کہنے لگیں، اس خدا کی قسم جو معبود حقیقی ہے یہ درخت رسول پاک نے دیئے ہیں، اب تم کو واپس نہیں دیں گے، یا ایسا ہی کچھ کہا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے ام ایمن تم اتنے درخت ان کے بدلے لے لو، مگر وہ یہی کہے جا رہی تھی، بخدا میں نہیں دوں گی، حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا ان سے دس گنا لے لویا، اس نے کچھ ایسی ہی بات کہی۔

۱۲۹۰۔ محمد بن بشار، منذر، شعبہ، سعد بن ابراہیم، ابو امامہ، حضرت ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ بنی قریظہ سعد بن معاذ کے فیصلہ پر راضی ہو کر قلعہ سے اتر آئے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کو بلوایا، وہ گدھے پر بیٹھے ہوئے جب مسجد کے قریب آئے تو آپ نے انصار سے فرمایا: اٹھو! اپنے سردار کے لینے کے لئے پایہ فرمایا کہ اٹھو! اس کے لینے کو جو سب میں بہتر ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد سے فرمایا کہ بنی قریظہ تمہارے فیصلہ پر راضی ہو کر اتر آئے ہیں انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جو ان میں لڑائی کے قابل ہیں ان کو قتل کر دیا جائے اور عورتوں و بچوں کو قیدی بنا لیا جائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے خدا کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا یا بادشاہ کی مرضی کے مطابق۔

۱۲۹۱۔ زکریا بن یحییٰ، عبد اللہ بن نمیر، ہشام بن عروہ وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ سعد کو جنگ خندق میں حبان بن عوف ایک قریشی نے تیر مارا جو کہ ہفت اندام کی رگ میں لگا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے مسجد میں ایک خیمہ لگا دیا تاکہ ان کی دیکھ بھال کر سکیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ خندق سے واپس آئے، ہتھیار اتارے، غسل کیا کہ حضرت جبریل علیہ السلام آگئے اور اپنے سر سے گرد و غبار دور کر رہے تھے، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے ہتھیار اتار دیئے خدا کی قسم! میں نے ابھی تک نہیں کھولے، چلے بنی قریظہ کی طرف

كَانُوا اعْطَوْهُ اَوْ بَعْضَهُ وَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَعْطَاهُ اَمَّ اَيْمَنَ فَجَاءَتْ اُمَّ اَيْمَنَ وَ جَعَلَتِ الثُّوبَ فِي عُنُقِي تَقُولُ كَلَّا وَ الَّذِي لَا اِلَهَ اِلَّا هُوَ لَا يُعْطِيكُمْ وَ قَدْ اَعْطَانِيهَا اَوْ كَمَا قَالَتْ وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَكَ كَذَا وَ تَقُولُ كَلَّا وَ اللَّهُ حَتَّى اَعْطَاهَا حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ عَشْرَةَ امْثَالِهِ اَوْ كَمَا قَالَ.

۱۲۹۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اِمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيدٍ الْخَدْرِي يَقُولُ نَزَلَ اَهْلُ قَرْيَظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَارْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى سَعْدٍ فَاتَى عَلَى جِمَارٍ فَلَمَّا ذَلَنِي مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ لِاَنْصَارٍ قُومُوا اِلَى سَيِّدِكُمْ اَوْ خَيْرِكُمْ فَقَالَ هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ فَقَالَ تَقْتُلُ مَقَاتِلَهُمْ وَ تَسْبِي ذَرَارِيَهُمْ قَالَ قَضَيْتَ بِحُكْمِ اللَّهِ وَ رَبِّمَا قَالَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ.

۱۲۹۱۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اُصِيبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ جَبَّانُ بْنُ الْعِرْفَةِ رَمَاهُ فِي الْاَكْحَلِ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُوذَهُ مِنْ قَرِيبٍ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَضَعَ السَّلَاحَ وَ اغْتَسَلَ فَاتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ

چلیں، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاکر بنی قریظہ کو گھیر لیا، آخر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ پر راضی ہو کر بنو قریظہ قلعہ سے اتر آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سعد جو فیصلہ کر دیں منظور کر لو، پھر سعد آئے اور انہوں نے کہا کہ میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ جو لڑائی کے لائق ہیں، ان کو قتل کر دیا جائے اور بچوں اور عورتوں کو قیدی بنالیا جائے، انہیں لونڈی غلام بنایا جائے اور ان کا مال مسلمانوں میں تقسیم کر دیا جائے، ہشام کہتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے بتایا کہ سعدؓ نے زخمی ہونے کے بعد دعا کی کہ اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ مجھ کو کسی قوم سے اور خصوصاً اس قوم سے جس نے تیرے رسول کو جھوٹا کہا اور مکہ سے نکال دیا لڑنے سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں، اے اللہ میں جانتا ہوں کہ تو نے ہماری اور ان کی لڑائی ختم کر دی، پھر بھی اگر کوئی لڑائی باقی ہو تو مجھے تو زندہ رکھ تاکہ تیری راہ میں میں ان سے جہاد کروں اور اگر تیری طرف سے لڑائی کا سلسلہ بند کر دیا گیا ہو تو پھر میرے زخم کو جاری کر دے تاکہ میں اسی میں شہید ہو جاؤں (۱) چنانچہ ان کے سینہ سے خون جاری ہو گیا جو ڈیرہ سے بہ کر مسجد میں آ رہا تھا، لوگ ڈر گئے اور بنی غفار سے پوچھنے لگے کہ یہ تمہارے خیمہ سے کیا بہہ کر آ رہا ہے، پھر معلوم ہوا کہ حضرت سعدؓ کے زخم سے خون بہہ رہا ہے آخر وہ اسی میں فوت ہو گئے۔

قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللَّهَ مَا وَضَعْتَهُ أُخْرِجَ إِلَيْهِمْ قَالَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَيْنِ فَأَشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ فَأَتَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَزَلُّوا عَلَى حُكْمِهِ فَرَدَّ الْحُكْمَ إِلَى سَعْدٍ قَالَ قَاتَيْنِ أَحْكُمْ فِيهِمْ أَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَأَنْ تُسَبَى النِّسَاءُ وَالْذُرِّيَّةُ وَأَنْ تُقَسَمَ أَمْوَالُهُمْ قَالَ هِشَامٌ فَأَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَعْدًا قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أُجَاهِدَهُمْ فَبِكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَبُوا رَسُولَكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْرَجُوا قَاتَيْنِ أَظُنُّ إِنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَإِنْ كَانَ لَقِيَ مِنْ حَرْبٍ قُرَيْشٍ شَيْءٌ فَأَبْقِنِي لَهُ حَتَّى أُجَاهِدَهُمْ فَبِكَ وَإِنْ كُنْتُ وَضَعْتُ فَأُفْجِرْهَا وَاجْعَلْ مَوْتِي فِيهَا فَأَنْفَجَرْتُ مِنْ لَبْتِهِ فَلَمْ يُرْعَهُمْ وَفِي الْمَسْجِدِ خِيَمَةً مِنْ بَنِي غِفَارٍ إِلَّا الدَّمُ يَسِيلُ إِلَيْهِمْ فَقَالُوا يَا أَهْلَ الْخِيَمَةِ مَا هَذَا الَّذِي يَأْتِينَا مِنْ قَبْلِكُمْ فَأَذَا سَعْدٌ يَغْدُوا جُرْحَهُ دَمًا فَمَاتَ مِنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

۱۲۹۲۔ حجاج بن منہال، شعبہ، عدی بن ثابت، حضرت براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسان بن ثابتؓ سے فرما رہے تھے، مشرکوں کی ہجو کرو، جبریل علیہ السلام تمہاری مدد پر ہیں (دوسری سند) ابراہیم بن طہمان، شیبانی، عدی بن ثابت نے حضرت براء بن عازبؓ سے اتنا اور بڑھایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کے دن حسان بن ثابت سے اس طرح فرمایا کہ مشرکوں کی ہجو کرو، جبریل علیہ السلام تمہاری مدد پر موجود ہیں۔

۱۲۹۲۔ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ سَمِيعٍ الْبَرَاءُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَسَّانٍ أَهْجُهُمْ أَوْ حَاجِهِمْ وَجَبْرِيلُ مَعَكَ وَزَادَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَدِيٍّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ لِحَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ أَهْجِ الْمُشْرِكِينَ فَإِنَّ جَبْرِيلَ مَعَكَ.

(۱) بظاہر یہ موت کی تمنا نظر آتی ہے، لیکن دراصل یہ شہادت کی آرزو ہے کہ اگر تو اس کے بعد کوئی لڑائی ہے تو اے اللہ مجھے اس میں شرکت کا موقع عطا فرمائیے اگر نہیں تو اسی زخم کو میری شہادت کا ذریعہ بنادیتے۔

باب ۴۹۹۔ غزوہ ذات الرقاع، یہ جنگ قبیلہ محارب سے ہوئی، جو نصفہ کی اولاد تھی اور نصفہ ثعلبہ کی اولاد میں سے تھے، جو قبیلہ غطفان کی ایک شاخ ہے، اس لڑائی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نخلستان میں جا کر اترے تھے، یہ لڑائی جنگ خیبر کے بعد ہوئی، کیونکہ ابو موسیٰ خیبر کے بعد حبش سے آئے ہیں اور عبد اللہ بن رجا نے کہا ہم کو عمران نے ان کو یحییٰ بن کثیر نے اور ان کو ابو سلمہ نے، وہ جابر بن عبد اللہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو نماز خوف ساتویں غزوہ ذات الرقاع میں پڑھائی، ابن عباس کہتے ہیں کہ آنحضرت نے نماز خوف ذی قرد میں پڑھی، مگر بن سوادہ نے کہا مجھ سے زیاد بن نافع نے ان کو ابو موسیٰ سے وہ جابر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محارب اور ثعلبہ کی لڑائی میں نماز خوف پڑھائی، ابن اسحاق و ہب بن کيسان سے وہ حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نخل سے ذات الرقاع کی لڑائی میں گئے، وہاں غطفان ملے، مگر لڑائی نہیں ہوئی، ہر ایک ایک دوسرے کو ڈراتا رہا، اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز پڑھائی، یزید بن ابی عبید نے سلمہ بن اکوع سے کہا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرد کے دن جہاد میں شریک ہوا۔

۴۹۹ بَابُ غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ وَهِيَ غَزْوَةُ مُحَارِبٍ خَصْفَةَ مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ مِنْ غُطَفَانَ فَتَزَلَّ نَحْلًا وَهِيَ بَعْدَ خَيْبَرَ لِأَنَّ أَبَا مُوسَى جَاءَ بَعْدَ خَيْبَرَ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ الْعَطَارُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ فِي الْخَوْفِ فِي غَزْوَةِ السَّابِغَةِ غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَوْفَ بِذِي قَرْدٍ وَقَالَ بَكْرُ بْنُ سَوَادَةَ حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ جَابِرًا حَدَّثَهُمْ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ يَوْمَ مُحَارِبٍ وَثَعْلَبَةَ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ سَمِعْتُ جَابِرًا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذَاتِ الرِّقَاعِ مِنْ نَحْلِ فَلَقِيَ جَمْعًا مِنْ غُطَفَانَ فَلَمْ يَكُنْ قِتَالًا وَآخَافَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَتَيِ الْخَوْفِ وَقَالَ يَزِيدُ عَنْ سَلَمَةَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقَرْدِ.

۱۲۹۳۔ محمد بن علاء ابو اسامہ، یزید بن عبد اللہ اپنے دادا ابی بردہ سے وہ حضرت ابو موسیٰ اشعرئی سے روایت کرتے ہیں کہ ہم چھ آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک لڑائی کے لئے نکلے، ہم سب کے پاس صرف ایک ہی اونٹ تھا، باری باری سوار ہوتے۔ چلتے

۱۲۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ وَنَحْنُ سِتَّةٌ

چلتے پاؤں پھٹ گئے اور میرے تو ایک پیر سے خون بھی بہنے لگا، آخر کیا کرتے اپنے پاؤں پر پرانے کپڑے (چتھرے) لپیٹ لئے، اسی وجہ سے اس لڑائی کو ذات الرقاع کہا جاتا ہے یعنی چتھرے والی لڑائی کہ پیر پر چتھرے باندھے تھے، ابو موسیٰ نے یہ حدیث بیان تو کر دی مگر ان کو اس کا بیان کرنا اچھا معلوم نہیں ہوا، کہنے لگے میں پسند نہیں کرتا کہ اپنے اعمال میں سے کسی کو ظاہر کروں۔

نَفَرٍ بَيْنَنَا بَعِيرٌ نَعْتَبُهُ فَتَقَبَّتْ أَقْدَامُنَا وَ نَفَبَتْ قَدَمَانِي وَسَقَطَتْ أَظْفَارِي وَ كُنَّا نَلْفُ عَلَى أَرْجُلِنَا الْفَرْقِ فَسَمِعْتُ عَزْوَةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ لِمَا كُنَّا نَعْصِبُ مِنَ الْخَرَقِ عَلَى أَرْجُلِنَا وَ حَدَّثَ أَبُو مُوسَى بِهِذَا ثُمَّ كَرِهَ ذَلِكَ قَالَ مَا كُنْتُ أَصْنَعُ أَنْ أَذْكُرَهُ كَأَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَكُونَ شَيْءٌ مِنْ عَمَلِهِ أَفْشَاهُ.

۱۲۹۴۔ قثمیہ بن سعید، امام مالک، یزید بن رومان، صالح بن خوات سے روایت کرتے ہیں جو کہ ذات الرقاع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر تھے کہ نماز خوف کے لئے ایک گروہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صف باندھی اور ایک گروہ دشمن کے مقابلہ پر موجود رہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گروہ کو ایک رکعت پڑھائی، پھر خاموش کھڑے رہے، مقتدی اپنی دوسری رکعت پوری کر کے لوٹ گئے اور دشمن کے مقابلہ میں جم گئے، پھر دوسرا گروہ آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بھی ایک رکعت پڑھائی پھر خاموش بیٹھے رہے، مقتدیوں نے ایک رکعت خود پوری کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ سلام پھیرا، معاذ بن ہشام نے کہا ہم سے ہشام دستوائی نے ابی الزبیر سے وہ جابر سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نخل میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، پھر نماز خوف کا ذکر کیا، جیسا کہ اوپر گزرا، امام مالک نے فرمایا صلوۃ الخوف کی سب سے عمدہ یہی روایت میں نے سنی، معاذ بن ہشام کے ساتھ اس حدیث کو لیث بن سعد، انہوں نے زید بن اسلم وہ قاسم بن محمد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم نے خوف کی نماز غزوہ بنی انمار میں پڑھی۔

۱۲۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَاتٍ عَمَّنْ شَهِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَّى صَلَاةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَ طَائِفَةٌ وَجَّاهُ الْعَدُوَّ فَصَلَّى بِالنَّبِيِّ مَعَهُ رُكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَاتَّمُوا لِأَنفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَصَفُّوا وَجَّاهُ الْعَدُوَّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْآخَرَى فَصَلَّى بِهِمُ الرُّكْعَةَ الَّتِي بَقِيََتْ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَ اتَّمُوا لِأَنفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ وَقَالَ مُعَاذُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَخْلٍ فَذَكَرَ صَلَاةَ الْخَوْفِ قَالَ مَالِكٌ وَ ذَلِكَ أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ تَابَعَهُ اللَّيْثُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي أَنْمَارٍ.

۱۲۹۵۔ مسدد، یحییٰ بن سعید قطان، یحییٰ بن سعید انصاری، قاسم بن محمد صالح، بن خوات، سہل بن ابی حمزہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ صلوۃ خوف کا طریقہ یہ ہے کہ امام قبلہ کو منہ کر کے کھڑا ہو اور ایک گروہ مسلمانوں کا امام کے پیچھے اور ایک گروہ دشمن کے مقابل کھڑا رہے، جو امام کے پیچھے ہیں ان کے ہمراہ ایک رکعت پڑھے (اور خاموش کھڑا رہے) مقتدی اپنی دوسری رکعت

۱۲۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ يَقُومُ الْإِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَ طَائِفَةٌ مَعَهُ وَ طَائِفَةٌ مِنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ وَ جُوهُهُمْ إِلَى الْعَدُوِّ فَيَصِلُ بِالَّذِينَ مَعَهُ رُكْعَةً

پڑھ لیں اور دشمنوں کے مقابلہ پر چلے جائیں، پھر وہ لوگ آئیں اور امام ایک رکعت ان کے ساتھ پڑھے، اب امام کی دور رکعت ہو گئیں، مقتدی اپنی رکعت دو سجدوں کے ساتھ پڑھیں، پھر امام اور یہ سب ایک ساتھ سلام پھیریں۔

۱۲۹۶۔ مسد، یحییٰ، شعبہ، عبد الرحمن، قاسم بن محمد صالح، بند خوات، حضرت سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی حدیث روایت کرتے ہیں۔

۱۲۹۷۔ محمد بن عبید اللہ، ابن ابی حازم، یحییٰ، قاسم بن محمد، صالح بن خوات، حضرت سہلؓ سے روایت کرتے ہیں کہ سہل نے مجھے اپنا قول جس کا اوپر ذکر ہوا ہے بیان کیا۔

۱۲۹۸۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، سالم، حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ نجد کے جہاد میں، میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا ہم لوگ دشمن کے مقابل کھڑے ہوئے اور صفیں باندھیں۔

۱۲۹۹۔ مسد، یزید بن زریج، معمر، زہری، سالم بن عبد اللہ، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ کو نماز پڑھائی اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابل رہا، جب وہ اپنے ساتھیوں کی جگہ چلے گئے، تو دوسرا گروہ آگیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھی ایک رکعت پڑھائی اور پھر سب کے ساتھ سلام پھیرا، انہوں نے کھڑے ہو کر اپنی ایک رکعت مکمل اور تمام کر لی تھی۔

۱۳۰۰۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، سنان، ابو سلمہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف جہاد کیا تھا۔

۱۳۰۱۔ اسماعیل، ان کے بھائی، سلیمان، محمد بن ابی عتیق، ابن شہاب، سنان بن ابی سنان الدولی، حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جابرؓ نے ان سے کہا کہ ہم نے رسول اکرم صلی اللہ

ثُمَّ يَقُومُونَ فَيَرْكَعُونَ لِأَنفُسِهِمْ رَكْعَةً وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ فِي مَكَانِهِمْ ثُمَّ يَذْهَبُ هَؤُلَاءِ إِلَى مَقَامِ أُولَئِكَ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً فَلَهُ بُنْتَانٌ ثُمَّ يَرْكَعُونَ وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ.

۱۲۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حُمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۲۹۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَحْيَى سَمِعَ الْقَاسِمَ أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ خَوَاتٍ عَنْ سَهْلِ حَدَّثَهُ قَوْلَهُ.

۱۲۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ نَحْدِ قَوَارِزِ الْعَدُوِّ فَصَفَفْنَا لَهُمْ.

۱۲۹۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ وَ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى مَوَاجِهَةً الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوا فِي مَقَامِ أَصْحَابِهِمْ فَحَاءَ أُولَئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَامَ هَؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ وَقَامَ هَؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ.

۱۳۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَنَانٌ وَ أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ جَابِرًا أَخْبَرَنَا أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ نَحْدِ.

۱۳۰۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانَ الدَّوْلِيِّ عَنْ

علیہ وسلم کے ہمراہ نجد میں جہاد کیا پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے، تو میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ واپس آیا، پھر ایک ایسے جنگل میں دوپہر ہو گئی، جس میں بہت کانٹے تھے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہیں اتر گئے، وہ لوگ جنگل میں درخت تلاش کرنے لگے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھنے درخت کے نیچے آرام کرنے لگے اور تلوار کو اس درخت کے ساتھ لٹکادیا، حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ابھی سوئے ہوئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو پکارا، ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے، کیا دیکھتے ہیں کہ ایک دیہاتی (اعرابی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سو رہا تھا اور اس نے سونے کی حالت میں میرے اوپر تلوار کھینچ لی، میں اس وقت اٹھ بیٹھا، تو یہ کہنے لگا اب تم کو میرے ہاتھ سے کون بچائے گا؟ میں نے جواب دیا اللہ! دیہاتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کچھ سزا نہیں دی (۱) اور یہ واقعہ بیان فرماتے رہے۔

ابان کہتے ہیں ہم سے یحییٰ بن کثیر نے ان سے حضرت جابرؓ نے کہا کہ جنگ ذات الرقاع میں ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے جب کوئی سایہ دار درخت ملتا تو ہم اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چھوڑ دیتے ایک مشرک نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی درخت میں لٹکی ہوئی تلوار کھینچ لی اور کہا! تم مجھ سے ڈرتے ہو یا نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا نہیں۔ اس نے کہا تم کو آج مجھ سے کون بچائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ! اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ڈانٹا اور دھکایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں پھر وہ ہٹ گئے۔ دشمن کے سامنے چلے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے گروہ کو دو رکعتیں پڑھائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چار ہوئیں دو فرض، دو نفل اور لوگوں کی دو دو رکعتیں ہوئیں۔ مسدد کہتے ہیں کہ ابو عوانہ، ابو لبشر نے اس کا نام غورث بن

جابر بن عبد اللہ أخبرہ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهُ فَأَدْرَكَهُمْ الْقَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِصَاةِ فَتَزَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْعِصَاةِ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ وَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَةٍ فَعَتَنَ بِهَا سَيْفَهُ قَالَ جَابِرٌ فَنِمْنَا نَوْمَةً ثُمَّ إِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونَا فَجِئْنَا فَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِي جَالِسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا اخْتَرَطَ سَيْفِي وَ أَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْفَظْتُ وَهُوَ فِي يَدِي صَلَّاتًا فَقَالَ لِي مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قُلْتُ اللَّهُ فَهَا هُوَ جَالِسٌ ثُمَّ لَمْ يُعَاقِبْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

وَقَالَ أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَاتِ الرِّقَاعِ فَإِذَا أَتَيْنَا عَلَى شَجَرَةٍ ظَلِيلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَسَيْفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَلَّقٌ بِالشَّجَرَةِ فَأَخْطَرْتُهُ فَقَالَ تَحَافُنِي قَالَ لَا قَالَ فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ قَالَ اللَّهُ أَفْتَهَدَدُ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى بِطَائِفَةٍ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ تَأَخَّرُوا وَصَلَّى بِالطَّائِفَةِ الْأُخْرَى رَكَعَتَيْنِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ وَ لِلْقَوْمِ رَكَعَتَيْنِ وَقَالَ مُسَدَّدٌ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ اسْمُ الرَّجُلِ غَوْرَثُ

(۱) بعض روایات میں ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے انتقام نہیں لیا اور چھوڑ دیا تو وہ شخص بہت متاثر ہوا اور مسلمان ہو گیا، پھر اپنی قوم کے پاس گیا اور بہت سے لوگ اس کے ذریعہ سے ہدایت حاصل کرنے والے بنے۔

حارث بتایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جنگ محارب خصفہ کے لوگوں سے لڑی تھی ابو الزبیر، جابرؓ سے کہتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نخل میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز پڑھی۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کے جہاد میں خوف کی نماز پڑھی۔ حالانکہ ابو ہریرہ خیبر کے دنوں میں آنحضرت کے پاس آئے تھے۔

باب ۵۰۰۔ قصہ غزوہ بنی مصطلق، بنی مصطلق خزاعہ کی ایک شاخ ہے اس غزوہ کو مرسیع بھی کہتے ہیں کہ ابن اسحاق نے کہا کہ یہ جنگ ۶ھ میں اور موسیٰ بن عقبہ نے کہا کہ ۴ھ میں ہوئی اور نعمان بن راشد نے زہری سے روایت کی کہ تہمت حضرت عائشہؓ کا واقعہ اسی جنگ میں ہوا۔

۱۳۰۲۔ قتیبہ بن سعید، اسماعیل بن جعفر، ربیع بن ابی عبد الرحمن، محمد بن یحییٰ بن حبان، حضرت ابن مہریرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے مسجد نبویؐ میں حضرت ابو سعیدؓ خدریؓ کو دیکھا اور ان سے میں نے عزل کا مسئلہ دریافت کیا، آپ نے کہا کہ ہم غزوہ بنی مصطلق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، وہاں عرب کی باندیاں ہاتھ آئیں ادھر ہم کو عورتوں کی خواہش تھی اور بے عورت رہنا مشکل ہو رہا تھا، ہم عزل کرنا چاہتے تھے، مگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور یہ مسئلہ پوچھا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عزل نہ کرنے میں کیا برائی ہے اللہ تعالیٰ کے حکم میں جو جان قیامت تک آنے والی ہے وہ ضرور آکر رہے گی۔

۱۳۰۳۔ محمود، عبد الرزاق، معمر، زہری، ابی سلمہ، حضرت جابرؓ بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا ہم نجد کی جنگ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب دو پہر کا وقت آیا تو

بُنَ الْحَارِثِ وَقَاتَلَ فِيهَا مُحَارِبَ خَصْفَةَ وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَخْلٍ فَصَلَّى الْخَوْفَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ نَجْدٍ صَلَوَةَ الْخَوْفِ وَإِنَّمَا جَاءَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامَ خَيْبَرٍ.

۵۰۰ باب غَزْوَةُ بَنِي الْمُصْطَلِقِ مِنْ خُرَاعَةَ وَهِيَ غَزْوَةُ الْمُرَيْسِيعِ قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ وَ ذَلِكَ سَنَةَ سِتٍّ وَقَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ كَانَ حَدِيثُ الْإِفْكِ فِي غَزْوَةِ الْمُرَيْسِيعِ.

۱۳۰۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَرَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَحَلَسْتُ إِلَيْهِ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْعَزْلِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَصَبْنَا سَبِيًّا مِنْ سَبْيِ الْعَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ وَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَأَخْبَيْنَا الْعَزْلَ فَأَرَدْنَا أَنْ نَعَزَلَ وَكُنَّا نَعَزِلُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا قَبْلَ أَنْ نَسْأَلَ فَسَأَلَنَاهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَاتِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ إِلَّا وَهِيَ كَاتِنَةٌ.

۱۳۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سایہ دار درخت کے نیچے آرام کرنے لگے اور تلوار کو لٹکادیا ہم لوگ بھی ادھر ادھر درختوں کے نیچے سایہ کے لئے متفرق ہو گئے تھوڑی ہی دیر کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بلایا، ہم گئے اور دیکھا کہ ایک اعرابی پاس بیٹھا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس اعرابی نے میرے سوتے ہی آ کر تلوار میرے اوپر کھینچ لی، میں جاگ اٹھا یہ میرے سامنے تلوار تانے ہوئے کھڑا تھا اور کہہ رہا تھا۔ بتاؤ تم کو میرے ہاتھ سے کون بچا سکتا ہے؟ میں نے جواب دیا اللہ تعالیٰ۔ پھر تلوار کو نیام میں رکھ کر بیٹھ گیا دیکھ یہ بیٹھا ہے۔ جابرؓ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کوئی سزا نہیں دی۔

باب ۵۰۱۔ قصہ غزوہ بنی انمار (یہ ایک قبیلہ ہے)

۱۳۰۴۔ آدم بن ابی ایاس، ابن ابی وہب، عثمان بن عبید اللہ بن سراقہ، حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جنگ انمار میں سواری پر بیٹھے بیٹھے قبلہ کی طرف منہ کر کے نفل نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

باب ۵۰۲۔ قصہ افک، یعنی حضرت عائشہؓ پر تہمت لگانے کا بیان افک کا لفظ نجس اور نجس کی طرح ہے اور کہتے ہیں اس کو افکہم۔

۱۳۰۵۔ عبد العزیز بن عبد اللہ، ابراہیم بن سعد، صالح بن کیسان، ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ مجھ سے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے حدیث بیان کی کہ ان چاروں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ محترمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اس تہمت کا قصہ بیان کیا اور ان میں سے ہر ایک اس حدیث کا ایک ایک کلمہ روایت کرتے ہیں اور بعض کو بعض سے یہ حدیث زیادہ یاد تھی اور بیان کرنے میں بہت صحیح تھے۔ میں نے ہر ایک کی حدیث جو انہوں نے مجھ سے بیان کی یاد رکھی ہے چنانچہ یہ چاروں

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةً نَجِدٍ فَلَمَّا أَدْرَسَتْهُ الْفَائِلَةُ وَهُوَ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاءِ فَنَزَلَ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَاسْتَظَلَّ بِهَا وَاعْلَقَ سَيْفَهُ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الشَّجَرَةِ يَسْتَظِلُّونَ وَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ دَعَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْنَا فَإِذَا أَعْرَابِيٌّ قَاعِدٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ إِنَّ هَذَا أَنَا بِي وَأَنَا نَائِمٌ فَاحْتَرَطَ سَيْفِي فَاسْتَقِظْتُ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِي مُحْتَرِطٌ صَلَاتًا قَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قُلْتُ اللَّهُ فَشَامَهُ ثُمَّ قَعَدَ فَهُوَ هَذَا قَالَ وَلَمْ يَعَايَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۰۱۔ بَابُ غَزْوَةِ أَنْمَارٍ.

۱۳۰۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُنُبٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَاقَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ أَنْمَارٍ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ مُتَوَجِّهًا قِبَلَ الْمَشْرِقِ مُتَطَوِّعًا.

۵۰۲۔ بَابُ حَدِيثِ الْإِفْكِ وَالْإِفْكِ بِمَنْزِلَةِ النَّجَسِ وَالنَّجَسِ يُقَالُ إِفْكُهُمْ.

۱۳۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي شَهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَاصٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْنَا قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِي طَائِفَةٌ مِّنْ حَدِيثِهَا وَبَعْضُهُمْ كَانَ أَوْعَى لِحَدِيثِهَا مِنْ بَعْضٍ وَآبَتْ لَهُ أَفْتِصَاصًا وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ

حضرات بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر پر جانے کا قصد فرماتے تھے تو ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالتے تھے جن کا نام قرعہ میں نکلتا اس کو ساتھ لے جاتے تھے ایک مرتبہ قرعہ میں میرا نام آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنے ہمراہ لے گئے یہ وقت وہ تھا جب کہ پردہ کی آیات نازل ہو چکی تھیں چنانچہ میں پردہ کے ساتھ اونٹ کے ہودے میں سوار کرائی جاتی تھی اور اتاری جاتی تھی غرض کہ جب ہم رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ سے فارغ ہو کر واپس لوٹے اور مدینہ منورہ کے قریب پہنچ گئے تو رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چلنے کا حکم دیا تو میں رفع حاجت کی غرض سے گئی اور لشکر سے دور نکل گئی واپس آئی اور جب سوار ہونے کے لئے اپنی سواری کے قریب آئی تو کیا دیکھتی ہوں کہ میرا ہار جو خنزیر کا تھا وہ کہیں ٹوٹ کر گر پڑا ہے میں فوراً واپس لوٹی اور ہار تلاش کرنے لگی اس میں مجھے دیر ہو گئی جن لوگوں کے سپرد مجھے ہودے پر سوار کرنے کا کام تھا انہوں نے ہودے کو اٹھا کر اونٹ پر رکھ دیا اور سمجھے کہ شاید میں اپنے ہودے میں بیٹھی ہوں اس زمانہ میں عورتیں ہلکی ہوتی تھیں، کیونکہ غذا سادی اور غیر مرغین کھائی جاتی تھی اس لئے ہودہ اٹھانے والوں کو کچھ پتہ نہیں چلا دوسرے میں بہت کسم بھی تھی اس کے بعد وہ سب اونٹ لے کر چل دیئے۔ مجھے ہار اس وقت ملا جب کہ لشکر اپنے مقام سے روانہ ہو چکا تھا میں اپنی جگہ پر بیٹھ گئی اس خیال سے کہ جب لوگوں کو میرے رہ جانے کی خبر ہو گئی تو وہ ضرور تلاش کرنے کی غرض سے واپس آئیں گے، میں بیٹھے بیٹھے سو گئی۔ صفوان بن معطل سلمی جو بعد کو ذکوانی کے نام سے مشہور ہوئے وہ لشکر کے پیچھے پیچھے رہا کرتے تھے تاکہ گری پڑی چیزیں اٹھاتے ہوئے آئیں وہ صبح کو جب قریب پہنچے تو مجھے سوتا ہوا دیکھ کر پہچان لیا کیونکہ پردہ سے پہلے وہ مجھے دیکھ چکے تھے۔ اس نے زور سے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا تو میری آنکھ کھل گئی اور میں نے اپنی چادر سے اپنا منہ چھپا لیا خدا کی قسم! ہم دونوں نے کوئی بات نہیں کی اور نہ میں نے سوائے انا للہ کے کوئی بات اس سے سنی۔ صفوان نے اپنی

الْحَدِيثِ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا وَإِنْ كَانَ بَعْضُهُمْ أَوْحَى لَهُ مِنْ بَعْضٍ قَالُوا قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ فَأَيُّهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةِ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيهَا سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ فَكُنْتُ أُحْمَلُ فِي هَوْدَجِي وَأُنْزَلُ فِيهِ فَيَسِرُنَا حَتَّى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ تِلْكَ وَقَفَلْ دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ قَافِلِينَ أَذِنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ فَقُمْتُ حِينَ أَذْنُوا بِالرَّحِيلِ فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الْحَيْشَ فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى رَحْلِي فَلَمَسْتُ صَدْرِي فَإِذَا عَقْدٌ لِي مِنْ جَزَعِ أَظْفَارٍ قَدْ انْقَطَعَ فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عَقْدِي فَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ قَالَتْ وَأَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِينَ كَانُوا يُرْجَلُونِي فَاحْتَمَلُوا هَوْدَجِي فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعِيرِي الَّذِي كُنْتُ أَرْكَبُ عَلَيْهِ وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنِّي فِيهِ وَكَانَ النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا فَلَمْ يَهْبَلْنَ وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ إِنَّمَا يَأْكُلْنَ الْعُلُقَةَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَكْبِرِ الْقَوْمُ حِقَّةً بِالْهَوْدَجِ حِينَ رَفَعُوهُ وَحَمَلُوهُ وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيثَةَ السِّنِّ فَبَعَثُوا الْحَمَلَ فَسَارُوا وَوَجَدْتُ عَقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْحَيْشُ فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا مِنْهُمْ دَاعٍ وَلَا مُجِيبٌ فَتَيَمَّمْتُ مَنَزِلِي الَّذِي كُنْتُ بِهِ وَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ سَيَقْبِلُونِي فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنَزِلِي غَلَبَتْنِي عَيْنِي فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعْطِلِ السَّلْمِيُّ ثُمَّ الذُّكْوَانِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَيْشِ فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنَزِلِي فَرَأَى سَوَادَ

سواری سے اتر کر اس کے دست و پا کو باندھ دیا اور میں اس پر بیٹھ گئی صفوان آگے آگے اونٹ کو کھینچتا ہوا چلا اور ہم دو پہر کے قریب شدت کی گرمی میں لشکر میں پہنچ گئے اور وہ سب ٹھہرے ہوئے تھے۔ پھر جسے تہمت لگا کر ہلاک ہونا تھا وہ ہلاک ہوا۔ اور جو سب سے زیادہ محرک اس حرکت بہتان کا ہوا وہ منافقوں کے سردار عبداللہ بن ابی بن سلول تھا، عروہ کہتے ہیں مجھے معلوم ہوا ہے کہ عبداللہ بن ابی بن سلول کے پاس جب افک کا ذکر ہوتا تھا تو وہ اس کا اقرار کرتا تھا اور اس کو سنتا اور بیان کرتا تھا عروہ کہتے ہیں کہ بہتان لگانے والوں میں حضرت حسان بن ثابتؓ مسطح بن اثاثہ اور حمہ بنت جحش کے علاوہ کوئی بیان نہیں کیا کیا بانی کا مجھے کوئی علم نہیں ہے۔ مگر ان کی ایک جماعت ہے جس کے متعلق اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ہے والذی تولى کبرہ منهم له عذاب الیم یعنی جو ان کا سر غنہ ہے اس کے لئے دردناک عذاب ہے اور ان سب کا بڑا یہ ہی (عبداللہ بن ابی بن سلول ہے) عروہ کہتے ہیں کہ اگرچہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے تہمت لگائی تھی مگر حضرت عائشہؓ ان کو برا کہنا پسند نہیں کرتی تھیں اس لئے کہ یہ شعر حسانؓ ہی نے کہا ہے

میرا باپ دادا اور میری عزت و آبرو
سب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عزت کا بچاؤ ہیں
حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں مدینہ میں ایک مہینہ تک بیمار رہی اور لوگوں میں تہمت کے متعلق بات چیت ہوتی رہی اور میرا شک بڑھتا رہا اور قدرے اس وجہ سے زور پیدا ہوتا رہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بیماری میں پہلے کی طرح مہربان نہیں دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لاتے اور صرف اتنا دریافت کر کے چلے جاتے کہ اب تم کیسی ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس طرز عمل سے میری بیماری میں کچھ اضافہ ہوتا تھا، مجھے اس طوفان کی کوئی خبر نہیں تھی، غرض جب مجھے کچھ صحت ہوئی تو میں مسطح کی ماں کے ساتھ رفع حاجت کے لئے گئی اور ہم ہمیشہ راتوں کو جایا کرتے تھے، ایک رات کو جاتے پھر دوسری رات کو جاتے یہ اس وقت کی بات ہے جب کہ ہمارے گھروں کے قریب بیت الخلاء نہیں بنے

إِنْسَانٍ نَّأْتِمُ فَعَرَفْنِي حِينَ رَأَيْتُ وَكَانَ رَأْيِي قَوْلَ الْحَبَابِ فَاسْتَقِطْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ حِينَ عَرَفْنِي فَخَمَرْتُ وَجْهِي بِجِلْبَابِي وَاللَّهِ مَا تَكَلَّمْنَا بِكَلِمَاتٍ وَلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهِ وَهَوَى حَتَّى أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَوَطِئْتُ عَلَى يَدِهَا فَخَمَسْتُ إِلَيْهَا فَرَكِبْتُهَا فَأَنْطَلَقَ يَقُودُ بَنِي الرَّاحِلَةِ حَتَّى آتَيْنَا الْحَيْشَ مُوْغِرِينَ فِي نَحْرِ الرَّهْبِيرَةِ وَهُمْ نَزُولُ قَالَتْ فَهَلْكَ مَنْ هَلَكَ وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى كَبِيرَ الْإِفْكِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَنٍ سَلُولٌ قَالَ عُرْوَةُ أَخْبَرْتُ أَنَّهُ كَانَ يُشَاوِعُ وَيَتَحَدَّثُ فِيهِ عِنْدَهُ فَيَقْرَأُ وَيَسْتَمِعُهُ وَيَسْتَوْشِيهِ وَقَالَ عُرْوَةُ أَيْضًا لَمْ يُسَمِّ مِنْ أَهْلِ الْإِفْكِ أَيْضًا إِلَّا حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ وَ مِسْطَحُ بْنُ أَثَاثَةَ وَ حَمْمَةُ بِنْتُ جَحْشٍ فِي نَاسٍ آخَرِينَ لَا عِلْمَ لِي بِهِمْ غَيْرَ أَنَّهُمْ عُصْبَةٌ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَإِنَّ كَبِيرَ ذَلِكَ يَقُولُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَنٍ سَلُولٌ قَالَ عُرْوَةُ كَانَتْ عَائِشَةُ تَكْرَهُ أَنْ يُسَبَّ عِنْدَهَا حَسَّانُ وَ تَقُولُ إِنَّهُ الَّذِي قَالَ.

فَإِنَّ أَبِي وَ وَالِدَةَ وَ عِرْضِي لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وَقَاءُ
قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَاسْتَكَيْتُ حِينَ قَدِمْتُ شَهْرًا وَ النَّاسُ يُفِيضُونَ فِي قَوْلِ أَصْحَابِ الْإِفْكِ لَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ وَهُوَ يُرِيئُنِي فِي وَجْهِي إِنِّي لَا أَعْرِفُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّطْفَ الَّذِي كُنْتُ أَرَى مِنْهُ حِينَ اسْتَكَيْتُ إِنَّمَا يَدْخُلُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسَلِّمُ ثُمَّ يَقُولُ كَيْفَ تَبْكُمُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَذَلِكَ يُرِيئُنِي وَ لَا أَشْعُرُ بِالشَّرِّ حَتَّى خَرَجْتُ حِينَ نَفَعْتُ فَخَرَجْتُ مَعَ أُمِّ مِسْطَحٍ قَبْلَ الْمَنَاصِعِ وَ كَانَ مُتَبَرِّزَنَا وَ كُنَّا لَا نَخْرُجُ إِلَّا لَيْلًا إِلَى

تھے اور ہم عربوں کی عادت قدیمہ کی طرح اس کام کے لئے جنگل ہی میں جایا کرتے تھے کیونکہ گھروں میں بیت الخلاء کے بنانے سے ہم کو تکلیف رہتی ہے، میں اور مسطح کی ماں جو کہ ابوہم بن عبدالمطلب بن عبد مناف کی بیٹی تھی اور اس کی ماں صخر بن عامر کی بیٹی تھی اور وہ میرے والد حضرت ابو بکرؓ کی خالہ تھیں اور مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب اس کا بیٹا تھا ہم اس کے ساتھ گئے جب دونوں فارغ ہو کر لوٹے تو اس کا پیر راستہ میں چادر میں الجھا اور وہ گر پڑی اور مسطح کو برا کہا میں نے کہا ارے تم مسطح کو برا کہتی ہو وہ تو جنگ بدر میں شریک تھا اس نے کہا اے اللہ کی بندی! تم نے مسطح کی بات نہیں سنی، میں نے کہا کیا بات! تو اس نے وہ بات بیان کی یہ سن کر میری بیماری دگنی ہو گئی، میں گھر آئی اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دور ہی سے سلام علیک کے بعد مجھ سے پوچھا اور فرمایا کسی ہو؟ میں نے عرض کیا مجھے میرے ماں باپ کے گھر جانے کی اجازت دے دیجئے، میرا خیال تھا کہ میں ان کے پاس پہنچ کر اس بات کی تحقیق کر لوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت عطا کر دی میں گھر آئی اور اپنی ماں سے کہا ماں یہ لوگ کیا باتیں کر رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا بیٹی تم اس کا بالکل مت غم کرو، یہ تو شروع سے ہوتا چلا آیا ہے کہ جب کسی خوبصورت عورت کی سونکیں ہوتی ہیں اور شوہر کو اس سے کچھ زیادہ محبت ہوتی ہے، تو اس قسم کے فریب نکلتے رہتے ہیں، میں نے کہا سبحان اللہ! لوگ ایسے باتیں منہ سے نکالنے لگے، خیر میں رات بھر روتی رہی اور صبح ہو گئی نہ آنسو تھے اور نہ نیند آئی اس کے بعد آپؐ فرماتی ہیں کہ جب وحی الہی آنے میں دیر لگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ اور اسامہؓ کو بلایا اور اس معاملہ میں مشورہ کیا اسامہؓ جواز و اجازت مطہرات کی پاک دامنی سے واقف تھا، کہنے لگا یا رسول اللہ! حضرت عائشہؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہیں اپنے پاس ہی رکھئے، میں ان میں کوئی برائی نہیں دیکھتا۔ وہ نیک اور پاک دامن ہیں پھر حضرت علیؓ سے پوچھا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے لئے عورتوں کی کیا کمی ہے اور بھی بہت عورتیں موجود ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم بریرہ خادمہ سے دریافت کیجئے وہ سب قصہ بیان کر دے گی۔ حضرت

لَيْلٍ وَ ذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تَنْجِدَ الْكُفَّ قَرِيْبًا مِّنْ يُّوْتِنَا قَالَتْ وَ أَمَرْنَا أَمْرَ الْعَرَبِ الْأَوَّلِ فِي الْبَرِيَّةِ قِيلَ الْغَائِطُ وَ كُنَّا تَنَادِي بِالْكَفِّ أَنْ تَنْجِدَهَا عِنْدَ يُّوْتِنَا قَالَتْ فَأَنْطَلَقْتُ أَنَا وَ أُمُّ مِسْطَحٍ وَ هِيَ ابْنَةُ أَبِي رُهِمِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَ أُمُّهَا بِنْتُ صَخْرِ بْنِ عَامِرٍ خَالَةَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَ ابْنُهَا مِسْطَحُ بْنُ اثْنَاةَ بْنِ عَبَادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَ أُمُّ مِسْطَحٍ قِيلَ بَيْتِي حِينَ فَرَعْنَا مِنْ شَانِنَا فَعَنَّتْ أُمُّ مِسْطَحٍ فِي مِرْطَها فَقَالَتْ نَعَسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا بَعْثَ مَا قُلْتَ أَتَسْبِيْنِ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا فَقَالَتْ أَيْ هَتَّاهُ وَ لَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ قَالَتْ وَ قُلْتُ مَا قَالَ فَخَبَّرْتَنِي بِقَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ قَالَتْ فَازْدَدْتُ مَرَضًا عَلَى مَرَضِي فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ يَكُفُّمْ فَقُلْتُ لَهُ أَنَاذُنُ لِي أَنْ أَتِيَ أَبِي قَالَتْ وَ أُرِيدُ أَنْ أَسْتَيْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا قَالَتْ فَاذْنُ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِأُمِّي يَا أُمَّتَاهُ مَاذَا يَخْبَرُ النَّاسُ قَالَتْ يَا بِنْتُهُ هَوَيْتِي عَلَيْكَ فَوَ اللَّهُ لَقَلَّمَا كَانَتْ امْرَأَةً قَطُ وَ ضِئْمَةٌ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا لَهَا ضَرَّاءُ إِلَّا كَثُرْنَ عَلَيْهَا قَالَتْ فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ أَوْ لَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهَذَا قَالَتْ فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْثَجُلُ بَنُوْمٍ ثُمَّ أَصْبَحْتُ أَبْكِي قَالَتْ وَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلَبْتَ الْوَحْيَ يَسْأَلُهُمَا وَ يَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ قَالَتْ فَأَمَّا أُسَامَةُ فَأَشَارَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالَّذِي يَعْلَمُ

عائشہؓ فرماتی ہیں کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو طلب کیا اور فرمایا اے بریرہ! عائشہؓ کی کوئی بے جا بات اگر تجھے معلوم ہو اور دیکھی ہو، تو اس کو بیان کر۔ بریرہؓ نے جواب دیا اس خدا قدوس کی قسم! جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول بنا کر مبعوث فرمایا، میں نے حضرت عائشہؓ میں کوئی ایسی بات نہیں دیکھی، کہ میں اس تہمت کی تصدیق کر سکوں، ہاں وہ تو نہایت کمسن لڑکی ہے اور اس کے بھولے پن کی یہ حالت ہے کہ آٹا گوندھ کر سو جاتی ہے اور بکری آکر کھا جاتی ہے۔ آنحضرت بریرہؓ کی بات سن کر کھڑے ہو گئے اور منبر پر آکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن ابی سلول کے متعلق فرمایا مسلمانو! اس شخص سے کون بدلہ لیتا ہے۔ جس نے میری بی بی پر الزام لگایا ہے اور اس بدنامی کو مجھ تک لایا ہے، خدا کی قسم! میں اپنی بی بی کو نیک اور پاک دامن ہی سمجھتا ہوں، اور جس غریب کو اس اہتمام میں شریک کر رہے ہیں، اس کو اچھا آدمی سمجھتا ہوں، وہ کبھی میری غیر موجودگی میں میری بی بی کے پاس نہیں گیا، یہ کلام سنتے ہی سعد بن معاذ قبیلہ بنی شہل کے کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم کی تعمیل کرتا ہوں۔ اگر یہ شخص میرے قبیلہ کا ہے تو بھی اس کی گردن مار کر حاضر کرتا ہوں اور اگر یہ ہمارے بھائیوں خزرج قبیلہ سے ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو حکم دیں گے اس پر عمل کیا جائے گا حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں یہ سن کر قبیلہ خزرج کا ایک شخص کھڑا ہوا جس کی ماں حسان کی بیچا زاد بہن ہوتی تھی اور اس کے قبیلہ کی تھی اس کا نام سعد بن عبادہ تھا اور وہ خزرج کا سردار تھا کھڑا ہوا اور کہنے لگا بخدا تو جھوٹا ہے اور کبھی اس کو نہیں مار سکتا اور نہ تیری یہ مجال ہے کہ تو اس کو مارے، اور اگر وہ تیری قوم کا ہو تا تو کبھی تو اس کا قتل کرنا گوارہ نہ کرتا، یہ سن کر اسید بن حضیر کھڑے ہو کر کہنے لگے اور اسید سعد بن معاذ کے چچا زاد بھائی تھے خدا کی قسم ہم اس کو ضرور قتل کریں گے، تو منافق ہے اور منافقوں کی حمایت کرتا ہے۔ حالانکہ یہ شخص پہلے نیک تھا مگر اب قوم کی بیچ کر رہا تھا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اس گفتگو کے بعد اوس اور خزرج دونوں قبیلوں کے لوگ کھڑے ہو گئے اور لڑنے پر مستعد نظر آنے لگے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے ان کو

مَنْ يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ وَ بِالَّذِي يَعْلَمُ لَهُمْ فِي نَفْسِهِ فَقَالَ أَسَامَةُ أَهْلَكَ وَ لَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا وَ أَمَّا عَلِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ يُضَيِّقِ اللَّهُ عَلَيْكَ وَ النِّسَاءَ سِوَاهَا كَثِيرٌ وَ سِلَ الْجَارِيَةَ تَصُدُّكَ قَالَتْ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيرَةَ فَقَالَ أَيْ بَرِيرَةُ هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يُرِيئُكَ قَالَتْ بَرِيرَةُ وَ الَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا رَأَيْتِ عَلَيْهَا أَمْرًا قَطُّ أَغْمِصُهُ غَيْرَ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ الْمَسَنِ تَنَامُ عَنْ عَجَبِينَ أَهْلِهَا فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَاكُلُهُ قَالَتْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَوْمِهِ فَاسْتَعْدَرَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي وَهُوَ عَلَى الْمَنْبَرِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ يَعْدِرُنِي مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِي عَنْهُ أَذَاهُ فِي أَهْلِي وَ اللَّهُ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا وَ لَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَ مَا يَدْخُلُ عَلَيَّ أَهْلِي إِلَّا مَعِي قَالَتْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ أَخُو بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْدِرُكَ فَإِنْ كَانَ مِنَ الْأَوْسِ ضَرَبْتُ عُنُقَهُ وَ إِنْ كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ أَمَرْنَا فَعَلْنَا أَمْرَكَ قَالَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْخَزْرَجِ وَ كَانَتْ أُمُّ حَسَّانَ بِنْتُ عَمِّهِ مِنْ فَحْدِهِ وَهُوَ سَعْدُ بْنُ عَبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ وَ قَالَتْ وَ كَانَ قَبْلَ ذَلِكَ رَجُلًا صَالِحًا وَلَكِنْ احْتَمَلْتُهُ الْحَمِيَّةَ فَقَالَ لِسَعْدٍ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللَّهِ لَا تَقْتُلُهُ وَ لَا تَقْدِرُ عَلَى قَتْلِهِ وَ لَوْ كَانَ مِنْ رَهْطِكَ مَا أَحْبَبْتَ أَنْ يُقْتَلَ فَقَامَ أَسِيدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عَبَادَةَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللَّهِ لَنَقْتُلَنَّ فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِينَ فَتَارَ الْحَيَّانِ الْأَوْسُ وَ الْخَزْرَجُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَقْتِيلُوا وَ

خاموش کر رہے تھے۔ آخر وہ خاموش ہو گئے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں تمام دن روتی رہی نہ آنسو تھے اور نہ نیند آتی تھی، اور میرے ماں باپ بھی کبیدہ خاطر تھے۔ میں دو رات دن برابر روتی رہی، نہ آنسو تھے اور نہ نیند آئی، اور میں سمجھنے لگی کہ اب میرا کلیجہ پھٹ جائے گا، ماں باپ میرے پاس موجود تھے۔ اتنے میں انصار کی ایک عورت اجازت لے کر میرے پاس آئی اور وہ بھی رونے لگی۔ مجھے اس کا نام معلوم نہیں ہو سکا آخر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے اور سلام کے بعد میرے پاس بیٹھ گئے، ورنہ ابھی تک اس دن سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پاس نہیں بیٹھے تھے۔ تہمت کے بعد ایک مہینہ تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرے رہے، اور میرے بارے میں کوئی وحی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہیں آئی۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے کلمہ شہادت پڑھا اور اس کے بعد فرمایا اے عائشہؓ مجھے تمہاری نسبت اس قسم کی اطلاع ملی ہے۔ اگر تم بے گناہ ہو تو اللہ تعالیٰ عنقریب تمہاری پاک دامنی ظاہر فرمادے گا۔ اگر تم سے کوئی گناہ ہو گیا ہے، تو اللہ سے توبہ کرو اور مغفرت چاہو، اس لئے کہ بندہ اگر اپنے گناہ کا اقرار کر لے اور پھر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ بخش دیتا ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی بات ختم فرما چکے تو حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میرے آنسو فوراً بند ہو گئے، اور ایک قطرہ بھی نہیں رہا، پھر میں نے اپنے والد سے کہا کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کا جواب دو۔ انہوں نے کہا خدا کی قسم میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں کیا جواب دوں۔ پھر میں نے اپنی والدہ سے کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیجئے۔ مگر انہوں نے بھی مجھے یہی جواب دے دیا۔ جب میں نے ان کو جواب سے عاجز دیکھا۔ تو خود ہی جواب دینا شروع کیا۔ حالانکہ میں اس وقت کم عمر تھی اور قرآن بھی بہت کم جانتی تھی۔ میں نے کہا اللہ کی قسم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو سنا اور وہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں جم گئی اور میری طرف سے شبہ پیدا ہو گیا، اب اگر میں اپنی بے گناہی بھی بیان کروں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے سچا نہیں جانیں گے۔ ہاں اگر میں گناہ کا اقرار کر لوں اور میں حقیقت میں

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيَّمْ عَلَى الْمَنِيرِ قَالَتْ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْفَظُهُمْ حَتَّى سَكَنُوا وَسَكَتَ قَالَتْ فَبَكَيْتُ يَوْمِي ذَلِكَ كُلَّهُ لَا يَرُقُّ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بَنُوهُمْ وَقَالَتْ وَ أَصْبَحَ أَبَوَايَ عِنْدِي وَقَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَ يَوْمًا لَا يَرُقُّ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بَنُوهُمْ حَتَّى إِنِّي لَأَظُنُّ أَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقَ الْكَبْدِ فَبَيْنَا أَبَوَايَ جَالِسَانِ عِنْدِي وَ أَنَا أَبَايَ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَذْنَتْ لَهَا فَجَلَسْتُ بَيْنِي مَعِيَ قَالَتْ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ قَالَتْ وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مُنْذُ قِيلَ مَا قِيلَ قَبْلَهَا وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لَا يُوْحَى إِلَيْهِ فِي شَأْنِي بِشَيْءٍ قَالَتْ فَتَشَهَّدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْنِ جَلَسَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ إِنَّهُ بَلَّغْنِي عَنْكَ كَذَا وَ كَذَا فَإِنْ كُنْتَ بِرَيْثَةٍ فَسِيرُوكَ اللَّهُ وَ إِنْ كُنْتَ أَلَمَمْتَ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَ تُوبِي إِلَيْهِ فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ قَلَصَ دَمْعِي حَتَّى مَا أَحْسُ مِنْهُ قَطْرَةً فَقُلْتُ لِأَبِي أَحِبَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِّي فِيمَا قَالَ فَقَالَ أَبِي وَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِأُمِّي أَحِبِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا قَالَ قَالَتْ أُمِّي وَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ وَ أَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثُ السِّنِّ لَا أَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ كَثِيرًا إِنِّي وَ اللَّهُ لَقَدْ عَلِمْتُ لَقَدْ سَمِعْتُمْ هَذَا

اس سے پاک ہوں تو آپ مانیں گے، خدا گواہ ہے اب میری اور آپ کی وہی حالت ہے جو یوسف کے والد (یعقوب) کی تھی عائشہؓ نے کہا فصبر جمیل واللہ المستعان علی ماتصفون اب یہی بہتر ہے کہ اچھی طرح صبر کیا جائے یہ کہہ کر میں نے منہ گھما لیا اور بستر پر خاموش لیٹ گئی، کیونکہ مجھے یقین تھا کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ میں بے گناہ ہوں اور وہ میری بے گناہی کو ظاہر کر دے گا، مگر مجھے یہ خیال نہ تھا کہ میرے معاملہ میں قرآن کی کوئی آیت نازل کی جائے گی، اور پھر وہ قیامت تک پڑھی جائیں گی کیونکہ میں اپنی حیثیت اتنی نہ سمجھتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے متعلق کلام فرمائے گا، ہاں یہ امید تھی کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں میرے متعلق کچھ معلوم ہو جائے گا، جس سے میری بے گناہی ثابت ہو جائے گی اس کے بعد رسول اکرم اپنی جگہ سے اٹھے بھی نہ تھے نہ کوئی گھر کا آدمی باہر گیا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پروجی کی حالت طاری ہو گئی جیسا کہ وحی کے وقت ہوا کرتی تھی یہ سختی اس کلام کے وزن کی وجہ سے ہوتی تھی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اترتا تھا کہ سردی کے ایام میں بھی جسم مبارک سے پسینہ نکلنے لگتا تھا غرض جب وحی کی حالت گزر چکی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور سب سے پہلی بات یہ فرمائی کہ عائشہؓ اللہ نے تمہاری پاک دامنی بیان فرمادی، میری ماں نے فوراً مجھے کہا کہ اٹھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شکریہ ادا کرو۔ میں نے کہا خدا کی قسم! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا شکریہ ادا نہیں کروں گی۔ بلکہ اپنے پروردگار کا شکریہ ادا کروں گی، اور اللہ تعالیٰ نے یہ دس آیات اس باب میں نازل فرمائیں ان الذین جاءوا بالافک الی اخرہ یعنی جن لوگوں نے تمہارے اوپر یہ بہتان اٹھایا ہے آخر تک اور میرے رب نے میری بے گناہی کو ظاہر فرمادیا حضرت ابو بکر صدیقؓ جو رشتہ دار (ا) کی غربت کی وجہ سے مسطح کے ساتھ کچھ سلوک کیا کرتے تھے، انہوں نے مسطح کے متعلق یہ سوچا تھا کہ اب میں ان کے ساتھ کوئی بھلائی نہیں کروں گا، کیونکہ اس نے عائشہؓ کو اس طرح متہم کیا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (ترجمہ) جو لوگ تم میں بزرگ اور صاحب فضل

الْحَدِيثَ حَتَّى اسْتَقَرَّ فِيْ اَنْفُسِكُمْ وَصَدَقْتُمْ بِهٖ فَلَيْنُ قُلْتُ لَكُمْ اِنِّیْ بَرِيْءَةٌ لَا تُصَدِّقُوْنِیْ وَلَیْنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِاَمْرِیْ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اَنِّیْ مِنْهُ بَرِيْءَةٌ لِّتَصْدِقُنِیْ فَوَاللّٰهِ لَا اَجْدِلِیْ وَلَكُمْ مَثَلًا اِلَّا اَبَا یُوْسُفَ جِئْنَا قَالَ فَصَبِّرْ جَمِيْلًا وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ وَاصْطَجَعْتُ عَلٰی فِرَاشِیْ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اَنِّیْ جِئْنِدِیْ بَرِيْءَةٌ وَّ اَنَّ اللّٰهَ مُبْرِئِیْ بِرَآءَتِیْ وَلَیْکِنْ وَّ اللّٰهُ مَا كُنْتُ اَظُنُّ اَنَّ اللّٰهَ مُنْزِلُ فِیْ شَانِیْ وَحِیًا یُّنْزِلُ لِشَانِیْ فِیْ نَفْسِیْ کَانَ اَحَقَرَ اَنْ یَّتَكَلَّمَ اللّٰهُ فِیْ بَاْمْرِیْ وَلَیْکِنْ کُنْتُ اَرْجُوْا اَنْ یَّرٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فِی النَّوْمِ رُؤْیًا یُبْرِئُنِیْ اللّٰهُ بِهَا فَوَاللّٰهُ مَا دَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ مَجْلِسَهٗ وَلَا خَرَجَ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَیْتِ حَتّٰی اَنْزَلَ عَلَیْهِ فَاَخَذَهٗ مَا کَانَ یَاْخُذُهٗ مِنَ الْبُرْجَاءِ حَتّٰی اِنَّهٗ لَیَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِنَ الْعَرَقِ مِثْلُ الْجُمَانِ وَهُوَ فِیْ یَوْمٍ شَاتٍ مِّنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَیْهِ قَالَتْ فَسَرِّیْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ وَهُوَ یَمْحَاکَ فَکَانَتْ اَوَّلَ کَلِمَةٍ تَکَلَّمَ بِهَا اَنْ قَالَ یَا عَائِشَةُ اَمَّا اللّٰهُ فَقَدْ بَرَّاکِ قَالَتْ فَقَالَتْ لِیْ اَمِّیْ قَوْمِیْ اِلَیْهِ فَقُلْتُ وَاللّٰهُ لَا اَقُوْمُ اِلَیْهِ فَاِنِّیْ لَا اَحْمَدُ اِلَّا اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَالَتْ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّ الَّذِیْنَ جَاءُوا بِالْاِفْکِ الْعَشْرِ الْاٰیَاتِ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی هٰذَا فِیْ بَرَآءَتِیْ قَالَ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّیْقُ وَ کَانَ یَنْفِقُ عَلٰی مِسْطَحِ بْنِ اَنَاسَةَ لِقَرَابَةِ مِنْهُ وَفَقَرِهٖ وَاللّٰهُ لَا اَنْفِقُ عَلٰی مِسْطَحِ شَیْئًا اَبَدًا بَعْدَ الَّذِیْ قَالَ لِعَائِشَةَ مَا قَالَ فَانْزَلَ اللّٰهُ وَ لَا یَاْتِلُ اُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ

(۱) ام مسطح حضرت ابو بکرؓ کی خالہ تھیں اور مسطح خالہ زاد بھائی تھے۔

ہیں وہ اس طرح قسم نہ کھائیں، اس کے بعد حضرت ابو بکرؓ کہنے لگے کہ میں تو خوش ہوں کہ اللہ مجھے بخش دے اور پھر وہ مسطح سے جو سلوک کیا کرتے تھے وہ جاری کر دیا، اور کہنے لگے بخدا میں اس سلسلہ کو کبھی بند نہ کروں گا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تہمت کے ایام میں ام المومنین زینب سے جو میری سوکن ہیں میرا حال دریافت کیا کہ تم عائشہؓ کو کیسا جانتی ہو اور تم نے ان کو کیسا پایا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے کان اور اپنی آنکھوں کو محفوظ رکھتی ہوں (برائی وغیرہ سے) بخدا میں تو عائشہؓ کو نیک اور بہتر ہی سمجھتی ہوں، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور اکرم کی ازواج میں زینب میرے برابر کی تھیں۔ اللہ نے ان کی نیکی کی وجہ سے ان کو محفوظ رکھا، مگر ان کی بہن حمنہ نے لڑائی شروع کر دی اور وہ بھی تہمت لگانے والوں کے ہمراہ ہلاک ہو گئیں، ابن شہاب کا قول ہے کہ یہ حدیث چار آدمیوں سے مجھے پہنچی عروہ، سعید، علقمہ، عبید اللہ۔ عروہ نے یہ بھی کہا کہ حضرت عائشہؓ بیان کرتی تھیں کہ بخدا جس شخص سے مجھے متہم کیا گیا تھا یعنی صفوان بن معطل وہ ان باتوں کو سن کر تعجب کرتا اور سبحان اللہ کہتا اور کہتا اس اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے تو کبھی کسی عورت کا سر بھی نہیں کھولا، (جماع کیسا) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں اس کے بعد وہ (صفوان) اللہ کی راہ میں شہید ہو گئے۔

۱۳۰۶۔ عبد اللہ بن محمد، ہشام بن یوسف، معمر، علامہ زہری سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ مجھ سے ولید بن عبد الملک بن مروان نے پوچھا کیا تم کو معلوم ہے کہ حضرت علیؓ بھی تہمت لگانے والوں میں شامل تھے میں نے کہا نہیں، البتہ تمہاری قوم قریش کے دو آدمیوں نے جن کا نام ابو سلمہ بن عبد الرحمن اور ابو بکر بن حارث ہے، مجھ سے ذکر کیا ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں کہ حضرت علیؓ ان کے اس معاملہ میں خاموش تھے، پھر لوگوں نے ہشام بن یوسف سے دوبارہ پوچھا تو انہوں نے یہی کہا مسلماً کا لفظ) اور علیہ کا لفظ زیادہ کیا۔

۱۳۰۷۔ موسیٰ بن اسمعیل، ابو عوانہ، حصین بن عبد الرحمن، ابو داؤد

الِی قَوْلِهِ عَفُورٌ رَّحِيمٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ بَلَىٰ وَ اللَّهُ إِنِّي لَأَحِبُّ أَنْ يُغْفَرَ اللَّهُ لِي فَرَجَعَ إِلَىٰ مُسْطَحِ النَّفَقَةِ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَنْزِعُهَا مِنْهُ أَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ عَنْ أَمْرِي فَقَالَ لَزَيْنَبُ مَاذَا عَلِمْتَ أَوْ رَأَيْتَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحْمِي سَمْعِي وَبَصْرِي وَ اللَّهُ مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِنُنِي مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَصَمَهَا اللَّهُ بِالْوَرَعِ قَالَتْ وَ طَفِفْتُ أُحْتَمَى حَمْنَةُ تُحَارِبُ لَهَا فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَهَذَا الَّذِي بَلَغَنِي مِنْ حَدِيثِ هَؤُلَاءِ الرَّهْطِ ثُمَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَ اللَّهُ إِنَّ الرَّجُلَ الَّذِي قِيلَ لَهُ مَا قِيلَ لِقَوْلِ سُبْحَانَ اللَّهِ فَوَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا كَشَفْتُ مِنْ كَنَفِ أُنْتَى قَطُّ قَالَتْ ثُمَّ قُتِلَ بَعْدَ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

۱۳۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَمَلَى عَلِيٌّ هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ مِنْ حِفْظِهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ لِي الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ أَبْلَغَكَ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ فِيمَنْ قَذَفَ عَائِشَةَ قُلْتُ لَا وَلَكِنْ أَخْبَرَنِي رَجُلَانِ مِنْ قَوْمِكَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ أَبُو بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنُ الْحَارِثِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَهُمَا كَانَ عَلِيٌّ مُسْلِمًا فِي شَانِهَا فَرَاغَعُوهُ فَلَمْ يَرْجِعْ وَقَالَ مُسْلِمًا بِلَا شَلِّ فِيهِ وَ عَلَيْهِ كَانَ فِي أَصْلِ الْعَتِيقِ كَذَلِكَ.

۱۳۰۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

مسروق بن اجدع سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ مجھ سے ام رومانؓ حضرت عائشہؓ کی والدہ نے کہا کہ میں اور عائشہؓ دونوں بیٹھی ہوئی تھیں، کہ اتنے میں ایک انصاریہ عورت آئی اس کا نام مجھے معلوم نہیں، وہ کہنے لگی فلاں فلاں فلاں کو تباہ کرے، میں نے پوچھا ایسا کیوں کہتی ہو کہنے لگی۔ میرا بیٹا بھی اس بات میں شریک ہے، تہمت لگانے والوں میں ام رومان نے کہا وہ کون سی بات ہے۔ تو پھر اس نے تہمت کا واقعہ بیان کیا، حضرت عائشہؓ نے کہا کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ کو اس بات کی اطلاع ہو گئی ہے؟ اس نے کہا ہاں! پھر پوچھا اور ابو بکرؓ کو، کہا ہاں بس یہ سنتے ہی عائشہؓ بے ہوش ہو کر گر پڑیں ہوش آیا تو بخار لرزے کے ساتھ موجود تھا، میں نے کپڑے اڑھادیے اور جسم کو چھپا دیا اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ کیا ہوا؟ میں نے جواب میں کہا کہ ان کو لرزے سے بخارا آگیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ شاید اس طوفان یعنی تہمت کی بات کا علم ہو گیا ہے! میں نے عرض کیا، جی ہاں پھر عائشہؓ اٹھ کر بیٹھیں اور قسم کھا کر کہنے لگیں کہ اگر میں اپنی بے گناہی بیان کروں تو بھی تم کو یقین نہیں آئے گا، اب تو میرا اور تمہارا حال ایسا ہے جیسا یعقوب اور ان کے بیٹوں کا تھا یعقوب نے صبر کیا اور کہا اللہ سے میں تمہاری بنائی ہوئی پر مدد طلب کرتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات سن کر خاموش چلے گئے، آخر اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہؓ کی پاک دامنی ظاہر فرمائی اور وہ کہنے لگیں میں اللہ کے سوا کسی کا شکر یہ ادا نہیں کرتی۔

۱۳۰۸۔ یحییٰ بن جعفر، وکیع، نافع، ابن عمر، عبد اللہ بن ابی ملیکہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سورہ نور کی یہ آیت اس طرح تلاوت کی اذتلقونہ بالسنتکم لام کے زیر کے ساتھ پڑھی اور فرماتی تھیں کہ یہ ولق سے نکلا ہے اور اس کے معنی جھوٹ کے ہیں۔ عبد اللہ بن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہؓ اس آیت کو سب سے زیادہ جانتی تھیں کیونکہ یہ انہیں کے معاملہ سے تعلق رکھتی ہے۔

۱۳۰۹۔ عثمان بن ابی شیبہ، عبدہ بن سلیمان، ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس گیا اور حسان کو

أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ قَالَ حَدَّثَنِي أُمُّ رُومَانَ وَهِيَ أُمُّ عَائِشَةَ قَالَتْ بَيْنَا أَنَا قَاعِدَةٌ أَنَا وَعَائِشَةُ إِذْ وَلَحَتْ أَمْرَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَتْ فَعَلَ اللَّهُ بِفُلَانٍ وَفَعَلَ فَقَالَتْ أُمُّ رُومَانَ وَمَا ذَاكَ قَالَتْ إِنِّي فِيمَنْ حَدَّثَكَ الْحَدِيثُ قَالَتْ وَمَا ذَاكَ قَالَتْ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ عَائِشَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ وَابُو بَكْرٍ قَالَتْ نَعَمْ فَخَرَّتْ مَغْشِيًا عَلَيْهَا فَمَا آفَاكَ إِلَّا وَ عَلَيْهَا حُمِي بِنَافِضٍ فَطَرَحَتْ عَلَيْهَا ثِيَابَهَا فَغَطَّتْهَا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَأْنُ هَذِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدَّثْتُهَا الْحُمِي بِنَافِضٍ قَالَ فَلَعَلَّ فِي حَدِيثٍ تُحَدِّثُ بِهِ قَالَتْ نَعَمْ فَقَعَدْتُ عَائِشَةَ فَقَالَتْ وَاللَّهِ لَئِنْ حَلَفْتُ لَا تُصَدِّقُونِي وَلَئِنْ قُلْتُ لَا تَعْذِرُونِي مِثْلِي وَمِثْلَكُمْ كَيْعُفُوبٌ وَبَيْنَهُ وَاللَّهُ الْبُشْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ ۝ قَالَتْ وَانْصَرَفَ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عُذْرَهَا قَالَتْ بِحَمْدِ اللَّهِ لَا بِحَمْدِ أَحَدٍ وَلَا بِحَمْدِكَ.

۱۳۰۸۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقْرَأُ إِذْ تَلْقَوْنَهُ بِالْمِثْقَلِ وَتَقُولُ الْوَلَقُ الْكَذِبُ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ وَكَانَتْ أَعْلَمَ مِنْ غَيْرِهَا بِذَلِكَ لِأَنَّهُ نَزَلَ فِيهَا.

۱۳۰۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَتْ ذَهَبْتُ أَسْبُ

برا بھلا کہنے لگا، انہوں نے فرمایا تم حسان بن ثابت کو برا مت کہو کیونکہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کافروں سے لڑا کرتا تھا۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ حسان نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی کہ مجھے قریش کی مذمت اور ہجو کی اجازت دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریش کو برا مت کہو کیونکہ میں خود بھی قریشی ہوں حسان نے عرض کیا یہ صحیح ہے مگر میں آپ کو اس طرح نکال لوں گا جیسے بال آٹے میں سے کھینچ لیتے ہیں، امام بخاری کہتے ہیں مجھ سے عثمان بن فرقد نے کہا کہ میں نے ہشام سے سنا، انہوں نے اپنے والد عروہ سے سنا، وہ کہتے تھے میں نے حسان کو برا کہا کیونکہ حضرت عائشہ پر تہمت لگانے والوں میں تھا مگر (عائشہ نے مجھے روک دیا)۔

۱۳۱۰۔ بشر بن خالد، محمد بن جعفر، شعبہ، سلیمان، ابوالضحیٰ، حضرت مسروق سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت حسان بن ثابتؓ ان کو اشعار سنارہے تھے اور کہہ رہے تھے

وہ سنجیدہ اور پاک دامن کبھی اس پر تہمت نہ ہوئی
وہ ہر صبح بھوکے نہیں کھاتی نادان بہنوں کا گوشت
حضرت عائشہ نے حسانؓ سے کہا یہ تو ٹھیک ہے مگر تم ایسے نہیں ہو۔
مسروق کا کہنا ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے عرض کیا کہ آپ حسان کو اپنے پاس کیوں آنے دیتی ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ سورہ نور میں فرماتا ہے والذی تولى کبرہ منہم عذاب عظیم یعنی جس نے اس تہمت کے لگانے میں زیادہ حصہ لیا اس کو برا عذاب ہوگا حضرت عائشہؓ نے فرمایا اندھے ہو جانے سے زیادہ کیا عذاب ہوگا (۱) آپ نے یہ بھی کہا کہ حسانؓ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کافروں سے مقابلہ کرتا اور مشرکوں کی ہجو کرتا تھا۔

حَسَّانٌ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَا تُسَبِّهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَجَاءِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ كَيْفَ يَنْسَبِي قَالَ لَا سُلْطَانَكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةَ مِنَ الْعَجِينِ وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ قُرْقَدٍ سَمِعْتُ هِشَامًا عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَبَّيْتُ حَسَّانَ وَكَانَ مِمَّنْ كَثُرَ عَلَيْهَا.

۱۳۱۰۔ حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ وَعِنْدَهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ يُنْشِدُهَا شِعْرًا يُسَبِّبُ بِآيَاتٍ لَهُ وَقَالَ:

حِصَانٌ رَزَانٌ مَا تَزُنُّ بِرَبِيَّةٍ
وَتُصْبِحُ غَرْنِي مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ
فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ لَيْكَكَ لَسْتُ كَذَلِكَ قَالَ
مَسْرُوقٌ فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَأْذَنِي لَهُ أَنْ يَدْخَلَ
عَلَيْكَ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ
مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ فَقَالَتْ وَ أَى عَذَابٍ
أَشَدُّ مِنَ الْعَمَى قَالَتْ لَهُ إِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ
أَوْيَهَا جِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۱) یہ آیت رئیس المنافقین عبد اللہ بن ابی کے بارے میں نازل ہوئی تھی، حضرت عائشہؓ حضرت حسانؓ کی شان میں کسی برے کلمہ کو گوارا نہیں کرتی تھیں، حضرت حسانؓ سے تہمت میں شرکت کی غلطی ضرور ہوئی تھی لیکن سزا اور توبہ کے بعد گناہ معاف ہو گیا تھا، حضرت عائشہؓ کا دل بھی اگرچہ غلطی سے شریک ہونے والوں کی طرف سے صاف ہو گیا تھا، لیکن جب اس طرح کے تذکرے ہوتے تو دل کا کبیدہ ہو جانا ایک قدرتی بات تھی یہاں بھی حضرت عائشہؓ نے یہ جملہ اسی تاثر میں فرمایا ہے حضرت حسانؓ آخر عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔

باب ۵۰۳۔ جنگ حدیبیہ کا قصہ اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ اللہ تبارک و تعالیٰ مسلمانوں سے راضی ہو گیا جب کہ وہ درخت کے نیچے آپ سے بیعت کر رہے تھے۔

۱۳۱۱۔ خالد بن خالد، سیلمان بن بلال، صالح بن کیسان، عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت زید بن خالد سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ حدیبیہ کے سال ہم بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ ایک رات بارش ہونے لگی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھا، کر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا کیا تم کو معلوم ہے کہ تمہارے رب نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ بہت لوگ ایسے ہیں کہ جب ان کی صبح ہوتی ہے تو میرے اوپر ایمان رکھتے ہیں اور بہت سے ایسے ہیں جو منکر ہو جاتے ہیں۔ یعنی جو یہ کہتا ہے کہ یہ بارش خدا کے فضل سے ہم پر ہوئی ہے وہ تو ایمان دار ہے اور جو یہ کہتا ہے کہ نہیں، یہ کسی ستارے کے اثر سے ہوئی ہے، تو وہ ستاروں پر ایمان رکھتا ہے خدا تعالیٰ پر نہیں۔

۱۳۱۲۔ ہدیہ بن خالد، ہمام بن یحییٰ، قنادہ سے اور ان سے حضرت انسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کل چار عمرے ادا کئے سب ماہ ذیقعدہ میں مگر ایک وہ جو حج کے ساتھ ماہ ذی الحجہ میں کیا تھا۔ چنانچہ حدیبیہ کا ذی قعدہ میں ہوا پھر دوسرے سال کا بھی ذی قعدہ میں اس کے بعد جمرہ کا عمرہ جہاں حنین کے مال غنیمت کو تقسیم کیا گیا وہ ذی قعدہ میں ہوا اور چوتھا عمرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی الحجہ کے ماہ میں حج کے ساتھ ادا کیا۔

۱۳۱۳۔ سعید بن ربیع، علی بن مبارک، یحییٰ بن کثیر، عبد اللہ بن قنادہ اپنے والد ابو قنادہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ سب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں احرام باندھا ہوا تھا مگر میں نے نہیں باندھا تھا۔

۵۰۳۔ بَابُ غَزْوَةِ الْحُدَيْبِيَّةِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ.

۱۳۱۱۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ ابْنِ خَالِدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ فَأَصَابَنَا مَطَرٌ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَتَدْرُونَ مَا ذَا قَالَ رَبُّكُمْ قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَقَالَ قَالَ اللَّهُ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِي فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَبِرِزْقِ اللَّهِ وَبِفَضْلِ اللَّهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَ أَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَجْمٍ كَذَا فَهُوَ مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ وَ كَافِرٌ بِي.

۱۳۱۲۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ قَنَادَةَ أَنَّ أَنَسًا أَخْبَرَهُ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا النَّبِيَّ كَانَتْ مَعَ حَجَّتِهِ عُمَرَةٌ مِّنَ الْحُدَيْبِيَّةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَ عُمَرَةٌ مِّنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَ عُمَرَةٌ مِّنَ الْجَعْرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَ عُمَرَةٌ مَعَ حَجَّتِهِ.

۱۳۱۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ رَبِيعٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي قَنَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ انْطَلَقْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ أَحْرَمْ.

۱۳۱۴۔ عبد اللہ بن موسیٰ، اسرئیل، ابو اسحق، حضرت براءؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ اے لوگو! تم اِنَّا فَتَحْنَا سے مکہ کی فتح مراد لیتے ہو بے شک مکہ کی فتح بھی ایک فتح ہی ہے مگر ہم تو بیعت رضوان کو جو حدیبیہ میں ہوئی فتح جانتے ہیں چنانچہ ہم سب ۱۲ سو آدمی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے حدیبیہ ایک کنواں تھا ہم نے اس سے پانی بھرنا شروع کیا یہاں تک کہ ایک ایک قطرہ نکال لیا کیوں کہ بہت لوگ پیاسے ہو رہے تھے یہ خبر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھ گئے پانی کا برتن منگوا کر وضو کیا کلی کی اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی پھر بچا ہو پانی کنوئیں میں ڈال دیا اور انتظار کرنے لگے پھر تو اس کنوئیں نے ہم کو اور ہمارے جانوروں کو خوب جی بھر کر پانی پلایا۔

۱۳۱۵۔ فضل بن یعقوب، حسن بن محمد بن اعین، ابو علی حرانی، زہیر بن معاویہ، ابو اسحق سمیعی نے کہا کہ ہم کو حضرت براء بن عازبؓ نے بتایا کہ ہم سب لوگ حدیبیہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ۱۲ سو سے کچھ زیادہ تھے ہم ایک کنوئیں پر آکر ٹھہرے تمام پانی نکال لیا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! پانی باقی نہیں رہا، کیا کرنا چاہیے؟ آپ فوراً تشریف لائے کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھ گئے اور فرمایا اس کے پانی کا ایک ڈول لے آؤ جو حاضر کیا گیا، آپ نے اس میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور خدا سے دعا فرمائی۔ ذرا ٹھہرے کہ تمام لوگوں نے خود بھی اور اپنے جانوروں کو بھی جی بھر کر پانی پلایا۔

۱۳۱۶۔ یوسف بن عیسیٰ، محمد بن فضیل، حصین بن عبد الرحمن، سالم حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ حدیبیہ کے دن لوگ پانی کی سخت تنگی محسوس کر رہے تھے صرف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک برتن تھا، جس میں پانی موجود تھا آپ نے اس سے وضو کیا اور لوگوں سے پوچھا کیا حال ہے؟ سب نے کہا یا رسول اللہ! بس یہی اتنا پانی ہے جس سے آپ وضو کر رہے ہیں۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ آپ نے یہ سنتے ہی اپنا دست مبارک پانی میں رکھ دیا اور آپ کی انگلیوں سے پانی فوارے کی طرح پھوٹنے لگا

۱۳۱۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ تَعْدُونَ أَنْتُمْ الْفَتْحَ فَتَحَ مَكَّةَ وَ قَدْ كَانَ فَتَحَ مَكَّةَ فَتَحًا وَ نَحْنُ نَعُدُّ الْفَتْحَ بَيْعَةَ الرُّضْوَانِ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَ الْحُدَيْبِيَّةُ بئرٌ فَتَرَحْنَا هَا فَلَمْ نَتْرِكْ فِيهَا فِطْرَةً فَلَبَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهَا فَحَسَّ عَلَى شَفِيرِهَا ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ مَضَمَضَ وَ دَعَا ثُمَّ صَبَّهُ فَتَرَكْنَاهَا غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ إِنَّهَا أَصْدَرَتْهَا مَا شِئْنَا نَحْنُ وَ رِكَابَنَا.

۱۳۱۵۔ حَدَّثَنِي فَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَعِينَ أَبُو عَلِيٍّ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ أَتَيْنَا الْبَرَاءَ مِنْ عَازِبٍ إِنَّهُمْ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ أَلْفًا وَ أَرْبَعَ مِائَةٍ أَوْ أَكْثَرَ فَتَزَلُّوا عَلَى بئرٍ فَتَرَحُّوْهَا فَأَتَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَى الْبئرَ وَ قَعَدَ عَلَى شَفِيرِهَا ثُمَّ قَالَ أَتَتُونِي بِدَلْوٍ مِنْ مَائِهَا فَأَتَيْتَ بِهِ فَبَصَقَ فَدَعَا ثُمَّ قَالَ دَعُوْهَا سَاعَةً فَأَرَوْا أَنْفُسَهُمْ وَ رِكَابَهُمْ حَتَّى ارْتَحَلُوا.

۱۳۱۶۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا ثُمَّ أَقْبَلَ النَّاسُ نَحْوَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ تَتَوَضَّأُ بِهِ وَ لَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا فِي رَكْوَتِكَ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي الرَّكُوعَةِ فَجَعَلَ الْمَاءَ يَقُوزُ مِنْ أَصَابِعِهِ كَأَمْتَالِ الْعُيُونِ قَالَ فَتَشْرِبُنَا وَتَوْضَأُنَا فَقُلْتُ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ الْفِ لَكُنَّا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً.

۱۳۱۷- حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ بَلَّغْنِي أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ كَانَ يَقُولُ كُنَّا أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً فَقَالَ لِي سَعِيدٌ حَدَّثَنِي جَابِرٌ كَانُوا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةَ الَّذِينَ بَايَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ قَتَادَةَ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ.

۱۳۱۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرُو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ أَنْتُمْ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ وَكُنَّا أَلْفًا وَ أَرْبَعَ مِائَةٍ وَ لَوْ كُنْتُ أَبْصِرُ الْيَوْمَ لَأَرَيْتُكُمْ مَكَانَ الشَّجَرَةِ تَابَعَهُ الْأَعْمَشُ سَمِعَ سَالِمًا سَمِعَ جَابِرًا أَلْفًا وَ أَرْبَعَ مِائَةٍ وَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرُو بْنِ مُرَّةٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى كَانَ أَصْحَابَ الشَّجَرَةِ أَلْفًا وَ ثَلَاثَ مِائَةٍ وَكَانَتْ أَسْلَمُ ثُمَّ الْمُهَاجِرِينَ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.

۱۳۱۹- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ أَنَّهُ سَمِعَ مِرْدَاسًا الْأَسْلَمِيَّ يَقُولُ وَ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ يُقْبَضُ الصَّالِحُونَ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ تَبَقَى وَ حَفَالَةٌ كَحَفَالَةِ التَّمْرِ وَ الشَّعِيرِ لَا يَبْأَهُ اللَّهُ بِهِمْ شَيْئًا.

یہاں تک کہ ہم سب نے وضو کیا اور خوب پیا، سالم نے دریافت کیا اس دن آپ سب کتنے آدمی تھے انہوں نے فرمایا ہم ایک لاکھ کی تعداد میں بھی ہوتے تب بھی وہ پانی ہمارے لئے کافی ہوتا، مگر اس دن ہم کل پندرہ سو آدمی تھے۔

۱۳۱۷- صلت بن محمد، یزید بن زریع، سعید بن ابی عروبہ، حضرت قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے سعید بن مسیب سے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ شریک حدیبیہ کا شمار ۱۴ سو کرتے ہیں سعید نے جواب دیا کہ مجھے حضرت جابر نے بتایا کہ صلح حدیبیہ کے دن بیعت کرنے والے پندرہ سو حضرات تھے ابو داؤد کہتے ہیں کہ ہم سے قرہ بن خالد نے کہا انہوں نے قتادہ سے اور محمد بن بشار نے بھی ابو داؤد کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

۱۳۱۸- علی بن عبد اللہ مدینی، سفیان بن عینیہ، عمرو بن دینار، حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اکرم ﷺ نے حدیبیہ کے دن صحابہ سے ارشاد فرمایا آج تم تمام زمین والوں سے افضل ہو۔ جابر کہتے ہیں اس دن چودہ سو آدمی تھے۔ اگر آج میں بیٹا ہوتا، تو تم کو درخت کی جگہ بتاتا اس حدیث کو سفیان کے ساتھ اعمش بھی بیان کرتے ہیں، انہوں نے سالم بن ابی جعد سے سنا اور انہوں نے حضرت جابر سے سنا کہ چودہ سو آدمی تھے، عبد اللہ بن معاذ نے شعبہ بن حجاج سے، انہوں نے عمرو بن مرہ سے اور ان سے عبد اللہ بن ابی اوفی نے بیان کیا کہ بیعت رضوان میں لوگوں کی تعداد ۱۴ سو تھی اور قبیلہ اسلم کے لوگ مہاجرین کے آٹھویں حصہ کے برابر تھے، عبد اللہ بن معاذ کے ساتھ اس حدیث کو معاذ بن بشار نے بھی روایت کیا ہے ان سے ابو داؤد طیالسی نے اور ان سے شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔

۱۳۱۹- ابراہیم بن موسیٰ، عیسیٰ بن خالد، اسماعیل، قیس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے مرداس اسلمی سے جو اصحاب شجرہ میں داخل ہیں سنا ہے کہ قیامت کے قریب نیک لوگ ایک ایک کر کے اٹھائے جائیں گے اور ان کے بعد وہ لوگ رہ جائیں گے۔ جو بے کار ہیں جیسے خراب کھجور یا جو کی بھوس اور اللہ کو انکی بات کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا۔

۱۳۲۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ مَرْوَانَ وَ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ فِي بَضْعِ عَشْرَةِ مِائَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا كَانَ بِذِي الْحَلِيفَةِ قُلْدَ الْهَدْيِ وَ أَشْعَرَ وَ أَحْرَمَ مِنْهَا لَا أَحْصِي كَمْ سَمِعْتُهُ مِنْ سُفْيَانَ حَتَّى سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا أَحْفَظُ مِنَ الزُّهْرِيِّ الْإِسْعَارَ وَ التَّقْلِيدَ فَلَا أَدْرِي يَعْنِي مَوْضِعَ الْإِسْعَارِ وَ التَّقْلِيدِ أَوْ الْحَدِيثِ كَلَّةً.

۱۳۲۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَلَفٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ وَرَقَاءَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَحِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاهُ قُمَّلَهُ يَسْقُطُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ أَيُّ ذِيكَ هُوَ امْكُ؟ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحْلِقَ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَّةِ وَلَمْ يَبَيِّنْ لَهُمْ أَنَّهُمْ يَحْلِقُونَ وَهُمْ عَلَى طَمَعٍ أَنْ يَدْخُلُوا مَكَّةَ فَانْزَلَ اللَّهُ الْفَيْدَةَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُطْعِمَ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ أَوْ يَهْدِيَ شَاةً أَوْ يَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ.

۱۳۲۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِلَى السُّوقِ فَلَحِقْتُ عُمَرَ امْرَأَةً شَابَّةً فَقَالَتْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَلْكَ زَوْجِي وَ تَرَكَ صَبِيَّةً صَغَارًا وَ اللَّهُ مَا يُنْضِحُونَ كُرَاعًا وَلَا لَهُمْ زَرْعٌ وَلَا ضَرْعٌ وَ خَشِيتُ أَنْ تَأْكُلَهُمُ الضُّبُعُ وَ أَنَا بِنْتُ خُفَّافٍ بْنِ إِيمَاءٍ الْغَفَارِيِّ وَقَدْ شَهِدَ أَبِي الْحُدَيْبِيَّةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۲۰۔ علی بن عبد اللہ مدنی، سفیان بن عیینہ، زہری، عروہ بن زبیر سے اور وہ مروان اور مسور سے کہ انہوں نے کہا حضور اکرم ﷺ حدیبیہ کے سال تقریباً ۱۲ یا ۱۳ سو صحابہ کے ساتھ روانہ ہو کر ذوالحلیفہ پہنچے۔ اور وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے جانور کو ہار پہنایا، کوہان سے خون بہایا اور وہیں سے عمرے کا احرام باندھا، علی بن مدنی کہتے ہیں کہ میں شمار نہیں کر سکتا کہ میں نے اس حدیث کو کتنی مرتبہ سفیان سے سنا ہے آخر وہ کہنے لگے کہ زہری سے ہار ڈالنا اور کوہان چیرنا یاد نہیں رہا، اب مجھے معلوم نہیں کہ ان کا مطلب کیا تھا، یعنی اشعار اور تقلید کا مقام یاد نہیں رہا یا تمام حدیث یاد نہیں رہی۔

۱۳۲۱۔ حسن بن خلف، الحنفی بن یوسف، ابوبشر، ورقاء، عمر بن ابی قح، مجاہد، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ، کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں دیکھا کہ ان کے سر سے جوئیں گر رہی ہیں، ان کے چہرے پر تو آپ نے فرمایا تم کو ان کیڑوں سے تکلیف ہے اس نے کہا جی ہاں فرمایا پھر بالوں کو منڈاؤ الواس وقت آپ حدیبیہ میں تھے اور ان کو یہ معلوم نہیں ہو سکا تھا کہ وہ مکہ سے روکے جائیں گے اور یہیں احرام کھول ڈالنا ہوگا، بلکہ امید تھی کہ مکہ میں داخل ہوں گے اور عمرہ پورا کریں گے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فدیہ کی آیت نازل فرمائی (سورہ بقرہ میں) اس وقت آنحضرت ﷺ نے کعب کو حکم دیا کہ چھ مسکینوں کو ۱۲ سیر کھانا دے دو یا ایک بکری قربانی کر دیا ۳ روزے رکھو۔

۱۳۲۲۔ اسلعیل بن عبد اللہ، امام مالک، زید بن اسلم، اپنے والد اسلم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بازار گیا، وہاں ایک جوان عورت ان کو ملی اور کہنے لگی، اے امیر المؤمنین میرا شوہر مرچکا ہے اور چھوٹے بچوں کو چھوڑ گیا ہے، اللہ کی قسم! اتنا بھی نہیں ہے کہ میں بچوں کے لئے کھانا پکاسکوں، نہ کوئی کھیتی اور دودھ والا جانور ہے، مجھے ڈر ہے کہ کہیں قحط کی وجہ سے وہ مرنے جائیں، اور میں خفاف بن ایما غفاری کی لڑکی ہوں اور میرے والد حدیبیہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھے، حضرت عمر نے یہ سن کر فرمایا، مر جہا! تمہارا خاندان تو میرے خاندان سے ملتا ہوا

ہے اس کے بعد آپؐ نے ایک اونٹ پر اناج دو بوریاں اور انکے درمیان کپڑے اور روپے رکھ کر اونٹ کی رسی عورت کے ہاتھ میں دیدی اور فرمایا یہ لے جاؤ، مجھے امید ہے کہ اس کے ختم ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ اس سے بہتر تم کو عطا کر دے گا، ایک شخص نے اس کیفیت کو دیکھ کر کہا، آپؐ نے اسے بہت زیادہ دے دیا، آپؐ نے فرمایا، اے تیری ماں تجھے روئے خدا گواہ ہے کہ میں نے اس عورت کے باپ اور اس کے بھائی کو دیکھا ہے (۱) کہ انہوں نے کافروں کے ایک قلعہ کو اس وقت تک گھیرے رکھا، جب تک وہ فتح نہ ہوا، پھر صبح مال غنیمت سے ان دونوں کا حصہ وصول کیا گیا۔

۱۳۲۳۔ محمد بن رافع، شبابہ بن سوار، ابو عمر فزاری، شعبہ، قتادہ، سعید بن مسیب سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے اس درخت کو دیکھا تھا جس کے نیچے بیعت لی گئی تھی مگر میں نے جب اسے دوبارہ دیکھا تو پہچان نہ سکا شیخ بخاری محمود بن غیلان کہتے ہیں کہ ابن مسیب نے کہا کہ میں اس کو بھول گیا۔

۱۳۲۴۔ محمود، عبید اللہ، اسرائیل بن یونس، طارق بن عبد الرحمن سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں حج کی غرض سے مکہ جا رہا تھا، راستہ میں دیکھا کہ کچھ لوگ نماز پڑھ رہے ہیں، میں نے پوچھا یہاں کون سی مسجد ہے؟ جواب دیا یہ وہ درخت ہے جس کے نیچے رسول اکرم ﷺ نے صحابہ سے بیعت لی تھی یہ سن کر میں سعید بن مسیب کے پاس آیا اور ان سے یہ بات بیان کی، انہوں نے کہا کہ میرے والد مسیب بن حزن ان لوگوں میں ہیں، جنہوں نے آنحضرت ﷺ سے اس درخت کے نیچے بیعت کی تھی وہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں دوسرے سال آیا تو اس جگہ درخت کو بھول گیا، سعید کہتے ہیں کہ رسول اکرمؐ کے اصحابؓ تو اس درخت کو پہچان نہ سکے، تم نے کیسے پہچان لیا؟ کیا تم ان سے زیادہ علم والے ہو۔

۱۳۲۵۔ موسیٰ بن اسماعیل، ابو عوانہ، طارق، سعید بن مسیب سے اور وہ اپنے والد سے اور وہ ان حضرات میں سے تھے، جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی، کہتے ہیں کہ ہم جب دوسرے برس وہاں گئے

فَوَقَفَ مَعَهَا عُمَرُ وَلَمْ يَمُضِ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِنَسَبٍ قَرِيبٍ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى بَعِيرٍ ظَهِيرٍ كَانَ مَرْبُوطًا فِي الدَّارِ فَحَمَلَ عَلَيْهِ غَرَارَتَيْنِ مَلَاهُمَا طَعَامًا وَحَمَلَ بَيْنَهُمَا نَفَقَةً وَثِيَابًا ثُمَّ نَاوَلَهَا بِحِطَامِهِ ثُمَّ قَالَ اقْتَادِيهِ فَلَنْ يَقْنِيَ حَتَّى يَأْتِيَكُمُ اللَّهُ بِخَيْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَكْثَرَتْ لَهَا قَالَ عُمَرُ نَكَلْتِكَ أَمْلَكَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَى أَبَا هَذِهِ وَآخَاهَا وَقَدْ حَاصِرًا حِصْنًا زَمَانًا فَافْتَتَحَاهُ ثُمَّ أَصْبَحْنَا تَسْتَقْبِيءَ سَهْمَانَهُمَا فِيهِ.

۱۳۲۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ أَبُو عَمْرِو الْفَرَارِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ الشَّجَرَةَ ثُمَّ أَتَيْتُهَا بَعْدَ فَلَمْ أَعْرِفْهَا قَالَ مَحْمُودٌ ثُمَّ أُنْسِيَتْهَا بَعْدَ.

۱۳۲۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ انْطَلَقْتُ حَاجًّا فَمَرَرْتُ بِقَوْمٍ يُصَلُّونَ قُلْتُ مَا هَذَا الْمَسْجِدُ قَالُوا هَذِهِ الشَّجَرَةُ حَيْثُ بَايَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ فَاتَيْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ كَانَ فِيمَنْ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ نَسِينَاهَا فَلَمْ نَقْدِرْ عَلَيْهَا فَقَالَ سَعِيدٌ إِنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَعْلَمُوهَا وَاعْلَمْتُمُوهَا أَنْتُمْ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ.

۱۳۲۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا طَارِقٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَرَجَعْنَا إِلَيْهَا

(۱) اس عورت کے باپ کا نام خفاف تھا اور خفاف کے دو بیٹے تھے حارث اور مٹلا یہاں بھائی سے ان دو میں سے کوئی ایک مراد ہے۔

تو پہچان نہ سکے کہ کون سادرخت ہے۔

۱۳۲۶۔ قبیصہ بن عقبہ، سفیان ثوری، طارق سے روایت کرتے ہیں کہ سعید بن مسیب سے جب اس درخت کا ذکر آیا تو آپ نے ہنستے ہوئے کہا میرے والد نے مجھ سے جو کچھ بیان کیا وہ اوپر گزر چکا اور میرے والد اس بیعت میں شریک تھے۔

۱۳۲۷۔ آدم بن ابی ایاس، شعبہ، عمرو بن مرہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے سنا جو کہ بیعت رضوان میں شامل تھے کہ آنحضرت ﷺ کی یہ عادت تھی کہ جب کوئی قوم آپ کے پاس صدقہ لے کر آتی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے، اے اللہ! ان پر اپنا رحم فرما، چنانچہ میرے والد بھی صدقہ لے کر حاضر ہوئے تھے، تو آپ نے فرمایا اے اللہ! تو عبد اللہ بن ابی اوفیٰ کی اولاد پر اپنا رحم فرما۔

۱۳۲۸۔ اسماعیل بن ابی اویس، عبد الحمید ان کے بھائی، سلیمان، عمرو بن یحییٰ مازنی، عباد بن تمیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جنگ حرہ کے دن لوگ عبد اللہ بن حنظلہ سے بیعت کر رہے تھے۔ ابن زید نے پوچھا کہ ابن حنظلہ لوگوں سے کس چیز کی بیعت لے رہے ہیں؟ کسی نے کہا کہ یہ موت پر بیعت لے رہے ہیں، ابن زید نے کہا میں آنحضرت کے بعد اس معاملہ میں کسی سے بیعت نہ کروں گا، کیونکہ ابن زید حضور اکرم کے ہمراہ حدیبیہ کی بیعت میں حاضر تھے۔

۱۳۲۹۔ یحییٰ بن یعلیٰ محارب، اپنے والد سے اور وہ ایاس بن سلمہ بن اکوع سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ مجھ سے میرے والد نے جو اصحاب شجرہ میں سے تھے کہا کہ ہم رسالت مآب ﷺ کے ساتھ نماز جمعہ پڑھ کر واپس آتے تھے تو دیواروں کا سایہ نہ ہوتا تھا کہ ہم اس میں بیٹھتے۔

۱۳۳۰۔ قتیبہ بن سعید، حاتم، یزید بن ابی عبید سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت سلمہ بن اکوع سے کہا کہ تم نے صلح حدیبیہ کے موقع پر کس اقرار کے ساتھ آنحضرت ﷺ سے بیعت کی تھی وہ کہنے لگے ہم نے موت پر بیعت کی تھی۔ (۱)

الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَمَعِمَتْ عَلَيْنَا.

۱۳۲۶۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَارِقٍ قَالَ ذُكِرَتْ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ الشَّجَرَةُ فَضَحِكَ فَقَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي وَكَانَ شَهِدَهَا.

۱۳۲۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ آتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَةٍ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ فَآتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى أَبِي أَوْفَى.

۱۳۲۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَخِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْحَرَّةِ وَالنَّاسُ يُبَايِعُونَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ فَقَالَ ابْنُ زَيْدٍ عَلَى مَا يُبَايِعُ ابْنُ حَنْظَلَةَ النَّاسَ قِيلَ لَهُ عَلَى الْمَوْتِ قَالَ لَا أَبَايِعُ عَلَى ذَلِكَ أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ شَهِدَ مَعَهُ الْحَدِيثِيَّةَ.

۱۳۲۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى الْمُحَارِبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَنْصَرِفُ وَلَيْسَ لِلْحَيْطَانِ ظِلٌّ نَسْتَظِلُّ فِيهِ.

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَلَى أَيْ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحَدِيثِيَّةِ؟ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ.

(۱) موت پر بیعت کرنے سے مراد یہ ہے کہ ہم میدان جنگ سے بھاگیں گے نہیں خواہ موت آجائے۔

۱۳۳۱۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقِيتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَقُلْتُ طُوبَى لَكَ صَحِبْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتَهُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَقَالَ يَا ابْنَ آجَى إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحَدْنَا بَعْدَهُ .

۱۳۳۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْوِيَةُ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ .

۱۳۳۳۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا . قَالَ الْحَدِيثُ قَالَ أَصْحَابُهُ هَنِيئًا مَرِيئًا فَمَا لَنَا قَاتِلُ اللَّهِ لِيُدْخَلَ الْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ قَالَ شُعْبَةُ فَقَدِمْتُ الْكُوفَةَ فَحَدَّثْتُ بِهِذَا كُلِّهِ عَنْ قَتَادَةَ ثُمَّ رَجَعْتُ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ أَمَا إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَعَنْ أَنَسٍ وَأَمَّا هَنِيئًا مَرِيئًا فَعَنْ عِكْرَمَةَ .

۱۳۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَجْرَاءَ بْنِ زَهْرٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَ كَانَ مِمَّنْ شَهِدَ الشَّجَرَةَ قَالَ إِنِّي لَأَوْقِفُ تَحْتَ الْقِدْرِ بِلُحُومِ الْحُمْرِ إِذْ نَادَى مُنَادِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَّا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَاكُمُ عَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ وَ عَنْ مَجْرَاءَ عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اسْمُهُ أَهْبَانُ ابْنُ أَوْسٍ وَ كَانَ اسْتَكْبَرَ رُكْبَتَهُ وَ كَانَ إِذَا سَجَدَ جَعَلَ

۱۳۳۱۔ احمد بن اشکاب، محمد بن فضیل، علاء بن مسیب، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے براء بن عازب سے کہا کہ تم قابل مبارک باد ہو کہ تم کو آنحضرت ﷺ کی صحبت کا شرف حاصل ہوا اور تم نے درخت کے نیچے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی سعادت حاصل کی، انہوں نے انکار سے فرمایا کہ اے بھتیجے! تم کو معلوم نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کیا کیا برائیاں کیں۔

۱۳۳۲۔ اسحاق، یحییٰ بن صالح، معاویہ بن سلام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوقلابہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کو ثابت بن ضحاک نے بتایا کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے درخت کے نیچے بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی تھی۔

۱۳۳۳۔ احمد بن اسحاق، عثمان بن عمر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انا فتحناک فتحاً مبیناً سے مراد صلح حدیبیہ ہے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے عرض کیا، آپ کے واسطے تو یہ امر باعث تبرک و مسرت ہے مگر ہمارے لئے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی لیدخل المؤمنین و المؤمنات جنات یعنی مومن مرد اور مومن عورتیں جنت میں داخل کئے جائیں گے، کہتے ہیں کہ میں نے کوفہ آکر قتادہ سے اس حدیث کو بیان کیا تو انہوں نے فرمایا کہ انا فتحنا کی تفسیر حضرت انسؓ نے بیان کی ہے اور ہنیئاً مرئیاً عکرمہ سے منقول ہے۔

۱۳۳۴۔ عبد اللہ بن محمد، ابو عامر عقدی، اسرائیل بن یونس، مجرأہ بن زہر اسلمی اپنے والد سے جو شریک حدیبیہ تھے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں گدھے کے گوشت کو پکا رہا تھا (جنگ خیبر میں) کہ آنحضرت ﷺ کے ایک منادی نے ندا دی۔ کہ آنحضرت ﷺ تم کو منع کرتے ہیں، گدھے کا گوشت کھانے سے اور یہی مجرأہ ایک شخص سے روایت کرتے ہیں جس کا نام اہبان بن اوس تھا اور وہ بھی درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں میں سے تھا، اس کے گھٹنے میں داد کی بیماری تھی وہ جب سجدہ کرتا تھا تو اس گھٹنے کے نیچے تکیے رکھ لیا کرتا تھا، تاکہ اس میں تکلیف نہ ہو۔

تَحْتَ رُكْبَتِهِ وَسَادَّةً.

۱۳۳۵۔ محمد بن بشار، ابن عدی، شعبہ، یحییٰ بن سعید، بشر بن یسار، حضرت سید بن نعمان سے جو اصحاب شجرہ میں سے تھے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ آنحضرت ﷺ اور ان کے اصحاب ستو پی کر گزر کیا کرتے تھے، ابن عدی کی شعبہ سے روایت کرتے ہیں، معاذ نے بھی ساتھ دیا ہے۔

۱۳۳۶۔ محمد بن حاتم بن بزیع، شاذان، شعبہ، ابی جمرہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے عائد بن عمرو سے جو کہ اصحاب شجرہ میں شامل تھے، دریافت کیا کہ کیا وتر کو ہم دوبارہ پڑھا کریں، تو انہوں نے کہا اگر اول شب میں پڑھ لئے، تو پھر آخر شب میں نہیں پڑھنا چاہئے۔

۱۳۳۷۔ عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، زید بن اسلم سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ بعض سفروں میں نبی اکرم ﷺ رات کو چلا کرتے تھے اور حضرت عمرؓ آپ کے ہمراہ ہوا کرتے تھے، چنانچہ حضرت عمرؓ نے آپ سے کوئی بات پوچھی تو آنحضرت ﷺ نے جواب نہیں دیا، پھر پوچھی پھر جواب نہیں دیا، پھر پوچھی اور پھر جواب نہیں دیا، آخر حضرت عمرؓ اپنے دل میں کہنے لگے اے عمرؓ تیری ماں تجھ کو روئے تو نے تین دفعہ بات پوچھی، اور تجھے آنحضرتؐ نے جواب نہیں دیا، حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اونٹ کو ایڑ لگائی اور مسلمانوں سے آگے نکل گیا، اس خوف سے کہ کہیں میرے متعلق کوئی آیت نہ اترے، تھوڑی دیر کے بعد کوئی مجھے پکار رہا تھا، میں اور خوف زدہ ہوا کہ شاید میرے حق میں قرآن اترا ہے میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا آپ نے ارشاد فرمایا کہ رات کو میرے اوپر ایک سورت اتری ہے اور وہ مجھے ان تمام چیزوں سے محبوب ہے جن پر سورج نے طلوع کیا ہے، پھر آنحضرت ﷺ نے انا فتحنا لك فتحا مبینا تلاوت فرمائی۔

۱۳۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ كَأَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ أَتَوْا بِسَوِيْقٍ فَلَا كُوْهُ تَابَعَهُ مُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ.

۱۳۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ بَرِيْعٍ حَدَّثَنَا شَاذَانُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ هَلْ يُنْقَضُ الْوِتْرُ قَالَ إِذَا أَوْتَرْتَ مِنْ أَوَّلِهِ فَلَا تُؤَيِّرُ مِنْ آخِرِهِ.

۱۳۳۷۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيرُ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسِيرُ مَعَهُ لَيْلًا فَسَأَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَكَلِّتُكَ أَمْلَكَ يَا عُمَرُ نَزَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذَلِكَ لَا يُجِيبُكَ قَالَ عُمَرُ فَحَرَكْتُ بِجَعْرِي ثُمَّ تَقَدَّمْتُ أَمَامَ الْمُسْلِمِينَ وَخَشِيتُ أَنْ يَنْزَلَ فِيَّ قُرْآنٌ فَمَا نَشِيتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِعًا يَصْرُخُ بِي فَقَالَ فَقُلْتُ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونُ نَزَلَ فِيَّ قُرْآنٌ وَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُورَةٌ لَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا.

۱۳۳۸۔ عبد اللہ بن محمد سفیان بن عیینہ، زہری سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے زہری سے سنا جب کہ وہ اوپر والی حدیث بیان کر رہے تھے چنانچہ کچھ میں نے یاد رکھی اور کچھ معمر نے مجھے یاد دلادی وہ عروہ بن زبیر سے اور وہ مسور اور مروان سے روایت کرتے ہیں کہ ان میں کا ہر ایک دوسرے سے زیادہ بیان کرتا ہے، انہوں نے کہا کہ حدیبیہ کے لئے رسول اللہ ﷺ دس سو سے کئی سوزاند اصحاب کے ہمراہ ذی الحلیفہ میں پہنچے تو قربانی کے جانور کے گلے میں ہار پہنایا اور اس کا کوہان چیرا اور پھر اسی جگہ سے عمرہ کا احرام باندھا اور پھر بنی خزاعہ کے ایک جاسوس کو آپ نے آگے روانہ کیا اور آنحضرت ﷺ بھی برابر چلتے رہے یہاں تک کہ جب مقام غدیر الا شطاط میں پہنچے تو جاسوس نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا کہ قریش نے بہت سے قباہل اور جماعتوں کو آپ سے لڑنے کیلئے اکٹھا کیا ہے وہ آپ کو بیت اللہ تک نہیں جانے دیں گے، آپ نے مسلمانوں سے فرمایا، لوگو! مجھے اس معاملہ میں بتاؤ کہ کیا کرنا چاہئے، کیا میں کافروں کے اہل و عیال پر جھک پڑوں اور ان کو تباہ کر دوں جو ہم کو کعبہ سے روکنے کی تدبیریں کر رہے ہیں اور اگر وہ مقابلہ کے لئے آئے تو اللہ تعالیٰ مددگار ہے، اسی نے ہمارے جاسوس کو ان کے ہاتھ سے بچایا ہے، اگر وہ نہ آئے تو ہم ان کو سوئے ہوئے یا مفروز کی طرح چھوڑیں گے، اس موقع پر حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم تو صرف اللہ کے گھر کا ارادہ کر کے حاضر ہوئے ہیں، کسی سے لڑنا اور مارنا، یا اسے لوٹنا ہماری غرض نہیں ہے رسول اللہ ﷺ تشریف لے چلیں، اگر کوئی ہم کو روکے گا تو ہم اس سے جنگ کریں گے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا اٹھو خدا کا نام لے کر چلو۔

۱۳۳۹۔ اطلق بن راہویہ، یعقوب بن ابراہیم، ابن اخی شہاب، محمد بن مسلم بن شہاب، حضرت عروہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے مروان اور مسور سے سنا ہے وہ رسول اکرم ﷺ کے قصہ عمرہ حدیبیہ کو بیان کرتے تھے، راوی نے کہا کہ عروہ نے جب یہ قصہ مجھ سے بیان کیا تو اس میں یہ بات بھی بیان کی کہ جب حضور اکرم ﷺ نے حدیبیہ کے دن سہیل بن عمرو سے معاہدہ ایک معینہ مدت کے لئے تحریر کیا، تو سہیل کی شرطوں میں

۱۳۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ جِئْتُ هَذَا الْحَدِيثَ حَفِظْتُ بَعْضَهُ وَتَبَتُّ مَعْمَرٌ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ يَزِيدُ أَحَدَهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ قَالَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحَدِيثِ فِي بَضْعِ عَشْرَةِ مِائَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَهُ وَأَحْرَمَ مِنْهَا بِعُمَرَةَ وَبَعَثَ عَيْنًا لَهُ مِنْ خَزَاعَةَ وَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ بِغَدِيرِ الْأَشْطَاطِ أَتَاهُ عَيْنُهُ قَالَ إِنَّ قُرَيْشًا جَمَعُوا لَكَ جُمُوعًا وَقَدْ جَمَعُوا لَكَ الْآحَابِيشَ وَهُمْ مُقَاتِلُونَكَ وَصَادُونَكَ عَنِ الْبَيْتِ وَمَا نَعُوكَ فَقَالَ أَشِيرُوا إِلَيَّهَا النَّاسُ عَلَى أَنْتَرُونَ أَنْ أَمِيلَ إِلَى عِيَالِهِمْ وَذَرَارِي هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَصُدُّونَا عَنِ الْبَيْتِ فَإِنْ يَأْتُونَا كَانَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ قَدْ قَطَعَ عَيْنًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَإِلَّا تَرَكْنَا هُمْ مُحْرَقِينَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَرَجْتَ عَامِدًا إِلَى الْبَيْتِ لَا تُرِيدُ قَتْلَ أَحَدٍ وَلَا حَرْبَ أَحَدٍ فَتَوَجَّهَ لَهُ فَمَنْ صَدَّنَا عَنْهُ قَاتَلْنَاهُ قَالَ أَمْضُوا عَلَى اسْمِ اللَّهِ.

۱۳۳۹۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنِي ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ مَرْوَانَ ابْنَ الْحَكَمِ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ يُخْبِرَانِ خَيْرًا مِنْ خَيْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُمْرَةِ الْحَدِيثِ فَكَانَ فِيمَا أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْهُمَا أَنَّهُ لَمَّا كَاتَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

سے ایک شرط یہ بھی تھی کہ اگر ہمارا کوئی آدمی اگرچہ وہ مسلمان ہی ہو گیا ہو، تمہارے پاس آئے گا، تو اسے واپس کرنا ہوگا اور تم اس درمیان میں رکاوٹ نہیں ڈال سکتے، سہیل بن عمرو اس شرط پر اڑا ہوا تھا اور مسلمان نا منظور کر رہے تھے، لیکن سہیل بن عمرو نے اس شرط کو داخل معاہدہ کر لیا تھا اس کے بعد ابو جندل بن سہیل بن عمرو کو اس کے باپ کے حوالہ کر دیا گیا (یہ آنحضرت ﷺ) کے پاس مکہ سے بھاگ کر آئے تھے اور اس درمیان میں جو کوئی بھی رسالت مآب ﷺ کے پاس حاضر ہوتا تھا، آپ اس کو واپس کر دیا کرتے تھے، خواہ وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہو، چنانچہ کچھ عورتیں بھی ہجرت کر کے آنے لگیں، ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط بھی آئیں اور وہ بالغ تھیں، اس کے رشتہ داروں نے آنحضرت ﷺ سے واپسی کی درخواست کی، اس وقت سورت ممتحنہ کی وہ آیت اتری (۱) جو عورتوں کے حق میں ہے (یا ایہا الذین امنوا اذ جاءکم المؤمنات) ابن شہاب نے کہا کہ عروہ بن زبیر کہتے تھے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ جو عورتیں ہجرت کر کے آنحضرت ﷺ کے پاس آیا کرتی تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کے بموجب ان کا امتحان لیا کرتے تھے۔ (یا ایہا النبی اذا جاءک المؤمنات) یعنی اے ہمارے نبی جو عورتیں آپ کے پاس آئیں۔ آخر تک ابن شہاب، عروہ، زہری کے بھتیجے اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ہم کو یہ حدیث پہنچی ہے کہ آنحضرت ﷺ سے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ مشرکوں نے اپنی ان بیویوں پر جو ہجرت کر کے چلی آئی ہیں، جو کچھ خرچ کیا ہے ان کو واپس کر دیا جائے چنانچہ ابوبصیر کا قصہ تفصیل سے بیان کیا ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهِيلُ بْنُ عَمْرِو وَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ عَلَى قَضِيَّةِ الْمُدَّةِ وَ كَانَ فِيمَا اشْتَرَطَ سَهِيلُ بْنُ عَمْرِو أَنَّهُ قَالَ لَا يَأْتِيكَ مِنَّا أَحَدٌ وَ إِن كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا وَ خَلَّيْتَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُ وَ أَبِي سَهِيلٍ أَنْ يُقَاضِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا عَلَى ذَلِكَ فَتَكَلَّمُوا فِيهِ فَلَمَّا أَبَى سَهِيلُ أَنْ يُقَاضِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتِبَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ سَلَّمَ فَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ سَلَّمَ ابْنًا جَنْدَلِ بْنِ سَهِيلٍ يَوْمَئِذٍ إِلَى أَبِيهِ سَهِيلِ بْنِ عَمْرِو وَلَمْ يَأْتِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ مِنَ الرِّجَالِ إِلَّا رَدَّهُ فِي تِلْكَ الْمُدَّةِ وَ إِن كَانَ مُسْلِمًا وَ جَاءَتْ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَكَانَتْ أُمُّ كَلْثُومُ بِنْتُ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ مِمَّنْ خَرَجَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هِيَ عَاتِقٌ فَجَاءَ أَهْلُهَا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْجِعَهَا إِلَيْهِمْ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِي الْمُؤْمِنَاتِ مَا أَنْزَلَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُ مَنْ هَاجَرَ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ بِهَذِهِ الْآيَةِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ وَ عَنْ عَمِّهِ قَالَ بَلَّغْنَا جِئْنَا أَمَرَ اللَّهِ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرُدَّ إِلَى الْمُشْرِكِينَ مَا انْفَقُوا عَلَى مَنْ هَاجَرَ مِنْ أَزْوَاجِهِمْ وَ بَلَّغْنَا أَنَّ أَبَا

(۱) چونکہ معاہدہ کی شرط میں عورتوں کا کوئی ذکر نہیں تھا اس لیے جب عورتوں کا مسئلہ سامنے آیا تو قرآن حکیم میں حکم نازل ہوا کہ عورتوں کو مشرکین کے حوالے نہ کیا جائے کہ اس سے معاہدہ کی خلاف ورزی لازم نہیں آتی۔

بَصِيرٍ فَذَكَرَهُ بِطَوْلِهِ.

۱۳۴۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ خَرَجَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِتْنَةِ فَقَالَ إِنَّ صُدِدْتُ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْلًا بِعُمْرَةٍ مِنْ أَجْلِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَهْلًا بِعُمْرَةٍ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ.

۱۳۴۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَهْلًا وَقَالَ إِنَّ جِبِلَّيْنِي وَبَيْنَهُ لَفَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ حَالَتْ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَتَلَا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ.

۱۳۴۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا كَلَّمَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ بَعْضَ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَهُ لَوْ أَقَمْتُ الْعَامَ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا تَصِلَ إِلَى الْبَيْتِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُونَ الْبَيْتِ فَتَحَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَايَاهُ وَحَلَّقَ وَقَصَّرَ أَصْحَابُهُ وَقَالَ أَشْهَدُكُمْ أَنِّي أَوْجِبْتُ عُمْرَةً فَإِنْ خَلَى بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ طُفْتُ وَإِنْ جِبِلَّيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ صَنَعْتُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ مَا أَرَى شَأْنَهُمَا إِلَّا وَاحِدًا أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجِبْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَتِي فَطَوَّافًا وَاحِدًا وَسَعِيًّا وَاحِدًا حَتَّى حَلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا.

۱۳۴۰۔ قتیبہ، امام مالک، نافع سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمر فتنہ کے زمانہ میں عمرہ کرنے کیلئے نکلے اور کہنے لگے اگر مجھے بیت اللہ سے روکا گیا تو میں وہی کروں گا جو آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں حدیبیہ میں کیا تھا، غرض انہوں نے عمرہ کا احرام باندھا، جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے عمرے کا احرام باندھا تھا (یہ زمانہ حجاج اور ابن زبیر کی جنگ کا تھا)

۱۳۴۱۔ مسدد، یحییٰ، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عمرہ کرنے کی نیت سے احرام باندھا اور پھر کہنے لگے کہ اگر مجھے بیت اللہ سے روکا گیا تو میں وہی کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا جب کہ قریش کے کافروں نے آپ کو روکا تھا، پھر یہ آیت تلاوت فرمائی، لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

۱۳۴۲۔ عبد اللہ بن محمد بن اسماء، جویریہ، حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں کہ ان کو عبید اللہ بن عبد اللہ اور سالم بن عبد اللہ نے بتایا کہ ہم دونوں نے اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمر سے گفتگو کی (دوسری سند) امام بخاری، موسیٰ بن اسماعیل، جویریہ، حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر کے بیٹوں نے ان سے کہا کہ اس سال آپ عمرہ کو نہ جائیے، کیونکہ ہمیں اندیشہ ہے کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ تک نہ پہنچ سکیں، انہوں نے فرمایا کہ ہم رسول اکرم ﷺ کے ساتھ عمرے کی نیت سے نکلے تھے مگر قریش کے کافروں نے بیت اللہ تک نہ جانے دیا، آخر رسول اکرم ﷺ نے حدیبیہ میں قربانی کے جانور ذبح کر دیئے، سر منڈوایا اور آپ کے اصحاب نے بھی بال اتروا دیئے، پھر ابن عمر نے فرمایا کہ میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر عمرہ واجب کر لیا ہے، اب اگر مجھے لوگوں نے بیت اللہ تک جانے دیا، تو میں طواف کروں گا اور عمرہ بجالاؤں گا اور اگر مزاحمت کی گئی تو پھر وہی کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا یہ کہہ کر چل دیئے، کچھ دور جا کر کہا کہ میں نے عمرہ کے ساتھ اپنے ذمہ حج بھی واجب کر لیا ہے اس کے بعد آپ نے حج و عمرہ کا ایک ہی طواف کیا اور ایک ہی سعی کی اور دسویں تاریخ کو احرام اتار دیا۔

۱۳۴۳۔ شجاع بن ولید، نصر بن محمد، صخر بن جویریہ، حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمرؓ حضرت عمرؓ سے پہلے اسلام لائے، یہ درست نہیں ہے بلکہ بات یہ ہے کہ حدیبیہ کے روز حضرت عمرؓ نے اپنے بیٹے حضرت عبد اللہ کو ایک انصاری کے پاس اس لئے بھیجا کہ وہ ان سے ان کا گھوڑا لے کر آئیں تاکہ اس پر بیٹھ کر کافروں سے جہاد کیا جائے اس وقت حضور اکرم ﷺ اصحابؓ سے درخت کے تلے بیعت لے رہے تھے حضرت عمرؓ کو اس کی خبر نہیں تھی، عبد اللہ رسول اکرم ﷺ سے بیعت کر کے گھوڑا لینے گئے اور پھر حضرت عمرؓ کے پاس گھوڑا لے ہوئے آئے، حضرت عمرؓ ہتھیار لگا رہے تھے، عبد اللہ نے ان سے یہ بات بیان کی، تو وہ عبد اللہ کو ساتھ لئے ہوئے گئے اور آنحضرت ﷺ سے جا کر بیعت کی، یہ ہے وہ بات جس کی وجہ سے لوگ یہ کہتے ہیں کہ عبد اللہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے اسلام لائے ہیں۔ (دوسری سند) ہشام بن عمار، ولید بن مسلم، عمر بن محمد عمری حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں اور وہ حضرت ابن عمرؓ سے بیان کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے روز آنحضرت ﷺ کے ساتھ الگ الگ درختوں کے سایہ میں ٹھہرے ہوئے تھے، اچانک نظر آیا کہ لوگ حضور اکرم ﷺ کے گرد جمع ہیں، حضرت عمرؓ نے (اپنے بیٹے) عبد اللہ سے کہا، ذرا جا کر دیکھو، کہ یہ لوگ کیوں جمع ہیں اور آنحضرت ﷺ کو کس لئے گھیرے ہوئے ہیں، وہ گئے اور دیکھا کہ لوگ آپؐ سے بیعت کر رہے، چنانچہ عبد اللہ نے بھی بیعت کر لی، پھر واپس آ کر حضرت عمرؓ کو خبر دی تو آپؐ بھی گئے اور بیعت کر لی۔

۱۳۴۴۔ ابن نمیر، یعلیٰ، اسلمیل سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ کو کہتے سنا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے، جب کہ آپؐ نے عمرہ ادا کیا چنانچہ آپؐ نے طواف کیا تو ہم نے بھی آپؐ کے ساتھ طواف کیا، پھر آپؐ نے نماز پڑھی تو ہم نے بھی آپؐ کے ساتھ نماز پڑھی، آپؐ نے صفا مروہ کے درمیان سعی فرمائی تو ہم نے بھی سعی کی اور ہم آپؐ کی اہل مکہ سے حفاظت کر رہے تھے کہ کوئی آپؐ کو تکلیف نہ دے سکے۔

۱۳۴۵۔ حسن بن اسحاق، محمد بن سابق، مالک بن مغول، ابو حصین،

۱۳۴۳۔ حَدَّثَنِي شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ سَمِعَ النَّصْرَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا صَخْرٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ إِنَّ النَّاسَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَسْلَمَ قَبْلَ عُمَرَ لَيْسَ كَذَلِكَ وَلَكِنْ عُمَرُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ أُرْسِلَ عَبْدُ اللَّهِ إِلَى فَرَسٍ لَهُ عِنْدَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يَأْتِي بِهِ لِقَائِلَ عَلَيْهِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبَايِعُ عِنْدَ الشَّجَرَةِ وَعُمَرُ لَا يَذَرُنِي بِذَلِكَ فَبَايَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى الْفَرَسِ فَجَاءَ بِهِ إِلَى عُمَرَ وَعُمَرُ يَسْتَلِيمُ لِلْقِتَالِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبَايِعُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَاَنْطَلَقَ فَذَهَبَ مَعَهُ حَتَّى بَايَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ التَّى يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَسْلَمَ قَبْلَ عُمَرَ وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ تَقَرَّفُوا فِي ظِلَالِ الشَّجَرِ فَإِذَا النَّاسُ مُحَدِّقُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَنْظِرْ مَا شَأْنُ النَّاسِ قَدْ أَحَدَقُوا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَهُمْ يَبَايِعُونَ فَبَايَعَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى عُمَرَ فَخَرَجَ فَبَايَعَ.

۱۳۴۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ أَبِي أَوْفَى قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اعْتَمَرَ فَطَافَ فَطَفْنَا مَعَهُ وَصَلَّى وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَكُنَّا نَسْتُرُهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ لَا يُصِيبُهُ أَحَدٌ بِشَيْءٍ.

۱۳۴۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا

ابوداؤد، شفیق بن سلمہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب سہل بن حنیف جنگ صفین سے واپس آئے تو ہم ان کی واپسی کا سبب معلوم کرنے گئے، تو انہوں نے کہا کہ بھائی اپنی رائے پر ناز مت کرو، ایک وہ بھی دن تھا کہ میں اتنا مستعد تھا کہ ابو جندل کی واپسی پر کبھی راضی نہ ہوتا اور اگر قدرت رکھتا تو حکم رسول خدا ﷺ کو نہ مانتا اور اچھی طرح لڑتا، یہ بات اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں کہ ہم نے جب کبھی کسی مہم پر تلوار اٹھائی تو وہ کام آسان ہو گیا، غرض اس جنگ سے پہلے جب بھی تلوار اٹھائی، تو ہم اسے اپنے لئے اچھا ہی جانتے تھے (مگر اس جنگ (صفین) کا عجیب حال ہے کہ ہم ایک کام کو سنبھالتے ہیں تو دوسرا بگڑ جاتا ہے، ہم حیران ہیں کہ اس کے اسناد کی کیا تدبیر کریں۔

۱۳۴۶۔ سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، مجاہد، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ، کعب بن عجرہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ زمانہ حدیبیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس حالت میں دیکھا کہ میرے سر سے جوئیں گر رہی تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ جوئیں تم کو تکلیف دیتی ہو گی؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے فرمایا تم اپنا سر منڈا دو اور تین روزے رکھو یا چھ مساکین کو کھانا کھلا دو یا ایک بکری ذبح کر دو۔ ایوب (راوی حدیث) کہتے ہیں کہ مجھے یہ نہیں معلوم کہ اس میں سے پہلی بات آپ نے کیا ارشاد فرمائی۔

۱۳۴۷۔ محمد بن ہشام ابو عبد اللہ، ہشیم، ابوبشر، مجاہد، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ، کعب بن عجرہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں حدیبیہ میں رسالت مآب ﷺ کے ہمراہ احرام باندھے ہوئے موجود تھا کہ مشرکوں نے ہم کو روک دیا، اس وقت میرے سر پر پٹھے بال تھے، اور ان میں سے جوئیں چہرہ پر گر رہی تھیں، حضور اکرم ﷺ نے مجھے دیکھ کر فرمایا، کیا تم کو یہ جوئیں تکلیف دیتی ہیں؟ میں نے عرض کیا، جی ہاں! کعب بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی فمن كان منكم مريضا او به اذى من راسه ففدية من صيام او صدقة او نسك، یعنی جو تم میں بیمار ہوں یا ان کے سر میں تکلیف ہو، تو وہ اس کے بدلہ میں روزے رکھ لے یا صدقہ دے دے

مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ أَبُو وَائِلٍ لَمَّا قَدِمَ سَهْلُ بْنُ حَنِيْفٍ مِنْ صَفِيْنِ أَتَيْنَاهُ نَسْتَحْبِرُهُ فَقَالَ أَتَيْتُمُو الرَّاْيَ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَ لَوْ اسْتَطِيعَ أَنْ ارْدَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَهُ لَرَدَدْتُ وَاللَّهِ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ وَ مَا وَضَعْنَا أَسْيَافَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا لِأَمْرٍ يُفْطِنُنَا إِلَّا اسْهَلَنَ بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ قَبْلَ هَذَا الْأَمْرِ مَا نَسُدُّ مِنْهَا خَصْمًا إِلَّا انْفَجَرَ عَلَيْنَا خَصْمٌ مَا نَدْرِي كَيْفَ نَأْتِي لَهُ.

۱۳۴۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ أَتَى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَالْقُمَّلُ يَتَنَازَرُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ يُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقِي وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمِ سِتَّةَ مَسَاكِينَ أَوْ انْسُكْ نَسِيكَةً قَالَ أَيُّوبُ لَا أَدْرِي بِأَيِّ هَذَا بَدَأَ.

۱۳۴۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَّةِ وَ نَحْنُ مُحْرَمُونَ وَ قَدْ حَصَرَنَا الْمُشْرِكُونَ قَالَ وَ كَانَتْ لِي وَفْرَةٌ فَجَعَلْتُ الْهَوَامَّ تَسَاقُطُ عَلَى وَجْهِهِ فَمَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَ أَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ.

یا قربانی کر دے۔

باب ۵۰۴۔ قصہ قبائل عکل و عرینہ۔

۱۳۴۸۔ عبدالاعلیٰ بن حماد، یزید بن زریج، سعید، قتادہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا مجھ سے حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ عکل و عرینہ کے کچھ لوگ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں بمقام مدینہ طیبہ حاضر ہوئے اور کلمہ اسلام پڑھنے کے بعد عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم دودھیل جانور والے تھے، یعنی دودھ والے جانور رکھتے تھے، اور کھیتی نہیں کرتے تھے، ہم کو مدینہ کی ہوانا موافق ہے، رسول اکرم ﷺ نے چند اونٹ اور ایک چرواہا دے کر فرمایا، تم ان کو ساتھ لے کر جنگل میں چلے جاؤ اور ان کا دودھ وغیرہ استعمال کرو، وہ گئے، مگر حرہ میں پہنچ کر اسلام سے منکر ہو گئے اور آنحضرت ﷺ کے چرواہے (یار) (۱) کو قتل کر ڈالا اور اونٹ لے کر بھاگ کھڑے ہوئے، رسول اکرم ﷺ کو جب معلوم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پکڑنے کے لئے آدمی بھیجے، چنانچہ پکڑ کر لائے گئے، آنحضرت ﷺ نے حکم دیا کہ ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیری جائیں، ہاتھ پاؤں کاٹے جائیں اور حرہ کے ایک گوشہ میں ڈال دیئے جائیں، آخر وہ اسی حال میں مر گئے، قتادہ کہتے ہیں کہ ہم کو یہ بات بھی پہنچی ہے کہ اس کے بعد ہر وقت رسول اکرم ﷺ لوگوں کو خیرات کرنے کی ترغیب دیتے تھے اور مشلہ کرنے سے منع فرماتے تھے، شعبہ ابان اور حماد نے قتادہ سے صرف عرینہ کا لفظ روایت کیا ہے اور یحییٰ بن ابی کثیر، ایوب ابو قلابہ نے حضرت انسؓ سے اس طرح روایت کی ہے کہ عکل کے کچھ لوگ آنحضرت کی خدمت میں آئے تھے۔

۱۳۴۹۔ محمد بن عبدالرحیم، حفص بن عمر، ابو عمر حوضی، عماد بن زید، ایوب، حجاج صواف، ابورجاء سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ نے لوگوں سے دریافت کیا کہ تم قسامت کے متعلق کیا جانتے ہو، لوگوں نے کہا کہ قسامت برحق

۵۰۴۔ بَابُ قِصَّةِ عُكْلٍ وَ عُرَيْنَةَ.

۱۳۴۸۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَاسًا مِنْ عُكْلٍ وَ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ تَكَلَّمُوا بِالْإِسْلَامِ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا أَهْلَ ضَرْعٍ وَ لَمْ نَكُنْ أَهْلَ رِيْفٍ وَ اسْتَوْحَمُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُودٍ وَ رَاعٍ وَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فِيهِ فَيَشْرَبُوا مِنَ الْبَانِيهَا وَ آبَوَالِهَا فَانْطَلَقُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا نَاحِيَةَ الْحَرَّةِ كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَ قَتَلُوا رَاعِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اسْتَأَفُوا الذُّودَ فَبَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي أَثَارِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَسَمَرُوا أَعْيُنَهُمْ وَ قَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَ تَرَكُوا فِي نَاحِيَةِ الْحَرَّةِ حَتَّى مَاتُوا عَلَى حَالِهِمْ قَالَ قَتَادَةُ بَلَّغْنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ كَانَ يَحُثُّ عَلَى الصَّدَقَةِ وَ يَنْهَى عَنِ الْمُثَلَّةِ وَ قَالَ شُعْبَةُ وَ أَبَانٌ وَ حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ مِنْ عُرَيْنَةَ وَ قَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ وَ أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَدِيمٌ نَفَرٌ مِنْ عُكْلٍ.

۱۳۴۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ أَبُو عَمَرَ الْحَوْضِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَ الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ مَوْلَى أَبِي

(۱) چرواہے کا نام یار النوبی تھا جب قبیلہ والے اونٹ لیکر بھاگنے لگے تو انہوں نے مزاحمت کی، اس پر انہوں نے اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے زبان اور آنکھوں میں کانٹے گاڑ دیئے جس سے انہوں نے شہادت پائی۔

قِلَابَةً وَ كَانَ مَعَهُ بِالشَّامِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ
الْعَزِيزِ اسْتَشَارَ النَّاسَ يَوْمًا قَالَ مَا تَقُولُونَ فِي
هَذِهِ الْقِسَامَةِ فَقَالُوا حَقٌّ فَضَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَضَتْ بِهَا الْخُلَفَاءُ
قَبْلَكَ قَالَ وَ أَبُو قِلَابَةَ خَلَفَ سَرِيرَهُ فَقَالَ
عَبْسَةُ بْنُ سَعِيدٍ فَأَيْنَ حَدِيثُ أَنَسٍ فِي
الْعَرَبِيِّينَ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ إِيَّايَ حَدَّثَهُ أَنَسُ بْنُ
مَالِكٍ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ
مِنْ عَرِينَةَ وَقَالَ أَبُو قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ مِنْ عُكْلٍ
ذَكَرَ الْقِصَّةَ.

ہے۔ رسول اکرم ﷺ اور آپ کے خلفاء نے بھی اس کا حکم دیا ہے،
جو کہ آپ سے پہلے گزر چکے ہیں اس وقت ابو قلابہ، حضرت عمر بن
عبد العزیز کے تخت کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے اتنے میں عنبسہ بن
سعید بولے کہ حضرت انسؓ کی روایت کردہ حدیث عربین کہاں
ہے۔ ابو قلابہ نے کہا کہ یہ حدیث تو حضرت انسؓ نے مجھ سے ہی بیان
کی تھی اور اس کو عبد العزیز بن صہیب نے بھی حضرت انسؓ سے
روایت کیا ہے اس میں صرف عربین کا ذکر ہے، مگر ابو قلابہ کی روایت
میں حضرت انسؓ سے عکَل کا لفظ ذکر کیا گیا ہے جو اس قصہ میں ہے۔

ستر ہواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۵۰۵۔ باب غَزْوَةُ ذَاتِ الْقَرْدِ وَهِيَ الْغَزْوَةُ الَّتِي أَعْرَوْا عَلَى لِقَاحِ النَّبِيِّ قَبْلَ خَيْبَرَ بِثَلَاثٍ.

۱۳۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ ابْنَ الْأَكْوَعِ يَقُولُ خَرَجْتُ قَبْلَ أَنْ يُؤَدَّ بِالْأُولَى وَكَانَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَعَى بِذِي قَرْدٍ قَالَ فَلَقِينِي غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ أُحِذْتُ لِقَاحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلْبُ مَنْ أَخَذَهَا قَالَ غُطْفَانٌ قَالَ فَصَرَخْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ يَا صَبَاحَاهُ قَالَ فَاسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْ الْمَدِينَةِ ثُمَّ ائْتَدَعْتُ عَلَى وَجْهِ حَتَّى أَدْرَكْتُهُمْ وَقَدْ أَخَذُوا يَسْتَقْفُونَ مِنَ الْمَاءِ فَجَعَلْتُ أَرْمِيهِمْ بِبَنِيٍّ وَكُنْتُ رَامِيًا وَأَقُولُ أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ الْيَوْمَ يَوْمَ الرُّضْعِ. وَارْتَجَزُ حَتَّى اسْتَقْدْتُ اللَّقَاحَ مِنْهُمْ وَاسْتَلَبْتُ مِنْهُمْ ثَلَاثِينَ بُرْدَةً. قَالَ وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَدْ حَمَيْتُ الْقَوْمَ الْمَاءَ وَهُمْ عَطَاشٌ فَأَبَعْتُ إِلَيْهِمُ السَّاعَةَ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ مَلَكَتْ فَاسْجِحْ قَالَ ثُمَّ رَجَعْنَا وَيُرَدِّفُنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَتِهِ حَتَّى دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ.

۵۰۶۔ باب غَزْوَةِ خَيْبَرَ.

۱۳۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَّارٍ أَنَّ

ستر ہواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب ۵۰۵۔ جنگ ذی قرد کا بیان، یعنی جنگ خیبر سے تین روز پہلے کچھ کافروں نے نبی ﷺ کے (بیس) اونٹوں کو لوٹ لیا تھا۔

۱۳۵۰۔ قتیبہ بن سعید، حاتم، یزید بن ابی عبید، سلمہ بن اکوع سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں صبح کی اذان سے پہلے (جنگل کی طرف) نکلا، مقام ذی قرد میں نبی ﷺ کی دودھ والی اونٹنیاں چر رہی تھیں، مجھ سے عبدالرحمن بن عوف کا غلام ملا اور بتایا کہ آنحضرت ﷺ کی اونٹنیاں پکڑی گئیں، میں نے پوچھا کس نے پکڑا؟ اس نے جواب دیا کہ (قوم) عطفان نے۔ تو میں نے تین آوازیں یا صباحا (یہ کلمہ دشمن کی آمد کی اطلاع پر لوگوں کو جمع کرنے کیلئے بولا جاتا ہے) کہہ کر لگائیں، جس سے قیام اہل مدینہ کو خبر ہو گئی، پھر میں فوراً سیدھا چلا، حتیٰ کہ ان کافروں کو جا پکڑا وہ ان اونٹیوں کو پانی پلانے لگے تو میں ان پر تیر چلانے لگا اور میں (بڑا) تیر انداز تھا، میں یہ رجز پڑھتا رہا کہ میں ابن اکوع ہوں، آج کا دن کمینوں کی ہلاکت کا دن ہے، حتیٰ کہ میں نے ان سے اونٹیوں کو چھڑا لیا، اور میں نے ان سے تمیں چادریں بھی چھین لیں، سلمہ کہتے ہیں کہ پھر آنحضرت ﷺ اور دوسرے لوگ بھی آگئے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ان لوگوں کو پانی بھی نہیں پینے دیا حالانکہ وہ پیاسے تھے، لہذا فوراً ان کے تعاقب میں لوگوں کو بھیج دیجئے، آپ نے فرمایا اے ابن اکوع تم نے انہیں بھگا دیا ہے، لہذا اب چھوڑو بھی، سلمہ کہتے ہیں، پھر ہم واپس آگئے اور رسول اللہ ﷺ اپنی اونٹی پر مجھے پیچھے بٹھا کر لائے حتیٰ کہ ہم مدینہ میں داخل ہو گئے۔

باب ۵۰۶۔ جنگ خیبر کا بیان (جو سن ۷ھ میں ہوئی)

۱۳۵۱۔ عبد اللہ بن مسلمہ، مالک، یحییٰ بن سعید، بشیر بن یسار، سدید بن نعمان سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ ہم خیبر کے سال

نبی ﷺ کے ہمراہ (جنگ کے ارادہ سے) چلے، جب مقام صہباء میں پہنچے، جو خیبر کے قریب ہے، تو آپؐ نے نماز عصر پڑھی، پھر آپؐ نے توشہ سفر (جو کسی کے پاس تھا) طلب فرمایا، تو بجز ستو کے اور کچھ بھی نہ آیا، تو آپؐ کے حکم کے مطابق انہیں پانی میں گھول دیا گیا اور ہم سب نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ مل کر کھایا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز کیلئے کھڑے ہو گئے تو آپؐ نے اور ہم نے کلی کی اور بغیر وضو کے اعادہ کے آپؐ نے نماز پڑھ لی۔

۱۳۵۲۔ عبد اللہ بن مسلمہ، حاتم بن اسماعیل، یزید بن ابی عبید، سلمہ بن اکوع سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کے ہمراہ خیبر کی جانب (جنگ کے ارادہ سے) چلے، ہم رات میں جا رہے تھے کہ ایک شخص نے عامر سے کہا کہ تم ہمیں اپنے اشعار کیوں نہیں سناتے، عامر ایک شاعر آدمی تھے (یہ سن کر) وہ نیچے اترے اور اس طرح حدی خوانی کرنے لگے۔

اے خدا اگر تیرا حکم نہ ہوتا تو ہم ہدایت یافتہ نہ ہوتے نہ صدقے دیتے اور نہ نماز پڑھتے

ہم تیرے نبی اور دین کے اوپر قربان، ہماری کوتاہیوں کو معاف فرما اور جنگ میں ثابت قدم رکھ اور ہمیں سکون کی دولت سے نواز جب ہمیں (باطل کی طرف) بلایا جائے گا تو ہم انکار کر دیں گے اور کافر غل مچا کر ہمارے خلاف اتر آئے ہیں۔

تو نبی ﷺ نے فرمایا یہ حدی خواں کون ہے، صحابہ نے عرض کیا عامر بن اکوع، آپؐ نے فرمایا، اللہ اس پر رحم کرے، تو جماعت میں سے ایک آدمی (حضرت عمرؓ) نے عرض کیا، یا رسول اللہ! اب یہ جنت یا شہادت کا مستحق ہو گیا، آپؐ نے ہمیں اس سے منتفع ہونے دیا ہوتا، پھر ہم خیبر پہنچ گئے تو ہم نے یہودیوں کا محاصرہ کر لیا، حتیٰ کہ ہمیں سخت بھوک لگی، پھر اللہ تعالیٰ نے خیبر میں مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی، فتح کے دن مسلمانوں نے شام کو (کچھ پکانے کیلئے) خوب آگ سلگائی، تو نبی ﷺ نے فرمایا، یہ کیسی آگ ہے اور تم لوگ اس پر کیا چیز پکا رہے ہو؟ عرض کیا گیا، گوشت اور دریافت فرمایا کس کا گوشت؟

سُوَيْدُ بْنُ النُّعْمَانِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالصُّهْبَاءِ وَهِيَ مِنْ أَدْنَى خَيْبَرَ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْأَزْوَادِ فَلَمْ يَأْتِ إِلَّا بِالسَّوْبِقِ فَأَمَرَ بِهِ فَتَرَى فَكَأَكَلَ وَ أَكَلْنَا ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضَمَضَ وَمَضَمَضْنَا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

۱۳۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَمِيزْنَا لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرٍ يَا عَامِرُ أَلَا تَسْمِعُنَا مِنْ هُنِيهَاتِكَ؟ وَ كَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا فَتَرَلَّ يَحْدُو بِالْقَوْمِ يَقُولُ

اللَّهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا أَهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَاغْفِرْ فِدَاءً لَكَ مَا أَبْقَيْنَا
وَبَيَّتِ الْأَقْدَامُ إِنْ لَا قَيْنَا
وَالْقَيْنَ سَكِينَةً عَلَيْنَا
إِنَّا إِذَا صَبَحَ بَنَّا أَبَيْنَا
وَبِالصَّبَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا السَّائِقُ قَالُوا عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَجَبَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهُ لَوْلَا أَمْتَعْتَنَا بِهِ فَأَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَاهُمْ حَتَّى أَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ شَدِيدَةٌ ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى فَفَتَحَهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ مَسَاءَ الْيَوْمِ الَّذِي فَتَحَتْ عَلَيْهِمْ أَوْقَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذِهِ النَّيِّرَاتُ عَلَى آيِ شَيْءٍ تَوْقِدُونَ قَالُوا عَلَى لَحْمٍ

عرض کیا پالتوں گدھوں کا گوشت، آپؐ نے فرمایا پھینک دو، اور ہانڈیوں کو توڑ دو، ایک شخص نے عرض کیا، یا رسول اللہ کیا ہم (گوشت) پھینک کر ہانڈیا دھو ڈالیں۔ آپؐ نے فرمایا ہاں، ایسا کر لو، جب قوم کی صف بندی ہوئی (اور لڑائی شروع ہوئی تو چونکہ) عامر کی تلوار چھوٹی تھی، انہوں نے ایک یہودی کی پنڈلی پر تلوار ماری (لیکن) اس کی دھار پلٹ کر ان کے گھٹنے کی چکیتی میں لگی اور اسی سے ان کی وفات ہو گئی، سلمہؓ کہتے ہیں کہ جب واپسی ہوئی تو نبی ﷺ نے جو میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے مجھے (کچھ مغموں) دیکھا، تو فرمایا تمہیں کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپؐ پر قربان، لوگ یہ سمجھ رہے ہیں کہ عامر کے عمل اکارت گئے، (۱) نبی ﷺ نے فرمایا جو ایسا کہتا ہے وہ جھوٹا ہے اور آپؐ نے اپنی دونوں انگلیاں ملا کر فرمایا کہ اسے دو گنا اجر ملے گا وہ تو کوشش کرنے والا مجاہد تھا بہت کم مدینہ میں چلنے والے عربی اس جیسے ہیں قتیہ نے بواسطہ حاتم یہ الفاظ روایت کئے ہیں نشاہا۔

۱۳۵۳۔ عبد اللہ بن یوسف، مالک، حمید طویل، انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ رات کے وقت خیبر پہنچے اور آپؐ کی عادت یہ تھی کہ جب آپؐ رات کو پہنچتے تو ان پر صبح تک حملہ نہیں کرتے تھے، جب صبح ہوئی تو یہودی اپنے کلہاڑے اور زنبیلیں لے کر نکلے، جب انہوں نے آنحضرتؐ کو دیکھا تو بے ساختہ کہنے لگے یہ تو محمد ﷺ ہیں، واللہ محمد ﷺ (بمعہ لشکر کے موجود ہیں، آنحضرت ﷺ) نے فرمایا، خیبر برباد ہو گیا جب ہم کسی قوم کے میدان میں اتر پڑیں تو ان ڈرائے ہوؤں کی صبح بری ہوتی ہے، صدقہ بن فضل، ابن عیینہ، ایوب، محمد بن سیرین، انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ خیبر میں صبح سویرے موجود تھے کہ اہل خیبر اپنے کلہاڑے لے کر نکلے، جب انہوں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا تو کہنے لگے یہ تو محمد ہیں، بخدا محمد ﷺ (مع لشکر کے موجود ہیں تو آنحضرت ﷺ) نے فرمایا، اللہ اکبر، خیبر برباد ہو گیا، جب ہم کسی قوم کے میدان میں اتر پڑیں تو

قَالَ عَلَىٰ آيٍ لِّحْمٍ؟ قَالُوا لَحْمُ حُمُرٍ الْإِنْسِيَّةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْرَيْقُوهَا وَأَكْسِرُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْنَهْرَيْقُوهَا وَنَفْسِلَهَا قَالَ أَوْ ذَاكَ فَلَمَّا تَصَافَتِ الْقَوْمُ كَانَ سَيْفُ عَامِرٍ قَصِيرًا فَتَنَاولَ بِهِ سَاقَ يَهُودِيٍّ لِيَضْرِبَهُ وَيَرْجِعَ دُبَابَ سَيْفِهِ فَأَصَابَ عَيْنَ رُكْبَةٍ عَامِرٍ فَمَاتَ مِنْهُ . قَالَ فَلَمَّا قَفَلُوا قَالَ سَلَمَةُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اخِذٌ بِيَدِي قَالَ مَالِكُ قُلْتُ لَهُ فِذَاكَ أَبِي وَ أُمِّي زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ هَال النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ مَنْ قَالَهُ إِنَّ لَهُ لِأَخْرَيْنِ وَ جَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ قُلْ عَرَبِيٌّ مَشَىٰ بِهَا مِثْلَهُ حَدَّثَنَا قَتِيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ قَالَ نَشَأْبَهَا .

۱۳۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى خَيْبَرَ لَيْلًا وَ كَانَ إِذَا أَتَى مَوْماً بَلَّيْ لَمْ يُغْرِبْهُمْ حَتَّى يُصْبِحَ فَلَمَّا أَصْبَحَ خَرَجَتْ الْيَهُودُ بِمَسَاحِيهِمْ وَ مَكَاتِلِهِمْ فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا مُحَمَّدٌ وَ اللَّهُ مُحَمَّدٌ وَ الْخَمِيْسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا أَنْزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُتَنَدِّرِينَ . أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَبَحْنَا خَيْبَرَ بُكْرَةً فَخَرَجَ أَهْلُهَا بِالْمَسَاحِي فَلَمَّا بَصُرُوا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا مُحَمَّدٌ وَ اللَّهُ

(۱) بعض صحابہ کو ان کے خط اعمال کا شبہ اس لیے ہوا کیونکہ وہ اپنی تلوار کے لگنے سے ہی شہید ہو گئے تھے، لیکن چونکہ جان بوجھ کر انہوں نے ایسا نہیں کیا تھا اس لیے آپؐ نے فرمایا کہ حقیقت میں یہ خود کشی نہیں ہے۔

ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بری ہوتی ہے، حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ہمیں گدھوں کا گوشت ملا، تو آنحضرت ﷺ کے منادی نے اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) تمہیں گدھوں کے گوشت سے منع کرتے ہیں، کیونکہ وہ ناپاک ہیں۔

مُحَمَّدٌ وَ الْخَمِيسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ أَكْبَرُ خَرَبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ فَاصْبِنَا مِنْ لَحُومِ الْحُمْرِ فَنَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لَحُومِ الْحُمْرِ فَإِنَّهَا رَجَسٌ.

۱۳۵۳۔ عبد اللہ بن عبد الوہاب، عبد الوہاب، ایوب، محمد، انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! گدھے کھائے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے پھر اس نے آکر دوبارہ عرض کیا کہ گدھے کھائے گئے، آپ نے جواب نہ دیا پھر اس نے تیسری مرتبہ آکر عرض کیا کہ (اب تو) گدھے ختم ہو گئے تو آپ نے ایک منادی کو حکم دیا جس نے لوگوں میں یہ اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول تمہیں پالتو گدھوں کے گوشت سے منع کرتے ہیں، تو ہانڈیاں الٹ دی گئیں حالانکہ ان میں گوشت خوب پک رہا تھا۔

۱۳۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ جَاءَهُ فَقَالَ أَكَلْتِ الْحُمْرُ فَسَكَتَتْ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةُ فَقَالَ أَكَلْتِ الْحُمْرُ فَسَكَتَتْ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةُ فَقَالَ أَفَيْتِ الْحُمْرُ فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى فِي النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لَحُومِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ فَأَكْفَمَتِ الْقُدُورُ وَ إِنَّهَا لَتَقُورُ بِاللَّحْمِ.

۱۳۵۵۔ سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ثابت، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے قریب اندھیرے میں صبح کی نماز پڑھی، پھر فرمایا اللہ اکبر! خیبر برباد ہو گیا جب ہم کسی قوم کے میدان میں اتر پڑیں تو ان ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بری ہوتی ہے، اہل خیبر نکل کر گلی کوچوں میں بھاگنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقابلہ کرنے والوں کو تو قتل کر دیا اور بچوں (وغیرہ) کو قید کر لیا، قیدیوں میں (حضرت) صفیہؓ بھی تھیں (پہلے تو) وہ وحیہ کلبی کے حصہ میں آئیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حصہ میں چلی گئیں آپ نے ان سے نکاح کر لیا اور ان کا مہر ان کی آزادی کو مقرر فرمایا، عبد العزیز بن صہیب نے ثابت سے کہا کہ اے ابو محمد کیا تم نے انس سے کہا تھا کہ آنحضورؐ نے ان کا کیا مہر مقرر فرمایا تھا تو انہوں نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے اپنا سر ہلادیا۔

۱۳۵۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحُ قَرِيبًا مِنْ خَيْبَرَ يَغْلِسُ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ خَرَبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ فَخَرَجُوا يَسْمَعُونَ فِي السَّكِّ فَقَتَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الدَّرِيَّةَ . وَ كَانَ فِي السَّبْيِ صَفِيَّةُ فَصَارَتْ إِلَى دُحْيَةَ الْكَلْبِيِّ ثُمَّ صَارَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ عِتْفُهَا صَدَاقَهَا فَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صَهْبٍ لِثَابِتٍ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَنْتَ قُلْتَ لِأَنَسٍ مَا أَصَدَقَهَا فَحَرَّكَ ثَابِتٌ رَأْسَهُ تَصْدِيقًا لَهُ.

۱۳۵۶۔ آدم، شعبہ، عبد العزیز بن صہیب، انس رضی اللہ عنہ سے

۱۳۵۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ

روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہؓ کو قید کیا پھر انہیں آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا تو ثابت نے حضرت انسؓ سے دریافت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا کیا مہر مقرر فرمایا؟ حضرت انسؓ نے کہا خود ان کو ہی ان کا مہر مقرر فرمایا کہ انہیں آزاد کر دیا۔

۱۳۵۷۔ قتیبہ، یعقوب، ابی حازم، سہل بن سعد، سعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکین (یعنی یہود خیبر) صف آرا ہو کر خوب لڑے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے لوگ اپنے اپنے لشکروں کی طرف واپس آئے اور اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کے لشکر) میں ایک ایسا بھی آدمی (۱) تھا جو کسی اکیلے یہودی کو بغیر تلوار سے قتل کئے نہ چھوڑتا تھا، مسلمانوں میں مشہور ہوا کہ ہماری طرف سے جتنا کام آج فلاں شخص نے کیا کسی نے نہیں کیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو وہ دوزخی ہے (یہ سن کر) ایک آدمی نے کہا میں (امتحان کے طور پر) اس کے ساتھ رہوں گا، چنانچہ وہ اس کے پیچھے ہو گیا کہ جب وہ ٹھہرتا یہ بھی ٹھہر جاتا اور جب وہ تیزی سے چلتا تو یہ بھی چلنے لگتا وہ کہتا ہے کہ پھر اس شخص کے ایک سخت زخم لگا (جس کی تکلیف برداشت نہ کرتے ہوئے) اس نے جلدی سے مرنا چاہا تو اس نے اپنی تلوار زمین پر ٹیک کر اس کی نوک اپنے سینہ کے درمیان رکھی، پھر اس پر اپنا بوجھ ڈال کر جھول گیا اور خودکشی کر لی تو یہ آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں آپ نے فرمایا کیا بات ہے اس نے عرض کیا کہ ابھی آپ نے جو ایک شخص کے دوزخی ہونے کے متعلق فرمایا تھا تو لوگوں کو یہ چیز دشوار سی معلوم ہوئی تو میں نے کہا اس کی حقیقت معلوم کرنے کا ذمہ دار ہوں، تو میں اس کی تلاش میں چلا پھر وہ سخت زخمی ہوا اور جلدی مرنے کے لئے اپنی تلوار کو زمین پر ٹیک کر اس کی نوک اپنے سینہ کے درمیان رکھ لی، پھر اس پر اپنا بوجھ ڈال کر خودکشی کر لی تو اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان لوگوں کی نظر میں جنتیوں جیسا عمل کرتا ہے حالانکہ وہ دوزخی ہوتا ہے کہ کوئی

الْعَزِيزُ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةً فَأَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا . فَقَالَ ثَابِتٌ لِأَنَسٍ مَا أَصَدَقَهَا قَالَ أَصَدَقَهَا نَفْسَهَا فَأَعْتَقَهَا .

۱۳۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقَى هُوَ وَ الْمُشْرِكُونَ فَافْتَقَلُوا فَلَمَّا مَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَسْكَرِهِ وَ مَالَ الْأَخْرُونَ إِلَى عَسْكَرِهِمْ وَفِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ لَا يَدْعُ لَهُمْ شَاذَةً وَلَا فَاذَةً إِلَّا اتَّبَعَهَا بِضَرْبِهَا بِسَيْفِهِ فَقِيلَ مَا أَجْزَأْنَا الْيَوْمَ أَحَدًا كَمَا أَجْزَأَ فَلَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا صَاحِبُهُ قَالَ فَخَرَجَ مَعَهُ كُلُّمَا وَقَفَ وَقَفَ مَعَهُ وَ إِذَا أَسْرَعَ أَسْرَعَ مَعَهُ قَالَ فَخَرَجَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَعَجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ سَيْفَهُ بِالْأَرْضِ وَدُبَابَهُ بَيْنَ تَدْيِيهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَى سَيْفِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ . فَخَرَجَ الرَّجُلُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ وَ مَا ذَاكَ قَالَ الرَّجُلُ الَّذِي ذَكَرْتَ إِنَّمَا أَنَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَعْظَمَ النَّاسُ ذَلِكَ فَقُلْتُ أَنَا لَكُمْ بِهِ فَخَرَجْتُ فِي طَلَبِهِ ثُمَّ جُرِحَ جُرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَعَجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ فِي الْأَرْضِ وَ دُبَابَهُ بَيْنَ تَدْيِيهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

(۱) اس شخص کا نام قرمان تھا۔

ایسا کام کرتا ہے کہ جس سے پہلے تمام اعمال اکارت ہو جاتے ہیں اور کوئی شخص لوگوں کی نظر میں دوزخیوں جیسا عمل کرتا ہے حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے۔

وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلًا أَهْلِي الْجَنَّةِ فَيُؤَمِّرُ النَّاسَ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلًا أَهْلِي النَّارِ فَيُؤَمِّرُ النَّاسَ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

۱۳۵۸۔ ابو الیمان، شعیب، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہم خیبر میں حاضر تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مدعی اسلام کے بارے میں جو آپ کے ساتھ تھا فرمایا کہ یہ شخص دوزخی ہے (لیکن) جب جہاد شروع ہوا تو اس نے زبردست جہاد کیا یہاں تک کہ بہت زیادہ زخمی ہو گیا اب بعض لوگوں کو (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر) کچھ شبہ سا ہوا کہ نہ جانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس سے کیا مقصد ہے، جسے ہم سمجھ نہ سکے اس زخمی شخص کو زخموں کی تکلیف زیادہ محسوس ہوئی تو اس نے اپنا ہاتھ ترکش میں ڈال کر کچھ تیر نکالے اور انہیں اپنے گلے میں بھونک لیا تو کچھ مسلمان تیزی سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کی بات کو سچا کر دکھایا کہ فلاں شخص نے گلے میں تیر بھونک کر خودکشی کر لی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (کسی سے) فرمایا کہ اے فلاں شخص کھڑے ہو کر لوگوں میں اعلان کر دو کہ جنت میں مومن کے سوا اور کوئی نہیں جائے گا اور اللہ (کبھی) بدکار شخص کے ذریعہ بھی اپنے اس دین کی مدد فرماتا ہے، صالح نے زہری سے اس حدیث کے متابع حدیث روایت کی ہے اور شعیب نے ابواسامہ یونس، ابن شہاب سے روایت کیا ہے کہ مجھے ابن مسیب اور عبدالرحمن بن عبد اللہ بن کعب نے خبر دی کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے یہ الفاظ فرمائے شہدنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم خیبر اور ابن مبارک نے بواسطہ یونس زہری، سعید بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے صالح نے زہری سے اس کے متابع حدیث روایت کی اور زبیدی نے بواسطہ زہری، عبدالرحمن بن کعب، عبید اللہ بن کعب یہ الفاظ کہے ہیں اخبرنی من شہد مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم خیبر اور زہری نے بواسطہ عبید اللہ بن عبد اللہ اور سعید بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۱۳۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَاهُ رِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْنَا خَبِيرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ مَعَهُ يَدْعِي الْإِسْلَامَ هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ أَشَدَّ الْقِتَالِ حَتَّى كَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحَةُ فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ يَرْتَابُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ أَلَمَ الْجِرَاحَةِ فَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى كِنَانَتِهِ فَاسْتَخَرَجَ مِنْهَا أَسْهَمًا فَتَحَرَ بِهَا نَفْسَهُ فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ اللَّهُ حَدِيثُكَ انْتَحَرَ فَلَانٌ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ قُمْ يَا فَلَانُ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ إِنَّ اللَّهَ يُؤَيِّدُ الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ أَبَاهُ رِيَّةَ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبِيرَ. وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابَعَهُ صَالِحٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ شَهِدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبِيرَ. قَالَ الزُّهْرِيُّ وَ أَخْبَرَنِي عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَ سَعِيدٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۳۵۹۔ موسیٰ بن اسماعیل، عبدالواحد، عاصم، ابو عثمان، حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر پر چڑھائی کی یا یہ فرمایا کہ جب آپ خیبر کی طرف چلے تو لوگ ایک وادی پر پہنچ کر بلند آواز سے تکبیر پڑھنے لگے کہ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے آپ پر نرمی کرو (یعنی زور سے نہ چیخو) کیونکہ تم کسی بہرے یا غیر موجود ذات کو نہیں پکار رہے ہو بلکہ تم سننے والے کو جو قریب بھی ہے پکار رہے ہو اور وہ تمہارے ساتھ ساتھ ہے ابو موسیٰ کہتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے پیچھے تھا تو آپ نے مجھے لاجول ولاقوة الا باللہ کہتے ہوئے سنا تو آپ نے فرمایا اے عبد اللہ بن قیس! میں نے عرض کیا بلیک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایک ایسا کلمہ نہ بتاؤں جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے، میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان! ضرور بتائیے آپ نے فرمایا (وہ) لاجول ولاقوة الا باللہ (ہے)۔

۱۳۶۰۔ مکی بن ابراہیم، یزید بن ابی عبید سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سلمہ رضی اللہ عنہ کی پٹنڈی میں تلوار کی چوٹ کا نشان دیکھا تو میں نے پوچھا اے ابو مسلم! یہ چوٹ کیسی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میرے یہ چوٹ خیبر کے دن لگی تھی تو لوگوں نے تو یہ کہا کہ سلمہ مر گیا (لیکن) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تو آپ نے اس پر تین مرتبہ دم فرمادیا تو مجھے اس وقت سے اب تک کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔

۱۳۶۱۔ عبد اللہ بن مسلمہ، ابن ابی حازم، ان کے والد، حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک جہاد (یعنی خیبر) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکین مقابل ہو کر خوب لڑے پھر ہر قوم اپنے اپنے لشکر کی طرف واپس ہوئی مسلمانوں میں ایک شخص تھا جو اکیلے مشرک کو نہ چھوڑتا تھا بلکہ اس کے پیچھے سے آکر اس کے تلوار مارتا (اور قتل کر دیتا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ! جتنا کام فلاں نے کیا کسی نے نہیں

۱۳۵۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا غَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ أَوْ قَالَ لَمَّا تَوَجَّهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَفَ النَّاسُ عَلَى وَادٍ فَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّكْبِيرِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَبِعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا قَرِيبًا وَهُوَ مَعَكُمْ وَأَنَا خَلْفٌ دَابَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَنِي وَأَنَا أَقُولُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَقَالَ لِي يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ كُنَزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فِذَاكَ أَبِي وَ أُمِّي. قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ.

۱۳۶۰۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَرَّ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ فَقُلْتُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ مَا هَذِهِ الضَّرْبَةُ فَقَالَ هَذِهِ ضَرْبَةٌ؟ أَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ أُصِيبَ سَلَمَةُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَمَتُ فِيهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ.

۱۳۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ قَالَ تَقَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُشْرِكُونَ فِي بَعْضِ مَعَارِزِهِ فَاقْتُلُوا فَمَالَ كُلُّ قَوْمٍ إِلَى عَسْكَرِهِمْ وَفِي الْمُسْلِمِينَ رَجُلٌ لَا يَدْعُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ شَاذَةً وَلَا فَاذَةً إِلَّا اتَّبَعَهَا فَضَرَبَهَا بِسَيْفِهِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَجَزًا أَحَدُهُمْ مَا

أَجْزَأُ فُلَانٍ فَقَالَ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالُوا أَيُّنَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِنْ كَانَ هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَا تَبِغْتَهُ فَإِذَا أَسْرَعَ وَابْطَأَ كُنْتُ مَعَهُ حَتَّى جُرِحَ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتُ فَوَضَعَ نِصَابَ سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ وَ دُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَجَاءَ الرَّجُلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَمَّا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَ يَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَمَّا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تو دوزخی ہے، صحابہؓ نے دل میں کہا اگر وہ دوزخی ہے تو پھر ہم میں جنتی کون ہوگا، اتنے میں مسلمانوں میں سے ایک شخص نے کہا کہ میں اس کے پیچھے رہوں گا تاکہ اس کا امتحان کروں، جب وہ تیز چلتا یا آہستہ، تو میں اس کے ساتھ رہتا حتیٰ کہ وہ زخمی ہو اور زخموں کی تکلیف سے بے تاب ہو کر جلدی مرنا چاہا، لہذا اس نے تلوار کا قبضہ زمین پر ٹکا کر اس کے پھل کو اپنے سینہ کے درمیان رکھا پھر اس پر اپنا بوجھ ڈال کر خودکشی کر لی اب وہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں آپ نے فرمایا کیا بات ہوئی، تو اس نے وہ واقعہ آپ کو سنایا آپ نے فرمایا کہ کوئی آدمی لوگوں کی نظر میں جنتیوں جیسا عمل کرتا ہے حالانکہ وہ دوزخی ہوتا ہے اور کوئی لوگوں کی نظر میں دوزخیوں جیسا عمل کرتا ہے حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے۔

۱۳۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الرِّبِيعِ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ نَظَرَ أَنَسٌ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَرَأَى طَيَالِسَةً فَقَالَ كَانَتْهُمْ السَّاعَةُ يَهُودٌ خَيْرٌ.

۱۳۶۲۔ محمد بن سعید خزاعی، زیاد بن ربیع، ابو عمران سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت انسؓ نے (بصرہ میں) جمعہ کے دن لوگوں پر ایسی چادریں دیکھیں جو یہود خیبر کی چادروں کی طرح رنگین تھیں، تو فرمایا کہ یہ لوگ اس وقت خیبر کے یہودیوں کی طرح معلوم ہو رہے ہیں۔

۱۳۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْرٍ وَ كَانَ رَمِدًا فَقَالَ أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَلَحِقَ فَلَمَّا بَتْنَا اللَّيْلَةَ الَّتِي فُتِحَتْ قَالَ لَأُعْطِينَ الرَّايَةَ غَدًا أَوْ لَيَأْخُذَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ يَفْتَحُ عَلَيْهِ فَنَحْنُ نَرْجُوهَا فَقِيلَ هَذَا عَلِيٌّ فَأَعْطَاهُ فَفُتِحَ عَلَيْهِ.

۱۳۶۳۔ عبد اللہ بن مسلمہ، حاتم، یزید بن ابی عبید، سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آشوب چشم میں مبتلا تھے (اس لئے) وہ جنگ خیبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ آئے پھر حضرت علی نے کہا کہ میں آنحضرتؐ سے پیچھے رہ جاؤں (یہ نہیں ہو سکتا) لہذا وہ بھی بعد میں آگئے جب وہ رات آئی جس کی صبح کو خیبر فتح ہوا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل میں ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا یا یہ فرمایا کل ایسا شخص جھنڈا لے گا جس سے اللہ اور رسول محبت رکھتے ہیں اسی کے ہاتھ پر فتح بھی حاصل ہوگی لہذا ہم اس جھنڈے کے امیدوار تھے کہ آنحضرتؐ سے کہا گیا، لیکن وہ علیؓ آگئے لہذا آپؐ نے انہیں جھنڈا دیا اور ان کے ہاتھ پر فتح ہوئی۔

۱۳۶۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

۱۳۶۴۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبد الرحمن، ابو حازم، سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تو دوزخی ہے، صحابہؓ نے دل میں کہا اگر وہ دوزخی ہے تو پھر ہم میں جنتی کون ہوگا، اتنے میں مسلمانوں میں سے ایک شخص نے کہا کہ میں اس کے پیچھے رہوں گا تاکہ اس کا امتحان کروں، جب وہ تیز چلتا یا آہستہ، تو میں اس کے ساتھ رہتا حتیٰ کہ وہ زخمی ہو اور زخموں کی تکلیف سے بے تاب ہو کر جلدی مرنا چاہا، لہذا اس نے تلوار کا قبضہ زمین پر ٹکا کر اس کے پھل کو اپنے سینہ کے درمیان رکھا پھر اس پر اپنا بوجھ ڈال کر خودکشی کر لی اب وہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں آپ نے فرمایا کیا بات ہوئی، تو اس نے وہ واقعہ آپ کو سنایا آپ نے فرمایا کہ کوئی آدمی لوگوں کی نظر میں جنتیوں جیسا عمل کرتا ہے حالانکہ وہ دوزخی ہوتا ہے اور کوئی لوگوں کی نظر میں دوزخیوں جیسا عمل کرتا ہے حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے۔

وسلم نے خیبر کے دن فرمایا میں کل کو یہ پرچم ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائے گا جو اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور اس کا رسولؐ اس سے محبت رکھتے ہیں، سہیل کہتے ہیں کہ لوگوں نے وہ رات بڑی بے چینی سے گزاری کہ دیکھئے کل کسے پرچم عطا ہوتا ہے، جب صبح ہوئی تو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ گئے اور ہر ایک اس پرچم کے ملنے کا خواہش مند تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی بن ابوطالب کہاں ہیں؟ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! ان کی آنکھیں دکھتی ہیں آپؐ نے فرمایا ان کے پاس آدمی بھیج کر انہیں بلاؤ، چنانچہ انہیں بلایا گیا تو آنحضرتؐ نے اپنا لعاب دہن ان کی آنکھوں میں لگا کر ان کے لئے دعا کی تو وہ ایسے تندرست ہو گئے گویا انہیں کوئی تکلیف ہی نہ تھی، تو آپؐ نے انہیں پرچم دے دیا حضرت علیؑ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ کیا میں ان سے اس وقت تک جہاد کرتا ہوں جب تک وہ ہماری طرح مسلمان نہ ہو جائیں آپؐ نے فرمایا تم سیدھے جا کر ان کے میدان میں اتر پڑو، پھر انہیں اسلام کی دعوت دو اور اسلام میں اللہ کے جو حقوق ان پر واجب ہوں گے وہ بتاؤ، قسم خدا کی! تمہارے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا کسی کو (اسلام کی طرف) ہدایت فرمادینا تمہارے لئے سرخ (عمدہ) اونٹوں سے بہتر ہے۔

۱۳۶۵۔ عبد الغفار بن داؤد، یعقوب بن عبد الرحمن (دوسری سند) احمد ابن وہب، یعقوب بن عبد الرحمن، زہری، مطلب کے آزاد کردہ غلام عمرو، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہم خیبر آئے جب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قلعہ خیبر میں فتح عنایت فرمادی تو آپؐ سے صفیہ بنت جہم کے حسن و جمال کا ذکر کیا گیا، وہ نئی دلہن ہی تھیں کہ ان کا شوہر مارا گیا تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا اپنے لئے انتخاب (۱) فرمایا، آنحضرتؐ انہیں لے کر چلے یہاں تک کہ جب ہم مقام سد صہبہ میں پہنچے تو صفیہؓ (حیض سے غسل کر کے آنحضرتؐ کے لئے) حلال ہو گئیں آپؐ نے ان کے ساتھ خلوت فرمائی، پھر آپؐ

سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّايَةَ عَدَا رَجُلًا يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ يَذُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ عَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُوا أَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ آيَنَ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقِيلَ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ قَالَ فَأَرْسَلُوا إِلَيْهِ فَأَتَى بِهِ فَبَصَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَالَهُ قَبْرًا كَانَ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا فَقَالَ أَتُقَدُّ عَلَى رَسُولِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَ أَخْبِرُهُمْ بِمَا يَحِبُّ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ فِيهِ قَوْلُ اللَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ لَكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ.

۱۳۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَمْرِو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْنَا خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْحِصْنَ دُكِرَ لَهُ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حِمْيَرٍ بِنِ أَخْطَبٍ وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَ كَانَتْ عَرُوسًا فَاصْطَفَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فَخَرَجَ بِهَا حَتَّى بَلَغْنَا سُدَّ الصَّهْبَاءِ حَلَّتْ بَيْنِي بِهَا رَسُولُ اللَّهِ

(۱) اللہ تعالیٰ کی جانب سے نبی کو یہ اختیار حاصل تھا کہ مال غنیمت میں سے جس غلام یا باندی کو چاہتے اپنے لیے متعین فرمالیتے اس اختیار کو "صفی" کہا جاتا ہے اسی اختیار کی بناء پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہؓ کو اپنے لیے منتخب فرمایا۔

نے مالیدہ بنا کر چھوٹے سے دسترخوان پر رکھ کر مجھ سے فرمایا اپنے آس پاس کے لوگوں کو جا کر بتادو (اور بلا لاؤ) چنانچہ یہی حضرت صفیہ کی شادی کا ولیمہ تھا اور ہم مدینہ کی طرف چلے تو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت صفیہ کے لئے اپنے پیچھے ایک چادر بچھاتے ہوئے دیکھا پھر آپ اپنے اونٹ کے قریب بیٹھتے اور اپنا زانوئے مبارک نکادیتے حضرت صفیہؓ آپ کے زانوئے مبارک پر اپنا پاؤں رکھ کر سوار ہو جاتیں۔

۱۳۶۶۔ اسمعیل، برادر اسمعیل، سلیمان، یحییٰ، حمید طویل حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفیہؓ بنت جیحی کے پاس خیبر کے راستہ میں تین دن تک ٹھہرے رہے یہاں تک کہ آپ نے ان سے خلوت فرمائی اور وہ ان عورتوں میں تھیں جن پر پردہ مقرر تھا (یعنی امہات المؤمنین میں سے تھیں)

۱۳۶۷۔ سعید بن ابی مریم، محمد بن جعفر بن ابی کثیر، حمید حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ اور خیبر کے راستہ میں تین دن فروکش رہے جہاں آپ نے حضرت صفیہؓ سے خلوت فرمائی چنانچہ میں نے آپ کے ولیمہ میں مسلمانوں کو بلایا اور اس ولیمہ میں نہ روٹی تھی نہ گوشت اس میں صرف یہ ہوا تھا آپ نے (حضرت) بلال کو دسترخوان بچھانے کا حکم دیا چنانچہ وہ بچھا دیئے گئے، تو آپ نے اس پر (چھوہارے) پخیر اور گھی رکھ دیا تو مسلمان آپس میں کہنے لگے کہ صفیہؓ امہات المؤمنین میں سے ہیں یا آنحضرتؐ کی کنیز ہیں؟ تو لوگوں نے کہا کہ اگر آنحضرتؐ ان کا پردہ کرائیں گے، تو امہات المؤمنین میں سے ہوں گی اور اگر پردہ نہ کر لیا تو پھر کنیز ہیں، جب آپ نے کوچ کیا تو ان کے لئے اپنے پیچھے بیٹھنے کی جگہ بنائی اور پردہ کھینچ دیا۔

۱۳۶۸۔ ابوالولید شعبہ (دوسری سند) عبد اللہ بن محمد، وہب، شعبہ، حمید بن ہلال، عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ خیبر کا محاصرہ کئے ہوئے تھے کہ ایک آدمی نے ایک ناشتہ دان پھینکا جس پر چربی تھی تو میں اسے لینے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فَبُيْطِعَ صَغِيرٌ ثُمَّ قَالَ لِي إِذْنٌ مِّنْ حَوْلِكَ فَكَانَتْ تِلْكَ وَلَيْمَتُهُ عَلَى صَفِيَّةٍ ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَوِّي لَهَا وَرَاءَ هَ بَعَائَةِ ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيرِهِ فَيَضَعُ رُكْبَتَهُ وَتَضَعُ صَفِيَّةٌ رِجْلَهَا عَلَى رُكْبَتِهِ حَتَّى تَرَكَبَ .

۱۳۶۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَحِبُّ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَ عَلَى صَفِيَّةَ بِنْتِ حُجَيٍّ بِطَرِيقِ خَيْبَرَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى أَعْرَسَ بِهَا وَكَانَتْ فِيمَنْ ضُرِبَ عَلَيْهَا الْحِجَابُ .

۱۳۶۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَ الْمَدِينَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يُبْنَى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلَيْمَتِهِ وَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ وَمَا كَانَ فِيهَا إِلَّا أَنْ أَمَرَ بِالْأَلَا بِالْأَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ فَالْقَى عَلَيْهَا التَّمَرُ وَالْأَقِطُ وَالسَّمْنُ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ إِحْدَى أُمَمَاتِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُهُ؟ قَالُوا إِنْ حَبَبَهَا فَهِيَ إِحْدَى أُمَمَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَإِنْ لَمْ يَحَبِّبَهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ. فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَالَهَا خَلْفَةٌ وَمَدَّ الْحِجَابُ .

۱۳۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مُحَاصِرِي

کو دوڑا جب پیچھے مڑا تو کیا دیکھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں مجھے بڑی شرم آئی (اور اسے چھوڑ دیا)

۱۳۶۹۔ عبد بن اسماعیل، ابواسامہ، عبید اللہ، نافع و سالم، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کے دن لہسن اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے کی ممانعت فرمائی، لہسن کے کھانے کی ممانعت کے راوی صرف نافع ہیں اور پالتو گدھوں کے گوشت کی ممانعت سالم سے مروی ہے (پالتو گدھے کا گوشت جمہور علماء کے نزدیک حرام اور کچا بدوار لہسن مکروہ ہے)۔

۱۳۷۰۔ یحییٰ بن قزعمہ، مالک، ابن شہاب، محمد بن علی کے دونوں لڑکے عبد اللہ اور حسن ان کے والد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن عورتوں سے نکاح منع کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا (اور نکاح منع یہ ہے کہ مثلاً ایک دو ہفتہ کے لئے نکاح کر لیا جاوے یہ تمام علماء کے نزدیک بالکل حرام ہے)

۱۳۷۱۔ محمد بن مقاتل، عبد اللہ، عبید اللہ بن عمر، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

۱۳۷۲۔ اسحاق بن نصر، محمد بن عبید، عبید اللہ، نافع و سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

۱۳۷۳۔ سلیمان بن حرب، حماد بن زید، عمرو، محمد بن علی، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا اور گھوڑے کے گوشت کی اجازت فرمائی۔

خَبِيرَ فَرَمَى إِنْسَانٌ يَجْرَابُ فِيهِ شَحْمٌ فَتَزَوْتُ لَأُحْدَهُ فَالْتَقْتُ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ.

۱۳۶۹۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أَسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ وَ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ أَكْلِ الثَّوْمِ وَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ. نَهَى عَنْ أَكْلِ الثَّوْمِ هُوَ عَنْ نَافِعٍ وَحْدَهُ وَ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ عَنْ سَالِمٍ.

۱۳۷۰۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ قَزَعَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَ الْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مُتَعَةِ الْبَسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَ عَنْ أَكْلِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ.

۱۳۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ.

۱۳۷۲۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ وَ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ.

۱۳۷۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَ رَخَّصَ فِي الْخَيْلِ.

۱۳۷۴- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبَادُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَصَابَنَا مَجَاعَةٌ يَوْمَ خَيْبَرَ فَإِنَّ الْقُدُورَ لَتَعْلَى قَالَ وَبَعْضُهَا نُضِجَتْ فَجَاءَ مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَأْكُلُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمْرِ شَيْئًا وَاهْرِيقُوهَا قَالَ ابْنُ أَبِي أَوْفَى فَتَحَدَّثْنَا أَنَّهُ إِنَّمَا نَهَى عَنْهَا لِأَنَّهَا لَمْ تُحْمَسْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ نَهَا عَنْهَا الْبَتَّةَ لِأَنَّهَا كَانَتْ تَأْكُلُ الْعَذْرَةَ.

۱۳۷۵- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصَابُوا حُمْرًا فَطَبَخُوهَا فَنَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْفَيْتُمُ الْقُدُورَ.

۱۳۷۶- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ يُحَدِّثَانِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ وَقَدْ نَصَبُوا الْقُدُورَ أَكْفَيْتُمُ الْقُدُورَ.

۱۳۷۷- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۱۳۷۸- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ أَنْ نَلْقَى الْحُمْرَ الْأَهْلِيَّةَ نَيْئَةً وَنَضِجَهَا ثُمَّ لَمْ يَأْمُرْنَا بِأَكْلِهَا بَعْدُ.

۱۳۷۹- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ

۱۳۷۴- سعید بن سلیمان، عباد، شیبانی، ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ خیبر کے دن ہم پر بھوک کا غلبہ ہوا (اس وقت) ہانڈیوں میں جوش آ رہا تھا اور کچھ پک گئی تھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے آکر کہا کہ گدھوں کا گوشت ذرا سا بھی نہ کھاؤ اور ہانڈیاں اوندھادو، ابن ابی اوفی کہتے ہیں کہ ہم آپس میں کہنے لگے کہ آنحضرت نے صرف اس لئے منع فرمایا ہے کہ ان میں سے ابھی خمس نہیں نکلا ہے اور بعض نے کہا کہ آپ نے یقیناً اس لئے منع فرمایا ہے کہ یہ نجاست کھاتا ہے۔

۱۳۷۵- حجاج بن منہال، شعبہ، عدی بن ثابت، حضرت براء اور عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (جنگ خیبر کے موقع پر) تھے تو انہیں کھانے کو صرف گدھے ملے انہوں نے انہیں پکایا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا کہ ہانڈیاں پھینک دو۔

۱۳۷۶- اسحاق، عبد الصمد، شعبہ، عدی بن ثابت، حضرت براء اور ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن جب ہانڈیاں چڑھی ہوئی تھیں فرمایا کہ ہانڈیاں پھینک دو۔

۱۳۷۷- مسلم، شعبہ، عدی بن ثابت، حضرت براء سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں تھے پھر پہلے کی طرح روایت ذکر کی۔

۱۳۷۸- ابراہیم بن موسیٰ، ابن ابی زائدہ، عاصم، عامر، حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر میں پالتو گدھوں کا کپا اور پکا گوشت پھینک دینے کا حکم دیا پھر اس کے بعد ہمیں اس کے کھانے کا حکم نہیں دیا۔

۱۳۷۹- محمد بن ابوالحسین، عمر بن حفص، ان کے والد، عامر، ابن

عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نہیں کہہ سکتا کہ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لئے گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا تھا کہ وہ لوگوں کی باربرداری کے کام آتا ہے اور ان کے کھالینے سے لوگوں کو تکلیف ہوگی یا آپ نے خیبر کے دن ہمیشہ کے لئے پالتوں گدھوں کا گوشت حرام کر دیا ہے۔

۱۳۸۰۔ حسن بن اسحاق، محمد بن سابق، زائدہ، عبید اللہ بن عمر نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ خیبر کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (مال غنیمت) اس طرح تقسیم فرمایا کہ گھوڑے کے دو حصے اور پیادہ کا ایک حصہ نافع نے اس کی تشریح اس طرح فرمائی کہ اگر کسی کے پاس گھوڑا ہو تا تو اسے تین حصے ملتے ایک اس کا اور دو گھوڑے کے، اور اگر اس کے پاس گھوڑا نہ ہو تا تو اسے ایک حصہ ملتا۔

۱۳۸۱۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت عثمان بن عفان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور ہم نے عرض کیا کہ آپ نے بنو المطلب کو خیبر کے فہم میں سے حصہ دیا اور ہمیں چھوڑ دیا حالانکہ ہم (اور وہ) آپ سے قرابت میں ایک درجہ میں ہیں تو آپ نے جواب دیا کہ بنو ہاشم اور بنو عبد المطلب ایک ہیں، جبیر کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عبد شمس اور بنو نوفل کو کچھ حصہ نہیں دیا۔

۱۳۸۲۔ محمد بن علاء، ابواسامہ، یزید بن عبد اللہ، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں یمن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ سے ہجرت کی خبر ملی تو میں اور میرے دو بھائی جن سے میں چھوٹا تھا ایک ابو بردہ اور دوسرے ابو رحم کچھ اوپر پچاس یا یہ فرمایا کہ ۵۲ یا ۵۳ آدمیوں کے ہمراہ جو میری قوم کے تھے (یمن سے) بقصد ہجرت چلے اور کشتی میں بیٹھ گئے اس کشتی نے ہمیں حبشہ میں نجاشی کے پاس پہنچا دیا، تو وہاں

حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا أَدْرِي أَنَّهُی عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ كَانَ حَمُولَةً النَّاسِ فِكْرَةً أَنْ تَذْهَبَ حَمُولَتُهُمْ أَوْ حَرَمَهُ فِي يَوْمٍ خَيْرَ لَحْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ.

۱۳۸۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا قَالَ فَسَرَهُ نَافِعٌ فَقَالَ إِذَا كَانَ مَعَ الرَّجُلِ فَرَسٌ فَلَهُ ثَلَاثَةٌ أَسْهُمٍ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ فَرَسٌ فَلَهُ سَهْمٌ.

۱۳۸۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ قَالَ مَشَيْتُ أَنَا وَغُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا أُعْطِيَتْ بَنُو الْمُطَّلِبِ مِنْ خُمْسِ خَيْبَرَ وَتَرَكْنَا وَنَحْنُ بِمَنْزِلَةٍ وَاجِدَةٌ مِنْكَ فَقَالَ إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاجِدٌ قَالَ جُبَيْرٌ وَلَمْ يَقْسِمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ وَبَنِي نَوْفَلٍ شَيْئًا.

۱۳۸۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا بَرِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَلَّغْنَا مَخْرَجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِينَ إِلَيْهِ أَنَا وَآخَوَانِ لِي أَنَا أَصْغَرُهُمَا أَحَدُهُمَا أَبُو بُرْدَةَ وَ الْآخَرُ أَبُو رُهِمٍ إِمَّا قَالَ بِضْعٌ وَ إِمَّا قَالَ فِي ثَلَاثَةِ وَ

ہمیں جعفر بن ابی طالب ملے ہم ان کے ساتھ مقیم ہو گئے، وہاں سے ہم سب مدینہ کی طرف چلے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فتح خیبر کے موقع پر ملاقات ہوئی کچھ لوگ ہم اہل سفینہ سے یہ کہنے لگے کہ ہجرت میں لوگ تم سے سبقت لے گئے، اسماء بنت عمیس جو ہمارے ساتھ آئی تھیں ام المومنین حفصہ کے پاس زیارت کے واسطے گئیں اور انہوں نے مہاجرین کے ساتھ نجاشی کی طرف بھی ہجرت کی تھی اسماء حضرت حفصہ کے پاس ہی تھیں کہ حضرت عمر حضرت حفصہ کے پاس آئے اور اسماء کو دیکھ کر پوچھا یہ کون ہے؟ حضرت حفصہ نے جواب دیا کہ اسماء بنت عمیس ہیں حضرت عمر نے کہا کیا ریاد والی حبشیہ اسماء ہیں، یعنی جنہوں نے حبشہ ہجرت کی تھی اور اب براہ سمندر آئی ہیں اسماء نے کہا ہاں! حضرت عمر نے کہا ہجرت میں ہم تم پر سبقت لے گئے لہذا ہم تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ قریب اور حق دار ہیں، حضرت اسماء کو یہ سن کر غصہ آگیا اور کہا ہر گز نہیں بخدا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ آپ تمہارے بھوکے کو کھانا کھلاتے اور نادانوں کو نصیحت دو عطا فرماتے تھے اور ہم غیروں اور دشمنوں کے ملک میں تھے اور یہ سب کچھ (مصائب) اللہ اور اس کے رسول کے راستہ میں ہوتی تھیں اور خدا کی قسم میرے اوپر کھانا پینا حرام ہے جب تک کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تمہاری بات نہ کہہ دوں اور ہمیں تو ایذا دی جاتی تھی اور خوف دلایا جاتا تھا، میں بہت جلد یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کر کے آپ سے پوچھوں گی بخدا نہ میں جھوٹ بولوں گی نہ کجراہی اختیار کروں گی اور نہ اس سے زیادہ بات بیان کروں گی، پھر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو اسماء نے عرض کیا یا رسول اللہ! عمرؓ نے ایسا کیا کہا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے انہیں کیا جواب دیا، انہوں نے کہا کہ میں نے ان سے اس طرح کہا، آپ نے فرمایا وہ تم سے زیادہ میرے قریب اور حقدار نہیں ہیں، کیونکہ اس کی اور اس کے ساتھیوں کی ایک مرتبہ ہجرت ہے اور اے اہل سفینہ! تمہاری دو مرتبہ ہجرت ہے، اسماء کہتی ہیں کہ میں ابو موسیٰ اور اہل سفینہ کو دیکھتی کہ وہ میرے پاس گروہ در گروہ آتے اور یہ حدیث مجھ سے پوچھتے، دنیا کی کوئی چیز ان کے دلوں

خَمْسِينَ أَوْ اثْنَيْنِ وَخَمْسِينَ رَجُلًا مِّن قَوْمِي
فَرَكِبْنَا سَفِينَةً فَالْقَتْنَا سَفِينَتَنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ
بِالْحَبَشَةِ فَوَاقَفْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَأَقَمْنَا
مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا جَمِيعًا فَوَاقَفْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ وَكَانَ أَنَا مِّنَ
النَّاسِ يَقُولُونَ لَنَا يَعْزِي لِأَهْلِ السَّفِينَةِ
سَبَقْنَاكُمْ بِالْهَجْرَةِ وَدَخَلَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ
عُمَيْسٍ وَهِيَ مِمَّنْ قَدِمَ مَعَنَا عَلَى حَفْصَةَ زَوْجِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَةً وَقَدْ كَانَتْ
هَاجَرَتْ إِلَى النَّجَاشِيِّ فِيمَنْ هَاجَرَ فَدَخَلَ
عُمَرُ عَلَى حَفْصَةَ وَأَسْمَاءُ عِنْدَهَا فَقَالَ عُمَرُ
حِينَ رَأَى أَسْمَاءَ مَنِ هَذِهِ؟ قَالَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ
عُمَيْسٍ قَالَ عُمَرُ الْحَبَشِيَّةُ هَذِهِ الْبَحْرِيَّةُ هَذِهِ
قَالَتْ أَسْمَاءُ نَعَمْ قَالَ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهَجْرَةِ
فَنَحْنُ أَحَقُّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْكُمْ فَغَضِبَتْ وَقَالَتْ كَلَّا وَاللَّهِ كُنْتُمْ مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطْعِمُ
جَائِعَكُمْ وَيَعْطِي جَاهِلَكُمْ وَكُنَّا فِي دَارِ أَوْفَى
أَرْضِ الْبَعْدَاءِ الْبَعْضَاءِ بِالْحَبَشَةِ وَذَلِكَ فِي
اللَّهِ وَفِي رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآيَمِ
اللَّهِ لَا أَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا أَشْرَبُ شَرَابًا حَتَّى
أَذْكُرَ مَا قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَنَحْنُ كُنَّا نُؤْذِي وَنُحَافُ وَسَادُّكُرُ
ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْأَلَهُ
اللَّهُ لَا أَكْذِبُ وَلَا أَزِيغُ وَلَا أَزِيدُ عَلَيْهِ فَلَمَّا
جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا نَبِيَّ
اللَّهُ إِنَّ عُمَرَ قَالَ كَذًا وَكَذَا قَالَ فَمَا قُلْتَ لَهُ؟
قَالَتْ قُلْتُ لَهُ كَذًا وَكَذَا . قَالَ لَيْسَ بِأَحَقُّ
بِي مِنْكُمْ وَلَهُ وَلَا صَحَابِهِ هَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ وَلَكُمْ
أَنْتُمْ أَهْلُ السَّفِينَةِ هَجْرَتَانِ قَالَتْ فَلَقَدْ رَأَيْتُ

میں آنحضرتؐ کے اس فرمان سے بڑی اور مسرت بخش نہیں تھی، ابو بردہ کہتے ہیں، اسماءؓ نے فرمایا کہ ابو موسیٰ اس حدیث کو بار بار مجھ سے سنتے تھے، ابو بردہ واسطہ ابو موسیٰ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اشعری احباب کے قرآن پڑھنے کی آواز کو جب وہ رات میں آتے ہیں پہچان لیتا ہوں، اور میں ان کے رات میں قرآن پڑھنے کی آواز سے ان کی منزلوں کو پہچان جاتا ہوں، اگرچہ دن میں میں نے ان کی فرد گاہ نہ دیکھی ہو ان میں سے حکیم بھی ہیں جب وہ کسی جماعت یا دشمن (شک راوی) سے مقابلہ کرتے تو ان سے کہتے میرے احباب تمہیں انتظار کرنے کا حکم دیتے ہیں۔

أَبَا مُوسَى وَأَصْحَابَ السَّفِينَةِ يَأْتُونِي أَرْسَالًا يَسْأَلُونِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ مَا مِنَ الدُّنْيَا شَيْءٌ هُمْ أَفْرَحُ وَلَا أَعْظَمُ فِي أَنْفُسِهِمْ مِمَّا قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بُرْدَةَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسَى وَإِنَّهُ لَيَسْتَعِيدُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنِّي. قَالَ أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ أَصْوَاتَ رُفَقَةِ الْأَشْعَرِيِّينَ بِالْقُرْآنِ حِينَ يَدْخُلُونَ بِاللَّيْلِ وَاعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ أَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ، وَإِنْ كُنْتُ لَمْ أَرْمَازِلَهُمْ حِينَ نَزَلُوا بِالنَّهَارِ وَمِنْهُمْ حَكِيمٌ إِذَا لَقِيَ الْخَيْلَ أَوْ قَالَ الْعَدُوَّ قَالَ لَهُمْ إِنَّ أَصْحَابِي يَأْمُرُونَكُمْ أَنْ تَنْظُرُوا هُمْ.

۱۳۸۳۔ اسحاق بن ابراہیم، حفص بن غیاث، برید بن عبد اللہ، ابو بردہ، ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فتح خیبر کے بعد آئے تو آپؐ نے مال غنیمت میں ہمارے لئے تقسیم کرتے وقت حصہ مقرر فرمایا (۱) حالانکہ ہم غزوہ خیبر میں شریک نہیں ہوئے تھے اور آپؐ نے ہمارے علاوہ کسی کو بھی جو فتح خیبر میں شریک نہ تھا حصہ نہیں دیا۔

۱۳۸۳۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ حَفْصَ بْنَ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَنْ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَقَسَمَ لَنَا وَلَمْ يَقْسِمْ لِأَحَدٍ لَمْ يَشْهَدْ الْفَتْحَ غَيْرَنَا.

۱۳۸۴۔ عبد اللہ بن محمد، معاویہ بن عمرو، ابو اسحاق، مالک بن انس، ثور، ابن مطیع کے آزاد کردہ غلام سالم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے خیبر فتح کیا اور ہمیں مال غنیمت میں سونا چاندی نہیں ملا بلکہ گائے، اونٹ اسباب اور باغ ملے پھر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وادی القریٰ میں آئے اور آپؐ کے ہمراہ مدغم نامی آپؐ کا غلام تھا جو بنو الضباب کے ایک آدمی نے آپؐ کو نذرانہ میں دیا تھا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

۱۳۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنِي ثَوْرٌ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: افْتَتَحْنَا خَيْبَرَ وَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا وَلَا فِضَّةً إِنَّمَا غَنِمْنَا الْبَقَرُ وَالْإِبِلَ وَالْمَتَاعَ وَالْحَوَائِطَ ثُمَّ انْصَرَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو مال غنیمت میں سے حصہ دیا تھا باوجود اس کے کہ یہ لوگ جنگ میں شریک نہیں تھے، اس سے حنفیہ کے موقف کی تائید ہوتی ہے کہ دار الحرب میں لڑائی ختم ہو جانے کے بعد ملک پہنچے، تو وہ لوگ بھی مال غنیمت میں شریک ہو گئے اگرچہ لڑائی میں شریک نہ ہوئے ہوں۔

وسلم کا کجاوہ اتار رہا تھا کہ اتنے میں ایک ایسا تیر جس کے مارنے والے کا پتہ نہ تھا اس طرف آیا اور اس غلام کے لگ گیا لوگوں نے کہا اس کو شہادت مبارک ہو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں نہیں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے جو چادر اس نے خیبر کے دن مال غنیمت میں سے تقسیم ہونے سے پہلے لے لی تھی اس پر آگ کا شعلہ بنے گی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سن کر ایک آدمی ایک یادو تسمہ لے کر آیا اور کہنے لگا یہ چیز مجھے ملی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تسمے (بھی) آگ کے ہو جاتے۔

۱۳۸۵۔ سعید بن ابومریم، محمد بن جعفر، زید، زید کے والد، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر مجھے آنے والی نسلوں کے مفلس ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو جو ملک بھی فتح ہوتا میں اسے اسی طرح (مجاہدین میں) تقسیم کر دیتا جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا لیکن میں اسے آنے والوں کے لئے خزانہ کے طور پر چھوڑ رہا ہوں جسے وہ تقسیم کر لیں گے۔

۱۳۸۶۔ محمد بن ثنی، ابن مہدی، مالک بن انس، زید بن اسلم، ان کے والد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ اگر آنے والے مسلمانوں کا خیال نہ ہوتا تو جو علاقہ بھی فتح ہوتا میں اسے (انہیں میں) تقسیم کر دیتا جس طرح کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو تقسیم کیا تھا۔

۱۳۸۷۔ علی بن عبد اللہ، سفیان، زہری، اسمعیل بن امیہ نے زہری سے پوچھا تو انہوں نے اس طرح سند بیان کی کہ عنبسہ بن سعید حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے سوال کیا کہ غنیمت

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى وَادِي الْقُرَى وَمَعَهُ عَبْدُ لَهُ يُقَالُ لَهُ مِدْعَمٌ أَهْدَاهُ لَهُ أَحَدُ بَنِي الضَّبَابِ فَبَيْنَمَا هُوَ يَحْطُ رَحْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ سَهْمٌ عَائِرٌ حَتَّى أَصَابَ ذَلِكَ الْعَبْدَ فَقَالَ النَّاسُ هِنْبًا لَهُ الشَّهَادَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِي أَصَابَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلَ عَلَيْهِ نَارًا فَجَاءَ رَجُلٌ حِينَ سَمِعَ ذَلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشْرَاكَ أَوْ بِشْرَاكَيْنِ فَقَالَ هَذَا شَيْءٌ كُنْتُ أَصَبْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِرَاكَ أَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ.

۱۳۸۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا أَنْ أَتْرَكَ أُخِرَ النَّاسَ بَيَانًا لَيْسَ لَهُمْ شَيْءٌ مَا فُتِحَتْ عَلَى قَرْيَةٍ إِلَّا قَسَمْتُهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ وَلَكِنِّي أَتْرَكُهَا خِرَانَةً لَهُمْ يَفْتَسِمُونَهَا.

۱۳۸۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَوْلَا أُخِرَ الْمُسْلِمِينَ مَا فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ قَرْيَةٌ إِلَّا قَسَمْتُهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ.

۱۳۸۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ وَسَالَةَ إِسْمَاعِيلَ بْنَ أُمَيَّةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْسَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ قَالَ لَهُ بَعْضُ بَنِي سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ لَا تُعَكِّهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ هَذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقِلٍ فَقَالَ وَأَعْجَبَاهُ لَوْ بَرَّ تَذَلُّي مِنْ قَدُومِ الضَّانِ. وَيَذْكُرُ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْسَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِي قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَانَ عَلَى سَرِيَّةٍ مِنَ الْمَدِينَةِ قَبْلَ نَحْدِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَدِمَ أَبَانُ وَاصْحَابُهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْرٍ بَعْدَ مَا افْتَتَحَهَا وَإِنْ حُزِمَ خِيْلَهُمْ لَلَيْفَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَقْسِمُ لَهُمْ قَالَ أَبَانَ وَ أَنْتَ بِهَذَا يَا وَبَرُّ تَحْدَرُ مِنْ رَأْسِ ضَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَانَ اجْلِسْ فَلَمْ يَقْسِمْ لَهُمْ.

۱۳۸۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَدِّي أَنَّ أَبَانَ بْنَ سَعِيدٍ أَقْبَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقِلٍ وَ قَالَ أَبَانَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ وَ أَعْجَبَا لَكَ وَبَرُّ تَذَادَا مِنْ قَدُومِ ضَانٍ يَنْغِي عَلَى أَمْرًا أَكْرَمَهُ اللَّهُ بِيَدَيْ وَ مَنَعَهُ أَنْ يَهْمَنِي بِيَدِهِ.

۱۳۸۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ

خیبر میں سے مجھے بھی حصہ ملے، تو سعید بن عاص کے کسی لڑکے نے کہا یا رسول اللہ ابو ہریرہ کو حصہ نہ دیجئے ابو ہریرہ نے کہا اسی کو نہ دیجئے کیونکہ یہ ابن قوئل کا قاتل ہے، تو اس نے کہا تعجب ہے اس اوبلے پر جو کوہ ضان کی چوٹیوں سے ابھی اتر کر آیا ہے، زبیدی، زہری، عنبسہ بن سعید، ابو ہریرہ، سعید بن عاص سے مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابان کو مدینہ سے نجد کی طرف کسی لشکر کا سردار مقرر کر کے روانہ کیا تھا، ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ خیبر میں فتح خیبر کے بعد ابان اور ان کے ساتھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آئے اور ان کے گھوڑوں کی پیٹیاں چھال کی تھیں یعنی بے سرو سامان تھے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ انہیں مال غنیمت میں سے حصہ نہ دیجئے، تو ابان نے کہا اوبلے جو کوہ ضان کی چوٹیوں سے ابھی اتر کر آیا ہے تو یہ بات کہتا ہے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابان بیٹھ جاؤ اور انہیں حصہ نہ دیا۔

۱۳۸۸۔ موسیٰ بن اسمعیل، عمرو بن یحییٰ بن سعید، ان کے دادا ابان بن سعید سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو سلام کیا تو ابو ہریرہ نے کہا یا رسول اللہ یہ ابن قوئل کا قاتل ہے، تو ابان نے ابو ہریرہ سے کہا کہ تجھ پر تعجب ہے کہ تو ایک اوبلہ ہے جو کوہ ضان سے اتر کر آیا ہے اور ایسے شخص کے مارنے کا مجھ پر عیب لگاتا ہے جسے اللہ نے میرے ہاتھوں (شہادت دے کر) بزرگی دی اور مجھے اس کے ہاتھ سے (حالت کفر میں قتل کرا کے) ذلیل ہونے سے بچالیا (۱)۔

۱۳۸۹۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ دختر نبی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے (کسی کو) حضرت ابو بکرؓ کے پاس ان کے زمانہ خلافت میں بھیجا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مال کی جو اللہ

(۱) ابن قوئل صحابی ہیں ابان بن سعید ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے، اسی حالت میں انہوں نے ابن قوئل کو شہید کیا تھا حضرت ابان کی بات کا حاصل یہ ہے کہ میں نے اگر ابن قوئل کو شہید کیا تھا تو وہ میری جاہلیت کا زمانہ تھا اور شہادت ایک مطلوب امر ہے، جس سے ابن قوئل کو اللہ کی بارگاہ میں عزت حاصل ہوئی دوسری طرف اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فضل ہوا کہ کفر کی حالت میں ان کے ہاتھ سے میں قتل نہیں ہوا اور نہ وہ میری دنیوی اور اخروی ذلت کا سبب بنتا۔

تعالیٰ نے آپ کو مدینہ اور مذک میں دیا تھا اور خیبر کے بقیہ خمس کی میراث چاہتے ہیں تو ابو بکر نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہمارے مال کا کوئی وارث نہیں جو کچھ ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے، ہاں آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے (بقدر ضرورت) کھا سکتی ہے اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں آپ کے عہد مبارک کے عمل کے خلاف بالکل تبدیلی نہیں کر سکتا اور میں اس میں اسی طرح عمل درآمد کروں گا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے، یعنی حضرت ابو بکر نے اس میں ذرا سی بھی حضرت فاطمہؓ کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا، تو حضرت فاطمہؓ اس مسئلہ میں حضرت ابو بکرؓ سے ناراض ہو گئیں اور انہوں نے اپنی وفات تک حضرت ابو بکرؓ سے گفتگو نہ کی حضرت فاطمہؓ آنحضرتؐ کی وفات کے بعد چھ ماہ زندہ رہیں جب ان کا انتقال ہو گیا تو ان کے شہر حضرت علیؓ نے انہیں رات ہی کو دفن کر دیا اور حضرت ابو بکرؓ کو اس کی اطلاع بھی نہ دی، اور خود ہی ان کے جنازہ کی نماز پڑھ لی حضرت فاطمہؓ کی حیات میں حضرت علیؓ کو لوگوں میں وجاہت حاصل تھی جب ان کی وفات ہو گئی تو حضرت علیؓ نے لوگوں کا رخ پھرا ہوا پایا تو ابو بکرؓ سے صلح اور بیعت کی درخواست کی، حضرت علیؓ نے ان (چھ) مہینوں میں (حضرت فاطمہؓ کی تیمارداری اور دیگر مشاغل و اسباب کی بناء پر) حضرت ابو بکرؓ سے بیعت نہیں کی تھی تو حضرت علیؓ نے حضرت ابو بکرؓ کے پاس پیغام بھیجا کہ آپ ہمارے یہاں تشریف لائیں اور آپ کے ساتھ کوئی دوسرا نہ ہو یہ اس لئے کہا کہ کہیں عمر نہ آجائیں، حضرت عمرؓ کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے فرمایا نہیں بخدا آپ وہاں تنہا نہ جائیں حضرت ابو بکرؓ نے کہا مجھے ان سے یہ امید نہیں کہ وہ میرے ساتھ کچھ برائی کریں بنی ا میں ان کے پاس جاؤں گا لہذا ابو بکرؓ ان کے پاس چلے گئے تو حضرت علیؓ نے تشہد کے بعد فرمایا کہ ہم آپ کی فضیلت اور اللہ کے عطا کردہ انعامات کو بخوبی جانتے ہیں نیز ہمیں اس بھلائی میں (یعنی خلافت میں) جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہے کوئی حسد نہیں لیکن آپ نے اس امر خلافت میں ہم پر زیادتی کی ہے، حالانکہ قرابت رسول کی بناء پر ہم سمجھتے تھے کہ یہ خلافت ہمارا حصہ ہے، حضرت ابو بکرؓ یہ سن

تَسْأَلُهُ مِيرَاتِهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا آفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكَ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمْسٍ خَبِيرٌ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ الْإِلَٰهُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أُعَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا عَمَلَنْ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أَبُو بَكْرٍ أُنْذِرُكَ إِلَى فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا فَوَجَدْتُ فَاطِمَةَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فِي ذَلِكَ فَهَجَرْتُهُ فَلَمْ تُكَلِّمُهُ حَتَّى تَوَفَّيْتُ وَعَاشْتُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ فَلَمَّا تَوَفَّيْتُ دَفَنَهَا زَوْجَهَا عَلِيٌّ لَيْلًا وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا أَبَا بَكْرٍ وَصَلَّى عَلَيْهَا وَكَانَ لِعَلِيٍّ مِنَ النَّاسِ وَجْهٌ حَيَاةً فَاطِمَةَ فَلَمَّا تَوَفَّيْتُ اسْتَنْكَرَ عَلِيٌّ وَجْهَ النَّاسِ فَالْتَمَسَ مُصَاحَبَةَ أَبِي بَكْرٍ وَمُبَايَعَتَهُ وَلَمْ يَكُنْ يُبَايِعُ بَلَكَ الْأَشْهُرَ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَأْتِنَا أَحَدٌ مَعَكَ كَرَاهِيَةً لِمَحْضَرِ عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ لَا وَاللَّهِ لَا تَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَحَدِّكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَمَا عَسَيْتُهُمْ أَنْ يَفْعَلُوا بِي وَاللَّهِ لَا يَنْتَهُيَهُمْ فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ فَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ فَقَالَ : إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا فَضْلَكَ وَمَا أَعْطَاكَ اللَّهُ وَلَمْ نَنْفُسْ عَلَيْكَ خَيْرًا سَأَفَهُ اللَّهُ إِلَيْكَ وَلَكِنَّكَ اسْتَبَدَدْتَ عَلَيْنَا بِالْأَمْرِ وَكُنَّا نَرَى لِقَرَابَتِنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيبًا حَتَّى فَاضَتْ عَيْنَا أَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لِقَرَابَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کر رونے لگے اور فرمایا قسم ہے خدا کی قرابت رسول کی رعایت میری نظر میں اپنی قرابت کی رعایت سے زیادہ پسندیدہ ہے، اور میرے اور تمہارے درمیان آنحضرت کے بارے میں جو اختلاف ہوا ہے تو میں نے اس میں ہرگز امر خیر سے کوتاہی نہیں کی اور اس مال میں میں نے جو کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا اسے نہیں چھوڑا، حضرت علیؓ نے حضرت ابو بکرؓ سے کہا کہ زوال کے بعد آپؐ سے بیعت کرنے کا وعدہ ہے جب حضرت ابو بکرؓ نے ظہر کی نماز پڑھ لی تو آپؐ منبر پر بیٹھے اور تشہد کے بعد حضرت علیؓ کا حال، بیعت سے ان کا پیچھے رہنے اور انہوں نے جو عذر پیش کئے تھے انہیں بیان فرمایا، پھر حضرت علیؓ نے استغفار و تشہد کے بعد حضرت ابو بکرؓ کے حقوق کی عظمت و بزرگی بیان کر کے فرمایا کہ میرے اس فعل کا باعث حضرت ابو بکر پر حسد اور اللہ نے انہیں جس خلافت سے نوازا ہے اس کا انکار نہیں تھا، لیکن ہم سمجھتے تھے کہ امر خلافت میں ہمارا بھی حصہ تھا لیکن حضرت ابو بکرؓ اس میں ہمیں چھوڑ کر خود مختار بن گئے تو اس سے ہمارے دل میں کچھ تکدر تھا، تمام مسلمان اس سے خوش ہو گئے اور کہا کہ آپؐ نے درست کام کیا اور مسلمان حضرت علیؓ کے اس وقت پھر ساٹھی ہو گئے جب انہوں نے امر بالمعروف کی طرف رجوع کر لیا۔

۱۳۹۰۔ محمد بن بشار، ثرمی، شعبہ، عمارہ، عکرمہ، عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ جب خیبر فتح ہوا تو ہم نے کہا کہ اب ہم کھجوریں پیٹ بھر کر کھایا کریں گے حسن، قرہ بن حبیب، عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار، عبد اللہ بن دینار کے والد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ فتح خیبر سے پہلے ہم نے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔

باب ۵۰۷۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اہل خیبر پر عامل مقرر کرنا۔

۱۳۹۱۔ اسمعیل، مالک، عبد المجید بن سہیل، سعید بن مسیب حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے

سَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَانِي وَ أَمَّا الَّذِي شَجَرَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَمْوَالِ فَلَمْ أَلْ فِيهَا عَنِ الْخَيْرِ وَلَمْ أَتْرُكْ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ فِيهَا إِلَّا صَنَعْتُهُ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي بَكْرٍ مَوْعِدُكَ الْعَشِيَّةَ لِلْبَيْعَةِ فَلَمَّا صَلَّى أَبُو بَكْرٍ الظُّهْرَ رَفِيَ عَلَى الْمَنْبَرِ فَتَشَهَّدَ وَذَكَرَ شَأْنِي عَلِيٍّ وَتَخَلَّفَهُ عَنِ الْبَيْعَةِ وَغَدْرَهُ بِالَّذِي إِعْتَدَرَ إِلَيْهِ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَتَشَهَّدَ عَلِيُّ فَقَظَمَ حَقَّ أَبِي بَكْرٍ وَحَدَّثَ أَنَّهُ لَمْ يَحْمِلْهُ عَلَى الَّذِي صَنَعَ نَفَاسَةً عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَلَا إِنْكَارًا لِلَّذِي فَضَّلَهُ اللَّهُ بِهِ وَلَكِنَّا نَرَى لَنَا فِي هَذَا الْأَمْرِ نَصِيبًا فَاسْتَبَدَّ عَلَيْنَا فَوَجَدْنَا فِي أَنْفُسِنَا. فَسَرَّ بِذَلِكَ الْمُسْلِمُونَ وَقَالُوا صَبَتْ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِلَى عَلِيٍّ قَرِيبًا حِينَ رَاجَعَ الْأَمْرَ الْمَعْرُوفَ.

۱۳۹۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا خَرَمِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَارَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ قُلْنَا الْآنَ نَشْبِعُ مِنَ التَّمْرِ. حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَا شَبِعْنَا حَتَّى فَتَحْنَا خَيْبَرَ.

۵۰۷. بَابُ اسْتِعْمَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ خَيْبَرَ.

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سَهِيلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرَ فَحَاقَهُ بِتَمْرِ جَنِيبٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ تَمْرٍ خَيْبَرٍ هَكَذَا فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هَذَا بِالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ: لَا تَفْعَلْ بَعِ الْجَمْعَ بِالذَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَغِ بِالذَّرَاهِمِ جَنِيبًا وَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ سَعِيدٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ وَ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَخَابِنِي عَدِيَّ مِّنَ الْأَنْصَارِ إِلَى خَيْبَرَ فَأَمَرَهُ عَلَيْهَا. وَ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ أَبِي سَعِيدٍ مِثْلَهُ.

۵۰۸ باب مُعَامَلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ خَيْبَرَ.

۱۳۹۲- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ الْيَهُودَ أَنْ يَعْمَلُوهَا وَ يَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا.

۵۰۹ باب الشَّاةِ الَّتِي سُمِّتَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ رَوَاهُ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ۱۴۹۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرَ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سُمَّ.

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خیبر کا عامل بنایا وہ آپ کے پاس عمدہ کھجوریں لے کر آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ کیا خیبر کی تمام کھجوریں ایسی ہی ہیں؟ انہوں نے کہا نہیں یا رسول اللہ بخدا ہم (معمولی) کھجوروں کے دو صاع کے بدلہ میں اس (اچھی) کھجور کا ایک صاع اور تین کے بدلہ میں دو صاع لیتے ہیں، آپ نے فرمایا ایسا نہ کرنا کہ یہ سود ہے بلکہ تمام صدقہ کی کھجوروں کو دراہم سے فروخت کر دو پھر ان دراہم سے اچھی کھجوریں خرید لو، عبدالعزیز بن محمد، عبد المجید، سعید، ابو سعید (خدری) اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عدی کے بھائی انصاری کو خیبر کا امیر بنا کر بھیجا، عبد المجید، ابو صالح، سمان، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

باب ۵۰۸۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اہل خیبر کے ساتھ بیانی کا معاملہ کرنا۔

۱۳۹۲- موسیٰ بن اسماعیل، جویریہ، نافع، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر (کی زمین) یہودیوں کو اس شرط پر دی کہ وہ اس میں کام کریں اور کھیتی کریں اور اس کی پیداوار کا نصف لے لیں۔

باب ۵۰۹۔ خیبر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے (کھانے کے) لئے زہر آلود بکری کا بیان، اسے عروہ بواسطہ عائشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

۱۳۹۳- عبد اللہ بن یوسف، لیث، سعید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب خیبر فتح ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زہر آلود بکری ہدیہ پیش کی گئی۔

۵۱۰ باب عَزْوَةُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ.

۱۳۹۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَامَةَ عَلَى قَوْمٍ فَطَعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَالَ إِنْ تَطَعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ طَعَنْتُمْ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلِهِ وَ أَيْمُ اللَّهِ لَقَدْ كَانَ خَلِيفًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنْ هَذَا لِمَنْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ.

باب ۵۱۰- زید بن حارثہ کے غزوہ کا بیان۔

۱۳۹۴- مسدد، یحییٰ بن سعید، سفیان بن سعید، عبد اللہ بن دینار حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم (مہاجر و انصار) پر اسامہ (بن زید) کو (کسی جہاد میں) امیر بنایا لوگوں نے ان کے امیر ہونے پر طعن کیا تو آنحضرت نے فرمایا اگر آج تم اسامہ کی امیری پر طعن کر رہے ہو تو پہلے تم نے ان کے باپ کی امیری پر بھی طعن کیا تھا قسم ہے خدا کی وہ امیر ہونے کے مستحق اور اہل تھے اور وہ مجھے تمام لوگوں میں زیادہ محبوب تھے اور ان کے بعد (یہ اسامہ) مجھے سب سے زیادہ محبوب ہیں۔

۵۱۱ باب عُمَرَةُ الْقَضَاءِ ذَكَرَهُ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۳۹۵- حَدَّثَنِي عُبيدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ فَأَبَى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدْعُوهُ يَدْخُلَ مَكَّةَ حَتَّى قَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يُقِيمَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ كَتَبُوا: هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالُوا لَا نَقْرُ بِهَذَا لَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مَنَعَكَ شَيْئًا وَلَكِنْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ أُمِّحْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ عَلِيٌّ لَا وَاللَّهِ لَا أُمَحُّوكَ أَبَدًا فَآخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْكِتَابَ وَلَيْسَ يُحْسِنُ يَكْتُبُ فَكَتَبَ: هَذَا مَا قَاضَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ السِّلَاحَ إِلَّا السَّيْفُ فِي الْقِرَابِ وَأَنْ لَا يَخْرُجَ

باب ۵۱۱- عمرہ قضاء کا بیان اسے حضرت انسؓ نے آنحضرت ﷺ سے روایت کیا ہے۔

۱۳۹۵- عبید اللہ بن موسیٰ، اسرائیل، ابوالحق، براء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب ذیقعدہ میں عمرہ کا ارادہ فرمایا تو اہل مکہ نے آپ کے مکہ میں داخل ہونے سے انکار کیا، یہاں تک کہ آپ نے ان سے اس شرط پر صلح کی کہ (آئندہ سال) مکہ میں تین دن مقیم رہیں گے، جب مسلمانوں نے صلحنامہ لکھا (تو اس میں یہ) لکھ دیا کہ یہ محمد رسول اللہ ﷺ کا صلح نامہ ہے تو کفار نے کہا کہ ہم تو اس کا اقرار نہیں کرتے اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول سمجھتے تو آپ کو ہم بالکل نہ روکتے، لیکن آپ محمد بن عبد اللہ ہیں (یہی لکھئے) تو آپ نے فرمایا کہ اللہ کا رسول بھی ہوں اور محمد بن عبد اللہ بھی، پھر آپ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ لفظ رسول اللہ مٹا دو، حضرت علیؓ نے عرض کیا، بخدا میں تو اسے کبھی نہیں مٹا سکتا، تو رسول اللہ ﷺ نے وہ صلحنامہ لے لیا، حالانکہ آپ لکھنا نہیں جانتے تھے پھر بھی آپ نے یہ لکھا، (۱) یہ محمد بن عبد اللہ کا صلح نامہ ہے کہ آپ مکہ میں سوائے غلاف پوش تلوار کے دوسرے ہتھیار لیکر نہ آئیں گے اور

(۱) شارحین نے یہاں یہ سوال اٹھایا ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ای تھے تو آپ نے یہ کیسے لکھ دیا؟ اس کے متعدد جواب ذکر کیے گئے ہیں (۱) ای اسے نہیں کہتے جو لکھنا نہ جانتا ہو بلکہ ای اس شخص کو کہتے ہیں جسے لکھنے کی عادت نہ ہو (۲) لکھا تو کسی اور نے تھا حکم چونکہ نبی اکرمؐ نے دیا تھا اس لیے نسبت حضورؐ کی طرف کردی گئی (۳) بطور معجزہ کے رسولؐ نے لکھ دیا تھا۔

مِنْ أَهْلِهَا بِأَحَدٍ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَتَّبَعَهُ وَأَنْ لَا يَمْنَعَ مِنْ أَصْحَابِهِ أَحَدًا إِنْ أَرَادَ أَنْ يُقِيمَ بِهَا. فَلَمَّا دَخَلَهَا وَ مَضَى الْأَجَلَ اتَّوَا عَلِيًّا فَقَالُوا قُلْ لِصَاحِبِكَ اخْرُجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَى الْأَجَلَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبِعَتْهُ ابْنَةُ حَمْزَةَ تُنَادِي يَا عَمِّ يَا عَمِّ فَتَنَاولَهَا عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِيَدِهَا وَقَالَ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ذُونُكَ ابْنَةُ عَمِّكَ حَمَلْتَهَا فَأَخْتَصَمَ فِيهَا عَلِيٌّ وَ زَيْدٌ وَ جَعْفَرٌ قَالَ عَلِيٌّ أَنَا أَخَذْتُهَا وَهِيَ بِنْتُ عَمِّي وَقَالَ جَعْفَرٌ ابْنَةُ عَمِّي وَحَالَاتُهَا تَحْتِي. وَقَالَ زَيْدٌ ابْنَةُ أَخِي. فَقَضَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَالَاتِهَا وَقَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ وَقَالَ لِعَلِيِّ أَنْتَ مِنِّي وَ أَنَا مِنْكَ. وَقَالَ لَجَعْفَرٍ أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَ خُلُقِي. وَقَالَ لَزَيْدٍ أَنْتَ أَخُونَا وَ مَوْلَانَا. وَقَالَ عَلِيٌّ: أَلَا تَتَزَوَّجُ بِنْتُ حَمْزَةَ قَالَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ.

اہل مکہ میں اگر کوئی آپ کے ساتھ جانا چاہے گا تو آپ اسے نہیں لے جائیں گے اور اگر آپ کے ساتھیوں میں سے کوئی مکہ میں رہنا چاہے گا تو آپ نہ روکیں گے (سال آئندہ) جب آپ مکہ تشریف لائے اور (تین دن کی) مدت پوری ہو گئی تو کفار نے حضرت علیؑ کے پاس آکر کہا کہ آپ اپنے ساتھی (آنحضرت) سے کہہ دیجئے کہ تشریف لے جائیں کیونکہ مدت پوری ہو گئی، تو نبی ﷺ مکہ سے تشریف لے گئے، حضرت حمزہ کی صاحبزادی چچا چچا پکارتی ہوئی آپ کے پیچھے چلی تو انہیں حضرت علیؑ نے لے لیا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ اپنے چچا کی صاحبزادی کو لے لو کہ میں نے اسے لے لیا ہے (مدینہ پہنچ کر) علیؑ، زید اور جعفر نے جھگڑا کیا، حضرت علیؑ نے کہا کہ میں نے ہی (پہلے) اسے لیا ہے اور یہ میرے چچا کی صاحبزادی ہے جعفر نے کہا، یہ میرے چچا کی صاحبزادی ہے، اور اس کی خالہ میرے نکاح میں ہے، زید نے کہا یہ میری بیٹی ہے، رسول اللہ ﷺ نے (حضرت جعفرؑ کے حق میں) اسکی خالہ کی وجہ سے فیصلہ فرمادیا اور فرمایا کہ خالہ ماں کے درجہ میں ہوتی ہے اور حضرت علیؑ سے بطور تسلی فرمایا کہ تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں اور حضرت جعفرؑ سے فرمایا کہ تو میری صورت اور سیرت میں مشابہ ہے اور زید سے فرمایا تو ہمارا بھائی اور محبوب ہے، حضرت علیؑ نے کہا کہ حمزہ کی صاحبزادی سے نکاح کیوں نہیں کر لیتے؟ آپ نے فرمایا وہ میری رضاعی بیٹی ہے۔

۱۳۹۶۔ محمد بن رافع، سرتج، فتح (دوسری سند) محمد بن حسین بن ابراہیم، انکے والد، فتح بن سلیمان، نافع ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عمرہ کے قصد سے چلے تو کفار قریش آپ کے بیت اللہ پہنچنے سے اڑے آئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں قربانی ذبح فرمائی، اور سر کے بال منڈوائے اور ان سے اس شرط پر صلح کر لی کہ آپ آئندہ سال عمرہ ادا کریں گے اور سوائے (غلاف پوش) تلواروں کے کوئی ہتھیار نہ لائیں گے، اور کفار کی خواہش کے مطابق مکہ میں ٹھہریں گے، تو آپ نے آئندہ سال عمرہ ادا فرمایا اور مکہ میں صلح کے مطابق آپ داخل ہوئے، جب آپ تین دن وہاں ٹھہر چکے تو کفار نے آپ سے چلے جانے کو کہا تو

۱۳۹۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُعْتَمِرًا فَحَالَ كُفَّارٌ قَرِيشَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَتَنَحَّرَ هَدْيَهُ وَحَلَقَ رَأْسَهُ بِالْحَدْيِيَّةِ وَقَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يَتَعَمَّرَ الْعَامَ الْمُقْبِلَ وَلَا يَحْمِلُ سِلَاحًا عَلَيْهِمْ إِلَّا سِيُوفًا وَلَا يُقِيمُ بِهَا إِلَّا مَا أَحْبَبُوا فَاغْتَمَرَ مِنَ الْعَامِ

آپ چلے گئے۔

۱۳۹۷۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، مجاہد کہتے ہیں کہ میں اور عروہ بن زبیر مسجد (نبوی) میں پہنچے تو وہاں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے قریب بیٹھے ہوئے تھے، پھر عروہ نے ان سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کتنے عمرے کئے؟ ابن عمرؓ نے جواب دیا، چار، پھر ہم نے حضرت عائشہ کے مسواک کرنے کی آواز سنی تو عروہ نے کہا کہ اے ام المومنین آپؓ نے حضرت ابو عبد الرحمن کی بات نہیں سنی کہ آنحضرت ﷺ نے چار عمرے کئے ہیں، حضرت عائشہ نے فرمایا (صحیح ہے کیونکہ) نبی ﷺ نے جب بھی عمرہ کیا، تو یہ اس میں موجود تھے (وہاں) آپؓ نے رجب میں کبھی عمرہ نہیں کیا۔

۱۳۹۸۔ علی بن عبد اللہ، سفیان، اسمعیل بن ابی خالد، ابن ابی اوفی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے عمرہ کیا، تو ہم نبی ﷺ کی مشرکوں اور ان کے بچوں کی ایداز سے حفاظت کر رہے تھے۔

۱۳۹۹۔ سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ اور آپؓ کے اصحاب جب (مکہ) آئے تو مشرکوں نے (آپؓ) میں کہا کہ تمہارے پاس وہ جماعت (مسلمان) آ رہی ہے، جسے یثرب کے بخار نے کمزور کر دیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں کو (طواف کے) پہلے تین چکروں میں اکڑ کر چلنے کا حکم دیا اور دونوں رکنوں کے درمیان آہستہ چلنے کا اور تمام چکروں میں اکڑ کر چلنے کا حکم آپؓ نے صرف مسلمانوں پر شفقت اور نرمی کرتے ہوئے نہیں دیا، ابن سلمہ، ایوب، سعید بن جبیر ابن عباسؓ کی روایت میں یہ زیادتی بھی ہے کہ جب نبی ﷺ صلح کے سال (مکہ) تشریف لائے تو آپؓ نے (مسلمانوں سے فرمایا) کہ اکڑ کر چلو تاکہ مشرکین مسلمانوں کی قوت دیکھ لیں اور مشرکین کوہ قعقعان کی جانب سے (کھڑے ہو کر) دیکھا کرتے۔

الْمُقْبِلِ فَدَخَلَهَا كَمَا كَانَ صَالِحَهُمْ فَلَمَّا أَنْ قَامَ بِهَا ثَلَاثًا أَمَرُوهُ أَنْ يَخْرُجَ فَخَرَجَ.

۱۳۹۷۔ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ فَإِذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا جَالِسٌ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعًا ثُمَّ سَمِعْنَا اسْتِنَانًا عَائِشَةَ قَالَ عُرْوَةُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَلَا تَسْمَعِينَ مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ فَقَالَتْ مَا اعْتَمَرَ النَّبِيُّ عُمَرَةً إِلَّا وَهُوَ شَاهِدُهُ وَمَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ قَطُّ.

۱۳۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ سَمِعَ ابْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ: لَمَّا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ سَتْرَانَهُ مِنْ غِلْمَانِ الْمُشْرِكِينَ وَ مِنْهُمْ أَنْ يُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۳۹۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّهُ يَقْدِمُ عَلَيْكُمْ وَقَدْ وَهَنَهُمْ حُمَى يَثْرِبَ وَ أَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ الثَّلَاثَةَ وَأَنْ يَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ وَلَمْ يَمْنَعُهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِبْقَاءَ عَلَيْهِمْ. وَ زَادَ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَامِهِ الَّذِي اسْتَأْمَنَ قَالَ: ارْمُلُوا لِيرَى الْمُشْرِكُونَ قُوَّتَهُمْ وَالْمُشْرِكُونَ قَبِلَ قُعَيْقَعَانَ.

۱۴۰۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو وَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّمَا سَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيَرَى الْمُشْرِكِينَ قُوَّتَهُ.

۱۴۰۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَبَنَى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَ مَاتَتْ بِسَرَفٍ. وَزَادَ ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ وَ أَبَا بَنْ صَالِحٍ عَنْ عَطَاءٍ وَ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ.

۱۲۵ باب غَزْوَةُ مُوتَةَ مِنْ أَرْضِ الشَّامِ.

۱۴۰۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ قَالَ وَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ وَقَفَ عَلَى جَعْفَرٍ يَوْمَئِذٍ وَهُوَ قَتِيلٌ فَعَدَدْتُ بِهِ خُمُسَيْنِ بَيْنَ طَعْنَةٍ وَضَرْبَةٍ لَيْسَ مِنْهَا شَيْءٌ فِي ذُبْرِهِ يَعْنِي فِي ظَهْرِهِ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ مُوتَةَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ قَتِيلَ زَيْدٍ فَجَعَفَرٌ وَإِنْ قَتِيلَ جَعْفَرٌ فَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: كُنْتُ

۱۴۰۰۔ محمد سفیان بن عیینہ، عمرو، عطاء، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کے طواف میں اور صفا و مروہ کے درمیان کافروں کو اپنی قوت دکھانے کی غرض سے دوڑ رہے تھے۔

۱۴۰۱۔ موسیٰ بن اسماعیل، وہیب، ایوب، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت میمونہؓ سے حالت احرام میں نکاح کیا اور حلال ہونے کے بعد خلوت فرمائی اور حضرت میمونہؓ کا انتقال (مقام) سرف میں ہوا، ابن اسحاق، ابن ابی نجیح، ابان بن صالح، عطاء، مجاہد، حضرت ابن عباسؓ نے اتنی زیادتی اور روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے عمرہ قضاء میں حضرت میمونہؓ سے نکاح کیا۔

باب ۵۱۲۔ غزوہ موتہ کا بیان جو ملک شام میں ہے۔

۱۴۰۲۔ احمد، ابن وہب، عمرو، ابن ابی ہلال، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں غزوہ موتہ (۱) میں جعفر کی شہادت کے بعد ان کے پاس کھڑا ہوا تو میں نے ان کے (جسم پر) پچاس نشان نیزہ اور تلوار کے دیکھے، ان میں سے کوئی بھی زخم ان کی پشت پر نہیں تھا۔ احمد بن ابی بکر، مغیرہ بن عبد الرحمن، عبد اللہ بن سعد، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ موتہ میں زید بن حارثہ کو سپہ سالار بنایا، پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا، اگر یہ شہید ہو جائیں تو پھر سپہ سالار جعفر ہیں اور اگر وہ بھی شہید ہو جائیں تو عبد اللہ بن رواحہ ہیں، حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں اس غزوہ میں شریک تھا (جنگ ختم ہونے پر) ہم نے حضرت جعفر کو تلاش کیا، تو وہ شہداء میں ملے اور ہم نے ان کے جسم

(۱) اس غزوہ کے پیش آنے کا سبب یہ ہوا کہ رسول اللہ نے اپنا ایک قاصد یعنی حضرت حارث بن عیر کو قیصر روم کی طرف سے متعین کردہ شام کے امیر شرجیل غسانی کے پاس بھیجا اس نے حضورؐ کے قاصد کو شہید کر دیا اس پر حضورؐ نے تین ہزار کا لشکر حضرت زید بن حارثہؓ کی امداد میں مقام موتہ کی طرف روانہ فرمایا۔

پر کچھ اوپر نوے (۹۰) زخم تیر اور نیزہ کے پائے۔

۱۴۰۳۔ احمد بن واقد، حماد بن زید، ایوب، حمید بن ہلال، حضرت انس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے زید، جعفر اور ابن رواحہ کی شہادت کی خبر لوگوں کو سنائی حالانکہ ابھی تک کوئی خبر ان کی نہیں آئی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (پہلے) زیدؓ نے جھنڈا سنبھالا، اور وہ شہید ہو گئے، پھر جعفرؓ نے سنبھالا تو وہ بھی شہید ہو گئے، پھر عبد اللہ بن رواحہ نے سنبھالا تو وہ بھی شہید ہو گئے، آپ کی آنکھوں سے یہ کہتے وقت آنسو جاری تھے، یہاں تک کہ اللہ کی ایک تلوار (خالد بن ولید) نے جھنڈا سنبھالا حتیٰ کہ اللہ نے عیسائیوں پر فتح عنایت فرمائی:

۱۴۰۴۔ قتیبہ، عبد الوہاب، یحییٰ بن سعید، عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب (زید) بن حارثہ، جعفر بن ابوطالب اور عبد اللہ بن رواحہ کی شہادت کی خبر آئی تو رسول اللہ ﷺ (مسجد میں) تشریف فرما ہوئے اور آپ پر آثارِ حزن پائے جاتے تھے، حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں دروازہ کی جھریوں میں سے دیکھ رہی تھی کہ ایک آدمی آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ! جعفرؓ کے گھر کی عورتیں رورہی ہیں، آپ نے فرمایا: انہیں منع کر دے، وہ شخص گیا، پھر آکر کہا کہ میں نے انہیں منع کیا، مگر وہ مانتی ہی نہیں، آپ نے پھر منع کرنے کا حکم دیا، وہ گیا اور پھر آکر کہنے لگا، بخدا! وہ تو مانتی نہیں ہیں، بلکہ ہم پر غالب آگئی ہیں، حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، پھر ان کا منہ مٹی سے بھر دے، حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے اس سے کہا اللہ تیری ناک کو خاک آلود کرے تو نہ تو وہ کر سکتا ہے، (کہ انہیں رونے سے روک دے) اور نہ رسول اللہ ﷺ کا پیچھا چھوڑتا ہے۔

۱۴۰۵۔ محمد بن ابو بکر، عمر بن علی، اسماعیل بن ابو خالد، عامر سے

فِيهِمْ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ فَالْتَمَسْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَوَجَدْنَاهُ فِي الْقَتْلِ وَ وَجَدْنَا مَا فِي جَسَدِهِ بَضْعًا وَتِسْعِينَ مِنْ طَعْنَةٍ وَرَمِيَةٍ.

۱۴۰۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأَصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ فَأَصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأَصِيبَ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتَّى أَخَذَ الرَّايَةَ سَبَقَتْ مِنْ سُيُوفِ اللَّهِ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ.

۱۴۰۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرْتَنِي عُمَرَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ: لَمَّا جَاءَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرِفُ فِيهِ الْحُزْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ وَ أَنَا أَطْلِعُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ تَعْنِي مِنْ شِقِّ الْبَابِ فَاتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: أَيُّ رَسُولِ اللَّهِ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ قَالِ وَ ذَكَرُ بُكَاءٍ هُنَّ قَامَرَةٌ أَنْ يَنْتَهَاهُنَّ قَالَ فَذَهَبَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَى فَقَالَ قَدْ نَهَيْتُهُنَّ وَ ذَكَرَ أَنَّهُ لَمْ يُطِيعْنَهُ قَالَ قَامَرٌ أَيْضًا فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَى فَقَالَ: وَ اللَّهُ لَقَدْ عَلَبْنَا فَرَعَمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاحِثٌ فِي أَقْوَاهِمْنَ مِنَ التُّرَابِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ أَرَعَمَ اللَّهُ أَنْفَكَ قَوْلَ اللَّهِ مَا أَنْتَ تَفْعَلُ وَ مَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ.

۱۴۰۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا

روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب حضرت جعفرؓ کے فرزند کو سلام کرتے تو کہتے، السلام علیک یا ابن ذی الجناحین (یعنی اے دو پروالے کے فرزند تم پر سلام ہو)۔

۱۴۰۶۔ ابو نعیم، سفیان، اسماعیل، قیس بن ابوحازم، حضرت خالد بن ولید سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ غزوہ موتہ میں میرے ہاتھ سے (مارتے مارتے) نو تلواریں ٹوٹ گئی تھیں، صرف ایک یمنی چوڑی تلوار میرے ہاتھ میں باقی رہ گئی۔ (۱)

۱۴۰۷۔ محمد بن ثنی، یحییٰ، اسماعیل، قیس، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جنگ موتہ میں میرے ہاتھ سے (جنگ کرتے کرتے) نو تلواریں ٹوٹ گئیں، اور میری یمنی چوڑی تلوار میرے ہاتھ میں باقی رہی۔

۱۴۰۸۔ عمران بن میسرہ، محمد بن فضیل، حصین، عامر، نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن رواحہ ایک دن بیہوش ہو گئے تو انکی بہن واجبلہ واکذا واکذا (ہائے پہاڑ جیسا بھائی، ہائے یوں ہائے یوں) کہہ کر رونے لگیں (یعنی) انکے اوصاف گن گن کر بیان کرتی تھیں جب انہیں ہوش آیا تو (بہن سے) کہا کہ تم جو جو بات کہتیں تو مجھ سے پوچھا جاتا، کیا تو ایسا ہی ہے۔

۱۴۰۹۔ قتیبہ، عبید، حصین، شعبی، نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ عبداللہ بن رواحہؓ بے ہوش ہو گئے اور پہلی حدیث کی طرح روایت بیان کی (مگر اتنی زیادتی تھی کہ) جب عبداللہ کا انتقال ہوا تو ان کی بہن ان پر بالکل نہ روئیں۔

باب ۵۱۳۔ قبیلہ جہینہ کی قوم حرقات کی طرف نبی ﷺ کا اسامہ بن زید کو بھیجنا۔

۱۴۱۰۔ عمرو بن محمد، ہشیم، حصین، ابوظبیان، حضرت اسامہ بن زید

عَمْرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عَمْرٍ إِذَا حَبَا ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ.

۱۴۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ يَقُولُ: لَقَدْ انْفَطَعَتْ فِي يَدِي يَوْمَ مَوْتَةَ تِسْعَةُ أَسْيَافٍ فَمَا بَقِيَ فِي يَدِي إِلَّا صَفِيحَةٌ يَمَانِيَّةٌ.

۱۴۰۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ يَقُولُ لَقَدْ دَقَّ فِي يَدِي يَوْمَ مَوْتَةَ تِسْعَةُ أَسْيَافٍ وَصَبَرْتُ فِي يَدِي صَفِيحَةً لِي يَمَانِيَّةً.

۱۴۰۸۔ حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَعْمَى عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ فَجَعَلْتُ أُحْتَهُ عَمْرُهُ تَبْكِي وَاجْبَلَاهُ وَكَذَا وَكَذَا تُعَدُّ عَلَيْهِ فَقَالَ حِينَ آفَاقٍ: مَا قُلْتَ شَيْئًا إِلَّا قِيلَ لِي أَنْتَ كَذَلِكَ.

۱۴۰۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَعْمَى عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ بِهِذَا فَلَمَّا مَاتَ لَمْ تَبْكْ عَلَيْهِ.

۵۱۳ باب بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ إِلَى الْحُرَقَاتِ مِنْ جُهَيْنَةَ.

۱۴۱۰۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حرۃ کی جانب بھیجا ہم نے صبح کو اس قوم پر حملہ کر کے انہیں شکست دے دی، میں اور ایک انصاری اس قوم کے ایک آدمی کے پیچھے لگ گئے جب ہم نے اسے گھیر لیا تو اس نے کہا لا الہ الا اللہ، اس انصاری نے تو ہاتھ روک لیا، مگر میں نے اس کے نیزہ مار کر اسے قتل کر دیا، جب ہم واپس آئے تو نبی ﷺ کو یہ بات معلوم ہوئی تو آپ نے فرمایا اسامہ تم نے لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد بھی اسے قتل کر دیا، میں نے عرض کیا اس نے جان بچانے کے لئے کہا تھا، مگر آپ برابر یہی فرماتے رہے، یہاں تک کہ میں نے تمنا کی کہ کاش آج سے پہلے میں اسلام نہ لایا ہوتا۔ (۱)

۱۴۱۱۔ قتیبہ بن سعید، حاتم، یزید بن ابی عبید، سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ سات غزوات میں شریک رہا اور دیگر لشکر جو آپ (کسی کی سپہ سالاری) میں روانہ فرماتے، ان میں سے نو میں شریک ہوا، ایک مرتبہ ہمارے سپہ سالار ابو بکرؓ تھے اور ایک مرتبہ اسامہؓ، عمر بن حفص بن غیاث، ان کے والد یزید بن ابی عبیدہ، سلمہ بن اکوع سے روایت کرتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ سات غزوات میں شریک رہا اور جو دیگر لشکر آپ (کسی کی سپہ سالاری میں) روانہ فرماتے ان میں سے نو میں شریک ہوا، ایک مرتبہ ہمارے امیر ابو بکرؓ تھے اور ایک مرتبہ اسامہؓ۔

۱۴۱۲۔ ابو عاصم، ضحاک بن مخلد، یزید، سلمہ بن اکوعؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ سات غزوات میں شریک رہا اور میں ابن حارثہ کے ساتھ اس غزوہ میں بھی تھا، جس میں آنحضرت نے انہیں ہمارا امیر بنایا تھا۔

۱۴۱۳۔ محمد بن عبد اللہ، حماد بن مسعدہ، یزید بن ابی عبید، سلمہ بن

هَشِيمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ أَخْبَرَنَا أَبُو ظَبْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحُرَقَةِ فَصَبَحْنَا الْقَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ. وَلَحِجْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا مِنْهُمْ فَلَمَّا عَشِينَاهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَكَفَّ الْأَنْصَارِيُّ فَطَعَنَتْهُ بِرُمَحِي حَتَّى قَتَلْتَهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أُسَامَةُ أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قُلْتُ كَانَ مُعَوِّذًا فَمَازَالَ يُكْرِرُهَا حَتَّى تَمَنَيْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذَلِكَ الْيَوْمِ.

۱۴۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ ابْنَ الْأَكْوَعِ يَقُولُ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَخَرَجْتُ فِيهَا يَبْعَثُ مِنَ الْبُعُوثِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ مَرَّةً عَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ وَمَرَّةً عَلَيْنَا أُسَامَةُ وَقَالَ عُمَرُ ابْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ يَقُولُ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَخَرَجْتُ فِيهَا يَبْعَثُ مِنَ الْبُعُوثِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ عَلَيْنَا مَرَّةً أَبُو بَكْرٍ وَمَرَّةً أُسَامَةُ.

۱۴۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَغَزَوْتُ مَعَ ابْنِ حَارِثَةَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَيْنَا.

۱۴۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

(۱) یہ اس واقعہ پر انتہائی حسرت و افسوس کا اظہار تھا یعنی یہ غلطی اتنی عظیم تھی کہ میرے دل میں تمنا پیدا ہوئی کہ کاش میں آج سے پہلے مسلمان نہ ہوتا آج مسلمان ہوتا تو میرے سارے پچھلے گناہ دھل جاتے بہر حال اس جملہ سے صرف اظہار حسرت مقصود تھا۔

اکو ع رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ سات غزوات میں شریک رہا، پھر انہوں نے خیبر، حدیبیہ، حنین اور جنگِ قردکاذ کر کیا، یزید نے کہا باقی غزوات کو میں بھول گیا۔

باب ۵۱۴۔ غزوہ فتح (مکہ) اور حاطب بن ابی بلتعہ نے اہل مکہ کو آنحضرت ﷺ کی لشکر کشی کی جو اطلاع بھیجی تھی اس کا بیان۔

۱۴۱۴۔ قتیبہ، سفیان، عمرو بن دینار، حسن بن محمد، عبید اللہ بن ابی رافع، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ مجھے زبیر اور مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو نبی ﷺ نے بھیجا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ جاؤ حتیٰ کہ (مقام) روضہ خاخ تک پہنچو۔ وہاں تمہیں ایک کجاوہ نشین عورت ملے گی جس کے پاس ایک خط ہوگا، وہ خط اس سے لے لو، حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ہمارے گھوڑے تیزی کے ساتھ ہمیں لے اڑے حتیٰ کہ روضہ خاخ پہنچ گئے، وہاں ہمیں ایک کجاوہ نشین عورت ملی، ہم نے اس سے کہا کہ خط نکال اس نے کہا میرے پاس کوئی خط نہیں، ہم نے اس سے کہا کہ یا تو تو خط نکال دے ورنہ ہم تیرے کپڑے اتار (کرتلاشی) لیں گے، تو اس نے اپنی چوٹی میں سے خط نکالا، ہم وہ خط لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو اس میں لکھا ہوا تھا حاطب بن ابی بلتعہ کی جانب سے مشرکین مکہ کے نام، انہیں آنحضرت ﷺ کے بعض معاملات (جنگ) کی اطلاع دے رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے حاطب سے فرمایا، حاطب یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا، یا رسول اللہ مجھ پر جلدی نہ کیجئے، میں ایسا آدمی ہوں کہ قریش سے میرا تعلق ہے، یعنی میں ان کا حلیف ہوں اور میں ان کی ذات سے نہیں اور آپ کے ساتھ جو مہاجر ہیں، ان سب کے رشتہ دار ہیں جو ان کے مال، اولاد کی حمایت کر سکتے ہیں، چونکہ ان سے میری قرابت نہیں تھی اس لئے میں نے چاہا کہ ان پر کوئی ایسا احسان کر دوں جس سے وہ میری رشتہ داری کی حفاظت کریں اور یہ کام میں نے اپنے دین سے پھر

حَمَادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ فَذَكَرْتُ خَيْرَ وَ الْحَدِيثِ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ وَيَوْمَ الْقَرَدِ قَالَ يَزِيدُ وَنَسِيتُ بَقِيَّتَهُمْ.

۱۴۵ باب غزوة الفتح وما بعث حاطب ابن أبي بلتععة إلى أهل مكة يخبرهم بغزو النبي صلى الله عليه وسلم.

۱۴۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي رَافِعٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرُ وَالْمِقْدَادُ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخَ فَإِنَّ بِهَا ظِعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا قَالَ فَانْطَلَقْنَا تَعَادَى بَنَّا حَيْلَنَا حَتَّى آتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ فَلَمَّا لَهَا أُخْرِجَ الْكِتَابُ قَالَتْ مَا مَعِيَ كِتَابٌ فَقُلْنَا لَتُخْرِجَنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَتَلْقَيْنَنَّ الثِّيَابَ قَالَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَآتَيْنَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى نَاسٍ بِمَكَّةَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هَذَا؟ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَعَجَلْ عَلَيَّ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ يَقُولُ كُنْتُ حَلِيفًا وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مَنْ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحُمُونَ أَهْلِيَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذَلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ

جانے اور اسلام لانے کے بعد کفر پر راضی ہونے کے سبب سے نہیں کیا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، دیکھو، حاطب نے تم سے سچ سچ کہہ دیا ہے، حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن مار دوں، آپ نے فرمایا (نہیں نہیں) کہ یہ بدر میں شریک تھے اور تمہیں کیا معلوم ہے؟ اللہ تعالیٰ نے حاضرین بدر کی طرف التفات کر کے فرمایا تھا، کہ تم جو تمہارا جی چاہے، عمل کرو کہ میں تمہیں بخش چکا، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی کہ ”اے ایمان والو! تم میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ کہ تم ان سے اپنی محبت ظاہر کرو“ آخر آیت فقد ضل سوار السبیل تک۔

باب ۵۱۵۔ غزوہ فتح (مکہ) کا بیان، جو رمضان (سن ۸ھ) میں پیش آیا۔

۱۳۱۵۔ عبد اللہ بن یوسف، لیث، عقیل، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ فتح (مکہ) رمضان میں کیا، زہری کہتے ہیں کہ میں نے ابن مسیب سے بھی ایسا ہی سنا ہے اور عبید اللہ نے بواسطہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے روزہ رکھا، یہاں تک کہ جب (مقام) کدید میں اس چشمہ پر پہنچے، جو قدید اور عسفان کے درمیان تو آپؐ نے روزہ افطار کیا، پھر اس ماہ کے ختم ہونے تک روزہ نہیں رکھا۔

۱۳۱۶۔ محمود، عبد الرزاق، معمر، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ دس ہزار مسلمانوں کے ساتھ رمضان میں (فتح) مکہ کے لئے مدینہ سے چلے اور اس وقت آپؐ کو مدینہ ہجرت کئے ساڑھے آٹھ سال ہوئے تھے، تو آپؐ اور آپؐ کے ہمراہ دوسرے مسلمان مکہ کی طرف روانہ ہوئے کہ آپؐ بھی روزہ دار تھے، اور دوسرے مسلمان بھی، یہاں تک کہ (مقام) کدید پر پہنچے، جو عسفان

اتَّخَذَ عِنْدَهُمْ يَدًا يَحْمُونَ قَرَابَتِي وَلَمْ أَفْعَلْهُ ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي وَلَا رِضًا بِالْكَفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعْنِي أَضْرِبُ عَنْقَ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَ يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ أَطْلَعَ عَلَى مَنْ شَهِدَ بَدْرًا قَالَ أَعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَتَزَلَّ اللَّهُ السُّورَةَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ إِلَى قَوْلِهِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ.

۵۱۵ باب غَزْوَةِ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ.

۱۴۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا غَزْوَةَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ. قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيْبِ يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ. وَعَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا بَلَغَ الْكَيْدَ الْمَاءَ الَّذِي بَيْنَ قَدِيدٍ وَعُسْفَانَ أَفْطَرَ فَلَمْ يَزَلْ مُفْطِرًا حَتَّى انْسَلَخَ الشَّهْرُ.

۱۴۱۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي رَمَضَانَ مِنَ الْمَدِينَةِ وَمَعَهُ عَشْرَةُ آلَافٍ وَذَلِكَ عَلَى رَأْسِ ثَمَانِ سَنِينَ وَ نَصِيفِ مِّنْ مَّقْلَمِهِ الْمَدِينَةِ فَسَارَ هُوَ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى مَكَّةَ

اور قدید کے درمیان ایک چشمہ ہے تو آپؐ نے بھی روزہ افطار کر لیا اور مسلمانوں نے بھی 'زہری' کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا آخری فعل لینا چاہئے (یعنی سفر جہاد میں روزہ نہ رکھنا چاہئے) جیسا آنحضرتؐ نے یہاں روزہ نہیں رکھا۔

۱۳۱۷۔ عیاش بن ولید، عبد الاعلیٰ، خالد، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ حنین کی جانب رمضان میں چلے اور لوگوں کا حال مختلف تھا، بعض روزہ دار تھے اور بعض بغیر روزہ کے، جب آنحضرت ﷺ اپنی سواری پر بیٹھے تو آپؐ نے دودھ، پیانی کا گلاس منگایا اور اسے اپنے ہاتھ پر رکھا، پھر آپؐ نے لوگوں کی طرف دیکھا تو بے روزہ داروں نے روزہ داروں سے آنحضرت ﷺ کا یہ فعل دیکھ کر کہا، کہ روزہ توڑ دو، عبدالرزاق، معمر، ایوب، عکرمہ، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ فتح (مکہ) کے سال نکلے، حماد بن زید، ایوب، عکرمہ، حضرت ابن عباسؓ، آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

۱۳۱۸۔ علی بن عبد اللہ، جریر، منصور، مجاہد، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے رمضان میں سفر کیا اور روزہ رکھا، یہاں تک کہ آپؐ (مقام) عسفان میں پہنچے، پھر آپؐ نے پانی کا گلاس منگوا یا، اور لوگوں کو دکھانے کیلئے اسے دن میں پی لیا، پھر آپؐ نے مکہ آنے تک روزہ نہیں رکھا اور ابن عباسؓ فرمایا کرتے تھے کہ نبی ﷺ نے سفر میں روزہ رکھا بھی ہے اور نہیں بھی رکھا، لہذا جس کا دل چاہے رکھے اور جس کا دل چاہے نہ رکھے۔

باب ۵۱۶۔ فتح (مکہ) کے دن نبی ﷺ نے پرچم کہاں نصب فرمایا:

۱۳۱۹۔ عبید بن اسماعیل، ابو اسامہ، ہشام، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ فتح (مکہ) کے سال روانہ ہوئے،

يَصُومُ وَيَصُومُونَ حَتَّىٰ بَلَغَ الْكَدِيدَ وَهُوَ مَاءٌ بَيْنَ عُسْفَانَ وَقَدِيدٍ أَفْطَرُوا وَأَفْطَرُوا. قَالَ الزُّهْرِيُّ وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَجْرُ فَلَا أَجْرَ.

۱۴۱۷۔ حَدَّثَنِي عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ إِلَى حُنَيْنٍ وَ النَّاسُ مُخْتَلِفُونَ فَصَائِمٌ وَ مُفْطِرٌ، فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَى رَاحِلَتِهِ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ أَوْ مَاءٍ فَوَضَعَهُ عَلَى رَاحِلَتِهِ ثُمَّ نَظَرَ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ الْمُفْطِرُونَ لِلصَّوَامِ أَفْطَرُوا وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ. وَقَالَ حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۴۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّىٰ بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَشَرِبَ نَهَارَ لَيْلِيَةِ النَّاسِ فَأَفْطَرَ حَتَّىٰ قَدِمَ مَكَّةَ: قَالَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ وَأَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ.

۵۱۶ باب آين ركز النبي صلى الله عليه وسلم والراية يوم الفتح.

۱۴۱۹۔ حَدَّثَنَا عُيَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا سَارَ رَسُولُ

تو قریش کو اس کی خبر پہنچ گئی، ابوسفیان بن حرب، حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقاء (قریش کی جانب سے) رسول اللہ ﷺ کی خبر لینے کیلئے نکلے، یہ تینوں چلتے چلتے (مقام) مر الظهران تک پہنچے، وہاں بکثرت آگ اس طرح روشن دیکھی جس طرح عرفہ میں ہوتی ہے، ابوسفیان نے کہا، یہ آگ کیسی ہے، جیسے عرفہ میں ہوتی ہے، بدیل بن ورقاء نے جواب دیا، بنو عمرو کی آگ ہوگی، ابوسفیان نے کہا، عمرو کی تعداد اس سے بہت کم ہے، ان تینوں کو آنحضرت ﷺ کے محافظوں نے دیکھ کر پکڑ لیا اور انہیں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش کیا، ابوسفیان تو مسلمان ہو گئے، پھر جب رسول اللہ ﷺ روانہ ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباسؓ سے فرمایا کہ ابوسفیان کو لشکر اسلام کی تنگ گزرگاہ کے پاس ٹھہرا، تاکہ یہ لشکر اسلام کا نظارہ کر سکیں انہیں حضرت عباسؓ نے وہاں کھڑا کر دیا، اب آنحضرت ﷺ کے ساتھ قبال گزرنے شروع ہوئے، لشکر کا ایک ایک دستہ ابوسفیان کے پاس سے گزرنے لگا، چنانچہ جب ایک دستہ گزرا تو ابوسفیان نے پوچھا، اے عباس یہ کون سا دستہ ہے؟ انہوں نے کہا یہ قبیلہ غفار ہے، ابوسفیان نے کہا کہ میری اور قبیلہ غفار کی تو لڑائی نہ تھی، پھر قبیلہ جہینہ گزرا تو اسی طرح کہا، پھر سعد بن ہذیم گزرا تو اسی طرح کہا، پھر سلیم گزرا تو اسی طرح کہا، پھر ایک دستہ گزرا کہ اس جیسا دیکھا ہی نہ تھا، ابوسفیان نے کہا یہ کون ہے؟ عباسؓ نے کہا، یہ انصار ہیں، ان کے سپہ سالار سعد بن عبادہ ہیں، جن کے پاس پرچم ہے، سعد بن عبادہؓ نے کہا اے ابوسفیان آج کا دن جنگ کا دن ہے، آج کعبہ (میں کافروں کا کشت و خون) حلال ہو جائے گا، ابوسفیان نے کہا، اے عباس ہلاکت (کفار) کا دن کتنا اچھا ہے، پھر ایک سب سے چھوٹا دستہ آیا جس میں آنحضرت ﷺ اور آپ کے (مہاجر) اصحابؓ تھے اور نبی ﷺ کا پرچم زبیر بن عوام کے پاس تھا، جب نبی ﷺ ابوسفیان کے پاس سے گزرے، تو ابوسفیان نے کہا آپ کو معلوم ہے کہ سعد بن عبادہ نے کیا کہا ہے؟ آپ نے فرمایا، کیا کہا ہے؟ ابوسفیان نے کہا ایسا کیا کہا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سعد نے صحیح نہیں کہا، لیکن آج کا دن تو وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ کعبہ کو عظمت و بزرگی عطا فرمائے گا اور کعبہ کو آج

اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عَامَ الْفَتْحِ فَلَبَّغَ ذٰلِكَ قُرَیْشًا خَرَجَ اَبُو سُفْیَانَ بَنُ حَرْبٍ وَ حَکِیْمُ بَنُ حِزَامٍ وَ بُدَیْلُ بَنُ وَرْقَاءَ یَلْتَمِسُوْنَ الْخَبَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَاقْبَلُوْا یَسِیْرُوْنَ حَتّٰی اتَوْا مَرَّ الظُّہْرَانِ فَاِذَا هُمْ بِنِیْرَانٍ کَاَنَّهَا نِیْرَانٌ عَرَفَہُ فَقَالَ اَبُو سُفْیَانَ: مَا ہِذِهِ لَکَاَنَّهَا نِیْرَانٌ عَرَفَہُ. فَقَالَ بُدَیْلُ بَنُ وَرْقَاءَ: نِیْرَانٌ بَنُوْا عَمْرُو فَقَالَ اَبُو سُفْیَانَ عَمْرُوْ اَوَّلُ مِنْ ذٰلِکَ فَرَاہُمْ نَاسٌ مِنْ حَرَصِ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَادْرَکُوْهُمْ فَاَخَذُوْهُمْ فَاتَّوَا بِہِمَّ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَاسْلَمَ اَبُو سُفْیَانَ فَلَمَّا سَارَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ: اَجْلِسْ اَبَا سُفْیَانَ عِنْدَ حَظْمِ الْخِیْلِ حَتّٰی یَنْظُرَ اِلَی الْمُسْلِمِیْنَ فَحَبَسَہُ الْعَبَّاسُ فَجَعَلَتْ الْقَبَائِلُ تَمُرُّ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تَمُرُّ کَثِیْرَہُ کَثِیْرَہُ عَلٰی اَبِیْ سُفْیَانَ فَمَرَّتْ کَثِیْرَہُ قَالَ یَا عَبَّاسُ مَنْ ہِذِہُ؟ قَالَ ہِذِہُ غِفَارٌ قَالَ مَا لِیْ وَلِغِفَارٍ ثُمَّ مَرَّتْ جُہِیْنَہُ قَالَ مِثْلُ ذٰلِکَ ثُمَّ مَرَّتْ سَعْدُ ابْنُ ہٰذِیْمٍ فَقَالَ مِثْلُ ذٰلِکَ وَ مَرَّتْ سُلَیْمٌ فَقَالَ مِثْلُ ذٰلِکَ. حَتّٰی اَقْبَلْتُ کَثِیْرَہُ لَمْ یَرِ مِثْلَہَا قَالَ مَنْ ہِذِہُ قَالَ: ہٰؤَلاءِ الْاَنْصَارُ عَلَیْہِمَّ سَعْدُ بَنُ عُبَادَہُ مَعَہُ الرَّایَہُ. فَقَالَ سَعْدُ بَنُ عُبَادَہُ یَا اَبَا سُفْیَانَ الْیَوْمَ یَوْمُ الْمَلْحَمَہِ الْیَوْمَ تَسْتَحِلُّ الْکَعْبَہُ. فَقَالَ اَبُو سُفْیَانَ یَا عَبَّاسُ حَبَدًا یَوْمَ الدِّمَارِ. ثُمَّ جَاءَتْ کَثِیْرَہُ وَہِیْ اَقْلُ الْکُتَّابِ فِیْہُمْ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَ اَصْحَابُہُ وَ رَاَیَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَعَ الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ. فَلَمَّا مَرَّ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بِاَبِیْ سُفْیَانَ قَالَ: اَلَمْ تَعْلَمْ مَا قَالَ سَعْدُ بَنُ

غلاف پہنایا جائے گا، عروہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے پرچم کو (مقام) حجون میں نصب کرنے کا حکم دیا، عروہ کہتے ہیں کہ مجھے نافع بن جبیر بن مطعم نے بتایا کہ انہوں نے عباسؓ کو زبیر بن عوامؓ سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ اے ابو عبد اللہ! رسول اللہ ﷺ نے آپ کو یہاں پرچم نصب کرنے کا حکم دیا ہے، عروہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس دن خالد بن ولید کو حکم دیا کہ وہ مکہ کے اوپر کے حصہ یعنی کداسے داخل ہوں اور خود آنحضرت ﷺ کداسے داخل ہوئے، اس دن خالد کے دستہ کے دو آدمی حبیش بن اشعر اور کرز بن جابر فہری شہید ہوئے (باقی اور کسی کا کان بھی گرم نہیں ہوا۔)

عَبَادَةُ قَالَ مَا قَالَ؟ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ كَذَبَ سَعْدٌ وَلَكِنْ هَذَا يَوْمٌ يُعْظَمُ اللَّهُ فِيهِ الْكُفْبَةُ وَ يَوْمٌ تُكْمَسُ فِيهِ الْكُفْبَةُ قَالَ وَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُرَكَّزَ رَأْيَتُهُ بِالْحُجُونِ قَالَ عُرْوَةُ وَ أَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ بْنُ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُولُ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ هَهُنَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُرَكَّزَ الرَّأْيَةُ قَالَ وَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ خَالِدَ ابْنَ الْوَلِيدِ أَنْ يَدْخُلَ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ مِنْ كَدَاءٍ وَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَدَا فَقَتِلَ مِنْ خَيْلِ خَالِدٍ يَوْمَئِذٍ رَجُلَانِ حُبَيْشُ بْنُ الْأَشْعَرِ وَ كُرْزُ بْنُ جَابِرٍ الْفَهْرِيُّ.

۱۴۲۰۔ ابو الولید، شعبہ، معاویہ بن قرہ، عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ کو ناقہ پر سوار، خوش الحانی سے سورہ فتح پڑھتے ہوئے دیکھا، معاویہ کہتے ہیں کہ اگر مجھے لوگوں کے ارد گرد جمع ہو جانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں آپ کی طرح خوش الحانی کر کے دکھاتا (جیسا کہ عبد اللہ بن مغفل نے کی تھی)۔

۱۴۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ مَغْفَلٍ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى نَاقَتِهِ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ يُرْجَعُ. وَقَالَ لَوْلَا أَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ حَوْلِي لَرَجَعْتُ كَمَا رَجَعُ.

۱۴۲۱۔ سلیمان بن عبد الرحمن، سعد بن یحییٰ، محمد بن ابی حفصہ، زہری، علی بن حسین، عمرو بن عثمان، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فتح مکہ کے زمانہ میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ کل آپ کہاں قیام فرمائیں گے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کیا عقیل نے ہمارے واسطے ٹھہرنے کی کوئی جگہ چھوڑی ہے؟ پھر آپ نے فرمایا، نہ مومن کافر کا وارث ہو سکتا ہے اور نہ کافر مومن کا، زہری سے پوچھا گیا، کہ ابو طالب کا کون وارث ہوا؟ انہوں نے کہا عقیل، اور طالب ان کے وارث ہوئے، معمر نے زہری سے یہ روایت کی ہے کہ آپ کل کہاں ٹھہریں گے، آپ کے حج کے زمانہ میں (اسامہ نے کہا) تھا اور یونس کی روایت میں نہ حج کا

۱۴۲۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ زَمَنَ الْفَتْحِ يَا رَسُولَ اللَّهِ آيَنَ تَنْزِلُ عَدَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِّنْ مَنْزِلٍ ثُمَّ قَالَ: لَا يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُؤْمِنَ. قِيلَ لِلزُّهْرِيِّ وَمَنْ وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ قَالَ وَرِثَهُ عَقِيلٌ وَ طَالِبٌ. قَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ آيَنَ تَنْزِلُ عَدَا فَبِي حَجَّتِهِ

ذکر ہے نہ زمانہ فتح کا۔

۱۴۲۲۔ ابو الیمان، شعیب، ابو الزناد، عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر اللہ نے فتح دی تو انشاء اللہ ہمارے ٹھہرنے کی جگہ خیف ہوگی جہاں قریش نے کفر پر قسمیں کھائیں تھیں۔

۱۴۲۳۔ موسیٰ بن اسماعیل، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب جنگ حنین کا ارادہ کیا تو فرمایا کہ ہم انشاء اللہ خیف بنی کنانہ میں ٹھہریں گے، جہاں کافروں نے کفر پر باہم عہد و پیمان کیا تھا۔

۱۴۲۴۔ یحییٰ بن قزعة، مالک، ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ فتح (مکہ) کے دن سر مبارک پر خود رکھے ہوئے مکہ میں داخل ہوئے، آپ نے خود اتارا ہی تھا کہ ایک آدمی نے آکر کہا کہ ابن نطل (جو کہ چند مسلمانوں کو قتل کر کے مرتد ہو گیا تھا) کعبہ کے پردے پکڑے ہوئے موجود ہے، آپ نے فرمایا، اسے قتل کر دو، مالک کہتے ہیں کہ جہاں تک ہمارا خیال ہے نبی ﷺ اس وقت محرم نہیں تھے۔

۱۴۲۵۔ صدقہ بن فضل، ابن عیینہ، ابن ابی نجیح، مجاہد، ابو معمر، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ فتح (مکہ) کے دن مکہ میں داخل ہوئے اور بیت اللہ کے ارد گرد تین سو ساٹھ بت تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ کی لکڑی سے ان کو مارتے ہوئے فرماتے تھے ”حق آ گیا اور باطل ملیا میٹ ہو گیا“ حق آیا اور اب باطل نہ آئے گا اور نہ دوبارہ لوٹے گا۔

۱۴۲۶۔ اسحاق، عبد الصمد، ان کے والد، ایوب، عکرمہ، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ

وَلَمْ يَقُلْ يُونُسُ حَجَّته وَلَا زَمَنَ الْفَتْحِ.

۱۴۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الِیْمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَزَلُنَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ إِذَا فَتَحَ اللَّهُ الْخَيْفَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ.

۱۴۲۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَرَادَ حُنَيْنًا مَنَزَلْنَا عَدَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ.

۱۴۲۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاسْتَارِ الْكُعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلْهُ قَالَ مَالِكٌ وَلَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا نَرَى وَاللَّهُ أَعْلَمُ يَوْمَئِذٍ مُحَرِّمًا.

۱۴۲۵۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَحَوْلَ الْبَيْتِ سِتُونَ وَثَلَاثُمِائَةَ نَضْبٍ فَجَعَلَ يَطْعُمُهَا بِعُودٍ فِي يَدِهِ وَيَقُولُ: جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ جَاءَ الْحَقُّ وَ مَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَ مَا يُعِيدُ.

۱۴۲۶۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ

عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَبِي أَنْ يَدْخُلَ الْبَيْتَ وَفِيهِ الْأِلَٰهَةُ فَأَمَرَ بِهَا فَأُخْرِجَتْ فَأُخْرِجَ صُورَةُ إِبْرَاهِيمَ وَ إِسْمَاعِيلَ فِي أَيْدِيهِمَا مِنَ الْأَزْلَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ لَقَدْ عَلِمُوا مَا اسْتَفْسَمُوا بِهَا فَبَدَّلَ اللَّهُ الْبَيْتَ فَكَبَّرَ فِي نَوَاجِي الْبَيْتِ وَ خَرَجَ وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ تَابِعَهُ مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ . وَقَالَ وَهُبْتُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۵۱۷ باب دُخُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ . وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ عَلَى رَاحِلَتِهِ مُرْدِفًا أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَمَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ مِنَ الْحَجَّابَةِ حَتَّى آتَاخَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْتِيَ بِمِفْتَاحِ الْبَيْتِ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَ بِلَالٌ وَ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَمَكَتْ فِيهِ نَهَارًا طَوِيلًا ثُمَّ خَرَجَ فَاسْتَبَقَ النَّاسُ فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ فَوَجَدَ بِلَالًا وَرَاءَ الْبَابِ فَأَتَاهُ فَسَأَلَهُ ابْنُ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ . قَالَ عَبْدُ

تشریف لائے تو کعبہ میں (بہت سے) بت تھے، آپ کعبہ میں داخل ہونے سے رکے رہے، تو آپ نے ان بتوں کے نکالنے کا حکم دیا تو انہیں نکالا گیا (ان میں) ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام کی تصویریں نکالی گئیں، جن کے ہاتھوں میں (پانسہ) کے تیر تھے، تو نبی ﷺ نے فرمایا، اللہ ان کافروں کو سمجھ دے، انہیں خوب اچھی طرح معلوم ہے ان دونوں بزرگوں نے کبھی پانسہ کے تیر نہیں پھینکے، پھر آنحضرت کعبہ میں داخل ہوئے اور اس کے گوشوں میں تکبیر کہی، اور اس میں بغیر نماز پڑھے ہوئے باہر تشریف لے آئے معمر نے بواسطہ ایوب اور وہیب نے بواسطہ ایوب، عکرمہ نبی ﷺ سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے۔

باب ۵۱۷۔ نبی ﷺ کا مکہ کے اوپر سے داخل ہونے کا بیان: لیث، یونس، نافع، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ فتح مکہ کے دن مکہ کے اوپر والے حصہ سے اپنی سواری پر اسامہ بن زید کو بٹھائے ہوئے تشریف لائے، آپ کے ساتھ بلالؓ اور حاجب کعبہ عثمان بن طلحہؓ تھے، آپ نے مسجد میں اپنی سواری کو بٹھادیا اور عثمان کو کعبہ کی چابی لانے کا حکم دیا، آنحضرت کے ساتھ اسامہ بن زیدؓ، بلالؓ اور عثمان بن طلحہؓ کعبہ میں داخل ہو گئے اور اس میں بہت دیر تک ٹھہرے رہے، پھر آنحضرت ﷺ باہر تشریف لے آئے اب لوگ دوڑے، سب سے پہلے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ اندر گئے، انہوں نے دروازے کے پیچھے حضرت بلالؓ کو کھڑا ہوا دیکھا تو ان سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز کہاں پڑھی ہے؟ تو بلالؓ نے آنحضرت ﷺ کے نماز پڑھنے کی جگہ بتادی، عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ میں بلالؓ سے یہ پوچھنا بھول گیا کہ آنحضرت نے کتنی رکعتیں پڑھی تھیں۔

اللَّهُ فَتَسِيْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى مِنْ
سَجْدَةٍ.

۱۴۲۷۔ حَدَّثَنَا الْهَيْشَمُ بْنُ خَارِجَةَ حَدَّثَنَا
حَفْصُ بْنُ مِيسْرَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ
أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ
كَدَاءِ النَّبِيِّ بِأَعْلَى مَكَّةَ. تَابَعَهُ أَبُو أُسَامَةَ وَ
وَهَيْبُ بْنُ كَدَاءٍ.

۱۴۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو
أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ مِنْ
كَدَاءٍ.

۵۱۸ باب مَنْزِلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ.

۱۴۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
عَمْرِو عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى مَا أَخْبَرَنَا أَحَدٌ أَنَّهُ
رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي
الضُّحَى غَيْرَ أُمَّ هَانِيءٍ فَإِنَّهَا ذَكَرَتْ أَنَّهُ يَوْمَ
فَتْحِ مَكَّةَ اغْتَسَلَ فِي بَيْتِهَا ثُمَّ صَلَّى ثَمَانِي
رَكَعَاتٍ قَالَتْ لَمْ أَرَهُ صَلَّى صَلَاةً أَحَفَّ مِنْهَا
غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ.

۵۱۹ باب۔

۱۴۳۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
عُذْرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي
الضُّحَى عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ
رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي.

۱۴۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ

۱۴۲۷۔ ہشیم بن خارجہ، حفص بن میسرہ، ہشام بن عروہ، ان کے
والد، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ
فتح (مکہ) کے دن کداسے، جو مکہ کے اوپر والے حصہ میں ہے، داخل
ہوئے، ابواسامہ اور وہیب نے کداء میں اس کے متابع حدیث
روایت کی ہے۔

۱۴۲۸۔ عبید بن اسماعیل، ابواسامہ، ہشام، اپنے والد سے روایت
کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ فتح مکہ کے سال مکہ کے اوپر کے حصہ
یعنی کداسے داخل ہوئے:

باب ۵۱۸۔ فتح (مکہ) کے دن آنحضرت ﷺ کے اترنے کی
جگہ کا بیان۔

۱۴۲۹۔ ابوالولید، شعبہ، عمرو، ابن ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ
ہمیں ام ہانی کے سوا کسی نے نہیں بتایا کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو
چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا ہے، وہ کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ان کے گھر میں غسل فرما کر آٹھ
رکعتیں نماز پڑھی، وہ کہتی ہیں کہ میں نے آنحضرت کو اس نماز
سے ہلکی کوئی نماز پڑھتے نہیں دیکھا، مگر یہ کہ آپ رکوع و سجود پوری
طرح ادا فرما رہے تھے۔

باب ۵۱۹۔ (یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)

۱۴۳۰۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، منصور، ابوالضحیٰ، مسروق،
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ
نبی ﷺ اپنے رکوع اور سجود میں یہ پڑھا کرتے تھے، اے اللہ تو پاک
ہے، اے ہمارے پروردگار ہم تیری ہی حمد بیان کرتے ہیں، اے اللہ
مجھے بخش دے۔

۱۴۳۱۔ ابوالنعمان، ابو عوانہ، ابولبشر، سعید بن جبیر، ابن عباس رضی

اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ مجھے (اپنی مجلس میں) مشائخ بدر کے ساتھ بٹھاتے تھے تو بعض نے ان میں سے کہا کہ آپؐ اس لڑکے کو جس کے برابر ہماری اولاد ہے، ہمارے ساتھ کیوں بٹھاتے ہیں، انہوں نے جواب دیا کہ پھر آپؐ لوگ ابن عباسؓ کو کن لوگوں (کس طبقہ) میں سے سمجھتے ہو، ابن عباس کہتے ہیں کہ پھر ایک دن انہیں اور ان کے ساتھ مجھے جہاں تک میں سمجھتا ہوں، صرف اس لئے بلایا کہ انہیں میری طرف سے (علمی کمال) دکھادیں، چنانچہ حضرت عمرؓ نے (ان لوگوں سے) کہا کہ اذیاء نصر اللہ آخر سورت تک میں تمہاری کیا رائے ہے؟ بعض نے کہا کہ جب اللہ ہماری مدد کرے اور فتح عطا فرمائے، تو اس نے ہمیں حمد و استغفار کا حکم دیا ہے، بعض نے کہا، ہمیں معلوم نہیں، بعض نے کچھ بھی نہیں کہا، تو حضرت عمرؓ نے مجھ سے کہا اے ابن عباسؓ کیا تمہارا بھی یہی خیال ہے؟ میں نے کہا نہیں، آپؐ نے فرمایا پھر تم کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا جب اللہ کی مدد اور فتح مکہ حاصل ہوئی تو اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو وفات کی خبر دی ہے، تو فتح مکہ آپؐ کی وفات کی علامت ہے، لہذا آپ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح کیجئے اور استغفار کیجئے اللہ قبول کرنے والا ہے، حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میرا بھی یہی خیال ہے جو تمہارا ہے۔

۱۳۳۲۔ سعید بن شریح بن حبیل، لیث، مقبری، ابو شریح عدوی نے عمرو بن سعید سے جب وہ مکہ کی طرف لشکر بھیج رہا تھا، تو کہا اے امیر مجھے اجازت دے دیجئے کہ میں آپؐ سے رسول اللہ ﷺ کا وہ قول جو آپؐ نے فتح مکہ کے دوسرے دن فرمایا تھا بیان کروں، آپؐ سے وہ بات میرے کانوں نے سنی، دل نے محفوظ رکھی، اور جب آپؐ وہ بات فرما رہے تھے تو آپؐ کو میری آنکھیں دیکھ رہی تھیں، آپؐ نے اللہ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا کہ اللہ نے مکہ کو حرم بنایا ہے، لوگوں نے نہیں بنایا ہے (کہ جب چاہا حلال کر لیا، اور جب چاہا حرام) جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اس کیلئے مکہ میں خونریزی کرنا اور مکہ کے درخت کا ٹانجا زخم نہیں، اگر کوئی رسول اللہ ﷺ کے فتح مکہ کے دن، قتال سے استدلال کرے، تو تم اسے یہ جواب دے دو، کہ اللہ نے اپنے رسول کو اس کی اجازت دی تھی، اور تمہیں اجازت نہیں دی اور

عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ حُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ عُمَرُ يُدْخِلُنِي مَعَ أَشْيَاحِ بَدْرٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لِمَ تُدْخِلُ هَذَا الْفَتَى مَعَنَا وَلَنَا أَبْنَاءُ مِثْلِهِ فَقَالَ إِنَّهُ مِمَّنْ قَدْ عَلِمْتُمْ قَالَ فَدَعَاهُمْ ذَاتَ يَوْمٍ وَدَعَانِي مَعَهُمْ قَالَ وَ مَا رُؤْيَتْهُ دَعَانِي يَوْمَئِذٍ إِلَّا لِيُرِيَهُمْ مَنِيَّ. فَقَالَ مَا تَقُولُونَ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ حَتَّى خَتَمَ السَّوْرَةَ؟ فَقَالَ: بَعْضُهُمْ أَمَرْنَا أَنْ نَحْمَدَ اللَّهَ وَ نَسْتَغْفِرَهُ إِذَا نَصَرْنَا وَ فَتَحَ عَلَيْنَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا نَذَرِي أَوْ لَمْ يَقُلْ بَعْضُهُمْ شَيْئًا وَقَالَ لِي يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَكْذَابُكَ تَقُولُ قُلْتُ لَا قَالَ فَمَا تَقُولُ؟ قُلْتُ هُوَ أَحَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ اللَّهُ لَهُ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ: فَتُحْ مَكَّةَ فَذَاكَ عِلَامَةُ أَجْلِكَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ اسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا . قَالَ عُمَرُ مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ.

۱۴۳۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شُرْحِبِيلَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ وَ هُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ أَذِنَ لِي أَيُّهَا الْأَمِيرُ أَحَدِيكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ يَوْمَ الْفَتْحِ سَمِعْتُهُ أَذْنًا وَ وَعَاهُ قَلْبِي وَ أَبْصَرْتُهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ. حَمَدَ اللَّهَ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللَّهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ لَا يَجِلُّ لِأَمْرِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَ لَا يَعْصِدَ بِهَا شَجَرًا فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَقُولُوا لَهُ إِنَّ اللَّهَ أَذِنَ

مجھے بھی صرف بہت تھوڑی دیر کیلئے اجازت دی تھی، پھر آج اس کی حرمت ویسی ہی لوٹ آئی، جیسے کل تھی اور (یہ بات) موجود لوگ، غیر موجود لوگوں کو پہنچادیں، ابو شریح سے پوچھا گیا کہ پھر عمرو نے آپ سے کیا کہا؟ انہوں نے کہا کہ عمرو نے یہ جواب دیا کہ اے ابو شریح اس بات کو میں تم سے زیادہ جانتا ہوں (لیکن) حرم (مکہ) کسی گنہگار، قاتل اور مفسد کو پناہ نہیں دیتا ہے (یعنی یہ لوگ اس کی حرمت سے مستثنیٰ ہیں۔)

۱۴۳۳۔ قتیبہ، یزید بن ابی حبیب، عطاء بن ابی رباح، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فتح (مکہ) کے سال جب آپ مکہ میں تھے، تو فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول نے شراب کی خرید و فروخت کو حرام کر دیا ہے۔

باب ۵۲۰۔ نبی ﷺ کے زمانہ فتح میں مکہ میں ٹھہرنے کا بیان۔

۱۴۳۴۔ ابو نعیم، سفیان، (دوسری سند) قتیبہ، سفیان، یحییٰ بن ابی اسحاق، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ دس روز تک مکہ میں ٹھہرے رہے اور نماز قصر کرتے رہے۔

۱۴۳۵۔ عبدان، عبد اللہ، عاصم، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ مکہ میں انیس دن ٹھہرے کہ دو ہی رکعتیں پڑھتے تھے۔

۱۴۳۶۔ احمد بن یونس، ابو شہاب، عاصم، عکرمہ، حضرت ابن عباس سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ (فتح مکہ میں) بحالت سفر انیس روز ٹھہرے کہ نماز قصر ادا کرتے تھے (۱) ابن

لِرَسُولِهِ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ وَ إِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ وَلِيُبَلِّغَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ مَاذَا قَالَ لَكَ عَمْرُو؟ قَالَ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ إِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيدُ عَاصِيًا وَلَا فَارًا بِدَمٍ وَلَا فَارًا بِخَرْبَةٍ.

۱۴۳۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ. ۵۲۰. بَابُ مَقَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ زَمَنَ الْفَتْحِ.

۱۴۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي اسْحَاقَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقَمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا نَقْصُرُ الصَّلَاةَ.

۱۴۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ.

۱۴۳۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

(۱) یہ فتح مکہ کا واقعہ ہے احناف نے اتنی مدت تک مکہ مکرمہ میں قیام کے باوجود قصر کرنے کی یہ توجیہ بیان کی ہے کہ ممکن ہے کہ حضور سلی اللہ علیہ وسلم نے اقامت کی نیت یکبارگی نہیں کی تھی اور آپ نے وہاں کا قیام حالات پر موقوف رکھا، کیونکہ فتح مکہ کے بعد غزوہ حنین درپیش تھا، اس کے علاوہ مکہ میں مدت اقامت کے بارے میں روایات مختلف ہیں بعض روایتوں میں پندرہ دن کی مدت بھی بیان کی گئی ہے۔

عباسؓ کہتے ہیں کہ ہم نے انیس دن کے درمیان نماز قصر ہی پڑھی اگر اور زیادہ ٹھہرتے تو پوری پڑھتے۔

باب ۵۲۱۔ لیث، یونس، ابن شہاب، عبد اللہ بن ثعلبہ بن صعیر سے روایت کرتے ہیں جن کی پیشانی پر آنحضرت ﷺ نے فتح مکہ کے سال ہاتھ پھیرا تھا۔

۱۴۳۷ھ۔ ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، معمر، زہری، سنین ابی جلیلہ کہتے ہیں کہ ہم ابن مسیب کے ہمراہ تھے زہری کہتے ہیں کہ ہمیں ابو جلیلہ نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے اور آپ کے ساتھ فتح مکہ کے سال گئے تھے۔

۱۴۳۸ھ۔ سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، ابو قلابہ، عمرو بن سلمہ سے مروی ہے ایوب کہتے ہیں کہ مجھ سے ابو قلابہ نے کہا کہ تو عمرو بن سلمہ سے مل کر کیوں نہیں پوچھتا؟ وہ کہتے ہیں کہ میں ان سے ملا اور ان سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم ایک چشمہ پر جہاں لوگوں کی گزر گاہ تھی رہتے تھے ہمارے پاس سے قافلے گزرتے تھے تو ہم ان قافلوں سے پوچھتے تھے کہ لوگوں کا کیا حال ہے؟ اور (مدعی نبوت) آدمی کی کیا حالت ہے؟ تو وہ جواب دیتے کہ وہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ اللہ کا رسول ہے جس کی طرف وحی ہوتی ہے یا یہ کہا کہ اللہ اسے یہ وحی بھیجتا ہے میں وہ کلام یاد کر لیا کرتا گویا وہ میرے سینہ میں محفوظ ہے اور اہل عرب اپنے اسلام لانے میں فتح مکہ کا انتظار کرتے تھے اور یہ کہتے کہ آنحضرت اور ان کی قوم (قریش) مکہ میں نہ آئے اگر آنحضرت غالب آگئے تو آپ سچے نبی ہیں چنانچہ جب فتح مکہ کا واقعہ ہوا تو ہر قوم نے اسلام لانے میں سبقت کی اور میرے والد بھی اپنی قوم کے مسلمان ہونے میں جلدی کرنے لگے اور مسلمانوں سے جب واپس آئے تو کہا اللہ کی قسم! میں تمہارے پاس نبی برحق ﷺ کے پاس سے آیا ہوں انہوں نے فرمایا ہے کہ فلاں فلاں وقت ایسے ایسے نماز پڑھو جب نماز کا وقت آجائے تو ایک آدمی اذان کہے

سَفَرٍ تِسْعَ عَشْرَةَ نَقْصُرُ الصَّلَاةَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَنَحْنُ نَقْصُرُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ تِسْعَ عَشْرَةَ فَإِذَا زِدْنَا أَتَمَمْنَا.

۵۲۱ باب وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَسَحَ وَجْهَهُ عَامَ الْفَتْحِ.

۱۴۳۷ھ۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَنِينَ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا وَنَحْنُ مَعَ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ وَزَعَمَ أَبُو جَمِيلَةَ أَنَّهُ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَ مَعَهُ عَامَ الْفَتْحِ.

۱۴۳۸ھ۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ لِي أَبُو قِلَابَةَ أَلَا تَلْقَاهُ فَتَسْأَلُهُ؟ قَالَ فَلَقَيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: كُنَّا بِمَاءٍ مَمَرِ النَّاسِ وَكَانَ يَمُرُّ بِنَا الرُّكْبَانُ فَتَسْأَلُهُمْ مَا لِلنَّاسِ مَا هَذَا الرَّجُلُ يَقُولُونَ يَزْعُمُ أَنَّ اللَّهَ أَرْسَلَهُ أَوْحَى إِلَيْهِ أَوْ أَوْحَى اللَّهُ بِكَذَا فَكُنْتُ أَحْفَظُ ذَلِكَ الْكَلَامَ وَكَانَ مَا يُغْرَى فِي صَدْرِي وَكَانَتِ الْعَرَبُ تَلَوُّمُ بِإِسْلَامِهِمُ الْفَتْحَ يَقُولُونَ: أَتُرْكُوهُ وَقَوْمَهُ فَإِنَّهُ إِنْ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَهُوَ نَبِيٌّ صَادِقٌ. فَلَمَّا كَانَ وَقَعَةُ أَهْلِ الْفَتْحِ بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِإِسْلَامِهِمْ وَبَدَرَ أَبِي قَوْمِي بِإِسْلَامِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ جِئْتُكُمْ وَاللَّهِ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا فَقَالَ: صَلُّوا صَلَاةَ كَذَا فِي جَيْنٍ كَذَا وَصَلُّوا كَذَا فِي جَيْنٍ كَذَا فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ أَحَدُكُمْ وَلْيُؤَمِّمْكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا

اور جسے قرآن زیادہ یاد ہو وہ امام بنے، چونکہ میں قافلہ والوں سے قرآن سیکھ کر یاد کر لیتا تھا، اس لئے ان میں کسی کو بھی مجھ سے زیادہ قرآن یاد نہ تھا، میں ۱۶ سال کا تھا کہ انہوں نے مجھے (امامت کیلئے) آگے بڑھا دیا اور میرے جسم پر ایک چادر تھی، جب میں سجدہ کرتا تو وہ اوپر چڑھ جاتی (اور جسم ظاہر ہو جاتا) توقیلہ کی ایک عورت نے کہا، تم اپنے قاری (امام) کے سرین ہم سے کیوں نہیں چھپاتے، تو انہوں نے کپڑا خرید کر میرے لئے ایک قمیص بنادی، تو میں اتنا کسی چیز سے خوش نہیں ہوا، جتنا اس قمیص سے۔

۱۳۳۹۔ عبد اللہ بن مسلمہ، مالک، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا (دوسری سند) لیث، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص سے کہا تھا کہ زمعہ کی باندی کے لڑکے کو لے لینا اور عتبہ نے کہا تھا کہ وہ میرا بیٹا ہے، جب آنحضرت ﷺ ایام فتح میں مکہ میں تشریف لائے تو سعد بن ابی وقاص زمعہ کی باندی کے لڑکے کو لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور ان کے ساتھ عبد بن زمعہ بھی آیا، سعد نے کہا، یہ میرا بھتیجا ہے، عتبہ نے مجھ سے کہا تھا کہ یہ اس کا لڑکا ہے، عبد بن زمعہ نے کہا یا رسول اللہ! یہ میرا بھائی زمعہ کا بیٹا ہے، اس کے فراش پر پیدا ہوا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے اس بچہ کی طرف دیکھا، تو وہ عتبہ بن ابی وقاص کے زیادہ مشابہ تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عبد بن زمعہ اسے لے لو، یہ تمہارا بھائی ہے، کیونکہ یہ اسی کے فراش پر پیدا ہوا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے سودہ! اس سے پردہ کرو کیونکہ آنحضرت ﷺ نے اس کی مشابہت عتبہ بن ابی وقاص کے ساتھ دیکھی تھی، ابن شہاب بواسطہ حضرت عائشہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بچہ اس کا ہے، جس کے فراش پر پیدا ہوا اور زانی کے لئے پتھر ہیں، ابن شہاب کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ اس حدیث کو با آواز بلند بیان کرتے تھے۔

فَنظَرُوا فَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَكْثَرَ قُرْآنًا مِنِّي لِمَا كُنْتُ أَتْلَقِي مِنَ الرُّكْبَانِ فَقَدَّمُونِي بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَأَنَا ابْنُ سِتٍّ أَوْ سَبْعِ سِنِينَ. وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ كُنْتُ إِذَا سَجَدْتُ تَقَلَّصْتُ عَنْيَ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنَ الْحَيِّ: أَلَا تُغَطُّوْا عَنَّا إِسْتِ قَارِئِكُمْ فَاشْتَرَوْا فَقَطَّعُوا لِي قَمِيصًا فَمَا فَرَحْتُ بِشَيْءٍ فَرَحِي بِذَلِكَ الْقَمِيصِ.

۱۴۳۹۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ عَهْدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدٍ أَنْ يَقْبِضَ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ وَقَالَ عُتْبَةُ إِنَّهُ ابْنِي فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فِي الْفَتْحِ أَحَدَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ فَأَقْبَلَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقْبَلَ مَعَهُ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ هَذَا ابْنُ أَخِي عَهْدَ إِلَى أَنَّهُ ابْنُهُ قَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا أَخِي هَذَا ابْنُ زَمْعَةَ وَلَدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَظَنَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ابْنِ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ فَإِذَا أَشَبَّهَ النَّاسَ بِعُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ هُوَ أَخُوكَ يَا عَبْدُ ابْنُ زَمْعَةَ مِنْ أَحَلِّ أَنَّهُ وَلَدَ عَلَى فِرَاشِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ لِمَا رَأَى مِنْ شِبْهِ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ

لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرِ. وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَصِيحُ بِذَلِكَ.

۱۴۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَفَزِعَ قَوْمُهَا إِلَى أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ يَسْتَشْفِعُونَهُ قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا كَلَّمَهُ أَسَامَةُ فِيهَا تَلَوْنَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَتَكَلِّمُنِي فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ؟ قَالَ أَسَامَةُ اسْتَغْفِرُ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ. فَلَمَّا كَانَ الْعِشِيُّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَأَتَانِي عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ النَّاسَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ فَقُطِعَتْ يَدُهَا فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا بَعْدَ ذَلِكَ وَتَزَوَّجَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَأْتِي بَعْدَ ذَلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۴۴۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مُجَاشِعٌ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَخِي بَعْدَ الْفَتْحِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُكَ بِأَخِي لَتَبَايَعَهُ عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ: ذَهَبَ أَهْلُ الْهِجْرَةِ بِمَا فِيهَا. فَقُلْتُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تَبَايَعَهُ؟ قَالَ أَبَايَعُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ وَالْجِهَادِ. فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبُدٍ بَعْدُ وَكَانَ أَكْبَرَهُمَا

۱۳۴۱۔ محمد بن مقاتل، عبد اللہ، یونس، زہری، عروہ بن زبیر سے مروی ہے کہ غزوہ فتح میں نبی ﷺ کے زمانہ میں ایک عورت نے چوری کی (حضور نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا) اس کی قوم اسامہ بن زید کے پاس سفارش کرانے کیلئے دوڑی آئی، عروہ کہتے ہیں جب اسامہ نے آنحضرت سے اس عورت کو (معاف کر دینے) کے بارے میں گفتگو کی، تو رسول اللہ ﷺ کا چہرہ انور متغیر ہو گیا اور فرمایا کہ تو مجھ سے اللہ کی (مقرر کردہ) حد میں سفارش کرتا ہے؟ اسامہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے لئے بخشش کی دعا کیجئے، شام کو رسول اللہ ﷺ خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے اور اللہ کی شایان شان تعریف کر کے فرمایا، اما بعد تم سے پہلے لوگوں کو اسی چیز نے ہلاک کیا ہے کہ اگر ان میں کوئی شریف اور بڑا آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور اگر کوئی ضعیف اور چھوٹا آدمی چوری کرتا، تو اس پر حد جاری کر دیتے اس ذات پاک کی قسم! جس کے قبضہ (قدرت) میں میری جان ہے، اگر فاطمہ بنت محمد (ﷺ) چوری کرے (اعاذھا اللہ عنہا) تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالوں، پھر رسول اللہ ﷺ نے اس عورت پر حکم جاری فرمایا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا، پھر اس کی توبہ مقبول ہو گئی اور اس نے (کسی سے) نکاح کر لیا، عائشہ کہتی ہیں کہ اس کے بعد وہ عورت (میرے پاس) آیا کرتی تھی اور اس کی جو ضرورت ہوتی تھی اسے رسول اللہ ﷺ سے بیان کر دیتی۔

۱۳۴۱۔ عمرو بن خالد، زبیر، عاصم، ابو عثمان، مجاشع کہتے ہیں کہ فتح مکہ کے بعد میں اپنے بھائی کو نبی ﷺ کی خدمت میں لے کر آیا، اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنے بھائی (جالد) کو آپ کی خدمت میں لایا ہوں کہ آپ اس سے ہجرت پر بیعت لیں، آپ نے فرمایا کہ ہجرت کی فضیلت تو مہاجرین نے حاصل کر لی، میں نے عرض کیا کہ پھر کس چیز پر آپ اس سے بیعت لیں گے؟ آپ نے فرمایا، اسلام، ایمان، جہاد پر، پھر میں نے ابو معبد سے جو ان دونوں میں سب سے بڑے تھے ملاقات کی اور ان سے (اس حدیث کے متعلق) پوچھا تو

انہوں نے کہا کہ مجاشعؓ نے سچ کہا ہے:

۱۴۴۲۔ محمد بن ابوبکر، فضیل بن سلیمان، عاصم، ابو عثمان نہدی، مجاشع بن مسعود سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ابو معبد کو ہجرت پر بیعت لینے کے لئے لے کر آیا تو آپؐ نے فرمایا کہ ہجرت تو مہاجرین پر ختم ہو چکی، میں اس سے اسلام اور جہاد پر بیعت لوں گا، پھر میں نے ابو معبد سے ملاقات کر کے پوچھا، تو انہوں نے کہا کہ مجاشعؓ نے سچ کہا ہے، خالد، ابو عثمان، مجاشعؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے بھائی مجالد کو لے کر آئے۔

۱۴۴۳۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، ابوبشر، مجاہد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ میں شام کی طرف ہجرت کرنا چاہتا ہوں، تو انہوں نے کہا کہ ہجرت تو ختم ہو چکی، اب تو جہاد ہے، لہذا تم جاؤ اور اپنے دل میں غور و فکر کرو، اگر تم کچھ (طاقت جہاد کی) پاتے ہو (تو خیر) ورنہ باز آ جاؤ، نصر، شعبہ، ابوبشر، مجاہد سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ سے ہجرت کرنے کو کہا تو انہوں نے فرمایا کہ اب یا یہ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد ہجرت نہیں رہی۔

۱۴۴۴۔ اسحاق بن یزید، یحییٰ بن حمزہ، ابو عمرو، اوزاعی، عبیدہ بن ابولبابہ، مجاہد بن جبر کی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ فتح (مکہ) کے بعد ہجرت ختم ہو گئی (کیونکہ تمام ملک دار الاسلام بن گیا)

۱۴۴۵۔ اسحاق بن یزید، یحییٰ بن حمزہ، اوزاعی، عطاء بن ابی رباح، سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ میں عبید بن عمیر کے ساتھ حضرت عائشہؓ کے پاس آیا اور ان سے ہجرت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا، اب ہجرت نہیں ہے (پہلے چونکہ اسلام غالب نہ تھا اس لئے) مسلمان اپنے دین کو فتنہ سے محفوظ رکھنے کیلئے اللہ اور اس کے رسول کی طرف بھاگتا تھا، لیکن اب تو اللہ نے اسلام کو غالب کر

فَسَأَلَتْهُ فَقَالَ صَدَقَ مُجَاشِعٌ.

۱۴۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ إِنِّي لَمَّا أَتَيْتُ أَبَا مَعْبُدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُبَايِعَهُ عَلَى الْهَجْرَةِ قَالَ مَضَى الْهَجْرَةُ لِأَهْلِهَا أَبَايَعَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبُدٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ صَدَقَ مُجَاشِعٌ. وَقَالَ خَالِدٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ مُجَاشِعٍ أَنَّهُ جَاءَ بِأَخِيهِ مُجَالِدٍ.

۱۴۴۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَهَاجِرَ إِلَى الشَّامِ قَالَ لَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ فَاذْطَلِقْ فَأَعْرِضْ نَفْسَكَ فَإِنْ وَجَدْتَ شَيْئًا إِلَّا رَجَعْتَ وَقَالَ النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشْرٍ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ فَقَالَ: لَا هِجْرَةَ الْيَوْمَ أَوْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۴۴۴۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرِ الْمَكِّيِّ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُولُ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ.

۱۴۴۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ زُرْتُ عَائِشَةَ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عَمِيرٍ فَسَأَلَهَا عَنِ الْهَجْرَةِ فَقَالَتْ: لَا هِجْرَةَ الْيَوْمَ كَانَ الْمُؤْمِنُ يَفِرُّ أَحَدَهُمْ بِدِينِهِ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخَافَةَ أَنْ يُفْتَنَ عَلَيْهِ.

دیا ہے، لہذا مومن جہاں چاہے اپنے رب کی عبادت کرے، ہاں ابھی جہاد اور (اخلاص) نیت باقی ہے۔

۱۴۴۶- اسحاق، ابو عاصم، ابن جریج، حسن بن مسلم، مجاہد سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن (خطبہ کیلئے) کھڑے ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی پیدائش کے دن سے مکہ کو حرم قرار دیا ہے، لہذا یہ قیامت تک اللہ کے (حکم) حرم کی وجہ سے حرم ہے، نہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال ہوا، نہ میرے بعد کسی کیلئے حلال ہوگا اور علاوہ تھوڑی دیر کے میرے لئے بھی حلال نہیں ہوا، نہ اس کے شکار کو بھگانا جائز ہے، نہ اس کے کانٹوں کا کھینچنا درست ہے، نہ اس کی گھاس کاٹنا جائز ہے، اور نہ اس کی پڑی ہوئی کسی چیز کو اٹھانا جائز ہے، علاوہ اس کے جو لوگوں کو اطلاع دے دے، تو عباس بن عبدالمطلب نے کہا سوائے ازخر (گھاس) کے یا رسول اللہ! کیونکہ لوہاروں کو اور ہمارے گھروں میں اس کی ضرورت رہتی ہے تو حضور خاموش ہوئے، پھر فرمایا سوائے ازخر کے کہ وہ (اس کا کاٹنا) حلال ہے، ابن جریج، عبدالکریم عکرمہ، ابن عباس سے بھی اسی طرح روایت ہے، ابو ہریرہ نے نبی ﷺ سے اسی جیسی روایت کی ہے۔

باب ۵۲۲- فرمان الہی (یاد کرو) حنین (۱) کے دن کو جب تم اپنی کثرت پر پھول گئے تھے، تو اس نے تمہیں کچھ فائدہ نہ دیا اور زمین باوجود اپنی فراخی کے تم پر تنگ ہو گئی، پھر تم نے پشت پھیر لی، پھر اللہ تعالیٰ نے تمہاری تسکین (کی صورت) نازل فرمائی۔ غفور رحیم تک کا بیان:

۱۴۴۷- محمد بن عبد اللہ بن نمیر، یزید بن ہارون، اسماعیل سے مروی ہے کہ میں نے ابن ابی اونی کے ہاتھ میں چوٹ کا نشان دیکھا، انہوں نے کہا میرے یہ چوٹ حنین کے دن نبی ﷺ کے ہمراہ لگی تھی، میں نے کہا کیا آپ (معرکہ) حنین میں شریک تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ

فَإِنَّمَا الْيَوْمَ فَقَدْ أَظْهَرَ اللَّهُ الْإِسْلَامَ فَالْمُؤْمِنُ يَعْبُدُ رَبَّهُ حَيْثُ شَاءَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ.

۱۴۴۶- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ فِيهِ حَرَامٌ بِحَرَامِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي وَلَمْ تَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةٌ مِنَ الدَّهْرِ لَا يَنْفَرُ صَيْدُهَا وَلَا يُعْصَدُ شَوْكُهَا وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهَا وَلَا تَحِلُّ لِقَطْعَتِهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِلَّا الْإِذْخِرَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُ لَا بُدَّ مِنْهُ لِلْقَيْنِ وَالْبُيُوتِ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ حَلَالٌ. وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمِثْلِ هَذَا أَوْ نَحْوِ هَذَا رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۲۲ بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَ يَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمْ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُدْبِرِينَ ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ إِلَى قَوْلِهِ غَفُورٌ رَحِيمٌ.

۱۴۴۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ رَأَيْتُ بَيْدَابَ بْنَ أَبِي أَوْفَى ضَرْبَةً قَالَ ضَرَبْتُهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قُلْتُ

(۱) فتح مکہ کے بعد جب اکثر اہل مکہ اور قبائل عرب مسلمان ہو گئے، ابھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں ہی تشریف فرما تھے کہ آپ کو اطلاع ملی کہ قبیلہ ہوازن مسلمانوں سے لڑنے کے ارادے سے جمع ہو رہے ہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بارہ ہزار کے لشکر کے ساتھ ان سے مقابلہ کیلئے چلے، پھر شوال ۸ھ میں یہ غزوہ حنین پیش آیا۔

شَهِدْتُ حُنَيْنًا؟ قَالَ قَبْلَ ذَلِكَ.

۱۴۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا عُمَارَةَ أَتَوَلَّيْتُ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ أَمَّا أَنَا فَأَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمْ يُولَ وَلَكِنْ عَجَلَ سَرَعَانِ الْقَوْمَ فَرَسَقْتُهُمْ هَوَازِنَ وَ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ أَحَدُ بَرَأْسِ بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبُ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ.

۱۴۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قِيلَ لِلْبَرَاءِ وَ أَنَا أَسْمَعُ أَوَلَيْتُمْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ أَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا كَانُوا رُمَاءً فَقَالَ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبُ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ.

۱۴۵۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ مِّنْ قَيْسٍ أَقْرَرْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ لَكِنِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفِرَّ كَانَتْ هَوَازِنَ رُمَاءً وَ إِنَّا لَمَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ انْكَشَفُوا فَأَكْبَبْنَا عَلَى الْغَنَائِمِ فَاسْتَقْبَلْنَا بِالسِّهَامِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَحَدُ بَرَمَائِهَا وَ هُوَ يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبُ قَالَ إِسْرَائِيلُ وَ زُهَيْرٌ نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَغْلَتِهِ.

۱۴۵۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَقِيلٍ قَالَ حَدَّثَنِي لَيْثٌ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ

میں اس سے پہلی (جنگوں میں) بھی شریک ہوتا تھا۔

۱۳۳۸۔ محمد بن کثیر 'سفیان' ابواسحاق سے مروی ہے کہ براء بن عازب نے اس شخص سے جس نے آکر ان سے پوچھا تھا کہ اے ابو عمارہ کیا آپ نے حنین کے دن پشت دکھادی تھی؟ فرمایا کہ دیکھو میں گواہ ہوں کہ نبی ﷺ نے پشت نہیں پھیری، لیکن قوم میں سے جلد بازوں نے جلدی کی، تو قوم ہوازن نے ان پر تیر اندازی شروع کر دی اور ابوسفیان بن حارث آنحضرت کے خچر کا سر پکڑے ہوئے تھے اور آپ فرما رہے تھے کہ میں سچا نبی ہوں، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

۱۳۳۹۔ ابوولید 'شعبہ' ابواسحاق سے مروی ہے کہ انہوں نے براء بن عازب سے پوچھا اور میں سن رہا تھا کہ کیا تم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حنین کے دن بھاگ گئے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تو نہیں بھاگے، وہ لوگ تیر انداز تھے تو آپ یہ فرما رہے تھے کہ میں سچا نبی ہوں، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

۱۳۵۰۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، ابواسحاق سے مروی ہے کہ انہوں نے براء سے سنا، جب ان سے قبیلہ قیس کے ایک آدمی نے پوچھا کیا تم رسول اللہ ﷺ کو حنین کے دن چھوڑ کر بھاگ گئے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا مگر رسول اللہ ﷺ تو نہیں بھاگے (ہوایہ کہ) قوم ہوازن بہت زیادہ تیر انداز تھے، جب ہم نے ان پر حملہ کیا تو وہ بھاگ گئے، ہم مال غنیمت لوٹنے میں مصروف ہو گئے، تو ہمارے سامنے سے تیر آنے لگے اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو آپ کے سفید خچر پر دیکھا جس کی لگام ابوسفیان پکڑے ہوئے تھے اور آپ فرما رہے تھے کہ میں سچا نبی ہوں، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں، اسرائیل اور زہیر نے یہ روایت کی ہے کہ نبی ﷺ اپنے خچر سے اتر آئے تھے۔

۱۳۵۱۔ سعید بن عقیل، لیث، عقیل، ابن شہاب (دوسری سند) اسحاق، یعقوب بن ابراہیم، ابن شہاب کے بھتیجے، محمد بن شہاب، عروہ بن زبیر، مردان اور مسور بن مخرمہ سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ

کے پاس ہوازن کا وفد مسلمان ہو کر آیا اور آپ سے درخواست کی کہ ان کے قیدی اور مال انہیں واپس کر دیئے جائیں، تو آپ نے ان سے فرمایا میرے پاس جنہیں تم دیکھ رہے ہو، وہ (میرے صحابہ) ہیں اور مجھے سب سے زیادہ سچی بات پسند ہے، لہذا تم دو میں سے ایک چیز پسند کر لو یا قیدی یا مال اور میں نے تو تمہاری وجہ سے (تقسیم غنیمت میں) تاخیر بھی کی تھی اور رسول اللہ ﷺ نے طائف سے واپس تشریف لاتے وقت دس سے زیادہ دن تک (قوم ہوازن کا) انتظار کیا تھا، جب ان پر یہ روشن ہو گیا کہ نبی ﷺ صرف ایک ہی چیز واپس کریں گے، تو انہوں نے کہا ہم اپنے قیدیوں کو اختیار کرتے ہیں، تو رسول اللہ ﷺ مسلمانوں کو خطبہ دے کھڑے ہوئے اور آپ نے اللہ کی شایان شان تعریف کر کے فرمایا اما بعد! تمہارے بھائی (کفر سے) توبہ کر کے ہمارے پاس آئے ہیں، اور میں مناسب سمجھتا ہوں کہ ان کے قیدی انہیں واپس کر دیئے جائیں، لہذا تم میں سے جو شخص احسان کے طور پر چھوڑنا چاہے وہ ایسا کرے، اور جو اپنے حصہ کو نہ چھوڑنا چاہے بلکہ وہ یہ چاہے کہ ہم اس کے عوض میں اس مال میں سے جو اللہ تعالیٰ اول فے میں ہمیں عطا فرمائے، اسے دیں، تو ایسا کرے، لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! ہم احسان کرنا چاہتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ ہمیں معلوم نہیں کہ تم میں سے کس نے پسند کر کے اجازت دی ہے کس نے نہیں؟ لہذا تم واپس چلے جاؤ، یہاں تک کہ تمہارے سردار آکر ہمارے پاس یہ معاملہ پیش کریں، لوگ واپس چلے گئے اور ان سے ان کے سرداروں نے گفتگو کی، پھر وہ سردار رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس آئے اور آپ کو بتایا کہ سب لوگ خوشی سے اس کی اجازت دیتے ہیں، یہ وہ حدیث ہے جو مجھے ہوازن کے قیدیوں کے بارے میں معلوم ہوئی ہے۔

أَجَى ابْنِ شِهَابٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ شِهَابٍ وَزَعَمَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ مَرْوَانَ وَ الْمِسْوَرَةَ بَنَ مَحْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِينَ جَاءَهُ وَقَدْ هَوَازَنَ مُسْلِمِينَ فَسَأَلُوهُ أَنْ يُرَدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالُهُمْ وَسَبْيُهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعِيَ مَنْ تَرَوْنَ وَ أَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ فَأَخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ إِمَّا السَّبْيَ وَإِمَّا الْمَالَ وَقَدْ كُنْتُ أَسْتَأْنِثُ بِكُمْ وَ كَانَ أَنْظَرُهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْلِمِينَ فَأَتْنِي عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: إِنَّا بَعْدُ فَإِنْ إِخْوَانَكُمْ قَدْ جَاءَ وَنَا تَائِبِينَ وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أُرَدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيُهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيَّبَ ذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونُ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نَعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللَّهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نَدْرِي مِنْ أِذْنٍ مِنْكُمْ فِي ذَلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرْفَاتُكُمْ أَمْرُكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرْقَاءُ هُمْ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ طَيَّبُوا وَ أَذِنُوا هَذَا الَّذِي بَلَغَنِي عَنْ سَبْيِ هَوَازَنَ .

۱۴۵۲ - حَدَّثَنَا أَبُو التَّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

۱۳۵۲ - ابو النعمان، حماد بن زید، ایوب، نافع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ (دوسری سند) محمد بن مقاتل، عبد اللہ، معمر، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب ہم غزوہ حنین سے واپس ہو رہے تھے تو حضرت عمرؓ نے آنحضرت ﷺ سے اپنے اعتکاف کی نذر کے بارے میں پوچھا، جو انہوں نے زمانہ جاہلیت میں مانی تھی، تو آنحضرت ﷺ نے انہیں اس نذر کے پورا کرنے کا حکم دیا اور بعض نے اس طرح سند بیان کی، حماد، ایوب، نافع، حضرت ابن عمرؓ اور جریر بن حازم، حماد بن سلمہ، ایوب، نافع، ابن عمرؓ نے بھی نبی ﷺ سے یہ روایت بیان کی ہے۔

۱۴۵۳۔ عبد اللہ بن یوسف، مالک، یحییٰ بن سعید، عمر بن کثیر بن ارح، ابو محمد، ابو قتادہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ حنین کے سال نکلے، جب ہم مقابل ہوئے تو مسلمانوں میں انتشار سا ہوا، میں نے ایک مشرک کو ایک مسلمان پر غالب دیکھا، میں نے اس کے عقب سے اس کی گردن پر تلوار ماری، تو اس کی زہ کاٹ دی، وہ پلٹ کر مجھ پر آیا اور مجھے اتنے زور سے دبوچا کہ مجھے موت نظر آنے لگی، پھر وہ مر گیا اور مجھے چھوڑ دیا، پھر میں حضرت عمرؓ سے ملا، تو میں نے ان سے کہا، لوگوں کو کیا ہو گیا (کہ منتشر ہو رہے ہیں) انہوں نے جواب دیا کہ حکم خدا ہی ایسا ہے، پھر مسلمان پلٹے اور حملہ آور ہوئے، اب نبی ﷺ (جو میدان میں جوہر شجاعت دکھا رہے تھے) بیٹھ گئے اور فرمایا جس نے کسی (کافر) کو قتل کیا اور اس کے پاس گواہ بھی ہو تو اسے مقتول کا تمام سامان ملے گا، تو میں نے کہا کہ میری گواہی کون دے گا؟ پھر میں بیٹھ گیا، پھر نبی ﷺ نے اسی طرح فرمایا، میں پھر کھڑا ہوا اور میں نے کہا، میری گواہی کون دیگا؟ اور میں بیٹھ گیا، پھر نبی ﷺ نے اسی طرح فرمایا، پھر میں کھڑا ہوا تو آپ نے فرمایا، ابو قتادہ کیا ہوا؟ تو میں نے آپ کو واقعہ بتادیا، ایک آدمی نے کہا کہ یہ سچ کہتا ہے اور اس کے مقتول کا سامان میرے پاس ہے، لیکن آپ میری طرف سے (اس مال کے میرے پاس رہنے پر) اسے راضی کر لیجئے، تو ابو بکرؓ نے کہا بخدا! رسول اللہ یہ ارادہ نہیں کریں گے کہ اللہ کے ایک شیر سے جو اللہ و رسول کی جانب سے لڑتا ہے اسباب لے کر تجھے دیدیں، تو نبی ﷺ نے فرمایا، یہ بات بالکل صحیح

أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَفَلْنَا مِنْ حُنَيْنٍ سَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَذْرٍ كَانَ نَذَرَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اعْتِكَافَ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَفَائِهِ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ حَمَادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَاهُ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ وَحَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۴۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ بْنِ أَلْفَحَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مُوَلَّى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا التَّفَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَضَرَبَتْهُ مِنْ وَرَائِهِ عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَتْ الدِّرْعَ وَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِي صَمَةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِي. فَلَحَقْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ مَا بَالُ النَّاسِ؟ قَالَ أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ رَجَعُوا وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ فَنِيلاً لَهُ عَلَيْهِ يَتَّةٌ فَلَهُ سَلْبُهُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ قَالَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ قَالَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَقُمْتُ فَقَالَ مَالِكُ يَا أَبَا قَتَادَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رَجُلٌ صَدَقَ وَسَلْبُهُ عِنْدِي فَأَرْضِهِ مِنِّي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَا هَا اللَّهُ إِذَا لَا يَعْمِدُ إِلَى أَسَدٍ مِنْ أَسَدِ اللَّهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ

ہے، لہذا یہ اسباب ابو قتادہ کو دے دو، اس نے وہ اسباب مجھے دیدیا، میں نے اس سے بنو سلمہ میں ایک باغ خریدا، اسلام میں یہ پہلا مال ہے جسے میں نے جمع کیا، لیث، یحییٰ بن سعید، عمر بن کثیر بن اح، ابو قتادہ کے آزاد کردہ غلام، ابو محمد، ابو قتادہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حنین کے دن میں نے ایک مسلمان کو ایک مشرک سے مارتے ہوئے دیکھا ایک دوسرا مشرک مسلمان کو قتل کرنے کیلئے اس کے پیچھے سے تاک لگا رہا تھا جو تاک لگا رہا تھا میں اس کے پیچھے دوڑا، اس نے مجھے مارنے کیلئے اپنا ہاتھ اٹھا میں نے اس کے ہاتھ پر تلوار مار کر اسے کاٹ دیا پھر اس نے مجھے پکڑ لیا اور مجھے اتنے زور سے دبوچا کہ مجھے (موت کا) خوف ہو گیا، پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا، اور ڈھیلا پڑ گیا، میں نے اسے ہٹا کر اسے قتل کر دیا مسلمان بھاگے، میں بھی ان کے ساتھ بھاگا، تو مجھے لوگوں میں عمر بن خطابؓ ملے، میں نے ان سے کہا، لوگوں کو کیا ہو گیا؟ انہوں نے جو ابدا اللہ کا حکم، پھر لوگ نبی ﷺ کے پاس پلٹے، تو آنحضرتؐ نے فرمایا جو اپنے قتل کئے ہوئے (کا فر) پر گواہ پیش کرے، تو اسے مقتول کا تمام اسباب ملے گا، میں اپنے مقتول پر گواہ کی تلاش میں اٹھ کھڑا ہوا، لیکن مجھے کوئی گواہ نہیں ملا پھر میری سمجھ میں آیا، تو میں نے اپنا واقعہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ذکر کیا تو آپؐ کے پاس بیٹھے ہوئے ایک شخص نے کہا کہ جس مقتول کا ذکر یہ کر رہے ہیں اس کا اسباب میرے پاس ہے، لیکن انہیں میری طرف سے راضی کر دیجئے (کہ وہ یہ اسباب میرے پاس رہنے دیں) تو ابو بکرؓ نے کہا، ہر گز نہیں آنحضرت ﷺ یہ اسباب اللہ کے اس شیر کو چھوڑ کر جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی جانب سے لڑتا ہے، ایک قریشی بزدل کو نہیں دیں گے، تو آنحضرت ﷺ نے وہ مال مجھے دلوا دیا، میں نے اس سے ایک باغ خریدا، اسلام میں یہ سب سے پہلا مال ہے جسے میں نے جمع کیا۔

وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُعْطِيكَ سَلْبَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَأَعْطَاهُ فَأَعْطَانِيهِ فَأَبْتَعْتُ بِهِ مَخْرَجًا فِي بَنِي سَلَمَةَ فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأْتَلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ. وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ ابْنِ كَثِيرٍ بْنِ أَفْلَحَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مُوَلَّى أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمَ حَنِينٍ نَظَرْتُ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُقَاتِلُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَآخَرُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَحْتَلُهُ مِنْ وَرَائِهِ لِيَقْتُلَهُ فَاسْرَعْتُ إِلَى الَّذِي يَحْتَلُهُ فَرَفَعَ يَدَهُ لِيَضْرِبَنِي وَأَضْرَبُ يَدَهُ فَقَطَعْتُهَا ثُمَّ أَخَذَنِي فَضَمَّنِي ضَمًّا شَدِيدًا حَتَّى تَخَوَّفْتُ ثُمَّ تَرَكَ فَتَحَلَّلَ وَدَفَعْتُهُ ثُمَّ قَتَلْتُهُ وَانْهَزَمَ الْمُسْلِمُونَ وَانْهَزَمْتُ مَعَهُمْ فَإِذَا بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ لَهُ مَا شَأْنُ النَّاسِ؟ قَالَ أَمَرَ اللَّهُ ثُمَّ تَرَاخَعَ النَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَقَامَ بَيْنَهُ عَلَى قَتِيلٍ قَتَلَهُ فَلَهُ سَلْبَةٌ فَقُمْتُ لِاتِّمَسَّ بَيْنَهُ عَلَى قَتِيلِي فَلَمْ أَرِ أَحَدًا يَشْهَدُ لِي فَجَلَسْتُ ثُمَّ بَدَأَ لِي فَذَكَرْتُ أَمْرَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ سَلَاخُ هَذَا الْقَتِيلِ الَّذِي يَذْكُرُ عِنْدِي فَأَرْضِيهِ مِنْهُ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ كَلَّا لَا يُعْطَاهُ أَصْبَغُ مِنْ قُرَيْشٍ وَ يَدَعُ أَسَدًا مِنْ أَسَدِ اللَّهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدَّاهُ إِلَيَّ فَاشْتَرَيْتُ مِنْهُ خِرَافًا فَكَانَ أَوَّلَ مَالٍ تَأْتَلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ.

باب ۵۲۳۔ غزوہ اوطاس کا بیان۔

۱۳۵۴۔ محمد بن عطاء، ابواسامہ، برید بن عبد اللہ، ابو بردہ، ابو موسیٰ

۵۲۳ باب غزاة اوطاس.

۱۴۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو

اشعری سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ غزوہ حنین سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے ابو عامر کو ایک لشکر کا سردار بنا کر قوم او طاس کی جانب بھیجا، ان کا مقابلہ درید بن صمہ سے ہوا، درید مارا گیا اور اس کے ساتھیوں کو اللہ نے شکست دی، ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے مجھے بھی ابو عامر کے ساتھ بھیجا تو ابو عامر کے گھنہ میں ایک تیر آکر لگا، جو ایک جسمی آدمی نے پھینکا تھا وہ تیر ان کے زانو میں اتر گیا، میں ان کے پاس گیا اور پوچھا، چچا جان آپ کے کس نے تیر مارا ہے؟ انہوں نے ابو موسیٰ کو اشارہ سے بتایا کہ میرا قاتل وہ ہے، جس نے میرے تیر مارا ہے، تو میں اس کی تاک میں چلا، جب اس نے مجھے دیکھا تو بھاگا۔ میں نے اس کا پیچھا کیا اور اس سے کہتا جا رہا تھا، او بے غیرت او بے غیرت ٹھہر تا کیوں نہیں، وہ ٹھہر گیا میں اور وہ ایک دوسرے پر تلواروں سے حملہ آور ہوئے، اور میں نے اسے قتل کر دیا، پھر میں نے ابو عامر سے کہا کہ اللہ نے آپ کے قاتل کو ہلاک کر دیا ہے، انہوں نے کہا میرا یہ پیوست شدہ تیر تو نکالو، میں نے وہ تیر نکالا تو اس (زخم) سے پانی نکلا، انہوں نے کہا، برادر زادہ نبی ﷺ سے میرا سلام کہنا اور آپ سے عرض کرنا کہ میرے لئے دعائے مغفرت کریں، ابو عامر نے مجھے اپنی جگہ امیر لشکر نامزد کیا، تھوڑی دیر زندہ رہ کر شہید ہو گئے، میں واپس لوٹا اور نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوا آپؐ اپنے مکان میں ایک بانوں والی چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے اور اس پر (برائے نام ایسا) فرش تھا کہ چارپائی کے بانوں کے نشانات آپ کی پشت اور پہلو میں پڑ گئے، چنانچہ میں نے آپؐ کو اپنے اور ابو عامر کے حالات کی اطلاع دی اور (میں نے کہا کہ) انہوں نے آپ سے یہ عرض کرنے کو کہا ہے کہ میرے لئے دعائے مغفرت کیجئے، آپ نے پانی منگوا کر وضو کیا، پھر اپنے ہاتھ اٹھا کر فرمایا، اے خدا عبید ابی عامر کی مغفرت فرما اور (آپ کے ہاتھ اتنے اونچے تھے کہ) آپ کی بغلوں کی سفیدی میں دیکھ رہا تھا پھر آپؐ نے فرمایا اے اللہ! اسے قیامت کے دن اپنی اکثر مخلوق پر فضیلت عطا فرما میں نے عرض کیا کہ میرے لئے بھی دعائے مغفرت فرمائیے، آپ نے فرمایا اے اللہ! عبد اللہ بن قیس کے گناہوں کو بخش دے، اور قیامت کے دن اسے معزز جگہ داخل فرما، ابو بردہ کہتے ہیں کہ ان میں سے

أَسَمَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ بَعَثَ أَبَا عَامِرٍ عَلَى جَيْشٍ إِلَى أَوْطَاسٍ فَلَقِيَ دُرَيْدَ بْنَ الصَّمَةِ فَقَتَلَ دُرَيْدَ وَهَزَمَ اللَّهُ أَصْحَابَهُ. قَالَ أَبُو مُوسَى وَبَعَثْنِي مَعَ أَبِي عَامِرٍ فَرُمِيَ أَبُو عَامِرٍ فِي رُكْبَتَيْهِ رِمَاهُ جُشَمِي بِسَهْمٍ فَأَثْبَتَهُ فِي رُكْبَتَيْهِ فَأَنْتَهَيْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا عَمَّ مَنْ رَمَاكَ فَأَشَارَ إِلَى أَبِي مُوسَى فَقَالَ ذَاكَ قَاتِلِي الدِّيِّ رَمَانِي فَقَصَدْتُ لَهُ فَلِحِقْتُهُ فَلَمَّا رَانِي وَلَّى فَأَتْبَعْتُهُ وَجَعَلْتُ أَقُولُ لَهُ أَلَا تَسْتَحْيِي أَلَا تَتَّبْتُ فَكُفَّ فَاخْتَلَفْنَا ضَرْبَتَيْنِ بِالسَّيْفِ فَقَتَلْتُهُ ثُمَّ قُلْتُ لِأَبِي عَامِرٍ قَتَلَ اللَّهُ صَاحِبَكَ قَالَ فَأَنْزِعْ هَذَا السَّهْمَ فَتَرَعْتُهُ فَتَزَا مِنْهُ الْمَاءُ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي أَقْرَيْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ: اسْتَغْفِرْ لِي وَاسْتَخْلَفْنِي أَبُو عَامِرٍ عَلَى النَّاسِ فَمَكَتْ يَسِيرًا ثُمَّ مَاتَ فَرَجَعْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ عَلَى سَرِيرٍ مُرْمَلٍ وَعَلَيْهِ فِرَاشٌ قَدْ أَثَرِ رِمَالِ السَّرِيرِ بِظَهْرِهِ وَجَنْبِيهِ فَأَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِنَا وَخَبَرِ أَبِي عَامِرٍ وَقَالَ قُلْ لَهُ اسْتَغْفِرْ لِي قَدْ عَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأْتُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبِيدِ أَبِي عَامِرٍ وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطِئِهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيرٍ مِّنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ فَقُلْتُ وَلِي فَاسْتَغْفِرْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ وَادْخُلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُدْخَلًا كَرِيمًا قَالَ أَبُو بُرْدَةَ إِحْدَاهُمَا لِأَبِي عَامِرٍ وَالْأُخْرَى لِأَبِي مُوسَى.

ایک دعا ابو عامر کیلئے تھی اور دوسری ابو موسیٰ کیلئے۔

باب ۵۲۴۔ عزوہ طائف کا بیان جو بقول موسیٰ بن عقبہ شوال سن ۸ھ میں ہوا۔

۱۳۵۵۔ حمیدی، سفیان، ہشام، ان کے والد زینب دختر ابو سلمہ، ان کی والدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک بیڑا بیٹھا تھا کہ نبی ﷺ تشریف لائے آپ نے اس بیڑے کو عبد اللہ بن امیہ سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ اے عبد اللہ دیکھو تو اگر کل کو اللہ تعالیٰ تمہیں طائف پر فتح عطا فرمائے، تو دختر غیلان کو لے لینا کیونکہ وہ (اتنی گداز بدن ہے کہ) جب سامنے آتی ہے تو اس کے پیٹ پر چار بل پڑتے ہیں اور جب پیٹھ موڑتی ہے تو آٹھ بیٹیں پڑتی ہیں، تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ لوگ تمہارے پاس نہ آنے پائیں (ان سے پردہ کرو) ابن عیینہ اور ابن جریج نے کہا کہ اس محنت کا نام ہیث تھا۔

۱۳۵۶۔ محمود نے اسامہ، ہشام سے بھی یہی روایت کی ہے مگر اتنی زیادتی ہے کہ آپ اس وقت طائف کا محاصرہ کئے ہوئے تھے۔

۱۳۵۷۔ علی بن عبد اللہ، سفیان، عمرو، ابو العباس، نابینا شاعر، عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے طائف کا محاصرہ کیا اور ان سے آپ کو کچھ حاصل نہ ہوا، تو آپ نے فرمایا: انشاء اللہ ہم (محاصرہ اٹھا کر) واپس چلے جائیں گے، مسلمانوں پر یہ بات گراں سی گزری اور کہنے لگے کہ بغیر اسے فتح کئے ہوئے ہم واپس چلے جائیں (راوی نے کبھی نذہب کی جگہ) نقفل کہا تو آپ نے فرمایا اچھا صبح جا کر لڑنا، چنانچہ وہ لڑے تو زخمی ہو گئے، (۱) آپ نے فرمایا کل ان شاء اللہ ہم لوٹ چلیں گے، اب مسلمانوں کو آنحضرت ﷺ کا یہ فرمان اچھا معلوم ہوا تو آنحضرت ﷺ بنے، سفیان نے کبھی کہا کہ مسکرائے، حمیدی کہتے ہیں کہ یہ ساری حدیث ہم سے سفیان نے بیان کی۔

۱۳۵۸۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، عاصم، ابو عثمان کہتے ہیں کہ میں

۵۲۴ باب غَزْوَةِ الطَّائِفِ فِي شَوَّالِ سَنَةِ ثَمَانٍ قَالَهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ.

۱۴۵۵۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ سَمِعَ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي مَخَضٌ فَسَمِعَهُ يَقُولُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُمَيَّةَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ الطَّائِفَ غَدًا فَعَلَيْكَ يَا بِنْتَ غِيلَانَ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلَنَّ هَؤُلَاءِ عَلَيْكَ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ الْمُخَضُّ هَيْثُ.

۱۴۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهِذَا وَزَادَ وَهُوَ مُحَاصِرُ الطَّائِفِ يَوْمَئِذٍ.

۱۴۵۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الشَّاعِرِ الْأَعْمَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا حَاصَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّائِفَ فَلَمْ يَنْلُ مِنْهُمْ شَيْئًا قَالَ إِنَّا قَافِلُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَتَقَفَ عَلَيْهِمْ وَقَالُوا نَذْهَبُ وَلَا نَفْتَحُهَا وَقَالَ مَرَّةً نَقْفُلُ فَقَالَ اغْدُوا عَلَى الْقِتَالِ فَعَدُّوا فَأَصَابَهُمْ جِرَاحٌ فَقَالَ إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَأَعَجَبَهُمْ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سُفْيَانٌ مَرَّةً فَتَبَسَّمَ. قَالَ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الْخَبَرُ كُلُّهُ.

۱۴۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ

(۱) پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جانے کا ارادہ ظاہر فرمایا تو صحابہ کو طبعاً اچھا نہ لگا لیکن جب کچھ زخمی ہو گئے، پھر فرمایا تو سب نے واپسی کا اظہار فرمایا اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنسی آگئی۔

نے سعد سے جنہوں نے اللہ کی راہ میں سب سے پہلے تیر پھینکا تھا اور ابو بکرہ سے جو چند آدمیوں کے ساتھ (حضور ﷺ) کی خدمت میں آنے کے لئے کفر سے نکل کر) قلعہ طائف کی دیوار پر چڑھ گئے تھے، پھر ابو بکرہ نبی ﷺ کے پاس آگئے تھے، یہ دونوں حضرات نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو اپنے آپ کو غیر باپ (یا قوم) کی جانب باوجود یہ کہ اسے علم ہے منسوب کرے، تو اس پر جنت حرام ہے، ہشام، بواسطہ، معمر، عاصم روایت کرتے ہیں کہ ابو العالیہ یا ابو عثمان نہدی نے کہا کہ میں نے سعد اور ابو بکر سے آنحضرت ﷺ کی روایت سنی، عاصم کہتے ہیں، میں نے کہا، آپ سے روایت ایسے دو آدمیوں نے بیان کی ہے، جو آپ کو (یقین کیلئے) کافی ہیں، انہوں نے کہا ہاں (اور کیوں نہ ہو) جب کہ ایک ان میں سے وہ ہیں جنہوں نے سب سے پہلے اللہ کی راہ میں تیر پھینکا اور دوسرے وہ جو طائف سے بائیس آدمیوں کے ہمراہ آنحضرت ﷺ کے پاس آگئے تھے۔

۱۳۵۹۔ محمد بن علاء، ابواسامہ، برید بن عبد اللہ، ابو بردہ، ابو موسیٰ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا جب آپ مکہ اور مدینہ کے درمیان (مقام) بھرانہ میں فروکش ہوئے تھے اور آپ کے ساتھ بلالؓ بھی تھے، ایک اعرابی نے آپ کی خدمت میں آکر کہا، کیا آپ مجھ سے کیا ہوا وعدہ پورا نہ فرمائیں گے؟ آپ نے فرمایا (ثواب عظیم کی) بشارت حاصل کر، اس نے کہا، آپ بارہا بشارت بشارت فرما چکے ہیں (میں اس کا کیا کروں) تو آپ نے غضبناک صورت میں ابو موسیٰ اور بلال کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا کہ اس نے تو بشارت کو قبول نہ کیا، لہذا تم اسے قبول کرو، انہوں نے کہا، ہم نے قبول کیا، پھر آپ نے پانی کا ایک پیالہ منگولیا اور اپنے ہاتھ اور منہ دھو کر اس میں کلی کی، پھر ان دونوں سے فرمایا کہ اس سے پیو اور اپنے چروں اور سینوں پر چھڑک لو، اور بشارت حاصل کرو، انہوں نے پیالہ لے لیا اور ایسا ہی کیا، ام سلمہؓ نے پردہ کے پیچھے سے پکار کر کہا کہ اپنی ماں کے (یعنی میرے) لئے بھی کچھ چھوڑ دینا، تو انہوں نے ان کیلئے بھی ایک حصہ چھوڑ دیا۔

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَآبَا بَكْرَةَ وَكَانَ تَسْوَرُ حِصْنَ الطَّائِفِ فِي أَنَسٍ فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَدْعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ فَالْحَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ وَقَالَ هِشَامٌ وَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ أَوْ أَبِي عُمَرَ النَّهْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا وَآبَا بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَاصِمٌ قُلْتُ لَقَدْ شَهِدْتُ عِنْدَكَ رَجُلَانِ حَسْبُكَ بِهِمَا قَالَ أَجَلُ، أَمَا أَحَدُهُمَا فَأَوَّلُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَ أَمَا الْآخَرُ فَتَزَلَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ ثَلَاثَةٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الطَّائِفِ.

۱۴۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجِعْرَانَةِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: أَلَا تُنَجِّزُ لِي مَا وَعَدْتَنِي فَقَالَ لَهُ أَبَشِّرْ فَقَالَ قَدْ أَكْثَرْتَ عَلَيَّ مِنْ أَبَشِرٍ فَأَقْبَلَ عَلَى أَبِي مُوسَى وَبِلَالٍ كَهَيْئَةِ الْغَضْبَانِ فَقَالَ: رَدَّ الْبُشْرَى فَأَقْبَلَا أَتَمَّا قَالَا قَبِلْنَا ثُمَّ دَعَا بِقِدْحٍ فِيهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيهِ وَمَجَّ فِيهِ ثُمَّ قَالَ اشْرَبَا مِنْهُ وَ أَفْرَعَا عَلَى وَجْهِكُمَا وَنَحْوَرَكُمَا وَ أَبَشِّرَا فَأَخَذَا الْقِدْحَ فَفَعَلَا فَنَادَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ أَنْ أَفْضِلَا لِأُمِّكُمَا فَأَفْضَلَا لَهَا مِنْهُ طَائِفَةً.

۱۳۶۰۔ یعقوب بن ابراہیم، اسماعیل، ابن جریج، عطاء، صفوان بن یعلیٰ بن امیہ کہتے ہیں کہ یعلیٰ کہا کرتے تھے کہ کاش میں رسول اللہ ﷺ کو نزول وحی کے وقت دیکھتا، وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ (مقام) جہنم میں تھے اور آپؐ پر ایک کپڑے کا سا بان تھا، جس میں آپؐ کے ساتھ آپ کے اصحاب بھی تھے کہ آپؐ کے پاس ایک دیہاتی آیا، جو خوشبو لگا ہوا ایک جہ پہنے ہوئے تھے، اس نے کہا، یا رسول اللہ اس شخص کے بارے میں جس نے عمرہ کا احرام ایک ایسے جہ میں جس میں خوشبو لگی ہے، باندھا، آپؐ کا کیا حکم ہے؟ تو حضرت عمرؓ نے یعلیٰ کو اپنے ہاتھ کے اشارے سے بلایا کہ آؤ، یعلیٰ نے آکر اس سا بان میں سر ڈال کر دیکھا تو آنحضرت ﷺ کا چہرہ مبارک سرخ تھا اور زور زور سے سانس چل رہا تھا، تھوڑی دیر یہ کیفیت رہ کر پھر ختم ہو گئی، تو آپؐ نے فرمایا جس نے ابھی مجھ سے عمرہ کے بارہ میں مسئلہ پوچھا تھا، وہ کہاں ہے؟ اس آدمی کو تلاش کر کے لایا گیا، تو آپؐ نے اس سے فرمایا کہ اس خوشبو کو دھو کر جہ کو اتار ڈالو اور عمرہ میں اپنے حج کی طرح تمام افعال ادا کرو۔

۱۴۶۰۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ أَخْبَرَ أَنَّ يَعْلَى كَانَ يَقُولُ: لَيْتَنِي أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَ قَبِينَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَمْرَانَةِ وَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ قَدْ أَظْلَمَ بِهِ مَعَهُ فِيهِ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ إِذْ جَاءَهُ أَعرَابِي عَلَيْهِ جُبَّةٌ مُتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ فِي جُبَّةٍ بَعْدَ مَا تُضَمِّخُ بِالطِّيبِ فَأَشَارَ عُمَرُ إِلَى يَعْلَى بِيَدِهِ أَنَّ تَعَالَ فَجَاءَ يَعْلَى فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْمَرُ الْوَجْهِ يَغْطِي كَذَلِكَ سَاعَةً ثُمَّ سَرَى عَنْهُ فَقَالَ آيَنَ الَّذِي يَسْأَلُنِي عَنِ الْعُمْرَةِ إِنَّمَا فَالتَّمِيسَ الرَّجُلُ فَأَتَيْتُ بِهِ فَقَالَ أَمَّا الطِّيبُ الَّذِي بِكَ فَأَغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِي عُمَرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ.

۱۳۶۱۔ موسیٰ بن اسماعیل، وہیب، عمرو بن یحییٰ، عباد بن حمیم، عبد اللہ بن زید بن عاصم سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ حنین کے دن اللہ تعالیٰ نے جب اپنے رسولؐ کو مال غنیمت عطا فرمایا تو آپ ﷺ نے ان لوگوں کو جن کے دل کو ایمان پر جمانا مقصود تھا وہ مال دیدیا اور انصار کو بالکل نہ دیا، جب مال اوروں کو ملا اور انہیں نہ ملا تو انہیں کچھ رنج ہوا تو آپؐ نے ان کے سامنے خطبہ دیا اور فرمایا: اے گروہ انصار! کیا میں نے تم کو گمراہ نہیں پایا تھا؟ تو اللہ نے میری وجہ سے تمہیں ہدایت بخشی اور تم میں نا اتفاقی تھی، تو اللہ نے میری وجہ سے تم میں الفت پیدا کر دی، اور کہا تم فقیر نہیں تھے؟ تو اللہ نے میری وجہ سے تمہیں مالدار بنایا، آپؐ جب بھی کچھ فرماتے تو انصار عرض کرتے کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کا ہم پر بڑا احسان ہے، آپؐ نے فرمایا مگر تم چاہو تو (مجھ سے) کہہ سکتے ہو کہ آپؐ ہمارے پاس ایسی ایسی حالت میں تشریف لائے تھے (تو ہم نے آپؐ کو مدد دی)

۱۴۶۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ لَمَّا آفَأَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَسَمَ فِي النَّاسِ فِي الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَلَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ شَيْئًا فَكَأَنَّهُمْ وَجَدُوا إِذَا لَمْ يُصِبْهُمْ مَا أَصَابَ النَّاسَ فَخَطَبَهُمْ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَمْ أَجِدْكُمْ ضَلَالًا فَهَدَاكُمْ اللَّهُ بِي وَ كُنْتُمْ مُتَفَرِّقِينَ فَأَلْفَكُمُ اللَّهُ بِي وَ عَالَةً فَأَغْنَاكُمْ اللَّهُ بِي كُلَّمَا قَالَ شَيْئًا قَالُوا: اللَّهُ وَ رَسُولُهُ أَمِنْ قَالَ مَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تُحْبِبُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ كُنَّا قَالِ شَيْئًا قَالُوا اللَّهُ وَ رَسُولُهُ أَمِنْ. قَالَ لَوْ شِئْتُمْ قَلْتُمْ جَنَّا

کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ تو اونٹ اور بکریاں لے جائیں اور تم اپنے گھروں میں نبی ﷺ کو لے کر جاؤ، اگر (میں نے) ہجرت نہ کی ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔ اگر اور لوگ کسی میدان یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کے میدان یا گھاٹی میں جاؤں گا، انصار استر (اندر کا کپڑا) ہیں اور دوسرے لوگ ابرا (باہر کا کپڑا) تم میرے بعد دوسروں کی ترجیح کو دیکھو گے، تو صبر کرنا حتیٰ کہ حوض کوثر پر میری ملاقات ہو۔

۱۳۶۲۔ عبد اللہ بن محمد، ہشام، معمر، زہری، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ہوازن کا مال غنیمت عطا فرمایا اور آپ بعض آدمیوں کو سو سواونٹ عطا فرمانے لگے، تو کچھ انصاری آدمیوں نے کہا اللہ اپنے رسول کی مغفرت فرمائے، ہمیں نظر انداز کر کے قریش کو مال دے رہے ہیں، حالانکہ قریش کا خون ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے، انس کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کو انصار کی یہ بات معلوم ہو گئی تو آپ ﷺ نے انہیں چڑے کے خیمہ میں بلا کر جمع کیا اور ان کے ساتھ کسی کو نہیں بلایا، جب وہ آکر جمع ہو گئے تو آنحضرت ﷺ نے کھڑے ہو کر فرمایا، وہ کیسی بات ہے، جو مجھے تمہاری معلوم ہوئی ہے، علماء انصار نے جواب دیا، یا رسول اللہ انصار کے بدوں نے تو کچھ نہیں کہا، ہاں ہم میں کچھ جو عمر ایسے تھے جنہوں نے یہ کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ کی مغفرت فرمائے، ہمیں نظر انداز کر کے قریش کو مال دے رہے ہیں، حالانکہ ہماری تلواروں سے قریش کا خون ٹپک رہا ہے، تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں نو مسلم آدمیوں کو تالیف قلب (اسلام پر دل جمانے) کیلئے دیتا ہوں، کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ لوگ تو مال لے کر جائیں، اور تم اپنے گھروں میں آنحضرت ﷺ کو لے کر جاؤ؟ اللہ کی قسم! تم جو چیز لے کر جاؤ گے ان کی لے جانی ہوئی چیز سے (بہت بہت) بہتر ہے، انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! ہم راضی ہیں، پھر ان سے آنحضرت ﷺ نے فرمایا، تم میرے بعد (اپنے اوپر دوسروں کی) بے انتہا ترجیح دیکھو گے، تو صبر کرنا یہاں تک کہ تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے مل جاؤ اور میں تمہیں حوض (کوثر) پر ملوں گا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار نے صبر نہیں کیا۔

كَذَا وَكَذَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاةِ وَلِلْبَعِيرِ وَتَذْهَبُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رِحَالِكُمْ؟ لَوْ لَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ أَمْرًا مِّنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَشِعْبًا لَسَلَكَتُ وَادِي الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهَا، الْأَنْصَارُ شِعَارُ وَالنَّاسُ دِنَارُ إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَهُ فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ.

۱۴۶۲۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ نَاسٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ حِينَ آفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا آفَاءَ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي رِجَالًا مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ، فَقَالُوا يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا وَ يَتْرُكُنَا وَسَيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ. قَالَ أَنَسٌ فَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِهِمْ فَأَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِّنْ أَدَمٍ وَلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ غَيْرَهُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا حَدِيثُ بَلْغَنِي عَنْكُمْ؟ فَقَالَ فَقَهَاءُ الْأَنْصَارِ أَمَّا رُؤُوسَاؤُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمْ يَقُولُوا شَيْئًا، وَ أَمَّا نَاسٌ مِّنَّا حَدِيثَةٌ أَسْنَأْتُهُمْ فَقَالُوا: يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا وَ يَتْرُكُنَا وَسَيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنِّي أُعْطِي رِجَالًا حَدِيثِي عَهْدٍ بِكَفْرِ آتَا لَفُهُمْ، أَمَّا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ وَ تَذْهَبُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رِحَالِكُمْ فَوَا اللَّهُ لَمَا تَنْقَلِبُونَ بِهِ خَيْرٌ مِّمَّا

يَنْقَلِبُونَ بِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ رَضِينَا فَقَالَ
لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَجِدُونَ أُمَّةً
شَدِيدَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي عَلَى الْحَوْضِ قَالَ
أَنَسٌ فَلَمْ يَصْبِرُوا.

۱۶۶۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا كَانَ
يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ فَغَضِبَتِ
الْأَنْصَارُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا
تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَذْهَبُونَ
بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا بَلَى
قَالَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكَتْ
وَادِيَ الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَهُمْ.

۱۶۶۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ
عَنْ ابْنِ عَوْنٍ أَنَّ أَبَا هِشَامَ بْنَ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ
أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنِ
التَّقَى هَوَازِنَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَشْرَةُ الْأَفْرِ وَالْطُّلَقَاءُ فَأَذْبَرُوا، قَالَ يَا مَعْشَرَ
الْأَنْصَارِ قَالُوا لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ سَعْدَيْكَ لَبَّيْكَ نَحْنُ بَيْنَ
يَدَيْكَ، فَتَزَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَأَنْهَزَمَ الْمُشْرِكُونَ.
فَأَعْطَى الطُّلَقَاءَ وَالْمُهَاجِرِينَ وَلَمْ يُعْطِ
الْأَنْصَارَ شَيْئًا فَقَالُوا فَدَعَاهُمْ فَأَدْخَلَهُمْ فِي قُبَّةٍ
فَقَالَ: أَمَّا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّأَةِ وَ
الْبُعَيْرِ وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ
سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَ سَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا
لَاخْتَرْتُ شِعْبَ الْأَنْصَارِ.

۱۶۶۳۔ سلیمان بن حرب، شعبہ، ابوالتیاح، حضرت انسؓ سے
روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ
ﷺ نے جب مال غنیمت قریش میں تقسیم کر دیا تو انصار کو رنج ہوا تو
آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا کہ کیا تم راضی نہیں ہو کہ لوگ تو
دنیا لے کر جائیں اور تم اللہ کے رسول کو لے کر جاؤ؟ انہوں نے
عرض کیا کیوں نہیں، ہم راضی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا اگر لوگ
ایک میدان یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کے میدان یا گھاٹی میں
چلوں گا۔

۱۶۶۴۔ علی بن عبد اللہ، ازہر، ابن عون، ہشام بن زید بن انس
رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حنین کے دن
قوم ہوازن سے مقابلہ ہوا اور آنحضرت ﷺ کے ساتھ دس ہزار
مہاجر و انصار) اور مکہ کے نو مسلم تھے، تو یہ (میدان سے) بھاگے،
آنحضرت نے فرمایا کہ اے گروہ انصار! انہوں نے جواب دیا، لَبَّيْكَ یا
رسول اللہ وسعدیک ونحن بین یدیک (ہم حاضر اور آپ کی مدد
کو موجود ہیں اور آپ کے سامنے ہیں) آنحضرت ﷺ اتر پڑے اور
فرمایا میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، چنانچہ مشرکوں کو شکست
ہوئی، آپ نے مہاجرین اور مکہ کے نو مسلموں کو (مال غنیمت) دیا
اور انصار کو کچھ نہ دیا، وہ باہم گفتگو کرنے لگے، آپ نے انہیں بلا کر
ایک خیمہ میں بٹھایا پھر فرمایا کیا تم راضی نہیں ہو کہ لوگ اونٹ اور
بکریاں لے جائیں اور تم اللہ کے رسول کو لے کر جاؤ؟ اگر سب لوگ
ایک میدان میں چلیں اور انصار دوسرے میں چلیں، تو میں انصار کے
میدان میں چلوں گا۔

۱۴۶۵۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے انصار کے آدمیوں کو جمع کر کے فرمایا کہ قریش نو مسلم اور تازہ مصیبت اٹھائے ہوئے ہیں، میں نے سوچا ہے کہ ان کی دل جوئی کروں، کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ لوگ تو دنیا لے کر جائیں اور تم اپنے گھروں میں اللہ کے رسول ﷺ کو لے کر جاؤ، انصار نے کہا، کیوں نہیں، ہم راضی ہیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا، اگر سب لوگ ایک میدان میں چلیں اور انصار دوسری گھاٹی میں تو میں انصار کے میدان یا فرمایا انصار کی گھاٹی میں چلوں گا۔

۱۴۶۶۔ قبیسہ، سفیان، اعمش، ابو وائل، حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حنین کا مال غنیمت تقسیم کر دیا تو ایک انصاری آدمی (۱) نے کہا کہ آپ نے اس تقسیم میں حکم خداوندی ملحوظ نہیں رکھا (عبداللہ کہتے ہیں) کہ میں نے آکر آنحضرت ﷺ کو یہ بات بتادی تو آپ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا، پھر فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ پر رحم فرمائے انہیں اس سے بھی زیادہ تکلیف پہنچی مگر انہوں نے صبر کیا۔

۱۴۶۷۔ قتیبہ بن سعید، جریر، منصور، ابو وائل، حضرت عبداللہ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حنین کے دن آنحضرت ﷺ نے بعض لوگوں کو زیادہ دیا، چنانچہ اقرع اور عیینہ کو سوانٹ دیئے اور دوسرے (قریشی) لوگوں کو بھی دے دیا تو ایک آدمی نے کہا کہ اس تقسیم میں حکم خداوندی کی رعایت نہیں ہوئی، میں نے کہا، یہ بات میں ضرور آنحضرت ﷺ کو بتاؤں گا آپ نے (یہ بات سن کر) فرمایا اللہ تعالیٰ موسیٰ پر رحم کرے، انہیں اس سے بھی زیادہ تکلیف دی گئی، تو انہوں نے صبر کیا۔

۱۴۶۸۔ محمد بن بشار، معاذ بن معاذ، ابن عون، ہشام بن زید بن انس بن مالک، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حنین کے دن قبیلہ ہوازن و عطفان وغیرہ اپنے

۱۴۶۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: إِنَّ قُرَيْشًا حَدِيثُ عَهْدٍ بِحَاذِلِيَّةٍ وَمُصَيِّبَةٍ وَإِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أَجْبِرَهُمْ وَأَتَأَلَّفَهُمْ، أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بُيُوتِكُمْ؟ قَالُوا بَلَى قَالَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَسَلَكَتُ وَادِي الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَ الْأَنْصَارِ.

۱۴۶۶۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةَ حُنَيْنٍ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مَا أَرَادَ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ فَاتَّيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ: رَحِمَةُ اللَّهِ عَلَى مُوسَى لَقَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرٍ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ.

۱۴۶۷۔ حَدَّثَنَا قَتِيبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا أَعْطَى الْأَقْرَعَ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَ أَعْطَى عُيَيْنَةَ مِثْلَ ذَلِكَ وَ أَعْطَى نَاسًا فَقَالَ رَجُلٌ مَّا أُرِيدُ بِهِذِهِ الْقِسْمَةُ وَجْهَ اللَّهِ فَقُلْتُ لِأَخْبِرَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللَّهُ مُوسَى قَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرٍ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ.

۱۴۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ

(۱) بعض محدثین کی رائے یہ ہے کہ اس شخص کا نام عقب بن قیس انصاری تھا اور یہ منافقین میں سے تھا۔

جانور اور اپنے بال بچوں سمیت مقابلہ میں آئے، آنحضرت کے ساتھ دس ہزار (مہاجر و انصار) اور کچھ نو مسلم تھے، تو یہ بھاگ نکلے، یہاں تک کہ آپ اکیلے رہ گئے، تو آپ نے دو آوازیں ایسی دیں جو بالکل صاف اور واضح تھیں، آپ نے داہنی طرف رخ کر کے فرمایا: اے جماعت انصار! انہوں نے کہا ہم حاضر ہیں یا رسول اللہ! آپ فکر نہ کیجئے، ہم آپ کے ساتھ ہیں، پھر بائیں طرف رخ کر کے آپ نے فرمایا کہ اے جماعت انصار! انہوں نے کہا ہم حاضر ہیں یا رسول اللہ! آپ فکر نہ کریں، ہم آپ کے رکاب میں حاضر ہیں، آپ اس دن سفید خچر پر تھے تو آپ نیچے اتر پڑے اور فرمایا کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، چنانچہ مشرکوں کو شکست ہو گئی اور اس دن بہت سامان غنیمت ملا، تو آپ نے مہاجرین اور نو مسلموں کو تقسیم فرمایا اور انصار کو کچھ نہ دیا، انصار نے کہا کہ سختی کے وقت تو ہم پر پکار پڑتی ہے اور مال غنیمت دوسروں کو ملتا ہے، آنحضرت کو یہ بات معلوم ہو گئی تو آپ نے انہیں ایک خیمہ میں جمع کیا اور فرمایا اے جماعت انصار! وہ کیسی بات ہے جو مجھے تمہاری جانب سے معلوم ہوئی ہے، انصار خاموش رہے، آپ نے فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ لوگ تو دنیا لے کر جائیں اور تم اپنے گھروں میں اللہ کے رسول کو لے کر جاؤ؟ انہوں نے کہا ہم راضی ہیں، پھر آپ نے فرمایا، اگر لوگ ایک میدان میں چلیں اور انصار دوسری گھاٹی میں، تو میں انصار کی گھاٹی کو اختیار کروں گا، ہشام نے (حضرت انسؓ سے) پوچھا کہ اے ابو حمزہ آپ اس وقت موجود تھے انہوں نے کہا میں آپ سے جدا کب ہوتا تھا۔

باب ۵۲۵۔ نجد کی طرف دستہ کی روانگی کا بیان۔

۱۳۶۹۔ ابو العثمان، حماد، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے نجد کی طرف جو دستہ روانہ فرمایا تھا، میں اس میں شریک تھا (مال غنیمت میں) ہمارے حصہ میں بارہ بارہ اونٹ آئے پھر ایک ایک اونٹ ہمیں زیادہ ملا، تیرہ تیرہ اونٹ لے کر ہم واپس آئے۔

عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ أَقْبَلْتُ هَوَازِلَ وَ غِطَفَانِ وَ غَيْرُهُمْ بَنِعْمِهِمْ وَ ذَرَارِيَهُمْ وَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةُ آلَافٍ وَ مِنْ الطُّلَقَاءِ فَادَّبُوا عَنْهُ حَتَّى بَقِيَ وَحْدَهُ فَنَادَى يَوْمَئِذٍ نَدَاتَيْنِ لَمْ يُخْلَطْ بَيْنَهُمَا التَّفَتُّ عَنْ يَمِينِهِ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لَيْلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبَشِّرْ نَحْنُ مَعَكَ: ثُمَّ التَّفَتُّ عَنْ يَسَارِهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لَيْلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبَشِّرْ نَحْنُ مَعَكَ وَهُوَ عَلَى بَغْلَةٍ يَبْضَاءُ فَتَزَلُ فَقَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَأَنْهَزَهُمُ الْمُشْرِكُونَ فَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ غَنَائِمٌ كَثِيرَةٌ فَفَقَسَمَ فِي الْمُهَاجِرِينَ وَ الطُّلَقَاءِ وَلَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ شَيْئًا فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ إِذَا كَانَتْ شَدِيدَةً فَتَنْحُنْ نُدْعِي وَ يُعْطَى الْغَنِيمَةُ غَيْرَنَا فَلَبَّغَهُ ذَلِكَ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ فَسَكَتُوا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالْدُّنْيَا وَ تَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْزُونُونَ إِلَى يَبُوتِكُمْ قَالُوا بَلَى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَ سَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَأَخَذْتُ شِعْبَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ هَشَامُ يَا أَبَا حَمْزَةَ وَأَنْتَ شَاهِدُ ذَاكَ قَالَ وَآيَنَ أَغِيبُ عَنْهُ.

۵۲۵ باب السَّيْرِ النَّبِيِّ قَبْلَ نَجْدٍ .

۱۴۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو التَّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً قَبْلَ نَجْدٍ فَكُنْتُ فِيهَا فَلَبَّغْتُ سِهَامُنَا اثْنَى عَشَرَ بَعِيرًا وَ نُفِلْنَا بَعِيرًا بَعِيرًا فَرَجَعْنَا بِثَلَاثَةِ عَشَرَ بَعِيرًا .

باب ۵۲۶۔ بنی جذیمہ کی طرف نبی ﷺ کا خالد بن ولیدؓ کو روانہ کرنے کا بیان۔

۱۳۷۰۔ محمود، عبدالرزاق، معمر (دوسری سند) نعیم، عبد اللہ، معمر، زہری، سالم، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے خالد بن ولیدؓ کو بنو جذیمہ کی طرف بھیجا، خالد نے انہیں دعوت اسلام دی تو انہوں نے یہ دعوت تو قبول کر لی، مگر اپنی زبان سے انہوں نے ”ہم مسلمان ہو گئے“ کہنے کو اچھا نہ سمجھا، تو یوں کہنے لگے کہ ”ہم نے اپنا دین چھوڑ دیا“ (۱) مگر حضرت خالدؓ انہیں قتل و قید کرنے لگے اور قیدیوں کو ہم میں سے ہر ایک کے حوالے کر دیا، ایک دن حضرت خالدؓ نے ہمیں اپنے اپنے قیدی قتل کر دینے کا حکم دیا تو میں نے کہا اللہ کی قسم! نہ میں اپنے قیدی کو، اور نہ میرے ساتھی اپنے اپنے قیدیوں کو قتل کریں گے، یہاں تک کہ ہم آنحضرت ﷺ کی خدمت میں واپس آ گئے، تو میں نے آپؐ سے یہ واقعہ ذکر کیا تو آنحضرت ﷺ نے ہاتھ اٹھا کر دوسرے فرمایا۔ اے اللہ! میں خالد کے فعل سے بری ہوں۔

باب ۵۲۷۔ عبد اللہ بن حزامہ سہمی، اور علقمہ بن مجرزدلجی کے دستہ کا بیان، اور اسی کو ”سریہ انصار“ بھی کہا جاتا ہے۔

۱۳۷۱۔ مسدد، عبد الواحد، اعمش، سعد بن عبیدہ، ابو عبد الرحمن، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دستہ بھیجا تو اس کا امیر ایک انصاری کو بنایا اور اہل دستہ کو اس کی اطاعت کا حکم دیا، اس امیر کو غصہ آیا، تو کہنے لگا کہ کیا آنحضرت ﷺ نے تمہیں میری اطاعت کا حکم نہیں دیا ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں دیا ہے، اس نے کہا کہ میرے لئے لکڑیاں جمع کرو! چنانچہ جمع کر دی گئیں، اس نے کہا ان میں آگ لگا دو، چنانچہ آگ لگا دی

۵۲۶ بَابُ بَعَثِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ.
۱۴۷۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَحَدَّثَنِي نَعِيمٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ فَدَعَاهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَلَمْ يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا أَسْلَمْنَا فَجَعَلُوا يَقُولُونَ صَبَانًا صَبَانًا فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ مِنْهُمْ وَيَأْسِرُ وَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أَسِيرَةً حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمَ أَمَرَ خَالِدٌ أَنْ يَقْتُلَ كُلَّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أَسِيرَةً فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَا أَقْتُلُ أَسِيرِي وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِي أَسِيرَةً حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَرَّاهُ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَيْنِ.

۵۲۷ بَابُ سَرِيَّةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَعَلَقَمَةَ بْنِ مُجَزِّزِ الْمُدَلِجِيِّ وَيُقَالُ إِنَّهَا سَرِيَّةُ الْأَنْصَارِ.

۱۴۷۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَاسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ فَغَضِبَ فَقَالَ أَلَيْسَ أَمَرْتُكَمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُطِيعُونِي قَالُوا بَلَى

(۱) حضرت خالدؓ نے ان کے الفاظ سے سمجھا کہ وہ مسلمان نہیں ہیں، جبکہ اپنے تئیں وہ مسلمان ہونے کا ہی اظہار کرنا چاہ رہے تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی جلد بازی پر اظہار افسوس فرمایا۔

گئی، اس نے کہا، اس آگ میں گھس جاؤ، لوگوں نے گھسنے کا ارادہ کیا، مگر ایک دوسرے کو گھسنے سے روکتا رہا اور کہا ہم دوزخ سے بھاگ کر ہی تو آنحضرت ﷺ کی پناہ میں آئے ہیں، وہ برابر اسی شش و پنج میں رہے حتیٰ کہ آگ بجھ گئی، اور اس امیر کا غصہ بھی فرد ہو گیا جب نبی ﷺ کو اس کی خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا اگر وہ اس آگ میں گھس جاتے، تو قیامت تک اس سے نہ نکلتے، فرمانبرداری نیک کام میں ہوتی ہے۔

قَالَ فَاجْمَعُوا إِلَى حَطَبًا فَجَمَعُوا فَقَالَ أَوْقِدُوا نَارًا فَأَوْقِدُوهَا فَقَالَ ادْخُلُوهَا فَهَمُّوا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ بِمُسِكٍ بَعْضًا وَ يَقُولُونَ قَرَرْنَا لِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّارِ فَمَا زَالُوا حَتَّى خَمِدَتِ النَّارُ فَسَكَنَ غَضَبُهُ قَبْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ.

باب ۵۲۸۔ حجتہ الوداع سے پہلے ابو موسیٰ اور معاذ کو یمن روانہ کرنے کا بیان۔

۵۲۸ باب بَعَثَ أَبِي مُوسَى وَمُعَاذٍ إِلَى الْيَمَنِ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

۱۳۷۲۔ موسیٰ، ابو عوانہ، عبدالملک، ابو بردہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو موسیٰ اور معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا اور ہر ایک کو الگ الگ صوبہ میں بھیجا، یمن کے دو صوبہ تھے، پھر آپ نے فرمایا، تم دونوں نرمی کرنا، سختی نہ کرنا، لوگوں کو خوش رکھنا، رنجیدہ نہ کرنا، چنانچہ ہر ایک اپنی اپنی حکومت پر چلا گیا، ابو بردہ کہتے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک جب اپنی حدود حکومت میں سیر کرتا، اور وہ حصہ اس کے لئے دوسرے سا بھی سے قریب ہوتا، تو وہ ملاقات کر کے سلام کرتا، معاذ بن جبل، ابو موسیٰ کی حدود کے قریب اپنی حدود میں اپنے خچر پر سیر کرتے کرتے ابو موسیٰ کے پاس آگئے، ابو موسیٰ بیٹھے تھے اور ایک آدمی جس کی مشکلیں کسی ہوئی تھیں اور اس کے ارد گرد لوگ جمع تھے، ان کے پاس تھا، معاذ نے ابو موسیٰ سے کہا کہ اے عبداللہ بن قیس یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا یہ آدمی اسلام لاکر مرتد ہو گیا ہے، معاذ نے کہا کہ جب تک اسے قتل نہ کر دیا جائے میں (اپنی سواری) سے نہ اتروں گا۔ ابو موسیٰ نے کہا اسے قتل ہی کے لیے لایا گیا ہے، لہذا آپ اتر آئیں، معاذ نے کہا جب تک یہ قتل نہ ہو میں نہ اتروں گا، چنانچہ ابو موسیٰ کے حکم سے اسے قتل کر دیا گیا، پھر معاذ (خچر سے) اترے، معاذ نے پوچھا اے عبداللہ تم قرآن کس طرح پڑھتے ہو؟ انہوں نے کہا، میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا ہوں، ابو موسیٰ نے کہا، اے معاذ تم کس طرح پڑھتے ہو؟ انہوں نے کہا میں

۱۴۷۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا مُوسَى وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ وَبَعَثَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلَى مِخْلَافٍ. قَالَ وَ الْيَمَنِ مِخْلَافَانِ ثُمَّ قَالَ: يَسْرًا وَ لَا تُعَسِّرَا وَبَشِيرًا وَ لَا تُنْفِرَا فَانْطَلَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا إِلَى عَمَلِهِ وَ كَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا إِذَا سَارَ فِي أَرْضِهِ كَانَ قَرِيبًا مِّنْ صَاحِبِهِ أَحَدَتْ بِهِ عَهْدًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَسَارَ مُعَاذٌ فِي أَرْضِهِ قَرِيبًا مِّنْ صَاحِبِهِ أَبِي مُوسَى فَجَاءَ يَسِيرٌ عَلَى بَعْضِهِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِ وَ إِذَا هُوَ جَالِسٌ وَقَدْ اجْتَمَعَ إِلَيْهِ النَّاسُ وَ إِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ قَدْ جُمِعَتْ يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ فَقَالَ لَهُ مُعَاذٌ: يَا عَبْدَ اللَّهِ بَنِ قَيْسٍ أَيْمٌ هَذَا قَالَ: هَذَا رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ قَالَ لَا أَنْزِلُ حَتَّى يُقْتَلَ. قَالَ إِنَّمَا جِئْتُ بِهِ لِلذَّكَاءِ فَأَنْزِلُ. قَالَ مَا أَنْزِلُ حَتَّى يُقْتَلَ فَأَمَرَ بِهِ فُقْتِلَ ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ كَيْفَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَالَ اتَّفَقُوهُ تَفَوُّقًا قَالَ فَكَيْفَ تَقْرَأُ أَنْتَ يَا مُعَاذٌ قَالَ: أَنَامُ

اول رات میں سو جاتا ہوں، پھر ایک نیند لے کر اٹھ جاتا ہوں اور جتنا خدا کو منظور ہوتا ہے پڑھ لیتا ہوں میں اپنی نیند میں بھی عبادت کے برابر ثواب سمجھتا ہوں۔

۱۴۷۳۔ اسحاق بن خالد، شیبانی، سعید بن ابی بردہ، ان کے والد، ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں یمن کی جانب بھیجا تو ابو موسیٰ نے یمنی شرابوں کا مسئلہ آنحضرت ﷺ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا وہ کون کون سی شرابیں ہیں؟ ابو موسیٰ نے کہا، تیج اور مرز، سعید راوی کہتے ہیں کہ میں نے ابو بردہ سے پوچھا کہ تیج کیا، انہوں نے کہا شہد کا شیرہ اور مرز جو کا شیرہ: تو آپ نے انہیں جواب دیا کہ ہر نشہ والی چیز حرام ہے، اس روایت کو جریر نے بواسطہ عبد الواحد، شیبانی، ابو بردہ سے روایت کیا ہے۔

۱۴۷۴۔ مسلم، شعبہ، سعید بن ابی بردہ، ان کے والد روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے دادا ابو موسیٰ اور معاذ کو یمن کی طرف بھیجے ہوئے فرمایا، نرمی کرنا، سختی نہ کرنا، لوگوں کو خوش رکھنا، رنجیدہ نہ کرنا اور تم دونوں متفق رہنا، ابو موسیٰ نے کہا یا رسول اللہ ہمارے ملک میں جو کی شراب مرز (نامی) اور شہد کی تیج (نامی) شراب ہے (ان کا کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا ہر نشہ والی چیز حرام ہے۔ چنانچہ یہ دونوں چلے گئے، معاذ نے ابو موسیٰ سے پوچھا، تم کس طرح قرآن پڑھتے ہو؟ انہوں نے کہا، کھڑے ہو کر، بیٹھ کر، سواری پر ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا ہوں، معاذ نے کہا میں تو سو جاتا ہوں اور پھر اٹھتا ہوں اور اپنی نیند میں بھی وہی ثواب سمجھتا ہوں، جو اپنی عبادت میں، پھر ابو موسیٰ نے ایک خیمہ نصب کر لیا اور ایک دوسرے کی ملاقات ہونے لگی۔ ایک دن معاذ ابو موسیٰ کے پاس آئے تو ایک آدمی کی مشکیں کسی ہوئی دیکھیں، معاذ نے کہا یہ کیا (قصہ) ہے؟ ابو موسیٰ نے جواب دیا، یہ یہودی (تھاب) اسلام لا کر مرتد ہو گیا ہے، معاذ نے کہا میں اس کی گردن مار دوں گا۔ عقدی اور وہیب نے شعبہ سے اس کے متابع حدیث روایت کی، اور وکیع، نصر اور ابو داؤد نے بواسطہ شعبہ، سعید اور ان کے والد، ان کے دادا، نبی ﷺ سے روایت کی اور جریر بن عبد الحمید نے بواسطہ شیبانی، ابو بردہ سے روایت کی۔

أَوَّلَ اللَّيْلِ فَأَقُومُ وَقَدْ قَضَيْتُ حُزْنِي مِنَ النَّوْمِ فَأَقْرَأُ مَا كَتَبَ اللَّهُ لِي فَأَحْتَسِبُ نَوْمَتِي كَمَا أَحْتَسِبُ قَوْمَتِي.

۱۴۷۳۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ فَسَأَلَهُ عَنْ أَشْرَبِيَّةٍ تَصْنَعُ بِهَا فَقَالَ وَمَا هِيَ؟ قَالَ الْبَتِجُ وَالْمِزْرُ فَقُلْتُ لِأَبِي بُرْدَةَ مَا الْبَتِجُ؟ قَالَ نَبِيدُ الْعَسَلِ وَالْمِزْرُ نَبِيدُ الشَّعِيرِ. فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ. رَوَاهُ جَرِيرٌ وَعَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ.

۱۴۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَدَّهَ أَبَا مُوسَى وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنْفِرَا وَتَطَاوَعَا فَقَالَ أَبُو مُوسَى يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنْ أَرْضَنَا بِهَا شَرَابٌ مِنَ الشَّعِيرِ الْمِزْرُ وَشَرَابٌ مِنَ الْعَسَلِ الْبَتِجُ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ فَأَنْطَلَقَا فَقَالَ مُعَاذٌ لِأَبِي مُوسَى: كَيْفَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَالَ قَائِمًا وَقَاعِدًا وَعَلَى رَاحِلَتِي وَآتِفُوهُ تَفُوقًا قَالَ أَمَا أَنَا فَأَنَامُ وَأَقُومُ فَأَحْتَسِبُ نَوْمَتِي كَمَا أَحْتَسِبُ قَوْمَتِي. وَضَرَبَ فُسْطَاطًا فَجَعَلَ يَتَرَاوَرَّانَ فَرَارَ مُعَاذٌ أَبَا مُوسَى فَإِذَا رَجُلٌ مُوْتَقٍ فَقَالَ مَا هَذَا فَقَالَ أَبُو مُوسَى. يَهُودِيٌّ أَسْلَمَ ثُمَّ ارْتَدَّ فَقَالَ مُعَاذٌ لَأَضْرِبَنَّ عُنُقَهُ. تَابَعَهُ الْعَقْدِيُّ وَوَهَبٌ عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ وَكَيْعٌ وَالنَّضْرُ وَأَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ جَرِيرٌ بْنُ عَبْدِ

الْحَبِيدَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ.

۱۴۷۵- حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَائِدٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقَ بْنَ شِهَابٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَرْضِ قَوْمِي فَجِئْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنِيخٌ بِالْأَبْطَحِ فَقَالَ: أَحْجَحْتُ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ؟ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ كَيْفَ قُلْتُ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ أَهْلًا لَكُمْ أَهْلًا لَكُمْ قَالَ فَهَلْ سَقَتْ مَعَكَ هَذِي قُلْتُ لَمْ أَسُقْ. قَالَ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَاسْعَ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ ثُمَّ حِلِّ فَعَلَلْتُ حَتَّى مَشَطْتُ لِي امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ بَنِي قَيْسٍ. وَ مَكُنَّا بِذَلِكَ حَتَّى اسْتُخْلِفَ عُمَرُ.

۱۴۷۶- حَدَّثَنِي جَبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدَ اللَّهِ عَنْ زَكْرِيَاءَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبِدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ: إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَإِذَا جِئْتَهُمْ فَأَدْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَإِنْ هُمْ طَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ طَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُوْخَذُ مِنْ أَعْيَانِهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ طَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَإِيَّاكَ وَ كَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَ اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ اللَّهِ

۱۴۷۵- عباس بن ولید، عبدالواحد، ایوب بن عائد، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے میری قوم کے ملک میں (عالم بنا کر) بھیجا اس وقت آنحضرت ﷺ (مقام) ابطح میں ٹھہرے ہوئے تھے، تو آپ ﷺ نے پوچھا اے عبداللہ بن قیس! کیا تم نے احرام باندھا ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تو نے کیسے کہا تھا؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے کہا تھا، اے اللہ میں حاضر ہوں اور آپ کی طرح احرام باندھا ہے، آپ نے فرمایا، کیا تو اپنے ساتھ قربانی لایا ہے؟ میں نے عرض کیا، نہیں، آپ نے فرمایا، بیت اللہ کا طواف کرو اور صفا اور مروہ کی سعی کر کے احرام کھول دو، میں نے ایسا ہی کیا، یہاں تک کہ بنو قیس کی ایک عورت نے میری کنگھی بھی کر دی اور ہم حضرت عمرؓ کی خلافت تک ایسا ہی کرتے رہے۔

۱۴۷۶- حبان، عبداللہ، زکریا بن اسحاق، یحییٰ بن عبداللہ بن صفیٰ حضرت ابن عباس کے آزاد کردہ غلام معبد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے معاذ بن جبل کو یمن بھیجے وقت فرمایا کہ تم اہل کتاب کے پاس جاؤ گے، لہذا جب تم وہاں پہنچ جاؤ تو ان لوگوں کو کلمہ توحید و شہادت کی طرف بلاؤ اگر وہ اس دعوت کو قبول کر لیں (اور مسلمان ہو جائیں) تو پھر انہیں یہ تعلیم دو کہ اللہ نے ان پر رات اور دن میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں اگر وہ مان لیں، تو پھر یہ بتاؤ کہ اللہ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے، جو مالداروں سے لے کر غریبوں کو دی جائے گی، اگر وہ تمہاری یہ بات بھی تسلیم کر لیں، تو تمہیں ان کے عمدہ مال (زکوٰۃ میں) لینے سے بچنا چاہیے اور مظلوم کی بددعا سے بھی ڈرتے رہنا، کیونکہ اس کی بددعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے، ابو عبداللہ (امام بخاری) کہتے ہیں کہ طوعت، طاعت اور اطاعت ایک ہی لغت ہے، اور طُعْتُ، طُعْتُ اور اَطُعْتُ کے ایک ہی معنی ہیں۔

حَبَابٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ طَوَّعْتُ: طَاعْتُ
وَأَطَاعْتُ لُغَةً طُعْتُ وَطُعْتُ وَأَطَعْتُ.

۱۴۷۷- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
جُبَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ أَنَّ مُعَاذَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ لَمَّا قَدِمَ الْيَمَنَ صَلَّى بِهِمُ الصُّبْحَ فَقَرَأَ
وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ
الْقَوْمِ لَقَدْ قَرَّتْ عَيْنُ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ. زَادَ مُعَاذٌ عَنْ
شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى
الْيَمَنِ فَقَرَأَ مُعَاذٌ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ سُورَةَ
النِّسَاءِ فَلَمَّا قَالَ وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا
قَالَ رَجُلٌ خَلْفَهُ: قَرَّتْ عَيْنُ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ.

۵۲۹ بَابُ بَعَثِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ إِلَى الْيَمَنِ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

۱۴۷۸- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ حَدَّثَنَا
شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ
بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ
أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ
خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ ثُمَّ بَعَثَ عَلِيًّا
بَعْدَ ذَلِكَ مَكَانَهُ فَقَالَ: مَرُّ أَصْحَابِ خَالِدٍ
مِّنْ شَاءَ مِنْهُمْ أَنْ يُعَقِّبَ مَعَكَ فَلْيُعَقِّبْ وَمَنْ
شَاءَ فَلْيُقْبَلْ فَكُنْتُ فِيمَنْ عَقَّبَ مَعَهُ قَالَ:
فَغَنِمْتُ أَوَاقَ ذَوَابٍ عَدَدٍ.

۱۴۷۹- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا

۱۴۷۷- سلیمان بن حرب، شعبہ، حبیب بن ابی ثابت، سعید بن
جبیر، عمرو بن میمون سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاذؓ بن
جبل جب یمن میں آئے تو لوگوں کو صبح کی نماز پڑھاتے ہوئے یہ
آیت پڑھی کہ ”اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کو دوست بنالیا“ تو ایک
آدمی نے کہا (۱) ابراہیم (علیہ السلام) کی ماں کی آنکھ ٹھنڈی ہو گئی،
معاذ نے بواسطہ شعبہ، حبیب، سعید، عمرو اس روایت میں زیادتی اس
طرح بیان کی ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت معاذؓ کو جب یمن بھیجا تو
معاذ رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز میں سورت نساء پڑھی، جب یہ
آیت آئی کہ ”اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کو دوست بنالیا۔“ تو ایک
آدمی نے پیچھے سے کہا ”ابراہیم علیہ السلام کی ماں کی آنکھ ٹھنڈی
ہو گئی۔“

باب ۵۲۹- علی بن ابی طالب اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ
کی حجۃ الوداع سے پہلے یمن کی طرف روانگی کا بیان۔

۱۴۷۸- احمد بن عثمان، شریح بن مسلمہ، ابراہیم بن یوسف بن
اسحاق بن ابی اسحاق، ان کے والد ابو اسحاق، حضرت براء رضی اللہ
عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہمیں آنحضرت ﷺ نے خالد بن
ولید کے ساتھ یمن بھیجا پھر اس کے بعد ان کی جگہ حضرت علیؓ کو
بھیجا اور فرمایا کہ خالدؓ کے ساتھیوں سے کہہ دینا کہ جو تمہارے ساتھ
جانا چاہے چلا جائے اور جو آنا چاہے آجائے (برائے کہتے ہیں کہ) میں
پیچھے رہ جانے والوں میں تھا اور مجھے غنیمت میں سے بہت سے اوقیہ
(ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے) ملے تھے۔

۱۴۷۹- محمد بن بشار، روح بن عبادہ، علی بن سوید بن مخوف، عبد اللہ

(۱) یمن کے لوگوں کو ابھی یہ معلوم نہیں تھا کہ نماز میں بات کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس لیے انہوں نے نماز کے دوران ہی جب
حضرت ابراہیمؑ کا تذکرہ سنا تو بول پڑے۔ آنکھ کے ٹھنڈی ہونے سے مراد مسرت و سرور ہے۔

بن بریدہ اپنے والد (بریدہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ کو حضرت خالدؓ کے پاس خمس لینے کو بھیجا (حضرت علیؓ نے اس میں سے ایک باندی لے لی، میں سمجھا انہوں نے خیانت کی لہذا) میں ان کا مخالف ہو گیا اور (لطف یہ کہ انہوں نے رات کو اس سے غلوت کی اور صبح کو) غسل کیا، تو میں نے خالدؓ سے کہا کہ تم اسے نہیں دیکھ رہے (کہ خیانت کی ہے) جب ہم نبی ﷺ کے پاس آئے تو میں نے آپ سے یہ بات ذکر کی تو آپ نے فرمایا، اے بریدہ! کیا تم علیؓ سے بغض رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا، ہاں! آپ نے فرمایا کہ بغض نہ کرو کہ اس کا حصہ تو خمس میں اس سے بھی زیادہ ہے۔

۱۳۸۰۔ قتیبہ، عبد الواحد، عمارہ بن قعقاع بن شبرمہ، عبد الرحمن بن ابی نعم، ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے یمن سے رسول اللہ ﷺ کے لئے رنگے ہوئے چمڑے کے تھیلے میں تھوڑا سا سونا بھیجا جس کی مٹی اس سونے سے جدا نہیں کی گئی (کہ تازہ کان سے نکلا تھا) آپ نے اسے چار آدمیوں عیینہ بن بدر، اقرع بن حابس، زید بن خیل، اور جوتہ علقمہ یا عامر بن طفیل رضوان اللہ علیہم اجمعین کے درمیان تقسیم کر دیا، آپ کے اصحاب میں سے ایک آدمی نے کہا کہ ہم اس کے ان لوگوں سے زیادہ مستحق ہیں، آنحضرت ﷺ کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو آپ نے فرمایا کیا تمہیں مجھ پر اطمینان نہیں ہے؟ حالانکہ میں آسمان والے کا امین ہوں۔ میرے پاس صبح وشام آسمان والے کی خبریں آتی ہیں، تو ایک آدمی دھنسی ہوئی آنکھوں والا، رخساروں کی ہڈیاں ابھری ہوئی، اونچی پیشانی، گھنی داڑھی، منڈا ہوا سر، تہ بند اٹھائے ہوئے تھا کھڑا ہو کر بولا، یا رسول اللہ! اللہ سے ڈر! آپ نے فرمایا، تو ہلاک ہو، کیا میں تمام روئے زمین پر اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرنے کا مستحق نہیں ہوں؟ پھر وہ آدمی چلا گیا، تو خالد بن ولید نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا میں اس کی گردن نہ مار دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں، ممکن ہے وہ نماز پڑھتا ہو (یعنی ظاہری اسلام سے وہ مستحق قتل نہیں رہا) خالدؓ نے عرض کیا، اور بہت سے ایسے نمازی ہیں جو زبان سے ایسی باتیں کہتے ہیں، جو ان کے دل میں نہیں ہوتیں، (یعنی منافق ہوتے ہیں) تو رسول

رَوْحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سُوَيْدٍ ابْنُ مَحْزُوفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا إِلَى خَالِدٍ لِيَقْبِضَ الْخُمْسَ وَكُنْتُ أَبْغِضُ عَلِيًّا وَقَدْ اغْتَسَلَ فَقُلْتُ لِيَخَالِدٍ: أَلَا تَرَى إِلَى هَذَا فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: يَا بُرَيْدَةُ اتَّبِعْضُ عَلِيًّا فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَا تَبْغِضْهُ فَإِنَّ لَهُ فِي الْخُمْسِ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ.

۱۴۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ شَبْرَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي نَعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخَدْرِي يَقُولُ بَعَثَ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ بِدَهْيَةٍ فِي أَيْدِيهِمْ مُقْرُوظٌ لَمْ تَحْصَلْ مِنْ تَرَابِهَا قَالَ فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ بَيْنَ عَيْيَنَةَ بْنِ بَدْرٍ وَأَقْرَعَ بْنِ حَابِسٍ وَزَيْدِ الْخَيْلِ وَالرَّابِعِ. أَمَّا عَلَقْمَةُ وَ أَمَّا غَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ كُنَّا نَحْنُ أَحَقُّ بِهَذَا مِنْ هَؤُلَاءِ قَالَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَلَا تَأْمَنُونِي وَ أَنَا أَمِينٌ مَنْ فِي السَّمَاءِ يَأْتِينِي خَبَرٌ مَنْ فِي السَّمَاءِ صَبَاحًا وَ مَسَاءً قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْهَتَيْنِ نَاشِزُ الْعِجْبَةِ كَتُّ اللَّحِيَةِ مَحْلُوقُ الرَّأْسِ مُشْمَرُ الْأَزَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اتَّقِ اللَّهَ قَالَ وَيْلَكَ أَوْ لَسْتُ أَحَقُّ أَهْلِ الْأَرْضِ أَنْ يَتَّقِيَ اللَّهَ قَالَ ثُمَّ وَلَّى الرَّجُلُ قَلَّ خَالِدُ ابْنُ الْوَلِيدِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَضْرِبُ عَنْقَهُ قَالَ لَا لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ يُصَلِّي

اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے لوگوں کے دلوں کو کریدنے اور ان کے پیٹوں کو چاک کر (کے بالمعنی حالات معلوم کر) نے کا حکم نہیں ہے، ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ جب وہ پیٹھ موڑے جا رہا تھا تو آنحضرت نے پھر اس کی طرف دیکھ کر فرمایا اس شخص کی نسل سے وہ قوم پیدا ہوگی جو کتاب اللہ کو مزے سے پڑھے گی، حالانکہ وہ ان کے گلوں سے نیچے نہ اترے گا، دین سے وہ اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار کے پار نکل جاتا ہے، ابو سعیدؓ کہتے ہیں، مجھے یاد پڑتا ہے کہ یہ بھی فرمایا کہ اگر میں اس قوم کے زمانہ میں ہوتا تو قوم خود کی طرح انہیں قتل کرتا۔

۱۳۸۱۔ مکی بن ابراہیم، ابن جریج، عطاء، جابر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرت علیؓ کو حکم دیا کہ اپنے (احرام پر قائم رہو) محمد بن ابوبکر نے بواسطہ ابن جریج، عطاء اور جابر اتنی زیادتی اور روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے وصول کردہ محصول (یعنی سے) لے کر تشریف لائے تھے، تو ان سے آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے علیؓ تم نے کون سا احرام باندھا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کا سا احرام باندھا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا تم قربانی بھیج دو اور حالت احرام میں ٹھہرے رہو، جیسے اب ہو، راوی کہتا ہے کہ حضرت علیؓ نے آنحضرت کے لئے قربانی بھیجی تھی۔

۱۳۸۲۔ مسدد، بشر بن مفضل، حمید طویل، بکر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ سے ذکر کیا کہ انس لوگوں سے یہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حج اور عمرہ کا احرام باندھا تھا، تو انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے حج کا احرام باندھا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ حج کا احرام باندھا، جب ہم مکہ آئے تو آپ نے فرمایا جو اپنے ساتھ قربانی نہیں لایا، وہ اس احرام کو عمرہ (کا احرام) بنالے اور عمرہ ادا کر کے حلال ہو جائے، اور نبی ﷺ کے ساتھ قربانی کے جانور تھے، پھر حضرت علیؓ یمن سے حج کے ارادہ سے آگئے، تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اے علیؓ! تم نے کون سا احرام باندھا ہے؟ کیونکہ ہمارے ساتھ تمہارے گھروالے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ جیسا احرام باندھا ہے، آپ نے فرمایا تو تم (حالت احرام میں) رکے رہو، کیونکہ ہمارے ساتھ تو قربانی ہے۔

فَقَالَ خَالِدٌ: وَ كَمْ مِّنْ مُّصَلٍّ يَقُولُ بِلِسَانِهِ مَا لَيْسَ فِي قَلْبِهِ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَمْ أَوْ مَرَّأٍ أَنْقَبَ قُلُوبُ النَّاسِ وَ لَا أَشَقُّ بَطُونَهُمْ. قَالَ ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ وَ هُوَ مُقَفٍّ فَقَالَ: إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا قَوْمٌ يَتَلَوْنَ كِتَابَ اللَّهِ رَطْبًا لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرِّمِيَّةِ وَ أَظُنُّهُ قَالَ لَئِنْ أَدْرَكْتَهُمْ لَا قَتَلْتَهُمْ قَتْلَ مُؤَدٍّ.

۱۴۸۱۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرُ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا أَنْ يُقِيمَ عَلَى إِحْرَامِهِ زَادَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرُ فَقَدِمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِسَعَاتِهِ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِمِ أَهْلَكَ يَا عَلِيُّ قَالَ بِمَا أَهْلٌ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَهْدُوا مَكْتُ حَرَامًا كَمَا أَنْتَ قَالَ وَ أَهْدَى لَهُ عَلِيُّ هَدْيًا.

۱۴۸۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشَرُّ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ حَدَّثَنَا بَكْرٌ أَنَّهُ ذَكَرَ لِابْنِ عُمَرَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلًا بِعُمْرَةٍ وَ حَجَّةٍ فَقَالَ أَهْلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ وَ أَهْلْنَا بِهِ مَعَهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً وَ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيٌ فَقَدِمَ عَلَيْنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مِنَ الْيَمَنِ حَاجًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِ أَهْلَكَ فَإِنْ مَعَنَا أَهْلَكَ قَالَ أَهْلَكَ بِمَا أَهْلٌ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَمْسِكْ فَإِنْ مَعَنَا هَدْيًا.

۵۳۰ بَاب غَزْوَةِ ذِي الْخَلَصَةِ.

۱۴۸۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا بَيَّانٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: كَانَ بَيْتٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يُقَالُ لَهُ ذُو الْخَلَصَةِ وَ الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَّةُ وَ الْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ فَنَفَرْتُ فِي مِائَةٍ وَ خَمْسِينَ رَاكِبًا فَكَسَرْنَاهُ وَ قَتَلْنَا مَنْ وَجَدْنَا عِنْدَهُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَدَعَانَا وَ لَا خَمْسَ.

۱۴۸۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ قَالَ لِيَ جَرِيرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَ كَانَ بَيْتًا فِي خَثْعَمَ يُسَمَّى الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَّةُ فَأَنْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَ مِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ وَ كَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ وَ كُنْتُ لَا أَتُبْتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ فِي صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللَّهُمَّ بَنِيهِ وَ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا فَأَنْطَلَقْتُ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَ حَرَّقَهَا ثُمَّ بَعَثَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ وَ الَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا كَانَتْهَا جَمَلُ أَجْرَبُ. قَالَ فَبَارَكَ فِي خَيْلِ أَحْمَسَ وَ رِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ.

۱۴۸۵- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ لِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ فَقُلْتُ بَلَى فَأَنْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَ مِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ وَ كَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ وَ

بَاب ۵۳۰- غزوه ذی الخلصہ کا بیان۔

۱۴۸۳- مسدد، خالد، بیان، قیس، جریر سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں ایک مکان تھا جسے ذوالخلصہ، کعبہ یمانیہ اور کعبہ شامیہ کہتے تھے، تو مجھ سے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا تم مجھے ذوالخلصہ (کی فکر) سے نجات نہ دو گے؟ (کہ اسے گرا دو) تو میں ڈیڑھ سو سواروں کو لے کر چل دیا اسے گرا کر، جو لوگ اس کے ارد گرد تھے، انہیں قتل کر دیا، پھر میں نے آکر آنحضرت ﷺ کو اس کی اطلاع دی تو آپ نے ہمارے اور (قبیلہ) احمس کے لئے دعا فرمائی۔

۱۴۸۴- محمد بن ثنی، یحییٰ، اسماعیل، قیس، جریر سے مروی ہے کہ مجھ سے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا تم مجھے ذی الخلصہ (کی فکر) سے نجات نہ دو گے؟ وہ قبیلہ خثعم میں ایک مکان تھا جسے کعبہ یمانیہ کہتے تھے، تو میں قبیلہ احمس کے ڈیڑھ سو سوار لے کر چل دیا اور وہ (میرے ساتھی) گھوڑوں پر تھے اور میں گھوڑے پر جم نہیں سکتا تھا تو آنحضرت نے میرے سینے پر ہاتھ مارا، حتیٰ کہ آپ کی انگلیوں کے نشان میں نے اپنے سینہ میں دیکھے، آپ نے فرمایا، اے اللہ اسے (گھوڑے پر) جمادے اور اسے ہدایت کرنے والا، اور ہدایت یافتہ بنا، وہ کعبہ یمانیہ پہنچے، اور اسے گرا کر جلادیا، پھر انہوں نے نبی ﷺ کے پاس قاصد بھیجا، اس قاصد جریر نے آپ سے عرض کیا کہ قسم ہے اس ذاتِ علیٰ جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، میں جب وہاں سے چلا ہوں تو وہ مکان خارجی اونٹ کی طرح (جل کر) سیاہ ہو گیا تھا، تو آپ نے پانچ مرتبہ احمس کے سوار اور پیادوں کو برکت کی دعا دی۔

۱۴۸۵- یوسف بن موسیٰ، ابو اسامہ، اسماعیل بن ابی خالد، قیس، جریر سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم مجھے ذوالخلصہ (کی فکر) سے نجات نہ دے گا؟ میں نے عرض کیا ضرور نجات دوں گا۔ لہذا میں قبیلہ احمس کے ڈیڑھ سو سوار لے کر چل پڑا وہ سب گھوڑوں پر تھے اور میں گھوڑے پر قائم نہ رہ سکتا تھا، تو میں نے یہ نبی ﷺ سے ذکر کیا آپ نے میرے سینہ میں ہاتھ مارا،

جس سے میں نے آپ کے ہاتھ کا نشان اپنے سینہ میں دیکھا اور آپ نے فرمایا، اے اللہ! اسے گھوڑے پر قائم رکھ اور اسے ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنا، جریر کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں کبھی بھی گھوڑے سے نہیں گرا، جریر کہتے ہیں کہ ذوالخلفہ یمن میں (قبیلہ) خثعم اور بحیلہ کا ایک مکان تھا جس میں بتوں کی عبادت ہوتی تھی اسے کعبہ بھی کہتے تھے، قیس کہتے ہیں کہ جریر وہاں پہنچے اور اسے آگ سے جلا کر ڈھادیا، قیس کہتے ہیں کہ جب جریر یمن میں آئے تو وہاں ایک آدمی تیروں سے فال نکالا کرتا تھا، اس سے کسی نے کہا کہ آنحضرت ﷺ کے قاصد یہاں ہیں، اگر انہیں تیرا پتہ چل گیا تو تیری گردن مار دیں گے، راوی کہتا ہے کہ وہ ایک دن فال نکال رہا تھا کہ جریر وہاں پہنچ گئے اور اس سے کہا کہ ان تیروں کو توڑ اور مسلمان ہو جاؤ ورنہ میں تیری گردن مار دوں گا، تو اس نے وہ تیر توڑ دیئے اور مسلمان ہو گیا، پھر جریر نے (قبیلہ) احمس کے ایک آدمی ابا رطاہ کو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں اس فتح کی خوشخبری دینے کے لئے بھیجا، اس نے آکر آنحضرت سے عرض کیا یا رسول اللہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، میں وہاں سے چلا ہوں تو اس مکان کو میں نے دیکھا کہ خارجی اونٹ کی طرح (جل کر سیاہ) ہو گیا تھا، تو نبی ﷺ نے احمس کے سواروں اور پیادوں کو پانچ مرتبہ برکت کی دعا دی۔

باب ۵۳۱۔ غزوہ سلاسل کا بیان، اسماعیل بن ابوالخالد نے کہا ہے کہ یہ (قبائل) لخم و جذام سے جنگ ہوئی تھی اور ابن اسحاق نے بواسطہ یزید، عروہ سے روایت کیا ہے کہ یہ (قبائل) بلی، عذرہ، اور بنو القین کے شہر ہیں۔

۱۳۸۶۔ اسحاق، خالد بن عبد اللہ، خالد حذاء، ابو عثمان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جیش ذات السلاسل (۱) میں عمرو بن عاص کو

كُنْتُ لَا أَتَّبِعُ عَلَى الْخَيْلِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَهُ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللَّهُمَّ بَيِّنْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا قَالَ فَمَا وَقَعْتُ عَنْ فَرَسٍ بَعْدُ. قَالَ وَكَانَ ذُو الْخَلَصَةِ بَيْتًا بِالْيَمَنِ لِحِثْمٍ وَبَحِيلَةٍ فِيهِ نُسَبُتُ تُعَبَّدُ يُقَالُ لَهُ الْكُعْبَةُ. قَالَ فَأَتَانَا فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ وَكَسَرَهَا. قَالَ وَلَمَّا قَدِمَ جَرِيرُ الْيَمَنِ كَانَ بِهَا رَجُلٌ يَسْتَقْسِمُ بِالْأَزْلَامِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَهُنَا فَإِنْ قَدَرَ عَلَيْكَ ضَرَبَ عُنُقَكَ. قَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ يَضْرِبُ بِهَا إِذْ وَقَفَ عَلَيْهِ جَرِيرٌ فَقَالَ لَتَكْسِرَنَّهَا وَلَتَشْهَدَا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَوْ لَا ضَرِيرَ عُنُقَكَ. قَالَ فَكَسَرَهَا وَشَهِدَتْ ثُمَّ بَعَثَ جَرِيرٌ رَجُلًا مِنْ أَحْمَسَ يُكْنَى أَبَا أَرْطَاةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُهُ بِذَلِكَ فَلَمَّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُ حَتَّى تَرَكْتُهَا كَانَتْهَا جَمَلٌ أَجْرَبُ. قَالَ فَبَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خَيْلِ أَحْمَسَ وَرَجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ.

۵۳۱ باب (غزوة ذات السلاسل) وهي غزوة لخم و جذام قاله اسماعيل بن أبي خالد. وقال ابن إسحاق عن يزيد عن عروة هي بلاد بلي وعذرة وبنو القين.

۱۴۸۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَاءِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ أَنَّ

(۱) بعض روایات کے مطابق اس غزوہ کا نام سلاسل اس لیے قرار پایا کہ اس غزوے میں کافروں نے اپنے آپکو ایک دوسرے سے باغدھ لیا تھا تاکہ کوئی بھاگ نہ سکے۔

امیر بنا کر بھیجا، عمرو کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آکر پوچھا کہ آپ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ نے فرمایا عائشہؓ میں نے کہا مردوں میں؟ آپ نے فرمایا، ان کے والد (ابو بکرؓ) میں نے عرض کیا، پھر کون؟ آپ نے فرمایا عمرؓ پھر آپ نے چند اور آدمیوں کا نام لیا، بس میں اس خوف سے کہ میں سب سے آخر میں نہ آجاؤں، خاموش ہو گیا۔

باب ۵۳۲۔ جریر کا یمن کی طرف جانے کا بیان۔

۱۳۸۷۔ عبد اللہ بن ابوشیبہ عسی، ابن اور لیس، اسمعیل بن ابی خالد، قیسؓ جریر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں (سفر) دریا میں تھا کہ یمن کے دو آدمیوں ذوالکلاع اور ذو عمرو سے ملاقات ہوئی تو میں ان سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرنے لگا، تو ان سے ذو عمر نے کہا کہ اگر یہ بات تمہارے نبی (ﷺ) کی ہے جو تم بیان کر رہے ہو تو ان کی وفات کو تین روز گزر گئے اور وہ دونوں میرے ساتھ آئے، جب ہم ایک راستہ میں تھے، تو مدینہ کی جانب سے ہمیں کچھ سوار آتے نظر آئے، ہم نے ان سے پوچھا، تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی ہے اور لوگوں کے مشورہ سے حضرت ابو بکرؓ خلیفہ ہو گئے، ان دونوں نے مجھ سے کہا کہ اپنے امیر سے کہہ دینا کہ ہم آئے تھے اور عنقریب انشاء اللہ واپس آئیں گے، اور وہ دونوں یمن کو واپس چلے گئے، میں نے ابو بکرؓ سے ان کی بات بیان کی، تو انہوں نے کہا کہ تم انہیں لے کر کیوں نہیں آئے؟ پھر اس کے بعد مجھ سے ذو عمرو نے کہا کہ اے جریر تو مجھ سے بزرگ ہے اور میں تجھے ایک بات بتا رہا ہوں، وہ یہ کہ تم اہل عرب ہمیشہ کامیاب رہو گے، جب تک تم ایک امیر کے فوت ہونے پر دوسرے کو امیر بناؤ گے، اگر یہ امارت تلوار کے ذریعہ ہوتی تو یہ بادشاہوں کی طرح ہوتے انہیں کی طرح غصہ کرتے اور انہیں کی طرح راضی ہوتے۔

باب ۵۳۳۔ غزوہ سیف البحر (ساحل سمندر) کا بیان اور وہ (اسی جنگ میں) قافلہ قریش کے منتظر تھے اور مسلمانوں کے

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ أَبُوهَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عَمْرُو فَقَدْ رَجَلًا فَسَكَتُ مَخَافَةَ أَنْ يَجْعَلَنِي فِي أَحْرَهُمْ.

۵۳۲ بَابُ ذَهَابِ جَرِيرٍ إِلَى الْيَمَنِ.

۱۴۸۷۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْعَبْسِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: كُنْتُ بِالْبَحْرِ فَلَقَيْتُهُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ ذَا كَلْعَاقٍ وَذَا عَمْرُو فَجَعَلْتُ أُحَدِّثُهُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ ذُو عَمْرُو وَلَيْنَ كَانَ الَّذِي تَذْكُرُ مِنْ أَمْرِ صَاحِبِكَ لَقَدْ مَرَّ عَلَيَّ أَجَلُهُ مُنْذُ ثَلَاثٍ وَ أَقْبَلَا مَعِيَ حَتَّى إِذَا كُنَّا فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ رَفَعَ لَنَا رَكْبٌ مِنْ قَبْلِ الْمَدِينَةِ فَسَأَلْنَاهُمْ فَقَالُوا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ وَ النَّاسُ صَالِحُونَ فَقَالَا: أَخْبِرْ صَاحِبَكَ إِنَّا قَدْ جِئْنَا وَلَعَلَّنَا سَنُعُودُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَرَجَعَا إِلَى الْيَمَنِ فَأَخْبَرْتُ أَبَا بَكْرٍ بِحَدِيثِهِمْ قَالَ أَفَلَا جِئْتُ بِهِمْ؟ فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ قَالَ لِي ذُو عَمْرُو يَا جَرِيرُ إِنْ بِكَ عَلَيَّ كَرَامَةٌ وَإِنِّي مُخْبِرُكَ خَبَرًا أَنْكُمْ مَعَشَرُ الْعَرَبِ لَنْ تَزَالُوا بِخَيْرٍ مَا كُنْتُمْ إِذَا هَلَكَ أَمِيرٌ تَأَمَّرْتُمْ فِي آخَرٍ فَإِذَا كَانَتْ بِالسَّيْفِ سَكَتُوا مَلُوكًا يَغْضِبُونَ غَضَبَ الْمُلُوكِ وَيَرْضَوْنَ رِضَا الْمُلُوكِ.

۵۳۳ بَابُ غَزْوَةِ سَيْفِ الْبَحْرِ وَهُمْ يَتَلَقَّوْنَ عِيرًا لِقُرَيْشٍ وَ أَمِيرُهُمْ أَبُو عُبَيْدَةَ.

امیر ابو عبیدہؓ تھے۔

۱۳۸۸۔ اسماعیل، مالک، وہب بن کیسان، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو عبیدہؓ کو امیر بنا کر تین سو آدمیوں کا ایک لشکر ساحل کی طرف بھیجا، ہم چل پڑے، ہم راستہ ہی میں تھے کہ زادراہ ختم ہو گیا، ابو عبیدہؓ نے تمام لشکر کے توشے حکم دے کر جمع کر لئے تو وہ کھجور کے دو تھیلے ہوئے، ابو عبیدہؓ ہمیں روز تھوڑا تھوڑا دیتے یہاں تک کہ وہ بھی ختم ہو گیا، اب ہمیں ایک ایک کھجور ملنے لگی، میں نے جابرؓ سے کہا ایک کھجور سے کیا پیٹ بھرتا ہوگا؟ جابر نے کہا اس ایک کھجور کے ملنے کی حقیقت جب معلوم ہوئی کہ جب وہ بھی ختم ہو گئی، یہاں تک کہ ہم (ساحل) سمندر پر پہنچ گئے تو دیکھا کہ ایک مچھلی پہاڑی کی طرح موجود ہے، اس لشکر نے وہ مچھلی اٹھا رہی تھی کہ کھائی، پھر ابو عبیدہؓ (رضی اللہ عنہ) نے اس مچھلی کی دو پسلیاں کھڑی کرائیں اور ایک سواری کو اس کے نیچے سے گزارا، تو بغیر اس کے لگے ہوئے سواری نیچے سے صاف نکل گئی۔

۱۳۸۹۔ علی بن عبد اللہ، سفیان، عمرو بن دینار، حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم تین سو سواروں پر نبی ﷺ نے حضرت ابو عبیدہؓ کو امیر بنا کر قریش کے قافلہ کی گھات میں بھیجا تھا، ہم ساحل پر پندرہ دن ٹھہرے، وہاں سخت بھوک نے ہم پر غلبہ کیا یہاں تک کہ ہم نے پتے کھا کر گزارہ کیا، اسی لئے اسے جیش الخبط (پتوں والا لشکر) کہتے ہیں، سمندر نے غبرنامی ایک مچھلی باہر پھینک دی تو اسے ہم نے پندرہ دن تک کھایا اور ہمیں اس کی چربی ملی، تو ہمارے جسم اپنی اصلی حالت (فرہی) پر آ گئے، حضرت ابو عبیدہؓ نے اس کی ایک پسلی لے کر کھڑی کرائی، سفیان نے کبھی ضلعاً من اضلاعہ روایت کیا، پھر اپنے ساتھیوں میں سب سے لمبے آدمی کو اونٹ پر بٹھا کر گزارا۔ تو وہ اس کے نیچے سے صاف گزر گیا، حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ لشکر کے ایک آدمی نے تین اونٹ ذبح کئے، پھر تین ذبح کئے، پھر حضرت ابو عبیدہؓ نے اسے منع کر دیا، عمرو نے بواسطہ ابوصالح، قیس بن سعد، ان کے والد سے روایت کرتے

۱۴۸۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا قَبْلَ السَّاحِلِ وَأَمَرَ عَلَيْهِمُ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْحَرَّاحِ وَهُمْ ثَلَاثُمِائَةٍ فَخَرَجْنَا وَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ فَنَبَى الزَّادُ فَأَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِأَزْوَادِ الْحَيْشِ فَجَمَعَ فَكَانَ مَزُودِي تَمَرٍ فَكَانَ يَقُوتُنَا كُلُّ يَوْمٍ قَلِيلٌ قَلِيلٌ حَتَّى فَنَبَى فَلَمْ يَكُنْ يُصَيِّنَا إِلَّا تَمْرَةً تَمْرَةً فَقُلْتُ مَا تُغْنِي عَنْكُمْ تَمْرَةٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقَدْهَا حِينَ فَنَيْتُ ثُمَّ انْتَهَيْنَا إِلَى الْبَحْرِ فَإِذَا حُوتٌ مِثْلُ الظَّرْبِ فَآكَلُ مِنْهُ الْقَوْمُ ثَمَانِ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِضَلْعَيْنِ مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنَصَبَا ثُمَّ أَمَرَ بِرَاحِلَةٍ فَرَحَلَتْ ثُمَّ مَرَّتْ تَحْتَهُمَا فَلَمْ تُصِبْهُمَا.

۱۴۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الَّذِي حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ بَعْثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُمِائَةٍ رَاكِبٍ أَمِيرُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ ابْنُ الْحَرَّاحِ نَرُصُّدُ عَيْرَ قُرَيْشٍ فَأَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ نَصْفَ شَهْرٍ فَأَصَابَنَا جُوعٌ شَدِيدٌ حَتَّى أَكَلْنَا الْخَبْطَ فَسَمِعِي ذَلِكَ الْحَيْشُ جَيْشُ الْخَبْطِ فَالْقَى لَنَا الْبَحْرُ دَابَّةً يُقَالُ لَهَا الْعَبِيرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا مِنْ وَدَكِهِ حَتَّى ثَابَتْ إِلَيْنَا أَجْسَامُنَا فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ ضِلْعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنَصَبَهُ فَعَمَدَ إِلَى أَطْوَلِ رَجُلٍ مَعَهُ قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً ضِلْعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنَصَبَهُ وَآخَذَ رَجُلًا وَبَعِيرًا فَمَرَّتْ تَحْتَهُ قَالَ جَابِرٌ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ

١٤٩٢- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا
اسْرَاطِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ

سے آخر میں پوری اتری ہے وہ سورت برات ہے اور آخری آیت جو اتری تو وہ سورہ نساء کی آیت ہے، یَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ الخ:

باب ۵۳۵۔ بنو تمیم کے وفد کا بیان۔

۱۴۹۳۔ ابو نعیم، سفیان، ابو ضحرة، صفوان بن محرز مازنی، حضرت عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ بنو تمیم کا وفد آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آیا تو آپ نے فرمایا اے بنو تمیم! بشارت قبول کرو، انہوں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے بشارت تو دے دی اب ہمیں کچھ دلوائیے، آنحضرت کے چہرہ مبارک پر اس کا اثر معلوم ہوا، پھر یمن کا وفد آیا تو آپ نے فرمایا کہ بنو تمیم نے تو بشارت قبول نہیں کی، لہذا تم قبول کرو، انہوں نے عرض کیا، ہم نے قبول کیا یا رسول اللہ!

باب ۵۳۶۔ ابن اسحاق کہتے ہیں، عیینہ بن حصن بن حذیفہ بن بدر کو آنحضرت ﷺ نے بنو تمیم کی شاخ بنو غنبر سے جنگ کرنے کیلئے بھیجا تو انہوں نے شبنون مار کر مردوں کو تہ تیغ کر کے ان کی عورتوں کو قیدی بنا لیا۔

۱۴۹۴۔ زہیر بن حرب، جریر، عمارہ بن قعقاع، ابو زرعة، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے بنو تمیم کے حق میں تین باتیں سنی ہیں، انہیں برابر دوست رکھتا ہوں، بنو تمیم میری امت میں دجال کے مقابلہ میں سب سے زیادہ سخت ہیں، حضرت عائشہ کے پاس اس قوم کی ایک باندی تھی تو آپ نے فرمایا کہ اسے آزاد کر دو، کیونکہ یہ اولاد اسماعیل میں سے ہے، جب ان کے صدقات کا مال آیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ میری قوم یا فرمایا قوم کا صدقہ ہے۔

۱۴۹۵۔ ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، ابن جریج، ابن ابی ملیک، حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ بنو تمیم کے

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اِحْرُ سُوْرَةَ نَزَلَتْ كَامِلَةً بَرَاءَةً وَ اِحْرُ سُوْرَةَ نَزَلَتْ خَاتِمَةً سُوْرَةَ النِّسَاءِ. يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ.

۵۳۵ باب وَفْدِ بَنِي تَمِيمٍ.

۱۴۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي ضَحْرَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَرَّزٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَتَى نَفَرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَقْبِلُوا الْبُشْرَى يَا بَنِي تَمِيمٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ بَشَّرْتَنَا فَأَعِظْنَا فَرَوَى ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ فَجَاءَ نَفَرٌ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ أَقْبِلُوا الْبُشْرَى إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ.

۵۳۶ باب قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ غَزْوَةُ عُيَيْنَةَ ابْنِ حَصْنِ بْنِ حُدَيْفَةَ بْنِ بَدْرِ بْنِ الْعَنْبَرِ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَأَغَارُوا أَصَابَ مِنْهُمْ نَاسًا وَسَبَى مِنْهُمْ نِسَاءً.

۱۴۹۴۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَا أَزَالُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ بَعْدَ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولْنَ فِيهِمْ: هُمْ أَشَدُّ أُنْتَبَى عَلَى الدَّجَالِ، وَكَانَتْ فِيهِمْ سَبِيَّةٌ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ أَعْتَقْتُهَا فَإِنَّهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ هَذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمٍ أَوْ قَوْمِي.

۱۴۹۵۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ عَنِ

سوار آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آئے تو ابو بکرؓ نے عرض کیا، 'ان کا امیر قعقاع بن معبد بن زرارہ کو بنائیے، عمرؓ نے عرض کیا نہیں، بلکہ اقرع بن حابس کو بنائے، تو حضرت ابو بکرؓ نے کہا، 'تم ہمیشہ مجھ سے اختلاف کرتے ہو، حضرت عمرؓ نے کہا، 'میں آپؓ سے اختلاف کا قصد نہیں کرتا، دونوں میں ٹکرا ہوئی، یہاں تک کہ ان کی آوازیں بلند ہو گئیں، تو اسی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی کہ "اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کے سامنے پیش قدمی نہ کرو، آخر تک"

باب ۵۳۷۔ وفد عبد القیس کا بیان۔ (۱)

۱۳۹۶۔ اسحاق، ابو عامر عقدی، قرہ، ابو جمرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ میرے پاس ایک گھڑا ہے جس میں میرے لئے نیزہ تیار ہوتی ہے میں اس نیزہ کو بیٹھا کر کے آب خورہ میں پی لیتا ہوں، مجھے خوف ہے کہ اگر میں وہ نیزہ زیادہ پی کر لوگوں کے ساتھ دیر تک بیٹھوں تو میں (نشر پینے کی تہمت سے) رسوا ہو جاؤں، حضرت ابن عباسؓ نے کہا، وفد عبد القیس آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا، خوش آمدید اے قوم جو نہ نقصان میں ہے اور نہ شرمسار، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے اور آپ کے درمیان مشرکین مضر حائل ہیں، اس لئے ہم سوائے اشہر حرم (رجب، ذیقعدہ، ذی الحجہ، محرم) کے آپ کے پاس نہیں آسکتے، ہمیں کچھ ایسی مختصر باتیں بتادیجئے کہ اگر ہم ان پر عمل کریں تو جنت میں چلے جائیں اور ہمارے پیچھے جو لوگ (رہ گئے) ہیں، انہیں بھی اس کی دعوت دیں، آپؐ نے فرمایا میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار سے منع کرتا ہوں، اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیتا ہوں جانتے ہو اللہ پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے؟ اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور نماز پڑھنا، زکوٰۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا اور مال غنیمت سے شمس دینا، اور میں تمہیں چار چیزوں سے روکتا ہوں، کدو کی بنی تقیر، لکڑی کے برتن، سبز ٹھلیا اور روغن کئے ہوئے برتنوں میں نیند بنانے سے۔

ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُ قَدِمَ رَكِبَ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمِيرَ الْقَعْقَاعِ بْنِ مَعْبِدِ بْنِ زَرَّارَةَ. قَالَ عُمَرُ بْنُ الْاَقْرَعِ بْنُ حَابِسٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا أَرَدْتُ إِلَّا خِلَافِي. قَالَ عُمَرُ مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ فَتَمَارَيْنَا حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فَتَنَزَّلَ فِي ذَلِكَ يَأْتِيهَا الدِّينَ امْنُوا لَا تُقَدِّمُوا حَتَّى انْقَضَتْ.

۵۳۷ باب وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ.

۱۴۹۶۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قُلْتُ لَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِنَّ لِي جَرَّةً يُتَبَدُّ لِي نَبِيذٌ فَأَشْرَبُهُ حُلُوا فِي جَرٍّ إِنْ أَكْثُرَتْ مِنْهُ فَجَالَسْتُ الْقَوْمَ فَأَطْلُتُ الْجُلُوسَ حَشِيشٌ أَنْ أَتَصَحَّ فَقَالَ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ غَيْرِ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ مُضَرَ وَإِنَّا لَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي أَشْهُرِ الْحُرْمِ حَدَّثَنَا بِحَمَلٍ مِنَ الْأَمْرَانِ عَمِلْنَا بِهِ دَخَلْنَا الْحِجَّةَ وَنَدَعُو بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا. قَالَ أَمْرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَانْهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: الْإِيمَانُ بِاللَّهِ هَلْ تَذَرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِتَاءُ الزَّكَاةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَأَنْ تُعْطُوا مِنَ الْمَغَانِمِ الْخُمْسَ وَانْهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: مَا اتَّبَدَ فِي الدُّبَاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْحَتَمِ وَالْمَرْقَتِ.

۱۴۹۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ
عَبَّاسٍ يَقُولُ: قَدِمَ وَقَدْ عَبْدَ الْقَيْسَ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ
هَذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيعَةَ وَقَدْ خَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ
كُفَّارٌ مُضَرٌّ فَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي
شَهْرِ حَرَامٍ فَمَرْنَا بِأَشْيَاءَ نَأْخُذُ بِهَا وَ نَدْعُو
إِلَيْهَا مِنْ وَرَاءِ نَا قَالَ: أَمْرُكُمْ بَارِعٌ وَ أَنَهَاكُمْ
عَنْ أَرْبَعٍ: الْإِيمَانُ بِاللَّهِ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ وَعَقْدُ وَاحِدَةٍ إِقَامُ الصَّلَاةِ وَ إِيْتَاءُ الزَّكَاةِ
وَ أَنْ تَوَدُّوا لِلَّهِ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَ أَنَهَاكُمْ عَنِ
الدُّبَاءِ وَ التَّفْيِيرِ وَ الْحَتَمِ وَ الْمَرْقَةِ.

۱۴۹۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي
ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ وَ قَالَ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ
عَنْ عَمْرُو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ أَنَّ مُحْرِيًّا
مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَ عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ أَزْهَرَ وَ الْمِسْوَرُ ابْنُ مَخْرَمَةَ
أَرْسَلُوا إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالُوا أَقْرَأْ
عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيعًا وَسَلِّهَا عَنِ الرُّكْعَتَيْنِ
بَعْدَ الْعَصْرِ وَ إِنَّا أُخْبِرْنَا أَنَّكَ تُصَلِّيهِمَا وَقَدْ
بَلَّغْنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى
عَنْهُمَا. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَ كُنْتُ أَضْرِبُ مَعَ
عَمْرِ النَّاسِ عَنْهُمَا قَالَ مُحْرِبٌ فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا
وَبَلَّغْتُهَا مَا أَرْسَلُونِي فَقَالَتْ سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ
فَأَخْبَرْتُهْمُ فَرَدُّونِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِمَثَلِ مَا
أَرْسَلُونِي إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْهُمَا وَ أَنَّهُ
صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ وَ عِنْدِي نِسْوَةٌ مِنَ
بَنِي حَرَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَصَلَّاهُمَا فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ
الْخَادِمَ فَقُلْتُ قُومِي إِلَى حَنِيهِ فَقُولِي: تَقُولُ

۱۴۹۷۔ سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ابو حمزہ، ابن عباس سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ وفد عبدالقیس نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم ربیعہ کا قبیلہ ہیں اور کفار مضر ہمارے اور آپ کے درمیان حائل ہیں۔ لہذا ہم آپ کی خدمت میں سوائے شہر حرام کے نہیں آسکتے لہذا ہمارے عمل کرنے کے لئے اور جو لوگ ہم سے پیچھے ہیں انہیں دعوت دینے کے لئے کچھ چیزوں کا حکم فرما دیجئے، آپ نے فرمایا میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں، اور چار چیزوں سے روکتا ہوں اللہ پر ایمان لانا، یعنی اللہ کے ایک معبود ہونے کی شہادت دینا (اور آپ نے انگلی سے ایک کے عدد کی طرف اشارہ کیا) نماز پڑھنا، زکوٰۃ دینا، مال غنیمت سے خمس اللہ کے لئے ادا کرنا اور میں تمہیں کدو کی، تھیر لکڑی کے برتن، مہر ٹھلیا، اور روغن کے برتنوں (کے استعمال) سے روکتا ہوں۔

۱۴۹۸۔ یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، عمرو (دوسری سند) بکر بن مضر، عمرو بن حارث، بکر، ابن عباس، عبد الرحمن بن ازہر اور مسور بن مخرمہ نے حضرت عائشہ کے پاس (مجھے) بھیجا اور کہا کہ ہم سب کی طرف سے انہیں سلام کہنا اور عصر کے بعد دو رکعت (نفل) کے بارے میں ان سے پوچھنا اور کہنا کہ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ آپ ﷺ عصر کے بعد یہ دور کعت پڑھتی ہیں، حالانکہ ہمیں آنحضرت کی یہ حدیث معلوم ہوئی ہے کہ آپ نے ان دور کعتوں سے منع فرمایا ہے ابن عباس نے کہا کہ میں حضرت عمرؓ کے ساتھ لوگوں کو ان دور کعتوں کے پڑھنے پر مانتا تھا، کریب کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ کے پاس گیا اور انہیں ان لوگوں کا پیغام پہنچایا، حضرت عائشہ نے جواب دیا کہ ام سلمہ سے جا کر معلوم کرو (کریب کہتے ہیں کہ) میں نے ان لوگوں کو حضرت عائشہ کی بات بتا دی تو انہوں نے مجھے ام سلمہ کے پاس وہی پیغام دے کر بھیجا جو حضرت عائشہ کو دیا تھا، تو ام سلمہ نے فرمایا کہ میں نے آنحضرت کو ان دور کعتوں سے منع فرماتے ہوئے سنا اور آپ (ایک دن) نماز عصر پڑھ کر میرے پاس تشریف لائے، اس وقت میرے پاس بنو حرام (انصار) کی عورتیں تھیں تو آپ نے دور کعتیں پڑھیں، میں نے آپ کے پاس خادمہ کو بھیجا اور اس سے کہا کہ آنحضرت کے پہلو

میں کھڑی ہو کر عرض کر کہ ام سلمہؓ یہ کہہ رہی ہے کہ یا رسول اللہ! کیا میں نے آپؐ سے نہیں سنا کہ آپؐ ان دور کعتوں کے پڑھنے سے منع کرتے تھے حالانکہ اب میں آپؐ کو پڑھتے ہوئے دیکھ رہی ہوں، اگر آپؐ ہاتھ سے اشارہ کریں تو تو پیچھے ہٹ جانا، چنانچہ وہ خادمہ گئی اور اس نے ایسا ہی کیا آپؐ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا تو وہ ہٹ گئی، پھر جب آپؐ چلنے لگے تو فرمایا اے دختر ابوامیہ تو عصر کے بعد دور کعتوں کو پوچھتی ہے میرے پاس عبدالقیسؓ کے آدمی اسلام لانے کے لئے آئے، تو میں ان کی وجہ سے ظہر کے بعد کی دور کعتیں نہیں پڑھ سکا تھا، تو یہ دور کعتیں وہی ہیں۔

۱۴۹۹۔ عبد اللہ بن محمدؓ، ابو عامر عبد الملک، ابراہیم بن طہمان، ابو جمرہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کی مسجد میں جمعہ کی نماز ہونے کے بعد سب سے پہلے جہاں جمعہ کی نماز ادا کی گئی، وہ (مقام) جواثی میں عبدالقیس کی مسجد ہے، جواثی بحرین ایک جگہ کا نام ہے۔

باب ۵۳۸۔ وفد بنو حنیفہ، اور ثمامہ بن اثال کے قصہ کا بیان۔

۱۵۰۰۔ عبد اللہ بن یوسف، لیث، سعید بن ابوسعید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے نجد کی طرف کچھ سواروں کو بھیجا، وہ بنی حنیفہ کے آدمی ثمامہ بن اثال کو پکڑ لائے اور مسجد نبوی کے ایک ستون کے ساتھ اسے باندھ دیا، رسول اللہ ﷺ اس کے پاس سے گزرے تو آپؐ نے فرمایا اے ثمامہ کیا خیال ہے؟ اس نے کہا اے محمد (ﷺ) میرا خیال بہتر ہے اگر آپؐ مجھے قتل کر دیں گے تو ایک خونی کو قتل کریں گے، اور اگر احسان کریں گے تو ایک شکر گزار پر احسان کریں گے، اور اگر آپؐ مال چاہتے ہیں تو جتنا بدل چاہے مانگ لیجئے، حتیٰ کہ دوسرا دن ہو گیا، پھر آپؐ نے اس سے فرمایا کیا خیال ہے؟ اے ثمامہ! اس نے کہا میرا وہی خیال ہے جو میں آپؐ سے کہہ چکا کہ اگر

أَمْ سَلَمَةً يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَمْ أَسْمَعْكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ الرُّكْعَتَيْنِ فَأَرَاكَ تُصَلِّيَهُمَا فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَأَسْتَأْجِرِي فَفَعَلْتَ الْحَارِيَّةُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَأَسْتَأْخَرْتُ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: يَا بِنْتُ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتُ عَنِ الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِنَّهُ أَتَانِي أَنَسُ بْنُ عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْإِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُونِي عَنِ الرُّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ قَوْمًا هَاتَانِ.

۱۴۹۹۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَعْفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ هُوَ ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَوَّلُ جُمُعَةٍ جُمِعَتْ بَعْدَ جُمُعَةٍ جُمِعَتْ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ عَبْدِ الْقَيْسِ بِجَوَاثِي يَعْنِي قَرْيَةً مِنَ الْبَحْرَيْنِ.

۵۳۸ باب وَفْدِ بَنِي حَنِيفَةَ وَ حَدِيثِ ثُمَامَةَ بْنِ أَثَالٍ.

۱۵۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَلًا قَلِيلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أَثَالٍ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِي خَيْرٌ يَا مُحَمَّدُ إِنْ تَقَتَّلْنِي تَقْتُلْ ذَادِمَ وَإِنْ تَنْعِمَ تَنْعِمَ عَلَيَّ شَاكِرٌ وَإِنْ كُنْتُ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ مِنْهُ مَا نَشِئْتُ حَتَّى كَانَ الْغَدُ ثُمَّ قَالَ لَهُ: مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ قَالَ مَا

آپ احساس کریں گے تو ایک شکر گزار پر احسان کریں گے، آپ نے اسے (اسی حال پر) چھوڑ دیا، حتیٰ کہ تیسرا دن ہوا پھر آپ نے پوچھا، کیا خیال ہے اے ثمامہ؟ اس نے کہا میرا وہی خیال ہے جو میں آپ سے کہہ چکا، آپ نے فرمایا ثمامہ کو رہا کر دو، چنانچہ ثمامہ نے مسجد کے قریب ایک باغ میں جا کر غسل کیا پھر مسجد میں آکر کہا (اشہد ان لا اله الا الله و اشہد ان محمد رسول الله، اے محمد ﷺ) روئے زمین پر آپ سے زیادہ بغض مجھے کسی سے نہ تھا، مگر اب آپ سے زیادہ محبوب مجھے روئے زمین پر کوئی نہیں، بخدا آپ کے دین سے زیادہ دشمنی مجھے کسی دین سے نہیں تھی، مگر اب آپ کے دین سے زیادہ محبت مجھے کسی دین سے نہیں، اللہ کی قسم! آپ کے شہر سے زیادہ ناپسند مجھے کوئی شہر نہیں تھا، مگر اب آپ کے شہر سے زیادہ پسندیدہ کوئی شہر نہیں، آپ کے سواروں نے مجھے اس وقت پکڑا جب میں عمرہ کے ارادہ سے جا رہا تھا، اب آپ کا کیا حکم ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے اسے بشارت دی اور اسے عمرہ کرنے کا حکم دیا، جب وہ مکہ آیا، تو اس سے کسی نے کہا تو بے دین ہو گیا ہے، انہوں نے جواب دیا نہیں، بلکہ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوا ہوں، اور اللہ کی قسم! تمہارے پاس نبی ﷺ کی اجازت کے بغیر یمامہ سے گندم کا ایک دانہ بھی نہیں پہنچ سکتا۔

۱۵۰۱۔ ابو الیمان، شعیب، عبد اللہ بن ابی حسین، نافع بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ مسیلہ کذاب نبی ﷺ کے زمانے میں (مدینہ) میں آکر کہنے لگا کہ اگر محمد ﷺ اپنے بعد مجھے خلیفہ بنادیں تو میں ان کا متبع ہو جاؤں اور مدینہ میں اپنی قوم کے بہت سے آدمیوں کو لے کر آیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ ثابت بن قیس بن شماس کو ہمراہ لے کر اس کی طرف چلے، آپ کے ہاتھ میں کھجور کی ایک ٹہنی تھی، حتیٰ کہ آپ اپنے اصحاب کے ساتھ مسیلہ کے پاس ٹھہر گئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تو مجھ سے یہ ٹہنی بھی مانگے گا تو میں تجھے نہ دوں گا (چہ جائیکہ خلافت) اور تیرے بارے میں اللہ کا حکم غلط نہیں ہو سکتا (کہ تو دوزخی ہے) اگر تو نے (مجھ سے) روگردانی کی، تو اللہ تجھے ہلاک کر دے گا، اور میں تو تجھے ویسا ہی دیکھ رہا ہوں، جیسا مجھے

قُلْتُ لَكَ اِنْ تَتَّبِعْ تَتَّبِعْ عَلٰی شَاكِرٍ فَتَرَكَهُ حَتّٰی كَانَ بَعْدَ الْعَدِّ فَقَالَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةَ : فَقَالَ عِنْدِيْ مَا قُلْتُ لَكَ فَقَالَ اَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ فَاَنْطَلَقَ اِلٰی نَخْلٍ قَرِیْبٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ يَا مُحَمَّدُ وَ اللّٰهُ مَا كَانَ عَلٰی الْاَرْضِ وَجْهٌ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ وَجْهِكَ فَقَدْ اَصْبَحَ وَجْهُكَ اَحَبَّ الْوُجُوْهِ اِلَیَّ ، وَ اللّٰهُ مَا كَانَ مِنْ دِیْنٍ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ دِیْنِكَ فَاَصْبَحَ دِیْنُكَ اَحَبَّ الدِّیْنِ اِلَیَّ وَ اللّٰهُ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ بَلَدِكَ فَاَصْبَحَ بَلَدُكَ اَحَبَّ الْبِلَادِ اِلَیَّ ، وَ اِنْ حَبْلِكَ اَخَذْتُیْ وَ اَنَا اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فَمَاذَا تَرٰی فَبَشَّرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ اَمَرَهُ اَنْ یَّعْتَمِرَ . فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهُ قَاتِلْ صَبَوْتُ ؟ قَالَ لَا وَلٰكِنْ اَسْلَمْتُ مَعَ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَا وَ اللّٰهُ لَا یَاْتِیْكُمْ مِّنَ الْیَمَامَةِ حَبَّةٌ حِنْطَةٍ حَتّٰی یَاْذَنَ فِیْهَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ .

۱۵۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْیَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقُولُ اِنْ جَعَلَ لِيْ مُحَمَّدٌ مِّنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ وَقَدِمَهَا فِيْ بَشَرٍ كَثِيْرٍ مِّنْ قَوْمِيْ فَقَبِلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ بْنُ شَمَّاسٍ وَ فِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةٌ جَرِيْدٍ حَتّٰی وَقَفَ عَلٰی مُسَيْلِمَةَ فِيْ اَصْحَابِهِ فَقَالَ لَوْ سَأَلْتَنِيْ هَذِهِ الْقِطْعَةَ مَا اَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوْا اَمْرَ اللَّهِ فِيْكَ وَلَئِنْ اَذْبَرْتَ لَيُعْقِرَنَّكَ

خواب میں نظر آیا ہے اور یہ ثابت ہیں، جو میری طرف سے تجھے جواب دیں گے پھر آپ واپس آگئے، ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے قول کہ ”میں تو تجھے ایسا ہی دیکھ رہا ہوں، جیسا مجھے خواب میں نظر آیا ہے“ کا مطلب دریافت کیا، تو مجھے ابو ہریرہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک دن میں سو رہا تھا کہ میں نے اپنے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن دیکھے، مجھے انکی حالت سے رنج ہوا تو خواب میں ہی مجھے وحی کی گئی کہ ان دونوں پر پھونک مارو، میں نے پھونک ماری تو وہ اڑ گئے، میں نے خواب کی تعبیر ان دو کذابوں سے کی جو میرے بعد ظاہر ہوں گے، ایک غسی دوسرے میلہ۔

۱۵۰۲۔ اسحاق بن نصر، عبد الرزاق، معمر، ہمام، حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں ایک دن سو رہا تھا کہ مجھے دنیا کے تمام خزانے دے دیئے گئے، پھر میرے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن رکھے گئے، جو مجھ پر شاق گزرے، تو مجھے وحی کی گئی کہ ان پر پھونک مارو، میں نے پھونک ماری، تو وہ غائب ہو گئے تو میں نے اس کی تعبیر ان دو کذابوں سے کی، جن کے درمیان میں ہوں، یعنی صنعاء والا (غسی) اور یمامہ والا (میلہ)۔

۱۵۰۳۔ صلت بن محمد، مہدی بن میمون، ابو رجاء عطاردی کہتے ہیں کہ ہم پتھروں کی عبادت کرتے تھے، اگر ہمیں اس سے اچھا پتھر مل جاتا تو ہم پہلے کو پھینک کر وہ اٹھا لیتے اور اگر ہمیں کوئی پتھر نہ ملتا، تو ہم مٹی کا ڈھیر جمع کر کے ایک بکری لاتے اور اس پر اس کا دودھ دوہ کر اس کا طواف کرتے اور جب رجب کا مہینہ آتا تو ہم کہتے کہ (یہ مہینہ) تیروں وغیرہ کی انی دور کرنے والا ہے، چنانچہ ہم کسی نیزہ اور تیر کے پیکان کو نکالے بغیر نہ چھوڑتے اور اسے ہم رجب کے پورے مہینہ پھینکتے رہتے (مہدی کہتے ہیں کہ) ابو رجاء یہ بھی فرماتے تھے کہ جب آنحضرت ﷺ مبعوث ہوئے تو میں بچہ تھا اور اپنے گھر والوں کے اونٹ چرایا کرتا تھا جب ہم نے آپ کے ظہور کے بارہ میں سنا، تو ہم دوزخ یعنی میلہ کذاب کی طرف بھاگے۔

اللَّهُ وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أُرِيْتُ فِيهِ مَا رَأَيْتُ وَهَذَا ثَابِتٌ يُحْيِيكَ عَنِّي ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ أَرَى الَّذِي أُرِيْتُ فِيهِ مَا رَأَيْتُ فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَأَهْمَنِي شَأْنُهُمَا فَأَوَجَّيْتُ إِلَى فِي النَّعَامِ أَنْ انْفُخْتُهُمَا فَانْفُخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَابَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِي أَحَدُهُمَا الْعَنَسِيُّ وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةُ.

۱۵۰۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مُعَمَّرٍ عَنْ هَمَّامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أَتَيْتُ بِخَرَّائِنِ الْأَرْضِ فَوَضَعَ فِيَّ كَفَّيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبَّرَا عَلَيَّ فَأَوَجَّيْتُ إِلَى أَنْ انْفُخْتُهُمَا فَانْفُخْتُهُمَا فَذَهَبَا فَأَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا : صَاحِبُ صَنْعَاءَ وَصَاحِبُ الْيَمَامَةِ.

۱۵۰۳۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ مَهْدِيَّ بْنَ مَيْمُونٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءَ الْعَطَارِدِيَّ يَقُولُ : كُنَّا نَعْبُدُ الْحَجَرَ فَإِذَا وَجَدْنَا حَجَرًا هُوَ أَخْيَرُ مِنْهُ الْقَيْنَاءُ وَأَخَذْنَا الْآخَرَ فَإِذَا لَمْ نَجِدْ حَجَرًا جَمِيعًا جُنُودًا مِنْ تَرَابٍ ثُمَّ جِئْنَا بِالشَّيْءِ فَحَلَبْنَاهُ عَلَيْهِ ثُمَّ طَفْنَا بِهِ فَإِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَجَبٍ قُلْنَا مَنْصِلُ الْأَسِنَّةِ فَلَا نَدْعُ رُمَحًا فِيهِ حَدِيدَةٌ وَلَا سَهْمًا فِيهِ حَدِيدَةٌ إِلَّا نَزَعْنَاهُ فَالْقَيْنَاءُ شَهْرُ رَجَبٍ وَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ رَجَاءٍ يَقُولُ كُنْتُ يَوْمَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا أَرَعَى الْإِبِلَ عَلَى أَهْلِي فَلَمَّا سَمِعْنَا بِخُرُوجِهِ قَرَرْنَا إِلَى النَّارِ إِلَى مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ.

۵۳۹۔ بَابُ قِصَّةِ الْأَسْوَدِ الْعَنْسِيِّ.

۱۵۰۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَرَمِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ ابْنِ نَشِيطٍ وَكَانَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ أَلَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ: بَلَّغْنَا أَنَّ مُسَيْلَةَ الْكَذَّابِ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَتَزَلَّ فِي دَارِ بِنْتِ الْحَارِثِ وَكَانَ تَحْتَهُ بِنْتُ الْحَارِثِ ابْنُ كُرَيْزٍ وَهِيَ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ فَأَتَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ ابْنِ شَمَّاسٍ وَهُوَ الَّذِي يُقَالُ لَهُ خَطِيبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضِيبٌ قَوَّفَ عَلَيْهِ فَاكَلَمَهُ فَقَالَ لَهُ مُسَيْلَمَةُ: إِنْ شِئْتَ خَلَيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْأَمْرِ ثُمَّ جَعَلْتَهُ لَنَا بَعْدَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَأَلْتَنِي هَذَا الْفَضِيبَ مَا أَعْطَيْتُكَ وَهَذَا إِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيهِ مَا أُرِيتُ وَهَذَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ وَ سُبْحِيكَ عَنِّي فَأَنْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُيَيْنَةُ اللَّهُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنْ رُؤْيَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيِّ ذَكَرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذَكَرَ لِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُرِيتُ أَنَّهُ وَضَعَ فِي يَدَيَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَطَعْتُهُمَا وَكَرِهْتُهُمَا فَأَذِنَ لِي فَفَنَحْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلَتْهُمَا كَذَابَيْنِ يَخْرُجَانِ فَقَالَ عُيَيْنَةُ اللَّهُ أَحَدَهُمَا الْعَنْسِيُّ الَّذِي قَتَلَهُ فَيْرُوزُ بِالْيَمَنِ وَالْآخَرُ مُسَيْلَمَةُ الْكَذَّابِ.

۵۴۰۔ بَابُ قِصَّةِ أَهْلِ نَجْرَانَ.

باب ۵۳۹۔ اسود عنسی کے قصہ کا بیان۔

۱۵۰۴۔ سعید بن محمد جریم، یعقوب بن ابراہیم، ان کے والد، صالح، ابن عبیدہ بن شیط، عبد اللہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں معلوم ہوا کہ مسیلہ کذاب مدینہ آیا ہے اور دختر حارث کے مکان میں ٹھہرا ہے، اس کے نکاح میں ام عبد اللہ بن عامر، حارث بن کریم کی لڑکی تھی تو آنحضرت ﷺ ثابت بن قیس بن شماس جنہیں خطیب رسول اللہ ﷺ کہا جاتا تھا ساتھ لئے ہوئے مسیلہ کے پاس پہنچے اور آنحضرت ﷺ کے ہاتھ میں ایک ٹہنی تھی آپ نے رک کر اس سے گفتگو کی تو مسیلہ نے کہا، اگر آپ ﷺ چاہیں، تو آپ ہمارے اور حکومت کے درمیان حائل نہ ہوں، پھر اسے اپنے بعد ہمارے لئے کر دیجئے، تو اس سے آنحضرت ﷺ نے فرمایا، اگر تو مجھ سے یہ ٹہنی بھی مانگے گا تو میں تجھے نہ دوں گا اور میں تو تجھے ویسے ہی دیکھ رہا ہوں جیسے میں نے خواب میں دیکھا ہے اور یہ ثابت بن قیس ہیں، میری طرف سے تجھے جواب دیں گے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واپس آگئے، عبید اللہ بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکورہ خواب کے بارے میں پوچھا، تو حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ مجھ سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سو رہا تھا، تو میں نے دیکھا کہ میرے ہاتھ میں سونے کے دو ٹنگن رکھے گئے ہیں، میں گھبرا گیا اور وہ مجھے برے معلوم ہوئے، تو مجھے حکم ہوا تو میں نے ان پر پھونک ماری، تو وہ دونوں اڑ گئے میں نے اس کی تعبیر دو کذابوں سے کی، جو ٹکلیں گے، عبید اللہ نے کہا کہ ایک ان میں سے عسی تھا، جسے فیروز نے یمن میں قتل کر دیا تھا اور دوسرا مسیلہ کذاب تھا۔

۱۵۰۵۔ عباس بن حسین، یحییٰ بن آدم، اسرائیل، ابواسحاق، صلہ بن زفر، حضرت حذیفہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ عاقب اور سید، نجران کے دوسرے دار آنحضرت ﷺ کے پاس مباہلہ کرنے آئے (مباہلہ یہ ہے کہ دونوں فریق اپنے اپنے اہل و عیال کو لے کر جنگل میں جا کر اللہ سے دعا کریں کہ جو ہم سے کاذب ہو اس پر عذاب نازل فرما) تو ایک نے اپنے ساتھی سے کہا، 'مباہلہ مت کرنا' اللہ کی قسم! اگر وہ نبی ہوا اور ہم نے مباہلہ کیا تو ہم اور ہمارے بعد ہماری اولاد کبھی فلاح نہیں پاسکتے' تو ان دونوں نے کہا کہ آپ ہم سے جو طلب فرمائیں ہم اسے ادا کرتے رہیں گے اور ہمارے ساتھ ایک امین آدمی کو بھیج دیجئے خائن کو نہ بھیجے' آپؐ نے فرمایا میں تمہارے ساتھ ایسے امین کو بھیجوں گا جو پکا اور سچا امین ہے، اصحاب رسول منتظر تھے تو آپؐ نے فرمایا ابوعبیدہ بن جراح تم کھڑے ہو جاؤ جب وہ کھڑے ہوئے تو آنحضرتؐ نے فرمایا یہ اس امت کے امین ہیں:

۱۵۰۶۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ ابواسحاق، صلہ بن زفر، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ اہل نجران نے آنحضرت ﷺ کے پاس آکر کہا کہ ہمارے لئے ایک امین آدمی بھیج دیجئے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں تمہارے ساتھ کپے اور سچے امین کو بھیجوں گا تو لوگ منتظر رہے (کہ دیکھیں آپؐ کس خوش نصیب کو وہاں بھیجتے ہیں) تو آپؐ نے ابوعبیدہ بن جراح کو بھیج دیا۔

۱۵۰۷۔ ابوالولید، شعبہ، خالد ابو قلابہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابوعبیدہ بن جراح ہیں۔

باب ۵۴۱۔ عمان اور بحرین کے قصہ کا بیان۔

۱۵۰۸۔ قتیبہ بن سعید، یحییٰ بن مکر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر بحرین سے مال آیا تو میں تجھے اس طرح اس طرح (تین مرتبہ اشارہ کیا) دوں گا، آنحضرت ﷺ کے زمانہ حیات میں وہاں سے مال نہ آسکا جب وہ مال حضرت ابو بکرؓ کے

۱۵۰۵۔ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زَفَرٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ صَاحِبَا نَجْرَانَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدَانِ أَنْ يُلَاعِنَاهُ قَالَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ لَا تَفْعَلْ فَوَلَّى اللَّهُ لَيْنٌ كَانَ نَبِيًّا فَلَا عِنَّا لَا نَفْلِحُ نَحْنُ وَلَا عَقِبُنَا مِنْ بَعْدِنَا قَالَا إِنَّا نُعْطِيكَ مَا سَأَلْتَنَا وَابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا آمِنًا وَ لَا تَبْعَثْ مَعَنَا إِلَّا آمِنًا فَقَالَ لَا بَعْثَنَّا مَعَكُمْ رَجُلًا آمِنًا حَقَّ آمِنِينَ فَاسْتَشَرَفَ لَهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُمْ يَا أَبَا عُبَيْدَةَ بْنُ الْحَرَّاحِ فَلَمَّا قَامَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا آمِنٌ هَذِهِ الْأُمَّةُ.

۱۵۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زَفَرٍ عَنْ حَذِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: ابْعَثْ لَنَا رَجُلًا آمِنًا فَقَالَ لَا بَعْثَنَّا إِلَيْكُمْ رَجُلًا آمِنًا حَقَّ آمِنِينَ فَاسْتَشَرَفَ لَهُ النَّاسُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْحَرَّاحِ.

۱۵۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِكُلِّ أُمَّةٍ آمِنٌ وَآمِنٌ هَذِهِ الْأُمَّةُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْحَرَّاحِ.

۵۴۱ باب قِصَّةِ عُثْمَانَ وَ الْبَحْرَيْنِ.

۱۵۰۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعَ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ آعْطَيْتُكَ هَكَذَا وَ هَكَذَا ثَلَاثًا.

پاس آیا تو ان کے منادی نے یہ اعلان کیا کہ اگر نبی ﷺ کے پاس کسی کا قرض ہو یا آپ نے کسی سے کچھ وعدہ فرمایا ہو تو وہ میرے پاس آ جائے جابر کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو بکرؓ کے پاس آیا اور انہیں بتایا کہ آنحضرت ﷺ نے مجھ سے یہ فرمایا تھا کہ اگر بحرین سے مال آیا تو میں تجھے ایسے ایسے (تین مرتبہ) دوں گا جابر کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ نے مجھے مال دے دیا اس کے بعد پھر میں نے حضرت ابو بکرؓ کے پاس آ کر مال مانگا تو انہوں نے نہ دیا میں پھر آیا تو بھی نہ دیا میں تیسری مرتبہ پھر آیا تب بھی کچھ نہ دیا تو میں نے کہا میں آپ کے پاس آیا مگر آپ نے کچھ نہ دیا پھر دوبارہ آیا پھر بھی نہ دیا پھر تیسری مرتبہ آیا پھر بھی نہ دیا لہذا تو مجھے مال دیجئے ورنہ (میں سمجھوں گا کہ) آپ مجھ سے بخل کر رہے ہیں ابو بکر نے کہا تم نے یہ کہا کہ ”آپ مجھ سے بخل کر رہے ہیں۔“ بخل سے زیادہ بری کوئی بیماری ہے یہ تین مرتبہ فرمایا میں نے تمہیں جب بھی مال دینے سے منع کیا تو میں یہ چاہتا تھا کہ تمہیں (کہیں سے) دے دوں عمروؓ محمد بن علیؓ جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ میں ابو بکرؓ کے پاس آیا تو انہوں نے مجھ سے کہا اس مال کو شمار کرو میں نے دیکھا تو پانچ سو تھے ابو بکرؓ نے کہا اتنے ہی دو مرتبہ اور لے لو۔

باب ۵۴۲۔ اشعریوں اور یمنیوں کی آمد کا بیان ابو موسیٰ نے نبی ﷺ کا یہ قول (اشعریین کے بارے میں) نقل کیا ہے کہ وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔

۱۵۰۹۔ عبد اللہ بن محمد اور اسحاق بن نصر یحییٰ بن آدم ابن ابی زائدہ ان کے والد ابو اسحاق اسود بن یزید حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں اور میرا بھائی یمن سے آئے اور ایک زمانہ تک (آنحضرت ﷺ کی خدمت میں) ٹھہرے رہے عبد اللہ بن مسعودؓ اور ان کی ماں کو آنحضرتؐ کے یہاں بکثرت آنے جانے اور اکثر ساتھ رہنے کی وجہ سے ہم اہل بیت ہی سے سمجھے رہے۔

۱۵۱۰۔ ابو نعیم عبد السلام ایوب ابو قلابہ زہد م کہتے ہیں کہ جب

فَلَمْ يَقْدَمْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتَّى قَبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ أَمَرْمُنَادِيًا فَنَادَى : مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ أَوْ عِدَّةٌ فَلْيَأْتِنِي قَالَ جَابِرٌ فَجِئْتُ أَبَا بَكْرٍ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أُعْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا ثَلَاثًا. قَالَ فَأَعْطَانِي قَالَ جَابِرٌ فَلَقِيْتُ أَبَا بَكْرٍ بَعْدَ ذَلِكَ فَسَأَلْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِي ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِي ثُمَّ أَتَيْتُهُ الثَّلَاثَةَ فَلَمْ يُعْطِنِي فَقُلْتُ لَهُ قَدْ أَتَيْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي ثُمَّ أَتَيْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي ثُمَّ أَتَيْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي فَمَا أُنْ تُعْطِنِي وَإِنَّمَا أَنْ تَبْخَلَ عَنِّي فَقَالَ أَقُلْتُ تَبْخَلَ عَنِّي وَآيَ ذَا؟ أَدَوُا مِنْ الْبُخْلِ قَالَهَا ثَلَاثًا مَا مَنَعْتُكَ مِنْ مَرَّةٍ إِلَّا وَ أَنَا أُرِيدُ أَنْ أُعْطِيكَ. وَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ جِئْتُهُ فَقَالَ لِي أَبُو بَكْرٍ : عُدَّهَا فَعُدَّتُهَا فَوَجَدْتُهَا خَمْسِمِائَةً فَقَالَ خُذْ مِثْلَهَا مَرَّتَيْنِ.

۵۴۲ بَابُ قُدُومِ الْأَشْعَرِيِّينَ وَ أَهْلِ الْيَمَنِ وَقَالَ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ مِنِّي وَ أَنَا مِنْهُمْ.

۱۵۰۹۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ أَنَا وَ أَخِي مِنَ الْيَمَنِ فَمَكَّنَنَا جِنًا مَا نَرَى ابْنَ مَسْعُودٍ وَ أُمَّةً إِلَّا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ مِنْ كَثْرَةِ دُخُولِهِمْ وَلَزُومِهِمْ لَهُ.

۱۵۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ

حضرت موسیٰ آئے تو انہوں نے قبیلہ جرم کا بڑا اعزاز کیا، ہم ان کے پاس بیٹھے تھے اور وہ مرغی کھا رہے تھے لوگوں میں ایک اور آدمی بھی تھا جسے ابو موسیٰ نے کھانے کیلئے بلایا تو اس نے کہا کہ میں نے اس مرغی کو کچھ کھاتے ہوئے دیکھا ہے اس لئے مجھے اس کے کھانے سے کراہت آتی ہے، ابو موسیٰ نے کہا آ جا، میں نے نبی ﷺ کو مرغی کھاتے ہوئے دیکھا ہے اس نے کہا کہ میں نے قسم کھائی ہے کہ نہیں کھاؤں گا، ابو موسیٰ نے کہا آ جا، تیری قسم کے بارے میں میں بتاؤں گا کہ ہم اشعرین کی ایک جماعت میں آنحضرت ﷺ کے پاس سواری طلب کرنے آئے، آپ نے منع فرمادیا، ہم نے پھر سواری طلب کی، تو آپ نے سواری نہ دینے کی قسم کھائی، تھوڑی دیر کے بعد آپ کے پاس مال غنیمت کے اونٹ آئے، تو آپ نے ہمیں پانچ اونٹ دیئے جانے کا حکم دیا جب ہم نے وہ اونٹ لے لئے تو ہم نے کہا، آنحضرت ﷺ اپنی قسم کو بھول گئے ہم کبھی (ایسی حالت میں) کامیاب نہیں ہو سکتے، تو میں نے آپ کے پاس آکر عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے ہمیں سواری نہ دینے کی قسم کھائی تھی اور اب آپ نے سواری دے دی، آپ نے فرمایا جی ہاں میں اگر کوئی قسم کھاؤں اور اس کے خلاف مجھے بھلائی نظر آئے تو میں اس بھلائی کو اختیار کر لیتا ہوں۔

۱۵۱۱۔ عمرو بن علی، ابو عاصم، سفیان، ابو صخرہ جامع بن شداد، صفوان بن محرز مازنی، حضرت عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب بنو تمیم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے تو آپ نے فرمایا: اے بنو تمیم! بشارت حاصل کرو انہوں نے کہا کہ آپ نے بشارت تو دے دی، اب کچھ عطا فرمائیے، تو آنحضرت ﷺ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا، پھر یمن کے کچھ لوگ آئے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ بنو تمیم نے تو بشارت کو قبول نہیں کیا ہے، تم قبول کر لو تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ! ہم نے قبول کر لی۔

۱۵۱۲۔ عبد اللہ بن محمد جعفی، وہب بن جریر، شعبہ، اسماعیل بن ابی خالد، قیس بن ابی حازم، حضرت ابو مسعود (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے

عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ زُهْدَمٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ أَبُو مُوسَى أَكْرَمَ هَذَا الْحَيِّ مِنْ جَدِّهِ وَإِنَّا لَجُلُوسٌ عِنْدَهُ وَهُوَ يَتَغَدَّى دُجَاجًا وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ جَالِسٌ فَدَعَاهُ إِلَى الْغَدَاءِ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَدِرْتُهُ فَقَالَ هَلُمَّ فَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهُ فَقَالَ إِنِّي خَلَفْتُ لَا أَكُلُهُ فَقَالَ هَلُمَّ أُخْبِرَكَ عَنْ يَمِينِكَ: إِنَّا آتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرًا مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَأَبَى أَنْ يَحْمِلَنَا فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَخَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا ثُمَّ لَمْ يَلْبِثِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَى بِنَهَبٍ إِبِلٍ فَأَمَرَنَا بِخُمْسِ ذَوْدٍ فَلَمَّا قَضَيْنَاهَا قُلْنَا تَغْفُلْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ لَا تَفْلِحُ بَعْدَهَا أَبَدًا، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ خَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا وَقَدْ حَمَلْتَنَا قَالَ أَجَلُ وَلَكِنْ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الذِّئْبَ هُوَ خَيْرٌ مِنْهَا.

۱۵۱۱۔ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو صَخْرَةَ جَامِعُ بْنُ شَدَادٍ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ مُحَرَّرٍ الْمَازِنِيُّ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَتْ بَنُو تَمِيمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا بَنِي تَمِيمٍ قَالُوا أَمَّا إِذَا بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِلُوا الْبَشْرَى إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ.

۱۵۱۲۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي

اپنے ہاتھ سے یمن کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ایمان یہاں ہے، درشتی اور سخت دلی ربیعہ اور مضر میں ہے جو اونٹوں کی دموں کے پاس آواز لگاتے ہیں جہاں سے سورج نکلتا ہے۔

۱۵۱۳۔ محمد بن بشار، ابن ابی عدی، شعبہ، سلیمان، ذکوان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس یمن والے آئے ہیں جو رقیق القلب اور نرم دل ہیں، ایمان یمنی ہے اور حکمت یمنی ہے، فخر اور تکبر اونٹ والوں میں ہے، سکون و وقار بکری والوں میں ہے، غندر نے بواسطہ شعبہ، سلیمان، ذکوان، حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) آنحضرت ﷺ سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

۱۵۱۴۔ اسلمیل، ان کے بھائی، سلیمان، ثور بن یزید، ابو الغیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایمان یمنی ہے اور فتنہ یہاں ہے جہاں سے سورج طلوع ہوتا ہے۔

۱۵۱۵۔ ابو الیمان، شعیب، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس یمنی آئے ہیں جو نرم دل اور رقیق القلب ہیں فقہ یمنی ہے اور حکمت بھی یمنی ہے۔

۱۵۱۶۔ عبدان، ابو حمزہ، اعش، ابراہیم، علقمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم ابن مسعود کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ خبابؓ تشریف لائے اور انہوں نے کہا: اے ابو عبد الرحمن! کیا یہ جوانوں کا طبقہ آپ کی طرح قرآن پاک پڑھ سکتا ہے؟ عبد اللہ نے کہا اگر تم چاہو تو میں ان میں سے کسی کا قرآن تمہیں سنواؤں، انہوں نے کہا جی ہاں! سنوایے تو عبد اللہ نے کہا اے علقمہ پڑھو، زیاد بن حدیر کے بھائی

حازم عن ابی مسعود اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ هَهُنَا وَ أَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْيَمَنِ وَ الْحَقَاءُ وَ غَلِظَ الْقُلُوبُ فِي الْفَدَّادِينَ عِنْدَ أَصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ رَبِيعَةَ وَ مُضَرَ.

۱۵۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرَقُّ أَفِيدَةٌ وَ الْيَمَنُ قُلُوبًا الْإِيمَانُ يَمَانٌ وَ الْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ وَ الْفَخْرُ وَ الْخِيَلَاءُ فِي أَصْحَابِ الْإِبِلِ وَ السَّكِينَةُ وَ الْوَقَارُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ وَ قَالَ عُذْرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۵۱۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَحِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ يَمَانٌ وَ الْفِتْنَةُ هَهُنَا هَهُنَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ.

۱۵۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ أَضْعَفُ قُلُوبًا وَ أَرَقُّ أَفِيدَةً الْفَقْهُ يَمَانٌ وَ الْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ.

۱۵۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ فَجَاءَ خَبَّابٌ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَيْسْتَطِيعُ هَؤُلَاءِ الشَّبَابُ أَنْ يَقْرَأُوا كَمَا تَقْرَأُ قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ شِئْتَ أَمَرْتُ بَعْضَهُمْ يَقْرَأُ عَلَيْكَ قَالَ رَجُلٌ قَالَ اقْرَأْ

يَا عَلْقَمَةُ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ حُدَيْرٍ أَخُو زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ أَمَّا زَيْدٌ فَقَالَ لَيْسَ بِأَقْرَبِنَا قَالَ أَمَّا إِنَّكَ إِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُكَ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْمِكَ وَقَوْمِهِ فَقَرَأْتُ خَمْسِينَ آيَةً مِنْ سُورَةِ مَرْيَمَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ كَيْفَ تَرَاهُ؟ قَالَ قَدْ أَحْسَنَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَا أَقْرَأُ شَيْئًا إِلَّا وَهُوَ يَقْرَأُهُ ثُمَّ التَفَتَ إِلَى خَبَابٍ وَ عَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ: أَلَمْ يَأْنِ لِهَذَا الْخَاتَمِ أَنْ يُلْقَى قَالَ أَمَّا إِنَّكَ لَنْ تَرَاهُ عَلَى بَعْدِ الْيَوْمِ فَالْقَاهُ رَوَاهُ عُذْرَةُ عَنْ شُعْبَةَ.

۵۴۳ باب قِصَّةِ دَوْسٍ وَ الطُّفَيْلِ بْنِ عَمْرِو الدَّوْسِيِّ.

۱۵۱۷- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرِو إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَكَتْ عَصَتْ وَ ابْتَدَأَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأْتِ بِهِمْ.

۱۵۱۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فِي الطَّرِيقِ م-

يَا لَيْلَةً مِنْ طَوْلِهَا وَعَنَائِهَا

عَلَى أَنَّهَا مِنْ دَارِ الْكُفْرِ نَحَبٌ

وَ ابْنُ غُلَامٍ لِي فِي الطَّرِيقِ فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَايَعَتُهُ فَبَيَّنَا أَنَا عِنْدَهُ إِذَا طَلَعَ الْغُلَامُ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هَذَا غُلَامُكَ فَقُلْتُ

یزید بن حدیر نے کہا کہ علقمہ تو ہم سے زیادہ اچھا پڑھنے والے نہیں ہیں، پھر بھی آپ ان سے پڑھو رہے ہیں، عبد اللہ نے جواب دیا اگر تو کہے تو میں رسول اللہ ﷺ کا وہ قول جو تیری قوم اور اس کی قوم کے بارے میں ہے تجھے بتا دوں (علقمہ کہتے ہیں کہ) میں نے سورہ مریم کی پچاس آیتیں پڑھیں، عبد اللہ نے پوچھا (اے خباب) کیا رائے ہے انہوں نے کہا کہ اچھا پڑھتا ہے، عبد اللہ نے کہا جس طرح میں پڑھتا ہوں (علقمہ) بھی اسی طرح پڑھتا ہے، پھر عبد اللہ نے خباب کی جانب جن کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی متوجہ ہو کر فرمایا کیا ابھی اس کے پھینکنے کا وقت نہیں آیا ہے؟ خباب نے کہا آج کے بعد سے آپ اسے نہ دیکھیں گے اور انگوٹھی پھینک دی، اسے غنڈہ رنے شعبہ سے روایت کیا۔

باب ۵۴۳۔ (قبیلہ) دوس اور طفیل بن عمرو دسی کے قصہ کا بیان۔

۱۵۱۷۔ ابو نعیم، سفیان، ابن ذکوان، عبد الرحمن اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ طفیل بن عمرو دسی نے آنحضرت ﷺ کے پاس آکر کہا کہ قوم دوس ہلاک ہو اس نے نافرمانی کی ہے اور اسلام سے انکار کر دیا لہذا آپ ان پر بددعا کیجئے آپ نے فرمایا اے خدا قوم دوس کو ہدایت عطا فرما اور انہیں (اسلام میں) لے آ۔

۱۵۱۸۔ محمد بن علاء، ابواسامہ، اسماعیل، قیس، حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آ رہا تھا تو میں نے راستہ میں کہا۔

اے رات باوجود درازی و مشقت کے (تیرا شکریہ)

کہ تو نے مجھے دار الکفر سے تونجات دی!

اور میرا ایک غلام راستہ میں بھاگ گیا تھا، جب میں نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آکر آپ سے بیعت کر لی تو (ایک دن) میں آپ کے پاس تھا کہ اچانک وہ غلام آگیا، تو آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے ابو ہریرہ! یہ ہے تیرا غلام، میں نے کہا اسے میں نے لوجہ اللہ آزاد کر دیا۔

هُوَ لَوَجَّهَ اللَّهُ فَأَعْتَقْتُهُ.

۵۴۴ باب قِصَّةِ وَفْدِ طَيْءٍ وَ حَدِيثِ

عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ.

۱۵۱۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَمْرِو ابْنِ
حُرَيْثٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ أَتَيْنَا عُمَرَ فِي
وَفْدٍ فَجَعَلَ يَدْعُو رَجُلًا رَجُلًا وَيُسَمِّيهِمْ
فَقُلْتُ أَمَا تَعْرِفُنِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ: بَلَى
أَسَلَّمْتَ إِذْ كَفَرُوا وَأَقْبَلْتَ إِذْ أَذْبَرُوا وَأَوْفَيْتَ
إِذْ غَدَرُوا وَ عَرَفْتَ إِذْ أَنْكَرُوا فَقَالَ عَدِيٌّ فَلَا
أَبَالِي إِذَا.

باب ۵۴۴۔ وفد بنی طے اور عدی بن حاتم کے قصہ کا بیان۔

۱۵۱۹۔ موسیٰ بن اسماعیل، ابو عوانہ، عبد المالك، عمرو بن حرث، عدی
بن حاتم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم ایک وفد
میں حضرت عمرؓ کے پاس آئے تو وہ ایک ایک آدمی کو نام لے کر بلانے
لگے میں نے کہا اے امیر منین! کیا آپ مجھے نہیں پہچانتے؟ فرمایا
کیوں نہیں جب لوگ کافر تھے تو تم اسلام لائے جب لوگ پیچھے تھے
تو تم آگے آئے جب لوگوں نے دھوکہ دیا تو تم نے وفا کی جب
لوگوں نے (حقانیت اسلام سے) انکار کیا تو تم نے پہچانا عدی نے کہا
اب مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے۔

الحمد لله ستره وان پاره ختم هوا!!!

الحمد لله که ستر هواں پاره ختم هوا!!!

اتھارہواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۵۴۵ باب حَجَّةُ الْوَدَاعِ.

۱۵۲۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ 'عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَهْلِلْ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلَّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا فَقَدِمْتُ مَعَهُ مَكَّةَ وَ أَنَا حَائِضٌ وَلَمْ أَطْفِ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِي رَأْسَكُمْ وَ امْتَشِطِي وَ أَهْلِي بِالْحَجِّ وَ دَعِي الْعُمْرَةَ فَقَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ إِلَى التَّعِيمِ فَأَعْتَمَرْتُ فَقَالَ هَذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكَ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِينَ أَهْلُوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا.

۱۵۲۱۔ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ

اتھارہواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب ۵۴۵۔ حَجَّةُ الْوَدَاعِ (۱) کا بیان۔

۱۵۲۰۔ اسماعیل بن عبد اللہ، امام مالک، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حجۃ الوداع کے لئے ہم آنحضرت ﷺ کے ہمراہ گئے اور جب احرام باندھا تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو لوگ قربانی کا جانور اپنے ہمراہ لائے ہیں وہ حج اور عمرہ دونوں کی نیت کر لیں اور اس وقت تک احرام نہ کھولیں جب تک دونوں کام پورے طور پر انجام نہ دے لیں غرض میں جب مکہ پہنچی تو حائضہ تھی اس لئے نہ تو میں نے کعبہ کا طواف کیا اور نہ صفا مروہ کی سعی کی تو میں نے رسول اکرم سے شکایت کی کہ یا رسول اللہ اب میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا سر کھول کر بالوں میں کنگھی کر لو اور حج کی نیت سے احرام باندھ لو اور عمرے کو رہنے دو چنانچہ میں نے یہی کیا پھر جب حج سے فارغ ہو چکی تو آپ نے مجھے عبدالرحمن بن ابی بکر کے ہمراہ مقام تنعیم میں بھیجا پس میں بنے وہاں سے عمرہ کا احرام باندھا آپ نے فرمایا یہ عمرہ اس کے بدلہ میں ہے جو تم نے ترک کر دیا تھا عائشہ فرماتی ہیں جن لوگوں نے عمرہ کی نیت سے احرام باندھا تھا جب وہ مکہ پہنچے تو طواف کعبہ اور صفا مروہ کی سعی کی پھر اپنا احرام اتار دیا اس کے بعد حج سے فارغ ہو کر منی سے مکہ آئے تو حج کا دوسرا طواف اور سعی کی اور جو ایسے لوگ تھے کہ انہوں نے حج و عمرہ دونوں کی نیت سے احرام باندھا تھا ان کو ایک ہی مرتبہ طواف و سعی کرنا پڑی۔

۱۵۲۱۔ عمرو بن علی، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، عطاء ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ جب عمرہ کرنے والا کعبہ کا طواف کرے تو حلال ہو جاتا ہے تو میں (ابن جریج) نے عطاء سے

(۱) اس حج کو ووداع اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں حضور نے لوگوں کو ووداع کیا اس کے بعد پھر آپ نے کوئی حج نہیں کیا، مدینہ سے آکر آپ نے صرف یہی ایک مرتبہ حج کیا، ہاں مکہ میں رہتے ہوئے آپ نے متعدد حج کیے تھے بعثت سے پہلے بھی اور بعثت کے بعد بھی (عمدۃ القاری

پوچھا کہ یہ مسئلہ ابن عباسؓ نے کہاں سے لیا تو انہوں نے کہا خدا کے اس ارشاد سے کہ ”پھر ان کا حلال ہونا بیت العتیق کے پاس ہے“ اور خود حضور اکرم ﷺ نے اپنے اصحابؓ سے حجۃ الوداع میں احرام کھول دینے کا حکم دیا، میں نے کہا یہ تو وقوف عرفہ کے بعد ہے، تو انہوں نے کہا کہ ابن عباسؓ کا یہ خیال تھا کہ عرفات میں پہنچنے سے پہلے اور بعد جب بھی طواف کرے احرام کھول سکتا ہے۔

۱۵۲۲۔ بیان، نضر، شعبہ، قیس، طارق، ابو موسیٰ اشعری سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ بطحا میں موجود تھا کہ آپ نے مجھ سے فرمایا کیا تم نے حج کا احرام باندھ لیا ہے؟ میں نے عرض کیا، جی ہاں! آپ نے فرمایا، تم نے احرام کیا کہہ کر باندھا؟ میں نے عرض کیا، لبیک باہلال کا ہلال رسول اللہ ﷺ یعنی میں بھی وہی احرام باندھتا ہوں جو آنحضرتؐ نے باندھا ہے، اس کے بعد آپ نے فرمایا کعبہ کا طواف اور صفاد مردہ کی سعی کے بعد احرام اتار ڈالنا، لہذا میں نے طواف کیا، سعی کی احرام کھولا اور پھر قبیلہ قیس کی ایک عورت سے سر کی جو کیں نکلوائیں۔

۱۵۲۳۔ ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ مجھے آنحضرت ﷺ کی زوجہ حضرت حفصہؓ نے بتایا کہ حجۃ الوداع میں حضور اکرم ﷺ نے اپنی بیویوں سے ارشاد فرمایا کہ تم سب احرام کھول ڈالو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ: آپ کیوں نہیں احرام کھولتے؟ فرمایا کہ میں نے اپنی قربانی کے جانور کے گلے میں قلادہ باندھا ہے، اور بالوں کو جمالیا ہے قربانی ہار پہنا کر ساتھ لایا ہوں، لہذا جب تک اپنا جانور ذبح نہ کر لوں میں احرام نہیں اتار سکتا۔

۱۵۲۴۔ ابوالیمان، شعبہ، زہری، محمد بن یوسف، اوزاعی، ابن شہاب، سلیمان بن یزار، حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع میں سواری پر بیٹھے ہوئے تھے اور فضل بن عباسؓ آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے کہ قبیلہ نضیم کی ایک عورت نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے باپ پر حج فرض ہو چکا ہے، مگر وہ اس قدر بوڑھا ہے کہ سواری پر بیٹھ بھی نہیں سکتا، تو کیا میں اس کی طرف سے حج

فَقُلْتُ مِنْ آيِنَ قَالَ هَذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ مِنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى ثُمَّ مَجَلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ وَ مِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَجْلُوا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ قُلْتُ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ بَعْدَ الْمُعْرِفِ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرَاهُ قَبْلَ وَبَعْدَ.

۱۵۲۲۔ حَدَّثَنِي بَيَّانٌ حَدَّثَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقًا عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ أَحَجَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ أَهَلَّكَ قُلْتُ لَبَّيْكَ بِإِهْلَالِ كَاهِلَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طُفْ بِالْبَيْتِ وَ بِالْصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ ثُمَّ جَلِّ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَ بِالْصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ وَ آتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَيْسٍ فَقُلْتُ رَأْسِي.

۱۵۲۳۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَّاضٍ حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يَجْلِلْنَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ فَمَا يَمْنَعُكَ فَقَالَ لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَسْتُ أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ هَدْيِي.

۱۵۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَشَعَمَ اسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

کر سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں! کر سکتی ہو۔

وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ أَدْرَكْتُ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِي أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ.

۱۵۲۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سُرَيْحُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ مُرْدِفٌ أَسَامَةَ عَلَى الْقُصَوَاءِ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ حَتَّى آتَاخَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ لِعُثْمَانَ إِنِّيَا بِالْمِفْتَاحِ فَجَاءَهُ بِالْمِفْتَاحِ فَفَتَحَ لَهُ الْبَابَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسَامَةُ وَبِلَالٌ وَ عُثْمَانُ ثُمَّ أَغْلَقُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَمَكَثَ نَهَارًا طَوِيلًا ثُمَّ خَرَجَ وَابْتَدَرَ النَّاسُ الدُّخُولَ فَسَبَقْتُهُمْ فَوَجَدْتُ بِلَالًا قَائِمًا مِنْ وَرَاءِ الْبَابِ فَقُلْتُ لَهُ آيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلَّى بَيْنَ ذَلِكَ الْعُمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ وَكَانَ الْبَيْتُ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ سَطْرَيْنِ صَلَّى بَيْنَ الْعُمُودَيْنِ مِنَ السَّطْرِ الْمُقَدَّمِ وَجَعَلَ بَابَ الْبَيْتِ خَلْفَ ظَهْرِهِ وَاسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الَّذِي يَسْتَقْبِلُكَ حِينَ تَلْجُ الْبَيْتَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِدَارِ قَالَ وَ نَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى وَعِنْدَ الْمَكَانِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ مَرَّةً حَمْرَاءَ.

۱۵۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَأَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُمَا أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتُ حُجَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضَتْ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۲۵۔ محمد 'سرتح' بن نعمان 'فلج' نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے سال اپنی اونٹنی قصواء (۱) پر سوار تھے اور حضرت اسامہؓ آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے، حضرت بلالؓ اور عثمانؓ بن طلحہؓ ہمراہ تھے یہاں تک کہ کعبہ کے پاس آئے اور اونٹنی کو بٹھایا (عثمان بن طلحہ) سے کبھی مانگی کعبہ کا دروازہ کھولا، تو آنحضرت ﷺ اور حضرت اسامہؓ، بلالؓ اور عثمانؓ اندر داخل ہوئے اور پھر دروازہ اندر سے بند کر لیا، بہت دیر کے بعد باہر تشریف لائے، تو بہت سے لوگ اندر داخل ہونے کے لئے بڑھے، مگر میں سب سے پہلے اندر گیا، حضرت بلالؓ کواڑ کے پاس کھڑے تھے، تو میں نے ان سے پوچھا کہ آنحضرت ﷺ نے نماز کس جگہ ادا فرمائی ہے، وہ کہنے لگے کہ یہ چھ ستون ہیں، ان میں سے پہلے جو تین ستون ہیں، ان دو کے درمیان آپؐ نے نماز پڑھی ہے، آپؐ کی پشت مبارک دروازہ کی طرف تھی اور منہ سامنے کی جو دیوار ہے اس کی طرف تھا، حضرت ابن عمرؓ کا بیان ہے کہ میں یہ معلوم کرنا بھول گیا کہ آنحضرت ﷺ نے کتنی رکعات ادا فرمائی تھیں اور جہاں آپؐ نماز پڑھ رہے تھے (اس مقام میں) کوئی سرخ پتھر تھا یا نہیں۔

۱۵۲۶۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، عروہ بن زبیر، ابو سلمہ بن عبدالرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ام المومنین حضرت صفیہؓ حجۃ الوداع کے دن حاضہ ہو گئیں، تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ان کی وجہ سے کیا ہمیں ٹھہرنا پڑے گا؟ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! وہ تو مکہ واپس آکر طواف زیارت کر چکی ہیں، آنحضرت ﷺ نے فرمایا

(۱) یہ حضور ﷺ کی اونٹنی کا نام ہے جو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے خریدی تھی اور اسی اونٹنی پر آپؐ ہجرت کے وقت تشریف فرما تھے۔

کہ پھر کیا فکر ہے ہمارے ساتھ مدینہ چلو، کیونکہ طواف وداع کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

۱۵۲۷۔ یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، عمر بن محمد، محمد بن زید، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم ایک بار حجۃ الوداع کا ذکر کر رہے تھے اور آنحضرت ﷺ ہم میں موجود تھے مگر ہم کو یہ معلوم نہیں تھا کہ حجۃ الوداع کسے کہتے ہیں، حضور اکرم ﷺ نے اللہ کی تعریف کے بعد مسج دجال کا حال بہت تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا، پھر ارشاد فرمایا کہ کوئی نبی ایسا نہیں آیا کہ جس نے اپنی امت کو مسج دجال سے نہ ڈرایا ہو، یہاں تک کہ حضرت نوح علیہ السلام اور ان کے بعد آنے والے پیغمبروں نے بھی ڈرایا، وہ ضرور نکلے گا اور تمہارے پہچاننے کے لئے یہ علامت کافی ہے کہ وہ کانا ہوگا، اور تمہارا رب کانا نہیں ہے، اس کی داہنی آنکھ کافی ہوگی اور انگوڑے کے دانے کی طرح پھولی ہوئی ہوگی۔ لہذا اچھی طرح سن لو کہ جس طرح آج اس شہر اور مہینہ میں مسلمانوں کے خون اور مال کو حرام کیا گیا ہے، اسی طرح آئندہ بھی حرام ہے، اس کے بعد آپؐ نے پوچھا کیا میں نے اللہ کے احکامات آپؐ کو پہنچا دیئے؟ سب نے یک زبان ہو کر اقرار کیا اور کہا جی ہاں! پھر آپؐ نے تین مرتبہ فرمایا اے اللہ تو گواہ رہنا، پھر فرمایا کہ دیکھو یہ افسوسناک کام مت کرنا کہ میرے بعد کافر بن جاؤ اور آپس میں ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

۱۵۲۸۔ عمرو بن خالد، زہیر، ابواسحاق سمیعی، زید بن ارقم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ایسے جہاد فرمائے اور ہجرت کے بعد صرف ایک حج کیا، جسے حجۃ الوداع کہتے ہیں اس کے بعد آپؐ نے کوئی حج نہیں کیا، ابواسحاق کا بیان ہے کہ آپؐ نے ایک حج اس وقت کیا تھا جس وقت آپؐ مکہ میں تھے۔

۱۵۲۹۔ حفص بن عمر، شعبہ، علی بن مدرک، ابی زرعہ بن عمرو بن جریر حضرت جریر بن جلی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حجۃ الوداع میں آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ سب لوگوں کو خاموش کرادو تاکہ میں جو کہوں وہ سن سکیں، اس کے بعد آپؐ نے

وَسَلَّمَ حَابِسْتَاهِیْ فَقُلْتُ إِنَّهَا قَدْ أَقَاصَتْ یَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَافَتْ بِالْبَيْتِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَتَفَرَّ. ۱۵۲۷۔ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ بِحَجَّةِ الْوَدَاعِ وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا وَ لَا نَدْرِي مَا حَجَّةُ الْوَدَاعِ فَحَمِدَ اللَّهُ وَ أَنْتَى عَلَيْهِ ثُمَّ ذَكَرَ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ فَاطْنَبَ فِي ذِكْرِهِ وَقَالَ مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ أَنْذَرَهُ نُوحٌ وَ النَّبِيُّونَ مِنْ بَعْدِهِ وَ إِنَّهُ يَخْرُجُ فِيكُمْ فَمَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ شَيْءٍ فَلَيْسَ يَخْفَى عَلَيْكُمْ أَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ عَلَى مَا يَخْفَى عَلَيْكُمْ ثَلَاثًا إِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاعْوَرٍ وَ إِنَّهُ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيَمْنَى كَانَ عَيْنَهُ عَيْنَةً طَافِيَةً إِلَّا إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَائِكُمْ وَ أَمْوَالَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ لَنَا وَ يَلِكُمْ أَوْ وَيَحْكُمُ أَنْظَرُوا لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كَقَرَارٍ يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.

۱۵۲۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ ابْنُ أَرْقَمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَ أَنَّ حَجَّ بَعْدَهَا هَاجَرَ حَجَّةً وَ أَحَدَةً لَمْ يَحْجَّ بَعْدَهَا حَجَّةَ الْوَدَاعِ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ وَ بِمَكَّةَ أُخْرَى.

۱۵۲۹۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ابْنِ عَمْرٍو بْنِ جَرِيرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِحَرِيرٍ اسْتَصْبَحَ النَّاسُ فَقَالَ

لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.

۱۵۳۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّمَانُ قَدْ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمُوتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثَةُ مَوَالِيَاتٍ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمِ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ أَيْ شَهْرٌ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ ذُو الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ الْبَلَدَةُ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَأَيُّ يَوْمٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمُ النَّحْرِ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَإِنَّ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَ أَحْسِبُهُ قَالَ وَ أَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا وَ سَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَسَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ أَلَا فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي ضَلًّا لَا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ أَلَّا لِيُبَلِّغَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُبَلِّغُهُ أَنْ يَكُونَ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْدٍ مَنْ سَمِعَهُ فَكَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا ذَكَرَهُ يَقُولُ صَدَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أَلَا هَلْ بَلَغْتُ مَرَّتَيْنِ.

فرمایا: اے لوگو! میرے بعد ایسا مت کرنا کہ اسلام سے پھر جاؤ اور کافر ہو کر آپس میں ایک دوسرے کی گردن کاٹنے لگو:

۱۵۳۰۔ محمد بن ثنی، عبد الوہاب، ایوب، محمد، ابن ابی بکر، حضرت ابو بکرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حجۃ الوداع کے دن نبی ﷺ نے خطہ میں ارشاد فرمایا: دیکھو زمانہ گھوم پھر کر پھر اسی مقام پر آگیا جہاں پیدائش آسمان و زمین کے دن تھا سال کے بارہ مہینے ہوتے ہیں، ان میں سے چار اشہر حرم ہیں، تین تو متواتر ہیں ذیقعدہ، ذی الحجہ، محرم اور چوتھا رجب کا مہینہ ہے، جو جمادی الثانیہ اور شعبان کے درمیان آتا ہے پھر آپؐ نے پوچھا کہ یہ کون سا مہینہ ہے؟ عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کو خوب معلوم ہے، آپؐ تھوڑی دیر خاموش رہے، ہم کو خیال ہوا کہ آپؐ اس مہینہ کا نام کوئی دوسرا فرمائیں گے، آپؐ نے فرمایا کیا یہ مہینہ ذی الحجہ کا نہیں ہے؟ عرض کیا جی ہاں! پھر آپؐ نے پوچھا یہ کونسا شہر ہے؟ عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کو خوب معلوم ہے، آپؐ تھوڑی دیر خاموش رہے، ہم نے خیال کیا کہ آپؐ اس شہر کا نام کوئی دوسرا فرمائیں گے، آپؐ نے فرمایا کیا اس کا نام مکہ نہیں ہے؟ عرض کیا ہاں! پھر آپؐ نے پوچھا آج دن کیا ہے؟ عرض کیا اللہ و رسولؐ کو خوب معلوم ہے، آپؐ پھر خاموش رہے، ہم کو خیال ہوا کہ شاید آپؐ کوئی دوسرا نام فرمائیں گے، آپؐ نے فرمایا کیا آج یوم النحر نہیں ہے؟ عرض کیا جی ہاں، اس کے بعد آپؐ نے فرمایا: خوب سن لو! تمہاری جانیں تمہارے مال، محمدؐ کہتے ہیں کہ میرے خیال میں ابو بکرؓ نے یہ بھی کہا تھا کہ تمہاری آبروئیں اسی طرح حرام ہیں جس طرح یہ مہینہ، شہر اور دن حرام ہیں، تم کو ایک روز اپنے رب کے پاس جانا ہے وہ تم سے تمہارے اعمال کے متعلق پوچھے گا، لہذا یہ مت کرنا کہ میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگو اور گمراہ ہو جاؤ تو پھر جو لوگ یہاں حاضر ہیں وہ اس کو دوسروں تک پہنچادیں، جو یہاں موجود نہیں ہیں، کیونکہ کبھی یہ ہوتا ہے کہ پہنچانے والے سے وہ شخص زیادہ یاد رکھتا ہے جس کو پہنچائی جائے۔ محمدؐ اس حدیث کو بیان کرتے وقت کہہ رہے تھے کہ رسولؐ خدا نے سچ فرمایا آخر میں آپؐ نے فرمایا میں نے خدا کا پیغام پہنچادیا یہ دوسرا مرتبہ فرمایا۔

۱۵۳۱۔ محمد بن یوسف، سفیان، قیس بن مسلم، حضرت طارق بن شہاب سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ کچھ یہودیوں نے اس طرح کہا کہ اگر سورہ مائدہ کی یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید کا دن بنا لیتے، حضرت عمرؓ نے دریافت کیا کہ کون سی آیت؟ یہودی نے کہا یہ آیت کہ ”آج کے دن میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی“ حضرت عمرؓ نے جواب دیا مجھے معلوم ہے جہاں یہ آیت نازل ہوئی تھی یہ عرفہ کے دن نازل ہوئی تھی جب کہ آنحضرت ﷺ عرفات میں تشریف فرما تھے۔

۱۵۳۲۔ عبد اللہ بن مسلمہ، امام مالک، ابوالاسود، محمد بن عبد الرحمن، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول خدا ﷺ کے ساتھ حجتہ الوداع کے لئے نکلے تو کچھ لوگوں نے عمرؓ کی نیت کی تھی کچھ نے حج کی اور کچھ نے دونوں کی اور رسول خدا ﷺ نے حج کی نیت فرمائی تھی تو جس نے صرف حج کی یا حج و عمرہ دونوں کی نیت کی تھی، تو وہ احرام باندھے رہے جب تک کہ ذی الحجہ کی دس تاریخ نہیں آگئی (یعنی قربانی کے دن)۔

۱۵۳۳۔ عبد اللہ بن یوسف، امام مالک سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس حدیث کو اس طرح بیان کیا کہ ہم حجتہ الوداع میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے۔

۱۵۳۴۔ اسماعیل بن ابی اسحاق، امام مالک نے مجھ سے بھی ایسی ہی حدیث بیان کی جو اوپر گزری ہے۔

۱۵۳۵۔ احمد بن یونس، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، عامر بن سعد، سعد بن ابی وقاص سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں حجتہ الوداع میں مرض میں مبتلا ہو کر موت کے قریب پہنچ گیا، رسول اللہ ﷺ میری عیادت کیلئے تشریف لائے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں کہ میں کتنا سخت بیمار ہو گیا ہوں اور بچنے کی کوئی امید نہیں ہے، اور میں بہت مال رکھتا ہوں، اور صرف ایک بیٹی ہے اور کوئی میرا وارث نہیں ہے، کیا میں دو تہائی مال صدقہ کر سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا نہیں، میں نے عرض کیا کہ اچھا آدھا

۱۵۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَنَسًا مِنَ الْيَهُودِ قَالُوا لَوُنَزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِينَا لَاتَّخَذْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا فَقَالَ عُمَرُ آيَةُ أَيَّةٍ فَقَالُوا الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاتَّمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَحَى مَكَانٍ أُنْزِلَتْ أُنْزِلَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ.

۱۵۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَ بِحَجَّةٍ وَ مِنَّا مَنْ أَهَلَ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَأَهَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَأَمَّا مَنْ أَهَلَ بِالْحَجِّ أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحْلُلُوا حَتَّى يَوْمَ النَّحْرِ.

۱۵۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَقَالَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

۱۵۳۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ مِثْلَهُ.

۱۵۳۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَلَغَ بِي مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرَى وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا بَرٍّ لِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي وَاحِدَةٌ أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلَاثِي مَالِي قَالَ لَا قُلْتُ أَفَأَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهِ قَالَ لَا قُلْتُ

فَالْتُلْكَ قَالَ وَالتَّلْكَ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَذَرُ وَرَتَّلَكَ
أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ
النَّاسَ وَلَسْتُ تَنْفِقُ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ
إِلَّا أَجَرْتَ بِهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَجْعَلَهَا فِي فِي
أَمْرَانِكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْلَفُ بَعْدَ
أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخْلَفَ فَتَعْمَلْ عَمَلًا
تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَزْدَدَتْ بِهِ دَرَجَةً وَرَفْعَةً
وَلَعَلَّكَ تُخْلَفُ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَ
يُضْرِبَكَ آخَرُونَ اللَّهُمَّ امْضُ لِأَصْحَابِي
هِجْرَتَهُمْ وَلَا تُزِدْهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَكِنِ
الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ رَأَى لَهُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُوقَى بِمَكَّةَ.

۱۵۳۶- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو
ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
خَلَقَ رَأْسَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

۱۵۳۷- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَرِيرٍ عَنْ مُوسَى
بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَخْبَرَهُ بْنُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ
وَأَنَاسَ مِّنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ.

۱۵۳۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ
عَنْ ابْنِ شَهَابٍ وَ قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ
عَنْ ابْنِ شَهَابٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ أَقْبَلَ يَسِيرُ
عَلَى جِمَارٍ وَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

کر سکتا ہوں؟ آپ نے منع فرمایا، میں نے عرض کیا اچھا تیسرا حصہ
آپ نے فرمایا ہاں دے سکتے ہو، مگر اپنے وارثوں کو محتاج چھوڑنے
سے مالدار چھوڑنا اچھا ہے، نہیں تو وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ
پھیلائیں گے حقیقت یہ ہے کہ تم جو کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے
اس کا ثواب ملے گا، حتیٰ کہ اس لقمہ کا بھی جو تم اپنی بیوی کو کھلاؤ گے
پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں اپنے ساتھیوں سے بچھڑ
جاؤں گا، اور وہ آپ کے ساتھ مدینہ چلے جائیں گے، آپ نے فرمایا
اور اگر رہ بھی گئے تو اللہ کی مرضی پر چلو گے، تو مرتبہ بڑھے گا اور کوئی
تعجب نہیں کہ تم زیادہ دن زندہ رہو، اور تمہاری وجہ سے لوگوں کو
فائدہ پہنچے اور کافروں کو نقصان اے اللہ! میرے اصحاب کی ہجرت کو
پورا کر دے اور ان کو پیچھے مت پھیرنا، البتہ سعد بن خولہ مکہ میں
انتقال کر گئے (۱) جس کا آنحضرت ﷺ کو بہت صدمہ ہوا۔

۱۵۳۶- ابراہیم بن منذر، ابو ضمیر، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان
کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں تمام ارکان ادا کرنے کے
بعد اپنا سر منڈوا دیا تھا۔

۱۵۳۷- عبید اللہ بن سعید، محمد بن بکر، ابن جریج، موسیٰ بن عقبہ،
نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے
بیان کیا کہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ اور بعض صحابہ نے بال
منڈوائے اور کسی نے صرف کتروائے تھے۔

۱۵۳۸- یحییٰ بن قزعة، امام مالک، ابن شہاب، عیث، یونس، ابن شہاب
عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے
روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں ایک گدھے پر بیٹھا ہوا
آ رہا تھا اور رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر مٹی میں نماز پڑھا
رہے تھے، ابھی تھوڑی سی جماعت کے سامنے سے میرا گدھا گزرا تھا

(۱) حضرت سعد بن خولہ بدری صحابی ہیں، انہوں نے مدینہ کی طرف ہجرت بھی کی تھی حجۃ الوداع کے موقع پر ان کی تمنا یہ تھی کہ مکہ میں
موت نہ آئے، اس لیے کہ یہ اللہ کیلئے مکہ سے ہجرت کر چکے تھے تو اب انہیں یہ بات پسند نہ تھی کہ جس شہر کو اللہ تعالیٰ کیلئے چھوڑا تھا اس
میں موت آئے، لیکن انکی تمنا پوری نہیں ہوئی اور مکہ ہی میں فوت ہو گئے، چونکہ انکی تمنا پوری نہیں ہوئی تھی اس لیے حضور کو ان پر رحم آیا
اور موت پر صدمہ ہوا۔

کہ میں نیچے اتر کر نماز میں شامل ہو گیا۔

۱۵۳۹۔ مسدد یحییٰ، ہشام بن عروہ، اپنے والد عبد اللہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں سن رہا تھا کہ کسی نے اسامہ بن زید سے پوچھا کہ حجتہ الوداع میں حضور اکرم ﷺ اپنی سواری کس طرح چلاتے تھے انہوں نے کہا، درمیانی چال سے اگر جگہ کشادہ ہوتی تو تیز بھی چلاتے تھے۔

۱۵۴۰۔ عبد اللہ بن مسلمہ، امام مالک، یحییٰ بن سعید، عدی بن ثابت عبد اللہ بن یزید، خطمی، حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حجتہ الوداع میں آنحضرت ﷺ کی اقتداء میں نماز مغرب و عشاء ایک ساتھ ادا کی ہے۔

باب ۵۴۶۔ جنگ تبوک (۱) کا بیان اور اسے غزوہ عسرة بھی کہتے ہیں۔

۱۵۴۱۔ محمد بن علاء، ابو اسامہ، برید بن عبد اللہ، اپنے دادا ابو بردہ سے، وہ اپنے والد حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میرے ساتھیوں نے جنگ تبوک کے موقع پر مجھے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بھیجا تاکہ میں ان سے سواری طلب کروں، میں نے آکر خدمت مبارک میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے میرے ساتھیوں نے آپ کے پاس بھیجا ہے، تاکہ میں آپ سے سواری طلب کروں، آپ نے فرمایا، خدا کی قسم! میں تمہیں کوئی سواری نہ دوں گا، اور آپ اس وقت غصہ میں تھے، میں اس حالت کو سمجھا نہیں، میں افسوس کرتا ہوں واپس آیا اور اپنے ساتھیوں سے حال بیان کر دیا، مجھے ایک غم تو یہ تھا کہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں سواری نہیں دی اور دوسرا یہ رنج تھا کہ کہیں نبی ﷺ مجھ سے خفا نہ ہو جائیں میں اپنے ساتھیوں کے پاس واپس آیا اور جو کچھ نبی ﷺ نے کہا تھا اس کی انہیں اطلاع دی،

وَسَلَّمَ فَأَتَمَّ بَيْنِي فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَسَارَ الْجَمَارُ بَيْنَ يَدَيَّ بَعْضُ الصَّفِّ ثُمَّ نَزَلَ عَنْهُ فَصَفَّ مَعَ النَّاسِ.

۱۵۳۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سُئِلَ أَسَامَةُ وَأَنَا شَاهِدٌ عَنْ سِيرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ فَقَالَ الْعَنْقُ فَإِذَا وَجَدَ فَجَوْهَةً نَصَّ.

۱۵۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطَمِيِّ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا.

۵۴۶ باب غَزْوَةُ تَبُوكَ وَهِيَ غَزْوَةُ الْعُسْرَةِ.

۱۵۴۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَرْسَلَنِي أَصْحَابِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ الْحُمْلَانَ لَهُمْ إِذْ هُمْ مَعَهُ فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ وَهِيَ غَزْوَةُ تَبُوكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنْ أَصْحَابِي أَرْسَلُونِي إِلَيْكَ لِتَحْمِلَهُمْ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ وَآفَقْتُهُ وَهُوَ غَضَبَانُ وَلَا أَشْعَرُ وَرَجَعْتُ مَزِينًا مِنْ مَنَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ مَخَافَةِ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ عَلَى فَرَجَعْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَأَخْبَرْتُهُمُ الَّذِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا

(۱) یہ غزوہ ۹ھ میں پیش آیا یہ وہ آخری غزوہ ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شرکت فرمائی۔

تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ حضرت بلالؓ پکارتے ہوئے آئے میں نے جواب دیا، وہ کہنے لگے، چلو آنحضرت ﷺ تم کو بلاتے ہیں، میں حاضر ہوا، تو آپؐ نے فرمایا، یہ اونٹ کے جوڑے (۲ اونٹ) لے جاؤ، اور اپنے ساتھیوں سے کہنا کہ یہ اونٹ، اللہ یا یہ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے تم کو سواری کے واسطے دیئے ہیں، انھیں کام میں لاؤ، میں اونٹ لے کر ساتھیوں کے پاس آیا اور کہا کہ یہ اونٹ آنحضرت ﷺ نے تمہیں سواری کے واسطے عنایت فرمائے ہیں، مگر میں تمہیں ان لوگوں کے پاس لے چلوں گا جنہوں نے پہلی بار نبی ﷺ کا منع فرمانا سنا ہے، کیونکہ شاید تم مجھے جھوٹا خیال کرو اور یہ سمجھو کہ آنحضرت ﷺ نے ایسا نہیں فرمایا۔ ساتھیوں نے کہا، نہیں ہم تم کو سچا جانتے ہیں، پھر بھی اگر تم کہتے ہو تو ہم چلیں گے، آخر ایک آدمی میرے ساتھ وہاں آیا، جہاں انکار کو سننے والے موجود تھے، انہوں نے میری تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ واقعی رسول اللہ ﷺ نے پہلے منع فرمادیا تھا۔

۱۵۴۲۔ مسدو، یحییٰ، شعبہ، حکم، مصعب بن سعد، سعد بن ابی وقاص سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب تبوک کے لئے روانہ ہونے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گھر میں اپنا قائم مقام مقرر فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو بچوں اور عورتوں میں چھوڑ رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا علیؓ تم کو خوش ہونا چاہئے کہ میرے نزدیک تمہارا مرتبہ یہ ہے، جیسے حضرت موسیٰ کے نزدیک ہارون کا، مگر یہ کہ میرے بعد اب کوئی نبی نہیں آئے گا، ابوداؤد طیالسی نے اسے اس طرح روایت کیا کہ شعبہ نے حکم سے اور حکم نے مصعب سے سنا۔

۱۵۴۳۔ عبید اللہ بن سعید، محمد بن بکر، ابن جریج، عطاء سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ صفوان کہتے تھے کہ میرے والد یحییٰ بن امیہ بیان کرتے تھے کہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ جنگ

سُوَيْعَةَ إِذْ سَمِعْتُ بِلَالًا يُنَادِي أَيُّ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ فَاجْتَبَنَهُ فَقَالَ أَجَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوكَ فَلَمَّا آتَيْتَهُ قَالَ خُذْ هَذَيْنِ الْقَرَيْنَيْنِ وَ هَذَيْنِ الْقَرَيْنَيْنِ لِسِتَّةِ أَبْعَرَةٍ ابْتِاعَهُنَّ حَبِيبُذٌ مِّنْ سَعْدٍ فَأَنْطَلَقُوا بِهِنَّ إِلَى أَصْحَابِكَ فَقُلْ إِنَّ اللَّهَ أَوْ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلَى هَؤُلَاءِ فَارْكَبُوهُنَّ فَأَنْطَلَقْتُ إِلَيْهِنَّ بِهِنَّ فَقُلْتُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلَى هَؤُلَاءِ وَلَكِنِّي وَاللَّهِ لَا أَدْعُكُمْ حَتَّى يَنْطَلِقَ مَعِيَ بَعْضُكُمْ إِلَى مَنْ سَمِعَ مَقَالَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْظُرُوا إِنِّي حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا لَمْ يَقُلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا لِي إِنَّكَ عِنْدَنَا لَمُصَدِّقٌ وَ لَنْفَعَلَنَّ مَا أَجَبْتَ فَأَنْطَلَقَ أَبُو مُوسَى بِنَفَرٍ مِنْهُمْ حَتَّى آتَوْا الَّذِينَ سَمِعُوا قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَعَهُ إِيَّاهُمْ ثُمَّ إِعْطَاءَهُمْ هُمْ بَعْدَ فَحَدَّثُوهُمْ بِمِثْلِ مَا حَدَّثْتُهُمْ بِهِ أَبُو مُوسَى.

۱۵۴۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى تَبُوكَ وَاسْتَحْلَفَ عَلِيًّا فَقَالَ أَتُخَلِّفُنِي فِي الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ قَالَ لَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِي وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ مُصْعَبًا.

۱۵۴۳۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يُخْبِرُ قَالَ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنُ

تبوک میں حاضر تھا، یعنی کہتے ہیں کہ میں اپنے تمام عملوں میں سے اس عمل پر زیادہ اعتماد کرتا ہوں، عطاء نے کہا کہ صفوان نے مجھے بتایا کہ یعلیٰ نے ایک شخص کو ملازم رکھا وہ ایک شخص سے لڑا اور پھر دونوں نے ایک دوسرے کے ہاتھ کو دانتوں سے کاٹا اور گوشت منہ میں بھر لیا، جسے بڑی دقت سے چھڑایا گیا، مگر کاٹنے والے کا دانت نکل پڑا، پھر یہ دونوں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آئے، مگر آپ نے دانت والے کو کوئی دیت نہیں دلائی، عطاء کا بیان ہے کہ صفوان نے اس کاٹنے والے کا نام تو بتایا تھا، مگر میرے ذہن سے اتر گیا اور شاید صفوان نے یہ بھی کہا تھا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا وہ اپنا ہاتھ تمہارے منہ میں دے دیتا جو تم اونٹ کی طرح چبا ڈالتے۔

باب ۵۴۷۔ غزوہ تبوک میں پیچھے رہ جانے والے تین اشخاص کی معافی کا بیان، کعب بن مالک کی حدیث اور اللہ تعالیٰ کا فرمانا ”اور ان تین آدمیوں پر جو پیچھے رہ گئے۔“

۱۵۴۴۔ یحییٰ بن کبیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عبدالرحمن بن عبد اللہ، اپنے والد عبد اللہ بن کعب سے جو اپنے والد کو ناپسند ہو جانے کی وجہ سے پکڑ کر چلایا کرتے تھے، روایت کرتے ہیں کہ میں نے کعب بن مالک سے سنا، انہوں نے کہا کہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ تمام لڑائیوں میں حاضر رہا۔ مگر تبوک اور بدر میں پیچھے رہ گیا، مگر بدر میں پیچھے رہنے والوں پر اللہ تعالیٰ کا عتاب نہیں ہوا، جنگ بدر میں آنحضرت ﷺ کی غرض یہ تھی کہ قافلہ قریش کا تعاقب کیا جائے۔ دشمنوں کو اللہ تعالیٰ نے اچانک حائل کر دیا، اور جنگ ہو گئی، میں لیلۃ العقبہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے اسلام پر قائم رہنے کا عہد لیا اور مجھے تو لیلۃ العقبہ جنگ بدر کے مقابلہ میں عزیز ہے، اگرچہ جنگ بدر کو لوگوں میں زیادہ شہرت اور فضیلت حاصل ہے، اور جنگ تبوک میں شریک نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس سے قبل کبھی میرے پاس دو سواریاں جمع نہیں ہوئی تھیں، مگر اس غزوہ کے وقت میں دو سواریوں کا مالک بن گیا، اس کے علاوہ آنحضرت ﷺ کا یہ دستور تھا کہ جب

أُمِّيَّةٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُسْرَةَ قَالَ كَانَ يَعْلَى يَقُولُ تِلْكَ الْغَزْوَةُ أَوْثَقُ أَعْمَالِي عِنْدِي قَالَ عَطَاءٌ فَقَالَ صَفْوَانُ قَالَ يَعْلَى فَكَانَ لِي أَجِيرٌ فَقَاتَلَ إِنْسَانًا فَعَضَّ أَحَدَهُمَا يَدَ الْأُخْرَى قَالَ عَطَاءٌ فَلَقَدْ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ أَنَّهُمَا عَضَّ الْأُخْرَى فَنَسِيْتُهُ قَالَ فَانْتَرَعَ الْمَعْصُومُ يَدَهُ مِنْ فِي الْعَاضِ فَانْتَرَعَ إِحْدَى ثِيْبَيْهِ فَاتَّيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَتْ بَيْنَهُمَا عَطَاءٌ وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفِيدَ يَدَهُ فِي فَيْكِ تَقْضِيهَا كَانَهَا فِي فَيْ فُحِلَ يَقْضِيهَا.

۵۴۷ باب حَدِيثِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَقَوْلِ اللَّهِ غَزَوْا جَلَّ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا.

۱۵۴۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ قِصَّةِ تَبُوكَ قَالَ كَعْبٌ لَمْ أَتَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ تَخَلَّفْتُ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ وَلَمْ يُعَاتِبْ أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهَا إِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ عِيرَ قُرَيْشٍ حَتَّى جَمَعَ اللَّهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِينَ تَوَافَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَا أَحْبَبُ إِلَيَّ بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَإِنْ

كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا كَانَ مِنْ خَبَرِي أَنِّي لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرَحِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَاللَّهُ مَا اجْتَمَعَتْ عِنْدِي قَبْلَهُ رَاجِلَتَانِ قَطُّ حَتَّى جَمَعْتُهُمَا فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرَى بِغَيْرِهَا حَتَّى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ غَزَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَهْفَرًا بَعِيدًا وَمَقَارًا وَعَدًّا وَكَثِيرًا فَحَلَّى لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ لِيَتَاهَبُوا أَهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِي يُرِيدُ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرٌ وَلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابٌ حَافِظٌ يُرِيدُ الدِّيُونَ قَالَ كُتِبَ فَمَارَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَتَغَيَّبَ إِلَّا ظَنَّ أَنْ سَيُخْفَى لَهُ مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ وَخَى اللَّهُ وَغَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِينَ طَابَتِ الثَّمَارُ وَالظَّلَالُ وَتَجَهَّزَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ فَطَفِئَتْ أَغْدُو لِكَيْ اتَّجَهَّزَ مَعَهُمْ فَارْجِعُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا فَأَقُولُ فِي نَفْسِي أَنَا قَادِرٌ عَلَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ يَتَمَادَى بَنِي حَتَّى اشْتَدَّ بِالنَّاسِ الْحَدُّ فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَلَمْ أَقْضِ مِنْ جَهَازِي شَيْئًا فَقُلْتُ اتَّجَهَّزْ بَعْدَهُ يَوْمٌ أَوْ يَوْمَيْنِ ثُمَّ الْحَقُّهُمْ فَعَدَوْتُ بَعْدَ أَنْ فَصَلُوا لِاتَّجَهَّزَ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا ثُمَّ عَدَوْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ بَنِي حَتَّى أَسْرَعُوا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ وَهَمَمْتُ أَنْ أَرْجُلَ فَأَدْرَكْتُهُمْ وَلَيْتَنِي فَعَلْتُ فَلَمْ يَقْدِرْ لِي ذَلِكَ فَكُنْتُ إِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہیں جنگ کا خیال کرتے، تو صاف صاف پتہ نشان اور جگہ نہیں بتاتے تھے، بلکہ کچھ گول مول الفاظ میں ظاہر کرتے تھے تاکہ کوئی دوسرا مقام سمجھتا رہے، غرض جب لڑائی کا وقت آیا تو گرمی بہت شدید تھی، راستہ طویل اور بے آب و گیاہ تھا، دشمن کی تعداد زیادہ تھی، لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو پورے طور پر آگاہ کر دیا کہ ہم تبوک جا رہے ہیں تاکہ تیاری کر لیں اس وقت آنحضرت ﷺ کے ساتھ کثیر تعداد میں مسلمان موجود تھے، مگر کوئی ایسی کتاب وغیرہ نہیں تھی کہ اس میں سب کے نام لکھے ہوئے ہوں، کعب کہتے ہیں کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں تھا کہ جو اس لڑائی میں شریک ہو نا نہ چاہتا ہو، مگر ساتھ ہی یہ خیال بھی کرتے تھے کہ کسی کی غیر حاضری آنحضرت ﷺ کو اس وقت تک معلوم نہیں ہو سکتی، جب تک کہ وحی نہ آئے، غرض آنحضرت ﷺ نے لڑائی کی تیاریاں شروع کر دیں اور یہ وقت تھا جب کہ میوہ پک رہا تھا اور سایہ میں بیٹھنا اچھا معلوم ہوتا تھا، سب تیاریاں کر رہے تھے مگر میں ہر صبح کو یہی سوچتا تھا کہ میں تیاری کر لوں گا، کیا جلدی ہے، میں تو ہر وقت تیاری کر سکتا ہوں، اسی طرح دن گزرتے رہے، ایک روز صبح کو آنحضرت ﷺ روانہ ہو گئے، میں نے سوچا ان کو جانے دو اور میں دو، ایک دن میں تیاری کر کے راستہ میں ان سے شامل ہو جاؤں گا، غرض دوسری صبح کو میں نے تیاری کرنی چاہی مگر نہ ہو سکی اور میں یوں ہی رہ گیا، تیسرے روز بھی یہی ہوا اور پھر میرا برابر یہی حال ہوتا رہا، اب سب لوگ بہت دور نکل چکے تھے، میں نے کئی مرتبہ قصد کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر مل جاؤں مگر تقدیر میں نہ تھا کاش! ایسا کر لیتا، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چلے جانے کے بعد میں جب مدینہ میں چلا پھرتا تو مجھ کو یا تو منافق نظر آتے یا وہ نظر آتے جو کمزور ضعیف اور بیمار تھے، مجھے بہت افسوس ہوتا تھا آنحضرت ﷺ نے راستہ میں مجھے کہیں بھی یاد نہیں کیا، البتہ تبوک پہنچ کر جب سب لوگوں میں تشریف فرما ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کعب بن مالک کہاں ہیں؟ بنی سلمہ کے ایک آدمی عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ تو اپنے حسن و جمال پر ناز کرنے کی وجہ سے رہ گئے ہیں، تو معاذ رضی اللہ عنہ نے

کہا کہ تم نے اچھی بات نہیں کی۔ خدا کی قسم اے اللہ کے رسول! ہم تو انہیں اچھا آدمی جانتے ہیں، آنحضرت ﷺ یہ سن کر خاموش ہو رہے، کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب مجھے یہ معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ واپس آرہے ہیں، تو میں سوچنے لگا کہ کوئی ایسا حیلہ بہانہ ہاتھ آجائے، جو آنحضرت ﷺ کے غصہ سے مجھے بچا سکے، پھر میں اپنے گھر کے سمجھدار لوگوں سے مشورہ کرنے لگا کہ اس سلسلہ میں کچھ تم بھی سوچو، مگر جب یہ بات معلوم ہوئی کہ آنحضرت ﷺ مدینہ کے بالکل قریب آگئے ہیں، تو میرے دل سے اس حیلہ کا خیال دور ہو گیا، اور میں نے یقین کر لیا کہ جھوٹ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غصہ سے نہیں بچا سکے گا، صبح کو آنحضرت ﷺ مدینہ تشریف لے آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ یہ تھا کہ جب سفر سے واپس آتے تو پہلے مسجد میں جاتے اور دو رکعت نفل ادا فرماتے، اب جو لوگ پیچھے رہ گئے تھے، انہوں نے آنا شروع کیا اور اپنے اپنے عذر بیان کرنے لگے اور قسمیں کھانے لگے، یہ لوگ اسی (۸۰) تھے یا کچھ اس سے کچھ زیادہ، آنحضرت ﷺ نے ان سے ان کے عذر قبول کر لئے اور ان سے دوبارہ بیعت لی اور ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائی اور ان کے دلوں کے خیالات کو خدا کے حوالے کر دیا، کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں بھی آیا السلام علیکم کیا، آپ نے ایسی مسکراہٹ سے جس میں غصہ بھی جھلک رہا تھا جواب دیا، اور فرمایا 'اؤ' میں سامنے جا کر بیٹھ گیا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا، کعب تم کیوں پیچھے رہ گئے تھے؟ حالانکہ تم نے تو سواری کا بھی انتظام کر لیا تھا، میں نے عرض کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا درست ہے، میں اگر کسی اور کے سامنے ہوتا تو ممکن تھا کہ اس سے بہانہ وغیرہ کر کے چھوٹ جاتا، کیونکہ میں بول بھی خوب سکتا ہوں، مگر خدا گواہ ہے کہ میں جانتا ہوں کہ اگر آج میں نے جھوٹ بول کر آپ کو راضی کر لیا تو کل اللہ تعالیٰ آپ کو مجھ سے ناراض کر دیگا، اس لئے میں سچ ہی بولوں گا، چاہے آپ میرے اوپر غصہ ہی کیوں نہ فرمائیں، آئندہ کو تو خدا کی مغفرت اور بخشش کی امید رہے گی، خدا کی قسم میں قصور وار ہوں، حالانکہ مال و دولت میں کوئی بھی میرے برابر نہیں ہے، مگر میں یہ سب کچھ ہوتے ہوئے

وَسَلَّمَ فَطُفْتُ فِيهِمْ أَحَزَنِي إِنْ لَا أَرَى إِلَّا رَجُلًا مَّغْمُوصًا عَلَيْهِ النَّفَاقُ أَوْ رَجُلًا مِّمَّنْ عَذَرَ اللَّهُ مِنَ الضُّعَفَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَلَغَ تَبُوكَ فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ يَتَبُوكُ مَا فَعَلَ كَعْبُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَبَسَهُ بُرْدَاهُ وَنَظَرَهُ فِي عِطْفِهِ فَقَالَ مُعَاذُ ابْنِ جَبَلٍ بَيْسَ مَا قُلْتَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ فَلَمَّا بَلَغْنِي أَنَّهُ تَوَجَّهَ فَأَفْلَا حَضَرَنِي هَمِي وَطَفِيفْتُ أَتَذَكَّرُ الْكَذِبَ وَأَقُولُ بِمَاذَا أَخْرَجَ مِنْ سَخَطِهِ عَذَا وَاسْتَعْنْتُ عَلَى ذَلِكَ بِكُلِّ ذِي رَأْيٍ مِنْ أَهْلِي فَلَمَّا قِيلَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَظَلَّ قَادِمًا زَاغَ عَنِّي الْبَاطِلُ وَعَرَفْتُ أَنِّي لَنْ أَخْرَجَ مِنْهُ أَبَدًا بِشَيْءٍ فِيهِ كَذِبٌ فَاجْتَمَعْتُ صِدْقُهُ وَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَيَرْكَعُ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ ذَلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَّفُونَ فَطَفِقُوا يَعْذِرُونَ إِلَيْهِ وَيَحْلِفُونَ لَهُ وَكَانُوا بِضَعَةِ وَتَمَانِينَ رَجُلًا فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَانِيَتَهُمْ وَبَا يَعْهُمْ وَاسْتَعْفَرَ لَهُمْ وَوَكَّلَ سَرَائِرَهُمْ إِلَى اللَّهِ فَجَنَّتُهُ فَلَمَّا سَلِمْتُ عَلَيْهِ تَبَسَّمَ تَبَسُّمُ الْمَغْضَبِ ثُمَّ قَالَ تَعَالَ فَجَنْتُ أَمِشِي حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي مَا خَلَّفَكَ أَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ فَقُلْتُ بَلَى إِيَّيْ وَاللَّهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ أَنَّ سَاخِرُجَ مِنْ سَخَطِهِ يَعْذِرُ وَقَدْ أُعْطِيتُ جَدَلًا وَلَكِنِّي وَاللَّهِ لَقَدْ

عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ تَرْضَى بِهِ عَنِّي لَيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يُسْحَطَكَ عَلَى وَلَّيْنِ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيهِ إِنِّي لَأَرْجُو فِيهِ عَفْوَ اللَّهِ لَا وَاللَّهِ مَا كَانَ لِي مِنْ عُذْرٍ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا هَذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمُ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِيكَ فَقُمْتُ وَتَارَ رَجُلًا مِنْ بَنِي سَلَمَةَ فَاتَّبَعُونِي فَقَالُوا لِي وَاللَّهِ مَا عَلِمْنَاكَ كُنْتَ أَذْ نَبَتْ ذَنْبًا قَبْلَ هَذَا وَلَقَدْ عَجَزْتَ أَنْ لَا تَكُونَ أَعْتَدْتَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا أَعْتَدَ إِلَيْهِ الْمُتَخَلِّفُونَ قَدْ كَانَ كَافِيكَ ذَنْبَكَ اسْتَغْفَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ فَوَاللَّهِ مَا زَا لَوْ يُؤَيِّنُونِي حَتَّى أَرَدْتُ أَنْ أَرْجِعَ فَأَكْذَبَ نَفْسِي ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ هَلْ لَقِيتُ هَذَا مَعِيَ أَحَدٌ قَالُوا نَعَمْ رَجُلَانِ قَالَا مِثْلَ مَا قُلْتَ فَقِيلَ لَهُمَا مِثْلَ مَا قِيلَ لَكَ فَقُلْتُ مَنْ هُمَا قَالُوا مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيعِ الْعُمَرَوِيُّ وَهِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ فَذَكَرُوا لِي رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا فِيهِمَا أَسُوءَ فَمَضَيْتُ حِينَ ذَكَرُوهُمَا لِي وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا إِلَيْهَا الثَّلَاثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ فَاجْتَنَبْنَا النَّاسَ وَتَغَيَّرُوا لَنَا حَتَّى تَنَكَّرْتُ فِي نَفْسِي الْأَرْضُ فَمَا هِيَ الَّتِي أَعْرِفُ فَلَبِثْنَا عَلَى ذَلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً فَأَمَّا صَاحِبَايَ فَاسْتَكْنَا وَقَعَدَا فِي بُيُوتِهِمَا يَبْكِيَانِ وَأَمَّا أَنَا فَكُنْتُ أَشَبَّ الْقَوْمِ وَأَجْلَدَهُمْ فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأَشْهَدُ الصَّلَاةَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ وَأَطُوفُ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ وَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بھی شریک نہ ہو سکا، آنحضرت ﷺ نے یہ سن کر فرمایا کہ کعب نے صحیح بات بیان کر دی، اچھا جاؤ اور خدا کے حکم کا اپنے حق میں انتظار کرو، غرض میں اٹھ کر چلا، تو نبی سلمہ کے آدمی بھی میرے ساتھ ہو لئے اور کہنے لگے کہ ہم نے تو اب تک تمہارا کوئی گناہ نہیں دیکھا ہے، تم نے بھی دوسرے لوگوں کی طرح آنحضرت ﷺ کے سامنے کوئی بہانہ پیش کر دیا ہوتا، حضور کی دعاء مغفرت کے لئے کافی ہوتی، وہ برابر مجھے یہی سمجھاتے رہے، یہاں تک کہ میرے دل میں یہ خیال آنے لگا کہ واپس آنحضرت ﷺ کے پاس جاؤں اور پہلے والی بات کو غلط ثابت کر کے کوئی بہانہ پیش کر دوں، پھر میں نے ان سے پوچھا کہ کیا کوئی اور بھی ہے؟ جس نے میری طرح اپنے گناہ کا اعتراف کیا ہے، انہوں نے کہا ہاں دو آدمی اور بھی ہیں، جنہوں نے اقرار کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے بھی وہی فرمایا ہے جو کہ تم سے ارشاد کیا ہے، میں نے ان کے نام پوچھے، تو کہا ایک مرارہ بن ربیع عمروی، دوسرے ہلال بن امیہ واقفی، یہ دونوں نیک آدمی تھے، اور جنگ بدر میں شریک ہو چکے تھے، مجھے ان سے ملنا اچھا معلوم ہوتا تھا، غرض ان دو آدمیوں کا نام سن کر مجھے اطمینان ہو گیا اور میں چل دیا، رسول اللہ ﷺ نے تمام مسلمانوں کو منع فرمادیا تھا کہ ان تین آدمیوں سے کوئی کلام نہ کرے، مگر دوسرے رہ جانے والے اور جھوٹے بہانے کرنے والوں کے لئے یہ حکم نہیں دیا تھا، آخر لوگوں نے ہم سے الگ رہنا شروع کر دیا اور ہم ایسے ہو گئے جیسے ہمیں کوئی جانتا ہی نہیں ہے، گویا آسمان وزمین بدل گئے ہیں، غرض پچاس راتیں اسی حال میں گزر گئیں، میرے دونوں ساتھی تو گھر میں بیٹھ گئے، مگر میں ہمت والا تھا نکلتا رہا، نماز جماعت میں شریک ہوتا، بازار وغیرہ جاتا، مگر کوئی بات نہیں کرتا تھا، میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بھی آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مصلے پر رونق افروز ہوتے، میں سلام کرتا اور مجھے ایسا شبہ ہوتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونٹ ہل رہے ہیں، شاید سلام کا جواب دے رہے ہیں، پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہی نماز پڑھنے لگا، مگر آنکھ چرا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی دیکھتا رہتا، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے رہتے ہیں، چنانچہ میں جب نماز میں ہوتا تو آپ صلی اللہ

فَاسْلِمُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي مَحَلِّسِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ
فَأَقُولُ فِي نَفْسِي هَلْ حَرَكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ
عَلَيَّ أَمْ لَا ثُمَّ أَصْلَى قَرِيْبًا مِنْهُ فَاسَارَفُهُ
النَّظْرَ فَإِذَا أَقْبَلْتُ عَلَى صَلَاتِي أَقْبَلَ إِلَيَّ وَإِذَا
الْتَفْتُ نَحْوَهُ أَعْرَضَ عَنِّي حَتَّى إِذَا طَالَ عَلَى
ذَلِكَ مِنْ حَقْوَةِ النَّاسِ مَشَيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ
جِدَا رَحَائِطَ أَبِي قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّي وَأَحَبُّ
النَّاسِ إِلَيَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللَّهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ
السَّلَامَ فَقُلْتُ يَا أَبَا قَتَادَةَ أَتَشُدُّكَ بِاللَّهِ هَلْ
تَعْلَمُنِي أَجِبُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَسَكَتَ فَعُدْتُ لَهُ
فَنَشَدْتُهُ فَسَكَتَ فَعُدْتُ لَهُ فَنَشَدْتُهُ فَقَالَ اللَّهُ
وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَفَاضَتْ عَيْنَايَ وَتَوَلَّيْتُ حَتَّى
تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي بِسُوقِ
الْمَدِينَةِ إِذَا نَبْطِي مِنْ أَنْبَاطِ أَهْلِ الشَّامِ مَعْنٍ
قَدِيمٍ بِالطَّعَامِ يَبِيعُهُ بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ مَنْ يَدُلُّ
عَلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ فَطَفِقَ النَّاسُ يَشِيرُونَ لَهُ
حَتَّى إِذَا جَاءَ نَبِيٌّ دَفَعَ إِلَيَّ كِتَابًا مِنْ مَلِكٍ
عَسَانَ فَإِذَا فِيهِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّ
صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللَّهُ بِدَارِ
هُوَ أَنْ وَلَا مَضْبِغَةٍ فَالْحَقُّ بَنَانُوا سِكَ فَقُلْتُ
لَمَّا قَرَأْتُهَا وَهَذَا أَيْضًا مِنَ الْبَلَاءِ فَتَيَمَّمْتُ بِهَا
التَّنَوُّرَ فَسَحَرْتُهُ بِهَا حَتَّى إِذَا مَضَتْ أَرْبَعُونَ
لَبْلَةً مِنَ الْخَمْسِينَ إِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزَلَ أَمْرَاتِكَ
فَقُلْتُ أَطْلِقُهَا أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ قَالَ لَا بَلِ اغْتَرِلْهَا
وَلَا تَقْرُبْهَا وَأَرْسَلَ إِلَيَّ صَاحِبِي مِثْلَ ذَلِكَ
فَقُلْتُ لَا مَرَأَتِي الْحَقِي بِأَهْلِكَ فَتَكُونِي عَنْدهُمْ
حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِي هَذَا الْأَمْرِ قَالَ كَعْبٌ
فَجَاءَتْ أَمْرَةُ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

علیہ وسلم مجھے دیکھتے رہتے اور جب میری نظر آپ سے ملتی تو آپ
صلی اللہ علیہ وسلم منہ پھیر لیا کرتے تھے اس حال میں مدت گزر گئی
اور میں لوگوں کی خاموشی سے عاجز آ گیا اور پھر اپنے چچا زاد بھائی
ابو قتادہ کے پاس باغ میں آیا اور سلام کیا اور اس سے مجھے بہت محبت
تھی مگر خدا کی قسم! اس نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا میں نے
کہا اے ابو قتادہ تو مجھے اللہ اور اس کے رسول کا طرفدار جانتا ہے یا
نہیں؟ مگر اس نے جواب نہ دیا پھر میں نے قسم کھا کر یہی بات کہی
مگر جواب نہ دار! میں نے تیسری مرتبہ یہی کہا تو ابو قتادہ نے صرف
اتنا جواب دیا کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب
معلوم ہے پھر مجھ سے ضبط نہیں ہو سکا آنسو جاری ہو گئے اور میں
واپس چل دیا میں ایک دن بازار میں جا رہا تھا کہ ایک نصرانی کسان جو
ملک شام کا رہنے والا تھا اور اناج فروخت کرنے آیا تھا وہ میرا پتہ
لوگوں سے معلوم کر رہا تھا تو لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا کہ یہ
کعب بن مالک رضی اللہ عنہ ہیں وہ میرے پاس آیا اور غسان کے
نصرانی بادشاہ کا ایک خط مجھے دیا جس میں لکھا تھا کہ مجھے معلوم ہوا ہے
کہ تمہارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تم پر بہت زیادتی کر رہے ہیں
حالانکہ اللہ نے تم کو ذلیل نہیں بنایا ہے تم بہت کام کے آدمی ہو تم
میرے پاس آ جاؤ ہم تم کو بہت آرام سے رکھیں گے میں نے سوچا
یہ دوہری آزمائش ہے اور پھر اس خط کو آگ کے تندور میں ڈال دیا
ابھی صرف چالیس راتیں گزری تھیں اور دس باقی تھیں کہ رسول
اللہ ﷺ کے قاصد حزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مجھ سے آکر
کہا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ تم اپنی بیوی سے الگ رہو میں
نے کہا کیا مطلب ہے؟ طلاق دے دوں یا کچھ اور حزیمہ رضی اللہ
عنہ نے کہا بس الگ رہو اور مباشرت وغیرہ مت کرو ایسا ہی حکم
میرے دونوں ساتھیوں کو بھی ملا تھا غرض میں نے بیوی سے کہا
کہ تم اپنے رشتہ داروں میں جا کر رہو جب تک اللہ تعالیٰ میرا فیصلہ نہ
فرمادے کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر ہلال بن امیہ رضی اللہ
عنہ کی بیوی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئی اور کہنے لگی کہ اے
اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ میرا
خاوند بہت بوڑھا ہے اگر میں اس کا کام کر دیا کروں تو کوئی برائی تو

نہیں ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کچھ نہیں، مگر وہ صحبت نہیں کر سکتا اس نے عرض کیا۔ صورت اس میں تو ایسی خواہش ہی نہیں ہے، اور جب سے یہ بات ہوئی ہے رو رہا ہے، اور جب سے اس کا یہی حال ہے، کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے کچھ میرے عزیزوں نے کہا کہ تم بھی آنحضرت ﷺ کے پاس جا کر اپنی بیوی کے بارے میں ایسی ہی اجازت حاصل کر لو، تاکہ وہ تمہاری خدمت کرتی رہی، جس طرح ہلال رضی اللہ عنہ کی بیوی کو اجازت مل گئی ہے، میں نے کہا خدا کی قسم! میں کبھی ایسا نہیں کر سکتا معلوم نہیں کہ آنحضرت ﷺ کیا فرمائیں، میں نوجوان آدمی ہوں، ہلال کی مانند ضعیف نہیں ہوں، غرض اس کے بعد وہ دس راتیں بھی گزر گئیں، اور میں پچاسویں رات کی صبح کو نماز کے بعد اپنے گھر کے پاس بیٹھا تھا اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ زندگی اجیرن ہو چکی ہے، اور زمین میرے لئے باوجود اپنی وسعت کے تنگ ہو چکی ہے کہ اتنے میں کوہ سلج پر سے کسی پکارنے والے نے پکار کر کہا کہ اے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ تم کو بشارت دی جاتی ہے، اس آواز کے سنتے ہی میں خوشی سے سجدہ میں گر پڑا اور یقین کر لیا کہ اب یہ مشکل آسان ہو گئی، کیونکہ آنحضرت ﷺ نے نماز فجر کے بعد لوگوں سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کا قصور معاف کر دیا ہے، اب تو لوگ میرے پاس اور میرے ان ساتھیوں کے پاس خوشخبری اور مبارکباد کیلئے جانے لگے، اور ایک آدمی زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اپنے گھوڑے کو بھگاتے میرے پاس آئے اور ایک دوسرا آدمی بنی سلمہ کا سلج پہاڑ پر چڑھ گیا، اس کی آواز جلدی میرے کانوں تک پہنچ گئی، اس وقت میں اس قدر خوش ہوا کہ اپنے دونوں کپڑے اتار کر اس کو دے دیئے، میرے پاس ان کے سوا کوئی دوسرے کپڑے نہیں تھے، میں نے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے دو کپڑے لے کر پہنے، پھر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں جانے لگا، راستہ میں لوگوں کا ایک ہجوم تھا جو مجھے مبارکباد دے رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ انعام تمہیں مبارک ہو، کعب کہتے ہیں کہ میں مسجد میں گیا، آنحضرت ﷺ تشریف فرما تھے اور دوسرے لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے، طلحہ بن عبید اللہ مجھے دیکھ کر دوڑے، مصافحہ کیا، پھر مبارک باد دی، مہاجرین میں

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ شَيْخَ ضَائِعٍ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَهَلْ تَكْرَهُ أَنْ أَخْدُمَهُ قَالَ وَلَكِنْ لَا يَقْرُبُكَ قَالَتْ إِنَّهُ وَاللَّهِ مَا بِهِ حَرَكَةٌ إِلَى شَيْءٍ وَاللَّهِ مَا زَالَ يَبْكِي مُنْذُ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ إِلَى يَوْمِهِ هَذَا فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِي لَوْ اسْتَاذَنْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَمْرِكَ كَمَا أَذَنْ لِمَرْأَةٍ هَلَالَ ابْنِ أُمَيَّةَ أَنْ تَخْدُمَهُ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا اسْتَاذَنْ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِي مَا يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَاذَنْتُهُ فِيهَا وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌ فَلَبِثْتُ بَعْدَ ذَلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ حَتَّى كَمَلْتُ لَنَا وَخَمْسُونَ لَيْلَةً مِنْ حِينَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِنَا فَلَمَّا صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ صَبَحَ خَمْسِينَ لَيْلَةً وَأَنَا عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بَيْتَيْنَا فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِي ذَكَرَ اللَّهُ قَدْ ضَاعَتْ عَلَى نَفْسِي وَضَاعَتْ عَلَى الْأَرْضِ بِمَا رَحَبَتْ سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِيخٍ أَوْفَى عَلَى جَبَلٍ سَلَعَ بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَأْكُوعُ بْنُ مَالِكٍ أَبِشِرُ قَالَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا وَعَرَفْتُ أَنَّ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ وَأَذَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللَّهِ عَلَيْنَا حِينَ صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُونَنَا وَذَهَبَ قَبْلَ صَاحِبِي مُبَشِّرُونَ وَرَكُضَ إِلَيَّ رَجُلٌ قَرَسًا وَسَطَى سَاعٍ مِنْ أَسْلَمَ فَأَوْفَى عَلَى الْحَبَلِ وَكَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ فَلَمَّا جَاءَ نَبِيَّ الدُّدَى سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِي نَزَعْتُ لَهُ تَوْبَتِي فَكَسَوْتُهُ إِيَّاهُمَا بِبُشْرَاهُ وَاللَّهِ مَا أَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ وَأَشْعَرْتُ تَوْبَتِي فَلَبِسْتُهُمَا وَأَنْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے یہ کام صرف طلحہؓ نے کیا، خدا گواہ ہے کہ میں ان کا یہ احسان کبھی نہ بھولوں گا، کعب کہتے ہیں کہ پھر جب میں نے آنحضرت ﷺ کو سلام کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے کعب! یہ دن تمہیں مبارک ہو، جو سب دنوں سے اچھا ہے، تمہاری پیدائش سے لے کر آج تک، میں نے عرض کیا حضور! یہ معافی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوئی ہے، یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے، فرمایا اللہ تعالیٰ کی طرف سے معاف کیا گیا ہے، اور آنحضرت ﷺ جب خوش ہوتے تھے تو چہرہ مبارک چاند کی طرح چمکنے لگتا تھا، اور ہم آپ کی خوشی کو پہچان جاتے تھے، پھر میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ کر عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی اس نجات اور معافی کے شکریہ میں اپنا سارا مال اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خیرات نہ کر دوں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، تھوڑا کر اور کچھ اپنے لئے بھی رکھو، کیونکہ یہ تمہارے لئے فائدہ مند ہے، میں نے عرض کیا ٹھیک ہے، میں اپنا خیر کا حصہ روک لیتا ہوں، پھر میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول میں نے سچ بولنے کی وجہ سے نجات پائی ہے، اب میں تمام زندگی سچ ہی بولوں گا، خدا کی قسم! میں نہیں کہہ سکتا کہ سچ بولنے کی وجہ سے اللہ نے کسی پر ایسی مہربانی فرمائی ہو، جیسی مجھ پر کی ہے، اس وقت سے جب کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سچی بات کہہ دی، پھر اس وقت سے اب تک میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اور میں امید کرتا ہوں کہ زندگی بھر خدا مجھے جھوٹ سے بچائے گا، اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ پر یہ آیت نازل فرمائی، لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ، یعنی اللہ نے نبی کو اور مہاجرین و انصار کو معاف کر دیا، خدا کی قسم قبول اسلام کے بعد اس سے بڑھ کر میں نے کوئی انعام اور احسان نہیں دیکھا کہ آنحضرت ﷺ کے سامنے مجھے سچ بولنے کی توفیق دے کر ہلاک ہونے سے بچالیا، ورنہ دوسرے لوگوں کی طرح میں بھی تباہ اور ہلاک ہو جاتا جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جھوٹ بولا، جھوٹے حلف اٹھائے، تو پھر یہ آیت نازل ہوئی سِيحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا نَقَلْتُمُ، یعنی یہ لوگ جھوٹے ہیں، کعب

وَسَلَّمَ فَيَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا يُهْتَوْنِي بِالتَّوْبَةِ يَقُولُونَ لِيْهِنِكَ تَوْبَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ قَالَ كَعْبٌ حَتَّى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ لِيْهِ النَّاسُ فَقَامَ إِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ يَهْرُولُ حَتَّى صَافَحَنِي وَهَنَانِي وَاللَّهُ مَا قَامَ إِلَيَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ غَيْرُهُ وَلَا أَنْسَاهَا لِيْطَلْحَةُ قَالَ كَعْبٌ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُورِ أَبَشِرُ بِخَيْرٍ يَوْمَ مَرَّعَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدْتُكَ أُمُّكَ قَالَ قُلْتُ أَمِنْ عِنْدِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ؟ قَالَ لَا بَلْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَّا رَوْجَهُ حَتَّى كَانَهُ قِطْعَةً قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذَلِكَ مِنْهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَأَنِّي أَمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي بِخَيْرٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ اللَّهُ إِنَّمَا نَحَانِي بِالصِّدْقِ وَإِنْ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أُحْدِثَ إِلَّا صِدْقًا مَا بَقِيَتْ قَوْلُ اللَّهِ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَبْلَاهُ اللَّهُ فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ مِمَّا أَبْلَانِي مَا تَعَمَّدْتُ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَوْمِي هَذَا كَذِبًا وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَحْفَظَنِي اللَّهُ فِيهَا بَقِيَتْ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ إِلَى قَوْلِهِ وَكُونُوا مَعَ

کہتے ہیں، ہم تینوں ان منافقوں سے علیحدہ ہیں، جنہوں نے نہ جانے کے بہانے بنائے اور جھوٹے حلف اٹھائے اور آنحضرت ﷺ نے ان کی بات کو قبول کر لیا اور ان سے بیعت لے لی اور دعائے مغفرت فرمائی، مگر ہمارا معاملہ چھوڑ دیا، یہاں تک کہ خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، علیٰ الثلاثة الذین خلفوا یعنی ان تین کو معاف کیا جو پیچھے رہ گئے تھے، اس سے وہ لوگ مراد نہیں ہیں جو جان بوجھ کر رہ گئے تھے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ہم ان سے پیچھے رہے، جنہوں نے قسمیں کھائیں، عذر بیان کئے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے عذر کو قبول کر لیا۔

الْصَّادِقِينَ قَوْلَ اللَّهِ مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ أَنْ هَدَانِي لِلْإِسْلَامِ أَعْظَمَ فِيْ نَفْسِيْ مِنْ صِدْقِيْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا أَكُونَ كَذَبْتُهُ فَاهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوا فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ الَّذِينَ كَذَبُوا حِينَ أَنْزَلَ الْوَحْيَ شَرَّمَا قَالَ لِأَحَدٍ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سَبِّخْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَى قَوْلِهِ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَى عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ قَالَ كَعْبٌ وَكُنَّا تَخْلِفْنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ أَمْرٍ أُولَئِكَ الَّذِينَ قَبْلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَلَفُوا قَبَايِعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَهُمْ وَأَرْجَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَنَا حَتَّى قَضَى اللَّهُ فِيهِ فَبِذَلِكَ قَالَ اللَّهُ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا وَلَيْسَ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ مِمَّا خُلِفْنَا عَنِ الْغَزْوِ إِنَّمَا هُوَ تَخْلِيفُهُ إِيَّانَا وَأَرْجَاءُ أَمْرَنَا عَمَّنْ خَلَفَ لَهُ وَاعْتَدَرَ إِلَيْهِ فَقِيلَ مِنْهُ .

باب ۵۴۸۔ آنحضرت ﷺ کے مقام حجر (۱) میں قیام فرمانے کا بیان۔

۵۴۸ بَابُ نُزُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجَرَ .

۱۵۴۵۔ عبد اللہ بن محمد، عبد الرزاق، معمر، زہری، سالم بن عبد اللہ، عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب نبی ﷺ جنگ تبوک کو جاتے ہوئے مقام حجر سے گزرے تو فرمایا یہ ظالموں کی زمین ہے، جہاں ان کے گھر تھے، خدا کی نافرمانی کی وجہ سے ان پر عذاب نازل کیا گیا، تم اس طرف مت جاؤ ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی عذاب آجائے لہذا اس مقام سے روتے ہوئے گزرو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کو چھپا لیا، اور تیزی کے ساتھ اس جگہ نکل گئے۔

۱۵۴۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَعْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجْرِ قَالَ لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ أَنْ يُصِيبَكُمْ مَا أَصَابَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بِأَكْيَنَ ثُمَّ قَنَعَ رَأْسَهُ وَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى أَجَارَ الْوَادِي .

۱۵۴۶۔ محلی بن بکیر، مالک، عبد اللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی

۱۵۴۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ

(۱) ”حجر“ حضرت صالحؑ کی قوم ثمود کی بستی کا نام ہے، یہ وہی قوم ہے جس پر اللہ کا عذاب، زلزلہ شدید دھماکوں اور بجلی کی کڑک وچک کی صورت میں نازل ہوا تھا، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کیلئے تشریف لے جا رہے تھے تو یہ مقام راستے میں پڑا تھا۔

اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے حجر کے مقام میں مسلمانوں سے فرمایا، 'اس جگہ یہاں کے لوگوں پر عذاب نازل ہوا تھا، روتے ہوئے جلدی اور خدا کا خوف کرتے گزر جاؤ' ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہی عذاب نازل ہو جائے، جو ان پر ہوا تھا۔

۱۵۴۷۔ یحییٰ بن کثیر، لیث، عبدالعزیز بن ابی سلمہ، سعد بن ابراہیم، نافع، ابن جبیر، عروہ بن مغیرہ، حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ (ایک بار) رفع حاجت کے لئے تشریف لے گئے، واپس آئے تو میں وضو کے لئے پانی ڈالنے لگا، آپ نے منہ کو دھویا، پھر کہنیوں تک ہاتھ دھوئے، مگر آستین تنگ تھی، اس لئے دونوں ہاتھ باہر نکال لئے تھے، پھر موزوں پر مسح کیا، عروہ کہتے ہیں کہ میرے والد مغیرہ نے یہ جنگ تبوک کا واقعہ بیان کیا تھا۔

۱۵۴۸۔ خالد بن مخلد، سلیمان، عمرو بن یحییٰ، عباس بن سہل بن سعد، حضرت ابی حمید ساعدی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ جنگ تبوک سے واپس جب مدینہ کے قریب پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ طابہ آگیا، (مدینہ کا نام) اور یہ کوہ احد ہے، جو کہ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

۱۵۴۹۔ احمد بن محمد، عبد اللہ بن مبارک، حمید طویل، حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم جنگ تبوک سے آنحضرت ﷺ کے ہمراہ لوٹے آرہے تھے تو مدینہ کے قریب پہنچ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو مدینہ میں رہ کر بھی ہر جگہ تمہارے ساتھ رہے، لوگوں نے تعجب سے عرض کیا یا رسول اللہ مدینہ میں رہ کر؟ فرمایا ہاں! وہ اپنے (سچے) عذر کی وجہ سے رہ گئے تھے (گویا ان کے دل تمہارے ساتھ تھے)

باب ۵۴۹۔ نبی ﷺ کے ان خطوط کا ذکر جو کسریٰ اور قیصر

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِ الْحِجْرِ لَا تَدْخُلُوا عَلَى هَؤُلَاءِ الْمُعَذِّبِينَ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ

۱۵۴۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ فَقُمْتُ أَسْكُبُ عَلَيْهِ الْمَاءَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَعَسَلَ وَجْهَهُ وَذَهَبَ يَغْسِلُ ذِرَاعَيْهِ فَصَاقَ عَلَيْهِ كُمُ الْجُبَّةِ فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ جُبَّتِهِ فَعَسَلَهُمَا ثُمَّ مَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ .

۱۵۴۸۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ أَقْبَلَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ حَتَّى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ هَذِهِ طَابَةُ وَهَذَا أُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ .

۱۵۴۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ فَدَنَا مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ أَقْوَامًا مَاسِرْتُمْ مَسِيرًا وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ حَبَسَهُمُ الْعَذْرُ .

۵۴۹ باب كِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

(۱) کو لکھے گئے۔

۱۵۵۰۔ اسحاق، یعقوب، بن ابراہیم، صالح، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول خدا ﷺ نے عبد اللہ بن حذافہ سہمی کو خط دے کر کسریٰ کے عامل بحرین منذر بن ساوا کے پاس بھیجا چنانچہ عامل بحرین نے وہ خط لے کر کسریٰ کے پاس روانہ کر دیا، مگر اس نے خط دیکھ کر پھاڑ ڈالا، زہری کا بیان ہے کہ ابن مسیب کا یہ بھی بیان ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اس خبر کو سن کر فرمایا کہ اے اللہ ایران والوں کو اسی طرح پھاڑ دے، جس طرح کہ انہوں نے خط کو پھاڑا تھا۔

۱۵۵۱۔ عثمان بن یثیم، عوف، حسن، ابی بکرہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد نے مجھے بہت فائدہ پہنچایا، یعنی جنگ جمل کے دن میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے لشکر میں شریک تھا، قریب تھا کہ میں مسلمانوں سے لڑتا کہ مجھے آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد یاد آگیا، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ کی بیٹی (۲) کے تحت نشین ہونے کی خبر سن کر فرمایا تھا کہ بھلا وہ قوم کس طرح کامیاب ہو سکتی ہے جو اپنا کام ایک عورت کے حوالے کر دے۔

۱۵۵۲۔ علی بن عبد اللہ، سفیان، زہری، سائب بن یزید سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں اس بات کو بھولا نہیں ہوں کہ میں کچھ لڑکوں کے ہمراہ شنیۃ الوداع تک آنحضرت ﷺ کا استقبال کرنے آیا تھا جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے واپس آرہے تھے اور سفیان نے اس حدیث میں کبھی غلام کی جگہ صبیان کہا ہے۔

۱۵۵۳۔ عبد اللہ بن محمد، سفیان بن عیینہ، زہری، حضرت سائب بن یزید سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ مجھے یاد ہے کہ میں بچوں کے ہمراہ شنیۃ الوداع تک آنحضرت ﷺ کے استقبال کے

وَسَلَّمَ إِلَيَّ كِسْرَى وَقَيْصَرَ.

۱۵۵۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ فِي كِتَابِهِ إِلَى كِسْرَى مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ فَدَفَعَهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى فَلَمَّا قَرَأَهُ مَزَقَهُ فَحَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَمَزُقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ.

۱۵۵۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ لَقَدْ نَفَعَنِي اللَّهُ بِكَلِمَةٍ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسَلَّمَ أَيَّامَ الْحَمَلِ بَعْدَ مَا كَذْتُ أَنَّ الْحَقَّ بِأَصْحَابِ الْحَمَلِ فَأَقَاتِلَ مَعَهُمْ قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ فَارَسَ قَدْ مَلَكَوْا عَلَيْهِمْ بِنْتُ كِسْرَى قَالَ لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَوْ أَمَرَهُمْ امْرَأَةٌ.

۱۵۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ السَّائِبِ ابْنَ يَزِيدَ يَقُولُ أَذْكَرُ أَنِّي خَرَجْتُ مَعَ الْعِلْمَانِ إِلَى ثَنِيَةِ الْوَدَاعِ تَتَلَقَّى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً مَعَ الصَّبِيَّانِ.

۱۵۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيَّ عَنِ السَّائِبِ أَذْكَرُ أَنِّي خَرَجْتُ مَعَ الصَّبِيَّانِ تَتَلَقَّى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

(۱) کسریٰ ملک فارس کے ہر بادشاہ کا لقب ہوا کرتا تھا جبکہ قیصر روم کے بادشاہ کا لقب ہوا کرتا تھا۔

(۲) کسریٰ کی بیٹی کا نام بورا بنت کسریٰ کے خاندان میں کوئی مرد حکومت کے قابل نہیں رہا تو لوگوں نے اسکی بیٹی کو بادشاہ بنا دیا۔

لئے گیا تھا جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ تبوک سے واپس تشریف لارہے تھے۔

باب ۵۵۰۔ آنحضرت ﷺ کی بیماری اور وفات کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ انک میت الخ یعنی اے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بے شک تم کو بھی مرنا ہے اور ان کو بھی مرنا ہے، پھر قیامت کے دن تم سب اپنے رب کے سامنے جھکنا کرو گے۔ یونس، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے کہا کہ آنحضرت ﷺ اپنی بیماری میں جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت واقع ہوئی، فرماتے تھے کہ خیر میں مجھے جو زہر دیا گیا تھا، اس کا درد پیٹ میں مجھے ہمیشہ معلوم ہوتا رہا ہے اور (اب) یوں معلوم ہو رہا ہے کہ یہ درد میری رگیں کاٹ رہا ہے۔

۱۵۵۵۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عباس، ام فضل بنت حارث سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو مغرب کی نماز میں سورہ المرسلات پڑھتے سنا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات تک کوئی نماز نہیں پڑھائی، گویا یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری نماز تھی۔

۱۵۵۶۔ محمد بن عرعہ، شعبہ، ابن بشر، سعید بن جبیر، ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے اپنے پاس بٹھاتے تھے، عبد الرحمن نے کہا کہ ہمارے اس جیسے بچے ہیں، آپ اسے کیوں بٹھاتے ہیں، حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ان سے میرا یہ سلوک اس لئے ہے کہ انہیں علم آتا ہے، پھر ابن عباسؓ سے ادا جہاء نصر اللہ کے متعلق معلوم کیا، تو انہوں نے کہا کہ یہ آیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے قریب نازل فرمائی گئی، گویا یہ وفات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ ہے اور اس طرح آپ کو یہ بتادیا کہ اب وفات کا وقت قریب ہے، حضرت عمر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ثِيْبَةِ الْوَدَاعِ مُقَدِّمَةً مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ.

۵۵۰. بَاب مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَفَاتِهِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّكَ مَيِّتٌ وَأَنَّهُمْ مَيِّتُونَ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ وَقَالَ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ غُرُوهُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ يَا عَائِشَةُ مَا أَزَالُ أَجِدُ أَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِي أَكَلْتُ بِخَيْرٍ فَهَذَا أَوَانٌ وَجَدْتُ انْقِطَاعَ أَبْهَرِي مِنْ ذَلِكَ السَّيِّئِ.

۱۵۵۵. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ غُرْفًا ثُمَّ مَا صَلَّى لَنَا بَعْدَهَا حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ.

۱۵۵۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرَعَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُذِنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ عَوْفٍ إِنَّ لَنَا أَبْنَاءَ مِثْلَهُ فَقَالَ إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُ فَسَأَلَ عُمَرُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ فَقَالَ أَجَلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ إِيَّاهُ فَقَالَ مَا

رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرا بھی یہی خیال ہے۔

۱۵۵۷۔ قتیبہ، سفیان، سلیمان، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جمہرات کادن جمہرات کادن، ہاں اسی دن آنحضرت ﷺ کو سخت شدت کا درد ہو رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، 'لاؤ سامان لکھنے کا، میں ایک تحریر لکھوادوں، اگر تم نے اس پر عمل کیا تو پھر گمراہ نہ ہو گے، لوگ جھگڑنے لگے اور نبی ﷺ کے سامنے جھگڑا کرنا اچھا نہیں ہے، کسی نے کہا، بیماری کی شدت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بول رہے ہیں، لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دوبارہ پوچھو، لوگوں نے پوچھنا شروع کر دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رہنے دو، میں جس مقام میں ہوں وہ اس سے اچھا ہے، جس کی طرف تم مجھے بلا رہے ہو، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبانی تین ہدایات فرمائیں، اول میرے بعد مشرکوں کو جزیرہ عرب سے نکال دینا، دوسرے سفیروں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا، سعید بن جبیر نے کہا کہ ابن عباس تیسری بات بھول گئے۔

۱۵۵۸۔ علی بن عبد اللہ، عبدالرزاق، معمر، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب آنحضرت ﷺ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا آؤ، میں تمہارے لئے ایک وصیت لکھ دوں تاکہ تم گمراہ نہ ہو، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اس وقت آنحضرت ﷺ کو بہت تکلیف ہے، وصیت لکھنے کی ضرورت نہیں ہے، تمہارے پاس قرآن ہے اور ہمارے لئے قرآن کافی ہے، اس کے بعد لوگ جھگڑنے لگے، کوئی کہتا تھا ہاں لکھوالو، اچھا ہے، تم گمراہ نہ ہو گے، کسی نے کچھ اور کہا اور باتیں بہت ہی زیادہ ہونے لگیں تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ، عبید اللہ بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کے بعد افسوس سے کہا، یہ کیسی مصیبت ہے کہ جو لوگوں نے آنحضرت ﷺ کے درمیان اور آپ کی وصیت لکھوانے کے درمیان حائل کر دی اپنے اختلاف اور ان کے جھگڑے کی وجہ سے۔

أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ .

۱۵۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ الْحَمِيسِ وَمَا يَوْمَ الْحَمِيسِ اسْتَدَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَهُ فَقَالَ اتَّوْنِي أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا افْتَنَّا زَعُوا وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيِّ تَنَازُعٍ فَقَالُوا مَا شَأْنُهُ أَهَجَرَ اسْتَفْهَمُوهُ فَذَهَبُوا يَرُدُّونَ عَلَيْهِ فَقَالَ دَعُونِي فَإِلَٰذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونِي إِلَيْهِ وَأَوْصَاهُمْ بِثَلَاثٍ قَالَ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَاجِزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ أَوْ قَالَ فَانْسَيْتُهَا .

۱۵۵۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا حَضَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَى الْبَيْتِ رَجُلًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمُّوا أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَلَبَهُ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمْ الْقُرْآنُ حَسْبُنَا كِتَابُ اللَّهِ فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوا فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ قَرَّبُوا يَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَمَّا أَكْثَرَ وَاللُّغُو وَالْإِخْتِلَافُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَكَانَ يَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ الرِّزْيَةَ كُلَّ الرِّزْيَةِ مَا حَالَ بَيْنَ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الْكِتَابَ لِاخْتِلَافِهِمْ وَلَعَطِهِمْ.

۱۵۵۹۔ حَدَّثَنَا يَسْرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ جَمِيلٍ اللَّحْمِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فِي شَكْوِهِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ فَسَارَهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَهَا بِشَيْءٍ فَضَحِكَتْ فَسَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ سَارَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجْعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَبَكَتْ ثُمَّ سَارَنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِهِ يَتَبَعُهُ فَضَحِكْتُ .

۱۵۶۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ أَنَّهُ لَا يَمُوتُ نَبِيٌّ حَتَّى يُخَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَآخَذَتْهُ بُحَّةٌ يَقُولُ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْآيَةَ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ خَيْرٌ .

۱۵۶۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرَضَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ جَعَلَ يَقُولُ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى .

۱۵۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ إِنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَاحِبٌ يَقُولُ إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ

۱۵۵۹۔ یسرہ بن صفوان ابن جمیل نخعی، ابراہیم بن سعد، سعد بن ابراہیم، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے قریب وفات حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور آہستہ آہستہ کچھ باتیں کیں، جن کو سن کر وہ رونے لگیں اور پھر کچھ اور فرمایا تو وہ ہنسنے لگیں میں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی (یعنی بعد وفات) تو انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے پہلے تو یہ کہا تھا کہ میں اس بیماری میں ہی وفات پا جاؤں گا، تو میں رونے لگی، پھر فرمایا کہ میرے اہل بیت سے سب سے پہلے تم ہی مجھے ملو گی، تو پھر میں خوش ہو گئی۔

۱۵۶۰۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، سعد، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا تھا کہ نبی کو موت سے پہلے اختیار دیا جاتا ہے، چاہے تو وہ اس جہان میں رہے اور چاہے تو آخرت کے قیام کو پسند کرے، چنانچہ میں نے اس مرض میں جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت واقع ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ آپ آیت مع الذین انعم اللہ علیہم تلاوت فرما رہے تھے، یعنی ان لوگوں کے ساتھ جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے، میں جان گئی کہ آپ نے آخرت کو پسند فرمایا۔

۱۵۶۱۔ مسلم، شعبہ، سعد، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب آنحضرت ﷺ اس مرض میں بیمار ہوئے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ فرماتے تھے فی الرفیق الاعلیٰ، اعلیٰ مرتبہ کے رفیقوں میں رکھنا۔

۱۵۶۲۔ ابوالیمان، شعبہ، زہری، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ایک دفعہ تندرستی کی حالت میں فرمایا تھا کہ کوئی نبی اس وقت تک انتقال نہیں کرتا جب تک کہ جنت میں اس کی جگہ

اسے نہیں دکھائی جاتی، پھر اس کو اختیار دیا جاتا ہے کہ وہ چاہے تو دنیا میں رہے اور چاہے تو آخرت کو پسند فرمائے، آنحضرت جب بیمار ہوئے اور وقت قریب آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غش آگیا اور فرمایا اللہم فی الرفیق الاعلیٰ میں کہنے لگی، اب آپ ہم میں رہنا گوارا نہیں فرما رہے ہیں اور معلوم ہو گیا کہ آپ نے جو بات تدرستی کے زمانہ میں فرمائی تھی وہ پوری ہو رہی ہے۔

۱۵۶۳۔ محمد بن یحییٰ، عوفان، صخر بن جویریہ، عبدالرحمن بن قاسم، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کی بیماری میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے کہ عبدالرحمن بن ابی بکر ایک ہاتھ میں ہری مسوک لئے ہوئے داخل ہوئے تو آنحضرت ﷺ نے اس کی طرف دیکھا تو میں نے ان سے لے کر اور دانتوں سے نرم کر کے دھو کر آنحضرت ﷺ کو دے دی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھی طرح مسواک کی کہ میں نے رسول اللہ صلی کو اس سے اچھی مسواک کرتے پہلے نہیں دیکھا تھا، پھر جب آنحضرت ﷺ اس سے فارغ ہوئے تو آسمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا اللہم بالرفیق الاعلیٰ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت واقع ہو گئی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کاسر مبارک میری ہنسی اور تھوڑی کے قریب لٹکا ہوا تھا۔

۱۵۶۴۔ حبان، عبداللہ، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو آیات اور دعائیں پڑھ کر دم کرتے تھے اور اپنے ہاتھوں پر دم کر کے تمام جسم پر پھیر لیا کرتے تھے، پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس بیماری سے بیمار ہوئے، جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو میں نے وہی سورتیں اور دعائیں پڑھ کر آپ کے ہاتھوں پر دم کر کے آپ کے ہاتھ کو آپ کے جسم مبارک پر پھر ادیا۔

۱۵۶۵۔ معلیٰ بن اسد، عبدالعزیز، ہشام بن عروہ، عباد بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں انہوں

حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْحَيَّةِ ثُمَّ يُحْيَا أَوْ يُخَيَّرَ فَلَمَّا اشْتَكَى وَحَضَرَهُ الْقَبْضُ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِ عَائِشَةَ غُشِيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا أَفَاق شَخَصَ بَصَرَهُ نَحْوَسَفِّفِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى فَقُلْتُ إِذَا لَا يُجَاوِرُنَا فَعَرَفْتُ أَنَّهُ حَدِيثُهُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيحٌ .

۱۵۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَفَّانُ عَنْ صَخْرِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مُسْنِدَتُهُ إِلَى صَدْرِي وَمَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سِوَاكَ رَطَبٌ يَسْتَنْ بِهِ قَابِدَةً رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهُ فَأَخَذْتُ السِّوَاكَ فَقَصَصْتُهُ وَنَفَضْتُهُ وَطَيَّبْتُهُ ثُمَّ دَفَعْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنْ بِهِ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَنْ اسْتِنَانًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ فَمَا عَدَا أَنْ فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَهُ أَوْ إِصْبَعَهُ ثُمَّ قَالَ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى ثَلَاثًا ثُمَّ قَضَى وَكَانَتْ تَقُولُ مَا تَبَيَّنَ حَاقِنْتِي وَذَا قِنْتِي .

۱۵۶۴۔ حَدَّثَنِي حَبَّانٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى نَفَثَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوَّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهِ فَلَمَّا اشْتَكَى وَجَعَهُ الَّذِي تَوَفَّى فِيهِ طَفَقَتْ أَنْفُسُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوَّذَاتِ الَّتِي كَانَ يَنْفِثُ وَأَمْسَحَ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ .

۱۵۶۵۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبَادِ بْنِ

نے بیان کیا کہ جب آنحضرت ﷺ کی موت کا وقت قریب ہوا تو آنحضرت مجھ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے تو میں نے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں کہ اللھم اغفر لی و ارحمنی و الحقنی بالرفیق الا علی یا اللہ مجھے بخش دے، رحم فرما اور بلند رفقوں سے ملا۔ ۱۵۶۶۔ صلت بن محمد، ابو عوانہ، ہلال بن حمید وزان، عروہ بن زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ مرض الموت میں وفات سے کچھ قبل فرما رہے تھے کہ اللہ یہودیوں پر لعنت کرے، جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو سجدہ گاہ بنالیں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو کھول دیا جاتا۔

۱۵۶۷۔ سعید بن عفیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب آنحضرت ﷺ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں بیمار ہوئے اور مرض نے شدت اختیار کر لی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری سب بیویوں سے اس بات کی اجازت چاہی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں رہیں تو سب نے اجازت دے دی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباسؓ اور دوسرے شخص کا سہارا (۱) لیے ہوئے میرے گھر تشریف لائے، راوی کا بیان ہے کہ میں نے جب حضرت ابن عباسؓ سے دوسرے شخص کی تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ وہ حضرت علی بن ابی طالبؓ تھے، حضرت عائشہؓ زوجہ نبی ﷺ بیان کرتی ہیں کہ میرے گھر میں آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف اور بڑھ گئی تو آپ نے فرمایا کہ سات مشکیزے پانی کے لاؤ، اور مجھے دھارو، شاید میں اس قابل ہو جاؤں، کچھ وصیت کر سکوں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا زوجہ

عبداللہ بن الزبیر اَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصَعَتْ إِلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ وَهُوَ مُسْنِدٌ إِلَى ظَهْرِهِ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَالْحَقْنِي بِالرَّفِيقِ. ۱۵۶۶۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ هِلَالِ الْوَزَّانِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَوْلَا ذَلِكَ لَابْرَزَ قَبْرُهُ خَشْيَ أَنْ يَتَّخَذَ مَسْجِدًا.

۱۵۶۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَقِيلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ عُتْبَةَ بْنُ مَسْعُودٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يَمْرُضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَ لَهُ فَخَرَجَ وَهُوَ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ تَحْطُرُ رِجْلَاهُ فِي الْأَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَبَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَأَخْبَرْتُ عَبْدَ اللَّهِ بِالَّذِي قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَلْ تَدْرِي مَنْ الرَّجُلُ الْآخَرُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هُوَ عَلِيٌّ وَكَانَتْ عَائِشَةُ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

(۱) دوسرے شخص حضرت علی کرم اللہ وجہہ تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کا نام نہیں لیا۔ بعض مورخین نے اسکی وجہ یہ بیان فرمائی ہے کہ اصل میں ایک طرف تو حضرت ابن عباسؓ ہی ہوتے تھے، دوسری جانب کبھی حضرت علیؓ اور کبھی حضرت اسامہؓ ہوتے تھے۔ چونکہ ایک شخص متعین نہیں تھا اس لئے حضرت عائشہؓ نے صرف دوسرا شخص کہنے پر اکتفاء کیا، کوئی عداوت وغیرہ نہیں تھی۔

وَسَلَّمَ تَحَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتِي وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ قَالَ هَرِيقُوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قَرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ أَوْ كَيْتُهُنَّ لَعَلِّي أَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ فَأَجْلَسْنَاهُ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُ عَلَيْهِ مِنْ تِلْكَ الْقَرَبِ حَتَّى طَفِقَ يُشِيرُ لَنَا بِيَدِهِ أَنْ قَدْ فَعَلْتَنَ قَالَتْ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى النَّاسِ فَسَلَّى لَهُمْ وَخَطَبَهُمْ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرُحُ خِمِصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ وَهُوَ كَذَلِكَ يَقُولُ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحْذِرُ مَا صَنَعُوا أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ وَمَا حَمَلَنِي عَلَى كَثْرَةِ مُرَاجَعَتِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقَعْ فِي قَلْبِي أَنْ يُحِبَّ النَّاسَ بَعْدَهُ رَجُلًا قَامَ مَقَامَهُ إِلَّا تَشَاءَ مَ النَّاسُ بِهِ فَأَرَدْتُ أَنْ يَعْدِلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَوَاهُ ابْنُ عَمْرٍو وَأَبُو مُوسَى وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۵۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَيْسِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ لَبِينَ حَاقَتْنِي وَذَاقَتْنِي فَلَا أَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِأَحَدٍ أَبَدًا بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۵۶۹۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ

آنحضرت ﷺ کے ایک برتن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر مشکینے سے پانی دھارنا شروع کیا، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تو ہم رک گئے، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے، لوگوں کو نماز پڑھائی، پھر کچھ وصیتیں فرمائیں، زہری کہتے ہیں کہ مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ نے بتایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت ﷺ بیمار ہیں میں منہ کو چادر سے چھپانے لگے اور جب دل گھبراتا، تو کھول دیتے اور پھر اسی حالت میں اس طرح ارشاد فرماتے کہ یہود اور نصاریٰ پر خدا کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو اس بری حرکت سے منع فرماتے تھے، زہری کہتے ہیں، کہ عبید اللہ نے مجھے بتایا، کہ حضرت عائشہؓ نے مجھے فرمایا، کہ جب میرے والد ابو بکرؓ کو آپ نے امامت کا حکم دیا، تو میں نے کئی مرتبہ اس بات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دہرایا، میرا خیال تھا، کہ جو شخص آپ کی جگہ امام بنے گا، لوگ اس کو کبھی بھی محبت کی نظر سے نہیں دیکھیں گے، بلکہ اسے برا خیال کریں گے، لہذا میں چاہتی تھی، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انہیں امامت سے معاف کر دیں، (امام بخاری کہتے ہیں) کہ اس حدیث کو عبد اللہ بن عمرؓ ابو موسیٰ اشعریؓ ابن عباسؓ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے گویا سب اس میں متفق ہیں۔

۱۵۶۸۔ عبد اللہ بن یوسف، لیث، ابن الہادی، عبد الرحمن بن قاسم، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وفات پائی، تو آپ کا سر مبارک میرے سینہ سے لگا ہوا تھا، اور جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نزع کو دیکھا ہے، کسی کیلئے موت کی سختی کو برا خیال نہیں کرتی ہوں۔

۱۵۶۹۔ اسحاق، بشر بن شعیب بن ابی حمزہ، ابی حمزہ، زہری، عبد اللہ بن

کعب بن مالک انصاری، اور کعب بن مالک ان تین میں سے ایک تھے، جن کی توبہ قبول کی گئی، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ حضرت علیؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے باہر آئے تو لوگوں نے حضرت علیؓ سے پوچھا، کہ اے ابوالحسنؓ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاج کیسا پایا، انہوں نے کہا الحمد للہ! کہ آپ اچھے ہیں، حضرت عباسؓ نے حضرت علیؓ کا ہاتھ تھام کر کہا، خدا کی قسم! تین دن کے بعد تم لاٹھی کے غلام بنو گے، کیونکہ میں سمجھتا ہوں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس بیماری میں وفات فرما جائیں گے، اور میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ اولاد عبدالمطلب کا چہرہ موت کے قریب کیسا ہو جاتا ہے، لہذا تم اور ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلیں، اور معلوم کر لیں، کہ آپ کے بعد کون آپ کا جانشین ہوگا، اگر آپ بنی ہاشم کو خلافت دیں، تو ٹھیک ہے، اور اگر کسی دوسرے کو دیں، تو پھر اس کو ہمارے ساتھ اچھے برتاؤ کی وصیت فرمادیں گے، تو حضرت علیؓ نے جواب دیا، کہ خدا کی قسم! میں ایسا نہیں کروں گا، کیونکہ اگر آپ نے منع کر دیا، تو پھر لوگ ہم کو کبھی خلیفہ نہیں بنائیں گے، لہذا میں آپ سے ایسی بات معلوم نہیں کروں گا۔

۱۵۷۰۔ سعید بن عفیر، لیث، عقیل، ابن شہاب حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا، کہ ہم لوگ مسجد نبوی میں پیر کے دن حضرت ابو بکرؓ کے پیچھے صبح کی نماز ادا کر رہے تھے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ کے حجرے کا پردہ اٹھا کر ہماری طرف دیکھا، کہ سب نماز میں مشغول ہیں، آپ مسکرا دیئے، حضرت ابو بکرؓ نے خیال کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کیلئے تشریف لا رہے ہیں، تو انہوں نے پیچھے ہٹنا شروع کیا، آپ نے اشارہ سے منع کر دیا، حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ مسلمانوں کو بہت خوشی ہوئی، اور وہ نیت توڑنا چاہتے تھے کہ انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بذات خود نماز پڑھائیں گے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ

شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ وَكَانَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ أَحَدَ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ نَبَّ عَلَيْهِمْ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا أَبَا حَسَنِ كَيْفَ أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللَّهِ بَارِتًا فَأَخَذَ بِيَدِهِ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ أَنْتَ وَاللَّهِ بَعْدَ ثَلَاثِ عَشْرَةِ الْعَصَاوِ إِنِّي وَاللَّهِ لَأَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْفَ يَتَوَفَّى مِنْ وَجَعِهِ هَذَا إِنِّي لَأَعْرِفُ وَجُوهَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عِنْدَ الْمَوْتِ إِذْهَبَ بَنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَنَسَا لَهُ فِيمَنْ هَذَا الْأَمْرُ إِنْ كَانَ فِينَا عِلْمُنَا ذَلِكَ وَإِنْ كَانَ فِي غَيْرِنَا عِلْمُنَا فَأَوْضَى بِنَا فَقَالَ عَلِيُّ إِنَّا وَاللَّهِ لَنَرَى سَأَلْنَا هَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْعَنَا هَذَا يُعْطِينَاهَا النَّاسُ بَعْدَهُ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أَسْأَلُهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۵۷۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَقِيلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ الْمُسْلِمِينَ بَيْنَاهُمْ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنْ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي لَهُمْ لَمْ يَفْجَاهُمْ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ وَهُمْ فِي صُفُوفِ الصَّلَاةِ ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَتَكْصَأُ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقِيهِ لِيَصِلَ الصَّفُّ وَظَنَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ أَنَسُ وَهُمْ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يَقْبَلُوا فِي صَلَاتِهِمْ فَرَحًا

کردیا (جس کا مطلب یہ تھا) کہ اپنی نماز کو پورا کرو، پھر آپ حجرہ شریف میں داخل ہو گئے، اور پردہ کو چھوڑ دیا۔

۱۵۷۱۔ محمد بن عبید، عیسیٰ بن یونس، عمر بن سعید، ابن ابی ملیکہ، اباعمر اور ذکوان (حضرت عائشہ کے آزاد کردہ غلام) حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ یہ خدا کی ایک نعمت اور عنایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری باری کے دن میں، میرے گھر میں، میرے سینہ سے ٹیک لگائے ہوئے وفات پائی اور وفات کے وقت اللہ تعالیٰ نے میرا اور حضور کا لعاب بھی ملا دیا، بات یہ ہوئی، کہ عبدالرحمن ہری مسواک لئے ہوئے گھر میں داخل ہوئے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے، تو آپ نے ان کی طرف دیکھا، میں نے عرض کیا، کیا آپ مسواک چاہتے ہیں؟ آپ نے اشارہ سے ہاں فرمایا، لہذا میں نے ان سے مسواک لیکر چبائی، تاکہ نرم ہو جائے، پھر آپ کودی، آپ نے اچھی طرح مسواک کی، اور آپ کے پاس پانی کا ایک برتن رکھا تھا، آپ اپنا ہاتھ پانی میں ڈال کر منہ پر پھیرتے، اور فرماتے لا الہ الا اللہ ان للموت سكرات، یعنی خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، بیشک موت کی بڑی تکلیف ہوتی ہے، پھر آپ نے ہاتھ اٹھا کر آسمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا، اللھم بالرفیق الاعلیٰ، اس کے بعد آپ رحلت فرما گئے اور ہاتھ نیچے آگیا۔

۱۵۷۲۔ اسماعیل، سلیمان بن بلال، ہشام بن عروہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض الموت میں بار بار یہ دریافت فرماتے، کہ این غدا، این غدا، یعنی کل میں کہاں ہوں گا، مطلب آپ کا یہ تھا کہ عائشہ کی باری کب آئے گی؟ یہ کیفیت دیکھ کر آپ کی بیویوں نے اجازت دیدی، کہ آپ جہاں مناسب سمجھیں قیام فرمائیں، چنانچہ آپ تا وقت وفات میرے ہی گھر پر مقیم رہے، اور جب وفات ہوئی، تو وہ میری ہی باری کا دن تھا، اور اللہ تعالیٰ نے اس آخر وقت میں میرے لعاب دہن سے آپ کا لعاب دہن بھی شامل کر دیا، بات یہ ہوئی کہ عبدالرحمن (بن ابوبکر) ایک ہری مسواک

بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ
بِيَدِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَمُّوا
صَلَاتَكُمْ ثُمَّ دَخَلَ الْحَجْرَةَ وَأَرَخَى السِّتْرَ.

۱۵۷۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ حَدَّثَنَا
عِيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ أَبَا عَمْرٍ وَذُكْوَانَ
مَوْلَى عَائِشَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقُولُ إِنَّ
مِنْ نِعَمِ اللَّهِ عَلَيَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَوَقَّى فِي بَيْتِي وَفِي يَوْمِي وَبَيْنَ سَحْرِي
وَنَحْرِي وَأَنَّ اللَّهَ جَمَعَ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ عِنْدَ
مَوْتِهِ دَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَيَدِيهِ السِّوَاكُ
وَأَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَرَأَيْتُهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ السِّوَاكُ
فَقُلْتُ اخُذْهُ لَكَ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ نَعَمْ فَتَنَا وَلَنَّهُ
وَاشْتَدَّ عَلَيْهِ وَقُلْتُ أَلَيْسَ لَكَ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ
نَعَمْ وَبَيْنَ يَدَيْهِ رُكُوءَةٌ أَوْ غُلْبَةٌ يَشْكُ عَمْرُ فِيهَا
مَاءٌ فَجَعَلَ يَدْخُلُ يَدِيهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا
وَجْهَهُ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكْرَاتٍ
ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى
حَتَّى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهُ.

۱۵۷۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ
بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يَسْأَلُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ
يَقُولُ أَيْنَ أَنَا عَدَا أَيْنَ أَنَا عَدَا يُرِيدُ يَوْمَ عَائِشَةَ
فَإِذَنْ لَهُ أَزْوَاجُهُ يَكُونُ حَيْثُ شَاءَ فَكَانَ فِي
بَيْتِ عَائِشَةَ حَتَّى مَاتَ عِنْدَهَا قَالَتْ عَائِشَةُ
فَمَاتَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي كَانَ يَدُورُ عَلَى فِيهِ فِي
بَيْتِي فَقَبَضَهُ اللَّهُ وَإِنَّ رَأْسَهُ لَبَيْنَ نَحْرِي
وَسَحْرِي وَخَالَطَ رِيقُهُ رِيقِي ثُمَّ قَالَتْ دَخَلَ

لئے ہوئے داخل ہوئے، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا، تو میں نے کہا، اے عبدالرحمن یہ مسواک مجھے دے دیجئے، اس نے مسواک مجھے دے دی، میں نے ان سے مسواک لیکر اپنے دانتوں سے اسے نرم کیا، اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دی، تو آپ نے میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے مسواک فرمائی۔

۱۵۷۳۔ سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، ابن ابی ملیکہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں، میری باری کے دن، میرے سینہ سے ٹیک لگائے ہوئے فوت ہوئے ہمارا دستور تھا، کہ جب آپ بیمار ہوتے، تو ہم آپ کیلئے دعائیں پڑھ کر شفا طلب کرتے، چنانچہ میں نے یہ کام شروع کر دیا، رسول اکرمؐ نے آسمان کی طرف نظریں اٹھائیں، اور فرمایا، کہ فی الرفیق الاعلیٰ، فی الرفیق الاعلیٰ، اتنے میں عبدالرحمن آگئے، ان کے ہاتھ میں ہری مسواک تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا، میں جان گئی، اور فوراً ان سے لیکر چپایا اور نرم کر کے آپ کے ہاتھ میں دیدی، آپ نے اچھی طرح دانتوں میں مسواک کی، پھر وہ مسواک آپ مجھے دینے لگے تو وہ آپ کے ہاتھ سے گر پڑی، خدا کا فضل دیکھو، کہ اس نے آپ کے آخری دن میں میرا لعب دہن آپ کے لعب دہن سے ملا دیا۔

۱۵۷۴۔ یحییٰ بن کبیر، لیث، ابن شہاب، ابو سلمہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابو بکرؓ (وفات حضور اکرمؐ کے بعد) اپنے گھر رخ سے مدینہ میں آئے، تو مسجد نبویؐ میں گئے، پھر خاموشی کے ساتھ میرے حجرے میں آئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعش شریف کو کھولا، تو جھکے، اور بوسہ دیا، اور گریہ فرمایا، پھر ارشاد کیا، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، بے شک اللہ تعالیٰ آپ کو دو مرتبہ موت نہیں دے گا، ایک رحلت ہے، جو واقع ہو چکی ہے، زہری کہتے ہیں، کہ مجھ سے ابو سلمہ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے یہ روایت بیان کی ہے، کہ حضرت ابو بکرؓ جب باہر آئے، تو دیکھا، کہ حضرت عمرؓ مسجد میں یہ کہہ رہے

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَهُ سِوَاكَ يَسْتَنْ بِهٖ فَنَظَرَ إِلَيْهٖ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ أَعْطِنِي هَذَا السِّوَاكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَأَعْطَانِيهِ فَقَضَمْتُهُ ثُمَّ مَضَعْتُهُ فَأَعْطَيْتُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنْ بِهٖ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى صَدْرِي.

۱۵۷۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ ثَوَّقَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَتِيٍّ وَفِي يَوْمِي وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي وَكَانَتْ إِحْدَانَا تُعَوِّدُهُ بِدُعَاءٍ إِذَا مَرَضَ فَذَهَبَتْ أُعَوِّدُهُ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى وَمرَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَفِي يَدِهِ جَرِيدَةٌ رَطْبَةٌ فَنَظَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظَنَنْتُ أَنَّ لَهُ بِهَا حَاجَةً فَأَخَذْتُهَا فَمَضَعْتُ رَأْسَهَا وَنَفَضْتُهَا فَذَفَعْتُهَا إِلَيْهِ فَاسْتَنَّ بِهَا كَأَحْسَنِ مَا كَانَ مُسْتَنًّا ثُمَّ نَاوَلْتُهَا فَسَقَطَتْ أَوْ سَقَطَتْ مِنْ يَدِهِ فَجَمَعَ اللَّهُ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنَ الدُّنْيَا وَأَوَّلِ يَوْمٍ مِنَ الْآخِرَةِ.

۱۵۷۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ ؓ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ ؓ أَقْبَلَ عَلَى فَرَسٍ مِنْ مَسْكِنِهِ بِالسُّنَخِ حَتَّى نَزَلَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَتَيَمَّمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُغْشَى بِثَوْبٍ جَبَرَةٍ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ أَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ وَبَكَى ثُمَّ قَالَ يَا بِيَّ أَنْتَ وَأُمِّي وَاللَّهِ لَا يَجْمَعُ اللَّهُ عَلَيْكَ مَوْتَيْنِ أَمَّا الْمَوْتُ الَّذِي كُتِبَتْ عَلَيْكَ فَقَدْ مَتَّهَا قَالَ

تھے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات نہیں پائی ہے، اور نہ اس وقت تک پائیں گے جب تک تمام منافقوں کو ختم نہ کریں گے، حضرت ابو بکرؓ نے خاموش کرانا چاہا، اور کہا بیٹھ جاؤ، مگر یہ نہیں مانے، لوگ حضرت ابو بکرؓ کے پاس جمع ہو گئے، آپ نے ان کو چھوڑ کر تقریر شروع کر دی، اور فرمایا، اے لوگو سنو! تم میں سے جو کوئی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عبادت کرتا تھا، تو وہ فوت ہو گئے، اور جو تم میں سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا، تو اللہ تعالیٰ زندہ ہے فوت نہیں ہوگا، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ”وما محمد الا رسول“ یعنی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سوائے رسول کے اور کچھ نہیں، ان سے پہلے بھی ایسے رسول گزر چکے ہیں، ابن عباسؓ کا بیان ہے، کہ جب حضرت ابو بکرؓ نے یہ آیت تلاوت کی، تو ایسا معلوم ہوا، کہ جیسے کسی کو اس آیت کی خبر ہی نہیں ہے، پھر تو جسے دیکھو، وہ یہی آیت پڑھ رہا ہے، زہری کہتے ہیں کہ سعید بن مسیبؓ نے کہا، کہ حضرت عمرؓ نے اس آیت کو سن کر کہا، کہ میں نے یہ آیت سنی ہی نہیں، اس وقت میں ڈر گیا اور پاؤں کا پٹنہ لگے، میں گر پڑا، اور معلوم ہوا، کہ واقعی حضور اکرم انتقال فرما گئے۔

۱۵۷۵۔ عبد اللہ، یحییٰ، سفیان، موسیٰ بن ابی عائشہ، عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، حضرت عائشہؓ اور حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ حضرت ابو بکرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کا بوسہ لیا۔

۱۵۷۶۔ علی، یحییٰ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، ہم نے رسول اکرمؐ کو دوائی پلائی، آپ اشارہ سے منع فرما رہے تھے، مگر ہم نے سوچا، کہ یہ تو ہر مریض کرتا ہے، لہذا ہم نے پلا ہی دی، جب آپ کو افاقہ ہوا، تو آپ نے فرمایا، کہ میں منع کرتا رہا، اور تم نے دوا پلا دی، میں نے کہا، کہ ہمارا خیال تھا، کہ آپ کا منع کرنا ایسا ہی ہے جیسے بیمار منع کیا کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، اچھا اب گھر میں جتنے آدمی ہیں سب کے منہ میں دوا ڈالی جائے، صرف عباسؓ کو چھوڑ دو، کہ وہ حاضر نہ تھے، اس حدیث کو عبد الرحمن بن ابی الزناد نے

الرُّهْرِيُّ وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ خَرَجَ وَعُمَرُ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَقَالَ اجْلِسْ يَا عُمَرُ فَإِنِّي عُمَرُ أَنْ يَجْلِسَ فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ وَتَرَكُوا عُمَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمَّا بَعْدُ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ قَالَ اللَّهُ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ إِلَى قَوْلِهِ الشَّاكِرِينَ وَقَالَ وَاللَّهِ لَكَانَ النَّاسُ لَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ هَذِهِ الْآيَةَ حَتَّى تَلَاهَا أَبُو بَكْرٍ فَتَلَّهَا هَا مِنْهُ النَّاسُ كُلُّهُمْ فَمَا أَسْمَعُ بَشَرًا مِنَ النَّاسِ إِلَّا يَتْلُوهَا فَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ قَالَ وَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ تَلَاهَا فَعَقَرْتُ حَتَّى مَا تُقْلِنِي رَجُلًا وَحَتَّى أَهْوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ حِينَ سَمِعْتُهُ تَلَاهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ.

۱۵۷۵۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُوسَى ابْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَوْتِهِ.

۱۵۷۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَزَادَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَدَدْنَاهُ فِي مَرَضِهِ فَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ لَا تَلْدُونِي فَقُلْنَا كَرَاهِيَةَ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَلَمْ أَنْهَكُمُ أَنْ تَلْدُونِي قُلْنَا كَرَاهِيَةَ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَقَالَ لَا يُقْبَى أَحَدٌ فِي الْبَيْتِ إِلَّا لَدُونًا أَنْظُرْ إِلَّا الْعَبَّاسَ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْ كُمْ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ہشام سے انہوں نے عروہ سے، انہوں نے عائشہ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

۱۵۷۷۔ عبد اللہ بن محمد، ازہر، ابن عون، ابراہیم نخعی، حضرت اسود بن یزید سے روایت کرتے ہیں، کہ حضرت عائشہؓ کے سامنے کسی نے یہ بات کہی، کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو اپنے بعد اپنا جانشین اور وصی بنایا تھا، حضرت عائشہؓ نے فرمایا کون کہتا ہے میں تو خود موجود تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے سینہ سے سہارا لگائے ہوئے تھے، آپ نے کلی کرنے کیلئے طشت طلب کی، پھر آپ انتقال کر گئے، اور مجھے بھی معلوم نہ ہوسکا کہ علیؓ کو کب وصی اور جانشین بنایا۔

۱۵۷۸۔ ابو نعیم، مالک بن مغول، طلحہ سے روایت کرتے ہیں، کہ میں نے عبد اللہ بن اوفی سے روایت کیا، کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو وصیت کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا، کسی کو کوئی وصیت نہیں فرمائی، میں نے کہا، پھر لوگوں کو کس طرح وصیت کرنی چاہیے؟ فرمایا جو کچھ قرآن میں لکھا ہے اس کے مطابق عمل کرنا ضروری ہے۔

۱۵۷۹۔ قثمیہ، ابوالاحوص، ابواسحق، معمر، عمرو بن حارث سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ دینار چھوڑے، نہ درہم، نہ غلام، نہ لونڈی، صرف ایک خنجر چھوڑا ہے، جس پر آپ سواری فرمایا کرتے تھے، اور کچھ تھوڑی سی زمین چھوڑی ہے، جسے آپ نے اپنی حیات میں مسافروں کی ضرورت کیلئے وقف کر دیا تھا۔

۱۵۸۰۔ سلیمان بن حرب، حماد، ثابت، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرض کی زیادتی سے بے ہوش ہو گئے، حضرت فاطمہؓ نے روتے ہوئے کہا، افسوس میرے والد کو بہت تکلیف ہے، آپ نے فرمایا، آج کے بعد پھر نہیں ہوگی، پھر جب آپ کی وفات ہو گئی، تو حضرت فاطمہؓ یہ کہہ کر روئیں، کہ اے میرے والد آپ کو اللہ نے قبول کر لیا ہے، اے میرے والد آپ کا مقام جنت الفردوس ہے، ہائے میرے ابا جان میں آپ کی وفات کی خبر جبریلؑ کو سناتی ہوں، جب آپ کو دفن کیا جا چکا، تو

۱۵۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا أَزْهَرُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَتْ مَنْ قَالَهُ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَمُسْنِدَتُهُ إِلَى صَدْرِي فَدَعَا بِالطَّسْتِ فَأَنْخَنَتْ فَمَاتَ فَمَا شَعَرْتُ فَكَيْفَ أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ.

۱۵۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ ابْنُ مِعْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ أَبِي أَوْفَى أَوْصَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ أَوْ أَمِرُوا بِهَا قَالَ أَوْصَى بِكِتَابِ اللَّهِ.

۱۵۷۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَرِثِ قَالَ مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً إِلَّا بَعْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ الَّتِي كَانَ يَرْكُبُهَا وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا لِابْنِ السَّبِيلِ صَدَقَةً.

۱۵۸۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَاکْرَبْ أَبَاهُ فَقَالَ لَهَا لَيْسَ عَلَى أَبِيكَ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ يَا أَبَتَاهُ أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ يَا أَبَتَاهُ مِنْ حَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ مَا وَاهُ يَا أَبَتَاهُ إِلَى جَبْرِئِلَ نَنَعَاهُ فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ يَا أَنَسُ

حضرت فاطمہؓ نے انسؓ سے کہا، تم لوگوں نے کیسے گوارہ کر لیا، کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مٹی میں چھپا دو۔

باب ۵۵۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات سے قبل آخری کلام کا بیان۔

۱۵۸۱۔ بشر بن محمد، عبد اللہ، یونس، زہری، سعید، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے کئی معزز حضرات کی موجودگی میں فرمایا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حالت صحت میں دعا فرمایا کرتے تھے، کہ ہر نبی کو جنت میں اس کا ٹھکانا اور مقام دکھادیا جاتا ہے اور پھر اسے یہ اختیار دیا جاتا ہے، کہ وہ اگر چاہے تو دنیا کو پسند کر لے چاہے تو آخرت کو پسند کر لے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوئے، تو آپ کا سر میری ران پر تھا، آپ نے آنکھیں کھولیں، اور آسمان کی طرف دیکھ کر فرمایا، اللہم الرفیق الاعلیٰ، میں سمجھ گئی کہ آپ کو اختیار دیا گیا، مگر آپ ہم لوگوں میں رہنا پسند نہیں فرماتے، اور میں یہ بھی سمجھ گئی، کہ یہ وہی بات ہے، جو آپ تدرستی میں فرمایا کرتے، اور آپ کا آخری کلام بھی یہی تھا، کہ اللہم الرفیق الاعلیٰ، کہ اے اللہ بلند مرتبہ رفیقوں میں مجھے رکھنا۔

باب ۵۵۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف اور وفات کا تذکرہ۔

۱۵۸۲۔ ابو نعیم، شیان، سبکی، ابو سلمہ، حضرت عائشہؓ اور حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے بعد دس سال مکہ معظمہ میں مقیم رہے، اس عرصہ میں قرآن کریم آپ پر برابر نازل ہوتا رہا، پھر ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لائے، اور دس برس قیام فرمایا۔

۱۵۸۳۔ عبد اللہ بن یوسف، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ بن زبیرؓ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ۶۳ برس کی عمر میں انتقال فرمایا، ابن شہاب کا بیان ہے، کہ حضرت سعید بن مسیب نے بھی اسی طرح کی روایت مجھ سے بیان کی ہے۔

باب ۵۵۳۔ یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے۔

أَطَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْتُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ .

۵۵۱ بَابِ آخِرِ مَا تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۵۸۱ - حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ يُونُسُ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فِي رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ إِنَّهُ لَمْ يَقْبُضْ نَبِيٌّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلَى فَحْدِي غُشِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى سَقْفِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ الرَّفِيقُ الْأَعْلَى فَقُلْتُ إِذَا لَا يَخْتَارُنَا . عَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ حِينَ قَالَتْ فَكَانَتْ آخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا النَّبِيُّ الرَّفِيقُ الْأَعْلَى .

۵۵۲ بَابُ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۵۸۲ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا .

۱۵۸۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ مِثْلَهُ .

۵۵۳ بَابُ -

۱۵۸۴۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ
الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ تَوَفَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ
مَرْهُونَةٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بَنِي ثَيْيَنٍ .

۵۵۴ باب بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي
تَوَفَّى فِيهِ .

۱۵۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ
مَخْلَدٍ عَنِ الْفَضِيلِ بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى
بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ فَقَالُوا فِيهِ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ
قُلْتُمْ فِي أُسَامَةَ وَإِنَّهُ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ .

۱۵۸۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا
وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِي
إِمَارَتِهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ إِنْ تَطَعْنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطَعُونُ
فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَإِنَّمَا اللَّهُ إِنْ كَانَ لَخَلِيفًا
لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ لِمَنْ أَحَبَّ النَّاسُ إِلَيَّ وَإِنْ
هَذَا لِمَنْ أَحَبَّ النَّاسُ إِلَيَّ بَعْدَهُ .

۵۵۵ باب۔

۱۵۸۷۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهَبٍ
قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي
الْخَيْرِ عَنِ الصُّنَّاءِ بِحَبِيٍّ أَنَّهُ قَالَ لَهُ مَتَى هَاجَرْتَ
قَالَ خَرَجْنَا مِنَ الْيَمَنِ مُهَاجِرِينَ فَقَدِ مَنَا
الْجُحْفَةَ فَأَقْبَلَ رَاكِبٌ فَقُلْتُ لَهُ الْخَبَرُ فَقَالَ

۱۵۸۴۔ قبصہ، سفیان، اعمش، ابراہیم، اسود بن یزید، حضرت عائشہ
سے روایت ہے کہ رسول اکرم کی چادر ایک یہودی ابواشم کے پاس
رہن رکھی ہوئی تھی، تیس صاع اناج کے عوض میں، مگر آپ اس کو
چھڑا نہیں سکے، اور انتقال ہو گیا۔

باب ۵۵۴۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض الموت
میں حضرت اسامہ بن زیدؓ کہ بغرض جہاد امیر لشکر بنا کر روانہ
فرمانے کا بیان۔

۱۵۸۵۔ ابو عاصم ضحاک بن مخلد، فضیل بن سلیمان موسیٰ بن عقبہ
سالم، حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن زیدؓ کو سردار لشکر بنا کر جب ملک شام
کی طرف روانہ کیا، تو لوگوں میں کچھ چرچا ہونے لگا، لہذا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں جانتا ہوں، جو تم کہہ رہے ہو،
حالانکہ اسامہؓ مجھ کو تم میں سب سے زیادہ پسند ہے۔

۱۵۸۶۔ اسماعیل، مالک، عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے
روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اسامہؓ کی سرداری میں روم کی طرف ایک لشکر روانہ
فرمایا، اور اس لشکر میں حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ جیسے حضرات بھی شامل
تھے، اسامہؓ کی سرداری پر بعض لوگوں نے چہ میگوئیاں شروع
کر دیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا،
کہ تمہاری یہ روش یعنی اسامہ بن زیدؓ پر اعتراض، کوئی قابل تعجب
نہیں ہے، تم اس سے پہلے اس کے باپ پر بھی اعتراض کر چکے ہو،
خدا کی قسم! وہ سرداری کے لائق تھے، اور مجھے سب سے زیادہ محبوب
تھے، اسی طرح اسامہؓ بھی مجھ کو پسند ہیں۔

باب ۵۵۵۔ یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے۔

۱۵۸۷۔ اصبح، ابن وہب، عمرو، ابن ابی حبیب، ابی الخیر سے روایت
کرتے ہیں، انہوں نے کہا، کہ میں نے صنابحی سے پوچھا کہ تم اپنے
گھر سے ہجرت کر کے مدینہ کب آئے، انہوں نے جواب دیا، کہ ہم
یمن سے ہجرت کی نیت کر کے چلے اور جب جھہ میں پہنچے تو ہم کو
مدینہ طیبہ سے ایک سوار آتا ہوا ملا، جب ہم نے اس سے حالات

پوچھے، تو اس نے کہا کہ میں مدینہ سے آیا ہوں، اور آج نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پانچ دن ہوئے، کہ آپ وفات پا گئے، ابو الخیر کہتے ہیں، کہ میں نے صنابچی سے یہ بھی پوچھا، کہ تم شب قدر کے متعلق کچھ جانتے ہو؟ تو انہوں نے کہا، کہ میں نے بلال رضی اللہ عنہا کو کہتے سنا، کہ شب قدر رمضان کے اخیر عشرہ کی ستائیسویں رات ہوتی ہے۔

باب ۵۵۶۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جہاد، اور ان کی تعداد کا بیان۔

۱۵۸۸۔ عبد اللہ بن رجا، اسرائیل، ابواسحاق سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن ارقم سے دریافت کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس قدر جہاد فرمائے، اور آپ کو ان کے ہمراہ کتنے جہادوں میں شریک ہونے کا موقع ملا، انہوں نے کہا، کہ آپ نے سب ۱۹ جہاد کئے، اور میں ان کے ہمراہ ۷ جہادوں میں شریک ہوا۔

۱۵۸۹۔ عبد اللہ بن رجا، اسرائیل، ابواسحق، حضرت براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پندرہ جہادوں میں شرکت کی ہے۔

۱۵۹۰۔ احمد بن حسن، احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال، معمر بن سلیمان، کھمس، حضرت ابن بریدہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میرے والد بریدہ بن حصیب کہتے تھے، کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہ کر سولہ جہادوں میں شرکت کی سعادت حاصل کی ہے۔

کتاب التفسیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رحمن اور رحیم دونوں لفظ رحمت سے بنے ہیں، اور دونوں کے ایک ہی معنی ہیں، یعنی مہربان جیسے علیم اور عالم کے ایک ہی معنی ہیں، یعنی جاننے والا۔

باب ۵۵۷۔ سورہ فاتحہ کی تفسیر اور فضیلت کا بیان، اس کو ام الکتاب بھی کہتے ہیں، اس لئے کہ یہ سب سورتوں سے پہلے

دَفَعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْذُ خَمْسٍ قُلْتُ هَلْ سَمِعْتُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ أَخْبَرَنِي بِلَالٌ مُؤَدِّدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فِي السَّبْعِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ .

۵۵۶ باب كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۵۸۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَأَلْتُ زَيْدَ ابْنَ أَرْقَمٍ كَمْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قُلْتُ كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ .

۱۵۸۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ عَشْرَةَ .

۱۵۹۰ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ حَنْبَلٍ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ كَهْمَسٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ عَشْرَةَ غَزْوَةً .

کتاب التفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ إِسْمَانِ مِنَ الرَّحْمَةِ الرَّحِيمِ وَالرَّاحِمُ بِمَعْنَى وَاحِدٍ كَالْعَلِيمِ وَالْعَالِمِ .

۵۵۷ باب مَا جَاءَ فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُمِّيَتْ أُمُّ الْكِتَابِ أَنَّهُ يُبْدَأُ بِكِتَابَتِهَا فِي

لکھی جاتی ہے اور نماز میں بھی سب سے پہلے اسی کو پڑھتے ہیں، اور دین کے معنی ہیں ”جزا“ اچھی یا بری، جس طرح کہتے ہیں کہ ”جیسا کرے گا ویسا بھرے گا“ مجاہد نے کہا کہ ”بالدین“ کے معنی ہیں ”حساب“ اسی طرح ”مدینین“ کے معنی ہیں ”حساب کئے گئے“۔

۱۵۹۱۔ مسدد، یحییٰ، شعبہ، ضعیف بن عبد الرحمن، حفص بن عاصم، ابن سعید بن معلیٰ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں مسجد نبوی میں ایک دن نماز ادا کر رہا تھا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے طلب فرمایا، میں نماز سے فارغ ہو کر حاضر ہوا، اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نماز میں تھا، اس لئے حاضر ہونے میں تاخیر ہوئی، آپ نے فرمایا، کیا اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نہیں دیا، کہ جب تم کو اللہ کا رسول بلائے، تو فوراً اس کی خدمت میں پہنچو، اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا، قبل اس سے کہ میں مسجد سے جاؤں، تم کو قرآن پاک کی ایک ایسی سورت بتاؤں گا، جو کہ ثواب کے لحاظ سے سب سے بڑی ہے، پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا، اور باہر جانے لگے، میں نے یاد دہانی کرائی، تو ارشاد ہوا کہ وہ الحمد کی سورت ہے، اور اس میں سات آیات ہیں، اس کو ہر رکعت میں پڑھتے ہیں، ان آیات کو سب سے مثانی کہتے ہیں، اور یہی قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا فرمایا گیا۔

باب ۵۵۸۔ ”غیر المغضوب علیہم ولا الضالین“ کی تفسیر کا بیان۔

۱۵۹۲۔ عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، سکی، ابوصالح، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ جب امام ”غیر المغضوب علیہم ولا الضالین“ کہے، تو تم کو آمین کہنا چاہئے، جس کا آمین فرشتوں کے آمین سے مل جائے گا، اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

سورہ بقرہ کا بیان

باب ۵۵۹۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا بیان کہ ”آدم کو تمام

الْمَصَاحِفِ وَيُذَكِّرُ بِقِرَآئَتِهَا فِي الصَّلَاةِ وَالَّذِينَ الْحَزَاءُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَمَا تَدِينُ تَذَانُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ بِالَّذِينَ يَالْحِسَابِ مَدِينِينَ مُحَاسِبِينَ .

۱۵۹۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي حُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ كُنْتُ أَصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أُجِبْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ أَصَلِّي فَقَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ لِي لَأُعَلِّمَنَّكَ سُورَةً هِيَ أَعْظَمُ السُّورِ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ قُلْتُ لَهُ أَلَمْ تَقُلْ لَأُعَلِّمَنَّكَ سُورَةً هِيَ أَعْظَمُ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيَتْهُ .

۵۵۸ باب غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ .

۱۵۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَمِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ فَمَنْ وَافَقَ قَوْلَهُ قَوْلَ الْمَلَكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

سُورَةُ الْبَقَرَةِ

۵۵۹ باب قَوْلِهِ وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ

کُلَّهَا .

چیزوں کے نام سکھا دیئے۔

۱۵۹۳۔ مسلم بن ابراہیم، ہشام، قتادہ، حضرت انسؓ (دوسری سند) خلیفہ یزید بن زریج، سعید، قتادہ، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے روز مسلمان آپس میں کہتے ہوں گے، کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کسی کی سفارش لائی جائے، لہذا سب مل کر حضرت آدم کے پاس جائیں گے، اور ان سے کہیں گے کہ آپ تمام انسانوں کے والد ہیں، اللہ نے تمہیں خود اپنے ہاتھ سے بنایا، ملائکہ سے سجدہ کرایا، اور پھر تمام اشیاء کے نام آپ کو سکھائے، لہذا آپ اللہ کی بارگاہ میں ہم سب کی سفارش فرمائیں، تاکہ یہ مصیبت ختم ہو کر چین حاصل ہو، حضرت آدم فرمائیں گے، آج مجھے اپنا گناہ یاد آ رہا ہے، مجھے پروردگار کی بارگاہ میں جاتے ہوئے حجاب معلوم ہوتا ہے، لہذا تم سب حضرت نوح کے پاس جاؤ، وہ اللہ کی طرف سے زمین میں پہلے نبی بنائے گئے تھے، چنانچہ سب ان کی خدمت میں پہنچیں گے اور اپنی درخواست پیش کریں گے، وہ کہیں گے کہ آج مجھ میں یہ ہمت نہیں ہے، میں خود اس کی بارگاہ میں شرم کر رہا ہوں، لہذا تم سب حضرت ابراہیم کی خدمت میں جاؤ، سب خلیل اللہ کے پاس پہنچیں گے، اور ان سے اپنی حاجت بیان کریں گے، وہ فرمائیں گے میں اس قابل کہاں، تم سب حضرت موسیٰ کی خدمت میں جاؤ، وہ کلیم اللہ ہیں، اور خدا نے انہیں تورات دی ہے، تو سب لوگ حاضر خدمت ہو گئے، تو وہ کہیں گے کہ مجھ میں یہ ہمت نہیں ہے، مجھے ایک آدمی کے خون ناحق کا خیال بارگاہ الہی میں جانے سے مانع ہے، لہذا تم سب حضرت عیسیٰ کے پاس جاؤ، وہ روح اللہ، اللہ کے بندے، رسول اور کلمۃ اللہ ہیں، سب ان کے پاس جائیں گے، وہ کہیں گے کہ میں اس لائق نہیں، تم سب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ، کہ اللہ نے ان کے اگلے اور پچھلے سب گناہ معاف فرمادیئے ہیں، تو میں سب کو لیکر اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی اجازت چاہوں گا، اجازت ملنے پر میں سجدہ میں گر پڑوں گا، اور جب تک خدا چاہے گا، سجدہ میں رہوں گا، حکم الہی ہوگا، اے محمد! سر کو سجدہ سے اٹھاؤ، مانگو کیا مانگتے ہو، ہم سنیں گے اور تمہاری سفارش قبول کریں گے، میں سر اٹھاؤں گا اور اللہ کی وہ تعریف کروں گا، جو

۱۵۹۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْتَمِعُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَيَقُولُونَ لَوْ اشْتَشَفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ أَبُو النَّاسِ خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَأَسْحَدَكَ لَكَ مَلِكَهُ وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَّكَانِنَا هَذَا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ ذَنْبَهُ فَيَسْتَحْيِ اثْنَا نُوْحًا فَإِنَّهُ أَوَّلُ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللَّهُ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ سُؤَالَ رَبِّهِ مَا لَيْسَ لَهُ بِهِ عِلْمٌ فَيَسْتَحْيِ فَيَقُولُ اثْنُوا خَلِيلَ الرَّحْمَنِ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ اثْنُوا مُوسَى عَبْدًا كَلَّمَهُ اللَّهُ وَأَعْطَاهُ التَّوْرَةَ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ قَتْلَ النَّفْسِ بِغَيْرِ نَفْسٍ فَيَسْتَحْيِ مِنْ رَبِّهِ فَيَقُولُ اثْنُوا عِيسَى عَبْدَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ وَكَلِمَةَ اللَّهِ وَرُوحَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ اثْنُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ فَيَأْتُونِي فَأَنْطَلِقُ حَتَّى أَسْتَاذَنَ عَلَى رَبِّي فَيُؤَذِّنُ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يَقَالُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَسَلِّ تَعَطُّهُ وَقُلْ يُسْمَعُ وَاشْفَعْ تُشْفَعُ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُهُ بِتَحْمِيدٍ يُعْلَمُنِيهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحْدِلُنِي حَدًّا فَأَدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُوذُ إِلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي مِثْلَهُ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحْدِلُنِي حَدًّا فَأَدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُوذُ الرَّابِعَةَ فَأَقُولُ مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ جَلَسَهُ الْقُرْآنُ

وَوَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ إِلَّا مَنْ
حَبَسَهُ الْقُرْآنُ يَعْنِي قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى خُلِدِينَ
فِيهَا .

مجھے اس کی طرف سے سکھائی جائے گی، اس کے بعد سفارش کروں
گا، جس کی حد مقرر کر دی جائے گی، میں ایک گروہ کو بہشت میں
داخل کر کے آؤں گا، پھر سجدے میں گر جاؤں گا، اور وہی کیفیت
ہوگی جو پہلے ہوئی تھی، پھر ایک گروہ کو بہشت میں داخل کر کے
آؤں گا، پھر تیسری مرتبہ بھی داخل کروں گا، پھر چوتھی مرتبہ بھی
سفارش کروں گا، پھر اپنے رب سے عرض کروں گا، کہ اب تو وہی
باقی رہ گئے ہیں، جن کو قرآن نے منع کیا ہے، اور وہ ہمیشہ کیلئے دوزخ
میں رہنے والے ہیں، امام بخاری فرماتے ہیں، دوزخ میں وہی لوگ
ہمیشہ رہیں گے جن کیلئے قرآن میں خالدین فیہا ابداً وارد ہوا ہے۔

باب ۵۶۰۔ مجاہد کا بیان ہے، کہ شیاطین سے منافق اور
مشرک مراد ہیں، اور ”محیط بالکافرین“ کا مطلب یہ ہے، کہ
اللہ تعالیٰ کافروں کو جمع فرمائے گا اور ”علی الخاشعین“ سے
ایمان والے مراد ہیں، اور مجاہد کہتے ہیں، کہ ”بقوة“ سے عمل
مراد ہے، اور ابو العالیہ کا بیان ہے کہ ”مرض“ کے معنی شک
کے ہیں اور ”صبغة“ کے معنی دین کے ہیں اور ”وما خلفها“
سے مراد یہ ہے، کہ پچھلے لوگوں کیلئے عبرت ہے جو قائم رہے
”لاشیة فیہا“ کا مطلب ہے کہ اس میں سفیدی نہیں،
ابو العالیہ نے کہا کہ ”یسومونکم“ کے معنی تم کو ہمیشہ تکلیف
پہنچاتے تھے اور ”ولایة“ کو اگر واؤ کی زیر سے پڑھیں تو معنی
ہیں امیری اور اگر زیر سے پڑھیں تو ”ربوبیت“ کے معنی
ہیں، اور بعض کا خیال ہے کہ جو اناج کھایا جائے اس کو ”نوم“
کہتے ہیں اور ”فادراً تم“ یعنی تم نے اختلاف کیا، قتادہ نے کہا
کہ ”قباء وا“ کے معنی لوٹ لئے ”یستفتحون“ کے معنی مدد
مانگتے تھے اور ”شروا“ کے معنی ”باعوا“ ہیں ”راعنا“ کو
رعونت سے بنایا گیا ہے بمعنی بیوقوف، کیونکہ عرب احمق کو
”راعن“ کہتے تھے ”لا تجزی“ کے معنی کچھ کام نہ آئے گی
”اہتلی“ کے معنی آزمائش ”خطوات“ خطوہ کی جمع ہے، معنی

۵۶۰. بَابُ قَالَ مُجَاهِدٌ إِلَى شَيْطَانِهِمْ
أَصْحَابِهِمْ مِنَ الْمُتَنَفِّقِينَ وَالْمُشْرِكِينَ
مُحِيطٌ بِالْكَافِرِينَ اللَّهُ جَامِعُهُمْ عَلَى
الْخَاشِعِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَقًّا قَالَ
مُجَاهِدٌ بِقُوَّةٍ يَعْمَلُ بِمَا فِيهِ وَقَالَ
أَبُو الْعَالِيَةِ مَرَضٌ شَكٌّ صَبْغَةٌ دِينٌ وَمَا
خَلْفَهَا عِبْرَةٌ لِمَنْ بَقِيَ لَا شَيْءَ فِيهَا
لَا بَيَاضَ وَقَالَ غَيْرُهُ يَسُومُونَكُمْ يُؤْلُونَكُمْ
الْوَلَايَةَ مَفْتُوحَةٌ مَصْدَرُ الْوَلَاءِ وَهِيَ
الرُّبُوبِيَّةُ وَإِذَا كُسِرَتْ الْوَاوُفُهِى الْإِمَارَةُ
وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْحُبُوبُ الَّتِي تُؤْكَلُ كُلُّهَا
قَوْمٌ فَادَّارَءُ ثُمَّ اخْتَلَفْتُمْ وَقَالَ قَتَادَةُ فَبَاءُ
وَأَفَانَقَلْبُوا وَقَالَ غَيْرُهُ يَسْتَفْتَحُونَ
يَسْتَصِيرُونَ شَرَوْا بَاعُوا رَاعِنًا مِنَ الرُّعُونَةِ
إِذَا أَرَادُوا أَنْ يَحْمِقُوا إِنْسَانًا قَالُوا رَاعِنًا
لَا تَجْزِي لَا تَغْنِي ابْتَلَى اخْتَبَرَ خُطَوَاتٍ مِنَ
الْخَطْوِ وَالْمَعْنَى اثَّارُهُ .

ہیں آثار یعنی قدموں کے نشان۔

باب ۵۶۱۔ اللہ تعالیٰ کا فرما کہ ”کسی کو اللہ کا شریک مت بناؤ، حالانکہ تم جانتے ہو۔“

۱۵۹۳۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، ابو وائل، عمر بن شریک، حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں، کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، کہ خدا کے نزدیک سب سے بڑا گناہ کیا ہے، آپ نے جواب دیا، یہ کہ تم کسی کو اللہ کے برابر قرار دے دو، حالانکہ اسی نے سب کو پیدا کیا ہے، میں نے عرض کیا صحیح ہے اور اس کے بعد دوسرا گناہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، اپنی اولاد کو اس اندیشہ سے مار ڈالنا، کہ ان کو کھانا اور پرورش کرنا پڑے گا، میں نے کہا صحیح ہے، اس کے بعد پھر بڑا گناہ کیا ہے؟ فرمایا، اپنے ہمسایہ کی بیوی کے ساتھ زنا کرنا۔

باب ۵۶۲۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”وظللنا علیکم الغمام وانزلنا علیکم المن والسلویٰ کلاوا من طیبات ما رزقکم وما ظلمونا ولكن كانوا انفسهم یظلمون“ اس آیت کی تفسیر میں مجاہد کا بیان ہے کہ ”من“ ایک درخت کا گوند ہے (جسے ترنجبین کہتے ہیں) اور ”سلویٰ“ ایک پرندے کا نام ہے (جسے بٹیر کہتے ہیں)۔

۱۵۹۵۔ ابو نعیم، سفیان، عبدالمالک، عمر بن حریش، سعید بن زید، سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ کھنٹی یعنی ترنجبین ایک قسم کا گوند ہے جو درختوں سے نکالا جاتا ہے، اور اس کا پانی آنکھوں کی بیماریوں کے لئے مفید ہے۔

باب ۵۶۳۔ اللہ تعالیٰ کے اس قول ”واذ قلنا ادخلوا هذه القرية فكلوا منها حيث شئتم رغداً وادخلوها الباب سجداً وقولوا حطة نغفر لكم خطاياکم وسنزيد المحسنين“ کی تفسیر کا بیان ”رغداً“ کے معنی ہیں فراغت،

۵۶۱ بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ.

۱۵۹۴۔ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرْحَبِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ إِنَّ ذَلِكَ لَعْظِيمٌ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ وَأَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ تَخَافُ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تَزْنِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ.

۵۶۲ بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّاءَ وَالسَّلْوَىٰ كُلُّوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَمَا ظَلَمُونَا وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْمَنَّاءُ صَمْعَةٌ وَالسَّلْوَى الطَّيْرُ.

۱۵۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُمَاءُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاءُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ.

۵۶۳ بَابُ قَوْلِهِ وَادْخُلُوا هَذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ وَسَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ ۝

وسعت اور اچھی طرح کے۔

۱۵۹۶۔ محمد، عبد الرحمن بن مہدی، ابن المبارک، معمر، ہمام بن منبہ، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ بنی اسرائیل کو یہ حکم دیا گیا تھا، کہ شہر کے دروازہ میں نہایت عاجزی سے داخل ہوں، اور اپنی زبان سے ”حطّے، حطّے“ کہتے جاؤ، یعنی بخشش مانگتے ہیں، انہوں نے یہ کیا کہ زمین پر گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور ”حطّے“ کو چھوڑ کر ”حبّۃ فی شعرة“ کہنا شروع کر دیا یعنی دانہ بالی کے اندر ہے۔

باب ۵۶۳۔ ارشاد خداوندی ”من کان عدواً لجبریل“ کی تفسیر، عکرمہ نے کہا کہ ”جبر“، ”میک“ اور ”سرف“ کے معنی ہیں بندہ اور ”اہل“، بمعنی اللہ (یعنی تمام کے معنی ہیں، اللہ کا بندہ)۔

۱۵۹۷۔ عبد اللہ بن مسیر، عبد اللہ بن بکر، حمید، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ یہودی عالم عبد اللہ بن سلام باغیچے میں میوہ توڑ رہے تھے، کہ ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ تشریف لانے کی خبر ہوئی، وہ فوراً حاضر خدمت ہوئے، اور رسول خدا سے عرض کیا، کہ میں آپ سے تین باتیں معلوم کرنا چاہتا ہوں، جن کو ماسوائے نبی کے اور کوئی نہیں بتا سکتا، ایک یہ کہ قیامت کی پہلی علامت کیا ہوگی، دوسرے یہ کہ جنتی سب سے پہلے کیا چیز کھائیں گے، تیسرے یہ کہ بچہ اپنے باپ یا ماں کے مشابہ کس وجہ سے ہوتا ہے، آپ نے فرمایا، مجھے ابھی جبریل بتا کر گئے ہیں، ابن سلام نے کہا، جبریل! وہ تو یہودیوں کا سب فرشتوں میں سب سے بڑا دشمن ہے، اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی من کان عدواً آخر تک، اس کے بعد آپ نے فرمایا، قیامت کی پہلی نشانی یہ ہے، کہ ایک آگ اٹھے گی، جو آدمیوں کو مشرق سے مغرب کی طرف بھگا کر لے جائے گی، اور جنتیوں کو سب سے پہلے مچھلی کا جگر کھانے کا ملے گا، اور بچہ کے مشابہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ مرد عورت میں سے جس کا مادہ منویہ غالب رہتا ہے بچہ اسی کے مشابہ ہوتا ہے، اگر ماں کا غالب ہے تو ماں سے اگر باپ کا غالب ہے تو باپ سے، عبد اللہ بن سلام نے اس کے بعد کہا کہ میں

رَعْدًا وَاسِعًا كَثِيرًا.

۱۵۹۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةً فَدَخَلُوا يَزْحَكُونَ عَلَى أَسْتَاهِهِمْ فَبَدَّلُوا وَقَالُوا حِطَّةً حَبَّةً فِي شَعْرَةٍ.

۵۶۴ بَابُ قَوْلِهِ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ وَقَالَ عِكْرِمَةُ جِبْرَ وَمِيكَ وَسَرَفٍ عَبْدٌ اِئِلُ اللَّهُ.

۱۵۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ يَقْدُومُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي أَرْضٍ يَخْتَرِفُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي سَأُثْلِكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ فَمَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا أَوَّلُ طَعَامِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَا يَنْزِعُ الْوَلَدَ إِلَى أَبِيهِ أَوْ إِلَى أُمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي بِهِنَّ جِبْرِيلُ قَالَ نَعَمْ قَالَ ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَقَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَى قَلْبِكَ أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَرِيزَادَةُ كَبِدِ حُوتٍ وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْأَةِ نَزَعَتْ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بُهَتُوا وَإِنَّهُمْ إِنْ يَعْلَمُوا

بِاسْلَامِي قَبْلَ اَنْ تَسْأَلَهُمْ يَبْهَتُوْنِي فَجَاءَ بَ
الْيَهُودُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ
رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ فِيْكُمْ قَالُوْا خَيْرٌ نَّا وَابْنُ خَيْرِنَا
وَسَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا قَالَ اَرَأَيْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ عَبْدُ
اللّٰهِ بَنُ سَلَامٍ فَقَالُوْا اَعَادَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ
فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالُوْا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا
وَانْتَقَضُوْهُ قَالَ فَهٰذَا الَّذِي كُنْتُ اَخَافُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ .

۵۶۵ بَابُ قَوْلِهِ مَا نَنْسَخُ مِنْ اٰيَةٍ
اَوْ نُنْسِيْهَا .

۱۵۹۸ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ أَقْرَأُونَا اٰيَةً
وَأَقْضَانَا عَلَىٰ وَاِنَّا لَنَدْعُ مِنْ قَوْلِ اٰبِيٍّ وَذٰلِكَ اَنَّ
اٰيًّا يَقُوْلُ لَا اَدْعُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى
مَا نَنْسَخُ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِيْهَا .

۵۶۶ بَابُ قَوْلِهِ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا
سُبْحٰنَهُ .

۱۵۹۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ ابْنُ جُبَيْرٍ

گو اہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں، اور اللہ کے سوا کوئی
معبود نہیں، ابن سلام نے کہا یا رسول اللہ! یہودی بڑی جھوٹی قوم ہے
اور بہت مفتری، ان کو میرا مسلمان ہونا بہت ناگوار ہوگا، اور وہ بڑے
بہتان میرے اوپر تراشیں گے، اتنے میں کچھ یہود آپ کے پاس
آئے، ابن سلام نے کہا، کہ آپ میرے متعلق ان سے سوال کریں
(اور خود آڑ میں ہو گئے) پھر آپ نے یہودیوں سے پوچھا کہ تم ابن
سلام کو کیسا جانتے ہو، انہوں نے کہا کہ وہ بہت اچھا آدمی ہے، اور
اچھے آدمی کا بیٹا ہے، ہمارا سردار ہے اور سردار کافر زندہ ہے، آپ نے
فرمایا اگر وہ مسلمان ہو جائے، یہود نے کہا خدا اسے اس سے پناہ دے،
ابن سلام سن کر باہر نکل آئے اور کہا ”اشہد ان لا اله الا اللہ
واشہد ان محمدا عبده ورسوله“، یہودیوں نے یہ دیکھ کر کہا، ابن
سلام ہم میں بہت ذلیل اور ذلیل آدمی کافر زندہ ہے، اور بہت سی
برائیاں کرنے لگے، عبد اللہ بن سلام نے کہا، کہ یا رسول اللہ مجھے تو
پہلے ہی ڈر تھا، کہ یہ لوگ برا کہنے لگیں گے۔

باب ۵۶۵۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”جب ہم کسی آیت کو منسوخ
کرتے ہیں تو اس سے بہتر یا اس کے مثل حکم دیتے ہیں“ کی
تفسیر کا بیان۔

۱۵۹۸۔ عمرو بن علی، بخاری، سفیان، حبیب، سعید بن جبیر، حضرت
ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ حضرت عمرؓ کہتے تھے، کہ ہم
سب میں قرآن کے بہترین قاری ابی بن کعب ہیں، اور دینی احکام کو
حضرت علیؓ زیادہ جانتے ہیں، مگر اس کے باوجود ہم ابی بن کعب کی اس
بات کو تسلیم نہیں کر سکتے کہ میں قرآن کریم کی کسی آیت کی تلاوت
کو نہیں چھوڑوں گا، جس کو میں نے آنحضرت سے سنا ہے، حالانکہ
خود اللہ نے یہ فرما کر منسوخ من ایه یہ ثابت کر دیا کہ قرآن کی
بعض آیات منسوخ کی گئی ہیں۔

باب ۵۶۶۔ ارشاد باری تعالیٰ کہ ”ان یہودیوں نے عیسیٰ علیہ
السلام کو اللہ کا بیٹا بنا لیا ہے“ کی تفسیر کا بیان۔

۱۵۹۹۔ ابوالیمان، شعب، عبد اللہ بن ابی حسین، نافع بن جبیر،
حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، کہ آدمی مجھے جھٹلاتا ہے، اور اس کو یہ نہیں کرنا چاہئے تھا مجھے جھٹلانا تو یہ ہے، کہ وہ کہتا ہے، کہ میں مارنے کے بعد زندہ نہیں کر سکتا ہوں، اور گالی یہ ہے کہ آدمی کہتا ہے کہ خدا کے اولاد ہے، حالانکہ میری ذات اس سے بالکل پاک ہے، کہ کسی کو بیوی اور کسی کو اولاد بناؤں۔

باب ۵۶۷۔ ارشاد باری تعالیٰ ”واتخذوا من مقام ابراہیم مصلے“ کی تفسیر ”مثابۃ“ کے معنی ہیں مرجع کے یعنی لوٹنے کی جگہ۔

۱۶۰۰۔ مسدد، یحییٰ بن سعید، حمید، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا، تین باتیں میری ایسی ہیں جو وحی الہی کے موافق ہوئیں، یا یہ کہا، کہ اللہ تعالیٰ نے میری تین باتوں سے اتفاق کیا، پہلی بات تو یہ ہے، کہ میں نے آنحضرت سے عرض کیا، کہ آپ طواف کے بعد مقام ابراہیم میں نماز ادا کریں، چنانچہ اس کے موافق واتخذوا الخ میں نماز کا حکم ہوا، دوسری بات یہ کہ میں نے کہا یا رسول اللہ آپ کے پاس منافق اور دوسرے غیر لوگ بھی آتے ہیں، اچھا ہو اگر آپ ازواج مطہرات کو پردہ کا حکم فرمائیں، تو اللہ نے آیت حجاب نازل فرمائی، تیسری یہ کہ مجھے معلوم ہوا، کہ آپ بیویوں سے ناراض ہیں، تو میں ان کے پاس پہنچا، اور کہا کہ دیکھو تم آنحضرت کو ناراض نہ کرو، ورنہ اللہ تعالیٰ تم سے بہتر عورتیں اپنے رسول کو عطا فرما سکتا ہے، مگر ایک بیوی صاحبہ نے کہا، اے عمر! کیا حضور ہم کو نصیحت نہیں کر سکتے جو تم نصیحت کرنے آئے ہو، جاؤ اپنی نصیحت رہنے دو، اس وقت یہ آیت نازل ہوئی، عسی ربہ ان طلقن الخ یعنی کوئی تعجب نہیں، کہ رسول تم کو طلاق دے دے، اور اللہ تمہارے بدلے میں تم سے بھی بہتر بیویاں ان کو عطا فرمائے (دوسری سند) ابن ابی مریم کہتے ہیں، کہ یہی حدیث یحییٰ بن ایوب، حمید، حضرت انسؓ سے اور وہ حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔

باب ۵۶۸۔ ارشاد باری تعالیٰ ”واذ یرفع ابراہیم القواعد من البيت واسمعیل ربنا تقبل منا انک انت السميع

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ فَأَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ فَرَعَمَ أَنِّي لَا أَقْدِرُ أَنْ أُعِيدَهُ كَمَا كَانَ وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ لِي وَلَدٌ فَسُبْحَانِي أَنْ أَتَّخِذَ صَاحِبَةً أَوْ وَلَدًا .

۵۶۷ باب قَوْلُهُ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى مُثَابَةً يَتُوبُونَ يَرْجِعُونَ .

۱۶۰۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُو فَقَتُ اللَّهُ فِي ثَلَاثٍ أَوْ أَفْقَنِي رَبِّي ثَلَاثٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اتَّخَذْتُ مَقَامَ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ أَمَرْتُ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِالْحِجَابِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ الْحِجَابِ قَالَ وَبَلَغَنِي مُعَاتَبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ نِسَائِهِ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِنَّ قُلْتُ إِنْ أَنْتِهَيْتُنَّ أَوْلِيَّيَدِلْنِ اللَّهُ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ نِسَائِهِ خَيْرًا مِنْكُنَّ حَتَّى آتَيْتُ إِحْدَى نِسَائِهِ قَالَتْ يَا عُمَرُ أَمَا فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَعْظُرُ نِسَاءَهُ هَ حَتَّى تَعْظِهِنَّ أَنْتَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبَدِّلَ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ الْآيَةُ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنْ عُمَرَ .

۵۶۸ باب قَوْلِهِ تَعَالَى وَادْعُرْفِعْ إِبْرَاهِيمَ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاسْمَعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ

العلیم“ کی تفسیر، یعنی جس وقت حضرت ابراہیم اور اسماعیل نے کعبہ کی تعمیر کی، تو بارگاہ رب العزت میں عرض کیا، کہ اے ہمارے اللہ ہماری طرف سے اس کو قبول فرما، بیشک تو سننے والا جاننے والا ہے۔

۱۶۰۱۔ اسماعیل، مالک، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ، عبد اللہ بن محمد ابن بکر، عبد اللہ بن عمر، حضرت عائشہ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، کہ کیا تم کو اس بات کا علم نہیں کہ تیری قوم کے آدمیوں یعنی قریش نے جب کعبہ کو اپنے وقت میں تعمیر کیا تو حضرت ابراہیم کی بنیادوں سے اس کو چھوٹا کر دیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اسے پھر اسی طرح بنا دیجئے، آپ نے فرمایا میں تو کر دیتا، مگر تیری قوم نے نیا نیا اسلام قبول کیا ہے، حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے اس حدیث کی سماعت کے بعد کہا، کہ اگر حضرت عائشہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی ہے، تو میں خیال کرتا ہوں، کہ شاید یہی وجہ ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کونوں کو نہیں چھوتے تھے، جو حطیم کے پاس ہیں، کیونکہ وہ کوئے بنیاد ابراہیمی پر نہیں بنائے گئے تھے۔

باب ۵۶۹۔ ارشاد باری تعالیٰ کہ ”تم کہو ہم اللہ پر ایمان لائے، اور جو کچھ ہماری طرف نازل کیا گیا، اس پر بھی ایمان لائے۔“

۱۶۰۲۔ محمد بن بشر، عثمان بن عمر، علی بن مبارک، یحییٰ بن ابی کثیر، ابی سلمہ، حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، کہ اہل کتاب یعنی یہودی تورات کو عبرانی زبان میں پڑھتے تھے، اور پھر مسلمانوں کو عربی زبان میں اس کا ترجمہ کر کے سمجھاتے تھے، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے ارشاد فرمایا کہ تم ان کو نہ سچا کہو، اور نہ جھوٹا کہو، بلکہ تم اس طرح کہا کرو، کہ ہم ایمان لائے ہیں اللہ تعالیٰ پر، اور اس پر جو اس نے، نازل فرمایا، ہماری طرف۔

مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ الْقَوَاعِدُ
أَسَاسُهُ وَاحِدَتُهَا قَاعِدَةٌ.

۱۶۰۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدٍ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَمْ تَرَ أَنَّ قَوْمَكَ بَنُوا الْكَعْبَةَ وَافْتَضَرُّوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِیْلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ بِلَيَانَ الْحِجْرِ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يَتِمَّ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ.

۵۶۹ بَاب وَقَوْلِهِ قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا.

۱۶۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَأُونَ التَّوْرَةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُونَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ وَقُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا.

باب ۵۷۰۔ اللہ تعالیٰ کا فرمانا کہ ”یوقوف لوگ جلدی کہیں گے کہ مسلمانوں کو کس نے پرانے قبلہ کی طرف سے پھیر دیا، اے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کہہ دیجئے کہ وہ قبلہ اور یہ قبلہ یعنی مشرق و مغرب سب اللہ کا ہے جسے چاہتا ہے ہدایت کی راہ بتاتا ہے مکی تفسیر۔

۱۶۰۳۔ ابو نعیم، زہیر، ابوالحسن، حضرت براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ہجرت فرمانے کے بعد مدینہ میں ۱۶ یا ۱۷ مہینہ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی، مگر کعبہ کی طرف نماز پڑھنے کا خیال دل میں بسا ہوا تھا آخر ایک دن (بحکم الہی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز کعبہ کی طرف منہ کر کے پڑھی، سب لوگوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کی، ایک شخص عبد اللہ بن عباد جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کر چکے تھے، مسجد قبا کی طرف گئے، دیکھا کہ لوگ وہاں بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہے ہیں، اس شخص نے اسی حالت میں جب کہ وہ رکوع میں تھے پکار کر کہا کہ میں خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں نے ابھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے، یہ سن کر سب کعبہ کی سمت گھوم گئے، البتہ لوگوں کو یہ تشویش تھی کہ جو بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے ہوئے انتقال کر گئے ان کی نمازیں ہوئیں یا نہیں۔ چنانچہ اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ وما کان اللہ الح یعنی اللہ ایسا نہیں ہے کہ تمہاری عبادتوں کو ضائع کر دے بلکہ اللہ اپنے بندوں پر مہربان اور رحیم ہے:

باب ۵۷۱۔ (اللہ تعالیٰ کا قول کہ) اسی طرح بنایا ہم نے تم کو امت وسط تاکہ قیامت کے دن دوسروں پر تم گواہی دو اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم تم پر گواہی دے (تاکہ کوئی انکار نہ کر سکے)

۱۶۰۴۔ یوسف بن راشد، جریر، ابواسامہ، اعش، ابوصالح، (دوسری سند) ابواسامہ، ابوصالح، حضرت ابوسعید خدری سے روایت کرتے

۵۷۰۔ بَابُ قَوْلِهِ سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلَّهُمْ عَنْ قِبَلِهِمُ الَّذِي كَانُوا عَلَيْهَا قُلْ لِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ .

۱۶۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ سَمِعَ زُهَيْرًا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى إِلَى بَيْتِ الْمَقْدَسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ يُعْجَبُهُ أَنْ تَكُونَ قِبَلَتُهُ قِبَلَ الْبَيْتِ وَأَنَّهُ صَلَّى أَوْ صَلَّى صَلَاةَ الْعَصْرِ وَصَلَّى مَعَهُ قَوْمٌ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ صَلَّى مَعَهُ فَمَرَّ عَلَى أَهْلِ الْمَسْجِدِ وَهُمْ رَاكِعُونَ قَالَ أَشْهَدُ بِاللَّهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ مَكَّةَ فَذَارُوا كَمَا هُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ وَكَانَ الَّذِي مَاتَ عَلَى الْقِبْلَةِ قَبْلَ أَنْ تُحَوَّلَ قِبَلَ الْبَيْتِ رَجُلًا قُتِلُوا لَمْ نَذَرِ مَا نَقُولُ فِيهِمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضَيِّعَ إِيمَانَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرءُ وَفٍ رَحِيمٌ .

۵۷۱۔ بَابُ مَا سَبَّوْا كَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا .

۱۶۰۴۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَأَبُو أَسَامَةَ وَاللَّفْظُ لَجَرِيرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ

أَبِي صَالِحٍ وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْعَى نُوحٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَيَقُولُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَبِّ فَيَقُولُ هَلْ بَلَغْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقَالُ لِأُمَّتِهِ هَلْ بَلَغَكُمْ فَيَقُولُونَ مَا آتَا نَا مِنْ نَذِيرٍ فَيَقُولُ مَنْ يَشْهَدُ لَكَ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ وَ أُمَّتُهُ فَيَشْهَدُونَ أَنَّهُ قَدْ بَلَغَ وَيَكُونُ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا فَذَلِكَ قَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شَهِدًا عَلَى النَّاسِ وَ يَكُونُ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا وَ الْوَسْطُ الْعَدْلُ.

۵۷۲ باب قَوْلِهِ وَ مَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعَ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَى عَقْبَيْهِ وَ إِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ وَ مَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ إِيْمَانَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرءُوفٌ رَحِيمٌ.

۱۶۰۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيْنَا النَّاسُ يُصَلُّونَ الصُّبْحَ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ إِذْ جَاءَ جَاءَ فَقَالَ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرْآنًا أَنْ يُسْتَقْبَلَ الْكُعْبَةُ فَاسْتَقْبَلُوهَا فَتَوَجَّهُوا إِلَى الْكُعْبَةِ.

۵۷۳ باب قَوْلِهِ قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ إِلَى عَمَّا تَعْلَمُونَ

۱۶۰۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ

ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نوح علیہ السلام کو بلائیں گے وہ آئیں گے اور عرض کریں گے کہ اے رب میں حاضر ہوں اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا تم نے ہمارے احکامات کو لوگوں تک پہنچا دیا تھا؟ کہیں گے جی ہاں! اس کے بعد ان کی امت سے دریافت کیا جائے گا کہ تمہارے پاس خدا کے احکامات لے کر کوئی رسول آیا تھا یا نہیں؟ امت کہے گی نہیں آیا رب فرمائے گا تمہارا گواہ کون ہے؟ وہ کہیں گے کہ حضرت محمد ﷺ اور ان کی امت اس وقت میری امت گواہی دے گی کہ بے شک نوح علیہ السلام نے احکام الہی کی تبلیغ کی تھی اور میں کہوں گا کہ یہ سب لوگ سچے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کا مطلب یہی ہے اور وسط کے معنی عدل کے ہیں۔

باب ۵۷۲۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”جس قبلہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رہ چکے ہیں وہ تو اس لئے تھا کہ ہم کو معلوم ہو جائے کہ کون رسول کا اتباع کرتا ہے اور کون پیچھے ہٹتا جاتا ہے“ اور یہ قبلہ کا بدلنا لوگوں پر بڑا ثقیل ہے، مگر جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی ہے اور اللہ ایسے نہیں ہیں کہ تمہارے ایمان کو ضائع کر دیں اور واقعی اللہ تو ایسے لوگوں پر بہت ہی شفیق اور مہربان ہیں۔

۱۶۰۵۔ مسدد، یحییٰ، سفیان، عبد اللہ بن دینار، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ کچھ آدمی مسجد قبائیں نماز فجر ادا کر رہے تھے کہ ایک شخص نے پکار کر کہا کہ لوگوں اللہ نے قرآن میں اپنے نبی ﷺ کو حکم دیا ہے کہ اپنا منہ کعبہ کی طرف کر لو، لہذا تم بھی کعبہ کی طرف پھر جاؤ چنانچہ اس آواز کو سنتے ہی لوگ نماز ہی کی حالت میں کعبہ کی طرف گھوم گئے۔

باب ۵۷۳۔ ارشاد باری تعالیٰ ”کہ ہم بار بار تمہارے منہ کا آسمان کی طرف اٹھنا دیکھ رہے ہیں“ آخر تک۔

۱۶۰۶۔ علی بن عبد اللہ، معتمر، سلیمان، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ تمام صحابہ میں اب صرف میں وہ شخص باقی

يَقُ مِمَّنْ صَلَّى الْقِبْلَتَيْنِ غَيْرِي.

۵۷۴ باب قَوْلُهُ وَلَئِنْ آتَيْتَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ بِكُلِّ آيَةٍ مَا تَبِعُوا قِبْلَتَكَ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّكَ إِذْ لَمِنَ الظَّالِمِينَ.

رہ گیا ہوں جس نے دونوں قبلوں کی طرف نماز ادا کی ہے:
باب ۵۷۴۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان اہل کتاب کے پاس جملہ دلائل اور نشانیاں پیش کریں جب بھی یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبلہ کو نہ مانیں گے۔“ آخر تک کی تفسیر۔

۱۶۰۷۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيْنَمَا النَّاسُ فِي الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ جَاءَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنًا وَأَمَرَ أَنْ يَسْتَقْبَلَ الْكُعْبَةَ أَلَا فَاسْتَقْبِلُوهَا وَقَالَ وَجْهَ النَّاسِ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا بِوُجُوهِهِمْ إِلَى الْكُعْبَةِ.

باب ۵۷۵۔ قَوْلُهُ الَّذِينَ آتَيْنَهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ آبْنَاءَهُمْ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ إِلَى قَوْلِهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ.

باب ۵۷۵۔ ارشاد باری تعالیٰ کہ ”جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ پہچانتے ہیں رسول کو جس طرح اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں اور بعض ان میں سے امر واقعی کو خوب جانتے ہیں اور اخفا کرتے ہیں لہذا تم شک کرنے والوں میں شمار نہ ہونا۔“ کی تفسیر۔

۱۶۰۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ إِذْ جَاءَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنًا وَقَدْ أَمَرَ أَنْ يَسْتَقْبَلَ الْكُعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَتْ وَجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكُعْبَةِ.

۵۷۶ باب وَلِكُلِّ وَجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيَهَا فَاسْتَقْبِلُوا الْخَيْرَاتِ أَيْنَمَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمْ اللَّهُ جَمِيعًا إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ

باب ۵۷۶۔ ارشاد باری تعالیٰ کہ ”ہر ایک کے لئے ایک قبلہ مقرر ہے جس کی طرف وہ منہ کرتا ہے سو تم نیک کاموں میں سبقت کرو تم جہاں کہیں ہو گے اللہ تم کو جمع فرمادے گا“ بے

قَدِيرٌ.

شک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“ کی تفسیر۔

۱۶۰۹۔ محمد بن ثنیٰ، یحییٰ سفیان، ابواسحاق، حضرت براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں کہ مدینہ میں ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ۱۶ یا ۱۷ مہینہ تک برابر بیت المقدس کی طرف نماز ادا کی ہے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا منہ کعبہ کی طرف پھیر لیا اور ہم بھی پھر گئے۔

باب ۵۷۷۔ ارشاد باری تعالیٰ کہ ”جس جگہ بھی آپ جائیں اپنا منہ نماز میں مسجد حرام یعنی کعبہ کی طرف کیجئے اور یہ بالکل حق ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اللہ تمہارے کاموں سے بے خبر نہیں ہے۔ (اور) شطر کے معنی طرف کے ہیں۔

۱۶۱۰۔ موسیٰ بن اسمعیل، عبدالعزیز بن مسلم، عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ بات یہ ہوئی کہ کچھ لوگ مسجد قبا میں فجر کی نماز ادا کر رہے تھے کہ ایک شخص نے پکار کر کہا کہ آج رات کو آنحضرت ﷺ پر قرآن نازل ہوا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم ہوا ہے لہذا آپ لوگ بھی اپنا اپنا منہ کعبہ کی طرف کر لو ایہ سنتے ہی سب لوگ اسی حالت میں کعبہ کی طرف گھوم گئے اس وقت سب بیت المقدس کی طرف نماز پڑھ رہے تھے۔

باب ۵۷۸۔ ارشاد باری تعالیٰ کہ ”آپ جہاں بھی جائیں اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف رکھیں اور تم لوگ جہاں بھی ہو اپنا چہرہ کعبہ کی طرف رکھو“ تاکہ لوگوں کو تمہارے مقابلہ میں گفتگو کی مجال نہ رہے۔“ آخر آیت تک کی تفسیر۔

۱۶۱۱۔ قتیبہ بن سعید، امام مالک، عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ہم لوگ مسجد قبا میں فجر کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص نے پکار کر کہا کہ آج رات کو رسول اللہ ﷺ کے پاس خدا کا یہ حکم آیا ہے کہ کعبہ کو اپنا قبلہ بناؤ لہذا تم سب بھی اپنا اپنا منہ کعبہ کی طرف کر لو چنانچہ ہم سب لوگ بیت المقدس کی طرف سے کعبہ کی طرف گھوم گئے۔

۱۶۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ الْبَيْتِ الْمُقَدَّسِ سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ صَرَفَهُ نَحْوَ الْقِبْلَةِ.

۵۷۷ بَابُ قَوْلِهِ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِنَّهُ لِلْحَقِّ مِنْ رَبِّكَ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ شَطْرَهُ تَلْقَاوَهُ.

۱۶۱۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ بَيْنَا النَّاسُ فِي الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ إِذْ جَاءَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ أَنْزَلَ اللَّيْلَةَ قُرْآنًا فَأَمَرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبَلُوهَا وَاسْتَدَارُوا كَهَيْئَتِهِمْ فَتَوَجَّهُوا إِلَى الْكَعْبَةِ وَكَانَ وَجْهُ النَّاسِ إِلَى الشَّامِ.

۵۷۸ بَابُ قَوْلِهِ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْنَمَا كُنْتُمْ إِلَى قَوْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ.

۱۶۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ إِذْ جَاءَهُمْ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ وَقَدْ أَمَرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبَلُوهَا وَكَانَتْ وَجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ.

فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْقِبْلَةِ.

۵۷۹ بَابُ قَوْلِهِ إِنَّ الصَّفَاَ وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ شَعَائِرُ عِلَامَاتٌ وَأَحَدُتُهَا شَعِيرَةٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الصَّفْوَانِ الْحَجَرُ وَيُقَالُ الْحِجَارَةُ الْمُلْسُ النَّبِيُّ لَا تُنْبِئُ شَيْئًا وَالْوَاحِدَةُ صَفْوَانَةٌ بِمَعْنَى الصَّفَاَ وَالصَّفَاَ لِلْحَمِيعِ.

باب ۵۷۹۔ ارشاد باری تعالیٰ کہ ”صفا و مروہ اللہ کی نشانیاں میں سے نشانی ہیں، پھر جو کوئی کعبہ کا طواف کرے یا عمرہ کا ارادہ کرے تو اگر کوئی ان دونوں کے درمیان سعی کرے (دوڑے) تو کوئی حرج نہیں ہے، شعائر، شعیرہ کی جمع ہے، اس کے معنی ہیں نشانیاں، علامتیں، ابن عباس کہتے ہیں صفوان کا جو لفظ ہے اس کا مطلب ہے پتھر، بعض کا قول ہے صفوان کے معنی چکنے پتھر کے ہیں اور اس کا واحد صفوانہ ہے جس طرح صفایہ بھی جمع ہے اور اس کا مفرد صفا ہے۔

۱۶۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّنِّ أَرَأَيْتَ قَوْلَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّ الصَّفَاَ وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا فَمَا أَرَى عَلَى أَحَدٍ شَيْئًا أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ كَلَّا لَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ كَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا يُهْلُونَ الْمَنَاءَ وَكَانَتْ مَنَاءُ حَدَوْ قُدَيْدٍ وَكَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطَّوَّفُوا بَيْنَ الصَّفَاَ وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ

۱۶۱۲۔ عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، ہشام بن عروہ، عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا اور میں اس وقت بچہ تھا کہ یہ جو اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ صفا (۱) اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں میں سے نشانیاں ہیں، لہذا کوئی شخص حج یا عمرہ کا ارادہ کرے تو ان کا طواف کر لینے میں کوئی مضائقہ یعنی گناہ نہیں ہے تو اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص صفا اور مروہ کا طواف نہ بھی کرے تو بھی اس پر کوئی گناہ نہیں ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا یہ بات تو نہیں ہے اگر یہ بات ہوتی تو اللہ تعالیٰ اس طرح فرماتا کہ اگر کوئی ان کا طواف نہ بھی کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ درحقیقت یہ آیت انصار کے حق میں نازل ہوئی ہے، کیونکہ وہ احرام کی حالت میں منات بت کا نام لیتے تھے جو قدید کے پاس رکھا ہوا تھا انصار کو صفا اور مروہ کا طواف اچھا معلوم نہیں ہوتا تھا جب اسلام آیا تو انہوں نے آنحضرت ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا، تو اس

(۱) مفسرین نے لکھا ہے کہ جاہلیت کے زمانہ میں مکہ کے اندر ایک مردہ عورت نے زنا کیا، اللہ تعالیٰ نے انکی صورتیں مسخ فرمادیں، لوگوں نے انکے بت بنا کر صفا اور مروہ پر بطور عبرت کے رکھ لیے، جب کچھ زمانہ گزر گیا تو لوگوں نے ان بتوں کی عبادت شروع کر دی تو اسلام آنے کے بعد بعض لوگوں کو صفا و مروہ کی سعی میں کچھ تردد ہوا اور انہوں نے اس کے متعلق سوال کیا جس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ انکا طواف (سعی) کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں، اس آیت کے شان نزول کے بارے میں اور بھی اقوال ہیں۔

وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ”صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے نشانیاں ہیں تو جو کوئی حج یا عمرہ کرے تو ان کا طواف کرنے پر اس پر کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

۱۶۱۳۔ محمد بن یوسف، سفیان، عاصم بن سلیمان سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ صفا اور مروہ کی سعی کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم زمانہ ابتداء اسلام میں اس طریقہ کو جاہلیت کی ایک رسم سمجھتے تھے اور اس وجہ سے ہم نے اسے چھوڑ رکھا تھا، آخر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ”بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے نشانیاں ہیں“ آخر آیت تک۔

باب ۵۸۰۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”بعض لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے سوا دوسروں کو کار ساز بنا لیتے ہیں“ انداداً نہ کی جمع ہے اور نہ کے معنی ہیں مقابل یا ہمسریا شریک۔

۱۶۱۴۔ عبدان، ابی حمزہ، اعمش، شقیق، حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کیا اور پھر مر گیا تو وہ دوزخ میں جائے گا، میں نے کہا، اور جس نے اللہ کا کسی کو شریک نہیں کیا اور مر گیا، آپ نے فرمایا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

باب ۵۸۱۔ اللہ تعالیٰ کا فرمانا کہ ”اے ایمان والو تم پر قصاص فرض کیا گیا ہے، مقتولین کے بارے میں آزاد کے بدلے آزاد، عذاب الیم تک ”عفی“ کے معنی ہیں ”ترک“ یعنی معاف کیا گیا۔

۱۶۱۵۔ حمیدی، سفیان، عمرو، مجاہد، حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ بنی اسرائیل میں صرف قصاص کا قانون تھا، گردیت کا رواج نہیں تھا، امت محمدیہ پر اللہ تعالیٰ نے اپنی مہربانی سے دیت کا حکم نازل فرمایا، لہذا جو کسی کو قتل کر ڈالے اس پر قصاص واجب ہے جان کے بدلے جان، آزاد کے بدلے آزاد، غلام کے بدلے غلام، عورت کے بدلے عورت اور اگر دیت ادا کرنے کا

فَأَنْزَلَ اللَّهُ إِنَّ الصَّفاَ وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا.

۱۶۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الصَّفاَ وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ كُنَّا نَرَى أَنَّهُمَا مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ أَمْسَكْنَا عَنْهُمَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الصَّفاَ وَالْمَرْوَةَ إِلَى قَوْلِهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا.

۵۸۰. بَابُ قَوْلِهِ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْدَادًا أَضْدَادًا وَاحِدُهَا نِدٌّ.

۱۶۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً وَقُلْتُ أُخْرَى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللَّهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ وَقُلْتُ أَنَا مَنْ مَاتَ وَهُوَ لَا يَدْعُو لِلَّهِ نِدًّا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

۵۸۱. بَابُ قَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ الْحُرُّ إِلَى قَوْلِهِ عَذَابٌ أَلِيمٌ عَفَى تَرَكَ.

۱۶۱۵۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ الْقِصَاصُ وَلَمْ تَكُنْ فِيهِمُ الدِّيَّةُ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِهَذِهِ الْأُمَّةِ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَى

خیال ہو تو مقتول کے وارثوں کو چاہئے کہ باہمی طور پر مقرر کر کے قبول کر لیں اور قاتل کو اچھی طرح دیت ادا کرنا چاہئے کہ یہ دیت کا حکم اللہ تعالیٰ کی ایک مہربانی اور تخفیف ہے، اگلے لوگوں پر قصاص کا حکم تھا اور تم کو دیت کی بھی رعایت دی گئی ہے، لہذا اس کے بعد بھی اگر کوئی زیادتی کرے گا تو اس کے لئے دردناک عذاب ہے (یعنی قبول دیت کے بعد قتل)

۱۶۱۶۔ محمد بن عبد اللہ انصاری، حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ کی کتاب قصاص کا حکم دیتی ہے، بشرطیکہ دیت قبول نہ کریں:

۱۶۱۷۔ عبد اللہ بن منیر، عبد اللہ بن بکر سہمی، حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میری پھوپھی ربیع نے ایک عورت کا دانت توڑ دیا جو سامنے کا تھا، ربیع کے رشتہ داروں نے معافی کی کوشش کی، مگر عورت کے رشتہ داروں نے معاف نہیں کیا، آخر معاملہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا اور قصاص کا مطالبہ ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص کا حکم جاری کر دیا، ربیع کے بھائی انس بن نضر نے کہا یا رسول اللہ! کیا واقعی ربیع کا دانت توڑ دیا جائے گا، میں اس اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچائی بنا کر مبعوث فرمایا ہے، ربیع کا دانت نہ توڑا جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انس اللہ کی کتاب قصاص کا حکم دیتی ہے، اس کے بعد یہ ہوا کہ عورت کے رشتہ دار معاف کرنے پر راضی ہو گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ اگر اللہ کی قسم کھائیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو پورا کر دیتا ہے۔

باب ۵۸۲۔ ارشاد باری تعالیٰ کہ ”اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے (۱) تاکہ تم پر ہیز گاری کرو۔

بِالْأَنفِی فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَالْعَمُو أَنْ يَقْبَلَ الدِّیۡۃَ فِی الْعَمَدِ فَاِتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَیْهِ بِإِحْسَانٍ یَّتَّبِعُ بِالْمَعْرُوفِ وَیُؤَدِّی بِإِحْسَانٍ ذَٰلِكَ تَخْفِیْفٌ مِّن رَّبِّکُمْ وَرَحْمَةٌ مِّمَّا کُتِبَ عَلَی مَنْ كَانَ قَبْلَکُمْ فَمَنْ اِعْتَدَی بَعْدَ ذَٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِیْمٌ قَتَلَ بَعْدَ قُبُولِ الدِّیۡۃِ.

۱۶۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كِتَابُ اللَّهِ الْقَصَاصُ.

۱۶۱۷۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بَكْرِ السَّهْمِيَّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ الرَّبِيعَ عَمَتَهُ كَسَرَتْ نَبِيَّةَ جَارِيَةٍ فَطَلَبُوا إِلَيْهَا الْعَمُو فَاَبَوْا فَعَرَضُوا الْأَرْضَ فَاَبَوْا فَاتُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَوْا إِلَّا الْقِصَاصَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُكْسِرُ نَبِيَّةَ الرَّبِيعِ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسِرُ نَبِيَّتَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنَسُ كِتَابُ اللَّهِ الْقَصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ فَفَعَلُوا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ.

۵۸۲ بَاب قَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ.

(۱) یہ تشبیہ نفس روزہ کی فرضیت میں ہے کہ جس طرح تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں اسی طرح تم سے پہلی امتوں پر فرض کیے گئے تھے، باقی کونے دنوں کے اور کتنے روزے؟ اس بات میں امتیں مختلف رہی ہیں، مثلاً حضرت آدم علیہ السلام پر ایام بیض کے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت پر یوم عاشورہ کا روزہ فرض قرار دیا گیا تھا۔

۱۶۱۸۔ مسدود، یحییٰ، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جاہلیت میں عاشورہ کا روزہ فرض تھا اس کے بعد اسلام میں رمضان کے روزے فرض ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے ارشاد فرمایا کہ اب عاشورہ کا روزہ تمہاری مرضی پر ہے دل چاہے تو رکھو نہ چاہے تو نہ رکھو۔

۱۶۱۹۔ عبد اللہ بن محمد، ابن عیینہ، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ جب رمضان کے روزے فرض نہیں تھے، تو لوگ عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے، جب رمضان کے روزے فرض ہوئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب جو چاہے عاشورہ کا روزہ رکھے، جو نہ چاہے نہ رکھے۔

۱۶۲۰۔ محمود عبید اللہ، اسرائیل، منصور، ابراہیم نخعی، علقمہ، حضرت عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ عاشورہ کے دن اشعث بن قیس میرے پاس آئے تو میں اس وقت کھانا کھا رہا تھا، اشعث نے کہا کہ آج تو عاشورہ کا دن ہے، ابن مسعود نے جواب دیا کہ رمضان کے روزے ہونے سے پہلے عاشورہ کا روزہ رکھا جاتا تھا مگر رمضان کے بعد عاشورہ کا روزہ ختم ہو گیا، آؤ تم بھی کھاؤ۔

۱۶۲۱۔ محمد بن منشی، یحییٰ، ہشام، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جاہلیت کے زمانہ میں قریش کے لوگ عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے اور نبی ﷺ بھی یہ روزہ رکھتے تھے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ آئے تو بھی روزہ رکھا اور مسلمانوں کو بھی رکھنے کا حکم دیا مگر جب رمضان کے روزے فرض کئے گئے، تو عاشورہ کا روزہ ترک کر دیا گیا اور فرمایا گیا کہ جس کا دل چاہے (عاشورہ کا روزہ) رکھے اور دل نہ چاہے تو نہ رکھے۔

باب ۵۸۳۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”چند مقررہ دنوں کے روزے فرض کئے گئے ہیں“ پھر جو کوئی تم سے بیمار ہو یا سفر میں ہو، تو وہ دوسرے دنوں میں رکھ لے اور جن کو طاقت ہے روزہ کی، ان کے ذمہ بدلا ہے ایک فقیر کا کھانا، پھر جو

۱۶۱۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ عَاشُورَاءَ يَصُومُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ قَالَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَصُمْهُ.

۱۶۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ كَانَتْ عَاشُورَاءَ يُصَامُ قَبْلَ رَمَضَانَ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ قَالَ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ.

۱۶۲۰۔ حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلَ عَلَيْهِ الْأَشْعَثُ وَهُوَ يَطْعُمُ فَقَالَ الْيَوْمَ عَاشُورَاءُ فَقَالَ كَانَ يُصَامُ قَبْلَ أَنْ يُنْزَلَ رَمَضَانُ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تَرَكَ فَدُلَّ فَكُلَ.

۱۶۲۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَآمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ الْفَرِيضَةَ وَتَرَكَ عَاشُورَاءَ فَكَانَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَصُمْهُ.

۵۸۳ بَابُ قَوْلِهِ أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَ عَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ

خوشی سے نیکی کرے، تو اس کے لئے اچھا ہے اور روزہ تمہارے لئے بہتر ہے، اگر تم جانتے ہو، عطاء کا کہنا ہے کہ ہر بیماری میں روزہ چھوڑ سکتے ہیں، جس طرح کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، حسن بصری اور ابراہیم کہتے ہیں کہ اگر کسی دودھ پلانے والی یا حاملہ کو اپنی جان یا بچہ کی جان جانے کا اندیشہ ہو تو وہ روزہ چھوڑ سکتی ہے، پھر بعد میں قضا کرے، اور بہت ضعیف یعنی شیخ کبیر اگر روزہ نہ رکھ سکے تو اسے چاہئے کہ فدیہ ادا کرے، حضرت انس رضی اللہ عنہ جب بہت بوڑھے ہو گئے اور روزہ کی طاقت نہ رہی، تو ایک سال یا دو سال آپ نے روزہ نہیں رکھا اور بطور فدیہ ہر روز ایک مسکین کو گوشت روٹی کھلاتے رہے، اس آیت میں سب لوگوں نے یطیقونہ پڑھا ہے۔

۱۶۲۲۔ اسحاق، روح، زکریا، عمرو بن دینار، عطاء روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عباس کو یہ آیت اس طرح پڑھتے ہوئے سنا ہے، وعلی الذین یطوقونہ یعنی جو لوگ روزہ کی طاقت نہ رکھتے ہوں۔ انکے ذمہ ایک غریب کو کھانا کھلانا ہے، ابن عباس کہتے ہیں کہ یہ آیت منسوخ نہیں، بلکہ اس کا حکم ضعیف مردوں اور بوڑھی عورتوں کے حق میں ہے، جو روزہ نہیں رکھ سکتے، لہذا وہ ایک مسکین کو ہر روز کھانا کھلائیں۔

باب ۵۸۴۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”جو شخص رمضان کو پائے وہ پورے مہینے کے روزے رکھے۔“

۱۶۲۳۔ عیاش بن ولید، عبد الاعلیٰ، عبید اللہ، حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ پوری آیت یعنی وعلی الذین یطیقونہ الخ اس آیت یعنی فمن شہد منکم الشہر سے منسوخ ہو گئی ہے۔

۱۶۲۴۔ قتیبہ، بکر بن مضر، عمرو بن حارث، بکر، یزید بن ابی عبید،

خَبَرَهُ وَ اَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ وَقَالَ عَطَاءٌ يُفْطَرُ مِنَ الْمَرَضِ كُلِّهِ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَقَالَ الْحَسَنُ وَ اِبْرَاهِيمُ فِي الْمَرْضِعِ وَ الْحَامِلِ اِذَا خَافْنَا عَلَى اَنْفُسِهِمَا اَوْ وَلَدِهِمَا تُفْطَرَانِ ثُمَّ تَقْضِيَانِ وَ اَمَّا الشَّيْخُ الْكَبِيرُ اِذَا لَمْ يُطْبِقِ الصِّيَامَ فَقَدْ اطْعَمَ اَنْسَ بَعْدَ مَا كَبُرَ عَامًا اَوْ عَامَيْنِ كُلَّ يَوْمٍ مَسْكِينًا خُبْرًا وَ لَحْمًا وَ افْطَرَ قِرَاءَةً الْعَامَّةِ يُطِيقُونَهُ وَهُوَ اَكْثَرُ.

۱۶۲۲۔ حَدَّثَنِي إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا زَكْرِيَاءُ بْنُ إِسْحَقٍ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقْرَأُ وَ عَلَى الَّذِينَ يَطُوقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسْكِينٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَيْسَتْ بِمَنْسُوخَةٍ هُوَ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَ الْمَرَأَةُ الْكَبِيرَةُ لَا يَسْتَطِيعَانِ اَنْ يَصُومَا فَلْيُطْعِمَا مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مَسْكِينًا.

۵۸۴ بَابُ قَوْلِهِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمْ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ.

۱۶۲۳۔ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَرَأَ فِدْيَةَ طَعَامِ مَسَاكِينَ قَالَ هِيَ مَنْسُوخَةٌ.

۱۶۲۴۔ حَدَّثَنَا قَتِيبَةُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ

حضرت سلمہ بن اکوع سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ یعنی تندرست آدمی بھی اگر چاہے تو روزہ نہ رکھے اور فدیہ ادا کر دے چنانچہ اس کے بعد پھر یہ آیت نازل ہوئی کہ فمن شہد منکم الشہر تو اس آیت سے وہ اگلی آیت منسوخ کر دی گئی۔ بکیر کا انتقال یزید سے قبل ہوا ہے۔

ابو معمر، عبدالوارث، حمید، مجاہد، ابن عباس وعلی الذین یطیقونہ پڑھتے تھے یعنی جو برداشت کر سکے اس سے مراد وہ بوڑھا ہے جو روزے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ ہر روز ایک مسکین کو کھانا کھلائے اور جو زیادہ مساکین کو کھلائے گا وہ بہتر ہے۔

باب ۵۸۵۔ اللہ تعالیٰ کا فرمانا کہ ”حلال ہوا تم کو روزے کی رات میں بے حجاب ہونا اپنی عورتوں سے، وہ پوشاک ہیں تمہاری اور تم پوشاک ہو ان کی، اللہ کو معلوم ہے کہ تم خیانت کرتے تھے اپنی جانوں سے، سو معاف کیا تم کو اور درگزر کیا تم سے، پھر ملو تم اپنی عورتوں سے اور طلب کرو جو لکھ دیا اللہ نے تمہارے لیے۔

۱۶۲۵۔ عبید اللہ، اسرائیل، ابواسحاق، براء بن عازب (دوسری سند) احمد بن عثمان، شریح بن مسلمہ، ابراہیم بن یوسف، حضرت براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب رمضان المبارک کے روزے فرض کئے گئے، تو لوگ رات کو بھی اپنی عورتوں سے الگ رہا کرتے، یہاں تک کہ تمام رمضان گزر جاتا، مگر بعض لوگوں نے چپکے سے جماع کر لیا تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی عَلِمَ اللہُ اَنَّکُمْ کُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَکُمْ۔ یعنی اللہ نے جانا کہ تم اپنے آپ کی خیانت کرتے تھے تو تم سے معاف کر دیا۔

عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَ عَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينَ كَانَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ حَتَّى نَزَلَتْ الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَتَسَخَّرَهَا مَاتَ بُكَيْرٌ قَبْلَ يَزِيدَ.

حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا مَجَاهِدٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ وَ عَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينَ يَقُولُ وَ عَلَى الَّذِينَ يَحْمِلُونَهُ قَالَ هُوَ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ الَّذِي لَا يُطِيقُ الصَّوْمَ أَمْرًا يُطْعِمُ كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِينًا قَالَ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا يَقُولُ وَ مَنْ زَادَ وَ أَطْعَمَ أَكْثَرَ مِنْ مِسْكِينٍ فَهُوَ خَيْرٌ.

۵۸۵ بَابُ قَوْلِهِ أَحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَ ابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ.

۱۶۲۵ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَاقِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ ح وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شَرِيحُ بْنُ مُسْلِمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ لَمَّا نَزَلَ صَوْمُ رَمَضَانَ كَانُوا لَا يَقْرَبُونَ النِّسَاءَ رَمَضَانَ كُلَّهُ وَقَالَ رَجَالٌ يَحْوُونَ أَنْفُسَهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ.

باب ۵۸۶۔ ارشاد باری تعالیٰ کہ ”اور کھاؤ اور پیو جب تک کہ صاف نظر آئے تم کو دھاری سفید صبح کی جدادھاری سیاہ سے“ پھر پورا کرو روزے کو رات تک اور نہ ملو عورتوں سے جب تک کہ تم مختلف ہو مسجدوں میں، یہ حدیں ہیں اللہ کی سوان کے نزدیک نہ جاؤ، اسی طرح بیان فرماتا ہے اللہ اپنی آیات لوگوں کیلئے تاکہ وہ سمجھتے رہیں، عاکف کے معنی ہیں اقامت۔

۱۶۲۶۔ موسیٰ بن اسماعیل، ابو عوانہ، حصین، عامر شععی، حضرت عدی بن حاتم طائی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے دودھا گے سیاہ اور سفید پاس رکھے اور رات کو دیکھتا رہا اور جب تک ان میں کوئی فرق معلوم نہیں ہوا، کھاتا رہا، صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے رات کو ایسا کیا کہ دو سیاہ و سفید دھاگے اپنے نکیہ کے نیچے رکھ لئے تھے، آپ نے عدی کی بات سن کر ہنستے ہوئے فرمایا کہ تمہارا نکیہ بہت بڑا ہے کہ صبح کی سفید دھاری اور رات کی کالی دھاری اس کے نیچے آگئی۔

۱۶۲۷۔ قتیبہ بن سعید، جریر، مطرف، شععی، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اس آیت میں کالے اور سفید دھاگے سے کیا مطلب ہے؟ کیا جو میں نے کیا وہی مطلب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم بھی عجیب نادان ہو کہ رات کو کالے اور سفید دھاگے دیکھا کرتے ہو حالانکہ اس سے تو رات کی سیاہی اور صبح کی سفیدی مراد ہے۔

۱۶۲۸۔ سعید بن ابی مریم، ابو غسان، محمد بن مطرف، ابو حازم سہل بن سعد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب کلووا و اشربوا والی آیت نازل ہوئی، تو کچھ لوگوں نے اپنے پیر میں کالا اور سفید دھاگا باندھ لیا اور رات کو جب تک ان دھاگوں میں کوئی فرق نظر نہیں آتا کھاتے پیتے رہے، پھر اس کے بعد (من الفجر) کے الفاظ نازل ہوئے تو سب کو پتہ چلا کہ سیاہ دھاگے سے مراد رات اور سفید دھاگے سے مراد دن ہے (یعنی صبح صادق کی روشنی تک کھانے پینے کی اجازت ہے)

۵۸۶ بَابُ قَوْلِهِ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتُمُوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ إِلَى قَوْلِهِ تَتَقُونَ الْعَاكِفُ الْمُقِيمُ.

۱۶۲۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ قَالَ أَخَذَ عَدِيَّ عَقْلًا أَبْيَضَ وَ عَقْلًا أَسْوَدَ حَتَّى كَانَ بَعْضُ اللَّيْلِ نَظَرَ فَلَمْ يَسْتَبَيِّنْ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلْتُ تَحْتَ وَ سَادَنِي قَالَ إِنْ وَ سَادَكَ إِذَا لَعَرِيضُ أَنْ كَانَ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ وَ الْأَسْوَدُ تَحْتَ وَ سَادَتَكَ.

۱۶۲۷۔ حَدَّثَنَا قَتِيبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ أَهْمَا الْخَيْطَانِ قَالَ إِنَّكَ لَعَرِيضُ الْفَقَا إِنْ أَبْصَرْتَ الْخَيْطَيْنِ ثُمَّ قَالَ لَا بَلْ هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَ بَيَاضُ النَّهَارِ.

۱۶۲۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ وَ أَنْزَلْتُ وَ كُلُوا وَ اشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْأَسْوَدِ وَلَمْ يُنْزَلْ مِنَ الْفَجْرِ وَ كَانَ رِجَالٌ إِذَا أَرَادُوا الصَّوْمَ رَبَطَ أَحَدَهُمْ فِي رِجْلَيْهِ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ وَ الْخَيْطُ الْأَسْوَدَ وَ يَزَالُ يَأْكُلُ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُ رُؤْيَاهُمَا فَانْزَلَ اللَّهُ بَعْدَهُ مِنَ الْفَجْرِ

فَعَلِمُوا أَنَّمَا يُعْنِي اللَّيْلُ مِنَ النَّهَارِ.

۵۸۷ باب قَوْلُهُ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا
الْيَتَامَىٰ مِنْ ظُهُورِهَا وَلَكِنَّ الْبِرَّ مِنَ التَّقَىٰ
وَأَتُوا الْيَتَامَىٰ مِنَ آبَائِهَا وَاتَّقُوا اللَّهَ
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ.

۱۶۲۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ
إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ
كَانُوا إِذَا أَحْرَمُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَتَوْا الْيَتَامَىٰ
ظَهْرَهُ فَانْزَلَ اللَّهُ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْيَتَامَىٰ
مِنْ ظُهُورِهَا وَلَكِنَّ الْبِرَّ مِنَ التَّقَىٰ وَ أَتُوا
الْيَتَامَىٰ مِنْ آبَائِهَا.

۵۸۸ باب قَوْلُهُ قَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ
فِتْنَةً وَ يَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ فَإِنْ انْتَهَوْا فَلَا
عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ.

۱۶۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ
عُمَرَ أَنَّهُ رَجُلَانِ فِي فِتْنَةٍ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَقَالَ إِنَّ
النَّاسَ صَنَعُوا وَ أَنْتَ ابْنُ عُمَرَ وَ صَاحِبُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ
تَخْرُجَ فَقَالَ يَمْنَعُنِي أَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ دَمَ أَحْيٍ
فَقَالَا أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ وَ قَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ
فِتْنَةً فَقَالَ قَاتِلْنَا حَتَّى لَمْ تَكُنْ فِتْنَةً وَ كَانَ
الدِّينُ لِلَّهِ وَ أَنْتُمْ تُرِيدُونَ أَنْ تَقَاتِلُوا حَتَّى
تَكُونَ فِتْنَةً وَ يَكُونَ الدِّينُ لِغَيْرِ اللَّهِ وَ زَادَ
عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

باب ۵۸۷۔ ارشاد باری تعالیٰ کہ ”یہ کوئی نیکی نہیں ہے کہ
گھروں میں پشت کی طرف سے دیوار پھاند کر داخل ہو جائے
(۱) بلکہ نیکی یہ ہے کہ آدمی پرہیزگاری کرے اور گھر میں
دروازہ سے داخل ہو اور اللہ سے ڈرو تاکہ فلاح پاؤ“ کی تفسیر۔

۱۶۲۹۔ عبید اللہ بن موسیٰ، اسرائیل، ابوالفتح، حضرت براء بن عازب
سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جاہلیت کے زمانہ میں
عرب کے لوگ احرام کی حالت میں جب اپنے گھر آتے تو مکان کی
پشت کی طرف سے دیوار پھاند کر یا چھت پر چڑھ کر آتے تھے اس
کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا۔

باب ۵۸۸۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”اور قتل کرو تم ان کو یہاں
تک کہ فتنہ و فساد کا خاتمہ ہو جائے اور دین خالص اللہ کا
غالب ہو اور زیادتی مت کرو مگر ظالموں پر“ کی تفسیر۔

۱۶۳۰۔ محمد بن بشار، عبد الوہاب، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر سے
روایت کرتے ہیں کہ ابن زبیر کے فتنہ کے زمانہ میں دو آدمی میرے
پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ لوگوں میں کیسا فتنہ و
فساد برپا ہے حالانکہ آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے
اور صحابی رسول اکرم ہیں، آپ اس وقت کیوں نہیں اٹھتے اور اس
فتنہ و فساد کو کیوں نہیں روکتے؟ میں نے کہا کہ میں اس لئے خاموش
ہوں کہ اللہ نے مسلمان کا مسلمان کو خون کرنے سے منع فرمایا ہے،
وہ کہنے لگے کیا اللہ نے یہ نہیں فرمایا کہ ”ان سے لڑو“ یہاں تک فتنہ
ختم ہو جائے“ میں نے کہا کہ یہ کام ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے زمانہ مبارک میں کر چکے اور یہاں تک کیا کہ شرک و کفر کا فتنہ
مٹ گیا اور خالص خدا کا دین رہ گیا۔ اب تم چاہتے ہو کہ لڑ کر فتنہ بڑھ

(۱) اس آیت کے شان نزول کے بارے میں مفسرین کے متعدد اقوال ہیں، حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ جاہلیت میں یہ طریقہ تھا کہ
جب کوئی شخص سفر کے ارادے سے گھر سے نکلتا مگر پھر سفر پر جانے کا ارادہ ترک کر دیتا، تو اب گھر میں داخل ہونے کیلئے اس کا دروازہ استعمال
نہ کر تا بلکہ پچھلی جانب سے گھر میں داخل ہوتا تو یہ آیت نازل ہوئی جس میں اس طریقہ کو ختم فرمادیا گیا۔

فُلَانٌ وَ حَيَوُهُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرِو
 الْمَعَاذِيِّ أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ
 أَنَّ رَجُلًا أَتَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ
 الرَّحْمَنِ مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ تَحُجَّ عَامًا وَ
 تَعْتَمِرَ عَامًا وَ تَتْرَكَ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ
 وَجَلَّ قَدْ عَلِمْتَ مَا رَغِبَ اللَّهُ فِيهِ قَالَ ابْنُ
 أَبِي نُبَيْهِ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ إِيْمَانٍ بِاللَّهِ
 وَرَسُولِهِ وَ الصَّلَاةِ الْخَمْسِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ وَ
 آذَاءِ الزَّكَاةِ وَ حَجِّ الْبَيْتِ قَالَ يَا أَبَا عَبْدِ
 الرَّحْمَنِ أَلَا تَسْمَعُ مَا ذَكَرَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ وَ
 إِنَّ طَائِفَتَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتُلُوا فَاصْلِحُوا
 بَيْنَهُمَا إِلَى أَمْرِ اللَّهِ قَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ
 قَالَ فَعَلْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَكَانَ الْإِسْلَامُ قَلِيلًا فَكَانَ الرَّجُلُ يُفْتَنُ
 فِي دِينِهِ إِمَّا قَتَلُوهُ وَ إِمَّا يُعَذِّبُوهُ حَتَّى كَثُرَ
 الْإِسْلَامُ فَلَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ قَالَ فَمَا قَوْلُكَ فِي عَلِيٍّ
 وَ عُثْمَانَ قَالَ أَمَّا عُثْمَانُ فَكَانَ اللَّهُ عَفَا عَنْهُ وَ
 أَمَّا أَنْتُمْ فَكُفِرْتُمْ أَنْ يَعْفُو عَنْهُ وَ أَمَّا عَلِيٌّ
 فَأَبْنُ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَخَتَنُهُ وَ أَشَارَ بِيَدِهِ فَقَالَ هَذَا بَيْتُهُ حَيْثُ
 تَرَوْنَ.

جائے عثمان بن صالح کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن وہب نے اس حدیث
 کو اس طرح بیان کیا ہے عبد اللہ بن لہیعہ حیوۃ بن شریح بکر بن
 عمرو معافری بکیر بن عبد اللہ نافع سے روایت کرتے ہیں کہ ایک
 آدمی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اے ابا
 عبد الرحمن! یہ آپ کو کیا ہوا کہ ایک سال حج کرتے ہو ایک سال عمرہ
 کرتے ہو اور جہاد فی سبیل اللہ کو ترک کر رکھا ہے حالانکہ آپ کو
 معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جہاد کی بڑی فضیلت بیان کی ہے اور جہاد
 کرنے کی رغبت دلائی ہے آپ نے فرمایا اے میرے بھائی! اسلام
 کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اول توحید و رسالت کا قرار دوم نماز و حج گناہ
 سوم رمضان کے روزے چہارم زکوٰۃ کا ادا کرنا پنجم حج اس کے بعد
 اس آدمی نے کہا کہ کیا تم نے اللہ کا یہ حکم نہیں سنا کہ اگر مسلمانوں
 کے دو گروہ آپس میں لڑنے لگیں تو ان میں صلح کرادو اور اگر کوئی
 گروہ نہ مانے اور دوسرے پر زیادتی کرے تو پھر اس سے اس وقت تک
 لڑتے رہو جب تک کہ وہ اللہ کا حکم ماننے لگے اور ان سے لڑو جب
 تک فتنہ ختم نہ ہو جائے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم
 زمانہ رسالت مآب میں یہ کام کر چکے ہیں حالانکہ اس وقت مسلمان
 بہت قلیل اور کافر بہت زیادہ تھے یہ کافر مسلمانوں کو پریشان کرتے
 اور ان کے دین کو خراب کیا کرتے تھے آخر مسلمانوں کی تعداد بڑھ
 گئی فتنہ ختم ہو گیا اس آدمی نے پھر کہا کہ اچھا یہ تو فرمائیے کہ علی
 رضی اللہ عنہ و عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق آپ کیا خیال رکھتے
 ہیں؟ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ حضرت عثمان
 رضی اللہ عنہ کے قصور کو اللہ تعالیٰ نے معاف فرمادیا ہے مگر تم اب
 بھی ان کو برا کہتے ہو اور حضرت علی رضی اللہ عنہ تو رسول اللہ ﷺ
 کے پچازاد بھائی اور داماد ہیں ان کا گھر تم یہ سامنے دیکھ رہے ہو ان
 کے لئے کچھ کہنے کی گنجائش ہی نہیں ہے۔

باب ۵۸۹۔ ارشاد باری تعالیٰ کہ ”اللہ کے راستہ میں خرچ
 کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں مت پڑو اور احسان کرو اللہ
 تعالیٰ احسان کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے تہملکہ اور
 ہلاکت کے ایک ہی معنی ہیں یعنی ہلاکت بربادی۔

۵۸۹ بَابُ قَوْلِهِ وَ أَنْفَقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
 وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ وَأَحْسِنُوا
 إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ التَّهْلُكَةُ
 وَالْهَلَاكُ وَاحِدٌ.

۱۶۳۱۔ اَلْحَقُّ، نَصْرٌ، شُعْبَةُ، سُلَيْمَانُ، حضرت ابو واہل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حذیفہ بن یمان سے سنا کہ یہ آیت انفقوا فی سبیل اللہ الخ یعنی اللہ کے راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے کے متعلق اتاری گئی ہے۔

باب ۵۹۰۔ ارشاد باری تعالیٰ کہ ”اگر تم سے کوئی بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو۔“ کی تفسیر کا بیان۔

۱۶۳۲۔ آدم، شعبہ، عبد الرحمن بن اسہانی سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن معقل کو میں نے کہتے ہوئے سنا کہ میں کوفہ کی مسجد میں کعب بن عجرہ کے ہمراہ بیٹھا تھا میں نے ان سے فدیہ صیام کے متعلق دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے لوگوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا، اس وقت میرے سر سے جو عین چہرہ پر گر رہی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھ کر فرمایا تم تو بہت تکلیف میں ہو، تمہارے پاس کوئی بکری نہیں ہے؟ میں نے عرض کیا، نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اچھا، تین روزے رکھ لو یا چھ مساکین کو کھانا کھلا دو کہ ہر مسکین کو نصف صاع اناج کا مل جائے اور اپنے سر کو منڈوا دو۔ کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آیت (یعنی فمن كان منكم مریضاً) خاص میرے لئے نازل ہوئی تھی، مگر اس کا حکم تم سب لوگوں کے لئے یکساں عام ہے۔

باب ۵۹۱۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”جو شخص عمرہ کے بعد حج کا احرام باندھے“ کی تفسیر کا بیان۔

۱۶۳۳۔ مسدو، یحییٰ، عمران ابی بکر، ابو رجاء، عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب تمتع کی آیت نازل ہوئی، تو ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تمتع کیا، پھر اس کے بعد ایسی کوئی آیت نہیں آئی، جس کی رو سے تمتع سے منع کیا گیا ہو، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے تشریف لے گئے صرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں جو اپنی رائے علیحدہ رکھتے ہیں۔

باب ۵۹۲۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”حج کے زمانہ میں تم پر کوئی گناہ نہیں کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو“ کی تفسیر۔

۱۶۳۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ عَنْ حَذِيفَةَ وَ أَنْفَقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ لَا تُلْفُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ قَالَ نَزَلَتْ فِي النَّفَقَةِ.

۵۹۰۔ بَابُ قَوْلِهِ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ.

۱۶۳۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْقِلٍ قَالَ قَعَدْتُ إِلَى كَعْبِ ابْنِ عُجْرَةَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ يَعْنِي مَسْجِدَ الْكُوفَةِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ فِدْيَةِ مَنْ صَامَ فَقَالَ حُمِلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ الْقَمْلُ يَتَنَازَرُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ الْجَهْدَ قَدْ بَلَغَ بِكَ هَذَا أَمَا تَجِدُ شَاةً بُلْتُ لَا قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ لِكُلِّ مَسْكِينٍ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ طَعَامٍ وَ أَحْلِقْ رَأْسَكَ فَنَزَلَتْ فِي خَاصَّةٍ وَ هِيَ لَكُمْ بِعَامَّةٍ.

۵۹۱۔ بَابُ قَوْلِهِ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ.

۱۶۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ أُنْزِلَتْ آيَةُ الْمُتَمَتِّعِ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَفَعَلْنَاهَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُنْزَلْ قُرْآنٌ يُجَرِّمُهُ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا حَتَّى مَاتَ قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ.

۵۹۲۔ بَابُ قَوْلِهِ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ.

۱۶۳۴۔ محمد، سفین بن عیینہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جاہلیت کے زمانہ میں تین بازار تھے، عکاظ، بجنہ، ذوالجواز، حج کے زمانہ میں بھی ان بازاروں میں لوگ تجارت کیا کرتے تھے، مگر مسلمان ہونے کے بعد اس کو معیوب خیال کرتے تھے، چنانچہ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ حج کے زمانہ میں تجارت کرنا گناہ نہیں ہے۔

باب ۵۹۳۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”جس جگہ سے لوگ واپس لوٹیں اسی جگہ سے تم بھی لوٹ جاؤ۔“ کی تفسیر۔

۱۶۳۵۔ علی بن عبد اللہ، محمد بن حازم، ہشام، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ قریش اور ان کے ہم خیال لوگ مزدلفہ میں وقوف کیا کرتے تھے، اور انہیں خمس کہا جاتا تھا اور عرب کے دوسرے قبائل عرفات میں قیام کیا کرتے تھے۔ اسلام کی آمد کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو حکم دیا کہ سب کو عرفات پہنچ کر وقوف کرنا چاہئے اور واپسی پر مزدلفہ میں ٹھہریں، چنانچہ اس آیت (ثم افيضوا من حيث افاض الناس) کو اسی مقصد کے لئے نازل کیا گیا تھا۔

۱۶۳۶۔ محمد بن ابی بکر، فضیل بن سلیمان، موسیٰ بن عقبہ، کرب، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جو شخص تمتع کرے، تو عمرہ کر کے احرام اتار دے اور پھر حج کا احرام باندھ کر عرفات جائے اور بعد حج جو جانور مل سکے، اونٹ گائے یا بکری قربانی کرے اور جس کو قربانی کی طاقت نہ ہو اسے حج سے پہلے تین دن کے روزے رکھنا چاہئے اور اگر تیسرا روزہ عرفات کے دن آجائے، تو کوئی حرج نہیں ہے، عرفات میں پہنچ کر عصر کے وقت سے لے کر رات کی تاریکی تک ٹھہرے، پھر سب کے ساتھ واپس لوٹے اور پھر سب کے ساتھ مزدلفہ میں رات کو وقوف کرے اور رات بھر تک یاد خدا اور تکبیر (اللہ اکبر) اور تہلیل (لا الہ الا اللہ) میں مشغول رہے، پھر صبح کو مزدلفہ سے منیٰ واپس آجائے، سب کے

۱۶۳۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ عَكَاظُ وَ مَجَنَّةُ وَ ذُو الْمَجَازِ أَسْوَاقًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَتَأْتُمُوا أَنْ يَتَجَرُّوا فِي الْمَوَاسِمِ فَتَزَلَّتْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ.

۵۹۳ بَابُ قَوْلِهِ ثُمَّ أَفِضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ .

۱۶۳۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزْمٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ بِهَا يَفْقَهُونَ بِالْمَزْدَلِفَةِ وَ كَانُوا يُسْمُونَ الْحُمْسَ وَ كَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَفْقَهُونَ بَعْرَاقٍ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ أَمَرَ اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ ثُمَّ يَقِفَ بِهَا ثُمَّ يُفِضُ مِنْهَا فَلِذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى ثُمَّ أَفِضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ .

۱۶۳۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَطَوَّفَ الرَّجُلُ بِالْبَيْتِ مَا كَانَ حَلَالًا حَتَّى يُهْلَ بِالْحَجِّ فَإِذَا رَكِبَ إِلَى عَرَفَةَ فَمَنْ تَبَسَّرَ لَهُ هَدِيَّةٌ مِنَ الْإِبِلِ أَوْ الْبَقَرِ أَوْ الْغَنَمِ مَا تَبَسَّرَ لَهُ مِنْ ذَلِكَ أَى ذَلِكَ شَاءَ غَيْرَ إِنْ لَمْ يَتَبَسَّرَ لَهُ فَعَلَيْهِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَ ذَلِكَ قَبْلَ يَوْمِ عَرَفَةَ فَإِنْ كَانَ آخِرُ يَوْمٍ مِنَ الْأَيَّامِ الثَّلَاثَةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيَنْطَلِقَ حَتَّى يَقِفَ بَعْرَاقٍ مِنْ صَلَوةِ الْعَصْرِ إِلَى أَنْ يَكُونَ الظَّلَامُ ثُمَّ لِيَدْفَعُوا مِنْ عَرَفَاتٍ إِذَا

أَفَاضُوا مِنْهَا حَتَّى يَبْلُغُوا جَمْعًا الَّذِي يَبْتَغُونَ بِهِ ثُمَّ لِيَذْكُرَ اللَّهُ كَثِيرًا وَأَكْثَرُوا التَّكْبِيرَ وَالتَّهْلِيلَ قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوا ثُمَّ أَفِضُوا فَإِنَّ النَّاسَ كَانُوا يُفِضُونَ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى ثُمَّ أَفِضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ حَتَّى تَرْمُوا الْحُمْرَةَ.

۹۴ باب قَوْلِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

۱۶۳۷ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

۵۹۵ باب قَوْلِهِ وَهُوَ الَّذِي الْخَصَّامُ وَقَالَ عَطَاءُ النَّسْلِ الْحَيَوَانِ.

۱۶۳۸ - حَدَّثَنَا قُبَيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ مَلِيكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَرْفَعُهُ قَالَ أَبْغَضُ الرِّجَالِ إِلَى اللَّهِ إِلَّا الَّذِي الْخَصَّامُ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ.

۱۶۳۹ - حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ

ہمراہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تم افیضو امن حیث افضا الناس یعنی پھر وہاں سے لوگوں جہاں سے لوگ لوٹتے ہیں اور اللہ سے معافی مانگو، بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے، پھر شیطان کے ننگریاں مارو۔

باب ۵۹۴۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”ان میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہماری دنیا اچھی بنادے اور آخرت بھی اچھی بنادے (۱) اور ہم کو دوزخ کی آگ سے محفوظ رکھ“ کی تفسیر۔

۱۶۳۷۔ ابو معمر، عبدالوارث، عبدالعزیز، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ اس طرح دعا فرماتے تھے کہ ”اے اللہ ہم کو دنیا اور آخرت میں دونوں جگہ اچھائیاں عنایت فرما اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔“

باب ۵۹۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”وہ بہت سخت جھگڑالو ہے“ کی تفسیر کا بیان۔

۱۶۳۸۔ قبیسہ سفیان ثوری، ابن جریج، ابن ابی ملیکہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ اس شخص کو ناپسند کرتا ہے جو خصومت رکھنے والا اور جھگڑا کرنے والا ہے۔

۱۶۳۹۔ سفیان ثوری، ابن جریج، ابن ابی ملیکہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ﷺ سے مندرجہ بالا حدیث

(۱) حضرت عبد اللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ بعض دیہاتی مسلمان وقوف میں اپنی دعا میں صرف دنیوی حاجات مانگتے، آخرت کا تذکرہ دعاء میں نہ کرتے، تو یہ آیت نازل ہوئی، جس کا مفہوم یہ ہے کہ بعض لوگ وہ ہیں جو صرف دنیا مانگتے ہیں ان کیلئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں اسکے بالمقابل مومن جب دعاء کرتے تو اس میں دنیا و آخرت کی بھلائیاں مانگتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ بعض وہ لوگ ہیں جو یوں کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔

کی روایت کرتے ہیں۔

باب ۵۹۶۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ تم بغیر کچھ عمل کئے جنت میں داخل ہو جاؤ گے“ حالانکہ تم پر وہ وقت نہیں آیا، جو پہلے لوگوں پر آیا تھا، انہیں سختیاں اور اذیتیں برداشت کرنا پڑیں۔

۱۶۴۰۔ ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، ابن جریج، ابن ابی ملیکہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ اس آیت کا مطلب حتیٰ اذا استیاس الرسل الخ یہ ہے کہ رسولِ نامید ہو کر یہ خیال کرنے لگے تھے کہ لوگوں سے جو وعدہ مدد کا کیا ہے اس کی خلاف ورزی ہوگی تو اس وقت اللہ تعالیٰ کی مدد آئی، اس کے بعد یہ آیت پڑھی حتیٰ يقول الرسول الخ ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ میں نے عروہ بن زبیر سے یہ بات بیان کی تو انہوں نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ نے اپنے رسولوں سے کبھی غلط وعدہ نہیں فرمایا ہے، البتہ انبیاء کرام کو یہ پریشانی ضرور پہنچی کہ ان کی قوم کے لوگ انہیں جھٹلاتے رہے، چنانچہ جب آپ کو مایوسی ہوئی اور یہ خیال کرنے لگے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں جھوٹا ثابت ہوں تو اس وقت اللہ نے فتح عنایت فرمائی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس آیت میں کذبوا کی دال کو مشدود پڑھتیں، اور ابن عباس بلا تشدید پڑھتے۔

باب ۵۹۷۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان کہ ”عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں اپنی کھیتی میں جیسے چاہو آؤ، مباشرت کرو، لیکن اپنے لئے آگے کا خیال مد نظر رکھو۔“

۱۶۴۱۔ الحق، نصر، عبد اللہ بن عون، نافع، مولیٰ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ قرآن کی تلاوت کے درمیان کسی سے بات نہ کرتے تھے، ایک دن میں ان کے پاس گیا تو وہ سورہ بقرہ پڑھ رہے تھے جب اس آیت پر پہنچے، نسائو کم حرث لکم تو فرمایا تم کو معلوم ہے کہ یہ آیت کس وقت اتری؟ میں نے لا علمی کا اظہار کیا، تو آپ نے وجہ نزول بیان کی اور پھر تلاوت میں مصروف ہو گئے (دوسری سند) عبد الصمد، عبد الوارث، ایوب، نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ فاتوا

عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۵۹۶ باب قَوْلِهِ أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمْ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَاءُ إِلَى قَرِيبٍ .

۱۶۴۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَتَّى إِذَا اسْتَيْسَسَ الرَّسُولُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كَذَبُوا خَفِيفَةً ذَهَبَ بِهَا هُنَاكَ وَ تَلَا حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَى نَصُرَ اللَّهُ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ فَلَقِيَتْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فَذَكَرَتْ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَعَادَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا وَعَدَ اللَّهُ رَسُولَهُ مِنْ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا عَلِمَ أَنَّهُ كَأَيِّنْ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ وَلَكِنْ لَمْ يَزَلِ الْبَلَاءُ بِالرُّسُلِ حَتَّى خَافُوا أَنْ يَكُونُوا مِنْ مَعَهُمْ يُكْذِبُونَ هُمْ فَكَانَتْ تَقْرؤُهَا وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كَذَبُوا مُثْقَلَةً .

۵۹۷ باب قَوْلِهِ تَعَالَى نِسَاءُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَاتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ وَقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمُ الْآيَةَ .

۱۶۴۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتَّى يَفْرَغَ مِنْهُ فَأَخَذْتُ عَلَيْهِ يَوْمًا فَقَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَكَانٍ قَالَ تَذَرِي فِيمَا أُنْزِلَتْ قُلْتُ لَا قَالَ أُنْزِلَتْ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ مَضَى وَ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ فَاتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ قَالَ

يَأْتِيهَا فِي رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ .

حرثکم انی شتم سے مطلب یہ ہے کہ مرد عورت سے جماع کرے
، بعض لوگ اغلام کرتے تھے چنانچہ اس آیت سے اس فعل سے روکا
گیا ہے ، یہی حدیث یحییٰ قطان ، عبید اللہ ، نافع ، ابن عمر رضی اللہ عنہ
سے روایت کرتے ہیں۔

۱۶۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ كَانَتْ الْيَهُودُ
تَقُولُ إِذَا جَامَعَهَا مِنْ وَرَائِهَا جَاءَ الْوَلَدُ أَحْوَلُ
فَنَزَلَتْ نِسَاؤُكُمْ حَرْتُ لَكُمْ فَأَتُوا حَرَّتْكُمْ أَنِّي
شِئْتُمْ .

۱۶۴۲۔ ابوالنعیم سفیان ، ابن منکدر ، حضرت جابر سے روایت کرتے
ہیں کہ یہودیوں کا یہ عقیدہ تھا کہ جو آدمی اپنی بیوی سے پیچھے کی
طرف سے جماع کرتا ہے اس کی اولاد احوال یعنی جھینگی پیدا ہوتی ہے
اس وقت اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرما کر یہود کے اس عقیدہ
اور خیال کو غلط قرار دیا اور فرمایا جس طرح چاہو جماع کر سکتے ہو۔

۵۹۸۔ بَابُ قَوْلِهِ وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ
فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ
أَزْوَاجَهُنَّ .

باب ۵۹۸۔ ارشاد باری تعالیٰ کہ ”جب تم نے عورتوں کو
طلاق قصویٰ پھر پورا کر چکیں اپنی عدت کو ، تو اب نہ روکو ان کو
اس سے کہ نکاح کر لیں اپنے انہی خاوندوں سے جبکہ آپس
میں راضی ہو جائیں۔

۱۶۴۳۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو
عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا
الْحَسَنُ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ
كَانَتْ لِي أُخْتُ تَخْطُبُ إِلَيَّ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ
عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ
يَسَارٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ أُخْتَ مَعْقِلِ بْنِ
يَسَارٍ طَلَّقَهَا زَوْجَهَا فَتَرَكَهَا حَتَّى انْقَضَتْ
عِدَّتُهَا فَخَطَبَهَا فَأَبَى مَعْقِلٌ فَتَزَلَّتْ فَلَا
تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ .

۱۶۴۳۔ عبید اللہ بن سعید ، ابو عامر عقدی ، عباد بن راشد ، حضرت
حسن سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ معقل بن یسار
کی چچا زاد بہن کو اس کے خاوند نے طلاق دے دی اور پھر عدت
گزرنے کے بعد اس سے نکاح کرنا چاہا ، تو معقل نے روک دیا اور کہا تم
ایسا نہیں کر سکتے ہو ، اس وقت اللہ تعالیٰ نے مندرجہ بالا آیت نازل
فرمائی (دوسری سند) امام بخاری ، ابو معمر ، عبدالوارث ، یونس ، حسن
بصری ، معقل بن یسار سے روایت کرتے ہیں کہ اس کی بہن کو اس
کے خاوند نے طلاق دے دی اور تمام حدیث روایت کی ہے۔

۵۹۹۔ بَابُ قَوْلِهِ وَالَّذِينَ يَتَوَقَّوْنَ مِنْكُمْ
وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ
أَشْهُرٍ وَعَشْرًا إِلَى تَعْمَلُونَ خَيْرٌ يَعْفُونَ
يَهَبْنَ .

باب ۵۹۹۔ اللہ تعالیٰ کا فرمانا کہ ”جن عورتوں کے شوہر مر
جائیں ، ان کو چاہئے کہ چار ماہ دس دن کی عدت پوری کریں
اور جب عدت پوری ہو جائے ، آخر تک یعفون کے معنی ہیں
کہ معاف کر دیں۔

۱۶۴۴۔ حَدَّثَنِي أُمِّيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ
بْنُ زَيْعٍ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ قَالَ

۱۶۴۴۔ امیہ بن بسطام ، یزید بن زریع ، حبیب ، ابن ابی ملیکہ ، حضرت
زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان

سے کہا کہ یہ آیت (الذین یتوفون منکم الخ) دوسری آیت سے منسوخ ہوگئی ہے، پھر آپ اسے مصحف میں کیوں درج کر رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا اے بھتیجے! میں تو جو نازل ہوا اسے لکھوں گا اور کوئی چیز بدلوں گا نہیں (آیت کا مطلب یہ ہے) (کہ متوفی کو اپنے بیوی کے لئے ایک سال کے خرچ کی وصیت کرنی چاہئے اور اگر وہ خود اس عرصہ میں چلی جائیں تو تم پر گناہ نہیں ہے۔)

۱۶۴۵۔ اسحاق، روح، شبل، ابن ابی نجیح، مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ والذین یتوفون سے پہلے یعنی زمانہ جاہلیت میں ایک سال کی عدت عورت کو اپنے گھر پوری کرنا ضروری سمجھتے تھے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ غَیْرَ اِخْرَاجِ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ یعنی اگر یہ عورتیں چار ماہ دس دن کے بعد اپنے خاوند کے گھروں سے نکل جائیں تو خاوند کے وارثوں پر کوئی گناہ نہیں اس آیت میں ایک سال پورا کرنے کے لئے سات ماہ اور بیس دن زیادہ خاوند کے گھر میں رکنا وصیت پر منحصر رکھا گیا ہے، مگر عورت کو اختیار ہے، چاہے تو شوہر کی وصیت کے مطابق شوہر کے گھر میں ایک سال پورا کرے اور چاہے تو عدت پوری کر کے چلی جائے ابن عباس کا کہنا ہے کہ اس آیت سے ایام عدت عورت کو اپنے شوہر کے گھر میں رہ کر پورا کرنے کا جو حکم تھا، منسوخ ہو گیا ہے، وہ چاہے تو کہیں اور بھی عدت کو پورا کر سکتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس قول غَیْرَ اِخْرَاجِ کا یہی مطلب ہے، عطاء کہتے ہیں کہ اگر عورت چاہے تو اپنے خاوند کے گھر والوں میں عدت پوری کرے اور خاوند کی وصیت کے مطابق اسی کے گھر میں رہے، اور اگر نکل جائے اور دستور کے موافق کوئی کام کرے تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے، عطاء کہتے ہیں اس کے بعد میراث کی آیت نازل ہوئی اور عورت کو حکم ملا کہ جہاں چاہے اپنی عدت پوری کرے، اب نان و نفقہ ان کے ذمہ نہیں رہا، اس حدیث کو محمد بن یوسف، ورقاء بن عمر، ابن ابی نجیح، مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ اس آیت سے عورت کا اپنے شوہر کے گھر میں عدت پوری کرنے کا حکم منسوخ ہو گیا ہے اور اس کو اختیار مل گیا کہ جہاں چاہے، عدت گزارے، شوہر کے وارث وراثت دے کر اسے علیحدہ کر سکتے

ابْنُ الزُّبَیْرِ قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَمَّانَ وَ الَّذِیْنَ یَتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَ یَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا قَالَ قَدْ نَسَخْتُهَا الْاٰیَةُ الْاُخْرٰی فَلِمَ تَكْتُبُهَا اَوْ تَدْعُهَا قَالَ یَا بْنَ اَحٰی لَا اَغَیِّرُ شَیْئًا مِنْهُ مِنْ مَّكَانِهِ۔

۱۶۴۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا رُوْحٌ حَدَّثَنَا شَيْبَلٌ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَ الَّذِیْنَ یَتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَ یَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا قَالَ كَانَتْ هَذِهِ الْعِدَّةُ تَعْتَدُ عِنْدَ اَهْلِ رَوْحِهَا وَاجِبٌ فَانْزَلَ اللَّهُ وَ الَّذِیْنَ یَتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَ یَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا وَصِيَّةٌ لِاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرِ اِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ فَيَمَّا فَعَلْنَ فِیْ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوفٍ قَالَ جَعَلَ اللَّهُ لَهَا تَمَامَ السَّنَةِ سَبْعَةَ اَشْهُرٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَصِيَّةٌ اِنْ شَاءَتْ سَكَنَتْ فِیْ وَصِيَّتِهَا وَ اِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالٰی غَيْرِ اِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ فَالْعِدَّةُ كَمَا هِيَ وَاجِبٌ عَلَیْهَا رَءَمَ ذَلِكَ عَنْ مُجَاهِدٍ وَ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَسَخَتْ هَذِهِ الْاٰیَةُ عِدَّتَهَا عِنْدَ اَهْلِهَا فَتَعْتَدُ حَيْثُ شَاءَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالٰی غَيْرِ اِخْرَاجٍ قَالَ عَطَاءٌ اِنْ شَاءَتْ اَعْتَدَتْ عِنْدَ اَهْلِهَا وَ سَكَنَتْ فِیْ وَصِيَّتِهَا وَ اِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالٰی فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ فَيَمَّا فَعَلْنَ قَالَ عَطَاءٌ ثُمَّ جَاءَ الْمِيرَاثُ فَنَسَخَ السُّكْنٰی فَتَعْتَدُ حَيْثُ شَاءَتْ وَ لَا سُّكْنٰی لَهَا وَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یُوسُفَ حَدَّثَنَا وَرَقَاءُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ بِهَذَا وَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَسَخَتْ هَذِهِ الْاٰیَةُ عِدَّتَهَا

فِي أَهْلِهَا فَتَعْتَدُ حَيْثُ شَاءَتْ لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ
إِخْرَاجَ نَحْوِهِ.

۱۶۴۶۔ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ
جَلَسْتُ إِلَى مَجْلِسٍ فِيهِ عَظَمٌ مِنَ الْأَنْصَارِ
وَفِيهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ أَبِي لَيْلَى فَذَكَرْتُ
حَدِيثَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُتْبَةَ فِي شَأْنِ سُبَيْعَةَ بِنْتِ
الْحَارِثِ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَلَكِنْ عَمَهُ كَانَ
لَا يَقُولُ ذَلِكَ فَقُلْتُ إِنِّي لَجَرِيءٌ إِنْ كَذَبْتُ
عَلَى رَجُلٍ فِي جَانِبِ الْكُوفَةِ وَرَفَعَ صَوْتَهُ
قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ فَلَقِيْتُ مَلِكَ بْنَ عَامِرٍ أَوْ
مَالِكَ بْنَ عَوْفٍ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ قَوْلُ ابْنِ
مَسْعُودٍ فِي الْمَتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ
حَامِلٌ فَقَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ اتَّجَعَلُونَ عَلَيْهَا
التَّغْلِيطُ وَ لَا تَجَعَلُونَ لَهَا الرُّخْصَةَ لَنَزَلَتْ
سُورَةُ النِّسَاءِ الْقُصُوفُ بَعْدَ الطُّوَلَى وَقَالَ
أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ لَقِيْتُ أَبَا عَطِيَّةَ مَالِكِ بْنَ
عَامِرٍ.

۶۰۰ بَابُ قَوْلِهِ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ
وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى .

۱۶۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ
عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ
سَعِيدٍ قَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ
عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَبَسُونَا عَنْ صَلَاةِ
الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ مَلَا اللَّهُ
قُبُورَهُمْ بَيُوتَهُمْ أَوْ أَحْوَفَهُمْ شَكَّ يَحْيَى نَارًا.

تھے۔

۱۶۴۶۔ حبان بن موسیٰ، عبد اللہ بن مبارک، عبد اللہ بن عون،
حضرت محمد بن سیرین سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایک مجلس میں
موجود تھا، انصار کے بڑے بڑے لوگ اور عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ
بیٹھے تھے، میں نے وہ حدیث بیان کی جو عبد اللہ بن عتبہ نے سبیعہ
بنت حارث کے متعلق روایت کی تھی، عبد الرحمن کہنے لگے کہ
عبد اللہ بن عتبہ کے چچا ابن مسعود تو اس کے قائل نہیں تھے، میں
نے ذرا بلند آواز سے کہا، تب تو میں نے جھوٹ بولنے میں بہت
جرات کی ہے کہ جو شخص کوفہ میں بیٹھا ہے، میں اس پر افسر باندھ رہا
ہوں، اس کے بعد میں باہر نکلا تو عامر بن مالک یا مالک بن عوف
(راوی کو شک ہے) سے ملاقات ہوئی، چنانچہ میں نے ان سے
دریافت کیا کہ بتائیے عبد اللہ بن مسعود اس حاملہ عورت کے متعلق
کیا کہتے ہیں جس کا خاوند مر جائے، انہوں نے جواب دیا کہ ابن مسعود
کا قول ہے کہ حاملہ وضع حمل کے بعد عدت سے خارج ہو جاتی ہے،
کیونکہ یہ آیت واولات الاحمال الخ والذین یتوفون کے بعد اتری
ہے، ابویوب کہتے ہیں کہ محمد نے بیان کیا کہ میں نے مالک بن عامر
سے ملاقات کی تھی۔

باب ۶۰۰۔ ارشاد باری تعالیٰ کہ ”حفاظت کرو نمازوں پر
خصوصاً درمیانی نماز پر“ کی تفسیر کا بیان۔

۱۶۴۷۔ عبد اللہ بن محمد، یزید بن ہارون، ہشام، محمد، عبیدہ، حضرت
علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ
نے فرمایا (دوسری سند) عبد الرحمن، یحییٰ، ہشام، ابن سیرین، عبیدہ،
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ
نے جنگ خندق کے دن فرمایا، ان کافروں نے ہم کو درمیانی نماز سے
روک دیا، یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اللہ تعالیٰ ان کی قبروں کو
اور ان کے گھروں کو یا ان کے پیٹوں کو (یحییٰ راوی کو شک ہے کہ
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کونسا لفظ بولا) آگ سے بھر دے۔

۶۰۱ باب قَوْلِهِ وَ قُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ مُطِيعِينَ.

۱۶۴۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ يُكَلِّمُ أَحَدُنَا أَخَاهُ فِي حَاجَتِهِ حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَ قُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ فَأَمَرْنَا بِالسُّكُوتِ.

۶۰۲ باب قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا فَإِذَا أَمِنْتُمْ فَأَذْكُرُوا اللَّهَ كَمَا عَلَّمَكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ كُرْسِيَّةُ عِلْمِهِ يُقَالُ بَسْطَةُ زِيَادَةٍ وَ فَضْلًا أَفْرَغَ أَنْزَلَ وَ لَا يُؤَوِّدُهُ لَا يُثْقِلُهُ اِدْنِي أَثْقَلْنِي وَ الْأَدْوُ الْأَيْدِ الْقُوَّةُ السِّنَّةُ نُعَاسٌ يَتَسَنَّهُ يَتَغَيَّرُ قَبْهَتٌ دَهَبَتْ حُجَّتُهُ خَاوِيَةٌ لَا أَيْنَسَ فِيهَا عُرُوشُهَا ابْنَيْتُهَا السِّنَّةُ نُعَاسٌ نُنَشِّرُهَا نُخْرِجُهَا إِعْصَارٌ رِيحٌ عَاصِفٌ تَهْبُتُ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ كَعَمُودٍ فِيهِ نَارٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَدًا لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَ قَالَ عِكْرَمَةُ وَابِلٌ مَطَرٌ شَدِيدُ الطَّلِّ النَّدَى وَهَذَا مَثَلُ عَمَلِ الْمُؤْمِنِ يَتَسَنَّهُ يَتَغَيَّرُ.

۱۶۴۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو كَانَ

باب ۶۰۱۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”اللہ کے آگے ادب کے ساتھ کھڑے ہو“ فانتین کے معنی ہیں فرمانبردار۔

۱۶۳۸۔ مسدد، یحییٰ، اسماعیل بن ابی خالد، حارث بن شبیل، ابو عمرو شیبانی، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم کو نماز میں اگر کوئی ضرورت پیش آ جاتی تھی، تو ہم باتیں کر لیا کرتے تھے، تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ نمازوں پر حفاظت کرو۔ خصوصاً درمیانی نماز پر اور خاموش ہو کر اللہ کے سامنے کھڑے رہا کرو، تو ہمیں خاموشی کا حکم دیا گیا۔

باب ۶۰۲۔ ارشاد باری تعالیٰ کہ ”اگر تم خطرناک جگہ پر ہو، تو جیسا موقع ہو نماز پڑھو، سوار ہو کر یا پیادہ اور پھر جب امن قائم ہو جائے تو جس طرح اللہ نے تمہیں سکھایا ہے اسی طرح پڑھو، سعید بن جبیر نے کہا ”وسع کرسیہ“ میں کرسی سے مراد اللہ کا علم ہے ”بسطتہ“ سے مراد زیادتی اور فضیلت ہے ”افرغ“ سے مراد اتارنا ”ولا یودہ“ اس پر بار نہیں ہے اسی سے ”ادنی“ یعنی مجھ کو بوجھل کر دیا ”اد“ اور ”اید“ قوت کو کہتے ہیں۔ ”سنہ“ کے معنی اونگھ ”لم یتسنہ“ نہیں بگڑا ”قبہت“ یعنی دلیل میں ہار گیا ”خاویہ“ یعنی خالی جہاں کوئی ہمد نہ ہو ”عروشہا“ اس کی عمارتیں ”سنہ“ اونگھ ”ننشزہا“ ہم نکالتے ہیں ”اعصار“ تند ہوا جو زمین سے اٹھ کر آسمان کی طرف ایک تیر کی طرح جاتی ہے، اس میں آگ ہوتی ہے، ابن عباس نے کہا ”صلدا“ چکنا چاف جس پر کچھ نہ رہے، اور عکرمہ نے کہا ”وابل“ زور کا مینہ ”طل“ کے معنی شبنم (اوس) یہ مومن کے نیک عمل کی مثال ہے (کہ ضائع نہیں جاتا) ”لم یتسنہ“ کے معنی بدل جائے، بکڑ جائے۔

۱۶۳۹۔ عبد اللہ بن یوسف، مالک، نافع سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کسی نے صلوٰۃ

خوف پڑھنے کا طریقہ دریافت کیا تو انہوں نے بیان کیا کہ امام آگے کھڑا ہو، اور کچھ لوگ اس کے ساتھ کھڑے ہوں اور کچھ لوگ دشمن کے سامنے کھڑے ہوں، اور وہ نماز میں شامل نہ ہوں، جب یہ لوگ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھ چکیں، تو پھر پیچھے ہٹ کر ان کی جگہ چلے جائیں، جو نماز میں شامل نہیں ہوئے تھے، اس کے بعد وہ لوگ آئیں اور امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھیں، اب امام کو سلام پھیر دینا چاہئے، کیونکہ وہ دونوں رکعات پڑھ چکا ہے اور دوسرے لوگ اپنی دوسری رکعت پوری کریں اور اس طرح سب کی دو رکعتیں پوری ہو جاتی ہیں، اور اگر خوف کی حالت زیادہ شدید ہو، تو پھر قبلہ رخ ہونا اور سوار و پیادہ ہونا بھی ضروری نہیں ہے، امام مالک فرماتے ہیں کہ نافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میرا خیال ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ (حدیث) آنحضرت ﷺ ہی سے روایت کی ہے۔

باب ۶۰۳۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”جن مردوں کا انتقال ہو جائے اور بیویاں چھوڑ جائیں“ کی تفسیر۔

۱۶۵۰۔ عبد اللہ بن ابی الاسود، حمید بن الاسود، یزید بن زریع، حبیب بن شہید، ابن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ یہ آیت تو غیرِ اخراج تک منسوخ ہے تو آپ نے اسے قرآن میں کیوں درج کر لیا ہے؟ انہوں نے فرمایا اے میرے بھائی کے بیٹے! میں کسی آیت کو اس کی جگہ سے بدل نہیں سکتا ہوں، حمید (راوی حدیث) کہتے ہیں کہ آپ نے کچھ ایسا ہی فرمایا تھا۔

باب ۶۰۴۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”جس وقت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ میرے رب مجھے دکھا دے کہ تو مردوں کو کس طرح زندہ کرتا ہے؟“

إِذَا سُئِلَ عَنْ صَلَوةِ الْخَوْفِ قَالَ يَتَقَدَّمُ الْإِمَامُ وَ طَائِفَةٌ مِنَ النَّاسِ فَيُصَلُّونَ بِهِمُ الْإِمَامُ رَكْعَةً وَتَكُونُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ لَمْ يُصَلُّوا فَإِذَا صَلَّوْا الَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً اسْتَأْخَرُوا مَكَانَ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا وَ لَا يُسَلِّمُونَ وَ يَتَقَدَّمُ الَّذِينَ يُصَلُّوا فَيُصَلُّونَ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ يَنْصَرِفُ الْإِمَامُ وَ قَدْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَيَقُومُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ فَيُصَلُّونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً بَعْدَ أَنْ يَنْصَرِفَ الْإِمَامُ فَيَكُونُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ قَدْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَإِنْ كَانَ خَوْفٌ هُوَ أَشَدُّ مِنْ ذَلِكَ صَلُّوا رَجُلًا قِيَامًا عَلَى أَقْدَامِهِمْ أَوْ رُكْبَانًا مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ أَوْ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِيهَا قَالَ مَالِكٌ قَالَ نَافِعٌ لَا أَرَى عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ذَكَرَ ذَلِكَ إِلَّا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۶۰۳ باب قَوْلِهِ وَ الَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا.

۱۶۵۰۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ وَ يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ قُلْتُ لِعُثْمَانَ هَذِهِ الْآيَةُ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ وَ الَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا إِلَى قَوْلِهِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ قَدْ نَسَخْتُهَا الْأُخْرَى فَلِمَ تَكْتُبُهَا قَالَ تَدْعُهَا يَا ابْنَ أَخِي لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْهُ مِنْ مَكَانِهِ قَالَ حُمَيْدٌ أَوْ نَحْوَ هَذَا.

۶۰۴ باب قَوْلِهِ وَ إِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ ارْنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى.

۱۶۵۱۔ احمد بن صالح، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابی سلمہ، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے زیادہ تو ہم کو شک کرنا چاہئے تھا (۱) جب کہ انہوں نے کہا اے رب مجھے دکھا کہ تو مردے کس طرح زندہ فرماتا ہے؟ اللہ نے جواب دیا کیا تم کو یقین نہیں ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا اے رب یقین تو ہے، مگر دیکھ لوں گا، تو دل کو اطمینان حاصل ہو جائے گا۔

باب ۶۰۵۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”کیا تم میں سے کسی کو یہ بات اچھی لگتی ہے کہ اس کا ایک باغ ہو“ آخر تک کی تفسیر۔

۱۶۵۲۔ ابراہیم، ہشام، ابن جریج، عبد اللہ بن ابی ملیکہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن ابی ملیکہ کے بھائی ابو بکر بن ابی ملیکہ سے بھی سنا ہے، وہ عبید بن عمیر سے روایت کرتے تھے کہ ایک روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اصحاب رسول سے پوچھا کہ کیا تم کو معلوم ہے کہ اس آیت کا جو اوپر گزری کیا مطلب ہے؟ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ خوب واقف ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ذرا سخت لہجہ میں کہا کہ صاف کہو کہ ہم کو معلوم ہے یا نہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے امیر المؤمنین میرے دل میں ایک خیال پیدا ہوا ہے، آپ کہیں تو کہوں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے میرے بھتیجے ضرور کہو اور خود کو کم تر خیال مت کرو، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یہ عمل کی مثال بیان کی گئی، حضرت عمرؓ نے فرمایا، کیسے عمل کی، تو ابن عباس نے کہا بس عمل کی، آخر حضرت عمرؓ نے خود فرمایا کہ یہ ایک مالدار آدمی کی مثال ہے جو اللہ کی فرمانبرداری اور نیک عمل کرتا ہے، پھر شیطان کے بہکانے سے گناہوں میں مبتلا ہو کر اپنے تمام نیک اعمال برباد اور ضائع کر دیتا ہے۔

باب ۶۰۶۔ اللہ تعالیٰ کا فرمانا کہ ”وہ لوگ آدمیوں سے لپٹ

۱۶۵۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ رَبِّ ارْنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى قَالَ أَوْ لَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قُلُوبِي.

۶۰۶ بَابُ قَوْلِهِ أَيَوَّدُ أَحَدُكُمْ أَنْ تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ إِلَى قَوْلِهِ تَتَفَكَّرُونَ.

۱۶۵۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَسَمِعْتُ أَخَاهُ أَبَا بَكْرٍ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ يَوْمًا لِأَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَ تَرَوْنَ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ أَيَوَّدُ أَحَدُكُمْ أَنْ تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ قَالُوا اللَّهُ أَعْلَمُ فَغَضِبَ عُمَرُ فَقَالَ قُولُوا نَعْلَمُ أَوْ لَا نَعْلَمُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي نَفْسِي مِنْهَا شَيْءٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ عُمَرُ يَا بَنَ أَخِي قُلْ وَلَا تُحَقِّرْ نَفْسَكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ضَرَبْتُ مَثَلًا لِعَمَلٍ قَالَ عُمَرُ أَيُّ عَمَلٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لِعَمَلٍ قَالَ عُمَرُ لِرَجُلٍ غَنِيٍّ يَعْمَلُ بِطَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ بَعَثَ اللَّهُ لَهُ الشَّيْطَانَ فَعَمِلَ بِالْمَعَاصِي حَتَّى أَغْرَقَ أَعْمَالَهُ.

۶۰۶ بَابُ قَوْلِهِ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا

(۱) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تو انصاف ارشاد فرمائی کہ ہم زیادہ لائق تھے کہ ہمیں شک ہو جاتا جب ہمیں شک نہیں ہوا تو حضرت ابراہیم کو بطریق اولیٰ شک نہیں ہوا ہو گا۔

کر نہیں سوال کرتے ہیں، الحاف، الحاء اور احفاء کا مطلب یہ ہے کہ لپٹ کر کوشش سے مانگے۔

۱۶۵۳۔ سعید بن ابی مریم، محمد بن جعفر، شریک بن ابی نمر، عطاء و عبد الرحمن، دونوں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ مسکین وہ نہیں ہے کہ جس کو چھو ہارے اور کھانے کا لالچ در بدر لئے پھرتا ہے، بلکہ مسکین تو وہ ہے جو کسی سے سوال نہ کرے، اگر تم مسکین کا مطلب جاننا چاہتے ہو، تو اس آیت یعنی لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا (کہ وہ لوگوں سے لپٹ کر اور کوشش سے نہیں مانگتے) کو پڑھو اور سمجھو۔

باب ۶۰۷۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”اللہ نے بیع کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام کیا ہے“ مس کا مطلب ہے دیوانگی اور جنوں۔
۱۶۵۴۔ عمر بن حفص بن غیاث، اعمش، مسلم، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ جب سورہ بقرہ کی آخر کی آیات سود کے بارے میں نازل ہوئیں تو آنحضرت ﷺ نے سب کے سامنے اس آیت کو پڑھا، اور اس کی حرمت ظاہر فرمادی، اس کے بعد شراب کی تجارت کو بھی حرام کر دیا گیا۔

باب ۶۰۸۔ اللہ تعالیٰ کا فرمانا کہ ”اللہ سود کو مٹاتا ہے“ کی تفسیر۔

۱۶۵۵۔ بشر، محمد، شعبہ، سلیمان، ابو لطفی، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ جس وقت یہ آیت سورہ بقرہ کی نازل ہوئی تو آنحضرت ﷺ گھر سے مسجد میں تشریف لائے اور ان آیات کو پڑھ کر لوگوں کو سنایا، پھر اس کے بعد ہی شراب کی تجارت حرام کر دی گئی۔

باب ۶۰۹۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”فاذنوا بحرب من اللہ“ کی

يُقَالُ الْحَفَّ عَلَى وَ الْحَّ عَلَى وَ أَحْفَانِي بِالْمُسْتَلَةِ فَيُحَفِّكُمْ يُجْهِدُكُمْ.

۱۶۵۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي شَرِيكُ بْنُ أَبِي نَمْرٍ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَا سَمِعْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَ التَّمْرَتَانِ وَ لَا اللَّقْمَةُ وَ لَا اللَّقْمَتَانِ إِنَّمَا الْمِسْكِينُ الَّذِي يَتَعَفَّفُ وَ أَقْرَهُ وَ إِنْ شِئْتُمْ يَعْنِي قَوْلَهُ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا.

۶۰۷ بَابُ قَوْلِ اللَّهِ وَ أَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبَا الْمَسُّ الْجُنُونُ.

۱۶۵۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبَا قَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ.

۶۰۸ بَابُ قَوْلِهِ يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا يُذْهِبُهُ.

۱۶۵۵۔ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ أَبَا الصُّحَيْحِ يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتِ الْآيَاتُ الْآخِرُ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَاهُنَ فِي الْمَسْجِدِ فَحَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ.

۶۰۹ بَابُ قَوْلِهِ فَاذْنُوا بِحَرْبٍ فَاعْلَمُوا.

تفسیر۔

۱۶۵۶۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، منصور، ابو الضحیٰ، مسروق، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب سورہ بقرہ کی آخر کی آیات نازل ہوئی، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں لوگوں کو اس کا مطلب سمجھایا، پھر اس کے بعد شراب کی تجارت کو حرام فرمادیا۔

باب ۶۱۰۔ ارشاد باری تعالیٰ کہ ”اگر قرض دار نادار اور غریب ہو تو قرض خواہ کو لازم ہے کہ ذرا توقف کرے تاکہ وہ ادائیگی کے قابل ہو سکے اور اگر تم معاف کر دو تو اچھا ہے، اگر تم جانتے ہو۔“

۱۶۵۷۔ محمد بن یوسف، سفیان، منصور، اعمش، ابو الضحیٰ، مسروق، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب سورہ بقرہ کی آخری چند آیات نازل ہوئیں، تو آنحضرت ﷺ نے ہم سب کو اس کا مطلب سمجھایا اس کے بعد شراب کی تجارت سے منع فرمایا گیا تھا۔

باب ۶۱۱۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”ڈرتے رہو“ اس دن سے جس دن اللہ کے پاس لوٹ کر جاؤ گے۔“ کی تفسیر۔

۱۶۵۸۔ قیسہ بن عقبہ، سفیان، عاصم، شعبی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ پر آخر میں جو آیت نازل ہوئی، وہ سود کے متعلق تھی۔

باب ۶۱۲۔ ارشاد باری تعالیٰ کہ ”اگر تم اپنے دل کی باتیں چھپاؤ یا ظاہر کرو، اللہ تعالیٰ تمہاری سب باتوں کا تم سے حساب لے گا، پھر جسے چاہے گا بخشے گا جسے چاہے گا عذاب کریگا اور اللہ سب کاموں پر قدرت رکھتا ہے۔“

۱۶۵۹۔ محمد، عبد اللہ بن محمد، نفیلی، مسکین بن بکیر، شعبہ، خالد حد آء

۱۶۵۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضَّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أُنْزِلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ قَرَأَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَحَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ.

۶۱۰ بَابُ قَوْلِهِ وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ وَأَنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ.

۱۶۵۷۔ وَقَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضَّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أُنْزِلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُنَّ عَلَيْنَا ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ.

۶۱۱ بَابُ قَوْلِهِ وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ.

۱۶۵۸۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةُ الرِّبَا.

۶۱۲ بَابُ قَوْلِهِ وَإِنْ تَبَدُّوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخَفُّوهُ يَخَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

۱۶۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا النَّفِيلِيُّ حَدَّثَنَا

مروان اصغر، آنحضرت ﷺ کے ایک صحابی جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں، سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ
 اِنْ تُبَدُّوْا مَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفَوْہُ (یعنی اگر تم ظاہر کرو جو تمہارے نفس میں ہے یا اسے چھپاؤ) والی آیت لایکلف اللہ نفساً والی آیت سے منسوخ ہو گئی ہے۔

باب ۶۱۳۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”رسول اس چیز پر ایمان لایا کہ جو اللہ کی طرف سے اس پر نازل ہوئی ہے“ اصرأ کے معنی عہد اور میثاق کے ہیں، غفرانک اور مغفرنک کے ایک ہی معنی ہیں یعنی مغفرت۔

۱۶۶۰۔ اسحاق بن منصور، روح بن عبادہ، شعبہ، خالد حد آء، مروان، آنحضرت ﷺ کے ایک صحابی یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ (ان تبدوا) والی آیت لایکلف اللہ نفساً سے منسوخ ہو گئی ہے۔ راوی کہتا ہے یہ صحابی ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی تھے۔

مُسْكِيْنٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَدَّاءِ عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّهَا قَدْ نُسِخَتْ وَ اِنْ تُبَدُّوْا مَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفَوْہُ الْاِیَّةُ.

۶۱۳ بَابُ قَوْلِهِ اَمَّا الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اِصْرًا عَهْدًا وَيُقَالُ غُفْرَانُكَ مَغْفِرَتُكَ فَاغْفِرْ لَنَا.

۱۶۶۰۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا رَوْحُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَدَّاءِ عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْسِبُهُ ابْنَ عُمَرَ اِنْ تُبَدُّوْا مَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفَوْہُ قَالَ نُسِخَتْهَا الْاِیَّةُ الَّتِي بَعْدَهَا.

سورہ آل عمران!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

”تقاة“ اور ”تقیة“ دونوں کے معنی ڈر اور بچاؤ کے ہیں ”صر“ سردی ”شفا حفرہ“ گڑھ یا کنویں کی من ”تبیوی“ تم محاذ پر فوج کو جمع کرتے تھے ”ریبون“ ربی کی جمع ہے، یعنی خدا پرست لوگ ”تحسونہم“ تم قتل کر کے ان کو جڑ سے ختم کر رہے تھے ”غزا“ جمع ہے غاز کی، جہاد کرنے والا ”سنکب“ عنقریب حفظ کریں گے ”نزلا“ ثواب اور ”منزل“ کے بھی یہی معنی ہیں، مجاہد کہتے ہیں کہ ”الخیل المسومة“ سے مراد فرہ اور تندرست گھوڑے ہیں، ابن جبیر کہتے ہیں کہ ”حضور“ کے معنی ہیں وہ شخص جو عورت سے مباشرت پر قادر نہ ہو، عکرمہ کہتے ہیں ”فور“ کے معنی غضب اور جوش کے ہیں، جو انہوں نے بدر کے دن دکھایا، مجاہد کا بیان ہے کہ ”یخرج الحي من الميت“ کا مطلب یہ ہے کہ پہلے بے جان ہوتا ہے، پھر اسے جان دار

سُورَةُ اِلِ عِمْرَانَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تَقَاةٌ وَ تَقِيَّةٌ وَ اِحْدَةٌ صِرٌّ بَرْدٌ شَفَا حُفْرَةٌ مِثْلُ الرِّكْبَةِ وَهُوَ خَرَفُهَا تَبَوُّىٌّ تَتَّخِذُ مُعَسِكَرُ الْمُسُوْمُ الَّذِیْ لَهُ سِيْمَاءٌ بَعْلَامِيَّةٌ اَوْ بِصُوفَةٍ اَوْ بِمَا كَانَ رِيْثُوْنَ الْجَمِیْعِ وَ الْوَاحِدُ رِیْیٌ تَحْسُوْنَهُمْ تَسْتَاصِلُوْنَهُمْ قَتْلًا غَزَاً وَ اِحْدَهَا غَاَزَ سَنَكَبْتُ سَنَحَفَظُ نَزْلًا صَوَابًا وَ يَحْجُوزُ وَ مُنْزَلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ كَقَوْلِكَ اَنْزَلْتُهُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَ الْخِیْلُ الْمُسُوْمَةُ الْمُطَهَّمَةُ الْحِسَانُ وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ وَ حَصُوْرًا لَاْ یَاتِیَ الْنِّسَاءُ وَقَالَ عِكْرَمَةُ مِنْ فَوْرِهِمْ مِّنْ غَضَبِهِمْ یَوْمَ بَدْرٍ وَ قَالَ مُجَاهِدٌ یُخْرِجُ الْحِیَّ النُّطْفَةَ

بنا کر پیدا کرتا ہے، ”ابکار“ کے معنی ہیں پہلا پہر اور ”عشی“ کے معنی اس وقت کے ہیں، جو سورج کے ڈھلنے سے شروع ہو کر غروب آفتاب تک ہوتا ہے۔

باب ۶۱۴۔ مجاہد کہتے ہیں کہ ”محکمات“ سے حلال و حرام کی آیات مراد ہیں اور ”متشابہات“ سے وہ آیات جو ایک دوسرے سے ملتی ہوئی ہیں، جیسے ”وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ“ یا جیسے ”وَيَجْعَلُ الرَّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ“ یا جیسے ”وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى“ کیونکہ ان سب کا مطلب یہ ہے کہ فاسق گمراہ ہوا کرتا ہے ”زلیح“ شک ”ابتغاء الفتنة“ میں فتنہ کے معنی متشابہات کی پیروی کرنا ہے ”الراسخون فی العلم“ کے علم والے جو کہیں گے کہ ایمان لائے ہم اللہ کی کتاب پر کیونکہ اس کا حکم اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

۱۶۱۶۔ عبد اللہ بن مسلمہ، یزید بن ابراہیم، ابن ابی ملیکہ، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ہُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ سے آخر آیت یعنی اولو الالباب تک تلاوت فرمائی تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو قرآن شریف کی متشابہ آیات کی تئول میں لگے رہتے ہیں، تو سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں انہی کا ذکر فرمایا ہے، لہذا ان کی صحبت سے پرہیز کرتے رہو۔

باب ۶۱۵۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”اے اللہ میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان سے بچانے کیلئے تیری پناہ مانگتی ہوں۔“

۱۶۲۲۔ عبد اللہ بن محمد، عبد الرزاق، معمر، زہری، مہد بن مسیب، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ شیطان ہر بچے کو جب کہ وہ پیدا ہوتا ہے،

تُخْرِجُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا وَيَخْرِجُ مِنْهَا الْحَى الْإِبْكَارُ أَوَّلُ الْفَجْرِ. وَالْعِشْيُ مِثْلُ الشَّمْسِ أَرَاهُ إِلَى أَنْ تَغْرُبَ.

۶۱۴ بَابُ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ وَقَالَ مَجَاهِدٌ الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ يُصَدِّقُ بَعْضُهُ بَعْضًا كَقَوْلِهِ تَعَالَى وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ وَكَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ وَيجعل الرجس على الذين لا يعقلون وَكَقَوْلِهِ الَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى زَيْغٌ شَكٌّ ابْتِغَاءُ الْفِتْنَةِ الْمُتَشَابِهَاتِ وَالرَّاسِخُونَ يَعْلَمُونَ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ.

۱۶۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّسْتَرِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةَ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ إِلَى قَوْلِهِ أُولَئِكَ الْأَلْبَابُ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ سَمَى اللَّهُ فَاحْذَرُوهُمْ.

۶۱۵ بَابُ قَوْلِهِ وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَدُرَيْتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

۱۶۲۲۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ إِلَّا وَ الشَّيْطَانُ يَمُسُّهُ حِينَ يُوَلَّدُ فَيَسْتَهْلُ صَارِخًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ إِيَّاهُ إِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاقْرَأُوا إِن شِئْتُمْ وَإِنِّي أَعِذُّهَا بِكَ وَدُرَّتِيهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

٦١٦ بَابُ قَوْلِهِ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ
اللَّهِ وَآيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ لَا خَلَاقَ
لَهُمْ لَا خَيْرَ لِيَنَّهُمْ مَّوْلَهُمْ مُّوْجِعٌ مِّنَ الْأَلَمِ
وَهُوَ فِي مَوْضِعٍ مُّفْعِلٍ.

١٦٦٣- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا أَبُو
عُوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ يَمِينَ صَبْرٍ لَيَقْطَعَ بِهَا
مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ
فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَ ذَلِكَ إِنْ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ
بِعَهْدِ اللَّهِ وَآيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَئِكَ لَا
خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ
فَدَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ وَقَالَ مَا يُحَدِّثُكُمْ
أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قُلْنَا كَذَا وَكَذَا قَالَ فَيُ
أَنْزَلَكَ كَأَنَّهُ لِي بِرَفِي أَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِي
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيِّنَتُكَ أَوْ
يَمِينُهُ فَقُلْتُ إِذَا يَحْلِفُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى
يَمِينٍ صَبْرٍ يَقْطَعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ وَهُوَ
فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ.

١٦٦٤- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هُوَ ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ سَمِعَ

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص بازار میں کوئی چیز فروخت کرنے لایا اور قسم کھا کر کہنے لگا کہ لوگ اس کی اتنی قیمت لگا رہے ہیں، حالانکہ اس کا یہ کہنا غلط تھا اور کوئی بھی اتنی قیمت جو وہ بتا رہا تھا، نہیں دے رہا تھا، اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا آخِرَ آيَةٍ تَك۔

۱۶۶۵۔ نصر بن علی بن نصر، عبداللہ بن داؤد، ابن جریج، ابن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں کہ دو عورتیں ایک مکان میں ساتھ بیٹھ کر موزہ سیا کرتی تھیں، ان میں سے ایک باہر آئی اور کہنے لگی کہ میرے ہاتھ میں اس (دوسری) نے موزہ سینے کا سوا چھو دیا ہے، جو ہاتھ میں لگا ہوا تھا، آخر یہ معاملہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، آپ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر لوگوں کو دعویٰ کرنے پر دلایا جاتا، تب تو بہت سوں کے مال اور خون تلف اور ضائع ہو جاتے اور دوسری عورت سے فرمایا کہ تم کو قسم کھانا ہوگی، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی، إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ، یعنی جھوٹی قسم کھانے سے ڈرا بھی دیا، چنانچہ اس کے بعد وہ عورت ڈر گئی اور اپنے جرم کا اقرار کر لیا، حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قسم مدعا علیہ پر ہے۔

باب ۶۱۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”کہہ دیجئے“ اے اہل کتاب آؤ ایک کلمہ کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے کہ اللہ کے سوائے کسی کی بندگی نہ کریں گے۔

۱۶۶۶۔ ابراہیم بن موسیٰ ہشام، معمر، عبداللہ بن محمد، عبدالرزاق، معمر زہری، عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ابوسفیان نے یہ حدیث میرے سامنے بیان کی کہ جب ہماری اور آنحضرت ﷺ کی صلح تھی، اس وقت میں ملک شام میں تھا، اسی زمانہ میں آنحضرت ﷺ کا خط دجیہ الکھی لے کر ہر قل کے پاس آئے تھے، پہلے یہ خط دجیہ نے بصری کے سردار کو دیا، اس نے ہر قل کے پاس بھیج دیا، ہر قل نے خط پڑھ کر کہا کہ دیکھو یہ جس کا خط ہے اور جو

هُشَيْمًا أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّ رَجُلًا أَقَامَ سَلْعَةً فِي السُّوقِ فَحَلَفَ فِيهَا لَقَدْ أَعْطَى بِهَا مَا لَمْ يُعْطِهِ لِيُوقِعَ فِيهَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَتَرَكْتُ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ۔

۱۶۶۵۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ نَصْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا تَخْرِزَانِ فِي بَيْتٍ أَوْ فِي الْحَجَرَةِ فَخَرَجَتْ إِحْدَاهُمَا وَقَدْ أَتِفَذَ بِإِشْفَا فِي كَفِّهَا فَادَّعَتْ عَلَى الْأُخْرَى فَرَفَعَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بَدْعَوَاهُمْ لَذَهَبَ دِمَاءُ قَوْمٍ وَ أَمْوَالُهُمْ ذَكَرُوهَا بِاللَّهِ وَ أَفْرَأُ وَ أَعْلِيهَا إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ فَذَكَرُوهَا فَاعْتَرَفْتُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَمِينُ عَلَى الْمُدْعَى عَلَيْهِ۔

۶۱۷ باب قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْ إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ إِلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ سَوَاءٌ قَصْدٌ۔

۱۶۶۶۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُعَمَّرٍ وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مُعَمَّرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ مِنْ فِيهِ إِلَى فِي قَالَ أَنْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنِي وَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا

نبوت کا دعویٰ بھی کرتا ہے اس کی قوم کا کوئی آدمی یہاں ہے لوگوں نے کہا ہاں! اس کی قوم کے لوگ یہاں موجود ہیں ابو سفیان کا بیان ہے کہ میں اور میرے چند قریبی ساتھی ہر قل کے دربار میں بلائے گئے تو اس نے ہم کو اپنے سامنے بٹھایا پھر پوچھا کہ تم میں اس (پیغمبر) کا قریبی رشتہ دار کون ہے؟ میں نے کہا میں ہوں اس نے مجھے اپنے سامنے بٹھایا اور دوسرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھایا اور پھر اپنے ایک آدمی سے کہا کہ تم ابو سفیان کے ساتھیوں سے کہو کہ میں محمد (ﷺ) کے متعلق ابو سفیان سے کچھ دریافت کروں گا اگر یہ غلط بیانی سے کام لے تو تم اس کی تردید کر دینا ابو سفیان نے بیان کیا کہ اگر مجھے اپنے ہمراہیوں کا خوف نہ ہوتا (کہ مجھے جھٹلا دیں گے) تو ضرور کچھ غلط باتیں بھی کہتا (۱) آخر ہر قل نے اپنے ترجمان سے کہا کہ ابو سفیان سے محمد (ﷺ) کا حسب دریافت کرو انہوں نے پوچھا تو میں نے کہا کہ وہ محمد (ﷺ) ہم میں سب سے زیادہ عالی حسب ہیں، پھر اس نے دریافت کیا کہ کیا اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ بھی ہوا ہے؟ تو میں نے جواب دیا نہیں، پھر اس نے دریافت کیا کیا تم نے دعویٰ نبوت سے پہلے کبھی ان کو جھوٹ بولتے سنا ہے؟ میں نے کہا نہیں، پھر اس نے پوچھا کہ اس کی اطاعت میں امیر لوگ زیادہ آتے ہیں یا غریب؟ میں نے جواب دیا غریب، پھر اس نے دریافت کیا کہ ان کے ماننے والے زیادہ ہو رہے ہیں یا کم؟ میں نے جواب دیا کہ بڑھتے جا رہے ہیں، پھر اس نے پوچھا کہ اس کے ماننے والوں میں سے کبھی کوئی اپنے مذہب سے پھر بھی جاتا ہے؟ میں نے جواب دیا نہیں، پھر اس نے پوچھا کیا تم نے اس سے کبھی جنگ بھی کی ہے اور اس کی کیا صورت رہی ہے؟ میں نے جواب دیا کہ کبھی وہ غالب ہوئے اور کبھی ہم، پھر اس نے پوچھا کہ کیا محمد (ﷺ) نے کبھی وعدہ خلافی کی ہے؟ میں نے جواب دیا نہیں مگر آج کل ہمارا اور ان کا ایک معاہدہ ہوا ہے معلوم نہیں اس کی کیا صورت ہوتی ہے ابو سفیان نے بیان کیا کہ مجھ کو سوائے اس آخری بات کے کچھ زیادہ بڑھانے کی گنجائش نہیں ملی، پھر اس نے پوچھا کیا محمد (ﷺ) سے پہلے بھی کبھی

بِالشَّامِ إِذْ جِئَ بِكِتَابٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقْلَ قَالَ وَ كَانَ دَحِيَّةُ الْكَلْبِيِّ جَاءَ بِهِ فَدَفَعَهُ إِلَى عَظِيمٍ بُصْرَى فَدَفَعَهُ عَظِيمٌ بُصْرَى إِلَى هِرَقْلَ قَالَ فَقَالَ هِرَقْلُ هَلْ هُنَا أَحَدٌ مِّنْ قَوْمِ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَقَالُوا نَعَمْ قَالَ فَدَعَيْتُ فِي نَفَرٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلْنَا عَلَى هِرَقْلَ فَاجْلَسْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَتَيْكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا مِّنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا فَاجْلِسُونِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَ اجْلِسُوا أَصْحَابِي خَلْفِي ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهِ فَقَالَ قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَأَيْلُ هَذَا عَنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ وَ آيَمُ اللَّهُ لَوْ لَا أَنْ يُؤْثِرُوا عَلَيَّ الْكَذِبَ لَكَذَبْتُ ثُمَّ قَالَ لِيَرْجُمَانِي سَلُهُ كَيْفَ حَسْبُهُ فَيَكُمُ قُلْتُ هُوَ فَيَنَّا ذُو حَسَبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّبِعُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ أَتَبِعُهُ أَشْرَافُ النَّاسِ أَمْ ضَعَفَاؤُهُمْ قَالَ قُلْتُ بَلْ ضَعَفَاؤُهُمْ قَالَ يَزِيدُونَ أَوْ يَنْقُصُونَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يَزِيدُونَ قَالَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخَطَةٌ لَهُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ تَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سَحَالًا يُصِيبُ مِنَّا وَنُصِيبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قَالَ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِي هَذِهِ الْمُدَّةِ لَا نَذَرُ مَا هُوَ صَانِعٌ فِيهَا قَالَ وَاللَّهِ مَا أَمَكْنِي مِنْ كَلِمَةٍ أَدْخِلَ فِيهَا شَيْئًا

(۱) جھوٹ اس قدر ناپسندیدہ کام ہے کہ ابو سفیان باوجود مشرک ہونے کے اس وقت بھی جھوٹ نہیں بولا کہ بعد میں لوگ مجھے جھوٹا کہیں یہ بات مجھے گوارا نہیں۔

غَيْرَ هَذِهِ قَالَ فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ
قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ لِيَرْجُمَانِي قُلْ لَهُ إِنِّي سَأَلْتُكَ
عَنْ حَسْبِهِ فَيُكْتَمُ فَرَعَمْتُ أَنَّهُ فَيُكْتَمُ دُوْ حَسْبِ
وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تَبَعْتُ فِي أَحْسَابِ قَوْمِهَا
وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِي أَبِيهِ مَلِكٌ فَرَعَمْتُ أَنْ
لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ أَبِيهِ مَلِكٌ قُلْتُ رَجُلٌ
يَطْلُبُ مُلْكَ أَبِيهِ وَسَأَلْتُكَ عَنْ أَتْبَاعِهِ
أَضَعَفَاؤُهُمْ أَمْ أَشْرَفُهُمْ فَقُلْتُ بَلْ ضَعَفَاءُ هُمْ
وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ
تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ
فَرَعَمْتُ أَنْ لَا فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدَّعِ
الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبُ فَيَكْذِبُ عَلَى
اللَّهِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ
أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخَطَةٌ لَهُ فَرَعَمْتُ أَنْ لَا
وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ إِذَا خَالَطَ بِشَاشَةِ الْقُلُوبِ
وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُنْ أَمْ يَنْقُصُونُ فَرَعَمْتُ أَنَّهُمْ
يَزِيدُونَ وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حَتَّى يَتِمَّ وَسَأَلْتُكَ
هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ فَرَعَمْتُ أَنَّكُمْ قَاتَلْتُمُوهُ فَتَكُونُ
الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سِحَالًا يَتَالٍ مِنْكُمْ
وَتَتَالُونَ مِنْهُ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تَبْتَلِي ثُمَّ تَكُونُ
لَهُمُ الْعَاقِبَةُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَرَعَمْتُ أَنَّهُ لَا
يَغْدِرُوا كَذَلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ
قَالَ أَحَدٌ هَذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ فَرَعَمْتُ أَنْ لَا فَقُلْتُ
لَوْ كَانَ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ قُلْتُ رَجُلٌ
أَنْتُمْ يَقُولُونَ قِيلَ قَبْلَهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ بِمِ يَأْمُرُكُمْ قَالَ
قُلْتُ يَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصِّلَةِ
وَالْعَفَافِ قَالَ إِنْ يَكُ مَا تَقُولُ فِيهِ حَقًّا فَإِنَّهُ
نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ وَلَمْ أَكُ أَظُنُّهُ
مِنْكُمْ وَلَوْ أَنِّي أَعْلَمْتُ أَنِّي أَخْلَصْتُ إِلَيْهِ لَأَخْبَيْتُ
لِقَائَهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ

کسی نے ان کے خاندان سے اس طرح کا دعویٰ کیا ہے، میں نے
جواب دیا نہیں، اس کے بعد ہر قل نے کہا اے ترجمان، تو ابوسفیان
سے کہہ دے کہ تم سے ان کا حسب پوچھا گیا، تو تم نے کہا کہ وہ عالی
حسب ہے، اور پیغمبر ہمیشہ عالی حسب ہوتے ہیں، پھر پوچھا گیا کہ ان
کے باپ دادا میں کوئی بادشاہ ہوا ہے، تم نے کہا نہیں، ہر قل کا بیان
ہے کہ اس سوال کے وقت میں نے سوچا تھا کہ اگر سفیان نے کہا کہ
کوئی بادشاہ ہوا ہے، تو میں کہہ دوں گا کہ دعویٰ نبوت غلط ہے، اپنے
ملک کو حاصل کرنا چاہتے ہیں، میں نے ان کے ماننے والوں کے
متعلق پوچھا کہ وہ امیر ہیں یا غریب، تو تم نے کہا غریب، اور پیغمبروں
کے ماننے والے اکثر غریب ہی ہوتے ہیں اور میں نے پوچھا کہ تم نے
اس کو کبھی جھوٹ بولتے سنا ہے، تو تم نے کہا نہیں، اس لئے میں جان
گیا کہ بیشک جو لوگوں پر جھوٹ نہیں بولتا تو اللہ تعالیٰ پر وہ کیسے جھوٹ
بولے گا اور میں نے تجھ سے سوال کیا کہ اس کے دین سے کوئی بدظن
ہو کر پھر بھی گیا ہے، تو تم نے کہا، نہیں، لہذا ایمان کی علامت یہی ہے
کہ جب وہ دل میں بیٹھ جاتا ہے تو پھر نکلتا نہیں ہے، پھر میں نے
پوچھا کہ اس کے ماننے والے بڑھ رہے ہیں یا گھٹ رہے ہیں، تو تم
نے کہا کہ بڑھ رہے ہیں اور ایمان کی یہی خاصیت ہے کہ وہ بڑھتا ہی
رہتا ہے، پھر میں نے پوچھا کہ کیا تم نے ان سے کبھی جنگ بھی کی ہے،
تو تم نے کہا، ہاں! اور اس میں کبھی وہ کبھی ہم غالب رہے ہیں، اور
رسولوں کی یہی حالت ہوا کرتی ہے اور آخر وہی فتح پاتے ہیں، پھر میں
نے پوچھا کہ وہ وعدہ خلافی کرتے ہیں یا نہیں، تو تم نے کہا، نہیں اور
رسول وعدہ خلافی کبھی نہیں کرتے، پھر میں نے تم سے پوچھا کہ اس
سے پہلے بھی کبھی کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے، تو تم نے کہا نہیں، ہر
قل کا بیان ہے کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر کسی نے دعویٰ کیا
ہوتا تو میں کہہ دیتا کہ یہ نبی نہیں ہے، بلکہ اسے پہلے والے کی پیروی
کر رہا ہے، پھر تم سے میں نے پوچھا کہ محمد (ﷺ) تم کو کس بات کا
حکم دیتے ہیں، تو تم نے کہا کہ وہ نماز، زکوٰۃ، صلہ رحمی، اور پرہیزگاری
کا حکم دیتے ہیں، اس کے بعد ہر قل نے کہا کہ اگر تو اپنے بیان میں سچا
ہے تو بے شک وہ سچے نبی ہیں اور میں جانتا تھا کہ وہ پیدا ہونے والے
ہیں، مگر یہ معلوم نہ تھا کہ وہ تم میں پیدا ہوں گے اگر یہ معلوم ہوتا تو

میں ان سے ضرور ملاقات کرتا اور ان کے دیدار سے مستفیض ہوتا اور ان کے پاؤں دھو کر پیتا اور ان کی حکومت ضرور میرے ان قدموں تک پہنچے گی، اس کے بعد ہر قل نے نبی ﷺ کے خط کو دوبارہ پڑھا، مضمون یہ تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط محمد رسول اللہ کی طرف سے ہے، روم کے بادشاہ ہر قل کو معلوم ہونا چاہئے کہ جو دین حق کی پیروی کرے گا اس پر سلام، میں تم کو کلمہ اسلام کی طرف بلاتا ہوں، اگر تو نے اسلام قبول کر لیا تو سلامت رہے گا اور دو گنا ثواب تم کو اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا اور اگر تم نے اسلام قبول نہ کیا، تو تمام رعایا کے اسلام نہ لانے کا گناہ بھی تیرے ہی سر رہے گا، اے اہل کتاب جو بات ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے اس کی طرف آؤ، اور وہ بات یہ ہے کہ ہم تم خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں، آخر آیت تک ابوسفیان نے کہا کہ ہر قل جب خط سے فارغ ہوا تو دربار میں عجیب بل چل مچ گئی، اور پھر ہم کو باہر کر دیا گیا، میں نے باہر نکلتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ابن ابی کبشہ یعنی رسول اللہ کے کام میں بڑی مضبوطی پیدا ہو گئی ہے، اور اب اس سے بادشاہ بھی ڈرنے لگے ہیں، میں تو کفر کی حالت میں یقین رکھتا تھا کہ آپ کو ضرور غلبہ ہوگا، زہری کہتے ہیں کہ اس کے بعد ہر قل نے تمام رؤسا کو اپنے پاس بلایا، اور ان سے کہا کہ اے اہل روم! کیا تم چاہتے ہو کہ ہمیشہ سلامت رہو اور تمہارے ملک تمہارے ہاتھ میں رہیں، تو ہدایت اور ہمیشہ کی سلامتی کی طرف آؤ، راوی کا بیان ہے کہ لوگ یہ بات سن کر سخت ناراض ہو کر دروازوں کی طرف بھاگے، مگر دروازے بند پائے، ہر قل نے کہا بھاگو نہیں، میرے قریب آؤ، سب آگئے، تو ہر قل نے کہا، میں تم لوگوں کا امتحان لے رہا تھا، میں خوش ہوں کہ تم اپنے دین پر قائم اور ثابت ہو، اس کے بعد سب خوش ہو گئے اور ہر قل کو سجدہ کر کے واپس چلے گئے۔

باب ۶۱۸۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ تم ہر گز نیکی کو نہیں پہنچ سکتے جب تک تم اپنی محبوب شے کو اللہ کے راستے میں خرچ نہ کرو گے آخر آیت تک۔

۱۶۶۷۔ اسلمیل، مالک، الحنفی بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس

وَلْيَبْلُغَنَّ مَلَائِكَةُ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلَامٌ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدَعَايَةِ الْإِسْلَامِ أَسْلِمْتَ تَسْلَمَ وَأَسْلِمْتُ يُؤْتِكَ اللَّهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْأَرِيسِيِّنَ وَبِأَهْلِ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لَا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ إِلَى قَوْلِهِ إِشْهَدُوا بَأَنَّا مُسْلِمُونَ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ اِرْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ عِنْدَهُ وَكَثُرَ اللَّغْطُ وَأَمَرَ بَنَاهُ فَأُخْرِجْنَاهُ قَالَ فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي جِئْنَا خَرَجْنَا لَقَدْ أَمَرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ أَنَّهُ لِيَخَافَهُ مَلَكُ بَنِي الْأَصْفَرِ فَمَا زِلْتُ مُوقِنًا بِأَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَيَظْهَرُ حَتَّى أَدْخَلَ اللَّهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَدَعَا هِرَقْلَ عَظَمَاءَ الرُّومِ فَجَمَعَهُمْ فِي دَارٍ لَهُ فَقَالَ يَامَعْشَرَ الرُّومِ هَلْ لَكُمْ فِي الْفَلَاحِ وَالرُّشْدِ آخِرَ الْأَبَدِ وَ أَنْ يَثْبُتَ لَكُمْ مُلْكُكُمْ قَالَ فَحَاصُوا حَيْصَةَ حُمْرِ الْوَحْشِ إِلَى الْأَبْوَابِ فَوَجَدُوهَا قَدْ عُلِقَتْ فَقَالَ عَلِيُّ بِهِمْ فَدَعَا فَقَالَ إِنِّي إِنَّمَا اخْتَبَرْتُ شِدَّتَكُمْ عَلَى دِينِكُمْ فَقَدْ رَأَيْتُ مِنْكُمْ الَّذِي أَحْبَبْتُ فَسَجَدُوا لَهُ وَرَضُوا عَنْهُ

۶۱۸ باب قولہ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ إِلَى بِهِ عَلِيمٌ۔

۱۶۶۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ

رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ مدینہ کے انصار میں سے سب لمے زیادہ باغات ابو طلحہ کے پاس تھے اور انہیں اپنے تمام باغوں میں بیرحاء سب سے زیادہ پسند تھا اور یہ باغ مسجد نبوی کے قریب تھا حضور اکثر وہاں تشریف لے جایا کرتے اور اس کے ٹھنڈے اور میٹھے پانی کو پیا کرتے، پھر جب یہ آیت نازل ہوئی، تو آپ کھڑے ہو کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کو معلوم ہے کہ میں بیرحاء کو بہت پسند کرتا ہوں اور اللہ فرماتا ہے کہ پسندیدہ چیز کو خرچ کر کے ہی تم نیکی کو پہنچ سکتے ہو، لہذا میں بیرحاء کو اللہ کے نام پر خیرات کرتا ہوں اور اللہ سے ثواب کی امید رکھتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح چاہیں اس باغ کو خدا کی مرضی کے مطابق استعمال میں لائیں، آنحضرت نے ان کی اس سخاوت پر تحسین کی اور فرمایا یہ کام تم کو آخرت میں بہت فائدہ پہنچائے گا، اے ابو طلحہ میں نے تمہاری نیت معلوم کر لی، میرا خیال ہے کہ تم اس باغ کو اپنے غریب رشتہ داروں میں تقسیم کر دو، ابو طلحہ نے عرض کیا بہت اچھا، پھر اس کو اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کر دیا، عبد اللہ بن یوسف اور روح بن عبادہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”ذلک مال رائج“ یہ مال نفع دینے والا ہے، بخاری کہتے ہیں کہ مجھ سے یحییٰ بن یحییٰ نے اس طرح یہ روایت کی ہے کہ ”ذلک مال رائج“ یعنی یہ مال فنا ہونے والا ہے۔

۱۶۶۸۔ محمد بن عبد اللہ انصاری، ان کے والد، ثمامہ، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ابو طلحہ نے بیرحاء کو تقسیم کرتے وقت حسان اور ابی بن کعب کو تو دیا، مگر مجھے نہیں دیا، حالانکہ میں ان سے رشتہ میں بہت قریب تھا۔

باب ۶۱۹۔ ارشاد باری تعالیٰ کہ ”اے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کہہ دیجئے تو رات کو لاؤ اور اس کو پڑھو، اگر تم سچے ہو۔“

۱۶۶۹۔ ابراہیم بن منذر، ابو ضمہ، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ یہودی اپنی قوم کے ایک آدمی کو رسول

عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِينَةِ نَحْلًا وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٌ فَلَمَّا أُنْزِلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَدُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ فَضَعَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخْ ذَلِكَ مَالٌ رَائِحٌ ذَلِكَ مَالٌ رَائِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ وَرَوْحُ بْنُ عِبَادَةَ ذَلِكَ مَالٌ رَائِحٌ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ مَالٌ رَائِحٌ.

۱۶۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثَمَامَةَ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَجَعَلَهَا لِحَسَّانَ وَ أَبِيَّ وَ أَنَا أَقْرَبُ إِلَيْهِ وَلَمْ يَجْعَلْ لِي مِنْهَا شَيْئًا . ۶۱۹ بَابُ قَوْلِهِ قُلْ فَأَتُوا بِالتَّوْرَةِ فَاتْلَوْهَا أَنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ .

۱۶۶۹۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ

اللہ ﷺ کے پاس لائے اور ایک عورت کو بھی جنہوں نے زنا کیا تھا، آپ نے فرمایا، تمہارے یہاں زنا کیا سزا ہے؟ کہنے لگے دونوں کا منہ کالا کر کے اچھی طرح مارتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم کو تورات میں زانی کے سنگسار کرنے کا حکم نہیں ملا ہے؟ کہنے لگے کہ نہیں، عبد اللہ بن سلام نے اس موقع پر کہا کہ تم غلط کہتے ہو تورات لاکر پڑھو، اگر تم سچے ہو، تو وہ تورات لے کر آئے، تو جب ان کے عالم نے پڑھا، تو رجم کی آیت پر ہاتھ رکھ لیا اور ادھر ادھر سے پڑھنا شروع کر دیا، عبد اللہ بن سلام نے ان کے ہاتھ کو ہٹا کر کہا، دیکھو ایہ کیا ہے، انہوں نے اسے دیکھا تو وہ آیت رجم تھی، کہنے لگے کہ یہ آیت رجم ہے، آنحضرت نے اس کے بعد ان کو سنگسار کرنے کا حکم دیا، چنانچہ مسجد میں ایک علیحدہ جگہ بنی تھی، وہ سنگسار کئے گئے، راوی کا بیان ہے کہ میں دیکھ رہا تھا کہ زانیہ کا ساتھی زانیہ پر جھک جاتا تھا، تاکہ پتھروں سے اسے بچا سکے۔

باب ۶۲۰۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”تم بہترین امت ہو، جو لوگوں کی اصلاح کیلئے پیدا کئے گئے۔“

۱۶۷۰۔ محمد بن یوسف سفیان، مسیرہ بن عمار اشجعی، ابی حازم، حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے آیت ”تم لوگ بہترین جماعت ہو جو لوگوں کی اصلاح کیلئے پیدا کی گئی ہو“ کے متعلق فرمایا کہ کچھ لوگ دوسروں کیلئے نفع بخش ہیں کہ انہیں زنجیروں میں باندھ کر لاتے ہیں اور بالآخر وہ اسلام میں داخل ہو جاتے ہیں۔

باب ۶۲۱۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”جب تم میں سے دو جماعتوں نے جی چھوڑ دیا تھا۔“ کی تفسیر۔

۱۶۷۱۔ علی بن عبد اللہ سفیان، عمرو بن دینار، حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ قرآن کی یہ آیت ہمارے حق میں نازل کی گئی تھی، کیونکہ ہمارے ہی دو گروہ تھے۔ ایک بنی سلمہ، ایک بنی حارث، ہم اس آیت کے نزول کو اچھا خیال کرتے ہیں، اگرچہ اس میں ہماری کمزوری کا ذکر ہے، مگر وہ اللہ وَلِيَهُمَا کی وجہ سے ہم خوش ہیں اور ابو سفیان کا بیان ہے کہ ہم کو

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ مِنْهُمْ وَامْرَأَةٍ قَدْ زَنِيَا فَقَالَ لَهُمْ كَيْفَ تَفْعَلُونَ بِمَنْ زَنَى مِنْكُمْ قَالُوا نَحْمِيئُهُمَا وَنَضْرِبُهُمَا فَقَالَ أَلَا تَحَدُّونَ فِي التَّوْرَةِ الرَّجْمَ فَقَالُوا لَا نَحْدُ فِيهَا شَيْئًا فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَةِ فَأَتَلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ . فَوَضَعَ مِذْرَاسَهَا الَّذِي يُدْرِسُهَا مِنْهُمْ كَفَّهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ فَطَفِقَ يَقْرَأُ مَا دُونَ يَدِهِ وَمَا وَرَاءَهَا وَلَا يَقْرَأُ آيَةَ الرَّجْمِ فَتَزَعَّ يَدَهُ مِنْ آيَةِ الرَّجْمِ فَقَالَ مَا هَذِهِ فَلَمَّا رَأَوْ ذَلِكَ قَالُوا هِيَ آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا فَرَجَمَا قَرِيبًا مِنْ حَيْثُ مَوْضِعُ الْحَنَازِيرِ عِنْدَ الْمَسْجِدِ فَرَأَيْتُ صَاحِبَهَا يَحْنَأُ عَلَيْهَا يَقِيهَا الْحِجَارَةَ .

۶۲۰ باب قَوْلُهُ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ .

۱۶۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُيَسَّرَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ لِلنَّاسِ يَأْتُونَ بِهِمْ فِي السَّلَاسِلِ فِي أَعْنَاقِهِمْ حَتَّى يَدْخُلُوا فِي الْإِسْلَامِ .

۶۲۱ باب قَوْلُهُ إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا .

۱۶۷۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عَمْرُو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ فِينَا نَزَلَتْ إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللَّهُ وَلِيَهُمَا قَالَ نَحْنُ الطَّائِفَتَانِ بَنُو حَارِثَةَ وَبَنُو سَلَمَةَ وَمَا نَحِبُ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً وَمَا يَسُرُّنِي أَنَّهَا لَمْ تَنْزَلْ لِقَوْلِ

اللَّهُ وَاللَّهُ وَلِيَهُمَا.

۶۲۲ باب قَوْلُهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ.
۱۶۷۲- حَدَّثَنَا جَبَّارُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فِي الرُّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنَ الْفَجْرِ يَقُولُ اللَّهُمَّ الْعَنُ فُلَانًا وَ فُلَانًا وَ فُلَانًا بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ إِلَى قَوْلِهِ فَإِنَّهُمْ ظَلَمُونَ رَوَاهُ إِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

۱۶۷۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ عَلَى أَحَدٍ أَوْ يَدْعُوَ لِأَحَدٍ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ قَرْنًا قَالَ إِذَا سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْوَلِيدُ بَنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةُ بَنَ هِشَامٍ وَ عِيَّاشُ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطَأَتَكَ عَلَى مُضَرٍّ وَاجْعَلْهَا سِينِينَ كَسِينَى يُوسُفَ يَجْهَرُ بِذَلِكَ وَ كَانَ يَقُولُ فِي بَعْضِ صَلَاتِهِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ اللَّهُمَّ الْعَنُ فُلَانًا وَ فُلَانًا لِأَحْيَاءٍ مِنَ الْعَرَبِ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ الْآيَةَ.

۶۲۳ باب قَوْلُهُ وَالرُّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أُخْرَاكُمْ وَهُوَ تَانِيثُ اخْرِكُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِحْدَى الْحُسَيْنَيْنِ فَتَحَا أَوْ شَهَادَةً.

اس وجہ سے خوشی ہوئی کہ اللہ ہمارا محافظ اور مددگار ہے۔

باب ۶۲۲- اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”تمہارے اختیار میں کچھ نہیں ہے“
۱۶۷۲- جابر بن موسیٰ، عبد اللہ، معمر زہری، سالم، حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ فجر کی نماز کی دوسری رکعت کے رکوع کے بعد رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہہ کر آنحضرت ﷺ نے اللَّهُمَّ الْعَنُ فُلَانًا وَ فُلَانًا وَ فُلَانًا اے اللہ لعنت بھیج فلاں فلاں اور فلاں پر، راوی کہتا ہے کہ میں نے اپنے کلاں سے سنا کہ اس وقت یہ آیت لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ اِخْ یعنی اللہ نے نازل فرمائی کہ اے رسول آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیار میں کچھ نہیں، اللہ چاہے گا، تو ان پر مہربانی فرمائے گا یا عذاب دے گا، تحقیق وہ ظالم ہیں، اس حدیث کو اسحاق بن راشد نے بھی زہری سے روایت کیا ہے۔

۱۶۷۳- موسیٰ بن اسماعیل، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، سعید بن مسیب، اور ابوسلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی دوست یا دشمن کیلئے دعا کرتے تھے تو رکوع کے بعد سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہہ کر فرماتے اے اللہ! نجات دے ولید بن ولید کو، سلمہ بن ہشام کو اور عیاش بن ابی ربیعہ کو ”اے اللہ قوم معمر کو سختی سے پکڑ اور ان پر زمانہ یوسف علیہ السلام کی سی قحط سالی ڈال دے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اس قسم کی دعائیں بلند آواز سے کیا کرتے تھے، کبھی کبھی فجر کی نماز میں بعض قبائل عرب کے لئے ارشاد فرماتے اے اللہ! تو لعنت بھیج فلاں اور فلاں، آخر یہ آیت نازل ہوئی لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ اِخْ یعنی اے رسول تمہارے اختیار میں کچھ نہیں ہے، آخر آیت تک۔

باب ۶۲۳- اللہ تعالیٰ کا قول ”کہہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم تم کو پچھلی جماعت میں بلاتا ہے، آخری مونث ہے، آخر کی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم دونیکوں میں سے کسی ایک کے منتظر رہو، ایک فتح اور دوسرے شہادت۔

۱۶۷۴۔ عمرو بن خالد، زبیر، ابواسحاق، حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگوں کی ایک جماعت پر رسول اللہ ﷺ نے عبد اللہ بن جبیر کو سردار بنایا، مگر ان لوگوں نے اپنے سردار سے روگردانی کی، چنانچہ اس آیت میں اسی واقعہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ صرف بارہ آدمی رہ گئے تھے اور باقی سب منتشر ہو گئے تھے۔

باب ۶۲۳۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”پر امن یعنی اونگھ نازل فرمائی“

۱۶۷۵۔ اسحاق بن ابراہیم بن عبد الرحمن ابو یعقوب، حسین بن محمد، شیبان، قتادہ، حضرت انس، حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جنگ احد کے دن جب کہ ہم میدان جنگ میں موجود تھے ایسی نیند آنے لگی کہ کئی دفعہ تو میرے ہاتھ سے تلوار گرنے لگی، مگر میں نے ہر مرتبہ اس کو پکڑ لیا۔

باب ۶۲۵۔ ارشاد باری تعالیٰ کہ ”جن لوگوں نے کہا مانا اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حالانکہ وہ زخمی ہو رہے تھے، تو جن لوگوں نے نیک کام کئے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرے ان کے لئے بڑا ثواب ہے“ ”فرح“ کے معنی ہیں زخم ”استجابو“ اور ”اجابوا“ کے ایک ہی معنی ہیں یعنی حکم سنا اور مانا۔

باب ۶۲۶۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”لوگ تمہارے لئے جمع ہوئے“ کی تفسیر۔

۱۶۷۶۔ احمد بن یونس، ابو بکر، ابو حصین، ابو الضحیٰ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ یہ آیت یعنی ”حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ“ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس وقت فرمایا تھا جب کہ ان کو آگ میں ڈالا گیا تھا اور یہی آیت آنحضرت ﷺ نے اس وقت پڑھی تھی، جب منافقوں نے مسلمانوں کو ڈرانے کیلئے کہا تھا کہ تم سے لڑنے کو بہت لوگ جمع

۱۶۷۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَالَةِ يَوْمَ أُحُدٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ جُبَيْرٍ وَاقْبَلُوا مِنْهُمْ مِيمَنٌ فَذَلِكَ إِذْ يَدْعُوهُمْ الرَّسُولُ فِيْ أَخْرَاهُمْ وَلَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا.

۶۲۴ بَابُ قَوْلِهِ آمِنَةٌ نُّعَاسًا.

۱۶۷۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ عَشِينَا النُّعَاسُ وَنَحْنُ فِيْ مَصَافِنَا يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ فَجَعَلَ سَيْفِيْ يَسْقُطُ مِنْ يَدِيْ وَآخُذُهُ وَيَسْقُطُ وَآخُذُهُ.

۶۲۵ بَابُ قَوْلِهِ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقُوا أَجْرٌ عَظِيمٌ الْقَرْحُ الْجِرَاحُ اسْتَجَابُوا يَسْتَجِيبُ يُجِيبُ.

۶۲۶ بَابُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ الْآيَةَ.

۱۶۷۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ أَرَاهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ قَالَهَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَقَالَهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالُوا إِنَّ النَّاسَ

ہو گئے ہیں۔

۱۶۷۷۔ مالک بن اسماعیل، اسرائیل، ابی حصین، ابی الفضل، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیا، تو آپ کا آخری کلمہ یہ تھا، حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ۔

باب ۶۲۷۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”خدا داد مال میں جو لوگ کنجوسی کرتے ہیں، تم ان کی کنجوسی کو ان کے لئے اچھامت سمجھو“ آخر تک کی تفسیر ”سَيُطَوَّقُونَ“ کا مطلب ہے کہ ان کے گلے میں طوق ڈالا جائے گا۔

۱۶۷۸۔ عبد اللہ بن منیر، ابو نصر، عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار ان کے والد، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کو اللہ نے مال دیا ہو اور اس نے اس کی زکوٰۃ نہ دی، تو قیامت کے روز اس کا مال اس کے لئے سانپ بن جائے گا، اس کے سر پر بال اور آنکھوں پر دو نقطے ہوں گے، اور پھر یہ سانپ اس کے گلے میں طوق کی طرح ڈالا جائے گا اور وہ سانپ اپنی زبان سے کہتا ہوگا کہ میں تیرا مال ہوں، میں تیرا جمع کردہ خزانہ ہوں، اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی، وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ آخَرَتُكَ

باب ۶۲۸۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”تم ان لوگوں سے اپنی بہت برائیاں سنو گے، جن کو کہ تم سے پہلے کتاب دی گئی ہے اور ان سے بھی جو کافر و مشرک ہیں“ کی تفسیر:

۱۶۷۹۔ ابو الیمان، شعیب، زہری، عروہ بن زبیر، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ اپنے گدھے پر بیٹھے تھے، جس پر شہر فدکیہ کی بنی ہوئی چادر پڑی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پیچھے سوار کر لیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن عبادہ کے دیکھنے کو تشریف لے گئے، اور یہ جنگ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے، راستہ میں آپ صلی اللہ

قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ۔

۱۶۷۷۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ آخِرُ قَوْلِ إِبْرَاهِيمَ حِينَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ۔

۶۲۷ بَاب قَوْلِهِ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَتَّخِلُونَ بِمَا أَنَّهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ الْآيَةَ سَيُطَوَّقُونَ كَقَوْلِكَ طَوَّقْتَهُ بِطَوَّقٍ۔

۱۶۷۸۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مِثْلَ لَهُ مَالَهُ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبَيَّانٌ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَأْخُذُ بِلَهْزَمَتَيْهِ يَعْنِي بِشِدْقَيْهِ يَقُولُ أَنَا مَالِكٌ أَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَتَّخِلُونَ بِمَا أَنَّهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ۔

۶۲۸ بَاب قَوْلِهِ وَلَتَسْمَعَنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ مِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَدَى كَثِيرًا۔

۱۶۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى قَطِيفَةٍ فَذَكِيَّةٌ وَ أَرَدَفَ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَرَأَاهُ يَعُودُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ ابْنِ الْحَزْرَجِ قَبْلَ

وَقَعَةَ بَدْرٍ قَالَ حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ
 بْنُ أَبِي سَلُولٍ وَ ذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عَبْدُ اللَّهِ
 بْنُ أَبِي قَيْسٍ فَإِذَا فِي الْمَجْلِسِ أَخْلَاطٌ مِّنَ
 الْمُسْلِمِينَ وَ الْمُشْرِكِينَ عَبْدَةُ الْأَوْثَانِ وَ
 الْيَهُودِ وَ الْمُسْلِمِينَ وَ فِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللَّهِ
 بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتْ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ
 الدَّابَّةِ خَمَرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَفْهَةَ بَرْدَاقَهُ ثُمَّ
 قَالَ لَا تَغَيِّرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَقَفَ فَتَنَزَّلَ
 فَدَعَاهُمْ إِلَى اللَّهِ وَ قَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بِنِ سَلُولٍ أَيُّهَا الْمَرْءُ إِنَّهُ لَا
 أَحْسَنَ مِمَّا تَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا بِهِ
 فِي مَجْلِسِنَا ارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ
 فَأَقْصُصْ عَلَيْهِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ بَلَى
 يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَعَشَيْنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا
 نَحِبُّ ذَلِكَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَ الْمُشْرِكُونَ
 وَ الْيَهُودُ حَتَّى كَادُوا يَتَنَازَرُونَ فَلَمَّ يَزِلُ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَنُوا
 ثُمَّ رَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَابَّةً
 فَسَارَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ
 لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَعْدُ أَلَمْ
 تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ يُرِيدُ عَبْدُ اللَّهِ ابْنَ
 أَبِي قَالَ كَذًا وَ كَذًا قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ يَا
 رَسُولَ اللَّهِ اعْفُ عَنْهُ وَ اصْفَحْ عَنْهُ فَوَ الَّذِي
 أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَقَدْ جَاءَ بِالْحَقِّ الَّذِي
 أَنْزَلَ عَلَيْكَ لَقَدْ اصْطَلَحَ أَهْلُ هَذِهِ الْبَحِيرَةِ
 عَلَى أَنْ يُتَوَجَّهَ فَيُعَصِّبُونَهُ بِالْعَصَابَةِ فَلَمَّا أَبَى
 اللَّهُ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ اللَّهُ شَرَقَ
 بِذَلِكَ فَذَلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ فَعَفَا عَنْهُ

علیہ وسلم کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے، ان میں مشہور منافق
 عبد اللہ بن ابی بن ابی سلول بھی بیٹھا ہوا تھا اور وہ اس وقت تک
 ظاہر ابھی اسلام نہیں لایا تھا، اس مجلس میں مسلمان مشرک اور
 یہودی بھی بیٹھے تھے اور ان میں عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی
 بیٹھے تھے جو مسلمان اور صحابی تھے، چنانچہ گدھے کے چلنے سے گرد
 اڑی، جوان پر پڑی، تو عبد اللہ بن ابی نے اپنی ناک کو چادر سے چھپا دیا
 اور کہا کہ گرد مت اڑاؤ، آنحضرت ﷺ نے سلام کیا (۱) پھر سواری
 سے اترے، قرآن کی تلاوت فرمائی، اور ان سب کو اللہ تعالیٰ کی
 طرف آنے کی دعوت دی، عبد اللہ بن ابی نے کہا اگر تم سچے ہو اور
 تمہاری بات بھی بہت عمدہ ہے، مگر ہمارے کان مت کھاؤ، اپنے گھر
 میں جاؤ، اور جو وہاں تمہارے پاس جائے، اس کو سناؤ، عبد اللہ بن
 رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں یا رسول اللہ! آپ ہمارے گھر میں
 تشریف لایا کیجئے، اور ہم کو سنایا کیجئے، کیونکہ ہم کو یہ باتیں بہت اچھی
 معلوم ہوتی ہیں، اس کے بعد مسلمانوں اور کافروں میں کچھ ناگوار تلخ
 گفتگو شروع ہو گئی، یہاں تک کہ ہاتھ پائی تک نوبت پہنچ گئی، آخر
 معاملہ رفع دفع ہو گیا اور آنحضرت ﷺ اپنی سواری پر سوار ہو گئے،
 اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے یہاں تشریف لے گئے اور
 حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے سعد! کیا تم نے ابو حباب
 سے باتیں کی ہیں؟ یعنی عبد اللہ بن ابی نے اس قسم کی باتیں سنی ہیں،
 حضرت سعد بن عبادہ نے یہ سن کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ
 فکر نہ کریں اور اس کی باتوں کا کوئی خیال نہ فرمائیں وہ اپنے حسد کی وجہ
 سے یہ سب کچھ کرنے پر مجبور ہے، میں اس ذات کی قسم کھا کر کہتا
 ہوں کہ جس نے آپ پر قرآن اتارا ہے، جو کچھ آپ پر نازل ہو رہا
 ہے، وہ برحق اور صحیح ہے، اور آپ اللہ کے سچے نبی اور رسول ہیں،
 بات یہ ہے کہ مدینہ کے لوگوں نے آپ کے تشریف لانے سے پہلے
 یہ طے کر لیا تھا کہ ہم عبد اللہ بن ابی کو اپنا سردار بنائیں گے اور اس کو
 تاج پہنائیں گے، لیکن پھر آپ تشریف لے آئے اور اس کو یہ بات
 ناگوار گزری۔ اس لئے وہ آپ کی شان میں گستاخی کرتا ہے، نبی ﷺ
 نے اس کو معاف کر دیا کیونکہ آنحضرت ﷺ اور آپ کے اصحاب

(۱) جس مجلس میں مسلمان بھی ہوں اور کفار بھی تو مسلمانوں کی نیت کر کے انہیں سلام کیا جاسکتا ہے۔

کی یہ عادت تھی کہ وہ ہمیشہ کافروں کی گستاخیوں کو معاف کر دیا کرتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور اوپر کی آیت وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا الْآیۃ گزری اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ”وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُمْ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ إِلَىٰ إِحْرَ الْآیۃ آنحضرت ﷺ ہمیشہ کافروں کی تکلیف کے بارے میں وہی کیا کرتے تھے جو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمایا کرتا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے کافروں سے جہاد کا حکم نازل فرمایا اور اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے بدر کی جنگ کی اور مکہ کے بڑے بڑے کفار مسلمانوں کے ہاتھ سے قتل کئے گئے اس وقت عبد اللہ بن ابی اپنے ساتھیوں سے کہتا تھا کہ اب یہ دین غالب ہو گیا ہے اور اس میں شریک ہونے کا وقت آ گیا ہے لہذا مسلمان ہو جاؤ اور ظاہر میں آنحضرت ﷺ سے بیعت کر کے خود کو مسلمان ظاہر کرتے رہو گویا منافق بنے رہو۔

باب ۶۲۹۔ اللہ تعالیٰ کا قولہ ”جو لوگ معاہدہ کی خلاف ورزی کر کے خوش ہوئے اور یہ بات اچھی سمجھی کہ ہماری بھی ان کے ساتھ تعریف کی جائے۔

۱۶۸۰۔ سعید بن ابی مریم، محمد بن جعفر، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں کچھ لوگ منافق تھے تو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد پر تشریف لے جانے لگے تو یہ لوگ الگ ہو گئے اور بہت خوش ہوئے کہ ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ نہیں گئے پھر جب رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لے آئے تو یہ لوگ حاضر ہو کر عذر کرنے لگے اور حلف اٹھانے لگے اور کہنے لگے کہ ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابی کے لئے کوشش کر رہے تھے اور وہ چاہتے تھے کہ جہاد کرنے والوں کے ساتھ ان کی بھی تعریف کی جائے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ يَعْفُونَ عَنِ الْمُشْرِكِينَ وَأَهْلِي الْكِتَابِ كَمَا أَمَرَهُمُ اللَّهُ وَيَضِيرُونَ عَلَى الْأَذَى قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا الْآیۃ وَقَالَ اللَّهُ وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُمْ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ إِلَىٰ إِحْرَ الْآیۃ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَأَوَّلُ الْعَفْوَ مَا أَمَرَهُ اللَّهُ بِهِ حَتَّىٰ أَذِنَ اللَّهُ فِيهِمْ فَلَمَّا غَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا فَقَتَلَ اللَّهُ بِهِ صَنَادِيدَ كُفَّارٍ قُرَيْشٍ قَالَ ابْنُ أَبِي سَلُولٍ وَ مَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَ عِبْدَةَ الْأَوْثَانِ هَذَا أَمْرٌ قَدْ تَوَجَّهَ قَبَايَعُوا الرَّسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَاسْلَمُوا.

۶۲۹ بَابُ قَوْلِهِ لَا تَحْسِبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا آتَوْا وَيُجِبُونَ أَنَّ يُحْمَدُوا.

۱۶۸۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْمُنَافِقِينَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْغَزَا تَخَلَّفُوا عَنْهُ وَفَرَحُوا بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَذَرُوا إِلَيْهِ وَحَلَفُوا وَ أَحَبُّوا أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَتَزَلَّتْ لَا

تَحَسَّبَ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ الْآيَةَ.

۱۶۸۱۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عُلَقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَرْوَانَ قَالَ لِيَوَائِبِهِ إِذْ هَبَّ يَا رَافِعُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقُلْتُ لَيْنَ كَانَ كُلُّ أَمْرٍ قَرِحَ بِمَا أُوْنِي وَ أَحَبَّ أَنْ يُحَمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذِّبًا لَتُعَذِّبَنَّ أَجْمَعُونَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَمَا لَكُمْ وَلِهَذَا إِنَّمَا دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودَ فَسَأَلَهُمْ عَنْ شَيْءٍ فَكْتَمُوهُ إِيَّاهُ وَ أَخْبَرُوهُ بِغَيْرِهِ فَأَرَوْهُ أَنَّ قَدِ اسْتَحْمَدُوا إِلَيْهِ بِمَا أَخْبَرُوهُ عَنْهُ فِيهَا سَأَلَهُمْ وَفَرَحُوا بِمَا أُوْتُوا مِنْ كِتْمَانِهِمْ ثُمَّ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ كَذَلِكَ حَتَّى قَوْلِهِ يَفْرَحُونَ بِمَا أُوْتُوا وَ يُحِبُّونَ أَنْ يُحَمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ. حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ أَخْبَرَ أَنَّ مَرْوَانَ يَهَذَا.

۶۳۰ بَابُ قَوْلِهِ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَ الْأَرْضِ الْآيَةَ.

۱۶۸۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمْرٍ عَنْ مُكْرِبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَشٌّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَتَحَدَّثَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ إِنَّ فِي خَلْقِ

۱۶۸۱۔ ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، ابن جریج، ابن ابی ملیکہ، حضرت علقمہ بن وقاص سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک دن مروان بن حکم (۱) نے اپنے خادم سے کہا کہ جا کر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے معلوم کرو کہ جو شخص اس چیز سے خوش ہو جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے بطور نعمت دی گئی ہے، اور بغیر کسی کام کے کئے ہوئے اپنی تعریف کرانے کو اچھا خیال کرے، تو اس کو آخرت میں عذاب ہوگا، یہ اگر صحیح ہے، تو پھر تو ہم ضرور عذاب میں ڈالے جائیں گے، تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم کو اس بات سے کیا سروکار؟ تم جس آیت سے یہ خیال دل میں لائے ہو، وہ بات تو یہ ہے کہ ایک دفعہ نبی ﷺ نے کچھ یہودیوں کو بلا کر کوئی بات دریافت کی انہوں نے اصلی بات کو چھپالیا اور غلط بات بتادی، اور یہ خیال کرنے لگے کہ چلو مفت میں ہماری نیک نامی ہوئی، اور وہ اس بات پر بہت خوش ہوئے اس کے بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ سے آیت وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أُوتُوا وَ يُحِبُّونَ أَنْ يُحَمَدُوا عبد الرزاق نے بھی ابن جریج نے اس حدیث کو ابن ابی ملیکہ کے ذریعہ حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے بھی بیان کیا ہے کہ مروان نے اس حدیث کو مجھ سے نقل کیا ہے۔

باب ۶۳۰۔ اللہ تعالیٰ کا فرمانا کہ ”آسمان اور زمین کی پیدائش میں“ آخر آیت تک کی تفسیر۔

۱۶۸۲۔ سعید بن ابی مریم، محمد بن جعفر، شریک بن عبد اللہ بن ابی نمر، کریم، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں اپنی خالہ میمونہ کے یہاں رات کو رہا تھا، تو آنحضرت ﷺ تشریف لائے، کچھ دیر تو حضرت میمونہ سے باتیں کیں، پھر سو گئے، اس کے بعد رات کے آخری حصہ میں بیدار ہوئے، آسمان کی طرف دیکھا، اور یہ آیت پڑھی، إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ الْآخِرِ آيَةً لِّمَنْ يَتَذَكَّرُ، اس میں پیدائش کی پیدائش میں رات اور دن کے

اختلاف میں، عقلمندوں کے لئے نشانیاں ہیں، اس کے بعد وضو کیا، مسواک فرمائی، پھر گیارہ رکعت نماز ادا کی، حضرت بلالؓ نے اذان کہی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز ادا فرمائی، پھر مسجد میں تشریف لا کر فرض نماز جماعت سے پڑھائی۔

باب ۶۳۱۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”جو لوگ اللہ تعالیٰ کو اٹھتے بیٹھتے اور کروٹیں بدلتے یاد کرتے ہیں اور آسمان و زمین کی پیدائش میں اللہ کی حکمتوں پر غور کرتے ہیں۔“

۱۲۸۳۔ علی بن عبد اللہ، عبد الرحمن بن مہدی، امام مالک بن انس، مخرومہ بن سلیمان، کریب، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر گیا، اور رات کو وہیں ٹھہرا اور خیال کیا کہ آج دیکھوں گا کہ آنحضرت ﷺ رات میں نماز کس طرح پڑھتے ہیں، آخر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تکیہ اور چادر بچھائی گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ گئے، میں بھی پانکتی کی طرف لیٹ گیا، نصف رات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے، چہرے پر ہاتھ پھیرا اس کے بعد سورت آل عمران کی آخر کی دس آیات کی تلاوت فرمائی جن میں یہ آیت بھی آ جاتی ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مشکیزے سے پانی لیا، وضو فرمایا، پھر نماز کی نیت باندھ لی، میں بھی اس وقت اٹھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہی کرتارہا، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کر رہے تھے، میں آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے محبت سے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے کانوں کو چھوا، پھر آپ نے دو رکعت نماز پڑھی، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، یعنی کل تیرہ رکعت) بڑھے

باب ۶۳۲۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”اے ہمارے رب جس کو تو نے آگ میں داخل کیا، بے شک وہ ذلیل ہو گیا، اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

۱۶۸۳۔ علی بن عبد اللہ، معن بن عیسیٰ، مالک، مخرمہ بن سلیمان، کریم (حضرت عبد اللہ بن عباس کے آزاد کردہ غلام) حضرت

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَ اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
لَا يَأْتِي لِلْأُولَى الْأَكْلَابُ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَ اسْتَنْ
فَصَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ أَدْنَى بِلَالٌ
فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ.

٦٣١ بَابُ قَوْلِهِ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا
وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي
خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ.

١٦٨٣- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ عَنْ مَحْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبِ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَتُّ عِنْدَ
خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلَوةِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَرَحْتُ
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَامَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَوْلِهَا
فَجَعَلَ يَمْسَحُ التُّومَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْآيَاتِ
الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ آلِ عِمْرَانَ حَتَّى خَتَمَ ثُمَّ
أَتَى شَنَا مُعَلِّقًا فَأَخَذَهُ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي
فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ جِئْتُ
فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِي ثُمَّ
أَخَذَ بَأُذُنِي فَجَعَلَ يَقِيلُهَا ثُمَّ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ
ثُمَّ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى
رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ
أَوْتَرَ.

٦٣٢ بَابُ قَوْلِهِ رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تَدْخُلُ النَّارَ
فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ.

١٦٨٤- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
مَعْنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ مَخْرَمَةَ ابْنِ

عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں ایک مرتبہ رات کو اپنی خالہ حضرت میمونہؓ زوجہ نبی ﷺ کے یہاں ٹھہرا، اور آنحضرت ﷺ کے بستر پر ایک طرف کو سو رہا اور آنحضرت ﷺ بھی سو رہے، جب آدھی رات ہوئی یہ آدھی رات سے کچھ پہلے یا آدھی رات سے کچھ زیادہ وقت ہو گیا، تو آنحضرت ﷺ بیدار ہوئے، آنکھیں ملیں، پھر سورت آل عمران کی دس آخری آیات کی تلاوت فرمائی (جن میں مذکورہ بالا آیت بھی ہے) پھر مشینرے کی طرف گئے، اس سے پانی لے کر وضو کیا، اور بہت اچھی طرح وضو کیا، اس کے بعد آپ نماز کے لئے کھڑے ہو گئے، میں بھی اٹھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہو کر وہی سب کچھ کرتا رہا، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا، پھر میں جا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں کھڑا ہو گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ مرے سر پر رکھا، اور میرے کانوں کو مروڑنے لگے پھر آپ نے دو رکعت نماز پڑھی، پھر دو رکعت نماز پڑھی، پھر دو رکعت نماز پڑھی، پھر تین وتر پڑھے، پھر تھوڑی دیر لیٹ رہے پھر موذن نے اذان کہی، آپ کھڑے ہو گئے اور ہلکی سی دو رکعت نماز پڑھی (یعنی صبح کی سنتیں) پھر مسجد میں گئے اور فجر کے فرض پڑھائے۔

باب ۶۳۳۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”اے ہمارے رب ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا جو ایمان کی طرف پکار رہا تھا۔

۱۶۸۵۔ قتیبہ بن سعید، مالک، حرمہ بن سلیمان، کرب (حضرت ابن عباسؓ) کے آزاد کردہ غلام، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں ایک مرتبہ اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا زوجہ آنحضرت ﷺ کے گھر ٹھہر گیا، میں رات کو آپ کے بستر کے عرض میں لیٹ گیا، اور آنحضرت ﷺ اس کے طول میں لیٹ گئے، یہاں تک کہ جب رات آدھی ہو گئی یا تھوڑا سا اس سے پہلے یا تھوڑا سا اس کے بعد، تو رسول اللہ

سَلِيمَانُ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهُ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاهْلُهُ فِي طُولِهَا فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدَيْهِ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنْ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وَضُوئَهُ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَصَنَعَتْ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبَتْ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي وَآخَذَ بَأُذُنِي بِيَدِهِ الْيُمْنَى يَفْتُلُهَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ.

۶۳۳ باب قَوْلِهِ رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ الْآيَةِ.

۱۶۸۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مَحْرَمَةَ بِنِ سَلِيمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهُ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاهْلُهُ فِي طُولِهَا فَنَامَ رَسُولُ

ﷺ بیدار ہوئے، تو بیٹھ کر اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا، پھر سورت آل عمران کی آخری دس آیات کی تلاوت فرمائی۔ (انہیں میں یہ آیت بھی شامل ہے) پھر آپ ایک لنگے ہوئے مشکیزے کی طرف گئے، اس سے پانی لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا، اور بہت اچھی طرح وضو کیا، پھر آپ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو گئے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اٹھ کھڑا ہوا اور جو کچھ آپ نے کیا تھا، اسی طرح میں نے بھی کیا، پھر جا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں کھڑا ہو گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے میرے سر پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرا پھر میرے کان کو موڑ کر مجھے سیدھی طرف کر دیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز پڑھی، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت (یعنی بارہ رکعات نماز ادا کی) پھر وتر پڑھے، پھر ذرا آرام فرمایا، پھر مؤذن نے اذان کہی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھ کر فجر کی دو سنتیں پڑھیں اور پھر مسجد میں تشریف لا کر صبح کی نماز جماعت سے ادا فرمائی۔

سورہ نساء کی تفسیر!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ابن عباس کہتے ہیں کہ ”یَسْتَنْكِفُ“ کے معنی غرور کرنے کے ہیں اور ”قَوَامًا“ کے معنی معاش کے ہیں ”لَهُنَّ سَبِيلًا“ سے مراد یہ ہے کہ شادی شدہ کو سنگسار کرنا، کنواری کو درے لگانا، ابن عباس کے علاوہ تمام لوگوں نے ”مَثْنٰی وَثَلَتْ“ کے معنی دو، دو، تین، تین اور چار چار کے کئے ہیں، اہل عرب اس سے زیادہ پر اس کو نہیں بولتے۔

باب ۶۳۴۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”اگر تم ڈرو، کہ یتیم عورتوں کے بارے میں انصاف نہ کر سکو گے۔“

۱۶۸۶۔ ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، ابن جریج، ہشام بن عروہ، عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ ایک شخص ایک یتیم لڑکی کی پرورش کرتا تھا، اس لڑکی کا ایک کھجور کا باغ تھا، اس شخص نے اس باغ کے لالچ میں نکاح کر لیا، مگر دل میں محبت نہ تھی، چنانچہ اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی جو اوپر گزری،

اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم حَتّٰی اِذَا اَنْتَضَفَ اللَّیْلُ اَوْ قَبْلَهُ بِقَلِیْلِ اَوْ بَعْدَهُ بِقَلِیْلِ اِسْتَقْبَطَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم فَجَلَسَ یَمْسُحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِیَدَیْهِ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْاٰیَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ اِلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ اِلٰی شَنْ مَعْلَقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَاَحْسَنَ وَضُوْءَهُ ثُمَّ یُصَلِّیْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ اِلٰی جَنْبِهِ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم يَدَهُ الْیَمٰنِیَّ عَلٰی رَاسِیْ وَ اَخَذَا بِاُذُنِی الْیَمٰنِیَّ یَقْتُلُهَا فَصَلَّی رَكْعَتَیْنِ ثُمَّ رَكْعَتَیْنِ ثُمَّ رَكْعَتَیْنِ ثُمَّ رَكْعَتَیْنِ ثُمَّ اَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰی جَاءَهُ الْمُوْذِنُ فَقَامَ فَصَلَّی رَكْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّی الصُّبْحَ.

سُورَةُ النَّسَاءِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ یَسْتَنْكِفُ یَسْتَكْبِرُ قَوَامًا قَوَامُكُمْ مِنْ مَعَايِشِكُمْ لَهُنَّ سَبِيلًا یَعْنِی الرَّحْمَ لِلنِّبِّ وَ الْحَلْدَ لِلْبَكْرِ وَقَالَ غَیْرُهُ مَثْنٰی وَ ثَلَتْ یَعْنِی اَثْنَتَیْنِ وَ ثَلَاثًا وَ اَرْبَعًا وَ لَا تَجَاوِزُ الْعَرَبُ رُبَاعَ.

۶۳۴ بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ وَ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی.

۱۶۸۶۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا هِشَامُ عَنْ ابْنِ جُرَیجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ هِشَامُ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلًا کَانَ لَهُ یَتِیْمَةٌ فَتَكَحَّهَا وَ کَانَ لَهَا عَدُوٌّ وَ کَانَ یَمْسِكُهَا عَلَیْهِ وَلَمْ یَكُنْ لَهَا مِنْ نَفْسِهِ شَیْءٌ

ابراہیم کہتے ہیں کہ شاید ہشام نے مجھ سے کہا تھا کہ وہ عورت اس آدمی کے باغ اور دوسرے مال وغیرہ میں شریک کی حیثیت رکھتی تھی۔

۱۶۸۷۔ عبدالعزیز بن عبد اللہ، ابراہیم بن سعد، صالح بن کیسان، ابن شہاب، عروہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا، تو انہوں نے جواب دیا کہ اے میری بہن کے بچے! وہ یتیم لڑکی جو اپنے والی کے مال میں شریک ہوتی تھی، تو والی کو اس مال اور اس کا حسن پسند ہوتا تھا اور وہ سوچتا کہ نکاح کے ساتھ مال اور عورت دونوں ملیں گے، (۱) مہر کے بارے میں بھی نیت ٹھیک نہیں ہوتی تھی، اور اس کا خیال ہوتا تھا کہ دوسری سے کم مہر ادا کر دوں گا، اس لئے ایسی عورتوں سے نکاح کرنے سے روک دیا گیا، مگر اس صورت میں کہ مال اور مہر میں انصاف مد نظر ہو، اور یہ حکم دیا گیا کہ ان یتیم عورتوں کے علاوہ جو بھی تمہیں پسند ہوں، ان سے نکاح کر لو، عروہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے یہ بھی فرمایا کہ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد کئی آدمیوں نے آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا، تو اللہ تعالیٰ نے آیت یَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ الخ نازل فرمائی، حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ وتر غبون ان تنکحوهن الخ سے وہ عورتیں مراد ہیں جو مال میں اور حسن میں کم ہوں، اور ان کی طرف لوگ ان باتوں کی وجہ سے متوجہ نہیں ہوتے تھے، لہذا اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ جو یتیم ہیں اور مال و حسن میں کم ہیں اور تم رغبت نہیں کرتے، تو پھر مال اور حسن والی کے ساتھ تم نکاح نہیں کر سکتے، تا وقتیکہ تم مال اور ان کے مہر وغیرہ کے سلسلے میں انصاف کو پیش نظر نہ رکھو۔

فَنَزَلَتْ فِيهِ وَ إِنْ حِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ أَحْسَبُهُ قَالَ كَانَتْ شَرِيكَتَهُ فِي ذَلِكَ الْعَدَقِ وَ فِي مَالِهِ.

۱۶۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَ إِنْ حِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَقَالَتْ يَا ابْنَ أُنْتَحَىٰ هَذِهِ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجَرٍ وَلَيْهَا تَشْرِكُهُ فِي مَالِهِ وَ يُعْجِبُهُ مَالُهَا وَ جَمَالُهَا فَيُرِيدُ وَلَيْهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيَهَا غَيْرُهُ فَفُتُّوا عَنْ أَنْ يَنْكِحُوهُمْ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُمْ وَيَلْعُولُ لَهُنَّ أَعْلَىٰ سُنَّتِهِنَّ فِي الصَّدَاقِ فَأَمَرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَإِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هَذِهِ الْآيَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى فِي آيَةِ أُخْرَىٰ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُمْ رَغْبَةً أَحَدِكُمْ عَنْ يَتِيمَتِهِ حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةُ الْمَالِ وَالْجَمَالِ قَالَتْ فَفُتُّوا أَنْ يَنْكِحُوا عَنْ مَنْ رَغِبُوا فِي مَالِهِ وَجَمَالِهِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ إِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُمْ إِذَا كُنَّ قَلِيلَاتِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ.

باب ۶۳۵۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”جو شخص فقیر ہو، تو وہ اس

۶۳۵ باب قَوْلِهِ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ

(۱) زمانہ جاہلیت میں بعض لوگ یہ کرتے کہ اسکی پرورش میں جو یتیم لڑکی ہوتی تھی وہ اس پر اپنا کپڑا ڈال دیتا یہ اس بات کی علامت سمجھی جاتی تھی کہ اب کبھی بھی کوئی مرد اس سے نکاح نہیں کر سکتا اگر وہ خوبصورت ہوتی تو یہ شخص خود نکاح کر لیتا ورنہ اسکو پونہی رہنے دیتا حتیٰ کہ وہ مر جاتی اور یہ اس کے مال پر قبضہ کر لیتا اس آیت میں اس سے ممانعت فرمائی گئی۔

(یتیم) کے مال میں سے اتنا جس قدر اس نے اس کی پرورش پر خرچ کیا ہو، لے سکتا ہے اور جب ان کو مال دینے لگو، تو ان پر گواہ کر لو، الایۃ ”بداراً“ کے معنی جلدی جلدی ”اعتدنا“ ہم نے تیار کر رکھا ہے یہ عتماد سے نکلا ہے۔

۱۶۸۸۔ اُلْحَقْ، عبد اللہ بن نمیر، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ یہ آیت ”وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا غَنِيًّا يَلْعَنُ غَنِيًّا“ جو غنی ہو، وہ معاف رکھے اور جو فقیر ہو تو دستور کے مطابق کھائے، خاص یتیموں کے مال کے حق میں نازل فرمائی گئی ہے، اس حالت میں جب کہ پالنے والا غریب ہو، تو اس یتیم کے مال سے جس قدر کہ خرچ کیا ہو لے سکتا ہے۔

باب ۶۳۶۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”جب ترکہ کی تقسیم کرنے کے وقت رشتہ دار، یتیم اور مساکین حاضر ہو جائیں“ الایۃ۔

۱۶۸۹۔ احمد بن حمید، عبید اللہ الاشجعی، سفیان، شیبانی، عکرمہ، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ یہ آیت وَ اِذَا خَصَرَ الْقِسْمَةَ اِلٰی یعنی ”جب ترکہ تقسیم کرنے کے وقت رشتہ دار، یتیم، مساکین حاضر ہو جائیں، منسوخ نہیں ہوئی ہے بلکہ محکم ہے، سعید بن جبیر نے بھی اس حدیث کو ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے۔

باب ۶۳۷۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”اللہ تمہیں تمہاری اولاد کے متعلق وصیت کرتا ہے۔“

۱۶۹۰۔ ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، ابن جریج، محمد بن منکدر، حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں، کہ آنحضرت ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ دونوں بنی سلمہ کے یہاں میری عیادت کو تشریف لائے، اور میرا حال معلوم کیا، میں بیہوش پڑا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگولیا، وضو کیا اور باقی بچا ہوا پانی میرے اوپر چھڑکا، مجھے ہوش آگیا، میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے مال کے متعلق کیا کروں، چنانچہ آیت یُوصِيكُمُ اللّٰهُ اِلٰی اِذَا فَرَغْتَ فَدَعَا بِمَاۤى فَتَوَصَّۤا مِنْهُ ثُمَّ رَشَّ عَلٰی فَاَقْفُتُ فَقُلْتُ مَا تَأْمُرْنِیْ اَنْ اَصْنَعَ فِیْ مَالِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَتَزَلْتُ یُوصِیْکُمُ اللّٰهُ فِیْ اَوَّلَادِکُمْ .

بِالْمَعْرُوْفِ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَیْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاشْهَدُوْا عَلَیْهِمُ الْاٰیةَ وَبِدَارًاۢ اَوْ مُبَادَرَةًۢ اَعْتَدْنَاۢ اَعَدَدُنَاۢ اَفْعَلْنَا مِنْۢ الْعَتَادِ .

۱۶۸۸۔ حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ، فِیْ قَوْلِهِ تَعَالٰی وَ مَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَ مَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ اِنَّهَا نَزَلَتْ فِیْ مَالِ الْیَتِیْمِ اِذَا كَانَ فَقِيْرًا اِنَّهٗ یَاْكُلُ مِنْهُ مَكَانَ قِیَامِهِ عَلَیْهِ بِمَعْرُوْفٍ .

۶۳۶ بَاب قَوْلِهِ وَ اِذَا خَصَرَ الْقِسْمَةَ اَوَّلُو الْقُرْبٰی وَ الْیَتٰمٰی وَ الْمَسٰكِیْنُ الْاٰیةَ .

۱۶۸۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حُمَیْدٍ اَخْبَرَنَا عَبِیْدُ اللّٰهِ الْاَشْجَعِیُّ عَنْ سَفِیَّانَ عَنِ الشَّیْبَانِیِّ عَنْ عِکْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ اِذَا خَصَرَ الْقِسْمَةَ اَوَّلُو الْقُرْبٰی وَ الْیَتٰمٰی وَ الْمَسٰكِیْنُ قَالَ هِیْ مُحْكَمَةٌ وَ لَیْسَتْ بِمَنْسُوْخَةٍ تَابِعَهُ سَعِیْدُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ .

۶۳۷ بَاب قَوْلِهِ یُوصِیْکُمُ اللّٰهُ .

۱۶۹۰۔ حَدَّثَنَا اِبْرٰهِیْمُ بْنُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَنَّ ابْنَ جُرَیْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ مُنْکَدِرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ عَادَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ اَبُو بَكْرٍ فِیْ بَنِیْ سَلَمَةَ مَا شِیْنَ فَوَجَدَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا اَعْقِلُ فَدَعَا بِمَاۤى فَتَوَصَّۤا مِنْهُ ثُمَّ رَشَّ عَلٰی فَاَقْفُتُ فَقُلْتُ مَا تَأْمُرْنِیْ اَنْ اَصْنَعَ فِیْ مَالِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَتَزَلْتُ یُوصِیْکُمُ اللّٰهُ فِیْ اَوَّلَادِکُمْ .

اولیاء اور وارث ہیں ”عاقبت“ سے مراد وہ لوگ ہیں جن کو بذریعہ قسم اپنا وارث بناتے یعنی حلیف اور ”مولیٰ“ کے کئی معنی آئے ہیں، چچا کا بیٹا، غلام یا لونڈی کا مالک جو اس پر احسان کر کے اسے آزاد کر دے، خود وہ غلام جو آزاد کیا جائے، مالک، دینی تعلق جس سے ہو۔

۱۶۹۳۔ صلت بن محمد، ابواسامہ، ادریس، طلحہ بن مطرب، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ اس آیت وَلِكُلِّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ آخِرَتِكَ کی تفسیر کی تفصیل یہ ہے کہ جب مکہ سے مہاجرین مدینہ میں آئے، تو وہ اپنے انصاری بھائیوں کے وارث ہوتے تھے، اور انصار کے رشتہ دار اور ذوی الارحام وارث نہیں ہوتے تھے، کیونکہ آنحضرت ﷺ نے مہاجرین اور انصار میں بھائی چارہ قائم کر دیا تھا، تو جب یہ آیت وَلِكُلِّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ آخِرَتِكَ نازل ہوئی، تو سابقہ بھائی بندی کی میراث کا سلسلہ منسوخ ہو گیا، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، جنہوں نے قسموں کے ساتھ عہد باندھے ہوں ان کے لئے بھی ترکہ نہیں رہا، البتہ وصیت باقی ہے، اس حدیث کو ابواسامہ نے ادریس سے اور ادریس نے طلحہ سے سنا ہے۔

باب ۶۳۱۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”اللہ تعالیٰ ذرہ بھر بھی ظلم پسند نہیں کرتا ہے“ ”مِثْقَالَ“ کا مطلب وزن ہوتا ہے۔

۱۶۹۳۔ محمد بن عبد العزیز، ابو عمر حفص بن میسرہ، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے چند لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا قیامت کے دن ہم اللہ تعالیٰ کو دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا، ہاں! دیکھو گے، دوپہر کے وقت جب کہ ابرو وغیرہ کچھ نہ ہو، صاف روشنی پھیلی ہو، کیا سورج کے دیکھنے میں تم کو اختلاف ہے؟ عرض کیا نہیں، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چودھویں رات کو جب ابرو موجود نہ ہو، چاند کے دیکھنے میں تم کو کوئی اختلاف ہے؟ عرض کیا کہ نہیں! تو نبی ﷺ نے فرمایا، پس اسی طرح

الْيَمِينِ وَهُوَ الْحَلِيفُ وَالْمَوْلَىٰ أَيْضًا ابْنُ الْعَمِّ وَالْمَوْلَى الْمُنْعَمُ الْمُعْتَقُ وَالْمَوْلَى الْمُعْتَقُ وَالْمَوْلَى الْمَلِيكُ وَالْمَوْلَى مَوْلَى فِي الدِّينِ.

۱۶۹۳۔ حَدَّثَنِي الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِدْرِيسَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلِكُلِّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ قَالَ وَرَثَةٌ وَالَّذِينَ عَاقَدْتُ أَيْمَانَكُمْ كَانَ الْمُهَاجِرُونَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَرِثُ الْمُهَاجِرُ الْأَنْصَارِيَّ ذُوْنَ ذَوِي رَحِمِهِ لِلْأُخُوَّةِ الَّتِي أَخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ وَلِكُلِّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ نُسَخَتْ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِينَ عَاقَدْتُ أَيْمَانَكُمْ مِنَ النَّصْرِ وَالرِّقَادَةِ وَالنَّصِيحَةِ وَقَدْ ذَهَبَ الْمِيرَاثُ وَ يُوصِي لَهُ سَمِعَ أَبُو أُسَامَةَ إِدْرِيسَ وَ سَمِعَ إِدْرِيسُ طَلْحَةَ.

۶۴۱ باب قَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ يَعْنِي زَنَةَ ذَرَّةٍ.

۱۶۹۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَرَ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أَنَسًا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ هَلْ تَضَارُونَ فِي رُؤْيَا الشَّمْسِ بِالظُّهَيْرَةِ ضَوْءٌ لَيْسَ فِيهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا قَالَ وَهَلْ تَضَارُونَ فِي رُؤْيَا الْقَمَرِ لَيْلَةً الْبَدْرِ ضَوْءٌ لَيْسَ فِيهَا

سَحَابٌ قَالُوا لَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَا اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَا أَحَدِهِمَا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَمَةِ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ يَتَّبِعُ كُلَّ أُمَّةٍ مِمَّا كَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا يَبْقَى مِنْ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللَّهِ مِنَ الْأَصْنَامِ وَالْأَنْصَابِ إِلَّا يَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ بَرًّا أَوْ فَاجِرًا وَغَيْرَاتِ أَهْلِ الْكِتَابِ فَتُدْعَى الْيَهُودُ فَيَقَالُ لَهُمْ مَنْ كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ قَالُوا كُنَّا نَعْبُدُ عَزِيرَ بْنِ اللَّهِ فَيَقَالُ لَهُمْ كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللَّهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَلَا وَلَدٍ فَمَآذَا تَبْعُونَ فَعَالُوا عَطِشْنَا رَبَّنَا فَاسْقِنَا فَيُشَارُ إِلَّا تَرَدُّونَ فَيُحْشَرُونَ إِلَى النَّارِ كَانَتْهَا سَرَابٌ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ ثُمَّ يُدْعَى النَّصَارَى فَيَقَالُ لَهُمْ مَنْ كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ قَالُوا كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيحَ بْنَ اللَّهِ فَيَقَالُ لَهُمْ كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللَّهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَلَا وَلَدٍ فَيَقَالُ لَهُمْ مَآذَا تَبْعُونَ فَكَذَلِكَ مِثْلَ الْأَوَّلِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ آتَاهُمْ رَبُّ الْعَالَمِينَ فِي آذُنِي صُورَةٌ مِنَ النَّبِيِّ رَأَوْهُ فِيهَا فَيَقَالُ مَآذَا تَنْتَظِرُونَ يَتَّبِعُ كُلُّ أُمَّةٍ مِمَّا كَانَتْ تَعْبُدُ قَالُوا فَأَرْقَنَّا النَّاسَ فِي الدُّنْيَا عَلَى أَفْقَرٍ مَا كُنَّا إِلَيْهِمْ لَمْ نُصَاحِبْهُمْ وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ رَبَّنَا الَّذِي كُنَّا نَعْبُدُ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ لَا نُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا.

تم قیامت کے دن رب تبارک و تعالیٰ کو دیکھو گے (۱) اور کوئی دقت نہیں ہوگی، جس طرح سورج یا چاند کے دیکھنے میں نہیں ہوتی ہے اور قیامت کا دن ایسا دن ہوگا کہ کوئی پکارنے والا پکارے گا کہ اے لوگو! تم میں جو آدمی جس کو پوجتا تھا اسی کے ساتھ ہوئے، لہذا اللہ کے سوا کی پرستش کرنے والا کوئی باقی نہ رہے گا، چنانچہ تمام جھوٹے پجاری اپنے جھوٹے معبودوں کے ساتھ دوزخ میں گریں گے، اور صرف وہی باقی رہیں گے جو اللہ تعالیٰ کو پوجتے تھے اور اس میں اچھے برے سب ہی ہوں گے پھر کچھ اہل کتاب یعنی یہودی بلائے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ تم نے خدا کے علاوہ کسی اور کو بھی پوجا تھا وہ جواب دیں گے کہ ہاں! ہم حضرت عزیر کو بھی پوجتے تھے کہ وہ خدا کے بیٹے تھے، تو ان سے کہا جائے گا کہ تم جھوٹ کہتے ہو، خدا کے نہ بیوی ہے نہ بیٹا، پھر ان سے پوچھا جائے گا کہ تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہم کو پیاس لگی ہے، تھوڑا سا پانی مل جائے، لہذا ان کے لئے ایک ریتے کا میدان بنایا جائے گا، جو پانی کی طرح چمکتا ہوگا حالانکہ وہ دوزخ ہوگی، اس کے پاس بھیجا جائے گا اور وہ ان کو جلا کر بھسم کر دیگی، اس کے بعد نصاریٰ کو بلایا جائے گا اور ان سے بھی یہی سوال ہوگا کہ تم نے اللہ کے علاوہ کس کو پوجا ہے؟ وہ بولیں گے ہم تو یسوع مسیح کو پوجتے تھے کہ وہ خدا کے فرزند ہیں، جواب ملے گا کہ تم کاذب ہو، کیونکہ اللہ کے کوئی اولاد یا بیوی نہیں ہے، پھر پوچھا جائے گا اچھا تم کیا چاہتے ہو؟ وہ بھی وہی جواب دیں گے، جو یہودیوں نے دیا تھا، پھر چلیں گے اور دوزخ میں گر پڑیں گے، پھر تو میدان میں صرف وہی باقی ہوں گے، جو صرف اللہ کی عبادت کرتے تھے، ان میں بھی اچھے اور برے سب ہی ہوں گے، مگر اللہ ان کو اس صورت پر نظر نہ آئے گا جس کو وہ جانتے تھے، تو ان سے کہا جائے گا کہ تمہیں کس کا انتظار ہے؟ حالانکہ ہر فرقہ اپنے ٹھکانے پر جا چکا، جواب دیں گے کہ ہم اس معبود برحق کی راہ دیکھ رہے تھے، جس کی عبادت کرتے تھے، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں، پھر سب لوگ کہیں گے کہ

(۱) قرآن و حدیث کی نصوص اس بات پر دال ہیں کہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا اور لوگ اپنے رب کا دیدار کریں گے، لیکن دنیا میں جاگئے ہوئے رویت باری تعالیٰ نہیں ہوگی، جمہور صحابہ و فقہاء اور محدثین کی بھی یہی رائے ہے۔

ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک اور ساجھی نہیں بناتے یہ جملہ دو باتیں مرتبہ کہیں گے۔

باب ۶۴۲۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”پس کیا حال ہو گا جب کہ ہم ہر فرقہ پر ایک ایک گواہ بنائیں گے اور اے محمد ﷺ آپ کو ان کا گواہ بنائیں گے ”مختال“ اور ”ختال“ کے ایک ہی معنی ہیں یعنی مغرور ”نطمس وجوہا“ کا مطلب یہ ہے کہ ہم ان کو مٹا دیں گے اور ”سعیرا“ کے معنی ایندھن کے ہیں۔

۱۶۹۵۔ صدقہ بن فضل، یحییٰ بن سعید، سفیان ثوری، سلیمان، ابراہیم نخعی، عبیدہ بن عمرو سلیمانی، حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضور! قرآن تو آپ پر نازل ہوا ہے اور سناؤں میں! فرمایا ہاں! مجھ کو دوسرے کی زبان سے سنا اچھا معلوم ہوتا ہے، تو میں نے سورت نساء کی تلاوت شروع کی اور جس وقت اس آیت پر پہنچا فکیف اذا جئنا منک لنعنی پس کیا حال ہو گا کہ جب کہ ہر فرقہ سے ہم ایک ایک گواہ بنائیں گے اور آپ کو ان پر گواہ بنائیں گے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر رقت طاری ہو گئی، آنسو گرنے لگے اور فرمایا، بس کرو۔

باب ۶۴۳۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی رفع حاجت کر کے آئے یا عورت سے مباشرت کی ہو ”صعیدا“ کے معنی ہیں، سطح زمین، جابر کہتے ہیں کہ طاغوت وہ لوگ ہیں جن کے پاس کافر اپنے مقدمات لے جایا کرتے تھے زمانہ جاہلیت میں ہر قبیلہ میں ایک کاہن ہوتا تھا، جن کے قبضہ میں شیطان بھی ہوتے تھے ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ”جبت“ کے معنی جادو کے ہیں اور ”طاغوت“ سے مراد کاہن ہیں۔

۶۴۲ بَابُ قَوْلِهِ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا الْمُخْتَالُ وَالْخِتَالُ وَاحِدٌ نَطْمِسُ نُسُوبَهَا حَتَّى تَعُودَ كَمَا قُفَّائِهِمْ طَمَسَ الْكِتَابَ مَحَاهُ سَعِيرًا وَقُودًا.

۱۶۹۵۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ يَحْيَى بَعْضُ الْحَدِيثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ قُلْتُ اقْرَأْ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ قَالَ فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ سُورَةَ النَّسَاءِ حَتَّى بَلَغْتُ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا قَالَ أَمْسِكْ فَإِذَا عَيْنَاهُ تَزْرَقَانِ.

۶۴۳ بَابُ قَوْلِهِ وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَوْ عَلَى سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ صَعِيدًا وَجْهَ الْأَرْضِ وَقَالَ جَابِرٌ كَانَتْ الطَّوَاعِیْتُ الَّتِي يَتَحَاكَمُونَ إِلَيْهَا فِي جُهَنَّةٍ وَاحِدَةً وَفِي أَسْلَمٍ وَاحِدَةً وَفِي كُلِّ حَيٍّ وَاحِدٌ كُفَّاهٌ يَنْزِلُ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ وَقَالَ عُمَرُ الْجِبْتُ السَّحَرُ وَالطَّاعُوتُ الشَّيْطَانُ وَقَالَ عِكْرِمَةُ الْجِبْتُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ شَيْطَانٌ وَالطَّاعُوتُ الْكَاهِنُ.

۱۶۹۶۔ محمد، عہدہ، ہشام، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک بار سفر میں میرا ہار کھو گیا جو میں نے اپنی بہن اسماء سے مانگا تھا آنحضرت ﷺ نے چند لوگوں کو تلاش کرنے کیلئے بھیجا، وہ لوگ ابھی تلاش کر ہی رہے تھے کہ نماز کا وقت ہو گیا، ان کے وضو نہ تھے اور پانی بھی دور تک نہ تھا، لہذا نماز بغیر وضو کے ادا کر لی، اس وقت یہ آیت نازل کی گئی (یعنی تیمم کی آیت)

باب ۶۲۳۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”اپنے حاکموں کی اطاعت کرو“ یعنی جو صاحب امر ہیں۔

۱۶۹۷۔ صدقہ بن فضل، حجاج بن محمد، ابن جریج، یعلیٰ بن مسلم، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ مذکورہ بالا آیت عبد اللہ بن حذافہ بن قیس بن عدی کے بارے میں نازل ہوئی ہے، آنحضرت ﷺ نے ان کو ایک فوج کا سردار بنا کر روانہ فرمایا تھا، انہوں نے فوج کا امتحان لینے کیلئے راستہ میں آگ جلائی اور فوج سے کہا کہ اس آگ میں داخل ہو جاؤ، تو بہت سے لوگوں نے انکار کر دیا اور کچھ راضی بھی ہو گئے تھے۔

باب ۶۳۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”قسم ہے تیرے رب کی کہ یہ لوگ ایمان نہ لائیں گے، حتیٰ کہ آپس کے اختلاف میں تم کو حاکم نہ بنالیں۔“

۱۶۹۸۔ علی بن عبد اللہ، محمد بن جعفر، معمر، زہری، حضرت عروہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا ایک انصاری سے ایک بار جھگڑا ہو گیا، کہ کون پہلے کھیت کو پانی پہنچائے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے زبیر! تم پہلے اپنے کھیت کو پانی دے لو اور پھر پڑوسی کے لئے پانی کو چھوڑ دو، انصاری نے کہا، اے اللہ کے رسول آپ نے ایسا شاید اس لئے فرمایا کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی کے بیٹے ہیں، یہ بات سن کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ غصہ سے سرخ ہو گیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ پہلے تم اپنے باغ کو پانی دو اور مینڈھیر تک بھر دو، پھر پڑوسی کیلئے چھوڑ دو، زہری کہتے ہیں

۱۶۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُهُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ هَلَكْتُ قِلَادَةً لِأَسْمَاءَ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَلِبِهَا رَجُلًا فَحَضَرَتِ الصَّلَاةَ وَلَبَسُوا عَلَى وَضُوءٍ وَلَمْ يَجِدُوا مَاءً فَصَلُّوا وَهُمْ عَلَى غَيْرِ وَضُوءٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ يَعْنِي آيَةَ التَّيَمُّمِ.

۶۴۴ باب قَوْلِهِ أُولَى الْأَمْرِ مِنْكُمْ ذَوِي الْأَمْرِ.

۱۶۹۷۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَطِيعُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولَى الْأَمْرِ مِنْكُمْ قَالَ نَزَلَتْ فِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ إِذْ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ.

۶۴۵ باب قَوْلِهِ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ.

۱۶۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ خَاصِمَ الزُّبَيْرِ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فِي سَرِيحٍ مِنَ الْحَرَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسَلَ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَمْ كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ فَتَلَوْنَ وَجْهَهُ ثُمَّ قَالَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَحْبَسَ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْحَدَرِ ثُمَّ أَرْسَلَ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ وَاسْتَوْعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ فِي صَرِيحِ الْحُكْمِ

کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا حق دلادیا، ورنہ پہلے حکم میں دونوں کی رعایت رکھی گئی تھی، یہ اس لئے ہوا کہ انصاری نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ دلایا تھا، حضرت زبیرؓ کہتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ آیت فلا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ۔

باب ۷۴۶۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”وہ لوگ ان کے ساتھ ہیں“ جن پر اللہ نے انعام کیا، نبیوں سے آخر تک کی تفسیر۔

۱۶۹۹۔ محمد بن عبد اللہ بن جوشب، ابراہیم بن سعد، ان کے والد، عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ہر نبی کو یہ اختیار دیا جاتا ہے کہ وہ دنیا اور آخرت میں سے کسی ایک کو رہنے کے لئے پسند کرے، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرض الموت میں مبتلا ہوئے، تو آپ کی آواز میں کھٹکی پیدا ہو گئی آپ فرما رہے تھے، مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ چنانچہ میں سمجھ گئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اختیار ملا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخرت کو ترجیح دی ہے۔

باب ۷۴۷۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”تمہیں کیا ہے؟ کہ تم خدا کے راستہ میں نہیں لڑتے، الظالم اہلہا تک کی تفسیر۔

۷۵۰۔ عبد اللہ بن محمد سفیان، عبید اللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں اور میری ماں (ام الفضل) کمزوروں میں سے تھے۔

۷۵۱۔ سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، ابن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس آیت ”إِلَّا الْمُسْتَضْعِفِينَ“ کو پڑھا اور فرمانے لگے کہ میں اور میری والدہ (ام الفضل) کمزوروں میں شامل ہیں، اللہ نے ہم دونوں کو معذور رکھا، حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حصرت ضاقت ہم کے معنی یہ ہیں کہ ان کے دل تنگ ہیں اور ”تَلَوُوا أَلَسْتُمْ كُمْ“ کے معنی ہیں کہ زبان کو پھیر کر گواہی دو، اور دوسرے

جِئْنَا أَحْفَظَهُ الْأَنْصَارِيُّ كَانَ أَشَارَ عَلَيْهِمَا بِأَمْرِ لَهَا فِيهِ سَعَةً قَالَ الزُّبَيْرُ فَمَا أَحْسِبُ هَذِهِ الْآيَاتِ إِلَّا نَزَلَتْ فِي ذَلِكِ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ۔

۶۴۶ باب قَوْلُهُ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ .

۱۶۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ نَبِيٍّ يَمْرُضُ إِلَّا خِيرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَكَانَ فِي شُكْوَاهُ الَّذِي قَبِضَ فِيهِ أَخَذَتْهُ بُحَّةٌ شَدِيدَةٌ فَسَمِعَتْهُ يَقُولُ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَ الصِّدِّيقِينَ وَ الشُّهَدَاءِ وَ الصَّالِحِينَ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ خَيْرٌ۔

۶۴۷ باب قَوْلُهُ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَى الظَّالِمِ أَهْلِهَا .

۱۷۰۰۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ عُيَيْدٍ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَ أُمِّي مِنَ الْمُسْتَضْعِفِينَ .

۱۷۰۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ تَلَا إِلَّا الْمُسْتَضْعِفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَاءِ وَ الْوِلْدَانِ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَ أُمِّي مِمَّنْ عَذَرَ اللَّهُ وَ يُذَكَّرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَصْرَتْ ضَاقَتْ تَلَوُوا أَلَسْتُمْ كُمْ بِالشَّهَادَةِ وَقَالَ غَيْرُهُ الْمُرَاعِمُ الْمُهَاجِرُ رَاغِمْتُ هَاجَرْتُ

قَوْمِي مَوْفُوتًا مَوْفُوتًا وَقَتَّةً عَلَيْهِمْ.

لوگوں نے کہا کہ ”الْمُرَاعَمَ“ کے معنی ہیں ہجرت کا مقام اور ”مَوْفُوتًا“ کے معنی ہیں وقت مقررہ۔

۶۴۸ بَابُ قَوْلِهِ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنَةٍ وَاللَّهُ أَرْكَسَهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَدَّدَهُمْ فِتَّةً جَمَاعَةً.

باب ۶۴۸۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”تم منافقین“ کے بارے میں دو گروہ کیوں ہو گئے؟ حالانکہ اللہ نے انہیں گمراہ کر دیا، ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ انہیں منتشر کر دیا، ”فِتَّةً“ کا مطلب ہے گروہ اور جماعت۔

۱۷۰۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنَيْنِ رَجَعَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَحَدٍ وَكَانَ النَّاسُ فِيهِمْ فِرْقَتَيْنِ فَرِيقٌ يَقُولُ اقْتُلْهُمْ وَفَرِيقٌ يَقُولُ لَا تَقْتُلُوا فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنَيْنِ وَقَالَ إِنَّهَا طَيِّبَةٌ تَنْفِي الْحَبْثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ حَبْثَ الْفِضَّةِ.

۱۷۰۲۔ محمد بن بشار، غندر، عبد الرحمن، شعبہ، عدی، عبد اللہ بن یزید، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ یہ آیت فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ الخ اس وقت نازل ہوئی جب کہ جنگ احد میں کچھ لوگ آنحضرت ﷺ کے اصحاب سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر الگ ہو گئے تھے اس وقت مسلمانوں کی ان کے متعلق دو رائیں ہو گئیں تھیں، ایک فریق تو کہتا تھا کہ انہیں قتل کر دو اور کچھ کہتے تھے کہ انہیں ایسا مت کرو، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مدینہ کا نام طیبہ ہے، یہ ناپاکی اور خباثت کو اس طرح دور کر دیتا ہے، جس طرح آگ چاندی کے میل کو دور کر دیتی ہے۔

۶۴۹ بَابُ قَوْلِهِ وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ أَوْ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ أَفْشَوْهُ يَسْتَبْطُونَهُ يَسْتَخْرِجُونَهُ حَسِيًّا كَافِيًّا إِلَّا أَبَانًا الْمَوَاتِ حَجَرًا أَوْ مَدْرًا وَمَا أَشْبَهُهُ مَرِيدًا مُتَمَرِّدًا فَلْيَبْتَئِكُنْ قِطْعَةً قِيلًا وَقَوْلًا وَاحِدًا طَبَعَ خُتِمَ.

باب ۶۴۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”جب ان کے پاس کوئی خبر امن یا سلامتی کی آتی ہے، تو اس کو فاش کر دیتے ہیں“ ”يَسْتَبْطُونَهُ“ کے معنی ہیں تحقیق کریں اور حَسِيًّا کے معنی ہیں کافی ”أَبَانًا“ کہتے ہیں، غیر جاندار چیزوں کو، مثلاً پتھر وغیرہ ”مَرِيدًا“ کہتے ہیں دلیر اور بیباک کو اور ”فَلْيَبْتَئِكُنْ“ کا مطلب ہے کاٹنا ”قِيلًا“ اور ”قَوْلًا“ کے ایک ہی معنی ہیں اور ”طَبَعَ“ کے معنی ہیں مہر کر دی۔

۶۵۰ بَابُ قَوْلِهِ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءُ جَهَنَّمَ.

باب ۶۵۰۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”جو کسی مسلمان کو قصد امار ڈالے گا اس کی سزا یہ ہے کہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔“

۱۷۰۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ سَمِعْتُ

۱۷۰۳۔ آدم بن ابی ایاس، شعبہ، مغیرہ بن نعمان، حضرت سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ اہل کوفہ کو اس

آیت کے حکم میں اختلاف تھا، کیونکہ بعض اسے منسوخ اور بعض غیر منسوخ مانتے تھے، لہذا میں نے اس بات کو حضرت ابن عباسؓ سے دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت یعنی وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا الخ قتل وغیرہ کے متعلق سب سے آخر میں نازل ہوئی تھی اور منسوخ نہیں ہے۔

باب ۶۵۱۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”جو تم کو ملاقات کے وقت السلام علیکم کہے“ اسے یہ مت کہو کہ تو مومن نہیں ہے اور ”سَلَمٌ“ ”سَلَمٌ“ اور ”سَلَامٌ“ سب کے ایک ہی معنی ہیں، یعنی سلامتی۔

۱۷۰۴۔ علی بن عبد اللہ سفیان، عمرو بن دینار، عطاء، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ”وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْفَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا“ والی آیت کا شان نزول یہ ہے کہ کچھ مسلمان کسی جہاد سے واپس آرہے تھے کہ انہیں راستہ میں ایک گڈریا ملا، تو اس نے مسلمانوں سے ”السلام علیکم“ کہا، مسلمانوں نے اس کو مار ڈالا اور اس کی تمام بکریاں لے لیں، چنانچہ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی، ابن عباسؓ نے اس آیت میں ”السَّلَامُ“ کا لفظ پڑھا ہے۔

باب ۶۵۲۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”اپنے گھروں میں بیٹھ رہنے والے مومن اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے“ کی تفسیر کا بیان۔

۱۷۰۵۔ اسماعیل بن عبد اللہ، ابراہیم بن سعد، صالح بن کیسان، ابن شہاب، حضرت سہل بن سعدیؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے مروان بن حکم کو مسجد میں دیکھا، تو میں آکر اس کے پہلو میں بیٹھ گیا، تو اس نے حضرت زید بن ثابت سے یہ روایت کی کہ انہوں نے بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت مجھے لکھوائی لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ لِعِثْمِ الْغُرَرِ یعنی گھروں میں بیٹھ رہنے والے ایماندار اور اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے برابر نہیں ہیں کہ اتنے میں ابن ام مکتوم آئے، تو اس نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! اگر مجھے جہاد کی طاقت ہوتی، تو میں ضرور جہاد کرتا اور وہ نابینا تھے، آنحضرت

سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ اخْتَلَفَ فِيهَا أَهْلُ الْكُوفَةِ فَرَحَلْتُ فِيهَا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ هِيَ آخِرُ مَا نَزَلَ وَمَا نَسَخَهَا شَيْءٌ۔

۶۵۱ باب قَوْلُهُ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْفَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا السَّلَامُ وَالسَّلَامُ وَاحِدٌ۔

۱۷۰۴۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْفَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ رَجُلٌ فِي غَنِيمَةٍ لَهُ فَلَحِقَهُ الْمُسْلِمُونَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَتَلُوهُ وَآخَذُوا غَنِيمَتَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِي ذَلِكَ إِلَى قَوْلِهِ عَرَضَ الْجَبَرُوتُ الدُّنْيَا تِلْكَ الْغَنِيمَةُ قَالَ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ السَّلَامُ۔

۶۵۲ باب لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔

۱۷۰۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُ رَأَى مَرْوَانَ ابْنَ الْحَكَمِ فِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَلَى عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ

ﷺ میری ران کو اپنی ران سے دبائے ہوئے بیٹھے تھے کہ اسی حال میں آپ پر وحی آئی اور میری ران پر اتنا بوجھ اور وزن پڑا کہ میں نے خیال کیا کہ کہیں میری ہڈی نہ ٹوٹ جائے، جب یہ وزن کم ہوا، تو یہ الفاظ نازل ہوئے ”غَيْرُ أُولَى الضَّرَرِ“ یعنی دکھ درد والے اور معذور نہ ہوں۔

۱۷۰۶۔ حفص بن عمر، شعبہ، ابی اسحاق، حضرت براء بن عازبؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب یہ آیت لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ نازل ہوئی، تو آپ نے زید بن ثابتؓ کو بلایا اور اسے لکھنے کا حکم دیا کہ ابن ام مکتوم آگئے اور اپنے نابینا ہونے کی معذرت کرنے لگے، اس وقت اللہ تعالیٰ نے ”غَيْرُ أُولَى الضَّرَرِ“ نازل فرمائی۔

۱۷۰۷۔ محمد بن یوسف، اسرائیل، ابی اسحاق، حضرت براء بن عازبؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ زید بن ثابتؓ کو بلاؤ، وہ دوات اور قلم اور ہڈی لئے ہوئے آئے، تو آپ نے فرمایا یہ آیت لکھو، لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، ابن ام مکتوم آنحضرت ﷺ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول میں تو ایک نابینا شخص ہوں اور جہاد کے قابل نہیں ہوں، تو اس وقت یہ الفاظ نازل ہوئے کہ اپنے گھروں میں بیٹھ رہنے والے (سوائے معذوروں کے) اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے (یعنی مجاہدین کا درجہ بہت بلند ہے)

۱۷۰۸۔ ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، ابن جریج، ح، اسحاق، عبدالرزاق، ابن جریج، عبدالکریم، مقسم، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ یہ آیت لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی جو لوگ بدر میں شریک نہیں ہوئے تھے اور ”مجاہدین“ سے وہ لوگ مراد ہیں جو جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے۔

مَكْتُومٌ وَهُوَ يُمَلِّهَا عَلَيَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَوْ اسْتَطِيعَ الْجِهَادُ لَجَاهَدْتُ وَكَأَنِّي أَعْمَى فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَجَدَّهُ عَلَى فَحِذِي فَفَقُلْتُ عَلَى حَتَّى خِفْتُ أَنْ تَرَضَّ فَحِذِي ثُمَّ سَرَى عَنْهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ غَيْرُ أُولَى الضَّرَرِ.

۱۷۰۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا فَكَتَبَهَا فَجَاءَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَشَكَا ضِرَارَتَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ غَيْرُ أُولَى الضَّرَرِ.

۱۷۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْعُوا فَلَانَا فَجَاءَ هُوَ وَمَعَهُ الدَّوَاةُ وَاللُّوْحُ أَوْ الْكِتَفُ فَقَالَ اكْتُبْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَخَلَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا ضَرِيرٌ فَتَزَلَّتْ مَكَانَهَا لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولَى الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

۱۷۰۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ ح وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ أَنَّ مِقْسَمًا مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ عَنْ بَدْرٍ وَالْخَارِجُونَ إِلَى بَدْرٍ.

باب ۶۵۳۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”وہ لوگ (۱) جن کی روحیں فرشتے قبض کرتے ہیں جس حالت میں یہ لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہوں گے، تو فرشتے پوچھیں گے کہ تم کس حال میں تھے؟ یہ کہیں گے کہ ہم زمین میں کمزور تھے وہ جواب دیں گے کہ کیا تمہیں کوئی اور جگہ نہ ملی وہاں تم ہجرت کر کے چلے جاتے۔

۱۷۰۹۔ عبد اللہ بن یزید المقرئ، حیوة بن شریح، محمد بن عبد الرحمن ابوالاسود سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ اہل مدینہ پر چڑھائی کیلئے ایک لشکر تیار کیا گیا اس میں میرانام بھی تھا، میں عکرمہ (حضرت ابن عباسؓ کے آزاد کردہ غلام) سے ملا اور انہیں اس کی خبر دی تو انہوں نے بڑی سختی سے مجھے اس سے منع کیا پھر کہا کہ مجھے حضرت ابن عباسؓ نے بتایا تھا کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں کچھ مسلمان کافروں کے ساتھ شامل ہو گئے تھے (کسی مجبوری کی وجہ سے) تاکہ ان کی تعداد زیادہ ہو جائے، پھر ایک تیر آتا یا تلوار کے ہاتھ سے مارے جاتے، تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ اِلٰحَ یعنی وہ لوگ جنہیں فرشتے فوت کرتے اس حالت میں کہ وہ اپنے آپ پر ظلم کرنے والے ہیں اس حدیث کو لیث نے بھی اسود سے بیان کیا۔

باب ۶۵۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”مگر کمزور آدمی، عورتیں اور بچے جو کوئی بھی حیلہ نہیں رکھتے تھے اور نہ ہی انہیں راستہ چلنے کی طاقت تھی (یعنی ان کا ٹھکانہ دوزخ نہیں ہے)

۱۷۱۰۔ ابوالنعمان، حماد، ایوب، ابن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابن عباسؓ نے اس روایت کو پڑھ کر کہا کہ میری ماں ایسے ہی لوگوں میں شامل ہے جن کو اللہ نے ہجرت سے معذور رکھا۔

باب ۶۵۵۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”قریب ہے اللہ تعالیٰ کہ

۶۵۳ بَابُ قَوْلِهِ اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِیْ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِیْمَ كُنْتُمْ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِیْنَ فِی الْاَرْضِ قَالُوْا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاَسِعَتْ فَتُهَاجِرُوْا فِیْهَا الْاٰیةُ۔

۱۷۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقَرِّيُّ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَغَيْرُهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو الْأَسْوَدِ قَالَ قُطِعَ عَلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ بَعَثَ فَأَكْتَبْتُ فِيهِ فَلَقِيتُ عِكْرَمَةَ مَوْلَى بْنِ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرْتُهُ فَتَهَانِي عَنْ ذَلِكَ أَشَدَّ النَّهْيِ ثُمَّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا مَعَ الْمُشْرِكِينَ يُكَيِّرُونَ سَوَادَ الْمُشْرِكِينَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي السَّهْمَ فَيَرْضَى بِهِ فَيُصِيبُ أَحَدَهُمْ فَيَقْتُلُهُ أَوْ يُضْرَبُ فَيَقْتُلُ فَاَنْزَلَ اللَّهُ اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِیْ اَنْفُسِهِمْ الْاٰیةُ رَوَاهُ الْلیثُ عَنْ اَبِی الْأَسْوَدِ۔

۶۵۴ بَابُ قَوْلِهِ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَاءِ وَ الْوِلْدَانِ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ حِیْلَةً وَ لَا یُهْتَدُوْنَ سَبِیْلًا۔

۱۷۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ أَبِي مَلِیْکَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِیْنَ قَالَ کَانَتْ اُمِّیْ مِمَّنْ عَذَرَ اللّٰهُ۔

۶۵۵ بَابُ قَوْلِهِ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّعْفُوْ

(۱) اس آیت کے شان نزول کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جنہوں نے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کیا مگر دل سے مسلمان نہیں تھے اور نہ ہی انہوں نے ہجرت کی، شان نزول کے بارے میں اور بھی اقوال ہیں۔

انہیں معاف کر دے اور اللہ تعالیٰ معاف کرنے والے بخشنے والا ہے۔

۱۷۱۱۔ ابو نعیم، شیبان، یحییٰ، ابی سلمہ، حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ عشاء کی نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ نے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کے بعد سجدہ سے پہلے اس طرح دعا فرمائی کہ اے اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو کافروں کے ظلم اور ہاتھ سے نجات عطا کر اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات عطا فرما، اے اللہ! ولید بن ولید کو بھی نجات دے، اے اللہ! کمزور مسلمانوں کو نجات دلا دے، اے اللہ! مضر کے کافروں کو اچھی طرح سزا دے اور ان پر حضرت یوسف کے زمانہ کا سا طویل قحط ڈال دے۔

باب ۶۵۶۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اگر تم بارش کی تکلیف سے یا مرض کی وجہ سے یا کسی زخم کی وجہ سے ہتھیار اتار کر رکھ دو، تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

۱۷۱۲۔ محمد بن مقاتل ابو الحسن، حجاج، ابن جریج، یحییٰ، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف زخمی ہو گئے تھے، چنانچہ انہیں کے متعلق یہ آیت اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًی مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰی نازل ہوئی۔

باب ۶۵۷۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اے رسول لوگ آپ سے عورتوں کی میراث کے متعلق پوچھتے ہیں کہہ دو، اللہ اس بارے میں حکم دیتا ہے اور جو چیز تم پر کتاب الہی میں یتیم عورتوں کے بارے میں پڑھی جاتی ہے۔

۱۷۱۳۔ عبید بن اسماعیل، ابواسامہ، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ اس آیت وَیَسْتَفْتُوْكَ فِی النِّسَاءِ الخ سے مراد وہ آدمی ہے جو کسی یتیم عورت کا وارث ہو، اور اس کے کسی مال میں شریک بھی ہو اور پھر اس سے نکاح بھی کرنا چاہے، اور دوسرے سے نکاح کرنے کو برا جانے اس

عَنْهُمْ وَ كَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا۔

۱۷۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيَّنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُّصَلِّى الْعِشَاءَ اِذْ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَالَ قَبْلَ اَنْ يَّسْجُدَ اللّٰهُمَّ نَجِّ عِيَّاشَ بْنَ اَبِي رَبِيعَةَ اللّٰهُمَّ نَجِّ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اللّٰهُمَّ نَجِّ الْوَلَيْدَ بْنَ الْوَلَيْدِ اللّٰهُمَّ نَجِّ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطَانَكَ عَلَى مُضَرَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ سَيِّئِنِ كَسِبْنِىْ يُوْسُفَ۔

۶۵۶ بَابُ قَوْلِهِ وَ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰی اَنْ تَضَعُوْا اَسْلِحَتَكُمْ۔

۱۷۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ اَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِى يَحْيٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰی قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ كَانَ جَرِيْحًا۔

۶۵۷ بَابُ قَوْلِهِ وَ يَسْتَفْتُوْكَ فِی النِّسَاءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ وَ مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِی الْكِتَابِ فِیْ يَتْمٰی النِّسَاءِ۔

۱۷۱۳۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُو اَسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ وَ يَسْتَفْتُوْكَ فِی النِّسَاءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ اِلٰى قَوْلِهِ وَ تَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ قَالَتْ هُوَ الرَّجُلُ تَكُوْنُ عِنْدَهُ الْيَتِيْمَةُ هُوَ وَلِيُّهَا وَ

لئے کہ وہ غیر آدمی اس کے مال میں اس کے شریک ہو جائے گا، لہذا اس بنا پر عورت کو دوسرے سے نکاح کرنے سے روکے، چنانچہ اس کے لئے یہ ہدایت نازل فرمائی گئی۔

باب ۶۵۸۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ جو عورت اپنے خاوند کے لڑنے یا منہ پھیرنے سے ڈرے، ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ”شِقَاقُ“ کا معنی فساد اور جنگ ہے، ”شُحُ“ کا مطلب حرص اور خواہش نفسانی ہے اور ”كَالْمُعَلَّقَةِ“ کا مطلب ہے کہ بیچ میں لٹکی ہوئی، گویا نہ بیوہ نہ شوہر والی اور ”نُشُورًا“ کا مطلب ہے ناراضگی، خفگی اور بغض وغیرہ۔

۱۷۱۳۔ محمد بن مقاتل، عبد اللہ، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک آدمی اپنی بیوی سے اچھا برتاؤ نہیں کرتا تھا اور چاہتا تھا کہ اس کو الگ کر دیا جائے عورت نے کہا، اچھا میں اپنا نان و نفقہ معاف کئے دیتی ہوں، مگر تم مجھے طلاق مت دو، اس وقت یہ آیت نازل فرمائی گئی یعنی تم آپس میں صلح کر لو، یہی اچھی بات ہے۔

باب ۶۵۹۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”مَنَافِقِينَ دُوزَخَ“ کے نیچے کے طبقہ میں رہیں گے، ابن عباسؓ کہتے ہیں یعنی دوزخ کے نیچے کی آگ ”نَفَقًا“ سرنگ اور زمین دوزر اسے کو کہتے ہیں۔

۱۷۱۵۔ عمر بن حفص، حفص بن غیاث، ابراہیم، اسود سے روایت کرتے ہیں کہ ہم اور چند دوسرے لوگ عبد اللہ بن مسعود کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ایک صحابی حذیفہ بن یمان آئے اور سلام کیا، پھر کہا کہ نفاق ایسی بلا ہے جو تم سے اچھے لوگوں پر نازل ہو چکی ہے، میں نے ذرا تعجب سے کہا سبحان اللہ، اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ منافق دوزخ کے نچلے حصہ میں رہیں گے، عبد اللہ بن مسعود مسکرائے اور حذیفہ اٹھ کر مسجد کے ایک گوشہ میں بیٹھ گئے، عبد اللہ کے شاگرد بھی اٹھ گئے، حذیفہ نے ایک کنکری میری طرف پھینکی اور اشارہ سے اپنے پاس بلایا اور کہا کہ میں عبد اللہ بن مسعود کے مسکرانے

وَارْتَمَاهَا فَأَشْرَكَتُهُ فِي مَالِهِ حَتَّى فِي الْعَدُوِّ فَيَرْعُبُ أَنْ يَنْكِحَهَا وَيَكْرَهُ أَنْ يُزَوِّجَهَا رَجُلًا فَيَشْرِكُهُ فِي مَالِهِ بِمَا شَرِكْتُهُ فَيَعْضُلُهَا فَتَزَلُّ هَذِهِ الْآيَةُ.

۶۵۸ بَابُ قَوْلِهِ وَإِنْ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُورًا أَوْ إِعْرَاضًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ شِقَاقٌ تَفَاسَدٌ وَأُحْضِرَتِ الْأَنْفُسُ الشُّحَّ حَوَاهُ فِي الشَّيْءِ يَحْرِصُ عَلَيْهِ كَالْمُعَلَّقَةِ لَا هِيَ أَيْمٌ وَلَا ذَاتُ زَوْجٍ نُشُورًا بُغْضًا.

۱۷۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَإِنْ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُورًا أَوْ إِعْرَاضًا قَالَتْ: الرَّجُلُ تَكُونُ عِنْدَهُ الْمَرْأَةُ لَيْسَ بِمُسْتَكْبِرٍ مِنْهَا يُرِيدُ أَنْ يُفَارِقَهَا فَتَقُولُ أَجْعَلْكَ مِنْ شَأْنِي فِي جِلٍّ فَتَزَلُّ هَذِهِ الْآيَةُ فِي ذَلِكَ.

۶۵۹ بَابُ قَوْلِهِ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَسْفَلَ النَّارِ نَفَقًا سَرَبًا.

۱۷۱۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ الْأَسْوَدِ قَالَ كُنَّا فِي حَلْفَةِ عَبْدِ اللَّهِ فَجَاءَ حَذِيفَةُ حَتَّى قَامَ عَلَيْنَا فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ أَنْزَلَ الْبِقَاقِ عَلَى قَوْمٍ خَيْرٌ مِنْكُمْ قَالَ الْأَسْوَدُ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ فَتَبَسَّمَ عَبْدُ اللَّهِ وَجَلَسَ حَذِيفَةُ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ فَتَفَرَّقَ أَصْحَابُهُ فَرَمَانِي بِالْحَصَا فَاتَيْتُهُ

سے تعجب میں پڑ گیا، کیونکہ جو کچھ میں نے کہا وہ انہوں نے اچھی طرح سمجھ لیا، بیشک نفاق اس قوم پر آیا جو تم سے بہتر تھی، پھر اسلام سے پھر گئی۔ پھر توبہ کی، تو اللہ تعالیٰ نے ان کی خطا کو معاف کر دیا۔

باب ۶۶۰۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”ہم نے آپ کی طرف وحی بھیجی، جس طرح نوحؑ اور دوسرے نبیوں کی طرف“ آخر آیت تک:

۱۷۱۶۔ مسدد، یحییٰ، سفیان، اعمش، ابوالاثل، حضرت ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے یونس بن متی پر فضیلت مت دو (کیونکہ ممکن ہے تم یہ سمجھو کہ وہ بے صبری کی وجہ سے عرصہ تک مچھلی کے شکم میں رہے) ۱۷۱۷۔ محمد بن سنان، فتح بن سلیمان، بلال بن علی، عطاء بن یسار، حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص یہ کہے کہ میں یونس بن متی سے افضل ہوں، تو اس نے جھوٹ کہا۔

باب ۶۶۱۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”آپ سے کلالہ کے متعلق پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تمہیں کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے، کہ اگر کوئی آدمی مر جائے اور اس کے اولاد نہ ہو، صرف ایک بہن ہو، تو اس کے مال کا نصف حصہ بہن کا ہے اور وہ اپنی بہن کا وارث ہے، اگر بہن کے اولاد نہ ہو ”کلالہ“ کہتے ہیں جس کے باپ اور بیٹا نہ ہو، یہ لفظ تَکَلَّلَہُ النَّسَبُ سے نکلا ہے، یعنی نسب سے اس کے دونوں کنارے خراب کر دیئے۔

۱۷۱۸۔ سلیمان بن حرب، شعبہ، ابی اسحاق، حضرت براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں کہ سب سے آخر میں جو سورت نازل ہوئی وہ سورت برات ہے اور آخر میں جو آیت اتری وہ یہ آیت ہے یَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ

فَقَالَ حُذَيْفَةُ عَجِبْتُ مِنْ ضَحِكِهِ وَقَدْ عَرَفَ مَا قُلْتُ لَقَدْ أَنْزَلَ النِّفَاقَ عَلَى قَوْمٍ كَانُوا خَيْرًا مِنْكُمْ ثُمَّ تَابُوا فَتَابَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ.

۶۶۰. بَابُ قَوْلِهِ إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ إِلَى قَوْلِهِ وَيُونُسَ وَهَارُونَ وَسَلِيمَانَ.

۱۷۱۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى.

۱۷۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هَلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى فَقَدْ كَذَبَ.

۶۶۱. بَابُ قَوْلِهِ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ إِنْ امْرَأًا هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ وَالْكَلَالَةُ مَنْ لَمْ يَرِثْهُ أَبٌ أَوْ ابْنٌ وَهُوَ مُصَدَّرٌ مِنْ تَكَلَّلَهُ النَّسَبُ.

۱۷۱۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ أَخِرُ سُورَةٍ نَزَلَتْ بَرَاءَةٌ وَ أَخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ.

الْمَائِدَةُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حُرْمٌ وَاجِدَهَا حَرَامٌ فِيمَا نَقَضِهِمْ بِنَفْسِهِمْ
الَّتِي كَتَبَ اللَّهُ جَعَلَ اللَّهُ تَبَوُّءَ تَحْمِيلِ دَائِرَةِ
دَوْلَةٍ وَقَالَ غَيْرُهُ الْأَعْرَاءُ التَّسْلِيْطُ أَجُورُهُنَّ
مُتَوَرِّهْنَ الْمُتَهَيِّمِينَ الْأَمِينُ الْقُرْآنُ أَمِينٌ عَلَى
كُلِّ كِتَابٍ قَبْلَهُ قَالَ سُفْيَانٌ مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ
أَشَدُّ عَلَى مَنْ لَسْتُمْ عَلَى شَيْءٍ حَتَّى تُقِيمُوا
التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ
مَخْصَصَةٌ مَجَاعَةً مَنْ أَحْيَاهَا يَعْنِي مَنْ حَرَّمَ
قَتْلَهَا إِلَّا يَحْقِقَ حَيَاةَ النَّاسِ مِنْهُ جَمِيعًا شِرْعَةً وَ
مِنْهَا جَا سَبِيلًا وَسُنَّةً.

۶۶۲ بَابُ قَوْلِهِ الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ
دِينَكُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَخْصَصَةٌ
مَجَاعَةً.

۱۷۱۹ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ طَارِقِ
بْنِ شِهَابٍ قَالَتْ الْيَهُودُ لِعُمَرَ إِنَّكُمْ تَقْرَأُونَ
آيَةً لَوْ نَزَلَتْ فِينَا لَاتَّخَذْنَا عِيْدًا فَقَالَ عُمَرُ
إِنِّي لَا أَعْلَمُ حَيْثُ أُنْزِلَتْ وَإِنِّي أُنْزِلْتُ وَآيَنَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُنْزِلَتْ
يَوْمَ عَرَفَةَ وَإِنَّا وَاللَّهِ بِعَرَفَةَ قَالَ سُفْيَانٌ وَ
أَشْكُ كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَمْ لَا الْيَوْمَ اكْمَلْتُ
لَكُمْ دِينَكُمْ.

۶۶۳ بَابُ قَوْلِهِ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا
صَعِيدًا طَيِّبًا تَيَمَّمُوا تَعَمَّدُوا أَمِينَ
عَامِدِينَ أَمَمْتُ وَتَيَمَّمْتُ وَاجِدٌ وَقَالَ

سورہ مائدہ کی تفسیر!

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

”حُرْم“ جمع ہے حرام کی اور ”قَبْلَهَا نَقَضِهِمْ“ کا معنی ہے کہ عہد
توڑنے کی وجہ سے ”كَتَبَ اللَّهُ“ کے وہی معنی ہیں جو ”جَعَلَ اللَّهُ“
کے ہیں ”تَبَوُّر“ تو اٹھائے ”دَائِرَةُ“ گردش زمانہ ”إِعْرَاءُ“ کے معنی ہیں
لگا دینا ابو عبیدہ کے نزدیک ”أَجُورُهُنَّ“ کے معنی ہیں ان کے حق
مہر ”الْمُهَيِّمِينَ“ کے معنی لمانتدار قرآن گویا اگلی کتابوں کا محافظ ہے
سفیان کہتے ہیں کہ میرے خیال میں اس سے سخت آیت اور کوئی
نہیں کہ ”تم کسی بات پر نہیں ہو“ جب تک کہ تورات انجیل اور
قرآن پر پوری طرح عمل نہ کرو ”مَخْصَصَةٌ“ کے معنی بھوک کے
ہیں ”مَنْ أَحْيَاهَا“ کے معنی ہیں جس نے قتل انسانی کو حرام جانا
علاوہ حق شرعی کے ”شِرْعَةً“ شریعت کو کہتے ہیں ”مِنْهَا جَا“ سنت
محمدی (ﷺ) کو کہتے ہیں۔

باب ۶۶۲۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”آج میں نے تمہارا دین مکمل
کر دیا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ”مَخْصَصَةٌ“ کے معنی ہیں
بھوک۔

۱۷۱۹۔ محمد بن بشار، عبد الرحمن، سفیان، قیس، طارق بن شہاب سے
روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ نے یہودیوں
سے کہا کہ یہ آیت جو تم پڑھتے ہو اگر ہمارے متعلق نازل ہوتی تو ہم
اس دن کو جس دن یہ اتری عید کا دن بنا لیتے حضرت عمرؓ نے جواب
دیا کہ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ یہ آیت کب کہاں اور کس وقت
نازل ہوئی تھی اور آنحضرت ﷺ کہاں رونق افروز تھے خدا کی
قسم! کہ جب یہ نازل ہوئی تو ہم عرفات میں تھے سفیان کہتے ہیں کہ
مجھے یہ اچھی طرح یاد نہیں ہے کہ وہ جمعہ تھا یا کوئی اور دن تھا۔

باب ۶۶۳۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”اگر تم کو سفر میں پانی نہ ملے
تو پاک مٹی سے تیمم کر لیا کرو۔“ ”تَيَمَّمُوا“ کے معنی قصد
اور ارادہ کے ہیں ”آئین“ کے معنی قصد کرنے والے

ابْنُ عَبَّاسٍ لَا مَسْتَمَ وَ تَمْسُوهُنَّ وَ اللَّاتِي دَخَلْتُم بِهِنَّ وَ الْإِفْضَاءَ النِّكَاحُ.

۱۷۲۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَيْسِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِدَاتِ الْحَيْشِ انْقَطَعَ عَقْدٌ لِي فَأَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى التَّمَاسِيهِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيَسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَأَتَى النَّاسُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَقَالُوا أَلَا تَرَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ وَلَيَسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَحَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلَى فَحْدِي قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ النَّاسَ وَلَيَسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ قَالَتْ عَائِشَةُ فَعَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ وَ قَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ وَ جَعَلَ يَطْعَنُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي وَ لَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَحْدِي فَأَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ التِّيْمَمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا أَلِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ فَبِعَنَّا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَإِذَا الْعَقْدُ تَحْتَهُ.

۱۷۲۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

”أَمَّتْ“ اور ”تَيَمَّمْتُ“ دونوں کے ایک ہی معنی ہیں، ابن عباسؓ نے کہا کہ ”لامستم“ اور ”تمسوهن“ اور ”دخلتم بهن“ اور ”افضا“ ان سب کے معنی مباشرت (جماع) کے ہیں۔

۱۷۲۰۔ اسماعیل، امام مالک، عبدالرحمن بن قاسم، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ زوجہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سفر کو گئی، جب ہم مقام بیداء میں پہنچے، تو میرا ہار کہیں گم ہو گیا، تو رسول اللہ ﷺ اسی جگہ ٹھہر گئے اور لوگ ہار ڈھونڈنے لگے اور یہ جگہ ایسی تھی کہ پانی کا کہیں نام و نشان نہیں تھا، اور ساتھ میں بھی پانی موجود نہ تھا، کچھ لوگ حضرت ابو بکرؓ کے پاس آکر کہنے لگے کہ یہ عجیب بات ہوئی ہے کہ حضرت عائشہؓ کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ اور دوسرے سب لوگوں کو رکتنا پڑا ہے، اور نہ وہ پانی پر ہیں، اور نہ ہی ان کے پاس پانی ہے، اس وقت رسول اللہ ﷺ میری ران پر سر رکھے ہوئے سو رہے تھے کہ حضرت ابو بکرؓ آئے اور کہنے لگے کہ اے عائشہ! تم نے رسول اللہ ﷺ کو اور تمام لوگوں کو ایسی جگہ روک دیا ہے کہ جہاں پانی بھی دستیاب نہیں ہے اور نہ ہی ان کے پاس پانی موجود ہے، اور انہوں نے مجھے سخت کہا ہے، میں اس لئے خاموش ہو رہی کہ رسول اللہ ﷺ میری ران پر سر رکھے ہوئے سو رہے تھے، حالانکہ انہوں نے میری کونکھ میں انگلی بھی ماری تھی۔ آخر صبح کو آنحضرت ﷺ بیدار ہوئے، مگر پانی موجود نہیں تھا اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت (یعنی آیت تیمم) نازل فرمائی، حضرت اسید بن حضیر نے کہا کہ اس آیت کے نزول کا سبب حضرت ابو بکرؓ کی اولاد کی بزرگی اور کرامت ہے، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب میرا اونٹ کھڑا ہوا، تو ہمارا اس کے نیچے سے برآمد ہوا اور مجھے مل گیا۔

۱۷۲۱۔ یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، عمرو بن حارث، عبدالرحمن بن قاسم بن محمد، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان

کیا کہ ہم مدینہ کو واپس آرہے تھے کہ راستہ میں مقام بیداء میں میرا ہارگم ہو گیا، جب رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہوا، تو آپ نے اپنی اونٹنی کو بٹھادیا اور اسی جگہ ٹھہر گئے، اور آرام کرنے لگے، اور اپنا سر مبارک میری گود میں رکھ لیا، تھوڑی دیر میں میرے باپ حضرت ابو بکرؓ آئے اور میرے سینہ پر ہاتھ مار کر کہا، تم نے سب لوگوں کو یہاں روک کر بڑی پریشانی میں ڈال دیا ہے، مجھے بڑی تکلیف ہوئی، مگر آنحضرت ﷺ کے خیال سے برداشت کر گئی اور خاموش رہی، صبح کو جب آنحضرت ﷺ جاگے، تو پانی طلب کیا، مگر پانی موجود نہیں تھا، چنانچہ اس وقت آیت یٰٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ آخر تک نازل ہوئی اس موقع پر اسید بن خنیر نے کہا کہ اے اولاد ابو بکرؓ تم لوگوں کیلئے باعث برکت و رحمت ہو، کہ تمہاری وجہ سے آیت تمیم نازل ہوئی۔

باب ۶۶۳۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”تم اور تمہارا رب جا کر لڑو“ ہم تو یہاں بیٹھے ہیں“ کی تفسیر۔

۱۷۲۲۔ ابو نعیم، اسرائیل، مخارق، طارق بن شہاب، حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت مقدادؓ، حمدان بن عمر، ابو النضر، اشجعی، سفیان، مخارق، طارق، حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب آنحضرت ﷺ بدر کو تشریف لے جانے لگے، تو آپ نے تمام صحابہؓ سے مشورہ کیا، مقداد کہنے لگے اے اللہ کے رسول! ابنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا کہ تم اور تمہارا رب جا کر لڑو، ہم کبھی ایسا نہیں کہیں گے، بلکہ ہم تو کہیں گے کہ آپ فکر مت کیجئے، ہم ہر حال میں آپ کے ساتھ ہیں، اس بات سے آنحضرت ﷺ کو بڑی مسرت حاصل ہوئی، وکیع سفیان، مخارق، طارق سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت مقدادؓ نے یہ بات آنحضرت ﷺ سے عرض کی تھی۔

باب ۶۶۵۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”جہوں نے اللہ اور اس کے رسول کا کہنا نہیں مانا اور زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش کی

بَنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ سَقَطَتْ قِلَادَةٌ لِي بِالْبَيْدَاءِ وَ نَحْنُ ذَاخِلُونَ الْمَدِينَةَ فَأَنَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ نَزَلَ فَتَنَى رَأْسَهُ فِي حَجَرِي رَاقِدًا أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ فَلَكَزَنِي لَكِزَةً شَدِيدَةً وَ قَالَ حَبَسَتِ النَّاسَ فِي قِلَادَةٍ فِي الْمَوْتِ لِمَكَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَدْ أَوْجَعَنِي ثُمَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَيْقَظَ وَ حَضَرَتِ الصُّبْحُ فَالْتَمِسَ الْمَاءَ فَلَمْ يَوْجَدْ فَتَزَلْتُ يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ الْآيَةَ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ لَقَدْ بَارَكَ اللَّهُ لِلنَّاسِ فِيكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ مَا أَنْتُمْ إِلَّا بَرَكَةٌ لَهُمْ.

۶۶۴ باب قَوْلِهِ فَأَذْهَبْ أَنْتَ وَ رَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ.

۱۷۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ شَهِدْتُ مِنَ الْمَقْدَادِ ح وَ حَدَّثَنِي حَمْدَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ الْمَقْدَادُ يَوْمَ بَدْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَا نَقُولُ لَكَ كَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ لِمُوسَى فَأَذْهَبْ أَنْتَ وَ رَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ وَلَكِنْ إِمِضْ وَ نَحْنُ مَعَكَ فَكَانَتْ سُرَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ رَوَاهُ وَ كَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقٍ أَنَّ الْمَقْدَادَ قَالَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۶۶۵ باب قَوْلِهِ إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ وَيَسْعُونَ فِي

‘ان کی سزا یہ ہے کہ قتل کئے جائیں یا سولی دیئے جائیں یا ہاتھ پاؤں کاٹے جائیں یا جلا وطن کئے جائیں’ ”محاربہ کے معنی کفر ہے۔

۱۷۲۳۔ علی بن عبد اللہ، محمد بن عبد اللہ الانصاری، ابن عون، سلیمان ابو رجاء (ابن قلابہ کا آزاد کردہ غلام) ابو قلابہ، حضرت عبد اللہ بن زید سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں عمر بن عبد العزیز کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ کچھ لوگوں نے قسامت کا ذکر چھیڑ دیا اور کہا کہ قسامت میں قصاص لازم ہوگا، کیونکہ خلفاء نے بھی قصاص کا حکم دیا، عمر بن عبد العزیز نے گھوم کر دیکھا تو ابو قلابہ پیچھے بیٹھے ہوئے تھے، عمر بن عبد العزیز نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا کہ اے عبد اللہ بن زید اس معاملہ میں تم کیا کہتے ہو، انہوں نے کہا، میرا خیال ہے کہ کوئی آدمی مسلمان ہوتے ہوئے سوائے ان تین شخصوں کے واجب القتل نہیں ہے، اول جو مہسن ہو کر زنا کرے، دوم جس نے ناحق کسی کو مار ڈالا ہو، سوم وہ جس نے اللہ و رسول کے ساتھ کفر کیا ہو، یہ بات سن کر عنبسہ بن سعید کہنے لگے ہم نے تو انس (بن مالک) کو کہتے سنا ہے کہ قصاص ہونا چاہئے، پھر یہ حدیث بیان فرمائی کہ عرینہ کے کچھ آدمی حضور اکرم کی خدمت میں آئے اور کہنے لگے کہ مدینہ کی آب و ہوا موافق نہیں آئی اور بد ہضمی ہو گئی ہے، آپ نے فرمایا اچھا ہمارے اونٹ چرنے جنگل کو جا رہے ہیں، تم بھی ان کے ساتھ چلے جاؤ، اور ان کا دودھ وغیرہ پیو، وہ گئے اور تندرست ہو گئے، پھر انہوں نے چرواہے کو مار ڈالا اور اونٹ لے کر بھاگ گئے، کیا ایسے لوگوں کے قتل میں کوئی تاثر ہو سکتا ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو مار دیا، اللہ و رسول سے لڑے، اور نافرمانی کی اور اس طرح انہوں نے رسول پاک کو خوفزدہ کیا، یہ سن کر عنبسہ نے سبحان اللہ کہا، میں نے کہا کیا تم مجھ کو جھٹلاتے ہو؟ انہوں نے کہا، بلکہ حضرت انسؓ نے یہ حدیث مجھ سے بھی بیان کی ہے مجھے تو تعجب ہوا کہ آپ کو حدیث (خوب یاد رہتی ہے) اس کے بعد عنبسہ نے کہا اے اہل شام تم ہمیشہ خوش رہو گے، جب تک تم میں ابو قلابہ جیسے عالم موجود رہیں گے۔

الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا إِلَى قَوْلِهِ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ الْمُحَارَبَةِ لِلَّهِ الْكُفْرِيَّةِ.

۱۷۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَلْمَانُ أَبُو رَجَاءٍ مَوْلَى أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا خَلْفَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَذَكَرُوا وَذَكَرُوا فَقَالُوا وَقَالُوا قَدْ أَفَادَتْ بِهَا الْخُلَفَاءُ فَالْتَفَتَ إِلَى أَبِي قِلَابَةَ وَهُوَ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَقَالَ مَا تَقُولُ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ أَوْ قَالَ مَا نَقُولُ يَا أَبَا قِلَابَةَ قُلْتُ مَا عَلِمْتُ نَفْسًا حَلَّ قَتْلَهَا فِي الْإِسْلَامِ إِلَّا رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانٍ أَوْ قَتَلَ نَفْسًا بغيرِ نَفْسٍ أَوْ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُبَيْسَةُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ بِكَذَا وَكَذَا قُلْتُ إِيَّايَ حَدَّثَ أَنَسٌ قَالَ قَدِيمٌ قَوْمٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمُوهُ فَقَالُوا قَدْ اسْتَوْحَمْنَا هَذِهِ الْأَرْضَ فَقَالَ هَذِهِ نَعَمْ لَنَا تَخْرُجُ فَتَخْرُجُوا فِيهَا فَاشْرَبُوا مِنَ الْبَانِيَا وَابْوَالِهَا فَتَخْرُجُوا فِيهَا فَشَرَبُوا مِنَ ابْوَالِهَا وَابْوَالِهَا وَاسْتَصَحُّوا وَمَالُوا عَلَى الرَّاعِي فَقَتَلُوهُ وَاطْرَدُوا النَّعَمَ فَمَا يُسْتَبَطُ مِنْ هَؤُلَاءِ قَتَلُوا النَّفْسَ وَحَارَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَخَوَّفُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ قُلْتُ تَتَّهِمُنِي قَالَ حَدَّثَنَا بِهَذَا أَنَسٌ قَالَ وَقَالَ يَا أَهْلَ كَذَا إِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا بِخَيْرٍ مَا أَبْقَى هَذَا فِيكُمْ وَمِثْلُ هَذَا.

۶۶۶ باب قَوْلِهِ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ.

باب ۶۶۶۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”ہر بات کا بدلہ اس کے مثل لیا جائیگا“

۱۷۲۴۔ محمد بن سلام، فزاری، حمید، حضرت انسؓ بن مالک سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک دفعہ میری پھوپھی ربيع نے ایک انصاریہ کے دو دانت توڑ ڈالے، تو اس کی قوم والوں نے قصاص کا مطالبہ کیا اور آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آنحضرت ﷺ نے قصاص کا حکم صادر فرمادیا، میرے چچا انس بن نصر کہنے لگے کہ یا رسول اللہ! اللہ کی قسم اس کے دانت نہیں توڑے جاسکتے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے انس! یہ اللہ کا حکم ہے یہ بات ہو رہی تھی کہ انصاریہ کے رشتہ دار راضی ہو گئے اور دیت لینا منظور کر لیا آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کا نیک بندہ جب کسی بات کی قسم کھا لیتا ہے تو اللہ اس کی بات کو پورا کر دیتا ہے اور اسے جھوٹا نہیں ہونے دیتا۔

۱۷۲۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَسَرَتِ الرَّبِيعُ وَهِيَ عَمَةُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَطَلَبَ الْقَوْمُ الْقِصَاصَ فَأَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَمُّ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ لَا وَاللَّهِ لَا تُكْسَرُ سِنُّهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنَسُ كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْأَرْشَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ.

باب ۶۶۷۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”اے رسول پہنچا دیجئے جو آپ کے اوپر آپ کے رب نے نازل کیا ہے۔“

۱۷۲۵۔ محمد بن یوسف، سفیان، اسمعیل، شعبی، مسروق، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جو آدمی یہ کہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خدا کے کسی حکم کو چھپا لیا ہے وہ کاذب ہے اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے ذریعہ تبلیغ کا حکم فرمادیا ہے اور انبیائے کرام خدا کے حکم کے مطابق ہی تعلیم دیتے ہیں۔

۶۶۷ باب قَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ.

۱۷۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ وَاللَّهِ يَقُولُ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ الْآيَةُ.

باب ۶۶۸۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”اللہ تعالیٰ تم کو تمہاری بیکار قسموں پر گرفت نہیں فرمائے گا۔“

۱۷۲۶۔ علی بن سلمہ، مالک بن سعیر، ہشام، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ یہ آیت لا یواخذکم اللہ الخ اس آدمی کے متعلق نازل فرمائی گئی ہے جو اپنی عادت سے مجبور ہو کر بلا قصد قسم کھاتا ہو جیسے لوگ واللہ اور باللہ باتیں کرتے ہوئے کہا کرتے ہیں۔

۶۶۸ باب قَوْلِهِ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ

۱۷۲۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سَعِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ لَا وَاللَّهِ وَبَلَى وَاللَّهِ.

۱۷۲۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا هَا كَانَ لَا يَحْنُ فِي يَمِينٍ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ كَفَّارَةَ الْيَمِينِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ لَا أَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا قِيلَتْ رُحْصَةُ اللَّهِ وَفَعِلْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ.

۱۷۲۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَغْزُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا آلا نَخْتَصِي فَنَهَانَا عَنْ ذَلِكَ فَرَحَّصَ لَنَا بَعْدَ ذَلِكَ أَنْ نَتَزَوَّجَ الْمَرَأَةَ بِالْقُوبِ ثُمَّ قَرَأَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحْرِمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ لَكُمْ.

۱۷۲۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ رُوَيْتٍ كَرْتِے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ جہاد پر گئے اور عورتیں ہمارے ساتھ نہیں تھیں ہم نے اپنی حرارت اور خواہش سے مجبور ہو کر عرض کیا کہ کیا ہم خصی نہ ہو جائیں؟ آپ نے فرمایا ایسا مت کرو اور فرمایا کہ تھوڑے یا کم دن کے لئے جس پر عورت راضی ہو جائے نکاح کر لو پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی یا ایہا الذین آمنوا اتحرموا الخ۔

باب ۶۶۹۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”شراب“ جو اور بت اور فال کے تیر سب ناپاک اور شیطانی کام ہیں۔ “ابن عباس کہتے ہیں کہ ”ازلام“ سے مراد فال کھولنے کے تیر ہیں جن سے کہ قسمت کا حال معلوم کیا کرتے تھے اور ”نصب“ سے تھان مراد ہیں جن پر کافر لوگ قربانیاں کیا کرتے تھے دوسرے لوگوں نے کہا کہ ”ازلام“ ”زلم“ کی جمع ہے زلم کہتے ہیں بے پر کی تیر کا پھرانا مراد ہے اگر منع کی فال نکلتی تو وہ کام نہ کرتے اور اگر حکم کی فال نکلتی تو اس کام کو کرتے ان تیروں پر مشرکوں نے قسم قسم کی تصویریں بنا رکھی تھیں جن سے اپنی اپنی قسمت کا حال دریافت کیا کرتے تھے ”استقسام“ کے معنی کو متکلم کے صیغہ میں لے جاؤ تو کہیں گے

باب ۶۶۹۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”اے ایمان والو! جس کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال کر دیا ہے اسے حرام مت ٹھہراؤ۔

باب ۶۷۰۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”ازلام“ جو اور بت اور فال کے تیر سب ناپاک اور شیطانی کام ہیں۔ “ابن عباس کہتے ہیں کہ ”ازلام“ سے مراد فال کھولنے کے تیر ہیں جن سے کہ قسمت کا حال معلوم کیا کرتے تھے اور ”نصب“ سے تھان مراد ہیں جن پر کافر لوگ قربانیاں کیا کرتے تھے دوسرے لوگوں نے کہا کہ ”ازلام“ ”زلم“ کی جمع ہے زلم کہتے ہیں بے پر کی تیر کا پھرانا مراد ہے اگر منع کی فال نکلتی تو وہ کام نہ کرتے اور اگر حکم کی فال نکلتی تو اس کام کو کرتے ان تیروں پر مشرکوں نے قسم قسم کی تصویریں بنا رکھی تھیں جن سے اپنی اپنی قسمت کا حال دریافت کیا کرتے تھے ”استقسام“ کے معنی کو متکلم کے صیغہ میں لے جاؤ تو کہیں گے

باب ۶۷۰۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”ازلام“ جو اور بت اور فال کے تیر سب ناپاک اور شیطانی کام ہیں۔ “ابن عباس کہتے ہیں کہ ”ازلام“ سے مراد فال کھولنے کے تیر ہیں جن سے کہ قسمت کا حال معلوم کیا کرتے تھے اور ”نصب“ سے تھان مراد ہیں جن پر کافر لوگ قربانیاں کیا کرتے تھے دوسرے لوگوں نے کہا کہ ”ازلام“ ”زلم“ کی جمع ہے زلم کہتے ہیں بے پر کی تیر کا پھرانا مراد ہے اگر منع کی فال نکلتی تو وہ کام نہ کرتے اور اگر حکم کی فال نکلتی تو اس کام کو کرتے ان تیروں پر مشرکوں نے قسم قسم کی تصویریں بنا رکھی تھیں جن سے اپنی اپنی قسمت کا حال دریافت کیا کرتے تھے ”استقسام“ کے معنی کو متکلم کے صیغہ میں لے جاؤ تو کہیں گے

قسمت "اور" قسم "مصدر ہے۔

۱۷۲۹۔ الحق بن ابراہیم، محمد بن بشر، عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز، نافع، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حرمت شراب کی جس دن یہ آیت نازل ہوئی (یعنی انما الخمر والمیسر الخ) تو مدینہ میں اس وقت پانچ قسم کی شراب تھی مگر انگری نہیں تھی۔

۱۷۳۰۔ یعقوب بن ابراہیم، ابن علیہ، عبدالعزیز بن صہیب، حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک دن میرے گھر میں سوائے کھجور کے شراب کے اور کوئی شراب نہیں تھی میں طلحہ اور دوسرے لوگوں کو فصح (یعنی کھجور کی شراب) پلا رہا تھا کہ ایک شخص آئے اور کہنے لگے کہ کیا تم کو معلوم نہیں پوچھا کیا؟ تو کہنے لگے کہ شراب حرام کر دی گئی ہے، تو انہوں نے کہا اے انس! ان منکوں کو بہادو، انسؓ کہتے ہیں کہ پھر کسی نے کوئی بات نہیں پوچھی اور نہ اس بات کے خلاف کوئی کام کیا۔

۱۷۳۱۔ صدقہ بن فضل، ابن عیینہ، عمرو حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ کچھ لوگوں نے صبح کے وقت جنگ احد میں شراب پی، پھر سب میدان میں مارے گئے، یہ قصہ اس وقت پیش آیا جب کہ حرمت شراب کا حکم نازل نہیں ہوا تھا۔

۱۷۳۲۔ اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ و ابن اوریس، ابی حیان، شععی، حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد حضرت عمرؓ کو خلافت کے زمانہ میں منبر رسول اللہ ﷺ پر تقریر کرتے ہوئے سنا کہ آپ کہہ رہے تھے کہ لوگو! شراب کی حرمت نازل ہو چکی ہے اور یہ پانچ چیزوں سے تیار کی جاتی ہے، انگور، گیہوں، کھجور، شہد اور جو شراب کی خاصیت یہ ہے کہ عقل کو زائل کر دیتی ہے۔

باب ۶۷۱۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "ان لوگوں پر کوئی گناہ نہیں، جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے اس چیز میں جو انہوں نے کھا پی لی واللہ یحب المحسنین تک۔

۱۷۲۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ ابْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَإِنَّ فِي الْمَدِينَةِ يَوْمَئِذٍ لْخَمْسَةُ أَشْرِبَةٍ مَا فِيهَا شَرَابُ الْعَنْبِ.

۱۷۳۰۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ مَا كَانَ لَنَا خَمْرٌ غَيْرَ فَضِيحِكُمْ هَذَا الَّذِي تُسَمُّونَهُ الْفَضِيحَ فَإِنِّي لَقَائِمٌ اسْقَى أَبَا طَلْحَةَ وَفُلَانًا وَفُلَانًا إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ وَهَلْ بَلَّغَكُمْ الْخَبْرَ فَقَالُوا وَ مَا ذَاكَ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ قَالُوا أَهْرَقُوا هَذِهِ الْقِلَالُ يَا أَنَسُ قَالَ فَمَا سَأَلُوا عَنْهَا وَلَا رَاجِعُوهَا بَعْدَ خَبْرِ الرَّجُلِ.

۱۷۳۱۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو عَنْ جَابِرٍ قَالَ صَبَحَ أَنَسٌ غَدَاةً أَحَدِ الْخَمْرِ فَقَتِلُوا مِنْ يَوْمِهِمْ جَمِيعًا شُهَدَاءَ وَذَلِكَ قَبْلَ تَحْرِيمِهَا.

۱۷۳۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى وَابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ عَلَى مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَمَا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ مِنَ الْعَنْبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْخَمْرُ مَا حَاوَرَ الْعَقْلَ.

۶۷۱ باب قَوْلُهُ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِلَى قَوْلِهِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ.

۱۷۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو النَّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَهْرَيْمَتِ الْفَضِيحُ وَزَادَنِي مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي النَّعْمَانِ قَالَ كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ فِي مَنْزِلِ أَبِي طَلْحَةَ فَتَزَلَّ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَخْرِجْ فَأَنْظُرْ مَا هَذَا الصَّوْتُ قَالَ فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ هَذَا مُنَادٍ يُنَادِي إِلَّا إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ لِي أَذْهَبَ فَأَهْرِفُهَا قَالَ فَخَرَجْتُ فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ قَالَ وَكَانَتْ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ الْفَضِيحُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ قُتِلَ قَوْمٌ وَهِيَ فِي بَطُونِهِمْ قَالَ فَانْزَلِ اللَّهُ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا .

۶۷۲ باب قَوْلُهُ لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءٍ إِنْ بُدِّلَ لَكُمْ تَسْؤُكُمْ.

۱۷۳۴۔ حَدَّثَنَا مُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَارُودِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَا سَمِعْتُ مِثْلَهَا قَطُّ قَالَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا قَالَ فَغَطَّى أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجُوهَهُمْ لَهُمْ حَيْنٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ أَبِي قَالَ فُلَانٌ فَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءٍ إِنْ بُدِّلَ لَكُمْ تَسْؤُكُمْ رَوَاهُ النَّضَرُ وَرَوَّحَ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ شُعْبَةَ.

۱۷۳۵۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا أَبُو

۱۷۳۳۔ ابو النعمان، حماد بن زید، ثابت، انس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب شراب پھینکی گئی تھی تو میں ابو طلحہ کے یہاں سب کو شراب پلا رہا تھا اس وقت حرمت شراب کا حکم نازل ہوا تھا ہوا یہ کہ رسول اکرمؐ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ منادی کر دے وہ منادی کرتا ہوا دھر آیا تو ابو طلحہ نے کہا کہ دیکھو یہ کیا کہہ رہا ہے؟ میں باہر آیا تو دیکھا کہ ایک منادی کرنے والا پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ اے لوگو! خبردار ہو جاؤ آج سے شراب حرام کر دی گئی ہے اس کے بعد ابو طلحہ نے فرمایا جاؤ شراب کو پھینک دو۔ حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ اس دن مدینہ کے راستوں میں شراب بھی بھی پھر رہی تھی (۱) اور اس دن شراب ففصح تھی کچھ لوگوں نے کہا تھا کہ مسلمان اس حال میں مارے گئے کہ ان کے پیٹ میں شراب بھری تھی چنانچہ اس وقت یہ آیت لیس علی الذین امنوا وعملوا الصالحات نازل کی گئی۔

باب ۶۷۲۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”ایسی باتیں مت پوچھو جن کے ظاہر ہونے سے تم کو رنج ہو۔“

۱۷۳۴۔ منذر بن ولید بن عبد الرحمن الجارودی، ان کے والد، شعبہ موسیٰ بن انس، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضورؐ نے ایسا خطبہ پڑھا جو میں نے پہلے نہیں سنا تھا آپؐ نے فرمایا جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تم اس کو جانتے تو بہت کم ہستے اور بہت زیادہ روتے یہ بات سن کر اصحاب نے اپنے چہرے چادر سے چھپائے اور ان کے رونے کی آواز آنے لگی ایک آدمی نے پوچھا حضور! میرا باپ کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا فلاں شخص تیرا باپ ہے کیونکہ اسے لوگ حرامی کہا کرتے تھے آپؐ نے اس کے پوچھنے پر وہی نام بتایا جس کی طرف یہ منسوب کیا جاتا تھا یہ سن کر اسے بہت رنج ہوا تب یہ آیت نازل ہوئی اسے نصر، روح بن عبادہ، شعبہ سے روایت کرتے ہیں۔

۱۷۳۵۔ فضل بن سہل، ابو النصر، ابو خثیمہ، ابو الجویریہ، حضرت ابن

(۱) یہ تھا صحابہ کرامؓ کا جذبہ ایمانی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت کا مظاہرہ کہ محض ایک اعلان سے شراب بہادی، حالانکہ یہ لوگ شراب کے عادی و دلدادہ تھے، مگر بہاتے وقت کسی نے بھی نہ تو حکمت پوچھی نہ کوئی تاویل کی۔

عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ کچھ لوگوں نے بطور مذاق رسول اللہ ﷺ سے کچھ باتیں دریافت کیں، ایک آدمی نے کہا، میرا باپ کون ہے؟ ایک نے کہا کہ میری اونٹنی گم ہو گئی ہے، وہ کہاں ہے؟ تو اس وقت یہ آیت یا ایہا الذین آمنوا یعنی اے ایمان والو! ایسی باتیں مت پوچھو، جو اگر ظاہر کر دی جائیں، تو تمہیں بری لگیں، آخر آیت تک نازل ہوئی۔

باب ۶۷۳۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”اللہ نے بحیرہ سائبہ، وصیلہ اور حام کو جائز نہیں رکھا ہے“ کی تفسیر ”اذ قال اللہ“ الخ میں ”يقول“ کے معنی مستقبل کے لئے ہیں اور ”اذ“ زائد ہے ”مائدة“ میں مائدہ اسم فاعل بمعنی مفعول ہے، جیسے ”راضیہ (عیشہ راضیہ) اس میں مرضیتہ کے معنی مراد ہیں اور ”بائئہ“ بھی بمعنی مفعول ہے ابن عباس کہتے ہیں کہ ”متوفیک“ کے معنی ہیں، میں تجھ کو موت دینے والا ہوں۔

۱۷۳۶۔ موسیٰ بن اسماعیل، ابراہیم بن سعد، صالح بن کیسان، ابن شہاب، حضرت سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ بحیرہ اس اونٹنی کو کہا جاتا ہے، جس کو کفار کسی بت کی نذر کر کے آزاد چھوڑ دیتے تھے، اور اس کا دودھ نہ دوتے تھے اور سائبہ وہ اونٹنی ہے جو بتوں کی نذر کی جاتی اور جس پر کوئی سواری نہ کی جاتی تھی اور نہ اس سے کوئی کام لیتے تھے، ابن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دوزخ میں جلتے ہوئے دیکھا، اس کی انتڑیاں باہر نکلی ہوئی تھیں اور وہ ان کو گھیٹا تھا، یہ وہ آدمی ہے، جس نے سب سے پہلے بتوں کے نام پر اونٹنی کو چھوڑا تھا اور وصیلہ اس اونٹنی کو کہتے ہیں جو پہلی اور دوسری مرتبہ میں مادہ بنے اور اس کو بت کے نام پر چھوڑ دیا جائے (یعنی متصل دو دفعہ مادہ بنے) جن کے درمیان نرنہ ہو اور حام اس اونٹ کو کہتے ہیں، جس کیلئے کفار کہتے تھے کہ اگر اس سے ہماری اونٹنی کے دس یا بیس (مقررہ تعداد) بچے پیدا ہوں، تو ہمارے لئے

النَّصْرُ حَدَّثَنَا أَبُو حَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوَيْرِيَّةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ قَوْمٌ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَهْزَاءً فَيَقُولُ الرَّجُلُ مَنْ أَبِي وَيَقُولُ الرَّجُلُ تَضِلُّ نَافَتُهُ أَيْنَ نَافَتِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِمُ الْآيَةَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبَدِّلْ لَكُمْ تَسْؤُكُمْ حَتَّى فَرَّغَ مِنَ الْآيَةِ كُلِّهَا.

۶۷۳ باب قَوْلِهِ مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ بَحِيرَةٍ وَلَا سَائِبَةٍ وَلَا وَصِيلَةٍ وَلَا حَامٍ وَ إِذْ قَالَ اللَّهُ يَقُولُ وَ ” إِذْ “ هَهُنَا صَلَوةُ الْمَائِدَةِ أَصْلُهَا مَفْعُولَةٌ كَعِيشَةٍ رَاضِيَةٍ وَ تَطْلِيفَةٌ بِأَيْنَةٍ وَ الْمَعْنَى مَيْدَ بَهَا صَاحِبُهَا مِنْ خَيْرٍ يُقَالُ مَا دَنَيْ يَمِيدُنِي وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مُتَوَفِّكَ مُمِيتُكَ.

۱۷۳۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ الْبَحِيرَةُ الَّتِي يَمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيتِ فَلَا يَحْلُبُهَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ وَ السَّائِبَةُ كَانُوا يَسْبُونَهَا لِإِلَهَتِهِمْ لَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ قَالَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عَمْرُو بْنَ عَامِرِ الْخَزَاعِيَّ يَجْرُ قُصْبَةً فِي النَّارِ كَانَ أَوَّلَ مَنْ سَبَّ السَّوَائِبَ وَ الْوَصِيلَةَ النَّافَةُ الْبَكْرُ تَبْكُرُ فِي أَوَّلِ نَتَاجِ الْإِبِلِ ثُمَّ تُنْتَبَى بَعْدَ بَائِنِي وَ كَانُوا يُسْبُونُهُمْ لَطَوَاغِيَّتِهِمْ إِنْ وَصَلَتْ إِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى لَيْسَ بَيْنَهُمَا ذَكَرٌ وَ الْحَامُ فَحْلُ الْإِبِلِ يَضْرِبُ الضَّرَابَ الْمَعْدُودَ فَإِذَا قَضَى

ہوں گے اور اگر زائد ہوں تو ہمارے بتوں کے لئے ہوں گے پھر جو زائد ہوتے ہیں ان کو بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے اور اس سے کچھ کام نہیں لیا کرتے تھے بخاری کا بیان ہے کہ یہ حدیث ابو الیمان نے بتوسط شعیب انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے بیان کی انہوں نے کہا کہ ابو ہریرہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت سے اسی طرح سنا ہے ابن الہاد نے بواسطہ ابن شہاب سعید حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا محمد بن ابی یعقوب ابو عبد اللہ الکرمانی حسان بن ابراہیم یونس زہری عروہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے دوزخ کو دیکھا کہ اپنے آپ کو کچل رہی تھی اور میں نے اس میں عمرو بن لُحی کو اپنی آنتیں کھینچتے ہوئے دیکھا اسی نے سب سے پہلے بتوں کے نام پر ساٹھ چھوڑے تھے۔

باب ۶۷۴۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”میں ان کا گواہ تھا جب تک میں ان میں تھا اور جب تو نے مجھے اٹھالیا تو ان کا نگہبان اور گواہ تو ہے اور تو ہر چیز کو دیکھتا ہے۔“

۱۷۳۷۔ ابوالولید شعبہ مغیرہ بن نعمان سعید بن جبیر حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے خطبہ میں فرمایا کہ اے لوگو! تم اللہ تعالیٰ کی طرف منگے پیر اور منگے بدن اور بلا ختنہ کئے اٹھائے جاؤ گے پھر آپ نے یہ آیت کَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ اٰخِرَ تِلَاوَتِ فرمائی یعنی جس حال میں تم کو پیدا کیا ہے اسی حال میں تم کو قیامت کے دن اٹھائیں گے اس وعدہ کے مطابق جو ہم نے کیا ہے اور ہم اس کام کے کرنے والے ہیں اس کے بعد فرمایا سب سے اول حضرت ابراہیم کو لباس پہنایا جائے گا پھر چند آدمی میری امت کے لائے جائیں گے اور فرشتے ان کو دوزخ کی طرف لے چلیں گے تو میں عرض کروں گا کہ اے رب یہ تو میرے صحابی ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہاں مگر تم کو نہیں معلوم کہ

ضِرَابَهُ وَ دَعَاَهُ لِلطَّوَاغِيَّتِ وَ اَعْفُوهُ مِنَ الْحَمْلِ فَلَمْ يُحْمَلْ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَ سَمُوهُ الْحَامِي وَ قَالَ أَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ سَعِيدًا قَالَ يُخْبِرُهُ بِهَذَا قَالَ وَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَ رَوَاهُ ابْنُ الْهَادِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْكِرْمَانِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحِطُّمُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَ رَأَيْتُ عَمْرًا يَجْرُقُ قَصْبَهُ وَ هُوَ اَوَّلُ مَنْ سَيَّبَ السَّوَابِ.

۶۷۴ باب قولہ وَ كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتُ اَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَ اَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ.

۱۷۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنَا الْمَغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ اِلَى اللَّهِ حِفَاةً عَرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَالَ كَمَا بَدَأْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَ عَذَابًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ اِلَى اٰخِرِ الْاَيَةِ ثُمَّ قَالَ اَلَا وَاِنَّ اَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَمَةِ اِبْرَاهِيمُ اَلَا وَاِنَّهُ يُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ اُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُولُ يَا رَبِّ اَصِيْحَابِي فَيَقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا اَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَاَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ

انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا کام کئے (۱) اس وقت میں حضرت عیسیٰ کی طرح عرض کروں گا کہ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ، آخر آیت تک پھر ارشاد باری ہو گا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو تمہارے جدا ہوتے ہی دین سے پھر گئے تھے۔

باب ۶۷۵۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”اگر تو ان کو عذاب دے، تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو معاف کر دے، تو تو غالب اور دانا ہے۔“

۱۷۳۸۔ محمد بن کثیر سفیان، مغیرہ بن نعمان، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے لوگو! تم قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کی طرف اٹھائے جاؤ گے، پھر تم میں سے کچھ لوگوں کو دوزخ میں ڈالا جائے گا، اس وقت میں حضرت عیسیٰ کی طرح وہی کہوں گا، جو انہوں نے کہا تھا کہ ”میں ان پر گواہ تھا جب تک میں ان میں رہا، العزیز الحکیم تک۔“

سورہ الانعام کی تفسیر!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ابن عباس کہتے ہیں کہ ”فَسْتَنْهَمُ“ کے معنی ان کا عذر اور بہانہ، ”مَعْرُوشَاتِ“ وہ بلیں جو دیواروں، چھپروں پر پھیلی ہیں، جیسے انگوٹھ وغیرہ ”حملتہ“ کے معنی وہ جانور جن پر بوجھ لا دا جاتا ہے، ”للیسنا“ کے معنی ہم شبہ ڈال دیں گے ”یناون“ کے معنی دور رہتے ہیں ”تُبْسَلُ“ کے معنی رسوا و خوار کیا جائے ”ابسلوا“ ہلاکت میں ڈالے گئے۔ ”بَاسِطُوا اَیْدِيَهُمْ“ اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے ”بسط“ ”مارنا“ ”استکترتم“ تم نے بہت سے انسان گمراہ کئے، ”ذرا من الحرث“ یعنی انہوں نے اپنے مالوں اور پھلوں میں سے ایک حصہ تو اللہ کے واسطے ٹھہرایا اور ایک حصہ اپنے بتوں کیلئے مقرر کیا ”اکتہ“ کے معنی پردہ یہ ”کنان“ کی جمع ہے ”اما اشمملت“ یعنی نہ

الصَّالِحِ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتُ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَيْهِمْ فَيَقَالُ اِنَّ هَؤُلَاءِ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّیْنَ عَلٰی اَعْقَابِهِمْ مُّذْ فَارَقْتَهُمْ۔

۶۷۵ باب قَوْلِهِ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ۔

۱۷۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِیْرٍ حَدَّثَنَا سُفِیَانٌ حَدَّثَنَا مُغِیْرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ مَّحْشُورُونَ وَاِنْ نَّاسًا یُّؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ اِلٰی قَوْلِهِ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ۔

سُورَةُ الْاَنْعَامِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَنْهَمُ مَعْدِرَتُهُمْ مَعْرُوشَاتٍ مَّا يُعْرَشُ مِنَ الْكُرْمِ وَغَيْرِ ذَلِكَ حَمُولَةٌ مَّا يُحْمَلُ عَلَیْهَا وَلَلْبَسْنَا لَشَبَهًا يَنْتَاوْنَ يَتَبَاعَدُونَ تَبَسَّلُ تُفَضِّحُ اُبْسِلُوا اَفْضَحُوا بَاسِطُوا اَیْدِيَهُمْ اَبْسَطُ الصَّرْبِ اسْتَكْرْتُمْ اَضَلَلْتُمْ كَثِیْرًا ذَرَا مِنَ الْحَرْثِ جَعَلُوا لِلّٰهِ مِنْ ثَمَرَاتِهِمْ وَمَالِهِمْ نَصِیْبًا وَلِلشَّیْطَانِ وَالْاَوْثَانِ نَصِیْبًا اَكْتَنَ وَاَحْدَهَا كِنَانًا اَمَّا اَشْتَمَلْتُ یَعْنِیْ هَلْ تَشْتَمِلُ اِلَّا عَلٰی ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی فَلِمَ تُحَرِّمُونَ بَعْضًا وَتُحِلُّونَ بَعْضًا مَسْفُوحًا مُّهِرًا قَدْ صَدَقَ

(۱) ان لوگوں سے مراد منافقین اور وہ دیہاتی ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں ڈر یا طمع کی بناء پر ظاہر ایمان لے آئے تھے بعد میں مرتد ہو گئے جلیل القدر مخلص صحابہ مراد نہیں ہیں۔

اور مادہ کے سوا کسی اور جنس پر مشتمل نہیں ہوتے، پھر تم کیوں ایک کو حلال اور دوسرے کو حرام ٹھہراتے ہو ”مسفوحاً“ بہتا ہوا ”صدف“ اس سے پھرے ”ابلسوا“ نامید ہو گئے ”ابسلوا“ پھانے گئے، ہلاکت کے سپرد کئے گئے ”سرمدا“ ہمیشہ قائم رہنے والا ”استہوتہ“ اس کو پھینک دیا ”تمترون“ تم شبہ کرتے ہو ”وقر“ بمعنی ڈاٹ ”صمم“ کے معنی بہرا پن ”حمل“ بمعنی وزن ”اساطیر“ بے سند باتیں، جس کا واحد ”اسطورة“ اور ”اسطارة“ یعنی کہانی وغیرہ ”الباساء“ محتاجی و سختی ”باس“ اور ”بوس“ کے معنی محتاجی اور سختی ”جہرہ“ سامنے روبرو ”الصور“ صورتیں جیسے سورۃ سور میں ”ملکوت“ کا مطلب ہے بادشاہت ”رہبوت“ کے معنی بہت ڈر ”رحموت“ مہربانی، اور کہتے ہیں تیرا ڈرایا جانا تجھ پر مہربانی کرنے سے بہتر ہے ”حن“ رات کی اندھیری میں چھا گئی ”حسابانہ“ کے معنی ”حساباناً“ اور ”حسبان“ کے معنی بھی یہی ہیں نیز ”حسبان“ کے معنی شیطان کو تیرا مارنے کے بھی ہیں ”مستقر“ کا مطلب ہے رہنے کی جگہ ”صلب“ بمعنی پیٹھ ”مستودع“ عورت کا رحم ”القنو“ گچھا خوشہ اس کا تشبیہ اور جمع ”قنوان“ ہے اور اسی طرح ”صنو“ کا ”صنوان“ ہے، یعنی جڑ ملے ہوئے درخت۔

باب ۶۷۶۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ غیب کے خزانے اللہ ہی کے پاس ہیں اور ان کو سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا۔

۱۷۳۹۔ عبدالعزیز بن عبد اللہ ابراہیم بن سعد ابن شہاب سالم بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ غیب کے پانچ خزانے ہیں، جن کو سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا ہے، اول قیامت کا علم (کہ کب آئے گی) دوم بارش کا علم (کہ کب ہو گی) سوم رحم میں کیا ہے؟ (یعنی نریا مادہ) چہارم کل کیا کرے گا؟ اور پنجم یہ کہ موت کہاں (اور کب) آئے گی؟ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کا جاننے والا اور خبردار ہے۔

باب ۶۷۷۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”آپ کہہ دیجئے کہ اللہ اس بات پر قادر ہے کہ تم پر اوپر سے عذاب نازل کرے“ آخر

أَعْرَضَ أَبْلَسُوا أَوْيَسُوا وَأَبْسَلُوا أَسْلِمُوا
سَرْمَدًا دَاقِمًا اسْتَهْوَتْهُ أَصْلَتْهُ يَمْتَرُونَ يَشْكُونَ
وَقَرَّ صَمَمٌ وَأَمَّا الْوَقْرُ الْحِمْلُ اسَاطِيرُ وَاحِدُهَا
أَسْطُورَةٌ وَاسْطَارَةٌ وَهِيَ التُّرْهَاتُ الْبِاسَاءُ مِنَ
الْبَاسِ وَيَكُونُ مِنَ الْبُؤْسِ جَهْرَةٌ مُعَايَنَةُ الصُّورِ
جَمَاعَةُ صُورَةٍ كَقَوْلِهِ سُورَةٌ وَ سُورٌ مَلَكُوتٌ
مُلْكٌ مَثَلُ رَهْبُوتٌ خَيْرٌ مِنْ رَحْمُوتٍ وَيَقُولُ
تَرَهَّبُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تُرَحَّمَ حَنَّ أَظْلَمَ يُقَالُ عَلَى
اللَّهِ حُسْبَانُهُ أَيْ حِسَابُهُ وَيُقَالُ حُسْبَانًا مَرَامِي
وَرُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ مُسْتَقَرٌّ فِي الصُّلْبِ وَ
مُسْتَوْدَعٌ فِي الرَّحْمِ الْقِنُوتُ الْعِدْقُ وَ الْإِنْتَانِ
قِنَوَانٍ وَ الْحَمَاعَةُ أَيْضًا قِنَوَانٌ مِثْلُ صِنُوٍ وَ
صِنَوَانٍ.

۶۷۶ بَابُ قَوْلِهِ وَ عِنْدَهُ مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ لَا
يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ.

۱۷۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ
سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ
خَمْسٌ إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنْزِلُ
الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ
مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ
تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ.

۶۷۷ بَابُ قَوْلِهِ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ
يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ الْآيَةُ

تک ”یلبسکم“ کا معنی ملادے، خلط کر دے، یہ التباس سے نکلا ہے ”شیعاً“ گروہ گروہ، فرقے فرقے۔

۱۷۴۰۔ ابو النعمان، حماد بن زید، عمرو بن دینار، حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جس وقت یہ آیت ”قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا“ اِخْ نازل ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا، ”اعوذ بوجہک“ اِخ یعنی میں پنا لیتا ہوں تیری ذات کی، یعنی اس عذاب کی بابت آپ نے معافی چاہی، پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ”او من تحت ارجلکم“ آپ نے اس سے بھی پناہ مانگی، پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”او یلبسکم شیعاً“ اِخ تو آپ نے فرمایا ہاں یہ اس سے آسان ہے کہ ان پر یہ عذاب مسلط کر دیا جائے۔

باب ۶۷۸۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”جو ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم و استبداد سے مخلوط نہیں کیا۔

۱۷۴۱۔ محمد بن بشار، ابن ابی عدی، شعبہ، سلیمان، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی (یعنی ولم یلبسوا ایمانہم بظلم) تو آپ کے صحابہ نے عرض کیا کہ ہم میں سے ایسا کون ہے؟ جس نے ظلم نہ کیا ہو؟ تو اس کے بعد یہ آیت نازل فرمائی گئی کہ ان الشریک لظلم عظیم، یعنی ظلم سے مراد شرک ہے۔

باب ۶۷۹۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”ہم نے یونس، لوط اور تمام انبیاء کو تمام عالم پر فضیلت بخشی ہے۔

۱۷۴۲۔ محمد بن بشار، عبد الرحمن بن مہدی، شعبہ، قتادہ، ابو العالیہ، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کسی شخص کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ یہ کہے کہ میں (یعنی آنحضرت ﷺ) یونس بن متی سے بہتر ہوں۔

۱۷۴۳۔ آدم بن ابی ایاس، شعبہ، سعد بن ابراہیم، حمید بن عبد الرحمن بن عوف، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کما بندے

يَلْبِسُكُمْ يَخْلِطُكُمْ مِنَ الْإِتْبَاسِ يَلْبِسُوا يَخْلِطُوا شَيْعًا فِرْقًا.

۱۷۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ قَالَ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ قَالَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ أَوْ يَلْبِسُكُمْ شَيْعًا وَ يَذِيقُ بَعْضُكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَهْوَنُ أَوْ هَذَا أَيْسَرُ.

۶۷۸ بَابُ قَوْلِهِ وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ.

۱۷۴۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ قَالَ أَصْحَابُهُ وَ أَتَيْنَا لَمْ يَظْلِمَ فَنَزَلَتْ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ.

۶۷۹ بَابُ قَوْلِهِ وَيُونُسَ وَلُوطًا وَ كُولا فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ.

۱۷۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَمٍّ نَبِيَّكُمْ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى.

۱۷۴۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ

کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ مجھ کو یونس بن متی سے افضل خیال کرے۔

باب ۶۷۹۔ ارشاد باری تعالیٰ کہ ”ان نبیوں کو اللہ نے ہدایت بخشی تھی اے رسول ان کی ہدایت کی پیروی کرو۔

۱۷۴۴۔ ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، ابن جریج، سلیمان، احول، مجاہد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عباس سے پوچھا کہ سورہ ص میں سجدہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں ہے پھر یہ آیت پڑھی اُولَکَ الذِینَ اٰلَیٰ یعنی انبیاء کی پیروی ضروری ہے انہیں میں حضرت داؤد بھی ہیں جن کے سجدہ کا اس سورت میں ذکر ہے اسی حدیث کو یزید بن ہارون محمد بن عبید اور سہل بن یوسف نے عوام بن حوشب سے اور وہ مجاہد سے اس طرح روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباس سے معلوم کیا تو انہوں نے فرمایا کہ پیغمبر ﷺ کو بھی اگلے انبیاء کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے۔

باب ۶۸۰۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ جو لوگ یہودی ہو گئے ہم نے ان پر ناخن والے جانور حرام کر دیئے اور گائے بکری کی چربی حرام کر دی آخر آیت تک حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ ”ذی ظفر“ سے شتر مرغ اور اونٹ مراد ہے اور ”حوایا“ کا مطلب ہے وہ آنتیں جن میں میٹھی رہتی ہے اور بعض کا کہنا ہے کہ ”ہادوا“ کا مطلب یہود ہو گئے اور سورہ اعراف میں اس کے معنی ہیں توبہ کرنے والے:

۱۷۴۵۔ عمرو بن خالد، یزید بن ابی حبیب، عطاء، حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ یہودیوں کو برباد کرے کہ جب چربی کو ان کے لئے حرام کیا گیا تو انہوں نے اسے پکھلا کر فروخت کیا اور اس کی قیمت وصول کی اور اس کو تیل کہنے لگے اور اس طرح اسے کھایا (دوسری سند) ابو عاصم، عبد الحمید، یزید، عطاء، حضرت جابر بن عبد اللہ نے اسی حدیث کو روایت کرتے ہیں۔

النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا یَنْبَغِیْ لِعَبْدٍ اَنْ یَّقُولَ اَنَا خَیْرٌ مِنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتٰی.

۶۷۹ بَابُ قَوْلِهِ اُولَکَ الذِینَ هَدٰی اللّٰهُ فِیْهِمْ اَقْتَدِهٖ.

۱۷۴۴۔ حَدَّثَنِیْ اِبْرٰهِیْمُ بْنُ مُوسٰی اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَنَّ ابْنَ جُرَیْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَلِیْمَانُ الْاَحْوَلُ اَنَّ مُجَاهِدًا اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَالَ ابْنَ عَبَّاسٍ اَفِیْ صَ سَجْدَةٍ فَقَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ هُوَ مِنْهُمْ زَادَ یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَ مُحَمَّدٌ بْنُ عُبَیْدٍ وَ سَهْلُ بْنُ یُوسُفَ عَنِ الْعَوَّامِ عَنْ مُجَاهِدٍ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ نَبِیُّکُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ اَمَرَ اَنْ یَقْتَدٰی بِهِمْ.

۶۸۰ بَابُ قَوْلِهِ وَ عَلٰی الذِینَ هَادُوا حَرَّمْنَا کُلَّ ذِی ظَفَرٍ وَ مِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَیْهِمْ شُحُوْمَهُمَا الْاِیَّةُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ کُلَّ ذِی ظَفَرٍ الْبَعِیْرُ وَ النَّعَامَةُ الْحَوَایَا الْمَبْعُرُ وَ قَالَ غَیْرُهُ هَادُوا صَارُوا یَهُودًا وَ اَمَّا قَوْلُهُ هَدٰنَا تُبٰنَا هَآئِذَ نَآئِبٍ.

۱۷۴۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ قَالَ عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْیَهُودَ لَمَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ شُحُوْمَهَا جَمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاکْلَوْهَا وَقَالَ اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِیْدِ حَدَّثَنَا یَزِیْدٌ کَتَبَ اِلَیَّ عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرًا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۶۸۱۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”مت قریب جاؤ فحش چیزوں کے جو ظاہر ہیں اور جو باطن ہیں۔“

۱۷۴۶۔ حفص بن عمر، شعبہ، عمرو، ابو وائل، حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی غیرت دار نہیں ہے، یہی وجہ ہے کہ اس نے تمام ظاہر و باطن کی فحش چیزوں کو حرام کر دیا ہے، اور اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ تعریف کو پسند کرتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اس نے اپنی تعریف فرمائی اور ہم کو بھی حکم دیا (جیسے الحمد للہ) عمرو بن مرہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے استاد ابو وائل سے اس حدیث کو سن کر کہا کہ کیا آپ نے یہ حدیث حضرت ابن مسعود سے سنی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا ہاں! اس کے بعد میں نے کہا کہ اس کا سلسلہ رسول اکرم تک پہنچتا ہے؟ فرمایا ہاں! بخاری کہتے ہیں کہ ”وکیل“ کے معنی ”حفیظ“ و ”محیط“ کے ہیں، ”قبلا“ سے مراد ہر قسم کا عذاب ہے ”زخرف“ کے معنی بیکار چیز جس کو ظاہر اطوار پر خوبصورت کہا گیا ہو، اور ”و حرث حجر“ میں ”حجر“ کے معنی ممنوع، حرام، عمارت، مادہ گھوڑی عقل کے ہیں اور ”اصحاب حجر“ اور ”حجر“ سے مراد قوم ثمود کی بستی ہے، اور علاقہ ممنوعہ کو بھی کہتے ہیں اور خانہ کعبہ کے حطیم کو بھی ”حجر“ کہا جاتا ہے حطیم بمعنی محطوم کے ہے، جس طرح کہ ”قتیل“ ”مقتول“ کے معنی میں ہے اور ”حجر الیمامہ“ ایک مقام کا نام ہے یا ایک منزل کا۔

باب ۶۸۲۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”تم اپنے گواہوں کو بلاؤ یا لے آؤ“ ”ہلم“ اہل حجاز کا محاورہ ہے، واحد تثنیہ اور جمع سب کے لئے بولا جاتا ہے۔

۱۷۴۷۔ حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عُمَارَةُ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا أَرَاهَا النَّاسُ أَمِنَ مَنْ عَلَيْهَا فَذَاكَ حِينٌ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ أَمِنَتْ مِنْ قَبْلُ۔

باب ۶۸۱۔ قَوْلُهُ وَلَا تَقْرُبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ۔

۱۷۴۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَا أَحَدٌ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ وَلِذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا شَيْءَ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ وَلِذَلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ قُلْتُ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَرَفَعَهُ قَالَ نَعَمْ وَكَيْلٌ حَفِيطٌ وَمُحِيطٌ بِهِ قَبْلًا جَمَعَ قَبِيلٌ وَالْمَعْنَى أَنَّهُ ضَرُوبٌ لِلْعَذَابِ كُلُّ ضَرْبٍ مِنْهَا قَبِيلٌ زُخْرَفٌ وَحَرِثٌ حَجَرٌ حَرَامٌ كُلُّ بِنَاءٍ بَنِيَّتُهُ وَيُقَالُ لِلْأُنْثَى مِنَ الْخَيْلِ حَجَرٌ وَيُقَالُ لِلْعَقْلِ حَجَرٌ وَحَجَى وَ أَمَّا الْحَجَرُ فَمَوْضِعٌ تُمَوِّدُ وَمَا حَجَرْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْأَرْضِ فَهُوَ حَجَرٌ وَمِنْهُ سُمِّيَ حَطِيمٌ الْبَيْتُ حَجَرًا كَأَنَّهُ مُشْتَقٌّ مِنْ مُحْطُومٍ مِثْلُ قَبِيلٍ مِنْ مَقْتُولٍ وَ أَمَّا حَجَرُ الْيَمَامَةِ فَهُوَ مَنْزِلٌ۔

باب ۶۸۲۔ قَوْلُهُ هَلُمَّ شُهَدَاءَكُمْ لُغَةً أَهْلُ الْحِجَازِ هَلُمَّ لِلْوَاحِدِ وَالْإِثْنَيْنِ وَالْجَمْعِ۔

۱۷۴۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا أَرَاهَا النَّاسُ أَمِنَ مَنْ عَلَيْهَا فَذَاكَ حِينٌ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ أَمِنَتْ مِنْ قَبْلُ۔

۱۷۴۸۔ اَلْحَقُّ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، مَعْمَرٌ، بِهَامٌ، حَضْرَتُ الْبُوْهَرِيَّةُ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ سورج مغرب سے نہیں نکلے گا پھر اس حال کو دیکھ کر سب لوگ ایمان لائیں گے مگر یہ وقت ایسا ہوگا کہ جو پہلے ایمان نہیں لایا ہے اس کا ایمان اسے کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گا۔

سورہ اعراف کی تفسیر!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ ”ریشا“ میں بعض قرأت ”ریشا“ بھی آیا ہے جس کے معنی ریشا کے ہوتے ہیں یعنی مال ”معتدین“ کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے محبت نہیں کرتا جو دعائیں حد سے بڑھ جاتے ہیں ”عفو“ کے معنی ہیں مال کی زیادتی ”فتاح“ کے معنی ہیں فیصلہ کرنے والا جیسے ”اَفْتَحْ بَيْنَنَا“ ہمارا فیصلہ کر دو ”تنقنا“ کے معنی ہیں اٹھایا ہم نے ”اَنْبَحَسْتُ“ کے معنی ہیں جاری ہو گئے یا پھوٹ نکلے ”مبتر“ خسارہ پانے والے ”آسی“ کے معنی ہیں غم کروں ان کے علاوہ دوسرے کہتے ہیں ”مامنعك ان لاتسجد“ میں ”لا“ زندہ ہے اور معنی ہوئے کس چیز نے سجدہ سے روکا اور ”يُخَصِّفَانِ“ کے معنی ہیں کہ آدم و حوا نے بہشت کے پتوں سے شرمگاہ کو چھپایا ”مَنَاعُ الی حین“ میں ”حین“ سے مراد قیامت ہے اور ”ریشا و ریش“ کے معنی ہیں لباس ”قبیلہ“ سے ذات والے مراد ہیں ”اِدَارُكُوا“ کے معنی ہیں سب اکٹھے ہو جائیں گے ”مَسَامُ“ اور ”مشاق“ کے معنی سوراخ کے ہیں جیسے آنکھ مکان ناک اور قبل و دروغیرہ ”غواش“ غلاف کو کہتے ہیں ”نشر“ کے معنی ہیں متفرق ”نكدًا“ کے معنی قلیل یعنی تھوڑا ”یغنوا“ کے معنی ہیں زندگی گزار دی ”حقیق“ کے معنی ہیں حق اور سچائی ”استرہبوهم“ رہبتہ کے معنی ہیں ان کو ڈراؤ ”تلقف“ کے معنی ہیں ان کو لقمہ بنائے گا ”طار“ کے معنی قسمت، تقدیر ”طوفان“ کے معنی ہیں بارش، موت ”فمل“ جوئیں ”اسباط“ قبائل بنی اسرائیل ”یعدون“ حد شریعت سے بڑھتے تھے ”تعد“ کے معنی حد سے بڑھنا ہے ”شرعا“ کے معنی

۱۷۴۸۔ حَدَّثَنِي إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَأَاهَا النَّاسُ اٰمَنُوا اٰجَمَعُونَ وَذَلِكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا ثُمَّ قَرَأَ الْاَيَةَ.

سُورَةُ الْاَعْرَافِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَ رِيشَا الْمَالِ الْمُعْتَدِينَ فِي الدُّعَاءِ وَ فِي غَيْرِهِ عَفَوْا كَثُرُوا وَ كَثُرَتْ اَمْوَالُهُمُ الْفَتَاحُ الْقَاضِي اَفْتَحْ بَيْنَنَا اَقْضِ بَيْنَنَا تَنْقَنَّا رَفَعْنَا اَنْبَحَسْتُ اِنْفَجَرَتْ مُبْتَرٌّ خُسْرَانٌ اَسَى اَحْزَنُ تَأْسٌ تَحْزَنُ وَ قَالَ غَيْرُهُ مَا مَنَعَكَ اَنْ لَا تَسْجُدَ يَقُولُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ يَخْصِفَانِ اَحَدُ الْخِصَافِ مِنْ وَرَقِ الْحَنَةِ يُؤَلَّفَانِ الْوَرَقَ يَخْصِفَانِ الْوَرَقَ بَعْضُهُ اِلَى بَعْضٍ سَوَاتِيهِمَا كِنَايَةٌ عَنْ فَرْجِيهِمَا وَ مَنَاعٌ اِلَى حِينَ هُنَا اِلَى الْقِيَامَةِ وَ الْحِينَ عِنْدَ الْعَرَبِ مِنْ سَاعَةٍ اِلَى مَا لَا يُحْضِي عَدَدُهَا، الرِّيشُ وَ الرِّيشُ وَاحِدٌ وَهُوَ مَا ظَهَرَ مِنَ الْبَلَّاسِ، قَبِيلُهُ جِيلُهُ الَّذِي هُوَ مِنْهُمْ، اِدَارُكُوا اِجْتَمَعُوا وَ مَشَاقُ الْاِنْسَانِ وَ الذَّابَّةِ كُلُّهُمْ يُسَمَّى سُمُومًا وَاحِدُهَا سَمٌ وَهِيَ عَيْنَاهُ وَ مَنَجْرَاهُ وَ قَمَّةٌ وَ اُذْنَاهُ وَ ذُبَّةٌ وَ اَحْلِيلُهُ، غَوَاشٍ مَا غَشُوا بِهِ نَشْرًا مُتَفَرِّقَةً نَكِدًا اَقْلِيلًا يَغْنَوُ يَعِيشُو حَقِيقٌ حَقٌّ اَسْتَرِهَبُوهُمْ مِنَ الرَّهْبَةِ تَلَقَّفُ تَلَقَّمُ طَائِرُهُمْ حَظْلُهُمْ طُوفَانٌ مِنَ السَّبِيلِ وَيُقَالُ لِلْمَوْتِ الْكَثِيرِ الطُّوفَانُ الْقَمْلُ الْحُمَانُ يُشَبَّهِ صِغَارَ الْحَكَمِ، عُرُوشٌ وَ عَرِيشٌ.

ہیں پانی کی سطح پر ظاہر ”بیس“ کے معنی بہت شدید ”اخلدالی الارض“ بیٹھ گیا دیر کی، یعنی پستی کی طرف جھک گیا اور خواہش کی کہ ہمیشہ اسی جگہ رہوں گا۔ ”سنستدر جہم“ کے معنی ہیں ہم ان کو ان کی امن کی جگہ سے لائیں گے، فاتا ہم اللہ من حیث لم یحتسبوا یعنی اللہ تعالیٰ کا عذاب ادھر سے آگیا جہاں سے انہیں عذاب کا وہم و گمان بھی نہیں تھا ”جنہ“ دیوانگی ”فمرت بہ“ کے معنی ہیں اس نے اپنے پیٹ کی مدت پوری کی ”بنزغک“ بہکائے تجھ کو ”طائف“ جمع ”طیف“ جس کے معنی ہیں ’مجمع‘، بھیڑ وغیرہ ”یمدونہم“ وہ ان کو خوبصورت کر کے دکھاتے ہیں ”حیفته“ ”خوف“ اور خفیہ سب کے ایک ہی معنی ہیں، یعنی خوف اور ڈر ”أصال“ ”جمع ہے“ ”اصیل“ کی جس کے معنی ہیں عصر سے مغرب تک کا وقت، جیسے اللہ کا قول ”بکرۃ واصیلا“

باب ۶۸۳۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”آپ کہہ دیجئے کہ میرے رب نے فواحشات کو حرام کیا ہے، کھلے ہوں یا چھپے۔
۱۷۴۹۔ سلیمان بن حرب، شعبہ، عمرو بن مرہ، ابو وائل، حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ سب سے زیادہ غیرت مند اللہ کی ذات ہے، یہی وجہ ہے کہ اس نے بے حیائی کے کاموں کو جو کھلے ہوں یا چھپے ہوں حرام کیا ہے، اور اللہ تعالیٰ اپنی تعریف کو سب سے زیادہ پسند کرتا ہے، اسی لئے اس نے اپنی تعریف کی ہے۔

باب ۶۸۴۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ جب موسیٰ ہمارے بتائے ہوئے وقت پر آئے اور انکے رب نے ان سے باتیں کیں، تو انہوں نے کہا اے میرے رب مجھے قوت دے کہ میں تیری طرف دیکھوں، اللہ نے کہا تم دیکھ نہ سکو گے، مگر پہاڑ کو دیکھو، اگر اپنی جگہ قائم رہا، تو شاید تو مجھے دیکھ سکے، تو جب اللہ نے پہاڑ پر تجلی ڈالی، (۱) تو وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا، اور موسیٰ بیہوش ہو

بِنَاءٍ سَقَطَ كُلُّ مَنْ نَدِمَ فَقَدْ سَقَطَ فِي يَدِهِ
الْأَسْبَاطُ قَبَائِلُ بَنِي إِسْرَائِيلَ يَعْدُونَ فِي
السَّبَبِ يَتَعَدُّونَ لَهُ يُجَاوِزُونَ تَعَدُّ تُجَاوِزُ
شُرْعًا شَوَارِعَ، بَيْسٌ شَدِيدٌ أَخْلَدَ قَعْدَ وَ
تَقَاعَسَ، سَنَسْتَدْرِجُهُمْ نَاتِيَهُمْ مِّنْ مَا مِنْهُمْ
كَقَوْلِهِ تَعَالَى فَاتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ
يَحْتَسِبُوا مِنْ جَنَّةٍ مِّنْ جُنُونَ فَمَرَّتْ بِهِ
اسْتَمَرَّ بِهَا الْحَمْلُ فَاتَمَّتْهُ يَنْزَعُكَ يَسْتَحِقُّكَ
طَيْفٌ مُّثْلٌ بِهِ لَمَمٌ وَيُقَالُ طَائِفٌ وَهُوَ وَاحِدٌ
يَمْدُونَهُمْ يُزَيِّنُونَ وَخِيفَةٌ خَوْفًا وَخُفْيَةٌ مِّنَ
الْأَخْفَاءِ وَالْأَصَالُ وَاحِدُهَا أَصِيلٌ مَا بَيْنَ
الْعَصْرِ إِلَى الْمَغْرِبِ كَقَوْلِهِ بُكَرَةٌ وَأَصِيلًا.

۶۸۳ باب قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ
رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ.
۱۷۴۹۔ حَدَّثَنَا سَلَمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ عَبْدِ اللَّهِ؟ قَالَ
نَعَمْ وَرَفَعَهُ قَالَ لَا أَحَدٌ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ فَلِذَلِكَ
حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدٌ
أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللَّهِ فَلِذَلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ.

۶۸۴ باب قَوْلُهُ وَلَمَّا جَاءَ مُوسَى
لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ قَالَ رَبِّ أَرِنِي أَنْظُرْ
إِلَيْكَ قَالَ لَنْ نَرَاكَ وَلَكِنْ أَنْظُرْ إِلَى
الْجَبَلِ فَإِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرَانِي
فَلَمَّا تَجَلَّى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا وَخَرَّ
مُوسَى سَاجِدًا فَلَمَّا آفَقَ قَالَ سُبْحَنَكَ

(۱) تجلی سے مراد اللہ تعالیٰ کا نور ہے اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے بہت تھوڑی سی تجلی ظاہر فرمائی تھی، حضرت سہل بن سعد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ستر ہزار پردوں میں سے ایک درہم کی بقدر تجلی ڈالی تھی جس سے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا۔

کر گر پڑے، جب افاقہ ہوا تو کہنے لگے تو پاک ہے میں توبہ کرتا ہوں اور پہلا ایمان والا ہوں، ابن عباس کہتے ہیں کہ ”ارنی“ سے مراد ہے مجھے اپنے دیدار سے عزت عطا کر۔

۱۷۵۰۔ محمد بن یوسف سفیان، عمرو بن یحییٰ مارنی، انکے والد حضرت ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک یہودی نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں فریاد کی کہ آپ کے ایک انصاری صحابی نے میرے منہ پر تھپڑ مارا ہے اور نشان پڑ گیا ہے، آپ نے فرمایا صحابی کو بلاؤ، جب وہ آئے تو آپ نے پوچھا کہ تم نے تھپڑ کیوں مارا ہے؟ صحابی نے کہا کہ میں جب اس یہودی کے پاس سے گزرا تو یہ کہہ رہا تھا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں پر فضیلت دی ہے، میں نے اپنے دل میں سوچا کہ اس نے تو آپ پر بھی موسیٰ کو افضل بتایا ہے مجھے غصہ آگیا، اور میں نے اسے طمانچہ مار دیا، آنحضرت نے فرمایا کہ مجھے دوسرے انبیاء پر فضیلت نہ دو، کیونکہ قیامت کے دن سب بیہوش ہو جائیں گے اور پھر سب سے پہلے مجھ کو ہوش آئے گا، تو دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش کا پایہ پکڑے ہوئے کھڑے ہیں، اب میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آئے یا بے ہوش ہی نہیں ہوئے۔

باب ۶۸۵۔ اللہ تعالیٰ کا قول ”المن والسلوی“ یعنی ترنجبین اور بئیریں۔

۱۷۵۱۔ مسلم، شعبہ، عبد الملک، عمرو بن حرث، حضرت سعید بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت سے سنا کہ کھنسی من کی قسم ہے (خود رو ہے) اور اس کا پانی آنکھ کیلئے فائدہ مند ہے۔

باب ۶۸۶۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”اے لوگو! میں تمہاری سب کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں، اس اللہ کی طرف سے جس کی حکومت زمین اور آسمان میں ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں، وہی زندہ کرتا ہے، وہی مارتا ہے، تم ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر جو امی ہیں اور اللہ اور اس کی باتوں پر یقین

تُبْتُ إِلَيْكَ وَ أَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَرْنِي أُعْطِنِي۔

۱۷۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَارِنِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُودِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لَطَمَ وَجْهَهُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِكَ مِنَ الْإِنصَارِ لَطَمَ فِي وَجْهِی قَالَ ادْعُوهُ فَدَعَوْهُ قَالَ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي مَرَرْتُ بِالْيَهُودِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ وَ الَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ فَقُلْتُ وَعَلَى مُحَمَّدٍ وَ أَخَذْتَنِي عُصْبَةً فَلَطَمْتُهُ قَالَ لَا تُخَيِّرُونِي مِنْ بَيْنِ الْأَنْبِيَاءِ فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى اخِذًا بِقَائِمَةٍ مِّنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَفَاقَ قَبْلِي أَمْ جَزَى بِصَعْقَةِ الطُّورِ۔

۶۸۵ باب قَوْلِهِ الْمَنَّ وَالسَّلْوَى۔

۱۷۵۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكُمَاءُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاءُهَا شِفَاءُ الْعَيْنِ۔

۶۸۶ باب قَوْلِهِ قُلْ يَٰ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَاتِهِ وَ

اتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ.

۱۷۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ مُوسَى بْنُ هَارُونَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زُبَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ كَانَتْ بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرُ مُحَاوَرَةً فَأَغْضَبَ أَبُو بَكْرٍ عُمَرَ فَأَنْصَرَفَ عَنْهُ عُمَرُ مُغْضِبًا فَاتَّبَعَهُ أَبُو بَكْرٍ يَسْأَلُهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَهُ فَلَمْ يَفْعَلْ حَتَّى أَغْلَقَ بَابَهُ فِي وَجْهِهِ فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَ نَحْنُ عِنْدَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا صَاحِبُكُمْ هَذَا فَقَدْ غَامَرَ قَالَ وَ نَدِمَ عُمَرُ عَلَى مَا كَانَ مِنْهُ فَأَقْبَلَ حَتَّى سَلَّمَ وَ جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَصَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَبَرَ قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَ غَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ جَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يَقُولُ وَ اللَّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَأَنَّا كُنْتُ أَظْلَمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوا لِي صَاحِبِي إِنِّي قُلْتُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ صَدَقْتَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ غَامَرَ سَبَقَ بِالْخَيْرِ.

۶۸۷ باب قَوْلِهِ وَقُولُوا حِطَّةً.

۱۷۵۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا

رکھتے ہیں اس کی اطاعت کرو تاکہ تم سیدھا راستہ پاؤ۔

۱۷۵۲۔ عبد اللہ، سلیمان بن عبد الرحمن، موسیٰ بن ہارون، ولید بن مسلم، عبد اللہ بن العلاء بن زبیر، بسر بن عبید اللہ، ابو ادريس خولانی، حضرت ابو برداء سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کے درمیان لڑائی ہوئی، تو حضرت ابو بکرؓ نے حضرت عمرؓ پر غصہ کیا، تو حضرت عمرؓ ان کے پاس سے چل دیئے مگر حضرت ابو بکرؓ بھی پیچھے ہوئے اور معافی چاہی، مگر حضرت عمرؓ نے معاف نہیں کیا، اور دروازہ بند کر لیا۔ ابو بکرؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے۔ حضرت ابو برداء کہتے ہیں کہ ہم بھی آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، تو آپ حضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ تمہارے دوست کسی سے لڑ کر آرہے ہیں، پھر حضرت عمرؓ بھی آئے اور تمام قصہ بیان کیا اور نادام ہوئے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم نے معاف کیوں نہیں کیا؟ اور رسول اللہ ﷺ کچھ غصہ ہوئے، حضرت ابو بکرؓ نے کہا یا رسول اللہ! خدا کی قسم! میں ہی قصور وار ہوں، آنحضرت ﷺ نے فرمایا، میرے ایسے صحابی کو مجھ سے الگ کر دینا چاہتے ہو، آپ نے یہ بات دو دفعہ فرمائی، پھر ارشاد فرمایا کہ جب میں نے یہ کہا تھا کہ یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً الخ (یعنی اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں) تو تم سب نے مجھے جھٹلایا تھا اور صرف ایک ابو بکرؓ تھے، جنہوں نے میری تصدیق کی تھی، ابو عبد اللہ (امام بخاری) کہتے ہیں کہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جو لڑ کر پہلے معافی چاہتا ہے، اس نے نیکی کرنے میں سبقت کی۔

باب ۶۸۷۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”ہم کو معاف کر دیجئے“

۱۷۵۳۔ الطحطاوی، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ نے بنی اسرائیل کو حکم دیا تھا کہ تم بیت المقدس کے دروازہ میں عاجزی کے ساتھ طے کہتے ہوئے داخل ہو، تو ہم تمہارے

گناہ معاف کر دیں گے، مگر بنی اسرائیل نے اس حکم کو نہیں مانا اور زمین پر گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور حطہ کی جگہ ”حبة فی شعرة“ یعنی اتان کا دانہ کہتے ہوئے داخل ہوئے۔

باب ۶۸۸۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”اے رسول عفو کو اختیار کرو اور اچھی باتوں کا حکم دو اور جاہلوں سے چشم پوشی کرو“ ”عرف“ کے معنی ہیں ”معروف“ یعنی اچھا کام۔

۱۷۵۴۔ ابو الیمان، شعب بن زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ عیینہ بن حصن بن حذیفہ اپنے بھتیجے حرب بن قیس کے پاس آئے، حرب بن قیس ان لوگوں میں سے تھے جو حضرت عمرؓ کے مقرب تھے، حضرت عمرؓ کی عادت تھی کہ وہ مقرب اسی کو بناتے تھے، جو عالم اور قاری ہوتا، غرض ایسے ہی لوگ ان کی مجلس میں شامل ہوتے تھے، بوڑھے، جوان کی کوئی پابندی نہ تھی، عیینہ بن حصن نے اپنے بھتیجے سے کہا کہ تمہاری تو حضرت عمرؓ کی رسائی ہے، ذرا مجھے بھی ان کے پاس لے چلو، حرب بن قیس نے کہا اچھا میں اجازت طلب کرتا ہوں، آخر حرب نے عیینہ کیلئے اجازت حاصل کر لی، عیینہ جب حضرت عمرؓ کے پاس گئے، تو کہنے لگے کہ اے خطاب کے بیٹے! نہ تو تم انصاف کرتے ہو اور نہ ہمارے ساتھ کچھ سخاوت سے پیش آتے ہو، حضرت عمرؓ نے سن کر غصہ ہوئے اور قریب تھا کہ اسے ماریں، اس وقت حرب نے کہا۔ اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ سے فرمایا ہے کہ ”خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ“ اور بیشک یہ بھی جاہلوں سے ہے، حضرت ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ جس وقت حرب نے یہ آیت تلاوت کی تو حضرت عمرؓ خاموش ہو گئے۔

۱۷۵۵۔ یحییٰ، کعب، ہشام، عروہ، عبد اللہ بن زبیرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو (یعنی خدا العفو الخ) اخلاق انسانی کیلئے نازل فرمایا ہے، عبد اللہ بن براء کہتے ہیں کہ مجھ سے یہ حدیث ابو اسامہ نے روایت کی اور کہا کہ ہشام نے اپنے والد سے اور وہ ابن زبیرؓ کے ذریعہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو اور تمام انسانوں کو درستی اخلاق کے لئے، عفو کو اختیار کرنے کا حکم دیا ہے

وَقُولُوا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ فَبَدَّلُوا فَدَخَلُوا يَزْحَفُونَ عَلَى أَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوا حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ.

۶۸۸ بَابُ قَوْلِهِ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ الْعُرْفُ الْمَعْرُوفُ.

۱۷۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ عَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ بِنَ حُذَيْفَةَ فَتَزَلَّ عَلَى ابْنِ أَخِيهِ الْحَرِ بْنِ قَيْسٍ وَكَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِينَ يُدْنِيهِمْ عُمَرُ وَكَانَ الْقُرَاءُ أَصْحَابَ مَحَالِسِ عُمَرَ وَ مُشَاوَرَتِهِ كُهُولًا كَانُوا أَوْ شُبَّانًا فَقَالَ عَيْنَةُ لِابْنِ أَخِيهِ يَا بَنُ أَخِي لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هَذَا الْأَمِيرِ فَاسْتَاذِدْ لِي عَلَيْهِ قَالَ سَأَسْتَاذِدُ لَكَ عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاسْتَاذَدَ الْحَرُّ لِعَيْنَةَ فَأَذِنَ لَهُ عُمَرُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ هِيَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَوَ اللَّهُ مَا تُعْطِينَا الْحَزَلَ وَلَا تُحْكُمُ بَيْنَنَا بِالْعَدْلِ فَعَضِبَ عُمَرُ حَتَّى هَمَّ بِهِ فَقَالَ لَهُ الْحَرُّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ وَإِنْ هَذَا مِنَ الْجَاهِلِينَ وَاللَّهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِينَ تَلَاهَا عَلَيْهِ وَكَانَ وَقَافًا عِنْدَ كِتَابِ اللَّهِ.

۱۷۵۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَّا فِيْ أَخْلَاقِ النَّاسِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَمَرَ اللَّهُ نَبِيَّهٖ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یا کچھ اس قسم کی کوئی اور بات فرمائی۔

سورہ انفال کی تفسیر!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب ۶۸۹۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اے رسول آپ سے مال غنیمت کے متعلق پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ مال غنیمت (کی تقسیم) اللہ اور رسول کے ہاتھ ہے اور تم اللہ سے ڈرو اور آپس میں صلح کرو ابن عباس کہتے ہیں کہ انفال سے لوٹ کا مال مراد ہے، قتادہ کہتے ہیں ”رِیْحُکُمْ“ سے لڑائی مراد ہے ”نافلۃ“ کے معنی عطیہ۔

۱۷۵۶۔ محمد بن عبد الرحیم، سعید بن سلیمان، ہشیم، ابو بشر، حضرت سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس سے پوچھا کہ سورہ انفال کا شان نزول کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا یہ سورت جنگ بدر میں نازل ہوئی تھی ”شوکتہ“ کے معنی تیز دھارا ”مُرْدِفِینَ“ غول کے غول، فوج در فوج ”رَدَفْنِی“ اور ”اَرَدَفْنِی“ میرے بعد آیا ”ذوقوا“ عذاب کو چکھو ”فیرکمہ“ کے معنی ہیں جمع کرے اس کو ”شرد“ کا مطلب جدا کر دے ”جَنَحُوا“ کے معنی ہیں طلب کریں۔ ”یُشَعْنَ“ کے معنی ہیں غالب ہوں، مجاہد کہتے ہیں کہ ”مکار“ کے معنی ہیں انگلیاں منہ پر رکھنا اور ”نَصْدِیۃ“ کے معنی ہیں سیٹی بجانا اور ”لِیْثَتُکَ“ کے معنی ہیں کہ تجھے قید کر لیں، مجبوس کر لیں۔

باب ۶۹۰۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”اللہ کے نزدیک حیوانوں سے بھی وہ لوگ برے ہیں جو گونگے اور بہرے ہیں اور عقل نہیں رکھتے۔

۱۷۵۷۔ محمد بن یوسف، ورقاء، ابن ابی نجیح، مجاہد، حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ اس آیت اِنَّ الشُّرَکَّاءَ عِنْدَ اللّٰهِ اِلٰحٌ کُوۡلُہُمۡ عِنْدَ اللّٰهِ اِلٰحٌ کہ ایک گروہ کے حق میں اتار اور مراد اس سے بدکردار لوگ ہیں۔

اَنْ یَّأْخُذَ الْعَفْوَ مِنْۢ اٰخِلَاقِ النَّاسِ اَوْ کَمَا قَالَ۔

سُورَةُ الْاَنْفَالِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۶۸۹ بَابُ قَوْلِهِ یَسْأَلُوۡنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَصْلِحُوۡا ذَاتَ بَیۡنِکُمۡ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْاَنْفَالُ الْمَغَانِیْمُ قَالَ قَتَادَةُ رِیْحُکُمُ الْحَرَبُ یُقَالُ نَافِلَةٌ عَطِیَّةٌ۔

۱۷۵۶۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِیْمِ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ سُلَیْمَانَ أَخْبَرَنَا هُشَیْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشَرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ سُورَةُ الْاَنْفَالِ قَالَ نَزَلَتْ فِیْ بَدْرِ الشُّوْکَةِ الْحَدُّ مُرْدِفِیۡنَ فَوْجًاۤ بَعْدَ فَوْجٍ رَدَفْنِیْ وَ اَرَدَفْنِیْ جَاءَ بَعْدِیْ دُوۡفُوۡا بِاَشِرُوۡا وَ جَرَبُوۡا وَلَیْسَ هٰذَا مِنْ دُوۡقِ الْفَمِ، فِیْرِکُمۡهَ یَجْمَعُهُ شَرْدٌ فَرَّقَ وَ اِنْ جَنَحُوا طَلَبُوۡا یُجَحِّنُ یَغْلِبُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مُّکَاۡءٌ اِدْخَالَ اَصَابِعِهِمْ فِیْ اَفْوَاهِهِمْ، وَ تَصَدِیۡةُ الصَّفِیۡرِ، لِیُثَبِّتَکَ لِیَحْبِسُوۡکَ۔

۶۹۰۔ بَابُ اِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُکْمُ الَّذِیۡنَ لَا یَعْقِلُوۡنَ۔

۱۷۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوۡسُفَ حَدَّثَنَا وَرَقَاءُ عَنْ ابْنِ اَبِیۡ نَجِیۡحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُکْمُ الَّذِیۡنَ لَا یَعْقِلُوۡنَ قَالَ هُمۡ نَفَرٌ مِّنۡ بَنِیِّ

عَبْدِ الدَّارِ.

۶۹۱- بَابُ قَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ اسْتَجِيبُوا أَجِيبُوا لِمَا يُحْيِيكُمْ يَصْلِحْكُمْ.

باب ۶۹۱- اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”اے ایمان والو! اللہ اور رسول کی طرف آؤ، جب وہ تمہیں تمہاری اصلاح کے لئے بلائیں، اور جان لو کہ اللہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہوتا ہے اور بیشک تم سب اسی کی طرف جمع کئے جاؤ گے“ ”اسْتَجِيبُوا“ کے معنی قبول کرو ”يُحْيِيكُمْ“ تم کو زندہ کرے ”يَصْلِحْكُمْ“ تمہاری اصلاح کرے۔

۱۷۵۸- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا رُوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ كُنْتُ أَصَلِّيَ فَمَرَّبِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَانِي فَلَمْ أَتِهِ حَتَّى صَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ لَا أَعْلَمَنَّكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَخْرُجَ فَذَكَرْتُ لَهُ وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبٍ سَمِعَ حَفْصًا سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا وَقَالَ هِيَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ السَّبْعُ الْمَثَانِي.

۱۷۵۸- الحلق، روح بن عبادہ، شعبہ، خبیب بن عبد الرحمن، حفص بن عاصم، حضرت ابو سعید بن معلی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں ایک مرتبہ نماز ادا کر رہا تھا کہ آنحضرت ﷺ میرے پاس سے گزرے اور مجھ کو پکارا میں بدستور نماز پڑھتا رہا، فارغ ہو کر میں خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں آگیا، آپ نے فرمایا کہ تم کو میرے پاس آنے سے کس چیز نے روکا؟ کیا اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ“ تم کو معلوم نہیں ہے کہ جس وقت تم کو رسول اللہ ﷺ پکاریں یا بلائیں، تو تم فوراً ان کا حکم قبول کرو پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ مسجد سے نکلنے سے پہلے میں تم کو ایک عمدہ سورت بتاؤں گا، جب آپ مسجد سے باہر جانے لگے تو میں نے عرض کیا اور یاد دلایا تو آپ نے فرمایا وہ سورہ الحمد ہے اور اس کو ”سبع مثنائی“ بھی کہا جاتا ہے۔ ایک دوسری سند میں حضرت ابو سعید کا نام بھی اس حدیث کے سامعین میں ملتا ہے۔

باب ۶۹۲- اللہ تعالیٰ کا قول کہ (کافروں نے کہا) اے اللہ اگر یہ قرآن تیری طرف سے حق ہے تو پھر ہم پر آسمانوں سے پتھر برسایا، ہمیں سخت عذاب دے، ابن عیینہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں ”مطر“ سے عذاب ہی مراد لیا ہے ”غیث“ کے معنی باران رحمت کے ہیں، جیسا کہ عرب کہتے ہیں اور اس آیت میں بھی ہے، وَيَنْزِلُ الْغَيْثُ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا۔

۶۹۲- بَابُ قَوْلِهِ وَإِذْ قَالُوا اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ أَوْ اثْبِتْنَا بِعَذَابٍ إِلَيْنَا قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ مَا سَمَى اللَّهُ تَعَالَى مَطَرًا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا عَذَابًا وَتُسَمِّيهِ الْعَرَبُ الْغَيْثَ وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى يُنْزِلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا.

۱۷۵۹۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ مَعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ هُوَ ابْنُ كُرْدَيْدٍ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ أَبُو جَهْلٍ اَللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ أَوْ اثْنَا بِعَذَابٍ إِلَيْهِمْ فَتَزَلَّتْ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ وَمَا لَهُمْ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الْآيَةِ.

۱۷۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مَعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ صَاحِبِ الزِّيَادِيِّ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ أَبُو جَهْلٍ اَللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ أَوْ اثْنَا بِعَذَابٍ إِلَيْهِمْ فَتَزَلَّتْ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ وَمَا كَانَ لَهُمْ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الْآيَةِ.

۱۷۶۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا حَبِوَةُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَلَا تَسْمَعُ مَا ذَكَرَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ وَإِنْ طَائِفَتَيْنِ مِنْ

۱۷۵۹۔ احمد، عبید اللہ بن معاذ، معاذ بن معاذ، شعبہ، عبد الحمید بن کرید صاحب الزیادی، حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب ابو جہل نے یہ کہا کہ اے اللہ اگر یہ قرآن تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمانوں سے پتھر برسایا ہمیں درد ناک عذاب دے، تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ اِلَّا لِيُعَذِّبَهُمُ الْخ یعنی اللہ انہیں عذاب نہیں دے گا جب تک کہ آپ ان میں موجود ہیں، اور اللہ عذاب نہیں دے گا اس لئے کہ وہ استغفار کرتے رہتے ہیں، اور اللہ مشرکوں کو عذاب کیوں نہ دے کہ وہ تو لوگوں کو مسجد حرام سے روکتے رہتے ہیں۔

باب ۶۹۳۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اللہ تعالیٰ انہیں عذاب نہیں دیگا جب تک کہ آپ ان میں ہیں اور اللہ انہیں عذاب نہیں کرے گا کہ وہ استغفار کرتے رہتے ہیں۔

۱۷۶۰۔ محمد بن نصر، عبید اللہ بن معاذ، ان کے والد، شعبہ، عبد الحمید صاحب الزیادی، حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ابو جہل نے جس وقت یہ کہا کہ اے اللہ اگر قرآن تیرا سچا کلام ہے، اور تیری طرف سے ہے، اور ہم جھٹلاتے ہیں تو پھر ہمارے اوپر آسمان سے پتھر برسا دے، یا کوئی بڑا درد ناک عذاب ہم پر بھیج دے، تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ ”اللہ تعالیٰ انہیں عذاب نہیں کرے گا اس لئے کہ آپ ان میں رہتے ہیں اور اللہ انہیں عذاب نہیں کرے گا کہ وہ بخشش مانگتے ہیں، اور اللہ انہیں عذاب کیوں نہ کرے، حالانکہ وہ لوگوں کو مسجد حرام سے روکتے ہیں۔

باب ۶۹۳۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ان سے لڑتے رہو، حتیٰ کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین خالص اللہ کا ہو جاوے۔

۱۷۶۱۔ حسن بن عبد العزیز، عبد اللہ بن یحییٰ، حیوہ، بکر بن عمر بکیر، نافع، حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ میرے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ دیکھو اس وقت مسلمانوں کے دو گروہ حضرت علیؑ اور امیر معاویہؓ لڑ رہے ہیں کیا تم نے اللہ کا یہ فرمان نہیں سنا کہ جب مسلمانوں کے دو گروہ لڑ پڑیں، تو ان میں صلح کروادو، اور اگر

۶۹۴۔ بَابُ قَوْلِهِ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةً.

۱۷۶۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا حَبِوَةُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَلَا تَسْمَعُ مَا ذَكَرَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ وَإِنْ طَائِفَتَيْنِ مِنْ

وہ نہ مانیں تو لڑکر انہیں درست کر دو، تو پھر آپ کو کون چیز مانع ہے جو آپ خاموش ہیں؟ میں نے کہا کہ اے بھائی کے بیٹے اگر میں اس حکم کی تاویل کر کے مسلمانوں سے نہ لڑوں تو یہ مجھ کو اچھا لگتا ہے، اس بات سے کہ میں وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا کی تاویل کروں، تو پھر اس نے کہا کہ اچھا آپ اس آیت کو کیا کریں گے کہ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةً، الخ میں نے کہا وہاں یہ جنگ تو ہم آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں کر چکے ہیں، اور جو شخص فتنہ اٹھاتا تھا، ہم اسے مار ڈالتے تھے یا قید کر دیتے تھے، یہاں تک کہ اسلام پھیل گیا اور مسلمانوں کی تعداد بہت ہو گئی، اب اس آیت والا فتنہ کہاں باقی ہے؟ جب اس آدمی نے میری رائے کو اپنے موافق میں نہیں پایا تو حضرت علی و حضرت عثمان کے متعلق کہنے لگا کہ یہ تو احد سے بھاگ گئے تھے، (۱) ان کے متعلق آپ کیا خیال رکھتے ہیں؟ میں نے کہا حضرت عثمان کو اللہ تعالیٰ نے معافی دے دی، مگر تم ان کے معاف کئے جانے کو برا سمجھتے ہو، رہ گئے حضرت علی تو وہ داماد رسول اور آپ کے چچا زاد بھائی ہیں، راوی کا بیان ہے کہ اتنا کہہ کر حضرت ابن عمرؓ نے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ دیکھو ان کا تو یہ مکان سامنے موجود ہے۔

۱۷۶۲۔ احمد بن یونس، زہیر، بیان بن بشر، سبرہ بن عبد الرحمن، حضرت سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ ہمارے پاس عبد اللہ بن عمرؓ آئے، تو ایک آدمی نے کہا دیکھئے، یہ فتنہ اور فساد ہو رہا ہے، آپ اس کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ ابن عمرؓ نے جواب دیا کہ تم کیا جانو فتنہ کس کو کہتے ہیں، فتنہ تو مشرکوں کا تھا اور آنحضرت ان سے لڑتے تھے، اور ان کا جنگ کرنا تم لوگوں کا سا نہیں تھا کہ جو حصول ملک کی خاطر ہو بلکہ صرف دین کیلئے لڑتے تھے۔

باب ۶۹۵۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اے نبی! مسلمانوں کو کافروں سے لڑنے کی ترغیب دلائیے، اگر تم بیس ثابت قدم ہو گئے تو تم دو سو (کافروں) پر غالب رہو گے، اور اگر تم سو ثابت قدم ہو گے تو ایک ہزار کافروں پر غالب رہو گے، اس لئے کہ وہ

الْمُؤْمِنِينَ اقْتُلُوا إِلَىٰ آخِرِ الْآيَةِ فَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ لَا تُقَاتِلَ كَمَا ذَكَرَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ فَقَالَ يَا ابْنَ آخِي أَغْتَرَبَ بِهَذِهِ الْآيَةِ وَلَا أَقَاتِلُ أَحَبُّ إِلَيَّ مَنْ أَنْ أَغْتَرَبَ بِهَذِهِ الْآيَةِ الَّتِي يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَىٰ وَ مَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا إِلَىٰ آخِرِهَا قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةً قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ فَعَلْنَا عَلَىٰ عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الْإِسْلَامُ قَلِيلًا فَكَانَ الرَّجُلُ يُقْتَلُ فِي دِينِهِ إِمَّا يَقْتُلُوهُ وَإِمَّا يُؤْتِقُوهُ حَتَّى كَثُرَ الْإِسْلَامُ فَلَمْ تَكُنْ فِتْنَةً فَلَمَّا رَأَى أَنَّهُ لَا يُوَفِّقُهُ فِيمَا يُرِيدُ قَالَ فَمَا قَوْلُكَ فِي عَلِيٍّ وَ عُثْمَانَ؟ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا قَوْلِي فِي عَلِيٍّ وَ عُثْمَانَ إِمَّا عُثْمَانُ فَكَانَ اللَّهُ قَدْ عَفَا عَنْهُ فَكَرِهْتُمْ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُ وَ إِمَّا عَلِيٌّ فَأَبْنُ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ خَتَنَهُ وَ أَشَارَ بِيَدِهِ وَ هَذِهِ بَيْتُهُ أَوْ بَيْتُهُ حَيْثُ تَرَوْنَ .

۱۷۶۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا بَيَّانٌ أَنَّ وَبَرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا أَوْ إِلَيْنَا ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ رَجُلٌ كَيْفَ تَرَىٰ فِي قِتَالِ الْفِتْنَةِ فَقَالَ وَ هَلْ تَدْرِي مَا الْفِتْنَةُ كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِينَ وَ كَانَ الدُّخُولُ عَلَيْهِمْ فِتْنَةً وَلَيْسَ كَقِتَالِكُمْ عَلَى الْمُلْكِ .

۶۹۵ بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتِينَ وَ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ يَغْلِبُوا أَلْفًا مِنَ الَّذِينَ

(۱) بظاہر یہ سوال کرنے والا شخص خارجی تھا جو حضرات خنین (عثمان و علیؓ) کے بارے میں صحیح نظریہ نہیں رکھتے تھے۔

کافر سمجھ بوجھ نہیں رکھتے۔

۱۷۶۳۔ علی بن عبد اللہ سفیان، عمرو، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ اگر میں مسلمان ہوں صبر کرنے والے تو دو سو کافروں سے نہ بھاگیں، تو پھر اس وقت یہ بات لازم کر دی گئی کہ اگر ایک ہو تو دس کے مقابلہ سے بھاگے نہیں، سفیان نے کئی مرتبہ یہ بھی کہا کہ اگر میں مسلمان ہوں تو دو سو کافروں سے نہ بھاگیں، پھر اس کے بعد یہ آیت اتری کہ ”اللہ نے اب تمہارے لئے تخفیف کر دی ہے اور جان لیا ہے کہ تم اب کس قدر کمزور ہو گئے ہو لہذا یہ کہا گیا ہے کہ سو دو سو سے نہ بھاگیں، سفیان کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن شبرمہ کوفہ کے قاضی تھے کہتے تھے کہ میرا خیال ہے کہ امر بالعرف اور نہی عن المنکر میں بھی یہی حکم پایا جاتا ہے۔

باب ۶۹۶۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اب اللہ نے تم پر تخفیف کر دی اور جان لیا ہے کہ تم میں کچھ کمزوری پیدا ہو گئی ہے، واللہ مع الصّابِرِین تک۔

۱۷۶۴۔ یحییٰ بن عبد اللہ سلمیٰ، عبد اللہ بن مبارک، جریر بن حازم، زبیر بن حزنیت، عکرمہ، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عَشْرُونَ اِلٰحَ یعنی اگر تم میں بیس آدمی صبر کرنے والے ہوں گے تو دو سو (کافروں) پر غالب آ جائیں گے، تو مسلمانوں پر یہ بات بہت بھاری ہوئی کہ ایک مسلمان دس کافروں کے مقابلہ سے نہ بھاگے، تو اللہ نے آیت تخفیف نازل فرمائی، یعنی اِلَّا خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَ عَلِمَ اَنْ فِيْكُمْ ضَعْفًا اِلٰحَ کہ اب اللہ نے آسانی کر دی ہے اور جان لیا کہ تم میں کمزوری پیدا ہو گئی ہے، تو اب اگر تم میں سے ایک سو صبر کرنے والے ہوں گے تو دو سو پر غالب آ جائیں گے، حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ اس تخفیف سے مسلمانوں کے استقلال میں بھی فرق آ گیا۔

كَفَرُوا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُوْنَ.

۱۷۶۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَّاسٍ لَمَّا نَزَلَتْ اِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عَشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتِينَ فَكَتَبَ عَلَيْهِمْ اَنْ لَا يَفِرَّ وَاحِدٌ مِنْ عَشْرَةٍ فَقَالَ سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ اَنْ لَا يَفِرَّ عَشْرُونَ مِنْ مِائَتَيْنِ ثُمَّ نَزَلَتْ اِلَّا خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ الْاَيَةَ فَكَتَبَ اَنْ لَا يَفِرَّ مِائَةٌ مِنْ مِائَتَيْنِ زَادَ سُفْيَانُ مَرَّةً نَزَلَتْ حَرَضَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ اِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عَشْرُونَ صَابِرُونَ قَالَ سُفْيَانُ وَقَالَ ابْنُ شُرْمَةَ اَرَى الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ مِثْلَ هَذَا.

۶۹۶ باب قَوْلِهِ اَلَّذِينَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنْ فِيْكُمْ ضَعْفًا الْاَيَةَ اِلَى قَوْلِهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ .

۱۷۶۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السُّلَمِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّبَيْرُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عَشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ شَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ حِينَ فُرِضَ عَلَيْهِمْ اَنْ لَا يَفِرَّ وَاحِدٌ مِنْ عَشْرَةٍ فَجَاءَ التَّخْفِيفُ فَقَالَ اِلَّا خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنْ فِيْكُمْ ضَعْفًا فَاِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ قَالَ فَلَمَّا خَفَّفَ اللَّهُ عَنْهُمْ مِنَ الْعِدَّةِ انْقَضَ مِنَ الصَّبْرِ بِقَدْرِ مَا خَفَّفَ عَنْهُمْ.

الحمد لله کہ اٹھارہواں پارہ ختم ہوا

انیسویں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سُورَةُ بَرَاءَةِ

وَلِجَعِ كُلِّ شَيْءٍ أَدْخَلْتَهُ فِي شَيْءٍ الشَّقَّةُ
السُّفْرُ خَبَالُ الْفَسَادِ وَالْخَبَالُ الْمَوْتُ وَلَا
تَقْتَنِي لَا تُؤْبَحِنِي كَرْهًا وَ كَرْهًا وَاجِدٌ
مُدْخَلًا يَدْخُلُونَ فِيهِ يَحْمَحُونَ يُسْرِعُونَ وَ
الْمُؤْتَفِكَاتِ ائْتَفَكَتِ اِنْقَلَبَتْ بِهَا الْأَرْضُ
أَهْوَى الْقَاهُ فِي هَوَاةٍ عَدْنٌ خُلِدَ عَدْنْتُ بِأَرْضِ
أَيِّ أَقْمْتُ وَمِنْهُ مُعَدَّنٌ وَيُقَالُ فِي مَعْدِنٍ
صِدْقٍ فِي مَنَبٍ صِدْقٍ الْخَوَالِفُ الْخَالِفُ
الَّذِي خَلَفَنِي فَقَعَدَ بَعْدِي وَمِنْهُ يَخْلُفُهُ فِي
الْعَابِرِينَ وَ يَحْجُورُ أَنْ يَكُونَ النِّسَاءُ مِنَ
الْخَالِفَةِ وَ إِنْ كَانَ جَمْعُ الذُّكُورِ فَإِنَّهُ لَمْ
يُوجَدْ عَلَى تَقْدِيرِ جَمْعِهِ إِلَّا حَرْفَانِ فَارِسٌ وَ
فَوَارِسٌ وَ هَالِكٌ وَ هَوَالِكُ الْخَيْرَاتِ وَاجِدَهَا
خَيْرَةٌ وَهِيَ الْفَوَاضِلُ مُرْجَوُونَ مُؤَخَّرُونَ
الشَّفَا شَفِيرٌ وَ هُوَ حَدُّهُ وَ الْحَرْفُ مَا تَحَرَّفَ
مِنَ السُّيُولِ وَالْأَوْدِيَةِ هَارٍ هَائِرٌ يُقَالُ تَهَوَّرَتِ
الْبُيْرُ إِذَا انْهَدَمَتْ وَ انْهَارَ مِثْلُهُ لَأَوَاهُ شَفَقًا وَ
قَرَفًا وَ قَالَ

إِذَا مَا قُمْتُ أَرَحَلَهَا بَلِيلٌ
تَأَوَّاهُ أَهَةُ الرَّجُلِ الْحَزِينِ

۶۹۷ باب قَوْلُهُ بَرَاءَةٌ مِنَ اللَّهِ وَ رَسُولِهِ
إِلَى الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَ قَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ أَذُنٌ يُصَدِّقُ نُطْهَرُهُمْ وَ
تُرْكِيهِمْ بِهَا وَ نَحْوَهَا كَثِيرٌ وَ الرِّكَاتُ

انیسویں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سورہ برات کی تفسیر!

”ولیعہ“ کسی چیز کو دوسری چیز میں داخل کرنا ”الشقة“ سے مراد سفر ہے۔ ”خبال“ کے معنی فساد اور موت دونوں کے آتے ہیں۔ ”ولا تفتنی“ مت جھڑک مجھ کو ”کرہا و کرہا“ یعنی زبردستی دونوں کا ایک ہی مطلب ہے ”مدخلا“ داخل ہونے کی جگہ ”یحمحون“ دوڑتے جائیں ”مؤتفکات“ وہ بستیاں جو عذاب سے الٹ دی گئیں ”اھوی“ گڑھے میں دھکیل دیا ”عدن“ ہمیشہ کی جگہ یعنی جنت جسے بہشت بھی کہتے ہیں، معدن اسی سے نکلا ہے عرب کا منقولہ ہے ”معدن صدق“ جہاں صدق پیدا ہوتا ہے معدن سے نبت سے مراد لیتے ہیں ”خوالف“ خالف کی جمع ہے جس کے معنی ہیں پیچھے بیٹھنے والا ”یخلفه فی الغابین“ اسی سے نکلا ہے یعنی چھوڑ دیا اسے پیچھے رہنے والوں میں اور اگر خوالف کو خالف کی جمع مان لیا جائے تو اس سے مراد عورتیں ہوں گی ”خیرات“ فائدے، نیکیاں، بھلائیاں، اس کا واحد ”خیرۃ“ آتا ہے ”مرجؤون“ مہلت دیئے گئے جیسے ”مؤخرون“ تاخیر میں ڈالے گئے ملتوی کئے گئے ”الشفاف“ کے معنی شفیق کے ہیں یعنی کنارہ ”جرف“ نالیاں ”ھار“ گرنے والی، تھوڑی بشر اور ”انھارت“ اسی سے نکلا ہے یعنی کنواں گر گیا ”لأواه“ رمل دل ہونا، خوف خدا سے ڈرنے والا، آہ وزاری کرنے والا جیسے شاعر کہتا ہے۔

رات کو اٹھ کر جب میں اپنی اونٹنی کستا ہوں
تو وہ غزدہ مردوں کی آہ کرتی ہے

باب ۶۹۷۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ جن مشرکوں کے ساتھ تم نے عہد کر رکھا تھا، اب ان کو اللہ و رسول کی طرف سے صاف جواب دے دو، ابن عباس کہتے ہیں کہ ”اذن یہ ہے“ کہ کسی کی بات سن کر اسے سچا جان لے ”نُطْهَرُهُمْ وَ

تَرْكِيهِمْ“ کے ایک ہی معنی ہیں کہ وہ پاک کرتا ہے ”زکوٰۃ“ کے معنی اخلاص اور اطاعت کے ہیں ”لا یوتون الزکاۃ“ یعنی کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کی تصدیق نہیں کرتے ”یضاهئون“ کے معنی ہیں ایسی باتیں کرتے ہیں جیسے اگلے کافر بناتے تھے:

۱۷۶۵۔ ابوالولید شعبہ، ابی اسحاق، حضرت براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ سب سے آخر میں یہ آیت نازل ہوئی تھی کہ ”يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ“ اسی طرح آخری سورت برات ہے جو کہ سب سے آخر میں نازل ہوئی۔

باب ۶۹۸۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”اے مشرک! تم چار ماہ ذیقعدہ ذی الحجہ، محرم اور (صفر) جمین سے ملک میں چلو پھرو اور یاد رکھو کہ تم خدا کو ہر انہیں سکتے اور اللہ تعالیٰ کافروں کو ذلیل فرمائے گا“ ”فَسِيحُوا“ کا مطلب ہے چلو پھرو۔

۱۷۶۶۔ سعید بن عفیر، عقیل، ابن شہاب، حمید بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ سن ۹ھ کے حج میں حضرت ابو بکر کو سالار حجاج بنایا گیا تھا اور مجھے اس بات پر مقرر کیا گیا تھا کہ میں یوم نحر میں اس امر کا اعلان کر دوں کہ اس سال کے حج کے بعد اب کوئی مشرک حج نہ کرے اور اسی طرح کوئی کعبہ کا ننگے ہو کر طواف نہ کر سکے گا۔ حمید کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت علی کو روانہ فرمایا کہ تم سورۃ برات کے احکامات کا اعلان کر دینا چنانچہ وہ بھی ہمارے ہمراہ منیٰ میں موجود تھے اور اعلان کر رہے تھے کہ کوئی مشرک اب نہ حج کر سکتا ہے اور نہ برہنہ ہو کر طواف کر سکتا ہے ابو عبد اللہ کہتے ہیں کہ اعلان کی غرض یہ ہے کہ لوگوں کو اچھی طرح آگاہ کر دیا جائے۔

باب ۶۹۹۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ حج اکبر کے دن لوگوں کو اللہ اور اس کے رسول کے حکم سے آگاہ کیا جاتا ہے کہ اللہ اور اس کا رسول مشرکوں سے دست بردار ہیں، تم اگر تم باز آ جاؤ تو تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر تم پھر جاؤ تو جان لو کہ تم اللہ کو

الطَّاعَةُ وَالْإِخْلَاصُ لَا يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ لَا يَشْهَدُونَ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُضَاهِئُونَ يُشَبِّهُونَ.

۱۷۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ وَآخِرُ سُورَةٍ نَزَلَتْ بَرَاءَةٌ.

۶۹۸ بَابُ قَوْلِهِ فَسِيحُوا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ وَ أَنَّ اللَّهَ مُخْزِي الْكَافِرِينَ. سِيحُوا سِيرُوا.

۱۷۶۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَشَّيْتُ أَبُوبَكْرٍ فِي تِلْكَ الْحَجَّةِ فِي مُؤَدَّتَيْنِ بَعَثَهُمْ يَوْمَ النَّحْرِ يُؤَدَّتُونَ بِنَجْيِ أَنْ لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثُمَّ أَرَدَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْلِي بِنِ ابْنِ طَالِبٍ وَأَمَرَهُ أَنْ يُؤَدِّ بَرَاءَةً قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَأَذَّنَ مَعَنَا عَلِيُّ يَوْمَ النَّحْرِ فِي أَهْلِ مِنَى بَرَاءَةً وَأَنَّ لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ.

۶۹۹ بَابُ قَوْلِهِ وَ إِذَا نَزَلَ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولُهُ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ أَنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَرَسُولُهُ فَإِنْ تُبْتُمْ فَهُمْو خَيْرٌ لَّكُمْ وَ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَأَعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ

مُعْجِزَى اللَّهِ وَ بَشِّرِ الَّذِينَ كَفَرُوا بِعَذَابٍ
أَلِيمٍ أَذْنَهُمْ أَعْلَمَهُمْ.

۱۷۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي
حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ
بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ فِي تِلْكَ الْحَجَّةِ فِي الْمُؤَذِّنِينَ
بَعَثَهُمْ يَوْمَ النَّحْرِ يُؤَذِّنُونَ بِنِجْنَى أَنْ لَا يَحُجَّ
بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ غُرَيَّانَ،
قَالَ حُمَيْدٌ ثُمَّ أَرَدَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَأَمَرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ
بِبَرَاءَةٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَأَذَّنَ مَعَنَا عَلِيٌّ فِي أَهْلِي
مِنِي يَوْمَ النَّحْرِ بِرَاءَةٍ وَأَنْ لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ
مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ غُرَيَّانَ.

۷۰۰ بَابُ قَوْلِهِ إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِنَ
الْمُشْرِكِينَ.

۱۷۶۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ
إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ
أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ هُرَيْرَةَ
أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ النَّبِيُّ أَمَرَهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا قَبْلَ
حَجَّةِ الْوَدَاعِ فِي رَهْطٍ يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ أَنْ لَا
يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ
غُرَيَّانَ فَكَانَ حُمَيْدٌ يَقُولُ يَوْمَ النَّحْرِ يَوْمَ
الْحَجِّ الْأَكْبَرِ مِنْ أَجْلِ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۷۰۱ بَابُ قَوْلِهِ فَقَاتِلُوا أِثْمَةَ الْكَفْرِ إِنَّهُمْ
لَا آيْمَانَ لَهُمْ.

۱۷۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهَبٍ
قَالَ كُنَّا عِنْدَ حَدِيْقَةٍ فَقَالَ مَا بَقِيَ مِنْ

ہر انہیں سکتے اور اسے پیغمبر تم کافروں کو دردناک عذاب کی
خبر دے دیجئے ”اذنہم“ کے معنی ہیں ان کو اطلاع دیدیں۔

۱۷۶۷۔ عبد اللہ بن یوسف، لیث، عقیل، ابن شہاب، حمید بن
عبدالرحمن، حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے
بیان کیا کہ حضرت ابو بکرؓ نے مجھے قربانی کے دن اعلان کرنے والوں
کے ساتھ بھیجا اور کہا کہ اعلان کر دو کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک
نہ توج کرے گا اور نہ ہی برہنہ ہو کر کعبہ کا طواف کرے گا، حمید کہتے
ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ کو بعد میں بھیجا اور ارشاد فرمایا
کہ جاؤ، سورت برات کے احکام کافروں کو سنا دو، حضرت ابو ہریرہؓ
کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے بھی ہمارے ساتھ ہی یوم النحر میں یہ
اعلان فرمایا کہ اس سال کے بعد نہ تو کوئی مشرک حج کرے گا اور نہ
برہنہ ہو کر کعبہ کا طواف کر سکے گا۔

باب ۷۰۰۔ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ مگر جن مشرکوں سے تم
نے صلح کا عہد کر رکھا تھا۔

۱۷۶۸۔ الحق، یعقوب بن ابراہیم، صالح، ابن شہاب، حمید
بن عبدالرحمن، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے
کہا کہ حجۃ الوداع سے پہلے والے حج میں آنحضرت ﷺ نے حضرت
ابو بکر صدیقؓ کو امیر حج بنا کر بھیجا تھا۔ لہذا حضرت ابو بکرؓ نے مجھے اور
کئی لوگوں کو یہ اعلان کرنے کے واسطے بھیجا کہ اس سال کے بعد کوئی
مشرک نہ توج کرے گا اور نہ ہی بیت اللہ کا طواف کوئی شخص برہنہ
ہو کر کر سکے گا، حمید بن عبدالرحمن کہتے ہیں۔ کہ حضرت ابو ہریرہؓ کی
حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ذی الحجہ کا دسواں دن یوم النحر ہے۔

باب ۷۰۱۔ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ تم کفار کے سرغنوں سے خوب
لڑو کیونکہ ان کے معاہدوں کا کوئی اعتبار اور بھروسہ نہیں۔

۱۷۶۹۔ محمد بن ثنی، یحییٰ، اسماعیل، زید بن وہب، حضرت حذیفہ سے
روایت کرتے ہیں کہ اس آیت سے تعلق رکھنے والے یعنی مخاطبین
میں صرف تین مسلمان اور چار منافق زندہ ہیں۔ اتنے میں ایک

دیہاتی نے کہا کہ آپ سب رسول پاک کے صحابی ہیں، ہمیں ان لوگوں کا حال بتائیے جو کہ ہمارے گھروں میں نقب لگا کر اچھی اچھی چیزیں چرا لیتے ہیں، کیونکہ ہم ان کا حال نہیں جانتے، (۱) حضرت حذیفہ نے فرمایا، وہ سب فاسق و بدکار ہیں، اور ان میں سے چار آدمی اب بھی زندہ ہیں، میں ان کو جانتا ہوں اور ان میں سے ایک تو اس قدر بوڑھا ہو چکا ہے کہ ٹھنڈے پانی کی ٹھنڈک کا بھی اسے احساس نہیں ہوتا ہے (یعنی بڑھاپے کی وجہ سے اس کی عقل ماری گئی ہے)

باب ۷۰۲۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے رہتے ہیں اور اسے اللہ کے راستہ میں خرچ نہیں کرتے تو آپ ان کو دردناک عذاب کی بشارت سنا دیجئے۔

۱۷۷۰۔ حکم بن نافع، شعب، ابو الزناد، عبد الرحمن اعرج، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے روز تم میں سے کسی کا خزانہ جس کی زکوٰۃ ادا نہ کی جاتی ہو، وہ گنجا سانپ بن جائے گا (جس سانپ کے سر کے بال گر جائیں اس کے زہر میں بہت تیزی پیدا ہو جاتی ہے)

۱۷۷۱۔ قتیبہ بن سعید، جریر، حصین، زید بن وہب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے مقام ربذہ میں ابوذر غفاریؓ سے پوچھا کہ آپ یہاں جنگل میں کس لئے آکر پڑے ہوئے ہیں؟ فرمانے لگے کہ میں ملک شام میں تھا اور میرا معاویہ سے جھگڑا ہو گیا، لہذا میں نے یہ آیت پڑھی کہ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ اِلٰھِ تَوٰمَعٰوِیَہِ کہنے لگے یہ آیت ہمارے حق میں نہیں ہے بلکہ یہود و نصاریٰ کے لئے نازل ہوئی ہے، میں نے کہا نہیں یہ سب کے لئے ہے چنانچہ میں اس جھگڑے کی وجہ سے سب کچھ چھوڑ کر یہاں چلا آیا ہوں۔

باب ۷۰۳۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”جس دن جمع کردہ چاندی اور سونا دوزخ میں تپایا جائے گا اور پھر اس سے ان کے پہلو اور پیشانی اور پشتیں داغی جائیں گی اور ان سے کہا جائے گا یہ ہے“

اَصْحَابِ هٰذِهِ الْاٰیَةِ اِلَّا ثَلَاثَةٌ وَّلَا مِنْ الْمُنَافِقِیْنَ اِلَّا اَرْبَعَةٌ فَقَالَ اَعْرَابِیُّ اَنْتُمْ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُخْبِرُوْنَا قَالَ فَلَا نَدْرِیْ فَمَا بَالُ هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ یُتَّقُوْنَ بُیُوتَنَا وَ یَسْرِقُوْنَ اَعْلَاقَنَا قَالَ اُولَئِكَ الْفُسَّاقُ اَجَلٌ لِّمْ یَبْقَ مِنْهُمْ اِلَّا اَرْبَعَةٌ اَحَدُهُمْ شَیْخٌ کَبِیْرٌ لَّوْ شَرِبَ الْمَآءَ الْبَارِدَ لَمَّا وَجَدَ بَرْدَهُ.

۷۰۲ بَابُ قَوْلِهِ وَ الَّذِیْنَ یَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَ لَا یُنْفِقُوْنَہَا فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ .

۱۷۷۰۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ الْاَعْرَجَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ يَقُولُ یَكُوْنُ كَنْزٌ اَحَدِكُمْ یَوْمَ الْقِیَمَةِ شُحَّاعًا اَفْرَعًا.

۱۷۷۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ مَرَرْتُ عَلَى اَبِي دَرٍّ بِالرَّبَذَةِ فَقُلْتُ مَا اَنْزَلَكَ بِهٰذِهِ الْاَرْضِ قَالَ كُنَّا بِالشَّامِ فَقَرَأْتُ وَ الَّذِیْنَ یَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَ لَا یُنْفِقُوْنَہَا فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ قَالَ مُعَوِيَّةُ مَا هٰذِهِ فِیْنَا مَا هٰذِهِ اِلَّا فِیْ اَهْلِ الْكِتَابِ قَالَ قُلْتُ اِنَّهَا لَفِیْنَا وَ فِیْهِمْ.

۷۰۳ بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ یَوْمَ یُحْمَى عَلَیْہَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فُتْکُوْیْ بِہَا جِبَاهُهُمْ وَ جُنُوْبُهُمْ وَ ظُهُورُهُمْ هٰذَا مَا

(۱) حضرت حذیفہؓ کا لقب ”صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم“ تھا حضورؐ نے ان کو منافقین کے نام بتائے ہوئے تھے، اس بناء پر منافقین کی جس قدر پہچان انہیں تھی کسی اور صحابی کو اتنی پہچان نہیں تھی۔

وہ سرمایہ جو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا لو اب اس مال کا ذائقہ چکھو۔

۷۷۲۔ احمد بن شعیب بن سعید، یونس، ابن شہاب، خالد بن اسلم، حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ یہ حکم زکوٰۃ سے پہلے کا ہے، پھر جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس زکوٰۃ کو مال کی پاکیزگی کا سبب بنادیا۔

باب ۷۰۴۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”اللہ کے نزدیک اس کی کتاب میں زمین و آسمان کی پیدائش کے دن سے مہینوں کی گنتی بارہ ہے، ان سے چار مہینے حرمت والے ہیں ”قیم“ کے معنی قائم مستقیم یعنی درست اور سیدھے کے ہیں۔

۷۷۳۔ عبداللہ بن عبد الوہاب، حماد بن زید، ایوب، محمد، ابن ابی بکرہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ دیکھو! زمانہ پھر اسی نقشہ پر آگیا جس دن اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو پیدا کیا تھا، ایک سال بارہ مہینہ کا ہوتا ہے، ان میں چار مہینے حرمت والے ہیں، جن میں تین مہینے مسلسل ہیں، یعنی ذیقعدہ، ذی الحجہ، محرم اور ایک رجب کا مہینہ ہے جو کہ جمادی الآخر اور ماہ شعبان کے درمیان آتا ہے۔

باب ۷۰۵۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”جب غار میں دو میں سے ایک آپ تھے ”معنا“ کے معنی ناصرنا یعنی اللہ ہمارا مددگار ہے ”سکینتہ“ پر زون فعیلہ، بمعنی سکون و اطمینان۔

۷۷۴۔ عبداللہ بن محمد، حبان، ہمام، ثابت، انس، حضرت ابو بکر صدیقؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے کہا کہ میں آنحضرت ﷺ کے ہمراہ غار میں موجود تھا کہ مشرکوں کے آنے کی آہٹ معلوم ہوئی تو میں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ اگر کسی نے قدم اٹھایا تو ہمیں دیکھ لے گا اس وقت آپ نے فرمایا کہ اے ابو بکر! تم ان دو آدمیوں کے متعلق کیا خیال کرتے ہو کہ جن کا تیسرا اللہ

کَنْزُكُمْ لَا نَفْسَكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ۔

۱۷۷۲۔ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ هَذَا قَبْلَ أَنْ تَنْزَلَ الزَّكَاةُ فَلَمَّا أُنْزِلَتْ جَعَلَهَا اللَّهُ طَهْرًا لِلْأَمْوَالِ۔

۷۰۴ بَابُ قَوْلِهِ إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ الْقَيْمُ هُوَ الْقَائِمُ۔

۱۷۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الزَّمَانَ قَدْ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثُ مُمَوَّلِيَّاتٍ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبٌ مُضَرٌّ الَّذِي بَيْنَ جَمَادَى وَشُعْبَانَ۔

۷۰۵ بَابُ قَوْلِهِ ثَانِيِ اثْنَيْنِ إِذْهُمَا فِي الْغَارِ مَعَنَا نَاصِرُنَا السَّكِينَةُ فَعَيْلَةٌ مِّنَ السُّكُونِ۔

۱۷۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَبَّانٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ حَدَّثَنَا أَنَسٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ فَرَأَيْتُ اثْنَارَ الْمُشْرِكِينَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ رَفَعَ قَدَمَهُ رَأَانَا قَالَ مَا ظَنُّكَ يَا ثَانِيَيْنِ اللَّهُ

تعالیٰ ہے۔

۱۷۷۵۔ عبد اللہ بن محمد، ابن عیینہ، ابن جریج، ابن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ جب میرے اور ابن عباس کے درمیان بیعت ابن زبیر پر گفتگو ہوئی اور میں نے بیعت سے انکار کیا تو ابن عباس نے کہا کہ وہ بہت عمدہ آدمی ہیں، ان کے والد ابن عوام عشرہ مبشرہ میں داخل ہیں، ان کی ماں حضرت ابو بکر کی صاحبزادی اور حضرت عائشہ کی ہمشرہ ہیں، جو ذات النطاقین ہیں اور ان کی خالہ حضرت عائشہ ہیں اور دادا ابو بکر ہیں، اور دادی حضرت صفیہ جو کہ عبد المطلب کی صاحبزادی اور آل حضرت کی پھوپھی ہیں۔

۱۷۷۶۔ عبد اللہ بن محمد، یحییٰ بن معین، حجاج، ابن جریج، ابن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ جب ابن عباسؓ اور ابن زبیرؓ میں خلافت کے متعلق اختلاف ہوا تو میں نے ابن عباس سے ملاقات کی اور کہا کہ کیا تم اس بات کو پسند کرتے ہو کہ ابن زبیرؓ سے جنگ کرو، اور اس طرح اللہ کے حرم کی توہین ہو، ابن عباس نے فرمایا، 'خدا کی پناہ! یہ کام تو ابن زبیر اور بنی امیہ ہی کے حصہ میں لکھا گیا ہے' میں تو خدا گواہ ہے کہ کبھی یہ کام نہیں کروں گا، ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ جب لوگوں نے ابن عباس سے کہا کہ آپ ابن زبیر سے بیعت کر لیجئے، تو وہ کہنے لگے کہ اس میں کیا مضائقہ ہے؟ وہ اس قابل ہیں، کیونکہ ان کے والد حضور کے معاون تھے اور ان کے نانا حضور کے یار غارتھے، اور ان کی ماں کو ذات النطاقین ہونے کا شرف حاصل ہے، اور ان کی خالہ ام المومنین ہیں، ان کی پھوپھی حضرت خدیجہ آنحضرت ﷺ کی زوجہ تھیں، ان کی دادی حضرت صفیہ بنت عبد المطلب ہیں جو کہ رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی ہیں، پھر وہ خود بھی ہمیشہ پاک دامن رہے ہیں، اور قرآن کے قاری ہیں، خدا کی قسم!! اگر وہ ہم سے اچھا برتاؤ کریں اور کرنا ہی چاہئے کہ وہ ہمارے نزدیکی رشتہ دار ہیں اور اگر وہ ہم پر حاکم ہوں، تو ہمارے برابر ہیں، مگر عبد اللہ بن زبیر نے بنی اسد بنی تویت اور بنی اسامہ کو ہم سے زیادہ اپنا مقرب اور نزدیکی بنالیا ہے اور عبد الملک نے اپنی چال میں غرور پیدا کر لیا ہے مگر ابن زبیر نے یہ کام اچھا نہیں کیا ہے کہ پھر ان ہی لوگوں کو اپنا دوست و مقرب بنالیا ہے۔

ثَالِثُهُمَا.

۱۷۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ حِجْنٌ وَقَعَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ ابْنِ الزُّبَيْرِ قُلْتُ أَبُوهُ الزُّبَيْرُ وَ أُمُّهُ أَسْمَاءُ وَ خَالَتُهُ عَائِشَةُ وَ جَدُّهُ أَبُو بَكْرٍ وَ جَدَّتُهُ صَفِيَّةُ فَقُلْتُ لِسُفْيَانَ إِسْنَادُهُ فَقَالَ حَدَّثَنَا فَشَغَلَهُ إِنْسَانٌ وَ لَمْ يَقُلْ ابْنُ جُرَيْجٍ.

۱۷۷۶۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُعِينٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ ابْنُ أَبِي مَلِيكَةَ وَ كَانَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ فَغَدَوْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ أَتُرِيدُ أَنْ تُقَاتِلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ فَتُحِلَّ حَرَمَ اللَّهِ فَقَالَ مَعَاذَ اللَّهِ إِنْ أَلَّهِ كَتَبَ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَ بَنَى أُمِّيَّةً مُحِلِّينَ وَ إِنِّي وَ اللَّهُ لَا أُحِلُّهُ أَبَدًا قَالَ قَالَ النَّاسُ بَايَعَ لِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقُلْتُ وَ أَيْنَ بِهَذَا الْأَمْرِ عَنْهُ أَمَا أَبُوهُ فَحَوَارِيُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ الزُّبَيْرَ وَ أَمَا جَدُّهُ فَصَاحِبُ الْغَارِ يُرِيدُ أَبَا بَكْرٍ وَ أُمُّهُ فَذَاتُ الْبِطَاقِ يُرِيدُ أَسْمَاءَ وَ أَمَا خَالَتُهُ فَأُمُّ الْمُؤْمِنِينَ يُرِيدُ عَائِشَةَ وَ أَمَا عَمَّتُهُ فَزَوْجَةُ النَّبِيِّ يُرِيدُ خَدِيجَةَ وَ أَمَا عَمَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَدَّتُهُ يُرِيدُ صَفِيَّةَ ثُمَّ عَفِيفٌ فِي الْإِسْلَامِ قَارِئُ الْقُرْآنِ وَ اللَّهُ إِنْ وَصَلُونِي وَصَلُونِي مِنْ قَرِيبٍ وَإِنْ رُبُونِي رَبَّنِي أَكْفَاءُ كِرَامٍ فَاتَرِ التَّوَيْنَاتِ وَ الْأَسَامَاتِ وَ الْحَمِيدَاتِ يُرِيدُ أَبْطَنًا مِنْ بَنِي أَسَدٍ بَنَى ثَوْبَ وَ بَنَى أَسَامَةَ وَ بَنَى أَسَدٌ إِنْ ابْنُ أَبِي الْعَاصِ بَرَزَ يَمْشِي الْقَدَمِيَّةَ يَعْنِي عَبْدَ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ وَ إِنَّهُ لَوَى ذَنْبُهُ يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ.

۷۷۷۔ محمد بن عبید بن میمون، عیسیٰ بن یونس، عمر بن سعید، ابن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں ابن عباسؓ سے ملا تو کہنے لگے کیا تم نے نہیں دیکھا کہ ابن زبیرؓ خلافت کیلئے کھڑے ہوئے ہیں، میں نے دل میں کہا کہ میں غور کروں گا کہ آیا وہ اس کے مستحق ہیں یا نہیں، ہاں میں نے ابو بکرؓ و عمرؓ کی خلافت کے معاملہ میں کبھی کچھ غور نہیں کیا، کیونکہ وہ ہر طرح اس کے لائق تھے، پھر میں نے دل میں سوچا کہ وہ تو نبی ﷺ کی پھوپھی کے بیٹے اور زبیر بن عوام کے صاحبزادے ہیں جو کہ عشرہ مبشرہ میں داخل ہیں اور آنحضرت کے یار غار کے پوتے ہیں اور حضرت خدیجہ کے بھائی کے صاحبزادے اور حضرت اسماءؓ کے بیٹے ہیں یہی وجہ ہے کہ وہ خود کو مجھ سے افضل خیال کرتے ہیں، اور اس بات کی کوشش نہیں کرتے کہ میں ان کا مقرب بن جاؤں، میں اپنے دل میں ان سے کبھی نہ کھنجوں گا، مگر ابن زبیر میری طرف توجہ نہیں کرتے، ہو سکتا ہے کہ وہ اس میں کچھ بھلائی پاتے ہوں، لیکن میں اب اپنے چچا کے بیٹے (یعنی عبد الملک) کی بیعت کر لوں گا، کیونکہ غیر کے حاکم ہونے سے یہ بہتر ہے کہ ہمارے عزیز حاکم ہو۔

١٧٧٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ ابْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ أَلَا تَعَجَّبُونَ لِابْنِ الزُّبَيْرِ قَامَ فِي أَمْرِهِ هَذَا فَقُلْتُ لِأَحَاسِبَنَّ نَفْسِي لَهُ مَا حَاسِبْتُمَا لِأَبِي بَكْرٍ وَلَا لِعُمَرَ وَلَهُمَا كَانَا أَوْلَى بِكُلِّ خَيْرٍ مِنْهُ وَقُلْتُ ابْنُ عَمَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ أَبِي بَكْرٍ وَابْنُ أَخِي خَدِيجَةَ وَابْنُ أُخْتِ عَائِشَةَ فَإِذَا هُوَ يَتَعَلَّى عَنِّي وَلَا يُرِيدُ ذَلِكَ فَقُلْتُ مَا كُنْتُ أَظُنُّ ابْنِي أَعْرَضَ هَذَا مِنْ نَفْسِي فَيَدْعُهُ وَمَا أَرَاهُ يُرِيدُ خَيْرًا وَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ لَأَنْ يُرَبِّيَنِي بَنُو عَمِّي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يُرَبِّيَنِي غَيْرُهُمْ.

باب ۷۰۶۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”تالیف“ قلب کے لئے بھی خرچ کرنا چاہئے“ مجاہد کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ تالیفِ قلوب کے لئے مال خرچ کرتے ہیں۔

۱۷۷۸۔ محمد بن کثیر، سفیان ان کے والد، ابن ابی نعیم، حضرت ابو سعید سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں کوئی چیز لائی گئی، آپ نے اس کو چار آدمیوں میں تقسیم فرما کر ارشاد فرمایا کہ میں نے ان کی تالیف قلوب کے لئے ایسا کیا ہے، ایک آدمی کہنے لگا کہ آپ نے انصاف نہیں کیا، آپ نے فرمایا اس کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو دین کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے۔

باب ۷۰۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ جو لوگ خیرات کرنے والے مومنین کو طعنہ دیتے ہیں ”یلمزوں“ کے معنی عیب لگاتے ہیں ”جہدہم“ اور ”جہدہم“ کے معنی ہیں کہ اپنی کوشش اور طاقت کے موافق۔

۱۷۷۹۔ بشر بن خالد، ابو محمد، محمد بن جعفر، شعبہ، سلیمان، ابووائل،

حضرت ابی مسعود سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب خیرات کرنے کا حکم آیا تو ہم مزدوری پر بوجھ اٹھایا کرتے تھے، ایک دن ابو عقیل آدھا صاع کھجور لے کر آئے اور ایک شخص عبد الرحمن بن عوف بہت زیادہ مال لے کر آئے منافق کہنے لگے، اللہ اس حقیر خیرات سے بے پروا ہے، اور یہ زیادہ مال دکھانے کیلئے لایا گیا ہے، اس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ منافق خیرات کرنے والوں کو عیب لگاتے ہیں جو کم دیتا ہے، اسے حقیر کہتے ہیں، اور جو زیادہ دیتا ہے اسے ریاکاری پر محمول کرتے ہیں۔

۷۸۰۔ الحنفی بن ابراہیم، ابواسامہ، زائدہ سلیمان، شقیق، حضرت ابن مسعود انصاری سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب آنحضرت ﷺ ہم کو خیرات کا حکم دیتے تو ہم نہایت کوشش کر کے گیہوں یا کھجور کا ایک مدلا سکتے تھے۔ یعنی بہت تھوڑا خیرات کر سکتے تھے مگر اب ہم ایک لاکھ دینے کی طاقت رکھتے ہیں، پھر حضرت ابو مسعود نے اپنی طرف اشارہ کیا۔

باب ۷۰۸۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”آپ ان کے لئے دعا مغفرت کریں یا نہ کریں اگر ستر بار بھی دعا کریں“ تو بھی اللہ نہیں بخشنے گا۔

۷۸۱۔ عبید بن اسلم، ابواسامہ، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ جب عبد اللہ بن ابی مر گیا تو اس کا بیٹا آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آیا اور حضور سے کہا کہ اپنا کرتہ اس کے کفن کیلئے دید دیجئے، آپ نے دیدیا، پھر وہ کہنے لگے کہ آپ ان کی نماز جنازہ بھی پڑھا دیجئے، آپ نے چلنے کا ارادہ کیا۔ حضرت عمرؓ نے آپ کا دامن پکڑ کر عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول!! آپ منافق کی نماز پڑھا رہے ہیں اور دعائے مغفرت فرما رہے ہیں، اللہ تعالیٰ نے تو اس سے منع فرمایا ہے، آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خدا نے مجھ کو اختیار دیا ہے کہ میں ان کیلئے دعائے مغفرت کروں یا نہ کروں اور اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ اگر ان کے لئے ستر بار بھی دعائے مغفرت کی جائے گی تو بھی میں ان کو نہیں بخشوں گا۔ لہذا میں اس کیلئے ستر بار سے زیادہ مغفرت چاہوں گا۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا وہ تو منافق

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَاقِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا أُمِرْنَا بِالصَّدَقَةِ كُنَّا نَتَحَامَلُ فَجَاءَ أَبُو عَقِيلٍ بِنِصْفِ صَاعٍ وَجَاءَ إِنْسَانٌ بِأَكْثَرِ مِنْهُ فَقَالَ الْمُنَافِقُونَ إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَدَقَةِ هَذَا وَ مَا فَعَلَ هَذَا الْآخَرُ إِلَّا رِثَاءً فَتَزَلَّتِ الدِّنَنُ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمُ الْآيَةَ.

۱۷۸۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ أَحَدْتُمْ زَائِدَةً عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتُرُ بِالصَّدَقَةِ فَيُحْتَالُ أَحَدُنَا حَتَّى يَجِيءَ بِالْمُدِّ إِنْ لَاحِظَهُمُ الْيَوْمَ مِائَةً أَلْفٍ كَأَنَّهُ يُعَرِّضُ بِنَفْسِهِ.

۷۰۸ باب اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً.

۱۷۸۱۔ حَدَّثَنَا عُيَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عَمَرَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللَّهِ جَاءَ ابْنَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ فَمِصَصَهُ يَكْفِيَنَّ فِيهِ أَبَاهُ فَأَعْطَاهُ ثُمَّ سَأَلَهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ فَقَامَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُصَلِّيُ عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ رَبُّكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا خَيْرَنِي اللَّهُ فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً وَ سَارِيزِدُهُ عَلَى

ہے، آخر آپ نے نماز پڑھادی۔ چنانچہ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْ أَعْيُنِ رَسُولٍ مَّا مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ۔

۱۷۸۲۔ یحییٰ بن بکیر، عقیل (دوسری سند) عقیل، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابن عباس، حضرت عمر بن خطاب سے روایت کرتے ہیں کہ جب عبد اللہ بن ابی مرثدہ آنحضرت ﷺ کو نماز جنازہ پڑھانے کیلئے بلایا گیا، تو جب آپ جانے لگے تو میں نے آنحضرت ﷺ کا دامن پکڑ کر عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول آپ اس کی نماز پڑھائیں گے، جس نے ایک دن یہ باتیں کہیں تھیں، عرض میں نے اس کی حرکتیں آپ کو یاد دلانیں، تو آنحضرت ﷺ قدرے مسکرائے (۱) اور ارشاد فرمایا کہ اے عمرؓ مجھے جانے دو، کیونکہ اللہ نے مجھے اختیار دیا ہے کہ اگر میں یہ سمجھوں کہ کوئی ستر مرتبہ سے زیادہ استغفار کرنے سے بخش دیا جائے گا تو میں ستر سے زیادہ بار استغفار کروں گا۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور واپس تشریف لائے کہ فوراً سورت برائت کی یہ آیات نازل کی گئیں کہ وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْ أَعْيُنِ رَسُولٍ مَّا مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ۔

باب ۷۰۹۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”اگر ان میں سے کوئی مر جائے تو نہ اس کی نماز پڑھی جائے اور نہ اس کی قبر پر کھڑا ہوا جائے۔“

۱۷۸۳۔ ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض، عبید اللہ، نافع، حضرت

السَّبْعِينَ قَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ قَالَ فَصَلَّىٰ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ۔

۱۷۸۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ وَ قَالَ غَيْرُهُ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بِنِ سَلُولٍ دُعِيَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَبَّتْ إِلَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُصَلِّي عَلَى ابْنِ أَبِي وَقَدْ قَالَ يَوْمَ كَذَا وَ كَذَا وَ كَذَا قَالَ أَعِدُّ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَخْرَجْنِي يَا عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ إِنِّي خَيْرْتُ فَأَخْتَرْتُ لَوْ أَعْلَمُ إِنِّي إِنْ زِدْتُ عَلَى السَّبْعِينَ يُغْفَرُ لَهُ لَزِدْتُ عَلَيْهَا قَالَ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَمْكُثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى نَزَلَتِ الْآيَاتَانِ مِنْ بَرَاءَةٍ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا إِلَى قَوْلِهِ وَهُمْ فَاسْقُون قَالَ فَحَجَبْتُ بَعْدَ مِنْ جُرَاتِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ۔

باب ۷۰۹۔ قَوْلُهُ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ۔

۱۷۸۳۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُثَنِّرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کی منافقین کے بارے سختی کو دیکھ کر تبسم فرمایا۔

ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جس وقت عبد اللہ بن ابی مرثد اس کا بیٹا عبد اللہ آنحضرت ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے اپنا پیرا ہن اس کے کفن کے لئے دے دیا اور پھر اس کے جنازے کی نماز پڑھانے جانے لگے، تو حضرت عمرؓ نے آپ کا دامن پکڑ لیا اور عرض کیا کہ حضور وہ تو منافق تھا، آپ منافق کی نماز کس طرح پڑھانے جارہے ہیں؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ تو منافقوں کے لئے دعا کرنے سے منع فرماتا ہے آنحضرت نے فرمایا اے عمرؓ اللہ نے مجھ کو اختیار دیا ہے۔ منع نہیں کیا ہے یا خبردار کیا ہے۔ (راوی کو شک ہے کہ آپ نے کونسا لفظ فرمایا) اگر میں چاہوں تو استغفار کر سکتا ہوں یا نہ کروں اور اللہ نے تو یہ فرمایا ہے کہ ستر مرتبہ استغفار کے بعد بھی منافق کو نہیں بخشا جائیگا۔ مگر میں اس سے زیادہ مرتبہ استغفار کروں گا اس کے بعد ہم نے آپ کے ہمراہ اس کی نماز جنازہ پڑھی اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ وَلَا تَصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ

باب ۱۰۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”جب تم پھر کر ان کے پاس جاؤ گے تو وہ بہانے کریں گے اور حلف اٹھائیں گے، تاکہ تم ان سے درگزر کر، پس تم بھی درگزر کرنا، کیونکہ وہ ناپاک ہیں اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے، یہ ان کے کاموں کی سزا ہے۔

۱۷۸۴۔ عقیل، لیث، عقیل، ابن شہاب، عبد الرحمن بن عبد اللہ، عبد اللہ بن کعب بن مالک، حضرت کعب بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب میں غزوہ تبوک میں حاضر نہ ہو سکا اور آنحضرت ﷺ وہاں سے واپس آ گئے تو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ایسی نعمت عطا فرمائی جو کہ مسلمان ہونے کے بعد سے اب تک نہیں ملی تھی وہ یہ کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے جھوٹ نہیں بولا اور ہلاک ہونے سے بچ گیا اور دوسرے جو منافق تھے جھوٹ بول کر ہلاک ہو گئے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر یہ آیت نازل فرمائی۔

سِيحِلْفُونَ بِاللّٰهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ

باب ۱۱۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”دوسرے وہ لوگ ہیں جو اپنے گناہوں پر شرمندہ ہوئے اور انہوں نے اپنا نیک کام

بُنْ عِيَّاضَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا تَوَقَّيْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ ابْنَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُ قَمِيصَهُ وَآمَرَهُ أَنْ يُكْفِنَهُ فِيهِ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي عَلَىٰ وَهُوَ مُنَافِقٌ وَقَدْ نَهَاكَ اللَّهُ أَنْ تَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قَالَ إِنَّمَا حَبَرَنِي اللَّهُ أَوْ أَخْبَرَنِي فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ فَقَالَ سَازِيْدُهُ عَلَى سَبْعِينَ قَالَ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَ لَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَ مَا تَوَّاهُمْ فَأَسِيقُونَ.

۷۱۰ باب قولہ سِيحِلْفُونَ بِاللّٰهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوا عَنْهُمْ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ رِجْسٌ وَمَا وَهُمْ جَاهَنُمْ جَزَاءٌ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ .

۱۷۸۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ جِئْتُ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوكَ وَاللّٰهُ مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ نِّعْمَةٍ بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي أَعْظَمَ مِنْ صِدْقِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ لَا أَكُونُ كَذِبْتُهُ فَأَهْلَكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوا جِئْتُ أَنْزَلَ الْوَحْيُ سِيحِلْفُونَ بِاللّٰهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ إِلَى الْفَاسِقِينَ.

۷۱۱ باب قولہ وَ آخِرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَ آخَرَ

برے کام سے ملالیا، قریب ہے کہ اللہ ان کی توبہ قبول کرے
بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

۱۷۸۵۔ مول بن ہشام، اسماعیل بن ابراہیم، عوف، ابورجا، حضرت
سمہ بن جندب سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ
آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رات کو دو فرشتے آئے اور مجھے
ایسے مکان میں لے گئے جو کہ سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنایا گیا
تھا وہاں میں نے کچھ ایسے لوگوں کو دیکھا جن کا نصف بدن نہایت
خوبصورت اور نصف بدن بہت ہی بد صورت تھا ایسا کہ تم نے کبھی نہ
دیکھا ہوگا، ان فرشتوں نے ان سے کہا کہ اس نہر کے اندر گھسو، وہ
اندر گھے پھر باہر آئے تو ان کی یہ ساری بد صورتی دور ہو چکی تھی اور
وہ خوبصورت بن چکے تھے، فرشتوں نے مجھ سے کہا کہ یہ جنت عدن
ہے، اور آپ کا یہی مقام و ٹھکانہ ہے، پھر فرشتوں نے کہا کہ جن
لوگوں کا نصف بدن خوبصورت اور نصف بدن بد صورت دیکھا تھا۔
یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے دنیا میں اچھے اور برے دونوں کام کئے
تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بخش دیا ہے اور وہ پاک و خوبصورت ہو گئے۔
باب ۷۱۲۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ پیغمبر کو اور ایمانداروں کو
مشرکین کے لئے استغفار نہ کرنی چاہئے۔

۱۷۸۶۔ الطح بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، زہری، سعید بن مسیب
اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جس وقت ابو طالب کا انتقال
ہونے لگا تو آنحضرت ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے، اس وقت
وہاں ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ بیٹھے تھے آنحضرت ﷺ نے
فرمایا کہ اے میرے چچا آپ اس چیز کا اقرار کر لیجئے کہ اللہ کے سوا
کوئی معبود نہیں ہے، اور میں اسی کی بندگی کروں گا، تو میں خدا کے
یہاں آپ کیلئے جھگڑا سکونگا۔ ابو جہل اور عبد اللہ نے یہ سن کر کہا اے
ابو طالب! کیا مرتے وقت اپنے باپ دادا کے دین کو چھوڑ دو گے؟
آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے چچا میں تمہارے لئے خدا سے
اس وقت تک استغفار کرتا رہوں گا جب تک وہ مجھے اس کام سے
روکتے نہیں۔ اس وقت یہ آیت مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا نَازِلٌ
ہوئی۔

سَيِّئًا عَسَىٰ اللَّهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ إِنْ اللَّهُ
عَفُورٌ رَّحِيمٌ.

۱۷۸۵۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ هُوَ ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنَا أَبُو
رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا أَتَانِي اللَّيْلَةَ
إِثْنَانِ فَأَتَبَعَانِي فَأَتَتْهُمَا إِلَى الْمَدِينَةِ مُبِينَةٌ بِلَبَنِ
ذَهَبٍ وَ لَبَنِ فِضَّةٍ فَتَلَقَّانَا رِجَالٌ شَطْرَ مَنْ
خَلَقَهُمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَأَى قَالَا لَهُمْ اذْهَبُوا
فَفَعَلُوا فِي ذَلِكَ النَّهْرِ فَوَقَعُوا فِيهِ ثُمَّ رَجَعُوا
إِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذَلِكَ السُّوءُ عَنْهُمْ فَصَارُوا فِي
أَحْسَنِ صُورَةٍ قَالَا لِي هَذِهِ حَنَّةٌ عَذَنَ وَ هَذَاكَ
مَنْزِلُكَ قَالَا أَمَّا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَانُوا شَطْرَ مِنْهُمْ
حَسَنٌ وَ شَطْرَ مِنْهُمْ قَبِيحٌ فَأَنَّهُمْ خَلَطُوا
عَمَلًا صَالِحًا وَ آخَرَ سَيِّئًا تَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهُمْ.

۷۱۲ باب قَوْلِهِ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ
آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ.

۱۷۸۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ
الْوَفَاةُ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَ عِنْدَهُ أَبُو جَهْلٍ وَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةٍ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ عَمَّ قُلْ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ أَحَاجُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ
وَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةٍ يَا أَبَا طَالِبٍ أَتَرَعَّبُ عَنْ
مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا سْتَغْفِرُكَ لَكَ مَا لَمْ أَنَا عَنْكَ فَزَلْتُ مَا
كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا
لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أَوْلَىٰ قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا

تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْحَجِيمِ.

۷۱۳ بَاب لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَ الْمُهَاجِرِينَ وَ الْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ.

۱۷۸۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ قَالَ أَحْمَدُ وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ كَعْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ وَ كَانَ قَائِدُ كَعْبٍ مِّنْ بَنِيهِ جَيْنَ عَمِي قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فِي حَدِيثِهِ وَ عَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا قَالَ فِي آخِرِ حَدِيثِهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَ رَسُولِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ.

۷۱۴ بَاب قَوْلِهِ وَ عَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا حَتَّى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَ ضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ وَ ظَنُّوا أَنَّ لَا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ.

۱۷۸۸- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ أَنَّ الزُّهْرِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ وَ هُوَ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تَبَيَّنَ عَلَيْهِمْ أَنَّهُ لَمْ

باب ۷۱۳۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اللہ نے مہربانی فرمائی نبی پر اور مہاجرین و انصار پر جنہوں نے نبی کی مشکل اور پریشانی کے وقت میں بھی پیروی کی حالانکہ ان میں سے ایک گروہ کے دل ٹیڑھے ہو جانے والے تھے پھر اللہ نے ان پر اپنی مہربانی فرمائی بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

۱۷۸۷۔ احمد بن صالح، ابن وہب، یونس، احمد، عنبسہ، یونس، ابن شہاب، عبد الرحمن بن کعب، عبد اللہ بن کعب سے روایت کرتے ہیں اور یہ عبد اللہ وہی ہیں کہ جب حضرت کعبؓ ناپینا ہو گئے تو یہ انہیں سہارا دے کر چلتے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے کہ وہ آیت وَ عَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا کے بارے میں بیان کرتے تھے اور سب سے آخر میں یہ بات فرماتے تھے کہ میں نے اپنی توبہ کے قبول ہونے کی خوشی میں اپنے تمام مال اللہ کے راستے میں خرچ کر دینا چاہا تھا، مگر حضور نے فرمایا کہ سب مال صدقہ نہ کرو اور کچھ اپنے لئے رکھ لو اور وہ تمہارے لئے مفید ہوگا۔

باب ۷۱۴۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اللہ نے ان تین آدمیوں پر بھی مہربانی فرمائی جو پیچھے رہ گئے تھے یہاں تک کہ زمین باوجود فراخ ہونے کے تنگ ہو گئی تھی، اور ان کو اپنی جانیں بوجھ معلوم ہونے لگیں، اور انہوں نے جان لیا کہ سوائے اللہ کے اور کہیں پناہ نہ ملے گی، تو اللہ نے ان پر مہربانی کی تاکہ وہ اپنی توبہ پر قائم رہیں، بیشک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

۱۷۸۸۔ محمد، احمد بن ابی شعیب، موسیٰ بن اعین، الحنف بن راشد، زہری، عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے کسی بھی لڑائی میں کبھی پیچھے نہیں رہا، مگر سوائے دو لڑائیوں کے، ایک جنگ بدر اور دوسرے جنگ تبوک، چنانچہ جب آنحضرت ﷺ جنگ تبوک سے

يَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُ غَيْرِ غَزَوَتَيْنِ غَزْوَةِ الْعُسْرَةِ وَغَزْوَةِ بَدْرٍ قَالَ فَاجْمَعْتُ صِدْقَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحَى وَكَانَ كُلُّمَا يَبْدَأُ مِنْ سَفَرٍ سَافَرَهُ إِلَّا ضُحَى وَكَانَ يَبْدَأُ بِالْمَسْجِدِ فَيَرْكَعُ رَكَعَتَيْنِ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِي وَكَلَامِ صَاحِبِي وَلَمْ يَنْهَ عَنْ كَلَامِ أَحَدٍ مِنَ الْمُتَخَلِّفِينَ غَيْرَنَا فَاجْتَمَعَ النَّاسُ كَلَامَنَا. فَلَبِثْتُ كَذَلِكَ حَتَّى طَالَ عَلَى الْأَمْرِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ أَهَمُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَمُوتَ فَلَا يُصَلِّيَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ يَمُوتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكُونُ مِنَ النَّاسِ يَتْلُكَ الْمَنْزِلَةَ فَلَا يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ مِنْهُمْ وَلَا يُصَلِّيَ عَلَيَّ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَوْبَتَنَا عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَقِيَ الثَّلَاثُ الْأَخِيرُ مِنَ اللَّيْلِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أَمِّ سَلَمَةَ وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مُحْسِنَةً فِي شَأْنِي مُعِينَةً فِي أَمْرِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ تَيْبَ عَلَى كَعْبٍ قَالَتْ أَفَلَا أُرْسِلَ إِلَيْهِ فَأُبَشِّرُهُ قَالَ إِذَا يَحْطِمُكُمْ النَّاسُ فَيَمْنَعُونَكُمْ النَّوْمَ سَائِرَ اللَّيْلِ حَتَّى إِذَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْفَجْرِ أَذَّنَ بِتَوْبَةِ اللَّهِ عَلَيْنَا وَكَانَ إِذَا اسْتَبَشَرَ اسْتَنَّا رَوَّحَهُ حَتَّى كَانَهُ قِطْعَةً مِنَ الْقَمَرِ وَكُنَّا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ الَّذِينَ خُلِفُوا عَنِ الْأَمْرِ الَّذِي قَبْلَ مِنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ اعْتَدَرُوا حِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ لَنَا التَّوْبَةَ فَلَمَّا ذَكَرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُتَخَلِّفِينَ وَاعْتَدَرُوا بِالْبَاطِلِ ذَكَرُوا بَشَرًا مَا ذَكَرَ بِهِ أَحَدٌ قَالَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ

يَعْتَذِرُونَ إِلَيْكُمْ إِذَا رَجَعْتُمْ إِلَيْهِمْ قُلْ لَا تَعْتَذِرُوا لَنْ تُؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَأَنَا اللَّهُ مِنْ أَخْبَارِكُمْ وَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ الْآيَةَ.

۷۱۵ باب قَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ.

۱۷۸۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلِ بْنِ أَبِي شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ قِصَّةِ تَبُوكَ قَوْلَ اللَّهِ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا إِلَّا لَهُ اللَّهُ فِي صَدَقِ الْحَدِيثِ أَحْسَنَ مِنَّا أَبْلَانِي مَا تَعَمَّدْتُ مِنْهُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَوْمِي هَذَا كَذِبًا وَانْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ إِلَى قَوْلِهِ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ.

۷۱۶ باب قَوْلِهِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ.

۱۷۹۰- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ السَّبَّاقِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِمَّنْ يَكْتُبُ الْوَحْيَ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ مَقْتَلِ أَهْلِ الْيَمَامَةِ عِنْدَهُ

باب ۷۱۵- اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔“

۱۷۸۹- یحییٰ بن بکیر عقیل ابن شہاب عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک عبد اللہ بن کعب بن مالک کے نابینا ہو چکنے پر ان کو اپنے ساتھ لے کر چلتے تھے اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے غزوہ تبوک سے پیچھے رہ جانے کے واقعہ کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ خدا گواہ ہے کہ شاید اللہ تعالیٰ نے کسی پر سچ بولنے کے صلہ میں اتنا بڑا انعام نہ کیا ہو جتنا مجھ پر عنایت فرمایا ہے جب سے میں نے آنحضرت ﷺ سے غزوہ تبوک سے پیچھے رہ جانے کا ٹھیک ٹھاک سبب بیان کر دیا ہے تب سے لے کر آج تک جھوٹ بولنے کا قصد بھی نہیں کیا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ پر یہ آیت نزل فرمائی کہ لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ اَلْحُكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ تک۔

باب ۷۱۶- اللہ تعالیٰ کا قول کہ تحقیق آیا تمہارے پاس رسول تم ہی میں سے کہ اس پر تمہاری تکلیف دشوار گزرتی ہے اور وہ تمہاری بھلائی کا حریص ہے اہل ایمان پر نہایت مہربانی اور رحم کر نیوالا ہے ”رؤف“ رافہ سے بنا بمعنی بہت مہربان: (۱)

۱۷۹۰- ابو الیمان شعب زہری ابن سباق حضرت زید بن ثابت انصاری جو کہ کاتب وحی تھے سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا حضرت ابو بکرؓ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں کسی کو میرے پاس بھیجا اس وقت جنگ یمامہ ہو رہی تھی میں آپ کے پاس گیا تو

(۱) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرمؐ کی چھ صفات جمع فرمائی ہیں (۱) رسالت (۲) نفاست (۳) عزت (۴) دنیا و آخرت میں اپنی امت کو بھلائیاں پہنچانے پر حرص کا ہونا (۵) نرمی (۶) رحمت۔ اس آیت کے تحت بعض علماء نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کیلئے اپنے ناموں میں سے دو نام جمع فرمائے ہیں، رؤف اور رحیم، کسی اور نبی کو یہ شرف حاصل نہیں۔

آپ نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ نے مجھ سے کہا ہے کہ یمامہ کی لڑائی زوروں پر ہے ایسا نہ ہو کہ حفاظ شہید ہو جائیں اور قرآن کا اکثر حصہ ضائع ہو جائے، لہذا میں مناسب خیال کرتا ہوں کہ وہ ایک جگہ جمع کر دیا جائے، میں نے یہ جواب دیا کہ میں یہ کام کس طرح کروں، جب کہ آنحضرت ﷺ نے ایسا نہیں کیا، مگر حضرت عمرؓ نے بہت اصرار کیا اور کہا کہ جمع کر لینا چاہئے، آخر میری رائے بھی یہی ہو گئی ہے۔ زید کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ یہ تقریر خاموشی سے سنتے رہے۔ اس کے بعد حضرت ابو بکرؓ نے مجھ سے کہا کہ دیکھو تم جوان اور عقل والے آدمی ہو، ہم تم کو سچا جانتے ہیں، کیونکہ تم نبی ﷺ کے زمانہ میں بھی قرآن کو لکھا کرتے تھے لہذا تم ہی اس کام کو انجام دے دو، خدا کی قسم ہے کہ مجھے یہ کام اس قدر گراں معلوم ہوا کہ ایک پہاڑ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا اس کے سامنے آسان نظر آیا اور میں نے جواب میں کہا کہ جب ایک کام آنحضرت ﷺ نے نہیں کیا، تو میں کیسے کروں، حضرت ابو بکرؓ کے اصرار کرنے کے بعد حضرت زید بن ثابتؓ نے کہا کہ اچھا اب یہ راز مجھ پر بھی کھل گیا ہے، اور میری بھی وہی رائے ہو گی جو حضرت عمرؓ اور حضرت ابو بکرؓ کی رائے تھی، بس پھر میں قرآن کی تلاش کرنے کھڑا ہو گیا، کہیں ہڈی پر، کہیں کھال پر، کہیں کھجور کی شاخ کے پٹھے پر، اور کہیں لوگوں کے دلوں میں محفوظ پایا، حتیٰ کہ سورۃ توبہ کو خزیمہ انصاری کے پاس جمع کیا، انہیں کے پاس سورۃ توبہ کی دو آیات لکھی دیکھیں، جو کسی کے پاس نہ تھیں ایک توبہ کہ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ اور دوسری یہ آیت فان تولوا فقل حسبي الله لا اله الا هو اور قرآن کا جمع کردہ نسخہ حضرت ابو بکرؓ کے پاس رہا، پھر ان کے انتقال کے بعد حضرت عمرؓ کے پاس آیا، پھر ان کے بعد حضرت حفصہ بنت عمرؓ کے پاس آیا، شعیب کے ساتھ اس حدیث کو عثمان بن عمر اور لیث بن سعد نے بھی یونس سے اور انہوں نے ابن شہاب سے روایت کیا ہے، لیث کہتے ہیں کہ مجھ سے عبدالرحمن بن خالد نے بیان کیا، انہوں نے ابن شہاب سے روایت کی، اس میں خزیمہ کی جگہ ابو خزیمہ انصاری ہے اور موسیٰ نے ابراہیم سے روایت کی کہ ہم سے ابن شہاب نے بیان کیا اس میں بھی ابو خزیمہ ہے موسیٰ کے ساتھ اس کو یعقوب بن ابراہیم نے بھی اپنے

عُمَرُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ اَنْ عُمَرَ اتَانِي فَقَالَ اِنَّ الْقَالَ قَدْ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِالنَّاسِ وَلَيْتِي اَخْشَى اَنْ يَسْتَحَرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرْآنِ فِي الْمَوَاطِنِ فَيُلْهَبُ كَثِيرٌ مِنَ الْقُرْآنِ اِلَّا اَنْ تَجْمَعُوهُ وَ اِنِّي لَا رَى اَنْ تَجْمَعَ الْقُرْآنَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ افْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ هُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِي فِيهِ حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ لِلذَّكَاءِ صَدْرِي وَرَأَيْتُ الَّذِي رَأَى عُمَرُ قَالَ زَيْدُ ابْنُ ثَابِتٍ وَ عُمَرُ عِنْدَهُ جَالِسٌ لَا يَتَكَلَّمُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ اِنَّكَ رَجُلٌ شَابَّ عَاقِلٌ وَلَا تَنْهَمُكَ كُنْتُ تَكْتُمُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَّبِعُ الْقُرْآنَ فَاجْمَعُهُ فَوَاللَّهِ لَوْ كَلَّفْنِي نَقْلَ جَبَلٍ مِّنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ اَنْفَلُ عَلَيَّ مِمَّا اَمَرَنِي بِهِ مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلَانِ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ هُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ لَمْ اَزَلْ اُرَاجِعُهُ حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ اللَّهُ لَهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرُ فَقُمْتُ فَتَتَّبَعْتُ الْقُرْآنَ اَجْمَعُهُ مِنَ الرِّقَاعِ وَالْاَكْتَابِ وَالْعُسْبِ وَ صُدُورِ الرِّجَالِ حَتَّى وَجَدْتُ مِنْ سُورَةِ التَّوْبَةِ اِثْنَيْنِ مَعَ خَزِيمَةَ الْاَنْصَارِيِّ لَمْ اَجِدْهُمَا مَعَ اَحَدٍ غَيْرِهِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ اِلَى اِحْرِهِمَا وَ كَانَتِ الصُّحُفُ الَّتِي جُمِعَ فِيهَا الْقُرْآنُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ تَابَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَ اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ وَقَالَ مَعَ أَبِي خَزِيمَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَقَالَ مُوسَى عَنْ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ مَعَ أَبِي خَزِيمَةَ وَ تَابَعَهُ يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَقَالَ أَبُو

باپ سے روایت کیا۔ ثابت کا بیان ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اس حدیث میں صرف خزیمہ ابو خزیمہ کا شک ہے۔

سورہ یونس کی تفسیر!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ابن عباس کہتے ہیں کہ ”فَاَخْتَلَطَ“ کے معنی ہیں کہ بارش ہونے کی وجہ سے زمین پر ہمہ اقسام کا سبزہ اگا۔

باب ۷۱۷۔ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحَنَهُ كَمَا مَطْلَب ہے کہ وہ پاک ہے غنی ہے زید بن اسلم کہتے ہیں کہ ”قدم صدق سے مراد آنحضرت ﷺ کی ذات ہے۔ مجاہد کہتے ہیں کہ اس سے خیر وفلاح مراد ہے ”تِلْكَ آيَاتُ“ یعنی یہ قرآن کی نشانیاں جیسے ”حرین بہم“ کے معنی وہ کشتیاں تم کو لے چلتی ہیں ”دعواہم“ کا معنی انکی دعا ”احیط بہم“ سے مراد ان کو گھیر لیا، یعنی ہلاکت کے قریب پہنچے، جیسے ”احاطت بہم خطیبتہ“ کے معنی ہیں کہ گناہوں نے ان کو ہر طرف سے گھیر لیا ہے ”فاتبعہم“ کے معنی ہیں کہ وہ ان کے پیچھے چلا ”عدوا“ کے معنی ہیں زیادتی کے طور پر مجاہد کہتے ہیں کہ يُعْجَلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتَعْجَلَهُم بِالْخَيْرِ سے مراد یہ ہے کہ انسان غصہ میں اپنی اولاد اور مال کو کوستا ہے کہ اے اللہ اس میں برکت نہ کر اور اس پر لعنت فرماتا لَقَضِيَ إِلَيْهِمْ أَجَلُهُمْ انکی معیاد پوری ہو چکی ہے وہ جسے کوستا ہے تباہ ہو جاتا ہے ”لَلَّذِينَ احْسَنُوا الْحُسْنَى جنہوں نے بھلائی کی ان کے لئے زیادہ مغفرت اور رضامندی ہے دوسرے کہتے ہیں کہ ”زیادہ“ سے مراد اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے ”الکبریا“ سے مراد بندگی اور بادشاہت ہے۔

باب ۷۱۸۔ اللہ کا قول کہ ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار کر

ثَابِتٌ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ وَقَالَ مَعَ خُزَيْمَةَ اَوْ اَبِي خُزَيْمَةَ.

سُورَةُ يُونُسَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَقَالَ بَنُو عَبَّاسٍ فَاَخْتَلَطَ فَنَبَتْ بِالْمَاءِ مِنْ كُلِّ لَوْنٍ.

۷۱۷ بَاب وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحَنَهُ هُوَ الْغَنِيُّ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ اَنَّ لَهُمْ قَدَمٌ صِدْقٍ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ خَيْرٌ يُقَالُ تِلْكَ آيَاتُ يَعْنِي هَذِهِ اَعْلَامُ الْقُرْآنِ وَ مِثْلُهُ حَتَّى اِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ وَ جَرَيْنَ بِهِمُ الْمَعْنَى بِكُمْ دَعَاؤُهُمْ دَعَاؤُهُمْ اُحِيطَ بِهِمْ ذَنُوبًا مِنَ الْهَلَكَةِ اَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ فَاتَّبَعَهُمْ وَ اتَّبَعَهُمْ وَاحِدٌ عَدَاوًا مِنَ الْعَدُوَانِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ يُعْجَلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتَعْجَلَهُم بِالْخَيْرِ قَوْلُ الْاِنْسَانِ لِيُوَلِّدَهُ وَمَالِهِ اِذَا غَضِبَ اللّٰهُمَّ لَا تَبَارِكْ فِيهِ وَ الْعَنَهُ لَقَضِيَ إِلَيْهِمْ أَجَلُهُمْ لِأَهْلِكَ مَنْ دُعِيَ عَلَيْهِ وَ لَا مَاتَ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى مِثْلَهَا حُسْنَى وَ زِيَادَةٌ مَّغْفِرَةٌ وَقَالَ غَيْرُهُ النَّظَرُ إِلَى وَجْهِهِ الْكِبْرِيَاءِ الْمَلِكِ.

۷۱۸ بَاب قَوْلِهِ وَ جَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ

دیا فرعون اور اس کی فوج نے سرکشی کے طور پر ان کا پیچھا کیا، یہاں تک کہ جب وہ ڈوبنے لگا تو کہنے لگا کہ میں ایمان لایا اس ایک معبود پر جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں ”ننجیک“ کے معنی ہیں کہ ہم تیری لاش کو اونچی جگہ رکھ دیں گے تاکہ لوگوں کو دیکھ کر عبرت حاصل ہو۔

۱۷۹۱۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، ابو بشر، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت جب مدینہ میں آئے تو تمام یہودی عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے اور وجہ یہ بیان کرتے کہ یہ وہ دن ہے جب کہ حضرت موسیٰ کو فرعون پر غلبہ حاصل ہوا تھا اور فرعون بعد لشکر دریا میں ڈوب گیا، چنانچہ رسول اکرم نے ہم سے فرمایا کہ حضرت موسیٰ کے معاملہ میں تم ان سے زیادہ مستحق ہو، لہذا تم بھی عاشورہ کا روزہ رکھو۔

سورہ ہود کی تفسیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابو میسرہ کہتے ہیں کہ ”اواہ“ کے معنی حبشی زبان میں مہربان ہیں ابن عباس نے کہا ”بادی الراي“ کے معنی جو ہمیں ظاہر ہوا، مجاہد کا بیان ہے کہ ”جودی“ جزیرہ میں ایک پہاڑ کا نام ہے حسن کہتے ہیں لانت الحليم کے معنی بڑا بردبار یہ بطور اسماء کافر کہتے تھے۔ ابن عباس کہتے ہیں ”اقلعی“ کے معنی ہیں رک جا، تھم جا اور عصب کے معنی ہیں شدید ”لاجرم“ کے معنی کیوں نہیں یعنی ضرور ہے اور ”فارتور“ کے معنی ہیں پانی جوش مارنے لگا، عکرمہ کہتے ہیں کہ تور سے سٹڑ مین مراد ہے۔

باب ۷۱۹۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”دیکھو یہ اپنے سینوں کو دھرا کرتے ہیں تاکہ اللہ سے راز کی باتیں چھپالیں، سن لو! اللہ تعالیٰ تم کپڑوں میں ملبوس ہوتے ہو، جب بھی تمہاری تمام پوشیدہ باتیں جانتا ہے اور وہ دلوں کے بھیدوں کو جاننے والا

الْبَحْرَ فَاتَّبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُ بَغْيًا وَعَدُوًّا حَتَّىٰ إِذَا أَدْرَكَهُ الْعَرَقُ قَالَ أَمَنْتُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا الَّذِي آمَنْتُ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَ أَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ. نُنَجِّيكَ نُلْقِيكَ عَلَىٰ نَجْوَةٍ مِنَ الْأَرْضِ وَهُوَ النَّشْرُ الْمَكَانُ الْمَرْتَفِعُ.

۱۷۹۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَالْيَهُودُ تَصُومُ عَاشُورَاءَ فَقَالُوا هَذَا يَوْمٌ ظَهَرَ فِيهِ مُوسَى عَلَىٰ فِرْعَوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ أَنْتُمْ أَحَقُّ بِمُوسَى مِنْهُمْ فَصُومُوا.

سُورَةُ هُودٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

وَقَالَ أَبُو مُيْسِرَةَ الْأَوَاهُ الرَّجِيمُ بِالْحَبَشَةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَادِي الرَّأْيِ مَا ظَهَرَ لَنَا وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْجُودِيُّ جَبَلٌ بِالْحَزِيرَةِ وَقَالَ الْحَسَنُ إِنَّكَ لَأَنْتَ الْحَلِيمُ يَسْتَهْزِءُ وَنَ بِهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَقْلَعِي أَمْسِكِي عَصِيبَ شَيْدٍ لَا جَرَمَ بَلَىٰ وَفَارَ التَّنُورِ نَبَعَ الْمَاءُ وَقَالَ عِكْرَمَةُ وَجْهَ الْأَرْضِ.

۷۱۹ بَابُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَّهُمْ يَتَّبِعُونَ صُدُورَهُمْ لِيَسْتَخْفُوا مِنْهُ لَا حِجْنَ يَسْتَعْشُونَ ثِيَابَهُمْ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ وَقَالَ غَيْرُهُ وَحَاقَ نَزَلَ

ہے دوسروں لوگوں نے کہا کہ ”حاق“ کے معنی گھیر لیا اور ”نزل“ کے معنی اترا ہے ”یوس“ بروزن فحول، بمعنی ناامید، مجاہد نے کہا ”فلاتبتئس“ کے معنی ہیں افسوس مت کرو، ”یشنون صدورہم“ کا مطلب ہے کہ سینوں کو دہرا کرتے ہیں لیستخفوا منہ یعنی اگر ممکن ہو تو اللہ تعالیٰ سے چھپالیں۔

۱۷۹۲۔ حسن بن محمد بن صباح، حجاج، ابن جریج، محمد بن عباد بن جعفر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباس کو اس طرح پڑھتے ہوئے سنا ہے، الا انہم یشنون صدورہم، لہذا میں نے ان سے معلوم کیا کہ یہ آیت کس سلسلہ میں نازل ہوئی ہے، انہوں نے کہا کہ کچھ لوگ پیشاب، پاخانہ یا جماع کے وقت کھلی جگہ میں آسمان کے نیچے یہ کام کرتے وقت گھبراتے اور شرم کرتے، جس کی وجہ سے جھکے جھکے یہ سب کام کرتے، چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی۔

۱۷۹۳۔ ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، ابن جریج، محمد بن عباد بن جعفر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے الا انہم یشنون صدورہم پڑھا تو میں نے عرض کیا کہ یا ابا العباس اس کا مطلب کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ کچھ لوگ اپنی عورتوں سے جماع کے وقت یا پیشاب و پاخانہ کے وقت برہنہ ہونے میں شرم کرتے تھے، ان کا خیال تھا کہ ہمیں پروردگار دیکھ رہا ہے لہذا یہ آیت نازل اس وقت ہوئی۔

۱۷۹۴۔ حمید بن سفیان، عمرو سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ یہ آیت ”الا انہم یشنون صدورہم لیستخفوا منہ الاحین یستغشون ثیابہم“ اسی طرح پڑھی، عمرو بن دینار کے علاوہ اور دوسرے لوگوں کا بیان ہے کہ ابن عباسؓ یستغشون کے معنی سر ڈھاپ لینے کے فرماتے ہیں ”سنی بہم“ اپنی قوم سے بدگمان ہو اور ”ضاق بہم“ یعنی اپنے مہمان کو دیکھ کر رنجیدہ ہوا، ”بقطع من اللیل“ کے معنی رات کی سیاہی میں مجاہد کا بیان ہے کہ انیب کے معنی میں رجوع کرتا ہوں۔

باب ۷۲۰۔ اللہ کا قول کہ ”اللہ تعالیٰ کا تخت (حکومت) پانی پر ہے۔

يَحْيِيْ نَزَلَ يُوُوْسُ فَعُوْلٌ مِّنْ يَّسْتُ
وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَبْتَيْسُ تَحْزَنُ يَشْنُوْنَ
صُدُوْرَهُمْ شَكٌّ وَ اَمِيْرَاءُ فِي الْحَقِّ
لِيَسْتَخَفُوْا مِنْهُ مِنَ اللّٰهِ اِنْ اسْتَطَاعُوْا.

۱۷۹۲۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ بْنُ جَعْفَرٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ إِلَّا إِنَّهُمْ يَشْنُونُ صُدُوْرَهُمْ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ أَنَا نَاسٌ كَانُوا يَسْتَحْيُونَ أَنْ يَتَخَلَّوْا فَيَفْضُوْا إِلَى السَّمَاءِ وَأَنْ يُجَامِعُوْا نِسَاءَهُمْ فَيَفْضُوْا إِلَى السَّمَاءِ فَنَزَلَ ذَلِكَ فِيْهِمْ.

۱۷۹۳۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ بْنُ جَعْفَرٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَرَأَ إِلَّا إِنَّهُمْ يَشْنُونُ صُدُوْرَهُمْ قُلْتُ يَا أَبَا الْعَبَّاسِ مَا يَشْنُونُ صُدُوْرَهُمْ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يُجَامِعُ امْرَأَتَهُ فَيَسْتَحْيِ أَوْ يَتَخَلَّى فَيَسْتَحْيِ فَنَزَلَتْ إِلَّا إِنَّهُمْ يَشْنُونُ صُدُوْرَهُمْ.

۱۷۹۴۔ حَدَّثَنَا الْحَمِيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ حَدَّثَنَا عُمَرُو قَالَ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَّا إِنَّهُمْ يَشْنُونُ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخَفُوْا مِنْهُ إِلَّا حِيْنَ يَسْتَغْشَوْنَ ثِيَابَهُمْ وَقَالَ غَيْرُهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْتَغْشَوْنَ يَغْطُوْنَ رُءُوسَهُمْ سِيَاءَ بِهِمْ سَاءَ ظَنُّهُ بِقَوْمِهِ وَضَاقَ بِهِمْ بِأَضْيَافِهِ بِقَطْعٍ مِّنَ اللَّيْلِ بِسَوَادٍ وَقَالَ مُجَاهِدٌ أَنْيْبُ أَرْجِعْ.

۷۲۰۔ بَابُ قَوْلِهِ وَ كَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ.

۱۷۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْفَقُ أَنْفَقُ عَلَيْكَ وَقَالَ يَدُ اللَّهِ مَلَأَ تَفِيضُهَا نَفَقَةً سَحَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَقَالَ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَغْضِ مَا فِي يَدِهِ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْمِيزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ اعْتَكَكَ افْتَعَلْتَ مِنْ عَرْوَتِهِ أَى أَصَبْتَهُ وَمِنْهُ يَعْرُوهُ وَاعْتَزَّنِي اخِذْ بِنَاصِيَتِهَا أَى فِي مَلِكِهِ وَ سُلْطَانِهِ عَيْنٌ وَ عَوْدٌ وَ عَانِدٌ وَاحِدٌ هُوَ تَاكِدُ التَّجْبُرُ اسْتَعْمَرَ كُمْ جَعَلَ كُمْ عَمَارَ أَعْمَرْتُهُ الدَّارَ فَهِيَ عُمَرَى جَعَلْتُهَا لَهُ نِكَرَهُمْ وَ أَتَكَرَّهُمْ وَ اسْتَنَكَّرَهُمْ وَاحِدٌ حَمِيدٌ مُجِيدٌ كَانَهُ فَعِيلٌ مِنْ مَّاجِدٍ مَحْمُودٌ مِنْ حَمِيدٍ سَجِيلٌ الشَّدِيدُ الْكَبِيرُ سَجِيلٌ وَ سَجِينٌ وَ الْأُمُّ وَالنُّونُ أَخْتَانُ وَقَالَ تَمِيمٌ بْنُ مُقَبِّلٍ

وَرَجُلٌ يَضْرِبُونَ الْبَيْضَ ضَاحِيَةً ضَرْبًا تَوَاضَى بِهِ الْأَبْطَالُ سَجِينًا

وَالِى مَدِينٍ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا إِلَى أَهْلِ مَدِينٍ لِأَنَّ مَدِينَ بَلَدٌ وَ مِثْلُهُ وَ اسَّالَ الْقَرْيَةَ وَ اسَّالَ الْعِيرَ يَعْنِي أَهْلَ الْقَرْيَةِ وَ الْعِيرُ وَرَاءَ كُمْ ظَهْرِيًّا يَقُولُ لَمْ تَلَفْتُمْوَا إِلَيْهِ وَ يُقَالُ إِذَا لَمْ يَقْضِ الرَّجُلُ حَاجَتَهُ ظَهَرَتْ بِحَاجَتِي وَ جَعَلْتَنِي ظَهْرِيًّا وَ الظَّهْرِيُّ هَهُنَا أَنْ تَأْخُذَ مَعَكَ ذَابَّةٌ أَوْ وَعَاءٌ تَسْتَظْهِرُ بِهِ أَرَادْنَا سَقَاطَنَا إِجْرَامِي هُوَ مَصْدَرٌ مِنْ أَجْرَمْتُ وَبَعْضُهُمْ يَقُولُ جَرَمْتُ الْفُلْكَ وَ الْفُلْكَ وَاحِدٌ وَهِيَ السَّفِينَةُ وَ السُّفُنُ مُجْرَاهَا مَذْفَعُهَا وَهُوَ مَصْدَرٌ أَجْرَيْتُ وَ

۱۷۹۵۔ ابو الیمان، شعب، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے میرے بندے تو مجھے دے، تو میں تجھے دوں گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا خزانہ بھرا ہوا ہے، اگر رات دن خرچ کرتا رہے، تب بھی خالی نہیں ہو گا، کیا تم یہ نہیں دیکھتے ہو کہ جب سے زمین اور آسمان کو بنایا ہے، کس قدر خرچ کر دیا ہے، مگر پھر بھی اس کی کوئی نعمت کم نہیں ہوئی اور اللہ تعالیٰ کا عرش (تخت) پانی پر ہے، اس کے ہاتھ میں رزق کی ترازو ہے جس طرح چاہتا ہے جھکا دیتا ہے اور جس کے لئے وہ مناسب خیال کرتا ہے اٹھا دیتا ہے، "اعتراك" کا مطلب ہے تجھ پر مار پڑ گئی "عروۃ" کے معنی میں نے اس کو پایا، یعروہ "مضارع کا صیغہ" ہے "بناصیتہا" یعنی اس کی حکومت اور قبضہ میں سے "غید" عنود "عائد" سب کے ایک ہی معنی ہیں، یعنی سخت تکبر و سرکشی والا "استعمر" بسایا تم کو عرب کہتے ہیں یعنی یہ گھر میں نے اس کو تمام زندگی کیلئے دے ڈالا "نکر ہم وانکر ہم" اور "استنکر ہم" سب کے ایک ہی معنی ہیں یعنی ہر ملک والا پر دسی "حمید مجید" یہ فعل کے وزن پر ہے، ماجد سے بمعنی کرم کرنے والا "محمود کے معنی سراہا گیا" "سجیل" اور "سجین" کے ایک ہی معنی ہیں۔ "سجین" میں لام اور نون دونوں آتے ہیں، تمیم بن مقبل نے کہا

بعض پیدل دن دھاڑے خود پر سچین ماریں کرتے ہیں پہلوان جن کی وصیت کرتے ہیں ایسی لگانا نہیں

والی مدین کے معنی ہیں ابی مدین کی طرف اور اسی طرح یہ کہا گیا ہے کہ "واسئل القرية" یعنی بستی سے پوچھ اور اسل العیر کے معنی ہیں قافلہ والوں سے پوچھ "وراء کم ظہریا" یعنی پس پشت ڈال دیا، اس کی طرف توجہ نہیں کی، جب کسی سے کمی کا مقصد پورا نہ ہو تو عرب والے کہتے ہیں کہ ظہرت بحاجتی اور "جعلنی ظہریا" اس جگہ "ظہری" سے وہ جانور مراد ہے جو کام کے لئے ساتھ رکھتے ہیں "اراذلنا" ہمارے کام کیلئے اور اجرامی میرا گناہ بعض کہتے ہیں کہ یہ اجرامت کا مصدر ہے یا جرمت کا جو کہ ثلاثی مجرد ہے "الفلک" واحد اور جمع دونوں میں مستعمل ہے، یعنی کشتی اور کشتیاں "مجرہا" کشتی کا چلنا یہ مصدر ہے اجریٹ کا اسی طرح مرسھا مصدر ہے

”ارسیٹ“ کا یعنی میں نے کشتی کو لنگر لگا دیا، بعض نے مرسہا بفتح المیم پڑھا ہے جو ”رست“ سے بنا اسی طرح ”مجرہا“ بھی ”جرت“ سے ہے بعض نے ”مجرہا“ اور ”مرسہا“ پڑھا ہے جس کا مطلب ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا چلانے والا اور تھامنے والا ہے ”الراسیات“ کے معنی ہیں لنگر انداز اور ”ثابتات“ کے معنی ہیں ٹھہر کر ہوئی جی ہوئی۔

باب ۷۲۱۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اور کہیں گے گواہ کہ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ پر دروغ بانی کی تھی خبردار ہو جاؤ اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے ظالموں پر ”اشہد“ ”شاہد“ کی جمع ہے جس طرح ”صاحب“ کی جمع اصحاب ہے۔

۷۹۶۔ مسدد، یزید بن زریع، سعید، ہشام، قتادہ، صفوان بن محرز سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت ابن عمرؓ کے ساتھ کعبہ کا طواف کر رہا تھا کہ ایک شخص آیا اور حضرت ابن عمرؓ سے اس نے مخاطب ہو کر کہا کہ اے ابن عمرؓ اے ابا عبد الرحمن! کیا تم نے آنحضرت ﷺ سے قیامت کے دن کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ حضرت ابن عمرؓ نے جواب دیا ہاں! میں نے سنا ہے آنحضرت ﷺ فرما رہے تھے کہ قیامت کے دن مومنین اللہ تعالیٰ سے اس قدر قریب لائے جائیں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر گناہوں کا اقرار کرائے گا بندے عرض کریں گے جی ہاں! ہم اپنے گناہوں کا اقرار اور اعتراف کرتے ہیں بے شک ہم سے گناہ ہوئے ہیں چنانچہ دو مرتبہ اسی طرح اقرار کریں گے اس کے بعد اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تمہارے گناہوں اور قصوروں کو چھپایا تھا آج تم کو بخش دیتا ہوں اور تم کو تمہاری نیکیوں کا بدلہ اور جزا دیتا ہوں مگر کافروں کیلئے فرمائے گا یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ پر جھوٹ باندھتے تھے یہ اعلان تمام اہل محشر سنیں گے۔

باب ۷۲۲۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”اسی طرح جب تمہارا رب ظالموں کی بستیاں پکڑتا ہے تو اس کی پکڑ دردناک اور سخت ہوتی ہے“ الرقود المرفود یعنی مدد جو کہ دی جائے عربوں

أَرَسَيْتُ حَبَشْتُ وَيَقْرَأُ مَرَسَاهَا مِنْ رَسَتْ هِيَ وَمَجْرَاهَا مِنْ جَرَتْ وَهِيَ مُجْرِيهَا وَمُرْسِيهَا مِنْ فِعْلٍ بِهَا الرَّاسِيَاتُ ثَابِتَاتٌ.

۷۲۱ بَابُ قَوْلِهِ وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَيَّ رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ وَاحِدُ الْأَشْهَادِ شَاهِدٌ مِثْلُ صَاحِبٍ وَأَصْحَابٍ.

۱۷۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَهَشَامٌ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ بَيْنَا ابْنُ عُمَرَ يَطُوفُ إِذْ عَرَضَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَوْ قَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّجْوَى فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُدْنِي الْمُؤْمِنُ حَتَّى يَضَعَ عَلَيْهِ كَنَفَهُ فَيَقْرَأُ بِذُنُوبِهِ تَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا يَقُولُ أَعْرِفُ يَقُولُ رَبِّ أَعْرِفُ مَرَّتَيْنِ فَيَقُولُ سَتَرْتَهَا فِي الدُّنْيَا وَاعْفُفْهَا لَكَ الْيَوْمَ ثُمَّ تُطَوَّى صَحِيفَةُ حَسَنَاتِهِ وَأَمَّا الْآخَرُونَ أَوْ الْكُفَّارُ فَيُنَادَى عَلَى رَأْسِ الْأَشْهَادِ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَيَّ رَبِّهِمْ وَقَالَ شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا صَفْوَانٌ.

۷۲۲ بَابُ قَوْلِهِ وَكَذَلِكَ أَخَذَ رَبُّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخَذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ. الرِّقْدُ الْمَرْقُودُ الْعَوْدُ الْمُعِينُ

کا مقولہ ہے کہ ”رُفدۃ میں نے اس کی مدد کی“ ”رکنوا“ کا مطلب ہے جھکنا مل ہو جاؤ ”فلو کان“ کیوں نہ ہوئے ”اترفوا“ ہلاک کئے گئے وہ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ ”زفیر“ کے معنی ہیں آواز خطرناک اور ”شہیق“ کے معنی ہیں ہلکی آواز۔

۱۷۹۷۔ حدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَيُمْلِي لِلظَّالِمِ حَتَّى إِذَا أَخَذَهُ لَمْ يَفْتَلِهِ قَالَ ثُمَّ قَرَأَ كَذَلِكَ أَخَذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخَذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ۔

باب ۷۲۳ بَابُ قَوْلِهِ وَاقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُدْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلذَّاكِرِينَ وَ زُلْفَا سَاعَاتٍ وَ مِنْهُ سُمِّيَتْ الْمُرْدَلِفَةُ الزُّلْفُ مَنْزِلَةٌ بَعْدَ مَنْزِلَةٍ وَ أَمَّا زُلْفَى فَمَصْدَرٌ مِنَ الْقُرْبَى اِزْدَلْفُوا اجْتَمَعُوا اِزْلَفْنَا جَمَعْنَا۔

باب ۷۲۳۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اے رسول دن کے اول و آخر حصوں میں اور رات کے وقت زیادہ نماز پڑھا کرو بیشک نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں۔ یاد رکھنے والوں کے لئے ایک یادگار ہے زلفا کے معنی ساعت بساعت اور اسی سے ہے مزدلفہ کہ لوگ وہاں رات کی ساعتوں میں آتے ہیں ”زلف“ کے معنی ہیں منزل اور زلفی کا مطلب ہے قریب ”ازدلفوا“ کے معنی ہیں جمع ہو گئے ”ازلفنا“ کے معنی ہم نے جمع کیا اور یہ متعدی ہے۔

۱۷۹۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ هُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنْ امْرَأَةٍ قُبْلَةً فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَأَنْزِلَتْ عَنْهُ وَاقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَ زُلْفَا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُدْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلذَّاكِرِينَ قَالَ

۱۷۹۸۔ مسدد یزید بن زریع، سلیمان تیمی، ابو عثمان، حضرت ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک دفعہ ایک غیر آدمی نے ایک عورت کا بوسہ لیا اور پھر یہ بات آنحضرت ﷺ کے سامنے آکر بیان کر دی اور معافی کی التجا کی اس وقت یہ آیت نازل فرمائی گئی کہ اقم الصلوة طرفی النهار الخ تو اس آدمی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا یہ حکم صرف میرے لئے ہے یا سب کے لئے؟ آپ نے ارشاد فرمایا، میری امت، میں جو نیک لوگ ہیں ان کی

نیکی ان کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے، لہذا جو میری امت میں جو بھی غلطی کرے اس کیلئے یہ حکم ہے۔

الرَّجُلُ إِلَىٰ هَذِهِ قَالَ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِي.

سُورَةُ يُوسُفَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَقَالَ فَضِيلٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ مُتَّكَأً
الْأَنْرُجُ قَالَ فَضِيلٌ الْأَنْرُجُ بِالْحَبَشِيَّةِ مُتَّكَأً وَ
قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ مُجَاهِدٍ مُتَّكَأً
كُلُّ شَيْءٍ قُطِعَ بِالسَّكِينِ وَقَالَ قَتَادَةُ
لَدُوْعِلْمٍ عَامِلٍ بِمَا عِلِمَ وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ صَوَاعٌ
مَكُوكُ الْفَارِسِيِّ الَّذِي يَلْتَقِي طَرَفَاهُ كَانَتْ
تَشْرَبُ بِهِ الْأَعَاجِمُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تُفْنِدُونَ
تَجْهَلُونَ وَقَالَ غَيْرُهُ غَيَابَةُ كُلِّ شَيْءٍ غَيْبٌ
عَنْكَ شَيْئًا فَهُوَ غَيَابَةٌ وَالْحُبُّ الرَّكِيَّةُ الَّتِي
لَمْ تُطَوِّ بِمُؤْمِنٍ لَنَا بِمُصَدِّقٍ أَشَدَّهُ قَبْلَ أَنْ
يَأْخُذَ فِي النُّقْصَانِ يَقَالُ بَلَغَ أَشَدَّهُ وَبَلَغُوا
أَشَدَّهُمْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ وَاحِدَهَا شَدٌّ وَالْمُتَّكَأُ
مَا اتَّكَأَتْ عَلَيْهِ لِشَرَابٍ أَوْ لِحَدِيثٍ أَوْ لِطَعَامٍ
وَابْطَلُ الَّذِي قَالَ الْأَنْرُجُ وَلَيْسَ فِي كَلَامِ
الْعَرَبِ الْأَنْرُجُ فَلَمَّا احْتَجَّ عَلَيْهِمْ بِأَنَّهُ الْمُتَّكَأُ
مِنْ تَمَارِقَ فَرُّوا إِلَى شَرِّ مِنْهُ فَقَالُوا إِنَّمَا هُوَ
الْمُتَّكَأُ سَاكِنَةُ النَّاءِ وَإِنَّمَا الْمُتَّكَأُ طَرَفُ الْبَطْرِ
وَمِنْ ذَلِكَ قِيلَ لَهَا مُتَّكَأٌ وَابْنُ الْمُتَّكَأِ فَإِنْ
كَانَ ثُمَّ أَنْرُجَ فَإِنَّهُ بَعْدَ الْمُتَّكَأِ شَعْفَهَا يَقَالُ
بَلَغَ شِعْفَهَا وَهُوَ غِلَافٌ قَلْبِهَا وَ أَمَّا شَعْفَهَا
فَمِنْ الْمَشْعُوفِ أَصْبَ أَمِيلٌ أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ
مَا لَا تَأْوِيلَ لَهُ وَالضَّعْثُ مِلْءُ الْيَدِ مِنَ
حَشِيئِشٍ وَمَا أَشْبَهَهُ وَمِنْهُ وَخَذَ بِيَدِكَ ضَعْثًا
لَا مِنْ قَوْلِهِ أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ وَاحِدَهَا ضَعْثٌ
نَمِيرٌ مِنَ الْمَمِيرَةِ وَ نَزْدَادٌ كَيْلٌ بَعِيرٍ مَا يَحْمِلُ

سورة يوسف

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فضیل، حصین سے اور وہ مجاہد کے حوالہ سے کہتے ہیں کہ ”متکا“ کے
معنی لیموں کے ہیں اور خود فضیل بھی کہتے ہیں کہ ”متکا“ حبشی
زبان میں لیموں (ترنج) کو کہتے ہیں ابن عیینہ، بواسطہ ایک آدمی مجاہد
سے بیان کرتے ہیں کہ ”متکا“ ہر چاقو سے تراشنے والی چیز کو کہتے ہیں
’قنادہ کہتے ہیں کہ ”لذو علم“ سے مراد عالم با عمل ہے ابن جبیر نے
کہا کہ ”صواع“ کو فارسی میں مکوک یعنی پیالہ کہتے ہیں اور شراب
اسی میں پی جاتی ہے اور اس کے کنارے ملے ہوئے ہیں، عجم کے
لوگ پانی اسی میں پیتے ہیں ابن عباس فرماتے ہیں کہ ”تفندون“ کا
مطلب ہے کہ مجھے جاہل مت کہو، بعض کہتے ہیں کہ ”عنایہ“ کے
معنی وہ چیز جو دوسری سے چھپا دے اور ”جب“ اس کو کہتے ہیں جو کچا
ہو اور اس کی بندش نہ ہوئی ہو ”ہمو من لنا“ کے معنی ہیں کہ تو ہماری
بات سچ ماننے والا نہیں ہے ”اشدہ“ اور وہ عمر جو انحطاط کے زمانہ سے
پہلے ہوتی ہے عربوں کا مقولہ ہے کہ ”بلغ اشدہ“ یا بلغوا اشدہم
یعنی وہ اپنی جوانی کو پہنچا کہتے ہیں کہ ”اشد“ اشد کی جمع ہے، بعض کہتے
ہیں کہ ”متکا“ اس تکیہ یا مسند کو کہتے ہیں جس پر باتیں کرنے یا کچھ
کھانے پینے کے وقت سہارا لیا جائے، اور انرج کے معنی غلط ہیں جو
اس کے معنی ترنج کہتا ہے اس کی کوئی دلیل نہیں، وہ کہتا ہے کہ تیکہ
کے معنی ہیں ”متک“ ہے یعنی ”ت“ ساکن ہے اور ترنج کے معنی میں
”ت“ مشدد ہے، یہ بات بہت ہی ہلکی ہے، کیونکہ ”ت“ ساکن سے
اس کے معنی فرج کے ہوتے ہیں اس لئے گالی کے وقت کہتے ہیں ابن
”المتکا“ غرض مسند کے معنی صحیح ہیں اس لئے کہ زلیخانے جو ترنج
عورتوں کے ہاتھ میں دیئے تھے وہ تکیہ لگانے کے بعد ہی دیئے
ہوں گے شغفہا اس کے دل کو ڈھانپ لیا ”مشعوف“ کے معنی
جس کے دل کو محبت نے جلا دیا ”اصب“ مائل ہو جاؤنگا میں ”اضغاث
احلام“ کے معنی ہیں، پر آگندہ خیالات ضغث تنکوں کا مٹھا جو ہاتھ

میں آجائے جیسا کہ اگلی آیت میں ہے 'خَذِيدِكَ ضَعْفًا' اپنے ہاتھ میں جھاڑو پکڑ "نمیر" "میرہ" سے نکلا ہے، مطلب ہے ہم کھلائیں گے "نزداد کیل بعیر" ایک اونٹ کا وزن یا پیانہ مراد ہے "اوی الیہ" اپنے پاس جگہ دی، یعنی اپنے پاس رکھا "السقایہ" کا مطلب ہے کٹوریا برتن یا اناج کے ناپنے کا پیانہ "تفتتو" ہمیشہ رہو گے "تحسسو" تلاش کرو، جستجو کرو، خبر لاؤ، ولایتا سوا من روح اللہ "اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو "خلصوا نجیا" الگ ہو کر مشورہ کرنے لگے، نجی کے معنی مشورہ کرنے والا، یہ ثنیہ اور جمع دونوں پر مستعمل ہوتا ہے، "حرصا" "گھلایا گیا" "مزجاة" تھوڑی "غاشیتہ من عذاب اللہ" کے معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب سب کو گھیرے میں لے ہوئے ہیں۔

باب ۷۲۳۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "اللہ تجھ پر اپنی نعمت تمام کرنا چاہتا ہے جس طرح تیرے باپ یعقوب اور دادا ابراہیم و اسحاق پر پوری کی ہیں۔

۱۷۹۹۔ عبد اللہ بن محمد، عبد الصمد، عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار اپنے والد سے وہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عزت والے، عزت والے کے بیٹے، عزت والے کے پوتے، عزت والے کے پڑپوتے، حضرت یوسف ہیں، ان کے والد یعقوب دادا اسحاق پر دادا ابراہیم سب پیغمبر تھے۔

باب ۷۲۵۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ "بیشک حضرت یوسف اور ان کے برادران کے قصہ میں دریافت کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

۱۸۰۰۔ محمد، عبدہ، عبید اللہ، سعید بن ابی سعید، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ لوگوں نے آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا کہ اللہ کے نزدیک کون زیادہ عزت والا ہے؟ آپ نے فرمایا جو زیادہ متقی ہے، لوگوں نے عرض کیا ہم یہ نہیں پوچھتے؟ آپ نے فرمایا تو پھر خاندان کے اعتبار سے سب سے زیادہ صاحب عزت والے حضرت یوسف ہیں، پیغمبر کے بیٹے، پیغمبر کے پوتے حضرت خلیل کے

بَعِيرٌ اَوْ اَى اِلَيْهِ صَمَّ اِلَيْهِ السَّقَايَةُ مِكْيَالٌ تَفْتًا لَا تَزَالُ اسْتِيًّا سُوا يَسُؤُوا لَا تَيَّسُوا مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ مَعْنَاهُ الرَّجَاءُ خَلَصُوا نَجِيًّا اعْتَزَلُوا نَجِيًّا وَالْاِثْنَانِ الْحَمِيْعُ اَنْجِيَّةٌ يَتَنَاجَوْنَ الْوَاحِدُ نَجِيٌّ وَالْاِثْنَانِ وَالْحَمِيْعُ نَجِيٌّ وَ اَهْجِيَّةٌ حَرَضًا مُحَرَضًا يُذِيْلِكَ اَلْهَمُّ تَحَسُّوْا تَخَيَّرُوْا مُزْجَاةٌ قَلِيْلَةٌ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ عَامِلَةٌ مُّجَلَّلَةٌ.

۷۲۴۔ بَابُ قَوْلِهِ وَتَيْمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَ عَلَى اٰلِ يَعْقُوبَ كَمَا اَتَمَّهَا عَلَى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلِ اِبْرَاهِيْمَ وَ اِسْحَاقَ.

۱۷۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَرِيْمُ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنُ اِسْحَاقَ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ.

۷۲۵۔ بَابُ قَوْلِهِ لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوسُفَ وَ اٰخُوْتِهِ اٰيَةً لِّلْاَسَافِيْنِ.

۱۸۰۰۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُهُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَى النَّاسِ اَكْرَمُ قَالَ اَكْرَمُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسَأَلُكَ قَالَ فَاَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ بْنِ نَبِيِّ اللّٰهِ بْنِ خَلِيْلِ

پر پوتے، عرض کیا ہمارا یہ مطلب نہیں، آپ نے فرمایا شاید تم عرب کے خاندان سے متعلق پوچھتے ہو، کہنے لگے جی ہاں! آپ نے فرمایا جو جاہلیت میں شریف تھے وہ اسلام میں بھی شریف ہیں، جب کہ صاحب علم ہوں اور دوسروں کو نفع پہنچائیں، ابو اسامہ بھی عبید اللہ سے روایت کرتے ہیں

باب ۷۲۶۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”یہ تم نے اپنے لئے ایک حیلہ بنالیا ہے“ ”سولت“ کے معنی اچھا بنا کر دکھانا۔

۱۸۰۱۔ عبد العزیز بن عبد اللہ، ابراہیم بن سعد، صالح، ابن شہاب، حجاج، عبد اللہ بن نمیر، یونس بن یزید الایلی، زہری، عروہ بن زبیر و سعید بن مسیب و علقمہ بن وقاص و عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہؓ کی وہ حدیث جو کہ افک کے متعلق ہے پوری نہیں سنی ہے، بلکہ ہر ایک سے الگ الگ اس کے کچھ حصے سنے ہیں، چنانچہ اس کا ایک حصہ یہ بھی ہے کہ جب بہتان باندھنے والوں نے تہمت لگائی تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ سے فرمایا کہ اے عائشہ! اگر تم بے قصور ہو، تو اللہ تعالیٰ تمہاری بریت کا اظہار کر دے گا، اور اگر تم سے یہ گناہ ہو گیا ہے تو پھر اللہ سے توبہ اور معافی مانگنا چاہئے، حضرت عائشہؓ نے جواب دیا کہ واللہ مجھے اس کیلئے کوئی مثال نہیں ملتی ہے، سوائے حضرت یعقوب علیہ السلام کے کہ انہوں نے یہ کہا تھا اور میں بھی وہی کہتی ہوں کہ فصبر جمیل واللہ المستعان علی ماتصفون الخ آخر اللہ نے میری بے قصوری کے سلسلہ میں دس آیات نازل فرمائیں، جن کی ابتدائی آیات یہ ہیں، ان الذین جاؤا بالافک الخ۔

۱۸۰۲۔ موسیٰ، ابو عوانہ، حصین، ابی وائل، مسروق بن الابدع حضرت ام رومان والدہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا ہے کہ عائشہ ہمارے گھر میں تھیں، ان کو بخار آرہا تھا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا شاید اس تہمت کے رنج سے (بخار) آیا ہے، عائشہؓ نے کہا ہاں اور اٹھ کر بیٹھ گئیں اور کہا کہ میری اور آپ کی مثال بالکل حضرت یعقوب اور ان کے بیٹے حضرت یوسف کی ہے

اللہ قالوا لیس عن هذا نسألك قال فعن معادن العرب تسألونی قالوا نعم قال فخیارکم فی الجاہلیۃ خیارکم فی الإسلام إذا فقهوا تابعہ ابو اسامہ عن عبید اللہ.

باب ۷۲۶ قولہ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا سَوَّلَتْ زَيَّنَتْ .

۱۸۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْإِيلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَ سَعِيدَ ابْنَ الْمُسَيْبِ وَ عُلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْنَا قَالِ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَبَرَّاهَا اللَّهُ كُلُّ حَدَّثَنِي طَائِفَةٌ مِنَ الْحَدِيثِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتُ بَرِيئَةً فَسَيِّئْتُكَ اللَّهُ وَ إِنْ كُنْتُ الْمَمْتِ بَدَنْتُ فَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ وَ تُوبِي إِلَيْهِ قُلْتُ إِنِّي وَاللَّهِ لَا أَجِدُ مَثَلًا إِلَّا أَبَا يُوسُفَ فَصَبَرَ جَمِيلٌ وَاللَّهِ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ وَ أَنْزَلَ اللَّهُ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ الْعَشْرَ الْآيَاتِ.

۱۸۰۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ قَالَ حَدَّثَنِي أُمُّ رُومَانَ وَهِيَ أُمُّ عَائِشَةَ قَالَتْ بَيْنَا أَنَا وَعَائِشَةُ أَحَدَتْهَا الْحُمَى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ فِي حَدِيثٍ تُحَدِّثُ قَالَتْ نَعَمْ وَ قَعَدْتُ عَائِشَةَ

کہ ان کے بھائیوں نے بہانہ بنایا۔ جسے سن کر حضرت یعقوب نے فرمایا فصیر جمیل الخ۔

باب ۷۲۷۔ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ ”اس عورت نے اپنے گھر میں یوسف کو فریب دیا، جبکہ وہ اس کے گھر میں تھے اس نے دروازے بند کر لئے اور یوسف کو بلایا ”ہیت“ کے معنی آجاؤ یہ عکرمہ نے کہا ہے سعید بھی یہی کہتے ہیں ”ہیت“ حورانی زبان کا لفظ ہے۔

۱۸۰۳۔ احمد بن سعید، بشر بن عمر، شعبہ، سلیمان، ابو داؤد، حضرت ابو مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ”ہیت“ کو ”ہا“ کی فتح سے پڑھتے تھے اور بعض نے ”ہا“ کو پیش سے پڑھا ہے، ابن مسعود نے کہا کہ مجھے اسی طرح سکھایا گیا ہے ”مثنوی“ مقام ”الفینا“ پایا اور ”الفوا اباهم“ اسی سے ہے، اسی طرح ”بل عجبت و یسخرن“ میں تاء کو پیش سے بیان کیا گیا ہے اور پڑھتے ہیں۔

۱۸۰۴۔ حمیدی، سفیان، اعمش، مسلم، مسروق، حضرت ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ جب قریش نے آنحضرت ﷺ کی بات نہیں مانی، تو آپ نے اللہ سے عرض کیا اے اللہ جس طرح تو نے حضرت یوسف کے وقت میں سات سال کا قحط بھیجا تھا، اسی طرح قحط بھیج کر مجھے ان سے بچالے۔ چنانچہ ایسا قحط پڑا کہ ہر چیز تباہ ہو گئی، لوگ مردہ چیزیں تک کھا گئے، بھوک نے لوگوں کو اتنا کمزور بنا دیا کہ جب آسمان کی طرف نظر کرتے تھے تو دھواں دھواں معلوم ہوتا تھا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین، نیز فرمایا انا کاشفوا العذاب الخ لہذا عذاب سے ہی قحط مراد ہے اس لئے کہ آخرت کا عذاب کافروں سے ہٹایا نہیں جائے گا اور دھان اور بطخ کا ذکر گر چکا ہے۔

باب ۷۲۸۔ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ ”جب حضرت یوسف کے پاس بادشاہ کا آدمی آیا اور کہا کہ تم قید سے رہا ہوتے ہو، یوسف نے کہا پہلے ان عورتوں کے حالات بادشاہ سے معلوم کرو

قَالَتْ مَثَلِيَّ وَ مَثَلُكُمْ كَعِيقُوبَ وَ بَنِيهِ وَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ۔

۷۲۷ باب قَوْلِهِ وَ رَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِيْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهِ وَ غَلَقَتْ الْاَبْوَابَ وَ قَالَتْ هَيْتَ لَكَ وَ قَالَ عِكْرَمَةُ هَيْتَ لَكَ بِالْحَوَارِثِ هَلُمَّ وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ تَعَالَهُ۔

۱۸۰۳۔ حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ وَ اَبِيْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ هَيْتَ لَكَ قَالَ وَ اِنَّمَا نَقَرُهَا هَا كَمَا عَلِمْنَاَهَا، مَثْوَاهُ مَقَامُهُ وَ الْفَيَا وَ جَدَّ الْفَوَا اَبَاءَهُمْ الْفَيَا وَ عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ بَلَّ عَجِبْتُ وَ يَسْخَرُوْنَ۔

۱۸۰۴۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ قُرَيْشًا لَّمَّا اَبْطَوْا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاِسْلَامِ قَالَ اللّٰهُمَّ اكْفِنِيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبَعَ يُوسُفَ فَاصَابَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلُّ شَيْءٍ حَتّٰى اَكَلُوْا الْعِظَامَ حَتّٰى جَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ اِلَى السَّمَاءِ فَيَرٰى بَيْنَهُ وَ بَيْنَهَا مِثْلَ الدُّخَانِ قَالَ اللّٰهُ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ قَالَ اللّٰهُ اِنَّا كَاشِفُوْا الْعَذَابَ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَائِدُوْنَ اَفَيَكْشِفُ عَنْهُمْ الْعَذَابَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَ قَدْ مَضٰى الدُّخَانُ وَ مَضَتِ الْبَطْشَةُ۔

۷۲۸ باب قَوْلِهِ فَلَمَّا جَاءَهُ الرُّسُوْلُ قَالَ اَرْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الَّتِي قَطَعْنَ اَيْدِيَهُنَّ اِنَّ رَبِّيْ

جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے، میرا پروردگار ان کے فریب کو اچھی طرح جانتا ہے ”حاشا للہ“ وہ بالکل بے قصور ہے ”حاش“ تزییہ اور استثناء کیلئے بھی آتا ہے ”حصص“ واضح ہو گیا۔

۱۸۰۵۔ سعید بن تلید، عبدالرحمن بن قاسم، بکر بن مضر، عمرو بن حارث، یونس بن یزید، ابن شہاب، سعید بن مسیب، ابی سلمہ بن عبدالرحمن، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت لوط پر رحم فرمائے، انہوں نے قوم کی دشمنی سے مجبور ہو کر کسی طاقتور مددگار کی تمنا کی تھی اور جتنے عرصہ تک حضرت یوسف قید میں رہے، اگر میں رہتا تو رہائی کے حکم کو مان لیتا اور پلانے والے کے ہمراہ فوراً چلا جاتا، اور ہم کو حضرت ابراہیم سے زیادہ شک کرنا سزاوار ہے جب کہ اللہ نے ان سے فرمایا کہ کیا تمہیں ہمارے مردے زندہ کرنے پر یقین نہیں؟ تو کہا کہ ضرور ہے مگر یہ اطمینان قلب کیلئے چاہتا ہوں۔

باب ۷۲۹۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”یہاں تک کہ جب رسول اللہؐ ناامید ہو گئے۔

۱۸۰۶۔ عبدالعزیز بن عبد اللہ، ابراہیم بن سعد، صالح، ابن شہاب عروہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا کہ لفظ ”کذبوا“ تشدید کے ساتھ ہے یا بلا تشدید کے؟ فرمایا مشدد ہے، میں نے عرض کیا کہ جب انبیاء کرام نے یقین کر لیا تھا کہ اب قوم ان کو جھٹلائے گی تو پھر ”ظنوا“ کا مطلب کیا ہے؟ فرمایا ہاں قسم ہے کہ انہوں نے یقین کر لیا تھا کیونکہ ظن یقین کے معنی دیتا ہے، میں نے عرض کیا کہ ”کذبوا“ تشدید کے معنی کیا ہوتے ہیں، فرمایا معاذ اللہ! رسول کبھی اللہ کی طرف جھوٹ کا گمان نہیں کیا کرتے تھے، میں نے کہا تو پھر اس صورت میں معنی کیا ہوں گے، آپؐ نے فرمایا اللہ کے رسولوں کو جن لوگوں نے مانا اور ان کی بات کی تصدیق کی، پھر ان کو کافروں نے ستایا اور ایک مدت تک ان پر مصیبت آتی رہی اور اللہ کی مدد آنے میں دیر لگی اور رسول جھٹلانے والوں کے ایمان لانے سے مایوس ہو گئے اور ان کو یہ

بَکِّدْهُمْ عَلَیْمَ قَالَ مَا خَطْبُکُمْ اِذْ رَاوْذْتُمْ یُوسُفَ عَنْ نَفْسِهِ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰہِ وَ حَاشَ وَ حَاشٰی تَنْزِیْہَ وَ اسْتِثْنَاءَ حَصْصَ وَ صَحَّحَ۔

۱۸۰۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللَّهُ لُوطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثْتُ يُوسُفَ لَا حَبْتُ الدَّاعِيَ وَ نَحْنُ أَحَقُّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ لَهُ أَوَلَمْ تَوْمِنَ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ لَيْطَمَّيْنِ قَالِي.

۷۲۹ بَابُ قَوْلِهِ حَتَّى إِذَا اسْتَيْسَسَ الرُّسُلُ.

۱۸۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَهُ وَهُوَ يَسْأَلُهَا عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى حَتَّى إِذَا اسْتَيْسَسَ الرُّسُلُ قَالَتْ قُلْتُ أَكْذَبُوا أَمْ كَذَبُوا قَالَتْ عَائِشَةُ كَذَبُوا قُلْتُ فَقَدْ اسْتَيْقَنُوا أَلْ قَوْمَهُمْ كَذَبُوهُمْ فَمَا هُوَ بِالظَّنِّ؟ قَالَتْ أَجَلَ لَعَمْرُؤِ لَقَدْ اسْتَيْقَنُوا بِذَلِكَ فَقُلْتُ لَهَا وَظَنُّوا أَلْ هُمْ قَدْ كَذَبُوا قَالَتْ مَعَاذَ اللَّهِ لَمْ تَكُنْ يُوسُفَ تَظُنُّ ذَلِكَ بَرِّهَاقُ قُلْتُ فَمَا هَذِهِ الْآيَةُ قَالَتْ هُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ الَّذِينَ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَصَدَّقُوهُمْ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْبَلَاءُ وَاسْتَأْخَرَ عَنْهُمْ النَّصْرُ حَتَّى إِذَا اسْتَيْسَسَ الرُّسُلُ مَعْنَى

خیال پیدا ہونے لگا کہ یہ ایمان لانے والے بھی اب تو ہمیں جھوٹا خیال کرنے لگیں گے اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنی مدد نازل فرمائی۔ ۱۸۰۷۔ ابو الیمان، شعیب، زہری، عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ سے کہا کہ شاید ”کذبوا“ مخفف ہے فرمایا معاذ اللہ ایسا نہیں ہے بلکہ ”کذبوا“ یعنی مشدّد کے ساتھ ہے۔

سورہ رعد کی تفسیر!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابن عباس فرماتے ہیں کہ ”کبا سبط کفّیہ“ الی الماء“ یعنی جس طرح کوئی پانی کی طرف ہاتھ بڑھائے ہو یہ مشرک کی مثال ہے جو اللہ کے سوا کسی دوسرے کی پرستش اور عبادت کرتا ہے جس طرح پانی پیاسے کو نہیں ملتا ہے اسی طرح غیر اللہ اس کی حاجت روائی نہیں کر سکتے۔ بعض کا بیان ہے کہ ”سحر“ کے معنی مسخر کیا، تابع کیا ”ذل“ محکوم بنادیا ”متجاورات“ کے معنی ایک دوسرے سے قریب ہوئے ”مئلات“ جمع ہے مثله کے بمعنی نظیر ”مقدار“ ”اندازہ“ ”معقبات“ نگہبان یعنی جو فرشتے صبح و شام آتے رہتے ہیں ”المحال“ عذاب ”زایا“ بنا ہے رہا رہے بڑھنے والا جیسے ”زبد“ جھاگ ”متاع“ فائدے کی چیز ”جفاء“ ہانڈی نے جوش مارا جھاگ آئے اور ہانڈی کے سرد ہونے پر جھاگ ختم ہو گئے اسی طرح حق باطل سے علیحدہ ہو جاتا ہے ”المهاد“ کچھوٹے ”بسترے“ ”بدرؤن“ ہٹاتے ہیں ”دراہ“ سے یہ بنا ہے جس کا مطلب ہے ان کو دور کیا ”سلام علیکم“ تم سلامت رہو یہ قول فرشتوں کا مسلمان کیلئے ہوگا ”والیہ متاب“ میں اس سے توبہ کرتا ہوں ”افلّم بیاس“ کیا انہوں نے نہیں جانا مایوس نہیں ہوئے ”لم یتبین“ کیا ان پر ظاہر نہیں ہوا ”قارعتہ“ کھڑکھڑانے والی ”داہہ“ مصیبت ”قاملیت“ مہلت دی یہ ”ملی“ اور ”ملاوہ“ سے بنا ہے اسی سے ”ملیا“ ”اشق“ اسم تفصیل ہے بہت سخت ”معقب“ بدلنے والا ”متجاورات“ کے متعلق مجاہد کا بیان ہے کہ بعض قطعات زمین زر خیر ہیں اور بعض ناقابل کاشت ”صنوان“ جڑے ہوئے درخت کھجور ”غیر صنوان“ الگ الگ درخت یہی حال آدمیوں کا ہے کوئی نیک کوئی بد حالانکہ سب حضرت

كَذَّبَهُمْ مِّنْ قَوْمِهِمْ وَظَنَّتِ الرُّسُلُ اَنْ اَتَّبَاعَهُمْ قَدْ كَذَّبُوهُمْ حَاقَهُمْ نَصْرُ اللّٰهِ عِنْدَ ذٰلِكَ.

۱۸۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ فَقُلْتُ لَعَلَّهَا كَذَبُوا مُخَفَّفَةً قَالَتْ مَعَادَ اللّٰهِ.

سُورَةُ الرَّعْدِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَبَّاسِطٌ كَفَّيْهِ مَثَلُ الْمُشْرِكِ الَّذِي عَبَدَ مَعَ اللّٰهِ إِلَهًا غَيْرَهُ كَمَثَلِ الْعَطَشَانِ الَّذِي يَنْظُرُ إِلَى خِيَالِهِ فِي الْمَاءِ مِنْ بَعِيدٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَتَنَاوَلَهُ وَلَا يَقْدِرُ وَقَالَ غَيْرُهُ سَحَرَ ذَلَّلَ مُتَجَاوِرَاتٍ مُّتَدَانِيَّاتٍ الْمَثَلَاتِ وَاجِدَهَا مَثَلُهُ وَهِيَ الْأَشْبَاهُ وَالْأَمْثَالُ وَقَالَ إِلَّا مِثْلَ أَيَّامِ الَّذِينَ خَلَوْا بِمِقْدَارٍ بِقَدَرٍ مُّعَقَّبَاتٍ مَّلَائِكَةً حَفِظَتْهُ تَعَقَّبَ الْأُولَى مِنْهَا الْأُخْرَى وَمِنْهُ قِيلَ الْعَقِيبُ يُقَالُ عَقَبْتُ فِي أَمْرِهِ الْمُحَالَ الْعُقُوبَةُ كَبَّاسِطٌ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَاءِ لِيَقْبِضَ عَلَى الْمَاءِ رَايَا مِنْ رَبِّا يَرُبُّوْا وَ مَتَاعَ زَبَدٍ الْمَتَاعُ مَا تَمَتَّعَتْ بِهِ جُفَاءً أَجْفَانِ الْقَدْرُ إِذَا غَلَبَتْ فَعَلَاهَا الزَّبَدُ ثُمَّ تَسْكُنُ فَيَذْهَبُ الزَّبَدُ بِلَا مَنَفَعَةٍ فَكَذَلِكَ يُعَمِّرُ الْحَقُّ مِنَ الْبَاطِلِ الْمِهَادُ الْفِرَاشُ يَذْرَأُ وَنَ يَدْفَعُونَ دَرَأَهُ دَفَعْتُهُ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ أَيْ يَقُولُونَ سَلَامٌ وَ إِلَيْهِ مَتَابُ تَوَبْتِي أَفَلَمْ يَنَاسْ لَمْ يَتَبَيَّنْ قَارِعَةً دَاهِيَةً فَأَمَلَيْتُ أَطَلْتُ مِنَ الْمَلِيٍّ وَالْمُلَاوَةِ وَمِنْهُ مَلِيًّا وَيُقَالُ لِلْوَاسِعِ الطَّوِيلِ مِنَ الْأَرْضِ مَلَى مِنَ الْأَرْضِ أَشَقُّ أَشَدُّ مِنَ الْمَشَقَّةِ مَعَقِبٌ مُّغَيَّرٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مُّتَجَاوِرَاتٍ طَبِيبَهَا وَخَبِيبُهَا السَّبَاحُ سِنَوَانٌ النَّحْلَتَانِ أَوْ أَكْثَرُ فِي أَصْلٍ وَاحِدٍ وَغَيْرَ

آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ ”السحاب الثقال“ بادل پانی سے بھرے ہوئے ”کباسط کفیه“ (۱) پیاسا جو ہاتھ اور زبان سے اشارہ کر کے پانی کو بلائے، وہ ہمیشہ ہی محروم رہتا ہے ”سالت اودیة بقدرہا“ یعنی نالے اپنے اندازے کے مطابق بہتے ہیں ”قدر“ اندازہ ”رابیا جھاگ پھولے ہوئے“ ”زبد السیل“ سیلاب کے جھاگ جس طرح لوہے یا کسی اور دھات کے گرم ہونے سے اندر سے میل باہر آتا ہے۔

باب ۷۳۰۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اللہ جانتا ہے جو ہر مادہ اٹھاتی ہے اور جو رحم کم کرتے ہیں ”غیض“ کم ہوا، گھٹایا، کم کیا گیا۔ ۱۸۰۸۔ ابراہیم بن منذر، معن بن عیسیٰ، امام مالک، عبد اللہ دینار، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ غیب کی پانچ باتیں یا کنجیاں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا، ایک تو یہ کہ کل کیا ہونے والا ہے؟ دوسرے یہ کہ عورتوں، جانوروں وغیرہ کے رحموں میں کیا ہے؟ یعنی نہ رہے یا مادہ یا کچھ اور، تیسرے یہ کہ بارش کب ہوگی؟ چوتھے آدمی کہاں مرے گا؟ پانچویں قیامت کب آئے گی؟ یہ باتیں صرف اللہ جانتا ہے۔

سورہ ابراہیم کی تفسیر!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابن عباس فرماتے ہیں ”ہاد“ بلانے والا، مجاہد نے کہا ”صدید“ کے معنی لہو اور پیپ کے ہیں، ابن عیینہ کہتے ہیں کہ ”اذکروا نعمۃ اللہ علیکم“ کے معنی ہیں کہ جو اللہ کی نعمتیں تمہارے پاس ہیں، ان کو یاد کرو اور قدرت سے جو جو ملا ہے، اسے یاد کرو کہ تم نے کیا کیا رغبت کی تھی؟ ”تبغونها عوجا“ اس میں کبھی پیدا کرنا چاہتے ہو ”واذناذن ربکم“ تمہارے مالک نے تمہیں پہلے ہی جتلا دیا تھا ”ردوا یدیہم“

صِنَوَانٌ وَحَدَّهَا بِمَاءٍ وَاجِدٍ كَصَالِحِ بَنِي آدَمَ وَخَبِيثُهُمْ آبُوهُمْ وَاجِدُ السَّحَابِ الثَّقَالِ الَّذِي فِيهِ الْمَاءُ كَبَاسِطٌ كَفِيهِ يَدْعُوا الْمَاءَ بِلِسَانِهِ وَيُشِيرُ إِلَيْهِ بِيَدِهِ فَلَا يَأْتِيهِ أَبَدًا سَالَتْ أَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا تَمَلًا بَطْنٌ وَإِدْرَبْدٌ رَابِيًا زَبْدُ السَّيْلِ خَبَثُ الْحَدِيدِ وَالْحَلِجَةِ.

۷۳۰. بَابُ قَوْلِهِ اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَىٰ وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ غِيْضَ نَقِصٍ.

۱۸۰۸۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ لَا يَعْلَمُ مَا فِي غَدِّ إِلَّا اللَّهُ وَلَا يَعْلَمُ مَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ إِلَّا اللَّهُ وَلَا يَعْلَمُ مَتَى يَأْتِي الْمَطَرُ أَحَدٌ إِلَّا اللَّهُ وَلَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ وَلَا يَعْلَمُ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا اللَّهُ.

سُورَةُ إِبْرَاهِيمَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَادٍ دَاعٍ وَقَالَ مُجَاهِدٌ صَدِيدٌ قَيْحٌ وَدَمٌ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ أَيَادِي اللَّهِ عِنْدَكُمْ وَأَيَّامَهُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مِّنْ كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ رَغِبْتُمْ إِلَيْهِ فِيهِ يَبْغُونَهَا عِوَجًا يَلْتَمِسُونَ لَهَا عِوَجًا وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ أَعْلَمَكُمْ أَذْنَكُمْ رُدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي

(۱) اس آیت میں ایک مثال کے ساتھ مشرکین کے اپنے بتوں کو پکارنے کا بے فائدہ ہونا بیان کیا گیا ہے، فرمایا کہ مشرکین اپنے بتوں کی عبادت کرتے ہیں، انہیں پکارتے ہیں یہ ایسے ہی ہے جسے کوئی پیاسا پانی کی طرف اپنے ہاتھ پھیلا کر پانی کو بلائے ظاہر ہے کہ اسکا کوئی فائدہ نہیں پانی خود بخود اس کے منہ تک نہیں پہنچے گا اسی طرح مشرکین کا اپنے بتوں کو پکارنا بھی بے فائدہ ہے۔

افواہم‘ یہ ایک عربی مقولہ ہے‘ مطلب یہ ہوتا ہے کہ حکم سے باز رہے‘ اللہ اپنے سامنے کھڑا کریگا“ من ورائہ“ سامنے سے“ قدمہ آگے یا پہلے“ لکم تبعاً“ تابع کی جمع ہے‘ جیسے“ غیب“ غائب کی جمع ہے“ بمصر حکم“ فریاد رسی کی تمہاری‘ عرب والے کہتے ہیں کہ“ استصرخنی“ اس نے میری فریاد سنی“ يستصرخه“ اس کی فریاد یہ صراخ سے بنا ہے“ ولا خللا“ اور نہ دوستی و محبت‘ یہ“ خاللتہ“ کا مصدر ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ“ حلتہ“ خللا کی جمع ہوا“ اجتثت“ جڑ سے اکھاڑا ہوا یا جڑ سے اکھیڑ لیا گیا۔

باب ۷۳۱۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ“اس پاکیزہ درخت کی طرح جس کی جڑیں مضبوط اور جمی ہوئی ہوں اور اس کی شاخیں آسمان میں ہوں اور وہ اپنے رب کے حکم سے ہمیشہ پھل لاتا ہو۔

۱۸۰۹۔ عبید بن اسلمیل‘ ابی اسامہ‘ عبید اللہ‘ نافع‘ حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا وہ کون سا درخت ہے جس کے پتے نہ گرتے ہوں اور اس میں پھل بھی ہمیشہ آتا ہو؟ مسلمان کی مثال اس درخت کی طرح ہے کہ یہ بھی نہیں اور یہ بھی نہیں اور یہ بھی نہیں ہوتا ہے‘ یعنی ہمیشہ پھلتا رہتا ہے‘ ابن عمرؓ کا بیان ہے کہ میں نے چاہا کہ کہدوں‘ وہ کھجور کا درخت ہے‘ مگر میں نے دیکھا کہ حضرت ابو بکرؓ عمرؓ سب خاموش ہیں‘ کوئی نہیں بولتا‘ تو میں کس طرح بولوں‘ آخر حضورؐ نے خود ہی فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے‘ پھر جب مجلس ختم ہوئی اور سب اٹھے تو میں نے اپنے والد حضرت عمرؓ سے کہا کہ میرے دل میں آیا تھا کہ کہدوں وہ کھجور کا درخت ہے‘ مگر میں آپ سب کو خاموش دیکھ کر خاموش ہو رہا‘ حضرت عمرؓ نے کہا کہ تم نے کہہ دیا ہوتا واللہ مجھے زیادہ سے زیادہ مال ملنے پر بھی اتنی خوشی نہ ہوتی جتنی تمہارا جواب سن کر ہوتی۔

باب ۷۳۲۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ“ثابت قدم رکھتا ہے اللہ ان ایمان والوں کو جو پکی بات کہتے ہیں۔

۱۸۱۰۔ ابوالولید‘ شعبہ‘ علقمہ بن مرثد‘ سعید بن عبیدہ‘ حضرت براء

أَفَوَاهِهِمْ هَذَا مَثَلٌ كَفُّوا عَمَّا أُمِرُوا بِهِ مَقَامِي حَيْثُ يَقِيْمُهُ اللَّهُ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ وَرَائِهِ قَدَامَهُ لَكُمْ تَبَعًا وَاجِدْهَا تَابِعٌ مِثْلُ غَيْبٍ وَ غَائِبٍ بِمُصْرَحِكُمْ اسْتَصْرَخْنِي اسْتَعَانَنِي يَسْتَصْرِخُهُ مِنَ الصُّرُخِ وَلَا خِلَالَ مَصْدَرٌ خَالَلتُهُ خِلَالًا وَيَجُوزُ أَيْضًا جَمْعُ خُلَّةٍ وَ خِلَالٍ اجْتَثْتُ اسْتَوْصَلْتُ.

۷۳۱ باب قَوْلِهِ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَ فَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِي أَكْلَهَا كُلَّ حِينٍ.

۱۸۰۹۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أَسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخْبِرُونِي بِشَجَرَةٍ تُشَبِّهُ أَوْ كَالرَّجُلِ الْمُسْلِمِ لَا يَتَحَاتُّ وَرَقُهَا وَلَا وَلاَهُ وَلَا تُؤْتِي أَكْلَهَا كُلَّ حِينٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَا يَتَكَلَّمَانِ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ فَلَمَّا لَمْ يَقُولُوا شَيْئًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ فَلَمَّا قُمْنَا قُلْتُ لِعُمَرَ يَا أَبَتَاهُ وَاللَّهِ لَقَدْ كَانَ وَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ فَقَالَ مَا مَعَكَ أَنْ تَكَلَّمَ قَالَ لَمْ أَرَحْمُ تَكَلَّمُونَ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ أَوْ أَقُولَ شَيْئًا قَالَ عُمَرُ لَأَنْ تَكُونَ قُلْتَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا.

۷۳۲ باب قَوْلِهِ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ .

۱۸۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ

بن عازبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قبر میں مسلمان سے جس وقت سوال کیا جاتا ہے تو وہ گواہی دیتا ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی لائق عبادت کے نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں لہذا اس آیت میں قول ثابت سے یہی مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو دنیا اور آخرت میں ثابت قدم رکھے گا۔

باب ۷۳۳۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”کیا تم ان لوگوں کو نہیں دیکھتے جنہوں نے اللہ کی نعمت کو کفر سے بدل دیا“ ”الم تر“ کے معنی ہیں، کیا تو نے نہیں دیکھا جس طرح ”الم تر کیف“ میں ہے کہ کیا تو نے نہیں دیکھا یا ”الم تر الی الذین“ کے معنی ہوتے ہیں ”بور“ کے معنی ہلاکت، بَارَ یَبور سے بنائے ”قوماً بوراً“ ہلاک ہونے والے۔

۱۸۱۱۔ علی بن عبد اللہ سفیان، عمرو، عطاء، حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ اس آیت الم تر الی الذین بدلوا نعمة الله كفراً سے مراد مکہ کے کافر ہیں۔

سورہ حجر کی تفسیر!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مجاہد کہتے ہیں کہ ”صراط علی مستقیم“ کا مطلب یہ ہے کہ وہ سچا راستہ جو اللہ تک جاتا ہے ”لبامام مبین“ کھلے راستہ پر ابن عباس کہتے ہیں کہ ”لعمرك“ تیری جان کی قسم ”قوم منکرون“ یعنی لوٹنے والے ان کو اجنبی جانا ”کتاب معلوم“ کا مطلب مدت معینہ ”لومانا تینا“ کیوں ہمارے پاس نہیں لاتا ”شیع“ امتیں اور کبھی دوستوں کو بھی کہتے ہیں ابن عباس نے کہا ہے کہ ”بہر عون“ کے معنی دوڑتے جلدی کرتے ہیں وہ ”للمتوسمین“ دیکھنے والوں کیلئے ”سکرت“ ڈھانگی گئیں مست کردی گئیں ”بروجا“ چاند سورج کی منزلیں ”لواقح“ ملائح ”ملحقہ“ ان سب کے ایک ہی معنی ہیں کہ یعنی بوجھل کرنے والیاں ”حماء“ ”حماء“ کی جمع ہے، معنی کیچڑ ہوتے ہیں ”مسنون“ قالب

أَخْبَرَنِي عُلَمَاءُ بَنِي مَرْثَدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ إِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ. ۷۳۳ بَاب قَوْلِهِ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ كُفْرًا أَلَمْ تَعْلَمْ كَقَوْلِهِ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا الْبَوَارِ الْهَلَاكِ بَارِ يَبُورُ بَوْرًا قَوْمًا بَوْرًا هَالِكِينَ.

۱۸۱۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو عَنْ عَطَاءٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ كُفْرًا قَالُوا هُمْ كُفَّارُ أَهْلِ مَكَّةَ.

سُورَةُ الْحَجَرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ صِرَاطٌ عَلَى مُسْتَقِيمٍ الْحَقُّ يَرْجِعُ إِلَى اللَّهِ وَعَلَيْهِ طَرِيقُهُ لِبَإِمَامٍ مُّبِينٍ عَلَى الطَّرِيقِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَعَمْرُكَ لَعِيشُكَ قَوْمٌ مُنْكَرُونَ أَنْكَرَهُمْ لَوْطٌ وَقَالَ غَيْرُهُ كِتَابٌ مَّعْلُومٌ أَحَلَّ لَوْمًا تَأْتِينَا هَلَّا تَأْتِينَ شَيْعَ أُمَّمٍ وَالْأَوَّلِيَاءَ أَيْضًا شَيْعٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَهْرَعُونَ مُسْرِعِينَ لِلْمُتَوَسِّمِينَ لِلنَّاطِرِينَ سَكِرَتْ غُشِيَتْ بُرُودًا مَنَازِلَ لِلشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَوَاقِحَ مَلَافٍ مُلْحِقَةٌ حَمَاءٍ جَمَاعَةٌ حَمَاقَةٌ وَهُوَ الطِّينُ الْمُتَغَيَّرُ وَالْمَسْنُونُ الْمَضْبُوبُ تَوَجَّلَ

میں ڈالی گئی ”لا تو جل“ مت ڈر ”دابہ“ آخری حصہ یعنی جزیادہ ”امام مبین“ میں امام کے معنی ہیں جس کی پیروی کی جائے جس سے راہ ملے ”صیحتہ“ کے معنی ہلاکت اور بربادی وغیرہ۔

باب ۷۳۴۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”مگر وہ (شیطان) جو باتوں کو چراتا ہے پس اس کے پیچھے آگ کے شعلے لگتے ہیں۔

۱۸۱۲۔ علی بن عبد اللہ سفیان، عمرو، عکرمہ، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ آسمان پر فرشتوں کو کوئی حکم دیتا ہے تو وہ عاجزی کے ساتھ اپنے پر مارنے لگتے ہیں اور غور سے سنتے ہیں اور زنجیر کی سی جھنکار نکلتی ہے جب فرشتے حکم الہی کے خوف سے کچھ بے غم ہوتے ہیں تو آپس میں ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کیا حکم دیا ہے؟ تو دوسرے کہتے ہیں جو کچھ فرمایا ہے وہ حق ہے اور اللہ تعالیٰ بڑا بلند برتر ہے، علی کہتے ہیں کہ سفیان نے کہا کہ فرشتوں کی باتیں شیطان چوری سے اڑاتے ہیں اور یہ شیطان اس طرح تلے اوپر رہتے ہیں اور انگلیوں کا اشارہ کرتے ہوئے بتایا، پھر کبھی فرشتے خبر ہوتے ہی آگ کا شعلہ پھینکتے ہیں اور وہ شعلہ باتیں سننے والوں کو قبل اس سے کہ وہ اپنے ساتھ والے کو بتلائے، جلا ڈالتا ہے اور کبھی اس شعلہ کے اس تک پہنچنے سے پہلے وہ اپنے ساتھی کو بتا دیتا ہے اور اس طرح یہ باتیں زمین تک آ جاتی ہیں، پھر ان باتوں کو نجومی کے منہ پر ڈالا جاتا ہے اور وہ اس ایک میں سو جھوٹی باتیں ملا کر لوگوں سے بیان کرتا ہے، کوئی کوئی بات اس نجومی یعنی جادوگر کی سچ نکل آتی ہے، تو لوگ کہنے لگتے ہیں کہ دیکھو! اس نجومی نے ہم سے یہ کہا تھا لہذا اس کی بات سچ نکلی حالانکہ یہ وہی بات ہے جو آسمان سے اڑائی گئی تھی۔

۱۸۱۳۔ علی بن عبد اللہ سفیان، عمرو، عکرمہ، حضرت ابو ہریرہؓ سے اسی حدیث کو اس طرح بیان کرتے ہیں کہ ساحر کے بعد کا بن کا لفظ زیادہ کیا ہے سفیان عمرو سے وہ عکرمہ سے، وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کوئی حکم دیتا ہے

تَحْفَ دَابِرَ اٰخِرَ لِبِامَامٍ مُّبِيْنٍ اَلَا مَامٌ كُلُّ مَا اَتَمَمْتُ وَ اِهْتَدَيْتُ بِهٖ الصَّيْحَةُ الْهٰلِكَةُ.

۷۳۴ بَابُ قَوْلِهِ اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاتَّبَعَهُ شَهَابٌ مُّبِيْنٌ.

۱۸۱۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يُلْغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَضَى اللَّهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ كَالسِّلْسِلَةِ عَلَى صَفْوَانٍ قَالَ عَلِيُّ وَقَالَ غَيْرُهُ صَفْوَانٌ يَنْفُذُهُمْ ذَلِكَ فَإِذَا فُزِعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا لِلَّذِي قَالَ الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ فَيَسْمَعُهَا مُسْرِقُوا السَّمْعَ وَ مُسْتَرْقُوا السَّمْعَ هَكَذَا وَاحِدٌ فَوْقَ آخَرَ وَصَفَ سُفْيَانُ بِيَدِهِ وَفَرَجَ بَيْنَ أَصَابِعِ يَدِهِ الْيُمْنَى نَصَبَهَا بَعْضَهَا فَوْقَ بَعْضٍ قَرَّبَهَا أَدْرَكَ الشَّهَابُ الْمُسْتَمِعَ قَبْلَ أَنْ يَرْمِيَ بِهَا إِلَى صَاحِبِهِ فَيُحْرِقُهُ وَرُبَّمَا لَمْ يُدْرِكْهُ حَتَّى يَرْمِيَ بِهَا إِلَى الَّذِي يَلِيهِ إِلَى الَّذِي هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُ حَتَّى يُلْقَوْهَا إِلَى الْأَرْضِ وَ رُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ حَتَّى تَنْتَهِيَ إِلَى الْأَرْضِ فَتُلْقَى عَلَى فَمِ السَّاحِرِ فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةً كَذِبَةٍ فَيُصَدِّقُ فَيَقُولُونَ أَلَمْ يُخْبِرْنَا يَوْمَ كَذَا وَ كَذَا يَكُونُ كَذَا وَ كَذَا فَوَجَدْنَاهُ حَقًّا لِلْكَلِمَةِ الَّتِي سَمِعْتُ مِنَ السَّمَاءِ.

۱۸۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٍو عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِذَا قَضَى اللَّهُ الْأَمْرَ وَزَادَ الْكَاهِلُ قَالَ وَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ فَقَالَ قَالَ عَمْرٍو سَمِعْتُ

اور اس روایت میں علی فم الساحر کا لفظ ہے، علی بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سفیان سے پوچھا کیا تم نے عمرو سے سنا کہ وہ کہتے تھے کہ میں نے عکرمہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے ابو ہریرہ سے سنا، انہوں نے کہا ہاں! علی نے سفیان سے کہا کہ ایک شخص نے تم سے اس طرح روایت کی، عمرو، عکرمہ حضرت ابو ہریرہ سے، انہوں نے کہا کہ رسول اکرم نے ”فزع“ پڑھا تھا، سفیان کہتے ہیں کہ میں نے عمرو کو اسی طرح پڑھتے سنا، اب معلوم نہیں کہ انہوں نے عکرمہ سے سنا تھا یا نہیں، مگر ہماری قرائت یہی ہے۔

باب ۷۳۵۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”بے شک حجر والوں نے پیغمبروں کو جھٹلایا۔“

۱۸۱۴۔ ابراہیم بن منذر، معن، مالک، عبد اللہ بن دینار، حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ حجر والوں کے مقام سے گزرے، تو آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا، کہ اس مقام سے تم کو روتے ہوئے گزرنا چاہئے اگر رونانہ آئے، تو مت جاؤ کہیں ایسا نہ ہو کہ جو عذاب ان پر نازل ہوا تھا، تم پر بھی نازل ہو جائے۔

باب ۸۳۶۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”پیشک ہم نے تم کو سات دہرائی جانے والی آیات اور قرآن عظیم عطا کیا ہے۔“

۱۸۱۵۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، حبیب بن عبد الرحمن، حفص بن عاصم، بن سعید بن معلی سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ میرے سامنے سے گزرے میں نماز پڑھ رہا تھا، آپ نے مجھے بلایا، میں نہیں گیا، نماز کے بعد گیا، تو آپ نے فرمایا کہ جب میں نے بلایا تھا، تو کیوں نہیں آئے، میں نے عرض کیا، میں نماز پڑھ رہا تھا، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ اے ایمان والو! جب تمہیں اللہ کا رسول بلائے، تو چلے جاؤ، اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا کہ مسجد سے جانے سے پہلے میں تمہیں قرآن کی بڑی بزرگ و برتر سورت بتاؤں گا، پھر جب جانے لگے، تو میں نے یاد دہانی کرائی، تو آپ نے فرمایا کہ وہ سورہ ”الحمد“ ہے، اس میں سات

عِکْرَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ إِذَا قَضَى اللَّهُ الْأَمْرَ وَقَالَ عَلَى فَمِ السَّاحِرِ قُلْتُ لِسُفْيَانَ أَنْتَ سَمِعْتَ عَمْرًا؟ قَالَ سَمِعْتُ عِکْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَاهُ هُرَيْرَةَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ لِسُفْيَانَ أَنَّ إِنْسَانًا رَوَى عَنْكَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِکْرَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَيَرْفَعُهُ أَنَّهُ قَرَأَ فَرَجَ قَالَ سُفْيَانُ هَكَذَا قَرَأَ عَمْرٍو فَلَا أَدْرِي سَمِعَهُ هَكَذَا أَمْ لَا قَالَ سُفْيَانُ وَهِيَ قَرَأْتُنَا .

۷۳۵ باب قَوْلِهِ وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِينَ .

۱۸۱۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَصْحَابِ الْحِجْرِ لَا تَدْخُلُوا عَلَى هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ .

۷۳۶ باب قَوْلِهِ وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ .

۱۸۱۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ مَرَّبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَصْلِي فَدَعَا فَلَمْ آتِهِ حَتَّى صَلَّيْتُ ثُمَّ آتَيْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِي فَقُلْتُ كُنْتُ أَصْلِي فَقَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ يَأْتِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ ثُمَّ قَالَ أَلَا أَعْلَمُكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ

آیات ہیں جو سبع مثانی ہیں اور قرآن عظیم جو مجھے دیا گیا ہے۔

۱۸۱۶۔ آدم، ابن ابی ذئب، سعید مقبری، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ام القرآن جو کہ سورہ فاتحہ ہے، اسی کو سبع مثانی اور قرآن عظیم کہتے ہیں۔

باب ۷۳۷۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”وہ لوگ جنہوں نے قرآن کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے“ مقتسمین“ سے وہ کافر مراد ہیں جنہوں نے رات حضرت صالحؑ کے مارڈالنے کی قسم کھائی تھی ”مقتسمین“ کے معنی حلف اٹھانے والے ”لا اقسام“ کے معنی میں ہے اور ”لا“ زائد ہے، مجاہد کہتے ہیں کہ ”تقاسمو“ کے معنی تحالفوا یعنی انہوں نے حلف اٹھایا۔

۱۸۱۷۔ یعقوب بن ابراہیم، ہشیم، ابو بشر، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ اس آیت ”الذین جعلوا القرآن عضین“ سے اہل کتاب یعنی یہودی مراد ہیں، انہوں نے قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا، جو تورات کے موافق تھا، اسے مانا، جو مخالف تھا اسے نہیں مانا۔

۱۸۱۸۔ عبید اللہ بن موسیٰ، اعمش، ابو ظبیان، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ ”کَمَا اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِينَ“ سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں، کچھ قرآن تو انہوں نے قبول کیا اور کچھ قبول نہیں کیا۔

باب ۷۳۸۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”عبادت کر اپنے رب کی مرتے دم تک“ سالم کہتے ہیں کہ ”یقین“ سے مراد موت ہے۔

فَذَكَّرْتُهُ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيَتْهُ .

۱۸۱۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمُّ الْقُرْآنِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ .

۷۳۷ بَابُ قَوْلِهِ الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ الْمُقْتَسِمِينَ الَّذِينَ حَلَفُوا وَمِنْهُ لَا أُقْسِمُ أَيُّ أُقْسِمُ وَتَقْرَأُ أُقْسِمُ فَاسَمَهُمَا حَلَفَ لَهُمَا وَلَمْ يَحْلِفَالَهُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَقَاسَمُوا تَحَالَفُوا .

۱۸۱۷۔ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ قَالَ هُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ جَزَّؤُهُ أَجْزَاءً فَأَمَنُوا بِبَعْضِهِ وَكَفَرُوا بِبَعْضِهِ .

۱۸۱۸۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ كَمَا أَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِينَ قَالَ آمَنُوا بِبَعْضٍ وَكَفَرُوا بِبَعْضٍ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى .

۷۳۸ بَابُ قَوْلِهِ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ قَالَ سَالِمُ الْمَوْتُ .

سُورَةُ النَّحْلِ !

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

رُوحُ الْقُدُسِ جِبْرِيلُ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ فِي ضَبَقٍ يُقَالُ أَمَرَ ضَبَقٌ وَضَبَقٌ مِثْلُ هَيْنٍ وَهَيْنٍ

سورہ نحل کی تفسیر!

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

”روح القدس“ جبریل کو کہتے ہیں ”ضَبَقٌ“ اور ”ضَبَقٌ“ کے معنی ایک ہیں، جس طرح ”میت“ اور ”میت“ یا ”هين“ اور ”هين“ یا ”لين“ اور

”لین“ ابن عباس کہتے ہیں کہ ”فی قلبہم“ کے معنی ہیں ان کے چلتے پھرتے، مجاہد کہتے ہیں کہ ”تمید“ کے معنی جھک جائے، لٹک جائے، الٹ جائے اور ”مفرطون“ کے معنی آگے بڑھائے ہوئے بعض نے کہا ”فاذ اقرات القرآن فاستعذ بالله“ میں عبارت آگے پیچھے ہو گئی ہے کیونکہ اعوذ باللہ پہلے پڑھنا چاہئے ”استعاذہ“ پناہ مانگنا، ابن عباس نے کہا کہ ”تسیمون“ چراتے ہیں ”شاکلتہ“ اپنے اپنے طریق پر ”قصد السبیل“ سچے راستہ کا بیان ”الدف“ وہ چیز جس سے سردی دور ہو ”ماستدفات“ وہ چیز جس سے گرمی حاصل ہو ”تریحون“ شام کو لاتے ہو ”تسرحون“ صبح کو چرانے لے جاتے ہیں ”بشق“ تکلیف اٹھا کر ”نخوف“ نقصان ”انعام“ نعم کی جمع ہے اور زومادہ دونوں کیلئے بولا جاتا ہے۔ ”اکنان“ پناہ گاہیں ”سراییل“ ”تقیکم الحر“ سے قیصیں مراد ہیں اور ”سراییل تقیکم باسکم“ سے زر ہیں مراد ہیں، ”دخل“ ناجائز بات کو کہتے ہیں، یعنی خیانت، حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ ”حفہ“ کے معنی پونی یا پوتا کے ہیں، یعنی آدمی کی اولاد ”السكر“ کے معنی نشہ، شراب نشہ والی ”زرقا حسنا“ جس کو اللہ نے حلال کیا، ابن عیینہ، صدقہ سے نقل کرتے ہیں کہ ”انکاثا“ کے معنی ٹکڑے ٹکڑے، یہ ایک مکہ کی عورت تھی جو کہ صبح کو سوت کا تھی تھی اور دوپہر کو ٹکڑے کر دیتی تھی، ابن مسعود کہتے ہیں کہ ”الامۃ“ کے معنی ملت، یعنی معلم الخیر کو کہتے ہیں یعنی نیکی سکھانے والا ”قانت“ فرمانبردار۔

باب ۷۳۹۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”اور تم میں سے بعض کو نکمی عمر کی طرف لوٹایا جاتا ہے۔“

۱۸۱۹۔ موسیٰ بن اسماعیل، ہارون بن موسیٰ، ابو عبد اللہ الا عور، شعیب حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے کہ اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْكَسَلِ وَارْذَلِ الْعُمْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الدَّجَالِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ یعنی یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں، بخلی، سستی اور نکمی عمر سے، عذاب قبر سے، دجال کے فتنے اور زندگی و موت کے فتنے سے۔

وَلَيْنٍ وَلَيْنٍ وَمَيِّتٍ وَمَيِّتٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي تَقْلِبِهِمْ اِخْتِلَافِهِمْ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَمِيدُ تَكْفًا مُفْرَطُونَ مُنْسِيُونَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَمِيدُ تَكْفًا مُفْرَطُونَ مُنْسِيُونَ وَقَالَ غَيْرُهُ فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ هَذَا مُقَدَّمٌ وَمُؤَخَّرٌ وَذَلِكَ أَنَّ الْأُسْتَعَاذَةَ قَبْلَ الْفِرَاقَةِ وَمَعْنَاهَا الْإِعْتِصَامُ بِاللَّهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تُسِيمُونَ تَرَعُونَ شَاكِلَتِهِ نَاحِيَتِهِ قَصْدُ السَّبِيلِ الْيَبَانِ الدِّفْءُ مَا اسْتَدَفَاتِ تَرِيحُونَ بِالْعِشِيِّ وَتَسْرَحُونَ بِالْغَدَاةِ بِشَقٍّ يَعْنِي الْمَشَقَّةَ عَلَى تَخَوُّفٍ تَقْصِ الْأَنْعَامَ لِعِبْرَةٍ وَهِيَ تُؤْتِي تَوَدُّرُ وَكَذَلِكَ النَّعْمُ لِلْأَنْعَامِ جَمَاعَةُ النَّعْمِ سَرَايِيلُ فَمُصُّ تَقِيَكُمْ الْحَرَّ وَسَرَايِيلُ تَقِيَكُمْ بَاسَكُمْ فَإِنَّهَا الدُّرُوعُ دَخَلَا بَيْنَكُمْ كُلُّ شَيْءٍ لَمْ يَصِحَّ فَهُوَ دَخَلَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَفْدَةٌ مِنْ وَلَدِ الرَّجُلِ السُّكْرُ مَا حَرَّمَ مِنْ ثَمَرَتِهَا وَالرِّزْقُ الْحَسَنُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ صَدَقَةِ أَنْكَاثًا هِيَ خَرْقَاءُ كَانَتْ إِذَا أَرَمَتْ غَزَلَهَا نَفَضَتْهُ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ الْأُمَةُ مَعْلَمُ الْخَيْرِ وَالْقَانِتِ الْمُطِيعُ .

۷۳۹ باب قَوْلِهِ وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلَى أَرْدَلِ الْعُمْرِ .

۱۸۱۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَرُؤُنُ بْنُ مُوسَى أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْوَرُ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْكَسَلِ وَارْذَلِ الْعُمْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الدَّجَالِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ .

سُورَةُ بَنِي إِسْرَآئِيلَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ ؓ قَالَ فِي بَنِي إِسْرَآئِيلَ وَالْكَهْفِ وَمَرِيَمَ إِنَّهُمْ مِنَ الْعِتَاقِ الْأَوَّلِ وَهُمْ مِنْ تِلَادِي قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَيَنْغَضُونَ يَهْزُونَ وَقَالَ غَيْرُهُ نَغَضْتُ سِنِّكَ أَى تَحَرَّكَتْ وَقَضَيْنَا إِلَى بَنِي إِسْرَآئِيلَ أَخْبَرْنَا هُمْ أَنَّهُمْ سَيُفْسِدُونَ وَالْفَضَاءَ عَلَى وُجُوهِهِ وَقَضَى رَبُّكَ أَمْرَ رَبِّكَ وَمِنَهُ الْحُكْمُ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ وَمِنَهُ الْخَلْقُ فَقَضَاهُمْ سَبْعَ سَمَوَاتٍ نَفِيرًا مَنْ يَنْفِرُ مَعَهُ وَلِيْتَبَرُوا يَذْمُرُوا مَا عَلَوْا حَصِيرًا مَحْبَسًا مَحْضَرًا فَحَقَّ وَحَبَّ مَيُوسِرًا لَيْنًا خِطًّا إِنَّمَا وَهُوَ إِسْمٌ مِنْ خَطِئْتُ وَالْخَطَاءُ مَفْتُوحٌ مَصْدَرُهُ مِنَ الْإِثْمِ خَطِئْتُ بِمَعْنَى أَخْطَأْتُ تَحَرَّقُ تَقْطَعُ وَإِذْ هُمْ نَحْوَى مَصْدَرٌ مِنْ نَاجَيْتُ فَوَصَفَهُمْ بِهَا وَالْمَعْنَى يَتَنَا جَوْزٌ رُفَاتًا خُطَامًا وَاسْتَفَزَزَ اسْتَحَفَّ بِخَيْلِكَ الْفُرْسَانِ وَالرَّجُلُ الرَّجَالَةَ وَاحْدَهَا رَاجِلٌ مِثْلُ صَاحِبٍ وَصَحْبٍ وَتَاجِرٍ وَتَجَرٍ حَاصِبًا الرِّيحُ الْعَاصِفُ وَالْحَاصِبُ أَيْضًا مَاتَرُمِي بِهِ الرِّيحُ وَمِنَهُ حَصَبٌ جَهَنَّمَ يُرْمَى بِهِ فِي جَهَنَّمَ وَهُوَ حَصَبُهَا وَيُقَالُ حَصَبٌ فِي الْأَرْضِ ذَهَبٌ وَالْحَصَبُ مُشْتَقٌّ مِنَ الْحَصْبَاءِ وَالْجَحَارَةِ تَارَةً مَرَّةً وَجَمَاعَتُهُ نِيرَةٌ وَتَارَاتٍ لَا حَتَّكَنَ لَا سَاصِلَنَّهُمْ يُقَالُ احْتَنَكَ فُلَانٌ مَا عِنْدَ فُلَانٍ مِنْ عِلْمٍ اسْتَفْصَاهُ طَائِرُهُ خَطُّهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُلُّ سُلْطَانٍ فِي الْقُرْآنِ فَهُوَ حُجَّةٌ وَلِيٌّ مِنْ

سورہ بنی اسرائیل کی تفسیر!

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

آدم، شعبہ، ابواسحاق، عبدالرحمن بن مسعود فرماتے ہیں کہ سورۃ بنی اسرائیل کھف اور مریم، اعلیٰ درجہ کی سورتیں ہیں اور ان کو میں نے بہت پہلے یاد کیا تھا ابن عباس فرماتے ہیں کہ ”فَسَيَنْغَضُونَ“ کے معنی ہیں کہ اپنا سر ہلائیں گے، کچھ لوگوں کا کہنا کہ یہ ”نَغَضْتُ سِنِّكَ“ سے نکلا ہے، جس کے معنی ہیں، تیرا دانت ہل گیا، ”وقضينا“ الیٰ بنی اسرائیل، اور ہم نے خبر کر دی تھی بنی اسرائیل کو کہ وہ فساد کریں گے ”قضا“ کے بہت سے معنی آئے ہیں، جیسے ”وقضی ربك“ الا تعبدوا الا اياه“ میں حکم کے معنی آتے ہیں، اور فیصلہ کے معنی بھی آتے ہیں، جیسے ”ان ربك يقضى بينهم“ یعنی فیصلہ کر دے ان کے درمیان، اور پیدا کرنے کے معنی میں بھی آتا ہے، جیسے ”فقضا هن سبع سموات“ پیدا کیا ان کو سات آسمان بنا کر ”نفیرا“ کے معنی ہیں لشکر ”من ینفر معہ“ جو کسی کے ساتھ چلتا ہے ”ولیتبروا“ کے معنی برباد کر ڈالیں ”حصیرا“ کے معنی قید خانہ ”فحق“ ثابت ہوا ”میسورا“ کے معنی ہیں نرم ”خطا“ گناہ، یہ اسم مصدر ہے، ”خططت“ سے اور ”خطا“ مصدر ہے ”لن تحرق“ نہیں پھاڑ سکتا ”لن تقطع“ تو ہرگز نہیں کاٹ سکتا ”نحوی“ کے معنی ہیں، آپس میں مشورہ کرتے ہیں ”رفاتا“ چورہ چورہ کر دے ”واستفزز“ ہلکا کر دے، بیوقوف بنا دے ”بخیلک“ اپنے سواروں سے ”رجل“ کے معنی پیادے، مفرد راجل آتا ہے، جیسے ”صاحب“ اور ”صحب“ اور ”تاجر“ ”تجر“ حاصبا، آندھی اور ”خاصب“ ہوا کو بھی کہتے ہیں، جو اڑا کر لائے، چنانچہ اسی سے ہے ”حَصَبُ جَهَنَّمَ“ یعنی جہنم میں ڈالا گیا ”حصب فی الارض“ زمین میں گھس گیا، یہ ”حصب“ ہصبا سے ہے معنی پتھروں کے ہوتے ہیں ”تارۃ“ کے معنی ایک بار اس کی جمع ”نارات“ اور ”نیرۃ“ آتی ہے ”لاحتکن“ جڑ سے اکھاڑ دوں گا، تباہ کر دوں گا عربوں کا مقولہ ہے کہ ”احتنک فلان ماعند فلان“ یعنی اس کو جتنی باتیں معلوم نہ تھیں، وہ سب اس نے معلوم کر لیں ”طائره“ کے معنی اس کا نصیبہ ہے، ابن عباس فرماتے ہیں کہ قرآن میں جہاں

الدَّلَّ لَمْ يُحَالِفْ أَحَدًا .

”سلطان“ کا لفظ آیا ہے، اس کے معنی دلیل اور حجت کے ہیں ”ولی من الذل“ کے معنی ہیں کہ خدا نے کسی سے ایسی دوستی نہیں کی ہے جو وہ اس کو ذلت سے محفوظ رکھے کیونکہ خدا کسی کا محتاج نہیں ہے۔

باب ۷۴۰۔ (یہ باب ترجمہ الباب سے خالی ہے)

۱۸۲۰۔ عبدان، عبد اللہ، یونس (دوسری سند)، احمد بن صالح، عنبسہ، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیت المقدس تشریف لے گئے، آپ کے سامنے دو پیالے پیش کئے گئے، ایک میں شراب تھا اور دوسرے میں دودھ تھا، آپ نے دونوں کی طرف دیکھا اور پھر دودھ کا پیالہ لے لیا، حضرت جبریل نے عرض کیا کہ الحمد للہ کہ خدا نے آپ کو پیدائشی راستہ یعنی اسلام بتایا، اگر آپ شراب کے پیالہ کو ہاتھ میں لے لیتے، تو آپ کی امت گمراہی میں گرفتار ہو جاتی۔

۱۸۲۱۔ احمد بن صالح، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ، حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ آپ کہہ رہے تھے کہ جب کافروں نے معراج کو جھٹلایا، تو میں کعبہ میں مقام حجر میں گیا، اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے سامنے کر دیا، میں اسے دیکھ کر نشانیاں بتانے لگا، یعقوب بن ابراہیم نے اس طرح کہا کہ آپ نے فرمایا، بیت المقدس میں میرے جانے کو کافروں نے جب جھٹلایا ”قاصفاً“ وہ آندھی جو ہر چیز کو تباہ کر دے ”ضعف الحیات“ کے معنی زندگی کے عذاب ”ضعف الممات“ کے معنی موت کا عذاب ”کرمنا“ اور ”اکرمنا“ دونوں کے ایک ہی معنی ہیں، یعنی ہم نے بزرگی دی ”خلافک“ اور ”خلفک“ دونوں کے ایک ہی معنی ہیں یعنی تیرے پیچھے ”ونائی“ کے معنی دور ہوا ”شاکلتہ“ کے معنی اپنے طریقے پر ”صرفنا“ ہم نے واضح کیا ”قبیلا“ کے معنی مقابلہ یعنی آنکھوں کے سامنے ”الانفاق“ خرچ کرنا ”فتوراً“ تنگ دل ”اذقان“ ذقن کی جمع ہے، جس کے معنی ہیں تھوڑی یا ٹھڈی ”موفوراً“ بھرپور، یہ مجاہد نے بیان کیا ہے ”تبیعاً“ بدلہ لینے والا، مگر حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ مددگار ”حبت“ کے معنی ہیں بھج جائے گی، حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ ”لاتبذر“ کے معنی یہ ہیں کہ برے کاموں میں

۷۴۰ باب۔

۱۸۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرَى بِهِ بِإِثْلِيَاءَ بَقْدَحِينَ مِنْ خَمْرٍ وَلَكِنْ فَتَظَرَ إِلَيْهِمَا فَأَخَذَ اللَّيْنُ قَالَ جَبْرِيلُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَذَاكَ لِلْفِطْرَةِ لَوِ اخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ .

۱۸۲۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمَّا كَذَّبَنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحَجَرِ فَجَلَّ اللَّهُ لِي بَيْتُ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ أَخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ زَادَ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ لَمَّا كَذَّبَنِي قُرَيْشٌ حِينَ أُسْرِيَ بِي إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ نَحْوَهُ قَاصِفاً رَجَحَ تَقْصِيفُ كُلِّ شَيْءٍ كَرْمُنَا وَأَكْرَمُنَا وَاحِدٌ ضِعْفُ الْحَيَاةِ عَذَابُ الْحَيَاتِ وَضِعْفُ الْمَمَاتِ عَذَابُ الْمَمَاتِ خِلَافُكَ وَخِلَافُكَ سَوَاءٌ وَنَائِي تَبَاعَدُ شَاكِلَتِهِ نَاجِيَتِهِ وَهِيَ مِنْ شَكْلِهِ صَرُونَا وَجَهْنَا قَبِيلًا مُعَانِيَةً وَمُقَابِلَةً وَقِيلَ الْقَابِلَةُ لِأَنَّهَا مُقَابِلَتُهَا وَتَقْبِلُ وَلَدَهَا غَشِيَةَ الْإِنْفَاقِ اتَّفَقَ الرَّجُلُ أَمَلَقَ وَنَفَقَ الشَّيْءُ ذَهَبَ قُتُورًا مُفْتَرًا لِلْأَذْقَانِ مُجْتَمِعَ اللَّحْيَيْنِ وَالْوَاحِدُ ذَقَنٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَوْفُورًا وَافِرًا تَبِيْعًا

مت خرچ کرو ”ابتغاء رحمة“ روزی کی تلاش میں ”مثنو“ کے معنی لعنت کیا گیا ”لا تقف“ مت پیچھے لگ ”نقل“ مت کہو ”فجاسوا“ گھس گئے، قصد کیا ”یرجی الفلک“ کشتی چلاتا ہے ”یخرون للاذقان“ کے معنی ہیں، منہ کے بل گر پڑتے ہیں، اس جگہ منہ سے مراد تھوڑیاں ہیں۔

باب ۷۴۱۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں، تو اس کے امیروں کو حکم دیتے ہیں، آخر تک۔

۱۸۲۲۔ علی بن عبد اللہ، سفیان، منصور، ابی دائل، حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ زمانہ جاہلیت میں جب کسی قبیلہ کے لوگ زیادہ ہو جاتے، تو ہم کہا کرتے تھے کہ امر بنو فلان (دوسری سند) عبد اللہ بن زبیر حمیدی، سفیان سے روایت کرتے ہیں کہ امر میں مہم کا سرہ ہے۔

باب ۷۴۲۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”یہ انکی نسل ہے، جن کو ہم نے نوح کے ساتھ کشتی میں سوار کیا تھا، بیشک وہ شکر گزار بندے تھے۔

۱۸۲۳۔ محمد بن مقاتل، عبد اللہ، ابو حیان، التیمی، ابو زرعة بن عمرو بن جریر، حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ آنحضرتؐ کی خدمت میں گوشت لایا گیا، تو آپ کو ایک دست اٹھا کر دی گئی، کیونکہ دست کا گوشت آپ کو بہت مرغوب تھا آپ نے اس کو تناول فرمایا، پھر ارشاد فرمایا کہ میں قیامت کے دن سب کا سردار ہوں، کیا تم کو معلوم ہے کہ روز قیامت تمام اولین و آخرین ایک ہی میدان میں جمع کئے جائیں گے، وہ میدان ایسا ہموار اور وسیع ہوگا کہ ایک پکارنے والے کی آواز سب سن سکیں گے، اور دیکھنے والا سب کو دیکھ سکے گا، سورج بہت قریب آجائے گا، لوگوں کو ایسی تکلیف ہوگی کہ برداشت نہ کر سکیں گے، وہ کہیں گے، دیکھو! کتنی بڑی تکلیف ہو رہی ہے، کسی سفارشی کو تلاش کرو، بعض کی رائے ہوگی کہ حضرت آدمؑ کے پاس چلو، لہذا سب ان کے پاس جائیں گے اور کہیں گے آپ ابو البشر ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے

ثَأْرًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَصِيرًا حَبَتْ طَفِئَتْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تَبْذَرُ لَا تَنْفِقُ فِي الْبَاطِلِ ابْتِغَاءَ رَحْمَةِ رَزَقٍ مَثْنُوًّا مَلْعُونًا لَا تَقْفُ لَا تَنْقُلُ فَجَاسُوا مَا تَيَمَّمُوا يُزْجِي الْفُلْكَ يُجْرِي الْفُلْكَ يَخْرُونَ لِلْأَذْقَانِ لِلْوُجُوهِ .

۷۴۱ باب قَوْلِهِ وَإِذَا أَرَدْنَا أَنْ نُهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا الْآيَةَ .

۱۸۲۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَقُولُ لِلْحَيِّ إِذَا كَثُرُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَمَرَ بَنُو فُلَانٍ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ وَقَالَ أَمْرٌ .

۷۴۲ باب قَوْلِهِ ذُرِّيَّةً مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا .

۱۸۲۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو وَبْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُنْزِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرَفَعَ إِلَيْهِ الذَّرَاعُ وَكَانَتْ تَعَجُّبُهُ فَتَهَسَّ مِنْهَا نَهْسَةً ثُمَّ قَالَ أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَهَلْ تَذَرُونَ مِنْ ذَلِكَ يَجْمَعُ النَّاسُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ يُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَتَذَرُونَ الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسُ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ لَا يُطِيقُونَ وَلَا يَحْتَمِلُونَ فَيَقُولُ النَّاسُ لَا تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ أَلَا تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ عَلَيْكُمْ بِأَدَمَ فَيَأْتُونَ أَدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

ہاتھ سے بنایا ہے، اور اپنی روح آپ میں پھونکی ہے، اور ملائکہ سے آپ کو سجدہ کرایا ہے، ہماری سفارش فرمائیے، دیکھئے، ہم کیسی تکلیف میں مبتلا ہیں، حضرت آدم جواب دیں گے کہ آج میرا رب بہت غصہ میں ہے، اس نے مجھے ایک درخت کے قریب جانے سے روکا تھا، تو میں اس سے شرمندہ ہوں، اور وہ نفسی نفسی کہیں گے اور فرمائیں گے کہ تم سب حضرت نوح کے پاس جاؤ، وہ سب حضرت نوح کے پاس جائیں گے، اور عرض کریں گے کہ آپ پہلے نبی ہیں، اور خدا نے آپ کو اپنے شکر گزار بندے کے نام سے یاد فرمایا ہے، لہذا آپ ہماری سفارش کیجئے، کیونکہ ہماری حالت بہت خراب ہو رہی ہے، حضرت نوح فرمائیں گے کہ آج اللہ تعالیٰ بہت غصہ میں ہے، میں نے ایسا غصہ کبھی نہیں دیکھا، اور اس نے تو مجھے ایک دعادی تھی، وہ میں اپنی امت کیلئے مانگ چکا ہوں، پھر وہ بھی نفسی نفسی فرمائیں گے اور لوگوں سے کہیں گے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ، سب لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے، اور عرض کریں گے کہ آپ خلیل اللہ ہیں اور اللہ کے پیغمبر ہیں، آپ ہمارے لئے شفاعت کیجئے، وہ بھی یہی جواب دیں گے کہ آج اللہ تعالیٰ بہت غصہ میں ہے، غصہ جو پہلے آیا، اور نہ پھر آئے گا، اور میں نے دنیا میں یہ خطا کی تھی کہ تین جھوٹ بولے تھے، ابوحیان نے ان تینوں جھوٹوں کا بھی بیان کیا ہے، پھر وہ بھی نفسی نفسی، پکاریں گے، اور لوگوں سے فرمائیں گے کہ تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، چنانچہ تمام لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں آئیں گے، اور عرض کریں گے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہیں، خدا نے آپ سے باتیں کیں، اور آپ کو لوگوں پر بزرگی عطا فرمائی ہے، آپ ہماری شفاعت فرمائیے، دیکھئے، ہم کس مصیبت میں مبتلا ہیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے، آج تو میرا رب بہت خفا ہے، اس سے پہلے اتنے غصہ میں نہیں آیا اور نہ آئندہ آئے گا، میں نے دنیا میں ایک خطا کی تھی، ایک آدمی کو مار ڈالا تھا، جس کے مارنے کا حکم نہیں تھا، آج مجھے نفسی نفسی پڑی ہے۔ تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، سب لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں آئیں گے، اور عرض کریں گے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، اور وہ

فَيَقُولُونَ لَهُ أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلَا تَرَى إِلَى مَا قَدْ بَلَغْنَا فَيَقُولُ آدَمُ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنَّ نَهَائِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى نُوحٍ فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ يَا نُوحُ إِنَّكَ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَقَدْ سَمَّاكَ اللَّهُ عَبْدًا شَكُورًا اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ إِنَّ رَبِّي عَزَّوَجَلَّ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنَّ قَدْ كَانَتْ لِي دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلَى قَوْمِي نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُونَ يَا إِبْرَاهِيمُ أَنْتَ نَبِيُّ اللَّهِ وَخَلِيلُهُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ لَهُمْ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنِّي قَدْ كُنْتُ كَذَبْتُ تِلْكَ كَذَبَاتٍ قَدْ كَرِهْنِ ابُوحَيَّانَ فِي الْحَدِيثِ نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى مُوسَى فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُونَ يَا مُوسَى أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ فَضَلَّكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ عَلَى النَّاسِ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنِّي قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ أَوْ مَرُّ بِقَتْلِهَا نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى عِيسَى فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُونَ يَا عِيسَى أَنْتَ

کلمہ ہیں جو اللہ نے مریم پر ڈالا تھا آپ اللہ کی روح ہیں، آپ نے بچپن میں لوگوں سے باتیں کی ہیں، لہذا ہماری سفارش کیجئے، دیکھئے ہم کیسی مصیبت میں مبتلا ہیں، وہ فرمائیں گے، آج میرا رب بہت غصہ میں ہے، نہ پہلے ایسا غصہ آیا نہ آئندہ آئے گا، پھر وہ دنیا کا کوئی گناہ بیان نہیں کریں گے اور صرف نفسی نفسی فرمائیں گے اور کہیں گے آج تو تم حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ، لوگ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گے، اور عرض کریں گے کہ اے اللہ کے رسول! آپ خاتم الانبیاء ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کے تمام اگلے اور پچھلے گناہوں کو معاف فرمادیا ہے، آپ ہماری شفاعت فرمائیے، دیکھئے! ہم کیسی تکلیف میں ہیں، اس وقت میں عرش کے نیچے سجدہ میں گر جاؤں گا، خدا تعالیٰ اپنی حمد و تعریف کا ایسا طریقہ مجھ پر منکشف فرمائے گا، جو اس سے قبل کسی کو نہیں بتایا گیا، لہذا میں اس طرح اس کی حمد بجالاؤں گا، پھر حکم باری ہوگا، اے محمد (ﷺ) اپنے سر کو اٹھائیے اور مانگئے جو آپ مانگنا چاہتے ہیں، جو شفاعت آپ کریں گے، قبول کی جائے گی، میں سجدے سے سر کو اٹھا کر امتی امتی کہوں گا، حکم ہوگا اے محمد (ﷺ) اپنی امت میں ان ستر ہزار لوگوں کو جن کا حساب کتاب نہیں ہوگا، داہنے دروازے سے جنت میں داخل کر دیجئے، اور ان کو بھی اختیار ہے جس دروازے سے چاہیں داخل ہو جائیں، اس کے بعد آپ نے فرمایا، کہ جنت کے ایک دروازہ کی چوڑائی اتنی ہے، جیسا مکہ اور حیر کے درمیان کا فاصلہ یا مکہ اور بصری کے درمیان کی مسافت۔

باب ۷۴۳۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”ہم نے داؤد کو زبور عطا فرمائی۔“

۱۸۲۴۔ اسحاق بن نصر، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منہ، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور کی قرات اس قدر آسان ہو گئی تھی کہ آپ گھوڑے کو کسنے کا حکم دیتے اور

رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ لَقَاهَا إِلَى مَرِيَمَ وَرُوحُ مِنْهُ وَكَلَّمَتِ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًا اشْفَعْنَا لَنَا لَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ عَيْسَى إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًا نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي إِذْ هَبُوا إِلَى غَيْرِي إِذْ هَبُوا إِلَى غَيْرِي إِذْ هَبُوا إِلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ اشْفَعْنَا لَنَا إِلَى رَبِّكَ لَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَأَنْطَلِقُ فَإِنِّي تَحْتَ الْعَرْشِ فَأَقْعُ سَاجِدًا لِرَبِّي عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِيدِهِ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلَيَّ أَحَدٌ قَبْلِي ثُمَّ يَقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهُ وَاشْفَعْ تُشْفَعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَقُولُ أُمْنِي يَا رَبِّ أُمْنِي يَا رَبِّ أُمْنِي يَا رَبِّ فَيَقَالُ يَا مُحَمَّدُ ادْخُلْ مِنْ أَمْتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ مَا بَيْنَ الْمَصْرَاعَيْنِ مِنْ مَّصَارِعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَحَمِيرًا وَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرَى .

۷۴۳ باب قولہ وَآتَيْنَا دَاوُدَ زَبُورًا .

۱۸۲۴۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِّفَ عَلَى دَاوُدَ الْقِرَاءَةُ فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَأْتِهِ لِيُتَسَرَّجَ

فَكَانَ يَقْرَأُ قَبْلَ أَنْ يَقْرَعَ يَعْنِي الْقُرْآنَ.

خادم کس کر فارغ بھی نہ ہونے پاتا تھا کہ آپ اسے پڑھ کر فارغ ہو جاتے۔

۷۴۴ باب۔ قَوْلُهُ قُلْ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا.

باب ۷۴۴۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ کہہ دو تم ان کو بلاؤ، جن کو تم نے خدا کے سوا معبود بنایا ہے، نہ وہ تم سے اس عذاب کو دور کر سکیں گے اور نہ تمہاری حالت کو بدل سکیں گے۔

۱۸۲۵۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ قَالَ كَانَ نَاسٌ مِنَ الْإِنْسِ يَعْبُدُونَ نَاسًا مِنَ الْجِنِّ فَاسْلَمَ الْجِنُّ وَتَمَسَّكَ هَؤُلَاءُ بِدِينِهِمْ زَادُوا شَجَاعِي عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ قُلْ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ.

۱۸۲۵۔ عمرو بن علی، یحییٰ، سفیان، سلیمان، ابراہیم، ابو معمر، حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ یہ آیت ”الیٰ ربہم الوسیلۃ“ ان کے حق میں ہے جو جنوں کی عبادت کرتے تھے، جنات مسلمان ہو گئے، مگر یہ لوگ ویسے ہی رہے، انجی نے سفیان سے اور سفیان نے اعمش سے جو روایت کی ہے اس میں وہ اتنا اور زیادہ کرتے ہیں کہ اس آیت کا شان نزول ہی یہ ہے۔

۷۴۵ باب قَوْلُهُ أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ.

باب ۷۴۵۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”جن کو مشرک پکار رہے ہیں، وہ خود خدا کے یہاں وسیلہ ڈھونڈ رہے ہیں۔“

۱۸۲۶۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فِي هَذِهِ الْآيَةِ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ قَالَ نَاسٌ مِنَ الْجِنِّ يَعْبُدُونَ فَاسْلَمُوا.

۱۸۲۶۔ بشر بن خالد، محمد بن جعفر، شعبہ، سلیمان، ابراہیم، ابو معمر، حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ یہ آیت الذین یدعون الخ ان کے حق میں ہے جو جنات کی عبادت کرتے تھے، جنات تو مسلمان ہو گئے مگر یہ لوگ ایسے ہی رہ گئے۔

۷۴۶ باب قَوْلِهِ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ.

باب ۷۴۶۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اے رسول! جو خواب ہم نے تم کو دکھایا تھا اسے ہم نے لوگوں کیلئے باعث امتحان بنایا۔

۱۸۲۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ قَالَ هِيَ رُؤْيَا عَيْنِ أَرِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِى بِهِ وَالشَّجَرَةُ الْمَلْعُونَةُ شَجَرَةُ الرُّقُومِ.

۱۸۲۷۔ علی بن عبد اللہ، سفیان، عمرو، عکرمہ، حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ یہ روایا خواب نہیں ہے، بلکہ اس سے مراد آنکھ سے دیکھا ہے، جو کہ آنحضرت ﷺ کو شب معراج میں دکھائی گئی تھی، اور جو عالم بیداری میں تھی، اور اس آیت میں شجرہ ملعونہ سے مراد تھوہڑ کا درخت ہے۔

۷۴۷ باب قَوْلِهِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ

باب ۷۴۷۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”قرآن فجر“ کا حاضر کیا گیا

مَشْهُودًا قَالَ مُجَاهِدٌ صَلَوةَ الْفَجْرِ .

۱۸۲۸۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَأَبْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضَّلَ صَلَوةَ الْجَمِيعِ عَلَى صَلَوةِ الْوَاحِدِ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ دَرَجَةً وَ تَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلَوةِ الصُّبْحِ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: إِفْرَأْ وَإِنْ شِئْتُمْ وَفَرَأَ الْفَجْرَانِ فَرَأَ الْفَجْرَ كَانَ مَشْهُودًا .

۷۴۸ باب قَوْلِهِ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا .

۱۸۲۹۔ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِيَانَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَدَمَ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ أَبْنَ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ يَصِيرُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ جُنَى كُلِّ أُمَّةٍ تَتَّبِعُ نَبِيَّهَا يَقُولُونَ يَا فُلَانُ اشْفَعْ حَتَّى تَنْتَهِيَ الشَّفَاعَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَلِكَ يَوْمَ يَبْعَثُهُ اللَّهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ .

۱۸۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُكَدِّرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ التَّامَّةُ وَالصَّلَوةُ الْقَائِمَةُ اتَّ مُحَمَّدٌ نِ الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا نِ الْبَدَى وَعَدَّتْهُ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ رَوَاهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۷۴۹ باب قَوْلِهِ وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا يَزْهَقُ يَهْلِكُ .

ہے۔ مجاہد کا بیان ہے کہ قرآن فجر سے مراد صبح کی نماز ہے۔

۱۸۲۸۔ عبد اللہ بن محمد، عبد الرزاق، معمر، زہری، ابو سلمہ، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جماعت سے نماز پڑھنا، تنہا نماز پڑھنے سے پچیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے، اور صبح کی نماز بڑی عظمت والی ہے، کیونکہ اس میں دن رات کے فرشتے جمع ہوتے ہیں، حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ تم چاہو تو اس آیت کو پڑھ لو، ان قرآن الفجر کان مشہوداً۔

باب ۷۴۸۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”قرب ہے کہ تمہارا رب تم کو مقام محمود میں کھڑا کرے گا۔“

۱۸۲۹۔ اسماعیل بن ابان، ابو الاحوص، آدم بن علی، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ قیامت کے دن ہر گروہ اپنے اپنے پیغمبر کے پاس جائیں گے، تو سب ہی جواب دے دیں گے اور آخر شفاعت رسول اللہ ﷺ پر آکر ٹھہرے گی، اور یہی دن ہوگا کہ جس دن اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کو مقام محمود پر کھڑا کرے گا۔

۱۸۳۰۔ علی بن عباس، شعیب بن ابی حمزہ، محمد بن منکدر، حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کہ جو کوئی اذان سن کر یہ دعا مانگے اللھم رب هذه الدعوة التامة الخ کہ اے اللہ اس دعوت نامہ کے رب اور نماز قائمہ کے مالک محمد ﷺ کو وسیلہ اور بزرگی عطا فرما اور ان کو مقام محمود میں کھڑا کر، جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے، تو اس کو میری شفاعت حلال ہوگی، اس حدیث کو حمزہ بن عبد اللہؓ، اپنے باپ سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

باب ۷۴۹۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ آپ فرمادیجئے کہ حق آیا اور باطل گیا، بیشک باطل تو جانے ہی کی چیز ہے ”زہق“ کے معنی ہیں، ہلاک ہوا نابود ہوا۔

۱۸۳۱۔ حمیدی، سفیان، ابن ابی کحج، مجاہد، ابو معمر، حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے وقت جب رسول اللہ ﷺ مکہ میں آئے، تو کعبہ کے پاس تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے، آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی، آپ اس لکڑی سے ہر بت کو ٹھوکا دے کر مذکورہ بالا آیت کی تلاوت فرما رہے تھے، اور یہ آیت بھی پڑھ رہے تھے کہ ”جاء الحق و ما یبطل الباطل و ما یعید“ یعنی حق آگیا باطل مٹ گیا اور اب باطل لوٹ کر نہیں آئے گا۔

باب ۷۵۰۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”تجھ سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں“

۱۸۳۲۔ عمر بن حفص، حفص بن غیاث، اعمش، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک کھیت پر موجود تھا، آپ کھجور کے درخت سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے کہ اتنے میں چند یہودی اس طرف گزرے اور کہنے لگے کہ ”آؤ ان سے روح کے متعلق سوال کریں، تو بعض نے کہا کہ کیوں پوچھتے ہو؟ کیا یہ تمہارے موافق جواب دیں گے؟ تم یہ سمجھتے ہو، بعض نے کہا، مگر ایسا بھی نہ کہیں گے، جو تم کو برا معلوم ہو، آخر انہوں نے آپ سے پوچھا، آپ خاموش بیٹھے رہے، میں سمجھ گیا کہ وحی نازل ہوگی، میں انتظار کرتا رہا، جب وحی ختم ہو چکی، تو آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی یسئلونک عن الروح الخ یعنی اے رسول لوگ آپ سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں، کہہ دیجئے کہ وہ میرے رب کے حکم سے ہے، اور تمہیں علم سے تھوڑا ہی (حصہ) دیا گیا ہے۔

باب ۷۵۱۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اپنی نماز نہ تو بالکل ہی زور سے پڑھو، اور نہ بالکل آہستہ، بلکہ درمیانی آواز سے۔

۱۸۳۳۔ یعقوب بن ابرہیم، ہشیم، ابوبشر، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ یہ آیت ”ولا تجهر بصلاتک ولا تحافت بها الخ“ میں اس وقت نازل ہوئی، جب کہ آنحضرت ﷺ نماز بلند آواز سے پڑھا کرتے تھے،

۱۸۳۱۔ حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَحَوْلَ الْبَيْتِ سِتُونَ وَثَلَاثُمِائَةً نَصَبَ فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُودٍ فِي يَدِهِ وَيَقُولُ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِي الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ.

۷۵۰ باب قَوْلِهِ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ .

۱۸۳۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عُلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْثٍ وَهُوَ مُتَكِيٌّ عَلَى عَسِيبٍ إِذْ مَرَّ الْيَهُودُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُّوهُ عَنِ الرُّوحِ فَقَالَ مَا رَأَيْتُكُمْ إِلَيْهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَسْتَقْبِلُكُمْ بِشَيْءٍ تَكْرَهُونَهُ فَقَالُوا سَلُّوهُ فَسَأَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَأَمْسَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ شَيْئًا فَعَلِمْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ فَقُمْتُ مَقَامِي فَلَمَّا نَزَلَ الْوَحْيُ قَالَ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا .

۷۵۱ باب قَوْلِهِ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُتُ بِهَا .

۱۸۳۳۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُتُ بِهَا قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

مشرک جب سنتے تو قرآن اس کے اتارنے والے اور جس پر اتارا جا رہا تھا سب کو برا بھلا کہہ کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر یہ آیت نازل فرمائی کہ ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها وابتغ بین ذلك سبیلا الآیہ کہ قرات نہ تو زیادہ بلند ہونی چاہئے کہ مشرکین سن کر بکواس کرنے لگیں اور نہ اتنی آہستہ ہونی چاہئے کہ آپ کے ساتھ والے بھی نہ سن سکیں بلکہ قرات درمیانی آواز میں ہونی چاہئے۔

۱۸۳۳۔ طلق بن غنم، زائدہ، ہشام، عروہ، حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ یہ آیت دعا کے متعلق نازل ہوئی ہے کہ دعا درمیانی آواز سے ہونا چاہئے۔

سورہ کہف کی تفسیر!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجاہد کہتے ہیں کہ ”تقرضہم“ کے معنی ان سے کترا جاتا ہے وکان له ”نمر“ کا مطلب سونا اور چاندی ہے، بعض کہتے ہیں کہ مراد پھل ہیں ”بائع“ کے معنی ہلاک کرنے والا ”اسفا“ ندامت ”کہف“ پہاڑ کی کھوہ ”الرقیم“ مرقوم یعنی لکھا ہوا رقم سے ”ربطنا علی قلوبہم“ ڈالا ہم ان نے ان کے دلوں میں صبر، جیسے ”ربطنا علی قلبہا“ یہاں بھی صبر ہی مراد ہے ”شططا“ کے معنی حد سے بڑھنا ”مرفق“ وہ چیز جس پر تکیہ لگاتے ہیں ”قزاور“ زور سے مشتق ہے یعنی جھک جاتا تھا اور اسی سے ازور بنا ہے، بہت جھکنے والا ”فجوة“ کشادہ جمع فجوات ہے ”فجاء“ بھی آتی ہے جس طرح ”زکوة“ کی ”زکاء“ ہے ”وصید“ کے معنی آنگن اس کی جمع وصائد اور وصد ہے کسی کا کہنا ہے کہ ”وصید“ کے معنی دروازہ ”موصدة“ بند کی ہوئی، عرب کہتے ہیں کہ ”اصد الباب“ اور ”اوصد الباب“ یعنی دروازہ بند کر دیا ”بعثنا ہم“ کے معنی زندہ کیا ہم نے ”ازکی طعنا“ بستی والوں کی عام خوراک یا جو حلال ہو یا جو پک کر بڑھ جائے ”اکلہا“ میوہ اپنا ابن عباس کا قول ہے کہ ”لم نظلم“ کے معنی ہیں کہ میوہ کم نہیں ہوا، سعید ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ ”رقیم“ ایک تختی ہے جو سیسہ کی ہے اس پر حاکم وقت نے اصحاب کہف کے نام کھدوا کر خزانہ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ كَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ فَإِذَا سَمِعَ الْمُشْرِكُونَ سُبُو الْقُرْآنِ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ أَيْ بِقِرَاءَتِكَ فَسَمِعَ الْمُشْرِكُونَ فَيَسُبُّو الْقُرْآنَ وَلَا تُخَافُتُ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا تَسْمِعُهُمْ وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا . ۱۸۳۴۔ حَدَّثَنِي طَلْقُ بْنُ غَنَمٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَنْزَلَ ذَلِكَ فِي الدُّعَاءِ .

سُورَةُ الْكَهْفِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَقْرَضُهُمْ تَتْرَكُهُمْ وَكَانَ لَهُ نَمْرٌ ذَهَبٌ وَفِضَةٌ وَقَالَ غَيْرُهُ جَمَاعَةُ النَّمْرِ بَايَعُ مُهْلِكٌ أَسْفًا نَدَمًا الْكَهْفُ الْفَتْحُ فِي الْحَبْلِ وَالرَّقِيمُ الْكِتَابُ مَرْقُومٌ مَكْتُوبٌ مِنَ الرَّقِيمِ رَبَطْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ أَلْهَمْنَا هُمْ صَبْرًا لَوْلَا أَنْ رَبَطْنَا عَلَى قَلْبِهَا شَطَطًا إِفْرَاطًا مِرْفَقًا كُلُّ شَيْءٍ إِرْتَفَقَتْ بِهِ تَزَاوَرُ تَمِيلُ مِنَ الزَّوَرِ وَالْأَزْوَرُ الْأَمِيلُ فَجْوَةٌ مُتَّسِعٌ وَالْحَمِيعُ فَجَوَاتٌ وَفَجَاءَ مِثْلُ زَكْوَةٍ وَزَكَاءِ الْوَصِيدِ الْفَنَاءِ جَمْعُهُ وَصَائِدٌ وَوَصْدٌ وَيُقَالُ الْوَصِيدُ الْبَابُ مُوَصَّدَةٌ مُطَبَّقَةٌ أَصَدَ الْبَابُ وَأَوْصَدَ بَعَثْنَاهُمْ أَحْيَيْنَاهُمْ أَزَكَّى أَكْثَرُ وَيُقَالُ أَحَلُّ وَيُقَالُ أَكْثَرُ رِيْعًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَكْلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ لَمْ تَنْقُصْ وَقَالَ سَعِيدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الرَّقِيمُ اللَّوْحُ مِنْ رِصَاصٍ كَتَبَ عَلَيْهِمْ أَسْمَاءَهُمْ ثُمَّ طَرَحَهُ فِي خَزَائِنِهِ فَضَرَبَ اللَّهُ عَلَى أَذَانِهِمْ فَنَامُوا وَقَالَ غَيْرُهُ وَالَّتِ تَبْلُ تَنْحُو وَقَالَ مُجَاهِدٌ

مَوْئِلًا مَّحْرَزًا لَا يَسْتَطِيعُونَ سَمْعًا لَا يَعْقِلُونَ.

میں جمع کر دیا ”ضرب اللہ علی اذانہم“ یعنی سو گئے، دوسرے کہتے ہیں کہ ”موئلا“ جائے پناہ اور یہ ”وَأَلَّت تَلَّ“ سے بنا مجاہد کہتے ہیں ”موئل“ محفوظ مقام ”لا یستطیعون سمعًا“ یعنی وہ عقل سے کام نہیں لیتے۔

باب ۷۵۲۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”انسان اکثر چیزوں میں جھگڑا کرنے والا ہے۔ (۱)

۱۸۳۵۔ علی بن عبد اللہ، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، صالح، ابن شہاب، علی بن حسین، حسین بن علی، حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت میرے اور حضرت فاطمہؑ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تم نے تہجد کی نماز نہیں پڑھی، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو اللہ نے اٹھایا ہی نہیں، یہ بات سن کر آپ واپس ہو گئے اور یہ آیت پڑھتے جاتے تھے، وکان الانسان اکثر شےء جدلا ”رجما بالغیب“ کے معنی ہیں بن دیکھنے سنی سنائی بات کرنا ”فرطا“ حد سے بڑھا ہوا ”ندما“ افسوس ”سرادقہا“ پردے اور قاتیں گویا آگ پردوں اور قاتوں کی طرح لپٹی ہوگی ”یحاوہ“ محاورہ سے مشتق ہے، گفتگو کرنا، تکرار کرنا، لکنا ہوا اللہ ربی، مگر میرا رب وہ اللہ ہے، اس کی اصل یہ ہے کہ لکن انا هو اللہ ربی ”الف کو گرا کر نون کو نون میں ادغام کر دیا گیا ”زلقا“ پھسلنے جس سے قدم پھسلے ”هنالك الولایتہ“ دلایہ ولی کا مصدر ہے، بمعنی وارث ”عقبہ“ عاقبہ، عقبیٰ عقبہ ”سب کے معنی آخرت کے ہیں ”لید حضوا“ کے معنی تاکہ پھسلا دیں یہ ”دحض“ سے نکلا ہے، یعنی حق سے ہٹا دیں۔

باب ۷۵۳۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”جب موسیٰؑ نے اپنے خادم سے کہا کہ میں اسی طرح چلتا رہوں گا، جب تک دو دریاؤں کے سنگم پر نہ پہنچ جاؤں، یا زمانہ تک اسی طرح چلتا رہوں گا“ ”ہتہا“ زمانہ دراز، احتساب اس کی جمع ہے۔

۱۸۳۶۔ حمیدی، سفیان، عمرو بن دینار، سعید بن جبیر سے روایت

۷۵۲ بَابُ قَوْلِهِ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا.

۱۸۳۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَهُ وَقَاطِمَةً قَالَ أَلَا تُصَلِّيَانِ رَجَمًا بِالْغَيْبِ لَمْ يَسْتَبِينَ قُرْطًا نَدَمًا سُرَادِقَهَا مِثْلُ السُّرَادِقِ وَالْحُجْرَةِ الَّتِي تُطِيفُ بِالْفَسَا طِيطُ يُحَاوِرُهُ مِنَ الْمُحَاوِرَةِ لَكِنَّا هُوَ اللَّهُ رَبِّي أَيْ لَكِنَ أَنَا هُوَ اللَّهُ رَبِّي ثُمَّ حَذَفَ الْأَلْفَ وَأَذْغَمَ إِحْدَى الثَّوْنَيْنِ فِي الْأُخْرَى زَلَقًا لَا يَثْبُتُ فِيهِ قَدَمٌ هَذَا لِكَ الْوَلَايَةِ مَصْدَرُ الْوَلِيِّ عُقْبًا عَاقِبَةً وَعُقْبَى وَعُقْبَةً وَاحِدٌ وَهِيَ الْآخِرَةُ قَبْلًا وَقَبْلًا وَقَبْلًا اسْتِثْنَاءًا لِيَذْجُضُوا لِيُزِيلُوا الدَّحْضُ الزَّلَقُ.

۷۵۳ بَابُ قَوْلِهِ وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ لَا أَبْرَحُ حَتَّى أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا زَمَانًا وَجَمْعُهُ أَحْقَابٌ.

۱۸۳۶۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

(۱) یہ آیت نضر بن حارث کے بارے میں نازل ہوئی، وہ قرآن کریم کے بارے میں بہت جھگڑتا تھا، یا امیہ بن خلف کے بارے میں نازل ہوئی وہ قیامت کے بارے میں جھگڑا کیا کرتا تھا۔

کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباس سے کہا کہ نوح بکالی کہتا ہے کہ خضر سے ملاقات کرنے والے موسیٰ بنی اسرائیل والے موسیٰ نہیں تھے، ابن عباس کہتے ہیں کہ وہ اللہ کا دشمن جھوٹ کہتا ہے (۱) مجھ سے ابی بن کعب نے بیان کیا کہ میں نے خود آنحضرت ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ موسیٰ جو بنی اسرائیل کے نبی تھے، ان سے پوچھا گیا کہ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ بڑا عالم کون ہے؟ تو حضرت موسیٰ نے جواب دیا کہ میں ہوں، اللہ کو یہ بات ناگوار ہوئی، اور اس نے عتاب فرمایا، ان کو یہ کہنا چاہئے تھا کہ اللہ خوب جانتا ہے، پھر اللہ نے ان کی طرف وحی بھیجی اور فرمایا کہ ہمارا ایک بندہ دو سمندر روں کے سنگم پر ہے، وہ تجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے، چنانچہ موسیٰ نے عرض کیا کہ اے مولا! میں اس کے پاس کس طرح پہنچوں؟ فرمایا ایک مچھلی اپنی زنبیل میں رکھ لو، جہاں یہ مچھلی گم ہو جائے سمجھ لو کہ وہ بندہ وہیں ہے، حضرت موسیٰ نے مچھلی تھیل میں رکھی اور چل دیئے، آپ کے ساتھ ایک جوان یوشع بن نون بھی تھا، جب دریا کے کنارے پہنچے، تو ایک پتھر سے سر لگا کر سو گئے، مچھلی زنبیل میں پھرنی اور تڑپ کر دریا میں چلی گئی، حضرت موسیٰ سو کر اٹھے، تو ساتھی نے بھی آپ کو نہیں بتایا، اور آگے بڑھ گئے، مچھلی جو دریا میں گئی تھی، اللہ تعالیٰ نے اس جگہ سے دریا کے پانی کو روک دیا اور ایک نالی سی بنادی، غرض حضرت موسیٰ اپنے ساتھی کے ساتھ ایک دن رات چلتے رہے، دوسرے دن حضرت موسیٰ نے یوشع سے کہا کہ مجھے تکان معلوم ہوتی ہے، ناشتہ تو لاؤ، آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تکان اسی جگہ سے معلوم ہونے لگی تھی، جہاں مچھلی گم ہوئی تھی، حضور نے کہا کہ جو حد اللہ نے بتائی ہے وہاں تک تکان نہیں ہوئی، اس وقت یوشع کو یاد آیا اور اس نے کہا کہ اس پتھر کے پاس مچھلی گم ہو گئی، مگر مجھے شیطان نے بھلا دیا کہ آپ سے ذکر کرتا، وہ تو عجیب طرح سے دریا میں گئی اور اپنا راستہ بنالیا، اور وہ نشان بنایا، حضرت موسیٰ اور یوشع کو بہت تعجب خیز معلوم ہوا، چنانچہ دونوں اسی جگہ نشان قدم کو دیکھتے ہوئے واپس ہوئے، اور جب موسیٰ پتھر کے پاس پہنچے، تو آپ نے دیکھا کہ ایک شخص کپڑے میں لپٹے ہوئے کھڑے ہیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لَا بِنَ عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى صَاحِبَ الْخَضِرِ لَيْسَ هُوَ مُوسَى صَاحِبَ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي بَنُ كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مُوسَى قَامَ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَسُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ فَقَالَ أَنَا فَعَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرِدْ الْعِلْمَ إِلَيْهِ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ إِنَّ لِي عَبْدًا بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ مُوسَى يَا رَبِّ فَكَيْفَ لِي بِهِ قَالَ تَأْخُذُ مَعَكَ حُوتًا فَتَجْعَلُهُ فِي مِكْتَلٍ فَحَيْثُمَا فَقَدَتْ الْحُوتُ فَهُوَ ثُمَّ فَاتَّخَذَ حُوتًا فَجَعَلَهُ فِي مِكْتَلٍ ثُمَّ انْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ بِفَتَاهُ يُوْشَعَ بْنِ نُونٍ حَتَّى إِذَا آتَا الصَّخْرَةَ وَضَعَا رُؤُسَهُمَا فَنَامَا وَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فِي الْمِكْتَلِ فَخَرَجَ مِنْهُ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا وَأَمْسَكَ اللَّهُ عَنِ الْحُوتِ جَرِيَةَ الْمَاءِ فَصَارَ عَلَيْهِ مِثْلُ الطَّاقِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ نَسِيَ صَاحِبَهُ أَنْ يُخْبِرَهُ بِالْحُوتِ فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتِهِمَا حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ الْغَدِ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ إِنِّي عَدَاءُ نَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا قَالَ وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى النَّصَبَ حَتَّى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي أَمَرَ اللَّهُ بِهِ فَقَالَ لَهُ فَتَاهُ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا فَقَالَ مُوسَى ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا قَالَ رَجَعَا يَفْضَانِ آثَارَهُمَا حَتَّى أَتَاهُمَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِذَا رَجُلٌ مُسَجًى ثَوْبًا فَسَلَّمَ

(۱) یہ بات حضرت ابن عباس نے غصے میں ارشاد فرمائی، کیونکہ نوح بکالی کی بات صراحتہ غلط تھی، ویسے حقیقت میں وہ شخص مخلص مسلمان تھا۔

نے ان کو سلام کیا، خضر نے کہا اس سر زمین میں سلام کہاں سے آیا؟ حضرت موسیٰ نے فرمایا میں موسیٰ ہوں، انہوں نے پوچھا کیا بنی اسرائیل کے نبی موسیٰ ہو؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہاں! میں موسیٰ بنی اسرائیل کا نبی ہوں اور تمہارے پاس اس لئے آیا ہوں تاکہ آپ مجھے اپنا علم سکھادیں، حضرت خضر نے کہا تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکو گے، حضرت موسیٰ نے فرمایا، خدا نے چاہا، تو آپ مجھ کو صابر پائیں گے، میں کسی بات میں آپ کے خلاف نہیں کروں گا، حضرت خضر نے فرمایا، اگر تم میرے ہمراہ رہنا چاہتے ہو، تو دیکھو میں کوئی بھی کام کروں گا، مگر آپ اس وقت تک پوچھے گا نہیں، جب تک میں خود نہ بتاؤں، اس کے بعد حضرت موسیٰ و خضر دریا کے کنارے کنارے روانہ ہوئے، ایک کشتی نظر آئی، حضرت خضر نے ملاحوں سے کہا کہ ہم کو کشتی میں بٹھالو، وہ حضرت خضر کو پہچان گیا، اور کشتی میں بٹھالیا اور کوئی معاوضہ نہیں لیا، جب حضرت موسیٰ و خضر کشتی میں بیٹھ گئے تو حضرت خضر نے کلبازی سے کشتی کے ایک تختہ کو کاٹ ڈالا، حضرت موسیٰ نے اس کیفیت کو دیکھ کر کہا، ان بے چاروں نے تو ہم کو مفت میں بٹھایا ہے، اور آپ نے ان کی کشتی کو توڑ ڈالا ہے، سب لوگ ڈوب جائیں گے، یہ تو بہت برا کام ہوا ہے، حضرت خضر نے فرمایا، دیکھو! میں نے تم سے کہا تھا کہ میں جو بھی کروں، صبر کرنا، مگر تم صبر نہیں کر سکے، حضرت موسیٰ نے فرمایا، اچھا اس دفعہ معافی دے دو، آئندہ ایسا نہیں ہوگا، میں بھول گیا تھا، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ یہ بات تھی جو موسیٰ علیہ السلام سے بھول کر ہوئی، اس کے بعد ایک چڑیا کشتی کے کنارے پر آکر بیٹھ گئی، اور اپنی چوٹی سے پانی پیا، حضرت خضر نے کہا کہ اے موسیٰ! ہمارا اور تمہارا علم اللہ تعالیٰ کے سامنے اتنا ہی ہے، جتنا اس پرندے نے چوٹی میں پانی لیا ہے، اس کے بعد کشتی سے نیچے اتر گئے اور اس دریا کے کنارے کنارے چلنے لگے، راستہ میں حضرت خضر نے ایک بچہ کو جو کہ دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، پکڑ کر اس کا سر جسم سے علیحدہ کر دیا، حضرت موسیٰ نے کہا کہ آپ نے بلا وجہ ایک بچہ کو اس طرح مار ڈالا، یہ تو کوئی اچھا کام نہیں کیا، حضرت خضر نے کہا، میں تو پہلے ہی سے کہتا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکو گے، اس

عَلَيْهِ مُوسَى فَقَالَ الْخَضِرُ وَأَنْتِ بِأَرْضِكَ السَّلَامُ قَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ؟ قَالَ نَعَمْ! أَتَيْتَكَ لِتُعَلِّمَنِي مِمَّا عَلِمْتَ رُشْدًا قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا يَا مُوسَى إِنِّي عَلَى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَنِيهِ لَا تَعْلَمُهُ أَنْتَ وَأَنْتَ عَلَى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَكَ اللَّهُ لَا أَعْلَمُهُ فَقَالَ مُوسَى سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ فَإِنْ أَتْبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ سَفِينَةٌ فَكَلَّمُوهُمْ أَنْ يَحْمِلُوهُمْ فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوهُ بِغَيْرِ نَوْلٍ فَلَمَّا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ لَمْ يَقْعَا إِلَّا وَالْخَضِرُ قَدْ قَلَعَ لَوْحًا مِنَ الْأَوَاحِ السَّفِينَةَ بِالْقُدُومِ فَقَالَ لَهُ مُوسَى قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدَتْ إِلَى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقَتْهَا لِتُفْرَقَ أَهْلُهَا لَقَدْ جِئْتُ شَيْئًا إِمْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ الْأَوَّلَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا قَالَ وَجَاءَ عُصْفُورٌ فَوَقَعَ عَلَى حَرَفِ السَّفِينَةِ فَنَقَرَ فِي الْبَحْرِ نَقْرَةً فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ مَا عَلِمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا مِثْلُ مَا نَقَصَ هَذَا الْعُصْفُورُ مِنْ هَذَا الْبَحْرِ ثُمَّ خَرَجَا مِنْ السَّفِينَةِ فَبَيْنَا هُمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ إِذَا بِصُورِ الْخَضِرُ غُلَامًا يَلْعَبُ مَعَ الْغُلَامَانِ فَآخَذَ الْخَضِرُ رَأْسَهُ بِيَدِهِ فَاقْتَلَعَهُ بِيَدِهِ فَقَتَلَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى أَقْتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتُ شَيْئًا تُكْرَهُ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ وَهَذَا أَشَدُّ مِنَ الْأَوَّلَى

قَالَ إِنْ سَأَلْتِكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تَصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلُهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّقُوا لَهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقُضَ قَالَ مَا أَيْلُ فَقَامَ الْخَضِرُ فَأَقَامَهُ بِيَدِهِ فَقَالَ مُوسَى قَوْمُ اتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُطْعِمُونَا وَلَمْ يُضَيِّقُوا لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَحْرًا قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ إِلَى قَوْلِهِ ذَلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِدْنَا أَنَّ مُوسَى كَانَ صَبَرَ حَتَّى يَقُصَّ اللَّهُ عَلَيْنَا مِنْ خَبَرِهِمَا قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ وَأَمَّا لَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَضَبًا وَكَانَ يَقْرَأُ وَأَمَّا الْغَلَامُ فَكَانَ كَافِرًا وَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنِينَ .

حدیث کے ایک راوی سفیان کہتے ہیں کہ یہ کام پہلے کام سے بھی زیادہ سخت تھا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اچھا اب میں کوئی سوال نہیں کروں گا، اور اگر کروں تو مجھے اپنے ساتھ مت رکھنا، بے شک آپ نے کافی صبر کیا ہے، اس کے بعد دونوں حضرات ایک گاؤں میں چلتے ہوئے پہنچے۔ گاؤں والوں سے کھانے کو مانگا، مگر گاؤں والوں نے کچھ کھلانے سے انکار کر دیا، گاؤں میں حضرت خضر کو ایک دیوار نظر آئی، جو عنقریب گرنے والی اور جھکی ہوئی تھی، حضرت خضر نے اسے اپنے ہاتھ سے سیدھا کر دیا، حضرت موسیٰ نے کہا کہ اول تو گاؤں والوں نے ہماری مہمانی نہیں کی، پھر آپ نے ان کے ساتھ یہ بھلائی کہ ان کی دیوار کو سیدھا کر دیا، کچھ مزدوری لینا چاہتے تھے، حضرت خضر نے کہا کہ یہ میرے اور تمہارے درمیان جدائیگی کا وقت ہے، اللہ تعالیٰ کے قول ذلك تاویل مالم تستطع عليه صبرا الخ تک آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھے یہ اچھا لگتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام خضر کے کاموں پر صبر کرتے اور اس طرح اللہ تعالیٰ ان کی کچھ اور باتوں کی بھی خبر دیتا، سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ اس آیت میں وکان وراءهم الخ کی جگہ ”امامہم“ اور ”سفینتہ“ کے آگے ”صالحتہ“ پڑھتے تھے اور اس آیت کو واما الغلام واما الغلام مومنین الخ اس طرح پڑھتے تھے واما الغلام فکان کافرا وکان ابواه مومنین الخ۔

باب ۷۵۴۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ جب وہ مجمع البحرین پر پہنچے تو اپنی مچھلی بھول گئے، اور مچھلی نے دریا میں اپنے چلنے کا نشان کر دیا ”سربا“ چلنے کا نشان ”سرب“ کے معنی راستہ کے آتے ہیں ”سارب بالنهار“ اسی سے نکلا ہے یعنی دن میں راستے چلنے والا۔

۱۸۳۷۔ ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، ابن جریج، یعلیٰ بن مسلم، عمرو بن دینار، سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ابن عباس کے پاس ان کے گھر میں بیٹھے تھے، میں نے ان سے ان کی خواہش پر پوچھا کہ اللہ مجھے آپ پر قربان کرے، کوفہ کے ایک واعظ ”نوف“ کا بیان ہے کہ موسیٰ بنی اسرائیل کے نبی اور تھے اور جو خضر

۷۵۴ باب قَوْلِهِ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا مَذْهَبًا يَسْرُبُ يَسْلُكُ وَمِنْهُ سَارِبًا بِالنَّهَارِ .

۱۸۳۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَزِيدُ أَخَذَهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ وَغَيْرَهُمَا قَدْ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ أَنَا

لَعِنْدُ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي بَيْتِهِ إِذْ قَالَ سَلُونِي قُلْتُ أَيْ
 أَبَا عَبَّاسٍ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاءً كَ بِالْكُوفَةِ رَجُلٌ
 قَاصٌّ يُقَالُ لَهُ نَوْفٌ يَزْعَمُ إِنَّهُ لَيْسَ بِمُوسَى
 بَنَى إِسْرَائِيلَ أَمَّا عَمْرُو فَقَالَ لِي قَالَ كَذَبَ
 عَدُوُّ اللَّهِ وَأَمَّا يَعْلَى فَقَالَ لِي قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
 حَدَّثَنِي أَبِي بَنُ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوسَى رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ
 السَّلَامُ قَالَ ذَكَرَ النَّاسُ يَوْمًا حَتَّى إِذَا فَاضَتْ
 الْعُيُونُ وَرَقَّتِ الْقُلُوبُ وَلِيَ فَأَذَرَكَهُ رَجُلٌ
 فَقَالَ أَيْ رَسُولُ اللَّهِ هَلْ فِي الْأَرْضِ أَحَدٌ أَعْلَمُ
 مِنْكَ قَالَ لَا فَتَعَبَّ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرِدْ الْعِلْمُ إِلَى اللَّهِ
 فَيَلَّ بَلَى قَالَ أَيْ رَبِّ قَاتِنٌ قَالَ بِمَجْمَعِ
 الْبَحْرَيْنِ قَالَ أَيْ رَبِّ اجْعَلْ لِي عِلْمًا أَعْلَمُ
 ذَلِكَ بِهِ فَقَالَ لِي عَمْرُو قَالَ حَيْثُ يُفَارِقُكَ
 الْحَوْتُ وَقَالَ خُذْنُونَا مَيْتًا حَيْثُ يُنْفَخُ فِيهِ
 الرُّوحُ فَأَخَذَحُونَا فَجَعَلَهُ فِي مِكْحَلٍ فَقَالَ لِفَتَاهُ
 لَا أُكَلِّفُكَ إِلَّا أَنْ تُخْبِرَنِي بِحَيْثُ يُفَارِقُكَ
 الْحَوْتُ قَالَ مَا كَلَّفْتُ كَثِيرًا فَلَذَلِكَ قَوْلُهُ جَلَّ
 ذِكْرُهُ وَإِذْ قَالَ مُوسَى بِفَتَاهُ يُوْشَعَ بْنِ نُونٍ
 لَيْسَتْ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ فِي ظِلِّ
 صَخْرَةٍ فِي مَكَانٍ ثَرِيانٍ إِذْ تَضَرَّبَ الْحَوْتُ
 وَمُوسَى نَائِمٌ فَقَالَ فَتَاهُ لَا أَوْقِظُهُ حَتَّى إِذَا
 اسْتَيْقَظَ نَسِيَ أَنْ يُخْبِرَهُ وَتَضَرَّبَ الْحَوْتُ
 حَتَّى دَخَلَ الْبَحْرَ فَأَمْسَكَ اللَّهُ عَنْهُ جَرِيَةَ الْبَحْرِ
 حَتَّى كَانَتْ آثَرُهُ فِي حَجَرٍ قَالَ لِي عَمْرُو هَكَذَا
 كَانَتْ آثَرُهُ فِي حَجَرٍ وَحَلَقَ بَيْنَ إِنْهَامَيْهِ وَالتَّيْنِ
 تَلِيَانِهِمَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا قَالَ قَدْ
 قَطَعَ اللَّهُ عَنْكَ النَّصَبَ لَيْسَتْ هَذِهِ عَنْ سَعِيدٍ
 أَخْبَرَهُ فَرَجَعَا فَوَجَدَا خَضِرًا قَالَ لِي عُثْمَانُ بْنُ
 أَبِي سُلَيْمٍ عَلَى طَنْفَسَةٍ خَضِرَاءَ عَلَى كَبِدِ

کے ساتھ رہے وہ اور تھے کیا یہ درست ہے؟ ابن عباس نے کہا اس
 خدا کے دشمن نے جھوٹ بولا، ابن جریج کا بیان ہے کہ یعلیٰ بن مسلم
 نے مجھے جو حدیث بیان کی، اس میں یہ تھا کہ ابن عباس نے سعید
 سے یہ کہا کہ خدا کے اس دشمن نے جھوٹ بولا، بلکہ ابن عباس نے سعید
 سے یہ کہا تھا کہ ابی بن کعب نے مجھے کہا تھا کہ آنحضرت ﷺ نے
 ارشاد فرمایا کہ ایک دن موسیٰ علیہ السلام نے وعظ کیا، لوگوں کو
 رقت پیدا ہو گئی اور بہت روئے، ایک شخص نے عرض کیا کہ اے
 موسیٰ اللہ کے پیغمبر! کیا اس زمین میں آپ سے بھی زیادہ جاننے والا
 کوئی عالم موجود ہے؟ حضرت موسیٰ نے فرمایا نہیں، اللہ تعالیٰ کو یہ
 بات ناگوار ہوئی، کیونکہ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ اللہ ہی زیادہ جانتا
 ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اے موسیٰ ہمارے بعض بندے تم
 سے بھی زیادہ علم والے ہیں، حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ مولیٰ
 مجھے ان کا پتہ بتا، تاکہ میں ان سے ملوں، اور علم حاصل کروں، ابن
 جریج کہتے ہیں کہ عمرو بن دینار نے مجھ سے اس طرح کہا کہ اللہ کی
 طرف سے ارشاد ہوا کہ اس کا پتہ یہ ہے کہ جہاں تمہاری مچھلی گم ہو
 جائے گی، خضر تم کو وہیں ملیں گے، یعلیٰ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے
 اس طرح فرمایا تھا کہ ایک مری ہوئی مچھلی لے لو، جہاں وہ زندہ ہو
 جائے گی، بس اسی جگہ وہ شخص تم کو ملے گا، حضرت موسیٰ نے ایک
 مچھلی تھیلے میں ڈالی اور اپنے خادم یوشع کو ساتھ لیا، اور اس سے کہا کہ
 تم کو صرف اتنی تکلیف دیتا ہوں کہ جہاں مچھلی گم ہو جائے، مجھے بتا
 دینا، یوشع نے عرض کیا کہ یہ کیا بڑی بات ہے، سعید کی روایت میں
 یوشع بن نون کا نام نہیں ہے، آنحضرت نے فرمایا کہ جب حضرت
 موسیٰ اپنے ساتھی کے ساتھ ایک پتھر کی چٹان کے پاس پہنچے، دریا
 کے کنارے، تو موسیٰ سو گئے، مچھلی تڑپ کر دریا میں چلی گئی، نوجوان
 ساتھی نے خیال کیا کہ جگانا نہیں چاہئے، جب انھیں گئے، تو کہہ
 دوں گا مگر ان کے اٹھنے کے بعد بھول گیا، اللہ نے مچھلی کے جانے کی
 وجہ سے پانی کو روک دیا، اور پانی میں ایک خاص نشان سرنگ کی طرح
 بن گیا، راوی کہتے ہیں کہ عمرو بن دینار نے یہ کہا تھا کہ وہ مچھلی پانی
 میں ایک سوراخ بنا کر چھوڑتی چلی گئی اور پھر عمرو نے اپنے دونوں
 انگوٹھوں اور پاس والی انگلیوں سے حلقہ بنا کر بتایا، اس کے بعد یہ

دونوں حضرات آگے چلے گئے، کچھ دور جا کر حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ مجھے سفر کی تکان معلوم ہوتی ہے، یوشع نے کہا کہ اللہ نے آپ کی تھکن کو دور کر دیا اس کے بعد یوشع نے کہا کہ مچھلی، تو فلاں جگہ گم ہو گئی، اور میں آپ سے کہنا بھول گیا، چنانچہ حضرت موسیٰ لوٹ کر چٹان کے قریب آئے، تو دیکھا کہ خضر کھڑے ہیں، ابن جریج نے کہا کہ عثمان بن ابی سلیمان کا بیان ہے کہ آپ نے خضر کو دریا میں سبز بستر پر بیٹھے دیکھا، سعید کہتے ہیں کہ کپڑا اوڑھے ہوئے تھے اور کپڑے کا ایک کنارہ پیروں تلے دبایا ہوا تھا، اور دوسرا کنارہ سر پر تھا، حضرت موسیٰ نے سلام کیا، خضر نے کہا کہ میرے ملک میں سلام کا طریقہ نہیں ہے، تم کون ہو؟ حضرت موسیٰ نے کہا میں موسیٰ ہوں، خضر نے کہا، کیا بنی اسرائیل کے موسیٰ ہو، حضرت موسیٰ نے کہا جی ہاں! خضر نے کہا، پھر یہاں کس کام کے لئے آئے ہو؟ حضرت موسیٰ نے کہا میں اس لئے آیا ہوں کہ آپ مجھے اپنا علم سکھائیں، خضر نے کہا، کیا تورات اور وحی آپ کو کافی نہیں؟ اے موسیٰ میرا علم تم نہیں سیکھ سکتے اور تمہارا علم میں نہیں سیکھ سکتا، خضر یہ کہہ رہے تھے کہ ایک چڑیا نے دریا سے ایک چونچ پانی لیا، خضر نے کہا اے موسیٰ ہمارا اور تمہارا علم اللہ کے سامنے ایسا ہے جیسے وہ پانی جو اس پرندہ نے چونچ میں بھرا، پھر وہ ایک چھوٹی سی ناؤ میں سوار ہوئے، جو لوگوں کو ادھر سے ادھر لے جاتی تھی، کشتی والوں نے ان کو پہچان لیا اور بلا جرت کشتی میں بٹھالیا، خضر نے کشتی کے ایک تختہ کو توڑ دیا، حضرت موسیٰ نے کہا کہ یہ تو تم نے بہت برا کیا، اس سے تو کشتی والے ڈوب جائیں گے، خضر نے کہا دیکھو، میں نے تم سے پہلے ہی کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے، درحقیقت یہ پہلا اعتراض موسیٰ علیہ السلام نے بھولے سے کیا تھا، اور دوسری بات خود حضرت موسیٰ نے شرط لگائی کہ اگر پھر ایسا ہوا، تو مجھے ساتھ نہ رکھنا، اور تیسرا اعتراض عہد کیا، حضرت موسیٰ نے کہا، میں بھول گیا ہوں، بھول پر معاف کرنا چاہئے، اس کے بعد آگے بڑھے، ایک بچہ ملا، خضر نے اسے مار ڈالا اور گلا کاٹ دیا، حضرت موسیٰ نے کہا، یہ تو تم نے بلا وجہ ایک خون کر ڈالا بے گناہ کو مار ڈالا، ابن عباس اس آیت میں ”نفسا زاکیہ زاکیہ“ دونوں طرح پڑھتے ہیں، زاکیہ کے معنی اچھا نیک مسلمان، جیسے کہتے ہیں غلاما زکیا،

الْبَحْرِ قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ مُسَجِّى بِتَوْبِهِ قَدْ جَعَلَ طَرَفَهُ تَحْتَ رِجْلِهِ وَطَرَفَهُ تَحْتَ رَأْسِهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسَى فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ وَقَالَ هَلْ بِأَرْضِي مِنْ سَلَامٍ مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا شَأْنُكَ قَالَ جِئْتُ لِتُعَلِّمَنِي مِمَّا عَلَّمْتَ رُشْدًا قَالَ أَمَا يَكْفِيكَ أَنَّ التَّورَةَ بِيَدِكَ وَأَنَّ الْوَحْيَ يَأْتِيكَ يَا مُوسَى إِنْ لِيْ عِلْمًا لَا يَنْبَغِيْ لَكَ أَنْ تَعْلَمَهُ وَإِنَّ لَكَ عِلْمًا لَا يَنْبَغِيْ لِيْ أَنْ أَعْلَمَهُ فَأَخَذَ طَائِرٌ بِمَنْقَارِهِ مِنَ الْبَحْرِ وَقَالَ وَاللَّهِ مَا عَلَّمَنِي وَمَا عَلَّمْتُكَ فِيْ حَنْبٍ عَلِمَ اللَّهُ إِلَّا كَمَا أَخَذَ هَذَا الطَّائِرُ بِمَنْقَارِهِ مِنَ الْبَحْرِ حَتَّى إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ وَجَدَا مَعَابِرَ صِغَارًا تَحْمِلُ أَهْلَ هَذَا السَّاحِلِ إِلَى أَهْلِ هَذَا السَّاحِلِ الْآخِرِ عَرَفُوهُ فَقَالُوا عَبْدُ اللَّهِ الصَّالِحُ قَالَ قُلْنَا لِسَعِيدِ خَضِرٍ قَالَ نَعَمْ لَا تَحْمِلُهُ بِأَجْرٍ فَخَرَقَهَا وَوَتَدَ فِيْهَا وَتَدَا قَالَ مُوسَى أَخَرَقْتُهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتُ شَيْئًا إِمْرًا قَالَ مُحَاهِدٌ مُنْكَرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا كَانَتْ الْأُولَى نَسِيَانًا وَالْوُسْطَى شَرْطًا وَالثَّالِثَةُ عَمْدًا قَالَ لَا تَوَاضِعْنِيْ بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ أَمْرِيْ عُسْرًا لَقِيَا غُلَامًا فَقَتَلَهُ قَالَ يَعْلى قَالَ سَعِيدٌ وَجَدَ غُلَامًا يَلْعَبُونَ فَأَخَذَ غُلَامًا كَافِرًا ظَرِيفًا فَأَضَجَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ بِالسَّيْكِينِ قَالَ أَقْتَلْتُ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَمْ تَعْمَلْ بِالْحَنْثِ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَرَأَهَا زَكِيَّةً مُسْلِمَةً كَقَوْلِكَ غُلَامًا زَكِيًّا فَأَنْطَلَقَا فَوَجَدَا جَدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقُضَ فَأَقَامَهُ قَالَ سَعِيدٌ بِيَدِهِ هَكَذَا وَرَفَعَ يَدَهُ فَاسْتَقَامَ قَالَ يَعْلى حَسِبْتُ أَنَّ سَعِيدًا قَالَ فَمَسَحَهُ بِيَدِهِ فَاسْتَقَامَ لَوْ شِئْتَ

اس کے بعد دونوں ایک بستی میں پہنچے، ایک دیوار جو گرنے والی تھی، اور ٹیڑھی ہو رہی ہے، خضر نے اس کو ہاتھ لگا کر سیدھا کر دیا، سعید نے ہاتھ کا اشارہ کر کے بتایا کہ دیوار کو اس طرح سیدھا کیا تھا، یعلیٰ کہتے ہیں کہ میں خیال کرتا ہوں کہ سعید نے اسی طرح کہا تھا کہ خضر نے دیوار پر ہاتھ پھیرا تو وہ سیدھی ہو گئی، حضرت موسیٰ نے اعتراض کیا، اور کہا کہ اگر تم چاہتے تو اس کی مزدوری لے سکتے تھے، اور اس میں کھانا پینا ہو سکتا تھا، اور یہ کہ وہاں وراء ہم کے معنی امامہم کے ہیں، ابن عباس نے اسی طرح پڑھا ہے، ابن جریج نے کہا کہ سعید کے سوا دوسرے راویوں نے بادشاہ بد دین و بد بیان کیا ہے، اور وہ لڑکا جس کو خضر نے مار ڈالا تھا، جیسور تھا کشتی توڑنے کی وجہ خضر نے یہ بتائی کہ وہ بادشاہ جو کہ دریا سے پار تھا، ظالم تھا اور بیگار میں کشتیاں پکڑتا تھا، اسے بیکار سمجھ کر چھوڑ دے گا، کشتی والے اسے ٹھیک کر کے کام چلائیں گے، بعض نے کہا کہ سیدھا لگا کر کشتی جوڑی اور بعض نے کہا کہ لاکھ اور روغن سے جوڑا، وہ لڑکا کافر تھا اور اس کے ماں باپ مومن تھے، مجھے یہ خیال ہوا کہ اس کی محبت والدین کو تباہ نہ کر دے، لہذا میں نے اس کو اس لئے مار ڈالا کہ اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کے ماں باپ کو نیک اولاد عنایت فرمادے، جو اس سے ہر حالت میں نیک اور اچھا ہو، اور بعض نے کہا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ لڑکے کے بدلے میں اللہ تعالیٰ کوئی نیک لڑکی عنایت کر دے، چنانچہ داؤد بن عاصم کہتے ہیں کہ لڑکی ہی مراد ہے۔

باب ۷۵۵۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ جب موسیٰ پہلے سے آئے بڑھے تو اپنے ساتھی سے کہا کہ کھانا لاؤ، ہم کو اس سفر سے تکان معلوم ہوتی ہے، عجبا تک ”صنعا“ کے معنی ملے ”حولا“ پھر جانا، بدلنا، ہٹنا ”قال ذلك ما كنا نبغ فارتدا علی اثارهما قصصا“ ”امرا“ و ”نکرا“ دونوں کے ایک ہی معنی ہیں یعنی برا کام ”ینقض“ بمعنی گر جائے گی، ”لتخذت“ اور ”اتخذت“ دونوں کے ایک ہی معنی ہوتے ہیں، مشدد اور مخفف دونوں طرح معنی ایک ہی ہوں گے

لَاتَّخَذَتْ عَلَيْهِ اَجْرًا قَالَ سَعِيدٌ اَجْرًا نَا كُلُّهُ وَكَانَ وَرَأَتْهُمْ وَكَانَ اَمَّا مَهُمُ قَرَاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ اَمَّا مَهُمُ مِلْكٌ يَزْعُمُونَ عَنْ غَيْرِ سَعِيدٍ اَنَّهُ هَدَّدُ بْنُ بُدْدٍ وَالْعَلَامُ الْمَقْتُولُ اسْمُهُ يَزْعُمُونَ جَيْسُورٌ مِلْكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَضَبًا فَارْدَتْ اِذَا هِيَ مَرَّتْ بِهِ اَنْ يَدْعَهَا لِعَيْبِهَا فَاِذَا جَاوَزُوا اَصْلَحُوهَا فَانْتَفَعُوا بِهَا وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ سَدَّوْهَا بِقَارُورَةٍ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ بِالْقَارِ كَانَ اَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ وَكَانَ كَافِرًا فَخَشِينَا اَنْ يُرْهَقَهُمَا طَغْيَانًا وَكُفْرًا اَنْ يَحْمِلَهُمَا حُبَّةٌ عَلٰى اَنْ يُتَابِعَاهُ عَلٰى دِينِهِ فَارْدْنَا اَنْ يُبَدِّلَهُمَا رُبُّهُمَا خَيْرًا مِنْهُ زَكَاةٌ لِّقَوْلِهِ اَقْتَلْتُ نَفْسًا زَكِيَّةً وَاَقْرَبَ رَحْمًا وَاَقْرَبَ رَحْمًا هُمَا بِهِ اَرْحَمُ مِنْهُمَا بِالْاَوَّلِ الَّذِي قَتَلَ خَضِرَ وَزَعَمَ غَيْرُ سَعِيدٍ اَنَّهُمَا اَبَدَ لَا جَارِيَةَ وَاَمَّا دَاوُدُ بْنُ اَبِي عَاصِمٍ فَقَالَ عَنْ غَيْرٍ وَاحِدٍ اَنَّهُمَا جَارِيَةٌ

۷۵۵ باب قولہ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ اِنَّا عَدَاۗءُ نَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا اِلٰی قَوْلِهِ عَجَبًا صُنْعًا عَمَلًا حِوَلًا تَحْوَلًا قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبِغُ فَاَرْتَدَّا عَلٰی اٰثَارِهِمَا قَصَصًا اِمْرًا وَنُكْرًا ذَاہِيَةً يَنْقُضُ يَنْقَاضُ كَمَا تَنْقَاضُ السِّنُّ لَتَّخَذَتْ وَاتَّخَذَتْ وَاحِدٌ رَحْمًا مِّنَ الرَّحْمِ وَهِيَ اَشَدُّ مُبَالَغَةً مِّنَ الرَّحْمَةِ وَنَظُنُّ اَنَّهُ مِّنَ

”رحمًا“ رحم سے بنا ہے معنی ہیں بہت زیادہ رحمت اور ہمدردی، بعض اس کو ”رحیم“ سے مشتق کہتے ہیں مکہ کو ”ام رحمہ“ کہتے ہیں، کیونکہ رحمت وہاں نازل ہوتی ہے۔

۱۸۳۸۔ قتیبہ بن سعید، سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار، سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباس سے کہا کہ نوح بکالی کہتا ہے کہ موسیٰ بنی اسرائیل کے نبی دوسرے تھے اور خضر والے موسیٰ دوسرے، ابن عباس نے جواب دیا کہ وہ اللہ کا دشمن جھوٹ بولتا ہے، کیونکہ ابی بن کعب نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ نے اپنی امت میں وعظ کیا، لوگوں نے پوچھا کہ تمام آدمیوں میں سب سے بڑا عالم کون ہے؟ موسیٰ نے کہا میں ہوں، اور یہ نہیں کہا کہ اللہ جاننے والا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کو یہ بات ناگوار ہوئی اور وحی نازل کی کہ میرے بندوں میں ایک بندہ ہے، جو مجمع البحرین میں ہے، اور تم سے زیادہ جاننے والا ہے، موسیٰ نے کہا اے اللہ میں اس سے کس طرح مل سکتا ہوں؟ مجھے اس کا پتہ بتا، ارشاد ہوا کہ ایک مچھلی اپنی جھولی میں ڈال کر جاؤ، جہاں وہ گم ہو جائے، بس وہ اسی جگہ ہے، حضرت موسیٰ نے ایسا ہی کیا اور اپنے خادم یوشع کو ہمراہ لے کر چلے، اور ایک چٹان کے قریب پتھر پر سر رکھ کر سو گئے، سفیان کہتے ہیں کہ قنادہ کی روایت میں ہے کہ اس چٹان کی جڑیں ایک چشمہ تھا جس کو چشمہ آب حیات کہتے تھے، جس مردے پر اس کا پانی پڑ جاتا، وہ زندہ ہو جاتا، لہذا اس مچھلی پر بھی اس کا پانی پڑا جو زندہ ہو گئی، اور سمندر میں تڑپ کر چلی گئی، حضرت موسیٰ سو کر اٹھے اور خادم کے ساتھ آگے بڑھ گئے، کچھ دور چل کر کہا، ہمارا کھانا لاؤ، اس وقت موسیٰ علیہ السلام کو معلوم ہوا کہ ہم اپنی مطلوبہ جگہ سے آگے بڑھ آئے ہیں، چنانچہ قدموں کے نشانات دیکھتے ہوئے واپس لوٹے، خادم نے کہا کہ میں آپ سے کہنا بھول گیا تھا کہ پتھر کے نزدیک مچھلی دریا میں گم ہو گئی تھی، اور جس جگہ وہ گزری، وہاں طاق کا سا نشان بنایا تھا، غرض لوٹ کر جب اس جگہ پہنچے، تو ایک بزرگ کو دیکھا جو کپڑے اوڑھے ہوئے تھا، تو حضرت موسیٰ نے سلام کیا، بزرگ نے کہا کہ کون ہو اور کہاں سے آئے ہو؟ آپ نے کہا میں موسیٰ

الرَّحِيمِ وَتَدْعِي مَكَّةَ أُمُّ رَحِمِ آيِ الرَّحْمَةِ تَنْزِلُ بِهَا.

۱۸۳۸۔ حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ نُوْحًا الْبَكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَىٰ بَنِي إِسْرَآئِيلَ لَيْسَ بِمُوسَىٰ الْخَضِرِ فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبِي بْنُ كَعْبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَامَ مُوسَىٰ خَطِيْبًا فِي بَنِي إِسْرَآئِيلَ، فَقِيلَ لَهُ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ قَالَ أَنَا فَعَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرِدْ الْعِلْمُ إِلَيْهِ وَأَوْحَىٰ إِلَيْهِ بَلَى عَبْدٌ مِّنْ عِبَادِي بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ أَيُّ رَبِّ كَيْفَ السَّبِيلُ إِلَيْهِ قَالَ تَأْخُذُ حُوتًا فِي مِكْتَلٍ فَحَيْثُمَا فَقَدْتُ الْحُوتَ فَاتَّبِعْهُ قَالَ فَخَرَجَ مُوسَىٰ وَمَعَهُ قَتَاهُ يُوْشَعَ ابْنُ نُونٍ وَمَعَهُمَا الْحُوتُ حَتَّىٰ انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَتَزَلَّ عِنْدَهَا قَالَ فَوَضَعَ مُوسَىٰ رَأْسَهُ فَنَامَ قَالَ سُفْيَانُ وَفِي حَدِيثٍ غَيْرِ عَمْرِو قَالَ وَفِي أَصْلِ الصَّخْرَةِ عَيْنٌ يُقَالُ لَهَا الْحَيَاةُ لَا يُصِيبُ مِنْ مَّاءٍ هَا شَيْءٌ إِلَّا حَيَّىٰ فَاصَابَ الْحُوتَ مِنْ مَّاءٍ بَلَّكَ الْعَيْنِ قَالَ فَتَحَرَّكَ وَانْسَلَّ مِنَ الْمِكْتَلِ فَدَخَلَ الْبَحْرَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ مُوسَىٰ قَالَ لِقَتَاهُ إِنَّا عَدَاءُ نَا الْآيَةِ قَالَ وَلَمْ يَجِدِ النَّصَبَ حَتَّىٰ جَاوَزَ مَا أَمْرِهِ قَالَ لَهُ قَتَاهُ يُوْشَعَ بَنُ نُونٍ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ الْآيَةَ قَالَ فَرَجَعَا يَقْضَانِ فِي أَثَارِهِمَا فَوَجَدَا فِي الْبَحْرِ كَمَا لَطَاقَ مَمَرُ الْحُوتِ فَكَانَ لِقَتَاهُ عَجَبًا وَلِلْحُوتِ سَرَبًا قَالَ

ہوں، خضر نے کہا بنی اسرائیل کے موسیٰ ہو؟ حضرت موسیٰ نے کہا جی ہاں، میں بنی اسرائیل کا موسیٰ ہوں، پھر حضرت موسیٰ نے کہا کیا میں تمہارے ساتھ رہ سکتا ہوں تاکہ تم مجھے اپنا علم سکھا دو، حضرت خضر نے کہا کہ اے موسیٰ! اللہ تعالیٰ نے تمہیں جو علم دیا ہے اسے میں نہیں جان سکتا ہوں، اور مجھے جو علم دیا ہے اسے تم نہیں جان سکتے، حضرت موسیٰ نے کہا میں تو ضرور آپ کے ساتھ رہوں گا آپ مجھے ضرور علم سکھا دیجئے، خضر نے کہا مگر میرے ساتھ تم اس شرط پر رہ سکتے ہو کہ جو کچھ کرتا رہوں، تم ہرگز مت بولنا اور نہ پوچھنا، تاوقتیکہ میں ہی تم کو نہ بتا دوں، آخر حضرت موسیٰ اور خضر چل دیئے، ایک دریا کے کنارے کنارے جا رہے تھے کہ ایک کشتی ملی، ملاحوں نے حضرت خضر کو پہچان لیا اور بلا کسی اجرت کے دونوں کو کشتی میں بٹھا لیا، پھر ایک پرندہ آیا اور اس نے اپنی چونچ میں دریا سے پانی لیا، حضرت خضر نے کہا اے موسیٰ! اللہ تعالیٰ کے علم کے سامنے ہمارا اور تمہارا علم ایسی ہی حیثیت رکھتا ہے جیسے پرندہ کے چونچ کا پانی، اس کے بعد خضر نے ایک جگہ سے کشتی کے ایک تختہ کو توڑ ڈالا، حضرت موسیٰ کو بہت تعجب ہوا اور خضر سے کہنے لگے کہ ان بے چاروں نے تو ہم کو بلا اجرت کشتی میں بٹھایا ہے اور تم نے اس کو توڑ ڈالا ہے، یہ تو تم نے سب کو غرق کرنے کا کام کیا ہے، اچھا نہیں کیا، خضر نے کہا کہ میں تو پہلے ہی کہہ چکا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے ہو، پھر آگے بڑھے، یہاں تک کہ ایک لڑکے پر آئے جو لڑکوں سے کھیل رہا تھا، خضر نے اس کو پکڑ کر مار ڈالا، اور اس کے سر کو تن سے جدا کر دیا، حضرت موسیٰ نے کہا تم نے اس کو بلا قصور کیوں مار ڈالا؟ خضر نے کہا، دیکھو کہ میں نے تو تم سے کہا تھا کہ تم میرے ہمراہ صبر نہیں کر سکو گے، حضرت موسیٰ نے کہا خیر اب کی مرتبہ اگر میں پوچھوں تو آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھئے گا، پھر ایک گاؤں میں پہنچے، وہاں کے لوگوں سے کھانا طلب کیا، مگر گاؤں والوں نے مہمانی سے انکار کر دیا، اس گاؤں میں خضر نے ایک دیوار دیکھی جو گرنے والی تھی، خضر نے اسے اپنا ہاتھ لگا کر سیدھا کر دیا، حضرت موسیٰ نے کہا، آپ نے دیوار کو سیدھا کر دیا، حالانکہ انہوں نے ہمیں کھانا بھی نہیں کھلایا، اگر آپ چاہتے تو اس کی اجرت لیتے، خضر نے اس مرتبہ حضرت موسیٰ سے

فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ إِذْهُمَا بِرَجُلٍ مُّسَجًّى
بِنُوبٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسَى قَالَ وَأَنْتَى بِأَرْضِكَ
السَّلَامُ فَقَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ مُوسَى بَنِي
إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَى أَنْ
تُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ لَهُ الْخَضِرُ يَا
مُوسَى إِنَّكَ عَلَى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَكُمُ
اللَّهُ لَا أَعْلَمُهُ وَأَنَا عَلَى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللَّهِ
عَلَّمَنِيهِ اللَّهُ لَا تَعْلَمُهُ قَالَ بَلْ أَتَّبِعُكَ قَالَ فَإِنْ
أَتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ
لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ
فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ فَعَرَفَ الْخَضِرُ فَحَمَلُوهُمْ
فِي سَفِينَتِهِمْ بِغَيْرِ نَوْلٍ يَقُولُ بِغَيْرِ أَجْرٍ فَرَكِبَا
فِي السَّفِينَةِ قَالَ وَوَقَعَ عُصْفُورٌ عَلَى حَرْفِ
السَّفِينَةِ فَعَمَسَ مِنْقَارُهُ الْبَحْرَ فَقَالَ الْخَضِرُ
لِمُوسَى مَا عِلْمُكَ وَعِلْمِي وَعِلْمُ الْخَلَائِقِ فِي
عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا مِقْدَارُ مَا عَمَسَ هَذَا الْعُصْفُورُ
مِنْقَارُهُ قَالَ فَلَمْ يَفْجَأْ مُوسَى إِذْ عَمَدَ الْخَضِرُ
إِلَى قُدُومٍ فَخَرَقَ السَّفِينَةَ فَقَالَ لَهُ مُوسَى قَوْمٌ
حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ إِلَيْنَا سَفِينَتِهِمْ
فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ الْآيَةَ فَاَنْطَلَقَا
إِذَا هُمَا بِبِلَاحٍ يَلْعَبُ مَعَ الْعِلْمَانِ فَآخَذَ الْخَضِرُ
بِرَأْسِهِ فَقَطَعَهُ قَالَ لَهُ مُوسَى أَقْتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً
بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ
لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا إِلَى قَوْلِهِ فَأَبَوْا
أَنْ يُضَيِّقُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ
يَنْقُضَ فَقَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا فَأَقَامَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى
إِنَّا دَخَلْنَا هَذِهِ الْقَرْيَةَ فَلَمْ يُضَيِّقُوا وَلَمْ
يُطْعِمُونَا لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ
هَذَا فِرَاقِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ سَابَقْتُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ
تَسْتَطِيعَ عَلَيْهِ صَبْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِدْنَا أَنَّ مُوسَى صَبَرَ حَتَّى يَقُصَّ
عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا قَالِ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ
وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ
غَضَبًا وَأَمَّا الْعَلَامُ فَكَانَ كَافِرًا.

فرمایا کہ بس اب تم مجھ سے علیحدہ ہو جاؤ، کیونکہ تم میری باتوں پر صبر
نہیں کر سکتے اور اب میں تم کو ان باتوں کی حقیقت بھی بتائے دیتا
ہوں، اس کے بعد آنحضرت نے فرمایا کہ اچھا ہوتا کہ موسیٰ صبر
کرتے تاکہ کچھ اور باتیں ظہور میں آتیں، سعید کہتے ہیں کہ ابن
عباس اس طرح پڑھتے تھے وکان امامہم ملک یاخذ کل سفینة
صالحة غضباء واما العلامة فکان کافرا الخ۔

۷۵۶ باب قَوْلِهِ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ
بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا .

باب ۷۵۶۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”مہمہد! کیا میں تمہیں وہ لوگ
بتا دوں جو عمل کے اعتبار سے خسارہ اور گھالے میں رہتے ہیں۔
۱۸۳۹۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عمر بن مرہ، مصعب بن سعد
سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد سے
معلوم کیا کہ کیا جن لوگوں کا ذکر اس آیت میں، یعنی قل هل ننبئکم
بالاخرسین اعمالاً الخ میں ہے، وہ حروریہ گاؤں کے لوگ ہیں (۱)
آپ نے فرمایا نہیں، بلکہ وہ یہودی ہیں اور نصاریٰ ہیں، کیونکہ
یہودیوں نے آنحضرت ﷺ کو جھٹلایا اور نصاریٰ جنت کا یقین نہیں
کرتے اور کہتے ہیں کہ وہاں تو کھانے پینے کی کوئی بھی چیز نہیں ہے،
اور حروریہ وہ ہیں کہ جنہوں نے عہد شکنی کی تھی اور سعید ان کو فاسق
کہتے تھے۔

۱۸۳۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو عَنْ
مُصْعَبٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبِي قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ
بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا هُمُ الْخُرُورِيُّ قَالَ لَا هُمْ
الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى أَمَّا الْيَهُودُ فَكَذَّبُوا مُحَمَّدًا
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا النَّصَارَى فَكَفَرُوا وَ
بِالْحَنَّةِ وَقَالُوا لَا طَعَامَ فِيهَا وَلَا شَرَابَ
وَالْخُرُورِيُّ الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ
مِيثَاقِهِ وَكَانَ سَعْدٌ يُسَمِّيهِمُ الْفَاسِقِينَ .

باب ۷۵۷۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے
اپنے رب کی نشانیوں کو جھٹلایا اور اس کی ملاقات سے انکار کیا،
پس ان کے تمام اعمال اکارت گئے۔

۷۵۷ باب قَوْلِهِ أُولَئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا
بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ
الْآيَةُ .

۱۸۴۰۔ محمد بن عبد اللہ، سعید بن ابی مریم، مغیرہ، ابو الزناد، اعرج
حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ
آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن ایک بڑا موٹا تازہ
آدمی آئے گا، مگر وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مجھڑ سے بھی زیادہ حقیر
ہوگا، اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ اس آیت کا مطلب یہی ہے،
فلانقیم لهم يوم القيمة وزنا الخ۔ یعنی ہم قیامت کے دن ان کے
لئے وزن قائم نہ کریں گے اس حدیث کو سبکی مغیرہ سے وہ ابو الزناد
سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

۱۸۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ قَالَ حَدَّثَنِي
أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ لَيَأْتِي
الرَّجُلَ الْعَظِيمُ السَّمِينُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ لَا يَزِلُّ عِنْدَ
اللَّهِ جَنَاحَ بُعُوضَةٍ وَقَالَ اقْرَأُوا فَلَانْقِيمُ لَهُمْ
يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَزَنَّا وَعَنْ يَحْيَى بْنِ بُكَيْرٍ عَنِ
الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ مِثْلَهُ

(۱) یہ خارجیوں کا ایک گروہ ہے جو کہ کوفہ کے قریب ایک بستی حرور کی طرف منسوب ہے۔

سورہ مریم کی تفسیر!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابن عباس کا بیان ہے کہ ”ابصر بہم واسمع“ کہ قیامت کے دن کافر خوب سنتے اور دیکھتے ہوں گے یہ وہ ہوں گے جنہوں نے دنیا میں رسول اکرم اور خدا کی باتوں کو نہ سنا نہ سمجھا بخاری نے بھی یہ خیال ظاہر کیا ہے ”لارحمنک“ کے معنی ہیں کہ میں تجھ پر گالیوں کی بوچھاڑ کر دوں گا ”وَرَبَّآ“ کے معنی منظر اُکے ہیں یعنی دیکھنے میں ابوداؤد اُکے کہتے ہیں کہ مریم جانتی تھی کہ جو پرہیزگار ہوتا ہے وہی عقلمند ہوتا ہے اسی وجہ سے انہوں نے کہا تھا ”انی اعوذ بالرحمن منك ان كنت تقيا“ سفیان کہتے ہیں کہ ”توزہم“ کے معنی ہیں کہ شیطان ان کو گناہوں پر ابھارتا ہے مجاہد کا بیان ہے کہ ”وا“ کے معنی ٹیڑھا یعنی غلط بات ابن عباس کہتے ہیں کہ ”وردا“ کے معنی پیاسے ”اناثا“ کے معنی مال ”اذا“ بڑی بات ”رکزا“ پست آواز ”غیا“ خسارہ ”بکیا“ باک کی جمع رُونے والے ”صلیا“ یصلی کا مصدر ہے معنی ہیں آگ میں تپنا ”ندیبا“ مجلس و محفل۔

باب ۷۵۸۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”انہیں حسرت کے دن سے ڈرائیے“

۱۸۴۱۔ عمر بن حفص بن غیاث، غیاث، اعمش، ابوصالح، حضرت ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن موت کو مینڈھے کی شکل میں لایا جائیگا اور جنتیوں سے کہا جائے گا کہ دیکھو تم اسے پہچانتے ہو؟ سب کہیں گے ہاں یہ موت ہے اس کو سب نے اپنی اپنی موت کے وقت دیکھا تھا اس کے بعد دوزخیوں سے کہا جائے گا دیکھو! کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ سب کہیں گے ہاں یہ موت ہے اس کو سب نے اپنی اپنی موت کے وقت دیکھا تھا اس کے بعد پھر اس کو ذبح کر دیا جائے گا اور جنتیوں سے کہا جائے گا کہ بے فکر ہو کر جنت میں رہو تم کو اب کبھی موت نہ آئے گی اور اسی طرح دوزخ والوں سے کہا جائے گا پھر آنحضرت نے اس آیت کو تلاوت فرمایا و انذرہم یوم الحسرة الخ یعنی اے رسول

کھلیعص !

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَبْصَرَ بِهِمْ وَأَسْمَعَ اللَّهُ يَقُولُهُ وَهُمْ الْيَوْمَ لَا يَسْمَعُونَ وَلَا يُبْصِرُونَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ يَعْنِي قَوْلَهُ أَسْمَعَ بِهِمْ وَأَبْصَرَ الْكُفَّارَ يَوْمَئِذٍ أَسْمَعَ شَيْءٍ وَأَبْصَرَهُ لَأَرْحَمَنَّكَ لَأَشْتَمَنَّكَ، وَرَبَّآ يَا مَنَظَرًا وَقَالَ أَبُو وَائِلٍ عَلِمْتُ مَرِيَمَ أَنَّ التَّقَى دُونُ نَهْيَةٍ حَتَّى قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمَنِ مِنْكَ إِنْ كُنْتُ تَقِيًّا، وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ تَوَزَّهُمْ أَرَا تُزْعِجُهُمْ إِلَى الْمَعَاصِي إِزْعَا جًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ إِذَا عَوَجًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَرَدًا عَطَاشًا أَنَا مَالًا إِذَا قَوْلًا عَظِيمًا رَكْزًا صَوْتًا غَيًّا خُسْرَانًا بُكْيًا جَمَاعَةً بَاكٍ صَلِيًّا صَلِيٌّ يَصْلِي نَدِيًّا وَالنَّادِي مَجْلِسًا .

۷۵۸ باب قَوْلُهُ وَانْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ .

۱۸۴۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِالْمَوْتِ كَهَيْئَةِ كَبْشٍ أَمْلَحَ فَيَنَادِي مُنَادٍ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَسْرِعُونَ وَيَنْظُرُونَ فَيَقُولُ هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا فَيَقُولُونَ نَعَمْ هَذَا الْمَوْتُ وَكُلُّهُمْ قَدْ رَأَاهُ ثُمَّ يَنَادِي يَا أَهْلَ النَّارِ فَيَسْرِعُونَ وَيَنْظُرُونَ فَيَقُولُ هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا فَيَقُولُونَ نَعَمْ هَذَا الْمَوْتُ وَكُلُّهُمْ قَدْ رَأَاهُ فَيَدْبَحُ ثُمَّ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُودٌ فَلَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ النَّارِ خُلُودٌ فَلَا مَوْتَ ثُمَّ قَرَأَ وَانْذِرْهُمْ

آپ ان لوگوں کو حسرت کے دن سے ڈرائیے جس دن پچھتاہیں گے جب کہ فیصلہ ہو جائے گا اور یہ لوگ پھر بھی غفلت میں پڑے ہیں اور ایمان نہیں لاتے ہیں۔

باب ۷۵۹۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ہم آپ کے رب کے حکم کے بغیر نہیں آسکتے۔

۱۸۴۲۔ ابو نعیم، عمر بن ذر، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے جبریل سے فرمایا کہ اے جبریل تم کو کس نے روکا ہے کہ تم جتنی مرتبہ میرے پاس آتے ہو اس سے زیادہ مرتبہ آؤ تو یہ آیت اتری کہ وما ننزل الابامر ربك الخ یعنی میں اللہ تعالیٰ کے حکم و اجازت کے بغیر نہیں آیا کرتا ہوں۔ وہ جب حکم دیتا ہے اسی وقت آتا ہوں۔

باب ۷۶۰۔ اللہ کا قول کہ کیا آپ نے دیکھا جس نے ہماری آیتوں سے انکار کیا اور کہا کہ مجھے وہاں بھی مال و اولاد ملے گا۔ ۱۸۴۳۔ حمیدی، سفیان، اعمش، ابی الطفی، مسروق، حضرت خباب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں عاص بن ابی وائل سہمی کے پاس آیا اور اس سے اپنی اجرت طلب کی اس نے کہا کہ جب تک تم محمد ﷺ کو نہیں چھوڑو گے میں تمہاری اجرت نہیں دوں گا میں نے کہا تو اگر مر کر بھی زندہ ہو جائے یعنی قیامت تک تب بھی کفر نہیں کروں گا اس نے کہا کیا میں مر کر پھر زندہ ہو کر اٹھوں گا؟ میں نے کہا ہاں! اس نے کہا تو پھر ٹھیک ہے وہاں تو میرے پاس مال و اولاد سب ہی کچھ ہو گا تو پھر وہیں دے دوں گا چنانچہ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی اس حدیث کو ثوری، شعبہ، حفص، ابو معاویہ، وکیع، اعمش سے روایت کرتے ہیں۔

باب ۷۶۱۔ اللہ کا قول کہ کیا وہ غیب پر مطلع ہو گیا یا اس نے اللہ سے کوئی عہد کر لیا ہے ”عہد“ کے معنی مضبوط قرار ہے۔

۱۸۴۴۔ محمد بن کثیر، سفیان، اعمش، ابی الضحی، مسروق، حضرت خباب

يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ .

۷۵۹ باب قَوْلِهِ وَمَا نَنْزِلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ .

۱۸۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَبْرِيلَ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَزُورَنَا أَكْثَرِمَمَّا تَزُورُنَا فَتَزَلُّ وَمَا نَنْزِلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا .

۷۶۰ باب قَوْلِهِ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتِينَ مَالًا وَوَلَدًا .

۱۸۴۳۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ خَبَابًا قَالَ جِئْتُ الْعَاصِيَّ بْنَ وَائِلٍ السَّهْمِيِّ اتَّقَاضَاهُ حَقًّا لِي عِنْدَهُ فَقَالَ لَا أُعْطِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَا حَتَّى تَمُوتَ ثُمَّ تَبْعَتْ قَالَ وَإِنِّي لَمَيْتٌ ثُمَّ مَبْعُوثٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّ لِي هُنَاكَ مَالًا وَوَلَدًا فَأَقْضِيكَهُ فَتَزَلْتُ هَذِهِ الْآيَةُ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتِينَ مَالًا وَوَلَدًا رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ وَحَفْصٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ .

۷۶۱ باب قَوْلِهِ أَطْلَعَ الْغَيْبِ أَمْ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا قَالَ مَوْثِقًا .

۱۸۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ

سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں مکہ میں لوہے کا کام کیا کرتا تھا، میں نے عاص بن وائل کے لئے ایک تلوار بنائی، پھر ایک دن اس کے پاس پہنچا اور اجرت طلب کی، تو اس نے کہا کہ تم جب تک محمد ﷺ کو برا نہیں کہو گے، میں اجرت نہیں دوں گا، میں نے کہا کہ میں تو ان کے ساتھ کوئی گستاخی اس وقت تک بھی نہ کروں گا جب تک کہ اللہ تجھے مار کر بھی زندہ کر دے، عاص نے کہا کیا اللہ مارنے کے بعد بھی زندہ کرے گا؟ اور اگر کرے گا تو پھر میں وہاں بھی صاحب مال و عیال ہوں گا اس وقت دے دوں گا، چنانچہ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی، انہی نے سفیان سے جو روایت کی ہے اس میں تلوار کا ذکر نہیں ہے۔

باب ۷۶۲۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ہم لکھتے ہیں جو وہ کہتا ہے اور روز حساب اسے زیادہ عذاب دیں گے۔

۱۸۴۵۔ بشر بن خالد، محمد بن جعفر، شعبہ، سلیمان، ابوالضحیٰ، مسروق، حضرت خبابؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں عہد جاہلیت میں لوہاری کا پیشہ کرتا تھا، عاص بن وائل پر میرے کچھ دام تھے، وہ لینے کیلئے میں اس کے پاس آیا اس نے مجھ سے کہا کہ میں تیرا واجب الادا اس وقت تک نہیں دے سکتا ہوں، جب تک تو محمد ﷺ کا انکار نہ کرے گا میں نے کہا خدا کی قسم میں ان کے ساتھ یہ معاملہ اس وقت تک نہیں کر سکتا ہوں جب تک کہ اللہ تعالیٰ تجھے مار کر دوبارہ زندہ نہ کرے، عاص نے کہا اچھی بات ہے جب مجھے دوبارہ زندہ کیا جائیگا۔ تو میرے پاس مال ہو گا اس وقت میں تیرا مطالبہ پورا کر دوں گا چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی افرأیت الذی کفر بآیاتنا الخ۔

باب ۷۶۳۔ اللہ کا قول کہ لکھ لیتے ہیں ہم اس کو جو کہتا ہے اور وہ ہمارے پاس تنہا آئے گا، ابن عباس کہتے ہیں ہدا کے معنی گر جاناد ہمارے سے اور ہدا کے معنی منہدم ہو کر گرنا۔

۱۸۴۶۔ یحییٰ، وکیع، اعمش، ابوالضحیٰ، مسروق، حضرت خبابؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں لوہاری کا پیشہ کرتا تھا، عاص بن وائل پر میرا کچھ قرض آتا تھا، میں وہ لینے کے لئے اس کے

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كُنْتُ قَيْنًا بِمَكَّةَ فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ السُّهْمِيَّ سَيْفًا فَجِئْتُ اتِّقَاضَهُ فَقَالَ لَا أُعْطِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ قُلْتُ لَا أَكْفُرُ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يُمِيتَكَ اللَّهُ ثُمَّ يُحْيِيكَ قَالَ إِذَا أَمَاتَنِي اللَّهُ ثُمَّ بَعَثَنِي وَلِيَّ مَالٍ وَوَلَدًا فَانْزِلِ اللَّهُ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتِينَ مَالًا وَوَلَدًا أَطْلَعَ الْغَيْبَ أَمْ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا قَالَ مَوْثِقًا لَمْ يَقُلِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ سَيْفًا وَلَا مَوْثِقًا.

۷۶۲ باب قَوْلِهِ كَلَّا سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا.

۱۸۴۵۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ أَبَا الضُّحَى يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ لِي دَيْنٌ عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ قَالَ فَاتَاهُ اتِّقَاضُهُ فَقَالَ لَا أُعْطِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَكْفُرُ حَتَّى يُمِيتَكَ اللَّهُ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ فَلَزَنْتَنِي حَتَّى أَمُوتَ ثُمَّ أُبْعَثَ فَسَوِّفَ أُوتَى مَالًا وَوَلَدًا فَاقْضِيكَ، فَتَزَلْتُ هَذِهِ الْآيَةَ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتِينَ مَالًا وَوَلَدًا.

۷۶۳ باب قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَنَّهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْجِبَالُ هَذَا هَذَا.

۱۸۴۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا قَيْنًا وَكَانَ لِي عَلَى

پاس گیا تو اس نے کہا کہ اے خبابؓ جب تم محمد (ﷺ) سے نہیں پھرو گے، میں ادا نہیں کروں گا میں نے کہا میں یہ ہرگز کبھی نہیں کروں گا اگرچہ تو مر کر دوبارہ بھی زندہ ہو جائے، اس نے جواب دیا، اچھی بات ہے میں مر کر اپنے مال اور اولاد کی طرف لوٹوں گا اس وقت پورا کروں گا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی، افریت الذی ارح یعنی کیا آپ نے دیکھا جس نے ہماری آیتوں سے انکار کیا اور کہا کہ میں مال اور اولاد دیا جاؤں گا کیا اسے غیب پر اطلاع ہے یا رحمن سے پختہ عہد لیا ہے؟ آخر تک۔

سورہ طہ کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ابن زبیر اور ضحاک کہتے ہیں کہ حبشی زبان میں ”طہ“ کا مطلب ہے کہ امر دیا اے آدمی ”عقدہ“ کے معنی گرہ کے ہیں، یعنی جس کی زبان سے صحیح الفاظ نہ نکل سکے ”القی“ اس نے ڈالا ”ازری“ کے معنی میری پیٹھ ”فیسحتکم“ کے معنی ہلاک کر دے گا تم کو؟ ”المثلی“ یہ مثل کا مونث ہے معنی ہیں بہتر بات، اچھی بات ”تم اتوا صفا“ صفا بنا کر آؤ یعنی نماز کے وقت صف میں آؤ، کھڑے ہو ”فاوجس“ کے معنی سہم گیا ”خیفہ“ اصل میں خوف تھا واد کو یاء سے بدل لیا فی جذوع النخل کھجور کی شاخوں پر یہاں فی علی کے معنی میں ہے ”خطبک“ تیرا کیا حال ہے، تیرا معاملہ کیا ہے ”مساس“ چھوٹا یہ مصدر ہے ”ننسفنه اڑا دیں گے، ہم اس کو نکھیر دیں گے، ہم اس کو ”قاعا“ وہ زمین جس کے اوپر پانی آ جائے، صفف ”ہموار زمین کو کہتے ہیں، مجاہد کا بیان ہے کہ ”زینۃ القوم“ سے مراد قومی بنی اسرائیل کی زیبائش اوزار“ کے معنی بوجھ ”نقذفها“ کے معنی ہیں، میں نے اس کو ڈال دیا یا پھینک دیا ”فالقبتھا“ میں نے اسے ڈال دیا ”فنسی“ بھول گیا وہ ”لا یرجع الیہم قولاً“ یعنی وہ ان کے قول کا جواب بھی نہیں دیتا ”ہمسا“ پاؤں کی آہٹ، ”حشرتہ اعمی“ یعنی مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا، دنیا میں تو تجھے روشنی معلوم ہوتی تھی، ابن عباس کہتے ہیں کہ ”بقبس“ کے معنی

الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ فَاتَيْتُهُ انْقَاضًا فَقَالَ لِيْ لَا اَقْضِيْكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ قَالَ قُلْتُ لَنْ اَكْفُرَ بِهٖ حَتّٰى تَمُوْتُ ثُمَّ تَبَعْتُ قَالَ وَاِنِّىْ لَمَمْعُوْتُ مِّنْ بَعْدِ الْمَوْتِ؟ فَسَوَّفَ اَقْضِيْكَ اِذَا رَجَعْتُ اِلَىْ مَالٍ وَّوَلَدٍ قَالَ فَتَزَلْتُ اَفَرَايْتُ الَّذِى كَفَرَ بَايِّنَا وَقَالَ لَا وَتَيْنٍ مَّالًا وَّوَلَدًا اَطْلَعَ الْغَيْبُ اَمْ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا كَلَّا سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَنَمُدُّهُ مِّنَ الْعَذَابِ مَدًّا وَنَرِيْهِ مَا يَقُوْلُ وَيَا يَتِنًا قَرَدًا .

سُورَةُ طه

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَالَ ابْنُ حَبِیْرٍ وَالصَّحَّاحُ بِالْبَطْنِیَّةِ طه یَا رَجُلُ یُقَالُ كُلُّ مَا لَمْ یَنْطِقْ بِحَرْفٍ اَوْفِیْهِ تَمَتُّعٌ اَوْ فَاَفَاةٌ فَهٰی عَقْدَةٌ اَرْرِیْ ظَهْرِیْ فِیْسَحِیْحَتُکُمْ یُهْلِیْکُکُمُ الْمُثَلٰی خِذَا لَا مَثَلَ لَمْ اَتَّوْا صَفًّا یُقَالُ هَلْ اَتِیْتُ الصَّفَّ الْیَوْمَ یَعْنِی الْمُصَلِّی الَّذِی یُصَلِّیْ فِیْهِ، فَاَوْجَسَ اَضْمَرَ خَوْفًا فَذَ هَبَتْ الْاَوَا مِنْ خِیْفَةٍ لِّکَسْرِهٖ الْحَآءِ فِیْ جُذُوْعِ اٰیْ عَلٰی جُذُوْعٍ خَطْبُکَ بِالْکِ مِسَاسٌ مَّصْدَرٌ مَّاسَةٌ مِسَاسًا لِّنَسِیْفَتِہٖ لِنُدْرِیْنَتِہٖ قَاعًا یَعْلُوْهُ الْمَآءُ وَالصَّفَفُ الْمُسْتَوِی مِنَ الْاَرْضِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مِّنْ زَیْنَةِ الْقَوْمِ الْحُلِی الَّذِی اسْتَعَارُوْا مِنْ اِلٍ فِرْعَوْنَ فَقَذَفْتُهَا فَالْقَبْتِہَا اَلْفِی صَنَعَ فَنَسِیْ مُوسٰی هُمْ یَقُوْلُوْنَہٗ اَخْطَا الرَّبُّ لَا یَرْجِعُ اِلَیْہِمُ قَوْلًا الْعِجْلُ هَمْسًا حِسُّ الْاَقْدَمِ حَشَرْتَنِیْ اَعْمٰی عَنْ حُجَّتَیْ وَقَدْ کُنْتُ بِصِیْرًا فِی الدُّنْیَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ یَقْبِسُ صَلُّوْا الطَّرِیْقَ وَکَانُوْا شَاتِیْنِ فَقَالَ اِنْ لَّمْ اَحْذَ عَلَیْہَا مَنْ یُّهْدِی الطَّرِیْقَ اِتَّکُمُ بِنَارٍ تُوْقَدُوْنَ وَقَالَ ابْنُ

ہیں، موسیٰ علیہ السلام راستہ بھول گئے، سردی کا زور تھا کہنے لگے اگر کوئی راستہ بتانے والا ملا تو خیر ورنہ تھوڑی سی آگ ہی لے آؤں گا، ابن عیینہ کہتے ہیں کہ ”مثلہم“ سے مراد سمجھدار آدمی ہے، ابن عباس کہتے ہیں کہ ”ھضما“ سے مراد ہے کہ اس پر زیادتی نہیں ہوگی اس کا ثواب کم نہ کیا جائے گا ”عوجا“ کے معنی کجی ”امتا“ کے معنی بلندی ”سیرت“ حالت ”النہی“ عقل ”التقی“ بچنا، پرہیزگاری ”ضنکا“ بد بختی ”ھوی“ ”گرا“ ”شقی“ ایذا میں پڑا؟ مقدس ”پاک طوی“ وادی ”بملکنا“ اپنے اختیار سے نکالنا سوی، ہموار جگہ ”یسیا“ خشک ”علی قدر“ اندازہ پر ”موعد“ وقت کے مطابق لانا لاتینا سستی مت کرو، ضعیف مت ہو۔

باب ۷۶۴۔ اللہ کا قول کہ ”اے موسیٰ میں نے تجھے اپنے لئے بنایا ہے

۱۸۴۷۔ صلت بن محمد، مہدی بن میمون، محمد بن سیرین، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ حضرت آدم اور حضرت موسیٰ میں ملاقات ہوئی تو حضرت موسیٰ نے حضرت آدم سے کہا کہ کیا تم وہی آدم ہو جنہوں نے سب لوگوں کو محنت میں ڈالا؟ اور جنت سے باہر نکلویا، حضرت آدم نے فرمایا کیا تم وہی موسیٰ ہو جس کو اللہ تعالیٰ نے پیغمبری عطا فرمائی، اپنے لئے خاص کیا اور پھر تم پر تورات نازل فرمائی؟ موسیٰ نے جواب دیا جی ہاں! آدم نے کہا تم نے میرے حالات تورات میں پڑھے ہو گئے، جواب دیا ہاں! آدم نے کہا کہ کیا تم نے یہ نہیں پڑھا کہ یہ غلطی میری پیدائش سے قبل لکھ دی گئی تھی؟ موسیٰ بولے ہاں، حضورؐ نے فرمایا کہ آدم موسیٰ پر غالب آئے ”یم“ کے معنی سمندر یا دریا۔

باب ۷۶۵۔ اللہ کا قول کہ ہم نے موسیٰ کو وحی کی کہ تم ہمارے بندوں کو راتوں رات نکال لے جاؤ پھر ان کیلئے دریا میں خشک راستہ بنا دو اور کوئی خوف و اندیشہ مت کرو، فرعون نے اپنے لشکر سمیت انکا پیچھا کیا، پھر انہیں دریا کی لہروں نے ڈھانک لیا اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کر کے ہدایت سے

عَيْنَةً امْتَلَهُمْ اَعَدْلَهُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَضْمًا لَا يُظْلَمُ فِيْهِمْ مِنْ حَسَنَاتِهِ عَوْجًا وَّادِيًا اَمْتَارِيَّةٌ سِيرَتَهَا حَالَتُهَا الْاُولَى النَّهْيُ التَّقْيُ ضَنْكًا الشَّقَاءُ هَوَى شَقَى الْمُقَدَّسُ الْمُبَارَكُ طَوَى اسْمُ الْوَادِي يَمْلِكُنَا بِاَمْرِنَا مَكَانًا سَوَى مُنْصَفٍ بَيْنَهُمْ يَسَا يَابِسًا عَلَى قَدْرِ مَوْعِدٍ لَا تَنِيًا تَضَعُفًا .

۷۶۴ باب قَوْلِهِ وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي .

۱۸۴۷۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّقَى اَدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى لِاَدَمَ اَنْتَ الَّذِي اَشَقَيْتَ النَّاسَ وَاَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ لَهُ اَدَمُ اَنْتَ الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَاصْطَفَاكَ لِنَفْسِهِ وَاَنْزَلَ عَلَيْكَ التَّوْرَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَجَدْتَهَا كُتِبَ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَنِي قَالَ نَعَمْ فَحَجَّ اَدَمُ مُوسَى الْيَوْمَ الْبَحْرُ .

۷۶۵ باب قَوْلِهِ وَلَقَدْ اَوْحَيْنَا اِلَى مُوسَى اَنْ اَسْرِبْ عِبَادِي فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا لَا تَخَفْ دَرَكًا وَلَا تَخْشَى فَاتَّبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُودِهِ فَغَشِيَهُمْ مِنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ وَاَصْلُ فِرْعَوْنُ قَوْمَهُ وَمَا

ہلائی ۔

ہٹالیا۔

۱۸۴۸۔ یعقوب بن ابراہیم، روح، شعبہ، ابوبشر، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جس وقت ہجرت کے بعد مدینہ میں تشریف لائے تو آپ نے یہودیوں کو عاشورہ کا روزہ رکھتے ہوئے دیکھا تو ان سے اس کی وجہ پوچھی، تو کہنے لگے کہ یہ وہ دن ہے جب کہ حضرت موسیٰ نے فرعون پر غلبہ پایا تھا، آنحضرت ﷺ نے صحابہ سے فرمایا کہ حضرت موسیٰ کے غالب آنے کی ہم کو زیادہ خوشی کرنی چاہئے لہذا مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ بھی روزہ رکھیں۔

باب ۶۶۔ اللہ کا قول کہ کہیں شیطان تم کو جنت سے نہ نکلوا دے۔

۱۸۴۹۔ قتیبہ، ایوب بن نجار، یحییٰ بن ابی کثیر، ابی سلمہ بن عبدالرحمن، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آدم علیہ السلام سے فرمایا کہ کیا تم وہی آدم نہیں ہو جنہوں نے سب لوگوں کو پریشانی میں ڈالا اور جنت سے نکلوا دیا؟ تو حضرت آدم نے حضرت موسیٰ سے کہا کیا تم وہی موسیٰ نہیں ہو، جن کو خدا نے اپنی رسالت اور اپنی کلام کے لئے پسند فرمایا؟ تو کیا تم مجھ پر ایک ایسی چیز کا الزام عائد کرتے ہو جسے خدا نے پہلے سے میری تقدیر میں لکھ دیا تھا، آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ آدم موسیٰ پر اپنی تقدیر سے غالب آگئے۔

۱۸۴۸۔ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا رُوحُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَالْيَهُودُ تَصُومُ عَاشُورَاءَ فَسَأَلَهُمْ فَقَالُوا هَذَا الْيَوْمَ الَّذِي ظَهَرَ فِيهِ مُوسَى عَلَى فِرْعَوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَوْلَى بِمُوسَى مِنْهُمْ فَصُومُوهُ.

۷۶۶ باب قَوْلِهِ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقَى .

۱۸۴۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ النَّجَّارِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَاجَّ مُوسَى آدَمَ فَقَالَ لَهُ أَنْتَ الَّذِي أَخْرَجْتَ النَّاسَ مِنَ الْجَنَّةِ بِذَنْبِكَ وَأَشَقَيْتَهُمْ قَالَ قَالَ آدَمُ يَا مُوسَى أَنْتَ الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ أَتَلُومُنِي عَلَى أَمْرِ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي أَوْ قَدَرَهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى

سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۸۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَنَى إِسْرَآئِيلَ وَالْكَهْفَ وَمَرِيَمَ وَطَلَةَ وَالْأَنْبِيَاءُ هُنَّ مِنَ الْعِتَاقِ الْأَوَّلِ وَهُنَّ مِنْ تِلَادِي وَقَالَ قَتَادَةُ

سورہ انبیاء کی تفسیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۸۵۰۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، ابواسحاق، عبدالرحمن بن یزید، عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ بنی اسرائیل، کہف، مریم، طہ اور انبیاء یہ اگلی سورتیں ہیں جو کہ مکہ میں نازل ہوئی تھیں، اور بہت ہی اچھی اور فصیح ہیں، میری پرانی یاد کی ہوئی ہیں، قتادہ کہتے ہیں کہ ”جذاذ“ کے معنی ٹکڑے ٹکڑے کے

ہیں، حسن بصری کہتے ہیں کہ ”کل فی فلك“ ہر ایک تارہ ایک آسمان میں گھومتا ہے، جس طرح چرخہ گھومتا ہے، حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نفث کے معنی ہیں چرگیاں ”یصحبون“ ہٹائے جائیں گے یا روکے جائیں گے ”امتنکم“ کے معنی تمہارا دین مذہب، عکرمہ کہتے ہیں کہ ”حصب“ کے معنی ہیں جلانے کی لکڑیاں دوسرے کہتے ہیں کہ ”احسوا“ کے معنی توقع پائی، یہ ”احسنت“ سے بنا ہے یعنی آہٹ پائی ”خامدین“ سمجھے ہوئے ”حصید“ جڑ سے کاٹی ہوئی، یہ مفرد ثنیہ، جمع سب پر بولا جاتا ہے ”لَا يَسْتَحْسِرُونَ“ اکتاتے نہیں، ”حسیر“ اسی سے نکلا ہے، جیسے ”حسرت بعیری“ میں اونٹ کو تھکا دیا، ”عمیق“ دراز دور نکسوا، اٹکے کئے گئے، ”صنعة لبوس“ تمہارے لباس کی صنعت تقطعوا امرہم، اپنے کام کو کاٹ دیا، حسیس، حس، جرس اور همس، سب کے ایک ہی معنی ہیں یعنی پست آواز، اذنک، آگاہ کیا تجھ کو ”اذنتکم“ میں نے تمہیں خبر دی ”علی سواء“ برابری پر مجاہد کہتے ہیں کہ ”لعلکم تستلون“ کے معنی ہیں کہ شاید تم سمجھو ”ارتضیٰ“ راضی ہوا ”تمانیل“ کے معنی صورتیں سحرل پلندہ ”صحیفہ“ کتاب کتابچہ۔

باب ۷۶۷۔ اللہ کا قول کہ جس طرح ہم نے پہلے پیدا کیا۔
۱۸۵۱۔ سلیمان بن حرب، شعبہ، مغیرہ بن نعمان شیخ، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے روز تم اللہ کے سامنے اس طرح ننگے جسم جمع ہوں گے جس طرح تم پیدائش کے وقت ننگے تھے، پھر سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائیگا، خبردار ہو جاؤ میری امت کے چند لوگ پکڑ کر لائے جائیں گے، فرشتے ان کو پکڑ کر دوزخ میں لے جائیں گے، میں کہوں گا، پروردگار! یہ تو میری امت کے لوگ ہیں، رب فرمائے گا، انہوں نے تمہاری وفات کے بعد طرح طرح کی نئی نئی باتیں نکالی تھیں، اس وقت میں وہی عرض کروں گا جو کہ اللہ کے نیک بندے حضرت عیسیٰ کہیں گے کہ جب تک میں ان میں تھا ان کا نگران تھا، مگر میرے بعد تو ہی ان کا گواہ ہے ارشاد ہو گا کہ اے محمدؐ جب تم ان سے جدا ہوئے تو یہ ایڑیوں کے بل پھر گئے۔

جَدَاذًا قَطَطَهُنَّ وَقَالَ الْحَسَنُ فِي فَلَكَ مِثْلُ فَلَكَةِ الْمِغْزَلِ يَسْبَحُونَ يَدُورُونَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَفَثَتْ رَعَتْ يُصْحَبُونَ، يُمْنَعُونَ أَمْتَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً قَالَ دِينَكَم دِينَ وَاحِدٌ وَقَالَ عِكْرَمَةُ، حَصَبٌ، حَطَبٌ بِالْحَبَشِيَّةِ، وَقَالَ غَيْرُهُ أَحْسُوا تَوَقَّعُوا مِنْ أَحْسَسْتُ خَامِدِينَ هَامِدِينَ حَصِيدٌ مُسْتَأْصِلٌ يَقَعُ عَلَى الْوَاحِدِ وَالْأُنثَيْنِ وَالْحَمِيعِ لَا يَسْتَحْسِرُونَ لَا يَعْوُونَ وَمِنْهُ حَسِيرٌ وَحَسَرْتُ بَعِيرِي عَمِيقٌ بَعِيدٌ نَكَسُوا رُدُّوا صَنَعَةُ لَبُوسِ الدَّرُوعِ تَقَطَّعُوا أَمْرُهُمْ اخْتَلَفُوا الْحَسِيسُ وَالْحِسُّ وَالْحَرَسُ وَالْهَمْسُ وَاحِدٌ وَهُوَ مِنَ الصَّوْتِ الْخَفِيِّ أَذْنَاكَ أَعْلَمْنَاكَ أَذْنَتَكُمْ إِذَا أَعْلَمْتَهُ فَأَنْتَ وَهُوَ عَلَى سَوَاءٍ لَمْ تَعْدِرْ وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَعَلَّكُمْ تُسْأَلُونَ تَفْهَمُونَ ارْتَضَى رَضِيَ التَّمَانِيلُ الْأَصْنَامُ السَّجَلُ الصَّحِيفَةُ.

۷۶۷ باب قَوْلِهِ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ .
۱۸۵۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ شَيْخٍ مِنَ النَّخَعِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ إِلَى اللَّهِ خُفَاءَ عُرَاءَ غُرْلًا كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نَعِيدُهُ وَعَدَا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ ۝ ثُمَّ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِبْرَاهِيمُ أَلَا إِنَّهُ يُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي فَيَقَالُ لَا تَذَرِي مَا أَحَدُنَا بَعْدَكَ فَاَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ إِلَى قَوْلِهِ شَهِيدٌ فَيَقَالُ إِنَّ هَؤُلَاءِ لَمْ يَزَالُوا مُهْتَدِينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مِنْذُ فَارَقْتَهُمْ

سُورَةُ الْحَجِّ!

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ الْمُخْبِتِينَ الْمُطْمَئِنِّينَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي أُمْنِيَّتِهِ إِذَا حَدَّثَ أَلْفَى الشَّيْطَانُ وَيُحَكِّمُ آيَاتِهِ وَيُقَالُ أُمْنِيَّتُهُ قِرَاءُ إِلَّا أَمَانِي يَقْرَأُ وَنَ لَا يَكْتُبُونَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَشِيدٌ بِالْقِصَّةِ وَقَالَ غَيْرُهُ يَسْطُونَ يَقْرُطُونَ مِنَ السَّطْوَةِ وَيُقَالُ يَسْطُونَ يَطْشُونَ وَهَدُوا إِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ أَلْهَمُوا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِسَبَبٍ بِحَبْلِ إِلَى سَقْفِ الْبَيْتِ تَذْهَلُ تَشْغَلُ .

سورہ حج کی تفسیر!

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ابن عیینہ کہتے ہیں کہ ”مُخْبِتِينَ“ عاجزی کرنے والے اللہ پر بھروسہ کرنے والے ابن عباس کہتے ہیں کہ ”امنیۃ“ یعنی جب پیغمبر کوئی کلام کرتا ہے تو شیطان اس کی بات میں اپنی آواز ملا کر کچھ باتیں کرتا ہے پھر اللہ شیطان کی بات منادیتا ہے اور نبی کی بات محکم رکھتا ہے، بعض کہتے ہیں کہ ”امنیۃ“ سے نبی کی قرأت مراد ہے الامانی یعنی پڑھتے ہیں لکھتے نہیں، مجاہد کہتے ہیں کہ ”مشید“ چونے سے مضبوط کیا دوسرے کہتے ہیں کہ ”یسطون“ کے معنی زیادتی کرتے ہیں، بعض کہتے ہیں ”کہ اس کے معنی سخت پکڑتے ہیں“ وھدوا الی الطیب من القول“ دل میں اچھی بات ڈالی گئی، ابن عباس کہتے ہیں کہ ”بَسَبَ“ کے معنی رسی کے ہیں، جو چھت سے لگی ”تذھل“ کے معنی مشغول ہو جائے غافل ہو جائے۔

۷۶۸ باب قَوْلِهِ وَتَرَى النَّاسَ سُكَرَى .

باب ۷۶۸۔ اللہ کا قول کہ روز محشر وہ تم کو اس طرح نظر آئیں گے۔ جیسے مدھوش اور نشہ میں بدست ہیں۔

۱۸۵۲۔ عمر بن حفص، حفص، اعمش، ابو صالح، حضرت ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن حضرت آدم کو بلائے گا وہ لیبک رہنا و سعیدک کہتے ہوئے آئیں گے، خدا کے حکم سے فرشتہ پکاریگا کہ اے آدم اپنی اولاد میں سے دوزخ کیلئے لاؤ، حضرت آدم کہیں گے کتنے آدمی لاؤں؟ فرشتہ کہے گا ہزار میں سے نو سو ننانوے لاؤ یہ وقت ایسا ہوگا کہ حاملہ عورتوں کے حمل گر جائیں گے، جوان بوڑھے ہو جائیں گے اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی و تری الناس سکاری و ماہم بسکری ولكن عذاب الله شديد آنحضرت ﷺ سے یہ بات سن کر صحابہ کے چہرے خوف سے زرد ہو گئے، آنحضرت ﷺ نے ان کی تسکین کرتے ہوئے فرمایا کہ تم کیوں اس قدر ڈرتے ہو یہ مقدار تو یاجوج ماجوج کے آدمیوں کی ہوگی اور ہزار میں سے ایک تم میں سے ہوگا، جیسے سفید تیل کے پہلو میں ایک سیاہ

۱۸۵۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَا آدَمُ يَقُولُ لِبَيْتِكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ فَيَنَادِي بِصَوْتٍ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ دُرَّتِكَ بَعَثْنَا إِلَى النَّارِ قَالَ يَارَبِّ وَمَا بَعَثَ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ أَرَاهُ قَالَ تَسْعِمَانِيَّةٌ وَتَسْعَةُ وَتَسْعِينَ فَجَنَيْدٌ نَقَعَ الْحَامِلُ حَمْلَهَا وَيَشِيبُ الْوَلِيدُ وَتَرَى النَّاسَ سُكَرَى وَمَا هُمْ بِسُكَرَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى تَغَيَّرَتْ وُجُوهُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَأْجُوجَ وَمَا جُوجَ تَسَعُ مِائَةٌ وَتَسْعَةُ

بال ہوتا ہے، یاسیاء بیل میں ایک سفید بال ہوتا ہے، اور مجھ کو امید ہے کہ تم سارے بہشتیوں میں چوتھائی حصہ ہو گے، اور باقی تین حصوں میں دوسری تمام امتیں ہو گئی، یہ سن کر ہم نے اللہ اکبر کہا آپ نے فرمایا نہیں، بلکہ تم تہائی حصہ ہو گئے، ہم نے پھر تکبیر بلند کی، آپ نے فرمایا، نہیں تم نصف ہوں گے، ہم نے پھر تکبیر کہی ابو اسامہ، انعمش سے اس طرح روایت کرتے ہیں کہ یہ مشہور روایت ہے کہ ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے نکال لو، تو یہ حفص کی روایت کے مطابق ہو جاتی ہے، ابو معاویہ کی روایت میں سکری مفرد آیا ہے اور قرآن میں ہسکاری ہے اور یہی حمزہ اور کسائی کی قرأت ہے۔

باب ۶۹۔ اللہ کا قول کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جو اللہ کی عبادت حالت تذبذب میں کیا کرتے ہیں، اس طرح کہ اگر انہیں کچھ نفع ہو تو مطمئن ہو جاتے ہیں اور اگر کچھ نقصان ہو تو دین سے پھر جاتے ہیں، انہیں دنیا اور آخرت دونوں میں نقصان ہے، ”اترفنا ہم“ ہم نے ان کی روزی زیادہ کی ہے۔

۱۸۵۳۔ ابراہیم بن حارث، یحییٰ بن ابوبکر، اسرائیل، ابو حصین، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص مدینہ میں رہتا تھا اور وہ ایسا تھا کہ اگر اس کی بیوی کے لڑکا پیدا ہوتا، اور اس کے جانور زچتنے تو یہ کہتا کہ اسلام بہت اچھا مذہب ہے، اور اگر اس کے برعکس ہوتا تو کہتا کہ یہ دین بہت ہی خراب اور منحوس ہے کہ میرے ہاں مادہ پیدا ہوتے ہیں اور یہی شان نزول ہے مذکورہ بالا آیت کا۔

باب ۷۰۔ اللہ کا قول کا یہ دو گروہ ہیں جو اپنے پروردگار کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔

۱۸۵۴۔ حجاج بن منہال، ہشیم، ابو ہاشم، ابو مجلو، قیس بن عباد، حضرت ابو ذر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے قسم کھا کر بیان کیا کہ یہ آیت ہذان خصمان اختصموا فی ربہم الخ حضرت علیؑ اور حضرت حمزہؑ اور ان کے مقابل شیبہ وولید کے متعلق جنگ بدر کے

وَتَسْعِينَ وَمِنْكُمْ وَاحِدٌ ثُمَّ أَنْتُمْ فِي النَّاسِ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جَنْبِ الثَّوْرِ الْأَبْيَضِ أَوْ كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جَنْبِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا رُبْعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا قَالَ أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ تَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى وَقَالَ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعِمَائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتَسْعِينَ وَقَالَ جَرِيرٌ وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ وَأَبُو مُبَوِيَةَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى .

۷۶۹ باب قَوْلِهِ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَى حَرْفٍ شَلٍ فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ نِ اطمأنَّ بِهِ وَإِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ نِ انْقَلَبَ عَلَى وَجْهِهِ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ إِلَى قَوْلِهِ ذَلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ اتَّرَفْنَا هُمْ وَشَعْنَاهُمْ .

۱۸۵۳۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَى حَرْفٍ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَقْدُمُ الْمَدِينَةَ فَإِنْ وَلَدَتْ امْرَأَتُهُ غُلَامًا وَتَنَحَّتْ خَيْلَهُ قَالَ هَذَا دِينٌ صَالِحٌ وَإِنْ لَمْ تَلِدْ امْرَأَتُهُ وَلَمْ تَنْتَجِ خَيْلَهُ قَالَ هَذَا دِينٌ سَوْءٌ .

۷۷۰ باب قَوْلِهِ هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ .

۱۸۵۴۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مَجْلُو عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ كَانَ يُقْسِمُ فِيهَا إِنَّ هَذِهِ الْآيَةَ هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي

دن اس وقت نازل ہوئی، جب کہ یہ جنگ کے لئے جارہے تھے اس حدیث کو سفیان ثوری نے ابواشتم سے اور عثمان نے جریر سے اور وہ منصور سے اور وہ ابواشتم سے اور وہ ابو مجلز سے روایت کرتے ہیں۔

رَبَّهُمْ نَزَلَتْ فِي حَمْرَةَ وَصَاحِبِيهِ وَعُتْبَةُ وَصَاحِبِيهِ يَوْمَ بَرَزُوا فِي يَوْمٍ بَدْرٍ رَوَاهُ سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ وَقَالَ عُثْمَانُ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ قَوْلُهُ

۱۸۵۵۔ حَجَّاجُ بْنُ مَنْهَالٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَحْتَوِيَنَّ يَدَيِ الرَّحْمَنِ لِلْخَصْمَةِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ قَيْسٌ وَفِيهِمْ نَزَلَتْ هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ قَالَ هُمُ الَّذِينَ بَارَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ عَلِيٌّ وَحَمْرَةُ وَعُبَيْدَةُ وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ.

۱۸۵۵۔ حجاج بن منہال، معتمر بن سلیمان، ان کے والد ابو مجلز، قیس بن عباد حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ قیامت کے دن میں پہلا شخص ہوں گا کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنا مقدمہ پیش کروں، قیس کا بیان ہے کہ یہ آیت ہذان خصمان اختصموا فی ربہم اپنے لوگوں کے حق میں نازل ہوئی ہے جو بدر کے دن لڑائی کے لئے میدان میں نکلے تھے یعنی حضرت علیؑ، حضرت حمزہؓ اور حضرت عبیدہؓ مسلمانوں کی طرف سے اور کافروں کی طرف سے عتبہ، شیبہ اور ولید نکلے تھے۔

سورہ مومنون کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ابن عتیہ کا بیان ہے کہ ”طرائق“ سے سات آسمان مراد ہیں ”دلہا سابقون“ کے معنی ہیں کہ پیش پیش ہوتے ہیں ”دجلہ“ ڈرنے والے، حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ ”ہیہات ہیہات“ کا مطلب ہے دور ہے، دور ہے فاسئل العادین گنتی کرنے والوں سے پوچھو، ”لناکبون“ سیدھے راستہ سے مڑ جانے والے ”کالحون“ ترش رو لوگ، بعض کہتے ہیں ”سلامہ“ کے معنی بچہ اور نطفہ ”جنتہ“ اور جنون ”دیوانگی“ پاگل پن، غنا“ جھاگ، یا بھین، جس سے نفع نہ اٹھایا جائے ”یحارون“ آواز بلند کرینگے، جیسے گائے کی وہ آواز جو تکلیف کے وقت نکلتی ہے علی اعقابکم، ایڑیوں کے بل لوٹ گئے، عربوں کا مقولہ ہے ”رجع علی عقیبہ“ پیٹھ پھیر کر چل دیا ”سامرا“ قصہ گو، فسانہ گو، یہ ”سمر“ کی جمع ہے ”تسحرون“ جادو سے اندھے ہو رہے ہو۔

سُورَةُ الْمُؤْمِنُونَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ سَبْعَ طَرِيقٍ سَبْعَ سَمَوَاتٍ لَهَا سَابِقُونَ سَبَقَتْ لَهُمُ السَّعَادَةُ قُلُوبُهُمْ وَجِلَّةٌ خَائِفِينَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هِيَ هِيَ هِيَ هِيَ بَعِيدٌ فَاسْئَلِ الْعَادِينَ الْمَلَائِكَةَ لَنَّا كِبُونَ الْعَادِلُونَ كَالْحُوتِ عَابِسُونَ مِنْ سُلَالَةِ الْوَلَدِ وَالنُّطْفَةِ السُّلَالَةُ وَالْحِجَّةُ وَالْحَنُوتُ وَاحِدٌ وَالْعَنَاءُ الزُّبْدُ وَمَا ارْتَفَعَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا لَا يَنْتَفِعُ بِهِ يَحَارُونَ يَرْفَعُونَ أَصْوَاتَهُمْ كَمَا تَحَارُ الْبَقَرَةُ عَلَى أَعْقَابِكُمْ رَجَعَ عَلَى عَقِبِيهِ سَامِرًا مِنَ السَّمْرِ وَالْحَمِيعُ السَّمَارُ وَالسَّامِرُ هُنَا فِي مَوْضِعِ الْجَمْعِ تُسَحَّرُونَ تَعْمُونَ مِنَ السِّحْرِ.

سُورَةُ النُّورِ!

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مِنْ جَلَالِهِ مِنْ بَيْنِ أَضْعَافِ السَّحَابِ سَنَّا بَرْقِهِ
الضِّيَاءُ مُدْعِنِينَ يُقَالُ لِلْمُسْتَحْدِي مُدْعِنٌ
أَشْتَاتًا وَشَتَّى وَشَتَاتٌ وَشَتْ وَاحِدٌ وَقَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ سُورَةُ أَنْزَلْنَاهَا بَيِّنَاتٍ وَقَالَ غَيْرُهُ سُمِّيَ
الْقُرْآنُ بِجَمَاعَةِ السُّورِ وَسُمِّيَتِ السُّورَةُ لِأَنَّهَا
مَقْطُوعَةٌ مِنَ الْأُخْرَى فَلَمَّا قُرِنَ بَعْضُهَا إِلَى
بَعْضٍ سُمِّيَ قُرْآنًا وَقَالَ سَعْدُ بْنُ عِيَاضٍ
الْتِمَالِيُّ الْمَشْكَاةُ الْكُوَّةُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ وَقَوْلُهُ
تَعَالَى إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ تَأْلِيفَ بَعْضِهِ إِلَى
بَعْضٍ فَإِذَا قُرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ فَإِذَا جَمَعْنَاهُ
وَالْفَتْهَاءُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ أَيْ مَا جُمِعَ فِيهِ فَاعْمَلْ بِمَا
أَمَرَكَ وَاتَّبِعْ عَمَّا نَهَاكَ اللَّهُ وَيُقَالُ لَيْسَ لِشِعْرِهِ
قُرْآنٌ أَيْ تَأْلِيفٌ وَسُمِّيَ الْقُرْآنُ لِأَنَّهُ يُفَرِّقُ بَيْنَ
الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ وَيُقَالُ لِلْمَرْأَةِ مَا قَرَأَتْ بِسَلَا قَطُّ
أَيْ لَمْ تَجْمَعْ فِي بَطْنِهَا وَلَدًا وَقَالَ قَرَضْنَاهَا
أَنْزَلْنَا فِيهَا فَرَائِضَ مُخْتَلِفَةً وَمَنْ قَرَأَ قَرَضْنَاهَا
يَقُولُ قَرَضْنَا عَلَيْكُمْ وَعَلَى مَنْ بَعَدَكُمْ قَالَ
مُجَاهِدٌ أَوِ الْطِفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا لَمْ يَدْرُوا
لِمَا بِهِمْ مِنَ الصَّغَرِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ أُولَى الْأَرْبَةِ
مَنْ لَيْسَ لَهُ أَرْبٌ وَقَالَ طَاوُسٌ هُوَ الْأَحْمَقُ
الَّذِي لَا حَاجَةَ لَهُ فِي النِّسَاءِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ
لَا يَهْمُهُ إِلَّا بَطْنُهُ وَلَا يَخَافُ عَلَى النِّسَاءِ .

سورہ نور کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

”یخرج من خلاله“ بادل کے پردوں کے بیچ سے نکلتا ہے“ سنا
برقہ اس کی بجلی کی روشنی ”مدعنین“ عاجزی کرنے والا یہ مدعن کی
جمع ہے ”اشتاتاً، شتی، شتات، شت“ سب کے ایک ہی معنی ہیں
ابن عباس کہتے ہیں کہ ”سورة انزلناها“ کے معنی بیان کیا ہم نے اس
کو اور دوسرے لوگوں کا کہنا ہے کہ سورتوں کے مجموعہ کو قرآن اور
سورت کو سورت اس لئے کہتے ہیں کہ وہ دوسرے سے الگ ہے اور جو
ملے ہوئے ہیں اس کو قرآن کہتے ہیں سعد بن عیاض شمالی کا بیان
ہے کہ اس کو ابن شنانے وصل کیا ہے ”مشکاة“ چراغ رکھنے کا طاق
یہ حبشی زبان کا لفظ ہے ”ان علينا جمعه و قرانه“ بیشک ہمارے ذمہ
قرآن کا پڑھنا دینا ہے ”تالیف اکٹھا کرنا“ ”واذا قراناه فاتبع قرانه“
جب ہم پڑھ چکیں تو آپ اس کی پیروی کریں ”قراناه“ کے معنی ہم
اس کو پڑھوا چکیں ”الفناه“ اکٹھا کریں اس کو اور قرآن کو فرقان بھی
کہتے ہیں کیونکہ وہ حق و باطل کو علیحدہ علیحدہ کرتا ہے اور اہل عرب
عورت کیلئے کہتے ہیں کہ ماقرات بسلاقط یعنی اس نے اپنے شکم میں
بچہ کبھی نہیں رکھا ہے اور جو ”فرضناھا“ تشدید سے پڑھتے ہیں تو
اس کے معنی یہ ہونگے کہ ہم نے مختلف فرائض اتارے اور جو
”فرضناھا“ بلا تشدید پڑھتے ہیں تو معنی یہ ہوں گے کہ ہم نے تم پر
اور روز قیامت تک آنے والوں پر فرض کیا مجاہد کہتے ہیں کہ
”او الطفل الذین لم یظهر واعلی عورات النساء“ سے مراد وہ
بچے ہیں جو ابھی عورتوں کی پردے کی باتوں سے آگاہ نہیں ہوئے۔
شعبی کہتے ہیں اس سے وہ شخص مراد ہے جس میں قوت مردی نہ ہو
اور طاووس کہتے ہیں کہ اس سے وہ احمق مراد ہے جو عورتوں سے بے پرواہ
ہو۔ یعنی خیال نہ ہو۔ مجاہد کا بیان ہے کہ ”اولی الاربة“ اسے کہتے
ہیں کہ جو کھانے پینے کے سوا کچھ غرض نہ رکھے اور یہ ڈرنہ ہو کہ
عورتوں کو ہاتھ لگائیگا۔

باب ۷۷۱۔ اللہ کا قول کہ جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت

باب ۷۷۱ قَوْلُهُ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ

وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شَهَادَةٌ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ .

لگائیں مگر ان کے سوا ان کا کوئی گواہ نہ ہو، تو ان میں سے ایک کی گواہی یہ ہونی چاہئے کہ وہ اللہ کی قسم کھا کر چار مرتبہ یہ کہہ دے کہ میں سچا ہوں اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو۔ (۱)

۱۸۵۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ عُيْمَرَ ابْنَ عَاصِمٍ عَنْ عَدِيٍّ وَكَانَ سَيِّدَ بَنِي عَجْلَانَ فَقَالَ كَيْفَ تَقُولُونَ فِي رَجُلٍ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا ابْتِغَاءً فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ سَلُّ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَنَّى عَاصِمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِكْرَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ فَسَأَلَهُ عُيْمَرُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ الْمَسَائِلَ وَعَا بِهَا قَالَ عُيْمَرُ وَاللَّهِ لَا أَنْتَهِيَ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَجَاءَ عُيْمَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجُلٌ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا ابْتِغَاءً فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ الْقُرْآنَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ فَأَمَرَ هُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُلَاعَنَةِ

۱۸۵۶۔ اسحاق، محمد بن یوسف، اوزاعی، زہری، حضرت سہل بن سعد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ عویمر بن عاصم بن عدی کے پاس آیا جو کہ نبی عجلان کا سردار تھا اور کہنے لگا کہ بھلا یہ تو بتاؤ کہ ایک شخص کسی دوسرے آدمی کو اپنی بیوی سے زنا کرتے ہوئے دیکھے، اگر اسے قتل کرتا ہے تو تم اسے قصاص میں قتل کر دو گے، تو پھر کیا کرے، یہ بات تم آنحضرت ﷺ سے دریافت کرو، عاصم آنحضرت ﷺ کے پاس آئے اور دریافت کیا تو آنحضرت ﷺ نے ایسے مسائل دریافت کرنے کو ناپسند فرمایا، عاصم نے جا کر عویمر سے بیان کر دیا، مگر عویمر نے کہا کہ خدا کی قسم میں ہرگز باز نہیں آسکتا جب تک کہ اس مسئلہ کو آنحضرت ﷺ سے پوچھ نہ لوں، پھر وہ نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! اگر ایک شخص اپنی بیوی سے دوسرے آدمی کو زنا کرتے دیکھے تو کیا کرے، اگر وہ اسے قتل کرتا ہے تو تم اسے قصاص میں قتل کر دو گے، آخر کیا کرے؟ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ نے تمہارے اور تمہاری بیویوں کے حق میں قرآن کی آیت نازل فرمائی ہے اور لعان کا حکم دیا ہے، تو عویمر نے آنحضرت ﷺ کے حکم سے بیوی سے لعان کر لیا، پھر آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اگر اب میں اسے اپنے پاس رکھتا ہوں تو گویا اس پر ظلم کرتا ہوں، اس لئے

(۱) اگر شوہر اپنی بیوی کو کسی کے ساتھ زنا میں مبتلا دیکھ لے تو ظاہر ہے کہ وہ دوسروں کو دکھانا پسند نہیں کرے گا، ادھر شریعت میں زنا کے احکام بہت سخت ہیں اسکی سزا بھی اتنی ہی شدید ہے جتنا ثبوت کا باہم پہنچانا۔ زنا کی سزا اس وقت دی جاسکتی ہے جب چار سچے اور عادل گواہ عین حالت زنا میں مرد و عورت کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے کی صاف لفظوں میں گواہی دیں، اگر کسی نے کسی پر زنا کا الزام لگایا اور اسلامی قانون کے مطابق گواہ مہیا نہ کر سکا تو اسکی بھی سزا بہت شدید ہے۔ اب اگر ایک غیرت مند شوہر اپنی بیوی کو اس عظیم گناہ میں مبتلا دیکھتا ہے تو اس کیلئے دہری مصیبت ہے، ظاہر ہے کہ نہ تو وہ یہ گوارہ کرے گا کہ چار گواہوں کو لا کر دکھائے، اور اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگاتا ہے تو حد قذف کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور خاموش رہتا ہے تو یہ بھی اس کیلئے ناقابل برداشت ہے۔ ایسی ہی صورت حال حضور اکرمؐ کے زمانے میں پیش آگئی تھی تو قرآن کریم نے اس مشکل کا حل بتانے کیلئے لعان کا حکم نازل فرمایا۔

اسے طلاق دے دی، اس کے بعد مرد اور عورت میں یہی طریقہ جاری ہو گیا، پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس بات کا خیال رکھو اور دیکھو کہ اس عورت کے بچہ کس شکل کا پیدا ہوتا ہے اگر سانولے رگ، کالی آنکھ، اور بھاری پنڈلیوں والا پیدا ہوا تو میں جان لوں گا کہ عویر کا خیال بیوی کے متعلق ٹھیک تھا، اور سرخ رنگ والا جیسا کہ عویر کا رنگ ہے پیدا ہوا تو میں جانوں گا کہ عویر نے بیوی پر جھوٹی تہمت لگائی ہے، آخر جب عورت کے بچہ پیدا ہوا اور دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ کالی آنکھ والا، سانولے رنگ اور بڑے سرین والا ہے، لہذا بچے کو ماں کی نسبت سے منسوب کیا گیا۔

باب ۷۷۲۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ پانچویں مرتبہ تہمت لگانے والا یہ کہے کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو۔

۱۸۵۷۔ سلیمان بن داؤد، ابوریح، فلیح، زہری، سہل بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ آپ یہ بتائیے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو کسی دوسرے سے زنا کرتے ہوئے دیکھے اور وہ اسے مار ڈالے تو تم لوگ اسے قتل کر دو گے یا اگر وہ نہ مارے تو پھر کیا کرے؟ اس وقت خدا کی طرف سے ان کے متعلق ملاعنہ کی آیت نازل فرمائی گئی اس وقت آنحضرت ﷺ نے عویر سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اور تمہاری بیوی کے معاملہ میں لعنت بھیجنے کا حکم نازل فرمایا ہے، چنانچہ عویر نے آنحضرت کے سامنے ملاعنہ کیا اور میں بھی اس وقت موجود تھا مگر پھر عویر نے کہا کہ اس سے میری تسلی نہیں ہوئی، آپ نے طلاق کا حکم دیا، عورت اس وقت حاملہ تھی، عویر نے کہا یہ میرا نظفہ نہیں، آخر لڑکا پیدا ہوا تو لوگوں نے اس کو ماں کی طرف منسوب کر دیا اس کے بعد میراث میں بیٹا ماں کا وارث ہو گا اور ماں بیٹا کی اور اسے اتنا حصہ ملے گا جو کتاب اللہ میں موجود ہے۔

باب ۷۷۳۔ اللہ کا قول کہ طہر منہ سے اس طرح سزا مل سکتی ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر یہ کہہ دے کہ اس کا

بِمَا سَمَى اللَّهُ فِي كِتَابِهِ فَلَا عَنَّا ثُمَّ قَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ إِنْ حَبَسْتُهَا فَقَدْ ظَلَمْتُهَا فَطَلَّقَهَا فَكَانَتْ سَنَةً لِمَنْ كَانَ بَعْدَهُمَا فِي الْمُتَلَاعِنِينَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْحَمُ أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ عَظِيمَ الْإِلْتِيَانِ خَدَلَجَ السَّاقَيْنِ فَلَا أَحْسِبُ عُومِرًا إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا وَإِنْ جَاءَتْ بِهْ أَحْمَرُ كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ فَلَا أَحْسِبُ عُومِرًا إِلَّا قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِهْ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتْ بِهْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَصْدِيقِ عُومِرٍ فَكَانَ بَعْدُ يُنسَبُ إِلَى أُمِّهِ.

۷۷۲ بَابُ قَوْلِهِ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ.

۱۸۵۷۔ حَدَّثَنِي سُلَيْمَنُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا رَأَى مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا ابْتُلِغَتْهُ فَتَقَتْلُوهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِمَا مَا ذَكَرَ فِي الْقُرْآنِ مِنَ التَّلَا عَنِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قُضِيَ فِيكَ وَفِي امْرَأَتِكَ قَالَ فَتَلَا عَنَّا وَأَنَا شَاهِدٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَارَقَهَا فَكَانَتْ سَنَةً أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنِينَ وَكَانَتْ حَامِلًا فَأَنْكَرَ حَمْلَهَا وَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى إِلَيْهَا ثُمَّ جَرَتْ السَّنَةُ فِي الْمِيرَاثِ أَنْ يَرِثَهَا وَتَرِثَ مِنْهُ مَا قَرَضَ اللَّهُ لَهَا.

۷۷۳ بَابُ قَوْلِهِ وَيَذَرُ عَنْهَا الْعَذَابَ أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ

الکاذِبِينَ .

شوہر کاذب ہے اور پانچویں بار یہ کہے کہ اگر وہ سچا ہو تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو۔

۱۸۵۸۔ محمد بن بشار، ابن ابی عدی، ہشام بن حسان، عکرمہ، حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہلال بن امیہ نے اپنی بیوی کو شریک بن سحما سے زنا کرنے پر آنحضرت ﷺ کے سامنے اتہام لگایا، نبی ﷺ نے فرمایا، ہلال گواہ لاؤ، ورنہ تمہارے پر تہمت لگانے کی حد جاری کی جائے گی، اس نے کہا، اے اللہ کے رسول! جب ہم سے کوئی اپنی بیوی کو زنا کرتا دیکھے تو گواہ کہاں تلاش کرتا پھرے؟ یہ تو بہت دشوار ہے، مگر آنحضرت ﷺ یہی فرماتے رہے کہ گواہ لاؤ ورنہ حد قذف جاری کی جائے گی، ہلال نے کہا قسم ہے اس خدا کی جس نے آپ کو نبی برحق بنا کر مبعوث فرمایا ہے میں سچا ہوں اور اللہ ضرور میرے معاملہ میں کوئی حکم نازل فرمائے گا، اس وقت حضرت جبریل یہ آیت والذین یرمون ازواجہم صادقین تک لے کر آئے، اس کے بعد آنحضرت ﷺ متوجہ ہوئے عورت کو بلایا، ہلال بھی آئے اور لعان کیا اور آنحضرت ﷺ فرما رہے تھے کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ تم دونوں میں سچا کون ہے، اور ایک کی بات ضرور جھوٹی ہے، پھر تم میں سے کوئی ہے جو توبہ کرے، پھر وہ عورت کھڑی ہوئی اور چار مرتبہ اس طرح لعان کیا کہ میں اللہ کو گواہ کر کے کہتی ہوں کہ میں سچی ہوں، اور پانچویں مرتبہ جب یہ کہنے لگی کہ اگر میں جھوٹی ہوں تو اللہ کی مجھ پر لعنت ہو، تو لوگوں نے کہا کہ یہ بہت بڑی اور سخت بات ہے ایسا مت کہو، کیونکہ اگر جھوٹ ہوا تو باعث عذاب ہے، ابن عباس کہتے ہیں یہ سن کر وہ ہچکچائی اور گردن ڈال دی، ہم نے سوچا کہ شاید یہ رجوع کرے گی مگر اس نے پانچویں دفعہ یہ کہتے ہوئے کہ کیا میں قوم پر دھبہ لگاؤں گی، وہ جملہ ادا کر ہی دیا، حضور نے فرمایا دیکھتے رہو، اگر بچہ سیاہ آنکھوں والا، بھاری سرین اور موٹی پنڈلیوں والا ہوا تو جان لینا کہ شریک بن سحما کا ہے، تو عورت اسی طرح کا بچہ جنی، آپ نے فرمایا کہ اگر خدا کی طرف سے حکم لعان نہ آیا ہو تا تو تم دیکھتے کہ میں اسکو کیسی سزا دیتا۔

باب ۷۷۴۔ اللہ کا قول کہ پانچویں مرتبہ عورت اس طرح

۱۸۵۸۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةٍ قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشْرِيكَ بْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّنَةُ أَوْ حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ إِذَا رَأَى أَحَدُنَا عَلَى امْرَأَتِهِ رَجُلًا يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْبَيِّنَةُ وَالْأُحَدُّ فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ هِلَالٌ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنِّي لَصَادِقٌ فَلْيَنْزِلَنَّ اللَّهُ مَا يَرِي ظَهْرِي مِنَ الْحَدِّ فَتَزَلَ جَبْرِيلُ وَانْزَلَ عَلَيْهِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ فَقَرَأَ حَتَّى بَلَغَ إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَجَاءَ هِلَالٌ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ وَقَفَوْهَا وَقَالُوا إِنَّهَا مُوجِبَةٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَلَكَّاتُ وَنَكِصَتْ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهَا تَرْجِعُ ثُمَّ قَالَتْ لَا أَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ الْيَوْمِ فَمَضَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصُرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ سَابِغُ الْإِلْتَيْنِ خَذَلَجَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشْرِيكَ بْنِ سَحْمَاءَ فَجَاءَتْ بِهِ كَذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا مَضَى مِنْ كِتَابِ اللَّهِ لَكَانَ لِي وَلَهَا شَانٌ .

۷۷۴ باب قولہ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ

اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ .

کہے کہ الزام و تہمت لگانے والا اگر سچا ہو، تو میرے اوپر خدا کی لعنت ہو۔

۱۱۸۹۔ مقدم بن محمد یحییٰ، قاسم بن یحییٰ، عبید اللہ، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک آدمی عومیر نے اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائی اور اس کے نحل کے متعلق کہا کہ یہ میرا نطفہ نہیں ہے اور یہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ کا واقعہ ہے، تو آنحضرت ﷺ نے اس کے متعلق حکم فرمایا کہ لعان کرایا جائے، دونوں نے لعان کیا اس کے بعد بچہ عورت کو دلا دیا اور شوہر و بیوی میں تفریق کرا دی۔

۱۱۸۹۔ حَدَّثَنَا مُقَدَّمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَمِي الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَقَدْ سَمِعَ مِنْهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا رَمَى امْرَأَتَهُ فَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَبِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَاعَنَا كَمَا قَالَ اللَّهُ ثُمَّ قَضَى بِالْوَلَدِ لِلْمَرْأَةِ وَفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعَيْنِ .

باب ۷۷۵۔ اللہ کا قول کہ جن لوگوں نے یہ جھوٹ برپا کیا ہے وہ تم میں سے ایک گروہ ہے ان کی اسی تہمت کو اپنے حق میں برا مت جانو، بلکہ وہ تمہارے لئے مفید ہے اور ان جھوٹ بولنے والوں میں سے ہر ایک کو ان کے گناہ کے موافق سزا ملے گی آخر آیت تک ”افاك“ جھوٹا۔

۷۷۵ بَابُ قَوْلِهِ إِنْ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَّكُم بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ أَفَاكٌ كَذَابٌ .

۱۸۶۰۔ ابو نعیم، سفیان، معمر زہری، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جس نے سب سے پہلے اس تہمت کی ابتدا کی وہ شخص عبد اللہ بن ابی بن سلول ہے کہ یہ آیت مذکورہ اس کے حق میں نازل ہوئی تھی۔

۱۸۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ قَالَتْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَلُولٍ .

باب ۷۷۶۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ جب تم نے اس بات کو سنا تھا تو مومن مردوں اور عورتوں نے آپس میں یہ گمان کیوں کیا، اور یہ کیوں نہ کہا کہ یہ تو کھلا ہوا جھوٹ ہے یہ لوگ اپنے اس قول پر چار گواہ کیوں نہ لائے اور اگر یہ لوگ گواہ نہ لاسکیں تو خدا کے نزدیک یہی جھوٹے ہیں۔

۷۷۶ بَابُ قَوْلِهِ وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهَذَا سُبْحَنَكَ هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ ۝ لَوْلَا جَاءُوا عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَإِذْ لَمْ يَأْتُوا بِالشُّهَدَاءِ فَأُولَئِكَ عِنْدَ اللَّهِ هُمُ الْكَذِبُونَ ۝

۱۸۶۱۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ غزوہ میں جاتے وقت اپنی بیویوں کے نام کا قرعہ ڈالتے تھے اور جس کا نام نکلتا اسے اپنے ساتھ لے جاتے تھے چنانچہ

۱۸۶۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ قَاصٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ

غزوہ بنی مصطلق پر جاتے وقت جب قرعہ ڈالا گیا تو میرا نام نکل آیا اور میں آپ کے ساتھ گئی یہ واقعہ پردہ کے حکم کے نازل ہونے کے بعد کا ہے، میں ایک ہودج میں سوار رہا کرتی تھی، اور اگر اترنے کی ضرورت ہوتی تو ہودج کے سمیت اتاری جاتی تھی، غرض ہم اسی طرح سفر کرتے رہے، یہاں کہ آنحضرت ﷺ لڑائی سے فارغ ہو کر واپس آئے اور جب ہم مدینہ کے قریب پہنچے تو ایک رات یہ اتفاق ہوا کہ آپ نے روانگی کا حکم دیا میں یہ حکم سن کر اٹھی اور لشکر سے دور رفح حاجت کیلئے چلی گئی، فارغ ہو کر لوٹی تو خیال آیا کہ میرے گلے کا ہار ٹوٹ کر گر گیا ہے، میں اس کو تلاش کرنے لگی، مجھے تلاش کرنے میں دیر لگ گئی اس درمیان میں وہ لوگ آگئے جو میرا ہودج اٹھا کر مجھے اونٹ پر سوار کیا کرتے تھے، انہوں نے ہودج کو اٹھا کر اونٹ پر رکھ دیا اور یہ سمجھے کہ میں ہودج میں بیٹھی ہوں، کیونکہ اس وقت عورتیں ہلکی اور مختی ہوا کرتی تھیں، کیونکہ بہت کم کھاتی تھیں، لہذا ان کو ہودے کے ہلکے اور بھاری ہونے کا کوئی احساس نہیں ہوا، اور ایک بات یہ بھی تھی کہ میں اس وقت بہت چھوٹی تھی، غرض وہ ہودج لاد کر چلے گئے، مجھے ہار تلاش کرنے میں اتنی دیر لگ گئی کہ جب واپس آئی ہوں تو وہاں لشکر کا نام و نشان بھی نہیں تھا، نہ کوئی انسان کہ جس سے بات کی جائے، میں اسی جگہ جہاں کہ رات ہو رہی تھی، اس خیال سے بیٹھ گئی کہ جب آپ مجھے نہیں دیکھیں گے تو اس جگہ ضرور تلاش کرنے آئیں گے، مجھے بیٹھے بیٹھے نیند آنے لگی اور میں جھونکے کھانے لگی لشکر کے پیچھے ایک آدمی گری پڑی چیز کی خبر رکھنے والا بھی تھا، جس کا نام صفوان بن معطل سلمی تھا، وہ پھرتا پھرتا اس جگہ آیا جہاں میں موجود تھی اس نے مجھے پہچان لیا، کیونکہ پردے کے حکم کے نازل ہونے سے پہلے اس نے مجھے دیکھا ہوا تھا تو وہ بلند آواز سے انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھنے لگے، اس کی آواز سے میں جاگ اٹھی اور فوراً دوپٹے سے منہ چھپالیا، خدا کی قسم اس نے مجھ سے بات تک نہیں کی اور نہ میں نے اس کے منہ سے سوائے انا للہ و انا الیہ راجعون کے کوئی اور کلمہ سنا، اس کے بعد اس نے اپنی اونٹنی بٹھادی اور اس کے پاؤں کو اپنے پاؤں سے دبائے رکھا، میں اونٹنی پر سوار ہو گئی، وہ غریب پیدل چلا اور اونٹنی کو ہانکتا رہا، آخر میں

مَسْعُودٌ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَبَرَّأَهَا اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكُلُّ حَدِيثِي طَائِفَةٌ مِنَ الْحَدِيثِ وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا وَإِنْ كَانَ بَعْضُهُمْ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضِ الَّذِي حَدَّثَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَقْرَعَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ فَأَيُّهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةِ غَزَاهَا فَخَرَجَ سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ فَأَنَا أُحْمَلُ فِي هَوْدَجِي وَأَنْزَلَ فِيهِ فَيَسِرُنَا حَتَّى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَتِهِ تِلْكَ وَقَفَلْ وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ فَأَقْلَيْنِ إِذْ لَيْلَةٌ بِالرَّحِيلِ فَقُمْتُ حِينَ أَذْنُوا بِالرَّحِيلِ فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الْحَيْشَ فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى رَحْلِي فَإِذَا عِقْدٌ لِي مِنْ جَزَعِ ظَفَارٍ قَدْ انْقَطَعَ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي وَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ وَأَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِينَ كَانُوا يَرِحُلُونَ لِي فَاحْتَمَلُوا هَوْدَجِي فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعِيرِي الَّذِي كُنْتُ رَكِبْتُ وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنِّي فِيهِ وَكَانَ النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِيفًا لَمْ يُنْقِلْنِ اللَّحْمَ إِنَّمَا نَأْكُلُ الْعُلُقَةَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَكْبِرِ الْقَوْمُ خِيفَةَ الْهُودَجِ حِينَ رَفَعُوهُ وَكُنْتُ حَارِيَةً حَدِيثُ السَّيِّ قَبَعُوا الْحَمْلَ وَسَارُوا فَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْحَيْشُ فَجِئْتُ مَنْزِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا دَاعٍ وَلَا مُجِيبٌ فَأَمُمْتُ مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ بِهِ وَطَنْتُ أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُونِي

لشکر میں اس وقت پہنچی جب کہ دھوپ بہت تیز ہو چکی تھی اور بہت سخت تھی، قافلہ کے بعض لوگوں نے مجھے متہم کیا اور اپنی عاقبت خراب کر لی ان میں پہلا شخص عبداللہ بن ابی بن سلول تھا، مدینہ میں آکر میں بیمار ہو گئی، اور ایک ماہ تک برابر بیمار پڑی رہی اور لوگ یہ خبر برابر مشہور کرتے رہے اور مجھے اس واقعہ کے متعلق کوئی علم نہ تھا، البتہ یہ چیز ضرور تکلیف دہ تھی کہ آنحضرت ﷺ پہلے کی سی محبت مجھ سے نہیں کرتے تھے، صرف اتنا علم تھا کہ آنحضرت ﷺ میرے دیکھنے اور حال معلوم کرنے کیلئے تشریف لاتے اور حال دریافت کر کے فوراً واپس تشریف لے جاتے، آپ کے اس وطیرہ سے میں نے خیال کیا کہ آپ مجھ سے ناراض ہیں، ایک ماہ کے بعد جب میں کچھ تندرست ہو گئی تو ایک دن ام مسطح کو اپنے ساتھ لے کر رفع حاجت کیلئے مناصح کی طرف گئی، کیونکہ ہم لوگ حاجت رفع کرنے کیلئے جنگل ہی کی طرف جاتے تھے اور رات کے وقت ہی باہر نکلتے تھے، یہ اس زمانہ کی بات ہے جب کہ گھروں میں بیت الخلا نہیں ہوتے تھے اور بدبو کی وجہ سے نہیں بناتے تھے، یہ رسم عربوں میں عرصہ سے چلی آرہی تھی، غرض واپس آتے ہوئے راستہ میں ام مسطح کا پاؤں چادر میں الجھ کر رہ گیا اور وہ گرنے کے قریب ہو گئی اور کہنے لگی کہ مسطح مرے، میں نے کہا یہ کیا کہتی ہے مسطح تو بدر کی جنگ میں شریک تھا اور تم اسے برا کہتی اور کوسی ہو، ام مسطح نے کہا کہ تم بہت سیدھی سادھی اور بھولی ہو، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ وہ کیا کہتا ہے؟ میں نے کہا بتاؤ تو وہ کیا باتیں کہتا ہے اس وقت ام مسطح نے مجھے اس جھوٹ بہتان اور اتہام کی ساری باتیں بتائیں ایک تو میں پہلے ہی سے بیمار تھی، پھر جب یہ سنا تو اور بیمار ہو گئی، واپس گھر میں آئی جب آنحضرت ﷺ دیکھنے کو آئے تو دور سے ہی سلام کے بعد حال پوچھا، میں نے عرض کیا کہ آپ مجھے اجازت دیجئے، میں ذرا اپنے والدین کے گھر جانا چاہتی ہوں، میرا خیال تھا کہ میں ان سے جا کر پوچھوں گی کہ یہ کیا مصیبت ہے؟ اور کیا طوفان اٹھایا گیا ہے؟ آنحضرت ﷺ نے مجھے اجازت دے دی اور میں اپنے والدین کے گھر چلی آئی اور والدہ سے جا کر دریافت کیا کہ یہ لوگ کیا کہہ رہے ہیں؟ والدہ نے جواب دیا کہ اے میری بیٹی! تم اتنا غم مت کرو، خدا کی قسم! اکثر ایسا

فِرَجْمُونَ إِلَىٰ قَبِينَا أَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنزِلِي عَلَيَّتِي عَيْنِي فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعْطَلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الدَّكْوَانِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَيْشِ فَادْلَجَ فَاصْبَحَ عِنْدَ مَنزِلِي قَرَأَى سَوَادَ إِنْسَانٍ نَائِمٍ فَاتَّانِي فَعَرَفَنِي حِينَ رَأَيْتِي وَكَانَ يَرَانِي قَبْلَ الْحَجَابِ فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ حِينَ عَرَفَنِي فَخَمَرْتُ وَجْهِي بِحِلْبَابِي وَاللَّهِ بِمَا كَلَّمَنِي كَلِمَةً وَلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهِ حَتَّىٰ أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَوُطِئَ عَلَيَّ يَدَيْهَا فَرَكِبْتُهَا فَانْطَلَقَ يَقُودُنِي الرَّاحِلَةَ حَتَّىٰ آتَيْنَا الْحَيْشَ بَعْدَ مَا نَزَلُوا مُوْغِرِينَ فِي نَحْرِ الظُّهَيْرَةِ فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى الْإِفْكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَنٍ سُلُولٍ فَقَدِ مَنَا الْمَدِينَةَ فَاسْتَكَيْتُ حِينَ قَدِمْتُ شَهْرًا وَالنَّاسُ يُفِيضُونَ فِي قَوْلِ أَصْحَابِ الْإِفْكَ لَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ وَهُوَ يُرِيئِي فِي وَجْعِي أَنِّي لَا أَعْرِفُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُيْسَلِّمُ ثُمَّ يَقُولُ كَيْفَ يَبْكُمُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَذَاكَ الَّذِي يُرِيئِي وَلَا أَشْعُرُ حَتَّىٰ خَرَجْتُ بَعْدَ مَا نَفَقْتُ فَخَرَجْتُ مَعِي أُمُّ مِسْطَحٍ قَبْلَ الْمَنَاصِعِ وَهُوَ مُتَبَرِّزًا وَكُنَّا لَا نَخْرُجُ إِلَّا لَيْلًا إِلَىٰ لَيْلٍ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ نَتَّخِذَ الْكُنْفَ قَرِينًا مِنْ يُونُسَ وَأَمْرًا أَمْرُ الْعَرَبِ الْأَوَّلِ فِي التَّبَرُّزِ قَبْلَ الْغَائِطِ فَكُنَّا نَتَّادِي بِالْكُنْفِ أَنْ نَتَّخِذَهَا عِنْدَ يُونُسَ مَا نَطْلُقُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ وَهِيَ ابْنَةُ أَبِي رُحْمٍ بْنُ عَبْدِ مَنَافٍ وَأُمُّهَا بِنْتُ صَخْرٍ بْنِ عَامِرٍ خَالَةَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَابْنُهَا مِسْطَحُ بْنُ أَثَانَةَ فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ قَبْلَ بَنِي قَدْرَعْنَا مِنْ شَانِنَا فَعَثَرْتُ أُمُّ مِسْطَحٍ فِي مِرْطَها فَقَالَتْ نَعَسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا شَسَ مَا قُلْتُ أَتَسِيَّيْنِ

معاملہ پیش آیا ہے کہ مرد کے پاس کوئی حسین بیوی ہوتی ہے اور وہ مرد کو محبوب بھی ہوتی ہے، تو اس کی دوسری بیویاں اس طرح کی باتیں کیا کرتی ہیں، میں نے کہا سبحان اللہ! کیا بات ہے لوگوں نے اتنی بڑی بڑی باتیں کی اور آپ ان کو معمولی خیال کرتی ہیں، میں اس رات کو برابر روتی رہی نہ نیند آئی اور نہ ہی آنسو تھے، آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؑ اور حضرت اسامہؓ کو بلایا تاکہ میرے چھوڑ دینے کا مشورہ کریں، اس لئے کہ وحی آنے میں دیر ہو رہی تھی، حضرت اسامہؓ نے جو کہ اہل بیت سے محبت کرتے تھے کہا کہ اے اللہ کے رسول! عائشہؓ بہت نیک ہیں اور ہم نے کبھی کوئی ایسی بات نہیں دیکھی، جو بری ہو، مگر حضرت علیؑ نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! آپ کیوں فکر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ پر کوئی تنگی تو نہیں ڈالی ہے، بہت سی نیک عورتیں اور موجود ہیں، آپ اس معاملہ میں بریرہ لونڈی سے بھی دریافت کیجئے، رسول اللہ ﷺ نے بریرہؓ کو بلوا کر دریافت فرمایا کہ اے بریرہؓ تم عائشہؓ کی کسی ایسی بات کو جانتی ہو جس سے تمہیں کچھ شبہ گزرا ہو، بریرہؓ نے جواب دیا۔ خدا کی قسم! جس نے آپ کو نبی برحق بنا کر مبعوث فرمایا ہے میں نے کوئی بات ایسی نہیں دیکھی جسے چھپاؤں، ہاں اتنا ضرور ہے کہ حضرت عائشہؓ کم عمر بھولی اور سیدھی سادھی ہیں، یہاں تک کہ آٹا گوندھ کر ویسے ہی چھوڑ کر سو رہتی ہیں اور بکری آکر آٹا کھا لیتی ہے، اس کے بعد آنحضرت ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کہ کوئی ہے جو عبد اللہ بن ابی بن سلول سے اس بات کا بدلہ لے کہ اس نے تہمت لگا کر مجھے رنج پہنچایا ہے اور میرے اہل بیت کو بھی تکلیف میں ڈالا ہے، خدا گواہ ہے کہ میں عائشہؓ کی اچھائی کے سوا کوئی برائی نہیں جانتا اور تہمت لگانے والوں نے اسے متہم کیا ہے، جس کی برائی کبھی دیکھی نہیں گئی، اور وہ شخص ہمیشہ میرے ہمراہ گھرجاتا تھا، آخر حضرت سعد بن معاذ انصاریؓ کھڑے ہوئے اور کہا کہ اے اللہ کے رسول! میں اس سے بدلہ لوں گا اگر وہ قبیلہ اس سے بھی تعلق رکھتا ہے، تب بھی میں اسے تہمتیج کردوں گا اور اگر ہمارے بھائی قبیلہ خزرج سے ہے، تو پھر جو آپ سزا تجویز فرمائیں گے وہ دی جائے گی، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ پھر قبیلہ خزرج کے سردار سعد بن عبادہؓ کھڑے ہوئے، حالانکہ یہ آج سے

رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا قَالَتْ أَيْ هَتَّاهُ أَوْلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ قَالَتْ قُلْتُ وَمَا قَالَ فَأَخْبَرْتَنِي بِقَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ فَازْدَدْتُ مَرَضًا عَلَى مَرَضِي قَالَتْ فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي وَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ بَيْكُم فَقُلْتُ أَتَأْذُنُ لِي أَنْ أَنْبِيَ أَبَوَيَّ قَالَتْ وَأَنَا حِينَئِذٍ أُرِيدُ أَنْ أَسْتَقِينَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا قَالَتْ فَأَذِنَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَبَوَيَّ فَقُلْتُ لِأُمِّي يَا أُمَّتَاهُ مَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ قَالَتْ يَا بَنِيَّةُ هُوَنِي عَلَيْكَ فَوَاللَّهِ لَقَلَّمَا كَانَتْ امْرَأَةً قَطُّ وَضِئَةً عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا وَلَهَا ضَرَّاءُ يُرِي إِلَّا كَثُرْنَ عَلَيْهَا قَالَتْ فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَلَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهَذَا قَالَتْ فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ لَا يَرِقَالِي دَمْعٌ وَلَا أَجْمَلُ بَنُومٍ حَتَّى أَصْبَحْتُ أَبْكِي فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلَبْتُ الْوَحْيَ يَسْتَأْمِرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ قَالَتْ فَأَمَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَأَشَارَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ وَبِالَّذِي يَعْلَمُ لَهُمْ فِي نَفْسِهِ مِنَ الْوُدِّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهْلَكَ وَمَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا وَأَمَّا عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ يُضَيِّقِ اللَّهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ وَإِنْ تَسْأَلَ الْحَارِيَّةَ تَصُدَّقُ قَالَتْ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيرَةَ فَقَالَ أَيْ بَرِيرَةُ هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يُرِيكَ قَالَتْ بَرِيرَةُ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنْ رَأَيْتِ عَلَيْهَا أَمْرًا أَعْصَمُهُ عَلَيْهَا أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا حَارِيَّةٌ حَدِيثَةُ الْبَيْنِ تَنَامُ عَنْ عَجِيزٍ أَهْلِيهَا فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

پہلے نیک اور صالح تھے، مگر خنزرج کا نام سن کر انہیں حیت قومی نے ستایا اور سعد بن معاذ سے کہا کہ تم نے جھوٹ کہا ہے، اللہ کی قسم ہے کہ تم اس کو نہیں مار سکتے ہو، اس کے بعد سعدؓ کے چچازاد بھائی اسید بن حضیر کھڑے ہوئے اور سعد بن عبادہ سے کہا کہ تم نے جھوٹ کہا ہے، ہم ضرور اس کو ماریں گے، تم منافق معلوم ہوتے ہو، اسی لئے تم منافق کی حمایت کرتے ہو، غرض کہ دونوں طرف سے سخت کلامی ہونے لگی، ممکن تھا کہ جنگ کی نوبت آجاتی کہ آنحضرت ﷺ منبر پر کھڑے ہو کر لوگوں کو خاموش کرنے لگے، آخر سب خاموش ہو گئے، حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں اس دن بھی روتی رہی اور مجھے نیند نہیں آتی تھی، میں دو دن ایک رات برابر روتی رہی، تو صبح میرے والد حضرت ابو بکرؓ میرے پاس آئے، اس خیال سے کہ کہیں روتے روتے میرا دل نہ پھٹ جائے وہ میرے پاس ابھی بیٹھے ہی تھے، کہ انصاریہ عورت نے اندر آنے کی اجازت مانگی، میں نے اندر بلا لیا، وہ آئی اور میرے ساتھ مل کر رونے لگی، اس کے بعد فوراً آنحضرت ﷺ تشریف فرما ہوئے اور میرے قریب بیٹھ گئے، حالانکہ تہمت والے دن سے آج تک آنحضرت ﷺ میرے پاس نہیں بیٹھے تھے اور ایک مہینہ گزر چکا تھا کہ کوئی وحی بھی میرے معاملہ کے بارے میں آپ کو نہیں آئی تھی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اشہدان لا الہ الا اللہ (یعنی میں اللہ کے ایک معبود ہونے کی گواہی دیتا ہوں) پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ اے عائشہؓ تمہاری وجہ سے مجھے بہت رنج اور تکلیف پہنچی ہے، اگر تم بے قصور ہو، تو تمہاری برأت اور صفائی کیلئے اللہ تعالیٰ ضرور کوئی نہ کوئی حکم نازل فرمائے گا اور اگر تم سے واقعی غلطی ہو گئی ہے، تو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگو اور اس کی طرف توبہ کرو کیونکہ بندہ جب اپنے قصور پر نادام ہو کر توبہ و استغفار کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ بھی اس پر عنایت فرماتا ہے، رسول اللہ ﷺ جب خاموش ہوئے اور اپنی بات پوری کر لی، تو میں نے اپنے والد حضرت ابو بکرؓ سے کہا کہ آپ رسول اللہ ﷺ کو جواب دیجئے اور میرے آنسو بالکل خشک ہو چکے تھے میرے والد نے جواب دیا کہ میں نہیں جانتا کہ آنحضرت ﷺ کو کیا جواب دوں، پھر میں نے اپنی والدہ سے کہا کہ آپ ہی رسول اللہ ﷺ کو جواب دیجئے، انہوں نے

اللہ علیہ وسلم فاستعذرَ یومئذٍ من عبدِ اللہ بنِ اُبی بنِ سلولَ قالتْ فقالَ رسولُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ یَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِیْنَ مَنْ یُعْذِرُنِی مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِی اِذَاہُ فِی اَہْلِ بَنِی فَوَاللّٰہِ مَا عَلِمْتُ عَلَی اَہْلِیْ اِلَّا خَیْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَیہِ اِلَّا خَیْرًا وَمَا كَانَ یَدْخُلُ عَلَی اَہْلِیْ اِلَّا مَعِیْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ الْاَنْصَارِیُّ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَا اَعْذِرُكَ مِنْہُ اِنْ كَانَ مِنَ الْاَوْسِ ضَرَبْتُ غُنْفَہُ وَاِنْ كَانَ مِنَ اِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ اَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا اَمَرَکَ قَالَتْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عَبَادَہُ وَهُوَ سَیِّدُ الْخَزْرَجِ وَكَانَ قَبْلَ ذٰلِکَ رَجُلًا صَالِحًا وَلٰکِنْ اَحْتَمَلْتُهُ الْحَمِیَّةُ فَقَالَ لِسَعْدٍ کَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰہِ لَا تَقْتُلْہُ وَلَا تَقْدِرْ عَلَی قَتْلِہِ فَقَامَ اُسَیْدُ بْنُ حَضِرٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدٍ فَقَالَ لِسَعْدٍ بَنِی عَبَادَہُ کَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰہِ لَنَقْتُلَنَّہُ فَاِنَّکَ مُنَافِقٌ تُحَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِیْنَ فَتَشَاوَرَ الْحِیَانُ الْاَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتّٰی هَمُّوْا اَنْ یَّقْتُلُوْا وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَلَمْ یَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحْضِضُہُمْ حَتّٰی سَكَنُوْا وَسَكَتَ قَالَتْ فَمَكْنْتُ یَوْمَیْ ذٰلِکَ لَا یُرَقَالِیْ دَمْعٌ وَلَا اُکْتَجِلُ بَنُوْمٌ قَالَتْ فَاَصْبَحَ اَبَوَایْ عِنْدِیْ وَقَدْ بَکِیْتُ لِیَلَتَیْنِ وَیَوْمًا لَا اُکْتَجِلُ بَنُوْمٌ وَلَا یُرَقَالِیْ دَمْعٌ یَظُنَّانِ اَنَّ الْبُکَاءَ قَالِقُ کَبِیْدِیْ قَالَتْ فَبَیْنَمَاہُمَا جَالِسَانِ عِنْدِیْ وَاَنَا اَبْکِیْ فَاَسْتَاذَنْتُ عَلَیْ اِمْرَاۃٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَاذَنْتُ لَهَا فَجَلَسَتْ تَبْکِیْ مَعِیْ قَالَتْ فَبَیْنَمَا نَحْنُ عَلَی ذٰلِکَ دَخَلَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ قَالَتْ وَلَمْ یَجْلِسْ عِنْدِیْ مُنْذُ قَبْلِ مَا قَبِلَ قَبْلَہَا وَقَدْ لَبَسَ شَہْرًا لَا

بھی کہا کہ میں نہیں جانتی کہ آنحضرت ﷺ کو کیا جواب دوں، آخر میں خود ہی بولی حالانکہ میں کم عمر تھی اور قرآن بھی اچھی طرح یاد نہیں ہوا تھا، میں نے کہا کہ لوگوں کے کہنے سے آپ کے دلوں میں جو بات بیٹھ گئی ہے، آپ نے اسے سچ جان لیا ہے، اب اگر میں یہ کہتی ہوں کہ میں بے قصور ہوں، تو آپ کو یقین نہیں آئے گا اور اگر اقرار کر لوں، تو اللہ جانتا ہے کہ میں بے قصور ہوں، مگر آپ سچا خیال کریں گے خدا کی قسم! مجھے سوائے اس مثال کے کوئی مثال یاد نہیں آئی کہ جو حضرت یوسف علیہ السلام کے والد کی مثال ہے کہ انہوں نے فرمایا تھا، فصبر جمیل و اللہ المستعان علی ماتصفون یعنی میں اچھی طرح صبر کروں گا اور اللہ تعالیٰ مددگار ہے، جو تم بیان کرتے ہو اس کے بعد میں نے اپنا منہ دوسری طرف کر لیا اور اپنے بستر پر لیٹ گئی اور یہ خیال کرنے لگی کہ میں اس تہمت سے پاک ہوں اور اللہ ضرور میری نجات و برأت کے لئے حکم ظاہر فرمائے گا، ساتھ ہی یہ خیال بھی آتا تھا کہ بھلا میں اس قابل کہاں ہوں کہ میرے لئے وحی نازل کی جائے، ہاں یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ خواب میں آنحضرت ﷺ کو اس معاملہ کی نجات و برأت دکھاوے گا، خدا گواہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ابھی جانے کا قصد بھی نہیں کیا تھا اور گھر کے دوسرے لوگ بھی سب اسی طرح بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ پر وحی نازل ہونا شروع ہو گئی، پسینہ گرنے لگا اور وحی کی پوری کیفیت طاری ہو گئی، اگرچہ سخت سردی کے دن تھے، مگر وحی کے بوجھ سے موتیوں کی طرح پسینہ کے قطرے آپ کی پیشانی سے گر رہے تھے، جب وحی نازل ہو چکی تو آپ مسکرائے اور سب سے پہلے بات فرمائی کہ اے عائشہ! اللہ نے تم کو اس گناہ کے الزام سے بری کر دیا۔ میری والدہ نے کہا کہ جاؤ جا کر آں حضرت ﷺ کو سلام کرو اور ان کا شکریہ ادا کرو، میں نے کہا کہ میں تو صرف اپنے اللہ ہی کا شکریہ ادا کروں گی، اس کے بعد آپ نے یہ آیات پڑھیں کہ ان الذین جاءوا بالافك الخ سے رؤف رحیم تک یعنی دس آیات تک، پھر میرے والد ابو بکر صدیقؓ نے آں حضرت ﷺ سے عرض کیا کہ میں مسطح بن اثاثہ کی غربت اور قرابت کی وجہ سے اسے نفقہ دیا کرتا تھا، مگر اب میں ایسا نہیں کر سکتا، اس لئے کہ اس نے عائشہ کو بہت بدنام کیا

يُوحَى إِلَيْهِ فَبِئْسَ الشَّيْءُ قَالَتْ فَتَشْهَدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبْرَ جَلَسَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي عَنْكَ كَذًا وَكَذًا فَإِنْ كُنْتَ بِرَبِيعَةٍ فَسَبِّحِي رَبَّكَ اللَّهُ وَإِنْ كُنْتَ أَلَمَمْتَ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَتَوْبِي إِلَيْهِ فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهِ ثُمَّ تَابَ إِلَى اللَّهِ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ قَلَصَ دَمْعِي حَتَّى مَا أَحْسَسَ مِنْهُ قَطْرَةً فَقُلْتُ لِأَبِي أَحِبَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا قَالَ قَالَ وَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِأُمِّي أَحِبِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَقُلْتُ وَأَنَا جَابِئَةٌ حَدِيثَةَ السِّنِّ لَا أَقْرَأُ كَثِيرًا مِنَ الْقُرْآنِ إِنِّي وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَقَدْ سَمِعْتُمْ هَذَا الْحَدِيثَ حَتَّى اسْتَقَرَّ فِي أَنْفُسِكُمْ وَصَدَقْتُمْ بِهِ فَلَمَّا قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي بِرَبِيعَةٍ وَاللَّهِ يَعْلَمُ إِنِّي بِرَبِيعَةٍ لَا تُصَدِّقُونِي بِذَلِكَ وَلَمَّا اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرِ وَاللَّهِ يَعْلَمُ إِنِّي بِرَبِيعَةٍ لَتُصَدِّقُنِي وَاللَّهِ مَا أَحَدُ لَكُمْ مَثَلًا إِلَّا قَوْلَ أَبِي يُوسُفَ قَالَ فَصَبِرَ جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ ○ قَالَتْ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ فَاصْطَجَعْتُ عَلَى فِرَاشِي قَالَتْ وَأَنَا حِينَئِذٍ أَعْلَمُ إِنِّي بِرَبِيعَةٍ وَأَنَّ اللَّهَ مُبَرِّئِي بِيَرَاءَتِي وَلَكِنْ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ مُنْزِلُ فَيِّ شَأْنِي وَحَيَّا يُتْلَى وَلِشَأْنِي فَيِّ نَفْسِي كَانَ أَحَقَّرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللَّهُ فَيِّ بِأَمْرِ يُتْلَى وَلَكِنْ كُنْتُ أَرْجُو أَنَّ يَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللَّهُ بِهَا قَالَتْ فَوَاللَّهِ مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

ہے اس وقت یہ آیات نازل ہوئیں کہ ولایاتل اولو الفضل (سے غفور رحیم تک) یعنی صاحب مال لوگوں کو نہ چاہئے کہ وہ کسی وجہ سے اس بات کی قسم کھالیں کہ وہ غریب رشتہ داروں اور اور محتاجوں کو کوئی نان و نفقہ نہیں دیں گے، بلکہ ان کو چاہئے کہ معاف کر دیں اور ان کی خطا سے درگزر کریں، کیا ان کو یہ پسند نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں بخش دے اور اللہ تعالیٰ بخشے والا مہربان ہے، حضرت ابو بکرؓ نے کہا خدا کی قسم! میں یہی چاہتا ہوں کہ خدا مجھ کو بخش دے میں اب آئندہ نفقہ بند نہیں کروں گا، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عاتشہؓ سے بھی پوچھا کرتے کہ عاتشہؓ کیسی ہے، وہ یہی کہا کرتی تھیں کہ اے اللہ کے رسول! میں اپنے کان اور آنکھ کی خوب احتیاط رکھتی ہوں، میں نے تو عاتشہؓ میں کوئی برائی نہیں دیکھی ہے، عاتشہؓ کہتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی بیویوں میں حضرت زینبؓ ہی میرے برابر کی تھیں اور مجھ سے بڑھ چڑھ کر رہنا چاہتی تھیں، مگر اللہ نے ان کی پرہیزگاری کی وجہ سے انہیں بچالیا اور ان کی بہن حمہ بنت جحشؓ اپنی بہن کیلئے جھگڑا کرنے لگی، پھر جس طرح دوسرے بہتان باندھنے والے ہلاک ہوئے یہ بھی ہلاکت میں پڑے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا خَرَجَ أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ الْبَيْتِ حَتَّىٰ أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبَرَحَاءِ حَتَّىٰ إِنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ الْحِمَانِ مِنَ الْعَرَقِ وَهُوَ فِي يَوْمٍ شَابٍ مِّنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِي يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُرِّيَ عَنْهُ وَهُوَ يَضْحَكُ فَكَانَتْ أَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمُ بِهَا عَائِشَةُ أَمَّا اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ فَقَدْ بَرَّكَ فَقَالَتْ أُمِّي قَوْمِي إِلَيْهِ قَالَتْ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُ إِلَّا اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ وَأَنْزَلَ اللَّهُ إِنْ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْأَفْكَ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ لَا تَحْسَبُوهُ الْعَشْرَ الْآيَاتِ كُلَّهَا فَلَمَّا أُنْزِلَ اللَّهُ هَذَا فِي بَرَأَتِي قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحِ بْنِ أَثَّالَةَ لِقَرْبَتِهِ مِنْهُ وَقَفَرَهُ وَاللَّهِ لَا أَتَفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ مَا قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَلَا يَأْتِلُ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولَى الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ بَلَىٰ وَاللَّهِ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لِي فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحِ النَّفَقَةِ النَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَنْزِعُهَا مِنْهُ أَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ زَيْنَبَ بَنَةَ جَحْشٍ عَنْ أَمْرِي فَقَالَ يَا زَيْنَبُ مَاذَا عَلِمْتَ أَوْ رَأَيْتَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا قَالَتْ وَهِيَ النَّتِي كَانَتْ تَسَامِينِي مِنْ أَزْوَاجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَصَمَهَا اللَّهُ بِالْوَرَعِ وَطَفِيفَتْ أُخْتُهَا حَمْنَةُ تُحَارِبُ لَهَا فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ مِنْ أَصْحَابِ الْإِفْكِ ..

۷۷۷ بَاب قَوْلِهِ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَفْضَتْكُمْ فِيهِ عَذَابٌ عَظِيمٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَلْقَوْنَهُ يَرُوبِهِ بَعْضُكُمْ عَنْ بَعْضٍ تُفِيضُونَ تَقُولُونَ

۱۸۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُليْمُنُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ أُمِّ رُوْمَانَ أُمِّ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا رُمِيتْ عَائِشَةُ خَرْتُ مَغْشِيًا عَلَيْهَا .

۷۷۸ بَاب قَوْلِهِ إِذْ تَلْقَوْنَهُ بِالسِّنَتِكُمْ وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُمْ مَا لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمٌ ۝

۱۸۶۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامُ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقْرَأُ إِذْ تَلْقَوْنَهُ بِالسِّنَتِكُمْ ۷۷۹ بَاب قَوْلِهِ وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهَذَا سُبْحَانَكَ هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ ۝

باب ۷۷۷۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت دنیا اور آخرت میں تم پر نہ ہوتی، تو تم پر سخت عذاب ہوتا اس چیز کے بدلہ میں جس میں تم پڑ گئے تھے، مجاہد کہتے ہیں کہ ”تلقونہ“ کے معنی ہیں کہ تم ایک دوسرے سے نقل کرنے لگے ”تفیضون“ تم کہتے تھے۔

۱۸۶۲۔ محمد بن کثیر، سلیمان، حصین، ابوداؤد، مسروق، ام رومان، حضرت عائشہ کی والدہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب حضرت عائشہ پر تہمت لگائی گئی تو وہ بے ہوش ہو کر گر پڑیں۔

باب ۷۷۸۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ جب تم اپنے منہ سے ایسی بات کہتے تھے کہ جس کا تم کو ذرا بھی علم نہ تھا اور تم اس بات کو معمولی بات جانتے تھے حالانکہ وہ بات اللہ کے نزدیک بہت سخت تھی۔

۱۸۶۳۔ ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، ابن جریج، حضرت ابن ملیکہ سے روایت کرتے ہیں؟ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) کو ”اذ تَلْقَوْنَهُ“ پڑھنے سنا ہے۔

باب ۷۷۹۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ جب تم نے اس جھوٹی بات کو سنا، تو سننے ہی کیوں نہ کہا، دیا کہ ہم بات کا یقین کس طرح کر لیں، اور کیسے زبان پر لائیں۔ معاذ اللہ! یہ تو کھلا جھوٹ ہے۔

۱۸۶۴۔ محمد بن ثنی، یحییٰ بن سعید بن ابی حسین، ابن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ کی حالت بہت خراب ہو رہی تھی، یعنی عالم نزع تھا کہ حضرت ابن عباسؓ نے ملنے کی اجازت مانگی، حضرت عائشہؓ نے کچھ تامل کیا! اس خوف سے کہ وہ میری تعریف کریں گے۔ آخر سب نے کہا کہ اجازت دینا چاہئے کہ یہ سب آنحضرت کے چچا زاد بھائی ہیں اور بہت نیک ہیں، ابن عباس آئے اور حال دریافت کیا، حضرت عائشہؓ نے فرمایا، اگر میں نیک

۱۸۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ اسْتَأْذَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَبْلَ مَوْتِهَا عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ مَغْلُوبَةٌ قَالَتْ أَخْشَى أَنْ يُنَيَّنِيَ عَلَيَّ فَقِيلَ ابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ وَجْهِهِ الْمُسْلِمِينَ قَالَتْ ائْذَنُوا لَهُ فَقَالَ كَيْفَ تَجِدِينَكَ قَالَتْ

ہوں تو اچھی ہوں، ابن عباس نے کہا کہ آپ ضرور اچھی ہیں کیونکہ رسول پاک کی زوجہ ہیں، آپ نے بجز تمہارے کسی کنواری سے شادی نہیں کی، آپ کے حق میں اللہ نے آیات نازل کیں، اس کے بعد حضرت ابن زبیرؓ دیکھنے آئے، تو حضرت عائشہؓ نے ان سے فرمایا کہ ابن عباس آئے تھے اور بہت تعریف کر رہے تھے مگر مجھے تو یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ میں گناہ اور بھولی بسری ہوتی۔ (۱)

۱۸۶۵۔ محمد بن مثنیٰ، عبد الوہاب بن عبد المجید، ابن عون حضرت قاسم بن محمد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابن عباسؓ نے حضرت عائشہؓ سے اجازت مانگی اور پہلے کی مثل روایت کی مگر نسیاً مَنَسِیَا کے لفظ ذکر نہیں کئے۔

باب ۷۸۰۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ ایسا کام اب کبھی مت کرنا۔

۱۸۶۶۔ محمد بن یوسف، سفیان، اعمش، ابن الضحیٰ، مسروق، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت حسانؓ شاعر نے حضرت عائشہؓ سے اندر آنے کی اجازت مانگی میں نے کہا تم ایسے شخص کو کیوں آنے دیتی ہو؟ انہوں نے کہا، کیا اسے بڑا عذاب نہیں لگا، سفیان نے کہا یعنی آنکھوں سے اندھا ہو گیا، پھر حضرت حسان نے یہ شعر پڑھا۔

عاقلہ ہے پاکدامن، ہر عیب سے پاک اور نیک بخت ہے وہ صبح کرتی ہے بھوکی اور بے گناہ کا گوشت نہیں کھاتی ہے حضرت عائشہؓ نے کہا لیکن تم ایسے نہیں ہو:

باب ۷۸۱۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اللہ تمہارے لئے اپنی آیتیں بیان کرتا ہے اور اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

۱۸۶۷۔ محمد بن بشار، ابن ابی عدی، شعیب، اعمش، ابی الضحیٰ، مسروق، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسان شاعر نے حضرت عائشہؓ سے اندر آنے کی اجازت مانگی، تو حضرت عائشہؓ کی تعریف میں یہ شعر پڑھا۔

یعنی عاقلہ ہے پاکدامن ہے اور نیک بخت ہے

بَخِيرَ إِنْ اتَّقَيْتُ قَالَ فَأَنْتِ بِخَيْرٍ إِنْ شَاءَ اللَّهُ زَوْجَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْكُحْ بَكْرًا غَيْرَكَ وَنَزَلَ عُذْرُكَ مِنَ السَّمَاءِ وَدَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ خِلَافَهُ فَقَالَتْ دَخَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَتَنِي عَلَى وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ نَسِيًا مَنَسِيًا.

۱۸۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اسْتَأْذَنَ عَلَى عَائِشَةَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ نَسِيًا مَنَسِيًا

۷۸۰. بَابُ قَوْلِهِ يَعْظُمُكُمْ اللَّهُ أَنْ تَعُودُوا لِمِثْلِهِ أَبَدًا.

۱۸۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ حَسَّانُ ابْنُ ثَابِتٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا قُلْتُ أَتَأْذِنِينَ لَهُذَا قَالَتْ أَوْلَيْسَ قَدْ أَصَابَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ قَالَ سُفْيَانُ نَعْنَى ذَهَابَ بَصَرِهِ فَقَالَ م.

حَصَانُ رَزَاتِ مَا تَزُنُّ بِرِيَّةٍ وَتُصْبِحُ غُرَّتِي مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ قَالَتْ لَكِنْ أَنْتَ.

۷۸۱. بَابُ قَوْلِهِ وَيَبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝

۱۸۶۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ أَنَّنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ عَلَى عَائِشَةَ فَتَنَّبَ وَقَالَ م.

حَصَانُ رَزَانُ مَا تَزُنُّ بِرِيَّةٍ

(۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خشیت الہی اور عایت تواضع کی بنا پر فرمایا کرتی تھی کہ کاش میں کچھ نہ ہوتی۔

صبح کرتی ہیں بھوکے گناہ کا گوشت نہیں کرتی
حضرت عائشہؓ نے کہا کہ تم تو ایسے نہیں ہو، میں نے عرض کیا، آپ
ایسے آدمی کو کیوں آنے دیتی ہیں، جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ
آیت نازل فرمائی ہے کہ والذی تولی کبرہ منهم الخ آخر آیت
تک حضرت عائشہؓ نے فرمایا اندھے ہونے سے زیادہ اور کیا عذاب
ہوگا اور یہ نبی ﷺ کی طرف سے (کفار کو) جواب دیتے تھے۔

باب ۷۸۱ (الف)۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ جو لوگ بے حیائی کی
باتیں پھیلانے کو پسند کرتے ہیں ان کو دنیا اور آخرت دونوں
میں دردناک عذاب ہوگا اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور تم
کچھ نہیں جانتے، اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور رحمت نہ ہوتی تو
کیا ہوتا، اللہ بڑا مہربان اور رحم والا ہے ”تشیع“ کے معنی ہیں
پھیلے اور ظاہر ہو جائے۔

باب ۷۸۱۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ جو لوگ تم میں مالدار اور
وسعت والے ہیں، وہ اس بات کی قسم نہ کھائیں کہ وہ رشتہ
داروں، محتاجوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو
نفقہ نہیں دیں گے، انہیں معافی اور درگزر سے کام لینا چاہئے
کیا تم یہ نہیں جانتے کہ اللہ تم کو بخش دے، اللہ تو بخشنے والا
مہربان ہے۔

۱۸۶۸۔ ابواسامہ، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت
کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جس وقت لوگوں نے میرے متعلق
جھوٹا الزام مشہور کیا اور مجھے اس کا صحیح حال معلوم نہ تھا، لہذا ایک دن
آنحضرت ﷺ نے خطبہ پڑھا، کلمہ تشہد کے بعد اللہ کی حمد و ثنائیاں
کی، اس کے بعد آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ تم مجھے ان لوگوں کے
متعلق مشورہ دو، جنہوں نے میری بیوی کو اتہام لگایا ہے، خدا گواہ ہے
کہ میں نے عائشہؓ میں کوئی برائی نہیں دیکھی ہے اور جس کے ساتھ
اسے مجہم کیا گیا ہے اس میں بھی کوئی برائی نہیں دیکھی ہے، وہ ہمیشہ
میرے ساتھ گھر میں آتا اور جاتا ہے، سفر میں بھی میرے ہی ہمراہ
رہتا ہے، یہ بات سن کر قبیلہ اوس کے سردار سعد بن معاذ کھڑے

وَتُصْبِحُ عَرَّتِي مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ
قَالَ لَسْتُ كَذَّاكَ قُلْتُ تَذَعِينَ مِثْلَ هَذَا يَدْخُلُ
عَلَيْكَ وَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ
فَقَالَتْ وَأَيُّ عَذَابٍ أَشَدُّ مِنَ الْعَمَى وَقَالَتْ
وَقَدْ كَانَ يَرُدُّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ.

۷۸۱ بَاب (الف) قَوْلُهُ إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ
أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ
عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ
وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ وَلَوْ لَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ
وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ رءُوفٌ رَحِيمٌ تَشِيعُ،
تَظْهَرُ.

۷۸۱ بَاب قَوْلِهِ وَلَا يَأْتَلِ أَوْ لَوْ الْفَضْلُ
مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُتُوتَ أُولَى الْقُرْبَى
وَالْمَسَاكِينِ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
وَلْيَغْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ
اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

۱۸۶۸۔ وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ
قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ذُكِرَ
مِنْ شَأْنِي الَّذِي ذُكِرَ وَمَا عَلِمْتُ بِهِ قَامَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَطْبَتِنَا فَتَشَهَّدَ
فَحَمَدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا
بَعْدُ أَشِيرُوا فِي أَنْاسِ آبَائِنَا أَهْلِي وَأَيْمُ اللَّهِ
مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَلَا يَدْخُلُ
بَيْتِي قَطُّ إِلَّا وَأَنَا حَاضِرٌ وَلَا غَيْبْتُ فِي سَفَرٍ
إِلَّا غَابَ مَعِيَ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ أَتَذُنُّ
لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ تُضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ وَقَامَ

ہوئے اور عرض کیا 'یا رسول اللہ حکم دیجئے تو تہمت لگانے والے کی گردن مار دوں' اس کے بعد قبیلہ خزرج کے سردار سعد بن عبادہ اٹھے اور کہنے لگے کہ تو نے غلط کہا ہے، اگر یہ تہمت لگانے والے خزرج کے لوگ ہیں، تو تو انہیں کبھی نہیں مار سکتا، اس کے بعد دونوں قبیلوں میں تکرار شروع ہو گئی اور مجھے کچھ واقفیت نہ تھی اس کے بعد میں شام کو ام مسطح کے ساتھ جنگل میں رفع حاجت کو گئی، راستہ میں ام مسطح کے پاؤں میں چادر الجھ گئی، اس نے کہ مسطح ہلاک ہو، میں نے کہا اپنے بیٹے کو کیوں کوستی ہے؟ اس نے پھر دوسری اور تیسری مرتبہ بھی اسی طرح کو سا، میں نے ذرا جھڑک کر وجہ پوچھی، تو اس نے کہا کہ میں تمہاری وجہ سے اسے کوستی ہوں، میں نے کہا، میری وجہ سے؟ کیا مطلب؟ تو اس نے کہا کہ وہ بھی تہمت لگانے والوں میں شامل ہے، میں نے پوچھا کیا یہ بات مشہور ہو گئی ہے؟ اس نے کہا اچھی طرح، میں جلدی سے گھبرائی ہوئی اپنے گھر آئی اور یہ بھی بھول گئی کہ کہاں گئی تھی، اور کہاں سے آئی ہوں، بس بیمار پڑ گئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت مانگی کہ میں اپنے باپ کے گھر جانا چاہتی ہوں، تو آپ نے ایک غلام کو میرے ہمراہ کر دیا، جب میں گھر آئی تو میری والدہ ام رومان نیچے تھیں اور (میرے والد) حضرت ابو بکرؓ گھر کے اوپر کچھ پڑھنے میں مصروف تھے، ماں نے پوچھا، بیٹی کیسے آنا ہوا؟ میں نے بہتان کا تمام واقعہ سنایا، مگر انہیں میری طرح بہت زیادہ رنج نہیں ہوا، اور کہا اے میری بیٹی تو اتنی فکر کیوں کرتی ہو؟ تو اپنے آپ کو سنبھال، ایسا تو ہوتا چلا آیا ہے، جب کسی مرد کے پاس کوئی خوبصورت بیوی ہوتی ہے جس سے مرد کو محبت ہوتی ہے، اور اس کی سونکھیں بھی ہوتی ہیں، تو وہ اس پر حسد کرتی ہیں، اور طرح طرح کی باتیں بناتی ہیں، غرض میری ماں پر اس طوفان کا وہ صدمہ نہیں ہوا، جیسا صدمہ مجھے ہوا، میں نے پوچھا کیا اس قصہ کی خبر والد کو بھی ہو گئی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں! میں نے کہا اور رسول اللہ ﷺ کو بھی؟ انہوں نے کہا ہاں! ان کو بھی خبر ہے، اس کے بعد میں رونے لگی، میری آواز سن کر والد بھی نیچے آگئے اور رونے کی وجہ پوچھی، تو ماں نے کہا اس تہمت کے خیال سے روتی ہے، انہوں نے مجھ سے کہا کہ میری بیٹی، بس تم اپنے گھر چلی جاؤ، میں گھر آگئی، پھر رسول اللہ

رَجُلٌ مِنْ بَنِي الْحَزْرَجِ وَكَانَتْ أُمُّ حَسَّانِ ابْنِ ثَابِتٍ مِنْ رَهْطِ ذَلِكَ الرَّجُلِ فَقَالَ كَذَبْتُ أَمَّا وَاللَّهِ أَنْ لَوْ كَانُوا مِنَ الْأَوْسِ مَا أَحْبَبْتُ أَنْ تُضْرَبَ أَعْنَاقُهُمْ حَتَّى كَادَ أَنْ يَكُونُ بَيْنَ الْأَوْسِ وَالْحَزْرَجِ شَرٌّ فِي الْمَسْجِدِ وَمَا عَلِمْتُ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءَ ذَلِكَ الْيَوْمِ خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِي وَمَعِيَ أُمُّ مِسْطَحٍ فَعَثَرْتُ وَقَالَتْ نِعْسَ مِسْطَحٍ فَقُلْتُ أَيْ أُمِّ تَسْبِينَ ابْنِكَ وَسَكَتَتْ ثُمَّ عَثَرْتُ الثَّانِيَةَ فَقَالَتْ نِعْسَ مِسْطَحٍ فَقُلْتُ أَيْ أُمِّ تَسْبِينَ ابْنِكَ وَسَكَتَتْ ثُمَّ عَثَرْتُ الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ نِعْسَ مِسْطَحٍ فَانْتَهَرْتُهَا فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا أَسْبُهُ إِلَّا فِيكَ فَقُلْتُ فِي أَيْ شَأْنِي قَالَتْ فَبَقَرْتُ لِي الْحَدِيثَ فَقُلْتُ وَقَدْ كَانَ هَذَا قَالَتْ نَعَمْ وَاللَّهِ فَرَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي كَانَ الَّذِي خَرَجْتُ لَهُ لَا أَحَدَ مِنْهُ قَلِيلًا وَلَا كَثِيرًا وَوَعِمْتُ فَقُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلْنِي إِلَى بَيْتِ أَبِي فَأَرْسَلَ مَعِيَ الْغُلَامَ فَدَخَلْتُ الدَّارَ فَوَجَدْتُ أُمَّ رُومَانَ فِي السُّفْلِ وَأَبَا بَكْرٍ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَأُ فَقَالَتْ أَمِي مَا جَاءَ بِكِ يَا بَنِيَّةُ فَأَخْبَرْتُهَا وَذَكَرْتُ لَهَا الْحَدِيثَ وَإِذَا هُوَ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهَا مِثْلَ مَا بَلَغَ مِنِّي فَقَالَتْ يَا بَنِيَّةُ خَفِضْنِي عَلَيْكَ الشَّانَ فَإِنَّهُ وَاللَّهِ لَقَلَّمَا كَانَتْ امْرَأَةٌ حَسَنَاءَ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا لَهَا ضَرَّ آثِرٌ إِلَّا حَسَدَ لَهَا وَقِيلَ فِيهَا وَإِذَا هُوَ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهَا مَا بَلَغَ مِنِّي قُلْتُ وَقَدْ عَلِمَ بِهِ أَبِي قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَعْبَرْتُ وَبَكَيْتُ فَسَمِعَ أَبُو بَكْرٍ صَوْنِي وَهُوَ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَأُ فَتَزَلَّ فَقَالَ لِأُمِّي مَا شَأْنُهَا قَالَتْ بَلَغَهَا الَّذِي ذَكَرَ مِنْ

ﷺ بھی تشریف لے آئے اور میری باندی سے میرے حالات دریافت کئے، باندی نے جواب دیا کہ میں نے اللہ کی قسم! اس میں کوئی برائی نہیں دیکھی ہے، صرف یہ بھولی بھالی اور سیدھی سادھی ہیں، آٹا گوندھ کر چھوڑ دیتی ہیں اور بکری آکر کھا لیتی ہے، آپ کے اصحاب میں سے بعض نے لونڈی کو ڈانٹ کر کہا کہ تور رسول اللہ ﷺ سے سچ کیوں نہیں کہہ دیتی، تو اس نے کہا سبحان اللہ! میں ان کو اس طرح جانتی ہوں جس طرح سنار سونے کی ڈلی کو جانتا ہے، یہ خبر صفوان کو بھی ہوئی تو اس نے کہا سبحان اللہ! جب سے میری بیوی کا انتقال ہوا ہے، میں نے کسی عورت کے منہ کو بری نیت سے نہیں دیکھا ہے، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ صفوان اللہ کی راہ میں قتل کئے گئے۔ دوسرے دن میرے والدین میرے گھر آئے اور بیٹھے رہے، یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ بھی تشریف لے آئے، عصر کی نماز ہو چکی تھی، میرے ماں باپ مجھے پکڑے ہوئے تھے (بوجہ رونے اور بیماری کے) ایک انصاریہ عورت بھی آئی ہوئی تھی اور بیٹھی تھی، آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا اے عائشہ! اگر تم سے گناہ ہو گیا ہے تو اللہ کی طرف توبہ کرو اللہ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے، میں نے کہا، آپ اس عورت کے سامنے مجھے ایسی بات فرما رہے ہیں، اس بات کا تو آپ کو خیال رکھنا چاہئے تھا، پھر اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے مجھ کو نصیحت فرمائی، میں نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جس کا مطلب یہ تھا کہ آپ میری طرف سے آنحضرت کو جواب دیں، تو انہوں نے کہا میں کیا جواب دوں؟ پھر میں نے اپنی ماں کی طرف دیکھا کہ آپ آنحضرت کو جواب دیں، انہوں نے بھی یہی کہا کہ میں کیا جواب دوں؟ آخر میں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد عرض کیا کہ خدا کی قسم! اگر میں یہ کہوں کہ یہ کام میں نے نہیں کیا ہے، اور خدا کو گواہ کروں، تب بھی آپ لوگ یقین نہیں کریں گے، کیونکہ آپ کے دلوں میں لوگوں کی باتیں گھر کر چکی ہیں اور اگر میں یہ کہوں کہ مجھ سے ایسا ہو گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کو علم ہے کہ میں نے ایسا نہیں کیا، لیکن آپ سب یقین کر لیں گے اور کہہ دیں گے کہ ہاں اب اس نے اقرار کر لیا ہے، درحقیقت میری اور آپ کی مثال ایسی ہے جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے والد کی کہ

شَانِهَا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ قَالَ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ أَيْ بُنَيَّةُ إِلَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِكَ فَرَجَعْتُ وَلَقَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِي فَسَأَلَ عَنِّي خَادِمَتِي فَقَالَتْ لَا، وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا عَيْبًا إِلَّا أَنَّهَُا كَانَتْ تَرُقُدُ حَتَّى تَدْخُلَ الشَّاةُ فَتَأْكُلُ خَمِيرَهَا أَوْ عَجِينَهَا وَانْتَهَرَهَا بَعْضُ أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَصْدُقِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اسْقُطُوا لَهَا بِهِ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا إِلَّا مَا يَعْلَمُ الصَّائِغُ عَلَى بَيْرِ الذَّهَبِ الْأَحْمَرِ وَبَلَغَ الْأَمْرُ إِلَى ذَلِكَ الرَّجُلِ الَّذِي قِيلَ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ مَا كَشَفْتُ كَنَفَ ائْتَى قَطُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقِيلَ شَهِيدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَتْ وَأَصْبَحَ أَبَوَايَ عِنْدِي فَلَمْ يَزَالَا حَتَّى دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَقَدْ اكْتَفَيْتُ أَبَوَايَ عَنْ يَمِينِي وَ عَنْ شِمَالِي فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ إِنَّ كُنْتُ قَارَنْتِ سُوءَ أَوْ ظَلَمْتِ فُتُوبِي إِلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ مِنْ عِبَادِهِ قَالَتْ وَقَدْ جَاءَتْ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَهِيَ جَالِسَةٌ بِالْبَابِ فَقُلْتُ أَلَا تَسْتَحْيِي مِنْ هَذِهِ الْمَرْأَةِ أَنْ تَذْكُرَ شَيْئًا فَوْعَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْتَفَتْتُ إِلَى أَبِي فَقُلْتُ أَحِبُّهُ قَالَ فَمَاذَا أَقُولُ فَالْتَفَتْتُ إِلَى أُمِّي فَقُلْتُ أَحِبِّهِ فَقَالَتْ أَقُولُ مَاذَا فَلَمَّا يُحْيِيهِ تَشْهَدُ فَحَمِدْتُ اللَّهَ وَأَثْنَيْتُ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قُلْتُ أَمَّا بَعْدُ فَوَاللَّهِ لَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي لَمْ أَفْعَلْ وَاللَّهُ عَزَّوَجَلَّ يَشْهَدُ إِنِّي لَصَادِقَةٌ مَا ذَاكَ بِنَافِعِي عِنْدَكُمْ لَقَدْ تَكَلَّمْتُمْ بِهِ وَأُشْرَبْتُمْ قُلُوبُكُمْ وَإِنْ قُلْتُ إِنِّي فَعَلْتُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنِّي

انہوں نے کہا تھا کہ فصیر جمیل واللہ المستعان علی ما تصفون یعنی میں اچھی طرح صبر کروں گا اور اللہ تعالیٰ مددگار ہے جو تم بیان کرتے ہو اس کے فوراً بعد آنحضرت ﷺ پر وحی نازل ہونے لگی اور ہم سب خاموش ہو گئے وحی کے بعد آپ خوش ہو کر فرمانے لگے کہ عائشہ تم کو خوش ہو جانا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری برات اور نجات کا حکم نازل فرمایا ہے اس وقت اس خیال سے مجھے بہت ملال ہوا کہ دیکھو میری بات سے ان کو یقین نہیں آیا پھر میرے والدین نے مجھ سے کہا کہ رسول اللہ کا شکریہ ادا کرو میں نے کہا واللہ میں ان کے پاس نہیں جاؤں گی اور نہ شکریہ ادا کروں گی میں تو اپنے اللہ کا شکریہ ادا کروں گی کہ اس نے مجھے برات کی بشارت سنائی ورنہ تم نے افواہ کو سن کر یقین ہی کر لیا تھا حضرت عائشہ فرماتی ہیں اللہ نے اس قصہ میں زینب بنت جحش کو جو کہ آپ کی بیوی تھیں محفوظ رکھا۔ انہوں نے میرے متعلق بجز خیر کے اور کچھ نہیں کہا مگر ان کی بہن حمنہ تہمت لگانے والوں کے ساتھ ہلاک ہوئی تہمت لگانے والوں میں یہ لوگ شامل تھے مسطح، حسان بن ثابت اور منافق عبد اللہ بن ابی عبد اللہ بن ابی بن سلول اور یہ شخص وہ ہے جو جھوٹ گھڑا کرتا تھا اور اس بہتان کی ابتداء اس کی اور حمنہ کی طرف سے ہوئی جب کہ وحی وغیرہ آچکی تو میرے والد ابو بکرؓ نے کہا کہ اب میں مسطح کو نان و نفقہ وغیرہ نہیں دوں گا تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ وَلَا يَأْتِلُ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ الرَّحْمَنُ (یعنی صاحب مال و استطاعت) (یعنی ابو بکر) قسم نہ کھائیں کہ ہم مساکین اور قرابت داروں (یعنی مسطح) کو نہیں دیں گے آخر آیت غفور رحیم تو حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ ہم تو یہی چاہتے ہیں کہ اللہ ہم کو بخش دے اس کے علاوہ وہ اسی طرح مسطح کو نفقہ وغیرہ دینے لگے جیسے کہ پہلے دیتے تھے۔

باب ۸۲۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ مسلمان عورتوں کو چاہئے کہ اپنے سینوں پر اوڑھنیاں ڈالے رہا کریں احمد بن شعیب ان کے والد یونس ابن شہاب عروہ حضرت عائشہ سے

لَمْ أَفْعَلْ لَتَقُولَنَّ قَدْ بَأَثَ بِهٖ عَلٰی نَفْسِهَا وَاِنِّیْ وَاللّٰہِ مَا اَجِدُ لَیْ وَلَکُمْ مَثَلًا وَالتَّمَسْتُ اِسْمَ یَعْقُوْبَ فَلَمْ اَقِدِرْ عَلَیْہِ اِلَّا اَبَا یُوْسُفَ حِیْنَ قَالَ فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ ۝ وَاَنْزَلَ عَلٰی رَسُوْلٍ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَمٌ مِنْ سَاعَتِہِ فَسَکَنَّا فَرْفَعَ عَنْہُ وَاِنِّیْ لَا تَبِیْنُ السُّرُوْرَ فِیْ وَجْہِہٖ وَہُوَ یَمْسَحُ حَبِیْبَہٗ وَیَقُوْلُ اَبِیْرِیْ یَا عَائِشَہُ فَقَدْ اَنْزَلَ اللّٰہُ بَرَاءَتَکَ قَالَتْ وَکُنْتُ اَشَدَّ مَا کُنْتُ غَضَبًا فَقَالَ لَیْ اَبَوَیْ قَوْمِیْ اِلَیْہِ فَقُلْتُ وَاللّٰہِ لَا اَقُوْمُ اِلَیْہِ وَلَا اَحْمَدُہٗ وَلَا اَحْمَدُ کَمَا وَلَکِنْ اَحْمَدُ اللّٰہَ الَّذِیْ اَنْزَلَ بَرَاءَتِیْ لَقَدْ سَمِعْتُوْہُ فَمَا اَنْکَرْتُمُوْہُ وَلَا غَیْرَتُمُوْہُ وَکَانَ عَائِشَہُ تَقُوْلُ اَمَّا زَیْنَبُ ابْنَتُہٗ جَحْشٌ فَعَصَمَہَا اللّٰہُ بِدِیْنِہَا فَلَمْ تَقُلْ اِلَّا خَیْرًا وَاَمَّا اُحْتُہَا حَمْنَہُ فَهَلْکَتْ فِیْمَنْ هَلَکَ وَکَانَ الَّذِیْ یَتَکَلَّمُ فِیْہِ مُسَطَّحٌ وَحَسَانُ بَنُ ثَابِتٍ وَالْمُنَافِقُ عَبْدُ اللّٰہِ بَنُ اَبِیْ وَہُوَ الَّذِیْ کَانَ یَسْتَوِشِیْہِ وَیَجْمَعُہُ وَہُوَ الَّذِیْ تَوَلَّی کِبْرَہٗ مِنْہُمْ ہُوَ وَحَمْنَہُ قَالَتْ فَحَلَفَ اَبُوْ بَکْرٍ اَنْ لَا یَنْفَعُ مُسَطَّحًا بِنَافِعَۃٍ اَبَدًا فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ وَلَا یَأْتِلُ اُولُو الْفَضْلِ مِنْکُمْ اِلَیْ اٰخِرِ الْاٰیَۃِ یَعْنِیْ اَبَا بَکْرٍ وَالسَّعَۃُ اَنْ یُّؤْتُوْا اُولٰٓئِی الْقُرْبٰی وَالْمَسٰکِیْنِ یَعْنِیْ مُسَطَّحًا اِلَیْ قَوْلِہِ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ حَتّٰی قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ بَلٰی وَاللّٰہِ یَا رَبِّا اِنَّا لَنُحِبُّ اَنْ تَغْفِرَ لَنَا وَعَادَلْہٖ بِمَا کَانَ یَصْنَعُ .

۷۸۲ باب قَوْلِہٖ وَلِیْضُرَّ بَنُ بِخُمْرٍ ھِنْ عَلٰی جُبُوْبِہِنَّ وَقَالَ اَحْمَدُ بَنُ شَیْبٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ یُوْنُسَ قَالَ اَبْنُ شَیْہَاب

روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ان عورتوں پر رحم کرے جنہوں نے پہلی ہجرت کی تھی، جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ اپنی اوڑھنیاں اپنے سینوں پر ڈالے رہیں (تاکہ سینہ وغیرہ نظر نہ آئے) تو انہوں نے اپنی چادریں پھاڑ کر اوڑھنیاں بنالیں۔

۱۸۶۹۔ ابو نعیم، ابراہیم بن نافع، حسن بن مسلم، صفیہ بنت شیبہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ولیضرین بخمر هن علی حیوبہن، یعنی مسلمان عورتوں کو چاہئے کہ اپنے سینوں پر اوڑھنیاں ڈالے رہا کریں، تو مہاجرین کی عورتوں نے اپنے تہ بندوں کے کنارے پھاڑ کر اپنے سینوں کو چھپالیا۔

سورہ فرقان کی تفسیر!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ”ہباء منثورا“ کے معنی ہیں وہ چیز جو ہوا کے ساتھ آئے جیسے گرد و غبار ”مدالظل“ صبح صادق سے طلوع آفتاب تک کا وقت ”ساکنا“ ہمیشہ ”علیہ دلیلا“ کے معنی آفتاب کا نکلنا ”خلفته“ وہ کام جو رات کو رہ جائے اور دن کو پورا کیا جائے، اور اگر دن کو رہ جائے تو رات کو پورا کیا جائے، حسن کہتے ہیں کہ ”قرۃ اعین“ آنکھ کی ٹھنڈک، جیسے بیبیاں اولاد وغیرہ، امین عباس کہتے ہیں کہ ”نبورا“ کے معنی ہلاکت و بربادی کے ہیں، کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ ”سعیر“ مذکر ہے اور ”تسعر“ سے بنا ہے ”اضطرام“ آگ کا لگنا، خوب بڑھکتا، ”تملی علیہ“ کے معنی ہیں کہ اس کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں ”یہ لفظ“ املیت یا ”املت“ سے بنا ہے ”الرس“ کان معدن، اس کی جمع ”رساس“ ہے، کچھ لوگوں نے کہا کہ ”رس“ کنویں کو کہتے ہیں، عرب لوگ کہتے ہیں ”ماعبات بہ شعی“، یعنی میں نے اس کی کوئی پرواہ نہیں کی، کوئی حقیقت نہیں سمجھی ”غراما“ ہلاکت مجاہد کا بیان ہے کہ ”عتوا“ کے معنی شرارت ہیں، ابن عیینہ کہتے ہیں کہ ”عاتیہ“ کے معنی حد سے گزرنا یہ ”عتو“ سے بنا ہے اس کے معنی لہر

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَرْحَمُ اللَّهُ نِسَاءَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأَوَّلِ لَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ وَلِيُضِرَّ بَنَ بِخُمْرٍ هُنَّ عَلَى حُبُوبِهِنَّ شَقَقْنَ مِرْوَطَهُنَّ فَاخْتَمَرْنَ بِهَا.

۱۸۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ تَقُولُ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَلِيُضِرَّ بَنَ بِخُمْرٍ هُنَّ عَلَى حُبُوبِهِنَّ أَخَذْنَ أَرْزُهُنَّ فَشَقَقْنَهَا مِنْ قَبْلِ الْحَوَاشِي فَاخْتَمَرْنَ بِهَا.

سُورَةُ الْفُرْقَانِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هِبَاءٌ مَثْوَرًا مَا تَسْفِي بِهِ الرِّيحُ مَدَّ الظِّلَّ مَا بَيْنَ طُلُوعِ الْفَجْرِ إِلَى طُلُوعِ الشَّمْسِ سَاكِئًا دَائِمًا عَلَيْهِ دَلِيلًا طُلُوعُ الشَّمْسِ خِلْفَةٌ مِّنْ فَاتِهِ مِنَ اللَّيْلِ عَمَلٌ أَدْرَكَهُ بِالنَّهَارِ رَأَوْفَاتُهُ بِالنَّهَارِ أَدْرَكَهُ بِاللَّيْلِ وَقَالَ الْحَسَنُ هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا فِي طَاعَةِ اللَّهِ وَمَا شَيْءٌ أَقْرَبُ لِعَيْنِ الْمُؤْمِنِ أَنْ يَرَى حَبِيبَهُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نُبُورًا وَيْلًا وَقَالَ غَيْرُهُ السَّعِيرُ مُدْكَرٌ وَ التَّسْعَرُ وَالْإِضْطِرَامُ التَّوَقُّدُ الشَّدِيدُ تَمْلَى عَلَيْهِ تَقَرُّا عَلَيْهِ مِنْ أَمَلَيْتُ وَأَمَلْتُ الرَّسَّ الْمَعْدُنُ جَمْعُهُ رَسَاسٌ مَا يَعْبَأُ يُقَالُ مَا عَبَأْتُ بِهِ شَيْئًا لَا يُعْتَدُّ بِهِ غَرَامًا هَلَاكًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَعَتَوْا طَعَنُوا وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَائِيَّةٌ عَثَتْ عَنِ الْخُرَّانِ.

کے ہیں جو حوض وغیرہ سے پار چلی جائے۔

باب ۷۸۳۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ جو لوگ قیامت کے دن منہ کے بل دوزخ میں ڈالے جائیں گے، وہ مکان و مرتبہ میں برے ہیں اور راستے سے گمراہ ہیں۔

۱۸۷۰۔ عبد اللہ بن محمد، یونس بن محمد البغدادی، شیبان، قتادہ، حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آکر عرض کرنے لگا یا رسول اللہ! کیا قیامت کے دن کافر سر کے بل دوزخ میں لے جائے جائیں گے؟ آپ نے فرمایا کہ جو ذات دنیا میں لوگوں کو پاؤں پر چلاتی ہے وہ قیامت کے دن سر کے بل چلانے پر قادر ہے، قتادہ کہتے ہیں بیشک اس پر قادر ہے قسم ہے مجھے اس کی عزت و جلال کی۔

باب ۷۸۴۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”جو لوگ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے اور خون نہیں کرتے، جو اللہ نے حرام کیا ہے، مگر حق کے ساتھ، اور نہ زنا کرتے ہیں اور جو بھی ایسا کریگا، عذاب میں پڑے گا“ اثاماً کے معنی عذاب، عقوبت۔

۱۸۷۱۔ مسدد، یحییٰ، سفیان، منصور و سلیمان، ابو داؤد، ابو میرہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود (دوسری سند) واصل، ابی وائل، حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے یا کسی اور نے آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا کہ سب سے بڑا گناہ کیا ہے؟ آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو اس کی کسی صفت میں شریک کرنا، حالانکہ وہی تمہارا پیدا کرنے والا ہے، میں نے کہا، پھر کون سا گناہ بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اولاد کو اس خیال سے مار ڈالنا کہ یہ ہمارے مال میں شریک ہوگی اور ہم اس کو کس طرح کھلائیں گے، اور اس کے بعد اپنے دوست یا پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنا، اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت پڑھی والذین لا يدعون مع الله الها آخرا۔

۱۸۷۲۔ ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، ابن جریج، قاسم بن ابی بزہ، سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان سے لوجھا

۷۸۳ بَابُ قَوْلِهِ الَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ إِلَىٰ جَهَنَّمَ أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضْلَىٰ سَبِيلًا ۝

۱۸۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلَىٰ وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ أَلَيْسَ الَّذِي أَمْسَاهُ عَلَىٰ رَجُلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلَىٰ أَنْ يَمْشِيَهُ عَلَىٰ وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ قَتَادَةُ بَلَىٰ وَعِزَّةُ رَبِّنَا

۷۸۴ بَابُ قَوْلِهِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا الْعُقُوبَةُ .

۱۸۷۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ وَسُلَيْمَنُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَحَدَّثَنِي وَاصِلٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ أَوْ سَيْلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الذَّنْبِ عِنْدَ اللَّهِ أَكْبَرُ؟ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدَاءً وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشِيَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ أَنْ تَزْنِيَ بِحَلِيلَةِ جَارِكَ قَالَ وَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ تَصْدِيقًا لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ .

۱۸۷۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ

کہ کیا جو کوئی کسی مومن کو قصد امار ڈالے، اس کی توبہ قبول ہے؟ پھر میں نے یہ آیت پڑھی ولا یقتلون النفس آخر تک، تو سعید بن جبیر نے کہا کہ میں نے ابن عباس کے سامنے یہی آیت پڑھی تھی جیسے تم نے میرے سامنے پڑھی، تو انہوں نے کہا کہ یہ آیت مکی ہے مگر مدنی آیت نے اس کو منسوخ کر دیا، اور وہ یہ ہے کہ ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاءہ جہنم خالدًا فیہا، آخر تک۔

۱۸۷۳۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، مغیرہ بن نعمان، سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں کہ اہل کوفہ کا اس بات میں اختلاف ہے کہ مومن کے قاتل کی توبہ قبول ہوتی ہے یا نہیں؟ تو ابن عباس نے کہا کہ قتل مومن کے متعلق یہ آیت ومن یقتل مومنا الخ اس سے آخری ہے لہذا یہ ناخ ہے اور اس کو کسی نے منسوخ نہیں کیا۔

۱۸۷۴۔ آدم، شعبہ، منصور، سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے ابن عباسؓ سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا، تو انہوں نے جواب دیا کہ اس کی توبہ قبول نہیں ہے اس کے بعد میں نے والذین لا یدعون مع اللہ الخ کا مطلب معلوم کیا، تو فرمایا کہ اس کے یہ معنی ہیں کہ ایام جاہلیت میں ایسا کیا، مگر مسلمان ہونے کے بعد توبہ کی تو توبہ قبول ہے۔

باب ۷۸۵۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ زیادہ کرتا ہے ان کے لئے عذاب اور اس میں ہمیشہ ذلیل رہیں گے۔

۱۸۷۵۔ سعد بن حفص، شبان، منصور، سعید بن جبیر، ابن ابزی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابن عباسؓ سے ان آیات کے بارے میں پوچھا گیا کہ ومن یقتل مومنا متعمدا الخ اور دوسرے ولا یقتلون النفس التي حرم اللہ الخ تیسرے الامن تاب و امن الخ کہ یہ آیات کب نازل ہوئیں؟ تو آپ نے جواب میں فرمایا کہ آیت اس وقت اتری جب کہ مکہ والوں نے یہ کہا ہم تو شرک بھی کرتے رہے، اور خون ناحق بھی کئے ہیں، اور بے حیائی کے کام بھی کرتے ہیں، تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ الامن تاب و امن وعمل عملا صالحا غفورا رحیما تک۔

أَخْبَرَنِي الْقِسْمُ بْنُ أَبِي بَرَّةَ أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ هَلْ لِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِدًا مِنْ تَوْبَةٍ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ فَقَالَ سَعِيدٌ قَرَأْتُهَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ كَمَا قَرَأْتُهَا عَلَى فَقَالَ هَذِهِ مَكِئَةٌ نَسَخْتُهَا آيَةً مَدَنِيَّةً الَّتِي فِي سُورَةِ النَّسَاءِ .

۱۸۷۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْكُوفَةِ فِي قَتْلِ الْمُؤْمِنِ فَرَجَلْتُ فِيهِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ نَزَلَتْ فِي إِحْرَامٍ نَزَلَ وَلَمْ يَنْسُخْهَا شَيْءٌ .

۱۸۷۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ قَالَ لَا تَوْبَةَ لَهُ وَعَنْ قَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ قَالَ كَانَتْ هَذِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ .

باب ۷۸۵۔ قَوْلُهُ يُضَاعَفُ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَيَخْلُدُ فِيهِ مُهَانًا .

۱۸۷۵۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي سُوَيْلٍ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ وَقَوْلُهُ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ حَتَّى بَلَغَ إِلَّا مَنْ تَابَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَمَّا نَزَلَتْ قَالَ أَهْلُ مَكَّةَ فَقَدْ عَدَلْنَا بِاللَّهِ وَقَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَآتَيْنَا الْفَوَاحِشَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا إِلَى قَوْلِهِ غُفُورًا رَحِيمًا .

باب ۸۶۔ اللہ تعالیٰ کا قول مگر وہ لوگ جو تائب ہو کر ایمان لے آئے اور نیک عمل کئے، تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو برائیوں کی جگہ نیکیاں عطا فرمائے گا بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

۱۸۷۶۔ عبدان، عبدان کے والد شعبہ، منصور، حضرت سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ عبد الرحمن بن ابزی نے مجھ سے کہا کہ تم حضرت ابن عباس سے ان دو آیات کا مطلب دریافت کرو، ایک ومن یقتل مؤمنا متعمدا الخ دوسرے والذین لایدعون مع اللہ الہا آخر الخ چنانچہ انہوں نے جواب میں فرمایا کہ پہلی آیت منسوخ نہیں ہوئی ہے، اور دوسری آیت مشرکوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

باب ۸۷۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ عنقریب تمہارا یہ عمل وبال ہو جائیگا ”لزاما“ کے معنی ہیں ہلاکت۔

۱۸۷۷۔ عمر بن حفص بن غیاث، حفص بن عیث، اعمش، مسلم، مسروق عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت کی پانچ بڑی نشانیاں گزر چکی ہیں ایک دھواں، دوسرے شق القمر، تیسرے غلبہ روم، چوتھے بطحہ یعنی پکڑ پانچویں ہلاکت و بربادی یعنی لزام پھر آپ نے فسوف یكون لزاما کی آیت پڑھی۔

سورہ شعراء کی تفسیر!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجاہد کہتے ہیں کہ ”تعبثون“ کے معنی تم مٹاتے ہو ”هضمیم“ وہ چیز جو چھوٹے ہی ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے ”مسكرین“ جادو کے گئے ”ایکة“ و ”ایکة“ جنگل کو کہتے ہیں ”یوم الظلثة“ وہ دن کہ جب عذاب ان پر سایہ کرے گا ”موزون“ معلوم ”کالطود“ پہاڑ کی طرح ”شر ذمة“ چھوٹا گروہ ”فی الساجدین“ سجدہ کرنے والوں میں ”ابن عباس کا بیان ہے کہ ”لعلکم تخلصون“ کے معنی یہ ہیں کہ ہمیشہ رہو گے۔ ”ربعة“ ٹیلہ اس کی جمع ”اریاع“ بھی آتی ہے اور ”ربعة“ بھی آتی ہے ”مصانع“ محل وغیرہ، عمارت ”فرہین“ اتراتے

۷۸۶ باب قَوْلِهِ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝

۱۸۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَرزٍ أَنْ أَسْأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَمَنْ يَقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَمْ يَسْخُهَا شَيْءٌ وَعَنْ ”وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ“ قَالَ نَزَلَتْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ .

۷۸۷ باب قَوْلِهِ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا هَلَكَةً .

۱۸۷۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ حَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ الدُّخَانَ وَالْقَمَرُ الرُّومَ وَالْبَطْشَةَ وَاللِّزَامُ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا .

سُورَةُ الشُّعَرَاءِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَقَالَ مُحَاهِدٌ تَعَبَثُونَ تَبْنُونَ هَضِيمٌ يَفْتَنُ إِذَا مَسَّ مُسْكَرِينَ الْمَسْخُورِينَ وَالْأَيْكَةَ جَمْعُ أَيْكَةٍ وَهِيَ جَمْعُ شَجَرٍ يَوْمَ الظَّلَّةِ إِضْلَالُ الْعَذَابِ إِيَّاهُمْ مَوْزُونٌ مَعْلُومٌ كَالطُّودِ الْجَبَلِ الشِّرْذِمَةِ طَائِفَةٌ قَلِيلَةٌ فِي السَّاجِدِينَ الْمُصَلِّينَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُونَ ۝ كَأَنَّهُمُ الرِّيعُ الْإِبْقَاعُ مِنَ الْأَرْضِ وَجَمْعُهُ رِبْعَةٌ وَأَرْبَاعٌ وَاجِدَ الرِّبْعَةِ مَصَانِعَ كُلِّ بِنَاءٍ فَهُوَ

ہوئے اور ”فارہین“ کے بھی یہی معنی ہے، کچھ دوسرے لوگوں نے کہا ہے کہ ”فارہین“ ہو شیار کاری گر کو کہتے ہیں ”تعثوا“ کے معنی ہیں، بہت سخت یہ ”عثو“ سے مشتق ہے ”عات یعث عینا“ جبلة“ کے معنی ہیں، خلقت، مخلوق پیدا کیا گیا ”جُبَلًا“ ”جُبَلًا“ ”جُبَلًا“ سب کے ایک ہی معنی ہیں۔

باب ۷۸۸۔ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ مجھے رسوا نہ کیجئے، جس دن لوگ اٹھائے جائیں گے:

۱۸۷۸۔ ابراہیم بن طہمان، ابن ابی ذئب، سعید بن ابی سعید المقمری، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے باپ کو قیامت کے دن رسوا کی اور ذلت کی حالت میں دیکھیں گے ”غبرۃ“ اور ”قترۃ“ کے ایک ہی معنی ہیں۔

۱۸۷۹۔ اسلعل، اور اسلعل کے بھائی، ابن ابی ذئب، سعید المقمری، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت کے روز حضرت ابراہیم اپنے والد کو خراب حالت میں دیکھ کر کہیں گے کہ اے اللہ تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ میں تجھے رسوا نہیں کروں گا (۱) پھر میرے والدین کو کیوں اس حالت میں رکھا ہے؟ یہ بھی تو میری ذلت ہے، اللہ فرمائے گا کہ ہم نے کافروں پر جنت حرام کر دی ہے۔

باب ۷۸۹۔ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ اپنے رشتہ داروں کو ڈرائیے ”و اخفض جناحک“ کے معنی ہیں کہ تم ان سے مہربانی سے پیش آؤ۔

۱۸۸۰۔ عمر بن حفص بن غیاث، حفص بن غیاث، اعمش، عمرو بن مرہ، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ و انذر عشیرتک الاقربین کہ اے رسول! اپنے رشتہ داروں کو ڈرائیے تو رسول اللہ ﷺ کوہ صفا پر چڑھے اور بلند آواز سے پکارنے لگے کہ اے بنی

مَصْنَعَةٌ فَرِهَيْنَ مَرَحِيْنَ فَارِهَيْنَ بِمَعْنَاهُ وَيُقَالُ فَارِهَيْنَ حَاذِقَيْنَ تَعْتَوُا أَشَدَّ الْفَسَادِ عَاتٍ يَبْعُثُ عَيْنًا الْجَبِلَةَ الْخَلْقُ جُبِلَ خُلِقَ وَمِنْهُ جُبَلًا وَجِبَلًا وَجُبَلًا يَعْنِي الْخَلْقَ.

۷۸۸ بَابُ قَوْلِهِ وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُعْتَوْنَ.

۱۸۷۸۔ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ رَأَى أَبَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهِ الْغَبْرَةُ هِيَ الْقَتَرَةُ.

۱۸۷۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلْقِي إِبْرَاهِيمُ أَبَاهُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ إِنَّكَ وَعَدْتَنِي لَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُعْتَوْنَ فَيَقُولُ اللَّهُ إِنِّي حَرَمْتُ الْحَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِينَ ۝

۷۸۹ بَابُ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ إِنْ جَانَبَكَ.

۱۸۸۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُرَّةٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِي

(۱) حضرت ابراہیم نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی تھی کہ انہیں روز قیامت رسوا نہیں کریں گے ادھر اللہ تعالیٰ نے کافروں پر جنت کو حرام قرار دیا ہے تو ان دونوں چیزوں کو اللہ تعالیٰ یوں جمع فرمائیں گے کہ حضرت ابراہیم کے والد کی شکل مسخ فرمادیں گے جس سے وہ انسان دکھائی نہیں دیں گے پھر اسے جہنم میں ڈال دیں گے اس سے حضرت ابراہیم بھی رسوا کی سے بچ جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی بات بھی پوری ہو جائے گی۔

فہر! اے بنی عدی! قریش کے تمام لوگوں کو بلایا، جب لوگ آگئے اور جو نہیں آسکا اس نے اپنا نمائندہ بھیج دیا، ابو لہب اور قریش بھی آئے تھے، آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں تم سے یہ کہدوں کہ ایک بہت بڑا لشکر تمہارے اوپر حملہ کرنے کو تیار کھڑا ہے، تو کیا تم میری بات کا یقین کر لو گے؟ سب نے کہا ضرور کریں گے، کیونکہ ہم نے آپ کی سب باتیں سچی دیکھی ہیں، تب آپ نے فرمایا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ اگر تم اپنے شرک و کفر سے باز نہ آئے، تو تم پر بڑا بھاری عذاب آنے والا ہے، ابو لہب بولا تو ہلاک ہو، کیا تو نے ہمیں اسی لئے یہاں بلایا تھا چنانچہ اس وقت سورت تبت یدالٰخ نازل ہوئی۔

۱۸۸۱۔ ابو الیمان، شعیب، زہری، سعید بن مسیب، ابو سلمہ بن عبدالرحمن، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ جس وقت رسول اللہ ﷺ اس آیت و انذر عشیرتک الاقربین (یعنی اے رسول! اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے) کے نزول کے بعد کھڑے ہوئے، تو ارشاد فرمایا کہ اے گروہ قریش (یا اسی جیسا کوئی اور کلمہ فرمایا) اللہ کی اطاعت کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں میں تمہارے کسی کام نہیں آسکتا ہوں، اے بنی عبد مناف! اللہ کے ہاں میں تمہارے کسی کام نہیں آسکتا، اے عباس بن عبدالمطلب میں اللہ کے سامنے تمہارے کسی کام نہیں آسکتا، اے صفیہؓ پیغمبر خدا کی پھوپھی! میں خدا کے سامنے تمہارے کسی کام نہیں آسکتا، اے فاطمہؓ بنت محمد ﷺ تم میرے مال سے سب کچھ لے سکتی ہو، مگر جب تک نیک عمل نہیں کرو گی، خدا کے سامنے میں تمہارے کسی کام نہیں آسکتا، اصغ نے ابن وہب سے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے اس کے متابع روایت کی ہے۔

سورہ نمل کی تفسیر!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

”الحب“ کے معنی چھپی ہوئی چیز ”لا قبل“ کے معنی ہیں طاقت ”الصرح“ کا بچ کا گارہ، محل کو بھی کہتے ہیں، اس کی جمع ”صروح“ آتی ہے، ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ”ولہا عرش عظیم“ کے معنی ہیں

يَا بَنِي فَهْرٍ يَا بَنِي عَدِيٍّ لِّبَطُونٍ قُرَيْشٍ حَتَّىٰ اجْتَمَعُوا فَجَعَلَ الرَّجُلُ إِذَا لَمْ يَسْتَطِيعْ أَنْ يَخْرُجَ أَرْسَلَ رَسُولًا لِّيَنْظُرَ مَا هُوَ فَجَاءَ أَبُو لَهَبٍ وَقُرَيْشٌ فَقَالَ أَرَأَيْتَكُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا بِالْوَادِي تُرِيدُ أَنْ تُغَيِّرَ عَلَيْكُمْ أَكُنتُمْ مُصَدِّقِي؟ قَالُوا نَعَمْ مَا جَرَّ بَنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيَّ عَذَابٍ شَدِيدٍ فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ تَبًّا لَّكَ سَائِرَ الْيَوْمِ الْهَذَا جَمَعْتَنَا؟ فَتَرَلْتُ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ .

۱۸۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ وَانْذَرُ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا اشْتَرَوْا أَنْفُسَكُمْ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةُ رَسُولِ اللَّهِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلِّينِي مَا شِئْتُ مِنْ مَالِي لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا تَابَعَهُ أَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ .

النَّمْلُ!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالْخَبَاءُ مَا خَبَاتَ لَا قِبَلَ لَا طَاقَةَ الصَّرْحُ كُلُّ مِلَاطٍ اتَّخَذَ مِنَ الْقَوَارِيرِ وَالصَّرْحُ الْقَصْرُ وَجَمَاعَتُهُ صُرُوحٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَهَا عَرْشٌ

کہ اس کا تحت بیش قیمت اور کارگیری کا بہترین نمونہ ہے، مسلمین کے معنی ہیں تابعدار ہو کر ”رذف“ نزدیک آگیا ”جامدہ“ اپنی جگہ پر قائم ہے ”اوزعنی“ مجھ کو کر دے، مجاہد کا بیان ہے کہ ”نکروا“ کے معنی اس کا روپ بدل ڈالو ”او تینا العلم“ یہ حضرت سلیمان نے کہا تھا ان کا مقولہ ہے بعض اس کو بلیس کا مقولہ کہتے ہیں ”صرح“ پانی کا حوض تھا جسے حضرت سلیمان نے شیشوں سے چھپا دیا تھا، لہذا دیکھنے میں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پانی بھرا ہے۔

سورہ قصص کی تفسیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

”کل شئی ہالک الا وجہہ“ میں ”وجہہ“ سے اللہ کی سلطنت یا اس کی ذات مراد ہے، بعض کہتے ہیں کہ وہ اعمال مراد ہیں جو اس کی رضا کے لئے کئے جائیں، مجاہد کہتے ہیں کہ ”انباء“ سے مراد لیلیں ہیں۔

باب ۷۹۰۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ تم جسے چاہو ہدایت نہیں دے سکتے، بلکہ اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔

۱۸۸۲۔ ابو الیمان، شعیب، زہری، سعید بن مسیب حضرت مسیبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب ابو طالب کا انتقال ہونے لگا، تو آنحضرت ﷺ ان کے پاس گئے، ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ وغیرہ وہاں موجود تھے، آپ نے ابو طالب سے فرمایا اے چچا! آپ ایک دفعہ کلمہ پڑھ دیجئے، اور کہہ دیجئے کہ اللہ ایک ہے اور محمد (ﷺ) اس کے سچے رسول ہیں، تو پھر میں اللہ سے آپ کے بارے میں کہہ لوں گا، اسکے بعد ابو جہل اور عبد اللہ نے ابو طالب سے کہا کہ کیا تم عبدالمطلب کے دین کو چھوڑ دو گے؟ رسول اکرم تو یہی کہتے رہے، مگر یہ دونوں اپنی بات دہراتے رہے، یہاں تک کہ ابو طالب کے آخری الفاظ یہ تھے کہ میں عبدالمطلب کے دین پر مرتا ہوں اور لا الہ الا اللہ کہنے سے انکار کر دیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ واللہ میں ان کیلئے برابر استغفار کرتا رہوں گا جب تک اللہ تعالیٰ مجھے اس سے منع کرے، چنانچہ اس وقت یہ آیت نازل فرمائی گئی ماکان للنبی والذین آمنوا الخ یعنی نبی اور ایمان والوں کو مشرکوں کیلئے استغفار نہیں کرنا

سَرِيرٌ كَرِيمٌ حُسْنُ الصَّنْعَةِ وَغَلَاءُ الثَّمَنِ مُسْلِمِينَ طَائِعِينَ رَدَفَ اقْتَرَبَ جَامِدَةً قَائِمَةً اَوْزَعْنِي اجْعَلْنِي وَقَالَ مُحَاهِدٌ نَكِرُوا غَيْرُوا وَاَوْتَيْنَا الْعِلْمَ يَقُولُهُ سُلَيْمَنُ الصَّرْحُ بَرَكَةُ مَاءٍ ضَرَبَ عَلَيْهَا سُلَيْمَنُ قَوَارِيرَ الْبَسْهَ اِيَّاهُ

الْقَصَصُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ إِلَّا مُلْكُهُ وَيُقَالُ إِلَّا مَا أُرِيدَ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ وَقَالَ مُحَاهِدٌ الْأَنْبَاءُ الْحُجَجُ .

۷۹۰ بَابُ قَوْلِهِ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ .

۱۸۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةَ جَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَا جَهْلٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَقَالَ أَيُّ عَمٍّ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةً أَحَاجُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ ائْتَرَعَبُ عَنْ مِلَّةِ وَعَبْدُ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْزِضُهَا عَلَيْهِ وَيُعِيدَانِهِ بِتِلْكَ الْمَقَالَةِ حَتَّى قَالَ أَبُو طَالِبٍ اخْرَمَا كَلِمَهُمْ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَأَيُّ أَنْ يَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَا سَتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أَنُكَّ عَنْكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ

چاہئے اور اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو ابوطالب کے معاملہ میں فرمایا کہ انک لانہدی الخ یعنی تم جسے چاہو ہدایت نہیں کر سکتے، ہدایت تو اللہ ہی جسے چاہے دیتا ہے، ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ”تنوء بالعصبة اولی القوة“ کے معنی یہ ہیں کہ ایک بڑی جماعت بھی اس کی کنجیاں نہیں اٹھا سکتی، وہ ان کو بھی بو جھل کر دیں ”لتنور“ بو جھل ہوتی تھیں ”فارغا“ کا مطلب یہ ہے کہ موسیٰ کی ماں کے دل میں سوائے موسیٰ کے اور کوئی خیال نہیں رہا، ”فرحبین“ خوش ”قصیہ“ کا معنی ہے کہ اس کے پیچھے پیچھے چلی جا، بیان کرنے کے معنی بھی آتے ہیں ”عن جنب“ دور سے اور یہی معنی ہیں ”عن جنابة“ کے اور ”عن اجتناب“ کے بھی یہی معنی ہیں ”یبطش یبطش“ دونوں پڑھا جاتا ہے ”یامرون“ مشورہ کر رہے ہیں ”عدوان“ ”عداء“ ”تعدی“ سب کے معنی ہیں حد سے بڑھنا، انس دیکھا ”جدوة“ موٹی لکڑی کا وہ سرا جس پر آگ لگی ہو، اور شہاب لپٹ والی کو کہتے ہیں ”جان“ دبلا سانپ واقعی ”ازدھا“ ”ردا“ مددگار، ابن عباسؓ ”یصدقنی“ کے قاف پر پیش پڑھتے تھے۔ بعض کا کہنا ہے کہ ”سنشد“ کے معنی ہیں ہم تمہاری مدد کریں گے، عرب مدد دینے کے موقع پر کہتے ہیں کہ جعلنا ”یعصدا“ ”مقبوحین“ ہلاک کئے گئے ”وصلنا“ پورا کیا، بیان کیا ”یحیی“ کھنچے چلے آتے ہیں ”بطرت“ کے معنی سرکشی کی اس نے ”امہار سولاً“ ”ام القرئ“ مکہ کے ارد گرد کو کہتے ہیں ”بڑی بستی“ ”تکن“ چھپاتی ہیں عرب کہتے ہیں ”اکنت الشئی“ میں نے اسے چھپالیا ”کننتہ“ کے بھی یہی معنی ہیں ”ویکان اللہ“ کا مطلب ہے کیا تو نے اس کو نہیں دیکھا ”ان اللہ میسبط الرزق لمن یشارو یقدر للہ جس کے لئے چاہتا ہے رزق فراخ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے نپا تلا دیتا ہے۔

باب ۹۱۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ جس نے آپ پر قرآن فرض کیا ہے وہ تم کو دوبارہ لوٹنے کی جگہ واپس لے آئے گا۔

۱۸۸۳۔ محمد بن مقاتل یعلیٰ، سفیان عصفری، عکرمہ، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ”لرآدک الی معاد“ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تم کو پھر مکہ لائے گا۔

امْنُوا اَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَاَنْزَلَ اللَّهُ فِيْ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ لِرَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اُولٰٓئِی الْقُوَّةُ لَا يَرْفَعُهَا الْعَصْبَةُ مِنَ الرِّجَالِ، لَتَنْوُءَ لَتَنْقِلُ، فَاَرِغًا اِلَّا مِنْ ذِكْرِ مُوسٰی الْفَرَجِيِّنَ الْمَرْحِيْنَ قُصِيْهِ اَتَّبِعِيْ اَثَرَهُ وَقَدْ يَكُوْنُ اَنْ يَقْصَرَ الْكَلَامُ نَحْنُ نَقْصُ عَلِيْكَ عَنْ جَنْبٍ عَنْ بُعْدٍ عَنْ جَنَابَةٍ وَّاحِدٍ وَعَنِ اجْتِنَابٍ اَيْضًا يَبْطِشُ وَيَبْطِشُ، يَأْتِمِرُوْنَ يَتَشَاوَرُوْنَ الْعُدُوْا وَالْعَدَاةُ وَالتَّعَدٰی وَاَحَدٌ اَنَسَ اَبْصَرَ جَذُوَّةً قِطْعَةً عَلِيْظَةً مِنَ الْحَشَبِ لَيْسَ فِيْهَا لَهَبٌ وَالشَّهَابُ فِيْهِ لَهَبٌ وَالْحَيَاتُ اَجْنَاسُ الْحَاثُ وَالْاَفَاعِي وَالْاَسَاوِدُ رِذَا مُعِيْنًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُصَدِّقُنِيْ وَقَالَ غَيْرُهُ سَنَشُدُّ سَنُعِيْنُكَ كَلَمًا عَزَزْتُ شَيْئًا فَقَدْ جَعَلْتُ لَهُ عَضْدًا مَّقْبُوْحِيْنَ مُهْلِكِيْنَ وَصَلْنَا بَيْنَاهُ وَاتَّمَمْنَاهُ يُجْبٰی يُجْلَبُ بَطِرَتْ اُشِرَتْ فِيْ اُمِّهَا رَسُوْلًا اُمُّ الْقُرٰی مَكَّةُ وَمَا حَوْلَهَا تُكْنُ تُخْفٰی اَكْنَنْتُ الشَّيْءَ اَخْفَيْتُهُ وَكَنْتُهُ اَخْفَيْتُهُ وَاظْهَرْتُهُ وَيَكَانَ اللَّهُ مِثْلُ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيَقْدِرُ يَوْسَعُ عَلَيْهِ وَيُضَيِّقُ عَلَيْهِ.

۷۹۱ باب قَوْلِهِ اِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ الْاَيَّةُ .

۱۸۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا يَعْلٰی حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الْعَصْفَرِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ لَرَأَدَكَ اِلَى مَكَّةَ.

الْعَنْكَبُوتُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَالَ مُجَاهِدٌ وَكَانُوا مُسْتَبْصِرِينَ ضَلَلَهُ فَلْيَعْلَمَنَّ اللَّهُ عِلْمَ اللَّهِ ذَلِكَ إِنَّمَا هِيَ بِمَنْزِلَةٍ فَلْيُمَيِّزِ اللَّهُ كَقَوْلِهِ لِيُمَيِّزَ اللَّهُ الْحَبِيبَ أَثَقَالًا مَعَ أَثْقَالِهِمْ أَوْزَارِهِمْ .

الْمُغْلَبَةِ الرُّومِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فَلَا يَرُبُّوا مَنْ أَعْطَى يَتَتَبَعِي أَفْضَلَ فَلَا أَجْرَ لَهُ فِيهَا قَالَ مُجَاهِدٌ يُجْبَرُونَ يُتَعَمَّوْنَ يَمْهَدُونَ يُسَوُّوْنَ الْمُضَاجِعَ الْوَدْقُ الْمَطَرُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَلْ لَكُمْ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فِي الْإِلَهِةِ وَفِيهِ تَخَافُونَهُمْ أَنْ يَرْتَوْكُمُ كَمَا يَرِثُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا يَصْدَعُونَ يَتَفَرَّقُونَ فَاصْدَعْ وَقَالَ غَيْرُهُ ضَعُفٌ وَضَعُفٌ لُغَتَانِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ السُّوَلَى الْإِسَاءَةُ جَزَاءُ الْمُسِيئِينَ .

سورہ عنکبوت کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مجاہد کا بیان ہے کہ وہ لوگ مستبصرین“ اور وہ لوگ اچھا برا دیکھتے تھے ”فلیعلمن اللہ“ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے علم کو ظاہر فرمائے گا۔ ”لیمیز اللہ الحبیث“ اللہ گندوں کو ستھروں سے علیحدہ کر دے ”اثقالاً مع اثقالہم“ اپنے بوجھ کے ساتھ دوسروں کے بوجھ۔

سورہ روم کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

”فلا یروا“ کے معنی ہیں کہ جو سود پر قرض دے۔ اسے کچھ ثواب نہیں ملے گا، مجاہد کا کہنا ہے کہ ”یجبرون“ کے معنی نعمتیں دیئے جائیں گے ”یمہدون“ اپنے لئے بستر وغیرہ بچھاتے ہیں ”الودق“ کے معنی مینہ کے ہیں، ابن عباس کہتے ہیں ”هل لكم ملكة ايمانكم“ کیا تم اپنے غلاموں اور لونڈیوں سے خوف کرتے ہو کہ وہ تمہارے الگ الگ وارث ہو جائیں گے ”یصدعون“ جدا جدا ہو جائیں گے ”فاصدع“ کھول کر بیان کر دے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ ”ضعف“ اور ”ضعف“ دونوں کے معنی ایک ہیں، مجاہد کہتے ہیں کہ سوای اور اسواۃ کے معنی یہ ہیں کہ برائی کرنے والوں کو برابر بدلہ ملے گا۔

۱۸۸۴۔ محمد بن کثیر، سفیان، منصور، اعمش، ابوالضحیٰ، حضرت مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کندہ میں بیان کر رہا تھا کہ قیامت کے دن دھواں سا پیدا ہوگا جو منافقوں کے کان اور آنکھ میں گھسے گا اور ایمانداروں کو زکام جیسا ہو جائے گا، میں یہ سن کر ڈرا اور پھر عبد اللہ بن مسعود کے پاس آیا وہ تکیہ کے سہارے بیٹھے تھے، میں نے ان سے وہ واقعہ بیان کیا، آپ کو غصہ آگیا فرمانے لگے کہ آدمی کو چاہئے جو بات معلوم ہو وہ بیان کرے، ورنہ کہہ دے کہ اللہ بہتر جانتا ہے اس لئے کہ یہ بھی ایک طرح کا علم ہے کہ جو نہ معلوم ہو اس کیلئے کہہ دے کہ میں نہیں جانتا، اللہ تعالیٰ اپنے رسول سے فرماتا ہے کہ آپ کہہ دیجئے کہ میں اپنی تبلیغ و نصیحت پر کوئی صلہ تم سے

۱۸۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ وَالْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يُحَدِّثُ فِي كِنْدَةٍ فَقَالَ يَحْيَى دُخَانٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَيَأْخُذُ بِأَسْمَاعِ الْمُنَافِقِينَ وَأَبْصَارِهِمْ يَأْخُذُ الْمُؤْمِنِينَ كَهَيْئَةِ الزُّكَّامِ فَفَزِعْنَا فَأَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ وَكَانَ مُتَكِيًا فَعَضِبَ فَحَلَسَ فَقَالَ مَنْ عِلِمٌ فَلْيَقُلْ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ اللَّهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يَقُولَ لِمَا لَا يَعْلَمُ لَا أَعْلَمُ فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرِ

نہیں چاہتا اور نہ میں تم سے کسی طرح کی بناوٹی باتیں کرتا ہوں، اصل یہ ہے کہ اہل مکہ کے ایمان میں جب دیر ہوئی تو آنحضرت نے اللہ سے عرض کیا کہ اے اللہ! تو ان پر حضرت یوسف کے زمانہ کی طرح قحط مسلط کر دے، دعا قبول ہوئی، قحط پڑا، آدمی اور جانور مرنے لگے لوگ مردار کا گوشت کھانے لگے، اور لوگوں کی آنکھوں میں دھواں دھواں سا نظر آنے لگا۔ چنانچہ ابوسفیان آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اے محمد (ﷺ) آپ تو ہمیں ہمدردی اور صلہ رحمی کی تعلیم دیتے ہیں دیکھئے آپ کی قوم کے کتنے آدمی مر چکے ہیں، لہذا آپ دعا فرمائیے، چنانچہ رسول اکرم نے دعا فرمائی اور پھر اس آیت کو پڑھا فَاَنزَلْنَا سُنُبًا وَاتَّخِذُوا لِلَّهِ مَوَاقِدَ الزُّكُوفِ فَذَلِكُمُ الْيَوْمَ الَّذِي يَخْلَقُ السَّحَابَ فِي ذَوْنِهِ لِيُخْرِجَ مِنْهُ قُرُونًا مُّتَوَاتِرَةً لِّهُمْ فِيهَا يُهْلِكُوا فَالْوَارِثُ عَلَيْهِمْ الْيَوْمَ الْآخِرُ

تَقَبُّ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ عَائِدُونَ تَكُونَ لَكُمْ فِتْنَةً أَمْ تُنَبِّئُونَ أَفَآرَقَيْبَ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ إِلَى قَوْلِهِ عَائِدُونَ فَيَكْشِفُ عَنْهُمْ عَذَابَ الْآخِرَةِ إِذَا جَاءَ ثُمَّ عَادُوا إِلَى كُفْرِهِمْ فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى يَوْمَ تَبْطِشُ الْبَطْشَةُ الْكُبْرَى يَوْمَ بَدْرٍ وَلِزَامًا يَوْمَ بَدْرٍ أَلَمْ غَلِبَتِ الرُّومُ إِلَى سَيَغْلِبُونَ وَالرُّومُ قَدْ مَضَى .

باب ۷۹۲۔ باب قَوْلِهِ لَا تَبْدِيلَ لِحَلْقِ اللَّهِ لِدِينِ اللَّهِ خُلُقِ الْأَوَّلِينَ دِينُ الْأَوَّلِينَ وَالْفِطْرَةُ الْإِسْلَامُ.

باب ۷۹۲۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی فطرت میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی ”خلق اللہ“ سے مراد اللہ کا دین ہے جیسے ”خلق الاولین“ سے مراد ”دین الاولین“ ہے فطرت سے مراد اسلام ہے

۱۸۸۵۔ عبدان، عبد اللہ، یونس، زہری، ابو مسلمہ، حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہر بچہ فطرت اسلامی پر پیدا ہوتا ہے، اس کے بعد اس کے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی بنا دیتے ہیں، جس طرح جانوروں کے بچے تندرست و سالم پیدا ہوتے ہیں، مگر بعد میں یہ کافران کے کان وغیرہ کاٹ ڈالتے ہیں، اسی طرح انسانوں کے سب بچے اسلامی فطرت پر پیدا ہوتے ہیں۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی ”فطرت اللہ النبی الخ وہ فطرت جس پر اللہ نے انسانوں کو پیدا کیا، اللہ کا دین بدلتا نہیں یہی دین ٹھیک ہے۔

۱۸۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بِهَيْمَةٍ جَمْعَاءَ هَلْ تُحْسِنُونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ يَقُولُ فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ .

۱۸۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بِهَيْمَةٍ جَمْعَاءَ هَلْ تُحْسِنُونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ يَقُولُ فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ .

لُقْمَانُ !!

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۷۹۳ بَابُ قَوْلِهِ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ .

۱۸۸۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوا أَنَا لَمْ يَلْبِسْ إِيمَانَهُ بِظُلْمٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيْسَ بِذَلِكَ إِلَّا تَسْمَعُ إِلَى قَوْلِ لُقْمَانَ لِأَنَّهُ إِنْ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ .

۷۹۴ بَابُ قَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ .

۱۸۸۷ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ إِذَا آتَاهُ رَجُلٌ يَمْشِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِيمَانُ قَالَ الْإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَلِقَائِهِ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ الْآخِرِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ الْإِسْلَامُ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَتَقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِحْسَانُ قَالَ الْإِحْسَانُ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ

سورة لقمان کی تفسیر!

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب ۷۹۳۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ مت شرک کر اللہ کے ساتھ، بے شک شرک بڑا ظلم ہے۔

۱۸۸۶۔ قتیبہ بن سعید، جریر، اعمش، ابراہیم، علقمہ، حضرت ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانہم الخ یعنی جو لوگ ایمان لائے اور پھر اپنے ایمان میں کوئی ظلم نہیں کیا، اس وقت لوگوں کو بہت سی پریشانی ہوئی، اور سب آنحضرت سے عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ! کیا کون ہے جس نے اپنے ایمان میں کسی طرح کا ظلم نہ کیا ہو، تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ یہاں ظلم سے مراد شرک ہے۔ کیا تم نے سنا نہیں کہ لقمان (۱) نے اپنے بیٹے سے فرمایا تھا کہ ”اِنَّ الشِّرْكَ الظُّلْمُ عَظِيمٌ“

باب ۷۹۴۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ قیامت کا علم صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔

۱۸۸۷۔ اسحاق، جریر، ابی حیان، ابی زرہ، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ لوگوں میں کھڑے تھے کہ ایک آدمی آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ تو اللہ پر پورا ایمان رکھتا ہو، اس کے فرشتوں، کتابوں اور رسولوں پر ایمان رکھتا ہو، اور اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا یقین رکھتا ہو، قیامت اور حشر کو پورے طور پر ماننا، پھر اس نے پوچھا کہ اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، صرف اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرنا، شرک سے محفوظ رہنا، نماز ادا کرنا، زکوٰۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا، اس کے بعد پھر پوچھا کہ احسان کسے کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا احسان یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت اس طرح کرے جیسے تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر یہ نہیں ہو سکتا تو اتنا ہی یقین رکھے کہ وہ اس

(۱) حضرت لقمان راجح قول کے مطابق نبی نہیں تھے بہت بڑے دانا حکیم تھے، لکھا ہے کہ حضرت لقمان ایک ہزار سال تک زندہ رہے، حضرت داؤد کی بعثت سے پہلے فتویٰ دیا کرتے تھے حضرت داؤد کی بعثت کے بعد فتویٰ دینا منقطع کر دیا۔

کو دیکھ رہا ہے، اس کے بعد پوچھا قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا اس کو میں تم سے زیادہ نہیں جانتا، ہاں یہ بتاتا ہوں کہ اس کی علامتوں میں سے ایک یہ ہے کہ عورت اپنا خاوند جنے گی، یعنی بیٹا بڑا ہو کر اس کا خاوند مالک بنے گا، کہیں اور جھوٹے لوگ بادشاہ بن جائیں گے اس کے بعد فرمایا کہ پانچ باتیں ہیں جن کو صرف اللہ ہی جانتا ہے ایک یہ کہ قیامت کب آئے گی؟ دوسرے یہ کہ بارش کب ہوگی؟ (۳) عورت کے رحم میں کیا ہے؟ اس کے بعد وہ آدمی چلا گیا؟ آپ نے فرمایا اسے ذرا واپس لاؤ، ہم نے دیکھا مگر نہیں مل، آپ نے فرمایا یہ جبریل تھے۔ لوگوں کو دین سکھانے آئے تھے۔

۱۸۸۸۔ یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، عمر بن محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر، حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ غیب کے خزانہ کی کنجیاں پانچ ہیں، اس کے بعد آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی کہ ان اللہ عنده علم الساعة الخ آخر آیت تک۔

سورة تنزیل السجدة کی تفسیر!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجاہد کا بیان ہے کہ ”مہین“ کمزور کو کہتے ہیں اور مراد اس سے مرد کا نطفہ ہے ”ضللنا“ ہم تباہ ہوئے ابن عباس کہتے ہیں کہ ”جرز“ وہ زمین جہاں پانی بہت کم برستا ہے یا سخت و خشک زمین ”نہد“ کے معنی ہم بیان کرتے ہیں۔

باب ۷۹۵۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ کوئی شخص نہیں جانتا کہ اس کیلئے کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا رکھی ہے۔

۱۸۸۹۔ علی بن عبد اللہ، سفیان، ابی الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میرا رب ارشاد فرماتا ہے کہ میں نے اپنے بندوں کے لیے ایسی ایسی چیزیں تیار کر رکھی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی ہوں گی اور نہ کسی کان نے سنی ہوں گی اور نہ وہ کسی کے وہم و خیال میں رہیں گی، اس کے راوی نے

يَرَاكَ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَتٰى السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلٰكِنْ سَاَحِدْتُكَ عَنْ اَشْرَاطِهَا اِذَا وَلَدَتِ الْمَرْأَةُ رَبَّتَهَا فَاِنَّكَ مِنْ اَشْرَاطِهَا وَاِذَا كَانَ الْحُقُوْبَةُ الْعُرَةُ رُوْسَ النَّاسِ فَاِنَّكَ مِنْ اَشْرَاطِهَا فِىْ خَمْسٍ لَا يَعْلَمُوْنَ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيَنْزِلُ الْغَيْثُ وَيَعْلَمُ مَا فِى الْاَرْحَامِ ثُمَّ اِنْصَرَفَ الرَّجُلُ فَقَالَ رُدُّوْا عَلٰى فَاَخَذُوْا لِيْرُدُّوْا فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا فَقَالَ هٰذَا جِبْرِيلُ جَاءَ لِيُعَلِّمَ النَّاسَ دِيْنَهُمْ .

۱۸۸۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِىْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بَنُ زَيْدٍ بَنُ عَبْدِ اللّٰهِ بَنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَفَاتِيْحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ ثُمَّ قَرَأَ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ .

تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ !

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَّهِيْنٌ ضَعِيْفٌ نُطْفَةُ الرَّجُلِ ضَلَلْنَا هَلَكْنَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْجُرْزُ الَّتِىْ لَا تُمْطَرُ اِلَّا مَطَرًا، لَا يُغْنِىْ عَنْهَا شَيْئًا نَّهْدٌ نَّبِيْنٌ .

۷۹۵ بَابُ قَوْلِهِ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ .

۱۸۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَعَدَدْتُ لِعِبَادِى الصّٰلِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَّآتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى

کہا تم چاہو تو اس آیت کو پڑھو فلا تعلم نفس الح کیونکہ اس میں اسی کا بیان ہے۔

علی، سفیان، ابو الزناد، اعرج حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے، پھر وہی بیان کیا جو اوپر گزرا، سفیان سے پوچھا گیا کہ تم نے یہ حدیث آنحضرت سے روایت کی ہے نہیں تو اور کیا، ابو معاویہ نے اعمش سے بواسطہ صالح نقل کیا کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے ”قرات“ پڑھا۔

۱۸۹۰۔ الحسن بن نصر، ابو اسامہ، اعمش، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرا رب فرماتا ہے کہ میں نے اپنے نیک اور متقی بندوں کے لئے ایسی ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں، جسے نہ تو کسی آنکھ نے دیکھا ہے، نہ کسی کان نے سنا ہے، اور نہ کسی کے دل میں اس کا خیال آیا ہے، وہ ایسی چیز ہے کہ بہشت وہ نعمتیں جن کو تم جانتے ہو ان کے سامنے کوئی حقیقت نہیں ہے، اس کے بعد مذکورہ بالا آیت آپ نے تلاوت فرمائی۔

قَلْبٍ بَشَرٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَقْرَأَ وَإِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ. قَالَ وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اللَّهُ مِثْلَهُ قِيلَ لِسُفْيَانَ رِوَايَةً قَالَ فَأَيُّ شَيْءٍ قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَرَأَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُرَاتٍ .

۱۸۹۰۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى أَعَدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبٍ بَشَرٍ دُخْرًا بَلَّهَ مَا أُطْلِعْتُمْ عَلَيْهِ ثُمَّ قَرَأَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ .

سورہ احزاب کی تفسیر!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجاہد کہتے ہیں کہ ”صیاصبہم“ کے معنی ہیں، محل قلعہ وغیرہ باب ۷۹۶۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ نبی مومنوں پر ان کی جانوں سے زیادہ حق رکھتے ہیں۔

۱۸۹۱۔ ابراہیم بن منذر، محمد بن فلیح، ہلال بن علی، عبد الرحمن بن ابی عمرہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر ایمان والے کا میں سب سے زیادہ اس دنیا اور آخرت میں خیر خواہ ہوں، اگر تم چاہو تو اس آیت کو پڑھو کہ النبی اولی بالمؤمنین من انفسہم الخ یعنی نبی ایمان والوں کا ان کی جانوں سے بھی زیادہ حقدار ہے، آپ نے فرمایا، جس مومن نے مال چھوڑا ہے، تو اس کے وارث اس کے رشتہ دار ہوں گے، اور اگر کسی کا قرض اس کے اوپر آتا ہے تو وہ میرے پاس آئے، میں اس

الْأَحْزَابُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ صَيَا صَبِيهِمْ قُصُورِهِمْ.

۷۹۶ بَابُ قَوْلِهِ النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ .

۱۸۹۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، أَقْرَأُ وَإِنْ شِئْتُمْ النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ تَرَكَ مَا لَا فَلَيرِثُهُ عَصْبَتُهُ مَنْ كَانُوا فَإِنْ تَرَكَ دِينًا أَوْ ضِيَاعًا فَلْيَاتِنِي

وَأَنَامُوا لَهُ .

۷۹۷ بَاب قَوْلِهِ اُدْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ .

کے قرض کو ادا کروں گا۔

باب ۷۹۷۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ان کو (متنبی) ان کے باپوں کے نام سے پکارو۔

۱۸۹۲۔ معلى بن اسد، عبدالعزیز، موسیٰ، بن عقبہ، سالم بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے زید بن حارثہ کو متنبی بنالیا تھا، اور ہم لوگ حضرت زید کو زید بن محمد (ﷺ) کہا کرتے تھے اس سلسلہ میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ادعوہم لابائہم الخ تو ہم نے اس طرح پکارنا چھوڑ دیا۔

باب ۷۹۸۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ مومنوں میں ایسے بھی ہیں کہ انہوں نے اللہ سے جو کہہ دیا، اس میں پورے اترے اور بعض وقت کے منتظر ہیں اور ان میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ”نحبہ“ اس کا عہد ”اقطارہا“ کناروں سے ”لاتوہا“ قبول کر لیں اس کو۔

۱۸۹۳۔ محمد بن بشار، محمد بن عبد اللہ انصاری، ان کے والد ثمامہ بن عبد اللہ، حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ یہ آیت انس بن نصر کے حق میں نازل ہوئی ہے کہ ”ایمانداروں میں وہ آدمی ہیں جنہوں نے اللہ سے کیا ہوا عہد پورا کر دکھایا۔“

۱۸۹۴۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، خارجہ بن زید بن ثابت، حضرت زید بن ثابت سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب ہم نے قرآن کو ایک جگہ لکھا، تو سورہ احزاب کی ایک آیت جو میں رسول اللہ ﷺ سے سنا کرتا تھا وہ مجھے کسی کے پاس نہیں ملی آخر خزیمہ انصاری سے حاصل ہوئی، اور ان کو آنحضرت ﷺ نے ایسا سچا فرمایا تھا کہ ان کی تباہی شہادت دو مسلمانوں کی شہادت کے برابر فرمائی تھی، وہ آیت یہ ہے ”من المومنین رجال صدقوا ما عاہدوا“

للہ علیہ آخر آیت تک۔

۱۸۹۲۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُتْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنَّا نَدْعُوهُ إِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ اُدْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ .

۷۹۸ بَاب قَوْلِهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا نَحْبَهُ عَهْدَهُ أَقْطَارَهَا جَوَانِبَهَا الْفِتْنَةَ لَا تَوَهَا لَاَعْطَوْهَا .

۱۸۹۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَرَى هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي أَنَسِ بْنِ النَّضْرِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ .

۱۸۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ لَمَّا نَسَخْنَا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ فَقَدْثُ آيَةٍ مِّنْ سُورَةِ الْأَحْزَابِ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُؤُهَا لَمْ أَجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ إِلَّا مَعَ خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ الَّذِي جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهُ شَهَادَةً رَّجُلَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ .

باب ۷۹۹۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اے نبی اپنی ازواج سے کہہ دیجئے کہ اگر تم دنیا کا عیش اور اس کی بہار پسند کرتی ہو، تو آؤ میں تمہیں مال دے کر خوشی سے رخصت کر دوں ”تبرج“ کے معنی بناؤ سنگھنار دکھانا ”سنة الله“ استنبھا اپنا طریقہ۔

۱۸۹۵۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، ابوسلمہ بن عبد الرحمن، حضرت عائشہؓ زوجہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جس وقت یہ آیت (آیت تحیر) نازل ہوئی تو آنحضرت ﷺ سب سے پہلے میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ میں تم سے ایک بات کہتا ہوں، مگر جواب میں جلدی مت کرنا اور اپنے والدین سے اچھی طرح دریافت کر کے جواب دینا، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ اچھی طرح جانتے تھے کہ میرے والدین آپ کی فرقت اور مال کی محبت کو پسند نہ کریں گے، پھر آپ نے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے کہ یا ایہا النبی قل لازواجک الخ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! میں والدین سے کیا پوچھوں میں تو آخرت کے عیش اور اللہ و رسول کو پسند کرتی ہوں، مال کو نہیں۔

باب ۸۰۰۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اگر تم اللہ، رسول اور آخرت کو پسند کرو تو اللہ نے تم میں سے نیک بیویوں کے لئے بڑا ثواب مقرر کر رکھا ہے، حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ ”واذکرن ما یلی فی بیوتکن من آیات اللہ و الحکمة الخ میں آیات سے مراد قرآن اور الحکمة سے مراد سنت رسول ہے۔“

۱۸۹۶۔ لیث، یونس، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبد الرحمن، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جس وقت اللہ تعالیٰ کا یہ حکم آنحضرت ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے سب سے اول مجھ سے فرمایا کہ میں تم سے ایک بات کہتا ہوں جواب میں جلدی مت کرنا، بلکہ اپنے والدین سے پوچھ کر جواب دینا یہ بات آپ نے اس غرض سے

۷۹۹ بَابُ قَوْلِهِ قُلْ لِّأَزْوَاجِكِ إِنْ كُنْتُمْ تُرِيدُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا التَّبْرُحُ أَنْ تُخْرِجَ مَحَاسِنَهَا سُنَّةَ اللَّهِ اسْتَنْهَا جَعَلَهَا.

۱۸۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهَا حِينَ أَمَرَ اللَّهُ يُخَيِّرَ أَزْوَاجَهُ فَبَدَأَ أَبِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي ذَاكِرٌ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكَ أَنْ تَسْتَعْجِلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبِيكَ وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَيْ لَمْ يَكُونَا بِأَمْرَانِي بِفِرَاقِهِ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكِ إِلَى تَمَامِ الْآيَتَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ فَفِي أَيِّ هَذَا اسْتَأْمَرُ أَبُوِي فَأَنِّي أُرِيدُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْذَّارَ الْآخِرَةَ.

۸۰۰ بَابُ قَوْلِهِ وَإِنْ كُنْتُمْ تُرِيدُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْذَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا وَقَالَ قَتَادَةُ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَى فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ الْقُرْآنِ وَالسُّنَّةُ.

۱۸۹۶۔ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَخْيِيرِ أَزْوَاجِهِ بَدَأَنِي فَقَالَ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكَ أَمْرًا

فرمائی کہ کہیں میں مال کو پسند نہ کر لوں، کیونکہ والدین تو آخرت اور رسول اللہ ہی کو پسند کریں گے، اس کے بعد آپ نے فرمایا عائشہ! اگر تم دنیا کے مال و متاع کو پسند کرتی ہو، تو پھر میں تم کو بہت سا مال دے کر خوشی سے رخصت کر دوں اور اگر تم اللہ و رسول اور آخرت کو پسند کرتی ہوں، تو خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے بڑا اجر مقرر کیا ہے، مگر شرط یہ ہے کہ تم نیکی پر قائم رہو، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے آپ سے عرض کیا میں اس کو والدین سے کیا پوچھوں، میں تو اللہ و رسول اور آخرت کو پسند کرتی ہوں، پھر یہی بات حضور نے دوسری ازواج سے فرمائی اور ان سب نے بھی یہی جواب دیا، موسیٰ بن امین، معمر، زہری، ابو سلمہ، عبدالرزاق، ابوسفیان سے اس کے متابع حدیث روایت کی، نیز زہری، عروہ سے وہ حضرت عائشہ سے بھی روایت کرتے ہیں۔

باب ۸۰۱۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ آپ اپنے دل میں وہ بات چھپائے ہوئے تھے جسے اللہ ظاہر کرنے والا تھا، آپ لوگوں سے ڈرتے تھے حالانکہ اللہ اس کا زیادہ حقدار ہے کہ آپ اس سے ڈریں۔

۱۸۹۷۔ محمد بن عبدالرحیم، یعلیٰ بن منصور، حماد بن زید، ثابت، حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ یہ آیت وتخفی فی نفسک ما اللہ مبدیہ الخ یعنی آپ اپنے دل میں چھپاتے تھے جسے اللہ تعالیٰ ظاہر کرنا چاہتا تھا، زینب بنت جحش اور زید بن حارثہ کے حق میں نازل ہوئی۔

باب ۸۰۲۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ آپ اپنی بیویوں سے جسے چاہیں اور جب تک چاہیں علیحدہ رکھیں، اور جس کو چاہیں اپنے پاس رکھیں اور جن کو الگ رکھا تھا اگر پسند کریں تو ان کو بھی طلب کریں، آپ پر کوئی گناہ نہیں، ابن عباس کہتے ہیں کہ ”ترجی“ ڈھیل دے ”ارجہ“ اسی سے ہے۔

۱۸۹۸۔ زکریا بن مکئی، ابواسامہ، ہشام، عروہ، حضرت عائشہ سے

قَالَ عَلَيْكَ أَنْ لَا تَعْجَلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكَ قَالَتْ وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ جَلَّ ثَنَاهُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لَأَزُوجَكَ إِنْ كُنْتَن تَرْضُنَّ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزَيْنَتَهَا إِلَى أَجْرٍ عَظِيمًا قَالَتْ فَقُلْتُ فَيَأْتِي هَذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّي أُرِيدُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالذَّارَ الْآخِرَةَ قَالَتْ ثُمَّ فَعَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ تَابَعَهُ مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُو سُفْيَانَ الْمَعْمَرِيُّ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ.

۸۰۱ باب قَوْلِهِ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ.

۱۸۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ نَزَلَتْ فِي شَأْنِ زَيْنَبِ ابْنَةِ جَحْشٍ وَزَيْدِ ابْنِ حَارِثَةَ.

۸۰۲ باب قَوْلِهِ تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تُرْجِي تُوَخِّرُ أَرْجَفَهُ أَخْرَجَهُ.

۱۸۹۸۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَاءُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو

أَسَمَةَ قَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ كُنْتُ أَغَارُ عَلَى اللَّاتِي وَهَبْنِ أَنْفُسَهُنَّ
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقُولُ
أَتَهَبُ الْمَرْأَةُ تَعْسَهَا فَلَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى
تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ
وَمَنْ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ
قُلْتُ مَا أَرَى رَبَّكَ إِلَّا يَسَارِعُ فِي هَوَاكَ .

۱۸۹۹۔ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ عَنْ مَعَاذَةَ عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَسْتَأْذِنُ فِي يَوْمِ الْمَرْأَةِ مِنَّا بَعْدَ أَنْ أَنْزَلَتْ
هَذِهِ الْآيَةُ (تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي
إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنْ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا
جُنَاحَ عَلَيْكَ) فَقُلْتُ لَهَا مَا كُنْتُ تَقُولِينَ
قَالَتْ كُنْتُ أَقُولُ لَهُ إِنْ كَانَ ذَاكَ إِلَيَّ فَإِنِّي لَا
أُرِيدُ يَارَسُولَ اللَّهِ أَنْ أُؤَيِّرَ عَلَيْكَ أَحَدًا تَابَعَهُ
عَبَادُ بْنُ عَبَّادٍ سَمِعَ عَاصِمًا

۸۰۳ باب قَوْلِهِ لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ
إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرِ نَاطِرِينَ
إِنَّهُ وَلَكِنَّ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ
فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ
ذَلِكَ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ
وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ وَإِذَا
سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ
حِجَابٍ ذَلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ

روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جن عورتوں نے اپنے لئے
رسول اللہ ﷺ کو ہبہ کر دیا تھا، میں ان کے مقابلہ پر غیرت و شرم
کرتی تھی، (۱) اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی کہ ترجی من تشاء
منہن وتووی الی اللہ من تشاء الخ تو میں نے خدمت شریف میں
عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! میں دیکھتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ
کی مرضی کے موافق کرتا ہے اب آپ جو چاہیں کریں۔

۱۸۹۹۔ حبان بن موسیٰ، عبد اللہ، عاصم الاحول، معاذہ، حضرت
عائشہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ
اگر باری والی بیوی کو چھوڑ کر کسی دوسری بیوی کے یہاں جانا چاہتے
تھے، تو باری والی سے اجازت لیا کرتے تھے، اس آیت کے نازل
ہونے کے بعد یعنی تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ
الخ، معاذہ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ جب
آنحضرت آپ سے اجازت لیتے تھے تو آپ کیا جواب دیتی تھی؟
انہوں نے فرمایا کہ میں تو کہتی تھی کہ میں یہی چاہتی ہوں کہ آپ
میرے ہی پاس قیام فرمائیں، اس حدیث کو عباد بن عباد، عاصم سے
بھی روایت کرتے ہیں۔

باب ۸۰۳۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اے مسلمانو! تم نبی کے گھر
میں مت جایا کرو، مگر اس صورت میں کہ تم کو کھانے کیلئے بلایا
جائے اور تم کو اس کے پکنے کا بھی انتظار نہیں کرنا چاہئے اور
جب بلایا جائے جاؤ اور کھانے کے بعد باتوں میں دل لگا کر
مت بیٹھے رہا کرو، تمہارا یہ عمل نبی کیلئے تکلیف کا باعث ہوتا
ہے، اور وہ شرم کرتے ہیں، مگر اللہ سچی بات کہنے سے نہیں
شرماتا، اور جب ان سے کچھ طلب کرو، تو پردے کی آڑ سے
مانگو، یہ بات تمہارے اور ان کے دلوں کی پاکیزگی کا سبب

(۱) ایک روایت میں ہے کہ جن عورتوں نے اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ہبہ کر دیا تھا ان میں سے کسی کو بھی آپ نے
اپنے ساتھ نہیں رکھا تھا اگرچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کیلئے اسے مباح قرار دیا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے یہ مخصوص اجازت تھی دوسرے
مسلمانوں کو اسکی بھی اجازت نہیں۔

ہے، تمہارا یہ کام نہیں کہ نبی کو تکلیف دو اور ان کی بیویوں سے کبھی نکاح مت کرنا، بے شک تمہارا یہ عمل خدا کے نزدیک بہت بڑا گناہ ہے، اناہ کے معنی کھانا تیار ہونے کے میں یہ لفظ ”انایانی۔ اناہ“ سے بنا ہے ”لعل الساعة تكون قریباً“ شاید قیامت عنقریب ہو جائے، اگر ”قریباً“ کو ”ساعة“ کی صفت قرار دیا جائے۔ تو ”قریہ“ ہونا چاہئے اور اگر ظرف و بدل مانیں تو تائے تانیث کو ہٹا کر ”قریباً“ پڑھیں گے۔ ایسی حالت میں یہ واحد، تنبیہ، جمع سب ہی کیلئے ہوگا۔

۱۹۰۰۔ مسدود، یحییٰ، حمید، انس، حضرت عمر رضی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ کے پاس تو ہر طرح کے لوگ آتے جاتے ہیں لہذا اگر آپ اپنی بیویوں کو پردہ کا حکم دیں تو بہت اچھا ہو، اس وقت اللہ تعالیٰ نے آیت حجاب نازل فرمائی۔

۱۹۰۱۔ محمد بن عبد اللہ، قاشی، معتمر بن سلیمان، ان کے والد، ابو مجلز، حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے زینب بنت جحش کے ساتھ شادی کر کے ولیمہ کی دعوت کی، لوگوں نے کھانا کھایا، پھر بیٹھے رہے، آنحضرت ﷺ اندر جانے کی فکر کر رہے تھے، مگر یہ لوگ اٹھنے کا نام نہیں لیتے تھے، جب آپ اٹھے تو آپ کے ہمراہ بہت سے لوگ اٹھ کھڑے ہوئے مگر تین آدمی پھر بھی بیٹھے باتیں کرتے رہے، آنحضرت ﷺ باہر جا کر جب دوبارہ اندر آئے، تو دیکھا کہ وہ لوگ ابھی تک بیٹھے ہی ہوئے ہیں۔ پھر کچھ دیر کے بعد وہ لوگ بھی اٹھے، میں نے آنحضرت ﷺ کو خبر دی کہ وہ سب چلے گئے، اس وقت آپ اندر تشریف لائے، میں نے بھی جانا چاہا، مگر آپ نے پردہ ڈال دیا، اس کے بعد اللہ نے آیت حجاب نازل فرمائی کہ یا ایہا الذین آمنوا لا تدخلوا بیوت النبی الخ۔

وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْ تُنْكِحُوا زُورَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا إِنَّ ذَلِكَ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا يُقَالُ أَنَاهُ إِدْرَاكُهُ أَنَايَانِي أَنَاهُ لَعْلُ السَّاعَةِ تَكُونُ قَرِيبًا إِذَا وَصَفَتْ صِفَةً الْمُؤْنِثِ قُلْتُ قَرِيبَةً وَإِذَا جَعَلْتَهُ ظَرْفًا وَبَدَلًا وَلَمْ تُرِدِ الصِّفَةَ نَزَعْتَ الْهَاءَ مِنَ الْمُؤْنِثِ وَكَذَلِكَ لَفْظُهَا فِي الْوَاحِدِ وَالْإِنْتِنِ وَالْحَمِيعِ لِلذَّكْرِ وَالْأُنْثَى .

۱۹۰۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبُرُوفُ الْفَاجِرُ فَلَوْ أَمَرْتُ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِالْحِجَابِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ الْحِجَابِ .

۱۹۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا يُعْمَلُ حَدَّثَنَا أَبُو مَجْلَزٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ ابْنَةَ جَحْشٍ دَعَا الْقَوْمَ فَطَعِمُوا ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ وَإِذْ هُوَ كَانَهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُمْ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ وَقَعَدَ ثَلَاثَةٌ نَفَرٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوا فَانْطَلَقْتُ فَجِئْتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدْ انْطَلَقُوا فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ فَذَهَبَتْ أَدْخُلُ فَأَلْفَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ الْأَيَّةِ .

۱۹۰۲۔ سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، ابو قلابہ، حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ پردہ کی آیت سے میں اچھی طرح واقف ہوں، آنحضرت ﷺ نے جب حضرت زینب سے نکاح کیا اور آپ کے گھر میں آئیں، تو آپ نے ولیمہ کیا اور لوگوں کو دعوت دی، لوگ آئے اور کھانا کھانے کے بعد باتیں کرنے بیٹھ گئے، رسول اللہ ﷺ اندر گئے، پھر باہر آگئے، تاکہ لوگ چلے جائیں مگر وہ بیٹھے ہی رہے، اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یا الذین آمنوا لا تدخلوا بیوت النبی الا ان یؤذن لکم آخر آیت تک۔ آپ اندر تشریف لے گئے اور میں نے بھی جانے کا قصد کیا، مگر آپ نے پندہ ڈال دیا، پھر میں واپس آگیا۔

۱۹۰۳۔ ابو معمر، عبدالوارث، عبدالعزیز بن صہیب، حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ جب آنحضرت ﷺ نے حضرت زینب سے نکاح کیا اور پھر ولیمہ کا کھانا کھانے کے لئے مجھے لوگوں کو بلانے کیلئے بھیجا تو میں آدمیوں کو بلا کر لایا وہ کھا کر چلے گئے، پھر دوسروں کو لایا وہ بھی چلے گئے، آخر میں نے عرض کیا کہ سب چلے گئے آپ نے کھانا اٹھانے کا حکم دیا، مگر تین آدمی بیٹھے رہے اور باتیں کرتے رہے، آنحضرت ﷺ باہر آئے اور پھر حضرت عائشہ کے حجرے کی طرف گئے، اور ان کو سلام کیا اور کہا السلام علیکم اہل البیت ورحمۃ اللہ، حضرت عائشہ نے بھی جواب میں وعلیکم السلام اور رحمتہ اللہ کہا اور دریا فت کیا کہ آپ نے اپنی بیوی کو کیسا پایا، اللہ تعالیٰ آپ کو مبارک فرمائے اس کے بعد آپ اپنی سب بیویوں کے پاس تشریف لے گئے۔ سب کو السلام علیکم کہا، اور سب ہی نے حضرت عائشہ کی طرح جواب دیا، اس کے بعد آنحضرت ﷺ باہر تشریف لائے، وہ لوگ ابھی تک بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے، آنحضرت کو انہیں دیکھ کر بڑی شرم سی محسوس ہونے لگی، اور کچھ کہہ نہ سکے اور پھر حضرت عائشہ کے حجرے کی طرف جا کر ٹہلنے لگے، پھر جب وہ لوگ چلے گئے تو میں نے یا کسی نے آپ کو خبر دی، آپ تشریف لائے مگر ابھی چوکھٹ کے اندر ایک ہی قدم رکھا تھا کہ آپ نے پردہ ڈال دیا اور اندر چلے گئے، اس وقت اللہ

۱۹۰۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِهَذِهِ الْآيَةِ الْحِجَابَ لَمَّا أُهْدِيَتْ زَيْنَبُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ مَعَهُ فِي الْبَيْتِ صَنَعَ طَعَامًا وَدَعَا الْقَوْمَ فَفَعَدُوا يَتَحَدَّثُونَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ ثُمَّ يَرْجِعُ وَهُمْ قُعُودٌ يَتَحَدَّثُونَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرِ نَاطِرِينَ إِنَّهُ إِلَى قَوْلِهِ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ فَضَرَبَ الْحِجَابَ وَقَامَ الْقَوْمُ

۱۹۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ بُنِيَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ بِخُبَيْرٍ وَلَحْمٍ فَأُرْسِلَتْ عَلَى الطَّعَامِ دَاعِيًا فَيَجِيءُ قَوْمٌ فَيَأْكُلُونَ وَيَخْرُجُونَ فَدَعَوْتُ حَتَّى مَا أَحَدٌ أَحَدًا أَدْعُو فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا أَحَدٌ أَحَدًا أَدْعُوهُ قَالَ ارْفَعُوا طَعَامَكُمْ وَبَقِيَ ثَلَاثَةٌ رَهْطٌ يَتَحَدَّثُونَ فِي الْبَيْتِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْطَلَقَ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَقَالَتْ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ كَيْفَ وَجَدْتَ أَهْلَكَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فَقَرَّرْتُ حُجْرَتِ نِسَائِهِ كُلِّهِنَّ يَقُولُ لَهُنَّ كَمَا يَقُولُ لِعَائِشَةَ وَيَقُلْنَ لَهُ كَمَا قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذَا ثَلَاثَةٌ رَهْطٌ فِي الْبَيْتِ يَتَحَدَّثُونَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَدِيدَ الْحَيَاءِ فَخَرَجَ مُنْطَلِقًا نَحْوَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَمَا أَدْرَى أَخْبَرْتُهُ أَوْ أُخْبِرَ أَنَّ الْقَوْمَ خَرَجُوا فَرَجَعَ حَتَّى إِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ

تعالیٰ نے آیت حجاب نازل فرمائی۔

۱۹۰۴۔ اہل حق ابن منصور، عبد اللہ بن بکر سہمی، حمید، حضرت انس سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت زینب سے نکاح کے بعد شب زفاف سے فارغ ہو کر ولیمہ کیا۔ لوگ آتے جاتے اور کھا کر چلے جاتے، آپ اس عرصہ میں دوسری بیویوں کے حجرہ کی طرف تشریف لے گئے، ان کو سلام کیا ان سب نے بھی سلام کا جواب دیا، اور آپ کو مبارک باد پیش کی پھر آپ واپس حضرت زینب کے مکان میں آئے، تو دیکھا کہ تین آدمی ابھی تک بیٹھے باتیں کر رہے ہیں، آنحضرت ﷺ نے ان کو دیکھا تو واپس چلے گئے، جب ان لوگوں نے آپ کو دیکھا تو وہ بھی اٹھ کر باہر چلے گئے، اس کے بعد مجھ کو یاد نہیں کہ ان لوگوں کے جانے کے بعد میں نے آپ کو خبر دی یا کسی اور نے، غرض آپ تشریف لائے پھر اندر گئے، اور میرے اور اپنے درمیان آپ نے پردہ ڈال دیا، اس کے بعد آیت حجاب (یا ایہا الذین آمنوا لا تدخلوا بیوت النبی الخ) نازل ہوئی۔

۱۹۰۵۔ زکریا بن یحییٰ، ابواسامہ، ہشام، عروہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ پردہ کی آیت نازل ہونے کے بعد حضرت سودہؓ رفع حاجت کے لئے چادر اوڑھ کر باہر گئیں چونکہ وہ بہت جسیم تھیں اس لئے باوجود چادر کے پہچانی جاتیں، چنانچہ ایک دن وہ باہر گئیں تو حضرت عمرؓ نے پہچان کر کہا کہ آپ باوجود چادر کے ہم سے چھپی ہوئی نہیں ہیں، سمجھ جاؤ کہ کس لئے نکلی ہو۔ حضرت سودہؓ عمرؓ کی باتیں سن کر واپس آئیں۔ آنحضرت ﷺ میرے گھر میں موجود تھے۔ کھانا کھا رہے تھے ایک ہڈی آپ کے ہاتھ میں تھی، حضرت سودہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں باہر گئی تھی تو عمرؓ نے مجھ سے یہ باتیں کہیں ہیں، آپ نے جب یہ سنا تو آپ پر نزول وحی ہونے لگا جب نازل ہو چکی تو ہڈی ہاتھ میں ہی تھی، آپ نے فرمایا کہ اللہ تم کو اجازت دیتا ہے کہ تم ضرورت کیلئے باہر جاسکتی

فِی اُسْکُفَةِ الْبَابِ دَاخِلَةً وَّ اُخْرٰی خَارِجَةً اَرْخٰی السِّتْرَ بَیْنِیْ وَبَیْنَهُ وَاَنْزَلَتْ اٰیَةَ الْحِجَابِ .
۱۹۰۴۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرِ السَّهْمِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ اَوَّلَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَنَى بَرْنَبَ ابْنَةَ جَحْشٍ فَاشْبَعَ النَّاسَ خُبْرًا وَلَحْمًا ثُمَّ خَرَجَ إِلَى حَجَرِ امَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ كَمَا كَانَ يَصْنَعُ صَبِيحَةً بِنَائِهِ فَيُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ وَيَدْعُو لَهُمْ وَيُسَلِّمَنَّ عَلَيْهِ وَيَدْعُوْنَ لَهُ فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ رَأَى رَجُلَيْنِ جَرَى بَيْنَهُمَا الْحَدِيثُ فَلَمَّا رَأَهُمَا رَجَعَ عَنْ بَيْتِهِ فَلَمَّا رَأَى الرَّجُلَيْنِ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ عَنْ بَيْتِهِ وَبَنَى مُسْرِعِينَ فَمَا اَدْرٰی اَنَا اَخْبَرْتُهُ بِخُرُوجِهِمَا اَمْ اَخْبَرَ فَرَجَعَ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ وَاَرْخٰی السِّتْرَ بَیْنِیْ وَبَیْنَهُ وَاَنْزَلَتْ اٰیَةَ الْحِجَابِ وَقَالَ ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا يَحْيٰی حَدَّثَنِیْ حُمَيْدٌ سَمِعَ اَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۹۰۵۔ حَدَّثَنِیْ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰی حَدَّثَنَا أَبُو اَسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْتُ سَوْدَةً بَعْدَ مَا ضَرَبَ الْحِجَابُ لِحَاجَتِهَا وَكَانَتْ امْرَاةً جَسِيْمَةً لَا تَخْفٰی عَلَى مَنْ يَعْرِفُهَا فَرَاَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا سَوْدَةُ اَمَّا وَاللَّهِ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا فَاَنْظُرِيْ كَيْفَ تَخْرُجِينَ قَالَتْ فَانْكَفَأْتُ رَاجِعَةً وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَيْتِيْ وَاِنَّهُ لَتَعَشٰی وَفِیْ يَدِهِ عِرْقٌ فَدَخَلْتُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنِّیْ خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِیْ فَقَالَ لِيْ عُمَرُ كَذًا وَكَذَا فَقَالَتْ فَاَوْحٰی اللَّهُ اِلَيْهِ ثُمَّ رَفَعَ عَنْهُ وَاِنَّ الْعِرْقَ فِیْ يَدِهِ مَا وَضَعَهُ فَقَالَ

ہو۔

باب ۸۰۴۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ اگر تم کسی چیز کو چھپاؤ گے یا ظاہر کرو گے، تو اللہ تعالیٰ کو تو سب کچھ معلوم ہے، ان عورتوں پر اولاد ماں باپ اور بھائی اور بھتیجوں اور بھانجوں اور دوسری کل عورتوں اور لونڈیوں سے پردہ نہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، اور ان کو چاہئے کہ اللہ سے ڈرتی رہیں، کیونکہ ہر چیز خدا کے سامنے ہے۔

۱۹۰۶۔ ابو الیمان، شعیب، زہری، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ابو القعیس کے بھائی ارح نے مجھ سے ملنے کی اجازت مانگی، میں نے جواب میں کہہ دیا کہ جس وقت تک آنحضرت ﷺ کی اجازت نہ ہوگی میں تم کو اپنے آپ اجازت نہیں دے سکتی ہوں اور میں نے اس خیال سے اجازت نہیں دی کہ ان کے بھائی ابو القعیس کا تو میں نے دودھ نہیں پیا ہے، البتہ ان کی بیوی کا دودھ پیا ہے، اس کے بعد آنحضرت ﷺ تشریف لائے تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ارح کے ابو القعیس بھائی نے مجھ سے ملنے کی اجازت طلب کی تو میں نے ملنے سے انکار کر دیا۔ یہاں تک کہ آپ سے اجازت نہ لے لوں، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تو نے اپنے چچا کو اجازت کیوں نہیں دی، میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے مرد نے تو دودھ نہیں پلایا ہے، بلکہ عورت نے پلایا ہے، آپ نے فرمایا نہیں وہ تمہارے چچا ہیں، عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہؓ اسی بنا پر کہتی تھی کہ نسا جو رشتہ حرم ہے، رضاعاً بھی اسے حرام مانو۔

باب ۸۰۵۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی پر، اے ایمان والو! تم بھی درود و رحمت اور سلام بھیجا کرو، اور سلامتی کی دعا کیا کرو، ابو العالیہ کہتے ہیں کہ صلوٰۃ سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے

إِنَّهٗ قَدْ اٰذَنَ لٰكِنَّ اَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ .
۸۰۴ بَابُ قَوْلِهِ اِنْ تُبَدُّوْا شَيْئًا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِىْ اَبَائِهِنَّ وَلَا اَبْنَائِهِنَّ وَلَا اِخْوَانِهِنَّ وَلَا اَبْنَاءَ اِخْوَانِهِنَّ وَلَا نِسَائِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا .

۱۹۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ اِسْتَاذَنَ عَلٰى اَفْلَحٍ اَخُوْ اَبِي الْقُعَيْسِ بَعْدَ مَا اُنْزِلَ الْحِجَابُ فَقُلْتُ لَا اٰذَنُ لَهُ حَتّٰى اِسْتَاذَنَ فِىْهِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَحَاهُ اَبَا الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ اَرْضَعْنِيْ وَلٰكِنْ اَرْضَعْتَنِيْ امْرَاَةٌ اَبِي الْقُعَيْسِ فَدَخَلَ عَلٰى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَفْلَحَ اَخَا اَبِي الْقُعَيْسِ اِسْتَاذَنَ فَاَيَّبْتُ اَنْ اٰذَنَ حَتّٰى اَسْتَاذِنَكَ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَنَعَكَ اَنْ تَاذِيْنَ عَمَّكَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ هُوَ اَرْضَعْنِيْ وَلٰكِنْ اَرْضَعْتَنِيْ امْرَاَةٌ اَبِي الْقُعَيْسِ فَقَالَ اُذْنِيْ لَهُ فَاِنَّهُ عَمَّكَ تَرَبَّتْ يَمِيْنُكَ قَالَ عُرْوَةُ فَلِذٰلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُوْلُ حَرِّمُوْا مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا تَخْرِمُوْنَ مِنَ النَّسَبِ .

۸۰۵ بَابُ قَوْلِهِ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَٰئِكَتُهٗ يُصَلُّوْنَ عَلٰى النَّبِىِّ يَاۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا قَالَ اَبُو الْعَالِيَةِ صَلَوَةُ اللّٰهِ ثَنَائُهُ عَلَيْهِ عِنْدَ الْمَلَٰئِكَةِ وَصَلَوَةُ

پاس ان کی تعریف کرتے ہیں، فرشتوں کی صلوٰۃ سے دعا مراد ہے، ابن عباس کہتے ہیں کہ ”یصلون“ برکت کی دعا کرتے ہیں ”لنغریبنک“ غالب کریں گے ہم تم کو۔

۱۹۰۷۔ سعید بن یحییٰ، ان کے والد، مسعر، حکم، ابن ابی لیلیٰ، حضرت کعب بن عجرہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں کسی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ کے اوپر سلام بھیجنا تو ہمیں معلوم ہے، مگر یہ معلوم نہیں کہ درود کس طرح بھیجیں؟ آپ نے فرمایا اس طرح کہا کرو، اللہم صل الخ یعنی اے اللہ تو محمدؐ اور ان کی آل پر درود بھیج۔ جس طرح تو نے آل ابراہیم پر درود بھیجا اے اللہ تو محمدؐ اور ان کی آل پر برکت نازل فرما، جس طرح تو نے ابراہیم اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائی، بے شک تو تعریف والا بزرگی والا ہے۔

۱۹۰۸۔ عبد اللہ بن یوسف، لیث، ابن ہاد، عبد اللہ بن خباب، حضرت ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم سلام بھیجنا تو جانتے ہیں مگر درود بھیجنے کا طریقہ ہم کو معلوم نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا تم صلوٰۃ اس طرح بھیجنا کہ اللہم صل الخ یعنی اے اللہ رحمت بھیج محمدؐ پر جو تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں، جس طرح تو نے آل ابراہیم پر رحمت بھیجی، اور محمدؐ اور ان کی آل پر برکت نازل فرما، جس طرح تو نے ابراہیم پر برکت نازل فرمائی، اس حدیث کو ابو صالح، لیث کی روایت میں اس طرح کہتے ہیں کہ آخر میں ”علی ابراہیم“ کی جگہ ”علی آل ابراہیم“ آیا ہے۔

۱۹۰۹۔ ابراہیم بن حمزہ، ابن ابی حازم والد راوردی، یزید بن حماد سے اس طرح روایت کرتے ہیں کہ اس روایت کے الفاظ اس طرح ہیں، کما صلیت علی ابراہیم، وبارک علی محمد و آل محمد کما بارکت علی ابراہیم و آل ابراہیم۔

باب ۸۰۶۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”ان لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ جنہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو دکھ پہنچایا۔

۱۹۱۰۔ اسحاق بن ابراہیم، روح بن عبادہ، عوف، حسن، و محمد، و خلاس، حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ

الْمَلٰئِكَةُ الدُّعَاءُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُصَلُّونَ
يُرْسَلُونَ لِنُغْرِبَنَّكَ لِنُسَلِّطَنَّكَ .

۱۹۰۷۔ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مِسْعَرُ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ الصَّلَاةُ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ .

۱۹۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا التَّسْلِيمُ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبُو صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ .

۱۹۰۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالْدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ وَقَالَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارَكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ .

۸۰۶۔ بَابُ قَوْلِهِ لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى .

۱۹۱۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ

آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت ہی حیا دار اور شرمیلے تھے (یہاں تک کہ کسی کے سامنے نہاتے بھی نہ تھے) اس آیت میں اسی قصہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے یا ایہا الذین امنوا لا تکنوا کالذین اذوا موسیٰ فبراہ اللہ مما قالوا وکان عند اللہ وجہا۔

سورہ سبأ کی تفسیر!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

”معجزین“ آگے بڑھنے والے ”معجزین“ ہاتھ سے نکل جانے والے ”سبقوا“ آگے نکل گئے ”لا یعجزون“ ہمارے ہاتھ سے نہیں نکل سکتے سبقونا ہم سے آگے نکل جائیں گے ہم کو ہر ادیں گے ”معجزین“ ہر ادینے والے چھوٹ جانے والے ”معجزین“ غالب آنے والے ایک مطلب یہ بھی ہے کہ ہر ایک اپنے ساتھی کی کمزوری ظاہر کر دے ”معشار“ دسواں حصہ ”اکل“ کے معنی شورو پھل ”باعدا“ اور ”بعد“ کے ایک ہی معنی ہیں یعنی دور کر دے مجاہد کہتے ہیں کہ ”لا یعزب“ غائب نہیں ہوتا العرم پانی کا بند ایک لال پانی تھا جس میں اللہ کے حکم سے سیلاب آیا اور بند ٹوٹ گیا میدان میں گڑھا ہو گیا اور باغ دونوں طرف سے اونچے ہو گئے پھر پانی غائب ہوا تو باغ خشک ہو گئے یہ پانی بند سے بہہ کر نہیں آیا تھا بلکہ اللہ کا عذاب تھا اس نے جہاں سے چاہا وہاں سے بھیجا عمرو بن شریل کا بیان ہے کہ یمن والوں کی زبان میں ”العرم“ بند کو کہتے ہیں بعض لوگ ”عرم“ کے معنی نالہ کے بیان کرتے ہیں ”السباغات“ کے معنی زر ہیں مجاہد کہتے ہیں کہ ”یحازی“ کے معنی ہیں عذاب دیئے جاتے ہیں بدلہ یا جزا دیتے ہیں یادیں گے ”اعظکم بواحدة“ سے مراد اللہ کی اطاعت ہے ”مثنیٰ“ اور ”فرادی“ کے معنی ہیں دو دو اور ایک ایک ”التناوش“ کے معنی آخرت سے لوٹ کر دنیا میں آنا جو کہ ناممکن ہے ”ما یشتہون“ کے معنی ان کی خواہشات مال و اولاد یا دنیا کی زینت و رونق رونق کے معنی ہیں ان کے جوڑ والے ابن عباس کا بیان ہے کہ ”جواب“ کے معنی تالاب گڑھا ”حطط“ کڑوا بد مزہ مراد پیلو کا درخت ہے ”اثل“ جھاؤ کے درخت کو کہتے ہیں ”عرم“ سخت اور

سَبَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یَقَالَ مُعَاجِزِیْنَ مُسَابِقِیْنَ بِمُعْجِزِیْنَ بِفَاتِیْنِ سَبَقُوا فَاتُوا لَا یُعْجِزُونَ لَا یَقْوُوتُونَ یَسْبِقُونَا یُعْجِزُونَ قَوْلُهُ بِمُعْجِزِیْنَ بِفَاتِیْنِ وَمَعْنَى مُعَاجِزِیْنَ مُغَالِبِیْنَ یُرِیدُ کُلُّ وَاحِدٍ مِنْهَا اَنْ یُّظْهِرَ عِجْزَ صَاحِبِهِ مِیْعَشَارَ عِشْرِ الْاُكْلِ الثَّمَرِ بَاعِدٌ وَبَعْدٌ وَاحِدٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَا یَعْزُبُ لَا یَغِیْبُ الْعَرْمُ السُّدُ مَاءٌ اَحْمَرُ اَرْسَلَهُ اللّٰهُ فِی السُّدِّ فَشَقَّ وَهَدَمَهُ وَحَفَرَ الْوَادِیْ فَارْتَفَعَتْ عَنِ الْحَبِیْنِ وَغَابَ عَنْهُمَا الْمَاءُ فَبَیْسَتْ وَلَمْ یَكُنِ الْمَاءُ الْاَحْمَرُ مِنَ السُّدِّ وَلَکِنْ کَانَ عَذَابًا اَرْسَلَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِنْ حَيْثُ شَاءَ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ شَرْحِبِلٍ الْعَرْمُ الْمُسْنَاءُ بِلَحْنِ اَهْلِ الْیَمَنِ وَقَالَ غَیْرُهُ الْعَرْمُ الْوَادِی السَّابِغَاتُ الدَّرُوعُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ یُحَازِیْ یُعَاقِبُ اَعْظَمُکُمْ بِوَاحِدَةٍ بِطَاعَةِ اللّٰهِ مَثْنِیٌّ وَفَرَادِی وَاحِدًا وَاثْنِیْنِ التَّنَاشُؤُ الرُّدْمِیْنِ الْاٰخِرَةُ اِلَى الدُّنْیَا وَبَیْنَ مَا یَشْتَهُونَ مِنْ مَالٍ اَوْ وَلَدٍ اَوْ اَزْهَرَةٍ بِاَشْیَاعِهِمْ بِاَمْثَالِهِمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ کَالْحَوَابِ کَالْحَوِیَّةِ مِنَ الْاَرْضِ الْحَمَطُ الْاَرَاکُ وَالْاَثَلُ الطَّرْفَاءُ الْعَرْمُ الشَّدِیْدُ .

شدید چیز کو کہتے ہیں۔

باب ۸۰۷۔ اللہ تعالیٰ کا قول یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور کر دی جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا کہا اور پر والے جواب دیتے ہیں 'حق بات اور وہی بلند و برتر اور اعلیٰ ہے۔

۱۹۱۱۔ سفیان، عمرو، عکرمہ، حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ آسمان میں اپنا کوئی حکم بھیجتا ہے تو فرشتے عاجزی سے اپنے پروں کو پھڑپھڑانے لگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اس طرح ہوتا ہے کہ جیسے صاف پتھر پر زنجیر ماری جاتی ہے، جب فرشتوں کی گھبراہٹ دور ہو جاتی ہے تو وہ ایک دوسرے سے دریافت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کیا ارشاد فرمایا؟ تو دوسرا عرض کرتا ہے کہ جو کچھ فرمایا، حق فرمایا، اس وقت شیاطین بھی زمین سے تلے اوپر آسمان کی طرف جاتے ہیں اور اس حکم الہی کو سن کر اوپر والا نیچے والا کو بتاتا ہے، اور اس طرح یہ ایک دوسرے سے باتیں اڑا لیتے ہیں سفیان نے اس موقع پر اپنی تھیلی کو موڑ کر اور پھر انگلیوں کو ملا کر بتایا کہ شیاطین اس طرح ایک تو ایک ملے ہوئے ہوتے ہیں اور اوپر والا نیچے کو اور وہ اپنے نیچے والے کو اور پھر اسی طرح یہ اطلاع زمین پر ساحروں اور کاہنوں تک پہنچائی جاتی ہے، اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ فرشتے، شیاطین کو آگ کا کوڑا مارتے ہیں، بات پہنچانے سے قبل اور ان کے بات پہنچانے کے بعد انہیں لگ جاتے ہیں اور وہ اپنے نیچے والے کو خبر کر دیتا ہے، پھر یہ کاہن ایک بات میں سو باتیں جھوٹ ملا کر لوگوں سے بیان کرتے ہیں، اور ایک سچی بات کی بدولت سب باتوں میں ان کی تصدیق کی جاتی ہے۔

باب ۸۰۸۔ اللہ تعالیٰ کا قول کہ یہ رسول وہ ہیں جو تم کو آنے والے قیامت کے عذاب سے ڈراتے ہیں۔

۱۹۱۲۔ علی بن عبد اللہ، محمد بن حازم، اعمش، عمرو بن مرہ، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ جس دن یہ آیت اتری، آنحضرت ﷺ نے کوہ صفا پر جا کر لوگوں کو آواز دیکر بلایا، اہل

۸۰۷ بَاب قَوْلِهِ حَتَّىٰ إِذَا فُزِعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ .

۱۹۱۱۔ حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَضَى اللَّهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنَحِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ كَأَنَّهُ سِلْسِلَةٌ عَلَى صَفْوَانٍ فَإِذَا فُزِعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا لِلَّذِي قَالَ الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُ السَّمْعِ وَمُسْتَرِقُ السَّمْعِ هَكَذَا بَعْضُهُ فَوْقَ بَعْضٍ وَوَصَفَ سُفْيَانُ بِكَفِّهِ فَحَرَفَهَا وَبَدَّدَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فَيَسْمَعُ الْكَلِمَةَ فَيُلْقِيهَا إِلَى مَنْ تَحْتَهُ حَتَّى يُلْقِيَهَا عَلَى لِسَانِ السَّاحِرِ أَوْ الْكَاهِنِ فَرُبَّمَا أَدْرَكَ الشَّهَابُ قَبْلَ أَنْ تُلْقِيَهَا وَرُبَّمَا أَلْقَاهَا قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُ فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةً كَذِبَةً فَيَقَالُ الْيَسَ قَدْ قَالَ لَنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا فَيَصْدَقُ بِتِلْكَ الْكَلِمَةِ الَّتِي سَمِعَ مِنَ السَّمَاءِ .

۸۰۸ بَاب قَوْلِهِ إِنَّ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ .

۱۹۱۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزْمٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرٍو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

قریش نے جمع ہو کر پوچھا کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا اے اہل قریش اگر میں تم سے یہ کہوں کہ ایک دشمن صبح شام میں تم پر حملہ کرنے کا ارادہ کر رہا ہے، تو کیا تم میری بات کو سچا سمجھو گے؟ سب نے جواب دیا بیشک! پھر آپ نے فرمایا اچھا تو میں تم کو اس عذاب سے ڈراتا ہوں جو آنے والا ہے، یہ بات سن کر ابو لہب نے کہا تو ہلاک ہو گیا تو نے ہم کو اسی لئے یہاں بلایا تھا اس وقت اللہ تعالیٰ نے سورہ تبّت ید ا ابی لہب و تبّ الخ نازل فرمائی۔

صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّفَاذَاتِ
يَوْمَ فَقَالَ يَا صَبَاحَهُ فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ
قَالُوا مَا لَكَ قَالَ أَرَأَيْتُمْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ الْعَدُوَّ
يُضَيِّحُكُمْ أَوْ يُمَسِّحُكُمْ أَمَا كُنْتُمْ تُصَدِّقُونِي
قَالُوا بَلَى قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيِ عَذَابٍ
شَدِيدٍ فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ تَبَّالِكَ إِلَهَذَا جَمَعْتُنَا
فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ .

الحمد للہ کہ انیسواں پارہ ختم ہوا

بیسواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۸۰۹ باب (الْمَلَائِكَةُ)

قَالَ مُجَاهِدٌ: الْقَطْمِيرُ: لِفَافَةُ النَّوَاةِ: مُنْقَلَةٌ مُنْقَلَةٌ: وَقَالَ غَيْرُهُ: الْحَرُورُ بِالنَّهَارِ مَعَ الشَّمْسِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: الْحَرُورُ بِاللَّيْلِ، وَالسَّمُومُ بِالنَّهَارِ وَغَرَابِيبُ: أَشَدُّ سَوَادِ الْغَرِيبِ: أَكْثَرُ السَّوَادِ.

۸۱۰ باب (سُورَةُ يَسَ)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: فَعَزَّزْنَا: شَدَّدْنَا: يَاحَسْرَةَ عَلَى الْعِبَادِ كَانَ حَسْرَةً عَلَيْهِمْ إِسْتَهْزَأُوا هُمْ بِالرُّسُلِ أَنْ تَذَرِكَ: الْقَمَرُ: لَا يَسْتَرْضَوُ أَحَدُهُمَا ضَوْءُ الْآخَرِ وَلَا يَنْبَغِي لَهُمَا ذَلِكَ سَبَقَ النَّهَارُ: يَتَطَالَبَانِ حَتَّى يَنْسَلَخَ: نُخْرِجُ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخِرِ وَيَجْرِي كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنْ مِثْلِهِ مِنَ الْأَنْعَامِ فَكُهُونَ: مُعْجِبُونَ جُنْدٌ مُحْضَرُونَ عِنْدَ الْحِسَابِ وَيَذْكُرُ عَنْ عِكْرِمَةَ الْمَشْحُونِ الْمُؤَقَّرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: طَائِرُكُمْ مَصَائِكُكُمْ يَنْسِلُونَ: يَخْرُجُونَ مَرْقَدِنَا: مَخْرَجِنَا أَحْصَيْنَاهُ: حَفِظْنَاهُ مَكَانَتَهُمْ وَمَكَانَهُمْ وَاحِدٌ قَوْلُهُ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ.

۱۹۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي دَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَقَالَ: يَا أَبَا

بیسواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۸۰۹ باب تفسیر سورہ ملائکہ۔

مجاہد نے کہا ”قطمیر“ کے معنی کھجور کی گٹھلی کا چھلکا ”منقلة“ لدی ہوئی اور ان کے علاوہ دوسروں نے کہا ”حرور“ دن کے وقت سورج کی گرمی کو کہتے ہیں اور ابن عباس نے کہا ”حرور“ رات کی گرمی اور ”سموم“ دن کی گرمی ہے ”غرایب“ بہت گہری سیاہی اور ”غریب“ ”بہت زیادہ سیاہ۔“

۸۱۰ باب تفسیر سورہ یسین

اور مجاہد نے کہا کہ ”فعززنا“ کے معنی ”شددنا“ یعنی ہم نے قوت دی ”یا حسرة علی العباد“ افسوس ہے ان بندوں پر جنہوں نے رسولوں کا مذاق اڑایا ”ان تذرك القمر“ ان میں ایک کی روشنی دوسرے کی روشنی کو نہ چھپائے گی اور نہ ان کے لئے یہ مناسب ہے ”سابق النهار“ دونوں ایک دوسرے کو طلب کرتے ہوئے آگے پیچھے دوڑتے ہیں ”نسلخ“ ہم ان میں سے ایک کو دوسرے سے نکالتے ہیں اور ان دونوں میں سے ہر ایک چلتا رہتا ہے ”من مثله“ یعنی چوپائے کی طرح ”فکھون“ خوش و خرم ”جند محضرون حساب کے وقت فوج حاضر کی جائے گی“ عکرمہ سے منقول ہے کہ ”مشحون“ بھری ہوئی کو کہتے ہیں ابن عباس نے کہا کہ ”طائر کم“ سے مراد تمہاری مصیبتیں ہیں یسلسون باہر نکل پڑیں گے ”مرقدنا“ ہمارے نکلنے کی جگہ ”احصیناہ“ ہم نے اس کو محفوظ کر لیا اور ”مکانتھم“ اور ”مکانھم“ کے ایک ہی معنی ہیں اور سورج اپنے مقررہ راستہ پر گردش کرتا ہے یہ اس کا مقرر کردہ انداز ہے جو قوی اور جاننے والا ہے۔

۱۹۱۳۔ ابونعیم، اعمش، ابراہیم تمیمی، اپنے والد سے، وہ ابوذر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں آفتاب غروب ہونے کے وقت مسجد میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا کہ آپ نے فرمایا کہ اے ابوذر! کیا تم جانتے ہو کہ آفتاب کہاں غروب ہوتا ہے؟ میں نے

عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ وہ جاتا ہے یہاں تک کہ عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کے قول ”والشمس تحری لمستقر لها ذلك تقدير العزيز العليم“ کے یہی معنی ہیں۔

۱۹۱۳۔ حمیدی، وکیع، اعمش، ابراہیم تمیمی اپنے والد سے، وہ حضرت ابو ذرؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی ﷺ سے آیت والشمس تحری لمستقر لها کے متعلق پوچھا؟ تو آپ نے فرمایا کہ اس کا مستقر عرش کے نیچے سے ہے۔

باب ۸۱۱۔ تفسیر سورہ الصافات

اور مجاہد نے کہا یقذفون بالغیب من مکان بعید ”میں ”مکان بعید“ سے مراد ہے ہر جگہ سے اور ”یقذفون من کل جانب“ میں ”یقذفون“ کے معنی ہیں وہ پھینکے جاتے ہیں ”واصب“ کے معنی ہمیشہ لازب بمعنی لازم تاتوا عن الیمین“ میں ”الیمین“ سے مراد حق ہے، یہ الفاظ کفار شیطان سے کہیں گے ”غول“ سے مراد پیٹ کی تکلیف ہے ”یزفون“ انکی عقلیں زائل نہ ہو گئی ”قرین“ سے مراد شیطان ہے ”بہرعون تیز دوڑتے ہوئے یزفون تیز رفتاری سے چلتے ہوئے“ و بین الجنة نسبا کفار قریش نے کہا کہ ملائکہ اللہ کی بیٹیاں ہیں اور انکی مائیں سردار جنوں کی بیٹیاں ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جنوں کو معلوم ہے کہ وہ حاضر کئے جائیں گے، یعنی عنقریب حساب کیلئے حاضر کئے جائیں گے اور ابن عباس نے کہا کہ لنحن الصافون میں ”صافون“ سے فرشتے مراد ہیں اور صراط الحجیم سے مراد ”سوار الحجیم“ اور ”وسط الحجیم“ یعنی دوزخ کا درمیانی حصہ ہے ”لشوبا“ یعنی ان کے کھانے میں آمیزش ہوگی اور گرم پانی ملایا جائے گا ”مدحورا“ بھگایا ہوا بیض مکنون سے مراد چھپا ہوا مونی ہے و ترکنا علیہ فی الآخِرین سے مراد یہ ہے کہ ان کا ذکر خیر ہوتا ہے ”یستسخرون“ وہ مذاق کرتے ہیں ”بعلا“ سے مراد ربا ہے یعنی سردار اور بیشک یونس علیہ السلام پیغمبروں سے تھے۔

۱۹۱۵۔ قتیبہ بن سعید، جریر، اعمش، ابو داؤد، حضرت عبد اللہ سے

ذَرَّ أَتَدْرِي. أَيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ حَتَّى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى وَالشَّمْسُ تَحْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ .
۱۹۱۴۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: وَالشَّمْسُ تَحْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ .

۸۱۱ بَاب (وَالصَّافَاتِ)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: وَيَقْذِفُونَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيدٍ: مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَيَقْذِفُونَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ يُرْمُونَ وَاصِبٌ: دَائِمٌ: لَا زَبَ لَا زَمَ تَأْتُونَنَا عَنِ الْيَمِينِ: يَعْنِي الْحَقَّ، الْكُفَّارُ تَقُولُهُ لِلشَّيْطَانِ غَوْلٌ: وَجَعُ بَطْنٍ يُزْفُونَ: لَا تَذْهَبُ عَقُولُهُمْ قَرِينٌ: شَيْطَانٌ يُهْرَعُونَ كَهَيْئَةِ الْهَرَوَلَةِ يُزْفُونَ النَّسْلَانِ فِي الْمَشْيِ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ نَسَبًا، قَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ: الْمَلَائِكَةُ بَنَاتُ اللَّهِ وَأُمَّهَاتُهُمْ بَنَاتُ سَرَوَاتِ الْجَنِّ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ: سَتَحْضَرُ لِلْحِسَابِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَنَحْنُ الصَّافُونَ: الْمَلَائِكَةُ صِرَاطِ الْحَجِيمِ: سَوَاءِ الْحَجِيمِ، وَوَسْطِ الْحَجِيمِ لَشُوبًا يُخْلَطُ طَعَامُهُمْ وَيَسَاطُ بِالْحَجِيمِ مَدْحُورًا مَطْرُودًا بَيِّضٌ مَكْنُونٌ: اللَّوْلُؤُ الْمَكْنُونُ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ: يُذَكَّرُ بِخَيْرٍ يَسْتَسْخِرُونَ يَسْخَرُونَ بَعَلًا: رَبًّا وَإِنْ يُونُسَ لِمِنَ الْمُرْسَلِينَ .

۱۹۱۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ

روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ ابن متی سے بہتر ہو۔

۱۹۱۶۔ ابراہیم بن منذر، محمد بن فلیح، فلیح، ہلال بن علی، بنی عامر بن لوئی کے ایک فرد، عطاء بن یسار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ جس شخص نے کہا کہ میں آنحضرت ﷺ یونس بن متی سے بہتر ہوں، تو اس نے جھوٹ کہا۔

الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَكُونَ خَيْرًا مِنْ ابْنِ مَتَّى .
۱۹۱۶۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ مِنْ بَنِي عَامِرٍ بْنِ لُؤَيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى فَقَدْ كَذَبَ .

باب ۸۱۲۔ تفسیر سورہ ص

۱۹۱۷۔ محمد بن یشار، غندر، شعبہ، عوام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے مجاہد سے سورہ ص میں سجدہ کے متعلق پوچھا؟ تو انہوں نے کہا کہ ابن عباس سے اس کے متعلق کسی نے سوال کیا، تو انہوں نے کہا کہ اولئک الذین ہدی اللہ فہداهم اقتدہ اور ابن عباس اس سورہ میں سجدہ کیا کرتے تھے۔

۱۹۱۸۔ محمد بن عبد اللہ، محمد بن عبید طنافسی، عوام سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے مجاہد سے سورہ ص کے سجدے کے متعلق پوچھا؟ تو انہوں نے کہا کہ میں نے ابن عباس سے پوچھا کہ سورہ ص میں سجدہ کیوں کرتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ کیا تم یہ آیت نہیں پڑھتے کہ داؤد اور سلیمان ان کی اولاد میں سے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت دی پس ان کی ہدایت کی پیروی کرو، چنانچہ داؤد ان لوگوں میں سے ہیں، جن کی پیروی کا تمہارے نبی ﷺ کو حکم دیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس میں سجدہ کیا عجب کے معنی عجیب ”قط“ کے معنی صحیفہ یہاں نیکیوں کا صحیفہ مراد ہے، مجاہد نے کہا ”فی عزة“ سے مراد معازین (سرکشی کرنے والے) ہیں الملة الآخرة سے مراد ملت قریش ہے، اختلاف کے معنی ہیں ”جھوٹ“ اسباب سے مراد ہے آسمان کے راستے اس کے دروازوں ہیں، جند ماہنالك مہزوم میں ”جند“ سے مراد قریش ہیں ”اولئک الاحزاب“ سے مراد گزرے ہوئے لوگ ہیں ”فواق“ کے معنی ہیں

۸۱۲ بَاب (ص)

۱۹۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَوَّامِ قَالَ سَأَلْتُ مُجَاهِدًا عَنِ السَّجْدَةِ فِي ص قَالَ سَأَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهِدَاهُمْ أَقْتَدُهُ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْجُدُ فِيهَا .

۱۹۱۸۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِصِيُّ عَنِ الْعَوَّامِ قَالَ سَأَلْتُ مُجَاهِدًا عَنْ سَجْدَةِ ص فَقَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مِنْ آيِنَ سَجَدَتْ فَقَالَ: أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهِدَاهُمْ أَقْتَدُهُ فَكَانَ دَاوُدُ مِنْ أَمْرِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَفْتَدِي بِهِ فَسَجَدَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَابٌ عَجِيبٌ الْقِطُّ الصَّحِيفَةُ وَهُوَ هَهُنَا صَحِيفَةُ الْحَسَنَاتِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: فِي عِزَّةٍ مُعَازِينَ الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ: مِلَّةٌ قُرَيْشٍ الْإِخْتِلَافُ: الْكَذِبُ الْأَسْبَابُ: طُرُقُ السَّمَاءِ فِي أَبْوَابِهَا جُنْدٌ مَا هُنَالِكَ مَهْزُومٌ يَعْنِي قُرَيْشًا أُولَئِكَ الْأَحْزَابُ: الْقُرُونُ الْمَاضِيَةُ فَوَاقٍ رُجُوعٌ قِطْنَا: عَذَابَنَا إِتَّخَذْنَا هُمْ سُخْرِيًّا:

أَحْطَنًا بِهِمْ أَثَرًا: أَمَثَالٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: الْأَيْدُ: الْقُوَّةُ فِي الْعِبَادَةِ الْأَبْصَارُ الْبَصَرُ فِي أَمْرِ اللَّهِ حُبُّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّي مِنْ ذِكْرِ طِفْقٍ مَسْحًا: يَمَسُّحُ أَعْرَافَ الْخَبْلِ وَعَرَافِيهَا الْأَصْفَادُ: الْوَنَاقُ: هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِي إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ .

دوبارہ لوٹ کر آنا ”فطنا“ کے معنی ہمارا عذاب اتخذا ہم سحر یا یعنی ہم نے ان کو گھر لیا اتراب کے معنی ایک جیسے لوگ ہیں اور ابن عباس نے کہا الاید سے مراد عبادت کی قوت ”ابصار“ کے معنی اللہ کے معاملہ میں دیکھنا ہے ”حب الخیر عن ذکر ربی میں من ذکر ربی مراد ہے (یعنی عن بمعنی من ہے) طفق مسح یعنی گھوڑوں کی ٹانگوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگے ”اصفاد“ کے معنی ہیں بیڑیاں مجھ کو ایسا ملک عطا کر جو میرے بعد کسی کے لئے مناسب نہ ہو بیشک تو بہت بڑا بخشے والا ہے۔

۱۹۱۹۔ اسحاق بن ابراہیم، روح و محمد بن جعفر، شعبہ، محمد بن زیاد، ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ گزشتہ رات ایک جن کا سردار آیا (یا اسی طرح کے کچھ الفاظ آپ نے فرمائے) تاکہ میری نماز کو قطع کرے، تو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اس پر قدرت دے دی اور میں نے ارادہ کیا کہ اس کو مسجد کے ستونوں میں سے کسی ایک ستون کے ساتھ باندھ دوں یہاں تک کہ صبح ہو جائے اور تم سب کے سب اس کو دیکھ لو تو میں نے اپنے بھائی سلیمان کا قول یاد کیا کہ اے میرے پروردگار مجھے ایسا ملک عطا کر جو میرے بعد کسی کے لائق نہ ہو، روح کا بیان ہے کہ آپ نے اسے ذلیل کر کے واپس کر دیا۔

آیت: میں بناوٹ کرنے والا نہیں ہوں: (۱)

۱۹۲۰۔ قتیبہ، جریر، اعمش، ابو الضحیٰ، مسروق سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم عبد اللہ بن مسعود کے پاس گئے، تو انہوں نے کہا کہ اے لوگو! جو شخص کسی بات کو جانتا ہے تو وہ اس کو بیان کرے، اور جو نہیں جانتا ہے، تو اس کو کہنا چاہئے کہ اللہ زیادہ جانتا ہے اس لئے کہ یہ علم کی بات ہے، کہ جو جس چیز کو نہ جانتا ہو اس کے متعلق کہہ دے کہ اللہ زیادہ جانتا ہے، اللہ بزرگ و برتر ہے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا کہ آپ کہہ دیجئے میں تم لوگوں سے کوئی اجر نہیں مانگتا اور نہ میں بناوٹ کرنے والا ہوں، اور عنقریب میں تم سے دخان (دھواں) کے معنی بیان کروں گا، رسول اللہ ﷺ نے قریش کو اسلام کی طرف بلایا اور ان لوگوں نے تاخیر کی، تو آپ نے فرمایا کہ یا

۱۹۱۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا رُوْحٌ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ عَفَرْنَا مِنَ الْجَنِّ تَقَلَّتْ عَلَيَّ الْبَارِحَةُ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا لَيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلَاةُ فَأَمَكْنَنِي اللَّهُ مِنْهُ وَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ إِلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى تُصْبِحُوا وَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ قَوْلَ أَخِي سُلَيْمَانَ رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِي: قَالَ رُوْحٌ قَرَدَةً خَاسِنًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ .

۱۹۲۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضَّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهِ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ اللَّهُ أَعْلَمُ، فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يَقُولَ لِمَا لَا يَعْلَمُ اللَّهُ أَعْلَمُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ وَاسْأَلْكُمْ عَنْ الدُّخَانِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا قُرَيْشًا إِلَى الْإِسْلَامِ فَأَبْطَأُوا عَلَيْهِ فَقَالَ: اَللَّهُمَّ اَعْنِي

(۱) اس آیت کا دوسرا ترجمہ یہ بھی کیا گیا ہے کہ میں اپنے پاس سے قرآن کریم بنانے والا نہیں ہوں۔

اللہ یوسف علیہ السلام کی قحط سالی کی طرح قحط سالی کے ذریعہ ان کے خلاف میری مدد کر چنانچہ قحط نے ان لوگوں کو گھیر لیا اور ہر چیز ختم ہو گئی یہاں تک کہ وہ لوگ مردار اور چمڑے کھانے لگے یہ حالت ہو گئی کہ آسمان کی طرف کوئی شخص نظر اٹھاتا تو بھوک کے سبب سے اسے دھواں نظر آتا اللہ عزوجل نے فرمایا انتظار کرو اس دن کا جس دن آسمان کھلا دھواں لائے گا لوگوں پر چھا جائے گا یہ دردناک عذاب ہوگا ابن مسعود کا بیان ہے کہ ان لوگوں نے دعا کی اے ہمارے خدا ہم سے عذاب دور کر ہم ایمان لاتے ہیں انہیں نصیحت کہاں، حالانکہ ان کے پاس بیان کرنے والا رسول آچکا پھر وہ اس سے پھر گئے اور کہنے لگے کہ سکھایا ہوا دیوانہ ہے بیشک ہم تھوڑے دن کیلئے عذاب دور کر دیں گے۔ ابن مسعود نے کہا کہ قیامت میں بھی عذاب دور کیا جائیگا ابن مسعود کا بیان ہے کہ عذاب دور کر دیا گیا پھر وہ اپنے کفر کی طرف لوٹ گئے تو اللہ نے انہیں بدر کے دن پکڑا اللہ نے فرمایا جس دن ہم سخت پکڑیں گے ہم اس وقت انتقام لے لیں گے۔

باب ۸۱۳۔ تفسیر سورہ زمر

اور مجاہد نے کہا ”افمن يتقى بوجهه“ کے معنی ہیں وہ جو اپنے چہرے کے بل آگ میں گھسیٹے جائیں گے اور یہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کی طرح کیا وہ شخص جو آگ میں ڈال دیا جائے گا وہ بہتر ہے یا وہ جو امن و سلامتی کے ساتھ آگیا ”ذی عوج“ بمعنی لبس (متشہہ گڑبڑ) ورجلا سلمالرجل اس میں ان کے معبودان باطل اور معبود برحق کی مثال ہے یخوفونك بالذین من دونه میں الذین من دونه سے مراد بت ہیں خولنا ہم نے دیا والذی جاء بالصدق سے مراد قرآن اور صدق سے مراد مومن ہے جو قیامت کے دن آئے گا اور کہے گا کہ یہ وہ چیز ہے جو تو نے ہمیں دی اور ہم نے اس کے مطابق عمل کیا جو اس میں ہے ”متشاکسون“ شکس سخت خوب جو انصاف پر رضامند نہ ہو رجلاً سلماً اور سالماً سے مراد صالح ہے اشمازت نفرت کرنے لگتے ہیں بمفاز نهم فوز سے مشتق ہے حافین چاروں طرف حلقہ باندھ کر گھوم رہے ہیں بحافیه بجوانیه (اس کے چاروں طرف) مشتابها اشتباہ سے ماخوذ نہیں ہے بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ

عَلَيْهِمْ يَسْبَعُ كَسْبَعُ يُوسُفَ فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ فَحَصَّصَتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا الَمِيَّةَ وَالْجُلُودَ حَتَّى جَعَلَ الرَّجُلُ يَدَى بَيْنَهُ وَيَبْنَ السَّمَاءِ دُخَانًا مِّنَ الْمُحُوعِ قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: فَأَرْقَبُ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ قَالَ فَدَعُوا: رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ أَنَّى لَهُمُ الذِّكْرَى وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُّبِينٌ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا مُعَلِّمٌ مِّثْنُونَ، إِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابَ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ أَفَيْكْشِفُ الْعَذَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ فَكْشِفْ، ثُمَّ عَادُوا فِي كُفْرِهِمْ فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ.

۸۱۳ باب الزمر.

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: أَفَمَنْ يَتَّقِي بَوَاجِهِهِ: يُحْزَرُ عَلَى وَجْهِهِ فِي النَّارِ، وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى: أَفَمَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ خَيْرٌ أَمْ مَنْ يَأْتِي آمِنًا ذِي عَوَجٍ: لَبَسَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ: مَثَلٌ لِأَلِهَتِهِمُ الْبَاطِلِ وَالْإِلَهِ الْحَقُّ وَيَخَوْفُونَكَ بِالَّذِينَ مِنْ دُونِهِ بِالْأَوْثَانِ خَوْلْنَا أَعْطَيْنَا وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ: الْقُرْآنُ وَصَدَّقَ بِهِ: الْمُؤْمِنُ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ هَذَا الَّذِي أَعْطَيْتَنِي عَمِلْتُ بِمَا فِيهِ: مُتَشَاكِسُونَ الشَّكْسُ: الْعِسرُ لَا يَرْضَى بِالْإِنْصَافِ وَرَجُلًا سَلَمًا وَيُقَالُ سَالِمًا صَالِحًا اشْمَازَتْ: نَفَرَتْهُ بِمَفَازَتِهِمْ مِنَ الْقَوْرِ حَاقِينَ: أَطَافُوا بِهِ، مُطِيفِينَ بِحَافِيَةِ بَحَوَانِهِ مُتَشَابِهًا لَيْسَ مِنَ الْإِشْتِبَاهِ، وَلَكِنْ يَشْبَهُ بَعْضُهُ بَعْضًا فِي التَّصْدِيقِ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى

تصدیق میں بعض کے مشابہ ہے) (آیت) اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے، اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو، بیشک اللہ تمام گناہوں کو بخش دے گا، بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

۱۹۲۰۔ ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، ابن جریج، یعلیٰ، سعید بن جبیر، ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ مشرکین میں سے کچھ لوگوں نے بہت زیادہ قتل اور بہت کثرت سے زنا کیا تھا، تو وہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور کہا کہ جو کچھ آپ کہتے ہیں اور جس کی طرف بلاتے ہیں بہت اچھا ہے، اگر آپ بتلا دیں کہ جو کچھ ہم نے کیا ہے وہ معاف ہو جائے گا، تو اس پر یہ آیت اتری اور جو لوگ اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور نہ ہی کسی جان کو جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے ناحق قتل کرتے ہیں اور نہ ہی زنا کرتے ہیں، اور یہ آیت اتری کہ ”آپ کہہ دیجئے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے، اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو، اور ان لوگوں نے اللہ کی قدرت کا پورے طور پر اندازہ نہ کیا۔

۱۹۲۱۔ آدم، شیبان، منصور، ابراہیم، عبیدہ، عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ تورات کے عالموں میں سے ایک عالم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے محمد (ﷺ) ہم تورات میں پاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور درختوں کو ایک انگلی پر اور پانی اور مٹی کو ایک انگلی پر اور تمام مخلوقات کو ایک انگلی پر اٹھالے گا، پھر فرمائے گا کہ میں بادشاہ ہوں، پس نبی ﷺ نے یہاں تک کہ آپ کے دانت ظاہر ہو گئے، گویا اس یہودی عالم کی بات کی تصدیق کی، پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی کہ ”اور ان لوگوں نے اللہ کی قدرت کا پورے طور پر اندازہ نہ کیا، اور زمین ساری قیامت کے دن اس کی ایک مٹھی میں ہوگی اور آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں نہ کیا ہوا ہوگا، اللہ تعالیٰ پاک و برتر ہے، اس سے جوہد شرک کرتے ہیں۔

۱۹۲۲۔ سعید بن عفیر، لیث، عبد الرحمن بن خالد بن مسافر، ابن شہاب، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں، میں نے

أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ .

۱۹۲۰۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ يُعْلَى إِنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الشَّرْكِ كَانُوا قَدْ قَتَلُوا وَكَثَرُوا، وَزَنُوا وَكَثَرُوا، فَأَتَوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنَّ الَّذِي تَقُولُ وَتَدْعُو إِلَيْهِ لِحَسَنٍ لَوْ نَحْبِرْنَا أَنَّ لِمَا عَمِلْنَا كَفَّارَةً فَتَزَلْ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَنَزَلَ قُلْ مِيَاعِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ .

۱۹۲۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالُوا: جَاءَ جَبْرِ مِّنَ الْأَخْبَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّا نَجِدُ أَنَّ اللَّهَ يَجْعَلُ السَّمَوَاتِ عَلَى إصْبَعٍ وَالْأَرْضِينَ عَلَى إصْبَعٍ وَالشَّجَرَ عَلَى إصْبَعٍ وَالْمَاءَ وَالْثَرَى عَلَى إصْبَعٍ وَسَائِرَ الْخَلَائِقِ عَلَى إصْبَعٍ فَيَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِدُهُ تَصْدِيقًا لِقَوْلِ الْجَبْرِ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ .

۱۹۲۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ غَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ ابْنِ

رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ زمین کو مٹھی میں لے لیگا اور آسمانوں کو اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹ لے گا پھر فرمائے گا کہ میں بادشاہ ہوں، زمین کے بادشاہ کہاں ہیں؟ (آیت) اور صور میں پھونکا جائے گا تو بے ہوش ہو جائیں گے وہ لوگ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں، مگر وہ جسے اللہ تعالیٰ چاہے، پھر اس میں دوسری بار پھونکا جائے گا تو اس وقت کھڑے دیکھتے ہوں گے۔

۱۹۲۳۔ حسن، اسماعیل بن خلیل، عبدالرحیم، زکریا بن ابی زائدہ، عامر، حضرت ابو ہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ دوسری بار صور پھونکے جانے کے بعد سب سے پہلے سر اٹھانے والوں میں سے میں ہوں گا تو دیکھوں گا کہ موسیٰ اس وقت عرش سے لگے کھڑے ہوں گے، میں نہیں جانتا کہ وہ پہلے ہی سے اس طرح ہوں گے یا صور پھونکے جانے کے بعد (ہوش میں آگئے ہوں گے)

۱۹۲۴۔ عمر بن حفص، حفص، اعمش، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ دونوں صور پھونکے جانے کے درمیان چالیس کی مدت ہے لوگوں نے پوچھا اے ابو ہریرہؓ کیا چالیس دن؟ انہوں نے انکار کیا، راوی نے کہا، کیا چالیس سال؟ انہوں نے انکار کیا، راوی نے کہا، چالیس مہینے؟ انہوں نے اس کا بھی انکار کیا، اور کہا کہ انسان کی ہر چیز ڈھڈی کی ہڈی کے سوا سڑ جائے گی، جس سے انسان کا تمام جسم جوڑا جائے گا۔

مُسَافِرٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَقْبُضُ اللَّهُ الْأَرْضَ وَيَطْوِي السَّمَوَاتِ بِمِثْنِهِ ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ أَنِ مَلُوكُ الْأَرْضِ وَنُفَخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ .

۱۹۲۳۔ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ عَنْ ذَكْرِيَاءَ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَلَمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي أَوَّلُ مَنْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ بَعْدَ النُّفْخَةِ الْأُولَىٰ فَإِذَا أَنَا بِمَوْسَىٰ مُتَعَلِّقٍ بِالْعَرْسِ فَلَا أَدْرِي أَكُذِّبُ كَانَ أَمْ بَعْدَ النُّفْخَةِ .

۱۹۲۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَ النُّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ، قَالُوا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا؟ قَالَ أَيْتُ قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ أَيْتُ قَالَ أَرْبَعُونَ شَهْرًا قَالَ أَيْتُ وَيَلْبِي كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْإِنْسَانِ إِلَّا عَجَبَ دَنِيهِ فِيهِ يُرْكَبُ الْخَلْقُ .

باب ۸۱۴۔ تفسیر سورہ المؤمن!

مجاہد نے کہا کہ یہ (حم) ایسا ہی ہے جیسے اور سورتوں کے پہلے حروف ہوتے ہیں، اور بعض کا قول ہے کہ وہ نام ہے بقول شریح بن ابی ادنی عسی

”مجھ کو حامیم یاد دلاتا ہے، اس حال میں نیزے چل رہے ہیں

آگے بڑھنے سے قبل کیوں حامیم پڑھا“

الطویل ”بمعنی احسان قدرت“ و اخرین ”بمعنی جھکنے والے“ ذلیل و

۸۱۴ بَاب (الْمُؤْمِنِ)

قَالَ مُجَاهِدٌ: حَمَّ مَجَاهِدًا مَجَازُ أَوَائِلِ السُّورِ وَيُقَالُ بَلَّ هُوَ اسْمٌ لِقَوْلِ شَرِيحِ بْنِ أَبِي أُوْفَى الْعَبْسِيِّ

يَذْكُرُ بِي حَامِيمٌ وَالرَّمْحُ شَاجِرٌ

فَهَلَّا تَلَحَّا مِثْمَ قَبْلَ التَّقْدِمِ!

الطَّوِيلُ: التَّفْصِيلُ دَاخِرَيْنِ: خَاضِعَيْنِ وَقَالَ

خوار اور مجاہد نے کہا ”الی النجاة“ سے مراد ایمان ہے ”لیس له دعوة“ یعنی ”یسجرون“ ان پر آگ بھڑکائی جائے گی ”تمرحدون“ اترتے تھے علاء بن زیاد جہنم کا ذکر کر رہے تھے تو ایک شخص نے کہا تم کیوں لوگوں کو ناامید کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کیا میں قدرت رکھتا ہوں کہ لوگوں کو ناامید کروں، حالانکہ اللہ بزرگ و برتر کا فرمان ہے کہ ”اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے، اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو، اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مسرفین دوزخ والے ہیں، لیکن تم پسند کرتے ہو کہ اپنی بد اعمالیوں کے باوجود تمہیں جنت کی خوشخبری دی جائے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو صرف اس لئے مبعوث کیا کہ اس کو جنت کی خوشخبری سنائیں، جس نے آپ کی اطاعت کی اور اس کو جہنم سے ڈرائیں، جس نے آپ کی نافرمانی کی۔ ۱۹۲۵۔ علی بن عبد اللہ ولید بن مسلم، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، محمد بن ابراہیم تمیمی، عروہ بن زبیرؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہا کہ مجھ سے وہ سب سے زیادہ سخت حرکت بیان کیجئے جو مشرکوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کی تھی انہوں نے کہا کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ کعبہ کے صحن میں نماز پڑھ رہے تھے تو عقبہ بن ابی معیط آیا اور رسول اللہ ﷺ کے دوش مبارک کو پکڑ کر اپنا کپڑا آپ کی گردن میں ڈال کر مروڑنے لگا، اور گلا گھونٹنے لگا، اس وقت حضرت ابو بکرؓ آئے، اور اس کی گردن پکڑ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ہٹایا اور کہا کہ ”کیا تم اس شخص کو اس لئے قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور تمہارے رب کے پاس سے کھلی دلیلیں لے کر آیا ہے (یعنی حضرت محمد ﷺ)“

باب ۸۱۵۔ تفسیر سورہ حم السجدة

طاؤس نے ابن عباس سے نقل کیا کہ ”اِتْبِیْطَوْعًا“ بمعنی ”اعطیا“ یعنی تم دونوں ”قالنا اتینا طاعین“ میں ”اتینا“ سے مراد ”اعطینا“ یعنی ہم نے دیا ہے اور منہال نے سعید سے نقل کیا، انہوں نے بیان

مُجَاهِدٌ إِلَى النَّجَاةِ: الْإِيْمَانُ لَيْسَ لَهُ دَعْوَةٌ يَعْنِي الْوَتْنَ يُسَجَّرُونَ: تَوَقَّدَ بِهِمُ النَّارُ تَمْرَحُونَ تَبْطُرُونَ وَكَانَ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ يَذْكُرُ النَّارَ فَقَالَ رَجُلٌ: لِمَ تَقْنَطُ النَّاسُ؟ قَالَ وَأَنَا أَقْدِرُ أَنْ أَقْنَطُ النَّاسَ؟ وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ وَيَقُولُ وَأَنَّ الْمُسْرِفِينَ هُمْ أَصْحَابُ النَّارِ وَلَكِنَّكُمْ تَجْبُونَ أَنْ تُبَشِّرُوا بِالْجَنَّةِ عَلَى مَسَاوِي أَعْمَالِكُمْ وَإِنَّمَا بَعَثَ اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُبَشِّرًا بِالْجَنَّةِ لِمَنْ أَطَاعَهُ وَمُنْذِرًا بِالنَّارِ مَنْ عَصَاهُ . ۱۹۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التِّيمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَخْبِرْنِي بِأَشَدِّ مَا صَنَعَ الْمُشْرِكُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِفَنَاءِ الْكُعْبَةِ إِذَا أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ فَأَخَذَ بِمَنْكِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوَى تَوْبَهُ فِي عُنُقِهِ فَخَنَقَهُ خَنْقًا شَدِيدًا فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ بِمَنْكِبِهِ وَدَفَعَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ .

۸۱۵ باب حَمَّ السَّجْدَةِ.

وَقَالَ طَاوُسٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: اِتْبِیْطَوْعًا: اَعْطِیَا قَالَتْ اَتَيْنَا طَاعِیْنِ: اَعْطَيْنَا وَقَالَ الْمِنْهَالُ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ:

کیا کہ ایک شخص نے ابن عباس سے کہا، میں قرآن میں ایسی باتیں پاتا ہوں جو مجھ کو ایک دوسرے کے خلاف معلوم ہوتی ہیں اس دن ان کے درمیان رشتے ٹاٹے نہیں ہوں گے، اور نہ ایک دوسرے سے پوچھیں گے اور ایک دوسرے پر متوجہ ہو کر آپس میں سوال کریں گے، اور ”وہ اللہ سے کوئی بات نہ چھپائیں گے“ اور ”اے ہمارے رب ہم مشرک نہ تھے“ (ان آیات میں اختلاف ظاہر ہے) اور آیت ”ام السماء بناها“ الخ میں آسمان کی پیدائش کو زمین کی پیدائش سے قبل بیان کیا، پھر اللہ نے ائیکم لتکفرون بالخ میں زمین کی پیدائش کو آسمان کی پیدائش کے بعد بتایا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا وکان اللہ غفورا رحیما ”عزیزا حکیمًا“ ”سمیعًا بصیرًا“ (یعنی اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان تھا زبردست حکمت والا تھا سننے والا دیکھنے والا تھا) گویا پہلے (ان صفات سے متصف) تھا جو گزر چکا اب نہیں ہے تو انہوں نے کہا کہ ”فلا انسَابَ بینہم“ کا تعلق تجھ اولیٰ سے ہے، تو جو لوگ آسمانوں اور زمین میں ہیں، بے ہوش ہو جائیں گے بجز ان کے جن کو اللہ چاہے، تو اس وقت ان کے درمیان نہ تو رشتے ٹاٹے ہوں گے اور نہ ایک دوسرے سے سوال کریں گے، پھر دوسری بار پھونکنے جانے پر ان میں سے بعض بعض سے سوال کریں گے اور اللہ تعالیٰ کا قول ”ما کنا مشرکین“ اور ”لا یکتُمون اللہ الخ کی صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اخلاص والوں کے گناہ بخش دے گا، اور مشرکین کہیں گے کہ ہم مشرک نہ تھے، تو ان کے منہ پر مہر لگا دے گا اور ان کے ہاتھ وغیرہ بولیں گے، اس وقت معلوم ہو گا کہ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات چھپائی نہیں جاسکتی اور زمین کو دودن میں پیدا کیا پھر آسمان کو پیدا کیا، پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا، اور ان کو دودنوں میں برابر کیا، پھر زمین کو بچھایا، اور زمین کا بچھانا یہ ہے کہ اس سے پانی اور چرنے کی جگہ نکالی، پہاڑ اور ٹیلے وغیرہ اور جو کچھ آسمان اور زمین کے درمیان ہے دوسرے دودنوں میں پیدا کیں، اللہ تعالیٰ کے قول ”دحاها“ کا یہی مطلب ہے اور اللہ تعالیٰ کے قول کہ زمین کو دودنوں میں پیدا کیا اس کی صورت یہ ہے کہ زمین کو اور اس کے اندر کی تمام چیزوں کو چار دنوں میں پیدا کیا، اور آسمان دودنوں میں پیدا کئے گئے، یعنی پہلے زمین کی تخلیق ہوئی اس کے بعد آسمان کی، پھر زمین کی آبادی ہوئی لہذا

اِنِّیْ اَحَدٌ فِی الْقُرْآنِ اَشْیَاءَ تَخْتَلِفُ عَلَیْ قَالَ فَلَا اَنْسَابَ بَیْنَهُمْ یَوْمَئِذٍ وَلَا یَتَسَاءَلُوْنَ: وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَیْ بَعْضٍ یَّتَسَاءَلُوْنَ وَلَا یَكْتُمُوْنَ اللّٰهُ حَدِیثًا رَبَّنَا مَا كُنَّا مُشْرِکِیْنَ فَقَدْ كَتَمُوْا فِیْ هَذِهِ الْاٰیَةِ وَقَالَ اَمَ السَّمَاءُ بَنَاهَا اِلَیْ قَوْلِهِ دَحَاَهَا فَذَكَرَ خَلْقَ السَّمَاءِ قَبْلَ خَلْقِ الْاَرْضِ ثُمَّ قَالَ: اِنتَكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِیْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِیْ یَوْمَیْنٍ اِلَیْ طَائِعِیْنَ فَذَكَرَ فِیْ هَذِهِ خَلْقَ الْاَرْضِ قَبْلَ السَّمَاءِ وَقَالَ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا عَزِیْزًا حَكِیْمًا سَمِیْعًا بَصِیْرًا، فَكَانَتْ سَمَاءٌ ثُمَّ مَضٰی فَقَالَ فَلَا اَنْسَابَ بَیْنَهُمْ فِی النَّفْخَةِ الْاُولٰی ثُمَّ یَنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاءَ یَشَاءُ اللّٰهُ فَلَا اَنْسَابَ بَیْنَهُمْ عِنْدَ ذٰلِكَ وَلَا یَتَسَاءَلُوْنَ ثُمَّ فِی النَّفْخَةِ الْاٰخِرَةِ اَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَیْ بَعْضٍ یَّتَسَاءَلُوْنَ وَاَمَّا قَوْلُهُ مَا كُنَّا مُشْرِکِیْنَ وَلَا یَكْتُمُوْنَ اللّٰهُ: فَاِنَّ اللّٰهُ یَغْفِرُ لَاهْلِ الْاِخْلَاصِ ذُنُوْبَهُمْ، وَقَالَ الْمُشْرِکُوْنَ تَعَالَوْا نَقُوْلْ لَمْ نَكُنْ مُشْرِکِیْنَ فَخْتَمَ عَلَیْ اَفْوَاهِهِمْ فَتَطْعَنُ اَیْدِیْهِمْ فَعِنْدَ ذٰلِكَ عَرَفَ اَنَّ اللّٰهُ لَا یَكْتُمُ حَدِیثًا وَعِنْدَهُ یَوْدُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا الْاٰیَةِ وَخَلَقَ الْاَرْضَ فِیْ یَوْمَیْنٍ، ثُمَّ خَلَقَ السَّمَاءَ ثُمَّ اَسْتَوٰی اِلَی السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ فِیْ یَوْمَیْنٍ اٰخَرِیْنَ، ثُمَّ دَحَا الْاَرْضَ وَدَحَوَهَا: اَنْ اُخْرِجَ مِنْهَا الْمَآءَ وَالسَّرْعٰی، وَخَلَقَ الْجِبَالَ وَالْجَمَالَ وَالْاَكَامَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ یَوْمَیْنٍ اٰخَرِیْنَ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ دَحَاَهَا وَقَوْلُهُ خَلَقَ الْاَرْضَ فِیْ یَوْمَیْنٍ فَجَعَلَتْ الْاَرْضَ وَمَا فِیْهَا مِنْ شَیْءٍ فِیْ اَرْبَعَةِ اَیَّامٍ وَخُلِقَتِ السَّمٰوٰتُ فِیْ یَوْمَیْنٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا سَمِیْ نَفْسَهُ ذٰلِكَ، وَذٰلِكَ

قَوْلُهُ أَيْ لَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَرُدْ شَيْئًا إِلَّا أَصَابَ بِهِ الَّذِي أَرَادَ، فَلَا يَخْتَلِفُ عَلَيْكَ الْقُرْآنُ فَإِنَّ كُفْلًا مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ وَقَالَ مُحَاهِدٌ مَّمْنُونٌ مَّحْسُوبٌ أَقْوَاتُهَا: أَرْزَاقُهَا فِي كُلِّ سَمَاءٍ أَمْرَهَا مِمَّا أَمَرَ بِهِ نَحْسَاتُ: مَشَائِيمُ وَفَيْضَانُ لَهُمْ قُرْآنٌ تَنْزِيلٌ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ الْمَوْتِ اهْتَزَتْ بِالنَّبَاتِ وَرَبَّتْ اِرْتَفَعَتْ وَقَالَ غَيْرُهُ مِنَ اِكْمَامِهَا حِينَ تَطْلُعُ لَيَقُولَنَّ هَذَا لِي أَيْ بَعَمَلِي أَنَا مَحْقُوقٌ بِهَذَا سَوَاءٌ لِّسَائِلِينَ قَدَرَهَا سَوَاءٌ فَهَدَيْنَا هُمْ دَلَّلْنَاهُمْ عَلَى الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَقَوْلِهِ هَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ وَكَقَوْلِهِ هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ وَالْهَدَى الَّذِي هُوَ الْإِرْشَادُ بِمَنْزِلَةِ أَصْعَدْنَاهُ مِنْ ذَلِكَ قَوْلُهُ: أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهِدَاهُمْ ائْتَدِهْ يُوزَعُونَ يُكْفُونَ مِنْ اِكْمَامِهَا قِشْرُ الْكُفْرَى هِيَ الْكُفْمُ وَلِيَ حَمِيمٌ: الْقَرِيبُ مِنْ مَبْحِصٍ: حَاصٍ: حَادَ مَرِيَّةٍ وَمَرِيَّةٍ وَاحِدٌ أَيْ اِمْتِرَاءٌ وَقَالَ مُحَاهِدٌ اِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ الْوَعِيدُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ الصَّبْرِ عِنْدَ الْغَضَبِ، وَالْعَفْوُ عِنْدَ الْإِسَاءَةِ، فَإِذَا فَعَلُوهُ عَصَمَهُمُ اللَّهُ وَخَصَّصَ لَهُمْ عَدُوَّهُمْ كَأَنَّهُ وَلِيَ حَمِيمٌ: وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَرُونَ أَنَّ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللَّهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِّمَّا تَعْمَلُونَ.

آسمان کی تخلیق زمین کی تخلیق کے بعد اور زمین کی آبادی سے پہلے ہوئی باقی رہا "كان الله غفوراً رحيمًا" تو اللہ تعالیٰ نے اپنا نام ہی یہ رکھا ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ وہ ہمیشہ سے ایسا ہی ہے اللہ تعالیٰ جس چیز کا بھی ارادہ کرتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے اس لئے قرآن میں تمہیں اختلاف نہیں سمجھنا چاہئے کہ یہ سارا کلام اللہ کی طرف سے ہے اور مجاہد نے کہا "ممنون" بمعنی محسوب (شمار کیا ہوا) ہے "اقواتها" یعنی اس کی روزی ہے۔ فی کل سماء امرها" یعنی وہ کام جس کا اللہ کی طرف سے حکم دیا گیا ہے نحسات نامبارک منحوس "فیضنا لهم قرآن" "تنزل عليهم الملائكة" ہم نے ان کا ہم نشین مقرر کر دیا ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں یعنی موت کے وقت "اهتزت" سر سبز ہوئی ربت بلند ہوئی دوسروں نے کہا کہ "من اكمامها" سے یہ مراد ہے کہ جس وقت اپنے غلاف سے نکلتا ہے "ليقولن هذا لي" سے یہ مراد ہے کہ وہ کہیں گے کہ یہ میرے عمل کا بدلہ ہے اور میں اس کا سزاوار ہوں "سوا للسائلين" یعنی پوچھنے والوں کے لئے اس کا پورا اندازہ مقرر کیا فہدینا ہم سے مراد ہے کہ ہم نے اس کو بھلائی اور برائی کا راستہ بتا دیا جیسا کہ اللہ کا قول "هدیناہ النجدین" اور "هدیناہ السبیل" اور ہدایت کے معنی منزل مقصود کی طرف راہنمائی کے بھی ہیں اللہ کے قول "اولئک الذین ہدی اللہ فبہدایہم ائتدہ" میں یہی مراد ہے "یوزعون" رو کے جائیں گے "من اكمامها" "کم" کی جمع ہے کلی کے اوپر کے چھلکے کو کہتے ہیں "ولی حمیم" قریبی دوست "من محیص" (بھاگنے کی جگہ) "حاص" (بھاگا) سے مشتق ہے مر یہ اور مر یہ کے ایک ہی معنی ہیں یعنی شک و شبہ اور مجاہد نے کہا "اعملوا ماشئتم" (جو چاہو کرو) وعید ہے اور ابن عباس نے کہا "التي هي احسن" سے مراد ہے غصہ کے وقت صبر کرنا اور برائی کے وقت معاف کرنا جب وہ ایسا کریں گے تو اللہ ان کو محفوظ رکھے گا اور ان کے دشمن ان کے لئے نرم ہو جائیں گے گویا وہ قریبی دوست ہیں اور تم اس سے پردہ نہیں کرتے کہ تم پر تمہارے کان تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھال گواہی دے گی بلکہ تم گمان کرتے تھے کہ اللہ تمہارے بہت کاموں کو نہیں جانتا ہے۔

معمر، ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے آیت وما کنتم تسترون ان یشہد علیکم سمعکم الخ کی تفسیر میں کہا کہ قریش کے دو شخص اور ان دونوں کا ایک داماد جو ثقفی تھا (یا راوی کو شک ہے) ثقیف کے دو شخص اور ان دونوں کا ایک داماد جو قریشی تھا ایک گھر میں تھے ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ ہماری باتیں سنتا ہے ان میں سے ایک نے کہا کہ وہ بعض بات سنتا ہے تو ان میں سے دوسرے نے کہا کہ اگر اللہ بعض بات سنتا ہے تو ساری باتیں سنتا ہوگا تو یہ آیت وما کنتم تسترون ان یشہد علیکم سمعکم الخ نازل ہوئی (آیت) وذلکم ظنکم (یہ تمہارا گمان ہی ہے جو تم اپنے رب کے متعلق کیا کرتے تھے)

۱۹۲۷۔ حمیدی، سفیان، منصور، مجاہد، ابو معمر، عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ خانہ کعبہ کے پاس دو قریشی اور ایک ثقفی یادو ثقفی اور ایک قریشی بیٹھے ہوئے تھے ان کے پیٹ کی چربیاں بہت زیادہ تھیں (یعنی موٹے تھے) لیکن ان کی سمجھ کم تھی ان میں سے ایک نے کہا کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم جو کچھ کہتے ہیں اس کو اللہ تعالیٰ سنتا ہے؟ دوسرے نے کہا کہ اگر ہم باوازی بلند بولتے ہیں تو وہ سن لیتا ہے اور اگر آہستہ بولتے ہیں تو نہیں سنتا ہے دوسرے شخص نے کہا کہ جب وہ اس کو سن لیتا ہے جو ہم باوازی بلند بولیں تو اس کو وہ بھی سنا چاہئے جو ہم آہستہ سے بولیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ”وما کنتم تسترون ان یشہد علیکم الخ“ نازل فرمائی اور سفیان ہم سے اس حدیث کو بیان کرتے تھے تو کہتے تھے کہ ہم سے منصور یا ابن ابی شحیح یا حمید ان میں سے ایک یادو نے روایت کیا پھر منصور قائم ہو گئے اور ایک سے زیادہ متعدد بار اس کو چھوڑ دیا (آیت) پس اگر وہ صبر کریں تو آگ ان کا ٹھکانا ہے۔ آخر تک۔

۱۹۲۸۔ عمرو بن علی، یحییٰ، سفیان، ثوری، منصور، مجاہد، ابو معمر حضرت عبد اللہ سے مثل حدیث سابق روایت کرتے ہیں

بَرِئِدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رُوحِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ الْآيَةُ: قَالَ كَانَ رَجُلَانِ مِنْ قُرَيْشٍ وَخَتَنَ لَهُمَا مِنْ ثَقِيفٍ أَوْ رَجُلَانِ مِنْ ثَقِيفٍ وَخَتَنَ لَهُمَا مِنْ قُرَيْشٍ فِي بَيْتٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَتَرُونَ أَنَّ اللَّهَ يَسْمَعُ حَدِيثَنَا؟ قَالَ بَعْضُهُمْ يَسْمَعُ بَعْضُهُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْنُ كَانَ يَسْمَعُ بَعْضُهُ لَقَدْ يَسْمَعُ كُلُّهُ فَأَنْزِلَتْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ الْآيَةُ وَذَلِكَ ظَنُّكُمْ الْآيَةُ .

۱۹۲۷۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ أَوْ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ كَثِيرَةٌ شَحْمٌ بَطُونُهُمْ قَلِيلَةٌ فَقَالَ قُلُوبُهُمْ، فَقَالَ أَحَدُهُمْ: أَتَرُونَ أَنَّ اللَّهَ يَسْمَعُ مَا نَقُولُ؟ قَالَ الْآخَرُ يَسْمَعُ إِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ إِنْ أَخْفَيْنَا، وَقَالَ الْآخَرُ إِنْ كَانَ يَسْمَعُ إِذَا جَهَرْنَا فَإِنَّهُ يَسْمَعُ إِذَا أَخْفَيْنَا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ الْآيَةُ وَكَانَ سُفْيَانُ يُحَدِّثُنَا بِهَذَا فَيَقُولُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ أَوْ ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ أَوْ حَمِيدٌ أَحَدُهُمْ أَوْ إِنِّانٍ مِنْهُمْ ثُمَّ ثَبَّتَ عَلَى مَنْصُورٍ وَتَرَكَ ذَلِكَ مِرَآءًا غَيْرَ وَاحِدَةٍ قَوْلُهُ فَإِنْ يَصْبِرُوا قَالَتِ النَّارُ مَثْوًى لَهُمُ الْآيَةُ .

۱۹۲۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْهٍ .

۸۱۶۔ حَمَّ عَسَقًا!

وَيَذْكُرُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَقِيمًا: لَا تَلِدُ رُوحًا مِّنْ أَمْرِنَا: الْقُرْآنُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ يَذْرَأُكُمْ فِيهِ: نَسْلٌ بَعْدَ نَسْلِ لَأُحْجَةَ بَيْنَنَا لَا خُصُومَةَ طَرَفٍ خَفِيٍّ دَلِيلٍ وَقَالَ غَيْرُهُ فَيُظَلِّلَنَّ رَوَاكِدَ عَلَى ظَهْرِهِ: يَتَحَرَّكُنَّ وَلَا يَجْرَيْنَنَّ فِي الْبَحْرِ شَرَعُوا ابْتَدَعُوا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى .

۸۱۶۔ تفسیر سورہ حم عسق

اور ابن عباس سے منقول ہے کہ ”عقیما“ سے مراد وہ عورت ہے جو بچہ نہ جنے روحا من امرنا سے مراد قرآن ہے اور مجاہد نے کہا ”یذرو کم فیہ“ سے مراد یہ ہے کہ تم کو اس میں نسل در نسل بڑھاتا ہے ”لاحجۃ بیننا“ ہمارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں ”طرف خفی“ ذلیل جھکی ہوئی آنکھوں سے ان کے علاوہ دوسروں نے کہا ”فیظللن رواکد علی ظہرہ“ حرکت کرتی ہیں، چلتی نہیں ”شرعوا“ نئی راہ نکالی آیت ”الا المودۃ فی القربی“ صرف قرابت کی محبت (کا خواہاں ہوں)

۱۹۲۹۔ محمد بن بشار محمد بن جعفر شعبہ عبد الملک بن میسرہ طاؤس حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے آیت ”الا المودۃ فی القربی“ کے متعلق پوچھا گیا تو سعید بن جبیر نے کہا کہ القربی سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں حضرت ابن عباس نے کہا کہ تم نے جلدی کی اس لیے کہ قریش کی کوئی شاخ ایسی نہیں جس میں حضور کی قرابت نہ ہو چنانچہ آپ نے فرمایا کہ میں تم سے صرف اتنا چاہتا ہوں کہ میرے اور تمہارے درمیان جو قرابت ہے اس کو ملاؤ۔

۱۹۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ طَاوُسًا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهِ إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قُرْبَى ابْنِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَجَلْتُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِّنْ قُرَيْشٍ إِلَّا كَانَ لَهُ فِيهِمْ قَرَابَةٌ فَقَالَ إِلَّا أَنْ تَصِلُوا مَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنَ الْقَرَابَةِ.

۸۱۷۔ تفسیر سورہ حم زخرف

اور مجاہد نے کہا کہ ”علی امة“ سے مراد ”علی امام“ ہے اور آیت ”وقیلہ یارب“ کی تفسیر یہ ہے کہ کیا وہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ ہم ان کے بھید اور ان کی سرگرمیوں کو نہیں سنتے اور نہ ان کی باتوں کو سنتے ہیں؟ اور ابن عباس نے کہا کہ ”لولا ان یکون الناس امة واحدة“ کی تفسیر یہ ہے کہ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تمام لوگ کافر ہو جائیں گے تو کافروں کے لئے چاندی کی چھت اور چاندی کی سیڑھیاں اور چاندی کے تخت بنادیتے مقررین اسفوننا: رکھنے والے ”اسفوننا“ انہوں نے ہم کو ناراض کر دیا ”ومن یعش جو شخص اندھا بنتا ہے اور مجاہد نے کہا کہ ”افنضرب عنکم الذکر

۸۱۷۔ حَمَّ الزُّخْرُفِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: عَلَى أُمَّةٍ: عَلَى إِمَامٍ وَقِيلَ يَارَبَ تَفْسِيرُهُ: أَيَحْسَبُونَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ وَلَا نَسْمَعُ قَوْلَهُمْ؟ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَلَوْ لَا أَنَّ يَكُونُ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً لَوْ لَا أَنَّ جَعَلَ النَّاسُ كُلَّهُمْ كُفَّارًا لَّجَعَلْتُ لِيُبُوتِ الْكُفَّارِ سُفْقًا مِّنْ فِضَّةٍ وَمَعَارِجَ مِّنْ فِضَّةٍ وَهِيَ دُرُجٌ وَسُرْدُ فِضَّةٍ مُّقْرِنِينَ مُطِيقِينَ اسْفُونًا: اهُنْخَطُونَا بَعْشُ: يَعْنِي وَقَالَ مُجَاهِدٌ: اْفَنْضَرْبُ عَنْكُمْ الذِّكْرَ أَيْ تَكْذِبُونَ بِالْقُرْآنِ ثُمَّ

صفحہ“ یعنی کیا ہم نصیحت کرنے سے پہلو ہی کریں گے کہ تم قرآن کو جھٹلاتے ہو پھر کیا تم پر اس کا عذاب نہ ہوگا؟ ومضی مثل الاولین یعنی پہلے لوگوں کا طریقہ گزر چکا ”مقرنین“ یعنی اونٹ گھوڑے خیر اور گدھوں کو تابع بنانے والے ”ینشاء فی الحلیۃ“ زیور میں جس کی نشوونما ہوئی یعنی لڑکیاں جنہیں تم اللہ کی اولاد کہتے ہو تم کیوں کر حکم لگاتے ہو لو شاء الرحمن ماعبدناہم اگر اللہ چاہتا تو ہم ان بتوں کی پرستش نہ کرتے ہم سے مراد بت ہیں اللہ فرماتا ہے ”مالہم بذلك من علم (ان کو اس کا علم نہیں) میں ”لہم“ کی ضمیر ”اونٹان“ کی طرف راجع ہے یعنی وہ بت نہیں جانتے ”فی عقبہ“ سے مراد ہے اپنا لڑکا ”مقرنین“ ایک ساتھ چلتے ہیں ”سلفا“ سے مراد امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کافروں سے پہلے گزری ہوئی قوم فرعون ہے اور مثلاً سے مراد عبرت ہے ”یصدون“ چیتے ہیں ”مبمرون“ اتفاق کرنے والے ”اول العابدین“ سے ”اول المومنین“ مراد ہے یعنی سب سے پہلے ایمان لانے والے ”اننی براء معاتبدون“ میں ان سے بیزار ہوں جن کی تم عبادت کرتے ہو عرب ”نحن منك البراء والخلاء“ (ہم تجھ سے بیزار اور علیحدہ ہیں) بولتے ہیں واحد ثنیہ جمع مذکور و مونث میں براء استعمال ہوتا ہے اس لئے کہ یہ مصدر ہے اور اگر بری کہا جائے تو ثنیہ میں ”برایان“ اور جمع میں ”بریوں“ کہا جائے گا اور عبد اللہ نے ”اننی بری“ یا کے ساتھ قرأت کی ہے زخرف کے معنی ہیں سونا ”ملائکتہ یخلفون“ کے معنی میں کہ وہ فرشتے ایک دوسرے کے خلیفہ ہوتے (آیت) اور وہ لوگ پکار کر کہیں گے کہ اے مالک! چاہیے (۱) کہ تمہارا رب ہم کو موت دے دے الخ۔

۱۹۳۰۔ حجاج بن منہال، سفیان، بن عیینہ، عمرو عطاء، صفوان بن یعلیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر (آیت) ”ونادوا یا مالک لیقض علینا ربک“ پڑھتے ہوئے سنا اور قتادہ نے کہا ”مثلاً للآخرین“ میں مثل سے مراد نصیحت ہے اور ان کے علاوہ دوسروں نے کہا کہ ”مقرنین“

لَا تُعَاقِبُونَّ عَلَيْهِ. وَمَضَى مَثَلُ الْأَوَّلِينَ: سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ مُقَرَّنِينَ يَعْنِي الْإِبِلَ وَالْحَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ: يَنْشَأُ فِي الْحَلِيَّةِ الْحَوَارِي جَعَلْتُمُوهُنَّ لِلرَّحْمَنِ وَلَدًا فَكَيْفَ تَحْكُمُونَ لَوْ شَاءَ الرَّحْمَنُ مَا عَبَدْنَاهُمْ يَعْنُونَ الْأَوْتَانِ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى مَا لَهُمْ بِذَلِكَ مِنْ عِلْمٍ آيَ الْأَوْتَانِ إِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ فِي عَقِبِهِ: وَلَدِهِ مُقَرَّرَيْنِ: يَمْشُونَ مَعًا سَلَفًا قَوْمَ فِرْعَوْنَ سَلَفًا لِكِفَارِ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَثَلًا عِبْرَةً يَصْدُونَ يَصْجُونَ مُبْرَمُونَ: مَجْمَعُونَ أَوَّلُ الْعَابِدِينَ: أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ إِنْنِي بَرَاءٌ مِمَّا تَعْبُدُونَ، الْعَرَبُ تَقُولُ نَحْنُ مِنْكَ الْبَرَاءُ وَالْخَلَاءُ وَالْوَاحِدُ وَالْإِثْنَانِ وَالْحَمِيعُ مِنَ الْمَذْكَرِ وَالْمُؤَنَّثِ يُقَالُ فِيهِ بَرَاءٌ لِأَنَّهُ مَصْدَرٌ وَلَوْ قَالَ بَرِيٌّ لِقِيلٍ فِي الْأَثْنَيْنِ بَرِيَّانٍ وَفِي الْجَمْعِ بَرِيَّتُونَ وَقَرَأَ عَبْدُ اللَّهِ إِنْنِي بَرِيٌّ بِالْيَاءِ وَالزُّخْرَفُ: الذَّهَبُ: مَلَائِكَةٌ يَخْلَفُونَ: يَخْلَفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَنَادَاوَا يَأْمَا لِكَ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ الْآيَةُ.

۱۹۳۰۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مَنْهَالٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمَنْبَرِ وَنَادَاوَا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ وَقَالَ قَتَادَةُ: مَثَلًا

(۱) جب جہنم میں کافروں نے جہنم کو پکار کر کہیں گے یا مالک لیقض علینا ربک تو وہ ہزار سال بعد یا چالیس سال بعد جواب دے گا انکم ماکثون۔

لِلْآخِرِينَ: عِظَةٌ: وَقَالَ غَيْرُهُ: مُقَرَّنِينَ: ضَابِطِينَ يُقَالُ فُلَانٌ مُقَرَّنٌ لِفُلَانٍ: ضَابِطٌ لَهُ وَالْأَكْوَابُ: الْآبَارِيقُ الَّتِي لَا خَرَاطِيمَ لَهَا أَوَّلُ الْعَابِدِينَ أَيْ مَا كَانَ فَنَانًا أَوَّلُ الْإِنْفِيقِينَ، وَهُمَا لُغَتَانِ، رَجُلٌ عَابِدٌ وَعَبْدٌ وَقَرَأَ عَبْدُ اللَّهِ وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ وَيُقَالُ أَوَّلُ الْعَابِدِينَ الْحَاجِدِينَ: مِنْ عَبْدِ عَبْدِ وَقَالَ قَتَادَةُ فِي أَمِّ الْكِتَابِ جُمْلَةُ الْكِتَابِ أَصْلُ الْكِتَابِ أَفْضَرُ عَنْكُمْ الذِّكْرُ صَفْحًا أَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُسْرِفِينَ وَاللَّهُ لَوْ أَنَّ هَذَا الْقُرْآنَ رُفِعَ حَيْثُ رَدَّهٖ أَوْ آتِلَ هَذِهِ الْأُمَّةُ لَهْلَكُوا فَاهْلَكْنَا أَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَمَضَى مَثَلُ الْأَوَّلِينَ: عَقُوبَةُ الْأَوَّلِينَ جُزْءًا: عَدْلًا.

سے مراد 'ضابطین' (قابو میں کرنے والے) ہے چنانچہ بولتے ہیں "فلان مقرر لفلان" یعنی اس کو قابو کرنے والا ہے اور "اکواب" سے مراد لوٹے ہیں جن میں ٹوٹیاں نہیں ہوتیں "اول العابدین" سے مراد "ماکان" ہے (ان نافیہ ہے) یعنی اللہ کے کوئی اولاد نہیں میں پہلا نفرت کرنے والا ہوں اس میں دو لغت ہیں چنانچہ بولتے ہیں رجل عابد و عبد عبادت کرنے والے اور نفرت کرنے والے آدمی اور عبد اللہ نے اس طرح پڑھا "وقال الرسول یارب" اور رسول نے کہا اے میرے رب اور بعض کا قول ہے کہ "اول العابدین" سے مراد ہے پہلے انکار کرنے والے عبد بعد سے اور قتادہ نے کہا کہ "فی ام الكتاب" سے مراد جملہ کتاب اور اصل کتاب ہے افنضرب عنکم الذکر صفحا ان کنتم قوما مسرفین میں "مسرفین" سے مراد مشرکین ہے بخدا اگر یہ قرآن اس وقت اٹھایا جاتا جب اس امت کے ابتدائی لوگوں نے اس کا انکار کیا تھا تو یہ امت ہلاک ہو جاتی "فاهلکنا اشد منہم بطشا و مضی مثل الاولین" میں مثل الاولین سے مراد "عقوبتہ الاولین" ہے (پہلے لوگوں کا انجام) "جزاء سے مراد "عدلا" ہے (ہم پہلے)۔

۸۱۸۔ الدُّخَانُ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: رَهْوًا: طَرِيقًا يَابِسًا عَلَى الْعَالَمِينَ عَلَى مَنْ بَيَّنَّ ظَهْرِيهِ فَأَعْتَلَوْهُ: إِدْفَعُوهُ، وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُورٍ: أَنْكَحْنَاهُمْ حُورًا عَيْنًا يُحَارُ فِيهَا الطَّرْفُ تَرْجُمُونَ: أَلْقَلْتُمْ وَرَهْوًا: سَاكِنًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَالْمُهْلِ: أَسْوَدَ كَمُهْلِ الزَّيْتِ وَقَالَ غَيْرُهُ: تَبِعَ مَثْلُوكَ الْيَمَنِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ يُسَمَّى تَبَعًا لِأَنَّهُ يَتَّبِعُ صَاحِبَهُ وَالظِّلُّ يُسَمَّى تَبَعًا لِأَنَّهُ يَتَّبِعُ الشَّمْسَ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ قَالَ قَتَادَةُ: فَارْتَقِبْ فَانْتَظِرْ.

۸۱۸۔ تفسیر سورہ الدخان

اور مجاہد نے کہا "رہوا" سے مراد ہے خشک راستہ "علی العالمین" سے مراد وہ لوگ ہیں جو ان کے سامنے تھے "فاعتلوه" اس کو دھکے دو و زوجناہم بحور: ہم ان کا نکاح بڑی آنکھوں والی حوروں سے کریں گے، جنہیں دیکھ کر آنکھیں حیرت زدہ ہو جائیں گے ترجموں سے مراد قتل کرنا ہے اور رہوا بمعنی ساکنا ٹھہرا ہوا ہے اور ابن عباس نے کہا کالمہل سے مراد ہے ایسا کالا جو تیل کی تلچھٹ کی طرح ہو اور دوسروں نے کہا کہ تبع سے مراد ملوک یمن ہیں ان میں سے ہر ایک کو تبع کہا جاتا ہے اس لئے کہ وہ اپنے ساتھی کے بعد آتا ہے اور سایہ کو بھی "تبع" کہتے ہیں اس لئے کہ وہ سورج کے بعد آتا ہے "یوم تاتی السماء بدخان مبین" جس دن آسمان کھلا ہو ادھواں لے کر آئے گا قتادہ نے کہا کہ "فارتقب" سے مراد ہے "فانتظر" انتظار کر۔

۱۹۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ

۱۹۳۱۔ عبدان، ابو حمزہ، اعلمش، مسروق، عبد اللہ سے روایت کرتے

ہیں انہوں نے بیان کیا کہ پانچ باتیں گزر چکی ہیں دھواں (قحط) اور (اہل) روم کا غلبہ چاند (کادو کلڑے ہونا) بطشہ (یوم بدر کی گرفت) لزام (ہلاکت) (آیت) لوگوں پر چھا جائے گا یہ دردناک عذاب ہے۔

۱۹۳۲۔ یحییٰ، ابو معاویہ، اعمش، مسروق، عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ یہ صرف اس سبب سے ہوا کہ قریش نے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی تو آپ نے ان لوگوں کے حق میں یوسف علیہ السلام کی سی قحط سال کی بددعا فرمائی چنانچہ وہ قحط سالی اور بھوک کی تکلیف میں مبتلا ہوئے یہاں تک کہ وہ لوگ ہڈیاں کھانے لگے اور یہ حال ہو گیا کہ کوئی شخص آسمان کی طرف دیکھتا تو اس کے اور آسمان کے درمیان دھواں کی طرح دکھائی دیتا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ تم اس دن کا انتظار کرو جب آسمان کھلا دھواں لے کر آئے گا لوگوں پر چھا جائے گا یہ دردناک عذاب ہے راوی کا بیان ہے کہ کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے مضر کے حق میں بارش کی دعا کیجئے اس لئے کہ وہ تباہ ہو گئے آپ نے فرمایا کیا مضر کے لئے؟ بے شک تو دلیر ہے چنانچہ آپ نے بارش کی دعا فرمائی تو بارش ہوئی اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ”انکم عائدون“ (بے شک تم لوٹنے والے ہو) پھر جب ان پر خوشحالی آئی تو وہ لوگ اپنی پہلی حالت میں لوٹ گئے تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی ”یوم نبطش البطشة الكبرى انا منتقمون“ راوی کا بیان ہے کہ اس سے مراد جنگ بدر ہے (آیت) اے ہمارے پروردگار ہم سے عذاب کو دور کر دے بے شک ہم ایمان لانے والے ہیں۔

۱۹۳۳۔ یحییٰ، کعب، اعمش، ابو الضحیٰ، مسروق سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں عبد اللہ کے پاس گیا تو انہوں نے کہا کہ علم کی بات یہ ہے کہ جس چیز کے متعلق تجھے علم نہ ہو تو کہے کہ اللہ زیادہ جانتا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ ”آپ کہہ دیجئے میں تم سے کسی اجر کا سوال نہیں کرتا اور نہ خود ساختہ باتیں کرتا ہوں“ قریش نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا مانا اور سرکشی کی تو آپ نے فرمایا کہ یا اللہ یوسف علیہ السلام کی قحط

الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مُسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: مَضَى خَمْسٌ: الدُّخَانُ، وَالرُّومُ وَالْقَمَرُ، الْبَطْشَةُ، وَاللِّزَامُ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ.

۱۹۳۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مُسْرُوقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّمَا كَانَ هَذَا لِأَنَّ قُرَيْشًا لَمَّا اسْتَعْصَمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا عَلَيْهِمْ بِسِنِينَ كَسَيْنِ يُوسُفَ فَأَصَابَهُمْ قَحْطٌ وَجَهْدٌ حَتَّى أَكَلُوا الْعِظَامَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الْجُحْدِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فَأَرْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ قَالَ فَاتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَسْقِ اللَّهَ لِمُضَرَ فَإِنَّهَا قَدْ هَلَكَتْ قَالَ لِمُضَرَ إِنَّكَ لَجَرِيءٌ فَاسْتَسْقَى فَسَقُوا، فَتَرَكْتُ إِيْنَكُمْ عَائِدُونَ فَلَمَّا أَصَابَتْهُمْ الرَّقَابُ حَيَّاهُمْ عَادُوا إِلَى حَالِهِمْ حِينَ أَصَابَتْهُمْ الرَّقَابُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ قَالَ يَعْنِي يَوْمَ بَدْرٍ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ.

۱۹۳۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مُسْرُوقٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ: إِنْ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ تَقُولَ لِمَا لَا تَعْلَمُ اللَّهُ أَعْلَمُ إِنَّ اللَّهَ قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ أَنْ قُرَيْشًا لَمَّا غَلَبُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَعْصَمُوا عَلَيْهِ

قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلَيْهِمْ بِسَبْعِ كَسْبَعِ يُوسُفَ
فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ اَكْلَوْا فِيْهَا الْعِظَامَ وَالْمَيْتَةَ مِنَ
الْجُهْدِ حَتّٰى جَعَلَ اَحَدُهُمْ يَرٰى مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ
السَّمَاءِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الْجُوعِ قَالُوا: رَبَّنَا
اَكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ فَقِيلَ لَهُ اِنْ
كَشَفْنَا عَنْهُمْ غَادُوْا، فَدَعَا رَبَّهُ فَكَشِفَ عَنْهُمْ
فَعَادُوْا فَانْتَقَمَ اللّٰهُ مِنْهُمْ يَوْمَ بَدْرٍ فَاِنَّكَ قَوْلُهُ
تَعَالٰى يَوْمَ تَاْتِى السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ اِلَى قَوْلِهِ
جَلَّ ذِكْرُهُ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ۔

اِنِّىْ لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ
الذِّكْرُ وَالذِّكْرٰى وَاحِدٌ۔

۱۹۳۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى
عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ:
إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَعَا قُرَيْشًا
كَذْبُوهُ وَاسْتَعْصَمُوا عَلَيْهِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ
عَلَيْهِمْ بِسَبْعِ كَسْبَعِ يُوسُفَ، فَاصَابَتْهُمْ سَنَةٌ
حَصَّتْ يَعْنِى كُلُّ شَيْءٍ حَتّٰى كَانُوْا يَأْكُلُوْنَ
الْمَيْتَةَ فَكَانَ يَقُوْمُ اَحَدُهُمْ فَكَانَ يَرٰى بَيْنَهُ
وَبَيْنَ السَّمَاءِ مِثْلَ الدُّخَانِ مِنَ الْجُهْدِ
وَالْجُوعِ ثُمَّ قَرَأَ: فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِى السَّمَاءُ
بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ يَغْشٰى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ
حَتّٰى بَلَغَ اِنَّا كَاَشْفُوْا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنْكُمْ
عَاذِلُوْنَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ اَفَيُكْشَفُ عَنْهُمْ الْعَذَابُ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ وَالْبَطْشَةُ الْكُبْرٰى يَوْمَ بَدْرٍ۔

ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا مُعَلِّمٌ مَّحْنُوْنٌ۔

سالی کے ذریعہ ان کے خلاف ہماری مدد کر، چنانچہ وہ لوگ قحط میں
گرفتار ہو گئے اور بھوک کے سبب سے ہڈیاں اور مردار کھانے لگے
یہاں تک کہ بھوک کے سبب سے آدمی کو اس کے اور آسمان کے
درمیان دھوئیں کی طرح نظر آتا ان لوگوں نے کہا ہمارے پروردگار!
ہم سے عذاب کو دور کر بے شک ہم ایمان لانے والے ہیں اس کے
جواب میں کہا گیا کہ اگر ہم ان سے عذاب دور کر دیں تو وہ لوگ پھر
ویسے ہی ہو جائیں گے آپ نے اپنے پروردگار سے دعا فرمائی تو ان
سے عذاب دور کر دیا گیا پھر وہ لوگ اپنی پہلی حالت پر لوٹ آئے تو
اللہ نے ان سے جنگ بدر میں انتقام لے لیا اللہ کے قول یوم تاتى
السماء بدخان مبين سے یہی مراد ہے۔

(آیت) ان کے لئے نصیحت کہاں مفید ہے حالانکہ ان کے پاس
رسول کھول کر بیان کر آنے والا آچکا ”ذکر“ اور ذکر کی کے ایک ہی
معنی ہیں۔

۱۹۳۴۔ سلیمان بن حرب، جریر بن حازم، اعمش، ابو الضحی، مسروق
سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں عبد اللہ کے پاس گیا
تو انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قریش کے حق میں
بددعا کی انہوں نے آپ کو جھٹلایا تھا اور آپ کی نافرمانی کی تھی تو آپ
نے فرمایا کہ یا اللہ یوسف علیہ السلام کی سی قحط سالی میں مبتلا ہو گئے
(کافروں) کے خلاف ہماری مدد کر وہ لوگ قحط سالی میں مبتلا ہو گئے
اور تمام چیزیں ختم ہو گئیں یہاں تک کہ وہ مردار کھانے لگے چنانچہ
اگر کوئی شخص کھڑا ہوتا تو بھوک اور تکلیف کے سبب سے اس کے اور
آسمان کے درمیان دھواں سا نظر آتا، پھر یہ آیت پڑھی اس دن کا
انتظار کرو جب آسمان صریح دھواں لے کر آئے گا لوگوں پر چھا
جائے گا یہ دردناک عذاب ہے یہاں تک کہ اس آیت پر پہنچے کہ بے
شک ہم عذاب کو کچھ دنوں کے لئے دور کر دیں گے بے شک تم اپنی
پہلی حالت کی طرف لوٹ جاؤ گے عبد اللہ نے کہا کیا قیامت کے دن
ان سے عذاب دور کیا جائے گا اور کہا کہ بطشۃ کبریٰ سے مراد یوم بدر
ہے

(آیت) پھر ان لوگوں نے نبی سے منہ پھیر لیا اور کہا کہ تعلیم کیا ہوا
دیوانہ ہے۔

۱۹۳۵۔ بشر بن خالد، محمد، شعبہ، سلیمان و منصور، ابو الضحیٰ، مسروق سے روایت کرتے ہیں عبد اللہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا اور کہا کہ آپ فرمادیجئے کہ میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا اور نہ خود ساختہ باتیں کرتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھا کہ قریش نے نافرمانی کی تو آپ نے فرمایا کہ یا اللہ یوسف علیہ السلام کی سی قحط سالی کے ذریعے ان (کافروں) کے خلاف ہماری مدد فرما تو وہ لوگ قحط سالی میں مبتلا ہو گئے یہاں تک کہ تمام چیزیں ختم ہو گئیں اور اس کی نوبت پہنچی کہ ہڈیاں اور چمڑے کھانے لگے ان میں سے کسی شخص نے بیان کیا کہ یہاں تک کہ چمڑے اور مردار کھانے لگے اور زمین سے دھواں سا نکلنے لگا تو آپ کے پاس ابوسفیان آیا اور عرض کیا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہاری قوم ہلاک ہو گئی اللہ سے دعا کرو کہ ان پر سے مصیبت دور کر دے تو آپ نے دعا فرمائی پھر آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ اپنی بچھلی حالت کی طرف لوٹ جائیں گے منصور کی حدیث میں ہے کہ پھر عبد اللہ بن مسعود نے آیت فارتقب یوم تاتى السماء بدخان مبین الی عائدون تک تلاوت کی کیا آخرت کا عذاب دور کیا جائے گا۔ دھواں بطحہ (یوم بدر) لازم (ہلاک یوم بدر) گذر چکے بعض نے شق القمر کا تذکرہ کیا اور کسی نے اہل روم کی فتح کا (آیت) جس دن کہ ہم بری پکڑ پکریں گے بے شک ہم بدلہ لینے والے ہیں۔

۱۹۳۶۔ یحییٰ، کعب، اعمش، مسلم، مسروق، حضرت عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ پانچ چیزیں گذر گئیں لازم (ہلاکت) اہل روم کی فتح بطحہ (گرفت یعنی یوم بدر) شق القمر (چاند کا پھٹ جانا) دھواں (قحط)

۸۱۹۔ تفسیر سورہ جاثیہ

”جاثیہ“ گھٹنوں کے بل بیٹھنے والا اور مجاہد نے کہا ”نستسبخ“ کے معنی ہیں۔ ہم لکھتے ہیں ”نساکم“ ہم تمہیں چھوڑ دیں گے (آیت) اور ہمیں زمانہ ہی ہلاک کرتا ہے۔

۱۹۳۷۔ حمیدی سفیان زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ سے

۱۹۳۵۔ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى قُرَيْشًا اسْتَعْصَمُوا عَلَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبَعَ يُوسُفُ فَأَخَذَتْهُمْ السَّنَةُ حَتَّى حَصَّتْ كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا الْعِظَامَ وَالْجُلُودَ فَقَالَ أَحَدُهُمْ حَتَّى أَكَلُوا الْجُلُودَ وَالْمَيْتَةَ وَجَعَلَ يَخْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ فَأَتَاهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ: أَيُّ مُحَمَّدٍ أَنْ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَأَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَكْشِفَ عَنْهُمْ قَدَعًا ثُمَّ قَالَ تَعَوَّدُوا بَعْدَ هَذَا فِي حَدِيثٍ مَنْصُورٍ ثُمَّ قَرَأَ فَارْتَقَبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ إِلَى عَائِدُونَ أَيْ كُشِفَ عَذَابُ الْآخِرَةِ فَقَدْ مَضَى الدُّخَانُ وَالْبَطْشَةُ وَالْإِزَامُ وَقَالَ أَحَدُهُم الْقَمَرُ وَقَالَ الْآخَرُ الرُّومُ: يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُتَّقِمُونَ .

۱۹۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَمَسٌ قَدْ مَضَى: الْإِزَامُ وَالرُّومُ، وَالْبَطْشَةُ وَالْقَمَرُ، وَالْدُّخَانُ.

۸۱۹ (الْجَاثِيَةِ)

مُسْتَوْفِرِينَ عَلَى الرُّكْبِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ نَسْتَسْبِخُ: نَكْتُبُ نَسَاكُمُ: تَرْتِكُكُمْ وَمَا يَهْلِكُنَا إِلَّا اللَّهُ الْآيَةُ .

۱۹۳۷۔ حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ابن آدم مجھے تکلیف پہنچاتا ہے زمانہ کو گالی دیتا ہے حالانکہ زمانہ تو میں ہی ہوں میرے ہی قبضہ قدرت میں تمام امور ہیں میں ہی رات اور دن کو گردش دیتا ہوں۔

حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: يُؤَذِّنُنِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ اللَّهَ وَأَنَا اللَّهُمُّ بِبَدَى الْأَمْرِ أَقْلِبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ.

۸۲۰۔ تفسیر سورہ احقاف

اور مجاہد نے کہا تفيضون بمعنى "تقولون" (تم کہتے ہو) اور بعضوں نے کہا کہ "آثرۃ اثرۃ" سے مراد بقیہ علم ہے اور ابن عباسؓ نے کہا کہ "ما كنت بدعا من الرسل" سے مراد ہے کہ میں سب سے پہلا رسول نہیں ہوں اور دوسروں نے کہا کہ "ارائتم" میں ہمزہ استفہام وعید کے طور پر ہے یعنی جو تم کہتے ہو اگر وہ صحیح ہے تو وہ عبادت کئے جانے کا مستحق نہیں ہے اور "ارائتم" سے آنکھ کا دیکھنا مقصود نہیں ہے بلکہ اس سے مراد علم ہے یعنی کیا تم جانتے ہو کیا تمہیں خبر ملی ہے اللہ کے سوا جن کو تم پکارتے ہو انہوں نے کوئی چیز پیدا کی ہے؟

(آیت) اور جس نے اپنے والدین سے کہا ہے تمہارے لئے کیا تم مجھے اس بات سے ڈراتے ہو کہ میں دوبارہ نکالا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے بہت سی قومیں گذر گئیں اور وہ اس کے ان کلمات سے پناہ مانگتے ہیں (آخر آیت تک)

۱۹۳۸۔ موسیٰ بن اسلمیل، ابو عوانہ، ابو بشر، یوسف بن ماہک سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ مروان حجاز کا حاکم تھا جس کو حضرت معاویہؓ نے مقرر کیا تھا اس نے خطبہ پڑھا تو یزید بن معاویہ کا ذکر کرنے لگا تاکہ (معاویہؓ) کے بعد اس کی بیعت کی جائے تو عبد الرحمن بن ابی بکر نے اس سے کچھ کہا مروان نے کہا ان کو پکڑو وہ حضرت عائشہؓ کے گھر میں گھس گئے اور یہ لوگ انہیں نہ پکڑ سکے مروان نے کہا کہ یہی وہ شخص ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے آیت والذی قال لوالذیہ اف لکمما الخ نازل فرمائی حضرت عائشہؓ نے پردے کے پیچھے سے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے متعلق کوئی آیت نازل نہیں فرمائی جزا اس کے جو اللہ تعالیٰ نے میری برات میں نازل فرمائی

۸۲۰۔ (الْأَحْقَاف)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: تَفِيزُونَ: تَقُولُونَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: آثَرَةٌ وَآثَرَةٌ: بَقِيَّةُ عِلْمٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: بَدْعًا مِنَ الرُّسُلِ لَسْتُ بِأَوَّلِ الرُّسُلِ وَقَالَ غَيْرُهُ: أَرَأَيْتُمْ، هَذِهِ الْأَلْفُ إِنَّمَا هِيَ تَوَعُّدٌ، إِنْ صَحَّ مَا تَدْعُونَ لَا يَسْتَحِقُّ أَنْ يُعْبَدَ وَلَيْسَ قَوْلُهُ أَرَأَيْتُمْ بِرُؤْيَةِ الْعَيْنِ إِنَّمَا هُوَ اتَّعَلَّمُونَ أَبْلَغَكُمْ أَنَّ مَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ خَلَقُوا شَيْئًا؟

وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أَفْ لَكُمْمَا اتَّعَدَانِي أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُونُ مِنْ قَبْلِي وَهُمَا يَسْتَعْجِلَانِ اللَّهَ وَيْلَكَ آمِنْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَيَقُولُ مَا هَذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ .

۱۹۳۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِكٍ قَالَ كَانَ مَرْوَانُ عَلَى الْحِجَازِ اسْتَعْمَلَهُ مُعَاوِيَةُ فَخَطَبَ فَجَعَلَ يَذْكُرُ يَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ لِكَيْ يُبَايَعَ لَهُ بَعْدَ أَبِيهِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ شَيْئًا، فَقَالَ خُذُوهُ، فَدَخَلَ بَيْتَ عَائِشَةَ فَلَمْ يَقْدِرُوا، فَقَالَ مَرْوَانُ إِنَّ هَذَا الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أَفْ لَكُمْمَا آتَانِي، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ: مَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِينَا شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ عُذْرِي

(آیت) ترجمہ: پس جب انہوں نے اس کو اپنی وادیوں کے آگے آتا ہوا دیکھا تو کہنے لگے یہی بادل ہے جو ہم پر بارش برسائے گا بلکہ یہ وہ چیز ہے جس کی تم جلدی مچاتے تھے یعنی ہوا جس میں دردناک عذاب ہے۔ ابن عباس نے کہا کہ ”عارض“ سے مراد بدلی ہے۔

۱۹۳۹۔ احمد ابن وہب، عمرو ابو النضر، سلیمان بن یسار، حضرت عائشہ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنستے ہوئے نہیں دیکھا جس سے حلق کھل جائے آپ صرف تبسم فرماتے تھے۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ جب آپ ہوایا بادل دیکھتے تو آپ کے چہرے سے فکر ظاہر ہوتا۔ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! لوگ جب بادل کو دیکھتے ہیں تو اس امید میں خوش ہوتے ہیں کہ شاید اس میں بارش ہو اور میں آپ کو دیکھتی ہوں تو آپ کے چہرے سے ناگواری کے آثار ظاہر ہوتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ مجھے اس بات کی طرف سے اطمینان نہیں ہوتا کہ اس میں عذاب ہو کون سی بات اس میں عذاب ہونے کی طرف سے مطمئن کرتی ہے ایک قوم کو ہوا ہی کے ذریعہ عذاب دیا گیا ایک جماعت نے عذاب دیکھ لیا اور کہا کہ یہ بادل ہے جو ہم پر مینہ برسائے گا۔

۸۲۱۔ تفسیر سورۃ الذین کفروا (محمد)

”اوزارہا“ ان کے گناہ یہاں تک کہ سوائے مسلم کے کوئی باقی نہ رہے گا ”عرفہا“ اس کو بیان ہے اور مجاہد نے کہا کہ ”مولی الذین امنوا“ سے مراد ان کا ولی ہے ”عزم الامر پختہ ارادہ کرنا“ فلا تهنوا“ تم کمزور اور سست نہ ہو جاؤ اور ابن عباس نے کہا کہ ”اضغانہم“ سے مراد ان کا حسد ہے ”اسن“ بمعنی بدلنے والا۔ (آیت) اور تم اپنے رشتوں کو توڑ ڈالو۔

۱۹۴۰۔ خالد بن خالد، سلیمان، معاویہ بن ابی مزرد، سعید بن یسار، ابو ہریرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا جب اس سے فارغ ہو گیا تو رحم (رشتہ داری) نے کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کے دامن کو پکڑا اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا کہ رک جا اس نے کہا کیا یہ اس کا مقام ہے جو مجھ کو

فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَّتِهِمْ قَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ رِيحٌ فِيْهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: عَارِضٌ السَّحَابِ

۱۹۳۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ قَالَتْ وَكَانَ إِذَا رَأَى غَيْمًا أَوْ رِيحًا عُرِفَ فِي وَجْهِهِ، قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا الْغَيْمَ فَرَحُوا رَجَاءً أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْمَطَرُ وَارَأَكَ إِذَا رَأَيْتَهُ عُرِفَ فِي وَجْهِكَ الْكَرَاهِيَةُ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ مَا يُؤْمِنُنِي أَنْ يَكُونَ فِيهِ عَذَابٌ؟ عَذَبَ قَوْمٌ بِالرَّيْحِ، وَقَدْ رَأَى قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا.

۸۲۱۔ (الَّذِينَ كَفَرُوا)

أَوْزَارُهَا: أَثَامُهَا حَتَّى لَا يَبْقَى إِلَّا مُسْلِمٌ عَرَفَهَا بَيْنَهَا وَقَالَ مُجَاهِدٌ: مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا: وَلِيَّهُمْ عَزَمَ الْأَمْرَ: جَدَّ الْأَمْرَ فَلَا تَهْنُوا: لَا تَضَعُفُوا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَضْغَانُهُمْ: حَسَدُهُمْ اسْنٌ: مُتَغَيِّرٌ وَتَقَطَّعُوا أَرْحَامَكُمْ.

۱۹۴۰۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي مُزَرَّدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَاخْذَتِ

بِحَقِّ الرُّحْمَنِ فَقَالَ لَهُ مَهْ قَالَتْ هَذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ قَالَ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مِنْ وَصْلِكَ وَأَقْطَعَ مِنْ قَطْعِكَ قَالَتْ بَلَى يَا رَبِّ قَالَ فَذَاكَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَقْرَأُوا إِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتَقْطَعُوا أَرْحَامَكُمْ .

۱۹۴۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْرَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي أَبُو الْحَبَابِ سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهِذَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأُوا إِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ .

۱۹۴۲۔ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي الْمُرَرِّدِ بِهِذَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقْرَأُوا إِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ

توڑ کر تیری پناہ میں آئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ میں اس سے ملوں جو تجھ کو جوڑے اور اس سے الگ ہو جاؤں جو تجھ کو توڑے اس نے عرض کیا ہاں پروردگار کیوں نہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا تیرے ساتھ ایسا ہی ہوگا ابو ہریرہؓ نے کہا کہ اگر تم چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھو ”فہل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم“

۱۹۴۱۔ ابراہیم بن حمزہ، حاتم معاویہ، ابوالحباب سعید بن یسار، حضرت ابو ہریرہؓ سے اس (حدیث) کو روایت کرتے ہیں جس میں یہ مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھو ”فہل عسیتم آخر تک۔“

۱۹۴۲۔ بشر بن محمد عبد اللہ معاویہ بن ابی المرزد سے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم چاہتے ہو تو یہ آیت ”فہل عسیتم“ آخر تک پڑھو۔

۸۲۲۔ تفسیر سورۃ الفتح

اور مجاہد نے کہا کہ ”سیما ہم فی وجوہہم“ میں سیما سے مراد چہرے کی نرمی اور ہیئت اور منصور نے بواسطہ مجاہد نقل کیا کہ اس سے مراد تواضع ہے ”شطاء“ اپنی سوئی اپنی کلی ”فاستغلت“ موٹا ہوا۔ ”سوق“ ساق کی جمع یعنی شاخ جو درختوں کو اٹھانے والی ہو اور ”دائرة السوء“ رجل السوء کی طرح ہے یعنی بری گردش ”دائرة السوء“ سے مراد عذاب ہے ”تعزروہ“ تم اس کی مدد کرو ”شطاء“ بالی کا پٹھا کہ ایک دانہ سے دس آٹھ یا سات بالیان آگتی ہیں چنانچہ ایک دوسرے کو تقویت پہنچاتی ہیں اللہ تعالیٰ کے اس قول سے یہی مراد ہے کہ ”فازرہ“ یعنی اس کو تقویت پہنچائی اور اگر وہ ایک ہوئی تو شاخ پر قائم نہ رہ سکتی یہ اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مثال کے طور پر بیان فرمایا ہے اس لئے کہ آپ تنہا نکلے پھر آپ کے اصحاب کے ذریعہ آپ کو قوت پہنچائی جس طرح ایک دانہ کو اس کے ذریعہ قوت بہم پہنچاتا ہے جو اس سے آگتی ہے۔

۸۲۲۔ سُورَةُ الْفَتْحِ!

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: سِيمَا هُمْ فِي وَجُوهِهِمْ: أَلْسِنَتُهُ وَقَالَ مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ: التَّوَاضُّعُ شَطَاءٌ فِرَاحَةٌ فَاسْتَغْلَطَ: غَلَطَ سُوءُهُ السَّاقِ حَامِلَةُ الشَّجَرَةِ وَيُقَالُ دَائِرَةُ السُّوءِ كَقَوْلِكَ رَجُلُ السُّوءِ، وَدَائِرَةُ السُّوءِ: الْعَذَابُ تُعَزَّرُوهُ تَنْصُرُوهُ شَطَاءٌ: شَطَاءُ السَّنْبِلِ تَنْبُتُ الْحَبَّةُ عَشْرًا أَوْ ثَمَانِيًا أَوْ سَبْعًا فَيَقْوَى بَعْضُهُ بِبَعْضٍ فَذَاكَ قَوْلُهُ تَعَالَى فَازَرَهُ: قَوَّاهُ وَلَوْ كَانَتْ وَاحِدَةً لَمْ تَقُمْ عَلَى سَاقٍ، وَهُوَ مِثْلُ ضَرْبِهِ اللَّهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ خَرَجَ وَحْدَهُ ثُمَّ قَوَّاهُ بِأَصْحَابِهِ كَمَا قَوَّى الْحَبَّةُ بِمَا يَنْبُتُ مِنْهَا.

(آیت) بے شک ہم نے فتح دی آپ کو ظاہر فتح

۱۹۴۳۔ عبد اللہ بن مسلمہ، مالک زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کسی سفر (۱) میں چل رہے تھے اور حضرت عمر بن خطاب بھی آپ کے ساتھ تھے رات کا وقت تھا۔ حضرت عمر بن خطاب نے آپ سے کسی چیز کے متعلق سوال کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جواب نہ دیا پھر انہوں نے پوچھا تو آپ نے جواب نہ دیا پھر پوچھا تو بھی آپ نے جواب نہ دیا عمرؓ نے کہا کہ عمرؓ کی ماں اولاد سے محروم ہو تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تین بار سوال کیا آپ نے تیری کسی بات کا جواب نہ دیا حضرت عمرؓ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے اونٹ کو ہنکایا اور لوگوں سے آگے بڑھ گیا اور مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں میرے متعلق قرآن کی کوئی آیت نازل نہ ہو جائے ابھی تھوڑی دیر ہی نہ گزری تھی کہ میں نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی جو مجھے پکار رہا تھا میں ڈرا کہ کہیں میرے متعلق قرآن نہ نازل ہو رہا ہو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ کو سلام کیا تو آپ نے فرمایا کہ آج رات مجھ پر ایک سورہ نازل ہوئی جو مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر آفتاب طلوع ہوتا ہے پھر آپ نے آیت انا فتحناک فتحناک انا فتحناک پڑھی۔

۱۹۴۴۔ محمد بن بشار، عندر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ”انا فتحناک فتحناک مبینا“ سے مراد صلح حدیبیہ ہے۔

۱۹۴۵۔ مسلم بن ابراہیم، شعبہ معاویہ، بن قرہ، عبد اللہ بن مغفل سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن سورہ فتح پڑھی اور خوش الحانی سے پڑھی معاویہ کا بیان ہے کہ اگر تم چاہو تو میں تم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کی طرح پڑھ کر سنا دوں

(آیت) تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دے اور اپنی نعمت پر پوری کر دے اور تمہیں سیدھے راستہ کی ہدایت کر دے۔

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا .

۱۹۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيرُ فِي بَعْضِ أَصْفَارِهِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسِيرُ مَعَهُ لَيْلًا فَسَأَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَيْلَكَ أَمْ عُمَرُ نَزَرْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذَلِكَ لَا يُجِيبُكَ قَالَ عُمَرُ فَحَرَّكَتُ بَعْضِي ثُمَّ تَقَدَّمْتُ أَمَامَ النَّاسِ وَخَشِيتُ أَنْ يُنْزَلَ فِي الْقُرْآنِ فَمَا نَشِيتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ بِي فَقُلْتُ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِي قُرْآنٍ فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: لَقَدْ أَنْزَلْتُ عَلَى اللَّيْلَةِ سُورَةً لَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ مُبِينًا .

۱۹۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا قَالَ الْحَدِيثُ .

۱۹۴۵۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مُغْفَلٍ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ سُورَةَ الْفَتْحِ فَرَجَعَ فِيهَا، قَالَ مُعَاوِيَةُ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَحْكِيَ لَكُمْ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَفَعَلْتُ

لِيَعْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَتَمَّ نِعْمَتُهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا .

(۱) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ سفر حدیبیہ سے واپسی کا تھا۔

۱۹۴۶۔ صدقہ بن فضل ابن عیینہ، زیاد، مغیرہ سے روایت کرتے ہیں ان کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اس قدر قیام کرتے کہ آپ کے دونوں پاؤں سو جاتے کسی نے آپ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے ہیں آپ نے فرمایا کیا میں شکر گزار بندہ نہ ہوں۔

۱۹۴۷۔ حسن بن عبد العزیز، عبد اللہ بن یحییٰ، حیوۃ، ابوالاسود، عروہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اس قدر کھڑے ہوتے کہ آپ کے پاؤں پھٹ جاتے تھے حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ اس قدر تکلیف اٹھاتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے ہیں آپ نے فرمایا مجھے پسند نہیں میں شکر گزار بندہ ہوں پھر جب آپ کے جسم میں گوشت زیادہ ہو گیا تو آپ بیٹھ کر نماز پڑھتے اور جب رکوع کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہو کر کچھ قرات کرتے پھر رکوع کرتے۔

(آیت) بے شک ہم نے آپ کو شاہد بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے۔
۱۹۴۸۔ عبد اللہ، عبد العزیز بن ابی سلمہ ہلال بن ابی ہلال، عطاء بن یسار، عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت جو قرآن میں ہے کہ ”یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہدا و مبشرا و نذیرا“ تو رات میں اس طرح ہے کہ اے نبی! ہم نے تم کو گواہی دینے اور خوشخبری دینے والا بھیجا ہے اور امیوں کی جائے پناہ بنا کر بھیجا ہے تم میرے بندے ہو اور میرے رسول ہو میں نے تمہارا نام متوکل رکھا ہے وہ نہ تو سخت خواور نہ سخت قلب ہو گا اور نہ بازاروں میں شور و غل کرنے والا ہو گا اور نہ برائی کو برائی سے دفع کرے گا بلکہ معاف اور درگزر کرے گا اور اللہ تعالیٰ اس کو اس وقت تک نہ اٹھائے گا جب تک کہ دین کی کچی کو وہ سیدھا نہ کر لے گا اس طور پر کہ لوگ کہنے لگیں گے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کے ذریعہ اندھی آنکھوں اور بہرے کانوں اور غلاف میں ڈھکے دلوں کو کھول دے گا۔

آیت وہی ہے جس نے سیکہ نازل فرمایا۔

۱۹۴۶۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا زِيَادٌ أَنَّهُ سَمِعَ الْمُغِيرَةَ يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا.

۱۹۴۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَبِوَةُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ سَمِعَ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى تَنْفَطِرَ قَدَمَاهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لِمَ تَصْنَعُ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ أَفَلَا أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ عَبْدًا شَكُورًا؟ فَلَمَّا كَثُرَ لَحْمُهُ صَلَّى جَالِسًا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ.

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا.
۱۹۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ الَّتِي فِي الْقُرْآنِ يَأْتِيهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا قَالَ فِي التَّوْرَةِ يَأْتِيهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَحِزْرًا لِلْأُمِّيِّينَ أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي سَمِعْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ يَفْطَرُ وَلَا غَلِيظٌ وَلَا سَخَابٌ بِالْأَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَةَ بِالْسَّيِّئَةِ وَلَكِنْ يَغْفُو وَيَصْفَحُ وَلَنْ يَقْبُضَهُ اللَّهُ حَتَّى يُقِيمَ بِهِ الْحِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بَانَ يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَيَفْتَحُ بِهَا أَعْيُنًا غُمِيًا وَأَذَانًا صُمًّا وَقُلُوبًا غُلْفًا.
هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ.

۱۹۴۹۔ عبید اللہ بن موسیٰ، اسرائیل، ابو اسحاق، براء سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی قرأت کر رہے تھے اور ان کا گھوڑا گھر میں بندھا ہوا تھا کہ وہ بھاگنے لگا۔ باہر نکل کر دیکھا تو کچھ نظر نہ آیا وہ گھوڑا بدک رہا تھا جب صبح ہوئی تو یہ واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا کہ یہی سکیہ ہے جو قرأت قرآن کے وقت نازل ہوتی ہے

(آیت) اس وقت کو یاد کیجئے جب وہ لوگ آپ سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے۔

۱۹۵۰۔ قثمیہ بن سعید، سفیان، عمرو حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ صلح حدیبیہ کے دن ایک ہزار چار سو آدمی تھے۔

۱۹۵۱۔ علی بن عبد اللہ، شبابہ، شعبہ، قتادہ، عقبہ بن صہبان، عبد اللہ بن مغفل مزنی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں ان لوگوں میں تھا۔ جو بیعت رضوان میں شریک تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں پھینکنے سے منع فرمایا تھا اور عقبہ بن صہبان سے منقول ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عبد اللہ بن مغفل مزنی کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ غسل کرنے کی جگہ میں پیشاب کرنے سے آپ نے منع فرمایا تھا۔

۱۹۵۲۔ محمد بن ولید محمد بن جعفر، شعبہ، خالد، ابو قلابہ، ثابت بن ضحاک سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بیعت رضوان میں شریک ہونے والوں میں سے تھے (دوسری سند) احمد بن اسحاق سلمیٰ، یعلیٰ، عبد العزیز بن سیاہ، حبیب بن ثابت سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں ابو وائل کے پاس (کچھ) پوچھنے کے لئے آیا تھا تو انہوں نے کہا کہ ہم جنگ صفین میں شریک تھے تو ایک شخص نے کہا کیا تم ان لوگوں کو نہیں دیکھتے جو اللہ کی کتاب کی طرف بلائے جاتے ہیں تو حضرت علی نے فرمایا ہاں! سہل بن حنیف نے کہا تم اپنے آپ کو متھم کرو (یعنی جنگ کی رائے مناسب نہیں) ہم نے یوم حدیبیہ یعنی حدیبیہ کے دن دیکھا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکین کے درمیان ہوئی۔ اگر ہم لوگ یہ لڑائی دیکھتے تو ضرور لڑتے چنانچہ

۱۹۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ وَقَرَسَ لَهُ مَرْبُوطٌ فِي الدَّارِ فَجَعَلَ يَنْفِرُ فَخَرَجَ الرَّجُلُ فَتَنَظَّرَ فَلَمْ يَرِ شَيْئًا وَجَعَلَ يَنْفِرُ فَلَمَّا أَصْبَحَ ذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلِّغْكَ السَّكِينَةَ نَزَلَتْ بِالْقُرْآنِ إِذْ بَيْنَا يَعْوُنُكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ.

۱۹۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ أَلْفًا وَارْبَعِمِائَةً.

۱۹۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ صُهَبَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ الْمَزْنِيِّ مِمَّنْ شَهِدَ الشَّجَرَةَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنَ صُهَبَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُغْفَلِ الْمَزْنِيَّ فِي الْبَوْلِ فِي الْمُغْتَسَلِ.

۱۹۵۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ سَيَّاهٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا وَائِلٍ أَسْأَلُهُ فَقَالَ كُنَّا بِصِفَيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَدْعُونَ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ عَلِيُّ نَعَمْ فَقَالَ سَهْلُ بْنُ حَنِيفٍ إِنَّهُمْوَا أَنْفَسَكُمْ فَلَقَدْ رَأَيْنَا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ يَعْنِي الصُّلَحَ الَّذِي كَانَ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عمرؓ آئے اور عرض کیا کیا ہم لوگ حق پر نہیں ہیں اور وہ لوگ باطل پر نہیں ہیں؟ کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے مقتول دوزخ میں نہیں جاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں! حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ پھر کیوں ہم اپنے دین میں ذلت کو آنے دیں اور آئے ہوئے مسلمانوں کو واپس کر دیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے درمیان (اس قسم کی صلح) کا حکم نہیں فرمایا آپ نے فرمایا کہ اے ابن خطاب میں اللہ کا رسول ہوں اور اللہ مجھے کبھی ضائع نہ کرے گا عمرؓ غصہ کی حالت میں واپس ہوئے اور انہیں صبر نہ ہوا۔ حتیٰ کہ ابو بکرؓ کے پاس پہنچے اور کہا اے ابو بکرؓ کیا ہم حق پر اور (مشرکین) باطل پر نہیں ہیں، حضرت ابو بکرؓ نے کہا کہ اے ابن خطاب وہ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ ان کو کبھی ضائع نہ کرے گا چنانچہ سورہ فتح نازل ہوئی۔

۸۲۳۔ تفسیر سورۃ حجرات

اور مجاہد نے کہا کہ ”لا تقدموا“ سے مراد یہ ہے کہ فتویٰ یا جواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سبقت نہ کیا کرو، جب تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے نہ کہلوادے امتحن خالص کر دیا ہے تنا بزوا اسلام لانے کے بعد کافر نہ کہو ”یلنکم“ کم کر دے گا ”التنا“ ہم نے کم کر دیا۔

(آیت) اپنی آوازوں کو نبی کی آواز سے بلند نہ کرو الخ تشعرون بمعنی ”تعلمون“ (تم جانتے ہو) اور شاعر اسی سے ماخوذ ہے۔

۱۹۵۳۔ یسرہ بن صفوان بن جمیل لخمی نافع بن عمر ابن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ قریب تھا کہ دوسب سے بہتر آدمی ہلاک ہو جائیں یعنی حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ دونوں نے اپنی آوازیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بلند کیں جس وقت آپ کے پاس بنی تمیم کے سوار آئے تو ان میں سے ایک نے بنی مجاشع کے بھائی اقرع بن حابس کی طرف اشارہ کیا اور دوسرے نے ایک دوسرے آدمی کی طرف اشارہ کیا نافع نے کہا مجھ کو نام یاد نہیں حضرت ابو بکرؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ تم نے صرف میری مخالفت کا قصد کیا تھا انہوں نے کہا کہ میرا ارادہ تمہاری مخالفت کا نہ تھا چنانچہ

وَالْمُشْرِكِينَ وَلَوْ تَرَىٰ قِتَالًا لَقَاتَلْنَا، فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ؟ أَلَيْسَ قِتَالُنَا فِي الْجَنَّةِ وَقِتَالُهُمْ فِي النَّارِ؟ قَالَ بَلَىٰ قَالَ فَفِيمَ تُعْطَى الدِّينَةُ فِي دِينِنَا وَتَرْجَعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللَّهُ بَيْنَنَا؟ فَقَالَ: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللَّهُ أَبَدًا فَرَجَعَ مُتَعِظًا فَلَمْ يَصْبِرْ حَتَّىٰ جَاءَ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ؟ قَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللَّهُ أَبَدًا افْتَزَلْتُ سُورَةَ الْفَتْحِ .

۸۲۳۔ (الْحُجْرَاتِ)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: لَا تُقَدِّمُوا: لَا تَقْتَاتُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ عَلَى لِسَانِهِ: اِمْتَحَنَ: أَخْلَصَ تَنَا بَزُوا يُدْعَى بِالْكَفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ يَلْنَكُمْ: يَنْقُصُكُمْ أَلْتَنَا: نَقُصْنَا.

لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ الْآيَةِ تَشْعُرُونَ: تَعْلَمُونَ وَمِنْهُ الشَّاعِرُ.

۱۹۵۳۔ حَدَّثَنَا يَسْرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ حَمِيلٍ اللَّخْمِيُّ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: كَادَ الْخَيْرَانِ أَنْ يَهْلِكََا: أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، رَفَعَا أَصْوَاتَهُمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ عَلَيْهِ رَكْبُ بَنِي تَمِيمٍ فَأَشَارَ أَحَدُهُمَا بِالْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ أُخِي بَنِي مَجَاشِعٍ وَأَشَارَ الْآخَرُ بِرَجُلٍ آخَرَ، قَالَ نَافِعٌ لَا أَحْفَظُ اسْمَهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ مَا أَرَدْتُ إِلَّا جَلَا فِي مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ، فَأَرْتَفَعْتُ

اس گفتگو میں ان کی آوازیں بلند ہو گئیں تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اے ایمان والو اپنی آوازوں کو بلند نہ کرو الخ ابن زبیر نے کہا اس آیت کے نزول کے بعد حضرت عمر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قدر آہستہ بات کرتے کہ جب تک آپ دوبارہ نہ پوچھتے سن نہ سکتے اور یہ بات حضرت ابو بکرؓ کے متعلق بیان نہیں کی ہے۔

۱۹۵۴۔ علی بن عبد اللہ، ازہر بن سعد، ابن عون، موسیٰ بن انس حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت بن قیس کو نہ پایا (آپ کے دریافت کرنے پر) ایک شخص نے کہا میں اس کی خبر لے کر آتا ہوں چنانچہ وہ شخص ان کے پاس آیا تو ان کو اس حال میں پایا کہ اپنے گھر میں سرنگوں بیٹھے ہوئے ہیں پوچھا تمہارا کیا حال ہے؟ کہا بہت برا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اپنی آواز کو بلند کرتا تھا اس کے تمام اعمال اکارت ہو گئے اور دوزخی ہے وہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس آیا اور بیان کیا کہ انہوں نے ایسا ایسا کہا ہے موسیٰ کا بیان ہے کہ وہ دوسری بار خوشخبری لے کر گیا آپ نے فرمایا کہ اس سے جا کر کہہ دے کہ تودوزخی نہیں بلکہ جنت والوں میں سے ہے۔

(آیت) بے شک جو لوگ آپ کو حجروں کے پیچھے سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر عقل نہیں رکھتے۔

۱۹۵۵۔ حسن بن محمد، حجاج، ابن جریج، ابن ابی ملیکہ، عبد اللہ بن زمرہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ بنی تمیم نے چند سواری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (امیر کی درخواست کرتے ہوئے) آئے حضرت ابو بکرؓ نے کہا کہ قعقاع بن معبد کو امیر مقرر فرما دیجئے حضرت عمرؓ نے کہا بلکہ اقرع بن حابس کو امیر مقرر فرما دیجئے حضرت ابو بکرؓ نے کہا کہ تم نے صرف میری مخالفت کا قصد کیا تھا حضرت عمرؓ نے کہا میرا ارادہ مخالفت کا نہ تھا چنانچہ دونوں جھگڑنے لگے یہاں تک کہ ان دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی کہ یا ایہا الذین آمنوا لا تقدموا الخ (آیت) اور اگر وہ لوگ صبر کرتے یہاں تک کہ آپ ان لوگوں کے

أَصَوَاتُهُمَا فِي ذَلِكَ فَانْزَلَ اللَّهُ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ الْآيَةَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَمَا كَانَ عُمَرُ يُسْمِعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هَذِهِ الْآيَةِ حَتَّى يَسْتَفْهِمَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَلِكَ عَنْ أَبِيهِ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ.

۱۹۵۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنَا بَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَقَدَ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا أَعْلِمُ لَكَ عِلْمَهُ، فَأَنَاءَهُ فَوَجَدَهُ جَالِسًا فِي بَيْتِهِ مُنْكَسًا رَأْسَهُ فَقَالَ لَهُ مَا شَأْنُكَ؟ فَقَالَ شَرٌّ كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَّ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَاتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ كَذًا وَكَذًا، فَقَالَ مُوسَى فَرَجَعَ إِلَيْهِ الْمَرْءُ الْآخِرَةَ بِبَشَارَةِ عَظِيمَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَلَكِنَّكَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ.

۱۹۵۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُ قَدِمَ رَكْبٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ! أَمِيرُ الْقَعْقَاعِ بْنُ مَعْبُدٍ، وَقَالَ عُمَرُ بَلْ أَمِيرُ الْأَقْرَعِ بْنُ حَابِسٍ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا أَرَدْتُ إِلَيْ أَوْ إِلَّا خِلَافِي، فَقَالَ عُمَرُ مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ فَتَمَارَيْنَا حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فَانْزَلَ فِي ذَلِكَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْدِمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ حَتَّى انْقَضَتْ

الْآيَةُ وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ .

پاس باہر تشریف لے آتے تو یہ ان کے لئے بہتر ہوتا۔

۸۲۴۔ (سُورَةُ ق)

۸۲۴۔ تفسیر سورہ ق

”رجع بعید“ لوٹنا بعید ہے ”فروج“ شکاف اس کا واحد ”فرج“ ہے ”ورید“ سے وہ رگ مراد ہے جو حلق میں ہوتی ہے ”جمل“ سے مراد گردن کی رگ ہے اور مجاہد نے کہا ماتنقص الارض منہم میں منہم سے مراد من عظامہم ہے (ان کی ہڈیوں سے) تبصرہ سے مراد بصرت ہے حب الحصيد گیہوں باسقات لمبے افعینا کیا ہم عاجز ہیں وقال قرینہ میں قرین سے مراد شیطان ہے۔ جو اس کے لئے مقرر کیا گیا ہے فنقبوا شہروں میں چلے او القی السمع سے مراد یہ ہے کہ کان لگائے اپنے نفس سے اس کے علاوہ اور کوئی بات نہ کرے ”حين انشاکم“ جب کہ تمہیں پیدا کیا اور تمہاری پیدائش کو ظاہر کیا۔ رقیب عنید نگہبان تاک لگانے والے ”سائق و شہید“ دو فرشتے ایک لکھنے والا دوسرا گواہ شہید اسے کہتے ہیں جو دل سے گواہی دینے والا ہو۔ ”لغوب“ تکان اور دوسروں نے کہا کہ ”نضید“ کلی جب تک اپنے غلاف میں ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ بعض بعض پر تہ کیا ہوا ہے جب وہ اپنے غلاف سے نکل جائے تو ”نضید“ نہیں ہے ادبار النجوم اور ادبار السجود میں عاصم سورہ ق میں الف کے فتح کے ساتھ اور سورہ طور میں الف کے کسرہ کے ساتھ پڑھتے تھے، حالانکہ دونوں کا کسرہ اور نصب پڑھ سکتے ہیں اور ابن عباس نے کہا کہ ”یوم الخروج“ سے مراد وہ دن ہے جب کہ وہ قبروں سے نکالے جائیں گے

(آیت) اور جہنم کہے گی کیا کچھ اور بھی ہے۔

۱۹۵۶۔ عبد اللہ بن ابی الاسود، حمزی، شعبہ، قتادہ، حضرت انس نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے تو وہ کہے گی کیا اور بھی کچھ ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس میں اپنا پاؤں رکھ دے گا تو وہ کہے گی بس بس۔

۱۹۵۷۔ محمد بن موسیٰ قطان، ابوسفیان حمیری سعید بن یحییٰ بن مہدی

رَجَعَ بَعِيدٌ: رَدُّ فُرُوجٍ فَتَوَقَّ، وَاجِدَهَا فَرَجٌ وَرِيدٌ فِي حَلْقِهِ الْحَبْلُ الْعَاتِقِ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَا تَنْقُصُ الْأَرْضُ مِنْ عِظَامِهِمْ تَبَصَّرَةٌ: بَصِيرَةٌ حَبَّ الْحَصِيدِ: الْحِنْطَةُ بِاسْقَاتٍ: الطُّوَالُ أَفَعَيْنَا أَفَاعَيْنِي عَلَيْنَا وَقَالَ قَرِينُهُ الشَّيْطَانُ الَّذِي قَبِضَ لَهُ فَنَقَبُوا ضَرَبُوا أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ بِغَيْرِهِ حِينَ أَنْشَأَكُمْ وَأَنْشَأَ خَلْقَكُمْ رَقِيبٌ عَتِيدٌ: رَصَدٌ سَاقٍ وَشَهِيدٌ: الْمَلَكَانِ كَاتِبٌ وَشَهِيدٌ شَهِيدٌ شَاهِدٌ بِالْقَلْبِ لُغُوبٌ: النَّصَبُ وَقَالَ غَيْرُهُ نَضِيدٌ: الْكُفْرَى مَا دَامَ فِي أَكْمَامِهِ وَمَعْنَاهُ مَنْضُودٌ بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ فَإِذَا خَرَجَ مِنْ أَكْمَامِهِ فَلَيْسَ بِنَضِيدٍ فِي أَدْبَارِ النُّجُومِ وَأَدْبَارُ السُّجُودِ، كَانَ عَاصِمٌ يَفْتَحُ التِّي فِي قِي وَيَكْسِرُ التِّي فِي الطُّورِ، وَيَكْسِرَانِ جَمِيعًا وَيَنْصَبَانِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمَ الْخُرُوجِ يَخْرُجُونَ مِنَ الْقُبُورِ.

وَنَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ

۱۹۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا حَزْمِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُلْقَى فِي النَّارِ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَضَعَ قَدَمَهُ فَنَقُولُ قَطْ.

۱۹۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ

عوف، محمد، حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں اور ابو سفیان اسے اکثر موقوفاً روایت کرتے تھے انہوں نے بیان کیا کہ جہنم سے کہا جائے گا کیا تو بھر گئی ہے؟ تو وہ کہے گی کیا کچھ اور بھی ہے؟ تو اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے پاؤں اس میں رکھ دے گا تو وہ کہے گی کہ بس بس۔

حَدَّثَنَا أَبُو سَفْيَانَ الْهَمَيْرِيُّ سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ وَاکْثَرَ مَا كَانَ يُوقِفُهُ أَبُو سَفْيَانَ يُقَالُ لِحَبْنَتِهِمْ هَلْ امْتَلَأَتْ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ فَيَضَعُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدَمَهُ عَلَيْهَا فَتَقُولُ قَطُّ قَطُّ.

۱۹۵۸۔ عبد اللہ بن محمد، عبد الرزاق، معمر، ہمام، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت اور دوزخ آپس میں جھگڑا کریں گی دوزخ کہے گی کہ میں متکبر اور ظالم لوگوں کے لئے مخصوص کر دی گئی ہوں اور جنت کہے گی کہ مجھ کو کیا ہو گیا ہے کہ مجھ میں صرف کمزور اور حقیر لوگ داخل ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو میری رحمت ہے میں تیرے ذریعہ سے اپنے بندوں میں سے جس کو چاہوں گارحمت کروں گا اور جہنم سے فرمائے گا کہ تو عذاب ہے میں تیرے ذریعہ سے جن بندوں کو چاہوں گا عذاب دوں گا اور ان دونوں میں سے ہر ایک کے لئے بھرنے کی ایک حد مقرر ہے لیکن دوزخ نہیں بھرے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا پاؤں اس میں رکھ دے گا تو وہ کہے گی کہ بس بس اس وقت دوزخ بھر جائے گی اور ایک حصہ دوسرے حصہ سے مل کر سمٹ جائے گا اور اللہ بزرگ و برتر اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہیں کرتا اور جنت کے لئے اللہ تعالیٰ ایک دوسری مخلوق پیدا کرے گا (آیت) اور آفتاب کے طلوع اور غروب سے پہلے اپنے رب کی حمد کی تسبیح پڑھو۔

۱۹۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ الْحَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ أُوْرِثْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ، وَقَالَتِ الْحَنَّةُ مَا لِي لَا يَدْخُلْنِي إِلَّا ضِعْفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ: قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِلْحَنَّةِ أَنْتِ رَحِمَتِي أَرْحَمُ بِكَ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي، وَقَالَ لِلنَّارِ إِنَّمَا أَنْتِ عَذَابٌ أُعَذِّبُ بِكَ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِلْوَهَا فَأَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِي حَتَّى يَضَعَ رَجُلُهُ فَتَقُولُ قَطُّ قَطُّ فَهَنَّا لِكَ تَمْتَلِي وَيَزُولُ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ وَلَا يُظْلِمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا وَأَمَّا الْحَنَّةُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا.

وَسَبَّحَ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ.

۱۹۵۹۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، اسماعیل، قیس بن ابی حازم، جریر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رات بیٹھے ہوئے تھے آپ نے چاند کی طرف دیکھا وہ چودہویں کی رات تھی آپ نے فرمایا کہ عنقریب تم اپنے رب کو دیکھو گے جس طرح تم اس کو دیکھ رہے ہو اور اس کے متعلق تمہیں شبہ نہیں ہوتا اس لئے جہاں تک تم سے ہو سکے آفتاب کے طلوع اور غروب سے پہلے نماز نہ چھوڑو پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی سُبْحَ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَ

۱۹۵۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا لَيْلَةً مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرْنَا إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةً أَرْبَعَ عَشْرَةَ فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَرُونَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا، لَا تَضَامُونَ فِي رُؤْيَيْهِ فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلَى صَلَوةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا، ثُمَّ قَرَأَ وَسَبَّحَ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ

قبل الغروب۔

۱۹۶۰۔ آدم و رقاء ابن ابی نوح مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس نے بیان کیا کہ آپ نے ان کو حکم دیا کہ تمام نمازوں کے بعد تسبیح پڑھیں، اس سے مقصد ”ادبار السجود“ کا مطلب بیان کرنا تھا (سجدوں یعنی نمازوں کے بعد تسبیح پڑھو)

۸۲۵۔ تفسیر سورہ الذاریات

حضرت علی نے کہا ”ذاریات سے مراد ہوائیں ہیں اور دوسرے لوگوں نے کہا ”تذروہ“ بمعنی ”تفرقہ“ (اسے پراگندہ کر دیتی ہے) وفی انفسکم افلا تبصرون کیا تم اپنی جانوں میں نہیں دیکھتے کہ ایک ہی راستہ سے کھاتے پیتے ہو، اور دو جگہوں سے نکلتا ہے فراغ پس لوٹ آیا فصلت اپنی انگلیوں کو سمیٹ کر اپنی پیشانی پر مارا ”رمیم“ زمین کی سبزی جب کہ خشک ہو جائے اور روندی جائے لموسعون یعنی قوت و وسعت والے ہیں اسی طرح علی الموسع قدرہ میں موسع سے مراد قوی ہے ”زوجین“ مرد و عورت اور رنگوں کا مختلف ہونا بیٹھا اور کھٹا ہونا اسی طرح یہ دو جوڑے ہیں ”ففروا الی اللہ“ اللہ کی طرف سے اللہ کی طرف ڈرو ”الا ليعبدون“ میں نے فریقین کے لوگوں کو صرف اس لئے پیدا کیا کہ وہ مجھے ایک مائیں اور بعض نے کہا کہ ان کو پیدا کیا تاکہ وہ کریں پس بعض نے کیا اور بعض نے چھوڑا اور اس میں اہل قدر کے لئے حجت نہیں ہے ”ذنوب“ بڑا ڈول اور مجاہد نے کہا کہ ”صرہ“ سے مراد چیخ ہے ”ذنوب“ راستہ ”عقیم“ وہ عورت جو بچہ نہ جنے بانجھ اور ابن عباس نے کہ ”حبک“ سے مراد اس کا برابر ہونا اور اس کی خوبصورتی ہے ”فی غمرہ“ اپنی گمراہی میں کھچے جاتے ہیں اور دوسروں نے کہا کہ ”تواصوا“ تو اطاوا، یعنی ایک دوسرے کی موافقت کرتے ہیں اور کہا کہ مسومة سے مراد ہے نشان لگائے ہوئے ”سیما“ سے ماخوذ ہے۔

۸۲۶۔ تفسیر سورہ الطور

اور قنادہ نے کہ کہ ”مسطور“ بمعنی لکھا ہوا اور مجاہد نے کہا کہ طور ایرانی زبان میں پہاڑی کو کہتے ہیں ”رق منشور“ کتاب سقف

طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ .

۱۹۶۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَرَهُ أَنْ يُسَبِّحَ فِي أَدْبَارِ الصَّلَاةِ كُلِّهَا يَعْنِي قَوْلَهُ وَأَدْبَارَ السُّجُودِ .

۸۲۵۔ (وَالذَّارِيَاتِ)

قَالَ عَلِيٌّ ۖ الرِّيحُ وَقَالَ غَيْرُهُ: تَذَرُوهُ: تَعْرِفُهُ وَفِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ تَأْكُلُ وَتَشْرَبُ فِي مَدْخَلٍ وَاحِدٍ وَيَخْرُجُ مِنْ مَوْضِعَيْنِ فَرَاغَ فَرَجَعَ فَصَغُتْ: فَجَمَعَتْ أَصَابِعَهَا فَضَرَبَتْ جَبْهَتَهَا وَالرَّمِيمُ نَبَاتُ الْأَرْضِ إِذَا بَيَسَ وَدِيسَ لَمْوَسِعُونَ: أَيْ لِدَوَسَعَةٍ وَكَذَلِكَ عَلَى الْمَوْسِعِ قَدْرُهُ يَعْنِي الْقَوَى زَوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى وَإِخْتِلَافِ الْأَلْوَانِ حُلُوٌّ حَامِضٌ فَهَمَّا زَوْجَانِ فَفَرُّوا إِلَى اللَّهِ مِنَ اللَّهِ إِلَيْهِ: إِلَّا لِيَعْبُدُونَ: مَا خَلَقْتُ أَهْلَ السَّعَادَةِ مِنْ أَهْلِ الْفَرِيقَيْنِ إِلَّا لِيُوجِدُونَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ خَلَقَهُمْ لِيَفْعَلُوا فَفَعَلَ بَعْضٌ وَتَرَكَ بَعْضٌ، وَلَيْسَ فِيهِ حُجَّةٌ لِلْأَهْلِ الْقَدَرِ: وَالذَّنُوبُ: الدَّلُوعُ الْعَظِيمُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ صَرَّةٌ: صَبِيحَةٌ ذُنُوبًا سَبِيلًا الْعَقِيمُ الَّتِي لَا تَلِدُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَالْحُبْكُ اسْتَوَاؤُهَا وَحُسْنُهَا فِي عَمْرَةٍ فِي ضَلَالَتِهِمْ يَتَمَادُونَ وَقَالَ غَيْرُهُ: تَوَاصَوْا تَوَاطَاؤًا وَقَالَ مُسُومَةٌ: مُعْلَمَةٌ مِنَ السَّيِّمَةِ.

۸۲۶۔ (وَالطُّورِ!)

وَقَالَ قَتَادَةُ مَسْطُورٌ: مَكْتُوبٌ: وَقَالَ مُجَاهِدٌ الطُّورُ الْجَبَلُ بِالسَّرْيَانِيَةِ رَقٍ مَنَشُورٌ: صَحِيفَةٌ

المرفوع آسمان ”المسحور“ بھڑکایا ہوا اور حسن نے کہا کہ وہ بھڑکے گا یہاں تک کہ اس کا پانی خشک ہو جائے گا اور اس میں ایک قطرہ بھی باقی نہ رہے گا اور مجاہد نے کہا ”التناہم“ ہم نے کم کیا اور دوسروں نے کہا کہ ”تمور“ گھوٹے گا احلامہم ”ان کی عقلیں“ ابن عباس نے کہا کہ ”البر“ بمعنی مہربان ”کسفا“ بمعنی ٹکڑے المنون ”بمعنی موت اور بعض نے کہا کہ یتنازعون“ سے مراد ہے ایک دوسرے کو دیں گے۔

۱۹۶۱۔ عبد اللہ بن یوسف مالک محمد بن عبد الرحمن بن نوفل عروہ زینب بنت ابی سلمہ حضرت ام سلمہ سے روایت کرتی ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ میں بیمار ہوں تو آپ نے فرمایا کہ لوگوں کے پیچھے سوار ہو کر تو طواف کر لے چنانچہ میں نے طواف کر لیا اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے ایک گوشہ میں سورت ”الطور“ و کتاب مسطور پڑھ رہے تھے۔

۱۹۶۲۔ حمیدی سفیان زہری محمد بن جبیر بن مطعم جابر بن مطعم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب میں سورت ”طور“ پڑھتے ہوئے سنا جب آپ اس آیت پر پہنچے کہ ”ام خلقوا من غیر شئی ام ہم الخالقون ام خلقوا السموات والارض بل لا یوقنون ام عند ہم خزائن ربک ام ہم المسیطرون“ قریب تھا کہ میرا دل اڑ جائے سفیان کا بیان ہے کہ میں زہری کو بواسطہ محمد بن جبیر بن مطعم جابر بن مطعم سے نقل کرتے ہوئے سنا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب میں سورت طور پڑھتے ہوئے سنا لیکن اس میں یہ زیادتی نہیں تھی کہ قریب تھا کہ میرا دل اڑ جائے۔

تفسیر سورہ والنجم!

اور مجاہد نے کہا ”ذومرہ“ کے معنی ہیں قوت والا قاب قوسین

وَالسَّفِّ الْمَرْفُوعُ: سَمَاءَ الْمَسْجُورِ: الْمَوْقِدُ وَقَالَ الْحَسَنُ تَسْجُرُ حَتَّى يَذْهَبَ مَا وَهَا فَلَا يَبْقَى فِيهَا قَطْرَةٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: اَلْتَنَاهُمْ: نَقَضْنَا وَقَالَ غَيْرُهُ: تَمُورُ: تَدُورُ اَحْلَامُهُمُ الْعُقُولُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْبَرُّ: اللَّطِيفُ كِسْفًا: قِطْعًا الْمُنُونُ: اَلْمَوْتُ وَقَالَ غَيْرُهُ يَتَنَازَعُونَ يَتَعَاطَوْنَ.

۱۹۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكُوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابُ مُسْطُورٍ.

۱۹۶۲۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثُونِي عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ فَلَمَّا بَلَغَ هَذِهِ آيَةَ أَمْ خَلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمْ الْخَالِقُونَ أَمْ خَلَقُوا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بَلْ لَا يُوقِنُونَ أَمْ عِنْدَهُمْ خَزَائِنُ رَبِّكَ أَمْ هُمْ الْمُسِيطِرُونَ كَادَ قَلْبِي أَنْ يَطِيرَ قَالَ سُفْيَانُ فَأَمَّا أَنَا فَأَيْمًا سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ لَمْ أَسْمَعْهُ زَادَ الَّذِي قَالُوا لِي .

۸۶۷۔ (وَالنَّجْمِ)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ذُومَرَةٌ: ذُو قُوَّةٍ قَابَ قَوْسَيْنِ

حَيْثُ الْوُتْرُ مِنَ الْقَوْسِ ضَيْزَى عَوْجَاءُ
وَأَكْدَى قَطَعَ عَطَائَهُ رَبُّ الشَّعْرَى هُوَ مِرْزَمُ
الْجَوَزَاءِ الَّذِي وَفَى: وَفَى مَا فَرَضَ عَلَيْهِ
أَزْفَتِ الْأَزْفَةُ: اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ سَامِدُونَ
الْبُرُطْمَةُ وَقَالَ عِكْرِمَةُ يَتَغَنُونَ بِالْحَمِيرِيَّةِ وَقَالَ
إِبْرَاهِيمُ اقْتَمَارُونَهُ اقْتَحَادِلُونَهُ وَمَنْ قَرَأَ
اقْتَمَرُونَهُ يَعْنِي اقْتَحَدُونَهُ مَا زَاغَ الْبَصَرُ بَصْرُ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا طَغَى وَلَا
جَاوَزَ مَا رَأَى فَتَمَارَوْا كَذَبُوا وَقَالَ الْحَسَنُ
إِذَا هَوَى غَابَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَغْنَى وَأَفْنَى:
أَعْطَى فَأَرْضَى .

۱۹۶۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ
إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ
قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: يَا أُمَّتَاهُ هَلْ
رَأَى مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ فَقَالَتْ
لَقَدْ قَفَّ شَعْرِي مِمَّا قُلْتُ، أَيْنَ أَنْتَ مِنْ ثَلَاثٍ
مَنْ حَدَّثَكُمُنَّ فَقَدْ كَذَبَ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ
مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ
كَذَبَ، ثُمَّ قَرَأْتُ لَا تُذَرِّكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ
يُذَرِّكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ وَمَا كَانَ
لِيَسِّرَ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ
حِجَابٍ، وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَدْ
كَذَبَ، ثُمَّ قَرَأْتُ وَمَا تُدْرِي نَفْسٌ مَآذَا
تَكْسِبُ غَدًا وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ تَكْتُمُ فَقَدْ كَذَبَ
ثُمَّ قَرَأْتُ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ
رَبِّكَ الْآيَةُ وَلَكِنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي
صُورَتِهِ مَرَّتَيْنِ .

۱۹۶۴- حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ
حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ زُرَّارًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

دو کمانوں کے درمیان کا فاصلہ ”ضیزی“ ٹیڑھی ”واکدی“ اپنی
بخشش روک لی ”رب الشعری“ شعری ایک ستارہ ہے جوزاء کے پیچھے
طلوع ہونے والا ”الذی وفی“ جو کچھ اس پر فرض تھا اس کو پورا کیا
”ازفت الازفة“ قیامت قریب ہوئی ”سامدون“ برطہ جو ایک کھیل
ہے اور عکرمہ نے کہا کہ حمیری زبان میں اس کے معنی گانے کے
ہیں اور ابراہیم نے کہا ”افتحادلونہ“ کیا تم اس سے جھگڑا کرتے ہو
اور حسن نے ”افتمرونہ“ پڑھا اس سے مراد یہ ہے کہ کیا تم انکار
کرتے ہو ”مازاغ“ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ ”وما طغی“ اور نہ
اس سے آگے بڑھی جو اس نے دیکھی ”فتماروا“ جھٹلایا اور حسن نے
کہا کہ ”اذا هوى“ جب غائب ہونے لگے غروب ہونے لگے اور
ابن عباسؓ نے کہا کہ ”اغنى وافنى“ دیا اور خوش کیا۔

۱۹۶۳- یحییٰ، وکیع، اسماعیل بن ابی خالد، عامر، مسروق سے روایت
کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہ سے کہا ہے
ماں کیا محمد صلی اللہ وسلم نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے تو انہوں نے
کہا کہ تیری اس بات سے میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے کیا تجھے ان
تین باتوں کی خبر ہے! کوئی شخص ان میں سے کوئی بات کہے تو جھوٹا
ہے اگر کوئی شخص تجھ سے کہے کہ محمد صلی اللہ وسلم نے اپنے
پروردگار کو دیکھا ہے تو وہ جھوٹا ہے (۱) پھر انہوں نے یہ آیت
تلاوت فرمائی کہ اسے آنکھیں نہیں پاسکتی ہیں اور وہ آنکھوں کو پاتا
ہے وہ مہربان خبر والا ہے اور کسی بشر کے لائق نہیں ہے کہ اللہ اس
سے کلام کرے مگر وحی کے طور پر یا پردہ کے پیچھے سے اور جو شخص
تجھ سے کہے کہ وہ جانتا ہے کہ کل کیا ہونے والا ہے تو وہ جھوٹا ہے پھر
یہ آیت پڑھی کہ کوئی شخص نہیں جانتا کہ کل کیا کرے گا اور جو شخص
تجھ سے بیان کرے کہ آپ نے کوئی بات چھپائی ہے تو وہ جھوٹا ہے
پھر یہ آیت پڑھی کہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان
لیکن آپ نے جبرئیل علیہ السلام کو ان کی صورت میں دوبار دیکھا۔

۱۹۶۴- ابو الثعمان، عبدالواحد، شیبانی، زر، حضرت عبداللہ سے
روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ (آیت) فکان قاب

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کو دیکھا تھا یا نہیں اس بارے میں حضرات صحابہ کرامؓ کی آراء مختلف ہیں۔

قوسین او ادنی فاوحی الی عبدہ ما ووحی کے ضمن میں حضرت ابن مسعودؓ نے بیان کیا کہ آپ نے جبریلؑ کو دیکھا کہ ان کے چھ سو بازو تھے۔

۱۹۶۵۔ طلق بن غنامؓ زائدہ شیبانی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں ذر سے اللہ تعالیٰ کے قول ”فکان قاب قوسین او ادنی فاوحی الی عبدہ ما ووحی کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے عبد اللہ نے بیان کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریلؑ کو دیکھا کہ ان کے چھ سو بازو تھے۔

۱۹۶۶۔ قبیصہ، سفیان، اعمش، ابراہیم، علقمہ، عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ”لقد رای من آیات ربہ الکبریٰ“ (آپ نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں) سے مراد یہ ہے کہ آپ نے منبر زفرؑ دیکھا تھا جو تمام افق کو ڈھکے ہوئے تھا (آیت) کیا تم نے لات وعزی کو دیکھا ہے۔

۱۹۶۷۔ مسلم، ابوالاھب، ابوالجوزا، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ لات اس شخص کو کہتے تھے جو حاجیوں کے لئے ستو گھولتا تھا۔

۱۹۶۸۔ عبد اللہ بن محمد، ہشام بن یوسف، معمر، زہری، حمید بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قسم کھائے اور قسم میں لات وعزی کی قسم کھائے تو اس کو کہنا چاہئے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے (۱) اور جو شخص اپنے ساتھی سے کہے کہ آؤ جو اکھلیں تو اس کو چاہئے کہ صدقہ کرے (آیت) مناة الثالثة الاخری۔

۱۹۶۹۔ حمید، سفیان، زہری، عروہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عائشہؓ سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ جو لوگ مناة طاغیہ میں جو مشکل میں ہے احرام باندھتے تو صفاد مروہ کے درمیان طواف نہیں کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ان الصفا والمروہ الخ نازل فرمائی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے

فکان قاب قوسین او ادنی فاوحی الی عبدہ ما ووحی قال حدثنا ابن مسعود انہ رای جبریل لہ ستمائة جناح۔

۱۹۶۵۔ حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَامٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَأَلْتُ زُرَّارًا عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَىٰ جِبْرِيلَ لَهُ سِتْمِائَةُ جَنَاحٍ۔ ۱۹۶۶۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَقَدْ رَأَىٰ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَىٰ قَالَ رَأَىٰ رُفْرَفًا أَخْضَرَ قَدْ سَدَّ الْأَفُقَ بَابُ قَوْلِهِ أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزَّىٰ۔

۱۹۶۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوْزَاءِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا اللَّاتُ رَجُلًا يَلْتُ سَوِيْقَ الْحَاجِّ۔

۱۹۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلْفِهِ وَاللَّاتِ وَالْعُزَّىٰ فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أَقَامِرَكَ فَلْيَتَصَدَّقْ وَمَنَاةُ الثَّالِثَةِ الْأُخْرَىٰ۔

۱۹۶۹۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ سَمِعْتُ عُرْوَةَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَتْ إِنَّمَا كَانَ مِنْ أَهْلِ بَمَنَاةِ الطَّاعِيَةِ الَّتِي بِالْمُشَلِّ لَا يَطُوفُونَ بَيْنَ الصَّفا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَىٰ إِنَّ الصَّفا

(۱) اصل میں یہ حکم اس شخص کیلئے ہے جو عربوں میں سے یا نیا اسلام میں داخل ہوا ہو چونکہ پہلے زبان پر یہ کلمات چڑھے ہوئے تھے اس لیے فرمایا کہ اگر غلطی سے زبان پر اس طرح کے کلمات آجائیں تو فوراً تدارک کیلئے لا الہ الا اللہ کہنے کی تلقین کی۔

طواف کیا سفیان نے کہا کہ مناة مثلث قدید کے پاس ہے اور عبدالرحمن بن خالد نے بواسطہ ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) کا قول نقل کیا ہے کہ یہ آیت (ان الصفا والمره من شعائر اللہ الخ) انصار کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ انصار اور غسانی اسلام سے پہلے منات سے احرام باندھتے تھے اور معمر بواسطہ زہری، عروہ، حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ انصار کے کچھ لوگ منات کا احرام باندھتے تھے اور ”منات“ مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک بت تھا تو ان لوگوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہم صفا اور مرہ کے درمیان منات کی تعظیم کی غرض سے طواف نہیں کرتے تھے

(آیت) پس اللہ کو سجدہ کرو اور عبادت کرو۔

۱۹۷۰۔ ابو معمر، عبدالوارث، ایوب، عکرمہ، حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورت ”النجم“ میں سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ مسلمانوں اور مشرکوں اور جن و انس نے سجدہ کیا، ابن طہمان نے اس کی متابعت میں ایوب سے روایت کی اور ابن علیہ نے حضرت ابن عباس کا ذکر نہیں کیا ہے۔

۱۹۷۱۔ نصر بن علی، ابواحمد، اسرائیل، ابواسحق، اسود بن یزید، عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ سجدہ والی سورت سب سے پہلے ”سورۃ نجم“ نازل ہوئی انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اور آپ کے پیچھے تمام لوگوں نے سجدہ کیا سوائے ایک شخص نے جس کو میں نے دیکھا کہ ایک مٹھی خاک ہاتھ میں لے کر اس پر سجدہ کیا اس کے بعد میں نے دیکھا کہ وہ شخص کفر کی حالت میں مرا اس کا نام امیہ بن خلف تھا۔

وَالْمَرْوَةُ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَطَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ قَالُوا سُفْيَانُ مَنَاهُ بِالْمِثْلَلِ مِنْ قُدَيْدٍ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ غُرُوةٌ قَالَتْ عَائِشَةُ نَزَلَتْ فِي الْأَنْصَارِ كَانُواهُمْ وَعَسَانُ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمُوا يَهْلُونَ لِمَنَاهُ مِثْلَهُ وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ غُرُوةٍ عَنْ عَائِشَةَ كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ كَانَ يَهْلُ لِمَنَاهُ وَمَنَاهُ صَنَمٌ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ كُنَّا لَا نَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَعْظِيمًا لِمَنَاهُ نَحْوَهُ فَاسْجُدُوا لِلَّهِ وَاعْبُدُوا.

۱۹۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْجَنُّ وَالْإِنْسُ تَابَعَهُ ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنُ عَلِيٍّ ابْنَ عَبَّاسٍ.

۱۹۷۱۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنِي أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَوَّلُ سُورَةٍ أُنْزِلَتْ فِيهَا سَجْدَةٌ وَالنَّجْمِ قَالَ فَسَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَجَدَ مَنْ خَلْفَهُ إِلَّا رَجُلًا رَأَيْتُهُ أَخَذَ كَفًّا مِنْ تَرَابٍ فَسَجَدَ عَلَيْهِ فَرَأَيْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ قَتَلَ كَافِرًا وَهُوَ أُمَيَّةُ ابْنُ خَلْفٍ.

۸۲۸۔ تفسیر سورۃ اقتربت الساعة

مجاہد نے کہا ”مستمر“ بمعنی گزر جانے والا ”مزدجر“ بمعنی حد کو پہنچنے والا وازدجر دیوانہ مشہور کیا گیا ”دسر“ کشتیوں کی میخیں لمن کان کفر اس کا بدلہ لینے کے لئے جس کے ساتھ کفر کیا گیا تھا ”محضر“

۸۲۸۔ (اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ)

قَالَ مُجَاهِدٌ: مُسْتَمِرٌّ ذَاهِبٌ مُزْدَجَرٌ مُتْنَاهِي وَازْدَجَرٌ فَاسْتُطِيرَ جُنُونًا دُسْرٌ: أَضْلَاعُ السَّفِينَةِ لِمَنْ كَانَ كُفْرٌ يَقُولُ كُفِّرَ لَهُ جَزَاءٌ مِنَ اللَّهِ

پانی کے پاس حاضر ہوتے تھے اور ابن جبیر نے کہا مہطعین سے مراد تیز دوڑنے والے جب تیز چال چلنا اور دوسروں نے کہا ”فتعاطی“ اپنے ساتھ سے اس پر وار کیا پھر ذبح کیا ”المختصر“ درخت کی جلی ہوئی باڑ ”ازدجر“ باب افعال سے ہے ”زجر“ سے مشتق ہے ”کفر“ ہم نے اس کے ساتھ اور ان لوگوں کے ساتھ جو کیا وہ اس بدلہ میں جو حضرت نوح علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ کیا گیا تھا ”مستقر“ عذاب حق ”اشر“ بمعنی اترنا اور شعی کرنا ہے۔

۱۹۷۲۔ مسدد، یحییٰ، شعبہ، سفیان، اعمش، ابراہیم، ابو معمر، حضرت ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر اور دوسرا ٹکڑا پہاڑ کے پرے تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (سب سے مخاطب ہو کر) فرمایا کہ گواہ ہو۔

۱۹۷۳۔ علی، سفیان، ابن ابی نجیح، مجاہد، ابو معمر، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا اس وقت ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ نے ہم لوگوں سے فرمایا کہ گواہ ہو جاؤ گواہ ہو جاؤ۔

۱۹۷۴۔ یحییٰ بن بکیر، بکر، جعفر، عراک بن مالک، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔

۱۹۷۵۔ عبد اللہ بن محمد، یونس بن محمد، شیبان، قتادہ، حضرت انس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ اہل مکہ نے آپ سے سوال کیا کہ ان لوگوں کو کوئی نشانی دکھلائیں تو آپ نے ان لوگوں کو چاند کا دو ٹکڑے ہونا دکھلایا۔

۱۹۷۶۔ مسدد، یحییٰ، شعبہ، قتادہ، حضرت انس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا (آیت) تجری باعیننا جزاء لمن کان کفر ولقد ترکناھا اية

مُحْتَضَرٌ يَحْضُرُونَ الْمَاءَ وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ مُهْطِعِينَ النَّسْلَانِ الْخَبَبُ السِّرَاعُ وَقَالَ غَيْرُهُ فَتَعَاتَى فَعَاتُهَا يَبِيدُهُ فَعَقَرَهَا الْمُحْتَظِرُ كَحِظَارٍ مِنَ الشَّجَرِ مُحْتَرِقٌ اَزْدَجَرَ اِفْتَعَلَ مِنْ زَجَرَتْ كُفْرًا: فَعَلْنَا بِهِ وَبِهِمْ مَا فَعَلْنَا جَزَاءً لِمَا صَنَعَ بَنُو نُوْحٍ وَاَصْحَابِهِ: مُسْتَقَرٌّ: عَذَابٌ حَقٌّ يُقَالُ الْاَشْرُ الْمَرْحُ وَالْتَجَبَّرُ.

۱۹۷۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: اِنْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةٌ فَوْقَ الْحَبْلِ وَفِرْقَةٌ دُونَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِشْهَدُوا.

۱۹۷۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: اِنْشَقَّ الْقَمَرُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَارَ فِرْقَتَيْنِ فَقَالَ لَنَا اِشْهَدُوا اِشْهَدُوا.

۱۹۷۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرٌ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ عَرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنْشَقَّ الْقَمَرُ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۹۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَ أَهْلَ مَكَّةَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ اِنْشِقَاقَ الْقَمَرِ.

۱۹۷۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: اِنْشَقَّ الْقَمَرُ فِرْقَتَيْنِ تَجْرَى بِأَعْيُنِنَا جَزَاءً لِمَنْ كَانَ كُفْرًا وَلَقَدْ

فہل من مدکر“ قادہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کو باقی رکھا یہاں تک کہ اس امت کے اگلے لوگوں نے اس کو پایا۔

۱۹۷۷۔ حفص بن عمر‘ شعبہ‘ ابواسحاق‘ اسود‘ حضرت عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فہل من مدکر (دال کے ساتھ) پڑھتے تھے (آیت) ولقد یسرنا القرآن للذکر فہل من مدکر مجاہد نے کہا کہ ”یسرنا“ کے معنی یہ ہیں کہ ہم نے اس کی قرات کو آسان کر دیا۔

۱۹۷۸۔ مسد‘ یحییٰ‘ شعبہ‘ ابواسحاق‘ اسود‘ حضرت عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ”فہل من مدکر“ پڑھتے تھے (آیت) کانہم اعجاز نخل منقعر فکیف کان عذابی و نذر (یعنی گویا کہ وہ کھجور کے گرے ہوئے تنے تھے پس کیسا ہے میرا عذاب اور میرا ڈرانا۔

۱۹۷۹۔ ابو نعیم‘ زہیر‘ ابواسحاق سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک شخص کو اسود سے سوال کرتے ہوئے سنا کہ ”فہل من مدکر“ ہے یا ”مذکر“ ہے یعنی دال سے ہے یا ذال ہے تو انہوں نے کہا کہ میں نے عبد اللہ کو ”فہل من مدکر“ پڑھتے ہوئے سنا ہے اور انہوں نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ”فہل من مدکر“ دال سے پڑھتے ہوئے سنا ہے

(آیت) فکانوا کھشیم المحتظر ولقد یسرنا القرآن للذکر فہل من مدکر۔

۱۹۸۰۔ عبدان‘ عبدان کے والد‘ شعبہ‘ ابواسحاق‘ اسود حضرت عبد اللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ”فہل من مدکر“ پڑھا

(آیت) ولقد صبحہم بکرة عذاب مستقر فذوقوا عذابی و نذران پر صبح سویرے اٹل عذاب آن پہنچا پس چکھو میرا عذاب اور میرا ڈرانا۔

۱۹۸۱۔ محمد‘ غندر‘ شعبہ‘ ابواسحاق‘ اسود‘ حضرت عبد اللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ”فہل من مدکر“

تَرَكْنَاهَا آيَةً فَهَلْ مِنْ مُدَكِّرٍ قَالَ فَتَادَةُ أَبَى اللَّهِ سَفِينَةَ نُوحٍ حَتَّى أَدْرَكَهَا أَوْ أَيْلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ .

۱۹۷۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فَهَلْ مِنْ مُدَكِّرٍ الْآيَةِ: وَلَقَدْ يَسِّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَكِّرٍ نَالَ مُجَاهِدٌ: يَسِّرْنَا هَوْنًا قِرَاءَتَهُ .

۱۹۷۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فَهَلْ مِنْ مُدَكِّرٍ أَعْجَازُ نَخْلٍ مُنْقَعِرٍ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنَذِيرٌ .

۱۹۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا سَأَلَ الْأَسْوَدَ فَهَلْ مِنْ مُدَكِّرٍ أَوْ مُذَكِّرٍ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَقْرَأُهَا فَهَلْ مِنْ مُدَكِّرٍ قَالَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُهَا فَهَلْ مِنْ مُدَكِّرٍ دَالًا .

فَكَانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ وَلَقَدْ يَسِّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَكِّرٍ .

۱۹۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فَهَلْ مِنْ مُدَكِّرٍ الْآيَةِ

وَلَقَدْ صَبَحَهُمْ بِكُورَةِ عَذَابٍ مُسْتَقَرٍّ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنَذِيرٌ .

۱۹۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فَهَلْ مِنْ مُذَكِّرٍ.
وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا أَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُذَكِّرٍ۔

پڑھا۔

(آیت) ولقد اهلكنا اشيا عكم فهل من مذكر“ ہم نے تمہارے
بہت سے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا پس کوئی ہے نصیحت قبول کرنے
والا۔

۱۹۸۲۔ سخی و کعب، اسرئیل، ابواسحاق، اسود بن یزید، حضرت عبداللہ
سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے سامنے ”فهل من مذكر“ پڑھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ ”فهل من مذكر“ (پڑھو)

(آیت) سیہزم الجمع ویولون الدبر عنقریب جماعت کفار شکست
کھائے گی اور وہ لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔

۱۹۸۳۔ محمد بن عبداللہ بن حوشب، عبد الوہاب، خالد، عکرمہ
حضرت ابن عباسؓ (دوسری سند) محمد، عفان بن مسلم وہیب، خالد،
عکرمہ، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے دن جب کہ آپ ایک خیمہ میں تھے
یہ دعا فرمائی کہ یا اللہ میں تجھ کو تیرے عہد اور وعدے کا واسطہ دیتا
ہوں یا اللہ اگر تو چاہتا ہے کہ آج کے بعد سے تیری عبادت نہ ہو
اتنے میں حضرت ابو بکرؓ نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور کہا بس یا رسول اللہ
آپ نے اپنے رب سے بہت دعا کی اس وقت آپ زرہ پہنے ہوئے
جوش میں تھے چنانچہ آپ یہ آیت پڑھتے ہوئے نکلے کہ عنقریب
کافروں کی جماعت شکست کھائے گی اور وہ لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگ
جائیں گے۔

(آیت) ”بل الساعة موعدهم والساعة ادهى وامر“ ”امر“
مرارة (تلخی) سے ماخوذ ہے۔

۱۹۸۴۔ ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، ابن جریج، یوسف بن
مالک سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں ام المومنین
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا تو انہوں نے کہا کہ آیت
”بل الساعة موعدهم والساعة ادهى وامر“ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پر مکہ میں نازل ہوئی اس وقت میں ایک لڑکی تھی اور کھیلا کرتی تھی۔

۱۹۸۵۔ اسحاق، خالد، عکرمہ، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے

۱۹۸۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ
إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ مِنْ مُذَكِّرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ مِنْ مُذَكِّرٍ قَوْلُهُ سَيُهْزَمُ
الْجَمْعُ وَيُولُونَ الدُّبُرَ.

۱۹۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا
عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ وَهْبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ
عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِي
قُبَّةِ يَوْمَ بَدْرٍ اللَّهُمَّ إِنِّي أَنشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ
اللَّهُمَّ إِنْ تَشَاءُ لَا تُعَبِّدْ بَعْدَ الْيَوْمِ فَآخِذْ أَبُو بَكْرٍ
بِيَدِهِ فَقَالَ: حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْلَحْتُ
عَلَى رَيْكَ وَهُوَ يَثْبُ فِي الدَّرْعِ فَخَرَجَ وَهُوَ
يَقُولُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُولُونَ الدُّبُرَ.

بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمْرٌ
يَعْنِي مِنَ الْمَرَارَةِ.

۱۹۸۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامُ
بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي
يُوسُفُ ابْنُ مَا هَلِكٍ قَالَ إِنِّي عِنْدَ عَائِشَةَ أُمِّ
الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ لَقَدْ أَنْزَلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَإِنِّي لِحَارِيَّةُ أَلْعَبُ بَلِ
السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمْرٌ.

۱۹۸۵۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ

خَالِدٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ لَهُ يَوْمَ بَدْرٍ أَنَشُدْكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اللَّهُمَّ إِن شِئْتَ لَمْ تُعَبِّدْ بَعْدَ الْيَوْمِ أَبَدًا فَاحْذِ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ وَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَدْ أَحْصَيْتَ عَلَى رَبِّكَ وَهُوَ فِي الدَّرْعِ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ سُبْهُمُ الْجَمْعُ وَيُولُونَ الدُّبُرَ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمُ وَالسَّاعَةُ أَنَّهُمْ وَأَمَرُ.

ہیں جنگ بدر کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک خیمہ میں تھے آپ نے یہ دعا فرمائی کہ یا اللہ میں تجھ کو تیرا عہد اور وعدہ یاد دلاتا ہوں یا اللہ اگر تو چاہتا ہے کہ آج کے بعد تیری عبادت نہ ہو اتنے میں حضرت ابو بکرؓ نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور کہا بس کافی ہے یا رسول اللہ! آپ نے اپنے رب سے بہت دعا کر لی اس وقت آپ زرہ پہنے ہوئے تھے آپ باہر تشریف لائے اس وقت آپ یہ فرما رہے تھے کہ سیہزم الجمع ویولون الدبر بل الساعة موعدهم والساعة ادهی وامر عنقریب کافروں کی جماعت شکست کھائے گی ارخ۔

۸۲۹۔ (سُورَةُ الرَّحْمَنِ)

۸۲۹۔ تفسیر سورۃ الرحمن!

وَاقِمُْوا الْوَزْنَ يُرِيدُ لِسَانَ الْمِيزَانِ وَالْعَصْفُ بَقْلُ الزَّرْعِ إِذَا قُطِعَ مِنْهُ شَيْءٌ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَ فَذَلِكَ الْعَصْفُ وَالرَّيْحَانُ رِزْقُهُ وَالْحَبُّ الَّذِي يُؤْكَلُ مِنْهُ وَالرَّيْحَانُ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ الرِّزْقُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: وَالْعَصْفُ يُرِيدُ الْمَأْكُولَ مِنَ الْحَبِّ وَالرَّيْحَانُ النَّصِيجُ الَّذِي لَمْ يُؤْكَلْ وَقَالَ غَيْرُهُ الْعَصْفُ وَرَقُّ الْحِنْطَةِ وَقَالَ الضَّحَّاكُ الْعَصْفُ التَّيْنُ وَقَالَ أَبُو مَالِكٍ الْعَصْفُ أَوَّلُ مَا يَنْبُتُ تُسَمِّيهِ النَّبَطُ هَبُورًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْعَصْفُ وَرَقُّ الْحِنْطَةِ وَالرَّيْحَانُ الرِّزْقُ وَالْمَارِجُ: اللَّهَبُ الْأَصْفَرُ وَالْأَحْضَرُ الَّذِي يَعْלו النَّارَ إِذَا أُوقِدَتْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ مُجَاهِدٍ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ لِلشَّمْسِ فِي الشِّتَاءِ مَشْرِقٌ وَمَشْرِقٌ فِي الصَّيْفِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ مَغْرِبٌ فِي الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ لَا يَغِيْبَانِ لَا يَخْتَلِطَانِ الْمُنْشَاتُ مَارِفٌ قَلْعُهُ مِنَ الشَّقَنِ فَأَمَّا مَا لَمْ يُرْفَعْ قَلْعُهُ فَلَيْسَ بِمُنْشَاةٍ وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَنَحَاسُ الصُّفْرِ يُصَبُّ عَلَى رُؤُسِهِمْ يُعَذِّبُونَ بِهِ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ يَهُمُّ بِالْمَعْصِيَةِ فَيَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ فَيَتَرَكُهَا

”واقموا الوزن“ سے مراد ترازو کی ڈنڈی ہے ”عصف“ کچی کھیتی کو کہتے ہیں جب کہ پختہ ہونے سے پہلے اس میں سے کچھ کاٹ لیا جائے تو یہ ”عصف“ ہے ”والریحان“ بمعنی روزی اور وہ دانہ جو کھایا جاتا ہے اور ریحان عربوں کے کلام میں رزق کو کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ ”عصف“ سے مراد وہ دانے ہیں جو کھائے گئے اور ریحان اس پختہ دانے کو کہتے ہیں جو نہیں کھائے گئے اور دوسرے لوگوں نے کہا کہ ”عصف“ گیہوں کے پتوں کو کہتے ہیں اور ضحاک نے کہا عصف بمعنی سوکھی گھاس ہے ابو مالک نے کہا عصف اس کو کہتے ہیں جو سب سے پہلے اگے ٹپٹی زبان میں اس کو ’ہبود‘ کہتے ہیں اور مجاہد نے کہا ”عصف“ بمعنی گیہوں کا پتہ ہے اور ”ریحان“ بمعنی رزق ہے ”مارج“ زرد اور سبز شعلے جو آگ سلگائے جانے پر بلند ہوتے ہیں اور بعض نے مجاہد سے نقل کیا کہ ”رب المشرقین“ سے مراد جاڑے میں آفتاب کے طلوع ہونے کی جگہ اور گرمی میں آفتاب کے طلوع ہونے کی جگہ ہے ”رب المغربین“ جاڑے میں آفتاب غروب ہونے کی جگہ اور گرمیوں میں اس کے غروب ہونے کی جگہ ”لایغیان“ دونوں ملتے نہیں ہیں منشآت وہ جہاز جن کے بادبان بلند کئے گئے ہوں اور جن کے بادبان بلند نہیں کئے گئے ہیں ”منشات“ نہیں ہیں اور مجاہد نے کہا ”نحاس“ سے مراد وہ تانبا جو پکھلا کر اس کے سروں پر ڈالا جائے گا اور وہ اس سے عذاب کئے جائیں گے ”خاف مقام ربہ“ کسی گناہ کا قصد کرتا ہے پھر اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے

تو اس کا ارادہ ترک کر دیتا ہے ”شواط“ آگ کے شعلے ”مدھامتان“ گہرے سبز مائل سیاہی ”وطین“ وہ مٹی جس میں ریت ملی ہو پس وہ کھٹکھٹاتی ہے جس طرح ٹھیکری کھٹکھٹاتی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اس کے معنی ہیں سڑا ہوا اس سے ”صل“ مراد لیتے ہیں ”صلصال“ بولا جاتا ہے جس طرح دروازہ بند کرنے کے وقت بولتے ہیں ”صرا لباب“ اور ”صر صر“ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ”کبکبة“ بول کر ”کبکبة“ مراد لیتے ہیں ”فاکھة و نخل و رمان“ بعضوں نے کہا کہ رمان اور نخل (انار کھجور) فواکہ میں سے نہیں ہے لیکن عرب اس کو فاکہہ شمار کرتے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ کا قول کہ ”تمام نمازوں اور وسطی نماز کی حفاظت کرو تو اللہ تعالیٰ نے تمام نمازوں کی نگہداشت کا حکم دیا پھر نماز وسطی کا دوبارہ تذکرہ کیا صرف اس کی اہمیت ظاہر کرنے کے لئے اسی طرح نخل اور رمان کا تذکرہ دوبارہ کیا اور اسی کی مثل یہ آیت ہے کہ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جو لوگ آسمانوں اور زمین میں ہیں اور اکثر لوگ اللہ کو سجدہ کرتے ہیں پھر فرمایا کہ اور بہت سے لوگ ان پر عذاب ثابت ہو چکا ہے ”من فی السموات ومن فی الارض“ کے ضمن میں تمام لوگوں کا ذکر ہو چکا ہے۔ لیکن ”سکیر من الناس“ علیحدہ کہا ”افنان“ سے مراد شاخیں ہیں ”وجنی الحنتین دان“ وہ بھل جو چٹا جائے گا قریب ہو گا حسن نے کہا ”فباى الاء“ میں ”الاء“ سے مراد اس کی نعمتیں ہیں اور قنادہ نے کہا ”ربکما“ میں ”سما“ کا مرجع جن وانس ہیں اور ابو الداء نے کہا ”کل يوم هو فی شان“ گناہ کو بخشتا ہے مصیبت کو دور کرتا ہے ایک قوم کو بلند کرتا ہے دوسری کو پست کرتا ہے اور ابن عباسؓ نے کہا ”برزخ“ سے مراد عاجز روکنے والا ہے الانام خلق نضاختان جوش مارنے والے ذوالجلال عظمت والا اور دوسروں نے کہا ”مارج“ خالص آگ (جس میں دھواں نہ ہو) ”مرج الامیر رعیتہ“ اس وقت بولتے ہیں جب امیران کے درمیان تخلیہ کرادے اس حال میں کہ وہ ایک دوسرے پر حملہ کی غرض سے دوڑے پڑتے ہوں ”مرج امر الناس“ لوگوں کا معاملہ مشتبہ ہو گیا ”مریج“ ملا ہوا ”مرج“ دو دریاؤں کو ملایا ”مرجت (اب تک تو نے اپنے جانور چھوڑ دیئے) سے ماخوذ ہے ”سنفرغ لکم“ عنقریب ہم تمہارا محاسبہ کریں گے اس کو کوئی چیز کسی چیز کی طرف

الْشَّوَاطُ لَهَبٌ مِّنْ نَّارٍ مُدْهَامَتَانِ سَوْدَاوَانِ مِّنَ الرَّيِّ صَلْصَالٌ طِينٌ خُلِطَ بِرَمْلِ فَصْلَصَلْ كَمَا يُصْلَصِلُ الْفَخَّارُ: وَيُقَالُ مُتْنٌ يَرِيدُونَ بِهِ صَلَّ يُقَالُ صَلْصَالٌ كَمَا يُقَالُ صَرَّ الْبَابُ عِنْدَ الْإِعْلَاقِ وَصَرَّصَرَ مِثْلُ كَبْكَبْتُهُ يَعْنِي كَبَيْتُهُ فَكَهْةٌ وَنَخْلٌ وَرَّمَانٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ الرَّمَانُ وَالنَّخْلُ بِالْفَاكِهَةِ وَأَمَّا الْعَرَبُ فَإِنَّهَا تَعُدُّهَا فَإِكْهَةً كَقَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ فَأَمْرُهُمْ بِالْمَحَافَظَةِ عَلَى كُلِّ الصَّلَوَاتِ ثُمَّ أَعَادَ الْعَصْرَ تَشْدِيدًا لِّهَا كَمَا أُعِيدَ النَّحْلُ وَالرَّمَانُ وَمِثْلُهَا أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْجُدُ لَهُ مَن فِي السَّمَوَاتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ ثُمَّ قَالَ وَكَثِيرٌ مِّنَ النَّاسِ وَكَثِيرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ وَقَدْ ذَكَرْتُهُمْ فِي أَوَّلِ قَوْلِهِ مَن فِي السَّمَوَاتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ وَقَالَ غَيْرُهُ أَفَنَانَ أَغْصَانُ وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَان مَا يُجْتَنَى قَرِيبٌ وَقَالَ الْحَسَنُ فَبَايَ الْإِءِ نَعِيمِهِ وَقَالَ قَتَادَةُ رَبِّكُمَا يَعْنِي الْجَنِّ وَالْإِنْسِ وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ كُلُّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ يَغْيُرُ ذَنْبًا وَيَكْشِفُ كَرْبًا وَيَرْفَعُ قَوْمًا وَيَضَعُ آخَرِينَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَرَزَخٌ حَاجِزُ الْأَنَامِ الْخَلْقِ نَضَاحَتَانِ قِيَاضَتَانِ ذُو الْجَلَالِ ذُو الْعِظَمَةِ وَقَالَ غَيْرُهُ مَارِجٌ خَالِصٌ مِّنَ النَّارِ يُقَالُ مَرَجَ الْأَمِيرُ رَعِيَّتَهُ إِذَا خَلَّاهُمْ يَعْذُو بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ مَرَجَ أَمْرُ النَّاسِ مَرِيجٌ مُلْتَبِسٌ مَرَجَ اخْتَلَطَ الْبَحْرَانِ مِّنْ مَرَجَتْ ذَابَتْكَ تَرَكَّهَا سَنَفَرُغٌ لَّكُمْ سَنَحَا سَبَّكُمْ لَا يَسْغُلُهُ شَيْءٌ عَنْ شَيْءٍ وَهُوَ مَعْرُوفٌ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ يُقَالُ لَا تَفَرَّ عَنْ لَكَ وَمَا بِهِ شُغْلٌ يَقُولُ: لَا اخْذَنَّكَ عَلَى غَيْرَتِكَ وَمِنْ دُونِهِمَا

جَنَّتَانِ

سے مشغول نہیں رکھ سکتی یہ اصطلاح کلام عرب میں مشہور ہے کہا جاتا ہے ”لَا تَفْرَغَنَّ لَكَ“ میں تیرے لئے فارغ ہوں گا حالانکہ اسے کوئی کام نہیں کہتا ہے تیری غفلت پر تیرا مواخذہ کروں گا (آیت) وَمَنْ دُونَهُمَا جَنَّتَانِ اُخْرٰی۔

۱۹۸۶۔ عبد اللہ بن ابی الاسود، عبد العزیز بن عبد الصمد، ابو عمران جوئی، ابو بکر بن عبد اللہ بن قیس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو باغ ہوں گے جن کے برتن اور تمام چیزیں چاندی کی ہوں گی، اور دو باغ ہوں گے جن کے برتن اور وہاں کی تمام چیزیں سونے کی ہوں اور لوگوں کے درمیان اور اس امر کے درمیان کہ وہ لوگ اپنے رب کو جنت عدن میں دیکھیں سوائے عظمت کے پردے کے کوئی چیز اس کے چہرے پر نہ ہوگی

(آیت) حُورٌ مَّقْصُورَاتٌ فِی الْخِيَامِ ایسی حوریں جو خیموں میں چھپی ہوئی ہیں اور ابن عباس نے کہا کہ ”حور“ سیاہ آنکھ والی عورت کو کہتے ہیں اور مجاہد نے کہا کہ ”مقصورات“ معنی ”محبوسات“ بند کی ہوئی روکی ہوئی ان کی آنکھیں اور خواہشات اپنے شوہروں پر موقوف ہوں گی ”قاصرات“ اپنے شوہروں کے علاوہ کسی کی تلاش نہ کریں گی۔

۱۹۸۷۔ محمد بن ثنی، عبد العزیز بن عبد الصمد، ابو عمران جوئی، ابو بکر بن عبد اللہ بن قیس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں کھوکھلے موتی کا ایک خیمہ ہے جس کی چوڑائی ساٹھ میل ہے اس کے ہر کونے میں بیویاں ہوں گی ایک کونہ والی دوسرے کونہ والی کو نہیں دیکھ سکتی اور مومن ان پر گھومیں گے اور دو باغ ہیں جن کے برتن اور وہاں کی تمام چیزیں چاندی کی ہوں گے اور دو باغ ایسے ہیں کہ ان کے برتن اور وہاں کی تمام چیزیں سونے کی ہوں گی اور جنت عدن میں (جو کہ وہاں ایک حصہ جنت کا نام ہے) لوگوں اور ان کے رب کے دیدار کے درمیان کوئی چیز بجز عظمت کے پردے کے نہ ہوگی۔

۱۹۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَنَّتَانِ مِنْ فَضْصَةِ ابْنَيْهِمَا وَمَا فِيهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبِ ابْنَيْهِمَا وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِذَاءَ الْكَبِيرِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ.

حُورٌ مَّقْصُورَاتٌ فِی الْخِيَامِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حُورٌ سُودُ الْحَدَقِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَّقْصُورَاتٌ مَحْبُوسَاتٌ قُصِرَ طَرَفُهُنَّ وَانْفُسُهُنَّ عَلَى أَرْوَاجِهِنَّ قَاصِرَاتٌ لَا يَبْغِينَ غَيْرَ أَرْوَاجِهِنَّ.

۱۹۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَّ فِي الْجَنَّةِ خِيَمَةً مِّنْ لُّؤْلُؤَةٍ مُحَوَّفَةٍ عَرْضُهَا سِتُّونَ مِیلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ مَا يَرَوْنَ الْأَخْرَبِينَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُونَ وَجَنَّتَانِ مِنْ فَضْصَةِ ابْنَيْهِمَا وَمَا فِيهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ كَذَا ابْنَيْهِمَا وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِذَاءَ الْكَبِيرِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ.

۸۳۰۔ (الْوَاقِعَةُ)

۸۳۰۔ تفسیر سورہ واقعہ!

وَقَالَ مُجَاهِدٌ رُجَّتْ رُزْلَتُ بُسْتُ قُتْتُ وَ
لُتْتُ كَمَا يُلْتُ السَّوِيْقُ الْمَحْضُودُ الْمُؤَقَّرُ
حَمَلًا وَيُقَالُ آيَضًا لَا شَوْكَ لَهُ مَنْضُودُ الْمَوَزُ
وَالْعُرْبُ الْمُحِبَّاتُ إِلَى أَرْوَاجِهِنَّ ثَلَّةُ أُمَّةٍ
يَحْمُومٌ دُخَانٌ أَسْوَدُ يُصْرُونَ يُدِيمُونَ الْهَيْمُ
الْإِبِلُ الظَّمَاءُ لِمُغْرَمُونَ لِمُلْزَمُونَ رَوْحُ جَنَّةٍ
وَرُخَاءٌ وَرِيحَانُ الرِّزْقِ وَنَشِائُكُمْ فِي آتَى خَلْقٍ
نَشَاءٌ وَقَالَ غَيْرُهُ تَمَكُّهُونَ تَعَجُّبُونَ عَرَبًا مُثْقَلَةً
وَاجِدَهَا عَرُوبٌ مِثْلُ صُبُورٍ وَصُبْرٍ يُسَجِّهَا
أَهْلُ مَكَّةَ الْعَرَبَةِ وَأَهْلُ الْمَدِينَةِ الْغَنِيَّةِ وَأَهْلُ
الْعِرَاقِ الشُّكْلَةَ وَقَالَ فِي خَافِضَةِ لِقَوْمٍ إِلَى
النَّارِ وَرَافِعَةُ إِلَى الْجَنَّةِ مَوْضُوعَةٌ مَنْسُوجَةٌ وَمِنْهُ
وَضِيْنُ النَّاقَةِ وَالْكُوبُ لَا إِذَا وَ لَا عُرُوءَةٌ
وَالْأَبَارِيْقُ ذَوَاتُ الْأَذَانِ وَالْعَرَى مَسْكُوبٌ
جَارٍ وَفُرْشٌ مَرْفُوعَةٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ
مُتَرَفِّقِينَ مُتَمَتِّعِينَ مَا تُنْمُونُ هِيَ النُّطْفَةُ فِي
أَرْحَامِ النِّسَاءِ لِلْمَقْوِيْنَ لِلْمُسَافِرِيْنَ وَالْقَمَى
الْقَفَرُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ بِمُحْكَمِ الْقُرْآنِ وَيُقَالُ
لِمَسْقِطِ النُّجُومِ إِذَا سَقَطْنَ وَمَوَاقِعُ وَمَوْقِعٌ
وَاحِدٌ مَدْهَنُونَ مُكَذِّبُونَ مِثْلُ لَوْ تُذْهِنُ
فَيُذْهِنُونَ فَسَلَامٌ لَكَ أَيْ مُسَلِّمٌ لَكَ إِنَّكَ مِنْ
أَصْحَابِ الْيَمِيْنِ وَالْقَيْتِ إِنَّ وَهُوَ مَعْنَاهَا كَمَا
تَقُولُ أَنْتَ مُصَدِّقٌ مُسَافِرٍ عَنْ قَلِيلٍ إِذَا كَانَ
قَدْ قَالَ إِنِّي مُسَافِرٌ عَنْ قَلِيلٍ وَقَدْ يَكُونُ
كَالدُّعَاءِ لَهُ كَقَوْلِكَ فَسَقِيَا مِنَ الرِّجَالِ إِنْ
رَفَعْتَ السَّلَامَ فَهُوَ مِنَ الدُّعَاءِ تُورُونَ
تَسْتَخْرِجُونَ أَوْ رِيَتْ أَوْ قَدَتْ لَقُوا بِأَطْلًا تَائِيْمًا
كَدَبًا.

اور مجاہد نے کہا ”رجت“ بمعنی ہلائی جائے ”بست“ توڑے اور پیسے
جائیں گے جس طرح ستو پیس کر باریک کئے جاتے ہیں
”المحضود“ جو بوجھ سے لد اہوا ہو اور اس چیز کو بھی کہتے ہیں جس
میں کاٹنا نہ ہو ”منضود“ کیلا عرب جو اپنے شوہروں سے محبت کرنے
والی ہوں گی ”ثلثہ“ جماعت گروہ ”یحوم“ سیاہ دھواں ”یصرون“
ہمیشہ کرتے رہتے ہیں ”ہیم“ پیاسے اونٹ ”لمغرمون“ الزام دیے
گئے ”روح“ جنت اور خوش حالی ”ریحان“ رزق ”ونشاکم“ جس
صورت میں ہم چاہیں پیدا کریں اور دوسروں نے کہا ”تفکھون“ تم
تعجب کرتے ہو ”عربا“ مثقلہ ہے یعنی عین متحرک اور مضموم ہے اس
کا واحد ”عروب“ ہے جیسے صبور اور صبر اہل مکہ اس کو ”عربہ“ اور اہل
مدینہ ”غنجہ“ اور اہل عراق ”شکلہ“ کہتے ہیں اور کہا ”خافضہ“ ایک
قوم کو جہنم کی پستی میں لے جانے والی اور جنت کی طرف اوپر لے
جانے والی ”موضونہ“ بنے ہوئے اسی سے ”وضین الناقۃ“ ماخوذ ہے
اور ”کوب“ وہ برتن ہے جس میں ٹوٹی اور دستہ نہ ہو ”اباریق“ وہ
ہیں جن میں ٹوٹیاں اور دستے ہوں ”مسکوب“ بہتا ہوا فرش
مرفوعہ ایک دوسرے کے اوپر بچھے ہوئے ہوں گے مترفین فائدہ
اٹھانے والے ”ماتمنون“ نطفہ جو عورتوں کے رحم میں ٹپکتے ہو
”للمقوین“ مسافروں کے لئے ”قی“ سے ماخوذ ہے بمعنی چٹیل
میدان ”بمواقع النجوم“ ستاروں کی جگہ یعنی قرآن کی محکم آیتوں
کی قسم کھاتا ہوں اور بعض لوگوں نے کہا کہ اس سے مراد ستارے
کے ڈوبنے کی جگہ ہے اور ”مواقع“ اور ”موقع“ موقع ایک ہی ہے
مدھنون جھٹلانے والا ہیں جیسے لو یدھن فیدھنون میں ہے ”فسلام
لک“ یعنی تجھ کو تسلیم کر لیا گیا ہے تو اصحاب یمین میں سے ہے اور اس
میں ”ان“ کا لفظ نہیں لایا گیا ہے اور اس کی مثال یوں ہے جیسے تم کسی
کو کہو انت مصدق مسافر عن قلیل یعنی تیری تصدیق کی جاتی ہے
کہ تو عنقریب سفر کرنے والا ہے جب کہ اس نے خود کہا ہو کہ میں
عنقریب سفر کرنے والا ہوں اور کبھی دعا کے طور پر بھی مستعمل ہوتا
ہے جیسے ”فسقیامن الرجال“ (لوگ سیراب ہوں گے) اور سلام

حالت رفع میں ہو تو دعا کے لئے ہوتا ہے ”نورون“ تم نکالتے ہو اوریت بھڑکائی گئی ”لغوا“ باطل ”تانیما“ جھوٹ۔

(آیت) ”و ظل محدود“ (اور پھیلا ہوا سایہ)

۱۹۸۸۔ علی بن عبد اللہ سفیان، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں آپ نے فرمایا کہ جنت میں ایک درخت ہے کہ اس کے سایے میں سواریک سو سال تک چلتا رہے گا اور اس کو طے نہ کر سکے گا اگر تم چاہو تو یہ (آیت) و ظل محدود پڑھو۔

و ظلٍ ممدود .

۱۹۸۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّائِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَفْطَعُهَا وَاقْرَأُوا إِنَّ شَيْئَكُمْ وَظِلٍّ مَمْدُودٍ .

۸۳۱۔ تفسیر سورہ حدید!

مجاہد نے کہا کہ ”جعلکم مستخلفین“ یعنی تمہیں بنایا اس میں آباد ہونے والے ”من الظلمات الى النور“ گراہی سے ہدایت کی طرف ”ومنافع للناس“ ذہال اور ہتھیار ”مولاکم“ تمہارے لائق وہی ہے ”لئلا يعلم اهل الكتاب“ تاکہ اہل کتاب جان لیں کہا جاتا ہے کہ وہ علم کے اعتبار سے ہر چیز پر ظاہر ہے اور علم کے اعتبار سے ہر چیز سے پوشیدہ ہے ”انظرونا“ ہمارا انتظام کرو۔

۸۳۱۔ (الْحَدِيدُ)

قَالَ مُجَاهِدٌ جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفِينَ مُعَمَّرِينَ فِيهِ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ مِنَ الضَّلَالَةِ إِلَى الْهُدَى وَمَنَافِعٍ لِلنَّاسِ جُنَّةٌ وَسِلَاحٌ مَوْلَاكُمْ أُولَىٰ بِكُمْ لِمَا يَلْعَنُ أَهْلُ الْكِتَابِ لِيَعْلَمَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقَالُ الظَّاهِرُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَالبَّاطِنُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا أَنْظِرُونَا أَنْظِرُونَا .

تفسیر سورہ مجادلہ

اور مجاہد نے کہا ”یحادون“ اللہ کی مخالفت کرتے ہیں ”کتبتوا“ ذلیل کئے گئے ”خزى“ سے ماخوذ ہے ”استحوذ غالب ہو گیا۔

۸۳۲۔ (الْمُجَادَلَةُ)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ يُحَادُّونَ يُشَاكِقُونَ اللَّهُ كُتِبُوا أَخْزَبُوا مِنَ الْخِزْيِ اسْتَحْوَذَ غَلَبٌ .

۸۳۳۔ تفسیر سورہ حشر!

”جلاء“ کے معنی ایک ملک سے دوسرے ملک میں نکال دینا۔ ۱۹۸۹۔ محمد بن عبد الرحیم، سعید بن سلیمان، ہشیم، ابو بشر، سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس سے سورہ توبہ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ یہ سورہ کافروں کی فضیحت کرنے والی ”و منهم“ و منهم“ کی آیات اترتی رہیں یہاں تک کہ لوگوں نے گمان کیا کہ کوئی بھی باقی نہ رہے گا جس کا ذکر نہ ہو میں نے سورت انفال کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ بدر کے بارہ میں

۸۳۳۔ (الْحَشْرُ)

الْجَلَاءُ إِلَّا حَرَّاجٌ مِنْ أَرْضٍ إِلَى أَرْضٍ . ۱۹۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ سُورَةُ التَّوْبَةِ قَالَ التَّوْبَةُ هِيَ الْفَاضِحَةُ مَا زَالَتْ تَنْزِلُ وَمِنْهُمْ وَمِنْهُمْ حَتَّى ظَنُّوا أَنَهَا لَمْ تَبْقَ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا ذُكِرَ فِيهَا قَالَ قُلْتُ سُورَةُ الْأَنْفَالِ

نازل ہوئی ہے پھر میں نے سورت حشر کے متعلق پوچھا تو کہا کہ بنی نضیر کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

۱۹۹۰۔ حسن بن مدرک، یحییٰ بن حماد، ابو عوانہ، ابو بشر، حضرت سعید سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سورت حشر کے بارے میں پوچھا انہوں نے کہا کہ اسے ”سورة النضیر (۱)“ کہو

(آیت) ”ما قطعتم من لبتہ“ لیکن ہر اس درخت کو کہتے ہیں جو ”عجوة“ یا ”برنیہ“ نہ ہو۔

۱۹۹۱۔ قتیبہ، لیث، نافع، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے درختوں کو جلادیا اور کاٹ ڈالا اس کو بوریہ کہتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ”ما قطعتم من لبتہ“ تم نے جو درخت کاٹ ڈالے یا اس کو اس کی جڑوں پر کھڑا چھوڑ دیا تو اللہ کے حکم سے تھا اور اس لئے کہ فاسقوں کو رسوا کرے

(آیت) ما فاء الله على رسوله (جو اللہ نے اپنے رسول کو بغیر جنگ عطا کیا)۔

۱۹۹۲۔ علی بن عبد اللہ، سفیان، عمرو، زہری، مالک بن اوس بن حدثان، حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ بنی نضیر کے مال ان مالوں میں سے تھے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بطور ”فی“ کے عطا فرمائے تھے مسلمانوں نے اس پر گھوڑے اور سواریوں کے ذریعہ حملہ نہیں کیا تھا۔ پس یہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تھا جس سے ایک سال کا خرچ آپ اپنے اہل و عیال کے لئے لے لیتے پھر باقی کو ہتھیاروں اور سپاہیوں میں اللہ کے راستہ میں سامان جنگ کی تیاری کے لئے تقسیم فرمادیتے۔

(آیت) ”اور رسول جو تمہیں دیں تو وہ لے لو“

۱۹۹۳۔ محمد بن یوسف، سفیان، منصور، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں پر

قَالَ نَزَلَتْ فِي بَدْرٍ، قَالَ قُلْتُ سُورَةُ الْحَشْرِ قَالَ نَزَلَتْ فِي بَنِي النَّضِيرِ .

۱۹۹۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سُورَةُ الْحَشْرِ قَالَ قُلْتُ سُورَةُ النَّضِيرِ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَبَنَةٍ نَخْلَةٍ مَا لَمْ تَكُنْ عَجْوَةً أَوْ بَرْنِيَّةً .

۱۹۹۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُورِيَّةُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَبَنَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيُخْرِجَ الْفَاسِقِينَ . قَوْلُهُ مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ .

۱۹۹۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بْنِ الْحَدَّثَانِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا لَمْ يُوجِفْ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ مِنْهَا نَفَقَةَ سَنَتِهِ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْمَكْرَاعِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ . وَمَا أَنَا كُمْ الرَّسُولُ فُخْدُوهُ .

۱۹۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ

(۱) حضرت ابن عباسؓ نے سورہ حشر کا نام اس لیے چھوڑا تاکہ کوئی شخص اس حشر سے قیامت کا دن نہ سمجھے سورہ نضیر نام رکھا اس سے بنو نضیر کے جلاوطن کیے جانے کی طرف اشارہ ہے۔

لعنت کی جو بدن کو گودتی ہیں اور گود داتی ہیں اور چہرے کے بال اکھڑواتی ہیں حسن کے لئے دانتوں کو کشادہ کراتی ہیں اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورت کو بدلنے والی ہیں بنی اسد کی ایک عورت کو جس کا نام ام یعقوب تھا یہ خبر ملی تو وہ آئی اور کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تو نے اس طرح لعنت کی ہے تو انہوں نے کہا میں کیوں اس پر لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اور جو کتاب اللہ میں بھی ہے اس عورت نے کہا کہ میں نے اس کو پڑھ لیا ہے جو دو لوگوں کے درمیان ہے (یعنی پورا قرآن پڑھا ہے) لیکن جو تم کہتے ہو وہ میں نے اس میں نہیں پایا تو انہوں نے کہا اگر تو پڑھتی تو ضرور اس میں پاتی کیا تو نے یہ آیت نہیں پڑھی کہ رسول جو کچھ تمہیں دے اس کو لے لو اور جس سے روکے باز آ جاؤ اس نے کہا ہاں! عبد اللہ نے کہا کہ آپ نے اس سے منع فرمایا ہے اس عورت نے کہا کہ تمہاری بیوی ایسا کرتی ہے انہوں نے کہا جا کر دیکھ آچنانچہ وہ گئی اور دیکھا تو کچھ نہ پایا عبد اللہ نے کہا کہ اگر وہ ایسا کرتی تو میرے ساتھ نہ رہتی۔

۱۹۹۴۔ علی، عبد الرحمن، سفیان سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عبد الرحمن بن عابس سے منصور کی حدیث کا ذکر کیا جو وہ بواسطہ ابراہیم، علقمہ، حضرت عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بال دوسرے کے بال سے جوڑنے والی پر لعنت کی ہے تو اس نے کہا میں نے یہ حدیث ایک عورت سے سنی ہے جس کا نام ام یعقوب تھا وہ عبد اللہ سے منصور کی حدیث کی طرح روایت کرتی ہے (آیت) اور جنہوں نے دار (مدینہ) اور ایمان کا ٹھکانا بنایا۔

۱۹۹۵۔ احمد بن یونس، ابو بکر، حصین، عمرو بن میمون سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں خلیفہ کو مہاجرین اولین کے متعلق وصیت کرتا ہوں کہ وہ ان کا حق پہچانیں اور انصار کے متعلق جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے قبل مدینہ اور ایمان کو اپنا ٹھکانا بنایا خلیفہ کو وصیت کرتا ہوں کہ ان کے نیوکاروں سے قبول کریں اور ان کی برائیوں سے درگزر کریں (آیت) اور وہ لوگ اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں ان ”خصاصہ“ بھوک

عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: لَعَنَ اللَّهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُوتِشِمَاتِ وَالْمُتَمَلِّجَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيَّرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ فَبَلَغَ ذَلِكَ إِمْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ فَجَاءَتْ فَقَالَتْ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ لَعَنْتَ كَيْتَ وَكَيْتَ فَقَالَ وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ هُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَقَالَتْ: لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُ فِيهِ مَا تَقُولُ، قَالَ لَيْنُ كُنْتُ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ أَمَا قَرَأْتَ وَمَا أَنَا كُمْ الرَّسُولُ فَحَدُّوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَأَنْتَهُوْا قَالَتْ بَلَى قَالَ فَإِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنْهُ قَالَتْ فَإِنِّي أَرَى أَهْلَكَ يَفْعَلُونَهُ قَالَ فَأَذْهَبِي فَأَنْظُرِي فَذَهَبَتْ فَتَنْظَرَتْ فَلَمْ تَرِ مِنْ حَاجَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ: لَوْ كَانَتْ كَذَلِكَ مَا جِئْتُنَا.

۱۹۹۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ ذَكَرْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ حَدِيثَ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَةَ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ إِمْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَ حَدِيثِ مَنْصُورٍ وَالَّذِينَ تَبَوَّأُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ.

۱۹۹۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ قَالَ عَمْرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَوْصَى الْخَلِيفَةُ بِالْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ أَنْ يَعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ وَأَوْصَى الْخَلِيفَةُ بِالْأَنْصَارِ الَّذِينَ تَبَوَّأُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُهَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْبَلَ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَعْفُو عَنْ

فاقہ ”مفلحون“ جنت میں بیشک کی فلاح پانے والے ”الفلاح“ بقاء باقی رہنا ”حی علی الفلاح“ جلدی سے فلاح کی طرف آؤ اور حسن نے کہا کہ ”حاجتہ“ سے مراد حسد ہے۔

۱۹۹۶۔ یعقوب بن ابراہیم بن کثیر، ابو اسامہ، فضل بن غزوآن ابو حازم اشجعی، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے سخت بھوک لگی ہے آپ نے اپنی بیویوں کے پاس بھیجا وہاں کوئی چیز نہیں ملی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ہے جو آج کی رات اس کی مہمانی کرے اللہ اس پر رحم کرے گا، انصار میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا میں (مہمانی کروں گا) یا رسول اللہ! چنانچہ وہ اپنے گھر گیا اور اپنی بیوی سے کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان ہے، اس سے کوئی چیز چھپانا نہیں، بیوی نے کہا خدا کی قسم! سوا بیجوں کے کھانے کے اور کچھ نہیں ہے اس نے کہا کہ جب بچہ رات کا کھانا مانگے تو اس کو سلا دینا اور تم آکر چرائی بھادینا اور ہم لوگ اس رات کو بھوکے رہیں گے چنانچہ بیوی نے ایسا ہی کیا پھر وہ شخص صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ اللہ بزرگ و برتر نے پسند کیا یا فرمایا کہ فلاں مرد اور فلاں عورت پر ہنسنا تو اللہ بزرگ و برتر نے یہ آیت نازل فرمائی کہ وہ اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ وہ فاقہ میں ہوں۔

۸۳۴۔ تفسیر سورہ ممتحنہ

اور مجاہد نے کہا کہ ”ولا تجعلنا فتنہ“ کے معنی یہ ہیں کہ ہم کو ان کے ہاتھوں عذاب میں مبتلا نہ کر کہ وہ لوگ کہنے لگیں کہ اگر یہ حق پر ہیں تو ان پر یہ مصیبت نہ پہنچتی ”بعصم الکوافر“ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا تھا کہ ان عورتوں کو جدا کر دیں جو حالت کفر میں مکہ میں رہ گئی تھیں۔

(آیت) لاتتخذوا عدوی و عدوکم اولیاء

مُسَيِّئِهِمْ وَيُؤْتِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمُ الْآيَةَ الْخَصَاصَةَ الْفَاقَةَ الْمُفْلِحُونَ الْفَائِزُونَ بِالْخُلُودِ الْفَلَاحُ الْبَقَاءُ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ عَجَلٌ وَقَالَ الْحَسَنُ حَاجَةً حَسَدًا .

۱۹۹۶۔ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ غَزْوَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَابَنِي الْجُحْدُ فَأَرْسَلْ إِلَى نِسَائِهِ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُمْ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا رَجُلٌ يُضَيِّقُهُ هَذِهِ اللَّيْلَةُ يَرْحُمُهُ اللَّهُ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَهَبَ إِلَى أَهْلِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ ضَيْفُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْخِرِيهِ شَيْئًا قَالَتْ وَاللَّهِ مَا عِنْدِي إِلَّا قُوتُ الصَّبِيَّةِ قَالَ فَإِذَا أَرَادَ الصَّبِيَّةُ الْعِشَاءَ فَتَوَمِّئِهِمْ وَتَعَالَى فَاطْفَيْهِ السِّرَاجَ وَنَطَوِي بَطُونَنَا اللَّيْلَةَ ففَعَلْتُ، ثُمَّ غَدَا الرَّجُلُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ عَجَبَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ أَوْضَحَكَ مِنْ فُلَانٍ وَفُلَانَةٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ وَيُؤْتِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ .

۸۳۴۔ (الْمُتَحِنَةُ)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً: لَا تُعَذِّبْنَا بِأَيْدِيهِمْ، فَيَقُولُونَ لَوْ كَانَ هَؤُلَاءِ عَلَى الْحَقِّ مَا أَصَابَهُمْ هَذَا بِعَصَمِ الْكُوفَرِ أَمِيرِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِرَاقِ نِسَائِهِمْ كُنْ كُوفَرٍ بِمَكَّةَ .

۱۹۹۷۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي رَافِعٍ كَاتِبَ عَلِيٍّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرُ وَالْمِقْدَادُ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا طَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا فَذَهَبْنَا تَعَادَى بَنَاهُ حَتَّى أَتَيْنَا الرُّوضَةَ فَإِذَا نَحْنُ بِالطَّعِينَةِ فَقُلْنَا أَخْرِجِي الْكِتَابَ، فَقَالَتْ مَا مَعِيَ مِنْ كِتَابٍ فَقُلْنَا لَتُخْرِجَنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُلْقِيَنَّ الْكِتَابَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَاتَيْنَاهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أَنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِمَّنْ بِمَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا يَا حَاطِبُ؟ قَالَ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ إِمْرًا مِّنْ قُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَكَانَ مَن مَّعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يُحْمَوْنَ بِهَا أَهْلِيهِمْ وَأَمْوَالُهُمْ بِمَكَّةَ فَأَحْبَبْتُ إِذْ قَاتَنِي مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَصْنَعَ إِلَيْهِمْ يَدًا يُحْمَوْنَ قَرَابَتِي وَمَا فَعَلْتُ ذَلِكَ كُفْرًا وَلَا إِرْتِدَادًا عَنْ دِينِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَضْرِبْ عَنْقَهُ فَقَالَ: إِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَطْلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرِ فَقَالَ إِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ قَالَ عَمْرُو وَنَزَلَتْ فِيهِ يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ قَالَ لَا أَدْرِي الْآيَةَ فِي الْحَدِيثِ أَوْ قَوْلَ عَمْرُو .

۱۹۹۷۔ حمیدی، سفیان، عمرو بن دینار، حسن بن محمد بن علی، عبید اللہ بن ابی رافع سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت علیؑ کو کہتے ہوئے سنا کہ مجھ کو اور زبیرؓ اور مقدادؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا اور فرمایا کہ جاؤ یہاں تک کہ جب تم روضہ خاخ میں پہنچو گے تو ایک سوار عورت ملے گی اس کے پاس ایک خط ہو گا اس کو اس سے لے لینا چنانچہ ہم لوگ اپنے گھوڑے دوڑاتے ہوئے گئے یہاں تک کہ روضہ (خاخ) میں پہنچے تو ہم لوگوں نے اس سوار عورت کو پایا ہم نے کہا کہ خط نکال اس نے کہا کہ میرے پاس کوئی خط نہیں ہم لوگوں نے کہا کہ خط نکال ورنہ کپڑے اتار دیں گے چنانچہ اس نے اپنی چوٹی سے وہ خط نکالا ہم لوگ اس کو لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ خط حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مشرکین مکہ کے نام لکھا گیا تھا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض امر کے متعلق خبر دی گئی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے حاطب! یہ کیا بات ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ مجھ پر جلدی نہ کریں میں قریشی نہ تھا بلکہ ان کے حلیفوں میں سے تھا اور آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں ان کی ان کے ساتھ قرابتیں ہیں جس کے سبب سے وہ ان کے گھر اور مال کی نگہداشت کرتے ہیں اور چونکہ نسب کے لحاظ سے میرا ان سے کوئی تعلق نہیں تھا اس لئے میں نے چاہا کہ ان پر کوئی احسان کروں تاکہ وہ میری قرابت کی حفاظت کریں اور میں نے کفر کی بناء پر یا اپنے دین سے پھر جانے کی بناء پر ایسا نہیں کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے سچ کہا حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی گردن اڑا دوں آپ نے فرمایا کہ وہ بدر میں شریک ہوا تھا اور کیا تم کو معلوم ہے کہ شاید اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کو دیکھ کر فرمایا کہ جو چاہو کرو میں نے تمہیں بخش دیا ہے عمرو نے کہا کہ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی اے ایمان والو! میرے دشمنوں کو اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ سفیان نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ یہ آیت حدیث میں ہے یا عمرو کا قول ہے۔

۱۹۹۸۔ ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہ میں نے سفیان سے آیت لا تتخذوا عدوی الخ کے متعلق پوچھا۔ کہ حاطب کے بارے میں نازل ہوئی تھی تو انہوں نے کہا کہ یہ لوگوں کی حدیث میں ہے میں نے اس کو عمر سے یاد کیا ہے اس سے میں نے ایک حرف بھی نہیں چھوڑا ہے اور نہ میں سمجھتا ہوں کہ میرے سوا کسی نے اس کو یاد کیا ہوگا۔

۱۹۹۹۔ اسحاق، یعقوب بن ابراہیم، ابن شہاب کے برادر زادہ، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہؓ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مومن عورتوں کا جو آپ کے پاس ہجرت کر کے آئیں، آیت ”یا ایہا النبی اذا جاءک المؤمنات یتابعنک.... غفور رحیم“ تک کی بناء پر امتحان کر لیا کرتے تھے۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ مومن عورتوں میں سے جو اس شرط کا اقرار کر لیتی تو اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ میں نے تجھ سے بیعت کر لی ہے آپ صرف گفتگو کے ذریعہ بیعت کرتے اور خدا کی قسم! بیعت میں کبھی آپ کے ہاتھ نے کسی عورت کا ہاتھ نہیں چھوا آپ ان عورتوں سے صرف زبانی بیعت کرتے اور فرماتے کہ میں نے تجھ سے اس پر بیعت کی یونس، معمر اور عبد الرحمن ابن اسحاق نے زہری سے اس کی متابعت میں روایت کی اور اسحاق بن راشد نے بواسطہ زہری عروہ اور عمرہ سے نقل کیا ہے (آیت) جب تمہارے پاس مومن عورتیں بیعت کرنے کے لئے آئیں۔

۲۰۰۰۔ ابو معمر، عبد الوارث، ایوب، حفصہ بنت سیرین، ام عطیہؓ سے روایت کرتی ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو آپ نے ہمارے سامنے آیت ”لایشرکن باللہ الخ پڑھی اور ہمیں نوحہ کرنے سے منع فرمایا تو ایک عورت نے اپنا ہاتھ سمیٹ لیا اور کہا کہ فلاں عورت نے میری مدد کی تھی میں چاہتی ہوں کہ اس کا بدلہ چکا دوں تو اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ نہیں فرمایا چنانچہ وہ عورت چلی گئی پھر واپس آئی تو آپ نے اس سے بیعت کی۔

۲۰۰۱۔ عبد اللہ بن محمد وہب بن جریر، جریر، زبیر، عکرمہ، حضرت

۱۹۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَيْلٍ لِسُفْيَانَ فِي هَذَا فَزَلْتُ لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي قَالَ سُفْيَانُ هَذَا فِي حَدِيثِ النَّاسِ حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو مَا تَرَكَتُ مِنْهُ حَرْفًا وَمَا أَرَى أَحَدًا حَفِظَهُ غَيْرِي. إِذَا جَاءَ كُمْ الْمُؤْمِنَاتُ مَهَاجِرَاتٍ.

۱۹۹۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ بِهَذِهِ الْآيَةِ يَقُولُ اللَّهُ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يَتَابِعَنَّكَ إِلَى قَوْلِهِ غُفُورٌ رَحِيمٌ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ أَقَرَّ بِهَذَا الشَّرْطِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ مَا مَسَّتْ يَدُهُ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ فِي الْمُبَايَعَةِ، مَا يَتَابِعُهُنَّ إِلَّا بِقَوْلِهِ قَدْ بَايَعْتُكَ عَلَى ذَلِكَ تَابَعَهُ يُونُسُ وَمَعْمَرٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَعُمَرَةَ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يَتَابِعَنَّكَ.

۲۰۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ بَايَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ عَلَيْنَا أَنْ لَا يُشْرِكَنَّ بِاللَّهِ شَيْئًا وَنَهَانَا عَنِ النَّيَاحَةِ فَقَبَضَتْ امْرَأَةٌ يَدَهَا فَقَالَتْ: أَسْعَدْتَنِي فَلَانَةَ أُرِيدُ أَنْ أَحْزِيَهَا فَمَا قَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا؟ فَأَنْطَلَقَتْ وَرَجَعَتْ قَبَايِعَهَا.

۲۰۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

ابن عباسؓ سے آیت ”وَلَا يَعْصِيَنَّكَ فِي مَعْرُوفٍ“ کے بارے میں روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ یہ شرط ہے جو اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے مقرر کی ہے۔

۲۰۰۲۔ علی بن عبد اللہ سفیان، زہری ابو اور یس، عبادہ بن صامت سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے تو آپ نے فرمایا کہ کیا تم مجھ سے اس بات پر بیعت کرتے ہو کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ گے اور نہ زنا کرو گے اور نہ چوری کرو گے اور آپ نے عورتوں والی آیت پڑھی اور سفیان نے بیان کیا کہ آپ نے آیت پڑھی عورتوں کا ذکر نہیں کیا پھر آپ نے فرمایا کہ تم میں سے جس نے اس کو پورا کیا تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے اور جو ان میں سے کسی چیز کا مرتکب ہو اور اسے سزا دی گئی تو یہ کفارہ ہے اور جو ان میں سے کسی چیز کا مرتکب ہو اور اللہ نے اسے چھپایا تو یہ اللہ کے اختیار میں ہے اگر چاہے اس کو عذاب دے یا چاہے تو بخش دے عبد الرزاق نے معمر سے آیت کے متعلق اس کی متابعت میں روایت کی ہے۔

۲۰۰۳۔ محمد بن عبد الرحیم ہارون بن معروف عبد اللہ بن وہب ابن جریج، حسن بن مسلم، طاؤس، حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کے ساتھ عید الفطر کی نمازوں میں شریک رہا ہوں یہ سب کے سب خطبہ سے پہلے نماز پڑھتے تھے پھر اس کے بعد خطبہ پڑھتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کر فارغ ہوئے تو گویا وہ منظر میری آنکھوں کے سامنے ہے جب آپ مردوں کو اپنے ہاتھ کے اشارہ سے بیٹھے رہنے کا حکم دے کر ان کی صفوں کو چیر کر عورتوں کے پاس حضرت بلالؓ کے ساتھ پہنچے اور یہ آیت پڑھی کہ اے نبی جب تمہارے پاس مومن عورتیں آئیں (اور) اس بات پر بیعت کریں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ زنا کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ کوئی بہتان باندھیں گی جس کو اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان گڑھا ہو گا یہاں تک کہ جب پوری آیت پڑھ کر فارغ ہو چکے تو فرمایا

وَهَبْ بَنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ الزُّبَيْرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: وَلَا يَعْصِيَنَّكَ فِي مَعْرُوفٍ قَالَ إِنَّمَا هُوَ شَرَطٌ شَرَطَهُ اللَّهُ لِلنِّسَاءِ.

۲۰۰۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ سَمِعَ عَبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَابِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَسْرِقُوا: وَقَرَأَ آيَةَ النِّسَاءِ وَكَثُرَ لَفْظُ سُفْيَانَ قَرَأَ الْآيَةَ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْهَا شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَسَتَرَهُ اللَّهُ فَهُوَ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَذَبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَهُ تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ فِي الْآيَةِ.

۲۰۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمٍ أَخْبَرَهُ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ شَهِدْتُ الصَّلَاةَ يَوْمَ الْفِطْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَكُلُّهُمْ يُصَلِّيْهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدَهُ، فَتَزَلَّ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حِينَ يُجْلِسُ الرِّجَالَ بِيَدِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ يَشْفُهُمْ حَتَّى أَتَى النِّسَاءَ مَعَ بِلَالٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعَنَّكَ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكَنَّ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقَنَّ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْ لَا دَهْنَ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِيَنَّهُ

کیا تم اس پر بیعت کرتی ہو؟ ایک عورت نے جواب دیا ہاں یا رسول اللہ اس کے سوا کسی نے جواب نہیں دیا حسن کو معلوم نہیں کہ وہ کون عورت تھی آپ نے فرمایا کہ خیرات کرو اور بلال نے اپنا کپڑا پھیلا دیا عورتیں بلال کے کپڑے میں چھلے اور انگوٹھیاں ڈالنے لگیں۔

بَيْنَ أَيْدِيَهُنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ حَتَّى فَرَغَ مِنَ الْآيَةِ كُلِّهَا ثُمَّ قَالَ جِبْنُ فَرَغَ: أَتَنْتَ عَلَى ذَلِكَ؟ وَقَالَتْ امْرَأَةٌ وَاحِدَةً لَمْ يُجِبْهُ غَيْرُهَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ لَا يَذَرِي الْحَسَنَ مَنْ هِيَ قَالَ فَتَصَدَّقْنَ وَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهُ فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ الْفَتَخَ وَالْحَوَاتِيمَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ .

۸۳۵۔ تفسیر سورہ صف

اور مجاہد نے کہا ”من انصاری الی اللہ کے معنی ہیں کون اللہ کے واسطے میری پیروی کرے گا اور ابن عباسؓ نے کہا ”مرصوص“ ایک حصہ دوسرے سے جڑا ہوا دوسروں نے کہا کہ سیسہ سے جڑا ہوا (آیت) میرے بعد جس کا نام احمد ہو گا۔ (۱)

۲۰۰۳۔ ابو الیمان، شعیب، زہری، محمد بن جبیر بن مطعمؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے بہت سے نام ہیں میں محمد ہوں میں احمد ہوں اور میں ماجی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعہ سے کفر کو مٹائے گا اور میں حاشر ہوں کہ میرے قدموں پر لوگ اٹھائے جائیں گے اور میرا نام عاقب (سب سے آخر میں آنے والا) بھی ہے۔

۸۳۵۔ (سُورَةُ الصَّفِّ)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ مَنْ يَتَّبِعُنِي إِلَى اللَّهِ؟ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَرْصُوصٌ: مُلَصَّقٌ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ وَقَالَ غَيْرُهُ بِالرَّصَاصِ قَوْلُهُ تَعَالَى مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ .

۲۰۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ لِي أَسْمَاءً: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاجِيُّ الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِي الْكُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي، وَأَنَا الْعَاقِبُ .

۸۳۶۔ تفسیر سورہ جمعہ

(آیت) اور دوسرے جو ہنوز ان میں شامل نہیں ہوئے اور حضرت عمرؓ نے ”فاسعوا الی ذکر اللہ“ کے بجائے ”فامضوا الی ذکر اللہ“ پڑھا۔

۲۰۰۵۔ عبد العزیز بن عبد اللہ، سلیمان بن بلال، ثور، ابو الغیث حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو آپ پر سورہ جمعہ نازل ہوئی جب آیت و آخرین منهم لما يلحقوا بهم نازل ہوئی تو میں نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے کوئی جواب نہیں

۸۳۶۔ (الْجُمُعَةِ)

قَوْلُهُ وَآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ، وَقَرَأَ عُمَرُ فَاْمْضُوا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ .

۲۰۰۵۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْجُمُعَةِ وَآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا

(۱) اہل اجماع کے ہاں احمد کا ہم معنی نام فارقلیط ہے۔

دیا یہاں تک تین بار پوچھا اور ہم میں سلمان فارسی بھی موجود تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ حضرت سلمان پر رکھا پھر فرمایا کہ اگر ایمان ثریا کے قریب ہو تا تو (بھی) اس کو کچھ لوگ یا فرمایا ان میں سے کوئی شخص اسے پالیتا۔

۲۰۰۶۔ عبد اللہ بن عبد الوہاب، عبد العزیز، ثور، ابو الغیث، حضرت ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہیں کہ ان میں سے کچھ لوگ اس کو پالیتے

(آیت) اور جب وہ لوگ تجارت کا مال دیکھتے ہیں۔
۲۰۰۷۔ حفص بن عمر، خالد بن عبد اللہ، حصین، سالم بن ابی الجعد والو سفیان، حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک قافلہ جمعہ کے دن آیا اور اس وقت ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو بارہ آدمیوں کے سوائے تمام لوگ دوڑ پڑے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ جب وہ لوگ مال تجارت یا کھیل کی چیز کی طرف دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں۔

۸۳۷۔ تفسیر سورہ منافقون

(آیت) وہ لوگ کہتے ہیں کہ بے شک تم اللہ کے رسول ہو الخ
۲۰۰۸۔ عبد اللہ بن رجا، اسرئیل، ابو اسحاق، حضرت زید بن ارقم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں ایک جنگ میں تھا تو میں نے عبد اللہ بن ابی کو کہتے ہوئے سنا کہ ان لوگوں پر خرچ نہ کرو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ہیں یہاں تک کہ وہ منتشر ہو جائیں جو ان کے ارد گرد ہیں اور جب ہم یہاں سے لوٹ کر جائیں گے تو عزیز، ذلیل کو اس سے باہر نکال دے گا میں نے یہ اپنے چچا سے یا حضرت عمرؓ سے بیان کیا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو بیان کیا تو آپ نے مجھ کو بلا بھیجا میں نے آپ سے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کو بلا بھیجا تو ان لوگوں نے قسم کھائی کہ ہم نے ایسا نہیں کہا ہے رسول اللہ صلی

بِهِمْ قَالَ قُلْتُ: مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ حَتَّى سَأَلَ ثَلَاثًا وَفِينَا سَلَمَانَ الْفَارِسِيُّ وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى سَلَمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ أَوْ رَجُلٌ مِنْ هَؤُلَاءِ .

۲۰۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ أَخْبَرَنِي ثَوْرٌ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَالَهُ رِجَالٌ مِنْ هَؤُلَاءِ . وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً .

۲۰۰۷۔ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ وَعَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقْبَلْتُ عِيرَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَارَ النَّاسُ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَانْزَلَ اللَّهُ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أُولَئِهِمْ دَانَفَضُوا إِلَيْهَا .

۸۳۷۔ قَوْلُهُ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ

قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ إِلَى الْكَافِرِينَ .
۲۰۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنْتُ فِي غَزَاةٍ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي يَقُولُ لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُوا مِنْ حَوْلِهِ وَلَوْ رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِهِ لِيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمِّي أَوْ لِعُمِّرَ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَانِي فَحَدَّثَنِي فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي وَأَصْحَابِهِ فَحَلَفُوا مَا قَالُوا فَكَذَّبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو جھوٹا سمجھا اور اس کو سچا سمجھا بس مجھے اس کا اتنا صدمہ ہوا کہ اس سے پہلے اتنا صدمہ نہیں ہوا تھا میں اپنے گھر میں بیٹھ رہا تو مجھ سے میرے چچا نے کہا کیا بات ہے؟ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو جھوٹا کیا اور تجھ پر ناراض ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ”اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ اِنْ نَزَلَ فَرَمَانِي نَبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“ نازل فرمائی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلا بھیجا اور یہ آیت پڑھی پھر فرمایا کہ اے زید! اللہ تعالیٰ نے تیری تصدیق کر دی ہے

(آیت) ان لوگوں نے اپنی قسموں کو سپر بنالیا جن سے وہ اپنی حالت کو چھپاتے ہیں۔

۲۰۰۹۔ آدم بن ابی یاس، اسرائیل، ابواسحاق، حضرت زید بن ارقم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں اپنے چچا کے ساتھ تھا تو میں نے عبد اللہ بن ابی بن سلول کو کہتے ہوئے سنا کہ ان لوگوں پر خرچ نہ کرو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہیں یہاں تک کہ وہ لوگ منتشر ہو جائیں جو ان کے ارد گرد ہیں اور یہ بھی کہا کہ اگر ہم مدینہ کی طرف لوٹ کر گئے تو عزت والا ذلیل کو باہر نکال دے گا میں نے یہ اپنے چچا سے بیان کیا پھر میرے چچا نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کو بلا بھیجا تو ان لوگوں نے قسم کھا کر کہا کہ ہم نے ایسا نہیں کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کی تصدیق کی اور مجھے جھوٹا سمجھا مجھے اس کا ایسا صدمہ ہوا کہ اس سے پہلے کبھی نہ ہوا تھا چنانچہ میں اپنے گھر میں بیٹھ رہا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ”اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تَنْفِقُوا عَلَىٰ عَلِيٍّ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ اٰخِرَتِكَ نَازِلٌ فَرَمَانِي تَوَاضَعْتَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“ نازل فرمائی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلا بھیجا اور میرے سامنے یہ آیت پڑھی پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تیری تصدیق کی ہے

(آیت) یہ اس سبب سے کہ وہ لوگ ایمان لائے پھر کفر کیا تو ان کے دلوں پر مہر لگادی گئی پس وہ لوگ نہیں سمجھتے۔

۲۰۱۰۔ آدم، شعبہ، حکم، محمد بن کعب قرظی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے زید بن ارقم کو کہتے ہوئے سنا کہ جب

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَهُ فَاصَابَنِي هُمْ لَمْ يُصِيبْنِي مِثْلُهُ قَطُّ فَجَلَسْتُ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ لِي عَمِّي مَا اَرَدْتُ اِلَى اَنْ كَذَّبَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَقَّتَكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ فَبَعَثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ صَدَّقَكَ يَازَيْدُ

اِتَّخَذُوا اِيْمَانَهُمْ حُنَّةً يَحْتَنُونَ بِهَا .

۲۰۰۹۔ حَدَّثَنَا اَدَمُ بْنُ أَبِي اِيَّاسٍ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيلُ عَنْ أَبِي اِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَمِّي فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي بِنِ سَلُولٍ يَقُولُ لَا تَنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ حَتَّى يَنْفَضُوا وَقَالَ اَيْضًا لَيْنَ رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لِيُخْرِجَنَّ الْاَعْزَمُنَهَا الْاَذَلَّ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمِّي فَذَكَرَ عَمِّي لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيٍّ وَاَصْحَابِهِ فَحَلَفُوا مَا قَالُوا فَصَدَّقَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَّبَنِي فَاصَابَنِي هُمْ لَمْ يُصِيبْنِي مِثْلُهُ فَجَلَسْتُ فِي بَيْتِي فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ اِلَى قَوْلِهِ هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تَنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ اِلَى قَوْلِهِ لِيُخْرِجَنَّ الْاَعْزَمُنَهَا الْاَذَلَّ فَارْسَلَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهَا عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ صَدَّقَكَ ذَلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا فَطَبَعَ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ .

۲۰۱۰۔ حَدَّثَنَا اَدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرْظِيَّ قَالَ

عبداللہ بن ابی نے کہا کہ لا تنفقوا علی من عند رسول اللہ الخ اور یہ بھی کہا کہ ”لئن رجعنا الی المدینہ الخ“ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بیان کیا تو انصار نے مجھے برا بھلا کہا اور عبداللہ بن ابی نے قسم کھا کر کہا کہ اس نے ایسا نہیں کہا ہے تو میں گھر کو چلا گیا اور سو رہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا بھیجا میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ نے تیری تصدیق کر دی اور آیت ہم الذین یقولون لا تنفقوا نازل ہوئی اور ابن ابی زائدہ بواسطہ اعمش عمرو ابن ابی لیلیٰ حضرت زید بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں

(آیت) ”اور جب تم ان لوگوں کو دیکھو تو ان کے جسم اچھے معلوم ہوں گے اور اگر وہ بات کریں تو تم ان کی بات سنو گے، گویا وہ لکڑیاں ہیں جو سہارے سے لگائی ہوئی ہیں ہر آواز کو سمجھتے ہیں کہ ان پر عذاب ہے وہ دشمن ہیں ان سے بچو اللہ تعالیٰ انہیں ہلاک کرے وہ کہاں بٹکے پھرتے ہیں۔

۲۰۱۱۔ عمرو بن خالد زبیر بن معاویہ ابو اسحاق حضرت زید بن ارقم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں نکلے جس میں لوگوں کو سخت تکلیف ہوئی تو عبداللہ بن ابی نے اپنے ساتھیوں سے کہا ”لا تنفقوا علی من عند رسول اللہ حتی ینفضوا من حولہ“ اور کہا کہ ”لئن رجعنا الی المدینہ لیخرجن الاعز منها الاذل“ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آپ سے بیان کیا آپ نے عبداللہ بن ابی کو بلا بھیجا اور اس سے آپ نے دریافت کیا تو اس نے زوردار قسم کھا کر کہا کہ اس نے ایسا نہیں کہا ہے لوگوں نے کہا کہ زید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جھوٹ کہا ہے ان لوگوں کی اس بات سے میرے دل کو بہت صدمہ ہوا یہاں تک کہ اللہ بزرگ و برتر نے میری تصدیق کرتے ہوئے یہ آیت اذا جاءك المنافقون الخ نازل فرمائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو بلایا تاکہ ان کے لئے دعائے مغفرت کریں تو ان لوگوں نے اپنے سروں کو پھیر لیا اور اللہ تعالیٰ کا قول ”حشبت مسندہ“ دیوار سے لگی ہوئی لکڑیاں سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ بہت خوبصورت تھے اور جب ان سے کہا جاتا ہے اور

سَمِعْتُ زَيْدَ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ وَقَالَ آيُضًا لَيْنَ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ أَخْبَرْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا مَنِي الْأَنْصَارُ وَحَلَفَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مَا قَالَ ذَلِكَ فَرَجَعْتُ إِلَى الْمَنْزِلِ فَنِمْتُ فَدَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ صَدَّقَكَ وَنَزَلَ هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا الْآيَةَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ وَإِنْ يَقُولُوا تَسْمَعُ لِقَوْلِهِمْ كَأَنَّهُمْ خُشْبٌ مُسْنَدٌ يَحْسِبُونَ كُلَّ صِيْحَةٍ عَلَيْهِمْ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرهُمْ فَاذْهَبْ اللَّهُ أَتَى يُؤْفَكُونَ.

۲۰۱۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ أَصَابَ النَّاسَ فِيهِ شِدَّةٌ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي لِأَصْحَابِهِ لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُوا مِنْ حَوْلِهِ وَقَالَ لَيْنَ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لِيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَرْسَلَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي فَسَأَلَهُ فَأَجْتَهَدَ يَمِينَهُ مَا فَعَلَ قَالُوا كَذَبَ زَيْدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِمَّا قَالُوا أَشِدَّةٌ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ تَصْدِيقِي فِي إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ فَدَعَا هُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْتَغْفِرَ لَهُمْ فَلَوْ رَأَوْهُمْ وَقَوْلُهُ خُشْبٌ مُسْنَدٌ قَالَ كَانُوا رِجَالًا أَجْمَلَ شَيْءٍ قَوْلُهُ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ

رسول اللہ تمہارے لئے دعاء مغفرت کریں تو وہ اپنا سر پھیر لیتے ہیں اور آپ ان کو دیکھیں گے کہ وہ تکبر کرتے ہوئے بے رخی کرتے ہیں ان لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑایا اور لووا تشدید کے ساتھ اور بلا تشدید بھی پڑھا جاتا ہے لویت سے ماخوذ ہے۔

۲۰۱۲۔ عبید اللہ بن موسیٰ، اسرائیل، ابواسحاق، حضرت زید بن ارقم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ کسی اپنے چچا کے ساتھ تھا میں نے عبد اللہ بن ابی بن سلول کو کہتے ہوئے سنا کہ جو لوگ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس ہیں ان پر کچھ خرچ نہ کرو یہاں تک کہ آپ ہی منتشر ہو جائیں گے اور اگر ہم اب مدینہ میں لوٹ کر جائیں گے تو عزت والا وہاں سے ذلت والے کو باہر نکال دے گا میں نے یہ اپنے چچا سے بیان کیا تو انہوں نے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا اور آپ نے ان کو سچا سمجھا تو مجھے آپ کا ایسا غم ہوا کہ کبھی ایسا نہ ہوا تھا چنانچہ میں اپنے گھر میں بیٹھ رہا میرے چچا نے کہا تو نے کیا کہا تھا کہ تجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹا سمجھا اور تجھ پر ناراضی ظاہر فرمائی اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اذا جاءك المنافقون قالوا نشهد انك لرسول الله نازل فرما کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا۔ اور یہ آیت پڑھی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تیری تصدیق کر دی۔

(آیت) ان کے حق میں برابر ہے خواہ آپ ان کے حق میں دعا مغفرت کریں یا نہ کریں اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو کبھی نہیں بخشے گا بے شک اللہ بدکار قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

۲۰۱۳۔ علی سفیان، عمرو، حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم ایک جنگ میں تھے اور سفیان نے ایک مرتبہ بیان کیا کہ ہم ایک لشکر میں تھے (۱) تو مہاجرین میں سے ایک نے ایک انصاری کو مارا انصاری نے پکار کر کہا کہ اے جماعت انصار! اور مہاجر نے پکار کر کہا کہ اے جماعت مہاجرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنا تو فرمایا یہ جاہلیت کی پکار کیسی ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک مہاجر نے ایک انصاری کو مارا آپ نے فرمایا جاہلیت کی اس پکار کو چھوڑو یہ برا کلمہ ہے عبد اللہ بن ابی نے سنا تو

رَسُولُ اللَّهِ لَوْ أَرُؤُا رُؤُوسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ حَرَكُوا اسْتَهْزَؤُوا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقْرَأُ بِالْخَفِيفِ مِنْ لَوِيْتُ .

۲۰۱۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَمِّي فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي بِنِ سَلُولٍ يَقُولُ: لَا تَنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُوا وَلَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمِّي فَذَكَرَ عَمِّي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَهُمْ فَاصْبَنِي غَمٌّ لَمْ يُصْبِنِي مِثْلَهُ قَطُّ فَجَلَسْتُ فِي بَيْتِي وَقَالَ عَمِّي مَا أَرَدْتُ إِلَيَّ أَنْ كَذَبَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَقَّتَكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ وَالرَّسُلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهَا وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ صَدَّقَكَ .

قَوْلُهُ سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ .

۲۰۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمَرُو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا فِي غَزَاةٍ قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فِي جَيْشٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ فَسَمِعَ ذَاكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ دَعْوَى جَاهِلِيَّةٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ

الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ دَعُوهَا
فَإِنَّهَا مُنْتَنَةٌ فَسَمِعَ بِذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَقَالٍ
فَعَلَوْهَا أَمَّا وَاللَّهِ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ
أَعَزُّمُهَا الْأَذَلَّ فَلَبَّغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
دَعْنِي أَضْرِبَ عُقُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ
أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ
أَكْثَرَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ ثُمَّ
إِنَّ الْمُهَاجِرِينَ كَثُرُوا بَعْدَ قَالَ سَفِيَّانَ فَحَفِظَتْهُ
مِنْ عَمْرٍو قَالَ عَمْرٍو سَمِعْتُ جَابِرًا سُكِّنَا مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُهُ هُمُ الَّذِينَ
يَقُولُونَ لَا تَنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ
حَتَّى يَنْفَضُوا وَيَتَفَرَّقُوا وَلِلَّهِ خَزَائِنُ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضِ وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَفْقَهُونَ ۝

۲۰۱۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ
مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
الْفَضْلِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ حَزَنْتُ
عَلَى مَنْ أُصِيبَ بِالْحَرَّةِ فَكَتَبَ إِلَى زَيْدِ بْنِ
أَرْقَمَ وَبَلَغَهُ شِدَّةُ حَزْنِي يُذَكِّرُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ
اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَشَلِّ إِبْنَ
الْفَضْلِ فِي أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ فَسَالَ أَنَسًا
بَعْضُ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَقَالَ هُوَ الَّذِي أَوْفَى اللَّهُ
لَهُ بِأَدْنِهِ

قَوْلُهُ يَقُولُونَ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ
الْأَعَزُّمُهَا الْأَذَلَّ وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ
وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ.

اس نے کہا ایسا کرو انتقام لے لو خدا کی قسم اگر ہم مدینہ دوبارہ لوٹ کر
جائیں گے تو عزت والا وہاں سے ذلت والے کو باہر نکال دے گا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر ملی تو حضرت عمر کھڑے ہوئے اور عرض
کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے اجازت دیجئے کہ اس منافق کی گردن اڑا
دوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو چھوڑ دو کہیں لوگ یہ نہ
کہنے لگیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کو قتل کر دیتے ہیں
اور مہاجرین جس وقت مدینہ آئے تھے اس وقت انصار مہاجرین سے
زیادہ تھے۔ پھر اس کے بعد مہاجرین زیادہ ہو گئے سفیان نے کہا کہ میں
نے اس کو عمرو سے یاد رکھا ہے عمرو نے کہا کہ میں نے جابر کو کہتے
ہوئے سنا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اللہ تعالیٰ کا قول
یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس ہیں ان پر خرچ نہ کرو حتیٰ کہ یہ آپ ہی منتشر یعنی متفرق ہو
جائیں اور سب خزانے اللہ ہی کے ہیں آسمان اور زمین کے لیکن
منافق سمجھتے نہیں۔

۲۰۱۳ - اسماعیل بن عبد اللہ اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ موسیٰ بن
عقبہ عبد اللہ بن فضل انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں ان کو کہتے
ہوئے سنا کہ حرہ میں یزید کے قتل عام میں جو مصیبت پہنچی تھی اس پر
مجھے بہت صدمہ ہوا حضرت زید بن ارقم کو میرے شدت غم کی خبر ملی
تو انہوں نے مجھے لکھ بھیجا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ انصار اور انصار کے بیٹوں کو بخش دے اور
ابن فضل نے کہا شک کیا کہ شاید آپ انصار کے بیٹوں کے بیٹوں کے
متعلق بھی فرمایا جو لوگ وہاں پر تھے ان میں سے کسی نے حضرت انسؓ
سے حضرت زید کے متعلق پوچھا تو انسؓ نے کہا کہ یہ وہ شخص ہے جس
کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ وہ شخص ہے
جس کی دی ہوئی خبر کو اللہ نے پورا کر دیا یعنی تصدیق کر دی

(آیت) وہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر ہم اب لوٹ کر مدینہ جائیں گے تو
عزت والا وہاں سے ذلت والے کو باہر نکال دے گا حالانکہ عزت اللہ
اور اس کے رسول اور ایمانداروں کے لئے ہے لیکن منافقین جانتے
نہیں۔

۲۰۱۵۔ حمیدی، سفیان عمرو بن دینار، حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں ان کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ ہم ایک جنگ میں تھے ایک مہاجر نے کسی انصاری کو مارا انصاری نے (مدد کے لئے) پکار کر کہا کہ اے جماعت انصار اور مہاجر نے بھی پکار کر کہا کہ اے جماعت مہاجرین تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ سنا دیا آپ نے فرمایا یہ کیا ہے لوگوں نے بتایا کہ ایک مہاجر نے ایک انصاری کو مارا انصاری نے مدد کے لئے پکارا کہ اے جماعت انصار اور مہاجر نے بھی مدد کے لئے پکارا کہ اے جماعت مہاجرین تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس قسم کی پکار چھوڑ دو یہ برا کلمہ ہے حضرت جابرؓ نے کہا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تھے تو اس وقت انصار کی تعداد زیادہ تھی پھر اس کے بعد مہاجرین کی تعداد زیادہ ہو گئی عبد اللہ بن ابی نے کہا کہ ان مہاجروں نے ایسا کیا ہے خدا کی قسم اگر اب ہم مدینہ کی طرف دوبارہ لوٹ کر گئے۔ تو عزت والا وہاں سے ذلت والے کو باہر نکال دے گا۔ حضرت عمر بن خطاب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے کہ اس منافق کی گردن اڑا دوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو چھوڑ دو کہیں لوگ یہ نہ کہنے لگیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کو قتل کر دیتے ہیں۔

۲۰۱۵۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ كُنَّا فِي غَزَاةٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لِلْأَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لِلْمُهَاجِرِينَ فَسَمِعَهَا اللَّهُ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا هَذَا فَقَالُوا كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لِلْأَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لِلْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهَا فَإِنَّهَا مُتَنِيَةٌ قَالَ جَابِرٌ وَكَانَتْ الْأَنْصَارُ حِينَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ ثُمَّ كَثُرَ الْمُهَاجِرُونَ بَعْدَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَدٌ فَعَلُوا؟ وَاللَّهِ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَضْرِبُ عَنْقَ هَذَا الْمُنَافِقِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ.

۸۳۸۔ تفسیر سورہ تغابن (۱)

اور علقمہ نے عبد اللہ سے نقل کیا جو شخص اللہ پر ایمان لاتا ہے اس کے قلب کو ہدایت دیتا ہے اس سے مراد وہ شخص ہے کہ جب اس کو مصیبت پہنچتی ہے تو وہ راضی ہوتا ہے اور جانتا ہے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔

۸۳۸۔ (سُورَةُ التَّغَابُنِ)

وَقَالَ عُلَقَمَةُ: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَمَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُ هُوَ الَّذِي إِذَا أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ رَضِيَ وَعَرَفَ أَنَّهَا مِنَ اللَّهِ.

۸۳۹۔ تفسیر سورہ الطلاق

اور مجاہد نے کہا کہ وہاں امر ہا سے مراد اس کام کا بدلہ ہے۔ ۲۰۱۶۔ یحییٰ بن بکیر لیث، عقیل ابن شہاب، سالم، حضرت عبد اللہ بن

۸۳۹۔ (سُورَةُ الطَّلَاقِ)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: وَبَالَ أَمْرَهَا: جَزَاءُ أَمْرَهَا ۲۰۱۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

(۱) یہ قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔

عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی جب کہ وہ حائضہ تھی حضرت عمرؓ نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر غصہ کا اظہار کیا پھر فرمایا کہ اس کو لوٹا لے پھر اس کو روک رکھے یہاں تک کہ پاک ہو جائے پھر حیض آئے اور پاک ہو لے پھر اگر اس کو طلاق دینے کی خواہش ہو تو اس کو جماع سے قبل پاکی کی حالت میں طلاق دے یہی عدت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے (آیت) اور حمل والی عورتیں ان کی عدت یہ ہے کہ بچہ جن لیس اور جو شخص کہ اللہ سے ڈرا اللہ تعالیٰ اس کے کام کو آسان بنا دیتا ہے واولات الاحمال اس کا واحد ذات حمل (حمل والی عورت ہے)

۲۰۱۷۔ سعید بن حفص شیبان، یحییٰ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ابو سلمہ نے بیان کیا کہ ایک شخص ابن عباس کے پاس آیا۔ اس وقت ابو ہریرہؓ ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اس نے کہا مجھے اس عورت کے متعلق مسئلہ بتائیے جو اپنے شوہر کے مرنے کے چالیس دن بعد بچہ جنے، ابن عباس نے کہا کہ دونوں عدتوں میں سے آخری عدت ہے میں کہا کہ حمل والی عورت تو وضع حمل ہے۔ ابو ہریرہؓ نے کہا کہ میں نے اپنے بھتیجے یعنی ابو سلمہ کے ساتھ ہوں۔ تو ابن عباس نے اپنے غلام کریب کو حضرت ام سلمہ کے پاس یہ دریافت کرنے کے لئے بھیجا تو انہوں نے کہا کہ سبیحہ اسمیہ کا شوہر قتل کیا گیا اس وقت وہ حاملہ تھیں شوہر کے مرنے کے چالیس دن بعد ان کے بچہ پیدا ہو۔ پھر ان کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح کر دیا اور نکاح کا پیغام بھیجنے والوں میں ابو السائب بھی تھے اور سلیمان بن حرب اور ابو النعمان نے بواسطہ حماد بن زید، ایوب، محمد بن سیرین کا قول نقل کیا کہ میں اسی مجلس میں تھا جس میں عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ تھے ان کے ساتھی ان کی تعظیم کرتے تھے انہوں نے آخر الاجلین (آخر میں نازل ہونے والی عدت) کا ذکر کیا تو میں نے سبیحہ بنت حارث کی حدیث عبد اللہ بن عتبہ کے واسطے سے بیان کی محمد کا بیان ہے کہ مجھے ان کے بعض ساتھیوں نے روکا میں سمجھ گیا کہ میری حدیث کو جھوٹا سمجھتے ہیں میں

قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمَسِّكُهَا حَتَّى تَطْهَرَ ثُمَّ تَحِيضَ فَنَطْهَرَ فَإِنْ بَدَأَ أَنْ يُطِيقَهَا فَلْيُطِيقْهَا طَاهِرًا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا فَمِنْكَ الْعِدَّةُ كَمَا أَمَرَ اللَّهُ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ وَاحِدٌ هَذَا حَمْلٌ .

۲۰۱۷۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ جَالِسٌ عِنْدَهُ فَقَالَ: أَفْتَنِي فِي امْرَأَةٍ وَلَدَتْ بَعْدَ زَوْجِهَا بَارَبَعِينَ لَيْلَةً فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِخِرُ الْأَجَلَيْنِ قُلْتُ أَنَا وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَا مَعَ ابْنِ أَبِي يَعْنَى أَبَا سَلَمَةَ فَأَرْسَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَلَامَةً كَرِيماً إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ يَسْأَلُهَا فَقَالَتْ: قُتِلَ زَوْجٌ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةِ وَهِيَ حُبْلَى فَوَضَعَتْ بَعْدَ مَوْتِهِ بَارَبَعِينَ لَيْلَةً فَخَطَبْتُ فَأَنْكَحَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَبُو السَّنَابِلِ فِيمَنْ خَطَبَهَا وَقَالَ سُلَيْمَنُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كُنْتُ فِي حَلَقَةٍ فِيهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَةَ وَكَانَ أَصْحَابُهُ يُعْظِمُونَهُ فَذَكَرَ إِخِرَ الْأَجَلَيْنِ فَحَدَّثْتُ بِحَدِيثِ سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ فَضَمَرْتُ لِي بَعْضُ أَصْحَابِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ فَفَطَنْتُ لَهُ فَقُلْتُ

نے کہا اگر میں نے عبد اللہ بن عتبہ پر جھوٹ بولا تو میں بہت زیادہ دلیر ہوں اور وہ اس وقت کوفہ کے کونہ میں موجود ہیں عبد الرحمن شرمائی گئے اور کہا کہ مگر ان کے چچا نے یہ بیان نہیں کیا۔ چنانچہ میں ابو عطیہ مالک بن عامر سے ملا میں نے ان سے پوچھا تو وہ مجھ سے سبیحہ کی حدیث بیان کرنے لگے میں نے پوچھا کیا تم نے عبد اللہ بن مسعود سے اس کے متعلق کچھ سنا ہے تو انہوں نے کہا تم ان عورتوں پر کیا کرتے اور انہیں رخصت نہیں دیتے حالانکہ کم عدت والی آیت (یعنی وضع حمل) زیادہ عدت والی آیت (یعنی چار ماہ دس دن) کے بعد نازل ہوئی۔

۸۴۰۔ تفسیر سورہ تحریم!

اے نبی کیوں اپنی بیویوں کی رضائی جوئی کے لئے اس چیز کو اپنے اوپر حرام کرتے ہو جسے اللہ نے تمہارے لئے حلال کیا ہے اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

۲۰۱۸۔ معاذ بن فضالہ ہشام یحییٰ بن حکیم سعد بن جبیر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ حرام (یعنی تو مجھ پر حرام ہے یا یہ مجھ پر حرام ہے) کہنے میں کفارہ دیا جائے گا اور حضرت ابن عباس نے کہا کہ بے شک تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت اچھا نمونہ ہے۔

۲۰۱۹۔ ابراہیم بن موسیٰ ہشام بن یوسف ابن جریج عطاء عبید بن عمیر حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زینب بنت جحش کے پاس شہد پیا کرتے تھے اور وہاں دیر تک ٹھہرتے چنانچہ میں نے اور حفصہؓ نے آپس میں مشورہ کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں تو کہیں گے کیا آپ نے مغایر کھایا ہے۔ آپ کے منہ سے مغایر کی بو آتی ہے (چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا) آپ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ میں زینب بنت جحش کے پاس شہد پیا کرتا تھا۔ اور قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اب کبھی نہیں پیوں گا اس کی خبر کسی کو نہ کرنا

(آیت) تم اپنی بیویوں کی رضا چاہتے ہو اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے

إِنِّي إِذَا لَجَرْتُ إِنْ كَذَبْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ فِي نَاحِيَةِ الْكُوفَةِ فَاسْتَحْيَا وَقَالَ لَكِنْ عَمَّ لَمْ يَقُلْ ذَلِكَ فَلَقِيتُ أَبَا عَطِيَّةَ مَالِكَ بْنَ عَامِرٍ فَسَأَلْتُهُ فَذَهَبَ يُحَدِّثُنِي حَدِيثَ سَبِيحَةٍ فَقُلْتُ هَلْ سَمِعْتَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فِيهَا شَيْئًا فَقَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ اتَّحَمَلُونَ عَلَيْهَا التَّغْلِيطَ وَلَا تَحَمَلُونَ عَلَيْهَا الرُّخَصَةَ لَنَزَلَتْ سُورَةُ النِّسَاءِ الْفُضْرَى بَعْدَ الطُّوْلَى وَأُولَاثِ الْأَحْمَالِ أَحَلَّهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ .

۸۴۰۔ (سُورَةُ الْمُتَحَرِّمِ)

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَبْتَغِي مَرْضَاةَ أَزْوَاجِكَ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ .

۲۰۱۸۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ يَحْيَى عَنْ ابْنِ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ فِي الْحَرَامِ يُكْفَرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ .

۲۰۱۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُسُفَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ وَيَمْكُثُ عِنْدَهَا فَوَاطِئْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ عَنْ أَتِنَا دَخَلَ عَلَيْهَا فَلَقُلْ لَهُ أَكَلْتُ مَغَايِرَ إِنِّي أَحَدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَايِرٍ قَالَ لَا وَلَكِنِّي كُنْتُ أَشْرَبُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ فَلَنْ أَعُوذَ لَهُ وَقَدْ خَلَفْتُ لَا تُخْبِرُنِي بِذَلِكَ أَحَدًا .

تَبْتَغِي مَرْضَاةَ أَزْوَاجِكَ قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ

نَحْلَةً آيَمَانِكُمْ .

لئے قسموں کا کفارہ مقرر کر دیا ہے۔

۲۰۲۰۔ عبد العزیز بن عبد اللہ سلیمان بن بلال یحییٰ، عبید بن حنین سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ابن عباس کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں ایک سال تک اس انتظار میں رہا کہ حضرت عمر بن خطاب سے ایک آیت کے متعلق پوچھوں لیکن میں ان کی ہیبت کے سبب سے ان سے نہ پوچھ سکا۔ بیان تک کہ وہ حج کے ارادہ سے نکلے تو میں بھی ان کے ساتھ نکلا جب میں واپس ہوا اور ہم لوگ راستہ میں تھے تو وہ ایک پہلو کے درخت کے پاس رفع حاجت کے لئے گئے۔ حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ میں ان کے انتظار میں کھڑا رہا حتیٰ کہ وہ فارغ ہوئے پھر میں ان کے ساتھ چلا تو میں نے کہا اے امیر المؤمنین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں کون وہ دو عورتیں تھیں۔ جنہوں نے آپ کے متعلق اتفاق کر لیا تھا۔ انہوں نے کہا وہ حفصہ اور عائشہ تھیں ابن عباس کا بیان ہے کہ میں نے کہا خدا کی قسم میں ایک سال سے یہ ارادہ کر رہا تھا کہ اس کے متعلق آپ سے پوچھوں لیکن آپ کے ڈر سے میں پوچھ نہ سکا انہوں نے کہا ایسا نہ کرو جس چیز کے متعلق تمہیں معلوم ہو کہ مجھے اس کا علم ہے تو مجھ سے پوچھ لو اگر مجھے علم ہو گا تو میں تمہیں ضرور بتلا دوں گا ابن عباس کا بیان ہے کہ پھر حضرت عمرؓ نے کہا بخدا ہم جاہلیت کے زمانہ میں عورتوں کا کوئی حق نہ سمجھتے تھے۔ یہاں تک کہ اللہ نے ان کے حق میں نازل فرمایا جو نازل فرمایا اور ان کے لئے مقرر کیا جو کچھ مقرر کیا۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ ایک دن جب کہ میں اپنے معاملہ میں کچھ سوچ رہا تھا تو اس وقت میری بیوی نے کہا کہ کاش تم اس طرح اور اس طرح کرتے میں نے اس سے کہا کہ تجھے کیا ہوا اور کیوں میرے معاملہ میں دخل دیتی ہے جو میں کرتا ہوں اس نے کہا کہ اے ابن خطاب مجھے تم پر تعجب ہے تم نہیں چاہتے کہ تمہاری باتوں کا جواب دیا جائے حالانکہ تمہاری بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کا جواب دیتی ہے یہاں تک کہ دن پھر آپ غصہ میں رہے یہ سن کر حضرت عمرؓ ایک چادر لے کر کھڑے ہوئے یہاں تک کہ حفصہ کے پاس گئے اور کہا اے بیٹی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کا جواب دیتی ہے یہاں تک کہ آپ ایک دن بھر غصہ رہے۔ حفصہ نے کہا خدا کی قسم ہم آپ کی

۲۰۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ أَنَّهُ قَالَ: مَكُنْتُ سَنَةً أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنْ آيَةٍ فَمَا اسْتَطِيعُ أَنْ أَسْأَلَهُ هَيَّيَّةَ لَهُ حَتَّى خَرَجَ حَاجًّا فَخَرَجْتُ مَعَهُ فَلَمَّا رَجَعْتُ وَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَدَلْتُ إِلَى الْأَرَاكِ لِحَاجَةٍ لَهُ قَالَ فَوَقَفْتُ لَهُ حَتَّى فَرَغَ ثُمَّ سِرْتُ مَعَهُ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلَى النَّبِيِّ مِنْ زَوَاجِهِ فَقَالَ تِلْكَ حَفْصَةُ وَعَائِشَةُ، قَالَ فَقُلْتُ وَاللَّهِ إِنْ كُنْتُ لَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ هَذَا مِنْذُ سَنَةٍ فَمَا اسْتَطِيعُ هَيَّيَّةَ لَكَ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ مَا ظَنَنْتَ أَنَّ عِنْدِي مِنْ عِلْمٍ فَاسْأَلْنِي فَإِنْ كَانَ لِي عِلْمٌ خَبَرْتُكَ بِهِ قَالَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ وَاللَّهِ إِنْ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَا نَعُدُّ لِلنِّسَاءِ أَمْرًا حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِنَّ مَا أَنْزَلَ وَقَسَمَ لَهُنَّ مَا قَسَمَ قَالَ فَبَيَّنَّا أَنَا فِي أَمْرِ أَمَتِهِ إِذْ قَالَتْ أَمْرَاتِي لَوْ صَنَعْتُ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَقُلْتُ لَهَا مَالِكَ وَكَمَا وَلِمَاهُمَا فِيهَا تَكْلُفٌ، فِي أَمْرِ أُرِيدُهُ فَقَالَتْ لِي عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ مَا تُرِيدُ أَنْ تُرَاجِعَ أَنْتَ؟ وَإِنْ ابْتَنَيْتُكَ لَتُرَاجِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَظُلَّ يَوْمَهُ غَضَبَانِ فَقَامَ عُمَرُ فَأَخَذَ رِدَائَهُ مَكَانَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَقَالَ لَهَا يَا بِنْتُ أُمِّكَ لَتُرَاجِعِينَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَظُلَّ يَوْمَهُ غَضَبَانِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ وَاللَّهِ إِنَّا لَتُرَاجِعُهُ فَقُلْتُ تَعْلَمِينَ أَنِّي أَحَذَرُكَ عُقُوبَةَ اللَّهِ وَغَضَبَ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِنْتُ لَا يَغْرَنَكَ هَذِهِ الَّتِي أَعْجَبَهَا

باتوں کا جواب دیتے ہیں میں نے کہا تو جان لے کہ میں تجھے اللہ کی سزا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غضب سے ڈراتا ہوں اے بیٹی! تجھے وہ دھوکہ میں نہ ڈال دے جس کو اس کے حسن نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے سبب سے مغرور کر دیا ہے اس سے حضرت عائشہؓ مراد تھیں، حضرت عمر کا بیان ہے کہ پھر میں وہاں سے نکلا یہاں تک کہ قرابت کے سبب سے میں ام سلمہ کے پاس گیا میں نے ان سے گفتگو کی تو انہوں نے کہا کہ اے ابن خطاب تم ہر چیز میں دخل دیتے ہو حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی بیویوں کے معاملہ میں بھی دخل دیتے ہو چنانچہ انہوں نے اس سختی سے میری گرفت کی کہ میرا غصہ جاتا رہا پھر میں ان کے ہاں سے باہر نکلا اور انصار میں سے میرا ایک دوست تھا جب میں آنحضرت کے پاس موجود نہ ہوتا تو وہ میرے پاس آکر حالت بیان کرتا اور جب وہ نہ ہوتا تو میں اس سے بیان کرتا اور اس زمانہ میں ہمیں غسان کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ کے حملہ کا خطرہ تھا ہم سے بیان کیا گیا کہ وہ ہم پر (حملہ کی غرض سے) روانہ ہو رہا ہے چنانچہ ہمارے سینے خوف سے بھرے ہوئے تھے۔ ایک دن میرے انصاری دوست نے دروازہ کھٹکھٹایا اور کہنے لگا کہ دروازہ کھولو دروازہ کھولو میں نے پوچھا کیا غسانی آگئے اس نے کہا کہ اس سے بھی زیادہ سخت معاملہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تمام بیویوں سے علیحدگی اختیار کر لی میں نے کہا عائشہؓ اور حفصہؓ کی ناک خاک آلود ہو پھر میں اپنے کپڑے لے کر روانہ ہو گیا حتیٰ کہ میں آیا اور آپ اس وقت اپنے ایک بالا خانہ میں تھے جس پر چڑھنے کے لئے ایک زینہ لگا تھا اور آپ کا ایک سیاہ غلام سیڑھی کے سرے پر تھا میں نے اس سے کہا کہ جا کر کہہ کہ یہ عمر بن خطاب ہے چنانچہ مجھے اجازت ملی حضرت عمر کا بیان ہے اندر پہنچ کر میں نے آپ سے یہ قصہ بیان کیا جب ام سلمہؓ کی بات بتائی تو آپ مسکرائے اس وقت آپ ایک بورے پر لیٹے ہوئے تھے آپ کے جسم اور بورے کے درمیان کچھ بھی نہ تھا اور آپ کے سر کے نیچے چڑے کا ایک تکیہ تھا جس میں کھجور کی چھال بھری تھی اور پاؤں کے پاس مسلم کے پتوں کا ڈھیر تھا اور سر کے پاس کچے چڑے لٹکے تھے میں نے آپ کے پہلو میں بورے کا نشان دیکھا تو میں رو پڑا آپ نے

حُسْنُهَا حُبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا هَا يُرِيدُ عَائِشَةُ قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ لِقِرَاتِي مِنْهَا فَكَلَّمْتُهَا فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَابِ دَخَلْتَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى تَبْتَغِيَ أَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَزْوَاجِهِ فَأَخَذْتَنِي وَاللَّهِ أَخَذًا كَسَرْتَنِي عَنْ بَعْضِ مَا كُنْتُ أَجِدُ فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهَا وَكَانَ لِي صَاحِبٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غِبْتُ أَتَانِي بِالْخَبَرِ وَإِذَا غَابَ كُنْتُ أَنَا آتِيهِ بِالْخَبَرِ وَتَحْنُ نَتَخَوَّفُ مَلِكًا مِنْ مُلُوكِ غَسَّانٍ ذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَسِيرَ إِلَيْنَا فَقَدْ امْتَلَأَتْ صُدُورُنَا مِنْهُ فَإِذَا صَاحِبِي الْأَنْصَارِيُّ يَذُوقُ الْبَابَ فَقَالَ فَتَحْ افْتَحْ فَقُلْتُ جَاءَ الْغَسَّانِيُّ فَقَالَ بَلْ أَشَدُّ مِنْ ذَلِكَ اِعْتَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْوَاجَهُ فَقُلْتُ رَعَمَ أَنْفٍ حَفْصَةُ وَعَائِشَةُ فَأَخَذْتُ ثَوْبِي فَأَخْرَجْتُ حَتَّى جِئْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ يَرْفِي عَلَيْهَا بِعِجْلَةٍ وَعَلَامٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْوَدُ عَلَى رَأْسِ الدَّرَجَةِ فَقُلْتُ لَهُ قُلْ هَذَا عُمَرُ ابْنُ الْخَطَابِ فَأَذِنَ لِي قَالَ عُمَرُ فَقَصَصْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَدِيثَ فَلَمَّا بَلَغْتُ حَدِيثَ أُمِّ سَلَمَةَ تَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّهُ لَعَلَّ حَصِيرَ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ شَيْءٌ وَتَحْتَ رَأْسِهِ وَسَادَةٌ مِنْ آدَمَ حَشَوْهَا لَيْفٌ وَإِنْ عِنْدَ رِجْلَيْهِ قَرَطًا مَضْبُوبًا وَعِنْدَ رَأْسِهِ أَهْبٌ مُعَلَّقَةٌ فَرَأَيْتُ أَتْرَ الْحَصِيرِ فِي جَنْبِهِ فَبَكَيْتُ فَقَالَ مَا يَبْكِيكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ كِسْرِي وَقَبْصَرَ فِيمَا هُمَا فِيهِ وَأَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ

فرمایا تم کیوں روتے ہو میں نے کہا یا رسول اللہ قیصر و کسری تو اس طرح آرام میں گزارتے ہیں اور آپ اللہ کے رسول ہو کر اس حالت میں؟ آپ نے فرمایا کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ ان کے لئے دنیا ہو اور ہمارے لئے آخرت ہو۔

(آیت) اور جب کہ پیغمبر کو اس اللہ نے خبر کر دی تو پیغمبر نے تھوڑی سی بات تو جملادی اس نے وہ بات بتلا دی اور تھوڑی سی ٹال گئے تو جب پیغمبر نے اس بیوی کو وہ بات بتلائی تو وہ کہنے لگی۔ آپ کو کس نے خبر کر دی آپ نے فرمایا مجھ کو بڑے جاننے والے خبر دار نے خبر دی۔ اس بات میں عائشہؓ کی حدیث آنحضرت سے مروی ہے۔

۲۰۲۱۔ علی، سفیان، یحییٰ بن سعید، عبید بن حنین، ابن عباس سے روایت کرتے ہیں ان کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت عمرؓ سے پوچھا چاہا تو میں نے کہا اے امیر المؤمنین وہ دو عورتیں کون تھیں جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اتفاق کر لیا تھا، میں گفتگو ختم بھی کرنے نہیں پایا تھا کہ انہوں نے کہا عائشہؓ اور حفصہؓ تھیں۔

(آیت) اگر تم دونوں اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کر لو تمہارے دل اٹل ہو رہے ہیں اور اگر پیغمبر کے مقابلہ میں تم دونوں کا رویاں کرتی ہو تو پیغمبر کا رفیق اللہ تعالیٰ ہے اور جبریل ہیں اور نیک مسلمان ہیں اور ان کے علاوہ فرشتے مددگار ہیں ”صغوت“ اصفیت میں مائل ہوا النصفی، تاکہ تو مائل ہو۔ ظہیر، بمعنی مددگار تظاہرون تم مدد کرتے ہو اور مجاہد نے کہا کہ اپنی جانوں اور گھروالوں کو بچاؤ اپنی جانوں اور گھروالوں کو اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرو اور ان کو آداب سکھاؤ۔

۲۰۲۲۔ حمیدی، سفیان، یحییٰ بن سعید، عبید بن حنین، حضرت بن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں ان کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں حضرت عمرؓ سے ان دو عورتوں کے متعلق پوچھا چاہتا تھا جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اتفاق کر لیا تھا ایک سال تک میں رکا رہا لیکن اس کا موقع نہیں ملا یہاں تک کہ میں ان کے ساتھ حج کے ارادے سے نکلا جب ہم لوگ ظہران میں پہنچے تو حضرت عمرؓ رفع حاجت کے لئے گئے اور کہا کہ میرے لئے پانی لاؤ میں برتن لے کر آیا اور ان پر پانی بہانے لگا اور میں نے موقع مناسب خیال کیا چنانچہ میں

أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْآخِرَةُ .
وَإِذْ أَسْرَ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَرْوَاحِهِ حَدِيثًا فَلَمَّا نَبَّأَتْ بِهِ وَأَظْهَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَرَفَ بَعْضُهُ
وَأَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّأَهَا بِهِ قَالَتْ مَنْ أَنْبَاكَ هَذَا قَالَ نَبَّأَنِي الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ فِيهِ عَائِشَةُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۲۰۲۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُيَيْدَ بْنَ حُنَيْنٍ
قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ
أَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ
الْمَرَاتَانِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا أَتَمَمْتُ كَلَامِي حَتَّى قَالَ
عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ: قَوْلُهُ إِنْ تَوَبَّا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ
صَغَتْ قُلُوبُكُمَا صَغَوْتُ وَأَصْغَبْتُ مَلَكٌ
لِتَصْغِي لِتَجِيلَ وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ
مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ
بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِيرٌ عَوْنُ تَظَاهَرُونَ تَعَاوَنُونَ وَقَالَ
مُجَاهِدٌ قَوْلُ أَنْفُسِكُمْ وَأَهْلِيكُمْ أَوْضُوا أَنْفُسَكُمْ
وَأَهْلِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ وَادِّبُوهُمْ .

۲۰۲۲۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُيَيْدَ بْنَ حُنَيْنٍ
يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: أَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَ
عُمَرَ عَنِ الْمَرَاتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَظَاهَرَتَا عَلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَكَثْتُ سَنَةً فَلَمْ
أَجِدْ لَهُ مَوْضِعًا حَتَّى خَرَجْتُ مَعَهُ حَاجًّا فَلَمَّا
كُنَّا بِظَهْرَانَ ذَهَبَ عُمَرُ لِحَاجَتِهِ فَقَالَ أَدْرِكْنِي
بِالْوُضُوءِ فَأَدْرَكْتُهُ بِالْإِدَاوَةِ فَجَعَلْتُ أَسْكُبُ

نے کہا ہے امیر المؤمنین وہ کون دو عورتیں تھیں جنہوں نے اتفاق کر لیا تھا، ابن عباس کا بیان ہے کہ میں اپنی گفتگو ختم بھی کرنے نہ پایا تھا کہ انہوں نے کہا عائشہؓ اور حفصہؓ

(آیت) اگر پیغمبر تم عورتوں کو طلاق دے دے تو ان کا پروردگار بہت جلد تمہارے بدلے ان کو اچھی بیویاں دے دے گا جو اسلام والیاں ایمان والیاں، فرمانبرداری کرنے والیاں، توبہ کرنے والیاں، عبادت کرنے والیاں روزہ رکھنے والیاں ہوں گی کچھ بیوہ اور کچھ کنواری

۲۰۲۳۔ عمرو بن ہشیم، حمید حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں حضرت عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غیرت دلانے کے لئے جمع ہوئیں تو میں نے ان بیویوں سے کہا کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں طلاق دے دیں تو بہت ممکن ہے کہ ان کا رب تمہارے بدلے تم سے اچھی بیویاں ان کو دے دے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

۸۴۱۔ تفسیر سورہ ملک!

”التفاوت“ اختلاف تفاوت اور تفاوت کے ایک ہی معنی ہیں تمیز کلڑے کلڑے ہو جائے گی مناجبہ اس کے اطراف تدعون اور تعدون تذکرون اور تذکرون کی طرح یقبضن اپنے پر مارتے ہیں اور مجاہد نے کہا کہ ”صافات“ سے مراد ان کے پروں کا پھیلاتا ہے ”نفور“ یعنی (کفور کفر کرنے والا) ہے۔

۸۴۲۔ تفسیر سورہ ن والقلم!

اور قتادہ نے کہا ”حرد“ اپنے دل میں کوشش کرنا اور ابن عباس نے کہا ”الضالون“ ہم اپنے باغ کی جگہ بھول گئے اور دوسروں نے کہا ہے کہ ”کالصریم“ یعنی اس صبح کی طرح جو رات سے کٹ جاتی ہے اور وہ رات جو دن سے کٹ جاتی ہے، نیز یہ چھوٹے چھوٹے ریگ کے تودوں کو کہتے ہیں جو ریگ کے بڑے بڑے تودوں سے کٹ گیا ہو اور ”صریم“ بمعنی مصروم بھی آتا ہے۔ جیسے ”قتیل“ اور مقتول (آیت) سخت خو ہے۔ اس کے علاوہ کمینہ ہے۔

عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ مَوْضِعًا فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنِ الْمَرَاتَانِ اللَّتَانِ تَظَاهَرْنَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَمَا أَتَمَمْتُ كَلَامِي حَتَّى قَالَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ.

عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ قَانِتَاتٍ تَائِبَاتٍ عَابِدَاتٍ سَائِحَاتٍ ثَيِّبَاتٍ وَأَبْكَارًا.

۲۰۲۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَيْرَةِ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُنَّ عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ.

۸۴۱۔ (تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ)

التَّفَاوُتُ الْإِخْتِلَافُ وَالتَّفَاوُتُ وَالتَّفَوُّتُ وَاحِدٌ تَمَيَّزٌ تَقَطُّعٌ مَنَاجِبُهَا جَوَانِبُهَا تَدْعَوْنَ مِثْلُ تَذَكُّرُونَ وَتَذَكُّرُونَ وَيَقْبِضْنَ يَضْرِبْنَ بِأَجْنِحَتِهِنَّ وَقَالَ مُجَاهِدٌ صَافَاتٍ بَسَطَ أَجْنِحَتِهِنَّ وَتَفَوَّرَ الْكَفُورُ.

۸۴۲۔ (ن وَالْقَلَمِ)

وَقَالَ قَتَادَةُ حَرَدٌ جَدُّ فِي أَنْفُسِهِمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَضَالُّونَ أَضَلَّلْنَا مَكَانَ جَنَّتِنَا وَقَالَ غَيْرُهُ كَالصَّرِيمِ كَالصُّبْحِ انْصَرَمَ مِنَ اللَّيْلِ وَاللَّيْلِ انْصَرَمَ مِنَ النَّهَارِ وَهُوَ أَيْضًا كُلُّ رَمْلَةٍ انْصَرَمَتْ مِنْ مُعْظَمِ الرَّمْلِ وَالصَّرِيمُ أَيْضًا: الْمَصْرُومُ مِثْلُ قَتِيلٍ وَمَقْتُولٍ عَتَلٌ بَعْدَ ذَلِكَ زَيْنٌ.

۲۰۲۴۔ محمود، عبید اللہ، اسرائیل، ابو حصین، مجاہد، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ عتلیٰ بعد ذالک زنیہ میں قریش کے ایک آدمی کی نشانی ہے جیسے کہ بکری کی ایک خاص نشانی ہوتی ہے۔

۲۰۲۵۔ ابو نعیم، سفیان، معبد بن خالد، حارث بن وہب خزاعی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کیا میں تمہیں اہل جنت کی خبر نہ دوں وہ ہر کمزور اور حقیر ہے اگر اللہ پر کوئی قسم کھالے تو اللہ اس کو پورا کر دے کیا میں تمہیں دوزخ والوں کی خبر نہ دوں وہ شریر، مغرور اور تکبر والے لوگ ہیں

(آیت) جس دن پنڈلی کھولی جائے گی۔ (۱)

۲۰۲۶۔ آدم، لیث، خالد بن یزید، سعید بن ابی ہلال، زید بن اسلم، عطار بن یسار، حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارا پروردگار اپنی پنڈلی کھولے گا تو ہر ایماندار مرد و عورت اس کو سجدہ کریں گے اور وہ باقی رہ جائے گا جو دنیا میں ریاء اور شہرت کی غرض سے سجدہ کیا کرتا تھا وہ سجدہ کرنے کو جائے گا (یعنی جھکے گا) تو اس کی پیٹھ ایک تخت کی طرح ہو جائے گی۔ (یعنی مڑ نہ سکے گی۔)

۸۴۳۔ تفسیر سورہ حاقہ

”عیشۃ راضیۃ“ ایسا عیش جس سے راضی ہو ”القاضیۃ“ پہلی موت ایسی ہوتی کہ اس کے بعد پھر قیامت میں زندہ نہ اٹھایا جاتا ”من احد عنہ حاجزین“ احد جمع اور واحد دونوں کے لئے بولا جاتا ہے اور ابن عباسؓ نے کہا کہ ”وتین“ سے مراد دل کی رگ ہے ابن عباس نے کہا کہ ”طغی“ بمعنی ”کثر“ زیادتی ہو گئی، بالطافینہ، بطغیانہم، اور طغت علی خزان بولتے ہیں یعنی سرکشی کے سبب سے ہلاک کئے گئے۔ جس طرح ”طغی المنار علی قوم نوح“ کہتے ہیں۔

۲۰۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَتَلِيَّ بَعْدَ ذَلِكَ زَنِيَمٌ قَالَ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ لَهُ زَنْمَةٌ مِّثْلُ زَنْمَةِ الشَّاةِ .

۲۰۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ مُعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهَبٍ الْخَزَاعِيَّ قَالَ سَمِعْتُ اِسْبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلِّ ضَعِيفٍ مُتَّضِعٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبْرَأَهُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلِّ عَتَلِيٍّ جَوَاطِ مُسْتَكْبِرٍ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ .

۲۰۲۶۔ حَدَّثَنَا آدَمٌ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ ابْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهِ فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ وَيَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِقَاءً وَسَمْعَةً فَيَذْهَبُ لِيَسْجُدَ فَيَعُودَ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَاحِدًا .

۸۴۳۔ (الْحَاقَّةُ)

عِيشَةٌ رَّاضِيَةٌ يُرِيدُ فِيهَا الرِّضَا الْقَاضِيَةُ الْمَوْتَةَ الْأُولَى الَّتِي مِثْلُهَا ثُمَّ أَحْيَا بَعْدَهَا مِنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزَيْنِ أَحَدٌ يَكُونُ لِلْجَمْعِ وَلِلْوَاحِدِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْوَتَيْنِ يَبْطِئُ الْقَلْبُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَغَى كَثُرَ وَيُقَالُ بِالطَّاعِيَةِ بَطْغِيَانِهِمْ وَيُقَالُ طَغَتْ عَلَى الْخَزَانِ كَمَا طَغَى الْمَاءُ عَلَى قَوْمِ نُوحٍ .

(۱) یہ آیت مشابہات میں سے ہے، پنڈلی سے کیا مراد ہے؟ اسکی صحیح حقیقت اور صحیح مراد اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔

۸۴۴۔ (سَال سَائِلٌ)

الْفَصِيلَةُ أَصْغَرُ آبَائِهِ الْقُرْبَى إِلَيْهِ يَنْتَمِي مِنْ
إِنْتَمَى لِلشَّوَى الْيَدَانِ وَالرَّجْلَانِ وَالْأَطْرَافُ
وَجِلْدُهُ الرَّاسُ يُقَالُ لَهَا شَوَاةٌ وَمَا كَانَ غَيْرُ
مَقْتَلٍ فَهُوَ شَوَى وَالْعِزُّونَ الْجَمَاعَاتُ
وَوَاحِدَهَا عِزَّةٌ .

۸۴۵۔ (إِنَّا أَرْسَلْنَا)

أَطْوَارًا طَوْرًا كَذَا وَطَوْرًا كَذَا يُقَالُ عَدَا طَوْرَهُ
أَي قَدْرُهُ وَالْكِبَارُ أَشَدُّ مِنَ الْكِبَارِ وَكَذَلِكَ
جَمَالٌ وَجَمِيلٌ لِأَنَّهَا أَشَدُّ مِبَالَعَةً وَكِبَارًا الْكَبِيرُ
وَكِبَارًا أَيْضًا بِالتَّخْفِيفِ وَالْعَرَبُ تَقُولُ رَجُلٌ
حُسَانٌ وَجَمَالٌ وَحُسَانٌ مُخَفَّفٌ وَجَمَالٌ
مُخَفَّفٌ دَيَّارًا مِنْ دُورٍ وَلَكِنَّهُ فَبَعَالٍ مِنَ
الدُّوْرَانِ كَمَا قَرَأَ عُمَرُ الْحَيُّ الْقَيَّامُ وَهِيَ مِنْ
قُمْتُ وَقَالَ غَيْرُهُ دَيَّارًا أَحَدًا تَبَارًا هَلَاكًا وَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ مِدْرَارًا يَتَّبِعُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَقَارًا
عَظْمَةً .

۸۴۴۔ تفسیر سورہ معارج

”الفصيلة“ قریبی رشتہ دار جس کی طرف منسوب کیا جاتا ہے
”الشوی“ دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں اور اطراف بدن اور سر کی
کھال مراد ہے اس کو ”شواة“ کہتے ہیں اور جو قتل کی جگہ نہ ہو اس کو
”شوی“ کہتے ہیں اور ”عزون“ سے مراد جماعتیں ہیں اس کا واحد
”عزہ“ ہے۔

۸۴۵۔ تفسیر سورہ نوح!

”اطوارا“ کبھی اس طرح اور کبھی اس طرح اور بولتے ہیں عدا طورہ
یعنی وہ اپنے مرتبے سے تجاوز کر گیا اور ”کبار“ سے زیادہ مبالغہ ہے اور
اسی طرح ”جمال“ ”جمیل“ ہے کہ اس میں مبالغہ زیادہ ہے اور
”کبار“ سے مراد کبیر ہے اور ”کبار“ تخفیف کے ساتھ بھی مستعمل
ہے اور عرب ”رجل حسان وجمال و حسان“ تخفیف کے ساتھ
اور جمال تخفیف کے ساتھ بولتے ہیں ”دیارا“ سے ماخوذ ہے
دوران سے فیعال کے وزن پر ہے جیسا کہ حضرت عمرؓ نے حسی القیوم
کے بجائے الحی القیام پڑھا اور یہ قمت سے ماخوذ ہے اور بعضوں نے
کہا کہ دیار سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص تبارا بمعنی ہلاکت اور ابن
عباس نے کہا مدراراً جو ایک دوسرے کے پیچھے آئے موسلا دھار
وقاراً سے مراد عظمت ہے

۲۰۲۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا
هِشَامٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا صَارَتِ الْأَوْنَانُ الَّتِي
كَانَتْ فِي قَوْمِ نُوحٍ فِي الْعَرَبِ بَعْدَ أَمَاوُدَ
كَانَتْ لِكَلْبٍ بِدَوْمَةِ الْجَنْدَلِ وَأَمَّا هِشَامٌ عَنْ
ابْنِ جُرَيْجٍ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا صَارَتِ الْأَوْنَانُ الَّتِي كَانَتْ فِي
قَوْمِ نُوحٍ فِي الْعَرَبِ بَعْدَ أَمَاوُدَ كَانَتْ لِكَلْبٍ
بِدَوْمَةِ الْجَنْدَلِ وَأَمَّا سُورَاعُ كَانَتْ لِهَدَيْلٍ وَأَمَّا
يَعْقُوثُ فَكَانَتْ لِمُرَادٍ ثُمَّ لَبِنَى عَطِيفٍ بِالْحَوْفِ

۲۰۲۷۔ ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، ابن جریج، عطار، حضرت ابن
عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بت جو قوم نوح میں
تھے وہی عرب میں اس کے بعد پوجے جانے لگے، وہ قوم کلب کا بت
تھا جو دومتہ الجندل میں تھے، اور سواع ہذیل کا اور یعقوث مراد کا پھر
بنی عطیف کا سب کے پاس جوف میں تھا اور یعقوث ہمدان کا اور نسر حمیر
کا جو ذی الکلاع کے خاندان سے تھا، یہ قوم نوح علیہ السلام کے نیک
لوگوں کے نام تھے، جب ان نیک لوگوں نے وفات پائی تو شیطان نے
ان کی قوم کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ ان کے بیٹھنے کی جگہ میں
جہاں وہ بیٹھا کرتے تھے، بت نصب کر دیں اور اس کا نام ان
(بزرگوں) کے نام پر رکھ دیں، چنانچہ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا لیکن

اس کی عبادت نہیں کی تھی، یہاں تک کہ جب وہ لوگ بھی مر گئے، اور اس کا علم جاتا رہا تو اس کی عبادت کی جانے لگی۔

عِنْدَ سَبَاطٍ وَأَمَّا يَعْقُوبُ فَقَاَنَتْ لَهُمَا دَانَ وَأَمَّا نَسْرُ
فَقَاَنَتْ لِحَمِيرٍ لَّالِ ذِي الْكَلَاعِ، أَسْمَاءُ رَجَالٍ
صَالِحِينَ مِنْ قَوْمِ نُوحٍ فَلَمَّا هَلَكُوا أَوْحَى
الشَّيْطَانُ إِلَى قَوْمِهِمْ أَنْ أَنْصِبُوا إِلَى مَجَالِسِهِمْ
الَّتِي كَانُوا يَجْلِسُونَ أَنْصَابًا وَسَمُّوْهَا
بِأَسْمَائِهِمْ فَفَعَلُوا فَلَمْ تُعْبَدْ حَتَّى إِذَا هَلَكَ
أُولَئِكَ وَتَنَسَّخَ الْعِلْمُ عُيِدَتْ .

۸۴۶۔ تفسیر سورہ جن

ابن عباسؓ نے کہا کہ ”لبداء“ سے مراد ”اعوان“ یعنی مددگار ہے۔

۲۰۲۸۔ موسیٰؑ، اسمعیلؑ، ابو عوانہ، ابولبشر، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ سوق عکاظ کے قصد سے روانہ ہوئے، شیاطین اور آسمان کی خبر کے درمیان جاب ہو چکا تھا، (یعنی آسمان کی خبروں کا ملنا موقوف ہو گیا تھا) اور ان پر چنگاریاں پھینکی جانے لگیں، جب شیاطین اپنی قوم کے پاس واپس ہوئے، تو ان لوگوں نے پوچھا کیا بات ہے؟ ان لوگوں نے جواب دیا کہ ہمارے اور آسمان کی خبر کے درمیان کوئی چیز حائل ہو گئی ہے، اور ہم پر چنگاریاں پھینکی جاتی ہیں، اس نے کہا تمہارے اور آسمان کی خبر کے درمیان کوئی چیز حائل ہو گئی ہے، اس لئے زمین کے مشرق و مغرب میں چل کر دیکھو کہ وہ کون سی نئی بات ظہور میں آئی ہے، چنانچہ وہ لوگ روانہ ہوئے اور زمین کے مشرق و مغرب میں چل کر دیکھنے لگے کہ کون سی نئی بات ان کے اور آسمان کے خبر کے درمیان حائل ہو گئی ہے، ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے تہامہ کی طرح رخ کیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نخلہ میں پہنچے، اس وقت آپ سوق عکاظ کا قصد کر رہے تھے، آپ صحابہ کو فجر کی نماز پڑھا رہے تھے، جب انہوں نے قرآن سنا تو اس کی طرف کان لگایا یہ لوگ آپس میں کہنے لگے کہ یہی ہے جو تمہارے اور آسمان کی خبر کے درمیان حائل ہے، یہیں سے یہ لوگ اپنی قوم کے پاس لوٹ گئے، اور کہا کہ اے ہماری قوم، ہم نے عجیب قرآن سنا ہے، جو نیکی کی طرف

۸۴۶۔ (قُلْ أُوْحَىٰ إِلَيَّ)

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَبَدًا: أَعْوَانًا
۲۰۲۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ غَامِدِينَ
إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ
وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ
فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِينُ فَقَالُوا مَا لَكُمْ؟ فَقَالُوا حِيلَ
بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَ أُرْسِلَتْ عَلَيْنَا
الشُّهُبُ، قَالَ مَا حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ
السَّمَاءِ إِلَّا مَا حَدَّثَ فَاضْرِبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ
وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوا مَا هَذَا الْأَمْرُ الَّذِي حَدَّثَ
فَانْطَلَقُوا فَضَرَبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا
يَنْظُرُونَ مَا هَذَا الْأَمْرُ الَّذِي حَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ
خَبَرِ السَّمَاءِ قَالَ فَاَنْطَلَقَ الَّذِينَ تَوَجَّهُوا
نَحْوَ تِهَامَةٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِنَخْلَةٍ وَهُوَ غَامِدٌ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ
وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا
سَمِعُوا الْقُرْآنَ تَسَمَّعُوا لَهُ فَقَالُوا هَذَا الَّذِي
حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَهَذَا الَّذِي رَجَعُوا
إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا: يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا

ہدایت کرتا ہے، پس ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں اور ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں گے اور اللہ عزوجل نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر آیت قل اوحی الی انہ استمع نفر من الجن نازل فرمائی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جن کے قول کی بذریعہ وحی اطلاع دی گئی۔

۸۴۷۔ تفسیر سورہ مزمل

اور مجاہد نے کہا ”وتبتل“ بمعنی خاص عبادت میں مخلص اور حسن نے کہا انکالا بمعنی قیود بیڑیاں منقطرہ بمعنی مشقلۃ بہ (آسان اس سے بھاری ہو جائے گا) اور ابن عباس نے کنیبا مہیلا بمعنی اور رمل سائل روگ رواں کہا ہے ویلا بمعنی شدید سخت ہے۔

۸۴۸۔ تفسیر سورہ مدثر

ابن عباس نے کہا عسیر بمعنی شدید سخت دشوار اور قسورہ کے معنی ہیں آدمیوں کا شور و غوغا اور ابو ہریرہؓ نے کہا اس کا معنی شیر ہے اور ہر سخت چیز قسورہ ہے مستنفرۃ خوفزدہ ہو کر بھاگنے والے۔

۲۰۲۹۔ یحییٰ، وکیع، علی ابن مبارک، یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے پوچھا کہ سب سے پہلے قرآن کی کون سی آیت نازل ہوئی؟ تو انہوں نے کہا یا ایہا المدثر نازل ہوئی، میں نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ اقراب اسم ربك الذی خلق سب سے پہلے نازل ہوئی، تو ابو سلمہ نے کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ سے اس کے متعلق پوچھا اور میں نے وہی کہا جو تم نے کہا حضرت جابرؓ نے کہا میں تم سے وہی بیان کرتا ہوں جو ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا، (۱) آپ نے فرمایا کہ میں حرامیں گوشہ نشین تھا جب میں نے گوشہ نشینی کی مدت کو پورا کر لیا تو میں وہاں سے اتر آیا تو میں پکارا گیا، ایک آواز سنی میں نے اپنی دائیں طرف دیکھا تو کچھ نظر نہ آیا۔ میں نے اپنے بائیں طرف دیکھا تو کچھ نظر نہ آیا، تو میں نے سر اٹھایا تو ایک چیز دیکھی، پھر

عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ أُوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ وَإِنَّمَا أُوحِيَ إِلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ .

۸۴۷۔ (سُورَةُ الْمُزْمَلِ)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَتَبْتَلُ: أَخْلَصُ وَقَالَ الْحَسَنُ أَنْكَالًا: قِيُودًا مُنْقَطِرٌ بِهِ مُثْقَلَةٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنَيْبًا مَّهِيلًا: الرَّمْلُ السَّائِلُ وَيَلًا: شَدِيدًا .

۸۴۸۔ (سُورَةُ الْمُدَّثِّرِ)

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: عَسِيرٌ: شَدِيدٌ قَسُورَةٌ: رَكْنٌ رَكُزُ النَّاسِ وَأَصْوَاتُهُمْ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: الْأَسَدُ وَكُلُّ شَدِيدٍ قَسُورَةٌ مُسْتَنْفِرَةٌ: نَافِرَةٌ مَدْعُورَةٌ .

۲۰۲۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَوَّلِ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُلْتُ يَقُولُونَ: افْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ ذَلِكَ وَقُلْتُ لَهُ مِثْلَ الَّذِي قُلْتُ فَقَالَ جَابِرٌ لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ فَلَمَّا قَضَيْتُ جَوَارِي هَبَطْتُ فَنُودِيتُ فَتَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي فَلَمْ أَرَشِيئًا وَنَظَرْتُ عَنْ شِمَالِي فَلَمْ أَرَشِيئًا وَنَظَرْتُ أَمَامِي فَلَمْ أَرَشِيئًا وَنَظَرْتُ خَلْفِي فَلَمْ

(۱) احادیث صحیحہ کی روشنی میں جمہور حضرات کی رائے یہ ہے کہ سب سے پہلی جو آیت نازل ہوئی وہ سورہ علق کی ابتدائی آیات تھیں پھر وحی کا انقطاع ہو گیا اس کے بعد نازل ہونے والی پہلی آیات سورہ مدثر کی ابتدائی آیات ہیں۔

میں خدیجہؓ کے پاس آیا تو میں نے کہا مجھ کو کھل اڑھا دو اور مجھ پر ٹھنڈا پانی بہاؤ، آپ نے بیان کیا کہ لوگوں نے مجھے کھل اڑھائے اور مجھ پر ٹھنڈا پانی بہایا پھر آیت یا ایہا المدثر قم فانذر وربک فکبر نازل ہوئی،

آیت تم کھڑے ہو اور ڈراؤ۔

۲۰۳۰۔ محمد بن بشار، عبدالرحمن بن مہدی اور ایک اور شخص، حرب بن شداد، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ میں حراء میں گوشہ نشین تھا اور عثمان بن عمر کی حدیث کے مثل جو علی بن مبارک سے مروی ہے روایت کی ہے (آیت وربک فکبر۔) (اپنے رب کی بڑائی بیان کیجئے)

۲۰۳۱۔ اسحاق بن منصور، عبدالصمد، حرب، یحییٰ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابو سلمہ سے پوچھا کہ کون سی آیت قرآن کی سب سے پہلے نازل ہوئی؟ تو انہوں نے کہا یا ایہا المدثر میں نے کہا کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ اقربا اسم ربک الذی خلق سب سے پہلے نازل ہوئی، تو ابو سلمہ نے کہا کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ سے پوچھا کہ قرآن کی کون سی آیت سب سے پہلے نازل ہوئی؟ تو انہوں نے کہا یا ایہا المدثر میں نے کہا کہ مجھے خبر ملی ہے اقربا اسم ربک الذی خلق ہے انہوں نے کہا کہ میں تم سے وہی بیان کرتا ہوں جو مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا ہے، آپ نے فرمایا کہ میں حراء میں گوشہ نشین تھا، جب میں گوشہ نشینی ختم کر چکا، تو وہاں سے اتر، جب میں وادی کے نیچے پہنچا، تو ایک آواز آئی میں نے اپنے آگے پیچھے دائیں بائیں دیکھا، تو وہ فرشتہ آسمان اور زمین کے درمیان عرش پر بیٹھا ہوا نظر آیا، میں خدیجہؓ کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے کھل اڑھا دو اور مجھ پر پانی بہاؤ اور مجھ پر یہ آیت ”یا ایہا المدثر“ قم فانذر وربک فکبر“ اتری

(آیت) اور اپنے کپڑے پاک رکھ۔

۲۰۳۲۔ یحییٰ بن کثیر، عقیل، ابن شہاب، دوسری سند، عبداللہ بن محمد، عبدالرزاق، معمر، زہری، ابو سلمہ بن عبدالرحمن، حضرت

أَرْشَيْنَا فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَرَأَيْتُ شَيْئًا فَاتَيْتُ خَدِيجَةَ فَقُلْتُ دَبَّرُونِي وَصَبُّوا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا قَالَ فَدَبَّرُونِي وَصَبُّوا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا قَالَ فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبِّكَ فَكْبِرْ قَوْلُهُ قُمْ فَأَنْذِرْ.

۲۰۳۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَغَيْرُهُ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاوَزْتُ بِحَرَاءٍ مِثْلَ حَدِيثِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْمُبَارَكِ وَرَبِّكَ فَكْبِرْ.

۲۰۳۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ أَيُّ الْقُرْآنِ أُنْزِلَ أَوَّلَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ فَقُلْتُ أَنْبِئْتُ أَنَّهُ إِقْرَأَ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَيُّ الْقُرْآنِ أُنْزِلَ أَوَّلَ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ فَقُلْتُ أَنْبِئْتُ أَنَّهُ إِقْرَأَ بِاسْمِ رَبِّكَ فَقَالَ لَا أُخْبِرُكَ إِلَّا بِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاوَزْتُ فِي حَرَاءٍ فَلَمَّا قَضَيْتُ جَوَارِي هَبَطْتُ فَاسْتَبَطَنْتُ الْوَادِي فَنَوْدَيْتُ، فَتَطَرْتُ أَمَامِي وَخَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلَى عَرْشٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَاتَيْتُ خَدِيجَةَ فَقُلْتُ دَبَّرُونِي وَصَبُّوا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا وَأُنْزِلَ عَلَيَّ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبِّكَ فَكْبِرْ وَيَا بَكَ فَطَهَّرْ.

۲۰۳۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ

جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جب کہ آپ وحی کے رکنے کا حال بیان فرما رہے تھے آپ نے فرمایا کہ اس دوران کہ میں چل رہا تھا میں نے آسمان سے ایک آواز سنی سر اٹھایا تو وہ فرشتہ نظر آیا جو میرے پاس حرامیں آیا تھا، آسمان اور زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا تھا مجھ پر اس سے خوف طاری ہو گیا، میں لوٹ کر واپس آیا، تو میں نے کہا کہ مجھ کو کبل اڑھا دو، مجھ کو کبل اڑھا دو، لوگوں نے مجھے کبل اڑھایا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت یا ایہا المدثر والرجز فاهجر تک نازل فرمائی یہ نماز فرض ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے

اور ”رجز“ سے مراد بت ہے اور آیت ”والرجز فاهجر“ میں بعض کے نزدیک ”رجز“ اور ”رجس“ کے معنی عذاب کے ہیں۔

۲۰۳۳۔ عبد اللہ بن یوسف، لیث، عقیل، ابن شہاب، ابو سلمہ، حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے رک جانے کے متعلق بیان کرتے ہوئے سنا کہ ایک بار چلا جا رہا تھا کہ میں نے آسمان سے ایک آواز سنی، میں نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی تو فرشتے کو دیکھا جو میرے پاس حرامیں آیا تھا، وہ آسمان اور زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا تھا، مجھ پر اس کی وجہ سے رعب طاری ہو گیا، یہاں تک کہ میں زمین پر گر پڑا، میں اپنی بیوی (حضرت خدیجہؓ) کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے کبل اڑھاؤ، مجھے کبل اڑھاؤ، چنانچہ ان لوگوں نے مجھے کبل اڑھایا۔ تو اللہ تعالیٰ نے آیت ”یا ایہا المدثر والرجز فاهجر“ تک نازل فرمائی ابو سلمہ نے کہا کہ ”رجز“ سے مراد بت ہیں پھر وحی کی آمد کا سلسلہ گرم ہو گیا اور مسلسل وحی آنے لگی۔

۸۴۹۔ تفسیر سورہ قیامۃ

(آیت) ”اس کے ساتھ زبان نہ ہلاؤ“ تاکہ جلد یاد ہو جائے اور ابن عباس نے کہا ”سدا“ بمعنی مہمل ”لیفجر امامہ“ سے مراد یہ ہے کہ عنقریب توبہ کروں عنقریب عمل کروں گا، لا وزر بمعنی لا حصن کوئی

بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فِتْرَةِ الْوَحْيِ فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي إِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيِّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجِئْتُ مِنْهُ رُعْبًا فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمَلُونِي زَمَلُونِي فَذَرُونِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ إِلَى وَالرَّجْزِ فَاهْجُرْ قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ الصَّلَاةُ وَهِيَ الْأَوْتَانُ قَوْلُهُ وَالرَّجْزُ فَاهْجُرْ يَقُولُ الرَّجْزُ وَالرَّجْسُ الْعَذَابُ .

۲۰۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَنْ فِتْرَةِ الْوَحْيِ فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِي قَبْلَ السَّمَاءِ فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ قَاعِدٌ عَلَى كُرْسِيِّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجِئْتُ مِنْهُ حَتَّى هَوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ فَجِئْتُ أَهْلِي فَقُلْتُ زَمَلُونِي زَمَلُونِي فَزَمَلُونِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ إِلَى قَوْلِهِ وَالرَّجْزُ فَاهْجُرْ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَالرَّجْزُ الْأَوْتَانُ ثُمَّ حَمَى الْوَحْيُ وَتَنَاعَ .

۸۴۹۔ (سُورَةُ الْقِيَامَةِ)

وَقَوْلُهُ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتُحَاجِلَ بِهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: سُدًّا: هَمَلًا لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ سَوْفَ أَتُوبُ سَوْفَ أَعْمَلُ لَا وَزَرَ لَا حِصْنَ .

بچاؤ کی صورت نہیں ہے۔

۲۰۳۴۔ حمیدی سفیان، موسیٰ بن ابی عائشہ، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہوئی تو آپ اپنی زبان کو حرکت دیتے اور سفیان نے بیان کیا کہ اس سے آپ کا مقصد یہ تھا کہ آپ اس کو یاد کر لیں تو اللہ تعالیٰ نے آیت ”لا تحرك به لسانك لتعجل به“ ان علينا جمعه و قرآنہ نازل فرمائی۔ (آیت) بے شک ہم پر ہے اس کا جمع کرنا اور ہم پر ہے اس کا پڑھوانا۔

۲۰۳۵۔ عبید اللہ بن موسیٰ، اسرئیل، موسیٰ بن ابی عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سعید بن جبیر سے اللہ تعالیٰ کے قول ”لا تحرك به لسانك“ کے متعلق پوچھا؟ تو انہوں نے کہا کہ حضرت ابن عباس نے بیان کیا جب آپ پر قرآن نازل ہوتا تو آپ اپنے دونوں ہونٹوں کو حرکت دیتے تھے تو یہ کہا گیا کہ آپ بھول جانے کے خوف سے اپنی زبان کو حرکت نہ دیں اس لئے کہ ہم پر اس کا جمع کرنا اور پڑھوانا ہے، جمع کرنے سے مراد سینے میں جمع کرنا اور پڑھوانا یہ کہ آپ اس کو پڑھیں گے، پس جب ہم اس کو پڑھیں یعنی آیت نازل کی جائے تو جبریل کی قرات کی اتباع کرو، پھر ہم پر اس کا بیان کرنا ہے، یعنی ہم آپ کی زبان سے بیان کرادیں گے۔ (آیت) فاذا قرأناه فاتبع قرآنہ کے متعلق ابن عباس نے کہا کہ قرآنہ سے مراد یہ ہے کہ ہم اس کو بیان کریں اور فاتبع سے مراد یہ ہے کہ آپ اس پر عمل کریں گے۔

۲۰۳۶۔ قتیبہ بن سعید، جریر، موسیٰ بن ابی عائشہ، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس آیت ”لا تحرك به لسانك لتعجل به“ کے متعلق بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب جبریل علیہ السلام وحی لے کر اترتے اور آپ اپنی زبان اور ہونٹوں کو ہرکت دیتے تو آپ کو تکلیف ہوتی اور یہ آپ کی ہونٹوں کی حرکت سے معلوم ہوتا تو اللہ تعالیٰ نے آیت ”لا تحرك به لسانك لتعجل به“ ان علينا جمعه و قرآنہ“ نازل فرمائی ہے، جو سورت ”لا اقسام بيوم القيامة“ میں ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ کے سینہ میں اس کا جمع کرنا ہمارے ذمہ ہے، اور اس کا پڑھوانا پھر جب ہم پڑھیں تو اس کے

۲۰۳۴۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ وَكَانَ ثِقَةً عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ حَرَّكَ بِهِ لِسَانَهُ وَوَصَفَ سُفْيَانُ يُرِيدُ أَنْ يَحْفَظَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ: لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ، إِنْ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ.

۲۰۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقِيلَ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ يَحْشَى أَنْ يَنْقَلِتَ مِنْهُ إِنْ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ أَنْ نَجْمَعَهُ فِي صَدْرِكَ وَقُرْآنَهُ أَنْ تَقْرَاهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ يَقُولُ أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ثُمَّ إِنْ عَلَيْنَا بَيَانَهُ أَنْ تُبَيِّنَهُ عَلَى لِسَانِكَ قَوْلَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قُرْآنُهُ بَيَانُهُ فَاتَّبِعْ أَعْمَلْ بِهِ.

۲۰۳۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ جِبْرِيلُ بِالْوَحْيِ وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَهُ وَشَفَتَيْهِ فَيَسْتَنِدُّ عَلَيْهِ وَكَانَ يُعْرِفُ مِنْهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ الْآيَةَ الَّتِي فِي لَا أَقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنْ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ قَالَ عَلَيْنَا أَنْ نَجْمَعَهُ فِي

پڑھنے کی اتباع کیجئے، یعنی جب ہم اس کو نازل کریں، تو آپ اس کو غور سے سنئے، پھر ہم پر اس کا بیان کرنا یعنی آپ کی زبان سے ہم اس کو بیان کرادیں گے، ابن عباس کا بیان ہے کہ اس کے بعد جب جبریل علیہ السلام آتے تو آپ اپنا سر جھکا لیتے اور جب وہ چلے جاتے تو آپ اس کو پڑھتے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا (آیت) اُولٰٓئِكَ فَاُولٰٓئِكَ فَاُولٰٓئِكَ کا معنی تو وعدہ ہے۔

۸۵۰۔ تفسیر سورہ دہر!

”هل اتى على الانسان“ (کیا انسان پر ایسا زمانہ گزرا ہے) یعنی گزر چکا ہے اور ”هل“ کبھی انکار کے لئے اور کبھی خبر کے لئے مستعمل ہوتا ہے یہاں خبر کے لئے ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ ایک چیز تو تھا لیکن قابل ذکر نہ تھا، یہ وقت مٹی سے پیدا کئے جانے سے لے کر اس میں روح پھونکے جانے کے وقت تک کا ہے، امشاج عورت کی مٹی کا مرد کی مٹی سے ملنا دم اور علقہ یعنی خون اور رستہ خون اور بعضوں کا قول ہے کہ جب وہ مل جائے تو وہ ”مشيج“ ہے جیسے ”حلیط“ بولتے ہیں اور ”ممشوج“ مخلوط کی طرح ہے اور سلا سلا و اغلا لا بھی پڑھتے ہیں اور بعض تنوین کے ساتھ اس کو جائز نہیں سمجھتے مستطیر اُڑی لمبی مصیبت والی قمبریر سخت چنانچہ یوم قمبریر اور ”یوم قماطر“ بولتے ہیں اور ”عبوس“ قماطر اور عصب مصیبت کے سب سے زیادہ سخت دن کو کہتے ہیں معمر نے کہا کہ ”اسرهم“ سے مراد پیدائش کی مضبوطی اور ہر وہ چیز جس کو اونٹ کے پالان سے مضبوط کیا جاتا ہے اس کو ”ماسور“ کہتے ہیں۔

۸۵۱۔ تفسیر سورہ والمرسلات

اور مجاہد نے کہا ”جمالات“ بمعنی ڈوریاں ہیں ”ارکعو“ نماز پڑھو ”لا یصلون“ وہ نماز نہیں پڑھتے تھے اور ابن عباسؓ سے ”لا یصلون“ اور واللہ ربنا ما کنا مشرکین اور الیوم نختم کا مطلب پوچھا گیا؟ تو انہوں نے کہا کہ وہ مختلف حالتوں میں ہوں گے کبھی تو وہ لوگ بولیں گے کبھی ان پر مہر لگائی جائے گی۔

۲۰۳۷۔ محمود، عبید اللہ، اسرائیل، منصور، ابراہیم، علقمہ، حضرت

صَدْرِكَ وَقُرْآنَهُ فَإِذَا قَرَأْتَهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ فَإِذَا
أَنزَلْنَاهُ فَاسْتَمِعْ، ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيِّنَاتٍ أَنْ تُبَيِّنَ
بِلِسَانِكَ قَالَ فَكَانَ إِذَا أَنَاهُ جِبْرِيلُ أَطْرَقَ فَإِذَا
ذَهَبَ قَرَأَهُ كَمَا وَعَدَهُ اللَّهُ أُولٰٓئِكَ لَكَ فَأُولٰٓئِكَ
تَوَعَّدُ.

۸۵۰۔ (هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ)

يُقَالُ مَعْنَاهُ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ، وَهَلْ تَكُونُ
حَاحِدًا وَتَكُونُ خَبْرًا، وَهَذَا مِنَ الْخَبَرِ يَقُولُ
كَانَ شَيْئًا فَلَمْ يَكُنْ مَذْكُورًا، وَذَلِكَ مِنْ حِينَ
خَلَقَهُ مِنْ طِينٍ إِلَى أَنْ يَنْفَخَ فِيهِ الرُّوحَ أَمْشَاجَ
الْأَخْلَاطِ مَاءَ الْمَرْأَةِ وَمَاءَ الرَّجُلِ، الدَّمُ
وَالْعَلَقَةُ وَيُقَالُ إِذَا خَلَطَ مَشِيجٌ كَقَوْلِكَ
خَلِيطٌ وَمَمْشُوجٌ مِثْلُ مَخْلُوطٍ وَيُقَالُ
سَلَسِلًا وَأَغْلَالًا وَلَمْ يُجْزِ بَعْضُهُمْ مُسْتَطِيرًا
مُتَمِّدًا الْبَلَاءِ، وَالْقَمْطَرِيرُ: الشَّدِيدُ يُقَالُ يَوْمٌ
قَمْطَرِيرٌ وَيَوْمٌ قَمَاطِرٌ وَالْعَبُوسُ وَالْقَمْطَرِيرُ
وَالْقَمَاطِرُ وَالْعَصِيبُ أَشَدُّ مَا يَكُونُ مِنَ الْآيَامِ
فِي الْبَلَاءِ وَقَالَ مَعْمَرٌ أَسْرَهُمْ: شِدَّةُ الْخَلْقِ،
وَكُلُّ شَيْءٍ شَدَّدْتَهُ مِنْ قَتَبٍ فَهُوَ مَاسُورٌ.

۸۵۱۔ (وَالْمُرْسَلَاتِ)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ جَمَالَاتٍ جِبَالٍ ارْكَعُوا: صَلُّوا
لَا يَصْلُونَ وَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَنْطِقُونَ، وَاللَّهُ
رَبَّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ، الْيَوْمَ نَخْتِمُ، فَقَالَ إِنَّهُ
ذَوَالْوَانِ: مَرَّةً يَنْطِقُونَ وَمَرَّةً يُخْتَمُ عَلَيْهِمْ.

۲۰۳۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ

عبداللہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ آپ پر سورۃ والمرسلات نازل ہوئی، اور ہم اس کو آپ کے منہ سے حاصل کر رہے تھے (سیکھ رہے تھے) کہ اتنے میں ایک سانپ نکلا، ہم لوگوں نے جلدی کی وہ ہم سے آگے بڑھ گیا، اور اپنے سوراخ میں داخل ہو گیا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تمہارے شر سے محفوظ رہا، جس طرح تم اس کے شر سے محفوظ رہے۔

۲۰۳۸۔ عبدہ بن عبد اللہ، یحییٰ بن آدم، اسرائیل، منصور سے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں، اور بواسطہ اسرائیل، اعمش، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبد اللہ سے اس کے مثل مروی ہے، اور اسود بن عامر نے اسرائیل سے اس کی متابعت میں روایت کی ہے، اور حفص و ابو اسامہ و ابو معاویہ و سلیمان بن قرم نے بواسطہ اعمش، ابراہیم، اسود نقل کیا، یحییٰ بن حماد نے کہا کہ مجھ سے ابو عوانہ انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے اور انہوں نے حضرت عبد اللہ سے روایت کیا، اور ابن اسحاق نے بواسطہ عبد الرحمن بن الاسود، اسود، حضرت عبد اللہ سے نقل کیا۔

۲۰۳۹۔ قتیبہ، جریر، اعمش، ابراہیم، اسود سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ایک بار ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غار میں تھے، اس وقت آپ پر سورۃ والمرسلات اتری، ہم آپ کے منہ سے اس کو سیکھ رہے تھے، آپ کا منہ اس سے تر ہی تھا، کہ ناگہان ایک سانپ نکلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پروا جب ہے کہ اس کو قتل کرو عبد اللہ کا بیان ہے کہ ہم نے جلدی کی، وہ سانپ ہم سے آگے بڑھ گیا (اور سوراخ میں گھس گیا) آپ نے فرمایا وہ تمہارے شر سے محفوظ رہا، جس طرح تم اس کے شر سے محفوظ رہے۔

۲۰۴۰۔ محمد بن کثیر، سفیان، عبد الرحمن بن عابس، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے ”انہا ترمی بشر“ کالفصہ کے متعلق بیان کیا کہ ہم لکڑیاں تین گز یا اس سے کم کی کھڑی کرتے تھے، اور اس کو جائے میں جلانے کے لئے بلند کرتے

إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْزِلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتُ وَإِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ فَخَرَجَتْ حَيَّةٌ فَابْتَدَرْنَاهَا فَسَبَقَتْنَا فَدَخَلَتْ جُحْرَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَقَيْتُ شَرَّكُمْ كَمَا وَقَيْتُمْ شَرَّهَا.

۲۰۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُهُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا وَعَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَهُ وَتَابَعَهُ اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ وَقَالَ حَفْصُ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ يَحْيَى بْنُ حَمَادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ.

۲۰۳۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ إِذْ نَزِلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتُ، فَتَلَقَّيْنَاهَا مِنْ فِيهِ وَإِنَّا فَاهُ لَرَطَبٌ بِهَا إِذْ خَرَجَتْ حَيَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا أَنْتَلُوهَا قَالَ فَابْتَدَرْنَاهَا فَسَبَقَتْنَا قَالَ فَقَالَ وَقَيْتُ شَرَّكُمْ كَمَا وَقَيْتُمْ شَرَّهَا قَوْلُهُ إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرِّ كَالْقَصْرِ.

۲۰۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرِّ كَالْقَصْرِ قَالَ: كُنَّا نَرْفَعُ الْخَشَبَ بِقَصْرِ ثَلَاثَةِ أَذْرُعٍ أَوْ

تھے اور اس کو قصر کہتے تھے

آیت گویا وہ زرد رنگ کے اونٹ ہوں۔

۲۰۴۱۔ عمرو بن علی، یحییٰ، سفیان، عبد الرحمن بن عباس، ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ ان کو ”ترمی بشرر کا قصر“ کے متعلق بیان کرتے ہوئے سنا کہ ہم لکڑیاں تین گز یا اس سے زیادہ کی اکٹھی کر کے اس کو جاڑے کے لئے بلند کر لیتے، اور اس کو ”قصر“ کہتے تھے کانہ جمالات صفر کشتیوں کی رسیاں جو جمع کی جائیں، یہاں تک کہ وہ اوسط آدمی کے برابر ہو جائیں،

(آیت) یہ وہ دن ہے کہ لوگ گفتگو نہ کریں گے۔

۲۰۴۲۔ عمر بن حفص، حفص، اعمش، ابراہیم، اسود، حضرت عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ اس دوران میں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غار میں تھے کہ آپ پر سورہ والمرسلات نازل ہوئی، آپ اسی کو تلاوت فرما رہے تھے، اور میں آپ کے منہ سے اس کو سیکھ رہا تھا، اور آپ کا منہ ابھی تر ہی تھا کہ اچانک ایک سانپ ہم لوگوں کے سامنے نکل آیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اسے مار ڈالو ہم نے جلدی کی، لیکن وہ بھاگ گیا، آپ نے فرمایا کہ وہ تمہارے شر سے محفوظ رہا، جس طرح تم اس کے شر سے محفوظ رہے، عمر بن حفص نے کہا کہ میں نے اس کو اپنے والد سے یاد کیا ہے، جس میں یہ بھی کہ منی کے ایک غار میں ہم آپ کے ساتھ تھے۔

۸۵۲۔ تفسیر سورہ عم یتسالون!

مجاہد نے کہا کہ ”لایرجون حساباً“ یعنی وہ اس سے نہیں ڈرتے ہیں ”لایملکون منہ خطاباً“ وہ بغیر اس کی اجازت کے اس سے گفتگو نہیں کریں گے، اور ابن عباس نے کہا کہ وہا جا سے مراد روشن ہے، عطاء حساباً، پورا پورا بدلہ اعطانی ما احسبنی بول کر یہ مراد لیتے ہیں کہ اس نے مجھ کو اتنا دیا جو کافی ہے (آیت) جس دن صور پھونکا جائے گا الخ۔

۲۰۴۳۔ محمد، ابو معاویہ، اعمش، ابو صالح، ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو صور پھونکے جانے کے درمیان چالیں ہے، ابو ہریرہؓ سے

أَقْلَ فَرَفَعَهُ لِلشَّيْءِ فَنَسَمِيهِ الْقَصْرَ قَوْلُهُ كَأَنَّهُ جَمَالَاتٌ صُفْرٌ .

۲۰۴۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا تَرْمِي بِشَرِّ كُنَّا نَعْمِدُ إِلَى الْحَشَبَةِ ثَلَاثَةَ أَذْرُعَ وَفَوْقَ ذَلِكَ فَرَفَعَهُ لِلشَّيْءِ فَنَسَمِيهِ الْقَصْرَ كَأَنَّهُ جَمَالَاتٌ صُفْرٌ جِبَالُ السُّفْنِ تَجْمَعُ حَتَّى تَكُونَ كَأَوْسَاطِ الرِّجَالِ قَوْلُهُ هَذَا يَوْمَ لَا يَنْطِقُونَ .

۲۰۴۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتُ فَإِنَّهُ لَيَتْلُوهَا وَإِنِّي لَأَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ وَإِنَّ فَاهُ لَرَطَبٌ بِهَا إِذْ وَبَسَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتُلُوْهَا وَابْتَدَرْنَاَهَا فَذَهَبَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَيْتُ شَرِّكُمْ كَمَا وَفَيْتُمْ شَرَّهَا قَالَ عُمَرُ حَفِظْتُهُ مِنْ أَبِي فِي غَارِ بَمْنَى .

۸۵۲۔ (عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ)

قَالَ مُجَاهِدٌ: لَا يَرْجُونَ حِسَابًا: لَا يَخَافُونَهُ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا: لَا يَكْلِمُونَهُ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهَاجًا مُضِيئًا عَطَاءٌ حِسَابًا حَزَاءٌ كَافِيًا أَعْطَانِي مَا أَحْسَبُنِي: أَيْ كَفَانِي يَوْمَ يَنْفُخُ فِي الصُّورِ فَتَاتُونَ أَقْوَا جَا زُمَرًا .

۲۰۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ساتھیوں نے پوچھا کیا اس سے چالیس دن مراد ہیں؟ ابو ہریرہؓ نے انکار کیا لوگوں نے پوچھا کیا چالیس مہینے مراد ہے؟ انہوں نے انکار کیا پھر پوچھا کیا چالیس سال؟ انہوں نے انکار کیا پھر کہا کہ اللہ آسمان سے مینہ برساے گا تو اس سے مردے جی اٹھیں گے جس طرح سبزہ (مینہ) سے اگتا ہے انسانی جسم کے تمام حصے سڑ جاتے ہیں مگر ڈھڈی کی ہڈی اور اسی سے قیامت کے دن اس کی ترکیب ہوگی۔

۸۵۳۔ تفسیر سورہ والنازعات

اور مجاہد نے کہا کہ ”آیۃ الکبریٰ“ سے مراد حضرت موسیٰ کا عصا اور ان کا ہاتھ ہے اور کہا جاتا ہے کہ ”ناخِرہ“ اور ”نَحْرہ“ کے ایک ہی معنی ہیں جیسے طامع اور باطل و بخیل کے ایک معنی ہیں اور بعض نے کہا کہ ”نَحْرہ“ کے معنی بوسیدہ اور ناخِرہ اس کھوکھلی ہڈی کو کہتے ہیں جس سے ہوا گزرے تو آواز پیدا ہو اور ابن عباس نے کہا کہ حافرہ سے مراد زندگی کی سابقہ حالت ہے اور دوسروں نے کہا کہ ایان مر سنا سے مراد ہے کہ کب اس کی انتہا کا وقت ہے اور مرسی السفینۃ اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں جہاز لنگر انداز ہو۔

۲۰۴۴۔ احمد بن مقدام، فضیل بن سلیمان، ابو حازم، حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے بیچ کی اور انگوٹھے کے پاس والی انگلی کے اشارے سے فرمایا کہ میں اور قیامت اس طرح بھیجے گئے ہیں۔

۸۵۴۔ تفسیر سورہ عبس!

”عبس“ منہ بگاڑ اور روگردانی کی اور ”مطہرہ“ سے مراد یہ ہے کہ اس کو صرف پاک لوگ یعنی فرشتے چھوتے ہیں یہ ایسا ہی ہے جیسے کہ ”قالمدبرات امر“ کاموں کی تدبیر کرنے والے میں ملائکہ اور صحیفوں کو ”مطہرہ“ قرار دیا ہے اس لئے کہ تطہیر صحیفوں پر واقع ہوتا ہے یعنی تطہیر صحیفوں کی صفت ہے تو اس کے اٹھانے والوں کی بھی صفت قرار دی گئی ہے سفرۃ سے مراد فرشتے ہیں واحد سافر ہے سفرۃ میں

وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ قَالَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا؟ قَالَ آيَةُ قَالَ أَرْبَعُونَ شَهْرًا؟ قَالَ آيَةُ قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً؟ قَالَ آيَةُ قَالَ ثُمَّ يُنْزَلُ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ لَيْسَ مِنَ الْإِنْسَانِ شَيْءٌ إِلَّا يَبْلَى إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الدَّنَبِ وَمِنْهُ يَرْكَبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۸۵۳۔ (وَالنَّازِعَاتِ)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: الْآيَةُ الْكُبْرَى عَصَاهُ وَيَدُهُ يُقَالُ النَّاخِرَةُ وَالنَّحْرَةُ سَوَاءٌ مِثْلُ الطَّامِعِ وَالطَّمْعِ وَالْبَاخِلِ وَالْبَخِيلِ وَقَالَ بَعْضُهُمُ النَّحْرَةُ الْبَالِيَةُ وَالنَّاخِرَةُ: الْعَظْمُ الْمُجَوَّفُ الَّذِي يَمُرُّ فِيهِ الرِّيحُ فَيَنْخَرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْحَافِرَةُ الَّتِي أَمَرْنَا الْأَوَّلَ إِلَى الْحَيَاةِ وَقَالَ غَيْرُهُ: آيَانُ مُرْسَاهَا مَتَى مُتْنَهَا هَا وَمُرْسَى السَّفِينَةِ حَيْثُ تَنْتَهِي.

۲۰۴۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقْدَامِ حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِأَصْبَعَيْهِ هَكَذَا بِالْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِي الْأُيْهُمَا بُعِثْتُ وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ.

۸۵۴۔ (عَبَسَ)

عَبَسَ: كَلَحَ وَأَعْرَضَ، وَقَالَ غَيْرُهُ مُطَهَّرَةٌ: لَا يَسُهَا إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ وَهُمْ الْمَلَائِكَةُ وَهَذَا بِمِثْلِ قَوْلِهِ قَالَ الْمَدْبَرَاتُ أَمْرًا جَعَلَ الْمَلَائِكَةَ وَالصُّحُفَ مُطَهَّرَةً لِأَنَّ الصُّحُفَ يَقَعُ عَلَيْهَا التَّطْهِيرُ فَجَعَلَ التَّطْهِيرَ لِمَنْ حَمَلَهَا أَيْضًا سَفَرَةً: الْمَلَائِكَةُ وَاحِدُهُمْ سَافِرٌ سَفَرْتُ:

نے ان کے درمیان صلح کرادی اور فرشتے چونکہ وحی الہی لے کر نازل ہوتے ہیں اور اس کو پہنچاتے ہیں مثل سفیر کے ہیں جو لوگوں کے درمیان صلح کراتے ہیں اور دوسروں نے کہا تصدی سے مراد یہ ہے کہ اس نے غفلت برتی اور مجاہد نے کہا لما یقض جس کا حکم دیا گیا اس کو کوئی پورا نہیں کرتا اور ابن عباسؓ نے کہا ترہقہا فترة اس کو سختی ڈھانک لے گی، مسفرہ چمکنے والے ابن عباس نے کہا کہ بایدی سفرہ میں ”سفرہ“ سے مراد لکھنے والے اور ”اسفار“ سے مراد کتابیں ہیں ”تلہی“ وہ مشغول ہوا کہا جاتا ہے کہ اسفار کا واحد سفر ہے۔

۲۰۴۵۔ آدم، شعبہ، قتادہ، زراہ بن اوفی، سعد بن ہشام، حضرت عائشہؓ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں، آپ نے فرمایا کہ اس شخص کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے اور وہ حافظ ہے تو سفرہ کرام (بزرگ فرشتوں) کے ساتھ ہو گا اور اس شخص کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے اور وہ اس کو حفظ کرتا ہے اور حفظ کرنا اس پر دشوار ہوتا ہے تو اس کے لئے دوا اجر ہیں۔

۸۵۵۔ تفسیر سورہ ”اذا الشمس کورت“!

”انکدرت بمعنی“ انتشرت (بکھر جائیں گے) اور حسن نے کہا سحرت اس کا پانی خشک ہو جائے گا اس طرح کہ ایک قطرہ بھی باقی نہ رہے گا اور مجاہد نے کہا کہ المسجود المملوء (بھرا ہوا) ہے اور دوسروں نے کہا کہ ”سحرت“ کے معنی یہ ہیں کہ ایک دوسرے سے اس طرح مل جائیں گے کہ ایک دریا ہو جائے گا اور ”خنس“ کے معنی ہیں اپنے مقام پر یا راستے پر لوٹنے والا اور ”کنس“ کے معنی چھپ جانا ہے جیسے ہرنی چھپ جاتی ہے تنفس دن چڑھ گیا ظنیں متہم اور حنین بنخبل کے معنی میں ہے حضرت عمرؓ نے کہا کہ النفوس زوجت سے مراد یہ ہے کہ اپنے مثل کے ساتھ جنت اور دوزخ میں ملا دیئے جائیں گے پھر یہ آیت پڑھی کہ ”احشر الذین ظلموا وازواجہم عسعن بمعنی (پیٹھ پھیر لے) ہے۔

۸۵۶۔ تفسیر سورہ ”اذا السماء انفطرت“!

اور ربیع بن خثیم نے کہا کہ ”فجرت“ بمعنی فاضت (پھوٹ کر بہنے

أَصْلَحَتْ بَيْنَهُمْ وَجُعِلَتْ الْمَلَائِكَةُ إِذَا كَرَلَتْ بِوَحْيِ اللَّهِ وَتَادِيَتِهِ كَالسَّفِيرِ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ الْقَوْمِ وَقَالَ غَيْرُهُ: تَصَدَّى: تَعَاوَل عَنْهُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَمَّا يَقْضَى لَا يَقْضَى أَحَدٌ مَا أَمَر بِهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَرَهَّقَهَا: تَغَشَّاهَا شِدَّةٌ مُسْفِرَةٌ مُشْرِقَةٌ بِأَيْدِي سَفَرَةٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَتَبَةٌ أَسْفَارًا كُتِبَ تَلْهَى: تَشَاغَلَ يُقَالُ وَاحِدٌ الْأَسْفَارُ سَفَرٌ.

۲۰۴۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ زُرَّارَةَ بِنَ أَوْفَى يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ حَافِظٌ لَهُ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ، وَمَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ وَهُوَ يَتَعَاهَدُهُ وَهُوَ عَلَيْهِ شَدِيدٌ فَلَهُ أَجْرَانِ.

۸۵۵۔ (اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ)

إِنْكَدَرَتْ: اِنْتَشَرَتْ وَقَالَ الْحَسَنُ: سُجِرَتْ: ذَهَبَ مَاؤُهَا فَلَا يَبْقَى قَطْرَةٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْمُسْجُورُ الْمَمْلُوءُ وَقَالَ غَيْرُهُ سُجِرَتْ: أَقْضَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ فَصَارَتْ بَحْرًا وَاحِدًا وَالْخُنْسُ تَخْنِسُ فِي مَجْرَاهَا تَرْجِعُ وَكُنْسٌ، تَسْتَبِيرُ كَمَا تَكُنْسُ الطَّبَاءُ تَنْفَسُ: اِرْتَفَعَ النَّهَارُ وَالظُّلُمُ الْخُنْسُ وَالظُّلُمُ الْخُنْسُ: يَضُنُّ بِهِ وَقَالَ عُمَرُ: النَّفُوسُ زُوجَتْ يَزُوجُ نَظِيرُهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ قَرَأَ أَحْمَرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا وَأَزْوَاجَهُمْ عَسَعَسَ: اذْبَرَّ.

۸۵۶۔ (اِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ)

وَقَالَ الرَّبِيعُ بْنُ خَثِيمٍ فُجِرَتْ: فَاضَتْ وَقَرَأَ

(لگے) ہے اور اعش اور عاصم نے ”فعدلك“ کو تخفیف کے ساتھ پڑھا ہے اور اہل جاز نے اس کو تشدید کے ساتھ پڑھا ہے اور اس سے مراد لیا ہے معتدل صورت والا اور جنہوں نے تخفیف کے ساتھ پڑھا ہے وہ مراد لیتے ہیں کہ جس صورت میں چاہا خوبصورت ہو یا بد صورت اور لمبا ہوا ٹھکانا۔

۸۵۷۔ تفسیر سورہ ویل للمطففین!

اور مجاہد نے کہا ”ان“ کے معنی گناہوں کا جم جانا رنگ چڑھ جانا ہے، ثوب بدلہ دیا گیا اور دوسروں نے کہا مطفف وہ ہے جو دوسروں کو پورا بدلہ نہ دے۔

۲۰۴۶۔ ابراہیم بن منذر، معن، مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس دن لوگ جہانوں کے پروردگار کے سامنے کھڑے ہوں گے تو ان میں ایک شخص اپنے پسینے میں کانوں کی لوتک غرق ہو جائے گا۔

۸۵۸۔ تفسیر سورہ اذا السماء انشقت!

مجاہد نے کہا کہ ”کتابہ بشمالہ“ سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنی کتاب اپنی پیٹھ کے پیچھے سے لے گا ”وسق“ جانوروں کو جمع کر لیتی ہے ”ظن ان لن يحور“ اس نے گمان کیا کہ ہمارے پاس لوٹ کر نہیں آئے گا۔

۲۰۴۷۔ عمرو بن علی، یحییٰ، عثمان بن اسود، ابن ابی ملیکہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

۲۰۴۸۔ سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، ابن ابی ملیکہ، حضرت عائشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں۔

۲۰۴۹۔ مسدد، یحییٰ، ابی یونس، حاتم بن ابی صغیر، ابن ابی ملیکہ، قاسم، حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کا حساب کیا جائے گا وہ

الْأَعْمَشُ وَعَاصِمٌ: فَعَدَّلَكَ بِالتَّخْفِيفِ وَقَرَأَهُ أَهْلُ الْحِجَازِ بِالتَّشْدِيدِ وَأَرَادَ مُعْتَدِلَ الْخَلْقِ وَمَنْ خَفَّفَ يَعْنِي فِي أَيْ صُورَةٍ شَاءَ إِمَّا حَسَنٌ وَإِمَّا قَبِيحٌ وَطَوِيلٌ وَقَصِيرٌ.

۸۵۷۔ (وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: رَانَ: ثَبُتَ الْخَطَايَا ثُوبٌ: جُوزَى وَقَالَ غَيْرُهُ الْمُطَفِّفُ لَا يُؤْفَى غَيْرُهُ.

۲۰۴۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ حَتَّى يَغِيبَ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أَذْنِيهِ.

۸۵۸۔ (إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ)

قَالَ مُجَاهِدٌ: كِتَابُهُ بِشِمَالِهِ: يَأْخُذُ كِتَابَهُ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ وَسَقَى: جَمَعَ مِنْ ذَاتِهِ ظَنٌّ أَنْ لَنْ يَحُورَ: لَا يَرْجِعُ إِلَيْنَا.

۲۰۴۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۴۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ إِبْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۰۴۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي يُونُسَ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ النَّاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ

ہلاک ہو جائے گا، حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! اللہ مجھے آپ پر قربان کر دے، کیا اللہ عزوجل یہ نہیں فرماتا کہ جو نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا گیا تو اس سے ہلکا حساب لیا جائے گا؟ آپ نے فرمایا یہ نامہ اعمال پیش کرنے کا بیان ہے جو ان کے سامنے پیش کیا جائے گا، اور جس کے حساب میں تفتیش کی جائے گی، وہ ہلاک ہو جائے گا۔

(آیت) ترجمہ: کہ تم ضرور ایک حالت سے دوسری حالت پر سوار ہوں گے۔

۲۰۵۰۔ سعید بن نصر، شمیم، ابوبشر، جعفر بن ایاس، مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس نے ”لترکبن طباقن طبق“ کے متعلق کہا کہ اس سے حالت کے بعد دوسری حالت مراد ہے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا ہے۔

۸۵۹۔ تفسیر سورہ بروج!

اور مجاہد نے کہا کہ ”اخذود“ بمعنی ”شق فی الارض“ (زمین کی دراڑیں) ہے ”فتنوا“ بمعنی عذبوا عذاب دیئے گئے ہے۔

۸۶۰۔ تفسیر سورہ طارق

اور مجاہد نے کہا کہ ”ذات الرجع“ سے مراد وہ بدلی ہے جو بارش کے ساتھ لوٹ آتی ہے ”ذات الصدع“ زمین کہ سبزہ اگنے کی جگہ سے پھٹ جاتی ہے۔

۸۶۱۔ تفسیر سورہ سح اسم ربک الاعلیٰ!

۲۰۵۱۔ عبدان، عبدان کے والد، شعبہ، ابواسحاق، حضرت براء سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے جو سب سے پہلے ہمارے پاس پہنچے، تو وہ مصعب بن عمیرؓ اور ابن ام مکتومؓ تھے، وہ دونوں ہم لوگوں کو قرآن پڑھانے لگے، پھر عمارؓ اور بلالؓ اور سعدؓ آئے، پھر حضرت عمر بن خطابؓ میں صحابہ کے ساتھ آئے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، ہم

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسِبُ إِلَّا هَلَكَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ الْيَسَّ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَسَوْفَ يُحَاسِبُ حِسَابًا يَسِيرًا قَالَ ذَاكَ الْعَرَضُ يُعْرَضُونَ وَمَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ .
لَتَرْكَبَنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ

۲۰۵۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ النَّضْرِ قَوْلُهُ لَتَرْكَبَنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ جَعْفَرُ بْنُ إِيَّاسٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَتَرْكَبَنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ حَالًا بَعْدَ حَالٍ قَالَ هَذَا نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۸۵۹۔ (الْبُرُوج)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْأَخْدُودُ: شِقٌّ فِي الْأَرْضِ فُتِنُوا: عَذِّبُوا.

۸۶۰۔ (الطَّارِقُ)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ ذَاتِ الرَّجْعِ سَحَابٌ يَرْجِعُ بِالْمَطَرِ ذَاتِ الصَّدْعِ تَتَصَدَّعُ بِالنَّبَاتِ .

۸۶۱۔ (سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ)

۲۰۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَجَعَلَا يُقْرَأُنَا الْقُرْآنَ، ثُمَّ جَاءَ عَمَارٌ وَبِلَالٌ وَسَعْدٌ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ

نے اہل مدینہ کو دیکھا کہ وہ اس سے پہلے اس قدر کسی چیز سے خوش نہ ہوئے تھے یہاں تک کہ میں نے بچیوں اور بچوں کو یہ کہتے ہوئے دیکھا کہ یہ اللہ کے رسول تشریف لے آئے اور آپ کے تشریف لانے سے پہلے میں نے سبح اسم ربك الاعلیٰ اور اس جیسی چھوٹی چھوٹی سورتیں سیکھ لی تھیں۔

الْحَطَّابِ فِي عَشْرَيْنَ ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْتُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَرَحُوا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الْوَلَدَ وَالصَّبِيَّانَ يَقُولُونَ: هَذَا رَسُولُ اللَّهِ قَدْ جَاءَ فَمَا جَاءَ حَتَّى قَرَأْتُ سَبِّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فِي سُورٍ مِثْلِهَا .

۸۶۲۔ تفسیر سورہ غاشیہ!

اور ابن عباس نے کہا ”عاملة ناصبة“ (کام کرنے والے تھے ہوئے) مراد نصاریٰ ہیں اور مجاہد نے ”عین انیہ“ سے بہت گرم اور لبالب بھرا ہوا چشمہ مراد لیا ہے ”حمیم آن“ اس کے برتن بھرے ہوئے ہوں گے ”لا یسمع فیہا لاغیہ“ لاغیہ سے مراد گالی گلوچ ہے ”ضریع“ ایک گھانسی ہے جسے شرق کہتے ہیں جب خشک ہو جائے تو اہل حجاز اسے ضریع کہتے ہیں اور یہ ایک زہر ہے مسیطر بمعنی ”مسلط“ سے صاد اور سین دونوں سے پڑھا جاتا ہے اور ابن عباس نے کہا ”ایابہم“ سے مراد ان کا لوٹنا ہے۔

۸۶۲ (هَلْ أَتَكَ حَدِيثُ الْعَاشِيَةِ)

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ النَّصَارَى وَقَالَ مُجَاهِدٌ: عَيْنٌ أَنِيَّةٌ بَلَغَ إِنَاهَا وَحَاثٌ شُرْبُهَا حَمِيمٌ أَنْ: بَلَغَ إِنَاهُ لَا يَسْمَعُ فِيهَا لِأَغِيَّةٍ: شَتْمًا الضَّرْبُ: نَبْتُ يُقَالُ لَهُ الشَّرِيقُ، يُسَمِّيهِ أَهْلُ الْحِجَازِ الضَّرْبُ إِذَا بَيَسَ، وَهُوَ سُمٌّ بِمُسْطَرٍ بِمُسْلَطٍ وَيُقْرَأُ بِالصَّادِ وَالسَّيْنِ: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِيَابُهُمْ: مَرَجَعُهُمْ .

۸۶۳۔ تفسیر سورہ والفجر!

اور مجاہد نے کہا ”وتر“ سے مراد اللہ تعالیٰ ہے ”ارم ذات العماد“ سے قدیم قومیں مراد ہیں اور عماد سے ستونوں والے کہ ایک جگہ قیام نہیں کرتے تھے ”سوط عذاب“ سے مراد وہ عذاب ہے جس کے ذریعہ عذاب دیئے گئے ”اکلا لماً“ حلال و حرام کو جمع کر کے ”جما“ سے مراد کثیر ہے اور مجاہد نے کہا ہر چیز کو جوڑا پیدا کیا چنانچہ آسمان بھی جفت ہے اور ”وتر“ اللہ تعالیٰ ہے اور دوسروں نے کہا کہ ”سوط عذاب“ ایسا کلمہ ہے جس کو عرب ہر قسم کے عذاب لئے استعمال کرتے ہیں اس میں ”سوط“ بھی داخل ہے ”لبا المرصاد“ اس کی طرف لوٹنا ہے ”تحاضون“ تم حفاظت کرتے ہو اور ”یحضون“ وہ لوگ کھلانے کا حکم دیتے ہیں ”المطمئنه“ ثواب کی تصدیق کرنے والی اور حسن نے کہا کہ آیت ”یتها النفس“ سے مراد یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اس کے قبض کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ نفس اللہ کی طرف اور

۸۶۳۔ (وَالْفَجْرِ)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْوَتْرُ اللَّهُ أَرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ الْقَدِيمَةُ وَالْعِمَادُ أَهْلُ عَمُودٍ لَا يَقِيمُونَ سَوَاطِ عَذَابِ الَّذِي عَذَّبُوا بِهِ أَكْلًا لَمَّا: السَّفْ وَجَمًا الْكَثِيرُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ كُلُّ شَيْءٍ خَلَقَهُ فَهُوَ شَفْعٌ، السَّمَاءُ شَفْعٌ، وَالْوَتْرُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَقَالَ غَيْرُهُ سَوَاطِ عَذَابِ: كَلِمَةٌ تَقُولُهَا الْعَرَبُ لِكُلِّ نَوْعٍ مِنَ الْعَذَابِ يَدْخُلُ فِيهِ السَّوْطُ لِبِالْمُرْصَادِ: إِلَيْهِ الْمَصِيرُ: تَحَاضُّونَ تُحَافِظُونَ وَيَحْضُونَ: يَأْمُرُونَ بِاطْعَامِهِ الْمُطْمَئِنَّةُ الْمُصَدِّقَةُ بِالْقَوَابِ وَقَالَ الْحَسَنُ يَأْتِيهَا النَّفْسُ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَبْضَهَا إِطْمَأْنَتْ إِلَى اللَّهِ وَاطْمَأَنَّ اللَّهُ إِلَيْهَا وَرَضِيَتْ

اللہ اس نفس کی طرف مطمئن ہو جاتا ہے اور وہ نفس اللہ سے راضی ہو جاتا ہے اور اللہ اس نفس سے راضی ہو جاتا ہے تو اس کی روح قبض کرنے کا حکم دیتا ہے اور اس کو جنت میں داخل کر کے اپنے نیک بندوں میں شامل کر لیتا ہے اور دوسروں نے کہا کہ ”جانبو“ بمعنی نقبو“ سوراخ کیا حجب القميص سے ماخوذ ہے یعنی کرتے کا گریبان چاک کیا گیا یحجب الفلاة میدان کو کاٹتا ہے طے کرتا ہے۔ ”لما“ میں نے سب کو ختم کر دیا یعنی اس کے آخر کو پہنچا۔

۸۶۴۔ تفسیر سورہ ”لا اقسام“!

مجاہد نے کہا ”بہذا البد“ سے مراد مکہ ہے یعنی تم پر وہ گناہ نہیں جو دوسروں پر ہے ”و والد سے آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد مراد ہے“ ”البد“ بمعنی کثیر ”نجدین“ سے مراد خیر و شر ”مسغبه“ بھوک ”مقریہ“ مٹی میں گرا ہوا کہا جاتا ہے کہ ”فلا اقتحم العقبة“ معنی یہ ہیں کہ دنیا میں دشوار گزار گھاٹی میں داخل نہ ہوا پھر اللہ تعالیٰ نے گھاٹی (عقبہ) کی تفسیر کی اور کہا کہ تمہیں کس چیز نے بتایا کہ ”عقبہ“ کیا ہے وہ غلام کا آزاد کرنا یا بھوک کی حالت میں کھانا کھانا ہے۔

۸۶۵۔ تفسیر سورہ ”والشمس وضحاها“

اور مجاہد نے کہا ”بطغواھا“ سے مراد ہے اپنے گناہوں کے سبب اور لایحاف عقیبا عقباھا“ کے معنی ہیں کہ وہ کسی سے بدلہ لینے سے نہیں ڈرتا۔ ۲۰۵۲۔ موسیٰ بن اسماعیل و ہیب ہشام اپنے والد سے وہ عبد اللہ بن زمعہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے سنا تو آپ نے اونٹنی کا اور اس شخص کا ذکر کیا۔ جس نے اونٹنی کی کوئی نچیں کالی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اس قوم کا بد بخت شخص اٹھا اس کے لئے وہ شخص اٹھا جو اپنے قبیلہ میں مفسد اور ابو زمعہ کی طرح قوی تھا اور آپ نے عورتوں کا تذکرہ کیا اور فرمایا کہ تم میں سے ایک شخص اپنی بیوی کو غلام کی طرح کوڑا مارنے کا قصد کرتا ہے اور پھر اسی دن شام کو اس کے ساتھ ہم بستر ہوتا ہے پھر گوز سے ہنسنے کے متعلق آپ نے نصیحت کی اور فرمایا کہ کیوں تم میں سے ایک شخص اس چیز پر ہنستا ہے

عَنِ اللَّهِ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَأَمَرَ بِقَبْضِ رُوحِهَا وَلَذْخَلَهَا اللَّهُ الْحَنَّةَ وَجَعَلَهُ مِنْ عِبَادِهِ الصَّالِحِينَ وَقَالَ غَيْرُهُ جَابُوا: نَقَبُوا مِنْ حَبِيبِ الْقَمِيصِ قُطْعَ لَهُ حَبِيبٌ يَحُوبُ الْفَلَاةَ: يَقْطَعُهَا لَمَّا: لَمَمْتَهُ أَجْمَعُ، أَتَيْتُ عَلَى آخِرِهِ .

۸۶۴۔ (لَا أَقْسِمُ)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: بِهَذَا الْبَلَدِ مَكَّةَ لَيْسَ عَلَيْكَ مَا عَلَى النَّاسِ فِيهِ مِنَ الْأَلْثَمِ وَالْوَالِدِ أَدَمُ وَمَا وَلَدَ لَيْدًا: كَثِيرًا وَالنَّجْدَيْنِ: الْحَيْرُ وَالشَّرُّ مَسْغَبَةٌ: مَجَاعَةٌ مَتْرَبَةٌ السَّاقِطُ فِي التُّرَابِ يَقَالُ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ فَلَمْ يَقْتَحِمِ الْعَقَبَةَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ فَسَّرَ الْعَقَبَةَ فَقَالَ: وَمَا أَذْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ: فَكُّ رَقَبَةٍ أَوْ اطْعَامُ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ .

۸۶۵۔ (وَالشَّمْسُ وَضُحَاهَا)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ بَطْغَوْا هَا: بِمَعَاصِيهَا وَلَا يَحَافُ عُقْبَاهَا عُقْبَى أَحَدٍ .

۲۰۵۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَمْعَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَذَكَرَ النَّاقَةَ وَالَّذِي عَقَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا انْبَعَثَ أَشْقَاهَا انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَزِيزٌ عَارِمٌ مَنِيعٌ فِي رَهْطِهِ مِثْلُ أَبِي زَمْعَةَ، وَذَكَرَ النِّسَاءَ فَقَالَ: يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ يَحْلِلُ أَمْرَاتَهُ حَلْدَ الْعَبْدِ فَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ: ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِي ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ وَقَالَ: لِمَ يَضْحَكُ

جو خود کرتا ہے، اور ابو معاویہ نے کہا کہ ہم سے ہشام نے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے عبد اللہ بن زمعہ سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو زمعہ کی طرح جو بیر بن العوام کے چچا تھے۔

۸۶۶۔ تفسیر سورہ ”واللیل اذا یغشی“

اور ابن عباس نے کہا کہ ”حسنی“ بمعنی خلف (ثواب) ہے اور مجاہد نے کہا ”تردی“ بمعنی مات (مر گیا) ہے اور تلمظی بمعنی توبخ (جوش مارتا) ہے اور عبید اللہ بن عمیر نے تلمظی پڑھا ہے۔

۲۰۵۳۔ قبصہ بن عقبہ، سفیان، اعمش، ابراہیم، علقمہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں عبید اللہ کے چند ساتھیوں کے ساتھ شام پہنچا ابوالدرداء نے جب ہم لوگوں کے آنے کی خبر سنی تو وہ ہمارے پاس آئے اور کہا تم میں کوئی ہے جو قرآن پڑھے؟ ہم نے کہا ہاں! انہوں نے کہا تم میں کون زیادہ پڑھنے والا ہے؟ لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا، انہوں نے کہا کہ پڑھ، چنانچہ میں نے سورہ ”واللیل اذا یغشی والنہار اذا تجلی“ والذکر والانثی“ پڑھی انہوں نے پوچھا کیا تو نے اپنے ساتھی سے سنا ہے؟ میں نے کہا ہاں! (۱) انہوں نے کہا میں نے اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے سنا ہے، اور شام کے لوگ نہیں مانتے (آیت) اور نرمادہ پیدا نہیں کئے۔

۲۰۵۴۔ عمر، عمر کے والد، اعمش، ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ کے ساتھی ابوالدرداء کے پاس گئے، ابوالدرداء انہیں تلاش کرتے ہوئے ان کے پاس پہنچے اور کہا کہ تم میں سے کون عبد اللہ کی قرأت کے مطابق پڑھتا ہے؟ لوگوں نے علقمہ کی طرف اشارہ کیا، انہوں نے پوچھا ”وزلیل اذا یغشی“ کو کس طرح پڑھتے ہوئے سنا علقمہ نے کہا ”والذکر والانثی“ ابوالدرداء نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح پڑھتے ہوئے سنا وہ لوگ (شام والے) چاہتے ہیں میں ”وما خلق الذکر والانثی“ پڑھوں، خدا کی قسم میں ان کی پیروی نہیں کروں گا“

أَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ؟ وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِثْلَ أَبِي زَمْعَةَ عَمَّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ.

۸۶۶۔ (وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى)

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: بِالْحُسْنَى بِالْخَلْفِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَرْدَى: مَاتَ وَتَلْمَظَى: تَوَهَّجَ وَقَرَأَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ تَلْمَظَى.

۲۰۵۳۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ دَخَلْتُ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللَّهِ الشَّامَ فَسَمِعَ بِنَا أَبَا الدَّرْدَاءِ قَاتَانَا فَقَالَ: أَفِيكُمْ مَنْ يَقْرَأُ فَقُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَأَيُّكُمْ أَقْرَأُ؟ فَأَشَارُوا إِلَيَّ فَقَالَ اقْرَأْ فَقَرَأْتُ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارَ إِذَا تَجَلَّى وَالذَّكْرَ وَالْأُنْثَى قَالَ أَنْتَ سَمِعْتَهَا مِنْ فِي صَاحِبِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَأَنَا سَمِعْتُهَا مِنْ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَؤُلَاءِ يَأْبُونَ عَلَيْنَا وَمَا خَلَقَ الذَّكْرَ وَالْأُنْثَى.

۲۰۵۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَدِمَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَطَلَبَهُمْ فَوَجَدَهُمْ فَقَالَ: أَيُّكُمْ يَقْرَأُ عَلَى قِرَاءَةِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُلُّنَا قَالَ فَأَيُّكُمْ أَحْفَظُ فَأَشَارُوا إِلَيَّ عَلْقَمَةَ قَالَ كَيْفَ سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى قَالَ عَلْقَمَةُ وَالذَّكْرَ وَالْأُنْثَى قَالَ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ هَكَذَا وَهَؤُلَاءِ يُرِيدُونِي عَلَى أَنْ أَقْرَأَ وَمَا خَلَقَ

(۱) اس آیت میں تراویح متواترہ ”وما خلق الذکر والانثی“ ہے نہ کہ ”والذکر والانثی“ ممکن ہے کہ پہلے یہ آیت صرف والد کرد والانی نازل ہوئی ہو بعد میں یہ قراءت منسوخ ہو گئی ہو اور وما خلق کا اضافہ ہو مگر ان کو اس نسخ کا علم اور اضافہ کا علم نہ ہوا ہو۔

الذَّكَرَ وَالْأُنْثَىٰ، وَاللَّهُ لَا أَتَابِعُهُمْ قَوْلَهُ فَأَمَّا مَنْ
أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ .

۲۰۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي
عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
بَقِيعِ الْغَرْقَدِ فِي جَنَازَةٍ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ
إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ
النَّارِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نَتَكَلَّمُ فَقَالَ
اعْمَلُوا فَكُلُّ مُيَسَّرٍ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ
وَاتَّقَىٰ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ إِلَىٰ قَوْلِهِ لِلْعُسْرَىٰ .

۲۰۵۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا
فُعُودًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ
الْحَدِيثَ فَسَيِّسَرَهُ لِلْيُسْرَىٰ .

۲۰۵۷۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعْدِ
بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ
عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ فِي جَنَازَةٍ فَأَخَذَ عُودًا يَنْكُثُ
فِي الْأَرْضِ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ
كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ أَوْ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوا
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نَتَكَلَّمُ قَالَ اْعْمَلُوا فَكُلُّ
مُيَسَّرٍ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ
الْآيَةَ قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي بِهِ مَنْصُورٌ فَلَمْ أَُنْكِرْهُ
مِنْ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ

وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَىٰ .

۲۰۵۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي

(آیت) پس جس شخص نے دیا اور پرہیز گاری کی۔

۲۰۵۵۔ ابو نعیم، سفیان، اعمش، سعد بن عبیدہ، ابو عبد الرحمن سلمیٰ،
حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بقیع الغرقہ میں ایک جنازے میں
شریک تھے، تو آپ نے فرمایا کہ کوئی شخص نہیں ہے جس کا ٹھکانا
جنت یا جہنم نہ لکھ دیا گیا ہو، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر ہم
بھروسہ کیوں نہ کر لیں؟ آپ نے فرمایا، عمل کرو، اس لیے کہ ہر
شخص آسان کیا جاتا ہے اس عمل کے لئے جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا
ہے پھر آپ نے آیت ”فاما من اعطی واتقى و صدق بالحسنى“
للعسرى تک پڑھی۔

۲۰۵۶۔ مسدد، عبد الواحد، اعمش، سعد بن عبیدہ، ابو عبد الرحمن
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا
کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے پھر اسی
طرح حدیث بیان کی
(آیت) ”ہم اس کو آسانی کے لئے آسان کر دیں گے“

۲۰۵۷۔ بشر بن خالد، محمد بن جعفر، شعبہ، سلیمان، سعد بن عبیدہ، ابو
عبد الرحمن سلمیٰ، حضرت علی رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ایک جنازے میں شریک تھے،
پس آپ زمین کریدنے لگے اور فرمایا کہ تم میں کوئی شخص ایسا نہیں
کہ جس کا ٹھکانا جہنم یا جنت میں نہ لکھ دیا گیا ہو، لوگوں نے عرض کیا کہ
یا رسول اللہ پھر ہم کیوں اس پر بھروسہ نہ کر لیں، آپ نے فرمایا کہ
عمل کرو، ہر شخص آسان کیا گیا (اس چیز کے لئے جس کے لئے پیدا
کیا گیا) چنانچہ آپ نے آیت ”فاما من اعطی واتقى و صدق
بالحسنی“ آخر تک پڑھی شعبہ کا بیان ہے کہ مجھ سے منصور نے اس
کو بیان کیا تو میں نے سلیمان کی حدیث سے اس کا انکار نہیں کیا

(آیت) اور جس شخص نے بخل کیا اور بے نیاز ہوا۔

۲۰۵۸۔ یحییٰ، وکیع، اعمش، سعد بن عبیدہ، ابو عبد الرحمن، حضرت علیؑ
سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ

وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، تو آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جس کا ٹھکانا جنت اور دوزخ میں نہ لکھ دیا ہو، ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! پھر لوگ اس پر بھروسہ کیوں نہ کر لیں؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں (بلکہ) عمل کرو، اس لئے کہ ہر شخص کو اسی چیز میں آسانی ہوتی ہے جس کے لئے پیدا کیا گیا ہے پھر آپ نے آیت ”فاما من اعطى و اتقى“ و صدق بالحسنى فسنيسره لليسرى فسنيسره للعسرى تک پڑھی (آیت) اور نیکیوں کو جھٹلایا۔

۲۰۵۹۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، سعد بن ابی عبیدہ، ابو عبد الرحمن سلمی، حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ بقیع الغرقہ میں ایک جنازے میں شریک تھے کہ ہم لوگوں کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور بیٹھ گئے، تو ہم بھی آپ کے ارد گرد بیٹھ گئے، آپ کے پاس ایک چھڑی تھی آپ نے سر جھکا کر اس چھڑی سے زمین کو کریدنا شروع کیا، پھر فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اور مخلوق نہیں، جس کا ٹھکانا جنت اور دوزخ میں اور بد بخت و نیک بخت ہونا لکھ نہ دیا گیا ہو، ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! پھر ہم اپنی تقدیر پر کیوں نہ بھروسہ کر لیں اور کام کرنا چھوڑ دیں، چنانچہ ہم میں جو شخص اہل سعادت میں سے ہو گا وہ اہل سعادت کی طرف چلا جائے گا اور ہم میں سے جو بد بختوں میں سے ہو گا وہ بد بختوں کا سا عمل کرے گا، آپ نے فرمایا کہ اہل سعادت کو نیک بختوں کے عمل میں آسانی دی جائے گی، اور اہل شقاوت کو بد بختوں کے اعمال آسان ہوں گے، پھر آپ نے آیت ”فاما من اعطى و اتقى و صدق بالحسنى آخر تک پڑھی، یعنی جس نے دیا اور ڈرا اور نیکیوں کی تصدیق کی الخ (آیت) پھر ہم اس پر سختی کی راہ آسان کر دیں گے۔

۲۰۶۰۔ آدم، شعبہ، اعمش، سعد بن عبیدہ، ابو عبد الرحمن سلمی، حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازے میں شریک تھے، آپ نے ایک چیز لی اور اس سے زمین کریدنے لگے، پھر فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جس کا ٹھکانا دوزخ اور جنت میں نہ لکھ دیا گیا ہو، لوگوں نے عرض کیا،

عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ الْحَنَةِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نَتَكَلَّلُ قَالَ لَا أَعْمَلُوا فِكُلُّ مُيسَّرٌ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أُعْطِيَ وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى إِلَى قَوْلِهِ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى قَوْلُهُ كَذَّبَ بِالْحُسْنَى .

۲۰۵۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ قَالَ كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي بَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَاتَّانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ فَتَغَسَّ فَجَعَلَ يَنْكُثُ بِمِخْصَرَتِهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ وَمَا مِنْ نَفْسٍ مَنُوقَسَةٍ إِلَّا كُتِبَ مَكَانُهَا مِنَ الْحَنَةِ وَالنَّارِ وَإِلَّا قَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةٌ أَوْ سَعِيدَةٌ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نَتَكَلَّلُ عَلَى كِتَابِنَا وَنَدْعُ الْعَمَلَ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى أَهْلِ السَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى أَهْلِ الشَّقَاوَةِ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ قَالَ أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا أَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أُعْطِيَ وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى الْآيَةَ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى .

۲۰۶۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْكُثُ بِهِ الْأَرْضَ فَقَالَ: مَا مِنْكُمْ مِنْ

یا رسول اللہ تو پھر ہم اپنے لکھے ہوئے پر بھروسہ کیوں نہ کر لیں اور عمل چھوڑ دیں؟ آپ نے فرمایا کہ عمل کرو اس لئے کہ ہر شخص کو اسی چیز میں آسانی ہوتی ہے جس کے لئے پیدا کیا گیا ہے، جو شخص اہل سعادت میں سے ہو گا اس کو نیک بختوں کے عمل میں آسانی ہوگی اور جو شخص اہل شقاوت میں سے ہو گا اس کو بد بختوں کے عمل میں آسانی ہوگی پھر (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے) آیت فاما من اعطی واتقى و صدق بالحسنى آخر تک پڑھی (یعنی پس جس نے دیا اور پرہیز گاری کی اور نیکیوں کی تصدیق کی)۔

۸۶۷۔ تفسیر سورہ ”الضحیٰ“

مجاہد نے کہا ”اذا سحی“ جب برابر ہو جائے اور دوسروں نے کہا کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ جب رات تاریک اور پرسکون ہو جائے ”عاکل“ بچوں والا۔

۲۰۶۱۔ احمد بن یونس، زہیر، اسود بن قیس، جندب بن سفیان سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو دو یا تین رات (تہجد کے لئے) کھڑے نہیں ہوئے، ایک عورت آئی اور کہا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے امید ہے کہ تمہارے شیطان نے تمہیں چھوڑ دیا، میں نے اس کو تمہارے پاس دو یا تین راتوں سے آتے ہوئے نہیں دیکھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ”والضحیٰ“ واللہ اذ سحی ما ودعک ربک وما فلی“ نازل فرمائی

آیت: تم کو تمہارے رب نے نہیں چھوڑا اور نہ ناراض ہوا ہے۔ ”ما ودعک ربک وما فلی“ تشدید کے ساتھ اور بلا تشدید کے ایک ہی معنی میں ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ تم کو تمہارے رب نے نہیں چھوڑا اور ابن عباسؓ نے اس کی تفسیر یہ بیان کی کہ تم کو نہ چھوڑا نہ تم سے دشمنی کی۔

۲۰۶۲۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، غندر، شعبہ، اسود بن قیس سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے جندب بن جلی سے سنا کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ! میں تمہارے ساتھی کو دیکھتی ہوں کہ قرآن لانے میں دیر کرنے لگے ہیں، تو یہ آیت نازل ہوئی کہ تم کو تمہارے رب

أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا تَتَكَلَّمُ عَلَى كِتَابِنَا وَتَدْعُ الْعَمَلَ قَالَ أَعْمَلُوا فِكُلُّ مُيَسَّرٍ لِّمَا خُلِقَ لَهُ أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَيُسَّرُ لِعَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَيُسَّرُ لِعَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَأَ فَمَا مِنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى الْآيَةِ

۸۶۷۔ (وَالضُّحَىٰ)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ إِذَا سَحَى: اسْتَوَى وَقَالَ غَيْرُهُ أَظْلَمَ وَسَكَنَ عَاقِلًا: دُوعِيَالٍ

۲۰۶۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبَ بْنَ سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِشْتَكَيْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَحَاثَتْ إِمْرَأَةً فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونُ شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ لَمْ أَرَهُ قُرْبِكَ مُنْذُ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى قَوْلُهُ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى تُفْرَأُ بِالتَّشْدِيدِ وَالتَّخْفِيفِ بِمَعْنَى وَاحِدٍ: مَا تَرَكَكَ رَبُّكَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا تَرَكَكَ وَمَا أَبْغَضَكَ.

۲۰۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غَنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا الْبَحْلِيَّ قَالَتْ إِمْرَأَةٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَرَى صَاحِبَكَ إِلَّا

إِبْطَاكَ فَتَزَلَتْ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قُلَىٰ .

نے نہیں چھوڑا اور نہ دشمنی کی۔

۸۶۸۔ (الْم نَشْرَحُ)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: وَزَرَكَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْقَضَ: أَتَقَلَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ أَيْ مَعَ ذَلِكَ الْعُسْرِ يُسْرًا آخَرَ كَقَوْلِهِ هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَا إِلَّا إِحْدَى الْحُسَيْنَيْنِ وَلَنْ يَغْلِبَ عُسْرُ يُسْرَيْنِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ فَأَنْصَبَ فِي حَاجَتِكَ إِلَى رَبِّكَ وَيُذَكِّرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَلَمْ نَشْرَحْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ .

۸۶۸۔ تفسیر سورہ النّشراح

مجاہد نے کہا کہ ”وزرک“ سے مراد جاہلیت کے گناہ ہیں انقض توڑ دیا جو جھل کر دیا مع العسر یسرا کی تفسیر میں ابن عیینہ نے کہا کہ اس سختی کے ساتھ دوسری آسانی ہے جیسے اللہ کا قول ”هل تربصون بنا الا احدى الحسينين“ اور حدیث ”لَنْ يَغْلِبَ عُسْرُ يُسْرَيْنِ“ کے معنی یہی ہیں اور مجاہد نے کہا ”فانصب“ سے مراد یہ ہے کہ اپنی ضرورت میں اپنے رب سے التجا کرو اور ابن عباس سے ”الم نشرح“ کی تفسیر میں منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیا۔

۸۶۹۔ (وَالْتَيْنِ)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: هُوَ الْتَيْنِ وَالزَّيْتُونُ الَّذِي يَأْكُلُ النَّعْدُ يُقَالُ فَمَا يُكَذِّبُكَ فَمَا الَّذِي يُكَذِّبُكَ بِأَنَّ النَّاسَ يُدَانُونَ بِأَعْمَالِهِمْ؟ كَأَنَّهُ قَالَ وَمَنْ يَقْدِرُ عَلَى تَكْذِيبِكَ بِالْثَّوَابِ وَالْعِقَابِ؟

۸۶۹۔ تفسیر سورہ والتین

مجاہد نے کہا کہ ”التین“ (انجیر) اور ”زیتون“ سے وہی مراد ہے جسے لوگ کھاتے ہیں ”فما یکذبک“ کے معنی یہ بیان کئے جاتے ہیں کہ کوئی ہے جو تجھے جھٹلائے گا کہ لوگ اپنے اعمال کا بدلہ دیئے جائیں گے؟ گویا یہ فرمایا کہ ثواب و عقاب کے متعلق کون شخص اس کی قدرت رکھتا ہے کہ تجھے جھٹلائے۔

۲۰۶۳۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ فَقَرَأَ فِي الْعِشَاءِ فِي إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ بِالتَّيْنِ وَالزَّيْتُونِ تَقْوِيمَ الْخَلْقِ .

۲۰۶۳۔ حجاج بن منہال، شعبہ، عدی، حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے تو آپ نے عشاء کی دو رکعتوں میں سے ایک رکعت میں سورت ”والتین والزیتون“ پڑھی۔ تقویم سے مراد خلق ہے۔

۸۷۰۔ تفسیر سورہ علق

۸۷۰۔ (اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ)

وَقَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَتِيقٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ اُكْتُبْ فِي الْمُصْحَفِ فِي أَوَّلِ الْإِمَامِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَاجْعَلْ بَيْنَ السُّورَتَيْنِ خَطًّا وَقَالَ مُجَاهِدٌ نَادِيَهُ عَشِيرَتَهُ الزَّبَانِيَةُ الْمَلَائِكَةُ وَقَالَ الرَّجُلِيُّ الْمَرْجِعُ لَتَسْفَعَنَّ قَالَ لَنَا خُذْ وَلَتَسْفَعَنَّ

قتیبہ نے بواسطہ حماد، یحییٰ بن عتیق، حسن کا قول نقل کیا کہ مصحف میں سورہ فاتحہ کے شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھو اور دو سورتوں کے درمیان خط کے طور پر (یعنی امتیاز کے لئے) ہو اور مجاہد نے کہا کہ نادیہ سے مراد اس کا قبیلہ ہے زبانیہ بمعنی ملائکہ فرشتے ہیں اور کہا کہ رجعی بمعنی لوٹنا ہے لتسفعن کے معنی یہ ہیں کہ ہم ضرور پکڑیں گے لتسفعن نون خفیفہ کے ساتھ ہے سفعت بیدہ بول کر

مراد لیتے ہیں کہ میں نے پکڑا۔

۲۰۶۳۔ یحییٰ، لیث، عقیل، ابن شہاب (دوسری سند) سعید بن مروان، محمد بن عبد العزیز بن ابی رزمہ، ابو صالح سلمویہ، عبد اللہ، یونس بن یزید، ابن شہاب، عروہ بن زبیرؓ حضرت عائشہؓ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے رویائے صادقہ کے ذریعہ ابتدا کی گئی، چنانچہ جو خواب بھی آپ دیکھتے صبح کے نمودار ہونے کی طرح وہ ظہور میں آتا، پھر خلوت گزینی کی رغبت آپ کے دل میں ڈال دی گئی، چنانچہ آپ غار حرا میں تشریف لے جاتے اور تخت کیا کرتے تھے اور تخت سے مراد یہ ہے کہ متعدد راتوں تک عبادت کرتے تھے پھر اپنی بیوی کے پاس جاتے اور اس کے لئے توشہ لے لیتے، پھر حضرت خدیجہؓ کے پاس جاتے اور اسی طرح توشہ لے کر تشریف لے جاتے، یہاں تک کہ آپ کے پاس دفعۃً حق آگیا اس وقت آپ غار حرا میں تھے کہ آپ کے پاس فرشتے نے آکر کہا کہ پڑھ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں، آپ نے فرمایا کہ مجھے بھیجنا یہاں تک کہ مجھ کو تکلیف محسوس ہوئی پھر مجھے چھوڑ دیا اور کہا پڑھ میں نے کہا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں، تو اس نے مجھے دوسری بار پکڑا اور بھیجنا جس سے مجھے تکلیف پہنچی پھر مجھے چھوڑ کر کہا کہ پڑھ، میں نے کہا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں، پھر اس نے تیسری بار پکڑ کر مجھے زور سے دبا جس سے مجھے تکلیف پہنچی، پھر مجھے چھوڑ دیا اور کہا پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا جس نے انسان کو علقہ سے پیدا کیا پڑھ اور تیرا رب بزرگ ہے وہ جس نے قلم کے ذریعہ سے سکھایا علم الانسان مالم یعلم تک پڑھایا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے اس حالت میں واپس ہوئے کہ آپ کانپ رہے تھے، یہاں تک کہ حضرت خدیجہؓ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ ”زملونی! زملونی“ مجھے کبل اڑھاؤ، مجھے کبل اڑھاؤ، چنانچہ لوگوں نے آپ کو کبل اڑھایا، جب آپ سے خوف کا اثر جاتا رہا، تو آپ نے خدیجہؓ سے فرمایا کہ اے خدیجہ! کیا ہو گیا ہے کہ مجھے اپنی جان کا ڈر ہے اور پوری حالت بیان فرمائی، حضرت خدیجہؓ نے عرض کیا کہ ہرگز نہیں، آپ خوش ہوں، خدا کی قسم! آپ کو اللہ تعالیٰ کبھی بھی رسوا

بِالنُّونِ وَهِيَ الْخَفِيفَةُ سَفَعَتْ بِيَدِهِمِ أَخَذْتُ .
۲۰۶۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ ابْنِ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو صَالِحٍ سَلْمُويَّةُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ أَوَّلُ مَا بَدَأَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةَ فِي النَّوْمِ، فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْهُ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حَبَبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ فَكَانَ يَلْحَقُ بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّنُ فِيهِ قَالَ وَالتَّحَنُّنُ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِي ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهِ وَيَتَرَوَّدَ لِلذَّكَاءِ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ فَيَتَرَوَّدُ بِمِثْلِهَا حَتَّى فَجَتْهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ: اقْرَأْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدُ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ قُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدُ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ قُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدُ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ الْآيَاتِ إِلَى قَوْلِهِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ فَرَجَعَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَجُّفَ بَوَادِرُهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ فَقَالَ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَرَمَلُونَهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرُّوعُ قَالَ لِيَخْدِجَةَ أَيْ خَدِيجَةَ مَالِي لَقَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي فَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ قَالَتْ خَدِيجَةُ كَلَّا أَبْشِرْ فَوَاللَّهِ لَا يُخْزِيكَ اللَّهُ

نہیں کرے گا، آپ تو خدا کی قسم! صلہ رحم کرتے ہیں، سچ بات کرتے ہیں، درمندانوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، مفلسوں کے لئے کسب کرتے ہیں اور مہمان کی ضیافت کرتے ہیں اور حق کی راہ میں پیش آنے والی مصیبتوں پر مدد کرتے ہیں، حضرت خدیجہؓ آپ کو لے کر چلیں، یہاں تک کہ ورقہ بن نوفل کے پاس آئیں جو خدیجہؓ کے چچا زاد بھائی تھے وہ جاہلیت میں نصرانی ہو گئے تھے اور عربی میں لکھتے تھے اور انجیل بھی عربی میں اللہ نے جس قدر چاہا لکھتے تھے اور وہ بہت بڑھے ہو گئے تھے، آنکھ کی بینائی جاتی رہی تھی خدیجہؓ نے کہا اے چچا! اپنے بھتیجے کی بات سنئے! ورقہ نے پوچھا بھتیجے! کیا بات ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دیکھا تھا اس کی خبر دی، ورقہ نے کہا یہ وہی ناموس ہے جو حضرت موسیٰ پر نازل کیا گیا تھا مکاش میں اس وقت جو ان ہوتا کاش میں زندہ ہوتا، پھر کچھ اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ لوگ مجھ کو نکال دیں گے ورقہ نے کہا ہاں! جو شخص بھی کوئی ایسی چیز لے کر آیا جو تم لائے ہو اس کو تکلیف دی گئی، اگر میں تمہارے اس زمانہ میں زندہ ہوتا تو میں تمہاری مستحکم مدد کرتا، پھر کچھ ہی دن گزرے تھے کہ ورقہ کی وفات ہو گئی اور وحی کا سلسلہ رک گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت غم ہوا، محمد بن شہاب نے بواسطہ ابو سلمہ، حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری بیان کیا کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحی کے رکنے کا ذکر فرما رہے تھے تو آپ نے فرمایا کہ میں ایک بار چلا جا رہا تھا، تو میں نے آسمان سے ایک آواز سنی، میں نے نگاہ اٹھائی تو اسی فرشتہ کو دیکھا جو میرے پاس حراء میں آیا تھا وہ آسمان اور زمین کے درمیان کر سی پر بیٹھا ہوا تھا، میں اس سے ڈرا اور گھر واپس ہو کر میں نے کہا کہ مجھے کبل اڑھاؤ مجھے کبل اڑھاؤ، تو لوگوں نے مجھے کبل اڑھا دیا اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت یا ایہا المدثر قم فانذر، وربک فکبر، وثیابک فطہر، والرحز فاهجر نازل فرمائی یعنی اے کبل اوڑھنے والے! کھڑے ہو جائیے! لوگوں کو ڈرائیے اور اپنے رب کی بڑائی بیان کیجئے! الخ اور ابو سلمہ نے کہا کہ رجز سے مراد وہ بت ہیں جن کی جاہلیت کے لوگ پرستش کرتے تھے، پھر اس کے بعد وحی برابر اترنے لگی۔

أَبَدًا فَوَاللَّهِ إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْلُومَ وَتَقْرَى الصَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَانْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتَّى آتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ خَدِيجَةَ أَحْيَى أَبُيْهَا وَكَانَ امْرَأً تَنْصَرَفَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ وَيَكْتُبُ مِنَ الْإِنجِيلِ بِالْعَرَبِيَّةِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ خَدِيجَةُ يَا عَمِّ اسْمَعْ مِنْ ابْنِ أَخِيكَ قَالَ وَرَقَةُ يَا ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرَى؟ فَأَخْبَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَأَى فَقَالَ وَرَقَةُ: هَذَا النَّاسُ مُوسَى الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى مُوسَى لَيَتَنَّبِي فِيهَا جَدْعًا لَيَتَنَّبِي أَكُونُ حَيًّا ثُمَّ ذَكَرَ حَرْفًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مُخْرِجِي هُمْ قَالَ وَرَقَةُ نَعَمْ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ بِمَا جِئْتُ بِهِ إِلَّا أُوذِيَ وَإِنْ يُدْرِكُنِي يَوْمُكَ حَيًّا أَنْصُرَكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشُبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوَفِّي وَفَتَرَ الْوَحْيَ فَبَقِيَ حَتَّى حَزَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فِتْرَةِ الْوَحْيِ قَالَ فِي حَدِيثِهِ بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِي فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَ نَبِيَّ بِحِرَاءٍ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيِّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَفَرَّقْتُ مِنْهُ فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمَلُونِي زَمَلُونِي فَذَكَّرُوهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَأْتِيهَا الْمُدَرِّرُ ثُمَّ فَأَنْذِرْ وَرَبِّكَ فَكَبَّرَ وَثِيَابَكَ فَطَهَّرَ وَالرَّجْزَ فَاهْجُرْ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَهِيَ الْأَوْتَانُ الَّتِي كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَعْبُدُونَ قَالَ ثُمَّ تَتَابَعَ الْوَحْيُ

قَوْلُهُ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ .

۲۰۶۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَا بَدِئَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةَ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ: اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ قَوْلُهُ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ .

۲۰۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنِي عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَوَّلُ مَا بَدِئَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةَ جَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ، اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ .

۲۰۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَدِيجَةَ فَقَالَ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَذَكَرَ الْحَدِيثَ كَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْتَه لِنَسْفَعَا بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةً كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ .

۲۰۶۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو جَهْلٍ لَئِنْ رَأَيْتُ مُحَمَّدًا يُصَلِّيُ عِنْدَ الْكُعْبَةِ لَأَطَّأَنَّ عَلَى عُنُقِهِ فَبَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ فَعَلَهُ لَأَخَذْتُهُ الْمَلَائِكَةُ تَابِعَهُ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ .

(آیت) اللہ تعالیٰ نے انسان کو بستہ خون سے پیدا کیا۔

۲۰۶۵۔ ابن کبیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ سب سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر رؤیائے صالحہ سے ابتداء ہوئی، پھر آپ کے پاس فرشتہ آیا اور کہا کہ پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا انسان کو بستہ خون سے پیدا کیا، پڑھو! اور تمہارا رب بڑا کریم ہے۔

(آیت) پڑھیے اور آپ کا رب بڑا کریم ہے۔

۲۰۶۶۔ عبد اللہ بن محمد، عبد الرزاق، معمر، زہری، ح، لیث، عقیل، محمد، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر رؤیاء صالحہ کے ذریعہ سے ابتداء ہوئی۔ آپ کے پاس فرشتہ آیا اور کہا کہ پڑھ اپنے رب کے نام سے، جس نے پیدا کیا، اسی نے انسان کو بستہ خون سے پیدا کیا، پڑھ اور تیرا رب کریم ہے، جس نے قلم کے ذریعہ سکھایا۔

۲۰۶۷۔ عبد اللہ بن یوسف، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہؓ کے پاس لوٹ کر گئے تو آپ نے فرمایا کہ مجھے کھل اڑھا دو، مجھے کھل اڑھا دو پھر پوری حدیث بیان کی

(آیت) ہرگز نہیں ایسا نہ ہو گا اگر وہ باز نہ آئے، تو ہم پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹیں گے ایسی پیشانی جو جھوٹی ہے۔

۲۰۶۸۔ یحییٰ، عبد الرزاق، معمر، عبد الکریم جزری، عکرمہ، ابن عباس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ابو جہل نے کہا اگر میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کعبہ کے پاس نماز پڑھتے دیکھ لوں تو اس کی گردن کچل دوں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر ملی تو آپ نے فرمایا اگر وہ ایسا کرے تو اس کو فرشتے پکڑ لیں، عمرو بن خالد نے بواسطہ عبید اللہ، عبد الکریم اس کی متابعت میں روایت کی۔

۸۷۱۔ (إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ)

يُقَالُ الْمَطْلَعُ هُوَ الطَّلُوعُ وَالْمَطْلَعُ: الْمَوْضِعُ الَّذِي يَطْلُعُ مِنْهُ أَنْزَلْنَاهُ الْهَاءُ كِنَايَةٌ عَنِ الْقُرْآنِ أَنْزَلْنَاهُ مَخْرَجَ الْحَمِيعِ وَالْمَنْزِلُ هُوَ اللَّهُ وَالْعَرَبُ تُؤَكِّدُ فِعْلَ الْوَاحِدِ فَجَعَلَهُ بِلَفْظِ الْحَمِيعِ لِيَكُونَ أَثْبَتٌ وَأَوْكَدًا .

۸۷۲۔ (لَمْ يَكُنْ)

مُفَكِّكِينَ: زَائِلِينَ قَبِيَّةً: الْقَائِمَةُ دِينُ الْقِيَمَةِ أَضَافَ الدِّينَ إِلَى الْمُؤَنَّثِ .

۲۰۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَيْتَ إِلَّا اللَّهُ أَمَرَ نَبِيَّ أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا قَالَ وَسَمَانِي؟ قَالَ نَعَمْ فَبَكَى .

۲۰۷۰۔ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَيْتَ إِلَّا اللَّهُ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ قَالَ أَبَى اللَّهُ سَمَانِي لَكَ؟ قَالَ اللَّهُ سَمَّاكَ لِي فَجَعَلَ أَبَى يَكْبَى قَالَ قَتَادَةُ فَأَنْبِثُ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَيْهِ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ .

۲۰۷۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ أَبُو جَعْفَرٍ الْمُتَدَائِي حَدَّثَنَا رُوْحٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي بَنٍ كَعْبٍ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ قَالَ اللَّهُ

۸۷۱۔ تفسیر سورہ قدر!

”مطلع“ کے معنی طلوع بیان کئے جاتے ہیں اور ”مطلع“ طلوع ہونے کی جگہ کو بھی کہتے ہیں انزلناہ میں ”ہ“ ضمیر کا مرجع قرآن ہے صیغہ جمع بمنزلہ واحد کے ہے اس لئے کہ نازل کرنے والا اللہ ہے اور عرب فعل واحد کو موکد کرتے ہیں اور لفظ جمع استعمال کرتے ہیں تاکہ ثبوت کی زیادتی اور تاکید ہو۔

۸۷۲۔ تفسیر سورہ بینہ

”منفکین“ دور ہونے والے قیامت قائم ہونے والادین القیمتہ دین کو مونث کی طرف مضاف کیا گیا ہے۔

۲۰۶۶۔ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابیؓ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے ”لم یکن الذین کفروا“ پڑھوں ابیؓ نے پوچھا کیا میرا نام بھی لیا؟ آپؐ نے فرمایا ہاں! تو یہ رو پڑے۔

۲۰۷۰۔ حسان بن حسان، ہمام، قتادہ، حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابیؓ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے قرآن پڑھوں، ابیؓ نے پوچھا (۱) کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا؟ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے تمہارا نام لیا، تو ابیؓ رونے لگے قتادہ نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا گیا کہ آپؐ نے ان کے سامنے ”لم یکن الذین کفروا من اهل الكتاب“ پڑھی۔

۲۰۷۱۔ احمد بن ابی داؤد، ابو جعفر منادی، روح، سعید بن ابی عروہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم دیا کہ میں تم کو قرآن پڑھاؤں پوچھا کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام آپؐ سے لیا؟ آپؐ نے فرمایا کہ ہاں! پوچھا کیا پروردگار عالم

(۱) یہ حضرت ابی بن کعبؓ کیلئے بہت بڑی منفعت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انکا نام لیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ انہیں قرآن سناؤ انہوں نے اپنے آپ کو اس مرتبے سے حقیر جانا اس لیے رونے لگے۔

کے پاس میرا ذکر ہوا؟ آپ نے فرمایا ہاں! تو ان کی دونوں آنکھوں میں آنسو آگئے۔

۸۷۳۔ تفسیر سورہ زلزال

(آیت) جس نے ذرہ برابر نیکی کی، تو وہ اس کو دیکھ لے گا کہا جاتا ہے کہ ”اوحیٰ لہا“ اوحیٰ الیہا“ وحی لہا“ وحی الیہا کے ایک ہی معنی ہیں۔

۲۰۷۲۔ اسعلیٰ بن عبد اللہ مالک، زید بن اسلم، ابو صالح سان حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھوڑے تین قسم کے لوگوں کے پاس ہوتے ہیں ایک شخص کے لئے اجر کا باعث، دوسرے کے لئے پردہ پوشی اور تیسرے کے لئے گناہ کا سبب ہے، وہ شخص جس کے لئے اجر کا سبب ہے، تو وہ شخص ہے جس نے اسے اللہ کے راستہ میں باندھا اور اس کو کسی چراگاہ یا باغ میں لمبی رسی سے باندھا، اس چراگاہ اور باغ میں اسی رسی کے طول میں جہاں تک پہنچے اس کو ثواب ملے گا اور اگر اس نے رسی توڑ دی ایک یا دو اونچی جگہ پر کودا تو اس کے قدم اور پھدکنے کے بدلے ثواب ملے گا، اور اگر وہ ایک نہر کے پاس سے گزرا اور اس سے پانی پی لیا حالانکہ اس سے پلانے کا قصد نہیں تھا، تو اس میں اس کے لئے نیکیاں ہیں، یہ گھوڑا اس آدمی کے لئے باعث اجر ہے اور وہ شخص جس نے تجارت میں نفع حاصل کرنے اور سوال سے بچنے کے لئے گھوڑا باندھا، اور اس کی گردن اور پیٹھ میں اللہ کا حق نہ بھولا (اس زکوٰۃ دی) تو یہ اس کے لئے پردہ پوشی ہے اور وہ شخص جس نے اس کو فخر و غرور اور ریاء کے لئے باندھا تو یہ اس پر گناہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گدھوں کے متعلق سوال کیا گیا، تو آپ نے فرمایا کہ مجھ پر اس کے متعلق بجز اس جامع آیت کے کوئی اور آیت نازل نہیں ہوئی کہ جس نے ذرہ برابر نیکی کی تو وہ اس کو دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی تو وہ بھی اس کو دیکھ لے گا۔

۲۰۷۳۔ یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، مالک، زید بن اسلم، ابو صالح سان، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے

سَمِعْنِي لَكَ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَقَدْ ذُكِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ نَعَمْ فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ.

۸۷۳۔ (اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا)

قَوْلُهُ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ يُقَالُ: اَوْحَى لَهَا اَوْحَى اِلَيْهَا وَوَحَى لَهَا وَوَحَى اِلَيْهَا وَاحِدٌ.

۲۰۷۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْحَيْلُ لِثَلَاثَةِ لِرَجُلٍ أَجَرَ وَلِرَجُلٍ سِتْرًا وَعَلَى رَجُلٍ وَزْرٌ: فَاَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَطَالَ لَهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا أَصَابَتْ فِي طَبَلِهَا ذَلِكَ فِي الْمَرْجِ وَالرَّوْضَةِ كَانَ لَهُ حَسَنَاتٍ وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طَبَلَهَا فَاسْتَنْتَ شَرْفًا أَوْ شَرْفَيْنِ كَانَتْ أَثَارُهَا وَأَرْوَاتُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يَرِدْ أَنْ يَسْقَى بِهِ كَانَ ذَلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ فَهِيَ لِذَلِكَ الرَّجُلِ أَجْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغْيِيًا وَتَعَفُّفًا وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللَّهِ فِي رِقَابِهَا وَلَا ظَهْرُهَا فَهِيَ عَلَى ذَلِكَ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَحْرًا وَرِقَاتًا وَبَوَاءَ فَهِيَ عَلَى ذَلِكَ وَزْرٌ فَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمْرِ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى فِيهَا إِلَّا هَذِهِ الْآيَةَ الْفَادَةُ الْجَامِعَةَ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ.

۲۰۷۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ

نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گدھوں کے بارے میں پوچھا گیا، تو آپ نے فرمایا کہ مجھ پر اس جامع اور مانع آیت کے سوالان کے بارے میں اور کوئی چیز نازل نہیں ہوئی ہے کہ فہم بعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شریرہ۔

بْنِ اسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ لَمْ يُنْزَلْ عَلَيَّ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا هَذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَادَةُ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ.

۸۷۴۔ تفسیر سورۃ العادیات

مجاہد نے کہا ”کنود“ سے مراد ناشکری کرنے والا ہے ”فائر بن بہ نفعاً“ کے معنی بیان کئے جاتے ہیں کہ ان کے ذریعہ غبار اڑاتے ہیں لہب الخیر خیر کی محبت کے سبب سے لشدید، بخیل اور بخیل کو شدید کہا جاتا ہے حاصل بمعنی میز (الگ الگ کر دیا جائے گا) ہے۔

۸۷۵۔ (وَالْعَادِيَاتِ)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: الْكُنُودُ: الْكَفُورُ يُقَالُ فَائِرٌ بِهِ نَفْعًا رَفَعَنَ بِهِ غَبَارًا لِحَبِّ الْخَيْرِ مِنْ أَجْلِ حُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٍ: لَبْخِيلٌ وَيُقَالُ لِلْبَخِيلِ شَدِيدٌ حُصِّلَ: مُيزَ.

۸۷۵۔ تفسیر سورۃ القارعة

”کالفراش المبوٹ“ ٹڈیوں کے غول کی طرح کہ ایک دوسرے پر گرتے پڑتے ہوں گے اسی طرح آدمی بھی ایک دوسرے پر گرتے پڑتے ہوں گے کالعہن دھنکی ہوئی رنگ برنگی روئی کی طرح اور عبد اللہ نے کالصوف قرآن کی۔

۸۷۶۔ (الْقَارِعَةُ)

كَالْفِرَاشِ الْمَبُوثِ: كَغَوْغَاءِ الْجَرَادِ يَرْكَبُ بَعْضُهُ بَعْضًا كَذَلِكَ النَّاسُ يَحُولُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ كَالْعِهْنِ كَالْوَانِ الْعِهْنِ وَقَرَأَ عَبْدُ اللَّهِ كَالصُّوفِ.

۸۷۶۔ تفسیر سورۃ الہاکم التکاثر

حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ ”تکاثر“ سے کثرت اموال اور اولاد مراد ہے۔

۸۷۷۔ (الْهَآكُم)

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ التَّكَاثُرُ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ.

۸۷۷۔ تفسیر سورۃ العصر

یحییٰ نے کہا کہ ”عصر“ سے مراد ہر (زمانہ) ہے جس کی قسم کھائی گئی ہے۔

۸۷۸۔ (وَالْعَصْرِ)

وَقَالَ يَحْيَى: الدَّهْرُ أَقْسَمَ بِهِ.

۸۷۸۔ تفسیر سورہ ویل لکل ہمزہ!

”ہطمة“ آگ کا نام ہے جس طرح کہ ”سقر“ اور ”نظی“ ہے۔

۸۷۹۔ (وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ)

الْحُطْمَةُ اسْمُ النَّارِ مِثْلُ سَقَرٍ وَنَظْيٍ.

۸۷۹۔ تفسیر سورۃ الم تر کیف!

مجاہد نے کہا ”ابابیل“ لگاتار اور جھنڈ کے جھنڈ اور ابن عباس نے کہا

۸۷۹۔ (أَلَمْ تَرَ)

قَالَ مُجَاهِدٌ أَبَابِيلُ مُتَّابِعَةٌ مُجْتَمِعَةٌ وَقَالَ ابْنُ

”جیل“ ”مغرب“ سنگ و گل کا ہے۔

عَبَّاسٌ مِنْ سَجِيلٍ هِيَ سُنْكَ وَكَلٌّ .

۸۸۰۔ تفسیر سورہ لایلاف قریش!

مجاہد نے کہا کہ ”لایلاف“ کے معنی یہ ہیں کہ ان کے دل میں الفت ڈال دی اس لیے ان کو جاڑے اور گرمی میں سفر شاق نہیں گزرتا ”وامنہم“ ان کو ان کے حرم میں ہر دشمن سے امن دیا ابن عیینہ نے کہا کہ لایلاف کے معنی یہ ہیں کہ قریش پر میری نعمت کے سبب سے۔

۸۸۰۔ (لَا يَلَافِ قُرَيْشٍ)

لَا يَلَافِ الْفُؤَا ذَلِكُ فَلَا يَشْقُ عَلَيْهِمْ فِي الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ وَامْنَهُمْ مِنْ كُلِّ عَدُوٍّ هُمْ فِي حَرَمِهِمْ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ لَا يَلَافِ لِيُعْمَتِيَ عَلَى قُرَيْشٍ .

۸۸۱۔ تفسیر سورہ ارایت

مجاہد نے کہا کہ ”یدع“ اس کے حق سے دھکے دیتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ ”دعوت“ سے ماخوذ ہے ”یدعون“ دھکے دیئے جاتے ہیں ساہون کھیلنے والے اور ماعون سے مراد ہر اچھی بات ہے اور بعض عرب نے کہا کہ ”ماعون“ سے مراد پانی ہے عکرمہ نے کہا کہ اس کا بلند ترین درجہ تو فرض زکوٰۃ ہے اور ادنیٰ مرتبہ سامان کا عاریتہ دینا ہے۔

۸۸۱۔ (أَرَأَيْتَ)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ يَدْعُ: يَدْفَعُ عَنْ حَقِّهِ يُقَالُ هُوَ مِنْ دَعَعْتُ يَدْعُوْنَ: يُدْفَعُونَ سَاهُونَ لَاهُونَ وَالْمَاعُونَ الْمَعْرُوفُ كُلُّهُ وَقَالَ بَعْضُ الْعَرَبِ: الْمَاعُونَ الْمَاءُ وَقَالَ عِكْرِمَةُ أَعْلَاهَا الزَّكَاةُ الْمَفْرُوضَةُ وَأَدْنَاهَا عَارِيَةُ الْمَتَاعِ .

۸۸۲۔ تفسیر سورہ کوثر

ابن عباس نے کہا کہ ”شانتک“ بمعنی عدوک (تیرا دشمن) ہے۔ ۲۰۷۴۔ آدم، شیبان، قتادہ، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم آسمان پر چڑھائے گئے یعنی معراج ہوئی تو آپؐ نے فرمایا کہ میں ایک نہر کے پاس پہنچا جس کے دونوں کنارے کھوکھلے موتیوں کے خیمے تھے، میں نے پوچھا اے جبریل! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا یہ کوثر ہے۔

۸۸۲۔ (إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكُوثَرُ)

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: شَانَتُكَ: عَدُوُّكَ .

۲۰۷۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا عَرَجَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى السَّمَاءِ قَالَ: آتَيْتُ عَلَى نَهْرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ اللَّؤْلُؤِ مُحَوَّفًا فَقُلْتُ مَا هَذَا يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَذَا الْكُوثَرُ .

۲۰۷۵۔ خالد بن یزید کاہلی، اسرئیل، ابواسحاق، ابو عبیدہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ان سے آیت انا اعطیناک الکوثر کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ وہ ایک نہر ہے جو تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی گئی ہے اس کے دونوں کناروں پر کھوکھلے موتی (کے گنبد) ہیں، اس کے برتن ستاروں کی طرح ان گنت ہیں، ذکر کیا اور ابو الاحوص اور مطرف اس کو ابواسحاق سے روایت کرتے ہیں۔

۲۰۷۵۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْكَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ: سَأَلْتُهَا عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكُوثَرَ قَالَتْ: نَهْرٌ أُعْطِيَهُ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاطِئَاهُ عَلَيْهِ دُرٌّ مُحَوَّفٌ ابْنَتُهُ كَعَدَدِ النُّجُومِ رَوَاهُ زَكْرِيَاءُ وَأَبُو الْأَحْوَصِ وَمُطَرِفٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ .

۲۰۷۶۔ یعقوب بن ابراہیم، شہیم، ابوبشر، سعید بن جبیر حضرت ابن

۲۰۷۶۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا

عباس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کوثر کے متعلق کہا کہ وہ خیر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دی ہے، ابو بثر نے کہا کہ میں نے سعید بن جبیر سے کہا کہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ وہ جنت میں ایک نہر ہے، تو سعید نے کہا کہ نہر جو جنت میں ہے، وہ منجملہ خیر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کیا ہے۔

هَشِيمٌ حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ فِي الْكُوْثَرِ هُوَ الْخَيْرُ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ قَالَ أَبُو بَشِيرٍ: قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَإِنَّ النَّاسَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيدُ النَّهْرِ الَّذِي فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ .

۸۸۳۔ تفسیر سورہ قل یا ایہا الکفر ون

تمہارے لئے تمہارا دین یعنی کفر ہے اور میرے لئے دین اسلام ہے، اور ”دینی“ نہ کہا اس لئے کہ آیات ”نون“ کے ساتھ ہیں، لہذا یا کو حذف کر دیا گیا جیسا کہ ”یہدین و یشفین“ میں ہے اور دوسروں نے کہا کہ لا عبد مات عبدون“ سے مراد یہ ہے کہ میں اس کی عبادت نہیں کروں گا جس کی تم اس وقت کر رہے ہو اور نہ تمہاری دعوت میں بقیہ زندگی میں منظور کروں گا، اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی عبادت میں کرتا ہوں، اور یہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق اللہ نے فرمایا کہ ان میں سے بہت کی سرکشی کو بڑھا دے گا، جو تمہارے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے۔

۸۸۳۔ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ)

يُقَالُ لَكُمْ دِينُكُمْ الْكُفْرُ وَلِي دِينُ الْإِسْلَامِ وَلَمْ يَقُلْ دِينِي لِأَنَّ الْآيَاتِ بِالنُّونِ فَحُذِفَتِ الْيَاءُ كَمَا قَالَ يَهُدِيْنَ وَيَشْفِيْنَ وَقَالَ غَيْرُهُ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ الْآلَ وَلَا أَجِيبُكُمْ فِيمَا بَقِيَ مِنْ عُمْرِي وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ وَهُمْ الَّذِينَ قَالَ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا .

۸۸۴۔ تفسیر سورہ اذا جاء نصر اللہ!

۲۰۷۷۔ حسن بن ربیع، ابو الاحوص، اعمش، ابو الضحیٰ، مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ سورت اذا جاء نصر اللہ کے نازل ہونے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کوئی نماز پڑھتے تو آپ نے فرمایا سبحانک ربنا وبحمدک اللہم اغفر لی (یعنی اے اللہ تو پاک ہے اللہ، اللہ تو مجھے بخش دے)

۸۸۴۔ (إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ)

۲۰۷۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً بَعْدَ أَنْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ إِلَّا يَقُولُ فِيهَا: سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي .

۲۰۷۸۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، ابو الضحیٰ، مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجود میں اکثر یہ الفاظ فرماتے تھے سبحان اللہم ربنا وبحمدک اللہم اغفر لی اور قرآن

۲۰۷۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكثِرُ أَنْ

کی آیت (فسبح بحمد ربك و استغفره) سے اخذ کر کے اس پر عمل کرتے تھے
(آیت) اور تم لوگوں کو اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہوتے دیکھو گے۔

۲۰۷۹۔ عبد اللہ بن ابی شیبہ، عبد الرحمن سفیان، حبیب بن ابی ثابت، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے لوگوں سے آیت ”اذا جاء نصر الله والفتح“ کے متعلق دریافت کیا تو لوگوں نے کہا اس سے مراد شہروں اور محلوں کا فتح کرنا ہے؟ انہوں نے کہا اے ابن عباس! تم کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا موت کی مثال ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بیان کی گئی اور آپ کی وفات کی خبر دی گئی ہے

(آیت) اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کیجئے اور اس سے مغفرت چاہیے بے شک وہ توبہ قبول کرنے والا ہے تواب سے مراد بندوں کی توبہ قبول کرنے والا ہے اور تواب آدمیوں کی صفت ہو تو معنی گناہ سے توبہ کرنے والا ہوتے ہیں۔

۲۰۸۰۔ موسیٰ بن اسماعیل، ابو عوانہ، ابو بشر، سعید بن جبیر، حضرت عباس سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ مجھے بدر کے بوڑھوں کے پاس بٹھلایا کرتے تھے ان میں سے بعض کے دل میں خیال پیدا ہوا اور کہا کہ اس کو تم ہمارے برابر بٹھاتے ہو حالانکہ ہم لوگوں کے تو اس جیسے بیٹے ہیں، حضرت عمرؓ نے کہا اس وجہ سے کہ تم جانتے ہو، چنانچہ ایک دن انہوں نے بلایا اور ابن عباس کو ان لوگوں کی مجلس میں شریک کیا، ابن عباس کا بیان ہے کہ میرا خیال ہے کہ اس دن صرف اس لئے مجھے بلایا تھا تا کہ انہیں معلوم ہو جائے حضرت عمرؓ نے کہا کہ اللہ کے قول ”اذا جاء نصر الله والفتح“ کے متعلق تم کیا کہتے ہو بعض نے کہا کہ ہمیں حکم دیا گیا کہ اللہ کی حمد بیان کریں اور مغفرت طلب کریں جب کہ ہماری مدد کی جائے، اور فتح ہو، بعض خاموش رہے اور کچھ نہ کہا، تو حضرت عمرؓ نے مجھ سے کہا ابن عباس! تم بھی یہی کہتے ہو، میں نے کہا نہیں! انہوں نے کہا تو پھر کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی طرف اشارہ ہے جس کی خبر اللہ نے آپ کو دی، اللہ نے فرمایا ”اذا جاء نصر الله

يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي يَا أُولَ الْقُرْآنِ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا .

۲۰۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَهُمْ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ قَالُوا فَتُفْتَحُ الْمَدَائِنُ وَالْقُصُورُ قَالَ مَا تَقُولُ يَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ أَجَلٌ أَوْ مِثْلُ ضَرْبٍ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعِيََتْ لَهُ نَفْسُهُ فَسَبَّحَ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفَرَهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا تَوَّابٌ عَلَى الْعِبَادِ وَالتَّوَّابُ مِنَ النَّاسِ النَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ .

۲۰۸۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ يُدْخِلُنِي مَعَ أَشْيَاخٍ بَدْرٍ فَكَانَ بَعْضُهُمْ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ فَقَالَ لِمَ تُدْخِلُ هَذَا مَعَنَا وَلَنَا أَبْنَاءٌ مِثْلُهُ؟ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ عَلِمْتُمْ فَذَعَا ذَاتَ يَوْمٍ فَأَدْخَلَهُ مَعَهُمْ فَمَا رَأَيْتُ أَنَّهُ دَعَانِي يَوْمَئِذٍ إِلَّا لِيُرِيَهُمْ قَالَ مَا تَقُولُونَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ أَمَرْنَا نَحْمَدُ اللَّهَ وَنُسْتَغْفِرُهُ إِذَا نَصَرْنَا وَفَتَحَ عَلَيْنَا وَسَكَتَ بَعْضُهُمْ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَقَالَ لِي أَكْذَاكَ تَقُولُ يَا ابْنُ عَبَّاسٍ؟ فَقُلْتُ لَا قَالَ فَمَا تَقُولُ؟ قُلْتُ هُوَ أَجَلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ لَهُ قَالَ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ وَذَلِكَ عَلَامَةُ أَجَلِكَ فَسَبَّحَ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفَرَهُ إِنَّهُ

والفتح“ تو یہ آپ کی وفات کی علامت ہے ”فسبح بحمد ربك واستغفره انه كان تواباً“ حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں اس کے متعلق اس سے زیادہ نہیں جانتا جو تم کہتے ہو۔

۸۸۵۔ تفسیر سورہ تبت ید الیٰ لہب و تب!

تباب بمعنی خسراں اور تنیب بمعنی تدبیر (ہلاک کر دینا) ہے
۲۰۸۱۔ یوسف بن موسیٰ، ابواسامہ، اعمش، عمرو بن مرہ، سعید بن جبیر حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب آیت وانذر عشیرتک الاقربین (اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے) اور ان میں سے خاص لوگوں کو ڈرائیے نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور کوہ صفا پر چڑھ کر یا صباہا (۱) کہہ کر پکارنے لگے ”لوگوں نے کہا یہ کون ہے؟“ اور آپ کے پاس جمع ہو گئے آپ نے فرمایا تلاؤ! اگر میں تمہیں خبر دوں کہ ایک لشکر اس پہاڑ کے دامن سے نکلنے والا ہے تو کیا تم مجھے سچا سمجھو گے؟ لوگوں نے کہا کہ ہمیں تم سے جھوٹ کا تجربہ نہیں ہوا ہے تو آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں سخت عذاب سے ڈراتا ہوں، ابو لہب نے کہا تبالک (تیری ہلاکت ہو) کیا تو نے ہمیں اسی لئے جمع کیا تھا، پھر وہ اٹھ کر چل دیا تو آیت تبت ید الیٰ لہب و تب نازل ہوئی اعمش نے اس دن اسی طرح پڑھا تھا

(آیت) تب ماغنی عنہ مالہ وما کسب۔

۲۰۸۲۔ محمد بن سلام، ابو معاویہ، اعمش، عمرو بن مرہ، سعید بن جبیر حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بطاء کی طرف تشریف لے گئے، اور پہاڑ پر چڑھ کر آواز دی ”یا صباہا“ قریش آپ کے پاس جمع ہو گئے، تو آپ نے فرمایا کہ بتاؤ اگر میں تم سے بیان کروں کہ دشمن صبح یا شام کے وقت تم پر حملہ کرنے والا ہے، تو کیا تم مجھے سچا سمجھو گے؟ لوگوں نے کہا ہاں! تو آپ

كَانَ تَوَابًا فَقَالَ عُمَرُ: مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَقُولُ.

۸۸۵۔ (تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ)

تَبَابٌ: خُسْرَانٌ. تَنَبُّيْتُ: تَذَمُّيرٌ

۲۰۸۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ وَانْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ وَرَفُطَكَ مِنْهُمْ الْمُخْلِصِينَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى صَعِدَ الصَّفَا فَهَتَفَ يَا صَبَا حَاةَ فَقَالُوا مَنْ هَذَا فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ مِنْ سَفْحِ هَذَا الْجَبَلِ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِي؟ قَالُوا مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ كَذِبًا قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيِ عَذَابٍ شَدِيدٍ قَالَ أَبُو لَهَبٍ تَبَّالْكَ مَا جَمَعْتَنَا إِلَّا لِهَذَا؟ ثُمَّ قَامَ فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ وَقَدْ تَبَّ هَكَذَا قَرَأَهَا الْأَعْمَشُ يَوْمَئِذٍ

قَوْلُهُ وَتَبَّ مَا أَعْنَى عَنْهُ مَا لَهُ وَمَا كَسَبَ.

۲۰۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرُو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْبَطْحَاءِ فَصَعِدَ إِلَى الْجَبَلِ فَنَادَى يَا صَبَا حَاةَ فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ فَقَالَ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ حَدَّثْتُكُمْ أَنَّ الْعَدُوَّ مُصِيبُكُمْ

(۱) دشمن کے حملہ کے خطرہ کے وقت اپنی قوم کو تنبیہ کرنے کیلئے اہل عرب ان الفاظ کے ساتھ پکارا کرتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ان کے کفر و شرک اور جہالت کے خلاف انہیں تنبیہ کرنا اور ڈرانا تھا اس لیے آپ نے انہیں اس طرح پکارا جس طرح دشمن کے خطرہ کے وقت پکارا جاتا تھا۔

نے فرمایا کہ میں تمہارے لئے سخت عذاب سے ڈرانے والا ہوں ابو لہب نے کہا کیا ہم کو اسی لئے جمع کیا تھا تو ہلاک ہو جائے تو اللہ تعالیٰ نے سورۃ تبت یدا ابی لہب و تب آخر تک نازل کی۔
(آیت) عنقریب وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوگا۔

۲۰۸۳۔ عمر بن حفص، حفص، اعمش، عمرو بن مرہ، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ ابو لہب نے کہا تو ہلاک ہو جا کیا اسی لئے تو نے ہمیں جمع کیا تھا تو تبت یدا ابی لہب نازل ہوئی

(آیت) اور اس کی بیوی داخل ہوگی جو لکڑیاں لاد لاتی ہے، (۱) مجاہد نے کہا حمالة الحطب سے مراد یہ ہے کہ چنل خوری کرتی پھرتی تھی فی جیدھا جبل من مسد (اس کی گردن میں مونج کی رسی ہو گی) کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ”مسد“ سے مقل کی چھال کی بیٹی ہوئی رسی مراد ہے اس جگہ اس سے مراد وہ زنجیر ہے جو دوزخ میں اس کے گلے میں ہوگی۔

۸۸۶۔ تفسیر سورۃ قل ہو اللہ احد!

بعض کہتے ہیں کہ ’احد‘ پر توہین نہیں ہے اس سے مراد واحد ہے۔
۲۰۸۴۔ ابو الیمان، شعب، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اللہ نے فرمایا کہ مجھے ابن آدم نے جھٹلایا حالانکہ اس کے لئے یہ مناسب نہ تھا اور مجھے گالیاں دیں، حالانکہ اس کے لئے یہ مناسب نہ تھا مجھے اس کا جھٹلانا تو اس کا یہ قول ہے کہ مجھے دوبارہ زندہ نہیں کرے گا، جس طرح مجھے شروع میں پیدا کیا، حالانکہ پہلی بار پیدا کرنا مجھ پر اس کے دوبارہ پیدا کرنے سے آسان نہیں ہے اور اس کا مجھے گالی دینا اس کا یہ قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بیٹا بنا لیا ہے حالانکہ میں ایک ہوں، بے نیاز ہوں نہ میں نے کسی کو جنا اور نہ میں کسی سے جنا گیا اور نہ میرا کوئی

أَوْ مَمْسِكُمْ أَكُنْتُمْ تُصَدِّقُونِي؟ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيِ عَذَابٍ شَدِيدٍ فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ إِلَهَذَا جَمَعْتَنَا تَبًّا لَكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ إِلَى الْإِخْرَاءِ قَوْلُهُ سَيَصْلَى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ .

۲۰۸۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَبُو لَهَبٍ تَبَّا لَكَ إِلَهَذَا جَمَعْتَنَا فَتَزَلَّتْ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ

وَأَمْرَأَتُهُ حَمَالَةَ الْحَطَبِ وَقَالَ مَجَاهِدٌ حَمَالَةُ الْحَطَبِ تَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ يُقَالُ مِنْ مَّسَدٍ لِّفِ الْمَقْلِ وَهِيَ السِّلْسِلَةُ الَّتِي فِي النَّارِ .

۸۸۶ (قَوْلُهُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ)

يُقَالُ لَا يُتَوَّنُ أَحَدٌ أَيْ وَاحِدٌ ..
۲۰۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ: كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ فَأَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ لَنْ يُعِيدَنِي كَمَا بَدَأَنِي وَلَيْسَ أَوَّلُ الْخَلْقِ بِأَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ إِعَادَتِهِ وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا وَأَنَا الْأَحَدُ الصَّمَدُ لَمْ أَلِدْ وَلَمْ أُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُوًا أَحَدٌ قَوْلُهُ اللَّهُ

(۱) ابو لہب کی بیوی ام جمیل ہر روز لکڑیاں اور کانٹے اکٹھے کر کے سر پر لاد کر لاتی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے راستے میں ڈالتی تھی بالآخر وہی رسی اسکی گردن میں پھنس گئی جس سے وہ ہلاک ہو گئی۔

ہمسر ہے

(آیت) اللہ بے نیاز ہے عرب اپنے سردار کو صمد کہتے ہیں اور ابو داکل نے کہا صمد اس سردار کو کہتے ہیں جس پر سرداری ختم ہو۔

۲۰۸۵۔ اسحاق بن منصور، عبد الرزاق، معمر، ہمام، حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) مجھے ابن آدم نے جھٹلایا حالانکہ اس کے لئے یہ مناسب نہ تھا اور مجھ کو اس کا جھٹلانا تو اس کا یہ کہنا ہے کہ میں اسے دوبارہ زندہ نہیں کروں گا جیسا کہ میں نے پہلی بار اس کو پیدا کیا اور مجھ کو اس کا گالی دینا یہ کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بیٹا بنا لیا ہے حالانکہ میں بے نیاز ہوں کہ نہ میں نے کسی کو جنا اور نہ میں کسی سے جنا گیا اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے کفو یا کفیا اور کفاء کے ایک ہی معنی ہیں۔

الصَّمَدُ وَالْعَرَبُ تُسَمِّي أَسْرًا فَهِيَ الصَّمَدُ قَالَ أَبُو دَاكِلٍ هُوَ السِّدُّ الَّذِي انْتَهَى سُوْدُدُهُ .

۲۰۸۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ أَمَا تَكْذِبُنِي إِيَّايَ أَنْ يَقُولَ إِنِّي لَنْ أُعِيدَهُ كَمَا بَدَأْتُهُ وَأَمَّا شَتَمُهُ إِيَّايَ أَنْ يَقُولَ اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا وَأَنَا الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُوًا أَحَدٌ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ كُفُوًا وَكَفِيًا وَكِفَاءً .

۸۸۷۔ تفسیر سورہ قل اعوذ برب الفلق!

مجاہد نے کہا ”غاسق“ سے مراد رات ہے اذا وقب مراد آفتاب کا غروب ہونا ہے ابین من فرق و فلق الصبح صبح کے نمودار ہونے اور پچھنے سے زیادہ واضح ہے فرق اور فلق کے ایک ہی معنی ہیں وقب جب ہر چیز میں داخل ہو گیا اور تاریکی پھیل گئی۔

۸۸۷۔ (قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ غَاسِقٌ: اللَّيْلُ إِذَا وَقَبَ غُرُوبُ الشَّمْسِ يُقَالُ ابَّيْنُ مِنْ فَرَقٍ وَفَلَقِ الصُّبْحِ وَقَبٌ إِذَا دَخَلَ فِي كُلِّ شَيْءٍ وَاطْلَمَ .

۲۰۸۶۔ قتیبہ بن سعید، سفیان، عاصم و عبدہ، زر بن حبیش سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابی بن کعبؓ سے معوذتین کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ مجھے بتلایا گیا ہے کہ یہ قرآن میں سے ہیں میں بھی وہی کہتا ہوں چنانچہ ہم بھی وہی کہتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۲۰۸۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ وَعَبْدَةَ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبِي بَنَ كَعْبٍ عَنِ الْمُعَوَّذَتَيْنِ فَقَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قِيلَ لِي فَقُلْتُ فَتَحْنُ نَقُولُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۸۸۸۔ تفسیر سورہ قل اعوذ برب الناس

اور ابن عباسؓ سے وسواس کی تفسیر میں منقول ہے کہ بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو شیطان اس کو چھوتا ہے اگر اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو بھاگ جاتا ہے اور اگر اللہ کا ذکر نہ کیا جائے تو اس کے قلب پر جم جاتا ہے۔

۸۸۸۔ (قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ)

وَيُذَكِّرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْوَسْوَاسِ إِذَا وَلَدَ حَنَسَهُ الشَّيْطَانُ فَإِذَا ذُكِرَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ ذَهَبَ وَإِذَا لَمْ يُذَكَّرِ اللَّهُ تَبَّتْ عَلَى قَلْبِهِ .

۲۰۸۷۔ علی بن عبد اللہ سفیان، عبدہ بن ابی لبابہ، زر بن حبیش سے اور عاصم، زر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابی بن کعب سے کہا کہ اے ابوالمذر تمہارے بھائی ابن مسعود ایسا ایسا کہتے ہیں، یعنی معوذتین قرآن سے نہیں (۱) تو ابی نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا، تو آپ نے مجھ سے فرمایا کہ مجھے کہا گیا تھا (کہ یہ قرآن میں سے ہیں) تو میں بھی وہی کہتا ہوں، ابی نے کہا اور ہم بھی وہی کہتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

۲۰۸۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُهُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ وَحَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ زُرِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبِي بْنَ كَعْبٍ قُلْتُ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ أَبِي سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

قرآن کے فضائل کا بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب ۸۸۹۔ نزول وحی کی کیفیت اور سب سے پہلے کیا نازل ہوا؟ ابن عباسؓ نے کہا کہ ”ممہمن، بمعنی، امین“ ہے۔ یعنی قرآن اپنے سے پہلی کتابوں کی حفاظت کرنے والا ہے۔

۲۰۸۸۔ عبد اللہ بن موسیٰ، شیخان، یحییٰ، ابو سلمہ، حضرت عائشہؓ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں ان دونوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں دس سال تک اور مدینہ میں دس سال تک ٹھہرے، اس حال میں کہ آپ پر قرآن نازل ہوتا رہا۔

۲۰۸۹۔ موسیٰ بن اسماعیل، معتمر، معتمر کے والد، ابو عثمانؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ مجھے خبر دی گئی کہ جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے اس وقت آپ کے پاس ام سلمہؓ بھی تھیں وہ گفتگو کرنے لگے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہؓ سے فرمایا کہ یہ کون ہے؟ یا اسی طرح آپ نے کچھ فرمایا، ام سلمہؓ نے کہا یہ دحیہؓ ہیں جب جبریل علیہ السلام کھڑے ہوئے، ام سلمہؓ نے کہا کہ میں ان کو وحیؓ ہی خیال کرتی رہی، حتیٰ کہ میں نے آپ کا خطبہ سنا کہ آپ جبریل کی خبر دے رہے ہیں یا اسی طرح آپ

قَضَائِلُ الْقُرْآنِ!

بِسْمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۸۸۹ بَابُ كَيْفَ نَزُولِ الْوَحْيِ وَأَوَّلُ مَا نَزَلَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمُطَهِّمُ الْأَمِينُ الْقُرْآنُ آمِينَ عَلَى كُلِّ كِتَابٍ قَبْلَهُ .

۲۰۸۸۔ حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ أَخْبَرْتَنِي عَائِشَةُ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا لَبِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ عَشَرَ رُبُوعِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا .

۲۰۸۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ أَنْبِئْتُ أَنَّ جَبْرِيلَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَ يَتَحَدَّثُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمِّ سَلَمَةَ: مَنْ هَذَا أَوْ كَمَا قَالَ قَالَتْ هَذَا دَحِيَّةٌ فَلَمَّا قَامَ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ حَتَّى سَمِعْتُ خُطْبَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ خَبَرَ جَبْرِيلَ

(۱) معوذتین قرآن کریم کا حصہ ہیں یا نہیں اس میں ابتداً بعض صحابہ کرام کو شبہ تھا کہ یہ سحر کا اثر اتارنے کیلئے نازل کی گئیں، مگر بعد میں تمام صحابہ کرام کا اس پر اجماع ہو گیا کہ یہ قرآن کا حصہ ہیں۔

نے کچھ فرمایا معتمر کا بیان ہے کہ میرے والد نے کہا میں نے ابو عثمان سے پوچھا کہ آپ نے یہ حدیث کس سے سنی؟ انہوں نے کہا اسامہ بن زید سے۔

۲۰۹۰۔ عبد اللہ بن یوسف، لیث، سعید مقبری، اپنے والد سے وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کو اس کے مثل (معجزات) دیئے گئے ہیں جس قدر لوگ ان پر ایمان لائے اور مجھے جو چیز دی گئی ہے وہ وحی ہے جو اللہ تعالیٰ نے میری طرف بھیجی ہے اس لئے مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن میری پیروی کرنے والے سب سے زیادہ ہوں گے۔

۲۰۹۱۔ عمرو بن محمد، یعقوب بن ابراہیم، ابراہیم، صالح بن کیسان، ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کی وفات سے پہلے متواتر وحی بھیجی یہاں تک کہ آپ کی آخری عمر میں پہلے کے اعتبار سے وحی کثرت سے آنے لگی پھر اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی۔

۲۰۹۲۔ ابو نعیم، سفیان، اسود بن قیس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے جناب کو کہتے ہوئے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے تو ایک یا دو رات آپ (تہجد کے لئے) کھڑے نہیں ہو سکے، ایک عورت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں یہی دیکھتی ہوں کہ تمہارے شیطان نے تم کو چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ نے آیت والضحیٰ واللیل اذا سحیٰ ما ودعک ربک وما قلیٰ نازل فرمائی۔

باب ۸۹۰۔ قرآن قریش اور عرب کی زبان میں نازل ہوا۔ قرآنا عربیاً سے مراد یہی ہے کہ قرآن واضح عربی زبان میں نازل ہوا ہے۔

۲۰۹۳۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ نے زید بن ثابتؓ اور سعید بن عاصؓ اور

اوکما قال قال ابی قلت لابی عثمان مِمَّنْ سَمِعْتُ هَذَا قَالَ ابی قلت لابی عثمان مِمَّنْ سَمِعْتُ لَمَّا قَالَ مِنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ .

۲۰۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيٍّ إِلَّا أُعْطِيَ مَا مِثْلُهُ أَمِنْ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَإِنَّمَا كَانَ الْإِنْسَانُ أَوْثَقَ وَحَيًّا أَوْ حَاهُ اللَّهُ إِلَى فَارْجُوَانِ أَكُونُ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

۲۰۹۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى تَابَعَ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَقَاتِهِ حَتَّى تَوَفَّاهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ الْوَحْيُ ثُمَّ تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ .

۲۰۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا يَقُولُ: اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَةً أُولَئِكَ فَاتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: يَا مُحَمَّدُ مَا أَرَى شَيْطَانَكَ إِلَّا قَدْ تَرَكَكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ غَزْوَ جَلٍّ وَالضُّحَى وَاللَّيْلَ إِذَا سَحَى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى .

۸۹۰۔ بَابُ نَزْلِ الْقُرْآنِ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ وَالْعَرَبِ قُرْآنًا عَرَبِيًّا بِلِسَانِ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ .

۲۰۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ وَأَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ، فَأَمَرَ

عبداللہ بن زبیرؓ اور عبدالرحمن بن حارث بن ہشامؓ کو حکم دیا کہ قرآن کو مصاحف میں لکھیں اور ان سے کہا کہ جب تم میں اور زید بن ثابتؓ میں قرآن کی عربیت میں اختلاف ہو تو اس کو قریش کی زبان میں لکھو اس لئے کہ قرآن ان کی زبان میں نازل ہوا ہے چنانچہ ان لوگوں نے اسی طرح کیا۔

۲۰۹۴۔ ابو نعیم، ہمام، عطاء (دوسری سند) مسدد، یحییٰ ابن جریج، عطار، صفوان بن یعلیٰ بن امیہ سے روایت کرتے ہیں کہ یعلیٰ کہہ کرتے تھے کہ کاش میں اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہو رہی ہو، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مقام جبرائیل میں تھے ایک کپڑا آپ کے اوپر تھا جو آپ پر سایہ کئے ہوئے تھا اور آپ کے ساتھ آپ کے صحابہ میں سے کچھ لوگ تھے اتنے میں ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا جو خوشبو سے لتھڑا ہوا تھا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس شخص کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں جس نے جبہ میں حج کا احرام باندھا ہو اور وہ خوشبو سے لتھڑا ہوا ہو، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوڑی دیر انتظار کیا تو آپ پر وحی آئی، حضرت عمرؓ نے یعلیٰ کو اشارہ سے کہا کہ یہاں آؤ، یعلیٰ آئے اور اپنا سر اندر داخل کیا تو دیکھا کہ اس وقت آپ کا چہرہ سرخ تھا اور خراٹے کی آواز نکل رہی تھی، تھوڑی دیر تک آپ کی یہی حالت رہی، پھر یہ کیفیت آپ سے دور ہوئی، تو آپ نے فرمایا وہ آدمی کہاں ہے؟ جو ابھی عمرہ کے متعلق پوچھ رہا تھا، ایک شخص نے اس کو ڈھونڈا اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا، آپ نے فرمایا کہ وہ خوشبو جو تجھ پر لگی ہوئی ہے، اسے تین بار دھو دے اور جبہ کو اتار دے پھر عمرہ میں وہی افعال کر جو حج میں کرتا ہے۔

باب ۸۹۱۔ قرآن جمع کرنے کا بیان۔

۲۰۹۵۔ موسیٰ بن اسماعیل، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، عبید بن سباق، حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ یمامہ کی خوزینہ کے زمانہ میں مجھ کو حضرت ابو بکرؓ نے بلا بھیجا اس وقت حضرت عمرؓ بھی ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، حضرت ابو بکرؓ

عُثْمَانُ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَسَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ الْحَارِثِ بْنُ هِشَامٍ أَنْ يَنْسَخُوهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ لَهُمْ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي عَرَبِيَّةٍ مِنَ عَرَبِيَّةِ الْقُرْآنِ فَاصْنَعُوا بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا.

۲۰۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ وَقَالَ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ يَعْلَى كَانَ يَقُولُ لَيَتَنَبَّأُ أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَلَمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَمْرَةِ عَلَيْهِ تَوْبٌ قَدْ أَظْلَمَ عَلَيْهِ وَمَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ إِذَا جَاءَهُ رَجُلٌ مُتَضَمِّخٌ بِطِبِّبٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ فِي جُبَّةٍ بَعْدَ مَا تَضَمَّخَ بِطِبِّبٍ فَظَنَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً فَجَاءَ هُوَ الْوَحْيُ فَأَشَارَ عُمَرُ إِلَى يَعْلَى أَنْ تَعَالَ فَجَاءَ يَعْلَى فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ فَإِذَا هُوَ مُحَمَّرُ الْوَجْهِ يَغْطُ كَذَلِكَ سَاعَةً ثُمَّ سَرَى عَنْهُ فَقَالَ آيَنَ الَّذِي يَسْأَلُنِي عَنِ الْعُمَرَةِ إِنِّهَا فَالْتَمَسَ الرَّجُلُ فَجِئْتُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَمَّا الطَّبِيبُ الَّذِي بِكَ فَاعْلِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَمَّا الْجُبَّةُ فَانزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِي عُمَرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجَّتِكَ.

۸۹۱ باب جمع القرآن .

۲۰۹۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ السَّيَّاقِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ مَقْتَلِ أَهْلِ الْيَمَامَةِ إِذَا عُمَرُ

نے کہا کہ حضرت عمرؓ میرے پاس آئے اور کہا کہ جنگ یمامہ میں بہت سے قرآن پڑھنے والے شہید ہو گئے ہیں اور مجھے اندیشہ ہے کہ بہت سے مقامات میں قاریوں کا قتل ہوگا تو بہت سا قرآن جاتا رہے گا اس لئے میں مناسب خیال کرتا ہوں کہ آپ قرآن کے جمع کرنے کا حکم دیں حضرت ابو بکرؓ کا بیان ہے کہ میں نے عمرؓ سے کہا کہ تم کیونکر وہ کام کرو گے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا حضرت عمرؓ نے کہا خدا کی قسم! یہ بہتر ہے اور عمرؓ مجھ سے بار بار اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے میرا سینہ کھول دیا اور میں نے بھی اس میں وہی مناسب خیال کیا جو عمرؓ نے خیال کیا زید کا بیان ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے مجھ سے کہا کہ تم ایک جوان آدمی ہو ہم تم کو متھم بھی نہیں کر سکتے اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وحی لکھتے تھے اس لئے قرآن کو تلاش کر کے جمع کرو خدا کی قسم! اگر مجھے کسی پہاڑ کو اٹھانے کی تکلیف دیتے تو قرآن کے جمع کرنے سے جس کا انہوں نے مجھے حکم دیا تھا زیادہ وزنی نہ ہوتا میں نے کہا کہ آپ لوگ کس طرح وہ کام کریں گے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا حضرت ابو بکرؓ نے کہا خدا کی قسم یہ خیر ہے اور بار بار اصرار کر کے مجھ سے کہتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ اس کے لئے کھول دیا جس کے لئے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے سینے کھولے تھے چنانچہ میں نے قرآن کو کھجور کے پٹھوں اور پتھر کے ٹکڑوں اور لوگوں کے سینوں (حافظہ) سے تلاش کر کے جمع کرنا شروع کیا یہاں تک کہ سورت توبہ کی آخری آیت میں نے ابو خزیمہ انصاری کے پاس پائی جو مجھے کسی کے پاس نہیں ملی اور وہ آیت یہ تھی لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم سورت براۃ (توبہ) کم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم سورت براۃ (توبہ) کے آخر تک چنانچہ یہ صحیفے حضرت ابو بکرؓ کے پاس رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اٹھالیا پھر حضرت عمرؓ کے پاس ان کی زندگی میں پھر حضرت حفصہ بنت عمرؓ کے پاس رہے۔

۲۰۹۶۔ موسیٰ، ابراہیم، ابن شہاب، حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمانؓ حضرت عثمانؓ کے پاس پہنچے اس وقت وہ اہل شام و عراق کو ملا کر فتح آرمینہ و آذربائیجان

بْنِ الْحَطَّابِ عِنْدَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ عُمَرَ أَتَانِي فَقَالَ إِنَّ الْقَتْلَ قَدْ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقَرَاءِ الْقُرْآنِ وَإِنِّي أَخْشَى أَنْ يَسْتَحِرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرْآنِ بِالْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبُ كَثِيرٌ مِنَ الْقُرْآنِ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ عُمَرُ هَذَا وَاللَّهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِي حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِذَلِكَ وَرَأَيْتُ فِي ذَلِكَ الْيَدَى رَأَى عُمَرُ قَالَ زَيْدٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌ عَاقِلٌ لَا تَنْهَمُكَ وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَّبِعُ الْقُرْآنَ فَاجْمَعُهُ فَوَاللَّهِ لَوْ كَلَّفُونِي نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا أَمَرَنِي بِهِ مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُونَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ هُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ أَبُو بَكْرٍ يُرَاجِعُنِي حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَتَتَّبَعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعَهُ مِنَ الْعُسْبِ وَاللِّخَافِ وَصُدُورِ الرِّجَالِ حَتَّى وَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ التَّوْبَةِ مَعَ أَبِي حُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ لَمْ أَجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَتَّى خَاطَمَهُ بَرَاءَةٌ فَكَانَتْ الصُّحُفُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتِهِ ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

۲۰۹۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ قَدِمَ عَلَى عُثْمَانَ وَكَانَ يُعَازِي أَهْلَ

میں جنگ کر رہے تھے، قرأت میں اہل عراق و شام کے اختلاف نے حضرت حذیفہ کو بے چین کر دیا، چنانچہ حضرت حذیفہؓ نے حضرت عثمانؓ سے کہا کہ اے امیر المومنین! اس امت کی خبر لیجئے، قبل اس کے کہ وہ یہود و نصاریٰ کی طرح کتاب میں اختلاف کرنے لگیں، حضرت عثمانؓ نے حضرت حفصہ کو کہلا بھیجا کہ تم وہ صحیفے میرے پاس بھیج دو، ہم اس کو چند صحیفوں میں نقل کر کر پھر تمہیں واپس کر دیں گے، حضرت حفصہؓ نے یہ صحیفے حضرت عثمانؓ کو بھیج دیئے حضرت عثمانؓ نے حضرت زید بن ثابتؓ عبد اللہ بن زبیرؓ سعید بن عاصؓ عبد الرحمن بن حارث بن ہشام کو حکم دیا تو ان لوگوں نے اس کو مصاحف میں نقل کیا اور حضرت عثمانؓ نے ان تینوں قریشیوں سے کہا کہ جب تم میں اور زید بن ثابتؓ میں کہیں (قرأت) قرآن میں اختلاف ہو تو اس کو قریش کی زبان میں لکھو، اس لئے کہ قرآن انہیں کی زبان میں نازل ہوا ہے، چنانچہ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا، یہاں تک کہ جب ان صحیفوں کو مصاحف میں نقل کر لیا گیا، تو حضرت عثمانؓ نے وہ صحیفے حضرت حفصہؓ کے پاس بھجوا دیئے اور نقل شدہ مصاحف میں سے ایک ایک تمام علاقوں میں بھیج دیئے اور حکم دے دیا کہ اس کے سوائے جو قرآن صحیفہ یا مصاحف میں ہے، جلا دیا جائے، (۱) ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھ سے خارجہ بن زید بن ثابتؓ نے حضرت زید بن ثابتؓ کا قول نقل کیا کہ میں نے مصاحف کو نقل کرتے وقت سورت احزاب کی ایک آیت نہ پائی، حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا تھا، ہم نے اسے تلاش کیا تو وہ آیت مجھے حضرت خزیمہ بن ثابتؓ انصاری کے پاس ملی (وہ آیت یہ ہے) من المومنین رجال صدقوا ما عاهدوا اللہ علیہ الخ یعنی ایمانداروں سے آدمی ہیں جنہوں نے اللہ سے کیا ہوا وعدہ سچ کر دکھایا، تو ہم نے اس آیت کو اس سورت میں شامل کر دیا۔

باب ۸۹۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے (سب سے

الشَّامِ فِي فَتْحِ إِرْمِينَةَ وَأَذْرَبِجَانَ مَعَ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَأَفْرَعُ حَذِيفَةَ إِخْتِلَافَهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ فَقَالَ حَذِيفَةُ لِعُثْمَانَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَدْرِكْ هَذِهِ الْأُمَّةَ قَبْلَ أَنْ يَخْتَلِفُوا فِي الْكِتَابِ إِخْتِلَافَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى فَأَرْسَلَ عُثْمَانُ إِلَى حَفْصَةَ أَنْ أَرْسِلِي إِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَلْسَحُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا إِلَيْكَ فَأَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةُ إِلَى عُثْمَانَ فَأَمَرَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ وَالرَّحْمَنُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَتَسَحَّوْهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّينَ الثَّلَاثَةِ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَارْتَبِعُوا بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا حَتَّى إِذَا تَسَحَّوْا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ رَدَّ عُثْمَانُ الصُّحُفَ إِلَى حَفْصَةَ وَأَرْسَلَ إِلَى كُلِّ أَقْبَى بِمُصْحَفٍ مِمَّا تَسَحَّوْا وَأَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ صَحِيفَةٍ أَوْ مُصْحَفٍ أَنْ يُحَرَّقَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي خَارِجَةُ ابْنُ زَيْدٍ بِنِ ثَابِتٍ سَمِعَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْتُ آيَةً مِنَ الْأَحْزَابِ حِينَ تَسَحَّوْنَا الْمُصْحَفَ قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُهَا فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَالْحَقْنَاهَا فِي سُورَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ .

۸۹۲ باب کاتبِ النبی صلی اللہ علیہ

(۱) سوال یہ ہوتا ہے کہ حضرت عثمانؓ نے قرآن کریم کے ان نسخوں کو جلانے کا حکم کیوں دیا؟ اس کے متعدد جوابات کتب حدیث میں موجود ہیں (۱) یہ منسوخ شدہ قرآن تھا (۲) یہ خالص قرآن نہ تھا بلکہ اپنی جانب سے تفسیریں بھی اس کے ساتھ شامل تھیں (۳) یہ لغت قریش کے علاوہ دوسری لغات میں تھے (۴) اس میں قراءت شاذہ موجود تھیں (۵) پہلے اس کو دھویا گیا پھر جلایا گیا۔

وَسَلَّمَ .

مشہور) کاتب کا بیان۔

۲۰۹۷۔ یحییٰ بن بکیر، یونس، ابن شہاب، ابن سباق سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت زید بن ثابتؓ نے کہا کہ مجھ کو حضرت ابو بکرؓ نے بلا بھیجا اور کہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وحی لکھتے تھے اس لئے قرآن کو تلاش کرو چنانچہ میں نے تلاش کیا یہاں تک کہ سورہ توبہ کی آخری دو آیتیں میں نے حضرت ابو خزیمہ انصاری کے پاس پائیں جو ان کے سوائے کسی کے پاس نہ مل سکی تھیں وہ دو آیتیں یہ تھیں لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ إِلَىٰ آخِرِهِ .

۲۰۹۸۔ عید اللہ بن موسیٰ، اسرائیل، ابو اسحاق، حضرت برآء سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب آیت ”لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ نَازِلُونَ“ (بن ثابت) کو بلا لاء تو وہ تختی اور دوات اور شانہ کی ہڈی لے کر آئے راوی کو شک ہے کہ آپ نے الدواة و الكتف یا الكنف و الدواة فرمایا تھا پھر آپ نے فرمایا کہ آیت لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ لَا لَكُمْ اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس زید (بن ثابت) کو بلا لاء تو وہ تختی اور دوات اور شانہ کی ہڈی لے کر آئے راوی کو شک ہے کہ آپ نے الدواة و الكتف یا الكنف و الدواة فرمایا تھا پھر آپ نے فرمایا کہ آیت لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ لَا لَكُمْ اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں میں تو نابینا ہوں تو اس پر یہ آیت اس طرح نازل ہوئی ”لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولَى الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ“

باب ۸۹۳۔ قرآن (شریف) سات طریقوں پر نازل کیا گیا ہے۔

۲۰۹۹۔ سعید بن عفیر، عقیل، ابن شہاب، عید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام مجھے قرآن ایک طریقے پر پڑھاتے اور میں کہتا جاتا کہ کوئی اور طریقہ ہے؟ تو میں یہاں تک ان سے زیادتی کا مطالبہ کر رہا تھا کہ

۲۰۹۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ ابْنَ السَّبَّاقِ قَالَ إِنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ أُرْسِلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّكَ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّبَعَ الْقُرْآنَ فَتَبَعْتُ حَتَّى وَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ التَّوْبَةِ ابْتَيْنَ مَعَ أَبِي حَزِيمَةَ الْأَنْصَارِيِّ لَمْ أَجِدْهُمَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ إِلَى آخِرِهِ .

۲۰۹۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُ لِي زَيْدًا وَلِيَجِيءَ بِاللُّوحِ وَالْدَّوَاةِ وَالْكَتِفِ أَوِ الْكَتْفِ وَالْدَّوَاةِ ثُمَّ قَالَ أَكْتُبْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ وَخَلَفَ ظَهْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَرُو بْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا تَأْمُرُنِي فَإِنِّي رَجُلٌ ضَرِيرُ الْبَصَرِ فَنَزَلَتْ مَكَانَهَا لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولَى الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ .

۸۹۳ باب أَنْزَلَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ .

۲۰۹۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَقِيلُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْرَأَنِي جِبْرِيلُ عَلَى حَرْفٍ

بڑھتے بڑھتے سات طریقوں تک انتہا پہنچ گئی۔

۲۱۰۰۔ سعید بن عفیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، مسور بن مخرمہ و عبد الرحمن بن عبد القاری سے روایت کرتے ہیں ان دونوں نے بیان کیا کہ ہم نے حضرت عمر بن خطابؓ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں نے ہشام بن حکیم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں سورت فرقان پڑھتے ہوئے سنا، میں نے جب ان کی قرأت سنی تو دیکھا کہ وہ کسی دوسرے طریقہ سے پڑھ رہے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نہیں پڑھایا تھا، قریب تھا کہ میں نماز ہی میں ان پر حملہ کر دوں، لیکن میں نے صبر کیا یہاں تک کہ انہوں نے سلام پھیرا میں نے ان کی چادر ان کی گردن میں ڈال لی، اور پوچھا کس نے تمہیں یہ سورت پڑھائی ہے؟ جو میں نے تم کو پڑھتے ہوئے سنا، انہوں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی ہے، میں نے کہا تم جھوٹ کہتے ہو اس لئے کہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے طریقے پر سکھائی ہے، تو میں ان کو کھینچتا ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے چلا، اور میں نے عرض کیا کہ (یا رسول اللہ) میں نے اس کو سورت فرقان کو ان طریقوں پر پڑھتے ہوئے سنا ہے، جو آپ نے مجھ کو نہیں بتایا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو، پھر فرمایا اے ہشام پڑھو چنانچہ ہشام نے اسی طریقہ پر پڑھا جس طرح میں نے انہیں پڑھتے ہوئے سنا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوا ہے، پھر فرمایا کہ اے عمر تم پڑھو! چنانچہ وہ قرأت میں نے پڑھی، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پڑھائی تھی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوا ہے، بے شک یہ قرآن سات طریقوں پر نازل ہوا ہے، (۱) اس لئے جو آسان معلوم ہو اسی طریقہ پر پڑھو۔

باب ۸۹۴۔ قرآن کی ترتیب کا بیان۔

فَرَاخَتْهُ فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيدُهُ وَيَزِيدُنِي حَتَّى انْتَهَى إِلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ .

۲۱۰۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَرُوهُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ الْمِسُورَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدِ الْقَارِيِّ حَدَّثَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يَقْرَأْنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ فَتَصَبَّرْتُ حَتَّى سَلَّمَ فَلَبِيتُهُ بِرِدَائِهِ فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ قَالَ أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ كَذَبْتَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَقْرَأَ نَبِيَهَا عَلَى غَيْرِ مَا قَرَأْتَ فَأَنْطَلَقْتُ بِهِ أَقُوْدُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ بِسُورَةِ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تَقْرَأْنِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلْهُ إِقْرَأْ يَا هِشَامُ فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَلِكَ أَنْزَلْتُ ثُمَّ قَالَ أَقْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُ الْقِرَاءَةَ الَّتِي أَقْرَأَنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَلِكَ أَنْزَلْتُ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنُ أَنْزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ فَأَقْرَأُوا مَا تيسَّرَ مِنْهُ .

۸۹۴ باب تَالِيْفِ الْقُرْآنِ .

(۱) سات حرفوں سے کیا مراد ہے؟ انکی کیا حقیقت ہے؟ اس بارے میں تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو علوم القرآن ص ۹۸ مواء ۱۰۶۳۔
مولانا محمد تقی عثمانی صاحب زید مجدہم۔

۲۱۰۱۔ ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، ابن جریج، یوسف بن مالک سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا کہ ایک عراقی آیا اور پوچھا کون سا کفن بہتر ہے؟ انہوں نے کہا افسوس ہے تجھ پر تجھے کیا چیز تکلیف دیتی ہے؟ اس نے کہا اے ام المومنین مجھے اپنا مصحف دکھائیے انہوں نے پوچھا کیوں؟ اس نے کہا اس لئے کہ میں قرآن کو اس کی ترتیب کے موافق کر لوں کیونکہ لوگ ترتیب کے خلاف پڑھتے ہیں انہوں نے کہا کوئی حرج نہیں جو آیت بھی چاہو پہلے پڑھ لو سورہ مفصل میں سب سے پہلے وہ سورت نازل ہوئی ہے جس میں جنت اور جہنم کا ذکر ہے یہاں تک کہ جب لوگ اسلام کی طرف مائل ہوئے تو حلال و حرام کی آیت نازل ہوئی اگر پہلے ہی یہ آیت نازل ہو جاتی کہ شراب نہ پو تو لوگ کہتے کہ ہم کبھی شراب نہ چھوڑیں گے اور اگر یہ آیت نازل ہوتی کہ زنا نہ کرو تو لوگ کہتے کہ ہم ہرگز زنا نہیں چھوڑیں گے اور جب میں کم سن بچی تھی اور ٹھیکتی تھی تو اسی زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی بل الساعة موعدهم والساعة ادهی وامر اور سورہ بقرہ اور سورہ نساء اس وقت نازل ہو میں جب میں آپ کے پاس تھی راوی کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ ان کے لیے وہ مصحف نکال لائیں اور انہوں نے ان کی سورہ کی آیتیں لکھا دیں۔

۲۱۰۲۔ آدم، شعبہ، ابواسحاق، عبدالرحمن بن یزید، حضرت ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں، کہ ان کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ سورہ بنی اسرائیل، کہف، مریم، طہ، اور انبیاء، عتاق اول میں سے ہیں، اور یہ میرا نانا ذخیرہ ہیں (یعنی مجھے بہت محبوب ہیں)

۲۱۰۳۔ ابو الولید، شعبہ، ابواسحاق، حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے سورہ ”سبح اسم ربك الاعلیٰ“ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ تشریف لانے سے پہلے ہی سیکھ لی تھی۔

۲۱۰۴۔ عبدان، ابو حمزہ، اعمش، شقیق سے روایت کرتے ہیں عبد اللہ نے بیان کیا کہ میں ان ہم مثل سورتوں کو جانتا ہوں جن کو نبی صلی

۲۱۰۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ وَأَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ مَاهِلٍ قَالَ إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِذْ جَاءَ هَارِثُ بْنُ قَالَةَ أَيْ الْكَفَنِ خَيْرٌ؟ قَالَتْ وَيَحْكُ وَمَا يَضُرُّكَ؟ قَالَ يَا أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَرَأَيْتِي مُصْحَفُكَ قَالَتْ لِمَ؟ قَالَ لَعَلِّي أُولِفُ الْقُرْآنَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ يَفْرَأُ غَيْرَ مُؤَلَّفٍ قَالَتْ وَمَا يَضُرُّكَ آيَةٌ قَرَأْتَ قَبْلَ إِنَّمَا نَزَلَ أَوَّلَ مَا نَزَلَ مِنْهُ سُورَةٌ مِنَ الْمُفَصَّلِ فِيهَا ذِكْرُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ حَتَّى إِذَا ثَابَ النَّاسُ إِلَى الْإِسْلَامِ نَزَلَ الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ وَلَوْ نَزَلَ أَوَّلَ شَيْءٍ لَا تَشْرَبُوا الْخَمْرَ لَقَالُوا لَا نَدْعُ الْخَمْرَ أَبَدًا وَلَوْ نَزَلَ لَا تَزْنُوا لَقَالُوا لَا نَدْعُ الزِّنَا أَبَدًا لَقَدْ نَزَلَ بِمَكَّةَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَحَارِيَّةُ الْعَبِّ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمُ وَالسَّاعَةُ أَذْهَى وَأَمْرٌ وَمَا نَزَلَتْ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَالنِّسَاءِ إِلَّا وَأَنَا عِنْدَهُ قَالَ فَأَخْرَجَتْ لَهُ الْمُصْحَفَ فَأَمَلَتْ عَلَيْهِ آيَ السُّورَةِ.

۲۱۰۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ وَالْكَهْفِ وَمَرْيَمَ وَطه وَالْأَنْبِيَاءِ إِنَّهُمْ مِنَ الْعِتَاقِ الْأَوَّلِ وَهُمْ مِنْ تِلَادِي.

۲۱۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَنَّ أَبَا إِسْحَاقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَعَلَّمْتُ سَبْحَ اسْمِ رَبِّكَ قَبْلَ أَنْ يَقْدَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۱۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَدْ

اللہ علیہ وسلم ہر رکعت میں دو، دو پڑھتے تھے، یہ کہہ کر عبد اللہ کھڑے ہو گئے اور ان کے ساتھ علقمہ ان کے گھر گئے، پھر علقمہ باہر آئے تو ہم نے ان سے پوچھا کہ وہ کون سی سورتیں ہیں؟ تو علقمہ نے کہا کہ ابن مسعود کی ترتیب کے مطابق مفصل سورتوں میں سے پہلی بیس سورتیں ہیں جن کے آخر میں حوامیم، حم الدخان اور سورہ عم یتسالون ہیں۔

باب ۸۹۵۔ اس امر کا بیان کہ جبریل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن پیش کرتے تھے، دور کرتے تھے اور مسروق نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے حضرت فاطمہؓ سے نقل کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے چپکے سے فرمایا کہ جبریل میرے سامنے قرآن سال بھر میں ایک مرتبہ دور کرتے، لیکن اس سال میرے سامنے دو بار دور کیا، میرا خیال ہے کہ اب میری وفات کا وقت قریب آچکا ہے۔

۲۱۰۵۔ یحییٰ بن قزحہ، ابراہیم بن سعد، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں خیر کے اعتبار سے سب سے زیادہ نخی تھے اور رمضان میں معمول سے زیادہ نخی ہو جاتے تھے، اس لئے کہ رمضان کے مہینے میں جبریل علیہ السلام آپ کے پاس ہر رات میں آتے تھے، یہاں تک کہ رمضان کا مہینہ گزر جاتا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ قرآن کا دور کرتے، چنانچہ جب جبریل علیہ السلام آپ سے ملتے تو آپ خیر کے اعتبار سے ہوا سے بھی زیادہ نخی ہوتے۔

۲۱۰۶۔ خالد بن یزید، ابو بکر، ابو حصین، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جبریل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن ہر سال میں ایک بار پیش کرتے تھے، لیکن جس سال آپ کی وفات ہوئی اس سال دوبار آپ پر پیش کیا گیا اور ہر سال دس دن آپ اعتکاف کرتے تھے، لیکن جس سال آپ کی وفات ہوئی اس سال آپ نے بیس دن اعتکاف کیا۔

عَلِمْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ هُنَّ اثْنَتَيْنِ اثْنَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ وَدَخَلَ مَعَهُ عَلَقْمَةُ وَخَرَجَ عَلَقْمَةُ فَسَأَلَتْهُ فَقَالَ عَشْرُونَ سُورَةً مِنْ أَوَّلِ الْمُفْصَلِ عَلَى تَالِيفِ ابْنِ مَسْعُودٍ اخْرَجَهُنَّ الْحَوَامِيمُ حَمَّ الدُّخَانُ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُونَ .

۸۹۵ باب كَانَ جَبْرِيلُ يُعْرِضُ الْقُرْآنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَسْرُوقٌ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَسْرَأَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جَبْرِيلَ يُعَارِضُنِي بِالْقُرْآنِ كُلِّ سَنَةٍ وَإِنَّهُ عَارِضُنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أَرَاهُ إِلَّا حَضَرَ أَجَلِي .

۲۱۰۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قُزَحَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَأَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لِأَنَّ جَبْرِيلَ كَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِخَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِيَهِ جَبْرِيلُ كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسِلَةِ .

۲۱۰۶۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لَجَبْرِيلَ يُعْرِضُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً فَعَرَضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ وَكَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرًا فَاعْتَكَفَ عَشْرِينَ فِي الْعَامِ

الَّذِي قَبِضَ فِيهِ

ہے۔

باب ۸۹۶۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قراء صحابہ کا بیان۔

۲۱۰۷۔ حفص بن عمر، شعبہ، عمرو، ابراہیم، مسروق سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ میں ان سے برابر محبت کرتا ہوں، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، کہ قرآن چار آدمیوں سے حاصل کرو۔ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ حضرت سالم، حضرت معاذ، حضرت ابی بن کعب۔

۲۱۰۸۔ عمر بن حفص، حفص، اعمش، شقیق بن سلمہ، حضرت عبد اللہ کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ وہ خطبہ دے رہے تھے تو انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم! میں نے ستر سے کچھ زائد سورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن مبارک سے حاصل کی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سمجھنے لگے تھے کہ میں کتاب اللہ کا ان سب سے زیادہ جاننے والا ہوں، حالانکہ میں ان سے بہتر نہ تھا، شقیق کا بیان ہے کہ میں بہت سی مجلسوں میں بیٹھا تاکہ لوگوں کی باتیں سنوں، ان میں سے کسی کو اس بات کی تردید کرتے ہوئے نہیں سنا (گویا سب صحابہ اس بات کو تسلیم کرتے تھے)۔

۲۱۰۹۔ محمد بن کثیر، سفیان، اعمش، ابراہیم، علقمہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم حمص میں تھے تو حضرت ابن مسعودؓ نے سورت یوسف کی تلاوت کی ایک آدمی نے کہا کہ اس طرح یہ سورت نازل نہیں ہوئی ہے، حضرت ابن مسعودؓ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ سورت تلاوت کی تھی، تو آپ نے فرمایا کہ بہت خوب! اس آدمی کے منہ سے شراب کی بو آتی تھی حضرت ابن مسعودؓ نے کہا تو کتاب اللہ کو جھٹلاتا ہے اور شراب بھی پیتا ہے چنانچہ اسے حد ماری۔

۲۱۱۰۔ عمر بن حفص، حفص، اعمش، مسلم، مسروق نے حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا کہ انہوں نے کہا کہ اس خدا کی قسم! جس کے سوائے کوئی معبود نہیں ہے، قرآن شریف

۸۹۶ بَابُ الْقُرَّاءِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۲۱۰۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ ذَكَرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَسَالِمٍ وَمَعَاذٍ وَأَبِي بَنِي كَعْبٍ .

۲۱۰۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ خَطَبَنَا عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ أَخَذْتُ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعًا وَسَبْعِينَ سُورَةً وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي مِنْ أَعْلَمِهِمْ بِكِتَابِ اللَّهِ وَمَا أَنَا بِخَيْرِهِمْ قَالَ شَقِيقٌ فَجَلَسْتُ فِي الْحَلْقِ أَسْمَعُ مَا يَقُولُونَ فَمَا سَمِعْتُ رَأْدًا يَقُولُ غَيْرَ ذَلِكَ .

۲۱۰۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا بِحِمَصَ فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ سُورَةَ يُوسُفَ فَقَالَ رَجُلٌ مَّا هَكَذَا أَنْزَلْتَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنْتَ وَوَجَدَ مِنْهُ رِيحَ الْخَمْرِ فَقَالَ اتَّجَمِعُ أَنْ تُكَذِّبَ بِكِتَابِ اللَّهِ وَتَشْرَبَ الْخَمْرَ فَضَرَبَهُ الْحَدَّ .

۲۱۱۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَاللَّهِ الَّذِي لَا

کی جو سورت بھی نازل ہوئی، میں اس کے متعلق جانتا ہوں کہ وہ کہاں نازل ہوئی؟ اور جو آیت بھی اتری اس کے متعلق میں یہ بھی جانتا ہوں کہ کس کے بارے میں نازل ہوئی؟ اور اگر میں کسی کے متعلق جان لوں کہ وہ کتاب اللہ مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو اونٹ پر سوار ہو کر اس کے پاس جاؤں۔

۲۱۱۱۔ حفص بن عمر، ہمام، قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قرآن جمع کرنے کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے جواب دیا کہ چار آدمیوں نے جمع کیا، جو سب کے سب انصاری تھے، وہ حضرت ابی بن کعب، حضرت معاذ بن جبل، حضرت زید بن ثابت اور حضرت ابو زید تھے، فضل نے بواسطہ حسین بن واقد، ثمامہ، حضرت انسؓ اس کی متابعت میں روایت کی ہے۔

۲۱۱۲۔ معلیٰ بن اسد، عبد اللہ بن شہی، ثابت بنانی و ثمامہ حضرت انس (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی، تو اس وقت تک چار آدمیوں کے سوا کسی نے قرآن جمع نہیں کیا تھا، وہ یہ تھے حضرت ابو الدرداء، حضرت معاذ بن جبل، حضرت زید بن ثابت اور حضرت ابو زید، حضرت انسؓ نے کہا کہ ہم ابو زید کے وارث ہوئے۔

۲۱۱۳۔ صدقہ بن فضل، یحییٰ، سفیان، حبیب بن ابی ثابت، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ ابی ہم میں سب سے بڑے قاری ہیں، اور ہم ابی کی بعض قرأت کو چھوڑ دیتے ہیں، لیکن ابی کہتے ہیں کہ میں نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن مبارک سے سیکھا ہے، اس لئے ہم اس کو کسی بناء پر چھوڑ نہیں سکتے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جس آیت کو ہم منسوخ کر دیتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا اس کے مثل ہم دیتے ہیں۔

إِلَهُ غَيْرُهُ مَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ أَيْنَ أُنْزِلَتْ وَلَا أُنْزِلَتْ آيَةٌ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ فِيمَ أُنْزِلَتْ وَلَوْ أَعْلَمَ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنِّي بِكِتَابِ اللَّهِ تَبْلُغُهُ إِلَّا بِلَ لَرَكِبْتُ إِلَيْهِ

۲۱۱۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ أَبِي بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَبُو زَيْدٍ تَابَعَهُ الْفَضْلُ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ ثَمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ.

۲۱۱۲۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي ثَابِتُ الْبَنَانِيُّ وَثَمَامَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَجْمَعْ الْقُرْآنَ غَيْرُ أَرْبَعَةٍ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَبُو زَيْدٍ قَالَ وَنَحْنُ وَرَثَتُهُ.

۲۱۱۳۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ أَبِي أَقْرَأْنَا وَإِنَّا لَنَدْعُ مِنْ لَحْنِ أَبِي وَأَبِي يَقُولُ أَخَذْتُهُ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَتْرُكُهُ لِشَيْءٍ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلَهَا

الحمد للہ کہ جلد دوم ختم ہوئی!

وَمَا أَنتُم بِمُعْزِزِينَ
بَلْ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ
بَلْ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ
بَلْ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ

ریاض الصالحین

عَرَبِيٌّ، أَرْدُو

جلد اول - جلد دوم

۱۸۹۱

۳۲۳

چار سو تیس آیات قرآنی اور اٹھارہ سو ایک انیس احادیث نبوی کا وہ مستند اور قابل اعتماد
ذخیرہ جو امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی تحقیق اور جستجو کے ساتھ مرتب فرمایا ہے۔

وہ شیش ہا کتاب جو صدیوں سے مسلمان گھرانوں میں مقبول چلی آتی ہے
روزمرہ زندگی کی اصلاح اور درستگی کے لیے بے مثال اور مجرب لائحہ عمل

مصنف

امام محی الدین ابی زکریا یحییٰ بن شرف النووی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۶۷۱ھ)

ترجمہ و فوائد

مولانا عابد الرحمن صدیقی

الاحیاء الامیاتیہ
لاہور - کراچی
پاکستان